الجمعیۃ

Al-Jamiat

14 May 1926
To
29 Dec 1926

عرضِ مرتّب

راقم مشہود مفتی کا تعلق مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے ہے۔ راقم کے دادا مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ قدیم نامور علمائے لدھیانہ کے خاندان کے فرد تھے۔ آپ کے والد مولانا عبداللہ لدھیانویؒ نے قادیانیوں کے خلاف کفر کا اولین فتویٰ دیا تھا، آپ کے دادا مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ اور تایا مولانا سیف الرحمٰن لدھیانویؒ 1857ء کی جنگِ آزادی میں فتویٰ دینے والے 34 علماء میں سرِفہرست تھے۔ یہ فتویٰ آزادی "صادق" اخبار 1857ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ تقسیم ہند سے پہلے جمعیت علمائے ہند کے نائب صدر اور ناظم بھی رہے۔ آپ ہندوستان میں متحدہ پنجاب کے مفتی اعظم بھی تھے۔ آپ شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور جمعیت علمائے ہند کے سابق نائب صدر تھے۔

راقم کو اپنے دادا مرحوم سے متعلق تاریخی ریکارڈ درکار تھا، اسی سلسلہ میں "الجمعیۃ" کے پرانے شمارے تلاش کیے لیکن ہندوستان میں وہ شمارے نہ مل سکے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ مفتی اعظم ہندوستان مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے صاحبزادے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن دہلویؒ نے انتہائی محنت سے "الجمعیۃ" کے تمام اخبار اس نیت سے اکٹھے کیے تھے کہ وہ اپنے والد مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے فتاویٰ کو مرتب کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زندگی میں وہ فتاویٰ مرتب بھی کیے جو "کفایت المفتی" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اپنے کام کی تکمیل کے بعد انہوں نے "الجمعیۃ" اخبار کو جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر اور دہلی ہندوستان کے ایک اسلامی ادارہ میں محفوظ کرنے کے لیے بھیج دیا۔ جمعیت علمائے ہند کے موجودہ صدر مولانا سید ارشد مدنی صاحب انگلینڈ تشریف لائے تو ان سے ملاقات کے دوران یہ افسوس ناک انکشاف ہوا کہ ان کے پاس موجود "الجمعیۃ" کے اخبارات کو دیمک لگ گئی ہے۔ اس انتہاء درجہ کی لاپرواہی سے الجمعیۃ کے اس اہم ترین ریکارڈ کے ضائع ہونے پر انتہائی افسوس ہوا۔

دوسرا ریکارڈ جو دہلی کے کسی اسلامی ادارے میں موجود تھا اس کے حصول کے لیے اس ادارے سے رابطے کی کوشش کی گئی لیکن کوشش کے باوجود رابطہ نہ ہو سکا۔

اس تمہید کا ایک مقصد مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن دہلویؒ (صاحبزادہ مفتی اعظم ہندوستان مفتی کفایت اللہ دہلویؒ صدر جمعیت علمائے ہند) کی کتاب "جمعیت علمائے ہند پر تاریخی تبصرہ" کے مطالعہ کی تاکید کرنا بھی ہے جس میں انہوں نے اپنے دور میں جمعیت علمائے ہند کی زبوں حالی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تاریخی حوالہ کے طور پر درج کر

رہا ہوں کہ آج جمعیت علماء ہند دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے، ایک کے صدر مولانا سید حسین احمد مدنی کے بیٹے مولانا سید ارشد مدنی ہیں اور دوسرے حصہ کے صدر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے پوتے مولانا محمود مدنی ہیں۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن واصف دہلویؒ نے اپنی اس کتاب میں اس اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دینی جماعتوں میں موروثیت ان جماعتوں کے دینی مقاصد کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

اسی اثنا میں کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کی لائبریری کے شعبہ Centre of South Asian Studies کے Archivist جناب پروفیسر ڈاکٹر Kevin Greenbank سے رابطہ ہوا جو Wolfson یونیورسٹی کے وائس پریزیڈنٹ بھی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ "الجمعیۃ" کے کچھ سالوں کا ریکارڈ یہاں دستیاب ہے جو نہرو یونیورسٹی انڈیا سے یہاں لایا گیا تھا۔ یہ ریکارڈ پرانی Reels میں موجود تھا جس سے لائبریری میں موجود خصوصی ڈیوائس کے ذریعے ہی استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ میں اپنی علالت کے باعث لائبریری جانے سے قاصر تھا اس لیے میں نے ان سے ان فائلوں کا عکس فراہم کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کرلی اور اپنی بیٹی کی ذمہ داری لگائی کہ وہ ان Reels کی فائلوں کو یکجا کر کے مرتب کریں۔ چنانچہ ان کے تعاون سے مئی 1926ء سے اپریل 1950ء تک کا ڈیٹا حاصل ہوسکا جن میں چند درمیانی سالوں/مہینوں کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اگرچہ یہ مکمل ریکارڈ نہیں ہے لیکن نہایت مفید اور مستند تاریخی ریکارڈ ہے۔

مجھے اس میں سے جو تاریخی معلومات درکار تھیں وہ تو میں اپنی کتاب "مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ اور اکابرین جمعیت علمائے ہند" میں جمع کرچکا ہوں لیکن چونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس سے بہت سی چیزوں کے متعلق درست ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ سال کی ترتیب سے ان Reels کو مرتب کر کے شائع کردیا جائے تاکہ ہر شخص ان سے استفادہ کرسکے۔ اس کی ترتیب اور انٹرنیٹ پر محفوظ کرنے میں محترم جناب مولوی عبید الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ دار العلوم کراچی نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے لیے اور راقم کے والدین، تمام اعزہ واقرباء بالخصوص راقم کے اکابرین علمائے لدھیانہ کے لیے دعائے مغفرت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مشہود مفتی

ابن نعیم بن مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ

مطلوبہ صفحہ پر پہنچنے کے لیے کلک کریں

☜ مئی 1926

☜ جون 1926

☜ جولائی 1926

☜ اگست 1926

☜ ستمبر 1926

☜ اکتوبر 1926

☜ نومبر 1926

☜ دسمبر 1926

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابوالاعلیٰ مودودی

دہلی یوم جمعہ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری ـ مطابق ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۱

مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب کا خطبہ استقبالیہ

جو آپ نے خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی میں ارشاد فرمایا

برادران اسلام! مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی صحت کی خرابی کے باعث کوئی طویل تقریر نہیں کر سکتا اور اپنے خیالات کو تفصیل کے ساتھ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے سے معذور ہوں گو چونکہ آپ کا یہ اجتماع ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور نہایت ضروری مسائل کا حل کرنے کے لیے آپ لوگ جمع ہوئے ہیں اس لیے میرا فرض ہے کہ میں آپ کے مقاصد کے متعلق اپنے خیالات کا مختصراً اظہار کروں۔ سب سے پہلے مجھے ان تمام ڈیلیگیٹ حضرات کا خیر مقدم کرنا ہے جو دور دراز کا سفر کر کے اس شہر میں اپنی ملی و قومی ضروریات کے متعلق غور و خوض کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ٹھنڈے دل سے غور کر کے اپنے راستہ کا فیصلہ کیجیے۔ اور واقعات کی روشنی میں موجودہ صورت حال کے متعلق رائے قائم کیجیے۔

۱۹۱۹ء میں جب خلافت کانفرنس کا وجود عمل میں آیا تھا اور یورپین اقوام اسے مٹانا چاہتی تھیں تو اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عام بیداری پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے خلافت کو برقرار رکھنے کے لیے ترکی کی حمایت میں پرجوش حصہ لیا۔ جب ناگپور کے اجلاس میں کانگریس کے اصولوں میں انقلاب ہوا تو مسلمانوں نے بھی کانگریس میں شامل ہو کر حصول آزادی کے لیے دوسری قوم کے ساتھ حصہ لینا شروع کیا گویا مسلم نیشنل پارٹی نے خلافت کمیٹی کے ماتحت آزادی کی جدوجہد میں وہ قربانیاں کیں جو کسی طرح بھی کانگریس کے کارکنوں سے کم نہ تھیں انہوں نے ترک موالات کیا وہ جیلوں میں ساتھ ساتھ گئے انہوں نے اپنا پروگرام وہی رکھا جو کانگریس کا تھا غرض انہوں نے ہندوستان کو آزاد کرانے کی کوشش میں حتی الامکان زبردست حصہ لیا۔ خلافت کمیٹی کا نقطۂ خیال ہمیشہ وہی رہا جو کانگریس کا تھا۔ اور اس نے برابر کانگریس کا ساتھ دیا۔ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے یہ نہایت سخت غیر انصافی ہوگی کہ خلافت کو ہندو مہاسبھا کی طرح ایک فرقہ وارانہ جماعت بتایا جائے۔ واقعات کو غلط سانچے میں ڈھال کر پیش کرنا بہت بڑی غلطی ہے اور جو کوئی ایسا کرتا ہے خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ ایک گناہ کرتا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ کوئی شخص خلافت کمیٹی کی حیثیت میرے اس بیان کے خلاف ثابت کرے۔ خلافت کمیٹی نے کبھی بھی اپنے آپ کو فرقہ وارانہ جذبات سے متاثر نہیں ہونے دیا۔ یہ صحیح ہے کہ خلافت ورکرز میں سے چند اصحاب نے موجودہ حالات سے متاثر ہو کر وہ کام کئے جو خلافت کمیٹی کی پالیسی سے ہٹے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی ذمہ داری خلافت کمیٹی پر عائد نہیں کی جا سکتی۔ کیا اس قسم کے کام کانگریس ورکرز نے نہیں کئے۔ خلافت کانفرنس کے لیے اس کی بندش عملی طور پر ممکن نہ تھی۔

بدقسمتی سے ملک کی فضا آج کل بد سے بدتر ہو رہی ہے ہندو مسلم نااتفاقی کا خطرہ نہایت زبردست خطرہ ہے یہ خطرہ صرف ہندوستان کی دو قوموں کے مفاد ہی سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ حصول آزادی کی راہ میں ایک زبردست رکاوٹ ہے۔ اس وقت ہندوستان اس اصلی مقصد کو بھول گیا ہے جس کو لیکر وہ اٹھا تھا اور جس کے لیے اس نے قربانیاں کی تھیں۔ میں ہندو مسلم اتحاد کا آج بھی ویسا ہی حامی ہوں جیسا کہ ہمیشہ تھا۔ اگر ہم اتحاد کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ ایک ایسا گناہ کرتے ہیں جس کا کفارہ ہم کبھی ادا نہیں کر سکیں گے۔ کیا ہم آج اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ ترک موالات کے ریزولیوشن کو مٹا دیں؟ اگر ترک موالات خلافت کمیٹی کے اصولوں میں کوئی اساسی چیز ہے تو ہم ہندوؤں کو کوئی اعلان جنگ نہیں دے سکتے۔ اگر ترک موالات کے ریزولیوشن کو ہٹا دیا جائے تو بے شک ہم یہاں جمع ہو کر یہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے ہوتے ہوئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ میں ہندو مسلم اتحاد کی تاریخ آپ لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مالابار اور ملتان کی وجہ سے ہندوؤں میں ایک اشتعال پیدا ہوا جس سے ہندو مہاسبھا مضبوط ہو گئی اور شدھی اور سنگٹھن کی تحریکات میں اضافہ کیا گیا یہ ایک ایسا قدم تھا جو ہندوؤں کی طرف سے اٹھا اور اس کی بڑی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جو مالابار اور ملتان کے واقعات سے متاثر ہوئے۔ ہندوؤں کے اس اقدام کو میں کسی طرح بہتر نہیں سمجھ سکتا۔ کیا ہندو بھائی یہ بتائیں گے کہ کیا اس قسم کے واقعات آرہ اور کٹارپور میں نہیں ہوئے تھے؟ اور کیا مسلمانوں کی پوزیشن اس وقت بالکل ایسی ہی نہیں تھی؟ مسلمانوں نے اس وقت کیوں محسوس نہیں کیا کہ کہیں ہندوؤں کی طاقت ان کی ہستی کو خطرہ میں نہ ڈال دے۔ اگر اس وقت مسلمانوں نے کچھ نہیں کیا تو پھر ملتان اور مالابار کے بعد ہندوؤں کا طرز عمل کس طرح جائز ہو سکتا ہے ان واقعات کے بعد بھی جو کچھ ہوا اس کے متعلق ہندو مہاسبھا کی سرگرمیوں کو اسی صورت میں بحق کہا جا سکتا تھا کہ مسلمانوں میں بھی کوئی جوابی نظام موجود ہوتا۔ ان فسادات کے بعد خود مسلمانوں کی جانب سے مالابار اور ملتان کے مسلمانوں کو جو ملامت کی جا چکی تھی اس کے بعد بھی ہندو فرقہ کی مدافعت میری سمجھ میں نہیں آتی۔ انکو یہ طرز عمل اختیار کرنے سے قبل دو چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ ایک تو یہ کہ آیا یہ وقت مناسب ہے یا نہیں۔ اشتعال کی حالت میں اگر کوئی بنیاد رکھی جاوے وہ کسی خاص حد تک محدود نہیں رہ سکتی اور دوسرے یہ کہ اگر ہم صرف مدافعانہ کاموں کو پیش نظر رکھ کر چلے ہوتے تو ایسی عام تحریک کا کیا نتیجہ ہوگا کیا ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں کو ہندوؤں کی اس ذہنیت میں کوئی بھی فال نیک نظر آتی ہے اس کے نتائج خطرناک ہونگے جنہیں کوئی بھی نہ روک سکے گا۔ اگر ہندو بھائی چاہتے ہیں کہ سوراج حاصل کریں ملک میں امن و امان قائم رہے اور ہندوستان کے اندر ہندو مہاسبھا رہیں تو انہیں غور کرنا چاہیے کہ ان کے طرز عمل کے نتائج کس قدر ان کے مزعومہ مقصد کے خلاف ہیں۔ اگر وہ غور نہیں کرتے اور اپنی تمام جدوجہد پورے ساز و سامان کے ساتھ جاری رکھتے ہیں تو نہیں معلوم کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔ خدا جانتا ہے کہ ہندوستان برسوں تک سوراج یا چند معمولی حقوق مانگنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔

اس وقت مسلمانوں کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہے کہ وہ اس عام ذہنیت کو جو ہندو بھائیوں میں پائی جاتی ہے خاموشی کے ساتھ برداشت کریں یا اس کا جواب دیں اور ان کے قومی حملہ کو جاری رکھیں یا اس پر غور کریں کہ کوئی مدافعت کرنی چاہیے یا نہیں۔ اور اسی مقصد کے لیے یہ اجلاس منعقد ہوا ہے۔ ہر ایک نیشنلسٹ کا یہ فرض ہے کہ جب دو قوموں میں جنگ ہو تو کمزور کا ساتھ دے۔ کوئی مسلمان بھی اس سے الگ نہیں رہ سکتا۔ جب وہ دوسری قوم کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ اپنی قوم کا ساتھ دینے میں وہ انصاف سے گریز کر رہا ہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی چیز ہندوؤں کی طرف سے آئے اور میں اس پر اعتراض کروں تو میں نیشنلسٹ نہیں ہوں اور جب اپنے ہم مذہب پر اعتراض کروں تو نیشنلسٹ ہوں۔ ہر مذہب میں سچ بولنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر مسلمان مسلمان اور ہندو ہندو ہیں تو انہیں اس کا خیال کرنا چاہیے میں کم سے کم ان بھائیوں سے جو اس وقت موجود ہیں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مسلمانوں کے پاس کوئی نظام نہ ہو اور اس صورت میں کوئی نظام ان پر حملہ کرے تو وہ بھائی اس قوم کے متعلق کیا مشورہ دینگے۔ اس حالت کو بدستور جاری رکھا جائے یا مدافعت کی جائے۔ یہ ہے کہ اگر مسلمان مدافعت کے لیے کھڑے ہونگے تو مدافعت سے گذر کر تصادم بھی ہوگا اور ہمارا اعلیٰ مقصد چھوٹ جائے گا۔ مجھے تو برسوں تک آزادی کی خواہش پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ ہندوؤں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو اس گڑھے میں نہ دھکیلیں۔

میں نے اپنے خیالات مختصر طور پر پیش کر دئے ہیں میری دعا ہے کہ خدا اس کانفرنس کو توفیق دے کہ وہ صحیح قدم اٹھا سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی

خلافت کانفرنس کا اجلاس خصوصی

خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی میں جیسی معتدل، صلح پسندانہ اور تعمیری اسپرٹ کا اظہار کیا گیا ہے وہ ہندوستان کے تمام انصاف پسند حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی حقیقت یہ ہے کہ اس نے اسلامی اخلاق کا ایک صحیح نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان کس مقابلہ پر آتا ہے اور کس طرح شدید رنج و اشتعال کی صورت میں بھی حق و انصاف کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ خلافت کمیٹی نے جن حالات میں اپنے مسلک کو تبدیل کیا تھا، اور جن حالات سے مجبور ہو کر خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس خصوصی منعقد کیا گیا تھا، وہ ایسے افسوسناک رنجدہ اور صبر شکن تھے کہ اکثر لوگوں نے یہ رائے قائم کر لی تھی کہ اس جلسہ میں ہندوؤں کو اعلان جنگ دیدیا جائے گا۔ لیکن کانفرنس کی تمام کارروائی آپ کے سامنے ہے۔ اس کے خطبے اس کی تقریریں اس کے ریزولیوشن سب پبلک میں آ چکے ہیں۔ آپ کو اس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں مل سکتا ہے جسے جنگ کی دعوت کہا جا سکتا ہو یا جنگ پسندی پر محمول کیا جا سکتا ہو۔ صدر استقبالیہ نے اپنے خطبہ میں اور صدر اجلاس نے اپنے خطبہ میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کا اعلان کیا کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے دل سے خواہاں ہیں، ملک کے اصلی دشمن سے غافل ہو کر اپنی قوت کو آپس کی جنگ میں خرچ کرنے کو بربادی کا باعث سمجھتے ہیں، اور ان کی دلی تمنا ہے کہ دونوں قوموں کے درمیان نزاع و اختلاف کا دروازہ بند ہو جائے لیکن ہندوؤں نے جو روش اختیار کی ہے وہ ایسی ہے کہ صلح و صفائی کی کوئی امید باقی نہیں رہی اور اب ہمارے لئے مسلمانوں کی مزید تباہی کو خاموشی کے ساتھ دیکھتے رہنا ناممکن ہو گیا ہے۔

اسی طرح ریزولیوشنوں میں بھی مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کرنے ان کے نقائص کو دور کرنے اور حملہ آوروں کے مقابلہ میں ان کے دفاع و تحفظ کا سامان کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان میں نہ ہندو قوم یا ہندو لیڈروں کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا تھا، نہ مسلمان عورتوں اور بچوں کے اغوا کا نوحہ کیا گیا تھا، نہ ہندو غنڈوں کے مقابلہ میں اکھاڑے قائم کرنے یا چھری کٹاری رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی، نہ باجا روکنے کے حق پر اصرار کیا گیا تھا، اور نہ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ ہندوؤں کو اپنا دشمن سمجھیں۔ حالانکہ ہندو مہاسبھا کی تقلید میں یہ بلکہ اس سے بہت کچھ زیادہ کیا جا سکتا تھا۔

ہندو اخبارات اور ہندو لیڈروں کی طرف سے اس کانفرنس پر جو نکتہ چینی کی جا رہی ہے اس پر ہمیں کچھ تعجب نہیں ان لوگوں کا اطمینان تو اسوقت ہوتا جب خلافت کمیٹی بھی ہندو مہاسبھا کی طرح جنگجو جماعت کی صورت میں نمودار ہوتی۔ لیکن ہمیں حیرت ہے کہ بعض مسلمانوں کی طرف سے بھی اس پر اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خلافت کمیٹی جب ہندو مہاسبھا کی کارروائیوں کو برا کہتی ہے تو اب وہ خود کس منہ سے انہی کارروائیوں کو اختیار کر رہی ہے اس کا فرض تو یہ تھا کہ صلح و اتحاد کے مسلک پر بدستور قائم رہتی اور اگر اسے دار کشاں میں مسلمانوں کی حفاظت کا کچھ ایسا ہی جذبہ تھا تو وہ نظام خلافت کو جو مسلمانوں میں ایک ہی صلح پسندانہ نظام تھا، اس جد و جہد سے ملوث کرنے کے بجائے کوئی دوسری جماعت قائم کر کے یہ خدمت انجام دیتے۔ اس خیال کو پیش کرنے والے ایک دو نہیں بلکہ متعدد حضرات ہیں مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے ایسی رائے قائم کرنے میں شدید غلطی کی ہے۔ اول تو خلافت کمیٹی نے ہندو مہاسبھا کا طریق عمل اختیار ہی نہیں کیا ہے بلکہ اس کی تمام کارروائیاں مسلمانوں کی اصلاح اور اندرونی قوتوں کو منظم کرنے تک محدود ہیں۔ لیکن اگر بفرض محال وہ ہندو مہاسبھا ہی جیسی ہے تو یہ شکوہ کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ بحیثیت ایک

علامہ سید سلیمان ندوی کا خطبہ صدارت

ہندو مسلم کشیدگی کے اسباب و علل

مسلمانوں کی آئندہ راہ عمل

خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی میں علامہ سید سلیمان ندوی نے حسب ذیل خطبہ فی البدیہہ ارشاد فرمایا۔

برادران اسلام! مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اس خاص اجلاس کی صدارت کا بار مجھے اٹھانا پڑے گا اور اس لیے میں اسکے لیے بالکل تیار نہ تھا۔ اس اجلاس خصوصی کے انعقاد کے محرک داعی حیثیت سے شاید فسادات کلکتہ ہوں لیکن اتفاقی حیثیت

ترکوں کی سیاسی کامیابی

مسلمانوں اور ہندوؤں کی قومیت

موتمر اسلامی میں ترکی کی شرکت

اجلاس خاص کی ضرورت کیوں پیش آئی

ہندوؤں کی فرضی شکایات

ہندو مہاسبھا

متعلق توحش کا اظہار نہیں کیا ورنہ وہ جاپان اور نیپال کو افغان ہونے کے جواب میں پیش کر سکتے تھے۔ مولانا نے اعداد و شمار سے واضح کر دیا کہ مسلمان ہر حیثیت سے کمزور ہیں اسلئے خلافت کمیٹی کو ان کی تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی رہنمائی کی سخت ضرورت ہے۔

اس کے بعد صادق حسین قادیانی نے تجویز کی تائید کی تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی۔

دوسری تجویز

مولانا ظفر الملک نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی:۔

"خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اُس تمام صورت حال پر غور کرنے کے بعد جو ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی روز افزوں ابتری اور آئے دن کے جھگڑوں نے ملک میں پیدا کر دی ہے اور جس کے سد باب کے لئے اب تک کوئی ایسی کارروائی عمل میں نہیں آسکی ہے جو کافی طور پر موثر اور حالات کو پوری طرح قابو میں لانے والی ہو ضروری سمجھتا ہے کہ ہر مقام پر مسلمانوں کے تحفظ حقوق و حفاظت جان و مال کے لئے وہ تمام ضروری تدابیر اختیار کرے۔ جو مقامی حالات کے لحاظ سے مناسب تصور کی جائیں اور تمام خلافت کمیٹیوں کو ہدایت کرتی ہے کہ

(۱) جہاں کہیں ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا کسی متنازعہ فیہ مسئلہ کے باعث کوئی اختلاف یا فساد ہو جائے تو حتی الامکان مقامی ہندو مسلمان سربرآوردہ لوگوں یا صوبے کے بااثر رہنماؤں کے ذریعہ سے اُس اختلاف و جھگڑے کا تصفیہ کرے، اور اختلاف اور کشیدگی کو دور کرنے اور فریقین میں مصالحت کرانے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔

(۲) اگر مصالحت کی کوششوں میں کامیابی نہ ہو تو مقامی ...

کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہم یہ لفظ سننا نہیں چاہتے۔

صاحب صدر کے علاوہ مولانا محمد علی نے بھی کھڑے ہو کر لوگوں کو مولانا کی تقریر سننے کو کہا اور فرمایا کہ ابھی تو یہ تمہید ہے آگے آپ دیکھئے مولانا کیا فرماتے ہیں۔ مولانا شوکت علی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اگر آپ لوگ اس قدر اضطراب دکھلائیں گے تو آئندہ کام چلنا مشکل ہو جائے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم لڑنا نہیں چاہتے ہیں لیکن اگر کوئی لڑائی لڑے گا تو ہم یہ کارروائی کریں گے جو اس ریزولیوشن میں ظاہر کی گئی ہے وغیرہ غرضیکہ چند منٹ کے شور و غل کے بعد مولانا ظفر الملک نے اپنی تقریر میں ریزولیوشن کو پیش کیا۔ اور آپ کو تمہید کو ادھورا ہی چھوڑ کر تقریر کے آخری حصہ پر بولنا پڑا۔

مولانا مظہر الدین صاحب کی تقریر

مولانا مظہر الدین صاحب نے تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن جو وصیت کی تھی۔ اس میں مسلمان نے جان و مال کی حفاظت کو نہایت مبارک بتایا تھا۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کے جان و مال کی حفاظت کریں۔ مسلمانوں نے آج تک ہمیشہ اپنی رواداری کا ثبوت دیا۔ ان میں اب بھی ایسے صابر اور مسلم لیڈر موجود ہیں جیسے مولانا ابو الکلام آزاد جنہوں نے کلکتہ کے فسادات میں بھی ان ہندوؤں کی تعریف کی جنہوں نے دو سو مسلمانوں کو پناہ دی تھی۔ کیا آج کسی ایسے ہندو لیڈر کا نام بتایا جا سکتا ہے جس نے ان مسلمانوں کی تعریف کی ہو جنہوں نے دو ہزار ہندوؤں کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ آج اشتعال کے بعد یہ تجویز جو آپ کے سامنے ہے جارحانہ کارروائی کی دعوت نہیں دیتی بلکہ صبر کی تلقین ہے۔

خواجہ حسن نظامی صاحب کی تقریر

جناب صدر کی تصریح

فقیر محمد صاحب اور غلام السبطین صاحب کی ترمیم

مولانا عبد الحلیم صاحب کی تقریر

مسٹر سراج الدین صاحب پراچہ کی مخالفت

مولانا محمد علی صاحب کی تقریر

مولانا ظفر الملک کی تقریر

ہندو مہا سبھا کی دعوت جنگ

مسجدوں کے آگے باجا بجانے پر اصرار

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس دہلی میں حسب ذیل تجویز پاس کی ہیں۔

مجلس عاملہ اظہار افسوس کرتی ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں بعض مسلمانوں کو اس امر پر اصرار رہا ہے کہ ہندوؤں کے مذہبی اور دوسرے جلوس جب مساجد کے قریب سے گذریں تو باجہ بند کر دیں۔ اور انہوں نے باجہ بند کرنے کیلئے خلاف قانون اور اشتعال دہی ذرائع سے کام لیا ہے یا کام لینے کی دھمکی دی ہے۔ کمیٹی حکومت اور پبلک کی توجہ مبذول کراتی ہے جس میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں کہ تمام ملک میں بے شمار مساجد ہیں اور ان میں سے اکثر عام راستوں اور بازاروں میں واقع ہیں۔ اور یہ امر قابل بحث ہے کہ سوائے حال کے مذہبی اور دوسرے جلوس مساجد کے قریب سے ہر وقت گذرتے رہے ہیں۔ جن پر مسلمانوں کی طرف سے کبھی اعتراض نہیں کیا گیا۔ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ہندو جس طرح اب تک عام راستوں کو ہمیشہ استعمال کرتے رہے ہیں ان کے اس حق میں مسلمانوں کے تشدد سے مجبور ہو کر مداخلت کرنا نا جائز اور نا مناسب ہوگا۔ اگر مساجد کے سامنے اوقات نماز میں بھی باجہ بند کر دینے جانے کا حکم دیا گیا جو دو پہر سے نصف شب تک چار مرتبہ ہوتی ہے تو یہ بھی ہندوؤں کے لئے ایک نا قابل برداشت سختی ہوگی جبکہ مذہب اور معاشرتی رسم و رواج ان جلوس کو بازاروں میں سے باجہ کے ...

مسلمانان کلکتہ پر اظہار نفرت اور ہندو بدمعاشوں کی ہمت افزائی

مسلمان لیڈروں پر اظہار نفرت

بحر قیات

عالم اسلامی

سایف

مجاہدین ریف نے شرائط صلح کو ٹھکرا دیا

جنگ شروع ہو گئی

پیلڈہ ، مئی۔ ریف اور فرانس و ہسپانیہ کے درمیان صلح کے لئے گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ناکام ثابت ہوئی۔ اور جنگ پھر شروع ہو رہی ہے۔ اطلاع دی گئی ہے کہ مجاہدین ریف ہسپانی علاقہ پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں اپنی نمائندہ غازی عبد الکریم کے پاس بغیران قیدیوں کو ساتھ لئے پہنچے ...

فرانس و ہسپانیہ صلح کیلئے بیتاب ہیں

پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہے ہیں

ہسپانیہ کی جھوٹی دھمکیاں

فرانسیسی ہوائی جہازوں کی گولہ باری

ہندو فرقوں کو اتحاد کی دعوت

سخت گولہ باری کی۔

ایران

ایران اور ٹرکی کے درمیان معاہدہ

اتحاد اسلامی کا مظاہرہ

طہران ، مئی۔ ایران اور ٹرکی کے درمیان پانچ سال کے لئے ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی باضابطہ منظوری ہر دو ممالک کی پارلیمنٹ میں دیجائے گی۔ یہ معاہدہ گیارہ دفعات پر مشتمل ہے اور اس کا مقصد دوستانہ تعلقات کا قیام اور کسی بڑی طاقت سے جنگ کے موقع پر بالکل غیر جانبدار رہنا ہے اس معاہدہ کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر تجارت ... اور محصولات کے متعلق بھی معاہدوں پر دستخط ہوں گے۔

ٹرکی

موتمر اسلامی میں ٹرکی کی شرکت

ہندوستان

سکھوں پر ہندوؤں کے اشتعال کا اثر

امرتسر کے قریب ایک مسجد منہدم کر دی گئی

۱۹ سکھوں کی گرفتاری

نے ملزمان کا پولیس کو ریمانڈ دیدیا۔ اور مقدمہ کو ۱۳ ماہ حال پر ملتوی کر دیا۔

فسادات کلکتہ کے متعلق ڈاکٹر کچلو کے خیالات

کلکتہ ، مئی۔ خلافت کمیٹی اور جمعیۃ علماء کی دعوت پر ڈاکٹر کچلو کل یہاں تشریف لائے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں انہوں نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں مکمل رواداری کا خواہشمند ہوں اور چاہتا ہوں کہ وہ سب اپنے مذہبی اور سیاسی اختلافات کے باوجود متحد ہو کر کام کریں۔ میرے نزدیک مسلمان تعلیمی، اقتصادی اور اجتماعی حیثیت سے بہت زیادہ پستی میں ہیں جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ ان کی اخلاقی حالت بھی بہتر نہیں۔ تمام قوم کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت کو ترقی دیجائے اس لئے ان کا مشن یہ ہے کہ وہ ملک کے اس حصہ میں مسلمانوں کو صوبہ وار اور ضلع وار تنظیم قائم کرنے کا مشورہ دیں۔

گذشتہ فسادات کے متعلق ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ میں ہر خیال کے لیڈروں سے ملاقات اور صورت حال کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنا بیان شائع کروں گا۔ اس وقت میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ حالات بہت نازک ہیں جن کو دیکھکر ان تمام لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو ہندوستان میں سوراج قائم کرنا چاہتے ہیں مجھ پر یہ اثر پڑا ہے اور جس کی صداقت پر میرا یقین ہے وہ یہ ہے کہ سوراج کا خیال بغیر ہندو مسلم اتحاد کے ایک خواب پریشاں ہے۔ اتحاد ایک مستقل بنیاد پر قائم ہونا چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام نیشنل لیڈر اس معاملہ پر توجہ کریں گے اور ہندو مسلم اتحاد کے لئے ذرائع اور طریقے نکالیں گے۔

ہندو مسلم فسادات کی ذمہ داری

ڈاکٹر منجے پر مقدمہ چلایا جائے

ارتداد کی روایات کے متعلق غیر ملکی باشندوں کی ریس کرنا اور ہندوؤں کے مندر منہدم کرنا چھوڑ دیں گے۔ اس وقت ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کے دلوں پر اتحاد کی مہر لگ جائیگی جب تک یہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہندوؤں کو اپنی مدافعت کے لئے تیاری کرنا چاہیئے۔ اور مسلمان غنڈے کو یہ محسوس کرا دینا چاہیئے کہ حملہ آور اور فسادی ہمسایہ بن کر رہنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

تمام ملک کے اندر نہایت ناک اور قابل افسوس فرقہ وارانہ منافرت اور آئے دن کے ہندو مسلم فسادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس وبا کو روکنے کے لئے سخت کارروائی کی جائے۔ اس لئے میں نہایت عاجزی کے ساتھ تجویز کرتا ہوں کہ ڈاکٹر مونجے پر امن عامہ کے مفاد کی خاطر دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مجلس ترک موالات کی تجویز کا التوا

وفد حجاز میں مولانا احمد سعید صاحب کا انتخاب

جمعیۃ عاملہ کا اجلاس بروز شنبہ بوقت ۸ بجے شام بمکان حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ مولانا حسین احمد صاحب۔ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا عبد الحلیم صاحب اور مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب شریک جلسہ تھے۔

مولانا احمد سعید صاحب نے ترک موالات پر غور کرنے والی سب کمیٹی کی تجویز پر ارکان مرکزی کی رائیں پیش کر کے بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل تجویز منظور ہوئی۔

تجویز ۱۔ فتویٰ ترک موالات کی سب کمیٹی کی رپورٹ و تجویز ممبران مرکزی کے پاس بھیجی گئی تھی ۲۶۴ ارکان مرکزی کے پاس سے ہونی تھیں تک صرف ۳۲ آرا موصول ہوئی ہیں جن میں بجز چند کے تمام رائیں سب کمیٹی کی تجویز کے موافق ہیں۔ جمعیۃ عاملہ کی رائے میں ارکان مرکزی کو چاہیئے کہ مسئلہ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت جلد اپنی رائے سے مطلع کریں۔ تاکہ آخری فیصلہ کا اعلان کیا جا سکے۔ نیز جمعیۃ عاملہ دفتر کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ باقی ممبروں کے نام تاکیدی خطوط روانہ کریں۔ جمعیۃ عاملہ عند الآرا وصول ہونے کے بعد فیصلہ کا اعلان کرے گی۔

تجویز ۲۔ جمعیۃ عاملہ کا یہ اجلاس عہدہ داران جمعیۃ علماء ہند کے سفر حجاز کے سلسلہ میں مولانا محمد سجاد صاحب کا ناظم جمعیۃ علماء کے عہدہ کے لئے عارضی تقرر منظور کرتا ہے۔ مولانا جمعیۃ علماء اور شعبہ تبلیغ دونوں کے متعلقہ اختیارات عمل میں لائیں گے۔

تجویز ۳۔ جمعیۃ عاملہ کا یہ جلسہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی جگہ جو بغرض ضروریات کار خانگی و ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے شریک وفد نہیں ہو سکتے۔ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا انتخاب کرتا ہے نیز یہ امر موجب امتنان و مسرت ہے کہ مولانا احمد سعید صاحب اپنے مصارف خود برداشت کرینگے

تجویز ۴۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس کلکتہ کے ہولناک فسادات جن کا سلسلہ تقریباً ایک مہینہ تک جاری رہا اپنے عمیق رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ یہ فسادات جذبات منافرت کا لازمی نتیجہ ہیں جو ایک عرصہ سے اپنائے وطن کے ذمہ دار افراد و منظم طریقہ سے پیدا کر رہے اور پھیلا رہے ہیں۔ اس فساد کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ امن قائم کرنے کی ذمہ دار جماعت سے فرقہ وارانہ روح کے مظاہرے ہوئے۔ اور اس کی وجہ سے اس فساد کی ہولناک حالت گزشتہ تمام فسادات سے بڑھ گئی۔

جمعیۃ عاملہ کا یہ اجلاس تمام مصیبت زدہ بے گناہوں اور ان کے مظلوم اہل و عیال کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانان ہندوستان سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی اس خبری مصیبت کے دفعیہ میں پوری امداد کریں گے۔ اور اس کے نتائج بد سے بچانے میں تمام ممکن مساعی کام میں لائیں گے۔

خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی روانگی

مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی کے پیغامات

مندرجہ ذیل پیغام مولانا شوکت علی صاحب نے حج کو روانہ ہوتے وقت قوم کے نام ارسال فرمایا ہے۔

میری حیثیت ادنیٰ کی سی ہے۔ میں ہندوؤں کو متنبہ کرتا ہوں اور امید بھی ہے کہ وہ تنبیہ عمل کریں گے۔ اور از سر نو اتحاد قائم کریں گے۔ کعبہ میں مقدس سیاہ غلاف کو بوسہ دیتے وقت میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے خدا سے دعا کروں گا۔

خدا کے گھر جانے کے وقت میں اپنے دل میں کسی قسم کا کینہ یا غصہ نہیں رکھوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ کلمات صداقت لیکر جانا چاہتا ہوں اس لئے میں ہندو دوستوں سے کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا دوستی کا ہاتھ پھیلا ہوا ہے۔ ان کی خوشی ہے کہ اسے قبول کریں یا مسترد کر دیں۔ میں کانگریس سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔ اور حصول سوراج کے لئے کام کرتا رہوں گا۔ خواہ ہندو مسلمانوں سے اتحاد کریں یا نہ کریں۔

گاندھی جی کے لئے میرے دل میں وہی عزت و احترام موجود ہے۔ لیکن ایسے نازک موقعہ پر متمنی ہوں کہ وہ دلیرانہ اظہار خیال فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی روانگی

اسٹیشن پر جوش عقیدت کا مظاہرہ

دہلی ۱۰ مئی۔ گذشتہ شب جمعیۃ العلماء ہند اور خلافت کمیٹی کے وفود دہلی سے روانہ ہو گئے۔ جمعیۃ کے وفد میں حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب (رئیس وفد) مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ مولانا احمد سعید صاحب (ارکان وفد) مولانا عبد الحلیم صاحب (سکرٹری رئیس وفد) اور مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب (سکرٹری وفد) شریک تھے۔ حضرات علماء کرام جو بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے اور دنیائے اسلام کو ایک مرکز پر متفق کرنے کیلئے ہندوستان سے حجاز روانہ ہوئے ہیں ان کو رخصت کرنے کیلئے دہلی کے مسلمان ہزاروں کی تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے۔ اور اللہ اکبر کے پرجوش نعروں کے ساتھ اپنے خلوص و محبت کا اظہار کر رہے تھے۔

قریب پونے دس بجے گاڑی روانہ ہوئی تو مسلمانوں نے اپنے محترم رہنماؤں کو اللہ اکبر کے غلغلہ انداز اور فلک بوس نعروں کے ساتھ رخصت کیا۔

دونو جہان میں مزے اڑائیے

قرآن مجید مترجم مجلد

زنانہ بستہ کیا ہے

شباب زندگی

آفتاب زندگی

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

رعایتی اعلان

زندگی اور دولت مفت

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم لاج نرائن صاحب

نمک سعیدی

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

دس روپیہ کی گھڑی بالکل مفت ... سورج ٹریڈنگ کمپنی لدھیانہ (انڈیا)

جوگا بانی

نیکارثابت کرنے والے کو

ڈھائی سو روپیہ کا نقد انعام

سستی و نامردی کی لاثانی دوا

نو ایجاد کامشہور مرہم

اطلاع عام

منیجر ایس۔ ایم کمال اینڈ کو نمبر ۴۸ ڈوری بازار متھرا

خضاب

یہ ادنے چاند تارے کی میرا فعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر شمس الحق شتاق احمد نمبر ۱۸ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟

انسان نظروں سے پوشیدہ

ایم بی آر اینڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

ضرورت

مولوی کبیر احمد خاں جراؤ ضلع بھاگلپور

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا سلسلہ عجیب الٰہی عبارت

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے

پری جمال صابن چہرہ

زنانہ سنگھار کیس

بیرس پوڈر

طلا لطف زندگی

حب کمرکس

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نور تن دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ودی

نمبر ۳۲	دہلی یوم سہ شنبہ ۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۱۸ مئی سنہ ۱۹۲۶ عیسوی	جلد ۳

اقتباسات

سلطان اطرش پاشا کا خط

مجاہدین شام کے قائد اعظم سلطان اطرش پاشا نے اپنے ایک مصری دوست کے نام خط بھیجا ہے جس کے چند فقرے یہ ہیں۔

میں کوئی تندخو آدمی نہیں ہوں اور نہ جنگ و جدال کو پسند کرتا ہوں مگر کیفیت یہ ہے کہ ہماری آزادی کو پامال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ ایسا ظلم ہے جس کو ہمارے دل کسی حال میں بھی گوارا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ہم مظلوم ہیں غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اللہ ہمیشہ مظلوموں کا ساتھی۔ مجاہدوں کا مددگار اور جفاکاروں کا دشمن ہوتا ہے مجھے پوری امید ہے کہ آخر میں فتح و کامرانی ہم ہی کو نصیب ہوگی جس سرزمین کو عرب اور شجاعان کی نسل نے اپنے خون سے سینچا ہے اسے ہم آسانی کے ساتھ اپنے دشمن کے حوالہ نہیں کر سکتے ہم شفقت و رحمت اور احسان سے خالی ہیں پس تم یقین رکھو کہ جب تک دشمن باطل کی قوت کے گھمنڈ میں رہیگا ہم ہرگز اس کے رعب میں نہ آئیں گے لیکن جب وہ شام کی فلاح و بہبود اور آزادی کے اصول پر مفاہمت کے لیے آمادہ ہوگا تو ہم فوراً ہتھیار رکھدیں گے (المقطم)

جہاد شام کے چشم دید حالات

نواح دمشق میں مجاہدین کی جنگی کاروائیاں

جبل الدروز کے دارالحکومت "سویدا" سے جریدہ "الاتحاد العربی" کے نامہ نگار خصوصی نے جو سفر حضر میں قیادت عامہ کے ساتھ رہتا ہے جہاد شام کے نہایت معتبر حالات بھیجے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مجلس وطنی کی طلبی پر میں جمعرات کے دن غوطہ سے جبل نہ کی طرف (جو مرج عیون کا ایک گاؤں ہے) روانہ ہوا جلیقۃ الترکمان نامی ایک گاؤں کے قریب سے جب میں گذر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ چند فرانسیسی ہوائی جہاز دمشق سے دوما کے راستہ پر اڑتے ہوئے آئے اور انہوں نے بے پناہ بستیوں پر مسلسل گولے برسانے شروع کر دئے۔ تھوڑی دیر بعد دبابوں اور توپوں نے بھی ہوائی جہازوں کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔ اور یہ سلسلہ تہائی بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد میں سویدا کی جانب روانہ ہوا اور ہفتہ کی صبح کو شہر میں داخل ہو گیا۔ بدقسمتی سے عین اسی دن جب میں سویدا پہنچا۔ فرانسیسیوں کے بہت سے طیارے اڑتے ہوئے شہر پر آئے اور انہوں نے بڑے بڑے بم گولے اس پر گرانے شروع کئے حالانکہ وہاں بیگناہ عورتوں، بچوں، اور بوڑھوں کے سوا کوئی نہ تھا۔ قابل جنگ مرد جن سے فرانسیسیوں کی اصلی دشمنی ہے جنگ کے میدان میں تھے۔ مگر ان بزدل مغربیوں نے اپنے مقابل کی تلوار سے عاجز ہو کر بیگناہ آبادی سے بدلہ لینے کی ٹھان لی اور بہت سے گھر برباد کر گئے۔

سویدا میں امیر عادل ارسلان اور ڈاکٹر شہبندر سے ملنے کے بعد میں ان دونوں حضرات کی معیت میں انجاہ کی طرف روانہ ہوا جہاں آج کل سلطان پاشا مقیم ہیں اور تمام زعمائے جہاد کی کانفرنس ہو رہی ہے وہاں تنبیات انقیر اور غوطہ دمشق سے فتح و ظفر کی متعدد خبریں وصول ہوئی تھیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۸ مارچ ۱۹۲۶ کی صبح کو ۴ ہزار پیدل اور ۴ سو سواروں کی ایک فوج ۲۳ دبابوں اور ۷ طیاروں کے ساتھ دمشق سے نکلی اور قریہ جوبر پر قبضہ کرنے کے بعد عین ترما کی طرف روانہ ہوئی۔ مجاہدین کو پہلے سے خبر ہو گئی تھی۔ اس لیے وہ اپنی کمینگاہوں میں چھپ کر اسکے منتظر ہو بیٹھے۔ اور جب وہ پوری طرح زد میں آ گئی تو چاروں طرف سے دفعتہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ ۵ گھنٹہ تک سخت جنگ ہوئی۔ اور آخر ۴۱۳ مقتول چھوڑ کر فرانسیسی فوج دمشق کی طرف بھاگ گئی۔

۱۹ کو پھر اسی راستہ پر فرانسیسی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ نکلے اور قریہ حزملہ میں گھس کر لوٹ مار کا سلسلہ جاری کر دیا۔ یہاں مجاہدین نے پھر موقع تاک کر ان پر حملہ کر دیا اور ۳ طرف سے ایسا شدید حملہ کیا کہ انہیں اپنے ۵۰ مقتول اور بہت سے مجروح چھوڑ کر بھاگ جانا پڑا۔

حمص کی جانب سے نبک پر جو چڑھائی کی گئی تھی اس کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ دشمن کی قوت ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ اور اس کے مقابلہ پر نبک میں جو مجاہد جمع ہوئے ہیں ان کی قوت ۳ ہزار ۶ سو کے قریب پہنچتی ہے دشمن نے جب حملہ کیا تو مجاہدین نے پہلے اسے راستہ میں روکا پھر میدان و کنسہ تک بڑھنے کا موقع دیا۔ وہاں پہنچکر ایک رات اور دو دن مسلسل آگ برساتے رہے اور دوسرے دن صبح کو پھر پسپا ہونا شروع کیا یہاں تک کہ شبہات انضمیر کی پہاڑیوں میں سے گھیر کر منہ و قوں اور مشین گنوں کی باڑھ پر رکھ لیا۔ اس ناگہانی مقابلہ سے دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ نبک کی طرف بھاگا مگر نبک میں داخلہ کے وقت اس نے بیگناہ آبادی پر جو ظلم و ستم ڈھائے تھے ان کے باعث ہزارہا آدمی مجاہدین کے ساتھ مل گئے۔ اور انہوں نے اسے شہر میں نہ گھسنے دیا۔

یہ وہ اطلاعات تھیں جو مجھے مجلس وطنی کے دفتر سے ملیں اس کے علاوہ دوسرے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ علاقہ جیدور میں مجاہدین کی سرگرمیوں کا بدلہ لینے کے لیے فرانسیسی حکومت نے بہت سے ہوائی جہاز بھیجے جنھوں نے طفس۔ النعیمہ۔ الطیبہ۔ نوی۔ جاسم۔ انخل۔ داعل۔ ابطع۔ بیخ۔ مسکین۔ اور مزنامی قریوں پر شدید گولہ باری کی۔ اس وحشیانہ حرکت سے تمام علاقہ حوران میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور فرانسیسی لشکر کے مقابلہ میں قبائل کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے۔

ایک عینی شاہد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجدل عنجر سے ایک فرانسیسی دستہ جس میں ۱۷۵ سپاہی تھے نکل کر مینا الفخار کی جانب روانہ ہوا۔ مجاہدین کو جب اس کی خبر ملی تو وہ بیخ القالوج میں جمع ہو کر زمین کھائیوں کی صورت میں چھپ بیٹھے۔ اور جب یہ دستہ ان کی زد میں آ گیا تو تینوں جانب سے نکل کر یکبارگی حملہ کر دیا ۳ گھنٹہ تک متواتر جنگ جاری رہی جس میں دشمن کے ۱۰۲ آدمی قتل ہوئے۔ اور تین افسر مع کمانڈنگ آفیسر کے گرفتار کر لئے گئے۔ یہ نمایاں فتح حاصل کر کے مجاہدین ۱۷۰ بندوقیں ۱۲ خچر اور بہت سامان جنگ لیکر واپس ہو گئے۔

۲۳ مارچ کو قریہ انجاہ میں قیادت عامہ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام زعمائے جہاد شریک تھے۔ اس جلسہ میں بالاتفاق تجاویز کے دو مجموعے حسب ذیل پاس کی گئیں۔

۱۔ جہاد وطن کا شعار "دین اللہ کے لیے اور وطن سب کے لئے" ہوگا۔ اس لیے ہم ان اموال کو واپس کرتے ہیں جو عیسائی آبادیوں سے قبائل سلوط کے بدویوں نے لوٹے تھے۔

۲۔ موسیو جوینل کے مکتوب کے جواب میں زعمائے قوم نے جو مطالبات پیش کئے ہیں ان سے ہم ایک انچ نہیں ہٹ سکتے۔

قیادت عامہ کے مرکز میں جو اطلاعات پہنچی ہیں ان کی بنا پر میں امید کرتا ہوں کہ مجھے عنقریب آپ کو فتح دمشق کی خبر سنانے کا شرف حاصل ہوگا۔

اگر آپ

جمعیۃ علماء اور اس کے اخبار سے کچھ بھی ہمدردی رکھتے ہیں نیز اور اس کے وفد کے بھیجے ہوئے حالات حجاز سے باخبر رہنا چاہتے ہیں تو اخبار الجمعیۃ کے خود خریدار بنئے اور اپنے احباب کو اس کا خریدار بنایئے (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

حجاز

[illegible]

ہضیا ہضم صحیح

ہضیا

ہردیا

گیلان (بہار) ڈاکخانہ برگہا ضلع مونگیر

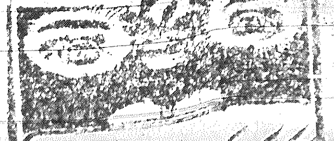

آنکھ ایک نازک عضو اور ہزار نعمت ہے

آنکھ کی ذراسی خرابی میں

[illegible]

جناب ایس سی استھ صاحب [illegible]

جناب حکیم محمد احمد صاحب خلف الرشید حاذق الملک [illegible]

حکیم عبدالمجید خان صاحب [illegible]

سرمہ اصلی ممیرہ نمبر ۱ تاج مارکہ (رجسٹرڈ) دیکھئے

[illegible]

ایس مہرالدین محمد شفیع سوداگران سرمہ خضاب

[illegible] بالاخانہ کلکتہ

مفت!! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنہ (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا مفت بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (للعہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ)

برص سفید یعنی سفید و سیاہ اور جذام سے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر کے دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

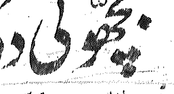

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے ۱۲ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

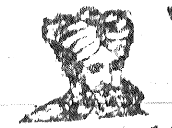

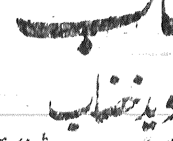

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنہ (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)

بیچنے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمادیں۔

المشتہر

راج وید سری یامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی

تجار الکتب - بھنڈی بازار بمبئی

چار قسم کی ٹائپ

ساخت مصر و استنبول، بیروت مظبوط

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

⅛ کالم	¼ کالم	½ کالم	ایک کالم	نصف صفحہ	ایک صفحہ	مدت اشاعت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پانچ بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چھ بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سات بار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آٹھ بار (ایک ماہ)

نوٹ: (۱) مشتہرین کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ماہ سے ۳ ماہ تک ۵ فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایک سال کیلئے ۱۰ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ (۵) ریڈنگ میٹر میں اشتہارات کی اجرت موجودہ نرخنامہ سے ۵۰ فیصدی زائد لی جائیگی۔ (۶) اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہئے۔ (۷) اجرت فی سطر ریڈنگ میٹر [illegible] (۸) ایسا کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا جس میں تصویر ہوگی۔

(منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی صلعم

خلافت کانفرنس کا اجلاس خصوصی

(۲)

گذشتہ صحبت میں ہم نے خلافت کمیٹی کے مسلک کی جو تشریح کی ہے، خلافت کانفرنس کے ریزولیوشنوں سے اس کی حرف بحرف تائید ہوتی ہے۔ ان میں جنگ و فساد سے نفرت، نفاق و شقاق سے بیزاری، اور یکجہتی و حریت پسندی کی جو اسپرٹ بھری ہوئی ہے اور جس طرح تخریب کو چھوڑ کر محض تعمیر اور حملہ کے بجائے محض دفاع کی پالیسی اختیار کی گئی ہے وہ اتنی ظاہر و باہر ہے کہ کوئی منصف مزاج انسان اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جو لوگ مسلمانوں کی بیداری اور ان کی قومی اصلاح و تنظیم کو اپنی اغراض کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں وہ تو البتہ معذور ہیں، کہ ان کی نگاہوں میں تعمیر کا کام تخریب سے بھی زیادہ کھٹکتا ہے، لیکن جو لوگ ایمانداری کے ساتھ اس حقیقت کو محسوس کرتے ہیں کہ امن و صلح کی بہترین ضمانت ہمسایہ اقوام کی اس تعمیر میں ہے جو انتقام کے جذبہ سے پاک ہو انہیں خلافت کانفرنس کی عملی تجاویز کو دیکھ کر تسلیم کرنا پڑے گا کہ باعتبار اصول وہ بہترین تجویزیں ہیں۔ ان کا بنیادی اصول یہ ہے کہ دو قومیں اسی وقت باہم صلح و صفائی کے ساتھ رہ سکتی ہیں جبکہ وہ حملہ کی خواہش اور انتقام کے جذبہ سے خالی ہوں مگر اس کے ساتھ ہی اتنی مضبوط اور قوی بھی ہوں کہ ایک کو دوسری کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی حرص دامنگیر نہ ہو سکے۔ چنانچہ اسی اصول کی بنا پر انہیں ہندو مہاسبھا کے جواب میں ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کو مشتعل کرنے یا انہیں جنگ کے لئے تیار کرنے کے بجائے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی جہالت، بیکاری، مفلسی، بدنظمی، باہمی پھوٹ اور دینی و اخلاقی خرابیوں کو دور کیا جائے، جو اجتماعی امراض ان کی قومی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں ان کا علاج کیا جائے جن کمزوریوں کے باعث دوسروں کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت ہوتی ہے انہیں رفع کیا جائے، اور انہیں اتنا مضبوط بنا دیا جائے کہ ہمسایہ کو ان پر حملہ آور ہونے کے بجائے ان کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی تمنا کرنی پڑے۔

خلافت کمیٹی کا یہ مسلک سب سے زیادہ جس تجویز میں روشن نظر آتا ہے وہ مولوی محمد شفیع صاحب کی پیش کردہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے نہایت صفائی کے ساتھ اس حقیقت کا اعلان کیا گیا ہے کہ ہندو مہاسبھا نے فرقہ وارانہ جذبات کے نشر و اشاعت کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ملک کی نجات و ترقی کے لئے سخت مضر ہے اور چونکہ وہ ملک کے تدریجی حالات و مقتضیات کے بھی بالکل خلاف ہے اس لئے خواہ اسے ظاہری کتنا ہی فروغ حاصل ہو جائے، مگر اس کو بقائے دوام کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ فرقہ وارانہ منافرت سے اس صریح برأت کے بعد اس تجویز میں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اس نازک موقع پر اشتعال جذبات سے بے تاب ہو کر کوئی ایسا طریق کار اختیار نہ کریں جس سے ملک کی فلاح و نجات کی امیدوں کا خاتمہ ہی ہو جائے بلکہ شکنجیوں کی تقلید کے بجائے اپنی تمام ترقوتیں ایسی تدبیروں میں صرف کریں جن سے ان کی جماعتی زندگی کی اصلاح ہو، مثلاً اپنے افراد میں اتحاد پیدا کریں، عامۃ الناس میں تعلیم کی اشاعت کریں، اور اپنے روز افزوں افلاس کا تجارت کی ترقی اور بیکاری کے انسداد سے علاج کریں۔

اس تجویز کا تتمہ مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب کی وہ تجویز تھی جس میں مسلمانوں کو اپنی قومی بیماریوں کے علاج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مسلمانوں کی اصلی کمزوری یہ نہیں ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں سے کمزور ہیں، یا چھری گنڈا سا چلانا نہیں جانتے، اسی طرح ان کی اصلی کمزوری یہ بھی نہیں ہے کہ ان کی تعداد کم ہے۔ اگر تعداد کی

کمی و زیادتی پر مسلمانوں کی قوت کا انحصار ہوتا تو شاید ہی کہیں عرب اور روم و فارس کی عظیم الشان قوتوں کے مقابلہ میں مٹھی بھر مسلمانوں کو بھی سربلندی نصیب نہ ہوتی۔ ان کی قوت کا اصلی راز تو ان کی اخلاقی فضیلت، ان کی سادہ اور بے تکلف زندگی، اور ان کی پابندی شریعت میں مضمر ہے۔ اسی مرکز سے وہ جتنے ہٹتے گئے اتنی ہی ان کی قوت کمزور ہوتی گئی اور تعداد میں کروڑوں تک پہنچ جانے کے باوجود [illegible] ہوگئے [illegible] خلافت کمیٹی نے اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ [illegible] ترک کر دیں [illegible] تجارت اور صنعت و حرفت کے مختلف شعبوں میں ترقی کرنے کی کوشش کریں [illegible]

[illegible]

اسلامی فرقوں کے اتحاد کے متعلق جو تجویز خلافت کانفرنس میں پاس ہوئی ہے [illegible]

[illegible]

رفع نزاع کی کوشش کرے اور جب اس میں ناکامی ہو تو فساد ہونے کی صورت میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ظالمانہ حملوں ان کے بچاؤ کی تمام ممکن تدابیر اختیار کرے۔ اس غرض کے لئے جو عملی صورتیں مقرر کی گئی ہیں وہ بیگناہوں کی امداد و مظلوموں کی حمایت اور بیکسوں کی پشت پناہی کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ اس میں غنڈوں اور خونیوں کی حمایت کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔ نہ اس میں مدافعت کے لئے اکھاڑے قائم کرنے یا اینٹیں جمع کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ بلکہ اس کا سر سرمایہ یہ ہے کہ جن مظلوموں کو فسادات سے مالی و جسمانی نقصانات پہنچیں ان کی مدد کی جائے۔ جن بیگناہوں کو زبردستی مقدمات میں پھانسا گیا ہو ان کی قانونی مشورے اور روپے سے اعانت کی جائے۔ اور عام لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے رضاکار بھرتی کئے جائیں۔ ان مقاصد کی ضرورت اور اہمیت سے کم از کم کوئی ایسا شخص تو انکار نہیں کر سکتا جو فسادات کے موقع پر بیگناہوں کی مصیبت کا منظر دیکھ چکا ہو۔

یہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس سے خلافت کانفرنس کی صفائی پیش کرنا مقصود نہیں ہے الحمد للہ کہ ہمیں کسی کا حسن ظن مول لینے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے اپنے ضمیر کا اطمینان کافی ہے لیکن یہ تصریحات پیش کرنے سے ہم دنیا پر صرف یہ ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ خلافت کمیٹی اور اس کے ہمخیال مسلمانوں نے اپنا ماضی تو اتنی جلد نہیں بھلایا ہے وہ فرقہ وارانہ جنگ و جدل کی رو میں بہہ نہیں سکتے ہیں انہیں صرف حالات کی رفتار نے اپنا مسلک بدلنے پر مجبور کر دیا مگر اس مجبوری کے باوجود وہ اپنے اصلی نصب العین پر بدستور قائم ہیں اور اس لئے مسلمانوں کے دفاع و تحفظ کی ایسی تدابیر انہوں نے اختیار کی ہیں جو انہیں اس نصب العین سے زیادہ دور پھینک دیں۔

مسلمانان بہار کی تنظیم

صوبہ بہار میں تعداد اور قوت کے اعتبار سے مسلمان بہت کمزور ہیں اور گذشتہ چالیس پچاس سال کے اندر ان کی اقتصادی قوت بھی کافی گھٹ گئی ہے۔ اس کمزوری سے فائدہ اٹھانے کے لئے پنڈت مالوی کی امت نے اسی اصول پر جس کی تصریح مسٹر گدرا نے اپنے پنجاب ہندو کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں کر چکے ہیں، پنجاب اور صوبہ سرحدی کا بدلہ بہار کے مسلمانوں سے لینے کی تدبیریں کی ہیں۔ بہار میں سوامی شردھانند اور مالوی جی کے دورے، شدھی پرچار کی نشر و اشاعت اور سنگھٹنی اخبارات کی زہر آلود تعلیم نے تمام صوبہ کی فضا کو اس قدر مسموم کر دیا ہے کہ وہاں کے تمام سنجیدہ طبقوں میں فساد و بدامنی کا ایک مستقل خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بہار کے مسلمانوں کو اس آنے والے خطرہ سے بچانے کے لئے مختلف الخیال سیاسی جماعتوں کے اکابر و عمائد نے ایک انجمن قائم کی ہے جس کا نام انجمن محافظت رکھا گیا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد خود اسی کی زبان میں یہ رکھے گئے ہیں کہ:-

۱۔ غیر مسلم برادران وطن کے خلاف چھیڑ چھاڑ اور اشتعال انگیز افعال سے اجتناب کرنا۔

۲۔ غیر مسلم برادران وطن سے دوستانہ تعلقات اور برادرانہ سلوک قائم کرنا۔

۳۔ مسلمانوں کی حفاظت جانی و مالی و مذہبی کے لئے ہر قسم کا انتظام کرنا۔ جارحانہ کارروائیوں سے پرہیز کرنا۔ لیکن اگر مسلمانوں کی خواہ مخواہ ضرر رسانی کی جائے تو اس کی پوری مدافعت کرنا۔ مگر مدافعت میں کوئی ایسی مذموم حرکت نہ کرنا جو روایات اسلامی کے خلاف ہو۔

ان مبارک مقاصد کو لیکر یہ انجمن سر علی امام، مولوی محمد شفیع داؤدی، اور مولانا ابو المحاسن محمد سجاد جیسے محترم بزرگوں کی سرپرستی میں وجود پذیر ہوئی ہے جن کے حسن نیت اور حسن تدبر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ مئی کو انجمن اسلامیہ ہال بانکی پور میں اس کے ماتحت تمام مسلمانان بہار کی ایک نمائندہ کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے جس کا مقصد فساد و بدامنی کو روکنے اور مسلمانوں کو فساد کے مضر نتائج سے بچانے کی تدابیر پر غور کرنا ہے۔ انجمن کی جانب سے اس کا جو لائحہ عمل ہمارے پاس آیا ہے اسکے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کانفرنس کو منعقد کر رہے ہیں ان کے دلمیں قیام امن کی سچی خواہش موجود ہے اور وہ خود ہندوؤں کو بھی (اگر انمیں قیام امن کی دلی خواہش موجود ہو) اسمیں شرکت کی دعوت دے رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کانفرنس کامیاب ہوگی اور بہار کے تمام مختلف الخیال طبقے اپنے اختلافات کو چھوڑ کر اپنی قومی زندگی کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی امکانی کوششیں صرف کر دینگے +

مسلمانوں کو بے غیرتی کا طعنہ

لاہور کے روزنامہ ہندو ملاپ نے مسلمانوں کی غیرت پر ایک طعن کیا ہے۔ اور اس طعن کا الزام ہندوؤں پر نہیں بلکہ خود مسلمانوں کی بے حسی و جمود پر ہے وہ لکھتا ہے کہ:-

"علی برادران خاص خاص دوستوں سے قرض لیکر حج کو گئے ہیں۔ اور جمعیۃ العلماء کے وفد کو بھی کافی چندہ نہ مل سکا۔ مولانا کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء لکھتے ہیں کہ باوجود پیہم اپیلوں کے وفد کے مصارف سفر کے لئے سرمایہ فراہم نہ ہو سکا۔ ارباب خیر نے کافی توجہ نہ کی۔ لہذا مصارف سفر کے لئے روپیہ بطور قرض حاصل کیا گیا ہے۔" اس سے صاف ظاہر ہے کہ نہ ارکان جمعیۃ العلماء کو مسلمانوں میں کوئی بڑا رسوخ حاصل ہے نہ علی برادران کو۔ ورنہ یہ لوگ قرض لیکر حج کو نہ جاتے۔"

ہندو دھرم کے یہ الفاظ مسلمانوں کو ناگوار تو ضرور ہوں گے۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ جمعیۃ العلماء کی اپیل پر ہندوستان بھر کے مسلمان ڈھائی ہزار روپیہ بھی نہ دے سکے۔ اور علی برادران نے اپنے قرض کی ادائیگی اور سفر حجاز کے مصارف کے لئے جو اپیل کی تھی اس پر بہت کم توجہ کی گئی۔ اس بے توجہی کے دو ہی معنی ہو سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہ فی الواقع مسلمانان ہند میں اپنے لیڈروں اور بہی خواہوں کی کوئی وقعت باقی نہیں رہی ہے اور وہ حفاظت اسلام کے لئے ان کی کوششوں کو بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یا پھر ان کے احساس اتنے مردہ ہو گئے ہیں کہ وہ ایسے نازک وقت میں بھی اپنی قوم اور اپنے دین کی حفاظت کرنیوالے مجاہدوں کو پیسہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں سے جو کوئی بھی ہو وہ مسلمانوں کے لئے یکساں باعث شرم و ذلت ہے۔ ان کے مقابلہ میں وہ قوم بستی ہے جس کے لیڈروں میں سے ایک کو بھی آج تک روپے کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ پنڈت مالوی اور لالہ لاجپت رائے۔ تمام ہندوستان کا دورہ کرتے پھرتے ہیں اور صرف ان کے دوروں کا خرچ معمولی رئیسوں کی آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے۔ مگر کیا کسی نے انہیں اپنے کام کے لئے قرض لیتے یا چندہ کی اپیل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اسی طرح ہندو مہاسبھا کی خفیہ وعلانیہ کارروائیاں نہایت سرگرمی کے ساتھ ہندوستان کے طول و عرض میں جاری ہیں جن پر بلا مبالغہ ہزاروں لاکھوں روپیہ صرف ہو رہا ہے لیکن آج تک کسی نے نہ دیکھا ہوگا کہ اسے دو ڈھائی ہزار روپے کی معمولی رقموں کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہو۔ اور وہ بھی فراہم نہ ہو سکا ہو۔ پھر اگر ایک ہندو مسلمان کو طعنہ دیتا ہے کہ تمہارے علماء اور تمہارے رہنماؤں کا تمہاری قوم میں کوئی رسوخ نہیں ہے تو اس پر برا ماننے کی ضرورت نہیں۔ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو کہ ہندو اپنے قومی رہنماؤں کی کس طرح ہمت افزائی کرتے ہیں اور تم اپنی کشتی کے ناخداؤں کا کس طرح دل توڑتے ہو۔

بنگال سوراج پارٹی کی بدعہدی

ابھی کچھ زیادہ دنوں کی بات نہیں ہے کہ مرحوم دیش بندھو داس آنجہانی نے بنگال میں ہندو مسلمانوں کا ایک میثاق مرتب کیا تھا جس میں دونوں قوموں کے سیاسی و اجتماعی حقوق متعین کر دئے گئے تھے۔ اس میثاق میں منجملہ دیگر امور کے ایک باجہ کے مسئلہ کا بھی تصفیہ کیا گیا تھا جس کا لب لباب یہ ہے کہ مسجدوں کے سامنے کبھی باجا بجاتے ہوئے کوئی جلوس نہ گذریگا۔ اور عموماً مسجدوں کے قریب کافی فاصلہ سے باجے بند کرنے جا یا کریں گے۔ بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی، اور بنگال سوراج پارٹی نے اس میثاق کو تسلیم کر لیا تھا اور تمام ہندو مسلم معاملات میں اسکو ایک معاہدہ کی حیثیت حاصل تھی لیکن کلکتہ کے جدید فسادات ہیں جن کی ابتدا ایک مسجد کے سامنے باجا بجانے سے ہوئی تھی کانگریس کمیٹی اور سوراج پارٹی نے اس معاہدہ کی صریح خلاف ورزی کی اور رو سے معاہدہ اس کا فرض تھا کہ وہ ہندوؤں کو میثاق کے مطابق باجا بجانے سے منع کرتی اور اگر اتنی جرأت نہ تھی تو کم ازکم ان لوگوں کے خلاف اظہار نفرت کرتی جو میثاق کی خلاف ورزی کرنے پر مصر ہیں۔ مگر صرف یہی نہیں کہ اس نے پابندی عہد کے فرض کو محسوس نہیں کیا بلکہ خلافت کمیٹی کی یاد دہانی پر بھی توجہ نہ کی اور حد یہ ہے کہ آریوں کو سکھوں کا جو جلوس مسجدوں کے سامنے سے باجا بجاتے ہوئے گذرا اس میں بنگال کانگریس کمیٹی کے صدر اور

مولانا شوکت علی کا بیان

[illegible]

مسلمانوں کی تنظیم و حفاظت

سر علی امام کے گرانقدر خیالات

۵ ار اپریل کو پٹنہ کے عمائد اسلام کا جو جلسہ صوبہ بہار میں امن قائم رکھنے اور مسلمانوں کی تنظیم و حفاظت کے طریقوں پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا اس میں نواب موتمن الملک سر علی امام نے حسب ذیل تقریر فرمائی:-

موجودہ زمانہ میں دنیا کے تمام خیالات کا رجحان اتحاد عمل تنظیم اور اتفاق کی طرف ہے۔ ہندوستان میں بھی معاشی اقتصادی معاشرتی اور تنظیمی معاملات میں اتحاد عمل کی طرف میلان تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ملک کی زندگی میں ایک نہایت ہی خطرناک تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے کہ ہندوستان کی دو طاقتور قومیں ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہیں۔ محال ہے اگر یہ دونوں طاقتور قومیں اتحاد و اتفاق پر عمل پیرا نہیں تو دنیا کی آنکھوں کے سامنے ایک قابل دید اور نایاب نظارہ ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ان دونوں قوموں نے اب بھی اتحاد عمل سے انکار کیا اور تنگ نظری کو راہ دی تو دونوں کے اوپر ایک عظیم الشان مصیبت نازل ہوگی۔ فطرت نے ان دونوں قوموں کے تعلقات ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح وابستہ کر دئے ہیں کہ دونوں کے مفاد ایک ہیں اور دونوں کی ضرورتیں بھی ایک ہیں۔ اور ایک کے لئے دوسرے کی مدد ناگزیر ہے۔ جو لوگ اس حقیقت کا انکار کرتے ہیں میں یہ کہوں گا کہ انہوں نے اس ملک کو اب تک پہچانا ہی نہیں۔ ان ہنگامہ آرائیوں اور فتنہ انگیزیوں کے نتائج تمام ملک کے لئے خطرناک ہیں۔ جس میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں۔ بہار اب تک اس قسم کے فتنوں سے پاک تھا۔ اور ہم لوگ بجا طور سے فخر کرتے تھے اور نازاں تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ صوبہ بھی خطرہ کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ ہنگامہ آرائی کا مرض متعدی اب شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھیل رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم کدھر بہتے ہوئے جا رہے ہیں؟ کیا اس طوفان بدتمیزی کو روکنا ممکن بھی ہے؟ ہمارا جواب اس کے متعلق نہایت ہی صاف اور پرزور ہے۔ میں کہوں گا کہ ہاں اس کا روکنا ممکن ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمام حضرات یہی جواب دیں گے کہ اس ہنگامہ آرائی کی روک تھام حد امکان سے ہرگز باہر نہیں۔ میں ہندو اور مسلمان دونوں جماعتوں سے یہ درخواست کرونگا کہ ملک کی ہنگامہ آرائی کے روکنے کی یہ صورت ہرگز نہیں کہ ہم اپنی عقل کو خیر باد کہدیں۔ اپنے ہوش و حواس کو کھو بیٹھیں۔ اور ہر تنظیم کی ذمہ داریوں سے علیحدہ ہو کر بغیر سوچے سمجھے خطرناک فعل میں مبتلا ہو جائیں۔ ہم اس خطرہ کو روکنے میں اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ پوری دور اندیشی کے ساتھ اس کی طرف متوجہ نہ ہوں میں نہایت خوش ہوں کہ اس جلسہ میں ہمارے ہندو بھائی بھی شریک ہیں اور صوبہ کے بااثر اخبار کے ایڈیٹر بھی موجود ہیں۔

اس جلسہ کا مقصد کوئی مخفی تحریک یا راز نہیں ہے۔ بد معاشوں کی فتنہ انگیزی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم نہایت ٹھنڈے دل سے اس کے خطرات پر غور کریں اور خاموشی کے ساتھ اس سے نجات پانے کی کوئی ترکیب سوچیں۔ نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس مسئلہ کو ہندو اور مسلمانوں کے افراد و اشخاص پر چھوڑ دیا جائے گا تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس سے رہائی حاصل کرنے میں کسی طرح سے کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ کیونکہ اب یہ معاملہ شخصی مسئلہ باقی نہیں رہا۔ بلکہ اس نے اب اجتماعی اور تنظیم متحدہ صورت اختیار کر لی ہے اس لئے میں ہندو اور مسلمان دونوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ متحدہ طور پر ایک اجتماعی صورت میں اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ متحدہ مجالس اتفاق و اتحاد کے لئے اچھی چیزیں ہیں لیکن بہترین صورت یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان اپنی تنظیمیں علیحدہ علیحدہ قائم کریں۔ ان علیحدہ تنظیموں میں اس طرح اتحاد قائم کریں کہ ہندو مسلمانوں کی تنظیم کے اعزازی ممبر ہوں اور بعض مسلمان ہندوؤں کی تنظیم کے اعزازی ممبر ہوں۔ ان اعزازی ممبروں سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ایک تنظیم کو دوسری کے خلاف بدگمانی کا موقع نہ ملیگا۔ اس جلسہ میں ہم تمام لوگوں کا مقصد اتحاد و اتفاق ہے۔ ابھارنا بہت آسان ہے لیکن دبانا بہت مشکل ہے۔ ہم لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس ہنگامہ آرائی میں خواہ ایک فرقہ دوسرے کے مقابلہ میں کامیاب بھی کیوں نہ ہو جائے لیکن نتیجہ میں دونوں کو برابر کا نقصان برداشت پڑیگا میری رائے ہے کہ صوبہ وار تنظیمیں قائم کیجائیں۔ اور ان کے مقاصد تین ہوں۔

(۱) یہ کہ لوگوں کی طرف سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جس سے ہندوؤں یا دوسرے فرقوں کو یہ بدگمانی پیدا ہو کہ ہم مسلمان ان کے مخالف ہیں۔ اور قصداً ان سے جھگڑا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ دوسروں کے مذہبی جذبات کو نقصان پہنچانے سے کبھی کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا ہے لہذا ہمیں اس قسم کے تمام کاموں سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہنا چاہیے۔

(۲) ہم کو صاف الفاظ میں یہ اعلان کر دینا چاہیے کہ ملک کی بھلائی اور ترقی کے تمام کاموں میں ہم اپنے ہندو بھائیوں کا ہمیشہ ساتھ دیں گے۔

(۳) سب سے زیادہ اہم یہ امر ہے کہ ہم اپنے ہندو بھائیوں کو بھی کہدیتے ہیں کہ تنظیم میں ان کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے) کہ ہم لوگ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ اگر ہم پر بغیر کسی اشتعال کے خواہ مخواہ حملہ کیا گیا تو ہم اس کی ہر طرح مدافعت کرینگے اپنی حفاظت کے لئے ہر طرح مقابلہ کریں گے۔ ہمارا مقصد اشتعال انگیزی نہ ہوگا۔ لیکن ہم اپنے کو بچانے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔

میں ہندوؤں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی ان ہی تین مقاصد کے ساتھ اپنی تنظیم قائم کریں۔ اگر دو تنظیمیں اس طرح کی قائم ہو جائیں کہ ایک انجمن کے ملانے سے ساری قوم میں برقی لہر دوڑ جائے۔ تو مجھے امید ہے کہ بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔ اب جھگڑا فرقہ بندی سے ہی نہیں رہا۔ کلکتہ میں بلا امتیاز خونریزی اور غارتگری ہو رہی ہے۔ ایک آدمی کا صرف مسلمان ہونا اس کے لئے کافی ہے کہ ایک ہندو اس کے پیٹ میں چھری بھونک دے اور اسی طرح سے ایک آدمی کا صرف ہندو ہونا اس کے لئے کافی ہے کہ ایک مسلمان اسکو مجروح کرے۔ خواہ ان دونوں میں کسی طرح کی ہی شناسائی ہو اور وہ دونوں ایک دوسرے سے کتنے ہی اجنبی کیوں نہ ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ میں دیوانے کتے چھوڑ دئے گئے ہیں۔ جو بلا امتیاز لوگوں کو کاٹتے پھرتے ہیں۔ اسکا یہی علاج ہے کہ متحدہ طور پر تنظیمیں قائم کرکے مقابلہ کیا جائے۔ امن اور سنجیدگی کی تمام طاقتوں کو جمع کرکے ان کی باگ ان رہنماؤں کے حوالے کر دینا جو ملک کے بہی خواہ ہوں۔ میری رائے ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کیجائے جو تنظیم کے مسئلہ پر غور کرے۔ اور صوبہ کے اہل الرائے مسلمانوں سے مشورہ لیکر ایک دستور العمل تیار کرے اور اسے ایک عام جلسے میں ملک کے سامنے پیش کرے۔ اگر یہ دستور العمل منظور ہو جائے تو اس کو پوری طاقت کے ساتھ ملک میں جاری کیا جائے۔ ہماری تنظیم میں غیر مسلم برادران وطن کے اعزازی ممبروں کی نہایت سخت ضرورت ہے کیونکہ اگر برادران وطن میں مسلمانوں کی اس جد و جہد سے

بنگال سوراج پارٹی کے لیڈر مسٹر داس آنجہانی کے جانشین مسٹر سین گپتا نفس نفیس شریک تھے یہ ایسی کھلی بدعہدی ہے کہ اس کے بعد کم ازکم بنگال کے سوراجیوں اور کانگریسیوں کو مسلمانوں سے کسی اتحاد عمل کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ اگر کانگریس اور سوراج پارٹی جیسی جماعتیں بھی جو اپنے اصول کے اعتبار سے ہندو اور مسلمانوں کی متحدہ جماعتیں ہیں قومی و مذہبی تعصب کی اس رو میں بہہ جائیں تو ہندوستان میں کوئی ایک اسٹیج بھی ایسا نہ رہے گا جس پر ہندو و مسلمان متحد ہو کر بیٹھ سکیں۔ اور ایسی حالت میں مسلمانوں کے سر عبد الرحیم اور سر محمد شفیع کے اس مشورہ پر (جسے ہم اب بھی اصولاً غلط سمجھتے ہیں) عمل کرنا ناگزیر ہو جائیگا کہ وہ تمام کونسلوں اور مقامی مجلسوں میں مسلم پارٹی الگ قائم کریں۔ اگر دوسرے صوبوں کے متعلق ابھی یہ فیصلہ کرنا قبل از وقت ہے تو کم ازکم بنگال کے متعلق تو ہماری قطعی رائے یہ ہے کہ اب وہاں کی کانگریس کمیٹی اور سوراج پارٹی اس قابل نہیں رہی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں شریک رہے۔

بمبئی سے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مکتوب گرامی

وفد حجاز کے حالات سفر

جمعیۃ علماء کا وفد دہلی سے ٹھیک ۹ بجے ناگ اکسپرس سے روانہ ہوا۔ ہمارے رفقاء میں سے مولانا عبدالحلیم صاحب خلافت کمیٹی کے وفد کے ہمراہ جی آئی پی سے روانہ ہوئے۔

تمام راستے گاڑی میں نہایت آرام سے سفر کیا۔ البتہ اجین رتلام۔ بڑودہ وغیرہ پر مسافروں کی کثرت کے باعث تھوڑی سی تکلیف ہوئی۔ اجین کے جو مسافر ہماری گاڑی میں سفر کر رہے تھے انہوں نے اجین کی ہولناک آتشزدگی کا ذکر کیا۔ ان میں بعض تعلیمیافتہ حضرات بھی تھے جن کا بیان ہے کہ تقریباً ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا اگر اللہ مینہ سے آگ بجھانے کا سامان نہ آجاتا تو یقیناً دو ثلث شہر بلکہ خاکستر ہو جاتا۔ انہی حضرات نے ایک مسجد کا ذکر بھی کیا۔ جو بالکل خام تھی۔ اور اس پر ایک پھوس کا چھپر پڑا ہوا تھا۔ آگ کے شعلوں نے اس مسجد کا محاصرہ نہایت زور شور کے ساتھ کر رکھا تھا مسجد کے آس پاس کے تمام بڑے بڑے مکانات جل گئے لیکن یہ پھوس کی مسجد بالکل محفوظ رہی۔ آگ کے شعلے مسجد تک پہنچتے تھے اور سرسبز ہو کر واپس ہو جاتے تھے۔ مسجد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس واقعہ کو لوگ نہایت استعجاب سے سن رہے تھے لیکن اس کے بیان کرنے والے صرف مسلمان ہی نہ تھے جو کسی حسن ظن یا عصبیت مذہب پر محمول کیا جائے۔ بلکہ معزز ہندو بھی اس واقعہ کی نہایت وثوق کے ساتھ تصدیق کر رہے تھے۔ جب ہماری گاڑی دوہرا اسٹیشن پر پہنچی تو مسلمانوں کی ایک مخلص جماعت نے ہمارے وفد کا پرجوش استقبال کیا۔ بعض معززین مشایعت کے لیے ساتھ روانہ ہو گئے۔ جو بڑودہ تک ہمراہ رہے۔ اسی طرح گودھرہ بڑودہ۔ سورت کے اسٹیشنوں پر کثیر التعداد مسلمان جمعیۃ کے وفد کو رخصت کرنے آئے۔ سورت سے بعض احباب بمبئی کے لیے وفد کے ہمراہ ہو گئے۔

گرانٹ روڈ اسٹیشن

تقریباً صبح ۶ بجے ہم لوگ گرانٹ روڈ پر پہنچے۔ یہاں خلافت کمیٹی کے رضاکار موجود تھے۔ تمام راستہ خفیہ پولیس نے جو تکلیفیں پہنچائیں اس کی تو شکایت ہی کیا۔ یہاں پہنچکر ریلوے کے لوگوں نے سخت پریشان کیا۔ ...... دہلی کے اسٹیشن پر ہم لوگوں نے تمام سامان کا محصول دیدیا تھا۔ لیکن یہاں آکر دوبارہ پھر تمام سامان تلک پر رکھا گیا۔ اس دفعہ کھانے کے برتن۔ کتابیں۔ راستہ کی بچی ہوئی مٹھائی۔ غرض کوئی چیز ایسی نہ تھی جو تلک پر نہ رکھی گئی ہو۔ اگر کسی چیز پر ہم لوگ اصرار کرتے تھے تو کہا جاتا تھا ہم قانون کے موافق ایسا کر رہے ہیں۔ اگر تم لوگ جھگڑا کروگے تو یہاں پولیس موجود ہے۔ اگرچہ ہم جانتے تھے کہ یہ تمام قانون صرف ایک روپیہ میں خریدا جا سکتا ہے لیکن ہم نے رشوت دینے سے انکار کیا اور صبح ہی گورنمنٹ کے انصاف کا خوب مطالعہ کیا۔

ارکان وفد کو موٹروں میں بٹھا کر خلافت کمیٹی کے دفتر میں پہنچایا گیا خلافت کمیٹی نے دفتر کے متصل ایک مکان کا انتظام کیا تھا جو ہم نے بہت دیکر کرایہ پر لیا۔ تمام سامان اسی مکان میں رکھا گیا۔ وفد اسی مکان میں مقیم ہے۔ مولانا نذیر احمد صاحب مجتہدی اور مولانا فضل رحیم صاحب ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ آج سہ پہر کے لیے مولانا فضل رحیم صاحب دہلوی نے چائے پر ...

خلافت کانفرنس کا اجلاس خصوصی

تیسرے اور چوتھے اجلاس کی کارروائی

تیسری تجویز

یہ خلافت کانفرنس تمام مسلمانان ہند کو توجہ دلاتی ہے کہ ہندو مہاسبھا اور ہندو سنگھٹن کی تحریک کے ذمہ دار ارکان نے فرقہ وارانہ جذبات کی تبلیغ و اشاعت و اشتعال کا جو مسلک اختیار کیا ہے وہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ فی الحقیقت ملک کی نجات و ترقی کے لئے ہر طرح ایک غلط اور ناعاقبت اندیشانہ طریقہ ہے اور گو بدقسمت حالات کی مساعدت سے یہ مضر اور غلط مسلک کتنا ہی وسیع اور ترقی پذیر نظر آرہا ہو تاہم چونکہ وہ ملک کے قدرتی حالات و مقتضا کے خلاف ہے کبھی کامیابی کے ساتھ عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتا۔

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ اگر اس نازک موقعہ پر وہ اپنے جذبات کی پوری ہوشیاری سے نگرانی نہ کرینگے اور اس صورت حالات سے مشتعل ہو کر ویسا ہی طریقہ اختیار کرینگے تو اس کا نتیجہ خود ان کے لئے سود مند نہ ہوگا اور ملک کی فلاح و نجات کی امیدوں کا عرصہ مدید کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ برخلاف اس کے انہیں چاہیے کہ اشتعال و تقلید کی جگہ وہ علاوہ وقتی مدافعت کے اپنی تمام قوت و ہمت اپنی جماعتی اصلاح و ترقی و تقویت کے تعمیری کاموں کے لئے وقف کر دیں اور اپنا انتشار دور کر دیں۔ عامۃ الناس میں تعلیم کی اشاعت کریں اپنے روز افزوں افلاس کا تجارت کی ترقی اور بیکاری کے انسداد سے علاج کریں اور ان تمام کاموں کے کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں جن کی دعوت دے کر خلافت کمیٹی نے انہیں مدعو کیا ہے۔

مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی نے مندرجہ بالا تجویز پیش کرتے ہوئے ایک معنی خیز تقریر فرمائی۔

مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی کی تقریر

معزز حضرات۔ ایک عرصہ سے ملک کی موجودہ حالت اور ہندو مہاسبھا کی ترکیبوں کو دیکھ دیکھ کر مجھ جیسا آدمی بھی ضبط نہ کر سکا اور بہت زیادہ متاثر ہوا۔ آپ لوگوں کی طرف تو یہ طوفان کم ہو گیا ہے پنجاب میں شدھی اور سنگھٹن کا پہلا جوش باقی نہیں رہا مگر ہمارے یہاں بہار میں آج کل بہت زیادتی ہے۔ ان واقعات کو دیکھکر میں نے اپنے بزرگ رہنماؤں سے التجا کی ہے ... کہ اب وہ غور کرکے اس کا فیصلہ کریں کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ اگرچہ ۱۹۱۹ء کی تحریک کو بدستور جاری رکھنا مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ہوگا مگر انسان کسی حالت میں بھی اپنی ہستی کو نہیں بھول سکتا مگر آپ کو کانفرنس کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے زیادہ جوش سے کام نہیں چل سکتا معاملہ دو قوموں کا ہے آپ اس وقت جو فیصلہ کریں گے ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمان ملک کے گوشہ گوشہ میں اپنے لئے مشعل ہدایت بنائیں گے آپ کا مشورہ صرف دہلی کے لئے نہیں ہے بلکہ ایسے مقامات کے لئے بھی ہے جہاں مسلمانوں کی آبادی صرف ۳ فی صدی ہو۔ آپ کی حیثیت یہاں ذاتی نہیں ہے بلکہ اجتماعی ہے دہلی میں تو پولیس اور فوج بکثرت سامان الدر فسلیح گاڑیاں موجود ہیں ...

دہ ایسا قدم اٹھائیں گے جو ہندوؤں کے لئے بھی سبق آموز ہو اور حکومت بھی جان جائے کہ ہماری چالوں کو سمجھتے ہیں حکومت تو اس وقت تک لڑنے کی اجازت دے گی جب تک کہ نفرت اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں طاقت بڑھانے کا سوال ہے۔ کیا ہندو کہہ سکتے ہیں کہ ہندو مہاسبھا کا فیصلہ ان کے لئے مفید ثابت ہوا۔ حکیم صاحب نے نپے تلے الفاظ میں مختصراً تمام مسئلہ کو تھوڑے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ کیا آپ ان کی تقلید کرنے کے لئے تیار ہیں جنہوں نے حماقتیں کی ہیں جنگ اور اعلان جنگ تو نہایت لغو الفاظ ہیں۔ انگریزوں کے ہوتے ہوئے آپ کس چیز سے جنگ کر سکتے ہیں۔ کسی فرقہ نے بھی ان اوچھے ہتھیاروں سے توقیت حاصل نہیں کی۔ انہوں نے ہندوستان کو رسوا کیا بدنام کیا اور تمام دنیا میں ان کی جگ ہنسائی ہوئی۔ آپ کی طرف آزاد ممالک کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں حقیقت میں یہ لڑائی آرگنائزیشن کی لڑائی ہے۔ عقل کی لڑائی ہے۔ سمجھ بوجھ کی جنگ ہے۔ تدبیر کی جنگ ہے۔ میں آپ سے جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ اپنے گذشتہ بیس سالہ تجربہ کی بنا پر کہہ رہا ہوں۔ میں نے وکالت کے زمانہ میں دیکھا ہے کہ جب دو فریقوں میں جنگ ہوتی ہے تو دونوں ذلیل ہوتے ہیں اور عدالت میں جا کر ہزاروں خوشامدیں کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کو علاوہ وقتی مدافعت ...

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

چوتھی تجویز

مولانا ابوالمعارف محمد عرفان صاحب نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی:-

"مسلمانوں کی روز افزوں بیکاری و اقتصادی انحطاط سرفانہ مصارف ..."

سودی قرضوں کے ذریعہ سے تباہ نہ کریں اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات خود فراہم کرنے کو اپنے ذمہ لازم سمجھیں۔ اور تجارت و صنعت و حرفت کے ہر شعبہ میں اس انہماک کے ساتھ داخل ہوں کہ کوئی شخص بیکار نہ رہے۔ جملہ خلافت کمیٹیوں کو چاہیئے کہ ان تمام امور و اصلاحات کے نفاذ میں ضروری سعی و تدبیر کریں۔"

مولانا ابوالمعارف محمد عرفان صاحب کی تقریر

برادران اسلام۔ میں اس وقت جو تجویز پیش کر رہا ہوں وہ حقیقت میں کانپور کے تعمیری پروگرام کا ایک حصہ ہے یہ تجویز نہایت صاف مفید اور اہم ہے مسلمانوں پر اس وقت اندرونی اور بیرونی مصیبتیں نازل ہیں اگر یہ دونوں مصیبتیں نہ ہوتیں تو ان میں کسی طرح کا احساس بھی پیدا نہ ہوتا۔ دونوں مصیبتوں کا باعث افلاس اور مسرفانہ زندگی ہے۔ آپ فلسطین اور اماکن مقدسہ کو جا کر دیکھیئے کہ مفلس مسلمانوں نے ہندوستان سے گیارہ گیارہ روپیہ پر بھرتی ہو کر وہاں کیا کیا۔ جب میں عبدالمجید سے ملا اور اسے ملامت کی تو اس نے کہا کہ ہاں تم اپنے گریبان میں منہ ڈالو گولی تو ہمیں مسلمانوں کا مسلمانوں ہی سے مقابلہ تھا۔ یہ مسلمانوں کا افلاس ہی تو تھا جو انہیں ہاں لے گیا۔ اسی طرح جب سوامی شردھانند نے شدھی کا علم بلند کیا اور میں حلقہ ارتداد میں گیا تو سب نے کہا کہ کیا کریں غریب ہیں مفلس تھیا مجبور ہیں۔ اگر آج روپیہ ہو تو سب مسلمان ہو سکتے ہیں۔ آپ اگر ٹھنڈے دل سے ٹھوس کاموں کی طرف متوجہ ہو جائیں تو مسلمان کہیں سے کہیں پہنچ سکتے ہیں۔ مگر ان کے افلاس نے ان کی یہ حالت کر دی ہے۔ کہ اگر کوئی امریکن مشنری دس کروڑ روپیہ لیکر عرب پہنچ جائے تو جاہل بدو سب مرتد ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی دکھتی ہوئی رگ یہی ہے راس کماری سے لیکر کشمیر تک ہر جگہ فسادات کے موقع پر روپیہ کا سوال ہے اسلئے مسلمانوں کا اہم اور اولین فرض یہ ہے کہ اسراف سے بچیں اور فضول رسموں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں ...

حاجی عبدالرحیم صاحب ... کی تائید کے بعد یہ تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی۔

پانچویں تجویز

مولانا ابوبکر صاحب جونپوری نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی:

مولانا ابوبکر صاحب جونپوری کی تجویز

خواجہ حسن نظامی صاحب کی تقریر

تجویز پڑھ کر سنا دی گئی۔

چھٹی تجویز

مولانا معین الدین صاحب نے مندرجہ ذیل تجویز پیش کی۔

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانوں کی باہمی تنظیم و اجتماع کے سلسلہ میں تمام اسلامی فرقوں اور مختلف الخیال جماعتوں سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ مشترک مذہبی مفاد اور مسلمانوں کی اصلاحی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے باہمی رواداری کا برتاؤ کریں اور معمولی فروعی مسائل کے اختلاف کی بنا پر ایک دوسرے کی تکفیر سے قطعاً احتراز کریں۔

مولانا معین الدین صاحب اجمیری کی تقریر

حضرات میری تقریر اتفاق کی ہے آپ بتائیے کہ آپ کو اتفاق سے اتفاق ہے یا نفاق سے۔ آپ کا خدا ایک قرآن ایک کعبہ ایک پھر اختلاف کے کیا معنی ہیں۔ زیادہ تجسس اور کریدنا ہمت پڑے پڑے مالوی اپنی عقلمندی سے ہندوؤں کو باوجود ان کے اصولی اختلافات کے ... گائے پر متفق کر رہے ہیں تو کیا تمہارے خدا سے (نعوذ باللہ) گائے کا بھی نمبر بڑھ گیا۔ تمہیں تو یاہمی اتفاق و اتحاد کا مجسمہ بنانا چاہیے۔

مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر

حضرات تجویز اس قدر واضح ہے کہ اس کے الفاظ پڑھ دینے کے بعد کسی تقریر کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی علمی بحث در پیش ہو تو "کے" اور "کی" کی غلطیاں نکالی جا سکتی ہیں اصطلاحی بحث چھیڑ سکتے ہیں مگر جب ایک طرف اجتماع اور تنظیم کی دعوت دی جا رہی ہو تو اسی طرح دوسری طرف اس چیز کی بھی ضرورت ہے کہ انشقاق و انتشار کو دور کیا جائے جس طرح دوسری چیزیں نشست کا باعث بنتی ہیں ...

چوتھے جلسہ کی کارروائی

ہمدرد و کامریڈ کے متعلق اعلان

جناب صدر کی اختتامی تقریر

کو مذہب میں صریح مداخلت قرار دیا گیا۔

کنور عبدالوہاب صاحب نے ایک تجویز پیش کی کہ مسلمانوں کے مطالبات کو قلم بند کرکے مختلف جماعتوں کے مشورہ کے ساتھ ایک میثاق ملی تیار کیا جائے جسے پیش نظر رکھ کر مسلمان جد و جہد کر سکیں اور جس سے دیگر اقوام کو بھی معلوم ہو سکے کہ مسلمانوں کے مطالبات کیا ہیں۔ نیز تاکہ مسلمان اطمینان کے ساتھ جد و جہد آزادی میں حصہ لے سکیں۔

کنور عبدالوہاب صاحب کی تقریر

کنور صاحب نے اپنی تجویز کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بیان کیا کہ جب تک مسلمانوں کے سامنے ایک واضح مطمح نظر نہ ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ ہمیں کس چیز کے لئے جد و جہد کرنی ہے اس وقت ہمارا انتشار دور نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا کہ اس کی ضرورت تھی ہے کہ دوسری اقوام بھی ہمارے میثاق کو منظور کر لیں بلکہ جس طرح ترکی نے ایک میثاق مرتب کر لیا اور پھر اس کے لئے اپنی جان و مال کو قربان کیا اسی طرح ضرورت ہے کہ ہمارے سامنے بھی ایک واضح طریق عمل موجود ہو جس کے لئے ہم اپنا سب کچھ قربان کر سکیں۔

تصدق احمد خان صاحب شروانی کی تقریر

آپ نے اس تجویز کی تائید میں فرمایا کہ میں موجودہ حالات سے چنداں بددل نہیں ہوں اس لئے کہ یہ کلیہ رہا ہے کہ جب اقوام نے آزادی کے لئے جد و جہد کی ہے اور شکست ہوئی ہے تو وہ آپس میں لڑنے لگی ہیں۔ یہ حالت بہت جلد تبدیل ہو جائے گی۔

ترک موالات کا اتحاد محض جذبات کا اتحاد تھا جب وہ فوری اثر زائل ہو گیا تو اتحاد بھی زائل ہو گیا۔ فی الحقیقت آج تک قائدین نے ہندو مسلم مسئلہ کا حل ہی نہیں سوچا وہ ہمیشہ اس مسئلہ سے ...

مولانا شوکت علی صاحب کی اپیل

مشرقیات

عالم اسلامی

مصر

زغلول پاشا کے خلاف ایک امریکن بیوہ کا دعوے

۵۵ ہزار ڈالر کی ڈگری

قاہرہ ۱۱ مئی مخلوط عدالت نے مسٹر فاکس ایک امریکن کی بیوہ کے مقدمہ میں فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ بیوہ مذکور نے حال ہی میں زغلول پاشا اور محمد محمود پاشا پر ۶ لاکھ ڈالر کا دعوی کیا اور وجہ یہ بتائی تھی کہ اس کے شوہر نے مصری آزادی و استقلال کے متعلق خدمات انجام دی تھیں۔

عدالت نے زغلول پاشا اور محمود پاشا کے خلاف تو دعوے مسترد کر دیا۔ لیکن زغلول پاشا کو حکم دیا کہ وہ بحیثیت پریزیڈنٹ جماعت وفد مدعیہ کو ۵۵ ہزار ڈالر ادا کریں۔ (سٹیٹسمین کا خاص تار)

مغربیت کا جنون

ترکی سفیر کا ہیٹ پوشی پر اصرار

قاہرہ ... مئی۔ محی الدین پاشا سفیر ترکی متعینہ دربار مصر نے حکام مصر کے لیے عجیب پیچیدگی پیدا کر دی ہے۔

جمعۃ الوداع (آخری جمعہ) کے روز آپ کو ضیافت افطار صوم کی شرکت کے لیے سرکاری طور پر مدعو کیا گیا۔ تو سفیر صاحب نے دریافت فرمایا کہ کیا مجھکو ہیٹ پہنکر مسجد میں داخلہ کی اجازت دیجائے گی میں مسجد میں داخل ہوتے وقت ہیٹ نہ اتاروں گا۔ مفتی اعظم مصر نے گذشتہ ہفتہ ہیٹ کے خلاف فتوے شائع کیا تھا۔ اس لیے مصری حکام کو سخت پریشانی لاحق ہوئی مجبوراً سفیر صاحب کو لکھا گیا کہ اس تقریب پر ترکی ٹوپی پہننا ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں جلالۃ الملک فواد اور وزراے دولت سب شامل ہوں گے۔ محی الدین پاشا نے اس کے جواب میں اظہار افسوس کیا اور لکھ بھیجا کہ افسوس ہے میں اس ضیافت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ (ڈیلی اکسپریس کا خاص تار)

بلاد عرب

بغداد میں دجلہ کی طغیانی

اخبار سٹیٹسمین (کلکتہ) کا نامہ نگار مقیم بغداد لکھتا ہے۔ کہ ملک فیصل کے محل سے اب پانی بہت پیچھے اتر گیا ہے لیکن یہ یقین نہیں کہ ملک فیصل پھر اسی محل میں آکر رہیں گے۔ چنانچہ پارلیمنٹ میں ایک جدید محل کی بنا ہی کے مسئلہ پر گفتگو ہو رہی ہے۔

حجاج کیلئے بندرگاہ عقبہ بند کر دیا گیا

... ۱۳ مئی۔ بیت المقدس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت شرق اردن نے محکمہ حفظان صحت فلسطین کے ڈائرکٹر کے مشورہ پر ... فیصلہ کیا ہے کہ یکم مئی سے یکم ستمبر ۱۹۲۶ء تک بندرگاہ عقبہ ... کے لیے بند کر دیا جائے۔

ریف

ریف میں دشمنوں کی پیشقدمی

پیرس ۱۱ مئی۔ فرانسیسی و ہسپانوی سپاہ نے جو مراکش کے مغربی محاذ پر متعینات ہے اور جس کا مرکز ... وزان ہیں ہر آج ان ریفی مورچوں پر سخت حملہ کیا جو انہوں نے پہاڑوں ...

پر اسمانہ کے شمال مشرقی جانب بنا رکھے تھے۔ یہ حملہ بہت وسیع محاذ پر کیا گیا۔ حلیفوں کے تمام مقاصد حاصل ہو گئے جنمیں نبہلہ ... مصطادہ کا علاقہ بھی داخل ہے۔

مجاہدین ریف نے بھی ایک کمزور جوابی حملہ کیا لیکن ان کی تازہ دم فوجیں محاذ علاقہ زرہوال پر آرہی ہے اور گمان غالب ہے کہ وہ زبردست جوابی حملہ کریں گے۔

فرانسیسی و ہسپانوی سپاہ کی کل پیشقدمی چھ میل ہوئی اگر اس کے بعد اور پیشقدمیاں اسی طرح ہوتی رہیں تو غالباً ریفیوں کا ہمت ٹوٹ جائیگا۔ (ٹائمز آف انڈیا کا خاص تار)

ٹرکی

قضیۂ موصل کے فیصلہ میں تعویق کی وجہ

سالونیکا ۸ مئی۔ آج سر رانلڈ لنڈسے قسطنطنیہ سے انگورہ تشریف لیجاتے ہیں۔ اخباری نمایندوں نے جو آپ سے ملکر بات چیت کی تو فرمایا کہ میرے انگورہ جانے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ مسئلہ ولایت موصل کے حل میں کوئی مشکل حائل ہو گئی ہے بلکہ میرا فرض ہے کہ میں بذریعہ خط و کتابت لندن و بغداد سے گفت و شنید کروں۔ اور یہی وجہ اب تک تاخیر ہونے کی ہے۔ (ٹائمز کا خاص تار)

ممالک غیر

جرمنی میں ایک حیرت انگیز انکشاف

قیصر کی حکومت دوبارہ قائم کرنے کی خفیہ سازش

برلن ۱۲ مئی۔ پولیس نے ایک نہایت زبردست سازش کا انکشاف کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی میں انقلاب کرنے کے لیے مکمل پروگرام تیار کیا گیا تھا۔ سازش کرنے والوں کا ارادہ سب سے پہلے دارالسلطنت پر حملہ کرنے کا تھا اس کے بعد مارشل وان ہنڈنبرگ کو بحیثیتی استعفی دینا پڑتا اور نظام حکومت تبدیل کر دیا جاتا۔ جو سیاسی جماعتیں برسر اقتدار ہیں انکی جائدادوں کو ضبط کر لیا جاتا۔ ہڑتالیں یکقلم ممنوع قرار دیدی جاتیں۔ اور جو کوئی ہڑتال کرنے کی جرأت کرتا اسے سزائے موت دیجاتی۔ جرمنی کے تمام یہودیوں کی جائدادیں ضبط کر لی جاتیں اور تمام جمہوری لیڈروں کو جلا وطن کر دیا جاتا۔ اس سازش کے انکشاف کے باعث انتہا پسندوں کے کھیل اور تفریح کے کلب مقفل کر دیے گئے ہیں۔ پولیس کو جو کاغذات ملے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق قیصر جرمنی کا بھی اس سازش سے تعلق تھا۔ اور انہوں نے اپنے ایک خط میں سازش کرنے والوں کا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔

پولینڈ میں انقلاب کی تیاری

برلن ۱۲ مئی۔ وارسا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولینڈ میں فوجی بغاوت ظہور پذیر ہوئی ہے۔ عہدہ دار سابق صدر کی حمایت کر رہے ہیں اور دارالسلطنت پر فوجوں کے ساتھ حملے کر رہے ہیں تاکہ موسیو وٹوس کی جدید حکومت کا تختہ الٹ دیں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ حکومت مدافعت کے فوری ذرائع استعمال کر رہی ہے۔

حکومت پولینڈ کی دفاعی تدبیریں

وارسا ۱۳ مئی۔ وزارت کے اجلاس کا سلسلہ برابر جاری ہے جس نے حفظ ماتقدم کے لیے امکانی کارروائی کی ہے۔ سرکاری عمارتوں، پل، ٹیلیفون، اسٹیشن وغیرہ پر فوج اور مشین گنوں کا ...

تجارت اور ثواب

اخبار الجمعیۃ کے لیے ہر شہر میں ایسے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو مشن پریس کی توسیع اشاعت کے لیے کوشش کریں۔ بیکاروں کے لیے یہ ایک مفید مشغلہ ہے اور تجارتی کاروبار کرنے والوں یا کمپنیوں اور انجمنوں کے سفیروں کے لیے یہ ایک مزید فائدہ کی صورت ہے۔ اس میں مالی فائدہ الگ ہے اور پیغام حق کی اشاعت کا ثواب الگ۔ گویا ہم خرما و ہم ثواب۔ اگر آپ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آج ہی دفتر الجمعیۃ کو خط لکھکر باقاعدہ ایجنٹ بنجائیے کمیشن معقول دیا جائیگا۔ (منیجر)

بھرہ سے۔ آج دوپہر کو سرکوں پر نہایت سخت جنگ ہوئی جو فوج حکومت کے خلاف جنگ کر رہی ہے اس نے محل وزیر اعظم کے مکان، اور دفتر تار وغیرہ پر قبضہ کر لیا ہے حکومت نے استعفے دیدیئے ہیں اور صدر کا استعفے ابھی آنے والا ہے بعد کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ امن قائم ہو گیا۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کا جابرانہ فیصلہ

مسودہ امتیاز رنگ منظور کر لیا گیا

کیپ ٹاؤن ۱۲ مئی۔ سینیٹ اور اسمبلی کے مشترکہ اجلاس نے ۶۷ کے بالمقابل ۸۳ رایوں سے قانون امتیاز رنگ پاس کر دیا۔ جس سے دیسیوں اور دیگر سیاہ فام آبادی کا دائرہ عمل بعض اہم پیشوں اور تجارتوں کے متعلق محدود ہو جائے گا۔ مسودہ پر مباحثہ بہت تند و تیز ہوا تھا۔

انگلستان کی ہڑتال ختم ہو گئی

لندن ۱۳ مئی۔ عام ہڑتال ختم ہو گئی۔

بادشاہ اور وزیر اعظم کے اعلانات

رگبی ۱۳ مئی۔ ملک معظم نے ہڑتال کے خاتمہ پر اپنی رعایا کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں تمام جماعتوں سے ملک کی فلاح و بہبود کی خاطر اتحاد و اتفاق کی درخواست کی ہے۔

دارالعوام میں جس وقت وزیر اعظم نے ہڑتال کے ختم ہونے پر اعلان کیا ہے تو ہر طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا آپ نے اپنے اعلان میں کانکنوں کے معاملات پر کانکنوں کی انجمن سے گفت و شنید فوراً شروع کر دینے کا وعدہ کیا۔ اعلان کے وقت دارالعوام میں شہزادہ ویلس بھی تشریف فرما تھے۔

ہندوستان

مساجد کے سامنے باجا بجانے کے متعلق حکومت کی اجازت

جمعیۃ علماء بنگال کا احتجاج

کلکتہ ... مئی۔ جمعیۃ علماء بنگال کی مجلس عاملہ نے تجاویز پاس کی ہیں جن میں حکومت کے اس فعل کے خلاف کہ اس نے سکھوں کو باجہ کے ساتھ جلوس نکالنے کی اجازت دیدی صدائے احتجاج بلند کی ہے اور رائے دی ہے کہ مساجد کے سامنے باجہ بجانا مقامی رواج، روایات، اور احکام شرعیہ کے منافی ہے۔ اس اجازت سے مسلمانوں کے مذہبی حقوق میں بیجا دخل اندازی ہوتی ہے۔ دوسری تجویز میں سکھوں اور ہندوؤں پر باجہ کے ساتھ جلوس نکالنے پر ملامت کی گئی ہے۔

فسادات کلکتہ کے مقدمات

کلکتہ ۱۱ مئی۔ علی پور کے سیشن جج نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا جس میں چھ شمالی ہندوستان کے باشندوں پر یہ جرم لگایا گیا تھا کہ انہوں نے کلکتہ کی شارع عام پر ڈکیتی کی اور میسرز لینڈیل کلارک اینڈ کمپنی کے روپیہ کی ایک بڑی تعداد لوٹ لی۔ بیان کیا گیا تھا کہ کمپنی کے دو دربان جب تھیلیوں میں روپیہ لا رہے تھے تو ملزمین نے انہیں مارا اور ایک کرایہ کی گاڑی میں بیٹھکر جو وہاں پہلے سے کھڑی تھی غائب ہو گئے۔ جج نے سب ملزموں کو قصوروار ٹھہرایا اور ہر ایک کو چھ چھ سال قید بامشقت کی سزا دی۔

آگرہ میں اولوں کی بارش

آگرہ ۱۱ مئی۔ آج یہاں بہت دیر تک اس قدر اولے پڑے کہ ... تک تمام سڑکیں اولوں سے بھری رہیں جس کے باعث سلسلہ آمد و رفت بند ہو گیا بہت سخت نقصان ہوا ہے اور خصوصاً ان مکانات کو سب سے زیادہ ضرر پہنچا ہے جن کی چھت کھپریلوں کی تھی۔

مولانا شوکت علی کے نام ڈاکٹر کچلو کا تار

کلکتہ ۱۲ مئی۔ ڈاکٹر کچلو نے مولانا شوکت علی کے نام حسب ذیل تار روانہ کیا ہے۔

کلکتہ کی حالت گہری سازش پر مبنی ہے اور یہ بہت دور رس اثر رکھنے والی ہے مسلمانوں کی اس سے آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ میرا مشورہ ہے کہ ذاتی جماعتی اختلافات کے طے کرنے کے لیے بہت جلد ایک آل مسلم پارٹی کانفرنس منعقد کی جائے مسلمانوں کی حالت بہت نازک ہے متحدہ کارروائی نہایت ضروری ہے۔

فرقہ وار انجمنوں کے عہدے اور سرکاری ملازم

گورنر بمبئی کا امتناعی حکم

بمبئی ۱۲ مئی۔ گورنر بمبئی نے ہدایت کی ہے کہ کوئی سرکاری ملازم کسی ایسی انجمن کی صدارت یا اس کا کوئی انتظامی عہدہ قبول نہ کرے جو کسی خاص فرقہ کے مفاد سے تعلق رکھتی ہو۔

بمبئی کی مجالس وضع قوانین کا انتخاب

بمبئی ۱۲ مئی۔ مسٹر جیکار نے بمبئی شہر سے مجلس وضع قوانین ہند کی ممبری کے لیے کھڑے ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے کانگریس کی طرف سے مجلس وضع قوانین ہند کے لیے مسٹر جناح اور ... کونسل کے لیے ... اور ... کے نام زد کیے گئے ہیں۔

فسادات کلکتہ کا حقیقی سبب

کلکتہ ۱۳ مئی۔ ڈاکٹر کچلو نے فری پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں بتایا کہ بنگال میں فساد کی اصلی وجہ وہ جد وجہد ہے جو بنگال کے خلاف کی گئی کیونکہ اسی کی وجہ سے شمالی ہند کے ہندوؤں کو ... بنگال میں اپنا پروپیگنڈا کرنے کا موقع ملا۔ اس بنگال اور ہندو سبھا کی سرگرمیوں کا خمیازہ دیش بندھو داس کو بھگتنا پڑا کیونکہ اسی زمانہ سے تمام ہندوستان میں ان کے خلاف پروپیگنڈا کیا گیا۔ جبکہ ... کانگریس میں ان کے ساتھ بری طرح پیش آیا گیا۔ اس زمانہ میں سر عبدالرحیم میدان میں نہیں تھے۔ وہ بعد میں آئے اگرچہ انکی بعض تقریریں ٹھیک نہ تھیں۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی تقریریں ہندو مسلم کشمکش کا سبب ہوئی۔ فسادات کلکتہ کے متعلق ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ یہ صوبہ کا نہیں بلکہ تمام ہند کا معاملہ ہے گاؤکشی اور مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کا سوال اس سے ...

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائے گا جو اس کے لیے چار خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ اس سے زیادہ خریدار دیں گے انہیں اخبار مفت دینے کے علاوہ کمیشن بھی دیا جائے گا۔ اس رعایت سے جلدی فائدہ اٹھائیے۔ منیجر

کوئی تعلق نہیں رکھتا یہ تو خاص اسباب کے صرف نتائج ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ ہندو مسلم مناقشات کو طے کرنے کے لیے کانگریس کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے۔

جمعیۃ العلماء اور خلافت کے وفود کی بمبئی سے روانگی

ساحل پر مسلمانوں کا کثیر اجتماع

بمبئی ۱۴ مئی۔ جمعیۃ علمائے ہند اور خلافت کے وفود حجاز آج بذریعہ جہاز اکبر بمبئی سے روانہ ہو گئے۔ منگل کی رات کو ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی منعقد ہوا جس میں مسلمانان بمبئی کی طرف سے ان ہر دو وفود کو الوداع کہا گیا۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا کفایت اللہ۔ مولانا احمد سعید مولانا محمد علی اور سید سلیمان ندوی نے وفود کے مقاصد اور ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت کے متعلق ولولہ انگیز تقریریں کیں۔

آج شام کو بمبئی کے نمائندہ اصحاب کا مجمع کثیر ہر دو وفود کو رخصت کرنے کے لیے ساحل بحر پر موجود تھا۔ اراکین وفود کو ہار پہنائے گئے عکسی تصویریں لی گئیں۔ اور اللہ اکبر کے پیہم نعروں سے آسمان گونج اٹھا۔ اس روح افزا منظر سے جملہ حاضرین متاثر ہوئے۔

اکبر میں مسافروں کی جتنی نشستیں تھیں وہ بمبئی ہی سے پر ہو چکی تھیں۔ اس لیے اب یہ جہاز کراچی نہیں جائے گا۔ اس جہاز کے مسافروں میں اکثریت ان کثیر خلافتیوں کی ہے۔ جو تمام صوبوں کی نمایندگی کر رہے ہیں۔ جناب تسنیم لکھنوی۔ منشی منیاز علی بیفن آبادی۔ جناب نواب علی آف بارہ بنکی۔ بابو محمد یوسف سہارنپوری۔ احمد حسین گیاوی۔ مولانا محمد سورتی پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ اور دیگر واجب التعظیم بزرگ بھی ان میں شامل ہیں۔ حکومت کی طرف سے ڈس انفکشن کا طریقہ نہایت ہی تکلیف دہ اور ناقابل برداشت ہے۔ مولانا شوکت علی نے اس کے خلاف روزنامہ خلافت میں ایک زبردست مضمون روانگی سے پہلے لکھا ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ان بد اعمالیوں کو ختم کرنے کیلئے ہندوستان کے ہر حصے سے عام صدائے احتجاج بلند کی جائے۔ کیونکہ بمبئی کے بندرگاہ میں کثیر التعداد روشن خیال۔ اور تعلیمیافتہ حاجیوں بیت اللہ کو صعوبت اٹھانی پڑتی ہے جس کا اعادہ کامران میں یقینی ہے۔ امید ہے کہ وہاں بھی یہ لوگ مذکورہ بالا بدعنوانیوں کے خلاف زبردست غصہ کا اظہار کریں گے اور اس طرح حج کمیٹی کے نئے طرز عمل کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوگا۔ ٹرنر ماریسن کمپنی کا دخانی جہاز خسرو یہاں سے ۲۵ مئی کو لنگر ...

دار الحکومت

دہلی کا صدر ڈاکخانہ رائے سینہ میں منتقل ہو گیا

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات انچارج گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس اطلاع دیتے ہیں کہ سنٹرل ٹیلیگراف آفس ۱۷ مئی سنہ کی سہ پہر سے رائے سینہ میں ایسٹرن ہوسٹل میں منتقل کر دیا جائیگا۔

نیز میڈنس ہوٹل میں جو تارگھر ہے اسے متذکرہ بالا تاریخ سے تقسیم ڈاک کا اختیار دیدیا جائیگا اور وہاں سے ان حلقوں کی ڈاک تقسیم ہوا کریگی جن کی سنٹرل ڈاک خانہ ... کرتی تھی۔

مسافران حجاز کا الوداعی پیغام

باشندگان دہلی کے نام

جہاز اکبر ۱۴ مئی۔ ہر طرح خیریت ہے۔ اہل دہلی سے درخواست ہے کہ متانت ہی سے کام کریں۔ اور کانفرنس کو یقیناً کامیاب بنائیں۔ الوداع۔

(مولانا) سلیمان (مولانا) کفایت اللہ (مولانا) احمد سعید (مولانا) شوکت علی (مولانا) محمد علی۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا مراسلہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

عیدگاہ فرید آباد کی موروثی امامت کا قضیہ

ایک نااہل امام کی مفسدانہ کوشش

عیدگاہ فرید آباد کا مدت سے کوئی منتخب ہیش امام اور منتظم نہ تھا جس کے باعث ہمیشہ اس کے انتظامات میں خرابی رہتی تھی اس بنا پر مسلمانان فرید آباد نے ایک مستقل انتظام کی ضرورت کو محسوس کیا اور بعض احباب نے نماز عید الفطر سے قبل اس معاملے میں گفتگو کرنی چاہی تاکہ نماز سے قبل مشورہ ہو جائے چنانچہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جمع ہوئی۔ ایک شخص سید عبد المجید صاحب جو عرف عام میں امام جی کہلاتے ہیں اور جنہوں نے آج تک اپنی شرعی اور قدرتی نااہلیتوں کی وجہ سے امامت نہیں کی فرمانے لگے کہ یہ ہمارا موروثی حق ہے اور مسلمانوں کو اپنا امام اپنی مرضی سے منتخب کرنے کا حق حاصل نہیں۔ بہت کچھ گفتگو ہوتی رہی اور مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی رکن دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی نے انفرادی طور پر کوشش کی کہ سید عبد المجید صاحب جماعۃ المسلمین سے اتفاق کریں اور یہاں تک کہا کہ اگر وہ یہ تسلیم کر لیں کہ مسلمانوں کو اپنا امام منتخب کرنے کا حق حاصل ہے تو ہم سید بشیر علی پسر سید عبد المجید صاحب کو ہی اپنا امام منتخب کر لیں گے۔ مگر سید عبد المجید صاحب اور ان کے ساتھی حافظ سید محمد صاحب اور ان کے پسران سید بشیر علی و سید منیر علی صاحبان نے نہیں مانا آخرکار مسلمانوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ ضرور اپنا امام منتخب کریں گے۔ اس پر ان تینوں صاحبان نے جو عرفی امام سید عبد المجید صاحب کی طرف سے وراثت کی پیروی کر رہے تھے (وہ خود تو ہوش مکنت پوری طرح بول بھی نہیں سکتے) کہا کہ آپ لوگ ہمیں کل عصر تک مہلت دیں۔ اور جو سوالات آپ کے ہیں ہمارے پاس تحریری طور پر بھیجدیں۔ ہم عصر کے وقت تک ان کے جوابات سید ہاشمی صاحب کے پاس بھیجدیں گے۔ چنانچہ بجائے عصر کے مغرب تک کا وقت دیا گیا۔ اس کے جواب میں ایک تحریر حافظ سید محمد صاحب کی مولوی سید ہاشمی صاحب کے پاس آئی۔ اور اس میں صاف طور پر یہ لکھا کہ مسلمانوں کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ ہم سے جواب طلب کریں۔ مولوی سید ہاشمی صاحب نے لوگوں سے کہا کہ اب آپ کے گفتگو بیکار ہے۔ آپ لوگ اپنا امام منتخب کریں۔ مگر وقت بہت تھوڑا ہے اور صبح کو نماز عید ادا کرنی ہے۔ اس لئے یہ بہتر ہے کہ عیدگاہ میں ہم لوگ نہ جائیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے ہمیشہ جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ مناسب یہ ہے کہ کسی سید واڑہ میں نماز عید ہو۔ جس کا جی چاہے یہاں پڑھے جس کا جی چاہے عیدگاہ میں پڑھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور نتیجہ یہ رہا کہ مسجد سیدان میں کم و بیش چھ سو آدمی تھے۔ اور عیدگاہ میں سید عبد المجید صاحب کے عزیز و اقارب یا ناواقف لوگوں کا تھوڑا سا سواد میوں کا مجمع تھا۔ مسجد سیدان میں بعد نماز۔ امامت عیدگاہ کے لئے بہ اتفاق رائے سید امیر حسین صاحب کو اور انتظام و اہتمام کے لئے سید شریف احمد صاحب کو انتخاب کیا گیا۔ سید ہاشمی صاحب کے اس انتہائی رویہ مصالحت کے باوجود سید عبد المجید صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گوڑگانوہ کو تار دیا کہ لوگ ہمیشہ سے اس حق کو جو صدیوں سے چلا آتا ہے جبراً چھیننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ نماز مغرب کے بعد نائب تحصیلدار صاحب بلب گڈھ تشریف لائے۔ لوگوں کو بلا کر بیان وغیرہ لیا جس میں حافظ سید محمد صاحب و سید عبد المجید صاحب (و ان کے پسران سید بشیر علی و سید منیر علی صاحبان نے ایسی باتیں بیان کیں جو بالکل خلاف واقعہ تھیں نائب تحصیلدار صاحب نے کوئی صورت فساد نہ پائی اور تحقیقات کر کے چلے گئے۔ لوگوں نے پھر سید شریف احمد صاحب مہتمم مسجد سیدان سے کہا کہ حافظ سید محمد صاحب کو آپ نے امامت مسجد سید واڑہ کے لئے مقرر کیا ہے ہم ایسے شخص کے پیچھے جو مسلمانوں میں فساد پھیلانا چاہتا ہو نماز نہیں پڑھیں گے۔ اگر آپ ان کو امام رکھیں گے تو ہم اس مسجد میں نماز پڑھنی چھوڑ دیں گے۔ لہذا مہتمم صاحب نے حافظ سید محمد صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ آج نماز جمعہ پڑھانے کے ارادہ سے تشریف نہ لائیں۔ حافظ صاحب نے جواب دیا کہ تم کو کوئی حق روکنے کا نہیں ہے۔ میں ضرور پڑھاؤں گا۔ بلکہ پولیس میں رپورٹ کر دی کہ امامت مسجد سید واڑہ میرا حق ہے۔ میں آج نماز جمعہ پڑھاؤں گا۔ مجھے روکتے ہیں۔ اس لئے فساد کا خطرہ ہے۔ اور مسجد میں آگئے۔ ان کے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد موجودہ افسر انچارج پولیس کا ایک دستہ لیکر آگئے اور حافظ صاحب سے کہا کہ آپ کے نماز پڑھانے پر لوگوں کو اعتراض ہے۔ اس لئے میں بحیثیت انچارج حکم دیتا ہوں کہ آج نہ آپ نماز پڑھائیں اور نہ سید شریف احمد صاحب مقرر کردہ امام پڑھائیں۔ بلکہ ایک تیسرا آدمی جس کو آپ سب صاحبان منظور کریں نماز پڑھائے۔ اس پر حافظ صاحب اور ان کے ساتھی سید منیر علی و سید بشیر علی صاحبان اصرار کرنے لگے۔ اتنے میں نائب تحصیلدار صاحب اور تھانیدار صاحب تشریف لے آئے۔ اور دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ جو شخص ایک حرف بھی واقعہ کے خلاف کہتا تھا۔ حافظ صاحب اور ان کے ساتھی اس سے بگڑتے تھے۔ تحصیلدار صاحب نے کہا مسجد کسی کی ملکیت نہیں ہے تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اور دونوں فریق نے سید حسن صاحب عرف مہرواز کو سوائے نماز جمعہ اور تا فیصلہ امامت نماز پڑھانے کے لئے عارضی طور پر مقرر کر دیا۔ سید حسن صاحب خطبہ پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ اور سید مصطفی صاحب رئیس فرید آباد نے اذان شروع کر دی لیکن باوجود اس فیصلہ منظور شدہ کے امامت کے شیدائی حافظ سید محمد صاحب نے بہ آواز بلند کہا کہ میرے ساتھی سب چلے آئیں میں اس مسجد کو مسجد نہیں سمجھتا اور اس پر لعنت کرتا ہوں۔ سید شریف احمد صاحب مہتمم بانی کی طرف سے کوئی نہیں بولا۔ نائب تحصیلدار صاحب اور تھانیدار صاحب بھی یہ نظارہ دیکھ رہے تھے مسلمانوں کی اس حالت پر بہت افسوس کیا اور حافظ صاحب کو ان حرکات سے روکا۔ کہ اگر آپ نماز پڑھنا نہیں چاہتے تو چلے جایئے۔ ایسی باتیں نہ کہو جس سے خواہ مخواہ فساد ہو۔ حافظ صاحب خود اور ان کے پیچھے ان کے عزیز و اقارب تقریباً سات آٹھ آدمی چلے گئے۔ باقی تقریباً اسی آدمیوں نے بخیر و عافیت نماز جمعہ ادا کی۔ بعد نماز نائب تحصیلدار صاحب نے فریقین کو ڈاک بنگلہ پر بلا کر بیان وغیرہ لیے۔ دوسرے دن ہفتہ کو تحصیلدار صاحب تشریف لائے۔ بیان وغیرہ لئے اور نقص امن کے متعلق ہر دو فریق کو ذمہ دار بنانے کے بعد سمجھایا کہ امامت کو وراثت نہ بنائیے۔ اور اس پر ضد نہ کیجئے ورنہ اگر فساد ہوگیا تو ہم سرکاری آدمیوں کو قانونی کارروائی کرنی پڑے گی اور آپ لوگوں کی عزت پامال ہو جائیگی۔ مگر اس وقت تک بھی یہ شیدایان امامت اپنے دعوے کو سچا ثابت کرنے کی کوشش میں برابر اسی طرح سرگرم ہیں۔ تا طرفین دعا کریں کہ خدا فرید آباد کو فتنہ و فساد سے ہر طرح محفوظ رکھے مسلمانوں میں صلاحیت دے اور ان کے اس شرعی حق یعنی انتخاب امام کو تا ابد دنیا میں مستحکم رکھے۔ فقط

سکرٹری انجمن اسلامیہ فرید آباد۔ متصل دہلی

عارف صاحب ہسوی سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر ہمدرد (۷) مسٹر رضا اللہ صاحب بی۔ اے۔ انجینیر (۸) حافظ عزیز حسن صاحب بقائی نقشبندی ایڈیٹر رسالہ پیشوا (۸) حکیم نعیم بیگ صاحب (۹) حافظ ضیاء الدین صاحب (۱۰) نظام الدین صاحب (۱۱) اشتیاق الحق صاحب (۱۲) حاجی محمد اسحاق صاحب ٹھیکیدار۔

بیان استغاثہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا حضرات نے کھیر میں زہر خورانی کے واقعہ کے بعد مستغیث سے یہ کہا کہ وہ کسی ہندو حلوے والے کا نام پولیس میں بتائے چونکہ مستغیث نے ایسا کرنے سے انکار کیا اس لئے ملزمان اس کی جان کے دشمن ہو گئے۔ لہذا مستغیث درخواست کرتا ہے کہ زیر دفعہ ۷۔ التعزیرات ہند کارروائی کی جائے۔

اس استغاثہ نے شہر میں ہلچل مچا دی ہے اور تمام امن پسند اور سنجیدہ مسلمان اپنی عزتوں کو غیر محفوظ سمجھ رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں اس استغاثہ سے بہت جوش پیدا ہو گیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ کھیر میں زہر خورانی کی خبر جن الفاظ میں سوامی شردھانند کے اخبار تیج میں شائع ہوئی ہے۔ وہ اور استغاثہ کا بیان ایک ہے اس لئے ممکن ہے کہ عدالت میں بعض اہم انکشافات ہوں بعض کا گمان ہے کہ چونکہ مستغیث کا پولیس کے ایک بڑے افسر سے تعلق ہے۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ اس کارروائی میں سرکاری ہاتھ ہو۔ بہر حال نتیجے مختلف باتیں۔ مقدمہ عدالت میں دائر ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نہایت صبر و سکون کے ساتھ عدالت کی کارروائی کو دیکھے۔ اور اس سازش کا پتہ چلانے میں عدالت اور ملزمان کو مدد دے تاکہ دنیا دیکھ سکے کہ اس روپ میں کون بہروپیا ہے۔

(ایک امن پسند مخلص)

"میرے پاس ایک انگریزی دوا ہے"

یونانی علاج سے تھک جانیوالے مریضو آؤ اس کا بھی امتحان کر دیکھو جن مریضوں کا سیروں قیمتی خون ضائع ہو چکا ہو انہیں درحقیقت ایسی ہی دوا کی ضرورت ہے جو کہ میرے پاس ہے۔ جریان اور احتلام کے مرض کو یہ دوا صرف ایک ہفتہ میں آرام کر دیگی اسکے بعد گئی ہوئی طاقت کو واپس لانا اسکا بہت ہی معمولی کام ہے۔ اگر تندرستی پیاری ہے اور اشتہار و دواؤں سے ابھی تک پورے طور پر بدگمان نہیں ہوئے ہو تو تندرستی داخل کرنے کی یہ سب سے آخری کوشش اور کر دو اسکے بعد ہم نہایت زور کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو کسی دوسرے علاج کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ ایک شیشی کی قیمت جو ایک ماہ سے بھی زیادہ کیلئے کافی ہوگی تین روپیہ (سے/) علاوہ محصولڈاک ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ روانہ ہوگا۔ ہمارا پتہ:—

ایس۔ ایم۔ جمیل لینڈ کو محلہ ٹھٹھیری مراد آباد

دشمنوں کے اوچھے ہتھیار

دہلی کے بارہ معزز مسلمانوں پر فوجداری دعوے

مولوی محمد عارف صاحب فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت میں مسمی عبد اللہ ساکنہ چھتہ آغا جان کلاں محل کے نام سے ایک استغاثہ حسب ذیل حضرات پر ہوا ہے۔

(۱) حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب (۲) حضرت مولانا احمد سعید صاحب (۳) ملا محمد واحدی صاحب ایڈیٹر درویش و نظام المشائخ (۴) مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر (۵) مولانا

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم کرنے کی دوا ہر جگہ میسر اور قیمت ارزاں ہے بمحصول ڈاک ۵ آنہ بھیجکر نسخہ منگا سکتے ہیں۔ مبلغ دس روپیہ فیس کے ساتھ فرمائش آنے پر نسخہ لکھ دیا جاویگا۔ زندگی بھر اور خضاب خریدنے کی ضرورت نہوگی صرف ایک مہینہ تک کے لئے یہ رعایت ہے۔

مولوی حکیم۔ ڈاکٹر کے۔ ایس۔ ہدی

۲۵/۱ منشی صدر الدین لین۔ بڑا بازار کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتقاد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔ پتہ:—

مینیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

خضاب

یہ ادنے چانتارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲/ ـــــ

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اتفاقیہ یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک سو مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۸/ ـــــ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ ناقدین سلامی کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب تسلیم کیا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول پر جلد دوم للعہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

خضاب رومی

یہ خضاب خاص استنبول سے بنوا کر منگوایا گیا ہے مثل معجون کے ہے چینی کے ڈبہ میں۔ دقت استعمال گرم یا سرد پانی میں گھول کر بالوں پر لگادیں پندرہ بیس منٹ میں خشک ہونے کے بعد گرم یا سرد پانی سے دھو ڈالیں بفضلہ تعالیٰ بال نرم اور قدرتی رنگ پر سیاہ ہو جائینگے۔ داغ دھبہ بدبو سے پاک ہے۔ ایک ڈبہ ۳ ماہ کافی ہوگا قیمت مع محصول تین روپے آٹھ آنے (۸/۳) ـــــ

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تجار الکتب۔ بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴ بمبئی نمبر ۹

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن میں صرف ایک بات کہکر آپکی تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت، امید ہے کہ اس آیۂ قرآنی کو درمیان میں دیکھنے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے عام جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح لغو تصور نہ کریں گے اور میں بھی حیرت انگیز ایجاد لطف زندگی کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا وہ واقعات اور تجربہ پر مبنی اور حرف بحرف صحیح تصور کریں گے

لطف شباب کیا ہے؟

"سفوف وطلا"

یہ وہ دونوں چیزیں بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہیں (۲) خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھر جاتا چہرہ نہایت خوبصورت ہو جاتا ہے (۳) غلط کاریوں یا کثرت جماع کی وجہ سے جو طاقت زائل ہو چکی ہو وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے (۴) وہ تمام عوارض جو کثرت جماع یا احتلام یا جریان کی بے اعتدالی وغیرہ سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں (۵) دل میں نئی امنگ اور اعضا میں نئی قوت پیدا ہوتی ہے ... اسی کی ضرورت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت ... خاص ... طاقت پیدا ہو جاتی ہے ... جسکا اندازہ صرف استعمال کرنیوالا ہی لگا سکتا ہے ... بجا ہے کمزوری و لاغری دور ہو کر ہمواری پیدا ہو جاتی ہے ... جن کے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے ... روز فائدہ معلوم ہوتا ہے قیمت صرف چار روپے ... محصول ڈاک آٹھ آنے

نوٹ: فوائد کے واسطے حضرات ضروری حالات مرض و عمر تحریر فرمائیں جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ آنا چاہئے ...

المشتہر حکیم نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش ... دہلی

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲/) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے/) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

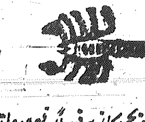

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

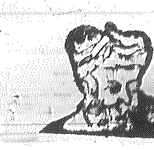

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۲/۱) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰/) ـــــ بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کیمراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

بیکار ثابت کرنے والے کو ڈھائی سو روپیہ کا نقد انعام

سستی و نامردی کی لاثانی دوا — مسیحائی کا آوازہ

اطلاع عام — نو ایجاد کا مشہور مرہم

عزیز نوجوانو ہم آپکے تھوڑے سے دام لیکر کوئی مال ارزاں نہ بیچیں گے یہ نو ایجاد کا مشہور مرہم صرف ایک رات میں عارضی سستی و نامردی کو خواہ کسی وجہ سے ہو دور کر کے قوت مردی کو اس قدر ہیجان و جوش میں لاتا ہے کہ مایوس انسان بیقرار ہو جاتا ہے۔ پورے ۸ روز مالش کرنے سے مستقل قوت مردی پیدا ہو جانے کے علاوہ عضو مخصوص کے تمام نقائص ہمیشہ دور ہو جاتے ہیں۔ نازک طبع انسانوں کیلئے جو کہ بدبودار طلے وغیرہ سے نفرت کرتے ہیں ایک نادر تحفہ ہے اسلئے کہ یہ نہایت معطر نیز سوزش و جلن پیدا کرنیوالے اجزاء سے پاک ہے۔ اور ہر موسم میں یکساں مفید ہے بحالت تندرستی کی حالت میں استعمال کرتا نہایت ممسک و لذت دہ ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ۲/ محصولڈاک معاف۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی انعام (نوٹ) اگر ہمارا یہ نفیس مرہم حسب تحریر فائدہ نہ کرے تو اپنے ایمان دو ہم سے فوراً ایک کارڈ ڈالکر اپنی پوری قیمت واپس کر سکتے ہیں آرام ہو نیپر فوراً نویں روز بطور امداد ایک سارٹیفکٹ روانہ کرنا ہوگا ... پتہ:—

مینیجر ایس۔ ایم کمال اینڈ کو نمبر ۸۴ ڈوری بازار متھرا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم شنبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲۲ مئی ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۳

دروزیوں کا مذہب

(از مولوی ابو الجلال صاحب ندوی)

دمشق کے واقعات نے دروزیوں کو دنیائے اسلام میں اچھی طرح روشناس کر دیا ہے۔ آج ہم کچھ ان کے مذہب کے متعلق عرض کرنا چاہتے ہیں۔

۱۹۱۲ء میں المقتبس (دمشق) نے ان کے مذہبی صحائف دیدہ سجل مطلق البلاغ والنہایت اور النصیر کے اقتباسات شائع کئے تھے۔ اور ان اقتباسات کے ساتھ استاد سلیم آفندی کی غیر مطبوع کتاب حل الرموز فی عقائد الدروز بھی شائع ہوا تھا جس کی مدد سے ذیل کا مضمون تیار کیا گیا ہے۔ دروزی اپنے مذہب کو عیب کی طرح چھپاتے ہیں۔ اس لئے یہ صحیفے غیر دروزیوں کے لئے نادر ہیں۔

بانی فرقہ

دروزی فرقہ باطنیوں کی ایک شاخ ہے اس فرقہ کا بانی مصر کے فاطمی یا عبیدی خلفاء کا چھٹا تاجدار الحاکم بامر اللہ ہے جس نے فرعون کے اتباع میں اپنے آپ کو حاکم بامرہ کہنا شروع کر دیا تھا۔ اس کو غیب دانی کا بھی دعویٰ تھا۔

اس سے پہلے کہ آپ آگے بڑھیں۔ ان فرقوں کے باہمی تعلق کو سمجھ لیں یہ تمام فرقے شیعیت کی متفرق شاخیں ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک ایک امام کے بعد دوسرا امام بطور نص و وصیت کے قائم ہوا۔ چھ اماموں تک یہ امامت بغیر کسی اختلاف کے سب میں متفق رہی چھٹے امام جعفر صادق کی دو اولادیں ہوئیں موسیٰ رضا اور اسماعیل، تعداد کثیر نے پہلے امام کو مانا۔ اور ۱۲ کی تعداد پر جا کر امامت کو ختم کر دیا۔ یہ اثنا عشریہ کہلاتے ہیں۔

دوسرا فرقہ جس نے اسماعیل کو امام مانا اسماعیلیہ کہلاتا ہے اسی فرقہ نے بعد کو باطنیہ اور ملاحدہ کا لقب بھی پایا ہے عبید اللہ نے جنکو مہدی ہونے کا دعویٰ تھا، مغرب میں کامیابی حاصل کی، اور پھر اس فرقہ نے مصر پر قبضہ کیا اور فاطمی سادات ہونے کا دعوے کیا۔ اس لئے اس خاندان کو عبیدیہ اور فاطمیہ بھی کہتے ہیں۔

سلاطین فاطمیہ نے اپنے مذہب کی اشاعت کیلئے تمام دنیائے اسلام میں داعی مقرر کئے تھے جو چھپ چھپ کر عجیب عجیب طریقوں سے لوگوں کو اپنے مذہب میں لاتے تھے اس خاندان کی چوتھی پشت میں نزار کے بعد اس کی دو اولادوں میں سے پہلا بڑا لڑکا ولیعہد ہوا۔ پھر دوسرا ہوا۔ پہلا مر گیا تھا یا غائب ہو گیا تھا۔

دوسرا مصر کی فاطمی سلطنت کا فرمانروا ہوا۔ پہلے کی نسبت دعویٰ ہے کہ حسن بن صباح اس کو اپنے ساتھ جبال میں لے آیا اور یہاں سے حسن بن صباح اور اس کے جانشینوں کی زیر نگرانی اسماعیلیہ مذہب یا باطنیہ مذہب کی دوسری شاخ قائم ہوئی۔

مصر میں نزار کے بعد منصور تخت نشین ہوا جس کا شاہی لقب الحاکم بامر اللہ ہے۔ یہ ہندوستان کے محمد تغلق کی طرح عجیب و غریب شخصیت اور متضاد اخلاق و عادات کا آدمی تھا۔ اس کے احکام گھڑی میں کچھ اور گھڑی میں کچھ ہوا کرتے تھے۔ رعایا اس سے عاجز تھی۔ آخر خود اسی کی بہن ست الملک نے جب وہ تنہا پہاڑیوں میں پھر رہا تھا چپکے سے اس کو قتل کرا دیا۔

الحاکم نے جہاں اور بدعتیں اختراع کی تھیں وہاں ایک نئے مذہب کا بھی وہ بانی تھا۔ اس کا وزیر اس کے اس نئے مذہب کا جبرئیل بنا اور چند کتابیں اس مذہب پر لکھ کر ان کو "صحف دین" کا درجہ دیا۔ اس نئی شریعت کے داعیوں میں سے محمد بن اسماعیل نشتکین ایک درزی (خیاط) تھا جس کی نسبت سے یہ فرقہ دروزی اور جمع کی حالت میں دروز کہلاتا ہے۔ اور اس جمع سے واحد کبھی دروزی بنا کر بولتے ہیں۔

۴۰۸ھ میں نشتکین نے حاکم کی الوہیت پر ایک کتاب لکھی جو جامع ازہر میں سنائی گئی۔ عوام میں سخت ہیجان پیدا ہوا اور لوگوں نے اس کے گھر کو لوٹ لیا۔ اس نے خفیہ طور پر حاکم نے اسے شام میں بھیج دیا۔ جہاں یہ حاکم کی الوہیت کا مسئلہ پھیلانے لگا۔

شام میں عراق سے آئے ہوئے تنوخی امراء نے جو باطنی فرقہ کے پیرو تھے اس کی دعوت قبول کر لی۔ اور اسی کے انتساب سے یہ دروزی کہلانے لگے۔

۴۱۱ھ میں تاتاریوں کے حملہ میں محمد بن اسمٰعیل مارا گیا اس کے بعد حاکم نے اس کی جگہ پر دوسرے داعی حمزہ بن علی کو مقرر کر کے بھیجا اور وہ وہی اعتقاد پھیلانے لگا جو محمد بن اسماعیل پھیلاتا تھا لیکن اس کو محمد بن اسمٰعیل سے عداوت تھی اس لئے اس نے محمد بن اسمٰعیل کے متعلق ایسے خیالات پیدا کر دیئے کہ دروزی اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اس کو گالیاں دیتے ہیں۔ اپنے وقت کا شیطان قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اس نے حمزہ وقت کی مخالفت کی۔ اور اس کے حق کو غصب کر لینا چاہا تھا۔ حمزہ بن علی کا لقب دروزیوں کی اصطلاح (حجۃ القائم) اور ہادی المستجیبین ہے۔ اور لفظ حمزہ خود ایک رباق دروزیوں کے ہاں قرار پایا ہے۔

دروزی اپنے مذہب کو بہت چھپاتے ہیں اپنے فرقہ کے لوگوں کو دو طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ عقال (علماء) اور جہال (عوام) جہال کو صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ دروزی ہیں۔ ان کو اپنے مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کا حق نہیں بڑی مشکلوں سے جہال کو عقال کے طبقہ میں داخل ہونے کی اجازت ملتی ہے۔

معاشرت

دروزی عام طور پر رہتے سہتے عام مسلمانوں کی طرح ہیں وہ اپنے عقیدہ کو چونکہ بجز خاص خاص لوگوں کے ظاہر نہیں کرتے لہذا بظاہر وہ عام مسلمانوں سے بہت کم ممتاز نظر آتے ہیں۔

فقہی معاملات میں زیادہ تر وہ شریعت اسلامیہ کے پابند ہیں مگر ایک سے زیادہ نکاح کرنا ان کے یہاں قطعی حرام ہے۔ اسی طرح اپنی مطلقہ بی بی سے دوبارہ نکاح کرنا بھی حرام ہے ان کی اس رسم نے ان کے پڑوس میں رہنے والے دیگر فرقوں پر بھی اپنا کافی اثر ڈالا ہے۔

میراث کے قواعد بھی مسلمانوں ہی کے سے ہیں۔ البتہ باپ کے گھر سے لڑکی قطعاً محروم ہے۔ جائداد اگر اپنی کمائی ہوئی ہے تو صاحب جائداد کو حق ہے کہ کل جائداد کو کسی ایک وارث کے حق میں وصیت کر جائے۔ اگر خاندانی جائداد ہے تو اس کو یہ حق حاصل نہیں۔ ورثہ میں حسب تخریج جائداد تقسیم ہو گی۔

یہی چند باتیں ہیں جو ان کے طبقہ جہال (عوام) کے لوگوں کو دیگر مسلمانوں سے ممتاز کرتی ہیں ورنہ اپنے عقائد کو وہ اپنے جہال سے بھی اس طرح راز رکھتے ہیں جس طرح دیگر فرقوں کے لوگوں سے مخفی رکھتے ہیں۔

خدا کے متعلق خیال

خدا کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ واحد ہے قائل تشبیہ اور معطل نہیں اس کی ہویت برابر ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ خدا کے ۱۲ مقامات ہیں العلی۔ البار۔ ابو زکریا۔ اعلیٰ۔ المعلی۔ القائم۔ المنصور۔ المعز۔ العزیز۔ الحاکم یہ سب مل کر خدائے واحد ہیں۔ خدا کا ظہور اسم نطق۔ عقل۔ ہیولیٰ چار مظاہر سے ہوتا ہے یعنی صاحب امر کا نام اس کی شکل و صورت۔ اس کے فرامین اور اس کے معجزوں کے ذریعہ سے خدا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دور علی کے آخری ناطق یعنی حاکم بامر اللہ کے نام منصور۔ اس کی صورت اس کے سجلات و مجالس اور اس کے معجزانہ افعال کے ذریعہ خدا کا ظہور ہوا۔

(باقی آئندہ)

آپ کا قرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں، پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اسکی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں (۱) ایک ایک چار چار خریدار بہم پہنچا دیں۔ منیجر

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸)۔

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے۔ سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آ جاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) محصول ڈاک چھ آنے (۶)۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- ڈاکٹر بودھ ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

دونو جہان میں مزے اڑایئے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں، بیوی، ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سیکھیئے۔

قرآن مجید معرّا مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بڑے بڑے حروف جہان بھر میں بیحد پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی رعایتی ہدیہ صرف دو روپیہ (عہ)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ بستہ دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عہ) مجلد — مع بستہ کپڑا —

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

[illegible] سات آنے (۷)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ موثر کتاب حسن و عشق میں عجیب طرز سے گھرداری میں عجیب طریق سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے [illegible] ہدیہ فی جلد —

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلا گھر پا کر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں فی جلد نو آنہ (۹) مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتابیں بھی ملتی ہیں۔

پتہ: **ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی**

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے [illegible] استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار دانگ [illegible] علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

زندگی اور دولت مفت

عروس زندگی نامی کتاب جو ہمالی میں [illegible] اور پڑھنے والے کو تندرستی۔ دولت۔ خوشحالی اور مسرت سے مالا مال کر دیتی ہے بالکل مفت طلب کر دیں۔

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہو

تو ذیل کے تحفے آزمایئے سب سے پہلے چہرے کو چھائیوں مہاسوں سے پاک و صاف کر کے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھ لو

پیرس جمال صابن (رجسٹرڈ)

جو ہر بیماری زنگت درست کر دینے والی خوشبو سے چہرے و بدن کو نکھار کر خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ دھبے مہاسے فوراً کھو دیتا ہے حسن کو دوبالا کر کے رنگت نکھارتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ مع صابندانی ایک روپیہ

زنانہ سنگھار بکس (رجسٹرڈ)

اس ذیل کے خوشنما بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پیرس جمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار کل [illegible] (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبودار مسی قلعی ایک تولہ۔ ۲ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ۔

پیرس پوڈر

جو نفیس ڈبوں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ آفتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبیہ مع پف [illegible]

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت لذیذ ہے۔ قوت باہ بیحد پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ۳ ماشہ [illegible]

حب گرگس

ہماری عجیب و غریب بے مثل حب ہے دیکھ لیں واقعی گرگس ثابت ہوئی یہ لذت اور کاوٹ پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف اٹھایئے بارہ عدد ۱۲ —

المشتہر: **حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی**

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ:- (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ماہ سے ۶ ماہ تک [illegible] فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایک سال کیلئے [illegible] فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ (۵) بیلانگ میں طبع ہونے والے اشتہارات کی اجرت موجودہ نرخنامہ سے [illegible] فیصدی زائد لیجائیگی۔ (۶) اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہیئے۔ (۷) اجرت فی سطر ریڈنگ میٹر ۴ سرورق آخری صفحہ پر [illegible] (۸) ایسا کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا جس میں تصویر ہوگی۔ (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارویں بائیسویں۔ چھبیسویں اور اٹھائیسویں کو

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے۔ ششماہی پانچ روپے ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ —

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۹ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی

مالوی جی کے جدید خیالات

گزشتہ ہفتہ پنڈت مالوی جی نے ہندو کالج دہلی میں جو تقریر کی ہے وہ ان کی پچھلی ہے شمار تقریروں کے مقابلہ میں ... سے آلودہ ہے۔ انہوں نے اشتعال انگیزی سے اجتناب ...

بیگم صاحبہ بھوپال کی عزلت نشینی

اقتباسات

اہل ہند اور حجاز

سلطان ابن سعود کے لسان حال جریدہ "ام القریٰ" نے مسئلہ حجاز کے متعلق آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس، آل انڈیا خلافت کانفرنس اور جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس کلکتہ کی تجویزیں نقل کرنے کے بعد ...

کلکتہ کا بحران

اسی پر مرتے ہیں۔ اب جو چاہے اس پر یقین کرے، اور جو چاہے نہ کرے۔ اللہ ہم سب کو اتباع حق و صواب کی ہدایت کرے۔

سلطان ابن سعود کا فرمان

تعزیرات حجاز کی بعض دفعات

نائب جلالۃ الملک کے دفتر سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ حسب ذیل امور کے متعلق فرمان شاہی صادر ہوا ہے۔

چونکہ ہم کو ولایت عامہ حاصل ہے، اور ہم مفسدوں کے لیے تعزیرات وضع کرنے اور حریات الٰہی کی حفاظت کرنے کا حق رکھتے ہیں ...

(ام القریٰ)

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائیگا جو اس کے لیے چار خریدار بہم پہنچائے ... منیجر

مشرقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

جبل الدروز میں فرانس کی پیشقدمی

پیرس ۱۱ مئی۔ فرانس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ فرانس کا لشکر شام میں مقام انصر تک پہنچ گیا ہے۔ متحرک بلب اور زرہ پوش موٹریں دمشق کو خالی کرا رہی ہیں، پچاس دروزی شہید ہو گئے۔ اور بہت سے گرفتار کر لیے گئے۔ تیرہ فرانسیسی فی النار اور آٹھ مجروح ہوئے۔ سویدا کے جنوب میں ہم سرداران دروز نے اطاعت اختیار کر لی۔

مصر

حکومت مصر نے ابن سعود کی شرائط قبول کر لیں

قاہرہ ۱۴ مئی۔ حکومت نے حج کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور روضۃ اقدس پر انفرادی حیثیت سے حاضری کے لیے ابن سعود نے جو تین شرائط پیش کی تھیں انہیں منظور کر لیا۔ محمل شریف کی رسم ۱۵ مئی کو ادا کی جائے گی اور اس موقع پر شاہ فواد موجود ہونگے۔

ممالک غیر

لارڈ ریڈنگ کا نیا عہدہ

لندن ۱۳ مئی۔ کان کنی کی تنظیم جدید کے لیے جو مجلس مقرر ہونیوالی ہے۔ سیاسی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اسکے صدر سابق وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ ہونگے۔ کابینہ وزارت کے اجلاس امروزہ کے انعقاد سے پیشتر لارڈ ریڈنگ نے وزیر اعظم، وزیر ہند اور دیگر وزراء سے گفت و شنید کی۔ یہ امر قابل ملاحظہ ہے کہ کوئلہ کے مسئلہ کے متعلق دارالعوام کی بحثوں کا لارڈ ریڈنگ بڑے غور سے مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔

پرنس آف ویلز سے بیگم صاحبہ بھوپال کی ملاقات

لندن ۱۴ مئی۔ پرنس آف ویلز نے بیگم صاحبہ بھوپال سے ملاقات کی۔

پولینڈ میں انقلاب کی کامیابی

وارسا ۱۴ مئی۔ کل تمام رات پلسڈکی کے سپاہیوں اور سرکاری فوج میں جنگ ہوتی رہی۔ اول الذکر کو فتح حاصل ہو رہی ہے جس نے تقریباً تمام دارالسلطنت پر قبضہ کر لیا ہے صرف قصر بیلویڈیر پر حکومت کا قبضہ باقی ہے۔ جو رسالے مختلف صوبوں سے آرہے ہیں

ان میں سے اکثر پلسڈکی کی فوج میں شرکت کر رہے ہیں۔ بہت سے رضا کار بھی خود بھرتی ہو رہے ہیں۔ پلسڈکی کے مقصد کو کامیاب بنانے کے لیے اشتراکیین نے ایک عام ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔

انقلاب مکمل ہوگیا

برلن ۱۴ مئی۔ پولینڈ کی سرحد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پلسڈکی نے قصر بیلویڈیر پر بھی قبضہ کر لیا اور ڈیلوا کی حکومت کے ارکان جو بھاگ رہے تھے گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

پولینڈ کی سابق حکومت کا خاتمہ

برلن ۱۵ مئی۔ وارسا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ کل تمام رات مشورہ کرنے کے بعد صدر وجیچووسکی اور وزیر اعظم موسیو وٹوس نے استعفے دیدیے۔

وارسا کی ایک دوسری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ کی بغاوت مارشل پلسڈکی کی فتح پر ختم ہو گئی جس نے صدارت کا عہدہ لیکر نئی وزارت کی ترتیب شروع کر دی ہے۔ جو فوجیں وارسا میں جمع ہوئی تھیں انہیں مختلف اضلاع کو واپس جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

جمعیۃ اقوام کو ہسپانیہ کی دھمکی

جنیوا ۱۵ مئی۔ جمعیۃ اقوام کی کونسل کو ترتیب دینے کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی ہے اس کے سامنے ہسپانیہ کے نمایندوں نے کہدیا کہ اگر کونسل میں ہسپانیہ کو ایک مستقل جگہ نہیں دی گئی تو جمعیۃ اقوام کے ساتھ اتحاد عمل کرنا اس کے لیے بالکل بیکار ہوگا۔

سلطان وحید الدین محمد سادس کا انتقال

سان ریمو ۱۶ مئی۔ سابق سلطان ترکی وحید الدین محمد سادس گذشتہ شب مرض سرع کے باعث دنیا کو خیر باد کہہ گئے۔

ہندوستان

اعلیحضرت نظام کے خلاف شملہ میں سرگوشیاں

کیا کوئی نیا فتنہ کھڑا کیا جائے گا؟

حیدرآباد (دکن) گذشتہ مہینہ کی ستائیسویں تاریخ کو مسٹر پی رلے بارٹن اچانک طور پر اوٹا کمنڈ سے بولارم روانہ ہو گئے اور آج بولارم سے شملہ روانہ ہونگے ریزیڈنٹ کے اچانک شملہ روانہ ہونے کے متعلق مختلف افواہیں گرم ہیں۔ ایک افواہ یہ ہے کہ اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ جدید وائسرائے سے مسئلہ برار کے متعلق دوبارہ گفتگو کی جائے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام صاحب نے لارڈ ریڈنگ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

دوسری افواہ یہ ہے کہ مملکت حیدرآباد کے بعض خاص اندرونی امور پر حکومت ہند غور کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں شعبہ سیاسیات کو ریزیڈنٹ کے خیالات معلوم کرنے اور اس سے گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے خاص امور زیر بحث حسب ذیل ہیں:۔

(۱) حیدرآباد کے شہری اور فوجی عہدوں میں برطانی عہدہ داروں کی تعداد کا اضافہ (۲) نظام کے فیصلوں کے خلاف بہت سے سربرآوردہ درباریوں کی شکایات (۳) قاضی پیٹ بلارشاہ ریلوے کی تکمیل کا مسئلہ۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ ریزیڈنٹ شملہ میں کب تک رہے گا۔ یہ امر یقینی ہے کہ موسم گرما میں ریزیڈنٹ کا اپنے صدر مقام کو چھوڑ کر شملہ جانا خالی از علت نہیں ہے۔

(آئی۔ ڈی۔ ٹی)

ساڑھے پانچ لاکھ راجپوتوں کا قبول اسلام

ایک غیر مصدقہ خبر

اخبار سلطان جو کہ کلکتہ سے روزانہ بنگلہ زبان میں شائع ہوتا ہے رقمطراز ہے کہ گجرات میں ایک مہاراجہ راجپوت ہندو جن کا نام نردسنگھ جی تھا مسلمان ہو گئے۔ انکا اسلامی نام نصر اللہ خان رکھا گیا ہے۔ وانس فدائے ملت نصر اللہ خان نے اپنی ہندو قوم کے ۵½ لاکھ افراد کو اسلام کا حلقہ بگوش کیا اور اپنی ساری جائداد جو کئی لاکھ روپیہ کی قیمت کی تھی تبلیغ اور اشاعت اسلام کیلئے وقف کر دی ہے اسوقت گجرات میں نو مسلموں کی اسلامی تعلیم دینے کے ۲۰ لاکھ روپیہ چندہ فراہم کیا گیا ہے جزاک اللہ۔ گذشتہ مارچ میں انکا ایک جلسہ مہاراجہ موصوف کی صدارت میں ہوا جس میں اسلامی جوش دکھلایا گیا۔

موتمر اسلامی میں کیا ہوگا؟

مولانا شوکت علی کی تصریحات

بمبئی ۱۴ مئی۔ خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی روانگی سے قبل فری پریس آف انڈیا کے ایک نمائندہ نے مولانا شوکت علی صاحب سے ملاقات کی۔ مولانا روانگی کی تیاریاں کر رہے تھے اور حسابات کی جانچ پڑتال۔ اپنے ہمراہیوں کو ہدایات دینے اور اسی قسم کے دوسرے کاموں میں مشغول تھے۔

مولانا نے موتمر اسلامی کے مقاصد کے متعلق فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ مکہ کی موتمر اسلامی حجاز کی آئندہ حکومت کے متعلق فیصلہ کر دے۔ اسلام جزیرۃ العرب پر (جس میں حجاز، یمن، نجد، عراق، شام اور فلسطین شامل ہیں) غیر مسلم اقتدار کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جزیرۃ العرب میں حجاز کو ایک مقدس حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہاں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ واقع ہیں۔ عرب اپنے اوپر کسی کی حکومت پسند نہیں کرتے اور قبائل کی مسلسل جنگ ان کے لیے ایک مصیبت ہے۔ مرکزی خلافت کمیٹی کا یہ خیال ہے اور دنیا کے تمام مسلمان اس میں متفق ہیں کہ حجاز مقدس میں کسی بادشاہ کی گنجائش نہیں ہے ہم اسلامی جمہوریت کا قیام چاہتے ہیں جیسی خلفاء راشدین کے زمانہ میں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے آج سے دو سال قبل یہ فیصلہ کیا تھا کہ حجاز پر موتمر اسلامی کے ماتحت حجازی جمہوریت کی حکومت ہونا چاہیے۔ ہم اب بھی اس رائے پر قائم ہیں کہ حجاز مقدس دنیا کے تمام مسلمانوں کی ملکیت ہے جن کا یہ فرض ہے کہ اسے غیر مسلم اقتدار سے پاک و صاف رکھیں۔ سلطان ابن سعود نے باوجود اپنے وعدوں کے اعلان ملوکیت کر دیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کے سامنے ان کی اس پوزیشن کے نقصانات ظاہر کر دیں۔ ایک بادشاہ کی موجودگی میں جو کہ بادشاہت کے تمام ساز و سامان کے ساتھ تخت پر جلوہ افروز ہو یہ ممکن نہیں ہے کہ بغیر اس کی خواہش کے قومی اصلاح مفاد کا کوئی کام کیا جا سکے۔ اور سب کو معلوم ہے کہ بادشاہ کیسے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ باپ ایک اچھا آدمی ہو اس کے بیٹے بوسیدہ خود غرض۔ لالچی۔ بدکار و خود مختار ہو سکتے ہیں۔

فی الحال اس موتمر اسلامی میں جو ماہ جون کو مکہ میں منعقد ہوگی ہم حجاز کی آئندہ حکومت کے متعلق بحث نہیں کریں گے۔ بلکہ صرف ان معاملات کے بارہ میں گفتگو ہوگی جن کا تعلق حجاج، حج کے مختلف راستوں، اور دیگر آسانیوں سے ہوگا۔ سلطان ابن سعود سے بھی گفتگو کے دوران میں مقصد اعلیٰ کے متعلق بھی بحث ہوگی اور اس کے انتظامات کیے جائیں گے کہ ایک موتمر اسلامی زیادہ وسیع پیمانہ پر آئندہ سال منعقد کی جا سکے۔ اس وقت ہم اسلامی ممالک میں سے اکثر کے نمایندوں سے ملاقات کریں گے اور ان کے ساتھ آزادی سے تبادلہ خیالات کا موقع ملے گا۔ آج ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں۔

پیر غلام مجدد صاحب کا مقدمہ

کراچی ۱۳ مئی۔ پیر غلام مجدد صاحب کے مقدمہ کی تاریخ ۱۱ مئی مقرر کی گئی تھی۔ عدالت کے احاطہ کے اندر اور باہر کے بہت بڑا مجمع موجود تھا۔ پیر صاحب کے وکیل نے ایک عرضی پیش کی جس میں عدالت سے التواء کی درخواست کی گئی تھی تاکہ جوڈیشل کمشنر سے مقدمہ کو دوسرے ضلع میں منتقل کرنے کی درخواست کی جائے۔ اس لیے مقدمہ ۲۹ مئی کے لیے ملتوی ہو گیا۔

مفاہمت کے لیے مسٹر نائیڈو کی کوششیں

کلکتہ ۱۴ مئی۔ مسز سروجنی نائیڈو جو آج منشی گنج ڈھاکہ ضلع کانفرنس میں شرکت کی غرض سے تشریف لے جا رہی ہیں مسٹر جے ایم سین گپتا، ڈاکٹر بی سی رائے، اور دوسرے کانگریسی و خلافتی لیڈروں سے ملاقات کی۔ کہا جاتا ہے کہ فسادات کے متعلق آزادی کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا گیا۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

پبلک سروس کمیشن کے ارکان

لندن ۱۴ مئی۔ سرکاری ملازمتوں کے متعلق جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں مسٹر بیکر کے علاوہ سر ایچ لے، سر تی وجیے راگھوا چاریہ اور سید رضا علی ہیں۔

رواداری کیلئے مسٹر غزنوی کی اپیل

تمام قوتوں کو ایک دوسرے کے احساسات کا پاس کرنا چاہیے

کلکتہ ۱۴ مئی۔ مسلمانوں کے اس مطالبہ پر کہ انہیں مساجد میں باجہ کی خلل اندازی سے محفوظ رہکر عبادت کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیے جو بحث آج کل چھڑی ہوئی ہے اس کے متعلق مسٹر اے۔ کے۔ غزنوی نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ اس بیان میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمانوں کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ تمام جلوسوں کو خواہ وہ ہندوؤں کے ہوں یا مسلمانوں یا جینیوں اور عیسائیوں کے اپنا باجہ تمام عبادت خانوں مثلاً مسجد، مندر، گرجا اور گوردوارہ اور شفاخانوں کے قریب بند کر دینا چاہیے۔ سب کو چاہیے کہ دوسروں کے مذہبی احساسات کو ملحوظ رکھنا سیکھیں یا باہمی رواداری کا یہ تقاضا ہے کہ ان امور سے جو کسی قوم کی دل آزاری کا باعث ہوں احتراز کیا جائے۔

اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ہندو شارع عام پر جہاں مساجد بھی ہوتی ہیں باجہ بجانا اپنا قانونی حق سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ پبلک سڑکوں پر گایوں کی قربانی کرنا ان کے آئینی حقوق میں داخل ہے تو بھی دوستانہ تعلقات کا یہی منشا ہوگا کہ مساجد کے سامنے باجہ کو بند کر دینا چاہیے۔ اور گایوں کو ہندوؤں کے عبادتخانوں کے سامنے پبلک سڑکوں یا ایسے مقامات پر جو شارع عام سے نظر آئیں ذبح نہ کیا جائے۔

آخر میں موصوف نے دونوں قوموں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان معاملات میں رواداری سے کام لیں۔

کلکتہ کے اخبار "متوالا" کی تلاشی

کلکتہ ۱۵ مئی۔ کلکتہ کے ہندی اخبار "متوالا" کے دفاتر کی تلاشی آج رات کو لی گئی اس تلاشی کا باعث بعض وہ مضامین ہیں جو گذشتہ فسادات کے متعلق اخبار مذکور نے شائع کیے تھے۔ اخبار کے تین نمبروں پر قبضہ کر لیا گیا معلوم ہوا ہے کہ ایڈیٹر کو گرفتار کر لیا گیا تھا مگر ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

بنگال کے سوراجی کونسلوں میں جانا چاہتے ہیں

کلکتہ ۱۵ مئی۔ مسٹر جے۔ ایم سین گپتا پریزیڈنٹ بنگال سوراج پارٹی کی درخواست کے جواب میں جو انہوں نے کانپور کانگریس کے مقرر کردہ مضمون کمیٹی کے ممبروں سے کی تھی کہ صوبہ کے رووند بنگال کی مجلس مقننہ کے اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے نہایت سے مقامات سے اس تجویز کی منظوری آ گئی ہے۔ بنگال کی مجلس مقننہ کے سوراجی ممبروں کا ایک جلسہ پیر کی صبح کو ہوگا جس میں اس بات کا آخری فیصلہ ہوگا کہ آیا وہ مجلس مقننہ میں جائیں گے، اور اگر گئے، تو فوری ضرورت کے قانون کی مخالفت کریں گے یا کوئی دوسرا طریقہ اختیار کریں گے۔

حکومت پنجاب کو مسلمانان پانی پت کی تنبیہ

قربانی کے حق میں کوئی مداخلت گوارا نہیں کیجا سکتی

پانی پت ۱۵ مئی۔ بعد نماز جمعہ مسلمانان پانی پت کے ایک جلسہ میں یہ قرارداد منظور ہوئی۔

مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ حکومت پنجاب کو پھر ایکمرتبہ اس صورت متوجہ کرتا ہے کہ امسال ان کے مذہبی فریضہ قربانی میں کسی قسم کی مداخلت کو بھی جائز نہ رکھا جائے۔ جبکہ دفعہ ۴۳ پنجاب لاز ایکٹ ۱۸۷۲ء کے ہونے ہوئے بھی ان کو اپنی مذہبی آزادی برقرار رکھنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔

(نوٹ) یہ دفعہ نہ صرف مذہبی رسوم کو جائز بتاتی ہے بلکہ ہر وہ مذہبی فعل جو قصداً کسی کی نیت سے نہ کیا جانے اس کی رو سے محفوظ ہے۔

اخبار سیاست پر توہین کی نالش

ڈاکٹر محمد عالم صاحب پر بیجا اتہامات

اخبار سیاست نے ۲ جون ٹوپ اور لیڈر مسلم ہینشن کے زیر عنوان ایک مضمون ڈاکٹر محمد عالم صاحب بیرسٹرایٹ لا کے خلاف لکھا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ موصوف نے اپنی صاحبزادی کی منگنی کے موقع پر مہمانوں کے سامنے شراب پیش کی۔ مضمون نے خوب جی بھر کے پی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے سیاست کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا نوٹس دیدیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر دس دن کے اندر اخبار مذکور کے ایڈیٹر نے معافی نہ مانگ لی اور بارہ ہزار روپیہ بطور تاوان ادا نہ کر دیا تو ان کے خلاف قانونی (دیوانی اور فوجداری) چارہ جوئی کی جائے گی۔

کلکتہ میں ایک مسلمان ڈپٹی کمشنر پولیس کا تقرر

کلکتہ ۱۵ مئی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عزیز الحق جو پہلے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈھاکہ تھے ڈپٹی کمشنر پولیس کے عہدہ پر مامور کرنے کے احکام جاری کر دیے گئے ہیں یہ پہلا موقع ہے کہ کوئی مسلمان اس عہدہ پر مامور ہوا ہے۔

مسٹر داس آنجہانی کیخلاف ہندوؤں کی بغاوت

میثاق بنگال کو منسوخ کرنیکی تجویز

کلکتہ ۱۵ مئی۔ کہا جاتا ہے کہ کرشنا گڑھ میں ۲۱ مئی کو جو پراونشل بنگال کانفرنس ہو رہی ہے اس میں مسٹر سی آر داس کے میثاق ملی کی تنسیخ کی تجویز پیش کی جائے گی۔ جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے یہ میثاق آج سے دو سال قبل سراج گنج میں منظور ہوا تھا۔ کلکتہ کے گذشتہ واقعات نے ان ہندوؤں کے جذبات میں تلخی پیدا کر دی ہے جنہوں نے سی آر داس کا ساتھ دیکر اس میثاق کو منظور کرایا تھا، اور جسے اس وقت ایک بہت بڑی کامیابی سے تعبیر کیا جاتا تھا۔

حکومت بنگال پر ہندوؤں کا دباؤ

پولیس لائسنس میں ترمیم کی تجویز

کلکتہ ۱۵ مئی۔ مسٹر جے۔ ایم سین گپتا نے چیف سکرٹری حکومت بنگال کو مندرجہ ذیل خط لکھا ہے

مجھے آپ کے خط مورخہ ۱۰ مئی سے یہ معلوم ہوا تھا کہ آپ کسی مسئلہ کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لیے مختلف اقوام کے لیڈروں سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ میں بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی اور سوراج پارٹی کے صدر کی حیثیت سے کسی ایک قوم کا نمائندہ نہیں ہوں، اور چونکہ آپ کے دوسرے مکتوب مورخہ ۱۴ مئی سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کانفرنس میں جس خاص مسئلہ پر بحث ہوگی وہ پولیس کے لائسنس میں اس منشاء پر ترمیم کے متعلق ہوگی جس کا مفاد یہ ہے کہ شفاخانوں، گرجوں، مسجدوں، مندروں یا دیگر عبادت گاہوں کے سامنے عبادت کے وقت ہر قسم کا باجہ بند کر دیا جائے۔ میں یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس اور سوراج پارٹی کی یہ مسلمہ پالیسی ہے کہ اس قسم کے مسائل کا تصفیہ بغیر حکومت کی مداخلت کے خود مختلف اقوام کی باہمی رضامندی سے ہونا چاہیے۔

مسٹر سہروردی کیخلاف کانگریسی ہندوؤں کا سنگھٹن

کلکتہ ۱۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ نائب میئر بلدیہ (ڈپٹی میئر) مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی نے کل کارپوریشن کے کانگریسی ارکان سے ملاقات کی اور اس مطالبہ کے متعلق اظہار خیال کیا جو ۲۴ ارکان نے ان کے مستعفی ہو جانے کے بارے میں کیا ہے۔ دو گھنٹہ سے زائد تک مباحثہ ہوتا رہا جس میں اسٹیٹسمین کے بیان کے مطابق مسٹر سہروردی سے ان سرگرمیوں کے متعلق سخت بازپرس کی گئی جو انہوں نے گذشتہ فسادات کے موقع پر ظاہر کی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ موصوف نے کہا کہ انہوں نے کوئی بھی بات سوراج پارٹی کے مفاد کے خلاف نہیں کی۔ اگرچہ کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا ہے مگر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ان کے جوابات سے ہندو ارکان مطمئن نہیں ہو سکے ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس نائب میئر برابر اپنی بات پر جمے رہے۔ مباحثہ ملتوی ہو گیا مگر اس کا قوی امکان موجود ہے کہ کھلے اجلاس میں نائب میئر بلدیہ کے خلاف ملامت کا ووٹ پیش کیا جائے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کی تخت سے دستبرداری

پرنس حمید اللہ خان کی جانشینی

شملہ ۱۷ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے ہز اکسلنسی وائسرائے کو لندن سے بذریعہ برقی تار اطلاع دی تھی کہ وہ اپنے صاحبزادہ نواب حمید اللہ خاں کے حق میں تخت سے دستبردار ہونا چاہتی ہیں جن کو حکومت ہند ولیعہد تسلیم کر چکی ہے۔ ہز اکسلنسی کو یہ اطلاع دیتے ہوئے ہز ہائینس نے وضاحت کر دی تھی کہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں انتظام حکومت کی ذمہ داریوں اور افکار سے سبکدوش ہونا چاہتی ہوں۔

ہز اکسلنسی نے بیگم صاحبہ کو جواب دیا تھا کہ آپ نے تخت سے دستبردار ہونے کی جو تجویز پیش کی ہے اس پر میں اظہار افسوس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے ایک عرصہ تک اپنی ذمہ داریوں کو کمال توجہ کے ساتھ انجام دیا ہے اور آپ برابر ملک معظم کی وفادار رہی ہیں لیکن چونکہ آپ کی اس قدر محنت کے بعد آرام کی خواہش ایک تقاضائے فطرت ہے اس لیے میں اسے بنظر استحسان دیکھتا ہوں اور آپ کی تخت سے دستبرداری کو تسلیم کرتا ہوں اور خلوص کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ آپ سالہا سال تک آرام اور سکون کے ساتھ رہیں۔

۱۶ مئی کو ہز ہائینس کے ولیعہد کی جانب سے ایک تار موصول ہوا تھا جس میں اس کا اعلان کیا گیا تھا کہ انہوں نے ۱۵ مئی کو حکومت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ہز اکسلنسی وائسرائے نے جواب دیا ہے کہ ملک معظم نے نہایت خوشی کے ساتھ ہز ہائینس حمید اللہ خان کو فرمانروائے بھوپال تسلیم کر لیا ہے۔

کینیا میں نسلی امتیاز کی ایک مثال

ہندوستانی مکان بنا سکتے ہیں مگر زمین نہیں لے سکتے

نیروبی ۱۸ مئی۔ کینیا کے مسٹر ڈی۔ بی۔ ڈیسائی ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دیتے ہیں کہ ممباسہ کے ایک روزانہ اخبار "ڈیلی سماچار" کے بیان کے مطابق ممباسا ضلع کمیٹی (جس میں خالص سرکاری ارکان شامل ہیں اور مختلف اقوام کے نمایندے محض مشیروں کی حیثیت سے ہیں) نے بغیر کسی ذات، مذہب یا رنگ کی پابندی کے قطعات زمین کے نیلام کا اعلان کیا ہے مگر یہ شرط مقرر کر دی ہے کہ اگرچہ ہندوستانی بھی ان قطعات کو خرید کر سکتے ہیں لیکن ان پر مکان بنا سکتے ہیں۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جلسہ افتتاحی کتبخانہ نذیریہ اسلامیہ دہلی

بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۴۴ھ دس بجے شب کے جلسہ افتتاحی کتب خانہ نذیریہ اسلامیہ دہلی نہایت شاندار بصدارت مخدومی مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب نبیرہ شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم مغفور محدث دہلوی مسجد محتسب پھاٹک حبش خان منعقد ہوا مسلمانان دہلی اس کثرت سے شریک ہوئے کہ باوجود وسعت مسجد صحن و دالان و کوٹھا مسجد پر جگہ نہ ملی لوگ سڑک اور قرب کے مکان کی چھتوں پر جگہ نہ پاتے تھے یہ برکت اسی فخر ہندوستان کے علمی و اسلامی برکات کی تھی جنہنے ایک صدی تک کلام اللہ و کلام رسول اللہ کی خدمت کر کے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلا دیا اور شرک و بدعات کی بیخ کنی کر کے وحدانیت و رسالت کی روشنی سے عالم کو منور کر دیا اور مجالس علمیہ حضرت شیخ عبدالحق و شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز و شاہ عبدالقادر و شاہ رفیع الدین و شاہ محمد اسحٰق صاحب استاد رحمہم اللہ تعالیٰ کو دوبارہ زندہ کیا اسی ذات ستودہ صفات کے نام نامی پر یہ کتب خانہ نامزد کیا گیا ہے۔ درحقیقت لوٹی بڑتی تھی سچ ہے (ان الذین امنوا و عملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن ودا) جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام اللہ سے شروع کی گئی۔ بعد تحریک صدارت مولوی محمد یونس صاحب مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب نے کتب خانہ کی ضروریات پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مولانا عبدالغفار صاحب الجمری نے مختصر الفاظ میں تائید کی۔ بعدہٗ مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب ناظم کتبخانہ مذکور نے تقریر فرمائی اور اپنی تقریر کے دوران میں یہ ارشاد فرمایا کہ سر بیمن السلطنت بہادر سابق وزیر حیدرآباد نے اپنی کل تصانیف کے علاوہ ایک نسخہ مترجم صحیح بخاری اور تصوف کی چند کتابیں مرحمت فرمائیں۔ اللہ اکبر اشرف الزماں محمد احسن الزماں صاحبان فرزندان مولانا وحید الزماں صاحب نے اپنے والد ماجد مرحوم کی کل تصانیف و تراجم کا ایک ایک نسخہ مرحمت فرمایا اور جناب حاجی عبدالرزاق صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ نے ایک ذخیرہ کتابوں کا مرحمت فرمایا اور اس کے علاوہ امداد کا وعدہ کیا اور جناب رضاء اللہ خاں و عطاء اللہ خاں و فرحت اللہ خاں صاحبان فرزندان شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ خاں صاحب مرحوم نے اپنے والد بزرگوار کا کتب خانہ عنایت فرمایا، اور مزید امداد کا وعدہ کیا اور مولوی بشیرالدین احمد خاں صاحب خلف شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد خاں صاحب مرحوم نے بھی کچھ کتابیں دینے کا وعدہ فرمایا اور مولانا ابوالکلام آزاد و مولوی سید سلیمان صاحب ندوی و خواجہ حسن نظامی صاحبان نے بھی اپنی تصانیف کے متعلق دینے کا وعدہ فرمایا اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مالک اخبار اہلحدیث اور حکیم ابوتراب حافظ عبدالحق صاحب اخبار اہل سنت والجماعت و رسالہ واعظ ہفتہ واری۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عندلیب تنظیم امور مذہبی سرکار نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنے رسالے اخبار بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور جاری بھی کر دیئے اور رسالہ درویش ہفتہ واری اور "مولوی" ماہواری اور مشیر دکن یہ تینوں بھی آتے ہیں اور اخبار الجمعیۃ و ریاست والاماں وغیرہ اور القریش و ہمدرد وغیرہ کے جاری ہونے کی عنقریب امید ہے اور بعض مالک غیر سے بھی اخبارات و رسائل آ رہے ہیں اور اخیر میں مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے باوجود ناسازی طبع ایک مفصل اور مشرح تقریر کتب خانہ کی ضرورت پر فرمائی مسلمانوں کے فقدان مذاق علمی خصوصاً دارالعلوم دہلی جیسے شہر میں کسی کتب خانہ اسلامیہ کے نہ ہونے پر نہایت تاسف اور رنج کا اظہار فرمایا اور اعلان فرمایا کہ اگر مسلمانان دہلی کوشش کر کے اس کتبخانہ کو اس شہر جس میں قائم ہوا ہے اور ان محدثین کرام کے نام کے شایان شان بنا دیا جن کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے۔ تو میں اپنے پاس ہزار روپیہ کا کتب خانہ کتب خانہ نذیریہ اسلامیہ کے نذر کر دوں گا اور جلسہ محدثین رحمہم اللہ کی دعائے مغفرت پر ختم ہوا فقط

خاکسار۔ ابوعبداللہ خدا بخش بقلم خود
پھاٹک حبش خاں دہلی

جمعیۃ علماء ضلع بھاگلپور کا تیسرا سالانہ اجلاس

۷ مئی کو جمعیۃ علماء ضلع بھاگلپور کا تیسرا سالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا شفیق احمد صاحب عثمانی منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز باتفاق آراء پاس ہوئیں:۔

۱۔ جمعیۃ علماء بھاگلپور کا یہ اجلاس تمام مسلمانوں سے عموماً اور علماء ضلع بھاگلپور سے خصوصاً پرزور طریقہ پر درخواست کرتا ہے کہ مسلمانوں کو افلاس اور ذلت کی مصیبت سے نجات دلانے کیلئے اپنی روزمرہ کی زندگی سے ان چیزوں کو کم یا ترک کر دیں جو بلا ضرورت داخل زندگی ہو گئی ہیں اور مراسم تقریبات میں تکلفات اور فضول خرچیوں کو یکدم بند کر دیں جس سے نہ صرف دنیا میں نقصان و خسران ہے بلکہ آخرت میں بھی مبتلائے مصائب و آلام ہونیکا اندیشہ ہے۔ و نیز یہ اجلاس یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ اس مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے علماء بھاگلپور خود قدم آگے بڑھائیں۔ اور جمعیت علماء بھاگلپور کی طرف سے اس مقصد کے لئے پیہم و مسلسل اشتہارات شایع کئے جائیں۔ اور علماء اپنے وعظ و پند ہر جلسہ میں اس مسئلہ پر زور دیکر مسلمانوں کو مخاطب کر دیں۔

۲۔ چونکہ یہ امر مسلم ہے کہ جس قوم کی ضروریات زندگی اوس کے ہاتھ میں نہ ہو بلکہ وہ اپنی ضروریات میں برابر دوسروں کی دست نگر ہو تو وہ قوم ہمیشہ ذلیل رہتی ہے۔ اور آخر ایک دن فنا ہو جاتی ہے اسلئے جمعیت علماء بھاگلپور تمام مسلمانان بھاگلپور سے درخواست کرتی ہے کہ وہ جلد از جلد ہر قسم کی تجارت کی طرف بغیر کسی جھجک کے توجہ کریں اور جس شخص سے اس بات میں جو کچھ ہو سکے کرے۔ تجارت پیشہ میں کوئی ذلت نہیں ہے بلکہ اندنوں افلاس تنگدستی تہیدستی ذلت و رسوائی کا باعث ہے۔ اور علمائے کرام سے خصوصیت کے ساتھ درخواست ہے کہ وہ محض مدرسی اور وعظ گوئی کو ذریعہ معاش نہ بنائیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے کسب کریں اور رفاہ عامہ کا بالی حاصل کریں اور یہ کوشش کریں کہ تعلیم و وعظ محض حسبۃً للہ ہو اور اوس میں ذاتی جلب منفعت کا وہم و گمان بھی باقی نہ رہے۔

۳۔ جمعیت علماء بھاگلپور کا یہ اجلاس مسلمانان بھاگلپور کے اس غفلت و جمود پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ امارت شرعیہ کی اہمیت کو جانتے اور تسلیم کرنے کے باوجود اب تک انہوں نے اوس کی طرف پوری توجہ نہیں کی ہے اور وہ اصول تنظیم و احکام جو امارت کی طرف سے جاری کئے گئے جس سے دوسرے اضلاع فائدہ اٹھا رہے ہیں آج تک یہ ضلع تقریباً بالکل محروم ہے اسلئے یہ اجلاس علمائے بھاگلپور سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ امارت شرعیہ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہمہ تن تیار ہو جائیں اور اپنے اوقات عزیز کے کم از کم تھوڑے سے حصے کو بھی جہاں رہیں وہیں امارت کی خدمت کیلئے لازم و واجب سمجھیں۔

۴۔ جمعیت علماء بھاگلپور کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ضلع بھاگلپور کے ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں رضاکاروں کی جماعت ترتیب دی جائے جو حسب ذیل کام انجام دے۔

(۱) اپنی بستی میں صبح و شام پھر کر مسلمانوں کو نماز با جماعت کی ترغیب دے۔

(۲) ہمسایہ قوم کی طرف سے ظلم و زیادتی کی صورت میں مسلمانوں کے جان و مال و مساجد کی حفاظت و دفاع کرے۔ اپنی طرف سے کبھی فتنہ کی ابتدا نہ کرے اور ہمیشہ امن قائم رکھنے کی کوشش کرتی رہے۔

سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بھاگلپور

قصبہ ملسیہ میں سنگھٹنیوں کی گاؤ دزدی

دو ہفتہ ہوئے کہ پٹنہ کے ضلع میں قصبہ ملسیہ سے کچھ دو میل پر ایک موضع لہندہ ہے وہاں ایک مسلمان غریب کے گھر شادی تھی حسب دستور قدیم گائے ذبح کر کے پکانا چاہتے تھے وہاں کے اور آس پاس کے ہندوؤں نے مداخلت کی کہ گوشت پکانے نہیں دیں گے چنانچہ ملسیہ کے تھانہ میں اکر اطلاع کی۔ پولیس گئی اور اس نے بعد تحقیقات کے اجازت دی۔ اور خیر و خوبی شادی ہو گئی۔ یہ وہ بستی ہے جہاں معززین بھی رہتے ہیں اور برابر گائے کی قربانی ہوا کرتی ہے۔ اس بستی کے شرفاء رئیس اپنی رئیس ہیں اور بہت ہی خلیق نیک چلن قابل مقام طور ہے کہ جب ایسی بستی میں برادران وطن نے مداخلت کی تو پھر اور مقام کا تذکرہ کیا۔

سید شاہ محمد بشیر ابوالعلائی۔
سکرٹری خلافت کمیٹی ملسیہ۔

خلافت کمیٹی کی سرگرمیاں
مختلف انجمنوں کا اتحاد عمل

سکرٹری خلافت کمیٹی دہلی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

دہلی ۷ مئی۔ خلافت کانفرنس کی کامیابی نے مسلمانان دہلی میں نئی روح پھونکدی ہے وہ اصحاب جو خلافت کمیٹی کے مسلک سے متحد نہ تھے شریک ہو کر کام کرنے کیلئے تیار ہیں چنانچہ مولانا ابوالکلام صاحب صدر مرکزی خلافت کمیٹی کی موجودگی میں کارکنان خلافت اور ممبران انجمن اسلامیہ دہلی کا مشترک جلسہ ہوا، اور جب تک فضا پر آشوب ہے یہ قرار پایا کہ قیام امن و حفاظت مسلمین کا کام خلافت کمیٹی و انجمن اسلامیہ کے نمائندوں کے ایک مشترک بورڈ کے ذریعہ سے کیا جائے جس کے سکرٹری خان بہادر ڈپٹی بہاؤالدین اور مولوی مظہرالدین منتخب ہوئے۔ خلافت کمیٹی دہلی نے اس طریقہ کے مسلمانوں کو متحد کر کے کام کرنے کی یہ پہلی مثال قائم کی ہے۔ ۱۴ مئی کی شب کو دہلی دارالامان میں رضاکاران خلافت کا ایک جلسہ بعد نماز عشاء منعقد ہوا تمام رضاکاروں نے عہد کیا کہ وہ خود بھی نماز پڑھینگے اور اپنے اپنے محلوں میں جہاں انکے کپتان انکو متعین کریں نماز باجماعت کیلئے مسلمانوں کو مسجد میں جمع کرینگے۔ بالخصوص نماز صبح کیلئے نمازیوں کو اٹھائینگے اور ہفتہ وار خلافت کمیٹی میں رپورٹ دینگے۔ کرنل محمد اسحٰق کور۔ فداکاران اسلام کی کور خلیفہ طیب الدین کے رضاکار اور دیگر کوروں نے اپنے نام لکھائے۔ مساجد کی ایک فہرست تیار کی جارہی ہے یہ بھی قصد ہے کہ بعض مقررین مختصر تقریروں میں مسلمانوں کو کفایت شعاری۔ تجارت صنعت و حرفت اور نماز کے فضائل کی تلقین کریں۔ نیز مقررین کے وفود جائیں اور شادی غمی کی رسمیں ترک کرائیں۔ امید ہے کہ جسطرح خلافت کانفرنس دہلی نے مسلمانان ہند کو ایک نیا پیام دیا ہے اسی طرح مسلمانان دہلی کا عمل بھی سب کے لئے نمونہ ہوگا۔

خضاب رومی

یہ خضاب خاص استنبول سے منوا کر منگوایا گیا ہے۔ مثل منجون [illegible] کے ڈبہ میں۔ وقت استعمال گرم یا سرد پانی میں گھول کر بالوں پر لگا دیں پندرہ منٹ میں خشک ہونے کے بعد گرم یا سرد پانی سے دھو ڈالیں خضاب لگانے سے بال نرم اور قدرتی رنگ پر سیاہ ہو جائینگے داغ دھبہ بدبو سے پاک ہے ایک ڈبہ ۳ ماہ کو کافی ہوگا قیمت مع محصول [illegible]

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی
تجار الکتب بھنڈی بازار صندوق ۵
بمبئی نمبر ۹

انسان نظروں سے پوشیدہ

وہ سب کو دیکھے اسے کوئی نہ دیکھے اعجاز زاہدی کا خاص عمل ہے۔ علاوہ ازیں حب بغض کے ہزار با عمل سفلی علوی طلسمات بوعلی سینا دل کی بات بتا دینا، ہمزاد کا مطیع کرنا کیمیا کے نسخہ جات وغیرہ اس کتاب پر مبلغ پچیس روپیہ انعام ہے جو صاحب ایک عمل بھی غلط ثابت کریں وہ مبلغ پچیس روپیہ ہمسے وصول کریں ناپسند ہونے پر حلفیہ قیمت واپس ہوگی۔ قیمت مع محصولڈاک دو روپیہ دس آنہ (۲؍)

چند کتب:۔ بزم کہنہ [illegible] مفتاح الغیب [illegible] ناول [illegible] سال با تصویر [illegible] فسانہ دلفریب [illegible] زہر عشق کامل [illegible]

ایم۔ بی۔ آر۔ انبہٹہ پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہی عبارت شستہ زبان پاکیزہ [illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

[illegible]

(۲) الجمال والکمال

[illegible]

(۳) رحمۃ للعالمین

[illegible]

علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین [illegible] دروازہ [illegible]

ولایتی ولایتی ولایتی

خاص ولایتی فوٹو ہینڈ کیمرہ

غلط ثابت کرنیوالوں کو پچاس روپے انعام

ناظرین اخبار یہ فوٹو ہینڈ کیمرہ جسقدر خوبصورت ہے اتنی قدر مضبوط بھی چونکہ ولایتی ہے اسئے فوکسنگ لیکر تہ [illegible] لیجاتی ہم۔ اس کیمرہ سے آپ تین سکنڈ میں ہر کسی [illegible] کی تصویر اتار سکتے ہیں، ہمراہ پرنٹنگ فریم سلائڈ موجود ہے فوکسنگ گلاس سیمیں موجود ہے۔ ترکیب ہمراہ پارسل روانہ ہوگی قیمت باوجود ان تمام خوبیوں کے دس روپے محصولڈاک [illegible] دستی چھتری آبنوسی [illegible] [illegible]

منیجر صدیقی برادرس ۲۔ بجنور یوپی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات کہکر آپکی تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) (جھوٹوں پر خدا کی لعنت) امید ہے کہ اس آیۃ قرآنی کو درمیان میں لانے کے بعد آپ میرے بیانات کو غلط اور مجھے عام جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح لوگ تصور نہ کرینگے اور میری حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا اسے حرف بحرف صحیح تصور کرینگے

لطف شباب کیا ہے؟
سفوف وطلاء

لطف شباب کے فوائد اسی طلا سے کجی لاغری دور ہو کر ہمواری اور یکسانیت پیدا ہوتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے جس سے بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے۔ غلط کاریوں یا کثرت جماع کی وجہ سے جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آجاتی ہے۔ وہ تمام عوارض جو شرمناک حرکات سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعضا میں نئی روح پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسلئے اس نسخہ کو صرف ان اشخاص منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت علاوہ محصول [illegible] طلب آرڈر کیلئے [illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش۔ دہلی

خضاب

یہ ادنیٰ چاند تارے کے ہیں افعال
جوان صورت جوان سیرت جوان سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر نولی ہیر تائل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتقاد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر بیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کہ حیرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار [illegible]

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

زندگی اور دولت مفت

عروس زندگی نامی کتاب جواپنا ثانی نہیں رکھتی ہے اور پڑھنے والے کو تندرستی۔ دولت۔ خوشحالی اور مسرت سے مالا مال کر دیتی ہے بالکل مفت طلب کر دیں

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

ضرورت

انگریزی اور ریشمی رومال و صافے یا تھان کی ہو تو پتہ ذیل سے طلب فرمائیے

مولوی کبیر احمد خان برادرز بھاگلپور سٹی

جوگاپانی

ہفتہ وار بنگالہ اخبار جملہ مسلمانان سلہٹ کچھار اور آسام کے واحد ترجمان اشتہارات کیلئے نہایت موزوں ہے۔ اجرت نہایت مناسب نرخ کیلئے جلد از جلد خط لکھیے۔ منیجر جوگاپانی۔ سلہٹ

جدید رعایتی نرخنامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ:۔ (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ماہ سے ۶ ماہ تک [illegible] فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایکسال کیلئے [illegible] فیصدی کمیشن دیا جائیگا (۵) ایڈیٹنگ میٹر میں مطبوعہ ہونیوالے اشتہارات کی اجرت معہودہ نرخنامہ سے [illegible] فیصدی زائد لیجائیگی۔ (۶) اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہئے۔ (۷) اجرت فی سطر ریڈنگ میٹر [illegible] آخری صفحہ پر [illegible] (۸) ایسا کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا جس میں تصویر ہوگی۔

(منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور تیسویں [illegible]

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے
ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے [illegible]

رسبٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ — دہلی یوم چہارشنبہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری ۔ مطابق ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۶ عیسوی — نمبر ۳۴

دروزیوں کا مذہب

(گزشتہ سے پیوستہ)

انبیاء اور اولیاء

دروزیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا متعدد ادوار سے بنی ہے۔ موجودہ دور کا نام دور علی یا دور حاکم ہے۔ کیونکہ اس دور کا پہلا ولی علی اور آخری مقام ربانی حاکم تھا۔ اس قسم کے ۷۰ دور حاکم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ ہر دور ۷۰ لاکھ برس کا ہوتا ہے اور ہر دور میں ۷ ناطق، ۷ وصی اور ۷ امام گذر چکے ہیں اس بنا پر حاکم کے وقت تک ۷ ناطق ۷ وصی اور ۷ امام گذر چکے ہیں۔ اس دور کے ناطق سادس محمد بن عبداللہ صلعم تھے۔ اور ناطق سابع حاکم بامر اللہ۔

ہر دور میں ۵ اولو العزم گزرتے ہیں۔ اس دور کے اولو العزم یہ ہیں۔

(۱) مقامات ربانیہ میں حاکم (۲) نفقطاء میں محمد (۳) اوصیاء میں علی (۴) ائمہ میں محمد بن عبداللہ القداح (۵) ذو معہ لوگوں میں حمزہ بن علی۔

قرآن مجید

قرآن مجید کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ یہ براہ راست حضرت رسول خدا پر نازل نہیں ہوا۔ بلکہ ہر دور کے ناطق کے ساتھ ایک ذو معہ ہوتا ہے۔ اور یہی ذو معہ اس عہد کا صاحب الہام ہوتا ہے۔ اور وہی ناطق کو سکھاتا ہے۔ حاکم کے وقت ذو معہ حمزہ بن علی تھا اس کی روح مختلف اوقات میں حکیم فیثاغورث، حضرت شعیب، حضرت سلیمان اور حضرت سلمان فارسی کے قالب میں رہ چکی ہے۔ ناطق سادس کے عہد کے ذو معہ یہی سلمان فارسی تھے۔ سلمان فارسی کو یہ لوگ حمزہ وقت بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں تدریج لقمان کا ذکر ہے وہاں لقمان سے مراد یہی ذو معہ یعنی سلمان فارسی ہیں اور انہوں نے جس کو دیا نتی (؟) کا مخاطب کیا تھا وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جناب ناطق (ناطق) تھے۔ مقامات ربانیہ بیان سے نہ تھے صرف رسول تھے۔ رسول کا درجہ اپنے وقت کے امام اعظم یا ذو معہ سے کم ہوتا ہے۔ مگر حاکم اپنے عہد کے ذو معہ سے برتر تھا کیونکہ وہ خود مقام ربانی تھا۔

شریعت اسلامیہ

دروزیوں کے مقتدائے اعظم یعنی آخری ذو معہ حمزہ نے اپنے رسالہ ویدیہ میں لکھا ہے کہ ہر ناطق جب آتا ہے تو ایک جدید شریعت لاتا ہے۔ چنانچہ محمد بن عبداللہ نے (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اسی طرح مولانا الحاکم الباد العلام نے بھی شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا۔ چنانچہ مستجیبین سے صدقات عشور، اخماس۔ اور ہر طرح کے صدقات ساقط کر دیئے گئے مگر باہم ایک دوسرے کی محافظت ساقط نہیں کی گئی۔

سجل مطلق میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے وقت سے لیکر تمام خلفاء نے برابر یہود و نصاری کو مذہبی آزادی دے رکھی تھی مگر حاکم بامر اللہ کو ہر طرح کے تشدد کا حق حاصل تھا اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ یہود و نصاری حاکم بامر اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا کہ آپ کے صاحب شریعت سے آج تک ہم آزاد تھے۔ اب کیا وجہ ہے کہ ہماری عبادت گاہیں مسمار کر دی گئیں۔ ہماری کتابیں چاک کر دی گئیں۔ اصحاب توریت اور انجیل کے اوراق میں صابون بکتا ہے۔ حاکم نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں ایک مرتبہ کچھ یہود اور کچھ نصاری آنحضرت کے پاس اسی غرض سے آئے تھے۔ اور انہوں نے بھی آپ سے یہی درخواست کی تھی جو تم نے کی۔ آنحضرت نے دریافت کیا کہ کیا تم میرا انتظار کرتے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں کا انتظار ہم کرتے تھے وہ آپ نہیں۔ کیونکہ (۱) اس کا نام احمد ہے۔ آپ محمد ہیں (۲) اسے اکیس چار سو برس باقی ہیں (۳) اور وہ ہمیں پر بند ہوگا وہ کرے گا آپ کا نام۔ عادت اور عمل سب ان علامتوں کے خلاف ہے۔ اس پر آنحضرت نے یہود و نصاری سے ۴۰۰ برس تک کے لئے معاہدہ کر لیا کہ اچھا ۴۰۰ برس تک انتظار کرو۔ اگر وہ موعود ۴۰۰ برس کے بعد بھی ظاہر نہ ہو تو اس وقت کے "قائم" کو حق ہے کہ تمام یہود و نصاری پر جبر کرکے اپنی ملت میں داخل کرلے۔ اس لئے اب یہود و نصاری کے ساتھ نرمی اور سہولت برتنے کا حکم باقی نہ رہا۔

فرشتے اور شیطان

دروزیوں کے خیال میں فرشتوں، ابلیسوں اور جنات کا وجود تسلیم نہیں کرتے۔ حمزہ بن علی نے رسالہ ویدیہ میں (ملائکہ مقربین) کو مستجیبین کا نام دیا ہے۔ ابلیس کوئی چیز نہیں ہے ہر وہ شخص جو مولی کا نظیر بننا چاہے ابلیس ہے۔ چنانچہ حاکم بامر اللہ کا ہر مخالف ابلیس تھا۔ امام اعظم یا ذو معہ کا مخالف عظر لیس ہے۔ عہد حاکم کا عظر لیس محمد بن اسمٰعیل درزی تھا جس کا لقب نشتگین بھی تھا دروزیوں کا نام اسی سے ہے۔ ان سے بڑا درجہ نادو نوں سلمہ ہے جیسکو [illegible]

دحین) کہا جاتا ہے داتس، خاصکر مستجیبین کا نام ہے۔ حمزہ بن علی کا مد مقابل ایک اور شخص تھا جس کا نام بردعی ہے۔ بردعی اپنے وقت کا فرعون تھا۔ دروزیوں کے نزدیک فرعون کوئی بہت برا آدمی نہیں تھا۔ بلکہ وہ اپنے عہد کا داعی وقت تھا جسے قدرت نے اصلاح کے لئے مبعوث کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ناطق وقت کے آنے میں دیر لگ گئی۔ اور اس نے غلط فہمی کی بنا پر دعوی کر دیا کہ "انا ربکم الاعلیٰ" میں تمہارا بڑا رب ہوں یعنی امام اعظم ہوں۔ بردعی کا دوست یا دو کوئی شخص علی بن الجبال تھا اس کے متعلق دروزیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے وقت کا ہامان تھا۔

عقاید معاد

جنت و دوزخ کے تصور کے ساتھ ساتھ دروزی تناسخ کے قائل ہیں، "تناسخ" کا نام ان کی زبان میں تقمص ہے۔ ان کا خیال ہے کہ انسان کی روح جسد چھوڑ دے گی تو انسانی ہی ہوگی کچھ ادھر نہیں ہو سکتی۔ عقال دطبقہ علماء میں سے جب کوئی مرتا ہے تو ان کا گمان ہے کہ اس کی روح چین میں چلی جاتی ہے۔ وہ اور چین کے اس پار اولیاء کی روحیں رہا کرتی ہیں۔

علامت قیامت

حاکم جب قتل کر دیا گیا تو حمزہ بن علی نے ایک رسالہ تصنیف کیا اور اس کو جامع ازہر کے دروازوں پر لٹکوا دیا تھا۔ اس رسالہ میں اس نے بتایا تھا۔ اور یہی اعتقاد دروزیوں کا اب تک ہے کہ حاکم مرا نہیں ایک رات براکہ زرقا میں اور وہاں سے زندہ آسمان پر چڑھ گیا اور اب تک زندہ ہے۔

دروزیوں کو انتظار ہے کہ عنقریب جب قیامت شروع ہونیوالی ہوگی یاجوج و ماجوج جو بہت اچھے، شریف اور نیک لوگ ہیں ۲۵ لاکھ کی تعداد میں مکہ معظمہ میں آئیں گے۔ اور حاکم بامر اللہ رکن یمانی کے پاس ان کے اوپر اپنی تجلی کو ظاہر کریگا اور حاکم کے ظہور ثانی کے ساتھ ساتھ حمزہ بن علی کا بھی ظہور ہوگا۔ حاکم کی تلوار حمزہ کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور وہ تمام بے دینوں کو ہلاک کرکے جزیہ لے گا۔ یہود امت محمدیہ سے بھی جزیہ لے گا۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس قلیل مدت میں ملک و قوم کی جو خدمت انجام دی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے۔ پھر کیا آپکا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرکے اسکو ہر قسم کی مشکلات سے بے نیاز کر دیں۔ الجمعیۃ اپنا فرض انجام دے رہا ہے آپ بھی اپنا فرض انجام دیجئے۔ اور ایک ایک جدید خریدار بہت جلد ہم پہنچا دیجئے۔ (منیجر)

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸؍)۔

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر نکلنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہوجاتا ہے سوزاک پرانا ہوجانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر نکلتا ہے اور کبھی بند ہوکر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عار) محصول ڈاک چھ آنے (۶؍)۔

ڈاکٹر ایس کے برمن جھیشہ نمبر ۱ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ — ڈاکٹر ... سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

دونو جہان میں مزے اڑائیے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں، بیوی، ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سیکھئے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بہت بڑے بڑے حروف میں چھپا ہے بہت پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی ... ہدیہ صرف ...

زنانہ بستہ کہا ہے

یہ بیس دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس میں ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عہ) مجلد ... مع بستہ کپڑا ...

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی عربی اردو ... ہدیہ ... آنے (۷؍)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب حسن و عشق میں عجیب طرز سے گھرداری کا عجیب طریق سے پیش کیا گیا ہے ... فی جلد ...

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلا گھر پاکر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں فی جلد ... مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتاب ...

پتہ — ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی دہلی

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کرنے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنے (۸؍) ڈاک محصول تین آنے (۳؍) ... روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

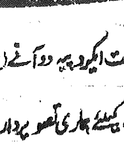

خضاب

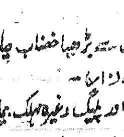

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰؍)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر — راج وید بیہری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹئیے

تو ذیل کے تحفے آزمائیے سب سے پہلے چہرے کو جائیوں جہاسوں سے پاک وصاف کرکے شکل بدلئے پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے تحفوں کو ضرور برتو۔

پریم جمال صابن

جو ایسی چہاری رنگت اور دست کر دینے والی خوشبودار چہرے و بدن کو نکھار کر خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ دھبے نہا دیتا ہے۔ ... فی بکس تین ٹکیہ معہ ساہداری ایک روپیہ

زنانہ سنگار بکس

اس ڈبلے کے خوشنما بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پریم جمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار کی شیشی تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبودار مسی شیشی ایک تولہ۔ ... فی بکس ایک روپیہ ...

پیرس پوڈر

جو نفیس ڈبوں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ مہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبہ ...

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء سرکو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت مفید ہے ... پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ...

حب عنبری

ہماری عجیب وغریب ... ثابت ہوئی ہیں لذت دو کاوٹ پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف اٹھائیے ...

المشتہر — حکیم محمد یعقوب خاں مالک دوا خانہ نور تن دہلی

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماراں دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری نبوی

حضور نظام اور حکومت ہند

کچھ عرصہ سے خبر گرم ہے کہ اعلیٰ حضرت نظام دکن اور حکومت ہند کے تعلقات بہت زیادہ کشیدہ ہو گئے ہیں۔ خلوت خانہائے راز کی سرگوشیوں پر تو ہمیں عبور حاصل نہیں کہ اس کشیدگی کی تفصیلات سے باخبر ہو سکیں لیکن لارڈ ریڈنگ کے توہین آمیز خط پر حضور نظام کے خوددارانہ جواب اور اس پر آنریبل مسٹر بارٹن کی مفصلہ بالا نقل و حرکت نے کم از کم اتنا ضرور ظاہر کر دیا ہے کہ ریزیڈنسی کا سازشی خانہ جو ہمیشہ حیدر آباد میں حسن انتظام اور ترقی و خوشحالی کے استیصال کا فرض نہایت مستعدی کے ساتھ انجام دیتا رہا ہے، اب کوئی نہ کوئی رنگ ضرور لانے والا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ عام افواہیں "تا نباشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا" کے مصداق کسی اندرونی راز کا پتہ دے رہی ہیں۔ بلکہ ہمیں خود اپنی ذاتی معلومات کی بنا پر بھی یہ یقین ہے کہ شملہ کی نگاہیں حیدر آباد سے بہت کچھ پھری ہوئی ہیں۔ ... خارجہ ہند کے ایک اعلیٰ افسر نے جو ہندوستانی ہونے کے باوجود آئی۔ سی۔ ایس صاحبان کے فیض صحبت سے "اسٹیل فریم" کے رکن رکین بن گئے ہیں، ایک مخصوص صحبت میں حضور نظام کا ذکر اسقدر نفرت انگیز طریقہ سے کیا۔ اور ان کے ستمبر ۲۵ء والے خط پر ایسے خیالات ظاہر کئے ...

[illegible]

مسٹر بپن چندر پال کا مغالطہ

مسٹر بپن چندر پال نے کلکتہ میں باجہ کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "جس طرح ہندوؤں کو مسلمانوں سے یہ کہنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ گائے کی قربانی بند کر دیں، اسی طرح مسلمانوں کو بھی ہندوؤں سے یہ مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مسجدوں کے سامنے باجہ نہ بجایا کریں۔" یہ بات بظاہر نہایت معقول معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت سخت مغالطہ انگیز ہے۔ گائے کی قربانی اور مسجد کے سامنے باجہ نہ بجانا، یہ دو مقابل کی چیزیں نہیں ہیں جیسا کہ مسٹر پال سمجھتے ہیں بلکہ ان دونوں میں ایک بڑا اصولی فرق ہے۔ قربانی گاؤ پر ہندوؤں کا اعتراض دراصل نفس حق پر اعتراض ہے جو یقیناً قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ لیکن باجہ پر مسلمانوں کا اعتراض نفس حق پر نہیں بلکہ اس طریقہ پر ہے جو اس حق کے استعمال میں وہ اختیار کرتے ہیں مسلمانوں نے ...

[illegible]

واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لئے اصلی مصیبت ایسے ہی بے خرد لوگ ہیں جن کی خطابت اور زور تحریر کا قبلۂ مقصود محض عوام کی واہ واہ ہے۔

قاہرہ کی موتمر اسلامی

قاہرہ کی موتمر اسلامی میں جو کارروائیاں ہوئی ہیں، ان کی تفصیلات ابھی تک ہمارے پاس نہیں پہنچیں لیکن ریوٹر کی مختصر اطلاعات سے کم از کم اس بات کا اطمینان ہو گیا کہ جس چیز کا سب سے زیادہ خطرہ تھا وہ پیش نہیں آئی۔ ایک عرصے سے ہم سن رہے تھے کہ جامع ازہر کے علما شاہ فواد کی خلافت کیلئے یہ سب کچھ تیاریاں کر رہے ہیں۔ خود مصر کے اخبارات نے صاف لکھ دیا تھا کہ ازہر کی لجنۂ خلافت ان مصری پارٹیوں کے مقابلہ میں شاہ فواد کی پوزیشن کو مضبوط کرنا چاہتی ہے جو ان کی مخالف ہیں۔ پھر اس مجلس میں سرکاری علماء کی شرکت مزید شبہات پیدا ...

[illegible]

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند کی بقا و استحفاظ کیلئے فوری امداد کی ضرورت

مسلمانان ہند اس خبر سے نہایت خوش ہوں گے کہ موتمر حجاز میں شرکت کیلئے جمعیۃ علماء ہند کا معزز وفد روانہ ہو گیا جس میں نہایت ہی قابل و ذمہ دار اصحاب شریک ہیں جو یقیناً اسلامی اصول کے ماتحت مسلمانان ہند کی کامل نمائندگی کریں گے۔

[illegible]

ابو المحاسن محمد سجاد

بقیہ صفحہ اول

فرائض مواجب

دروزیوں کے مذہبی فرائض ... ہیں ... فرائض ذات باری کی معرفت سے تعلق رکھتے ہیں، فرائض توحید ہیں ... فرائض ... مقامات ... مظاہر باری کو سمجھنا اور جاننا۔ فرائض توحید یہ ہیں معرفت باری۔ توحید، معرفت امام، معرفت حدود ... زبان روکنا، ایک دوسرے کی محافظت کرنا، معدوم کی عبادت ترک کرنا، رضا و تسلیم، شیاطین و فتنے سے تبرا۔ فرائض دین ... جو اہل ملت کے حقوق اور مواجب دینیہ سمجھے جاتے ہیں ... مراسم شادی اور مراسم دفن و کفن میں شرکت، قبول دعوات، عیادت مریض، قبول معذرت، لوگوں کی حاجت روائی، کمزوروں کے ساتھ بھلائی، اہل ملت کی اعانت اور ان کے دشمنوں ...

[illegible]

قبول مذہب کا طریقہ

[illegible]

ترجمہ میثاق

[illegible]

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائیگا جو اس کیلئے چار خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ اس سے زیادہ خریدار دیں گے انہیں اخبار مفت دینے کے علاوہ کمیشن بھی دیا جائے گا۔

اس رعایت سے جلدی فائدہ اٹھایئے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

ایک ہندو کا قبول اسلام

ناظم صاحب انجمن اسلامیہ بدایوں اطلاع دیتے ہیں کہ آج اتوار ۲۰ مئی ایک صاحب مسمی چندن قوم برہمن ہندی خواندہ ساکن ٹھیہ بخوشی و رغبت بدست حضرت مولانا حاجی عبدالقدیر صاحب مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام چاند خاں رکھا گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ استقامت فرمائے۔ آمین

دارالحکومت

مفسدوں کا فساد انگیز پروپیگنڈا

حکومت دہلی کا اعلان

۱۸ مئی کو بازار سیتا رام کا ایک لڑکا جس کا نام مہاراج کشور ہے مدرسہ مڈل اسکول کو جا رہا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ کوئی بارہ سال کا ایک ہندو لڑکا اسے راستہ میں ملا اور ایک شیشی اس کی جیب میں رکھ دی۔ جب مہاراج کشور نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ شیشی میں ایک نرالی عطر ہے جس سے زکام اچھا ہو جاتا ہے۔ مہاراج کشور نے شیشی سے لی اور اسکول پہنچ کر ...

دہلی میں نقص امن کا خطرہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم

اسمبلی میں دہلی کی نمائندگی

ایک نشست کے کئی امیدوار

فسادات کلکتہ کے مقدمات

بنگال پروانشل کانفرنس کا اجلاس

بیگم صاحبہ بھوپال کی انگلستان سے مراجعت

اجد پر سے ورنہ تنگ جنگ کی آگ پھیل گئی

ایران

ایران اور حجاز کے تعلقات

افغانستان

افغانستان کی جدید اصلاحات

سکوں اور وزنوں میں تبدیلی

ہندوستان

کھڑگپور میں ہندو مسلم فساد

حکومت بنگال کا سرکاری بیان

مجاہدین ریف کی کامیاب پیشقدمی

بلاد عرب

مجاہدین شام کی نقل و حرکت

بعلبک پر حملہ

دمشق پر مزید گولہ باری

تازہ حادثہ کے ہولناک نقصانات

جرائم پر پردہ ڈالنے کی کوشش

ٹرکی

برطانیہ اور ٹرکی

مسئلہ موصل پر سمجھوتہ ہونے والا ہے

سرقیات

عالم اسلامی

مصر

روضۂ نبوی کی زیارت کے متعلق

سلطان ابن سعود کی تین شرائط

قاہرہ ۱۴ مئی (ہند و مدراس کا خاص تار) جو اشخاص انفرادی حیثیت میں روضۂ نبوی کی زیارت سے مشرف ہونے کے لیے مدینہ منورہ جانا چاہیں گے ان کے لیے سلطان ابن سعود نے حسب ذیل تین شرائط کی پابندی لازم قرار دی ہے ...

مصر کی موتمر اسلامی کا اجلاس

خلافت سب کمیٹی کی رپورٹ

خلافت کی تعریف اور تقرر خلیفہ کی شرائط

سیاسی مسائل میں دخل اندازی کا مسئلہ

ریف

مجاہدین ریف کے جوابی حملے

اعدائے اسلام کا خوف و اضطراب

غازی عبدالکریم پر اعداء کا ہجوم

شیر اسلام کا مردانہ وار مقابلہ

معارف اسلام

(ایڈیٹر کا مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

نرورہ کی جھال سے ایک سبق

(نوشتہ سید طفیل احمد ولایت منزل علیگڈھ)

نرورہ علیگڈھ سے تقریباً چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے گنگا کی دوسری بڑی نہر اسی مقام سے نکلتی ہے۔ تمام دریا کو روک کر نہر کی طرف پانی کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ جتنا چاہو نہر میں بقیہ دریا میں گرنے دو۔ یہ بڑا پر لطف مقام ہے۔ گرد و نواح کے لوگ زندگی کی کشمکش سے تھک تھکا کر تفریح کیلئے یہاں آتے ہیں اور ایک دو دن کے قیام سے تازہ دم ہو کر یہاں سے جاتے ہیں۔ اسی مئی کے مہینہ میں مجھکو بھی نرورہ جانے کا اتفاق ہوا۔ گرد ہاں کا لطف پانی کی افراط سے ہوتا ہے۔ جو جھال کے طور پر اونچے سے گرتا ہے جس کی بوچھار سے دور دور ہوا میں خنکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی خنکی کیلئے لوگ لوؤں کی گرمی تمام تمام دن جھال پر گذار دیتے ہیں۔ گھروں سے کھانا بھیج کر یہیں کھاتے ہیں اور دوپہر کو وہیں پڑ کر سو رہتے ہیں۔ مگر ہم جب نرورہ گئے تو دریا میں پانی کم تھا۔ اسلئے کسی قدر بے لطفی تھی۔ البتہ دوسرا لطف یہ تھا کہ پانی کی کمی کی وجہ سے ہزاروں مچھلیاں دھار پر چڑھتی اور اچھلتی کودتی دکھائی دیتی تھیں جنہیں بیسیوں آدمی جال ڈال کر پکڑ پکڑ کر پڑ رہے تھے اور ذرا کی دیر میں مچھلیوں کے ڈھیر لگا دیتے تھے۔

دوسرا سماں جس نے یہ دکھایا کہ چھوٹے بڑے پرند طرح طرح کی آوازیں نکالتے ہوئے کبھی اوپر کبھی اڑتے ہیں کبھی غول کے غول پانی میں اتر کر جو کچھ ان میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اٹھاتے اور لیکر پھر کو اڑ جاتے ہیں۔ وہ جا بیٹھ کر پھر دریا میں اسی طرح مچھلیاں کھاتے ہیں۔ اور اسی نہج پر یہ دور تسلسل جاری ہے۔ بگلے اور بٹانگوں والے جانور دریا کے پایاب حصہ میں مستقل طور پر کھڑے ہیں۔ اور ہر وقت ہر چہار طرف سے جلدی جلدی مچھلیاں پکڑ کر کھاتے جاتے ہیں۔ غرض تمام دریا مثل ایک دستر خوان کے پھیلا ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جملہ حیوانات کی ایک عام دعوت ہے جس میں ادنیٰ پرندوں سے لیکر مہذب ترین انسانوں تک کا ایک ایسا جشن ہے جو ہماری آنکھوں نے کبھی یہ دیکھا تھا۔ مگر اس جشن کے دوسرے پہلو کی طرف خود ہمارا خیال گیا تو ہماری آنکھوں کے سامنے ایک بجلی سی کوندگئی جس نے ہمارے حواس معطل کر دئے۔ اسوقت ہمارے سامنے مسلمانوں کی بربادی کا سماں تھا صرف اسلئے کہ مسلمانوں کے دولت کے چشموں کے سوت خشک ہو گئے ہیں۔ اور اب سرمایہ کی کمی سے ان کی بالکل وہی کی وہی حالت ہے جو نرورہ کی جھال کی مچھلیوں کی تھی۔ اور دریا پانی کی کمی سے دیگر حیوانات کا شکار بن رہی تھیں۔ جو قومیں اسوقت مسلمانوں کو ہضم کر رہی ہیں۔ انہیں مسلمان ظالم اور بے رحم کہکر خوب کوستے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس ظلم و ستم کا نتیجہ عنقریب انہیں بھگتنا پڑیگا۔ آسمان ان پر ٹوٹ پڑیگا اور زمین ان کو نگل جائیگی۔ مگر واقعات بتا رہے ہیں کہ جس طرح مچھلیوں کے کوسنے سے مچھلیوں کے شکاری بجائے معطل یا ہلاک ہونیکے زیادہ تندرست اور تر و تازہ ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح مفلس اور نادار مسلمانوں کے کوسنے کے باوجود دنیا کی چیرہ دست قومیں روز بروز قوی تر ہوتی جاتی ہیں۔ اور دنیا میں سڑکوں ریلوں اور نہروں کا جال پھیلا کر اور جنگلوں و بیابانوں کو سرسبز و شاداب اور دلی انتظام کے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک و صاف کر کے انہیں آباد ... اور گلزار بنا رہی ہیں اور کبھی بحری جہاز چلا کر بحر و بر پر اپنا تسلط جما رہی ہیں یہی قانون قدرت ہے جسے مسلمان نہیں سمجھتا اور سرمایہ کی اہمیت کو نظر انداز کرکے تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اس ... سے نکالنے کا سہل ترین نسخہ یہی ہے کہ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک ہر فرد بہ حیثیت بچانے اور جمع کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائے۔ ... مسلمانوں کی انجمنہائے امداد باہمی ہوں۔ بنک ہوں روپیہ کا کاروبار ... اسوقت ہی مسلمانوں کے بنک ... رسالہ سود مند ... جو صاحب ملاحظہ فرمانا چاہیں منیجر صاحب رسالہ سود مند بدایوں سے طلب فرما لیں مفت ...

بندیل کھنڈ میں ایک اسلامی مدرسہ کی مشکلات

ضلع جالون علاقہ بندیل کھنڈ میں قصبہ کونچ ایک بڑا قصبہ ہے یہاں کے مسلمان مراسم ہندوانہ کی پابندی میں بہت حصہ لیتے تھے اور بعض گروہ اب تک اسلامی طریقہ اور مذہبی اصول سے کم معمول دور ہیں۔ کچھ عرصہ کے واسطے حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی حسن اتفاق سے یہاں تشریف لائے اور حالت کو ملاحظہ فرما کر کچھ مسلم بچوں کو اپنے زیر تعلیم رکھا مگر ڈپٹی کریم بخش صاحب کے تبادلہ کے بعد انہیں مجبوراً دہلی جانا پڑا۔ جہاں شاہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے انہیں لکھا کہ کونچ کو آپ نے محض معیشت کے باعث ترک کر دیا۔ وہاں رہنا آپ کے لئے مکہ معظمہ رہنے سے بہتر تھا اس کے بعد مولانا کونچ کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس پر کونچ میں پھر آ گئے۔ یہاں تک کہ جامع مسجد کونچ کے متعلق مدرسہ اسلامیہ اور کنواں تعمیر کرایا۔ بحمد اللہ چند حفاظ اور دو تین عالم آپکا فیض صحبت سے تکمیل کو پہونچے۔ لوگوں نے مدرسہ کی جانب سے توجہ کم کردی یہاں تک نوبت پہونچی کہ مدرسہ بند ہو گیا۔ افسوس کہ ۔ ارذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو بانی مدرسہ مولانا فتح محمد صاحب علیہ الرحمۃ کا وصال ہو گیا اب لوگوں کی رہی سہی آس بھی ٹوٹ گئی۔ خدائے اپنے فضل و کرم سے ۱۳۲۵ھ میں ریاست بادنی کدورہ سے جناب مولانا قاری احمد حسن صاحب مدظلہ کو یہاں پہونچایا جنہوں نے دا ... مدرسہ کا پھر افتتاح فرمایا ایک انجمن قائم کی جس کا نام انجمن امداد حقانی رکھا۔ بفضلہ تعالیٰ قرآن مجید کی تعلیم بخوبی ہونے لگی جو ۱۳۲۷ھ سے اب تک برابر جاری ہے اور قریب ... طلبہ حفظ قرآن ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ درجہ ابتدائی ... اردو سے بہت سے بچے نکل کر مدارس مڈل اور ہائی اسکول تعلیم ...

... والف۔ اسے مدرسہ پہونچ چکے ہیں مدرسہ میں تین مدرس اور ایک چپراسی کام کر رہے ہیں۔ سالانہ خرچ چھ سو روپیہ سے باوجود کمال کفایت شعاری کے کم نہیں ہوتا۔ بیرونجات سے ہنوز کوئی چندہ مقرر نہیں ہے نہ مستقل آمدنی کی کوئی صورت۔ صرف قصبہ کے لوگ جو اکثر زراعت پیشہ زمیندار ہیں اس کے مصارف کو برداشت کرتے رہتے ہیں ان کی مالی حالت ایسی نہیں کہ مدرسہ کو ترقی دیں۔ مختلف ملازمتیں جو سرمایہ جمع کیا گیا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں مدرسہ کے وہ اراکین جن کو مدرسہ سے گہرا تعلق ہے سخت تشویش اور پریشانی میں ہیں۔ کیونکہ ضلع جالون خصوصاً ہر طرف ریاستہائے ہنود سے گھرا ہوا ہے اگر ایسے کوردہ مقام سے مدرسہ کو خدانخواستہ نقصان پہنچا تو تمام مسلمانوں کیلئے سخت خطرناک ثابت ہوگا۔ آریوں کے حملے کی روک تھام کیلئے ایک عالم ربانی کی ضرورت ہے۔ یہ مدرسہ اس انتظام کو تہیدستی اور ناداری کے سبب انجام نہ دے سکا کیونکہ عالم ربانی کی خدمت بغیر للعہ روپے ماہوار کے حاصل نہیں ہو سکتی اور ضرورت وقت مجبور کر رہی ہے کہ مدرسہ ایسے عالم کا جلد انتظام کرے لہٰذا عام اہل اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ برائے خدا اس طرف توجہ فرمائیں۔

جہاں تک مدرسہ کو جاری رکھنے میں مدد دیں حسبۃً للہ کوئی اہل کرم اس نادر مدرسہ کو تازہ زندگی اور سرسبزی بخشے کہ مخالفین اسلام کو ضحکہ کا موقع نہ ملے۔ اگر کوئی شخص اس مدرسہ کے لئے کہیں چندہ وصول کرتا پایا جاوے تو سب سے پہلے اس کے پاس مدرسہ کی مطبوعہ رسید مع سند ... اراکین مدرسہ ضرور دیکھ لی جاوے ورنہ چندہ اس کو نہ دیا جاوے۔ وما علینا الا البلاغ۔

ارکان مدرسہ اسلامی انجمن امداد حقانی کونچ ضلع جالون

پانچ پیسے مہینہ میں

آپ دہلی کا مشہور رسالہ پیشوا پڑھ سکتے ہیں جس کی تبلیغی تنظیمی اور اصلاحی مضامین کی تمام ہندوستان میں دھوم مچ گئی ہے اور جس کے اجراء سے نقلی سیاسی اور مذہبی پیشواؤں میں ہلچل مچ گئی ہے اور جسکے حضرت خواجہ حسن نظامی حضرت مفتی محمد کفایت اللہ حضرت مولانا محمد علی ایڈیٹر کامریڈ حضرت مولانا عبد الماجد بدایونی مولانا احمد سعید۔ مولانا مظہر الدین۔ مولانا حسرت موہانی جیسے بلند پایہ سیاسی و مذہبی پیشوا حضرات کی معاونین ہیں اور اسکے شائع ہوتے ہی آریہ کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔

اگر آپ مسلمان ہیں اور آپ کے دل میں سچا تبلیغی احساس ہے تو اس رسالہ کو ضرور منگائیے ... بڑی تقطیع کے ۴۰ صفحوں پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی کے ساتھ ہر انگریزی مہینہ کی ۸ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت ایک روپیہ سالانہ یعنی پانچ پیسے ماہوار ہے۔ نمونہ مفت منگائیے۔ اگر پسند نہ آئے تو ہمارا ذمہ۔ المشتہر

سید حسن انیس منیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان۔ دہلی

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم کرنے کی دوا ہر جگہ میسر اور قیمت ارزاں ہے محصول وغیرہ ۹ بھیجکر نسخہ منگا سکتے ہیں۔ مبلغ دس روپیہ فیس کے ساتھ فرمائش آنے پر نسخہ لکھ دیا جاوے گا۔ زندگی بھر اور خضاب خریدنے کی ضرورت نہیں صرف ایک مہینہ کے لئے یہ رعایت ہے۔

مولوی حکیم ڈاکٹر کے ایس مہدی

۱۵/۱ منشی صدر الدین لین۔ بڑا بازار کلکتہ

انسان نظروں سے پوشیدہ

دس ہزار روپیہ انعام

دو صاحب کو دیکھے اسے کوئی نہ دیکھے اعجاز زنداگی کا ایک خاص عمل ہے علاوہ ازیں حب و بغض کے ہزار عمل سفلی علوی طلسمات بدعلی سینہ دل کی بات بتا دینا۔ ہمزاد کا مطیع کرنا کیمیا کے نسخہ جات وغیرہ اس کتاب پر مبلغ پچیس روپیہ انعام ہے جو صاحب ایک عمل بھی غلط ثابت کر دیں وہ مبلغ پچیس روپیہ ہم سے وصول کریں ناپسند ہونے پر حلفیہ قیمت واپس ہوگی۔ قیمت مع محصول ایک دو روپیہ دس آنہ (۲/۱۰)۔

چند کتب ... مفتاح الغیب ... پیر خورد سال ... فسانہ دلفریب ... زہر عشق کامل ...

ایم ۔ بی۔ آر اینڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

حیرت انگیز چوہے دان

یہ عجیب و غریب چوہے دان امریکہ کی ایجاد ہے چوہے مارنے کا اس سے بہتر آلہ آجتک ایجاد نہیں ہوا۔ اسکا وزن بہت ہلکا ہے وہ چوہوں کی برابر ہوگا لیکن تعریف کی بات یہ ہے کہ ... چوہا اسکے اندر جاتا ہے ... چوہے دان فوراً الٹ کر ... باکل ویسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی شکاری نے شکار پکڑا ہو ... چوہے دان میں اسقدر جلد جلد پھنستے ہیں کہ ... روز ... خالی ہو جاتا ہے ... اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے ... چوہے دان کی قیمت ... محصول ڈاک ...

السید علی حسین سوداگر گھڑی و گھنٹہ بازار ... ہگیٹ ... آباد

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے ... آنے ... ششماہی پانچ روپیہ ہندوستان سے سالانہ ... روپیہ ششماہی تین روپیہ چار آنے ... فی پرچہ ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری ۔ چھٹی ۔ دسویں ۔ چودھویں ۔ اٹھارہویں ۔ بائیسویں ۔ چھبیسویں اور تیسویں تاریخ کو

اصلی آملہ ہیئر آئل

آملہ کے بازاری تیلوں سے بچنے کے لئے ہم نے تیل ایجاد کیا ہے آملہ کے تیلوں میں ... مٹی کا تیل کثرت سے ... ملا کر بیچتے ہیں جو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتا ہے اور دماغ ... یہ تیل دماغ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ بالوں کو ملائم اور مانند ریشم کے سیاہ اور بکھرا کرتا ہے ... عورت اور مرد دونوں کو یکساں فائدہ دیتا ہے ... فائدہ پہنچانے کی غرض سے قیمت صرف فی شیشی ... ایک روپیہ۔

بال اڑانے کا بیضہ عرق

یہ عرق نازک سے نازک مقام کے بال بلا کسی تکلیف کے صرف دو منٹ میں صاف کر دیتا ہے ...

شربت بادام خاص

مقوی دماغ ...

روغن مژدہ جوانی ...

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے

تو ذیل کے تحفے آزمائیے سب سے پہلے چہرے کو چھائیوں مہاسوں سے پاک و صاف کرکے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھ لو

پریجمال صابن (رجسٹرڈ)

جو اپنی پیاری رنگت اور مست کر دینے والی خوشبو سے چہرے و بدن کو نکھار کر خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ دھبے نہاسے فوراً کھو دیتا ہے حسن کو دوبالا کرکے رنگت نکھارتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ صابدانی ایک روپیہ

زنانہ سنگھار بکس (رجسٹرڈ)

اس دلفریب خوشنما بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پریجمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار آئل شیشی ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) عطر خوشبودار ایک شیشی ایک تولہ۔ ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ۔

پیرس پوڈر

جو نفیس ڈبوں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ مہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبیہ معہ گپھا ۱۴

طلاء لطف زندگی

یہ طلا مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت لذیذ ہے قوت باہ بیحد پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ۳ ماشہ عہ

حب کمرکس

ہماری عجیب و غریب کمر بل بڑھانے والی گولیاں واقعی کمرکس ثابت ہوئی ہیں لذت و رکاوٹ پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف اٹھاتے ہیں بارہ عدد ۱۲ ۔ المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

مفت!! سفید داغ مفت!!! مفت!

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بالکل آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کو خود اپنے مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا ۸ آنہ (۸) محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

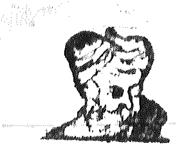
خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱/۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید ہری بامنداس جی کیمراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

خضاب

یہ ادنے چاند تارے کے ہیں افعال

جوان صورت جوان سیرت جوان سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا بھی بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیربوٹی ہیرتائیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ استعمال نہ کرو تو شرط لکھا ہے۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر ہیرتائل آفس نمبر ۸ پوسٹ کنٹی سمری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک اول نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کیفیت تمام ... میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ چار آنہ محصول ... علاوہ ...

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

زندگی اور دولت مفت

عروس زندگی نامی کتاب جو اپنا ثانی نہیں رکھتی ہے اور پڑھنے والے کو تندرستی۔ دولت۔ خوشحالی اور مسرت سے مالا مال کر دیتی ہے بالکل مفت طلب کر و۔

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

چہار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات کہکر کل تمام بدگمانیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین (جھوٹوں پر خدا کی لعنت) امید ہے کہ اس آیۃ قرآنی کو درمیان میں لانے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے عام جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح لغو گو تصور کرینگے اور میری حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا اسے حرف بحرف صحیح تصور کرینگے۔

لطف شباب کیا ہے؟

سفوف و طلاء

لطف شباب کے فوائد اس طلا سے نئی لاغری دور ہوکر ہمواری اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ سفوف سے بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہوکر رنگ نکھرتا ہے۔ غلط کاریوں یا کثرت جماع کی وجہ سے جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے۔ وہ تمام عوارض شرمناک حرکات سے پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعضا میں نئی روح پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسلئے ایسی کیفیت والے اشخاص منگائیں جن کے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت رعایتی للعہ محصول ۸ جواب طلب امور کیلئے ... کا ٹکٹ بھیجئے۔

الملتمس حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

ابوالاعلیٰ مودودی

مدیر مسئول محرر خصوصی

جلد ۳ | دہلی یوم شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۱۹۲۶ء سنہ عیسوی | نمبر ۳۵

ایام حج

تقریب واگی و فد خلافت

(از مولانا ابوالجلال صاحب ندوی)

حج کا زمانہ آگیا، حاجیوں کے قافلے کچھ جا چکے کچھ جا رہے ہیں، مدتوں کے بعد اجتماع حج کے موقع پر آج ہم وہ کام کر رہے ہیں جس کے لیے یہ چیز قائم کی گئی۔ ہماری طرف سے ... پھر برکت حاصل کی جائے۔

تعلیقات بخاری میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ دو جہاد ہیں ان میں سے ایک حج ہے شدوا الرحال فی الحج فانہ احد الجہادین۔ بخاری ہی میں حضور صلعم سے مروی ہے کہ بہترین جہاد حج ہے جو مقبول ہو افضل الجہاد حج مبرور۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں حج کا ذکر آیا ہے وہاں صراحتہً یا اشارۃً ...

[illegible]

یہ دعائے ابراہیم صرف مسلمانوں کے لیے مخصوص تھی مگر خدا سب کا رزاق ہے۔ اس نے فرمایا کہ قال ومن کفر فامتعہ قلیلا ...

[illegible]

کہ خدایا میری اولاد کو بھی! فرمایا کہ سب کو نہیں کیونکہ میرا عہد ظالموں کے لیے نہیں ہے۔

[illegible]

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ کلیجہ کی کمزوری، کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجیے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸/)

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہوجاتا ہے۔ سوزاک پرانا ہوجانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲/) محصول ڈاک چھ آنے (۶/)

ڈاکٹر ایس کے برمن جمیع نمبر ۸ الپوسٹ بکس نمبر ۵۵ کلکتہ

ایجنٹ ڈاکٹر ... دیر سنگھ چاندنی چوک دہلی

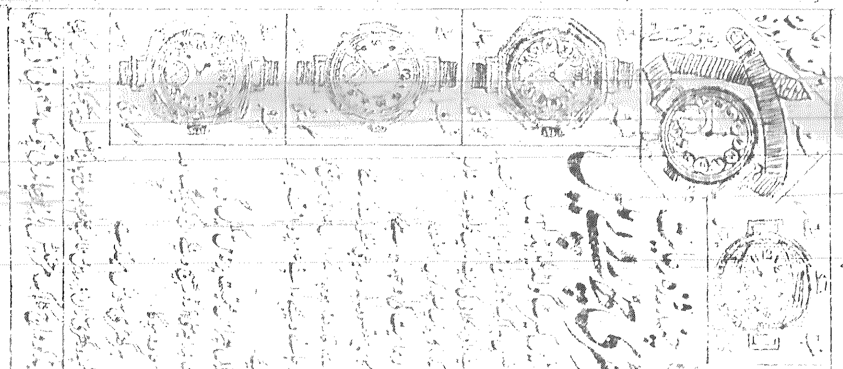

دونو جہان میں مزے اڑائیے

جہالت سے بچئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں بیوی ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھائیے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بڑے بڑے حرف جہاں پہنچا بیحد پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی ساتھی ہدیہ صرف ڈیڑھ روپیہ (عہ)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ مثل دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پڑھنے کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ ... مجلد ... بستہ کپڑا ... ہے۔

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی و نبی اردو ترجمہ فی جلد سات آنے (۷/)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب حسن و عشق میں عجیب مزے گھرداری میں عجیب طریق سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس کے نقص ... فی جلد ۸/

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلی گھر پا کر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں فی جلد نو آنے (۹/) مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتابیں بھی ملتی ہیں۔

پتہ

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

عربی قاعدہ جدید

[illegible]

پتہ محمد سکندر علی خان ... دار ... الکتابخانہ ...

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

[illegible]

خضاب ...

[illegible]

ناصر ...

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۲)

گزشتہ بحث سے ناظرین کرام کو اس حد تک معلوم ہو چکا کہ تاجدار دکن اور حکومت ہند کے اختلافات کی نوعیت کیا ہے۔ اب ہم انہیں بتلانا چاہتے ہیں کہ جن مسائل پر گزشتہ تین سال سے دونوں سلطنتوں کے درمیان نزاع برپا ہے ...

سود کی لعنت سے بچنے کی ایک تدبیر

مالوی جی کا نیا رنگ

اقتباسات

سویدا پر فرانسیسی قبضہ کی حقیقت

فرانسیسی ذرائع سے خبر آئی ہے کہ دروزیوں کے صدر مقام سویدا پر فرانسیسی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس مناسبت سے ہم قارئین کرام کو یہ یاد دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس قسم کا اختلال ۲۵ ستمبر کو بھی ہو گیا تھا۔ مگر فرانسیسی فوج وہاں پورے تین دن بھی نہ ٹھہرنے پائی ...

تخلیہ سویدا کے بعد کی کیفیت

حجازی وزارت تعلیم کا اعلان

موتمر قاہرہ کے نمائندے سلطان محمد جاسر مرحوم کا احتجاج

حجازی موتمر اسلامی میں مسلمانان روس کی شرکت

مکہ معظمہ میں مسلمانان جاوا کا اجتماع

مشرقیات

عالم اسلامی

ریف

امیر عبدالکریم کے اہل و عیال کی اسیری

طنجہ ۲۳ مئی۔ فرانسیسیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے امیر محمد بن عبدالکریم کے اہل و عیال کو اسیر کر لیا ہے۔

قبائل ریف کی وطن فروشی

پیرس ۲۳ مئی۔ فاس کی ایک پیغام مظہر ہے کہ آج فرانسیسیوں کے دوست دار قبائل نے مقام تارغوت [illegible] اور گرد کے مورچوں کو فتح کر لیا ہے۔

غازی عبدالکریم کا آخری اعلان

قائدین ریف کو دعوت سرفروشی

لندن ۲۳ مئی۔ اگرچہ ابھی تک اس افواہ کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ امیر غازی محمد بن عبدالکریم اسیر ہو گئے ہیں لیکن طنجہ کے ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ امیر موصوف نے ایک اعلان اون شیوخ و قائدین کے نام جاری کیا ہے جو ہنوز وفادار ہیں۔ اعلان میں یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ مجاہدین کے وسائل تقریباً ختم ہو چکے ہیں اسلئے جس صاحب کا جو جی چاہے کریں۔ ہر شخص آزاد ہے۔ اگر شوق جہاد ہے تو ابھی امیر کے دوش بدوش دادِ مردانگی دو ورنہ خواہ ہسپانویوں کے آگے ہاتھ جوڑو خواہ فرانسیسیوں کا طوق غلامی گردن میں ڈالو۔

فرانسیسی فوج پر مجاہدین ریف کے جوابی حملے

فاس ۲۳ مئی۔ فرانسیسی فوج نے گذشتہ شب تل [illegible] پر قبضہ کر لیا مگر مجاہدین ریف کے جوابی حملے کے باعث اسے سخت نقصان برداشت کرنا پڑا اور وہ بمشکل اپنے مقبوضات پر قائم رہ سکی۔

اب اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ غازی عبدالکریم کو شکست ہو گئی ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ جبل طارق پہنچے اور برطانوی جھنڈے کے نیچے پناہ لینے کی کوشش کریں۔

غازی عبدالکریم کا پراسرار انجام

فاس ۲۳ مئی۔ غازی عبدالکریم کے انجام کا حال ابھی تک ایک راز سربستہ ہے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ طنجہ چلے گئے ہیں اور چونکہ طنجہ غیر جانبدار علاقہ میں واقع ہے اس لئے وہ وہاں پر محفوظ ہیں۔ ایک اطلاع سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہیں فرانسیسیوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ دوسری اطلاعات مظہر ہیں کہ انہوں نے بعض ایسے قبائل کی حفاظت میں پناہ لی ہے جن سے ان کے تعلقات دوستانہ ہیں۔

ہسپانی وزیر اعظم کا پندار فتح

پیرس ۲۵ مئی۔ جنرل ڈی ریویرا نے اخبارات کے نمایندہ [illegible]

نے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مراکش کی بغاوت ہماری امید سے قبل ختم ہو گئی۔

موسیو اسٹیگ کے نام غازی عبدالکریم کا خط

مدافعت کا آخری مورچہ

پیرس ۲۵ مئی۔ فرانس کے ذمہ دار حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ غازی عبدالکریم نے ریذیڈنٹ جنرل موسیو اسٹیگ کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو فرانسیسی حکومت کے رحم پر چھوڑ رہے ہیں۔ عدہ میں جو صلح کی گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کی ناکامی کے بعد ۸ مئی کو فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں نے جو مشترکہ حملہ کیا تھا وہ غازی عبدالکریم کے سابق صدر مقام تارغوت [illegible] پر قبضہ کرنے کے بعد ختم ہوا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے قبائل نے ہتھیار ڈال دئے اور ریفی محاذ میں تین جگہ رخنے پڑ گئے۔ اسی دیول کا مقدمۃ الجیش فرانسیسی مراکشی سرحد سے گزر کر بحر روم کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ فرانسیسی ہسپانی افواج کے محاذ نے ریف کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ہے مگر اس کا امکان موجود ہے کہ ابھی غازی عبدالکریم کچھ عرصہ اور جبل عالم میں مدافعت کر سکیں۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے توپخانے اسلحہ اور سامان جنگ جمع کر لیا ہے جس سے آسانی کے ساتھ مدافعت کی جا سکے گی۔

فرانسیسی حملہ بدستور جاری رہیگا

پیرس ۲۵ مئی۔ وزارت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ غازی عبدالکریم نے موسیو اسٹیگ کو جو خط بھیجا ہے اس سے حملہ کو ملتوی کر دینے کا وجوب لازم نہیں آتا۔

مصر

مصر میں انتخاب کا جدید طریقہ

لندن ۲۱ مئی (با پیر کا خاص تار) ٹائمز کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ کل کا دن مصر کی آئینی تاریخ میں جدید انقلاب کا دن ہے یعنی کل انتخابات براہ راست ووٹ دینے سے شروع ہونگے اور ہر شخص کو رائے دہی کا حق حاصل ہوگا۔ یہ مصر میں سب سے پہلا موقع ہے۔ جماعت وفد کی اکثریت یقینی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رائے دہندگان اپنے جدید اختیارات سے کس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگرچہ کہیں کوئی فساد کا اندیشہ نہیں ہے لیکن حکام حفاظتی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

مصری پارلیمنٹ کے انتخابات

جماعت زغلول کی فتح عظیم

قاہرہ ۲۲ مئی۔ اتحادیوں کی جماعت کو انتخابات عامہ میں نہایت ہی ذلیل شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ ابھی تک صرف ۲۰ نشستوں کا نتیجہ شایع ہوا ہے اور ان سب پر جماعت زغلول کے امیدوار منتخب ہوئے۔ تیرہ حلقہائے انتخاب کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت زغلول کیلئے ۸ ہزار ووٹ آئے۔ اور مخالفین کو صرف تیرہ سو ووٹ ملے۔ ایک نشست کیلئے زغلولی امیدوار کے مقابلہ میں جماعت اتحاد کے ممتاز رکن عظمی پاشا کھڑے ہوئے جو وزیر جنگ بھی رہ چکے ہیں۔ زغلولی امیدوار کو ۶۲۵۰ ووٹ ملے اور وزیر صاحب کو صرف تین [illegible]

قاہرہ ۲۳ مئی۔ انتخابات عامہ کے جسقدر نتائج اب تک معلوم ہو چکے ہیں اور جن میں ۱۵ امیدوار بھی داخل ہیں جو بلا مقابلہ کامیاب ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) جماعت زغلول ۱۸۸ (۲) لبرل ۱۹ (۳) نیشنلسٹ ۲۲ (۴) انڈیپنڈنٹ ۵ (۵) اتحادی ۱

پہلی تین جماعتیں مخلوط ہو کر مشترکہ و متفقہ قوت قائم کرینگی اور ایک جماعت بن جائینگی۔ کل نشستیں ۲۱۴ ہیں۔

ٹرکی

ٹرکی میں مصطفےٰ کمال پاشا کی ہر دلعزیزی

ایک انگریز نامہ نگار کے حاسدانہ خیالات

لندن ۱۱ مئی (بذریعہ خاص تار) ولایتی اخبار "ڈیلی نیوز" کا ایک نامہ نگار جو حال ہی میں انگورہ کی سیر کر کے آیا ہے بیان کرتا ہے کہ آج کل تمام ملک ٹرکی میں ٹرکوں کے لئے یہ بات زبان زد خاص و عام ہے۔ مصطفےٰ کمال پاشا کو لوگ عام اور بے مثل ترکیہ خیال کرتے ہیں۔ اور ان کی پوجا کی جاتی ہے [illegible] پرستش کے درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ صدہا آدمی دور دراز سے [illegible] چھوٹے چھوٹے تحائف لیکر غازی موصوف کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

کمال پاشا یقیناً بڑا ظالم شخص ہے۔ اس نے رسم و رواج اور ذاتی خوبیوں کو طاق میں رکھ دیا ہے اور ظلم کھلا پارلیمنٹ سے لا پرواہی دکھلاتا ہے۔ اس شخص کے دماغ میں اسقدر انانیت بھری ہوئی ہے جسقدر سائینز و موسولینی کے اور وہ ان مذکورہ کے ہی نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ [illegible] ان کے دونوں میں [illegible] عدالت استقلال [illegible] فرق صرف اسقدر ہے کہ [illegible] ہزاروں کی جان لیتی ہے اور عدالت استقلال صرف دس بیس کا خون پیتی ہے۔ بہرحال مصطفےٰ کمال قتل ہونے کے خوف سے قسطنطنیہ نہیں آتا ہے۔

ٹرکی و برطانیہ میں [illegible]

ٹرکی ۲۵ مئی۔ [illegible] سے معلوم انگریزی ٹرکی گفت و شنید ابھی تک قابل اطمینان طریقہ سے جاری ہے۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی حکومت سے حتمی معاہدہ ہو جائے گا۔ باہمی تصفیہ کے راستہ میں اب بہت سی دقتیں دور ہو گئی ہیں مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کیا برآمد ہوگا۔

بلاد عرب

جبل دروز میں سکون

پیرس ۱۹ مئی۔ بیروت سے [illegible] ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ملک شام میں عام طور پر امن ہوتا جاتا ہے جبل دروز کے شمالی مغربی علاقہ میں باغیوں کی سرکوبی ہو چکی ہے جنوبی مشرقی کی بھی بہت جلد ہو جائے گی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اب جبل لبنان میں کاروبار حسب معمول ہے۔

شام میں فرانس کا بیدام فریب

پیرس ۲۳ مئی۔ بیروت کا ایک پیغام ظاہر ہے کہ موسیو دی ژو ونیل نے جبل لبنان میں ایک جدید جمہوریت کے وجود کا اعلان کیا جس کے لئے معمولی مراسم کے بعد دعائیں مانگی گئیں۔

افغانستان

اعلیٰ حضرت امیر افغانستان کی سرگرمیاں

امیر صاحب کے قتل کی غلط افواہ

ہمعصر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی ۲۰ مئی کو اطلاع دیتا ہے

کہ آجکل امیر افغانستان جلال آباد میں ہیں جہاں اعلیحضرت نے ۲۵ اپریل کو نزول اجلال فرمایا تھا۔ امیر غازی لوگوں سے ملاقاتیں کرنے مقامی سرکاری کام کی جانچ کرنے اور علاقہ کے عام مسائل کے مطالعہ میں بخاطر مصروف ہیں۔

کابل میں اس بات کی بہت سی جھوٹی افواہیں اڑائی گئی تھیں کہ کسی مردود نے امیر غازی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ لیکن ان افواہوں کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی کابل سے شمال میں چند مفسدہ پردازوں نے گڑبڑ مچائی تھی لیکن وہاں کے گورنر نے ان باغیوں کی فولادی ڈنڈے سے کمر توڑ ڈالی۔ بہت سے آدمی گرفتار ہوئے اور ۱۴ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

چند روز خوب بارش ہوئی اور ٹھنڈ رہی لیکن اب گرمی اپنا سکہ جمانے لگی ہے۔

ہندوستان

پٹنہ میں انجمن محافظت اسلام کا جلسہ

پنڈت مالوی کی تقریر

پٹنہ ۲۵ مئی۔ ۲۳ مئی کو سرعلی امام کی اسکیم کے مطابق جمعیۃ محافظت اسلام قائم کرنے کیلئے مسلمانان بہار کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس موقع پر پنڈت مدن موہن مالویہ نے سرعلی امام اور مسٹر حسن امام کی درخواست پر دو ہزار مسلمانوں کے مجمع میں ہندو مسلم اتحاد اور شدھی کے متعلق تقریر کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

پنڈت جی نے فرمایا کہ ایک قوم دوسری قوم کے خیال کو اپنے دماغ سے نہیں نکال سکتی ہے۔ فرقہ وار فسادات سب کے لئے باعث شرم ہیں ایک دوسرے کے قصور دل سے بھلا دیں اور بھول جائیں۔ گذشتہ زمانہ میں دونوں قوموں کے درمیان نہایت بہتر تعلقات تھے اس کے بعد گاندھی جی کی مساعی نے انہیں اور بھی استوار کر دیا مگر مالابار اور ملتان کے واقعات نے حالات بدل دئے۔ میں نے ملتان میں محسوس کیا کہ ہندو اپنی مدافعت کے لئے کس قدر کمزور ہیں۔ اس کے بعد اجمیر، سہارنپور اور آگرہ کے واقعات رونما ہوئے۔ اجمیر میں ساری مصیبت کا باعث وہ فتویٰ تھا جو شایع کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ہندوؤں میں خودداری کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے اپنی مدافعت کے لئے سنگھٹن اور مہابیر دل قائم کئے۔

پنڈت جی نے گائے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جو گائے کو ماں کہتے ہیں تو اس کا مقصد کسی کے جذبات کو صدمہ پہنچانا نہیں بلکہ اس کے مفید ہونے کا اظہار کرنا ہے۔ گائے ہم سب کو دودھ دیتی ہے اسلئے ہمارے واسطے مثل ماں کے ہے۔ اگرچہ ہندوؤں کے لئے شاستروں میں گائے کی حفاظت کرنے کی ہدایت ہے۔ مگر اس کی خاطر کسی آدمی کو مار ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی حماقت، غلطی اور سخت خطرناک بات ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندو اور مسلمان دونوں طاقتور اور مضبوط بنجائیں۔ مساجد کے سامنے باجہ کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ جھگڑا بڑا نہیں ہے بلکہ تنہا ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ مساجد کے باہر باجہ یا کسی دوسری چیز کا خیال نہ کریں اور اپنے ہندو بھائیوں کو باجہ بجانے کی اجازت دیدیں جو ان کی عبادت کا ایک حصہ ہے۔ اگر مسلمانوں نے یہ کیا تو ہندو مسلم اتحاد قائم ہو جائے گا۔ قصبات اور گنجڑے۔ دونوں قوموں کی نیچ ذاتیں ایک کبھی آپس میں نہیں لڑتے تھے مگر تعلیم یافتہ لوگوں نے ان کے دماغوں میں شورش پیدا کر کے انہیں لڑا دیا اب دونوں قوموں کے تعلیم یافتہ آدمیوں ہی کا یہ فرض ہے کہ جب انہوں نے لڑایا تھا تو اب اس لڑائی کو ختم کرائیں۔

شدھی کے متعلق پنڈت جی نے فرمایا کہ جب عیسائی اور مسلمان سب تبلیغ کو اپنا فرض سمجھتے ہیں تو ہندو کو یوں روکا جاتا ہے۔ شدھی کی تحریک ملکانوں کو شدھ کرنے کے لئے جاری کی گئی تھی جو بالکل ہندوؤں کی طرح رہتے تھے۔ اور یہ ہندوؤں کا حق تھا۔

تقریر ڈھائی گھنٹہ جاری رہی۔ مسٹر عزیز نے جن کی عمارت میں جلسہ ہوا تھا پنڈت جی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آج تاریخ میں ایک نیا واقعہ ہوا ہے مسلمانوں نے شدھی اور سنگھٹن کو بجا اور درست تسلیم کر لیا ہے اور مالوی جی نے ہندوؤں کی طرف سے خود مسلمانوں سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اپنا علیحدہ ایک نظام بنائیں جیسا کہ ہم آج کل بنا رہے ہیں۔

مسلمانان کلکتہ کا ایک جلسہ

مسٹر شہید سہروردی پر اظہار اعتماد

کلکتہ ۲۴ مئی۔ ۲۰ مئی کو ۵ ذکریا اسٹریٹ میں ایک جلسہ منعقد ہوا مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں:-

(۱) کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان محصول گذاروں کی مرکزی جمعیۃ کا یہ جلسہ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی نائب میئر کی ان خدمات کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور ممنونیت کا اظہار کرتا ہے۔ جو موصوف نے کلکتہ کے گذشتہ ہندو مسلم فسادات کے سلسلہ میں انجام دی ہیں۔

(۲) کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان محصول گذاروں کی مرکزی جمعیۃ کا یہ جلسہ مسٹر ایچ ایس سہروردی نائب میئر کلکتہ کارپوریشن پر کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور کارپوریشن کے ان ہندو ارکان کے طرز عمل کو قابل ملامت سمجھتا ہے جو انہوں نے نائب میئر سے استعفےٰ طلب کرنے کے متعلق اختیار کیا ہے۔

(۳) اس جلسہ کی رائے میں مذکورہ بالا مطالبہ کی محرک مسلمانوں کے خلاف ہندو ارکان کی عداوت ہے جس کے معنیٰ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے کہ ہندو ارکان مسلمانوں کی قلت کے خلاف اپنی اکثریت کو استعمال کر کے ایک مسلمان کو کارپوریشن سے علیحدہ کرنا چاہتا ہوں جو نہایت خوبی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دیتا رہا ہے۔ (الجمعیۃ کے نام خاص تار)

بنگال کانفرنس میں اضطراب

صدر اور نمایندوں میں شدید اختلاف رونما ہو گیا

کلکتہ ۲۴ مئی۔ کرشنا نگر میں پراونشل کانفرنس کے افتتاحی جلسہ میں جب جناب صدر مسٹر جے۔ این سا سمال اپنے خطبہ کے دوران میں یہ کہہ رہے تھے کہ تحریف اور مذہبیت سے ہندوستان کو آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسوقت ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا۔ باوجود اس کے کہ انہوں نے بار بار یہ شرط پیش کی کہ اگر ڈیلیگیٹوں کو ان کے خطبہ کے اس حصہ پر اعتراض ہو تو وہ اسے حذف کر دینگے لوگوں نے چاروں طرف سے ان پر اعتراضات کی اس قدر بارش کی کہ وہ کرسی صدارت کو خالی کرنے اور جلسہ کو چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے۔ اگرچہ آخر میں مسٹر سین گپتا [illegible] کا ساحتیں پر اچھا اثر پڑا۔ اور خطبہ مسٹر ساسمال کا بحیثیت صدر کے دوبارہ خیر مقدم کو تیار ہوا مگر دوسرے روز مجلس مضامین میں اسوقت پھر دشواری پیدا ہوئی جب ایک رکن نے خطبہ صدارت کے ایک دوسرے حصہ پر اعتراض کیا جس میں مسلمانوں [illegible] کے طریق [illegible] کی گئی تھی جس وقت اس موضوع پر بحث ہو رہی تھی تو مسٹر ساسمال نے کہا کہ اس تمام گفتگو کے یہ معنی ہیں کہ آپ لوگوں کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے اسلئے میں انکا یہ خطبہ بحیثیت کانفرنس کی صدارت سے مستعفی ہوتا ہوں۔ آپ لوگ کوئی دوسرا صدر منتخب کر لیں اور اپنے کام کو جاری رکھیں۔

ورتمان جیون کے خلاف مسلمانان جالندھر کی آواز

حکومت سے ضبطی کا پرزور مطالبہ

۲۴ مئی۔ یوسف علی صاحب سکریٹری انجمن اتحاد اسلام جالندھر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مسلمانان جالندھر کے ایک عظیم الشان جلسہ میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) مسلمانان جالندھر کا یہ جلسہ ہز اکسلنسی گورنر صوبہ متحدہ سے ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہے کہ وہ کالی چرن ایڈیٹر اخبار آریہ مسافر آگرہ کی نہایت ناپاک اور دل آزار کتاب ورتمان جیون کے ضبط کئے جانے کا حکم فوراً صادر فرمائیں۔ اور ان سے انتظار کرتا ہے کہ مجرم کے لئے ایسی مناسب سزا تجویز

کریں جس کا کہ وہ مستحق ہے۔ ورنہ تمام مسلمان پبلک اپنے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملوں کو دیکھ کر مشتعل ہو جائے گی اور بے قاعدہ طور پر خود انتقام لینے کے جذبہ سے متاثر ہوگی۔

(۲) مندرجہ بالا تجویز کی نقول وایسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس جالندھر کی خدمت میں روانہ کر دی جائیں۔

(۳) یہ نقول الجمعیۃ۔ ہندو مسلم اوٹ لک۔ سیاست اور دبدبہ اسکو بھی بھیجدی جائیں۔

ہندو مسلمانوں سے مسٹر غزنوی کا اپیل

باجے اور گائے کے متعلق تفاہم کی صورت

کلکتہ ۵ مئی۔ مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق ایک بیان کے دوران میں مسٹر اے کے غزنوی نے لکھا ہے کہ مسٹر سی آر داس کو بنگالی نے نہایت دور اندیشی کے ساتھ اس حقیقت کو پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ ہندوستان کی ترقی کے راستے میں ہندو مسلم اتحاد کا فقدان سب سے بڑی رکاوٹ ہے اسی وجہ سے انہوں نے اپنی قوم سے میثاق بنگال کی منظوری حاصل کی تھی اس میثاق میں وہ شرط جس پر سب سے کم مباحثہ کیا گیا تھا یہ تھی کہ مساجد کے سامنے گذرتے ہوئے باجہ نہ بجایا جائے۔ یہ کوئی رعایت نہ تھی بلکہ یہ ایک شرط تھی جس کی رو سے حالات کو بدستور قائم رکھنے اور ایک پرانے رواج کو نہ بدلنے کا معاہدہ کیا گیا تھا۔ کیونکہ ہندو ہمیشہ مسجد کو خدا کا گھر سمجھتے رہے تھے۔ اور اس کی عزت کرتے رہے تھے۔ اس میثاق میں بھی ابھی تبدیلی کی گئی ہے۔ اس لئے میں پھر اپنے اہل وطن سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھیں۔ کیونکہ عیدالضحیٰ قریب آ رہی ہے اس لئے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے انکی عبادت گاہوں کے سامنے گایوں کی قربانی نہ کریں۔ اور ہندوؤں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی مساجد کے سامنے باجہ بجانے کا سوال اٹھا کے وجہ جھگڑا نہ پیدا کریں۔ کیونکہ نہ صرف بنگال میں بلکہ تمام ہندوستان میں مساجد کے سامنے باجہ بجانا کبھی بھی رواج کے مطابق نہیں رہا ہے۔

جدہ سے مسٹر شعیب قریشی کا تار

وفود حجاز خیریت سے پہنچ گئے

بمبئی ۲۷ مئی۔ سنٹرل خلافت کمیٹی سے بذریعہ تار اطلاع آئی ہے۔ مسٹر شعیب قریشی سکریٹری وفد خلافت کا جدہ سے تار موصول ہوا ہے کہ ۲۵ مئی کو ہم لوگ خیریت سے جدہ پہنچ گئے۔ راستہ میں صرف دو ملکیوں کا انتقال ہوا۔ باقی سب خیریت سے ہیں۔ ہم لوگ کل مکہ کے ذریعہ مکہ روانہ ہونگے۔

دار الحکومت

دہلی میں قیام امن کی کوشش

حکام کی انتظامی سرگرمیاں

دہلی ۲۴ مئی۔ مسٹر اے۔ ایچ لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے حکیم محمد اسحاق صاحب (ایڈیٹر "مبلغ") حافظ سید عزیز حسن صاحب نقشبندی بقائی ایڈیٹر "پیشوا"۔ مولوی مشتاق احمد صاحب۔ پنڈت پربھودت مصنف "اسلام مت کا پول" دیش بندھو گپتا ایڈیٹر "تیج" کے خلاف دفعہ ۱۰۸ کے مطابق نوٹس جاری کر دیا ہے کہ ان سے ایک ایک ہزار روپیہ کے مچلکے اور پانچ پانچ سو کی دو ضمانتیں کیوں نہ طلب کی جائیں۔

ایڈیٹر تیج کے لئے جن مضامین کی اشاعت قابل اعتراض قرار دی گئی ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

"کلکتہ کا خونی فساد" "ہندوؤں کے بائیکاٹ کی تحریک رنگ"

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اہل دہلی کا شکریہ اور میری درخواست

جمعیۃ خلافت کے اجلاس خصوصی منعقدہ دہلی کی شرکت سے واپسی کے بعد ارادہ تھا کہ اپنے مشاہدات کو لفظی لباس میں برادران ملت کے سامنے پیش کر کے اپنے دلی جذبات کا اظہار فی الفور کروں لیکن بعض دنیاوی مکاروہات نے توقف کے ساتھ اس مدعا کو حاصل کرنے پر مجبور کیا۔

بہر حال اگر یہ واقعہ ہے کہ توقف اور تعویق سے خلوص اور حقیقت میں کسی قسم کی کدورت نہیں پیدا ہوسکتی تو مجھکو افسوس نہ ہونا چاہیے۔ جس چیز نے مقناطیسی اثر کے ساتھ اپنی طرف میری توجہ کو جذب کیا وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی جد وجہد اور خدا اور اس کے رسول کے لیے ایثار کی ہمہ وقت آمادگی تھی اس عام ذہن و سرد جوشی کے زمانہ میں ان کی سعی و نشاط مساعی اور تحسین انصار اللہ کا نمونہ بننے کی کامیاب اور پر خلوص کوشش نے ہر اہل نظر کے دل میں جوش اور امید کی لہر دوڑا دی اور قرون اولی کے حقیقی مسلمانوں اور ایمان والوں کی یاد کو تازہ کر دیا۔ اہل دہلی اس منعقد رہتی پر جتنا ناز کریں بجا ہے [illegible] میں مقیم تھا میری جماعت کی میزبانی جن خدا کے منظم المسلمین خاص بندوں نے اپنے ذمہ لی تھی ان کی تعریف اگر ان کے استحقاق کے موافق کیجائے تو ایک دفتر چاہیے اسلام کی خصوصیات میں ایک تواضع بھی ہے جس پر اگر غائر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اخلاقی اور دینی حیثیت سے ایک عجیب عظمت کا گہوارہ ہے۔ میرے میزبانوں نے اس خاص وصف میں جس کمال کا اظہار کیا وہ ان کے اسلامی کیرکٹر کو کامل طور پر روشنی میں لا رہا تھا۔ رضا کاران کی مستعدی اور جوش اور سب سے زیادہ ان کا قابل ستائش ڈسپلن (نظم) سرد دلوں کو گرمانے کے لیے کافی تھا جن افراد قوم کے کیرکٹر میں تواضع، خلق، ایثار، علم جیسے عناصر پیدا طور پر بافتہ ہوں ان کے لیے کچھ توقع نہیں کی جا سکتی۔

[illegible]

آخر میں مولانا محمد علی ... جمعیت علماء ہند ... ہندوستان ... [illegible]

... میں اس کے لیے اس خلافت کانفرنس اور کی آزادی کی ذمہ داریوں میں ... خلافت کانفرنس کا اجلاس ... اپیل کی ... [illegible]

[illegible]

ہاں ہے۔ مگر یہ دیکھنا ہے کہ تم کس درجہ ثبات اور استقلال کیساتھ اقتضا ہے اور کون لوگ ہیں جو سابقون الاولون کا مصداق بنتا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ دہلی مرکز بنے اور کام کو کامیابی کے ساتھ انجام دے۔ میں جان چکا ہوں کہ اہل دہلی میں اس کی قابلیت ہے۔ پس میں ان کو مخاطب کر کے عرض کرتا ہوں کہ "اے اہل دہلی" اسلام نے تم میں رہبری اور پیش قدمی کی قابلیت دی ہے۔ اور تم نے اس کا ثبوت گذشتہ اجلاس خلافت میں منتظمانہ حیثیت سے دیا ہے۔ پس تم خدا کے واسطے میدان عمل میں اول گامزن ہو۔ اور مسلمانوں کی امامت کرو۔ جو کام خلافت نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس کی گرمجوشی اور خلوص کے ساتھ اپناؤ اور ایسی ابتدا جو تدریجی ترقی کے ساتھ انتہا تک پہنچے۔

میں تمہارے انتظامات، تمہاری جد وجہد، تمہاری قربانی کی داد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدمت قومی میں تم صف اولین میں رہو۔ اور نہ صرف دار مجھ جیسے تلامذہ حاصل کرو بلکہ بارگاہ الٰہی سے اجر کا وعدہ حاصل کرو۔

اس عریضہ کو میں ختم نہ کرنے پایا تھا کہ میری والدہ مکرمہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آپ بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ مرحومہ ایمان سے ہمراہ اول رکھنی تھیں۔

خادم قوم

عبد اللطیف ممبر مرکزی خلافت کمیٹی۔

صدر خلافت و کانگریس کمیٹی بجنور

وچتر جیون کے خلاف مسلمانان لائلپور کا اظہار نفرت

کالی چرن ایڈیٹر آریہ مسافر کی تصنیف وچتر جیون کے اقتباسات مختلف اخبارات میں نکلنے اور لائلپور مسلم پبلک کی نظر اور کانوں سے گذرنے ہیں جن سے مسلمانوں کے دل سخت مجروح ہوئے بالآخر مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء کو بعد نماز جمعہ ایک بڑا بھاری جلسہ جامع مسجد جدید میں ہوا جس میں ہر ایک فرقہ کے مسلمان شامل ہوئے۔ مولوی محمد یونس صاحب نے ایک مختصر لیکن نہایت پر تاثیر تقریر میں لوگوں کو پرامن طریق پر دین مبین کی حفاظت کرنے کی تلقین کی اور اتفاقی طور بجانے سے قرار پایا کہ:-

مسلمانان لائلپور کا یہ عام جلسہ کالی چرن ایڈیٹر آریہ مسافر آگرہ کی اس حرکت کو کہ اس نے اپنی تصنیف وچتر جیون میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نہایت ہتک آمیز اور بے ہودہ اور شرمناک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور جس سے ہر ایک مسلم فرقہ کے مذہبی جذبات کو سخت ترین صدمہ پہنچا ہے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

[illegible] منافرت پر آگرہ کی [illegible] گورنمنٹ [illegible] فوراً ضبط [illegible] کارروائی کی جاوے۔

اس کارروائی کی ایک ایک نقل بزبان انگریزی بخدمت [illegible]

دس امیدواروں کی ضرورت ہے

گورنمنٹ محکمہ جات ریلوے و ٹیلیگراف کے متعلق حیرت انگیز تیاری مفت خوراک و رہائش کا انتظام تعلیم کتابیں و اسٹیشنری مفت ملیگی کرایہ ریل بھی دیا جاویگا۔ قواعد داخلہ چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ڈائریکٹر انڈیا سروس بورڈ دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے

تو ذیل کے تحفے آزمائیے سب سے پہلے چہرے کو جائیوں مہاسوں سے پاک و صاف کر کے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھ لو

پریمجال صابن

ہرا پنی بہاری رنگت اور دست کرویئے عالی خوشبو سے چہرے و بدن کو نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ و دھبے نہاسے فوراً کھو دیتا ہے حسن کو دوبالا کر کے رنگت نکھارتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ سامان ابتدائی ایک روپیہ

زنانہ سنگھار بکس

اس دہلی کے خوشنما بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لیے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پریمجال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار کی شیشی ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبودار مستی شیشی ایک تولہ۔ ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ۔

پیرس پوڈر

جو نفیس ڈبوں میں پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ آفتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ڈبیہ معہ پھاہا ۱۴ر

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت مجرب و قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ۳ ماشہ ۱۲ر

حب کمرکس

ہماری عجیب و غریب کس بل بڑھانے والی گولیاں واقعی کمرکس ثابت ہوئی ہیں لذت و سرور پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف اٹھایئے بارہ عدد ۱۲ر

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دوا خانہ نور تن دہلی

بندوق کی متوالی آنکھ

مادہ پرستوں و مرتدوں کے دل پر نشانے

آریہ سماج کی خوفناک سازش۔ مادہ پرستوں کا الحاد پیشوا اول کی خود پرستی اور خدا فراموشی سے مسلمان عاجز اور پریشان ہیں۔ جو لوگ حقیقی پیشوا سچے رہنما اور مرشد کی تلاش میں ہیں ان کو خبر کر دو کہ دہلی کا رسالہ پیشوا پہنچا جو ہر مہینہ ایمان و عرفان کی آندھیاں لیکر آتا ہے اور نئی تہذیب کے عقائد اور تمدن اور خود پرستی اور الحاد و ارتداد کو گھاس کے تنکوں کی طرح اڑا کر لے جاتا ہے۔ اسکی دلیرانہ نکتہ چینی سے پیشواؤں کے کیمپ میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ اسکے دندان شکن جوابات سے آریہ سماجی قلعہ میں زلزلہ آگیا ہے۔ وہ ہر مہینہ حقیقی رہنمایان ملت (علماء و مشائخ اور سیاسی لیڈر) کی عزت کے تحفظ اور جھوٹے بے ایمان خود غرض، خدا فراموش، خود پرست پیشوایان قوم کے مکر و فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہے۔ اس میں علمی، تبلیغی، اصلاحی مضامین کا مکمل ذخیرہ ہوتا ہے۔ اچھی لکھائی، اچھی چھپائی سفید کاغذ بڑی تقطیع کے ۴۸ صفحے اور قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ۔

نمونہ مفت منگا کر دیکھئے۔ پھر پسند کیجیے۔ بعد میں خریدیئے

المشتہر

سید حسن انیس منیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان۔ دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے آپ کا بھی بال پکنے لگے ہے اگر وہ ہماری دوا سے [illegible] نکلا تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام فی شیشی سات روپیہ سولہ آنے [illegible]

منیجر ہیر بابرنا آئل مہر پوسٹ سنی سمری ضلع دربھنگہ

خضاب

یہ اڑنے چاند تارے کے ہیں افعال

جوان عورت جوان پیر جوان سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

زندگی اور دولت مفت

معروف زندگی نامی کتاب جو اپنا ثانی نہیں رکھتی ہے اور پڑھنے والے کو تندرستی دولت خوشدلی اور مسرت سے مالا مال کر دیتی ہے بالکل مفت طلب کر دو

منیجر کارخانہ غذائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بوقت تمام [illegible] میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ:- (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہیے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش اور خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایک ماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایک ماہ کے [illegible] فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایک سال کیلئے [illegible] فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ (۵) بیان کے مطابق طبع ہونیوالے اشتہارات کی اجرت موجودہ نرخ نامہ سے [illegible] فیصدی زائد لی جائیگی۔ (۶) اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہیے۔ (۷) اجرت فی سطر ریڈنگ میٹر ۴ر آخری صفحہ پر ۳ر (۸) ایسا کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا جس میں تصویر ہوگی (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

دونو جہان میں مزے اڑائیے

عبادت کیجیے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے میاں بیوی ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلیے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھائیے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید باترجمہ نہایت بڑے حروف میں چھپا ہے بچے پسند کرتے ہیں کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی ہے قیمت ہدیہ صرف دو روپیہ (۲)

زنانہ بستہ کہا ہے

یہ مجموعہ دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوتی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عہ) مجلد [illegible]

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

سعد در دعا کبیر و اسمائے الٰہی عربی اور دو ترجمہ [illegible] (۶ر)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب حسن و عشق میں عجیب طرز سے گھرداری کو اس عجیب طریق سے یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے کا نقش اٹھا سکے۔ قیمت فی جلد [illegible]

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور اکیلا گھر پا کر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو بہکانا پھر بیوہ عورت کے سوال و جواب قابل دید ہیں فی جلد نو آنہ (۹ر) مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتابیں بھی ملتی ہیں۔

پتہ:-

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

خضاب رومی

یہ خضاب خاص استنبول سے منگوایا گیا ہے۔ پیتل کے چینی کے ڈبے ہیں۔ وقت استعمال گرم یا سرد پانی میں گھول کر بالوں پر لگا دیں پندرہ منٹ میں خشک ہونے کے بعد گرم یا سرد پانی سے دھو لیں بفضلہ تعالیٰ بال نرم اور قدرتی رنگ پر سیاہ ہو جائیں گے داغ دھبے بدبو سے پاک ہے۔ ایک ڈبہ ۳ ماہ کافی ہوگا۔ قیمت مع مصارف تین روپے آٹھ آنے (صہ)

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی

تجار الکتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵

بمبئی نمبر ۹

عربی قاعدہ جدید

یا احسن القواعد ۳ر پانچ عدد ۸ر تاجروں کے لیے خاص رعایت

پتہ:- محمد سکندر علی عفی عنہ بمقام ترارسائی ڈاکخانہ کاکور ضلع سلہٹ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارھویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں تاریخ

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے

ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

جلد ۳ | دہلی یوم چہارشنبہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری۔ مطابق ۲ جون ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۶

امام حج

[illegible]

اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو یہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔ (بقرہ)

[illegible]

(حج)

تجارت اور ثواب

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر میں ایسے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو کمیشن پر اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں۔ بیکاروں کے لئے یہ ایک مفید مشغلہ ہے اور تجارتی کاروبار کرنے والوں یا کمپنیوں اور انجمنوں کے سفیروں کے لئے یہ ایک مزید فائدہ کی صورت ہے۔ اسمیں مالی فائدہ الگ ہے اور پیغام حق کی اشاعت کا ثواب الگ۔ گویا ہم خرما و ہم ثواب۔

اگر آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آج ہی دفتر الجمعیۃ کو خط لکھکر باقاعدہ ایجنٹ بنجایئے۔ کمیشن معقول دیا جائیگا۔ (منیجر)

کلکتے کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ کلیجہ کی کمزوری، کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خوشی سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸ر)۔

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا گل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہوجاتا ہے۔ سوزاک پرانا ہوجانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہوکر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) محصول ڈاک چھ آنے (۶ر)۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر بودہ ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

مفت!! مفت!! مفت!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)۔ برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

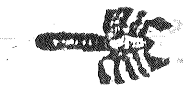

بچھو کی دوا

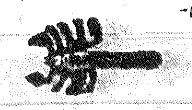

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر)۔ چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

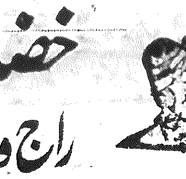

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)۔

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا لینے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگاکر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان لاجواب۔ عبارت شستہ۔ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ [illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامۂ حجاز

[illegible] قیمت مع محصول [illegible]

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر [illegible] قیمت مع محصول [illegible]

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ [illegible] جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی مکتبوں کے نصاب میں داخل ہے۔ [illegible]

منیجر کتب خانہ رحمۃ للعالمین [illegible]

مجاز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات کہہ کر اپنی تمام بدگمانیوں کو دور کردینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟

سفوف طلاء

لطف شباب کے فوائد [illegible]

المشتہر

حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

حیرت انگیز چوہے دان

یہ عجیب و غریب چوہے دان امریکہ کی ایجاد ہے۔ چوہے مارنے کا اس سے بہتر آلہ آجتک ایجاد نہیں ہوا۔ اسکا وزن مشکل سے دو چھٹانک کی برابر ہوگا لیکن تعریف کی بات یہ ہے کہ موٹے سے موٹا اور طاقتور سے طاقتور چوہا نہایت آسانی سے اسکا شکار ہوجاتا ہے۔ آپ چوہے دان لگاکر رکھدیجئے۔ چوہا جب آکر روٹی کے ٹکڑے کو پکڑے گا تو چوہے دان فوراً الٹ کر اسکی گردن دبوچ لیگا۔ جسوقت چوہا پھنستا ہے تو عجیب تماشہ دیکھنے میں آتا ہے بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی شکاری نے شکار پکڑا ہو۔ چوہے اس چوہے دان سے اسقدر جلد جلد پھنستے ہیں کہ دو تین ہی روز میں گھر چوہوں سے خالی ہوجاتا ہے۔ فی الحال اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ جب کچھ چوہے دان فروخت ہوجائیں گے تو قیمت بڑھا دی جائے گی۔ ایک چوہے دان کی قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] ہمارا پتہ:۔

الیس علی حسین سوداگر گھڑی وگھنٹہ بازار امرہہ گیٹ مرادآباد

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلی مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

ملی مودودی

نمبر ۳۶ | دہلی یوم چہار شنبہ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری - مطابق ۲ جون سنہ ۱۹۲۶ء | جلد ۳

ایام حج

تقریب وانگی فوخلافت

(از مولانا ابو الجلال صاحب ندوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس آیت میں سب سے پہلی غرض فرضیت حج کی یہی بتائی گئی ہے کہ لیشھدوا منافع لھم (لوگ اپنے منافع حاصل کریں۔) آنحضرت صلعم نے جب حج فرمایا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی چاہی تو پہلے آیت تلاوت کی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ پھر فرمایا کہ جس جگہ کا خدا نے ذکر پہلے کیا ہے وہیں سے ابتدا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں کسی چیز کے ذکر کا مقدم ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔

ان آیات کو باہم ملا کر غور کرو۔ دنیا میں سب سے پہلے حج کی حقیقت یہ تھی کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا۔ وہ امتحان میں کامیاب اترے۔ اس لیے خدا نے ان کو امامت سپرد کی۔ اور ان کے مرکز کو مثابۃ للناس لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ قرار دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اعلان کریں کہ دنیا بھر کے نیکوکار اس مرکز امامت میں آکر اپنے امام سے ملیں۔ دوسرے منفعت کی باتوں پر غور کریں لیشھدوا منافع لھم اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خدا کی عبادت بھی کریں۔

خداوند عالم نے حج کے ذکر کے ساتھ مسجد حرام کے لیے یہ بھی فرمایا ہے

جعلناہ للناس سواء العاکف فیہ والباد — ہم نے اسے سب لوگوں کے لیے بنایا ہے وہاں کا مقیم اور باہر سے آنیوالے سب برابر ہیں۔

کیونکہ کعبہ مکرمہ صرف عرب کا یا کسی ایک نسل کا مرکز امامت نہیں بلکہ تمام دنیا کے امام کا مرکز ہے۔ البتہ جو لوگ طواف، اعتکاف، رکوع سجود، وغیرہ ضروریات اسلام سے منکر ہیں ان سے اس گھر کو پاک رکھنا چاہیے۔

حج اور جہاد دونوں کا مقصد ایک ہی ہے یعنی بدی اور گناہ کا استیصال اور نیکی اور ثواب کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ مگر جہاد ایک تخریبی عمل ہے۔ اور حج تعمیری کام ہے۔

حج کی حقیقت اور اصلی غرض صرف یہ ہے کہ سال میں ایک مرتبہ تمام دنیا کے نیکوکار بندے خدا کے گھر میں آئیں اور

اپنے برے بھلے پر غور کریں اپنے امام کے احکام کو سنیں اور سالانہ اس کی شریعت کے احکام ان کے سامنے پیش ہوں، اور وہ ان پر عمل کریں۔ حج میں جو کلام اور عبادتیں انجام دی جاتی ہیں وہ در حقیقت خدا کی مہربانیوں کے حصول کا... لیکن حج کا اصلی مقصد تمام دنیا کے مسلمانوں کو یکجا ہو کر اپنے مشترکہ منافع کی دیکھ بھال کرنا تھا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے بعد حج نام رہ گیا تھا صرف طواف کا، صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے اور اونٹوں کی قربانیوں کا۔ لیکن جب خدا نے وعدہ ابراہیم کے مطابق دنیا کے رسول اعظم کو جو امام اعظم بھی تھا مبعوث کیا تو ہم کو بتایا گیا کہ خدا کو اصل میں ... گوشت اور خون کی حاجت نہیں وہ قلوب کا تقویٰ چاہتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے حج سے وہی کام لینا شروع کیا جس کے لیے حج ضروری قرار دیا گیا تھا مسلمانوں کو یاد ہے کہ حج کے موقع پر آنحضرت صلعم ہر قسم کے مسائل بیان کرتے تھے جنگ کو قبول اور فتح کرنے کا اعلان بھی اسی حج کے دن ہوتا۔ سورہ براۃ اتفاق اور شرکوں کو اعلان جنگ کہاں اور کس دن دیا گیا۔

واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریء من المشرکین — اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے روز لوگوں کو اعلان ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے۔

کیا تم اس آیت سے کچھ نتیجہ نکال سکے۔ اس وقت مدینہ میں تھا لیکن فسخ معاہدہ کا اعلان مکہ میں حج اکبر کے دن کیا گیا۔ کیونکہ یہ اعلان نہ صرف خدا و رسول کا تھا بلکہ سارے مسلمانوں کا تھا۔ آج بھی مسلمانوں کا معاہدہ وہی معاہدہ ہے جس کا اعلان حج کے روز مجمع عام میں کیا جائے۔

کیف یکون للمشرکین عھد عند اللہ وعند رسولہ الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام (توبہ) — اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے عہد ہو سکتا ہے۔ بجز ان لوگوں کے جن سے مسجد حرام کے پاس تم نے معاہدہ کیا۔

آنحضرت کے بعد مدتوں تک خلفا نے حج کی اہمیت سمجھی تھی۔ مگر مدتوں سے ہم اس کی اصلی غرض کو بھلا چکے تھے۔ مگر دنیا نے ہم کو یہ بھولا ہوا سبق خدا کا شکر ہے کہ اب یاد کر لیا۔ اور الحمد للہ کہ اس مقصد کو سب سے پہلے ہندوستان ہی نے پیش کیا اور دنیا نے قبول کیا۔ چنانچہ مدتوں کے بعد امسال حج کے موقع پر خدا کے اس حکم پر عمل ہوگا کہ

ولیشھدوا منافع لھم — لوگوں کو چاہیے کہ اپنے منافع کے لیے حاضر ہوں۔

مہینوں کے بعد ۲۰ ذیقعدہ کو مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے پڑوس میں تمام دنیائے اسلام کے نمائندے جن کو خالص آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کی زبان میں (عریف قوم) کہنا چاہیے جمع ہوں گے۔ تاکہ اخوت اسلامیہ کی تقویت، حج اور زیارت کے لیے سہولت بہم پہنچائی جائے اور خانہ کعبہ کو حقیقی عاکف (مقیم دیسی) اور بادی (پردیسی اور غیر ملکیوں) کے لیے یکساں بنانے کی تدبیریں سوچیں۔ افسوس اسوقت دنیائے اسلام میں کوئی امام نہیں جس کے سامنے تمام دنیائے اسلام ...

کرنے کے لیے تیار ہو۔ خدا سے دعا ہے کہ یہ اجتماع عظیم جو اس کے گھر کے سایہ کے نیچے ہونے والا ہے دنیائے اسلام کی یکجہتی پوری کر سکے۔ ممکن ہے کہ کچھ لوگ مکہ معظمہ کو مسلمانوں کا ایک سیاسی مرکز قرار دینا پسند نہ کریں کیونکہ ان کے خیال میں تو عبادت خانہ محض عبادت خانہ ہے ... علیہ السلام نے بیت المقدس کے سامنے ... وہ اپنے باپ کے گھر کو دنیا کا بازار بنانا نہیں چاہتے تھے لیکن حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ لوگ منیٰ میں تجارت نہ کرتے تھے تو خدا کی آیت نازل ہوئی۔

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم (بقرہ) — اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو یہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں لوگوں کو عرفات سے لوٹ کر تجارت کا حکم دیا گیا (ابو داؤد) (لیس علیکم جناح) کے لفظ سے یہ دھوکا نہ کھانا چاہیے کہ یہ صرف جواز اور تخییر کی دلیل ہے کیونکہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کا حکم بھی انہی لفظوں میں ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر صرف جواز مقصود ہوتا تو فلا جناح علیہ ان یطوف بھما طواف کرنا کوئی گناہ کی بات نہیں، کی بجائے یہ فقرہ ہوتا کہ فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما — طواف نہ کرنا گناہ کی بات نہیں ہے۔

اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حج کی غرض صرف طواف کعبہ مروہ و صفا کے درمیان دوڑنا اور قربانی ہی کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اصلی غرض امام وقت کے پاس جانا اور اپنے دنیاوی و دینی مصالح پر غور کرنا مسلمانان عالم کے ساتھ مذہبی سیاسی، معاشرتی، اقتصادی ہر قسم کے تعلقات کو مضبوط کرنا اور باہمی تعلقات و سعت اور محتاج مسلمان کی امداد ہے۔ اسی لیے خدا نے حکم دیا ہے۔

فان احصرتم فما استیسر من الھدی (بقرہ) — اگر کسی وجہ سے تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی ممکن ہو کعبہ شریف کو بھیجو۔

(ج)

تجارت اور ثواب

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر میں ایسے ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو کمیشن پر اس کی توسیع اشاعت کے لیے کوشش کریں۔ بیکاروں کے لیے یہ ایک مفید مشغلہ ہے اور تجارتی کاروبار کرنے والوں یا کمپنیوں اور انجمنوں کے سفیروں کے لیے یہ ایک مزید فائدہ کی صورت ہے۔ اسمیں مالی فائدہ الگ ہے اور پیغام حق کی اشاعت کا ثواب الگ۔ گویا ہم خرما و ہم ثواب۔

اگر آپ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آج ہی دفتر الجمعیۃ کو خط لکھکر باقاعدہ ایجنٹ بن جائیے کمیشن معقول دیا جائیگا۔ (مینیجر)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا، عبارت سلیس، زبان پاکیزہ، دلائل قوی، پیرایہ دلچسپ، سوالات صحیح، جوابات درست، مذاق ... ہر ایک مسلمان کے دل میں جگہ پانے کے قابل ہیں۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

... تیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... لغت اور تعلیم احادیث ... محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ... اس کتاب کی قبولیت ... جامعہ ملیہ اسلامیہ ... ملنے کا پتہ: خلیفہ ... دفتر رحمۃ للعالمین ... پٹیالہ

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ کلیجہ کی کمزوری، کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلائیے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸ر)

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عار) محصول ڈاک چھ آنے (۶ر)

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: ڈاکٹر بودھ ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ) برص سفید، بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

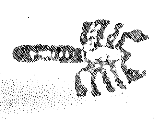

بچھو کی دوا

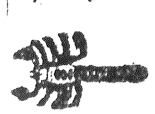

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ ... محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

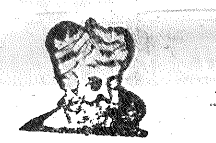

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

جہاز نکاح سے بچیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش بمبالغہ ... ہر ایک ... لطف شباب کیا ہے؟

... لطف شباب کے فوائد ... طاقت ... خون ... حرکات ... حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

حیرت انگیز چوہے دان

یہ عجیب و غریب چوہے دان امریکہ کی ایجاد ہے۔ چوہے مارنے کا اس سے بہتر آلہ آج تک ایجاد نہیں ہوا ... لیکن تعریف کی بات یہ ہے کہ ... آسانی سے ... آپ چوہے دان لگا کر رکھ دیجئے۔ چوہا جب آکر روٹی کے ٹکڑے کو پکڑے گا تو چوہے دان فوراً اس کی گردن دبوچ لیگا جسوقت چوہا پھنستا ہے تو عجیب تماشہ دیکھنے میں آتا ہے بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی شکاری نے شکار پکڑا ہو ... قیمت ... محصول ڈاک ...

الیس علی حسین سوداگر گھڑی وگھنٹہ بازار امرد ہہ گیٹ مراد آباد

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۲۰ ذیقعدہ ۱۳۴۴ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۳)

انتقال برار کا معاہدہ کرنے کے بعد حکومت ہند کچھ عرصہ تک نظام کو یہ کہہ کر بہلانے کی کوشش کرتی رہی کہ یہ انتقال دوامی نہیں ہے بلکہ محض عارضی طور پر برائے انتظام انگریزی انتظام میں لے لیا گیا ہے۔ نواب ناصر الدولہ مرحوم سے لیکر نواب افضل الدولہ مرحوم کے عہد تک متعدد مواقع پر اس امر کی تصریح کی گئی کہ نظام کو برار کی واپسی کا سروقت اختیار حاصل ہے اور کنٹینجنٹ کو توڑ دینا ان کی مرضی پر موقوف ہے۔ نواب افضل الدولہ مرحوم کو تو یہاں تک یقین دلایا گیا کہ جب برار واپس کیا جائیگا تو نظام کو ان جملہ افزائشات سے متمتع ہونے کا حق حاصل ہوگا۔ جو انگریزی حسن انتظام کی بدولت وہاں واقع ہوئی ہیں لیکن جب نواب افضل الدولہ کا انتقال ہوگیا اور اعلیٰ حضرت ...

... کے ساتھ ایک دفعہ اس قسم کی بھی ہے۔ تمام پچھلے معاہدات کو منسوخ کردیتی ہے اور اسطرح صوبہ برار مستقل طور پر انگریزوں کے ہاتھ آجاتا ہے۔"
آگے چلکر مصنف موصوف لکھتا ہے کہ:۔
"سید حسین (بلگرامی) یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ مجوزہ جدید معاہدہ کا مسودہ ... میں تیار رکھا ہے۔ ان کو اس کی ایک نقل یا خلاصہ دکھایا گیا ہے اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ جب نظام اپنی عمر کو پہنچینگے تو یا تو اس معاہدہ کو ان کی تخت نشینی کے لئے لازمی شرط کے طور پر ان کے سر چپیک دیا جائے گا یا اس سے پہلے ہی اسپر پیشکار کے دستخط لے لئے جائینگے۔ انکا خیال ہے کہ یہ کارروائی قانون کے مطابق کی جاسکتی ہے کیونکہ کونسل آف ریجنسی کو شاہانہ اختیارات حاصل ہیں۔ کونسل جن لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان میں ایک تو بڈھا اور غیر مستقل پیشکار ہے، دوسرے تخت کے امیدوار خورشید جاہ ہیں اور یہ دونوں ریزیڈنسی کے اثر میں ہیں تیسرے بشیر الدولہ ہیں جنکا کوئی خاص رنگ یا مقصود ... نہیں ہے۔ رہے نوجوان سالار جنگ سو وہ کونسل میں محض سکرٹری کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے کونسل کے فیصلوں میں ان کی کوئی آواز نہیں ہے" (ص ۱۶۹، ۱۷۰)

اگر کلکتہ میں اسوقت رپن جیسا کچھ دار وائسرائے نہ ہوتا تو شاید ۱۹۰۲ کا جرم ۱۸۸۴ ہی میں پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا جاتا۔ مگر خوش قسمتی سے وہ وقت ٹل گیا اور برار کے دوامی انتقال کا مسئلہ ۱۸ سال کے لئے ملتوی ہوگیا۔

۱۹۰۲ میں جب کہ برار پر انگریزی قبضہ کو ۴۹ سال گذر چکے ...

پچھلے معاہدات کے متعلق بالکل غلط یقین دلایا اور دھوکہ دیکر انسے ۱۹۰۲ کے معاہدہ پر دستخط حاصل کرلئے۔ (باقی)

موتمر اسلامی

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ۲۲ رمضان کے "الجمعیۃ" میں ہم نے "موتمر اسلامی" کے متعلق سلطان ابن سعود کی دعوت پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

"اس پیغام میں دعوت موتمر کی جو اغراض بیان کی گئی ہیں ان میں اس چیز کی تصریح نہیں ہے جو انعقاد موتمر کی بنیادی غرض ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حرمین کی خدمت ان کے راستوں کی حفاظت ان کے زائرین و وافدین کی راحت و آسائش اور ان کے مستقبل کی تامین تمام مسلمانوں کی مشترک اغراض ضرور ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ان تمام امور کا مدار حکومت حجاز کی صحیح تشکیل پر ہے۔ تاوقتیکہ موتمر اسلامی اہل حجاز کو اپنے مشورہ سے حکومت حجاز کی تشکیل میں مدد نہ دے اس کا وجود چنداں مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر خود حکومت کی تشکیل میں کوئی بنیادی خرابی رہ گئی تو اس خرابی کا اثر اس کے تمام اعمال میں نمایاں ہوکر رہیگا"

ہمعصر "ام القریٰ" نے ہمارے اس نوٹ کو اپنے کالموں میں نقل کرکے اس پر ایک مقالہ تحریر کیا ہے جس کا ترجمہ کسی دوسری جگہ مندرج ہے۔ اس کے مطالعہ سے قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ موتمر اسلامی کے حدود بحث کے متعلق جو تصریح کیگئی ہے وہ بڑی حد تک مبہم ہے جس سے اصل مسئلہ صاف نہیں ہوتا۔ حدود موتمر ...

ہمارے نجدی بھائیوں کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ دنیا کے مسلمان حجاز یا حجازیوں کے بدخواہ نہیں ہیں۔ حجازی جس آزادی کے خواہشمند ہیں اس سے انہیں کوئی دشمنی نہیں ہے ان کا مقصد تو حقیقی معنوں میں حجاز کو دنیائے اسلام کا مرکز اور قلب بنانا ہے جس سے حجاز کی سیادت قومی ہی نہیں بلکہ سیادت دینی بھی قائم ہوجائے گی۔ اب سے کسی کو چونکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اہل نجد خلوص قلب کے ساتھ اسلام کی کوئی خدمت کرنی چاہتے ہیں تو انہیں اس خدمت کے لئے تمام مسلمانوں کا اشتراک عمل حاصل کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اجنبی قرار دیکر ان سے اپنے اور پرائے کا امتیاز قائم کرنا۔

ٹرکی اور اٹلی

ٹرکی اور اٹلی کے درمیان جنگ چھڑنے کا امکان روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ ایک طرف ٹرکی سے خبر آتی ہے کہ ترکوں کی جنگی مشینیں مدافعت کے لئے حرکت میں آگئی ہے اور سمرنا پر ساٹھ لاکھ فوج ہر اچانک حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اسمبیل کا خطہ سے درست جمع کردی گئی ہے۔ دوسری طرف اٹلی سے خبر آتی ہے کہ سینور مسولینی سوسائٹی کی روم طلبی میں اٹلی کے لئے جگہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور سینیٹ میں کھلے بندوں کہہ رہا ہے کہ اٹلی کو عقلی و اقتصادی توسیع کی ضرورت ہے۔ اس نے ۹ ارمئی کو اٹلی کی مجلس الشیوخ میں تقریر کرتے ہوئے جو الفاظ کہے ہیں وہ درحقیقت جنگ کے ارادہ کو صاف ظاہر کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ:۔

ہم بہت دیر میں پہنچے ہیں جب کوئی قوم میدان میں دیر کرکے پہنچتی ہے۔ جہاں دوسرے سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کرچکے ہوتے ہیں تو اس سے ایک حد تک اضطراب ضرور پیدا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ...

مسلمانوں کا احساس ملی

اقتباسات

جریدہ ام القریٰ اور الجمعیۃ

"موتمر اسلامی" کے متعلق بعض تصریحات

جریدہ "ام القریٰ" نے ۲۲ رمضان المبارک کے "الجمعیۃ" کے نوٹ کو نقل کرنے کے بعد جو ہم نے "موتمر اسلامی" کے عنوان سے لکھا تھا حسب ذیل اظہار رائے کیا ہے:۔

ہم نے یہ اقوال اپنے ہندوستانی دوستوں کے اخبار سے نقل کئے ہیں ہم ہر وقت ان کے افکار و آراء پر اطلاع حاصل کرتے رہنے کی انتہائی تمنا رکھتے ہیں یعنی خود ان تک اپنے افکار و آراء کو پہنچانے کی تمنا ہمارے دل میں ہے تاکہ ہم میں سے ہر ایک اپنے دوسرے بھائی کے خیالات سے آگاہ ہو اور اس کے بعد ہمارے درمیان تفاہم ہو جائے۔

موتمر کی دعوت اس تار میں بالکل صاف تھی جسے جلالۃ الملک نے تمام بلاد اسلامیہ کے نام بھیجا تھا۔ ہم نے ایک سے زائد مرتبہ موتمر اور ان مسائل کے متعلق جن پر گفتگو کرنا حجاز اور مسلمانوں کے لئے مفید ہوسکتا ہے اپنے خیالات ظاہر کرتے تھے۔ اور عنقریب ہم اس پر ایک مخصوص مقالہ لکھیں گے۔ مگر یہاں ہم اس مسئلہ اہم پر اپنی رائے ظاہر کردینا چاہتے ہیں جو اس موضوع خاص سے تعلق رکھتا ہے۔ ...

مؤتمر اسلامی میں دول اسلامی کی شرکت

معین پر پہنچ جائیں گے۔

فلسطین و شام کے ملک

فلسطین کی مجلس اسلامی اعلیٰ کے رئیس نے جلالۃ الملک کو اطلاع دی ہے کہ وہ دعوت موتمر کو قبول کرتے ہیں۔ اور شرکت کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح شام سے بھی اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے بعض لوگ شامی مسلمانوں کی نمایندگی کے لئے آئیں گے۔

(ام القریٰ)

شام میں قتل و غارت کا دور دورہ

دمشق و اطراف دمشق میں فرانس کے ہولناک مظالم

ہمارا نامہ نگار خصوصی دمشق سے یکم مئی کو اطلاع دیتا ہے کہ:۔

حکومت نے محلہ میدان کے باشندوں سے اس جرمانہ کا مطالبہ کیا جو ۱۵ مارچ کو ایک فرانسیسی سپاہی کی جان کے عوض ان پر مقرر کیا گیا تھا اس نے انہیں دھمکی دی کہ اگر تم نے جرمانہ ادا نہ کیا تو گولہ باری کی جائے گی۔ اور پانی بند کردیا جائیگا۔ چونکہ محلہ میدان کے اکثر باشندے شہر چھوڑ چکے ہیں اور اب سوائے فقراء اور معذورین کے اور کوئی باقی نہیں رہا جن کیلئے جرمانہ ادا کرنا تو درکنار اپنا پیٹ پالنا بھی مشکل ہے اسلئے یہ مطالبہ پورا نہ ہوسکا اور فرانسیسی لشکر نے گولہ باری شروع کردی پہلے اس نے مشہور محلہ تیبیات کو بالکل نیست و نابود کردیا جس میں بہت سے بچے بوڑھے اور عورتیں ماری گئیں۔ پھر اس نے پورے محلہ میں آگ لگادی جو کئی روز تک بھڑکتی رہی

حکومت نے دمشق کے حوالی میں قریہ کفر سوسہ کو گولہ باری سے بالکل تباہ کردیا ہے اس کے لئے عذر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گاؤں میں باغیوں نے پناہ لی تھی ...

دمشق پر بربادیوں کا ہجوم

جدہ میں پانی صاف کرنے کی کمشین

لاہور میں امتحانات کے پرچوں کا سرقہ

لاہور ۲۹ مئی۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کے کمرہ سے ایم۔ اے، بی۔ اے (آنرز) اور بی۔ اے کے ۔۔ پرچے چرائے گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

گاندھی جی کا سفر یورپ

احمد آباد ۲۹ مئی۔ ایک مقامی ہفتہ وار اخبار پرجابند ہو کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے بین الاقوامی طلبا کانفرنس میں جو اگست میں منعقد ہوگی شرکت کرنے کے لیے انگلینڈ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ جون کے اوائل میں مسٹر مہادیو ڈیسائی اور مسٹر دیلو اس کے ہمراہ روانہ ہو جائیں گے۔ کانفرنس کے ختم ہو جانے پر تین چار ماہ تک گاندھی جی سویڈن، ناروے، جرمنی، اٹلی اور دوسرے ممالک کا سفر کریں گے۔

قانون امتیاز رنگ پر مسٹر رضا علی کی پردہ پوشی

شملہ ۹ مئی۔ آنریبل مسٹر رضا علی نے اپنے ایک بیان میں سٹر انڈریوز کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ افریقہ کے قانون امتیاز رنگ کا کوئی اثر ہندوستانیوں پر نہیں پڑتا ہے۔

دار الحکومت

حکومت سے ہندوؤں کی التجا

پہاڑی دھیرج کے راستے سے گائے نہ نکالی جائے

ایک مسلمان لڑکا غائب ہے

عدالت ضلع میں ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

ایران

دربار تاجپوشی میں شاہ ایران کی تقریر

ایران میں اصلاحات کا دور جدید

شملہ ۵ مئی۔ اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے اپنی تاجپوشی کے موقع پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

میں اس امر کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ اساسی اصلاحات کے متعلق اپنے ارادوں کو ظاہر کر دوں۔ سب سے پہلے جس موضوع کی طرف میری توجہ مبذول ہوگی وہ مذہب کا تحفظ اور اس کی بنیاد کو تقویت پہنچانا ہوگا۔ کیونکہ میں اسے قومی اتحاد اور ایران کے اجتماعی اخلاقیات کے لیے مفید خیال کرتا ہوں۔ دوسری ضروری چیز عمل ہے کیونکہ میری ساری زندگی سراپا عمل بن گئی ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تمام سرکاری حکام بھی اس اصول کو اپنے نصب العین بنالیں۔ اور بنیادی اصلاحات عمل جامہ پہنانے میں انتہائی سرگرمی سے کام لیں۔ مثلاً وہ ملکی تحفظ کے ذرائع کی ترقی، تعلیم اور اقتصادی حالات کی ترقی، مواصلات کی ترقی، زراعت اور تجارت کے فروغ اور عدالتوں کے انتظامات میں اصلاح کرنے کی فوری تدابیر کو اختیار کریں گے۔

ہندوستان

کلکتہ میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر

حضور نظام کی فیاضی

حجاج کا آخری قافلہ

شریعت غرّا کی پابندی میں عمل میں آرہی ہے۔ ۔۔۔ یہاں افغانستان کے تمام قواعد و مراسم توضیحاً بیان کر دیے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان توضیحات سے جو دولت علیہ افغانستان کے ساتھ خاص محبت رکھتے ہیں امید ہے کہ ان تشریحات کا بہ ذریعہ اخبارات میں شائع کرا دیا جائے گا تاکہ دوست ممنون ہوں اور دشمن مخذول۔

محمد اکبر

جنرل قونسلگری دولت علیہ افغانستان

در ہندوستان شملہ

ٹرکی

معاہدہ موصل ابھی مکمل نہیں ہوا

تیل پر جھگڑا باقی ہے

قسطنطنیہ ۲۵ مئی۔ معاہدہ موصل کے متعلق جس پر عنقریب دستخط کیے جانے والے ہیں سرحد پر مسئلہ منتقل ہو جائے گی۔ ترکی موصل عراق کو دینے کے لیے رضامند ہوگئے ہیں ترکوں نے تیل میں حصہ لینے کو ایک ہزار مربع کلومیٹر زمین پر ترجیح دی۔ سر رانالڈ لنڈسے نے اس کے معاوضہ میں نقد روپیہ پیش کیا اور کہا کہ تیل تو پہلے ہی سے مختلف قوموں میں تقسیم ہوچکا ہے۔ چند روز میں اس متنازعہ فیہ مسئلہ کے متعلق بھی ایک آخری فیصلہ ہو جائے گا جس کے بعد ترکی اور عراق میں معاہدہ ہو سکے گا۔

سمرنا میں اطالوی حملہ کا خطرہ

ٹرکی کی عظیم الشان جنگی تیاریاں

مصر

قاہرہ سے محمل شریف کی روانگی

ہے ختم ہو گیا ہے۔ فرانس نے اپنے سترہ ہزار آدمیوں کا خون بہا کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ غازی عبدالکریم ہمارے رحم پر بھروسہ کر سکتے ہیں مگر معافی کے مفہوم میں بھول جانا شامل نہیں ہے۔ ہمیں یہ یاد رہے گا کہ انہوں نے بالشویکوں اور ۔۔۔ کے اتحادیوں سے تعلقات قائم کیے تھے۔

افغانستان

اعلیٰحضرت امیر افغانستان پر ایک بے جا اتہام

قونصل جنرل افغانستان کی تردید

جناب مولانا ظفر علی خاں کو دولت علیہ افغانستان کی جنرل قونسلگری کی طرف سے ایک فارسی مکتوب موصول ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جناب مستطاب مدیر شہیر جریدہ زمیندار دام مجدکم۔ ہندوستان کے بعض جرائد میں کابل میں عید فطر کی تقریب کے حالات کے ضمن میں غلط بیانات شائع ہوئے ہیں اور لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت امیر افغانستان عید فطر کے روز انگریزی فیشن کے لباس میں ملبوس ہو کر اور انگریزی ٹوپی پہن کر عیدگاہ کابل میں نماز عید ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

جناب عالی! مجھے یقین ہے کہ یہ غلط بیانات آپ کے ملاحظہ گرامی میں آئے ہوں گے۔ اور آپ کی خدمت میں جو افغانستان کے داخلی حالات سے اور اعلیٰحضرت امیر غازی کے اخلاق و عادات سے خاص طور پر مطلع ہیں اس مقالہ کی تردید میں تشریح ارسال کرنے کی چنداں ضرورت بھی نہ تھی۔ لیکن چونکہ آپ کے جریدہ موقرہ یعنی زمیندار میں جسے بالفاظ دیگر متحد الاسلام کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ ان غلط بیانات کی تردید نظر سے نہیں گذری اس لیے یہی مناسب سمجھا گیا کہ تشریح ذیل کے ذریعہ آپ کو یاد دلا دیا جائے۔

خبر و تعلیقات

امیر محمد بن عبدالکریم کوئی معمولی جاہل اور اکھڑ پہاڑی نہیں ہیں بلکہ یہ وہ شخص ہیں کہ غازی جنگ سے دو سال پہلے ان کو حکومت ہسپانیہ نے اعلام میں ۔۔۔ اپنا مہمان رکھا تھا۔ میڈرڈ کی تعلیم کا یہ نتیجہ ہوا کہ انہوں نے غیر ملکی ماہرین کو ملازم رکھا تاکہ وہ قبائل کو جدید فنون حرب کی تعلیم دیں۔ ۔۔۔ تمام فوجی نظام کا بندوبست ایک ۔۔۔ سلسلہ ٹیلیفون سے رکھتے تھے۔

جہاد ریف کے سیاسی نتائج میں ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ ہسپانیہ ۔۔۔ فرانس کی بیعت قائم ہو گئی تھی اور دولت فرانس کو بھی یہ محسوس ہو گیا تھا کہ ۔۔۔

ریف کے فرانسیسی قیدی رہا کر دیئے گئے

غازی عبدالکریم کو تاہرہ بھیجا جائیگا

غازی عبدالکریم کے ہتھیار ڈالنے کی وجہ

ریف کی لوٹ میں ہسپانیہ و فرانس کا اشتراک

غازی ریف سے فرانس کی دشمنی

عالم اسلامی

ریف

زوال ریف کے خفیہ اسباب

جہاد ریف کے پس پردہ حقائق

لندن ۲۰ مئی۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار طنجہ سے لکھتا ہے کہ اہل مراکش بیان کرتے ہیں کہ صرف ایک ہفتہ گذرا کہ علاقہ ریف میں امیر محمد بن عبدالکریم کا کامل اقتدار تھا اور اسکو وہاں کے لوگ ۔۔۔ سمجھتے تھے ۔۔۔ بزدلی اور نامردی کا الزام ہوتا ۔۔۔ اس کا سر تن سے جدا کر دیا جاتا تھا۔

اسی شدت ظلم اور انتقام سے تنگ آکر قبائل نے ہسپانوی اطاعت قبول کرنا شروع کر دیا۔ ممکن ہے کہ قبائل متفقہ فرانسیسی و ہسپانوی حملے سے ڈر گئے ہوں۔

غازی ریف کی عجیب و غریب شخصیت

حیرت انگیز واقعات کے انکشاف کی امید

فہرست زر اعانہ وفد حجاز

شکریہ اور شکوہ

چونکہ جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کیلئے جو اپیل کی گئی تھی اسپر وفد کی روانگی کے وقت تک کافی سرمایہ جمع نہ ہوسکا اسلئے وفد کو بمجبوری ڈھائی ہزار روپیہ قرض لیکر جانا پڑا۔ جمعیۃ علماء ہند نے موتمر حجاز میں مسلمانوں کی مذہبی نیابت کی جو ذمہ داری سرانجام دی ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ سرد مہری باعث افسوس ہے۔ امید ہے کہ مسلمان جلد سے جلد اس قرضہ کے بار سے جمعیۃ کو سبکدوش کردینگے۔ جن حضرات نے اب تک اس سلسلہ میں جمعیۃ کی امداد فرمائی ہے انکے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

(۱) ۹ شوال ۱۳۴۴ھ جناب ایم۔ اے جھائی باوا صاحب رنگون ۵۰۰
(۲) ۱۵ شوال ۱۳۴۴ھ جناب سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کراچی ۱۰۰۰
(۳) ۱۶ شوال ۱۳۴۴ھ جناب محمد عثمان صاحب۔ سانگلا ہل ۵۰
(۴) ۱۹ شوال ۱۳۴۴ھ جناب واحد علی نور الہدیٰ صاحبان۔ مالدہ ۵۰
(۵) ۲۰ شوال ۱۳۴۴ھ جناب ناظم صاحب انجمن امداد المسلمین۔ رانچی ۱۰۰
(۶) ۲۲ شوال ۱۳۴۴ھ جناب حاجی مرزا غلام عیسیٰ صاحب۔ ہری پور ۵۰
(۷) جناب مستری افضل محمد صاحب۔ راد ور ۵
(۸) جناب نواب ابراہیم خانصاحب رئیس حسن پور ۵۰
(۹) ۵ شوال ۱۳۴۴ھ جناب نواب عاشق حسین خانصاحب رئیس اعظم سنبھل ۵۰
(۱۰) عالیجناب نواب سر ذوالفقار صاحب سکندر آباد ۵۰
(۱۱) جناب سید شمس الدین صاحب حافظ عبدالمجید صاحب

ٹوٹ مرحمت لوہیانہ

(۱۲) ۲۹ شوال ۱۳۴۴ھ غلام محی الدین صاحب۔ ننکانہ صاحب ۵۰
(۱۳) ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ جناب پی محمد صاحب ناظم انجمن تبلیغ الاسلام منٹگمری ۵
(۱۴) ۶ جناب ناظم صاحب انجمن امداد المسلمین رانچی ۵
(۱۵) جناب محمد رضا حسین صاحب رامپور ۵
(۱۶) جناب محمد داؤد صاحب رنگون ۵۰
(۱۷) جناب گھیا برادرس صاحبان رنگون ۵۰
میزان کل

مراسلت

شکریہ

اخبارات میں یہ خبر شایع ہوتے ہی کہ "پیشوا" کے مضامین مقامی حکومت کے نزدیک قابل اعتراض ہیں جن کی وجہ سے مجھ پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ اور وہ قابل اعتراض مضامین یکم جون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں پیش ہونگے۔ متعدد خطوط میرے پاس اظہار ہمدردی کے آچکے ہیں۔ اور مقامی مسلمان وکلا مولانا شیخ ذکر الرحمن صاحب وکیل۔ مولوی ارشاد مرزا صاحب وکیل۔ مولوی محمد صدیق صاحب وکیل مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل حافظ عبدالعزیز صاحب وغیرہ احباب نے اپنی خدمات بلامعاوضہ از راہ محبت و ہمدردی اسلام پیش کی ہیں میں ان تمام مسلمان وکلا کے جذبہ اسلامی اور احساس فرض سے متاثر ہوکر انکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دیگر ان بھائیوں کا بھی ممنون

عید کے تحفے

لنگی پشاوری ... قیمت ... لنگی سلکی شہدی ... لنگی آفیسری ... کلاہ پشاوری ...

ملنے کا پتہ۔ بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ پنجاب

سچ کا ساتھی کون ہے؟

خدا

اسلئے کہ ان سے بزرگ و برتر سچائی سے کامیابی عطا فرماتا ہے۔ سچ کے راستہ پر پہونچکر کوئی بھی آج تک ناکام نہ پھرا آخر اسکا کیا مطلب!

میرے بھائیو علم نجوم وجفر آسمانی علم ہے اسکے ذریعے آپکے قسمت کی بات معلوم ہوجاتی ہے ... سید ھا راستہ قبل سفر حلوم ہو جاوے تو آپ ضرور خوش و کامیاب ہونگے آپکو اپنی قسمت کا حال معلوم نہیں ہے یہی غلط تدبیر سے ناکام ہوکر تھک جاتے ہیں ... ہمارے علم کی آزمائش صرف ۸ کے ٹکٹ بھیجکر کوئی بھی سوال پوچھیں ... ملازمت۔ تجارت۔ مقدمہ میں کامیابی مطلوبہ مقام پر شادی ... تعویذ ملازمت ... شادی ... ایک سال کا حال ... پانچ سال ... دس سال ... عمر بھر ...

خط و کتابت معہ جوابی ٹکٹ ایک آنہ

مہتمم دار السعادت کھوتی احاطہ امرتسر پنجاب

اصلی آملہ ہیر آئل

سب تیلوں کا سرتاج

صرف ایک روپیہ (عہ) ... روغن مزدہ جوانی

شربت بادام

بال اڑانیکا عرق — دلچسپ مفرح — کیف شباب — دولہا دلہن — علامہ محمد صالح — میاں بیوی — دلچسپ کتب

ملنے کا پتہ۔ سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ ... قیمت ... کے لئے ہدایت ہے

مولوی حکیم۔ ڈاکٹر کے۔ ایس مہدی

بڑا بازار کلکتہ

دونوں جہان میں مزے اڑائیے

عبادت کیجیے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بستہ پڑھنے سے عیال بیوی ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلیے کلام مجید اور بعد میں گھرداری سکھائیے۔

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بامترجمہ بڑے بڑے حروف ... کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط ... ہدیہ صرف (عہ)

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ مجموعہ دس کتابوں کا ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) ... (۴) ... (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) ... کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز ...

دعائے گنج العرش مترجم مجلد

شباب زندگی

آفتاب زندگی

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ... استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے ... بالوں کو سیاہ چمکدار ...

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

خضاب

ہمارے چاند تارے کے ہیں افعال

جوان صورت جوان سیرت جوان سال

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

عورت زندگی

چار نکاح کیجیے

لطف شباب کیا ہے؟

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپیہ ... ہندوستان سے سالانہ ... روپیہ ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور اٹھائیسویں

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

منیجر ... پوسٹ گنج ... ضلع ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی ۔ یوم یکشنبہ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری ۔ مطابق ۶ جون سنہ ۱۹۲۶ع | نمبر ۳۷

مصطفیٰ کمال پاشا کی خودنوشت

سوانح عمری کا ایک ورق

آج کل مصطفیٰ کمال پاشا انگورہ کے اخبار "ملت" میں اپنی سوانح عمری لکھ رہے ہیں اس میں انہوں نے جنگ عظیم کے زمانہ کا حال لکھتے ہوئے جرمنی اور ترکی کے تعلقات پر نہایت دلچسپ بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتدا سے انجمن اتحاد و ترقی کی پالیسی کے مخالف تھے۔ اور ان کے نزدیک جنگ میں ترکی کی شرکت مصائب کا پیش خیمہ تھی۔ جب جمال پاشا مرحوم نہر سویز پر حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے تو مصطفیٰ کمال پاشا اس کے سخت مخالف تھے۔ اور اس منصوبہ کا مذاق اڑاتے تھے۔ اور اپنی بے تکلف مجلسوں میں اس تجویز کے مجوزین پر سختی کے ساتھ نکتہ چینی کرتے تھے۔

وزارت جنگ نے مصطفیٰ کمال پاشا کو شام کی ساتویں فیلق کا کمانڈر مقرر کیا تھا۔ یہ فیلق العاصفہ کے نام سے مشہور تھی اور اس کا مرکز حلب تھا۔ اس زمانہ کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔

"جس وقت میں آستانہ سے حلب پہنچا .... تو ایک نوجوان جرمن افسر ایک ترکی افسر کے ساتھ جو ارکان حرب میں تھا میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے کہا کہ مارشل فالکنہین نے ہدیہ کے طور پر یہ چیزیں آپ کو بھیجی ہیں۔ یہ ہدیہ چند چھوٹے خوبصورت صندوقوں میں رکھا تھا۔ میں نے کہا کہ ان چیزوں کو باہر کے کمرہ میں رکھ دو۔ چنانچہ وہ اس کے دروازے سے لگا کر رکھ دئے گئے میں نے اس افسر سے پوچھا کہ ان صندوقوں میں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ آپ آستانہ (قسطنطنیہ) سے سفر کر کے آرہے ہیں اسلئے مارشل صاحب نے کچھ سونا آپ کو بھیجا ہے۔

میں نے اس سے پہلے کبھی کسی سے تنگدستی کی شکایت نہیں کی تھی۔ اس لئے یہ جواب سنکر مجھے تھوڑا سا تعجب ہوا لیکن فوراً ہی میرا ذہن اس طرف منتقل ہو گیا۔ کہ مارشل نے میری رائے خریدنے کے لئے یہ سونا بھیجا ہے۔ چنانچہ میں نے اس ترکی افسر سے جو ہمارے درمیان ترجمانی کر رہا تھا کہا کہ "یہ صندوق میرے پاس غلطی سے آگئے ہیں انہیں غالباً رئیس الہیئہ کے پاس بھیجا گیا ہوگا۔ کیونکہ میرے لئے تو یہ ایک غیر ضروری شفقت ہے" ترکی افسر نے میرے اس جواب کا اس جرمن افسر کو ترجمہ کر دیا اس پر وہ بولا "یہ تو بالکل ایک دوسری بات ہے"۔

اس کے بعد میں نے اپنے ماتحت افسر سے کہا کہ ان صندوقوں میں جتنی اشرفیاں ہیں انہیں گن ڈالو۔ اور رسید لکھ دو کہ ہم نے اتنی رقم فلاں افسر کی موجودگی میں وصول کی۔ میں اس پر دستخط کر دوں گا۔ میرے ماتحت نے اس حکم کی فوراً تعمیل کی۔ مگر جرمن افسر نے رسید لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس کے ساتھ والے ترکی افسر سے کہا کہ "یہ صاحب تو قاعدے سے ناواقف ہیں تم یہ رسید لیجا کر مارشل صاحب کو دیدو اور اس کے بعد رئیس الہیئہ سے جا کر کہو کہ یہاں آکر یہ رقم لیجائیں۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ رقم رئیس الہیئہ کے پاس ایک عرصہ تک پڑی رہی

بعد میں جب میں نے فیلق ہفتم کی قیادت سے استعفا دیدیا اور علی رضا پاشا کو اس کا چارج دینے لگا تو وہ اشرفیوں کے صندوق بھی ان کے سپرد کر کے ان سے رسید لے لی۔ پھر میں نے اپنے اڈیکانگ جواد عباس بے اور صالح بے کو وہ رسید دیکر کہا کہ تم جنرل فالکنہین کے پاس جاؤ۔ اور خود ان سے ملکر کہو کہ میری رسید واپس دیکر یہ رسید لے لیں اہل نوان دونوں کو جنرل صاحب سے ملنے کا موقع ہی بڑی مشکل سے ملا۔ مگر جب بمشکل تمام وہ ملے اور میرا پیغام پہنچایا تو انہوں نے محض خالی رسید لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ مجھے یاد نہیں میں نے انہیں کوئی رقم بھیجی تھی اور اس کی کوئی رسید مجھے لا کر دی گئی تھی۔

میرے دونوں مصاحبوں نے یہی جواب مجھے آکر سنا دیا میں نے انہیں کہا کہ تم ابھی فالکنہین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ نے جو سونا بھیجا تھا وہ اسی طرح محفوظ رکھا ہے جس طرح آپ نے بھیجا تھا۔ اور اس کے عوض آپ کو باقاعدہ رسید دی جا چکی ہے اب اگر وہ رسید آپ کے پاس موجود نہیں ہے تو اس رقم کے عدم وجود کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ آپ نے اسے ضائع کر دیا ہو۔ لہذا میں وہ رقم آپ کو واپس کرتا ہوں۔ آپ اسے لیکر مجھے رسید عنایت کر دیجئے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو یہ بھی اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ جس شخص کو آپ نے وہ رقم بھیجی تھی وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو اپنے مصالح وطن کو سونے کے عوض بیچ دیتے ہیں۔ پس اگر آپ کا تردد اب بھی باقی ہے تو آپ یہ روپیہ واپس لے لیجئے۔ وہ اپنے دامن پر کوئی داغ باقی رکھنا نہیں چاہتا

یہ پیغام لیکر دونوں گئے اور تھوڑی دیر میں میری رسید لیکر واپس آگئے۔

آخر میں مصطفیٰ کمال پاشا لکھتے ہیں کہ اس سے آسانی کے ساتھ حکم لگایا جا سکتا ہے کہ فالکنہین نے بہت سے قائدوں کے پاس اس قسم کے صندوق بھیجے ہوں گے۔ (الجامعہ)

علمائے مدینہ کا فتوے

ہمارے نامہ نگار مدینہ نے اطلاع دی ہے کہ شیخ عبد اللہ بن بلیہد رئیس القضاۃ حجاز نے مدینہ پہنچکر وہاں کے علماء سے متعدد مسائل پر گفتگو کی اور اس کے بعد ایک استفتا لکھکر انہیں بھیجا جس کا بالاتفاق انہوں نے جواب دیدیا۔ ذیل میں اس استفتا اور فتوی کی نقل دیجاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا قول ہے علماء مدینہ منورہ زادہم اللہ علما و فہما کا اس مطلب میں کہ قبروں پر عمارتیں بنانا۔ اور انہیں مساجد کے کام میں لانا جائز ہے یا نہیں۔ یا اور اگر ناجائز بلکہ ممنوع ہے اور ان کے خلاف سخت ممانعت کی گئی ہے تو کیا انہیں توڑ دینا اور ان میں نماز پڑھنا سے روکنا واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر عمارت کسی قبرستان میں ہو جیسے کہ بقیع ہے اور وہ جگہ گھیر کر عام انتفاع کو روکتی ہو تو کیا اس غصب کا رفع کرنا واجب ہے کیونکہ اس سے مستحقین پر ظلم ہوتا ہے اور ان کا استحقاق مارا جاتا ہے؟ اور یہ جو جہلا ان قبروں پر حرکات کرتے ہیں۔ مثلاً انہیں مسح کرنا اور اللہ کے ساتھ انہیں دعا میں شریک کرنا اور ان پر نذریں اور قربانیاں چڑھا کر تقرب حاصل کرنا۔ اور ان پر چادریں وغیرہ چڑھانا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ جو حجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے دعا مانگی جاتی ہے اور اس کے گرد طواف کیا جاتا ہے اور اسکو چوما اور مسح کیا جاتا ہے یہ درست ہے یا نہیں؟ اسی طرح مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو اذان اقامت کے درمیان اور فجر سے پہلے اور جمعہ کے دن ترحیم و تذکیر کی جاتی ہے یہ شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق فتوی دیجئے۔ اللہ آپ کو اجر دے گا اور اس پر مستند دلائل بیان کیجئے۔ اللہ آپکا استفتاء حاصل کرنیوالوں کا ملجا بنائے رکھے۔

(جواب) توفیق الٰہی کے بھروسہ پر ہم کہتے ہیں کہ:-

قبروں پر عمارتیں بنانا ممنوع ہے بالاجماع کیونکہ اسکی ممانعت میں احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں اور اکثر علماء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے استناد کر کے ان کے وجوب ہدم کا فتوی دیا ہے کہ آپ نے ابو الہیاج سے فرمایا "دیکھو میں تمہیں اسی کام پر بھیجتا ہوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا یعنی کوئی مورت ایسی نہ ہو جسے تم مٹا نہ دو اور کوئی اونچی قبر ایسی نہ ہو جسے تم برابر نہ کر دو"۔ (رواہ مسلم)

قبروں کو مسجد بنانا اور اس میں نماز پڑھنا بھی مطلقاً ممنوع ہے۔ اور اس پر چادر چڑھانا بھی ممنوع ہے کیونکہ حضرت ابن عباس کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چادریں چڑھانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ (رواہ اہل السنن)

اور یہ قبروں پر جاہل لوگ جو حرکتیں کرتے ہیں مثلاً ان کو مسح کرنا اور قربانی اور نذر چڑھانے سے حصول تقرب کرنا اور اللہ کے ساتھ اہل قبور کو دعا میں شریک کرنا یہ بھی شرعاً ممنوع ہیں۔ اور ان کا ارتکاب قطعاً ناجائز ہے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ کیجئے)

سفید بالوں کا دشمن

تحقیق یورپ کی ہوا نکالنے کیلئے تحقیقات کی گئی ہے۔ حال ہی میں دنیا کے مشہور ... نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے ... ہندوستانی ...

دی رائیل جرمن اسپیشل ہیئر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ ... کسی کو کچھ دیکھ کر ... سفید بال ... سیاہ ...

المشتہر

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہو

... کے مزہ لوٹو اور دل کے ...

... جمال صابن

زنانہ سنگھار بکس

پیرس پوڈر

طلاء لطف زندگی

حب ...

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور ... دہلی

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

لال شربت

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ کلیجہ کی کمزوری کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو لال شربت پلایئے۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یہ لال شربت یکساں مفید ہے۔ میٹھے میں شہد اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ سے بچے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پلا کر آزمائش کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸/)۔

پرانا سوزاک کی دوا

پیشاب کا جلن اسکا رک رک کر ٹپکنا یا اسکے ساتھ مواد کا گرنا کل اس دوا کے استعمال سے موقوف ہو جاتا ہے سوزاک پرانا ہو جانے پر پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکتا ہے اور کبھی بند ہو کر مریض کے جان پر نوبت آجاتی ہے۔ اس دوا سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ/) محصول ڈاک چھ آنے (۶/)۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ ۔ ڈاکٹر بلود ویر سنگھ چاندنی چوک دہلی۔

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ سے آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴/) بھیجکر نمونہ کی دوا بھی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)۔ برص سفید بھی سفید داغ سیاہ اور جذام کے مریض بھی ہمارے دواخانہ کے آرام کے ... ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

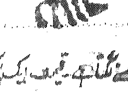

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً اثر ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

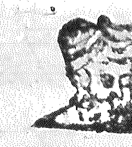

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ/) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰/)

پیچیدہ مردوں اور عورتوں کی ... بیماریاں اور جنون ... وغیرہ مفت۔ بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری ... فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ اہرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

(الجمعیۃ ... برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۴)

معاہدہ ۱۹۰۲ء کے ایک فریق یعنی اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں مرحوم کا بیان آپ دیکھ چکے۔ اب خود لارڈ کرزن صاحب کا بیان دیکھئے جو اس معاہدہ کے اصلی مصنف اور مورث اعلیٰ تھے وہ اپنے نوٹ میں لکھتے ہیں کہ

مجھے یہ سنکر بے حد افسوس ہوا کہ آپ کو یہ شرائط منظور نہیں اگر انہیں منظور نہ کیا گیا تو حکومت ہند مجبوراً موجودہ پوزیشن کو برقرار رکھے گی جس میں کوئی تعیین میعاد نہیں ہے۔ اور جس پر ہم ۵۰ برس سے کسی بیٹہ دار کی حیثیت سے قائم ہیں۔ مزید برآں ایک وجہ اور بھی ہے جس کے باعث موجودہ تجویز کی نامنظوری قابل افسوس ہے اور وہ یہ کہ اگر اسے نامنظور کر دیا گیا تو پھر آئندہ کوئی وائسرائے اس مسئلہ کو دوبارہ اٹھانا پسند نہ کرے گا اور نہ برٹش گورنمنٹ از سر نو اس پر توجہ کرے گی اس لئے ...... نظام کو اس امر کا احساس ہونا چاہیے کہ اب تصفیہ کا موقعہ بار بار نہیں مل سکتا۔ اور موجودہ انتظام دوامی سمجھا جائیگا۔ اس پر نظام نے دریافت کیا کہ موجودہ انتظام کے متعلق مجھے کبھی واپسی کے مطالبہ کا حق ہو سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ از روئے معاہدہ واپسی یا مطالبہ واپسی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ...... اس معاملہ میں جنرل ہوں یا کمشنر وہ سب کی ایک ہی رائے ہے۔ اس لئے میں آپ کو کوئی امید نہیں دلا سکتا۔ اور نہ کوئی گورنمنٹ آئندہ ...

...

کے درمیان براہ راست بھی زیادہ اہم اختلاف ہے یہ دولت آصفیہ اور دولت انگلشیہ کے تعلقات کی سیاسی نوعیت کا سوال ہے۔ لارڈ ریڈنگ نے اپنے ۲۷ مارچ ۱۹۲۵ء کے خط میں حضور نظام کے دعوائے واپسی برار کو مسترد کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"اس وقت جس فیصلہ کو آپ تک پہنچانے کا میں شرف حاصل کر رہا ہوں وہ ہز میجسٹی کی حکومت کا فیصلہ ہے"

اس استرداد کو فیصلہ قرار دینے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک ایسے مسئلہ میں جو دولت آصفیہ اور دولت انگلشیہ میں مابہ النزاع ہو، دولت انگلشیہ کو فیصلہ صادر کرنے کا حق بھی ہے یا نہیں۔ اور پھر اس سے قدرتی طور پر یہ آئینی سوال پیدا ہوا کہ دولت برطانیہ کے ساتھ حکومت دکن کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ حضور نظام نے اپنے ستمبر ۱۹۲۵ء کے خط میں قدیم معاہدات کے حوالے سے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ:-

"برٹش گورنمنٹ کے ساتھ میرے تعلقات "نظام" اور اپنے ممالک محروسہ کا فرمانروا ہونے کی حیثیت سے اس ہجومی و دفاعی اتحاد کے تابع ہیں جو میرے بزرگوں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہوا تھا اور جو احترام، دوستی اور مفاد کے باہمی تبادلہ پر قائم تھا ...... ان معاملات کو الگ اور مستثنیٰ کر کے جو غیر ملکی طاقتوں اور پالیسیوں سے تعلق رکھتے ہیں، حیدر آباد کے نظام اپنی ریاست کے اندرونی معاملات میں اتنے ہی خود مختار رہے ہیں جتنی برطانی حکومت ہند برطانی ہند میں ہے۔ میرے ذکر کردہ استثنا کے ساتھ، دونوں فریقوں نے ہر موقع پر تمام بین الحکومتی مسائل میں جو قدرتی طور پر وقتاً فوقتاً ہمسایوں کے درمیان پیدا ہوتے رہتے ہیں، پوری آزادی اور خود مختاری کے ساتھ عمل کیا ہے ...... برطانی حکومت کا حلیف ہونے کی حیثیت سے میں خارجی مسائل کے علاوہ، (دوسرے مسائل میں) اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتا ہوں اور پوری طرح حق بجانب ہوں کہ ہز میجسٹی کی حکومت کے انکار کو "فیصلہ" کی حیثیت سے نہیں بلکہ محض "رد" کی حیثیت سے دیکھوں"

لیکن لارڈ ریڈنگ نے اپنے ۲۷ مارچ ۱۹۲۶ء کے تاریخی خط میں اس مسئلہ کا یہ حل پیش کیا ہے:-

"برطانی تاج کی سیادت ہندوستان میں سب سے برتر ہے اور اسلئے ایک ہندوستانی ...

...

والیان ریاست کی حلیفانہ و مساویانہ حیثیت کے متعلق اس سے زیادہ صاف تصریح اور کیا ہو سکتی ہے۔

پہاڑی دھیرج کا راستہ

حال میں دہلی کے جدید چیف کمشنر مسٹر اسٹو کے پاس پہاڑی دھیرج کے ایک ہزار ہندوؤں نے ایک عرضداشت بھیجی ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ آئندہ بقرعید کے موقع پر مسلمانوں کو پہاڑی دھیرج کے راستہ سے قربانی کی گائے لیجانے کی اجازت نہ دیجائے۔ اس عرضداشت میں مسلمانوں کو جس طرح فسادپسند ...

اقتباسات

حجاز کی موتمر اسلامی میں کیا ہوگا

ہمارے نامہ نگار نے جو حالات سے خوب واقف ہے ہمکو یہ اطلاع دی ہے کہ موتمر اسلامی میں زیادہ تر بحث بعض مسائل دینیہ کی تحقیق پر منحصر رہے گی جس کا مرجع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و سلف صالح و ائمہ کا اسوہ حسنہ ہوگا۔ اس کے علاوہ حدود حجاز کی تعیین بھی موتمر کے دائرہ اختصاص میں شامل ہوگی خصوصاً ... معاہدہ کا مسئلہ ضرور پیش ہوگا جنہیں جنگ حجاز کے زمانہ میں شرق اردن سے ملحق کر لیا گیا تھا۔ حالانکہ وہ اراضی حجاز میں سے تھے ممالک ... میں حجاز کے جو اوقاف ہیں انہیں دوبارہ حاصل کرنے کی تدابیر پر بھی غور کیا جائے گا۔ اور ایک اہم مسئلہ حجاز ریلوے اور اس کی تنظیم کا بھی ہوگا۔ اور کوشش کی جائیگی کہ اس کے لیے ایک خاص نظام وضع کیا جائے۔

(انقلاب)

ترکی زبان میں نماز

شیخ جمال الدین آفندی نے جو قسطنطنیہ کے علماء میں سے ہیں ایک مسجد میں جمعہ کی نماز ترکی زبان میں پڑھائی۔ ...

شام کی موجودہ حالت

فرانس اور دروزیوں کے معرکے

بحر متوسط میں اٹلی کی مطامع استعمار

بقیہ صفحہ اول

سبز ورقیات

عالم اسلامی

ریف

ہسپانیہ کے کمینہ ارادے
غازی عبدالکریم سے بدلہ لینے کی کوشش

طنجہ ۹ مئی۔ غازی عبدالکریم کل تازہ اپہنچ گئے ہیں۔ ہسپانیوں نے غازی موصوف کو اپنے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ اول تو ۱۸ ہسپانی عہدہ داروں کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں گئے اور دوسرے یہ کہ امیر عبدالکریم نے فرانسیسیوں سے جنگ کرنے سے قبل ہسپانیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔

ہسپانی قیدی قابل رحم حالت میں تھے۔ ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس کے متعلق ان کے جذبات نہایت تلخ ہیں اور انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ فرانسیسی قیدی ان سے بہتر حالت میں رکھے گئے تھے۔

غازی عبدالکریم کے کاغذات کی تلاش

پیرس ۳۰ مئی۔ ریف پر قبضہ کرنے کے متعلق ... کرتے ہوئے فرانسیسی اخبار "اسیلیو" نے لکھا ہے کہ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غازی عبدالکریم کے کاغذات اور ان کا ذاتی سامان کہاں ہے۔

فرانس کے دفتر خارجہ کے شعبہ نوآبادیات میں غازی عبدالکریم کے بعض کاغذات کے فوٹو موجود ہیں جو انہوں نے اپنی لندن، برلن، ماسکو، روم، قاہرہ، میڈرڈ اور پیرس کی شاخوں کو بھیجے تھے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ اگر فرانس اور ہسپانیہ کی حکومتوں نے بہت جلد اس کا سدباب نہ کیا تو اگر ضرورت پیدا ہو جائیگی ...

جنگ ریف میں فرانس کے مجموعی نقصانات

پیرس ۳۰ مئی۔ اپریل ۱۹۲۵ء سے اب تک ... ۵ فرانسیسی جنگ ریف کی جنگ میں کام آچکے ہیں۔ ان میں غیر ملکی فوج کے سپاہی بھی شامل ہیں جنکی تعداد ۲۱۹۲ ہے۔ فاس سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صرف ۱۵۲ ہسپانی قیدی چھوڑ دیئے گئے ہیں اور ریفیوں نے کسی ہسپانی افسر کو رہا نہیں کیا ہے۔ حالانکہ بہت افسر گرفتار کئے گئے تھے۔

مصر

لارڈ لائڈ اور زغلول پاشا کی ملاقات
زغلول پاشا خود وزارت مرتب کرینگے

قاہرہ ۳۰ مئی۔ آج شام کو ریذیڈنسی میں زغلول پاشا کی چاء کی دعوت تھی۔ موصوف نے اس دعوت کو منظور کرلیا تھا جس کے باعث لارڈ لائڈ سے ملاقات کرنے کا سب سے پہلا موقع پیدا ہوگیا۔ دونوں میں بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ سیاسی صورت حال میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ حالات بہت پیچیدہ ہوگئے ہیں کیونکہ زغلول پاشا نے اس کا اظہار کردیا ہے کہ وہ خود جدید وزارت کو مرتب کرنے کا ارادہ کررہے ہیں۔ اور اس پر رضامند نہیں ہیں کہ عدلی پاشا اس فرض کو انجام دیں۔

سیاسیات مصر
زغلول پاشا کی کامیابی پر برطانیہ کا اضطراب

لنڈن یکم جون۔ مصر کی سیاسی حالات سے یہاں بڑی دلچسپی ظاہر کی جارہی ہے۔ حال میں جو انتخابات وہاں ہوئے ہیں اس میں سعد پاشا زغلول کی جماعت کثیر اکثریت کے ساتھ منتخب ہوئی ہے اور اب یہ دیکھنا ہے کہ انکی جماعت کا آئندہ قدم کس طرف اٹھتا ہے۔ مصر میں اب جو کچھ ہوگا ان سب کا انحصار اسی جماعت کے آئندہ طرز عمل پر ہے۔

اخبار "ڈیلی میل" کا بیان ہے کہ تاوقتیکہ زیور پاشا وزیر اعظم مستعفی نہ ہوجائیں اور شاہ فواد سعد پاشا زغلول کا ترتیب وزارت کیلئے صحیح صحیح خیال نہ معلوم کرلیں۔ صورت حالات بدستور رہیگی۔

برطانوی نقطۂ خیال کے مطابق ۲۸ فروری ۱۹۲۲ء میں یکطرفہ بیان کی چار خصوص باتوں کے متعلق سعد پاشا زغلول کے رویہ کی توضیح بلکہ مکرر توضیح ابھی باقی ہے۔

۱۹۲۲ء میں برطانیہ کی طرف سے جو اعلان کیا گیا تھا اس کی رو سے مصر کو آزادی دیدی گئی تھی لیکن مندرجہ ذیل چار باتوں کو اسوقت ملتوی کردیا گیا تھا کہ بعد میں گفت و شنید ہوگی۔

(۱) سوڈان کا مسئلہ (۲) نہر سویز سے آمد و رفت کا مسئلہ (۳) بیرونی حملوں سے مصر کی حفاظت کا معاملہ (۴) مصر میں غیر ملکی باشندوں کے حقوق کا تحفظ۔

سعد پاشا زغلول ۱۹۲۴ء میں لندن تشریف لائے تھے اور مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سے جو اس وقت وزیر اعظم اور وزیر خارجہ تھے گفتگو ہوئی تھی لیکن کوئی بات طے نہیں ہوسکی تھی۔

گزشتہ یکشنبہ کے دن برطانوی ہائی کمشنر متعینہ مصر نے سعد پاشا سے ملاقات کی ہے اور دو گھنٹہ تک موجودہ سیاسی حالت پر گفتگو ہوتی رہی لیکن مندرجہ بالا چاروں مسائل کے متعلق سعد پاشا کا کیا طرز عمل ہوگا اب تک نہیں معلوم۔

یہ امر بھی اس موقعہ پر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ مرتبہ زغلولی وزارت کا سرلی اسٹیک کے قتل کی وجہ سے خاتمہ ہوا تھا۔

بلاد عرب

امیر شکیب ارسلان کا بہادرانہ اعلان
ریف کی شکست سے درزیوں کو کوئی خوف نہیں ہے

برلن ۳۰ مئی۔ آج امیر شکیب ارسلان نے برٹش یونائیٹڈ پریس کے نمائندے سے فرمایا کہ غازی عبدالکریم کی شکست سے درزیوں پر کسی قسم کا خوف و ہراس طاری نہیں ہوا ہے۔ درزی فرانس کے خلاف جنگ جاری رکھنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہم اسوقت تک صلح نہیں کریں گے جب تک کہ ہم اپنے پورے پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنالیں۔

دہلی میں اشتراکی جماعت کا مرکز

دہلی۔ ہندوستان کی جماعت اشتراکیین کا مرکزی دفتر یکم جون کو دہلی میں کھولا جائے گا۔ اور اس کے ذمہ دار عہدہ دار مسٹر جانکی پرشاد ناظم عمومی مقرر کئے جائیں گے۔

ہندوستان

الا ان حزب اللہ ہم الغالبون

بہار میں "حزب اللہ" کا قیام

پھلواری شریف یکم جون۔ مولانا عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف سے مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

قائم مقام امیر شریعت کے حکم سے امارت شرعیہ صوبہ بہار واڑیسہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ۲۶ مئی کو منعقد ہوا۔ صوبہ کے تمام اضلاع کے نقباء امارت۔ اور ہر خیال کے سربرآوردہ حضرات شریک جلسہ تھے۔ چونکہ موجودہ کشیدگی کے باعث دو باتیں مہینوں سے ملک کی فضا بہت نازک اور اندیشہ ناک ہوگئی ہے اور ہندو ہر جگہ فسادات اور خوف پیدا کررہے ہیں اس لئے امارت شرعیہ نے صوبہ کے تمام کام کرنے والوں کی دعوت دی تھی کہ وہ اس مسئلہ پر غور کرکے مدافعت کیلئے کوئی لائحہ عمل ترتیب دیں۔ چنانچہ جلسہ کے سامنے ایک پروگرام پیش کیا گیا جس میں یہ تجویز کی گئی تھی کہ رضاکاروں کی ایک جماعت حزب اللہ کے نام سے قائم کی جائے۔ تبادلۂ خیالات اور باہمی مشاورت کے بعد یہ تجویز منظور کی گئی کہ ہر مقام پر حزب اللہ کے قیام کا حکم دیا جائے اور یہ ہدایت کردی جائے کہ اسے صرف مدافعت کا کام انجام دینا چاہیئے اور ہندؤں کی اشتعال انگیز حرکات سے متاثر ہوکر غصہ کا اظہار یا جارحانہ اقدام نہ کرنا چاہیئے۔ اگر ہندو مسلمانوں پر حملہ کریں تو انہیں دوسروں کے حملہ کے مقابلہ میں شریعت اسلام کی پیروی کرتے ہوئے بہادری اور صبر و استقلال کے ساتھ اپنے تحفظ کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ حزب اللہ کے اغراض و مقاصد کی مفصل تشریح کی گئی اور "ذاتی تحفظ" کی اصطلاح کے مطابق مثالیں دیکر مدافعت اور تحفظ کے مفہوم کو سمجھایا گیا۔ حزب اللہ کا مطبوعہ دستور العمل نقباء کو تقسیم کیا گیا۔ خدام امارت شرعیہ کو امید ہے کہ بہار کے مسلمان ہر جگہ جلد سے جلد حزب اللہ کے دستور العمل کے لئے رضاکاروں کی جماعتیں قائم کریں گے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمکو مختلف مقامات سے یہ اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ ہماری ہدایات کے مطابق حزب اللہ قائم کی جارہی ہیں۔
(الجمعیۃ کا خاص تار)

حضرت امیر شریعت صوبہ بہار پر "سیاست" کے اتہامات

پھلواری شریف ۲ جون۔ مولوی عثمان غنی صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

۲۵ مئی کے روزنامہ "سیاست" میں حضرت امیر شریعت (صوبہ بہار) کے اس خط کے اقتباسات شائع کئے گئے ہیں جو ۱۸ مئی کے "نقیب" امارت میں شائع ہوا تھا۔ سیاست نے حضرت امیر شریعت کی جانب اس قسم کی غلط باتوں کو منسوب کیا ہے جو ان پر سراسر اتہام ہیں۔ سیاست نے ان کو "وہابی" لکھا ہے۔ اسکو معلوم ہوجانا چاہیئے کہ امیر شریعت عقیدہ اور عمل دونوں کے اعتبار سے حنفی المذہب ہیں۔ وہ عالی دماغ، وسیع القلب اور روشن خیال حنفی ہیں جن کے دل میں ہر مسلمان کیلئے جگہ موجود ہے اس کا ثبوت خود انکے خط میں موجود ہے۔ اگر انکو "وہابی" کہنا صحیح ہے تو پھر آج دنیا میں کوئی ایک حنفی بھی موجود نہیں ہے۔ ایڈیٹر سیاست کو خبردار ہونا چاہیئے کہ حضرت امیر شریعت ایسے حنفی ہیں کہ بعض وہ حنفی جن کے ساتھ ایڈیٹر مذکور کام کرتے ہیں اور جن پیران کو فخر ہے حضرت امیر موصوف کے قدم چھونا اپنے لئے باعث سعادت و نجات خیال کرتے ہیں۔ سیاست کا کہنا ہے کہ حضرت امیر شریعت حجاز کو ابن سعود کی حمایت اور امداد کرنے کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔ یہ بھی صریح جھوٹ ہے بلکہ ان کا سفر حجاز بالکل ایک مذہبی سفر ہے جس کا مقصد فرائض حج کی ادائیگی اور زیارت مقامات مقدسہ کے علاوہ اور کچھ نہیں جیسا کہ ممدوح نے روانگی کے وقت اخبارات کے نامہ نگاروں سے خود کہدیا تھا۔ وہ نہ ابن سعود کے ساتھ ہیں نہ شریف کے لیکن یہ امر یقینی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اس باہمی جنگ اور جماعتی تصادم کو دور کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو شریفی اور سعودی جنگ

سے پیدا ہوگیا ہے کیونکہ ایسے معاملات کے لئے جھگڑا کرنا مقاصد اسلامیہ کے منافی ہے اور اس سے خود حجاز کی اصلاح میں بھی دشواریاں حائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ صوبہ بہار اس غلط پروپیگنڈا کا شکار نہیں ہوا جس کے نتیجہ میں لاہور اور لکھنؤ کے باشندوں کو جنگ بازی کا نظارہ دیکھنا پڑا۔ حضرت امیر شریعت کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حجاز میں امن و امان قائم ہو اور احکام اسلام کا نفاذ مناسب طریقہ سے مسلمانوں ہی کے ذریعہ عمل میں لایا جائے کیونکہ اسلام کے اصولوں کے مطابق کوئی غیر مسلم کسی طرح بھی حجاز کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔ کیا اچھا ہوتا کہ ایڈیٹر سیاست اپنی حد کے اندر رہ کر ایک ایماندار سچے مسلمان کی طرح جھوٹ بولنے اور غلط بیانات شائع کرنے سے باز رہتے۔
(الجمعیۃ کا خاص تار)

ہندوستان سے ۲۰ ہزار حاجیوں کی روانگی
۲۵ سال سے اتنے حاجی کبھی نہیں گئے

کراچی ۳۱ مئی۔ سکریٹری خلافت کمیٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

ہفتہ کے روز ۲۹ مئی کو اسٹیمر "سلطانیہ" بمبئی سے ۵۶۶ اور کراچی سے ۹۵۲ کل ۱۵۱۸ حاجیوں کو لیکر روانہ ہوگیا۔ اکبرستان اور خسرو اتوار کے دن روانہ ہوئے۔ اول الذکر میں ۱۱۸۹ اور موخر الذکر میں ۱۵۰۵ مسافر تھے۔ اب تک ۹۰۰۰ حاجی کراچی سے ۱۰۰۰۰ بمبئی سے ۳۰۰۰ کلکتہ سے کل ۲۲۰۰۰ حاجی روانہ ہوچکے ہیں۔ اس سال کی تعداد حاجیوں کے ریکارڈ میں سب سے زیادہ ہے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۲۵ء تک سب سے بڑی تعداد ۲۰۰۰۰ کی ہے۔

مسٹر سہروردی کے خلاف ہندؤں کی سازشیں

کلکتہ ۳۱ مئی۔ کانگریس میونسپل ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ آج رات کو منعقد ہوا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ کلکتہ کارپوریشن کا ایک خاص خفیہ اجلاس جمعہ کے دن منعقد کیا جائے گا جس میں نائب میئر بلدیہ کے طرز عمل کے متعلق تحقیقات کی جائے گی اور اگر ان پر کوئی الزام قائم کیا جاسکا تو اس رپورٹ پر غور کیا جائے گا جو حکومت کے سامنے ضروری کارروائی کرنے کے واسطے پیش ہوگی۔ یہ پہلے یہ معاملہ کارپوریشن کے اس اجلاس میں پیش ہوگا جو بدھ کے دن منعقد ہونے والا ہے اور جس میں کانگریسی ارکان جمعہ تک التواء کی تجویز پیش کرینگے۔

ہندو "قوم پرستی" کی بے نقاب تصویر
مسٹر سہروردی کیساتھ سوراجیوں کا سلوک

کلکتہ یکم جون۔ محمد حسن خاں صاحب سکریٹری کلکتہ خلافت کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

مسلمانان کلکتہ کا ایک جلسہ ۳۰ مئی کو خلافت کمیٹی اور کارپوریشن کے مسلمان محصول گذاروں کی جمعیۃ کے ماتحت منعقد ہوا جس میں شہید سہروردی نائب میئر بلدیہ (ڈپٹی میئر) کلکتہ کارپوریشن کے استعفے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ پورا ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ ہر خیال کے مسلمان شریک ہوئے تھے اور انتہائی جوش کا اظہار کیا جارہا تھا۔ مجیب الرحمٰن صاحب ایڈیٹر اخبار "مسلمان" نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ ڈاکٹر سہروردی کو سوراجیوں کی کونسل تین مرتبہ کلکتہ کارپوریشن کا نائب میئر بلدیہ منتخب کرچکی ہے لیکن مئی کے دو ہفتوں کے اندر سوراجیوں نے بلاتیقن اور بلا تحقیق الزامات قائم کرنے کے ڈاکٹر صاحب موصوف سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ ان پر اعتماد نہیں رہا ہے اس لئے وہ مستعفی ہوجائیں۔ ہندؤں نے اس کی بھی کوشش کی تھی کہ مسلمان فقیر کی تدفین کے مسئلہ کے متعلق یوروپین ارکان کی حمایت حاصل کریں۔ ایک کارپوریشن کے ہندو ارکان جو سی آر داس آنجہانی کے پیرو ہیں اور جن کی رہنمائی آج کل مسٹر جے ایم سین گپتا کررہے ہیں اس سے پہلے ہوئے ہیں کہ انصاف، عزت اور معقولیت کو ساتھ سے دیکر اپنی سوراجی حکومت یعنی کارپوریشن سے نائب میئر بلدیہ مسٹر سہروردی صدر خلافت کمیٹی کو علیحدہ کردیں۔ کیونکہ وہ مسلمان ہیں اور انہوں نے فسادات کے زمانہ میں غیر معمولی جرأت اور عزم کے ساتھ اپنے ملک کے ہندو مسلمانوں کی خدمت یکساں طور پر انجام دی ہے۔ حالانکہ اس کے برخلاف مسٹر جے ایم سین گپتا میئر بلدیہ نے ہندؤں کو اسلحہ خریدنے کی ہمت دلائی۔ مسلمانوں کے ... ... کی جو اہانت ... ... جمع ہوئے تھے ... اور مساجد کے سامنے ... کو بند کرنے کے ... ... کارپوریشن کے غیر مسلم ارکان کے طرز عمل کے خلاف اظہار ملامت اور مسٹر سہروردی پر اظہار اعتماد کی تجاویز منظور کی گئیں۔
(الجمعیۃ کا خاص تار)

ہمدردان جمعیۃ العلماء سے استدعا

چونکہ ۸ مئی ۱۹۲۵ء سے مولوی محمد شرف الدین صاحب انصاری ساکن کرتپور ضلع بجنور سفیر جمعیۃ علماء ہند اپنی خدمات متعلقہ سے سبکدوش کردیئے گئے ہیں۔ اور اب جمعیۃ کی جانب سے کوئی سفیر ملک میں دورہ نہیں کرتا ہے اس لئے تمام ہمدردان جمعیۃ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ کسی دوامی یا وقتی چندہ کی ... ... تبلیغ اور جمعیۃ علماء ہند کے چندہ کی رقوم براہ راست مرکزی دفتر روانہ فرمایا کریں۔ بعد میں اگر کوئی سفیر مقرر کیا گیا تو اعلان کردیا جائیگا۔

دار الحکومت

فسادات کلکتہ اور ہندو پولیس کی لوٹ
مشترکہ مسلم بورڈ دہلی کی تجویز

خلافت کمیٹی دہلی و انجمن اسلامیہ کے مشترکہ مسلم بورڈ کا یہ جلسہ ہندو پولیس کلکتہ کے بعض افسروں و سپاہیوں کے اس طرز عمل پر کہ انہوں نے بلوائیوں کی حوصلہ افزائی کی یا لوٹ و مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں حصہ لیا اظہار ملامت کرتا ہے اور اسے ردیہ کو تحریک سنگٹھن کا مضر نتیجہ سمجھتا ہے۔ جس پر حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ پولیس و فوج کو ہندو سنگٹھن کے اثر سے محفوظ رکھے اور مناسب تدابیر اختیار کرے۔

نیز یہ جلسہ میثاق بنگال کے مسترد کرنے اور بنگال کے دستور قدیم کے خلاف مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے اصرار کو نہایت غیر منصفانہ کوشش خیال کرتا ہے۔ اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ اگر اس نے ہندو پروپیگنڈا سے مرعوب ہوکر اس بارہ میں بنگال کے دستور قدیم کے خلاف کارروائی کی تو اسکا نتیجہ ان ہندو مسلم تعلقات اور حکومت کے لئے مضر ہوگا۔

مندرجہ بالا تار الجمعیۃ کو برائے اشاعت بھیجا گیا تھا لیکن دہلی کی سنسر نے روک دیا۔ لہذا اب بذریعہ ڈاک موصول ہوا ہے۔ بیکر مشترکہ مسلم بورڈ دہلی نے تحریر فرمایا ہے کہ اس امر کا ثبوت کہ کلکتہ کی ہندو پولیس نے لوٹ میں حصہ لیا گورنر بنگال کلکتہ کی ۱۷ تاریخ کی تقریر میں موجود ہے۔

مدیر "پیشوا" اور مدیر "مبلغ" کا مقدمہ
ہائی کورٹ میں انتقال مقدمہ کی درخواست

آج یکم جون ۱۹۲۶ء کو مسٹر لنکن ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں حافظ عزیز حسن صاحب ایڈیٹر رسالہ "پیشوا" اور حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر اخبار "مبلغ" کا مقدمہ پیش ہوا۔

حکیم صاحب اور حافظ عزیز حسن صاحب نے انتقال مقدمہ کی درخواست دی تاکہ وہ دوسرے ضلع کی عدالت میں ڈپٹی کمشنر کو بطور گواہ صفائی پیش کرسکیں۔ اور وہ اسوقت تک حکام کے دوش بدوش امن قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

چونکہ عزیز حسن صاحب کی درخواست بہت طویل تھی وہ ... سے واپس کردی گئی۔ عدالت نے کہا کہ یہ وارنٹ کیس ہے اس لئے اس میں بیان تحریری کی ضرورت نہیں ہے۔ حکیم صاحب اور حافظ صاحب کی طرف سے دو مہر دی درخواستیں ... پیش کی گئیں جنہیں حکم ہوا کہ پندرہ روز کی مہلت منظور کی جاتی ہے کہ ہائی کورٹ سے انتقال مقدمہ کی اجازت حاصل کرلیں۔ نیز اس عرصہ کیلئے ہر دو صاحب پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت داخل کریں۔

چنانچہ حکیم صاحب اور حافظ صاحب کی طرف سے فوراً داخل کردی گئی اور مقدمہ ۱۵ جون ۱۹۲۶ء تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔ تاکہ اس عرصہ میں ہائی کورٹ سے انتقال مقدمہ کے متعلق فیصلہ کرلیں۔

ایڈیٹر تیج کا مقدمہ

آج ۲ جون ۱۹۲۶ء کو ۱۲ بجے مسٹر لنکن ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ویش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف شروع ہوا۔ سرکار کی طرف سے مسٹر سویٹ نوائن پیروی کررہے تھے اور تیج کی طرف سے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ بیرسٹر لاہور اور دیگر متعدد وکلا موجود تھے۔ عدالت کے ... ... نارنگ نے کہا کہ اگر یہ مقدمہ واقعی اس عدالت کی ہدایت سے کیوں جب چلایا گیا ہے۔ تو عدالت کو خود اسے اپنی عدالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مسٹر مورگن سپرنٹنڈنٹ پولیس کو سرکار کی طرف سے بطور گواہ پیش کیا گیا۔ بجواب وکیل سرکار مسٹر مورگن نے بیان کیا کہ میرے دفتر میں تمام اخبارات کی کاپیاں آتی ہیں۔ تیج کی حسب ذیل کاپیوں کا ترجمہ میرے سامنے وقتاً فوقتاً پیش کیا گیا۔

اپریل ۱۷۔ ۲۵۔ ۲۸۔ ۲۹ مئی ۱۲۔ ۱۳

ان اشاعتوں میں قابل اعتراض مضامین شائع ہوئے ہیں جن سے نقص امن کا اندیشہ ہے چنانچہ میں نے گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرکے مقدمہ دائر کردیا۔

یہ مضمون انگریزی میں ترجمے کئے گئے اور میں نے انکو پڑھا ہے ہندو مسلمانوں میں باہم دشمنی اور جھگڑا موجود ہے اور بدامنی کا خطرہ ہے۔ یہ دشمنی اور جھگڑا کلکتہ کے فسادات کے بعد سے شروع ہوا اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر تمام اس قسم کے رسالہ جات اور پرچہ وغیرہ کی اشاعت جن سے امن خطرہ میں پڑجانے کا احتمال ہو روک دیا گیا ہے۔ یہ سب آرٹیکل تیج کی بناء پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ دونوں قوموں میں نفرت پیدا کرنے والے ہیں۔ اور بدامنی کا خطرہ ہے۔ اخبار تیج کی اشاعت دہلی میں اب پندرہ سو یا دو ہزار کے قریب ہے۔ اسکے بعد ڈاکٹر نارنگ کی جرح پر مسٹر مارگن نے حسب ذیل بیان دیا۔

میں ۱۹۲۳ء سے پولیس میں ملازم ہوں۔ شروع میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے پولیس میں آیا تھا۔ اس عرصہ میں لاہور، قصور، اور دوبارہ دہلی میں رہا ہوں۔ میں پہلے پہل فوج میں ملازم ہوا تھا۔ اور وہاں سے پولیس میں منتقل ہوگیا۔ میں نے گورنمنٹ سے اس مقدمہ کے دائر کرنے کی اجازت لی تھی کیونکہ تیج کے آرٹیکل کا ترجمہ میرے سامنے آیا جو میری رائے میں خطرناک اور بدامنی کا پیش خیمہ ہے۔ میرے یہاں دفتر میں تمام اخبارات رسالے وغیرہ آتے ہیں۔ جو صوبہ دہلی میں شائع ہوتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کے پرچے اور رسالہ جات وغیرہ بھی میرے دفتر میں آتے ہیں۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء کا آرٹیکل "ہندؤں کے بائیکاٹ کی تحریک رنگ لارہی ہے" جو تیج میں نکلا ہے اس کا انگریزی ترجمہ میں نے دیکھا ہے (اصل آرٹیکل پڑھ کر سنایا) خواجہ صاحب کے پوسٹر میرے دفتر میں آتے ہیں۔ ان کے ترجمے میں نے دیکھے ہیں۔ مگر پوسٹر باقاعدہ میرے دفتر میں نہیں آتے۔ یہ صحیح ہے کہ انچارج پولیس برانچ کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ ہر اس آرٹیکل کا انگریزی ترجمہ جو اسے خلاف قانون معلوم ہو مجھے دکھلائے۔ پولیس برانچ کے انچارج مسٹر عبدالرحمٰن ہیں۔ مجھے ان کے ترجموں پر کافی بھروسہ ہے۔ موجودہ فضا دہلی میں خصوصاً گذشتہ پانچ مہینے موجود ہے اور عام طور پر میں نہیں بتلا سکتا کہ کب سے ہے۔ میں ۱۹۲۳ء میں دہلی میں نہیں تھا۔ میں جولائی ۱۹۲۴ء میں یہاں موجود تھا جبکہ دونوں قوموں کے تعلقات ناخوشگوار تھے۔ شہر کی عام حالت سے اور اس حقیقت سے کہ حکام بالا اس کو مناسب خیال کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں کارروائی کی جائے۔ میں نے معلوم کیا کہ تیج کے شائع شدہ مضامین قابل اعتراض اور دونوں قوموں کے تعلقات کو کشیدہ کرنے والے ہیں ... ... میں نہیں بتلا سکتا کہ کونسا آرٹیکل ایسا ہے جس سے جھوٹی افواہوں کے پھیلنے کا امکان ہے۔

میں ایک خفیہ ڈائری رکھتا ہوں۔ اس سوال کے جواب

احوالِ اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

عمائدِ مدینہ طیبہ کا مکتوبِ گرامی
اہلِ مدینہ کی حالتِ زار

محترم بندہ جناب مدیر صاحب اخبار الجمعیۃ زاد مجدہم
سلام مسنون کے بعد عرض پرداز ہوں کہ سید زین العابدین صاحب مدنی مدیر حرم شریف شیخ ذیاب ناصر رئیس بلدیہ مدینہ طیبہ شیخ حسین جباد امام مالکیہ۔ مولوی عبدالباقی صاحب فرنگی محلی مہاجر اور سید محمود احمد صاحب فیض آبادی (ممبران مجلس تقسیم اعانت و امداد برائے اہالی مدینہ منورہ) کی جانب سے ۱۸ رمضان المبارک کا چلا ہوا مکتوب گرامی میرے نام موصول ہوا ہے جس کا ضروری ضروری اقتباس بغرض آگاہی جمیع مسلمانان ارسال خدمت کرتا ہوں۔ وہو ہذا۔

"ہم خاکساران آستانہ نشینان حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے سلام مسنون السلام آپ حضرات عالی ہمم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو آپ صاحبوں نے ہماری ناگفتہ بہ حالت کی ملاحظہ فرما کر ہماری راحت و آسائش کے خیال سے امداد و دستگیری پر کمر ہمت ... [illegible]

...

مقدار یہ رقم فراہم نہو جائے رقم کس طرح تقسیم ہو سکتی ہے۔ اس کار خیر میں جو لوگ ... جہاں تک ممکن ہو گا کوئی بات قرد گذاشت نہ کی جاویگی"۔

یہ ہے مکتوب کا خلاصہ۔ ۹ اپریل کو مولوی عبدالکریم صاحب چشتی اور مسٹر تاج محمد علیگ یہاں سے علوی جہاز میں روانہ ہو کر ۲۵ اپریل تک جدہ پہنچ گئے ہونگے۔ اور وہاں سے فوراً مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے ہونگے۔ میں ان ہر دو نمائندگان کے خطوط کا منتظر ہوں جس سے تمام احوال بخوبی طور پر معلوم ہوگا۔ اس خط کا جواب میں نے گرجستان میں بھیجدیا ہے۔ نیز مولانا شوکت علی صاحب کو بھی لکھا ہے کہ وہ جیران رسول اللہ صلعم کی مشکلات کے سد باب کی طرف حکومت حجاز کو مزید توجہ دلائیں اور ہمارے مرسلہ غلہ کی تقسیم کا ٹھیک ٹھیک بند و بست کر دیں۔ فقط

نیاز مند۔ حاجی عبداللہ ہارون

سرمایہ اعانت جیران رسول اللہ

مخدومی مدیر صاحب! السلام علیکم۔ ۲۲ اپریل کے بعد حسب ذیل رقوم مساکین مدینہ طیبہ کیلئے سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کو موصول ہوئی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

رقم سابقہ اعلان شدہ ملاحظہ ہو اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء	۶۰۹۶-۱۳-۱۱ اور ۵ بوری چاول
شیخ محمد خاں نظامی معرفت شیخ عبدالمجید صاحب	۵-۰-۰
میر محمد صاحب نظامی " "	۴-۸-۰
پیر بخش صاحب گرشنگی " "	۱-۰-۰
عبداللہ صاحب " "	۰-۴-۰
نعل بخش صاحب " "	۰-۴-۰
چراغ الدین صاحب، بولٹن (انگلینڈ)	۱۵۹-۱۰-۶
جیون خاں صاحب جھرگری ڈینگر	۲۹-۸-۰
حاجی مشتاق احمد صاحب اٹاوہ	۱۲۵-۰-۰
محمد خاں صاحب، منڈا محمد خاں	۵-۱۴-۰
جبار حسین صاحب ریڈر جج عدالت بلند شہر	۵-۹-۰
حاجی پیر محمد صاحب، بالہ	۱۲-۰-۰
ایک انگریزی از مدراس	۱۰-۰-۰
عبداللہ خاں صاحب، پاک پٹن	۲-۰-۰
لطیف احمد صاحب۔ اندور	۴-۰-۰
نجم الدین انصاری صاحب، ریٹائرڈ خیرپور	۴-۱۴-۰
میر اللہ خاں صاحب، راہو	۵-۰-۰
حافظ حبیب الرحمن صاحب قادری	۱۰-۰-۰
حاجی عطاء اللہ خاں صاحب۔ رائے سینہ	۲-۰-۰
حاجی محمد علی اینڈ سنز صاحب۔ امپال	۱۵-۰-۰
سلطان علیخاں صاحب رسالدار میجر چک نمبر ۸	۱۰۰-۰-۰
سید افتخار حسین صاحب۔ لدھیانہ	۴-۰-۰
سید ابو نثار صاحب۔ پتر ہٹہ	۵۰-۰-۰
محمد شیر افضل خاں صاحب رائے پور	۹-۱۴-۰
اللہ بخش خانصاحب امرتسر	۱-۵-۰
کل میزان	۶۷۰۹-۸-۵

اور ۵ بوری چاول۔

خرچ سابقہ اعلان شدہ ملاحظہ ہو تفصیل "الجمعیۃ" مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء میں ۴۰۳۶-۱-۱۱ اور ۵ بوری چاول

تیسری قسط میں مبلغ دو ہزار روپیہ کی ہنڈی مولوی عبدالکریم چشتی کی معرفت بھیجی گئی جو ۹ اپریل کو علوی جہاز میں عازم حجاز ہوئے تھے۔ اسٹامپ ۲ کے خرید کئے گئے۔ رجسٹر ... کا خرید کیا گیا۔

کل خرچ: ۵ بوری چاول اور ۶۰۳۹-۹-۱۱
زیر تحویل = ۶۶۹-۱۵-۶

نوٹ:- ہر قسم کی امداد و اعانت خواہ وہ بصورت غلہ ہو یا نقد مجلس تقسیم اعانات و امداد مدینہ طیبہ کی نگرانی میں تقسیم ہوگی جس کے ارکان حسب ذیل عمائد ہیں:-
۱- سید زین العابدین صاحب مدیر الحرم شریف مدینہ طیبہ۔
۲- شیخ ذیاب۔ ناصر رئیس بلدیہ مدینہ طیبہ۔

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنے والے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ وقت پریشان کن ہے۔ دن بدن آپکی مالی حالت کمزور ہو رہی ہے۔ جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے اُس کا اصلی سبب آپ کو بتلادیں وہ یہ کہ آپ اپنے قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو فائدہ کس چیز میں ہے۔ اگر آپ اسکے موافق کوشش کریں تو کامیابی فی الفور ہوتی ہے۔ آپ غلط تدابیر سے ناکام ہو کر خدا پر الزام اور اُس کی مہربانیوں پر توجہ نہیں کرتے۔

خدا کیلئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو۔ بیکار نہ سمجھو۔ ہم خدائے قدوس کے روانہ کردہ علم نجوم و جفر سے آپ کو سچا راستہ بتلا کر آپکو کامیاب کرائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس کے لئے کہ ہم کس حد تک علم سے واقف ہیں آپ ہم سے کوئی بھی سوال خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ صرف ۸ کے ٹکٹ روانہ کر کے دریافت کریں اگر وہ سچ نکلا اور آپ کی تسلی ہوئی تو ہم سچے اور ہمارا اشتہار سچا ورنہ مرسلہ پیسے بھی آپ حلفنامہ روانہ کر کے واپس لے لیں۔ کیا اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہئے۔ افسوس۔ اگر اب بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت۔

بصورت تسلی معاملات اولاد۔ نامردی جریان کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی۔ محبوب گھر بیٹھے آجاوے۔ زوجین میں محبت رہے۔ مقدمات میں کامیابی۔ تجارت۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں۔

ایک اور رعایت

اگر کوئی صاحب، ۳۰ جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (عہ) ہم کو روانہ کر دیں اور روانگی کے وقت تاریخ پیدائش، روز، سنہ، وقت لکھکر روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹانڈرڈ ٹائم معہ گھڑی پل روانہ کریں تو ہم ان کا نام درج رجسٹر کر کے عمر بھر کا اگلا اور پچھلا حال (جنرل فیوچر) روانہ کرینگے اور پانچ سال تک بلا خرچ ڈاک ماہوار اچھی اور بری کیفیتوں سے مطلع کیا کرینگے اس لحاظ سے آپ کا پانچسال کے لئے صرف دس روپیہ میں ایک منجم و جفار ملازم ہو جائیگا۔ اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور یہ آخری رعایتی اعلان سمجھیں ورنہ ہم اس تاریخ کے بعد سے پہلا نرخ ... صرف جنرل فیوچر کا لینگے۔ ہر قسم کے تیر بہدف تعویذ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

باقی خط و کتابت معہ ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

پانچ پیسے مہینہ میں

آرکیہ ۸ ... رسالہ پیشوا ... مذہبی، سیاسی اور تبلیغی ... حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ، حضرت مولانا محمد علی ... حضرت مولانا عبدالماجد بدایونی۔ مولانا احمد سعید۔ مولانا مظہر الدین ... ہیں۔ اور اسکے شائع ہوتے ہی آریہ کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔

اگر آپ مسلمان ہیں اور آپکے دل میں سچا تبلیغی احساس ہے تو اس رسالہ کو ضرور منگائیے ۲۰×۳۰ کی بڑی تقطیع کے ۳۲ صفحوں پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی کے ساتھ ہر انگریزی مہینہ کی ۸ تاریخ کو پابندی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

سید حسن امین منیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان دہلی

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ چینی یا ماشی قیمت ... سوتی قسم اول ... خالص ریشمی مشہدی لنگی آفیسری ... نقلی مشہدی ... کلاہ پشاوری ... زرین ... رومال ...

ملنے کا پتہ۔ ابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بےقاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک چھپی مہلک بیماری مستورات میں عام ہے اُن کی تندرستی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہے ... کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنی چاہئے ... حب مسیحا غایت درجہ کا اکسیر ثابت ہوئی ہے ... منگوا کر حق اور باطل میں تمیز کیجئے۔ اور قدرت کا تماشہ دیکھئے ... پوری خوراک ۔

جوہر شفا ... نئے اور پرانے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ علاج ہے پیشاب اور زخم کی تکلیف پیپ کا آنا تمام شکایتیں بالکل دور ہو جاتی ہیں قیمت فی ...

منیجر دار الشفاء دربھنگہ

چار نکاح کیجئے

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال و الکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

نکات سعدی

حکیم محمد ابراہیم اللہ ... ضلع سورت

دونو جہان میں مزے اڑائیے

... آفتاب زندگی ... شباب ...

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

ہر گھڑی چھ روپے میں

چندر رویو ورعایت

رعایت کی وجہ یہ ہے

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری - مطابق ۱۰ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۸

موتمر اسلامی قاہرہ کے حالات

مسئلہ خلافت کے حل کی ایک ناکام کوشش

(از نامہ نگار خصوصی)

موتمر قاہرہ کی تیاریوں کا جو اہتمام سرکاری علماء میں ہو رہا تھا اس کی تو پہلے اطلاع دیجا چکی ہے۔ آج کل موتمر قاہرہ کے اجلاس منعقد ہو رہے ہیں ابھی اجلاس ختم نہیں ہوئے ہیں لیکن جو کچھ اب تک کارروائی ہوئی ہے اس کی مختصر اطلاع بھی آپ کے ناظرین کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

عالم اسلام کے ایک بیشتر حصہ نے اس موتمر کی نہ شرکت گوارا کی اور نہ عدم ارسال نمائندہ پر معذرت اور موتمر کے ساتھ اپنا اتفاق ظاہر کیا۔ بلکہ بعض ملکوں نے تو کھلے طریقہ پر اس کی مخالفت کی۔

ترکی اور ایران کو تو اس سے اصولی اختلاف تھا۔ روس نے بھی شرکت گوارا نہ کی۔ افغانستان نے اپنا کوئی نمائندہ نہیں بھیجا۔ نجد، کویت، شرق اردن، طرابلس الشام، ریف کی تائید کی بھی نہیں ہوئی۔ ہندوستان نے جو معقول جواب دیا وہ نہ صرف قابل تحسین ہے بلکہ خیال ہے کہ موتمر کے لیے چراغ ہدایت اور راہ عمل ہوگا۔ ترکی اخبارات تو اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ جریدہ اقدام نے اپنی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ مسئلہ خلافت کے حل کے لیے تاریخ ۱۳ ماہ رواں میں جامع ازہر کی کمیٹی ایک موتمر کر رہی ہے یہ موتمر انگریزی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ شاہ فواد کو خلیفہ بنا کر اپنی مصلحت کے لیے استعمال کریں کیونکہ خلیفہ کے ماتحت اکثر مسلمان بادشاہ ہوں گے اسی طرح اور بعض لوگوں کا بھی خیال ہے۔ چنانچہ اس خیال کی تائید ڈاکٹر انصاری صاحب کے اس خط سے بھی ہوتی ہے جس میں انھوں نے خلافت کمیٹی کی تجاویز کو بھیجتے ہوئے اپنی جانب سے تصریحات کی ہیں۔ جن نمائندوں نے شرکت کی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

موتمر قاہرہ میں حسب ذیل حضرات بہ حیثیت نمائندہ شریک ہوئے۔

شیخ محمد ابو الفضل شیخ الجامعۃ الازہر و رئیس (صدر موتمر) شیخ عبد الرحمن قراعۃ مفتی مصر، شیخ محمد مصطفیٰ المراغی قاضی محکمہ شرعیہ مصر، شیخ احمد ہارون مدیر المعاہد دینیہ، شیخ محمد الفراج المنیاوی رئیس جمعیۃ نشاس العلماء مصر سے شریک ہوئے۔ سید محمد الصادق التونسی سے۔ السید محمد الصدیق مغرب الاقصیٰ سے۔ احمد بہادر بیان

آفندی و ابوبکر جمال الدین آفندی جنوبی افریقہ سے یعقوب شینکو تش پولینڈ سے۔ عنایت اللہ خان مشرقی (صاحب تذکرہ) ہندوستان سے۔ الحاج عبد الکریم امر اللہ و عبد اللہ محمد جزائر شرق الہند سے۔ سید حسین الحصاص حکومت جوہور سے۔ شیخ خلیل الخالدی و الشیخ اسعد الشقیری و الشیخ اسمٰعیل الخطیب و عارف الدجانی یاشلہ فلسطین سے۔ عطاء اللہ الخطیب عبد العزیز لبی عراق سے۔ شریف یحییٰ عثمان پاشا حجاز سے۔ شیخ عبد الرحمن بن علی یمن سے۔ السید المرتضیٰ الادریسی تہامۃ الیمن سے۔ والشیخ حسن ابی السعود محمد مراد آفندی و جمال آفندی الحسینی اور شیخ عیسیٰ منون فلسطین سے اور احمد شتیوی السویحلی بک و احمد المریض بک طرابلس الغرب سے اور سید ادریس السنوسی امیر برقہ۔

الغرض اس اہم مجلس کو جس طرح باعظمت اور شاندار ہونا چاہیے تھا وہ باوجود ایک عرصہ کی تیاری کے صرف ایک مضحکہ ہو کر رہ گئی۔ اس کی بڑی وجہ مصریوں کی رائے میں یہ ہے کہ موتمر کا انعقاد بے موقعہ ہوا۔ نیز موتمر کی جانب سے لوگوں کو اب تک ...

قلوب میں موجزن ہے جس کا عملی ثبوت اور دلیل آپ کا فدائے اس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خلوص و محبت ہے۔ یقیناً تاریخ کے صفحات میں اب اور آپ کی قوم ...

[illegible]

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں۔ نت نئی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین ... جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے جو حقیقتاً دنیا میں سب سے پہلی ہے۔ ذیل کا اشتہار معمولی تجارتی اشتہار نہیں ہے جس میں کچھ شبہ ہو۔ بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دی رائل جرمن اسپیشل ہیر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کر کے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے۔ یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کر دینے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے آج ہی منگا کر تمام عمر کیلئے خضابوں سے نجات حاصل کر لیجئے۔

چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے۔ اس لئے تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نزلہ کا دشمن ہے۔ ان لوگوں کے لئے بھی بیش بہا تحفہ ہے۔ جنکے جوانی ہی میں نزلہ کے باعث بال سفید ہوگئے ہوں بلاشک ...

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہو

پریمی جمال صابن

زنانہ سنگھار بکس

چمپیرس پوڈر

سرمہ اکسیر چشم — محبوب مراد — جاری قیمتی تحفے — بال صفا پوڈر — عروس جمال

مذاقِ طب حکیم راج نرائن دہلی

خضاب

یہ اندھے چاند تلے کے ہیں افعال

جوان جوان سیہ جوان سال

المشتہر — شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ - کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	¾ کالم	½ کالم	¼ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۱) مشتہرین کو اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ اشتہارات کے مضمون میں فحش یا خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ ... فیصدی کمیشن دیا جائیگا ... اجرت اشتہارات کے ساتھ پیشگی آنی چاہیے ... (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

قیمت اخبار الجمعیۃ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

حکیم محمد یعقوب ... دواخانہ نور دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۸ ذیقعدہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۵)

لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ فرمانروایان دکن کی حیثیت ابتدا سے عام والیان ریاست کے مقابلہ میں زیادہ اعلیٰ واشرف رہی ہے۔ ہندوستان کی سب سے بڑی دیسی سلطنت اور اس ملک میں دولت برطانیہ کے سب سے قدیم حلیف کی حیثیت سے دولت آصفیہ کے ساتھ ہمیشہ امتیازی برتاؤ کیا جاتا رہا ہے اور سرکاری تحریرات تک میں اس کا اعتراف موجود ہے خود لارڈ ڈلہوزی جو ریاستی سیاست میں لارڈ ریڈنگ کا امام تھا اپنے ایک مراسلہ میں اس طرح اعتراف کرتا ہے کہ ہم نظام کو ایک خودمختار فرمانروا کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے فرمانروائے حیدرآباد کے تعلقات تقریباً ویسے ہی ہیں جیسے دو مساوی طاقتوں کے ہوتے ہیں۔ موجودہ حضور نظام کے جد امجد نواب ناصر الدولہ بہادر جب ۱۸۲۹ء میں مسند نشین ہوئے تھے۔ تو کمپنی بہادر نے انہیں ریزیڈنٹ کی معرفت عنان "بادشاہی" اپنے ہاتھ میں لینے پر مبارکباد دی تھی۔ حالانکہ برطانیہ کی ڈپلومیٹک زبان میں کسی دیسی رئیس کے لیے بادشاہی کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ دور کیوں جایئے خود ہمارے زمانہ میں پرنس آف ویلز نے نسہ فلک نما میں اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے۔ جو تقریر کی تھی اس کا لفظ لفظ شہادت دے رہا ہے کہ سلطنت برطانیہ کے وارث تخت و تاج کی نظروں میں فرمانروائے دکن کی حیثیت ایک خودمختار فرمانروا کی سی ہے۔

اس مسئلہ کے تصفیہ کا انحصار زیادہ تر ان معاہدات پر ہے جو گذشتہ ڈیڑھ صدی کی مدت میں وقتاً فوقتاً انگریزی حکومت اور سلطنت آصفیہ کے درمیان ہوتے رہے ہیں۔ اگر یہ واقعہ ہے کہ دو حکومتوں کے سیاسی تعلقات ان کے باہمی معاہدات پر مبنی ہوتے ہیں تو ہمیں دیکھنا چاہیے کہ اس بارے میں ان کا کیا فتویٰ ہے؟ ۱۷۶۶ء میں نواب میر نظام علی خاں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کی پہلی دفعہ کے الفاظ یہ ہیں۔

> دونوں فریق معاہد اس احترام، ملاطفت، اتحاد و دوستی کے معاہدہ کی رو سے صدق دل کے ساتھ معاونت باہمی کا عہد کرتے ہیں اس طرح پر کہ ایک کا دشمن دونوں کا دشمن اور ایک کا دوست دونوں کا دوست سمجھا جائیگا۔

دوسری دفعہ میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے "ان عنایات مشفقانہ کے عوض جو ہز ہائی نس نے شمالی سرکار کا علاقہ بطور انعام دے کر ظاہر کی ہیں" وعدہ کیا کہ وہ ہز ہائی نس کے معاملات کو سلجھانے کے لیے اپنی فوج کا ایک حصہ تیار رکھنے کی بنا پر ہوچکی دفعہ میں ہز ہائی نس نے بھی وعدہ کیا کہ وہ باہمی ملاطفت دوستی اور اتحاد کے لحاظ سے بوقت ضرورت اپنی فوجیں کمپنی کی اعانت کے لیے بھیجیں گے۔

۱۷۶۸ء میں نواب میر نظام علی خاں بعد نواب انوار الدین خاں والی کرناٹک اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کی تمہید میں یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ۱۷۶۶ء میں نظام الملک اور کمپنی بہادر کے درمیان اس مقصد کے لیے ایک معاہدہ ہوا تھا کہ وہ دو فریق معاہد میں ایک باعزت اور دائمی دوستی و اتحاد کا تعلق قائم ہو جائے...

[illegible]

اقتباسات

حجاز میں کونسلوں کا قیام

انتخاب نمایندگان کیلئے سلطان ابن سعود کا اعلان

حکومت حجاز کے دیوان ملکی سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے اہل الرائے اور باخبر لوگوں سے مشورہ لینے اور قومی حقوق کی نگہداشت وغیرہ امور مہمہ میں ان کی آراء سے رجوع کرنے کے لیے جس کا بار ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے اعلان کرتے ہیں کہ

۱۔ مکہ، مدینہ، جدہ، ینبع، اور طائف میں ایک ایک مجلس استشاری (کونسل) قائم کی جائے جو اہم مقامی مسائل پر نظر کرے اور یہ مجالس انتخاب کے ذریعہ مرتب ہوں۔

مکہ کی مجلس میں صدر کے سوا جسے حکومت مقرر کرے گی...

[illegible]

دمشق کے تازہ حادثہ کی تفصیلات

عاصمۂ عرب میں تہذیب فرانس کے ہولناک مظاہرے

[illegible]

ترکی کے محکمۂ امور دینی کا فیصلہ

نماز عربی میں ہوگی

[illegible]

اطلاع

[illegible]

سوراجیت کا بے نقاب چہرہ

[illegible]

دکن کی تحریک ... کی بدانتظامی

[illegible]

ایک نیا فتنہ

[illegible]

شرقیات

عالم اسلامی

مصر

آزادی مصر کی حقیقت

مصر کے سیاسی حقوق پر برطانیہ کی دست درازی

لندن یکم جون۔ جب سے گورنمنٹ برطانیہ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ زغلول پاشا خود وزارت مرتب کرنے پر مُصر ہیں تو وہ سخت پریشان ہو رہی ہے۔ سیاسیات خارجیہ کے اُفق پر مصر کی موجودہ صورت حال تاریک نظر آتی ہے، اگر زغلول پاشا خود وزیر اعظم ہو گئے تو اُن کی مخالف برطانیہ پالیسی خصوصاً انگریزوں کے اس اصرار کی مخالفت کہ نہر سویز کی آزادی قائم رہنی چاہیئے، زیادہ سخت ہو جائیگی فی الحال گورنمنٹ برطانیہ اس بات پر توجہ کر رہی ہے کہ کسی طرح زغلول پاشا کو اُن کے ارادہ سے باز رکھا جائے یعنی کہ سنگرادن کا ارادہ بدلوا دیا جائے۔ اور وہ عدلی پاشا کو جو لبرل لیڈر ہیں اور جن سے زغلول پاشا بھی راضی بھی ہیں ترتیب وزارت کی اجازت دیں۔

یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگرچہ عدلی پاشا کم و بیش زغلول پاشا کے نامزد کردہ ہیں لیکن وہ کٹھ پتلی ہیں۔ بہر حال یہ ممکن ہے کہ اگر زغلول پاشا حکومت کی سیادت بذات خاص نہ کریں تو وہ کسی انتہا پسندانہ پالیسی پر زور نہ دینگے۔

سیاسی حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ سعد پاشا زغلول کی شخصیت مصر بھر میں سب سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے حامیوں پر حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں۔ مصریوں میں یہ عادت ہے کہ وہ زیادہ طاقتور جماعت کی اندھا دھند تقلید کرنے لگتے ہیں۔ اسلئے اگر فی الحال زغلول پاشا کو پردہ سیاسیات کے پیچھے کر دیا گیا تو ممکن ہے کہ اُن کے حامی لوگ اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کرنے پر مائل ہو جائیں۔

مصر پر جنگی جہازوں کا دباؤ

مالٹا ۲ جون۔ انگریزی جنگی جہاز "ریزولیوشن" کو جو کمان امیر البحر عقبی اسٹیونے حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً مصر کو روانہ کر دیا جائے۔ اگرچہ ابھی تک سوائے ایک جنگی جہاز کے اور کوئی جہاز مصر کو نہیں جا رہا ہے لیکن کئی دیگر جہازوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو حکم آتے ہی فوراً ہی روانہ ہو جائیں گے۔

لندن ۳ جون۔ (بعد کی خبر) لندن کے باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ مصر کی صورت حال نہایت نازک ہو گئی ہے، اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کیا حشر ہو گا۔

رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ رفتار واقعات کا غور سے مطالعہ کر رہی ہے اور اپنے خیالات سے مصری حکومت کو آگاہ کرتی رہتی ہے، حکومت برطانیہ اس بات کو بار بار ظاہر کر چکی ہے کہ وہ زغلول کا با اختیار ہونا پسند نہیں کرتی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک عدلی پاشا نے استعفا نہیں دیا لیکن جب وہ مستعفی ہو جائیں گے تو شاہ مصر یقیناً زغلول پاشا کو طلب کریں گے۔ اب تمام انگریزی طرز عمل پاشائے موصوف کے فیصلہ پر منحصر ہے۔

زغلول پاشا نے وزارت چھوڑدی

قاہرہ ۳ جون۔ بمعوثین کی درخواست پر زغلول پاشا نے منظور کر لیا ہے کہ وہ وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو کر وہ منصب عدلی پاشا کو دیدینگے۔

زغلول پاشا کے استعفے پر برطانیہ کا اطمینان

رگبی ۳ جون۔ آج سہ پہر کو جب یہ خبر لندن پہونچی کہ زغلول پاشا نے مصری وزارت مرتب کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور یہ کام عدلی پاشا کے سپرد ہو گا تو مصر کے متعلق صورت حالات کسی قدر بہتر ہو گئی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ عدلی پاشا وزارت مرتب کر بھی سکیں گے یا نہیں لیکن اگر وہ کامیاب ہو گئے تو گمان غالب یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کے لئے مصری حکومت کے ساتھ اشتراک عمل ممکن ہو جائے گا جیسا کہ پہلے ہی بیان کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ دستور کے کاموں میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی بشرطیکہ ان چار باتوں کے متعلق جو ۱۹۲۲ء کے اعلان میں آئندہ گفت و شنید کے لئے محفوظ رکھی گئی ہیں قطعی طور پر چیلنج نہ دیا گیا، بالخصوص اس دفعہ کے متعلق جس کی رو سے غیر ملکیوں کے مفاد کی حفاظت برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔

ریف

ایک اخباری نمائندہ سے غازی عبد الکریم کی ملاقات

غازی اعظم کی تمنائے شہادت

تازہ یکم جون غازی ریف محمد بن عبد الکریم نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ فرانس کے جنگ کرنے کا میں کبھی خواہشمند نہ تھا کیونکہ ریفی قبائل فرانسیسیوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر قبائل کو بعض خودغرض ... غازی عبد الکریم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ عہدہ کی شرائط صلح منظور کرنے کو تیار تھے مگر ان کی فوجوں نے ہسپانیہ کے ساتھ عداوت و نفرت سے مغلوب ہو کر بجز کامل آزادی کے اور کچھ منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ فرانس نے جب الحسیمہ پر ہسپانیوں کو جہاز سے اُتارنے میں مدد دی تو ہماری فوجوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا۔

میری تمنا تھی کہ ہسپانیوں سے جو آخری جنگ ہوئی اس میں لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا۔ جس کے لئے میرے دل میں بجز نفرت کے اور کوئی جذبہ نہیں ہے ہسپانیہ کے خلاف ہم ضرور اسوقت تک لڑتے جب تک کہ آخری آدمی بھی قتل نہ ہو جاتا۔ مگر فرانس کا معاملہ جداگانہ ہے۔ مجھے پورا وثوق ہے کہ فرانس آسٹریلیقیوں کی وہی حیثیت قائم کرے گا جس کے وہ مستحق ہیں۔

جنگ ریف کے پوشیدہ اسرار

لندن ۲ جون۔ اخبار ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ اوہر توقع بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس کے قبضہ میں ایسے کاغذات موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل ریف کا پروپیگنڈا یورپین ممالک میں کسقدر وسیع تھا۔ خاص طور پر روس۔ اطالیہ (اور جرمنی) امیر محمد بن عبد الکریم کی کسقدر مدد کرتے تھے۔ ادہر حکومت ہسپانیہ کو اس سے زیادہ حیرت انگیز کاغذات ملے ہیں جو امیر محمد کے برادر عزیز سیدی محمد (صغیر) نے ہسپانیہ کے پاس اطاعت پذیری سے قبل بھیجے تھے۔ ان کاغذات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جنگ میں شریک ہونے سے چند ماہ قبل مارشل لیوٹی نے مجاہدین ریف سے اس قسم کی گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا تھا جو مفاد ہسپانیہ کے منافی تھا۔ مارشل لیوٹی نے یہاں تک کیا تھا کہ فرانسیسی کارخانجات سامان حرب سازی کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ امیر محمد کو سامان حرب ضرب بہم پہنچاتے رہیں۔

جب گفت و شنید کا سلسلہ ختم ہوا اور کوئی نتیجہ نہ نکلا تو مارشل لیوٹی سمجھے کہ امیر محمد دولت فرانس کو خوف بنا رہے تھے۔ اسیلئے انھوں نے بہانہ ڈھونڈ کر اعلان جنگ کر دیا ...

ایک انگریز افسر نے میڈ... بہنچا ہے یہاں جو پہلے ہندوستان کی سپاہ ... اسپورٹ افسر تھا۔

بلاد عرب

موسیو ژووینل کے دعاوی

مجاہدین شام کی قوت گھٹ رہی ہے

پیرس ۲ جون۔ موسیو ژووینل فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام پیرس پہنچ گئے۔ تاکہ شام کی صورت حال پر گورنمنٹ سے بات چیت کریں۔ نمایندگان جرائد نے ملکر بات چیت کی تو آپ نے فرمایا کہ شام کا فرانسیسی اطالوی تعلقات اور جمعیۃ الاقوام سے گہرا لگاؤ ہے کہنے لگے کہ جب شہر سویدا کو مسخر کیا گیا تو انہوں نے وہاں کی حکومت دانستہ اس امیر کے حوالہ کر دی۔ جس کے طرفدار تمام عرب ہیں۔

فرانس کی خواہش ہے کہ وہ ایشیا اور یورپ میں مصالحت کرادے۔ جب وہ شام پہونچے تھے۔ اسوقت وہاں بہت کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ اسوقت صورت حال بہت خطرناک تھی۔ لیکن جب سے جمہوریہ لبنان کا قیام کر دیا گیا ہے اسوقت سے کامیابی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے۔ دروزیوں کو سویدا سے نکال دیا گیا ہے اور وہ رفتہ رفتہ اطاعت کرتے جاتے ہیں۔ جب جبل دروز سے فرانسیسی فوجیں واپس آگئیں تو دروز اکیلے رہ گئے۔ اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ دمشق میں کامل امن و امان قائم رکھا جائے۔

شام میں فرانس کی پیشقدمی

لندن ۴ جون۔ پیرس سے ہافاس ایجنسی کی اطلاع ہے کہ بیروت کی خبروں کے مطابق فرانسیسی دستے جبل الدروز کے جنوب میں برابر پیشقدمی کر رہے ہیں اور دروزیوں کو شکست ہو رہی ہے جنہیں شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے اور میدان میں ۲۲ مقتول چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا گیا۔

مکہ سے مولانا شوکت علی کا تار

جنت البقیع کا انہدام

مکہ ۲۹ مئی۔ ہمیں جدہ میں یہ دردناک خبر سنکر بیحد صدمہ ہوا کہ جنت البقیع اور سیدنا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے مزارات زمین برابر کر دئے گئے۔ مکہ میں اگر اس خبر کی تصدیق ہوئی۔ ہم موتمر میں یہ مسئلہ بھی پیش کرنے والے ہیں کہ اس میں مداخلت کرے نیز سلطان کو بھی متنبہ کیا جائے گا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو نظر انداز نہ کریں۔ (خلافت)

ترکی

شامی ترکی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

قسطنطنیہ ۲ جون۔ موسیو سارو اور توفیق رشدی بک نے ترکی شامی دوستی کے معاہدے پر دستخط کر دئے ہیں جس کی ابتدا چند ماہ گذرے موسیو ژووینل نے کی تھی۔

معاہدہ موصل کی تکمیل

مسودہ پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے

قسطنطنیہ ۴ جون۔ انگورہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ موصل کے متعلق ترکی اور انگلستان کی جو گفتگو کچھ عرصے سے جاری تھی اس کا نتیجہ ایک عام معاہدہ اور چند ضمیموں کی صورت میں ظاہر ہو گیا ہے جو دستخطوں کے لیے تیار ہیں۔ ان میں ایک میثاق ضمانت، ایک اتفاق نامہ سرحدات اور چند نقل و حرکت ...

آمد و رفت اور تجارت بحری کے متعلق شامل ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان معاہدات پر ہفتہ کے ... دستخط ہو جائیں گے۔

افغانستان

موتمر اسلامی میں افغانستان کے نمائندے

بمبئی ۴ جون۔ روزنامہ خلافت کو معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ موتمر اسلامی کے لیے جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے مکہ معظمہ پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے نمائندے نور عطا محمد خاں ہراتی اور عبد الصمد خاں بھی روانہ ہو گئے ہیں جو امید ہے کہ وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جائیں گے۔ ایک با اثر افغانی ملا بھی جو ملائے چاکنور کے نام سے مشہور ہے اپنے متبعین کے ساتھ مکہ جا رہا ہے۔

ہندوستان

کلکتہ کارپوریشن میں ہندو اکثریت کا زور

مسٹر سہروردی کیلئے تحقیقاتی کمیشن کا تقرر

کلکتہ ۳ جون۔ آج کلکتہ کارپوریشن کے جلسہ میں مسٹر حسن شاہد سہروردی ڈپٹی میئر کلکتہ کارپوریشن کا مسئلہ پیش ہوا۔ بابو ناگیندر ناتھ بنرجی نے تحریک کی ڈپٹی میئر کے اعمال و افعال کی تحقیقات کے لئے دس ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اس امر کی رپورٹ کرے کہ آیا کلکتہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۴۲ کے ماتحت ان کی علیحدگی کے متعلق کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ مسٹر انس الدول نے تحریک کو خلاف قاعدہ قرار دیا لیکن میئر نے فیصلہ کیا کہ تحریک قاعدہ کے اندر ہے۔ مسٹر رشید حسن نے ترمیم پیش کی کہ ڈپٹی میئر کے خلاف جو خاص الزامات ہیں وہ بیان کر دئے جائیں اور کمیٹی انہیں الزامات کی تحقیقات کرے۔ مسٹر ضیاء الحق نے اس ترمیم کی تائید کی لیکن مسٹر رزاق بخش نے تحریک اور ترمیم دونوں سے اختلاف کیا لیکن آخر کار ڈپٹی میئر کا طویل بیان سننے کے بعد ہندو ممبروں کی کثرت سے رزولیوشن پاس کرا دیا اس پر تمام مسلمان ممبران جلسہ سے اٹھکر چلے گئے۔

کلکتہ کارپوریشن سے مسلمان ممبر مستعفی ہو جائیں

کلکتہ ۴ جون۔ کلکتہ خلافت کمیٹی اور شہر کے مسلمان ٹیکس دینے والوں کی جماعت نے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کلکتہ خلافت کمیٹی اور مسلمانان کلکتہ کی مرکزی انجمن ٹیکس دہندگان کا یہ متحدہ جلسہ یہ رائے رکھتا ہے کہ مسلمان ممبران کارپوریشن کی عزت اور خودداری کا یہ عین اقتضا ہے کہ وہ غیر مسلم ممبروں کے غیر منصفانہ اور دراز دستانہ طرز عمل پر احتجاج کرتے ہوئے کلکتہ کارپوریشن کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں جنہوں نے جماعتی تعصب سے مغلوب ہو کر بغیر کوئی الزام قائم کئے۔ اور بغیر کسی قسم کی جائز وجہ کے نائب میئر کے رویہ کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ صرف اس لیے کہ کلکتہ میں مسلمانوں کو ذلیل کریں۔ اور اپنی کثرت تعداد کی قوت کا مظاہرہ کریں۔

کلکتہ میں اخبارات کے ایڈیٹروں کو سزائیں

کلکتہ ۴ جون۔ مسٹر ہیمیندر پرشاد گھوش کو جو بسومتی نامی بنگالی ایک اخبار کے ایڈیٹر ہیں، ان کو عدالت کی طرف سے تنبیہ کرکے رہا کر دیا گیا لیکن اخبار کے پرنٹر پی سی سرکار کو فرد جرم لگا کر بری کیا گیا۔ مسٹر مولا وحسین ایڈیٹر منتقی کو ایک ماہ قید محض اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اور بصورت عدم ادائے جرمانہ ۲ ماہ قید کی سزا اور بھگتنی پڑے گی۔ مہادیو پرشاد بیتھا ایڈیٹر و پرنٹر متوالا کو چار ماہ قید کی سزا ہوئی۔

چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے آج صبح ان تین مقدموں کا فیصلہ سنا دیا جن میں دیسی زبان کے اخبارات کے ایڈیٹر و پرنٹر پر فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کے جرم میں مقدمہ چل رہا تھا علی احمد ولی کو جو سلطان نامی ایک روزنامہ کے ایڈیٹر و پرنٹر تھے تین ماہ قید محض کی سزا ہوئی۔ مسٹر ایس کے گھوش کو جو ایک ہفتہ وار بنگالی اخبار کے ایڈیٹر تھے ایک ماہ قید اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جس کی عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں دو ماہ قید کی سزا اور بھگتنی پڑے گی۔ محمد ادریس پرنٹر جو اسلام جگت نامی ایک اخبار کے ایڈیٹر تھے ۲۰۰ سو روپیہ جرمانہ کئے گئے۔ اور بصورت عدم ادائیگی انہیں دو ماہ قید محض کی سزا کاٹنی پڑے گی۔ ممتاز الدین ایک پرنٹر سے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت لی گئی امرت بازار پتریکا کے ایڈیٹر جی۔ ایل۔ گھوش۔ اور پرنٹر ٹی کے بسواس کو رہا کر دیا گیا۔ فضل الحق ایڈیٹر محمدی سے پانسو روپے کا ذاتی مچلکہ اور پانسو روپے کی ضمانت ایک سال کے لیئے لی گئی۔ نند لال ایڈیٹر بھارت متر کو دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت سزا دی گئی۔ اور ان سے ۲۵۰ روپے کی ضمانت لی گئی مزید براں ان سے اسی قدر رقم کا ایک ذاتی مچلکہ بھی طلب کیا گیا کہ وہ ایک سال تک امن قائم رکھیں گے۔ کلیپادا گھوش پرنٹر سے ایک سو روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔ مسٹر بی۔ کے۔ چاند مل ایڈیٹر فارورڈ سے پانسو روپے کا ذاتی مچلکہ ۶ ماہ کے لیے طلب کیا۔ جس کی عدم ادائیگی صورت میں انہیں ۶ ماہ قید کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ مسٹر پی بی داس پرنٹر کو رہا کر دیا گیا۔

حکومت پنجاب پر ہندویت کا غلبہ

میونسپل حدود میں قربانی گاؤ کی ممانعت

لاہور ۴ جون۔ حکومت پنجاب نے عام معلومات کی غرض سے اپنے گزٹ کی تازہ اشاعت میں اعلان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۹۹ء کو پھر دوبارہ شایع کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شہر میں میونسپل حدود کے اندر گائے کی قربانی نہیں ہو سکتی الا یہ کہ جن جگہوں کے لیے ڈپٹی کمشنر کا تحریری لیسنس موجود ہو۔

اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ فسادات پانی پت کے تازہ مقدمہ میں جو لاہور ہائیکورٹ میں چل رہا تھا اس قانون نے بہت نمایاں حیثیت حاصل کر لی تھی۔ سر محمد شفیع نے جو اپیلانٹ کی طرف سے پیروی کر رہے تھے اپنے دوران بحث میں فرمایا کہ ڈنکا تو ہنا اس قانون کا شایع نہ ہونا ہی اس کے بیکار و مہمل ہونے کی دلیل ہے۔

گاندھی جی فن لینڈ نہیں جائیں گے

دہلی ۵ جون۔ گاندھی جی احمد آباد سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے فن لینڈ جانے کا ارادہ تقریباً بالکل ترک کر دیا ہے۔

دار الحکومت

ایڈیٹر تیج کا مقدمہ

مسٹر مارگن کی بقیہ شہادت

۱۱ اپریل ۱۹۲۶ء والے آرٹیکل کے متعلق ڈاکٹر نارنگ وکیل ملزم اور مسٹر مارگن سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی درمیان حسب ذیل سوال و جواب ہوئے۔

سوال۔ مسٹر مارگن آپ فرض کیجیے کہ زید کی عادت عمر کو پیٹنے کی پڑگئی ہے لیکن عمر انتقام نہیں لیتا اور اس کو برداشت کر لیتا ہے اگر عمر زید کو اچھی طرح پیٹے تو اس کا زید کی دماغی حالت پر کیا اثر ہو گا؟

جواب۔ زید عمر کو پھر ماریگا۔

سوال۔ اور اگر زید کو پھر موثر ضرب پہونچائی گئی یعنی زید کو اسقدر پیٹا گیا کہ وہ ناقابل ہو گیا؟

عدالت۔ یا عمر کہنا چور ہو گیا۔ (قہقہہ)

جواب۔ اس طرح دونوں کے جسموں سے ہوا نکل جائے گی۔

سوال۔ کیا اس سے امن و امان دائم ہو گا؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ سزا سے مجرم کے رجحانات دماغ و قلب پر کوئی تادیبی اثر نہیں ہوتا۔

جواب۔ اثر تو ہوتا ہے مگر انتقالی نہیں۔

دوسرے مضمون کے متعلق کچھ بحث ہوئی تیسرے مضمون کے متعلق گواہ نے تسلیم کیا کہ دہلی میں جلسے ہو رہے تھے اور ان جلسوں میں قابل اعتراض تقریریں بھی ہوئیں اور اسی سلسلہ میں ایک شخص مسمی مشتاق احمد کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے۔

چوتھے مضمون کے متعلق سوال کے جواب میں گواہ نے کہا کہ ہندوستانیوں کی جانب سے حصول سوراج کی خواہش ایک جائز خواہش ہے مگر مناسب مدت میں۔ یہ بھی تسلیم کیا کہ مسلمان اپنے مذہبی معاملات میں بڑے سرگرم ہوتے ہیں بلکہ غیر تعلیم یافتہ مسلمان مذہبی دیوانے ہوتے ہیں۔

گواہ نے یہ بھی تسلیم کیا کہ کانگریس کو ہندوؤں کی تحریک سمجھا جاتا ہے اور اس سے بہت تھوڑے مسلمان متفق ہیں۔ نیز مسلمان اپنے مقامات مقدسہ کا جو ہندوستان سے باہر ہیں اپنے دل میں جذبہ احترام رکھتے ہیں۔ گواہ نے کہا کہ خلافت کانفرنس کے موقع پر میں دہلی میں موجود تھا۔ گواہ کے خیال میں ایسی صورت میں جبکہ اس کے فرقہ پر دوسرے فرقہ کے حملے کا خطرہ ہو تو وہ بجائے اسکے کہ انتقامی کارروائی کرے یا اپنے فرقہ کو اس خطرہ سے آگاہ کرے محض گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائیگا اور امداد کا طالب ہو گا۔

حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے اُس فقرہ پر جو انہوں نے خلافت کانفرنس میں فرمایا تھا کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کی طرف ہاتھ بڑھایا ہے خواہ ہندو دوستانہ حیثیت سے مصافحہ کریں یا اس طرح ہاتھ ملائیں جس طرح دو پہلوان اکھاڑہ میں لڑتے وقت ملاتے ہیں۔ گواہ نے کہا کہ اس میں دو صورتیں پیش کی گئی ہیں یا تو ہندو مسلمانوں کے دوست بنجائیں یا نہ بنیں۔ یہ بیان غیر دوستانہ اسپرٹ ضرور ظاہر کرتا ہے۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کی خلافت کانفرنس والی تقریر کے اُس حصہ کے متعلق جس میں انہوں نے دس ہزار والنٹیروں کے لئے اپیل کی تھی گواہ نے کہا کہ یہ جارحانہ فعل تھا۔

مسٹر نارنگ نے سوال کیا کہ علی برادران کی تقریروں اور اسٹریو کے متعلق جب آپ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا رویہ قابل اعتراض تھا تو ان پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا گیا۔ گواہ اس سوال کا جواب دینے میں پس و پیش کر رہا تھا کہ عدالت نے کہا کہ انہوں نے کانفرنس کے ختم ہوتے ہی ہندوستان چھوڑ دیا اسلئے مقدمہ نہیں چلایا گیا۔

گواہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ "تیج" نے مسٹر ٹکن کا اعلان شایع کیا تھا مگر میں اُس آرٹیکل سے ناواقف ہوں جس میں اُس نے امن و امان قائم رکھنے کے لئے اپیل کی تھی۔

مقدمہ ۱۴ جون ۱۹۲۶ء پر ملتوی ہو گیا۔

مسلمانان صدر بازار کی صلح پسندی

دہلی ۵ جون۔ ۲۶ مئی کو قطب روڈ کی ایک مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے معاملہ میں ہندو مسلمانوں میں جو ایک خفیف سا تصادم ہو گیا تھا اس پر صدر بازار کے مسلمانوں نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور یقین دلایا ہے کہ بارہ ٹوٹی سے قطب روڈ تک شادی کے جلوسوں سے آئندہ کوئی تعرض نہ کیا جائیگا۔ اس مقام کے ہندوؤں نے بھی گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنے میں مسلمانوں کی تائید کی ہے کہ انکے تجارتی اور ہمسایہ تعلقات کا لحاظ رکھتے ہوئے وہ اس جھگڑے کے مقدمہ کی مزید کارروائی موقوف کرے اس لیے گورنمنٹ نے اجازت دیدی ہے کہ مسل کو داخل دفتر کر دیا جائے۔

دہلی میں دفعہ ۱۴۴

لاٹھیوں اور اسلحہ کی ممانعت

دہلی ۴ جون۔ مجسٹریٹ ضلع نے ہندو مسلمانوں کے درمیان ناخوشگوار تعلقات ہونے کی وجہ سے دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے ماتحت یہ حکم دیا ہے کہ ۷ جون سے کوئی شخص لاٹھی یا کوئی اسلحہ یا اور کوئی دوسرا ہتھیار لیکر نہ چلے۔ اور نہ ان کی ایک سے زائد تعداد کہیں جمع کرے۔

دونو جہان میں مزے اڑائیے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور بہشت میں جائیے۔ میاں بیوی ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سیکھئے۔

قرآن مجید مترجم مجلد

یہ قرآن مجید باترجمہ بہت بڑے حروف جہاں پسند کیجئے کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط ہے صرف ۔۔۔

زنانہ بستہ کیا ہے

یہ بہشتی دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے نہایت مفید ہوگی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کہیں کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) ۔۔۔ کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد ۔۔۔

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

مع درود اکبر و اسمائے الٰہی ۔۔۔

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب ۔۔۔ میں عجیب طرز سے گھرداری میں عجیب طریق سے سمجھایا گیا ہے کہ اس سے پہ نقش اور ۔۔۔ فی جلد ۔۔۔

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ہے اس کتاب میں ایک مسلمان عورت کا بیوہ ہونا اور کیا گھر پا کر ایک عیسائی عورت کا گھر میں داخل ہونا اور بیوہ کو ۔۔۔ پھر ۔۔۔ کے سوال و جواب ۔۔۔ مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتاب ۔۔۔

پتہ

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت کمپنی دہلی

عروس زندگی

پتہ ذیل سے طلب فرمائیے

فدائے طب حکیم راج نراین دہلی

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس قلیل مدت میں ملک و قوم کی جو خدمت انجام دی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرکے اسکو ہر قسم کی مشکلات سے بے نیاز کریں۔ الجمعیۃ اپنا فرض انجام دے رہا ہے آپ بھی اپنا فرض انجام دیجئے۔ اور ایک ایک جدید خریدار بہت جلد ہم پہنچا دیجئے۔

(منیجر)

چند روزہ رعایت

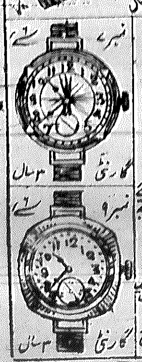

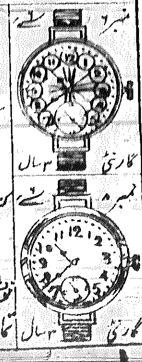

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس

سوئس میڈ۔ نہایت خوشنما نفیس ہر ایک کا ڈیزائن نیا۔ پائیدار قابل اعتبار صحیح وقت دینے والی کلائی کی زینت ایک خوبصورت اسٹراپ (چمڑے یا لاسٹک کا جو آپ پسند کریں) مفت

رعایت کی وجہ یہ ہے

کہ مال کی نکاسی مقصود ہے اور یہ بھی منظور ہے کہ نئے خریداروں سے تعارف ہو جائے اس اعلانی موقعہ کو ہاتھ سے جانے دیجئے اپنے عزیز و اقارب کو توجہ دلائیے

یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی

جو لوگ قیمت بذریعہ منی آرڈر کے بھیج دینگے انکو پیکنگ اور محصول ڈاک معاف ہوگا

نوٹ: متلاشی روزگار۔ ایجنٹ اور سوداگران گھڑی گھنٹہ و چشمہ اور گھڑی ساز ان نیز طالب علم و مدرس صاحبان اپنا اپنا مفصل پتہ بھیجکر فائدہ اٹھائیں

تمام فرمائشیں بنام منیجر ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ۔۔۔ دہلی آنی چاہئیں

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر ڈائی ہیر نائل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

المشتہر

منیجر ہیر نائل مقام پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں۔ نت نئی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین معالج یعنی جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے۔ جو حقیقتاً دنیا میں سب سے پہلی ہے۔ ذیل کا اشتہار معمولی ہندوستانی ایجاد نہیں ہے جس میں کچھ شبہ ہو۔ بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دی رائیل جرمن اسپشل ہیر ڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کرکے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے۔ یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہوجاتے ہیں۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کرنے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے، آج ہی منگاکر تمام عمر کے لئے جملہ خضابوں سے نجات حاصل کرلیجئے چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے۔ اسلئے تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نزلہ کا دشمن ہے۔ ان لوگوں کیلئے بھی بیش بہا تحفہ ہے جنکے جوانی ہی میں نزلہ کے باعث بال سفید ہوگئے ہوں۔ بلاشک و شبہ بیس دن کے استعمال سے سفید بال جڑ سے سیاہ نکلتا ہے جو عمر بھر سفید نہیں ہوتے۔ ساری عمر کا اقرار نامہ پارسل کے ہمراہ ہوگا قیمت فی شیشی بیس یوم چھ روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار۔

نوٹ: اس حیرت انگیز خضاب کی شاخیں لندن کراچی مدراس پنجاب میں موجود ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بیشمار سرٹیفکیٹ دئے۔ بڑے بڑے افیسروں نوابوں رئیسوں نے سنہری تمغے عنایت فرمائے۔

المشتہر

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

۔۔۔ اس خدمت کو بہت خوبی اور ایمانداری (خلافت ۔۔۔)

۔۔۔ الجمعیۃ مفت

۔۔۔ اس شخص کو مفت دیا جائے گا ۔۔۔ ہم پہنچائے۔ جو لوگ ۔۔۔ خریدار دیں گے انہیں اخبار ۔۔۔ علاوہ کمیشن دیا جائے گا۔ اس ۔۔۔ جلدی فائدہ اٹھائیے۔

(منیجر)

۔۔۔ کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

۔۔۔ ہر جگہ میسر اور ۔۔۔ منگا سکتے ہیں ۔۔۔ نسخہ لکھدیا جاوے گا ۔۔۔ ضرورت نہوگی صرف ایک ہفتہ ۔۔۔

ڈاکٹر کے۔ ایس ہدی

۔۔۔ بڑا بازار کلکتہ

۔۔۔ زندگی کی بہار لوٹنی ہو

۔۔۔ زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے ۔۔۔

۔۔۔ صابن

۔۔۔ خوشبو سے چہرے و بدن کو ۔۔۔ داغ و چھائیاں سے فوراً ۔۔۔ رنگ نکھارتا ہے۔ فی ۔۔۔

۔۔۔ نگہار مکس

۔۔۔ مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ ۔۔۔ ایک ٹکیہ (۲) بہار ۔۔۔ ایک ٹکیہ (۳) پان کی بہار ایک ڈبیہ ۔۔۔ فی ۔۔۔

۔۔۔ پوڈر

۔۔۔ چہرہ ۔۔۔ کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ۔۔۔

۔۔۔ لطف زندگی

۔۔۔ عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے ۔۔۔ فی ۔۔۔ ماشہ عمدہ ۔۔۔

۔۔۔ گرس

۔۔۔ واقعی گرس ثابت ۔۔۔ گھنٹوں لطف اٹھاتا ہے

المشتہر

۔۔۔ مالک ۔۔۔ خانہ نورتن دہلی

خبر قیات

عالم اسلامی

مصر

آزادی مصر کی حقیقت

مصر کے سیاسی حقوق پر برطانیہ کی دست درازی

لندن یکم جون۔ جب سے گورنمنٹ برطانیہ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ زغلول پاشا خود وزارت مرتب کرنے پر مصر ہیں تو وہ سخت پریشان ہو رہی ہے۔ سیاسیات خارجیہ کے افق پر مصر کی موجودہ صورت حال تاریک نظر آتی ہے، اگر زغلول پاشا خود وزیر اعظم ہو گئے تو اُن کی مخالف برطانیہ پالیسی خصوصاً انگریزوں کے اس اصرار کی مخالفت کہ نہر سویز کی آزادی قائم رہنی چاہیئے، زیادہ سخت ہو جائیگی فی الحال گورنمنٹ برطانیہ اس بات پر توجہ کر رہی ہے کہ کسی طرح زغلول پاشا کو اُن کے ارادہ سے باز رکھا جائے یعنی کچھ ہنگرادن کا ارادہ بدلوا دیا جائے۔ اور وہ عدلی پاشا کو جو لبرل لیڈر ہیں اور جن سے زغلول پاشا نیم راضی بھی ہیں ترتیب وزارت کی اجازت دیں۔

یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگرچہ عدلی پاشا کم و بیش زغلول پاشا کے نامزد کردہ ہیں لیکن وہ کٹھ پتلی ہیں۔ بہرحال یہ ممکن ہے کہ اگر زغلول پاشا حکومت کی سیاسیات سے علاحدہ رہیں تو وہ کسی انتہا پسندانہ پالیسی پر زور نہ دینگے۔

سیاسی حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ اب زغلول کی شخصیت مصر بھر میں سب سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے حامیوں پر حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں۔ مصریوں میں یہ عادت ہے کہ وہ زیادہ طاقتور جماعت کی اندھا دھند تقلید کرنے لگتے ہیں اسلئے اگر فی الحال زغلول پاشا کو پردہ سیاسیات کے پیچھے کر دیا گیا تو ممکن ہے کہ اون کے حامی لوگ اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کرنے پر مائل ہو جائیں۔

مصر پر جنگی جہازوں کا دباؤ

مالٹا ۲ جون۔ انگریزی جنگی جہاز "ریزولیوشن" کو زیر کمان ایڈمرل ... اسٹیو لے حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً مصر کو روانہ کر دیا جائے۔ اگرچہ ابھی تک سوائے ایک جنگی جہاز کے اور کوئی جہاز مصر کو نہیں جا رہا ہے لیکن کئی دیگر جہازوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو حکم آتے ہی فوراً ہی روانہ ہو جائیں گے۔

لندن ۳ جون۔ (بعد کی خبر) لندن کے باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ مصر کی صورت حال نہایت نازک ہو گئی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کیا حشر ہو گا۔

رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ رفتار واقعات کا غور سے مطالعہ کر رہی ہے اور اپنے خیالات سے مصری حکومت کو آگاہ کرتی رہتی ہے، حکومت برطانیہ اس بات کو بار بار ظاہر کر چکی ہے کہ وہ زغلول کا با اختیار ہونا پسند نہیں کرتی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک عدلی پاشا نے استعفا نہیں دیا لیکن جب وہ مستعفی ہو جائیں گے تو شاہ مصر یقیناً زغلول پاشا کو طلب کریں گے۔ اب تمام انگریزی طرز عمل پاشائے موصوف کے فیصلہ پر منحصر ہے۔

زغلول پاشا نے وزارت چھوڑ دی

قاہرہ ۲ جون۔ ... کی درخواست پر زغلول پاشا نے منظور کر لیا ہے کہ وہ وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو کر وہ منصب عدلی پاشا کو دیدینگے۔

زغلول پاشا کے استعفے پر برطانیہ کا اطمینان

رگبی ۴ جون۔ آج سہ پہر کو جب یہ خبر لندن پہنچی کہ زغلول پاشا نے مصری وزارت مرتب کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور یہ کام عدلی پاشا کے سپرد ہو گا تو مصر کے متعلق صورت حالات کسی قدر بہتر ہو گئی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ عدلی پاشا وزارت مرتب کر بھی سکیں گے یا نہیں لیکن اگر وہ کامیاب ہو گئے تو گمان غالب یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کے لئے مصری حکومت کے ساتھ اشتراک عمل ممکن ہو جائے گا جیساکہ پہلے ہی بیان کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ دستور کے کاموں میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی بشرطیکہ ان چار بانوں کے متعلق جو ۱۹۲۲ء کے اعلان میں آئندہ گفت و شنید کے لئے محفوظ رکھی گئی ہیں قطعی طور پر چیلنج نہ دیا گیا، بالخصوص اس دفعہ کے متعلق جس کی رو سے غیر ملکیوں کے مفاد کی حفاظت برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔

ریف

ایک اخباری نمائندے سے غازی عبدالکریم کی ملاقات

غازی اعظم کی تمنائے شہادت

تازہ یکم جون غازی ریف محمد بن عبدالکریم نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ فرانس کے جنگ کرنے کا میں کبھی خواہشمند نہ تھا کیونکہ ریفی قبائل فرانسیسیوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر قبائل کو بعض شورش پسندوں نے لڑنے پر ابھار دیا۔ غازی عبدالکریم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جدہ کی شرائط صلح منظور کر لینے کو تیار تھے مگر ان کی فوجوں نے ہسپانیہ کے ساتھ جذبہ نفرت سے مغلوب ہو کر بجز کامل آزادی کے اور کچھ منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ فرانس نے جب الحسیمہ پر ہسپانیوں کو جہاز سے اتارنے میں مدد دی تو ہماری فوجوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا۔

میری تمنا تھی کہ ہسپانیوں سے جو آخری جنگ ہوئی اس میں لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا جس کے لئے میرے دل میں بجز نفرت کے اور کوئی جذبہ نہیں ہے۔ ہسپانیہ کے خلاف ہم ضرور اسوقت تک لڑتے جب تک کہ آخری آدمی بھی قتل نہ ہو جاتا۔ مگر فرانس کا معاملہ جداگانہ ہے۔ مجھے پورا وثوق ہے کہ فرانس آئندہ ریفیوں کی وہی حیثیت قائم کرے گا جس کے وہ مستحق ہیں۔

جنگ ریف کے پوشیدہ اسرار

لندن ۲ جون۔ اخبار ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ اوپر توقع بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس کے قبضہ میں ایسے کاغذات موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل ریف کا پروپیگنڈا یورپین ممالک میں کسقدر وسیع تھا۔ خاص طور پر روس۔ اطالیہ اور جرمنی امیر محمد بن عبدالکریم کی کسقدر مدد کرتے تھے۔ ادھر حکومت ہسپانیہ کو اس سے زیادہ حیرت انگیز کاغذات ملے ہیں جو امیر محمد کے برادر عزیز سیدی محمد (صغیر) نے ہسپانیہ کے پاس اطاعت پذیری سے قبل بھیجے تھے۔ ان کاغذات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جنگ میں شریک ہونے سے چند ماہ قبل مارشل لیوٹی نے مجاہدین ریف سے اس قسم کی گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا تھا جو مفاد ہسپانیہ کے منافی تھا۔ مارشل لیوٹی نے یہاں تک کیا تھا کہ فرانسیسی کارخانجات سامان حرب سازی کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ امیر محمد کو سامان حرب و ضرب بہم پہنچاتے رہیں۔

جب گفت و شنید کا سلسلہ طے ہوا اور کوئی نتیجہ نہ نکلا تو مارشل لیوٹی سمجھ کہ امیر محمد دولت فرانس کو ہو ترقی بنا رہے تھے۔ اسلئے انھوں نے جہاد شروع کر اعلان جنگ کر رہا۔ مذکورہ کا تھا

ایک انگریز افسر نے میڈرڈ پہنچا ہے ہیں جو پہلے ہندوستان کی سپاہ طرانسپورٹ افسر تھا۔

بلاد عرب

موسیو ژوونیل کے دعاوی

مجاہدین شام کی قوت گھٹ رہی ہے

پیرس ۲ جون۔ موسیو ژوونیل فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام پیرس پہنچ گئے تاکہ شامی صورت حال پر گورنمنٹ سے بات چیت کریں۔ نمایندگان جرائد نے ملکر بات چیت کی تو آپ نے فرمایا کہ شام کا فرانسیسی اطالوی تعلقات اور جمعیۃ الاقوام سے گہرا تعلق ہے کہنے لگے کہ جب شہر سویدا کو مسخر کیا گیا تو انہوں نے وہاں کی حکومت دانستہ اس امیر کے حوالہ کر دی۔ جس کے طرفدار تمام عرب ہیں۔

فرانس کی خواہش یہ ہے کہ وہ ایشیا اور یورپ میں مصالحت کرا دے۔ جب وہ شام پہونچے تھے۔ اسوقت سے وہاں بہت کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ اسوقت صورت حال بہت خطرناک تھی۔ لیکن جب سے جمہوریہ لبنان کا قیام کر دیا گیا ہے اسوقت سے کامیابی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے۔ دروزیوں کو سویدا سے نکال دیا گیا ہے اور وہ رفتہ رفتہ اطاعت کرتے جاتے ہیں۔ جبل دروز سے فرانسیسی فوجیں واپس آ گئیں تو دروز اکیلے رہ گئے۔ اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ دمشق میں کامل امن و امان قائم رکھا جائے۔

شام میں فرانس کی پیشقدمی

لندن ۴ جون۔ پیرس سے ہاواس ایجنسی کی اطلاع ہے کہ بیروت کی خبروں کے مطابق فرانسیسی دستے جبل الدروز کے جنوب میں برابر پیشقدمی کر رہے ہیں اور دروزیوں کو شکست ہو رہی ہے جنہیں شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے اور میدان میں ۲۲ مقتول چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا گیا۔

مکہ سے مولانا شوکت علی کا تار

جنت البقیع کا انہدام

مکہ ۲۹ مئی۔ یہیں جدہ میں یہ دردناک خبر سنکر بیحد صدمہ ہوا کہ جنت البقیع اور سید نا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے مزارات زمین برابر کر دئے گئے۔ مکہ میں آکر اس خبر کی تصدیق ہوئی۔ ہم موتمر میں یہ مسئلہ بھی پیش کرنے والے ہیں کہ اس میں مداخلت کرے نیز سلطان کو بھی متنبہ کیا جائے گا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو نظر انداز نہ کریں۔ (خلافت)

ترکی

شامی ترکی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

قسطنطنیہ ۲ جون۔ موسیو سارو اور توفیق رشدی بک نے ترکی شامی دوستی کے معاہدے پر دستخط کر دیے ہیں جس کی ابتدا چند ماہ گذرے موسیو ژوونیل نے کی تھی۔

معاہدہ موصل کی تکمیل

مسودہ پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے

قسطنطنیہ ۴ جون۔ انگورہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ موصل کے متعلق ترکی اور انگلستان کی جو گفتگو ئے صلح عرصہ سے جاری تھی اس کا نتیجہ ایک عام معاہدہ اور چند ضمیموں کی صورت میں ظاہر ہو گیا ہے جو دستخطوں کے لئے تیار ہیں۔ ان میں ایک میثاق ضمانت ایک اتفاق نامہ سرحدات اور چند بھونہ جنگی نقل و حرکت

آمد و رفت اور تیارہ بحیرہ روم کے متعلق شامل ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان معاہدات پر ہفتہ کے روز دستخط ہو جائیں گے۔

افغانستان

موتمر اسلامی میں افغانستان کے نمائندے

بمبئی ۴ جون۔ روزنامہ خلافت کو معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ موتمر اسلامی کے لئے جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے مکہ معظمہ پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے نمائندے نور عطا محمد خاں ہراتی اور عبدالصمد خاں بھی روانہ ہو گئے ہیں جو امید ہے کہ وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جائیں گے۔ ایک با اثر افغانی ملا بھی جو ملائے جاکتور کے نام سے مشہور ہے اپنے متبعین کے ساتھ مکہ جا رہا ہے۔

ہندوستان

کلکتہ کارپوریشن میں ہندو اکثریت کا زور

مسٹر سہروردی کیلئے تحقیقاتی کمیشن کا تقرر

کلکتہ ۲ جون۔ آج کلکتہ کارپوریشن کے جلسہ میں مسٹر حسن شاہد سہروردی ڈپٹی میئر کلکتہ کارپوریشن کا مسئلہ پیش ہوا۔ بابو ناگیند ناتھ بنرجی نے تحریک کی ڈپٹی میئر کے اعمال و افعال کی تحقیقات کے لئے دس ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کیجائے جو اس امر کی رپورٹ کرے کہ آیا کلکتہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۴۲ کے ماتحت ان کی علیحدگی کے متعلق کوئی کارروائی کیجا سکتی ہے مسٹر انس الدوں نے تحریک کو خلاف قرار دیا لیکن میئر نے فیصلہ کیا کہ تحریک قاعدہ کے اندر ہے۔ مسٹر وحید حسن نے ترمیم پیش کی کہ ڈپٹی میئر کے خلاف جو خاص الزامات ہاں وہ بیان کر دئے جائیں اور کمیٹی انہیں الزامات کی تحقیقات کرے مسٹر ضیاء الحق نے اس ترمیم کی تائید کی لیکن مسٹر رزاق بخش نے تحریک اور ترمیم دونوں سے اختلاف کیا لیکن آخر کار ڈپٹی میئر کا طویل بیان سننے کے بعد ہندو ممبروں کی کثرت نے رزولیوشن پاس کرا دیا اس پر تمام مسلمان ممبران جلسہ سے اٹھکر چلے گئے۔

کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان ممبر مستعفی ہو جائیں

کلکتہ ۴ جون۔ کلکتہ خلافت کمیٹی اور شہر کے مسلمان ٹیکس دینے والوں کی جماعت نے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے

کلکتہ خلافت کمیٹی اور مسلمانان کلکتہ کی مرکزی انجمن تبلیغ ہندوستان کا یہ متحدہ جلسہ یہ رائے رکھتا ہے کہ مسلمان ممبران کارپوریشن کی عزت اور خودداری کا یہ عین اقتضا ہے کہ وہ غیر مسلم ممبروں کے غیر منصفانہ اور دراز دستانہ طرز عمل پر احتجاج کرتے ہوئے کلکتہ کارپوریشن کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں جنہوں نے جماعتی تعصب سے مغلوب ہو کر بغیر کوئی الزام قائم کئے۔ اور بغیر کسی قسم کی جائز وجہ کے نائب میئر کے رویہ کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ صرف اس لیے کہ کلکتہ میں مسلمانوں کو ذلیل کریں۔ اور اپنی کثرت تعداد کی قوت کا مظاہرہ کریں۔

کلکتہ میں اخبارات کے ایڈیٹروں کو سزائیں

کلکتہ ۴ جون۔ مسٹر بھیما پرشاد گھوش کو جو بسومتی نامی ایک بنگالی اخبار کے ایڈیٹر ہیں، ان کو عدالت کی طرف سے تنبیہ کر کے رہا کر دیا گیا۔ لیکن اخبار کے پرنٹر پی سی ٹکرجی کو فرد جرم لگا کر بری کیا گیا مسٹر مولا وحسین ایڈیٹر حقیقی کو ایک ماہ قید محض اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اور بصورت عدم ادائے گی جرمانہ ۲ ماہ قید کی سزا اور بھگتنی پڑے گی۔ مہادیو پرشاد ایڈیٹر و پرنٹر متوالا کو چار ماہ قید کی سزا ہوئی۔

چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے آج صبح ان تمین مقدموں کا فیصلہ سنا دیا جن میں دیسی زبان کے اخبارات کے ایڈیٹر و پرنٹر پر فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کے جرم میں مقدمہ چل رہا تھا علی احمد ولی کو جو سلطان نامی ایک روزنامہ کے ایڈیٹر و پرنٹر تھے تین ماہ قید محض کی سزا ہوئی۔ مسٹر ایس کے گھوش کو جو ایک ہفتہ وار بنگالی اخبار کے ایڈیٹر تھے ایک ماہ قید اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی جس کی عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں دو ماہ قید کی سزا اور بھگتنی پڑے گی۔ محمد ادریس پیر جو اسلام جگت نامی ایک اخبار کے ایڈیٹر تھے ... ۲ سو روپیہ جرمانہ کئے گئے۔ اور بصورت عدم ادائیگی۔ انہیں دو ماہ قید محض کی سزا کاٹنی پڑے گی۔ ممتاز الدین ایک پرنٹر سے ... روپیہ کی ضمانت لی گئی امرت بازار پتریکا کے ایڈیٹر جی۔ ایل۔ گھوش۔ اور پرنٹر ٹی کے بسواس کو رہا کر دیا گیا۔ فضل الحق ایڈیٹر محمدی سے پانسو روپے کا ذاتی مچلکہ اور پانسو روپے کی ضمانت ایک سال کیلئے لی گئی۔ نند لال ایڈیٹر بھارت متر کو دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت سزا دی گئی۔ اور ان سے ۲۵۰ روپے کی ضمانت لی گئی مزید براں ان سے اسی قدر رقم کا ایک ذاتی مچلکہ بھی طلب کیا گیا کہ وہ ایک سال تک امن قائم رکھیں گے۔ کلیپاد گھوش پرنٹر سے ایک سو روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔ مسٹر بی۔ کے۔ چکرورتی ایڈیٹر فارورڈ سے پانسو روپے کا ذاتی مچلکہ ۶ ماہ کے لئے طلب کیا۔ جس کی عدم ادائیگی صورت میں انہیں ۲ ماہ قید کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ مسٹر بی۔ ڈی ہار پرنٹر کو رہا کر دیا گیا۔

حکومت پنجاب پر ہندویت کا غلبہ

میونسپل حدود میں قربانی گاؤ کی ممانعت

لاہور ۴ جون۔ حکومت پنجاب نے عام معلومات کی غرض سے اپنے گزٹ کی تازہ اشاعت میں اعلان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۸ء کو پھر دوبارہ شایع کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شہر میں میونسپل حدود کے اندر گائے کی قربانی نہیں ہو سکتی الا یہ کہ جن جگہوں کے لئے ڈپٹی کمشنر کا تحریری لیسنس موجود ہو۔

اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہوگا کہ فسادات پانی پت کے تازہ مقدمہ میں جو لاہور ہائیکورٹ میں چل رہا تھا اس قانون نے بہت نمایاں حیثیت حاصل کر لی تھی۔ سر محمد شفیع نے جو ہندو کی طرف سے پیروی کار تھے اپنے دوران بحث میں فرمایا کہ دفعتاً اس قانون کا شایع ہونا ہی اس کے بیکار و مہمل ہونے کی دلیل ہے۔

گاندھی جی فن لینڈ نہیں جائیں گے

دہلی ۵ جون۔ گاندھی جی احمد آباد سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے فن لینڈ جانے کا ارادہ تقریباً بالکل ترک کر دیا ہے۔

دار الحکومت

ایڈیٹر تیج کا مقدمہ

مسٹر مارگن کی بقیہ شہادت

۱۱ اپریل ۲۶ء والے آرٹیکل کے متعلق ڈاکٹر نارنگ وکیل ملزم اور مسٹر مارگن سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی درمیان حسب ذیل سوال و جواب ہوئے۔

سوال۔ مسٹر مارگن آپ فرض کیجیے کہ زید کی عادت عمر کو پیٹنے کی پڑ گئی ہے لیکن عمر انتقام نہیں لیتا اور اس کو برداشت کر لیتا ہے اگر عمر زید کو اچھی طرح پیٹے تو اس کا زید کی دماغی حالت پر کیا اثر ہو گا؟

جواب۔ زید عمر کو پھر ماریگا۔

سوال۔ اور اگر زید کو پھر مو قع ضرب پہونچائی گئی یعنی زید کو اسقدر پیٹا گیا کہ وہ ناقابل ہو گیا؟

عدالت۔ یا عمر کہنا چور ہو گیا (قہقہہ)

جواب۔ اس طرح دونوں کے جسموں سے ہوا نکل جائے گی۔

سوال۔ کیا اس سے امن و امان قائم ہو گا؟

ادارت (مراسلات)

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جامع مسجد کمیٹی توجہ کرے

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک معاملہ کی طرف کمیٹی جامع مسجد کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یوم جمعہ کو عموماً جامع مسجد دہلی میں بیرونجات سے آئے ہوئے لوگوں کی اور مقامی حضرات کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ مسجد مبارک حوض تک بھر جاتی ہے۔ اور چاروں طرف نمازی دروازوں کے اوپر تک ہوتے ہیں۔ اللہم زد فزد۔ شامیانہ صرف حوض تک ہوتا ہے اور فرش بھی صرف حوض ہی تک بچھایا جاتا ہے۔ جو لوگ رہ جاتے ہیں یا کچھ دیر سے پہنچتے ہیں ان کو خاص کر موسم گرما میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور بجائے اسکے کہ نماز خشوع و خضوع سے ادا کیجائے پیروں کے تلوے اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی فکر پڑ جاتی ہے۔ نہ کھڑا ہی ہوا جاتا ہے۔ اور نہ سجدہ ہی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں نمازیوں کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی جبکہ مسجد کے اندر اور شامیانہ کے نیچے تک فرش ہوتا ہے۔ اگر صحن کے تمام حصے پر شامیانہ نہیں لگایا جا سکتا تو کم از کم فرش تو ضرور بچھایا جا سکتا ہے تاکہ غریب نمازی پیروں کی جلسا دینے والی تپش سے تو محفوظ ہو جائیں۔ مسجد کے اندر کے فرش سے شامیانہ کے باہر کا فرش زیادہ ضروری ہے اسلئے گزارش ہے کہ کمیٹی یا ذمہ دار اصحاب اس طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔ اور مسلمانوں کو آرام پہنچانے کے لئے اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں۔ والسلام۔

خادم ایس۔ ایم۔ اے جبار محلہ بلیماران دہلی

دہلی کے سقہ بھائیوں کی سخاوت

(ہمیشہ خلافت کانفرنس کے جلسہ کے موقع پر انکی خدمات)

خواجہ حسن نظامی صاحب نے دہلی کے سقہ بھائی کے عنوان سے پرچہ لکھا تھا۔ اس کے جواب میں دہلی کے سقہ بھائیوں نے فوراً اپنی تمام برادری سے چندہ جمع کرکے اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کا کھلا ثبوت دیا۔ چندہ کی رقم سے ۳۰ سبیلیں پنڈال کے اندر اور ایک پنڈال کے دروازہ پر لگائی جن میں پانی برف کا کافی انتظام تھا دن رات تک ۔۔ سلیاں برف کی روزانہ خرچ ہوئیں اور ۔۔ سقوں نے سبیلوں میں بلا اجرت پانی بھرا اور چھڑکاؤ دن رات تک نہایت گرمجوشی کے ساتھ کیا اور جس قدر ضرورت ہوئی قیمت دیکر بھی پانی بھروایا۔ موسم گرما کی اس شدت میں اگر سقہ بھائی پانی اور چھڑکاؤ اور برف کا انتظام نہ کرتے تو بہت زرکثیر صرف ہوتا اور جب بھی ایسا انتظام ہونا مشکل تھا جیسا کہ دہلی کے سقہ بھائیوں نے خود کیا۔ مبلغ ایک سو پانچ روپیہ نقد خلافت کے خرچ کے واسطے دئے۔ ہم دہلی کے سقہ بھائیوں کی مہمان نوازی اور دریا دلی و قومی ہمدردی کے دل سے معترف ہیں اور ان کی ترقی کیلئے دست بدعا ہیں۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی دہلی کے سقہ بھائی خلافت کے کاموں میں امداد کرتے اور حصہ لیتے رہینگے کیونکہ خلافت کمیٹی ایک مذہبی جماعت ہے اور اس کا حق سب مسلمانوں پر برابر ہے۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کے اشتہار کے جواب میں سقہ بھائیوں نے عملی اور قومی ثبوت دیا۔ دہلی کے سقہ بھائیوں کی برادری کی طرف سے چودھری عبدالکریم اور محمد صدیق زردوز وسکریٹری تبلیغ ملت کو مبارکباد

خدا سے شکرگزار ہیں دہلی نے اس خدمت کو نہایت خوبی اور ایمانداری کے ساتھ انجام دیا۔

(علاء فتنہ کمیٹی)

اخبار الجمعیۃ مفت

اخبار الجمعیۃ ہر اس شخص کو مفت دیا جائے گا جو اس کے لئے چار خریدار بہم پہنچائے۔ جو لوگ اس سے زیادہ خریدار دیں گے انہیں اخبار مفت دینے کے علاوہ کمیشن دیا جائے گا۔ اس رعایت سے جلدی فائدہ اٹھایئے۔

(مینجر)

کیمیائی اصول کا سہل الحصول اور بے ضرر خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم کرنے کی دوا ہر جگہ میسر اور نہایت ارزاں ہے بمحصول وغیرہ ۔۔ نمونہ منگا سکتے ہیں۔ مبلغ ۔۔ کے ساتھ فرانسیسی ۔۔ نسخہ لکھ دیا جاوے گا۔ ۔۔ خضاب خرید نے کی ضرورت نہوگی صرف ایک مہینہ کے لئے یہ رعایت ہے۔

مولوی حکیم۔ ڈاکٹر کے۔ ایس بدی

۲۵/۱ منشی صدرالدین لین۔ بڑا بازار کلکتہ

اعلان

ایک ماسٹر چندہ پارس یا دو برائے فروخت موجود ہے۔ بہتر فیل پر خط و کتابت کریں۔

محمد عبدالسلام مدرسہ حسین بخش دہلی

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنیوالے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ ہر وقت پریشان کن ہے۔ دن بدن آپ کی مالی حالت کمزور ہوتی ہے جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے۔ اس کا اصل سبب آپکو بتلادیں وہ یہ کہ آپ اپنے قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو کیا کرنا کس چیز میں ہے۔ اگر آپ اسکے موافق کوشش کریں تو کامیابی لازمی ہوتی ہے۔ آپ غلط راہ سے ناکام ہوکر خدا پر الزام اور اس کی بتائی باتوں پر توجہ نہیں کرتے۔

خدا کے لئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو۔ ہم خدا کے فضل سے روانہ کردہ علم نجوم و تجربہ سے آپکو صحیح راستہ بتلا کر آپکو کامیاب کرادیں گے۔ ان شاء اللہ اس کے لئے آزمائش کی حد تک علم سے واقف ہیں آپ ہم سے کوئی بھی سوال خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ صرف ۱۰ روپے کے ٹکٹ روانہ کرکے دریافت کریں اگر وہ سچ نکلا اور آپ کی تسلی ہوئی تو ہم سے اور ہمارا اشتہار دینا بیکار ورنہ ہر مسئلہ پیچیدے بھی آپ حلفنامہ روانہ کرکے واپس منگا سکتے ہیں اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہئے۔ افسوس اگر اب بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت۔

بصورت نسلی معاملات اولاد۔ نامردی۔ جریان۔ کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی محبوب گھر بیٹھے آجاوے۔ زوجین میں محبت رہے مقدمات میں کامیابی۔ تجارت۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں۔

ایک اور رعایت

اگر کوئی صاحب ۳۰ جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (عہ) ہم کو روانہ کردیں اور روانگی کے وقت تاریخ پیدائش۔ روز۔ سنہ۔ وقت ساتھ روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹانڈرڈ ٹائم ریلوے ٹائم معہ گھڑی پل روانہ کریں تو ہم انکا نام درج رجسٹر کرکے عمر کا اگلا اور پچھلا حال دہ جنرل فیوچر س روانہ کرینگے اور پانچ سال تک ۔۔ اور بری کیفیت سے مطلع کیا کرینگے اس لحاظ سے آپ کو پانچ سال کیلئے صرف دس روپیہ ۔۔ ایک نجومی ملازم ہو جائے گا۔ اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور یہ آخری رعایتی اعلان ہے ورنہ اس تاریخ کے بعد ہمارا پہلا نرخ ۔۔ صرف جنرل فیوچر س کا لگیگا ۔۔ بھی بتائے جاتے ہیں۔

باقی خط وکتابت معہ ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب۔ ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس قلیل مدت میں ملک و قوم کی جو خدمت انجام دی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرکے اسکو ہر قسم کی مشکلات سے بے نیاز کریں۔ الجمعیۃ اپنا فرض انجام دے رہا ہے آپ بھی اپنا فرض انجام دیجئے۔ اور ایک ایک جدید خریدار بہت جلد بہم پہنچا دیجئے۔

(مینجر)

عروس زندگی

پتہ ذیل سے طلب فرمایئے

فدائے طب حکیم راج ترین دہلی

دونو جہان میں مزے اڑایئے

عبادت کیجئے تو انشاءاللہ خوش ہونگے اور زنانہ بہشت پڑھنے سے میاں، بیوی، ماں، باپ، بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے تنا قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھایئے۔

قرآن مجید مترجم مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بہت بڑے حروف جہاں نما چھپا ہوا پسند کیا گیا کاغذ سفید چھاپہ صاف خط جلی اور جلد نہایت مضبوط ہدیہ صرف ۔۔

زنانہ بہشت کیا ہے

یہ بہشتی دس کتابوں کا مجموعہ ہے اس کی ہر ایک کتاب لڑکیوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) ذیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) ۔۔ کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ ۔۔

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

۔۔ اور دعاء اسمائے الٰہی ۔۔ (۔۔)

شباب زندگی

آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ اس سے زیادہ کوئی کتاب ۔۔ عجیب طرز سے گھرداری ۔۔ عجیب طریق سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس سے نقص ۔۔

آفتاب زندگی

نئی تصنیف ۔۔ ایک مسلمان عورت کا ۔۔ گھر ۔۔ ایک عیسائی عورت ۔۔ داخل ہو ۔۔ پھر ۔۔ سوالات کے جواب ۔۔ قابل دید ۔۔ مسلمان عورتوں کے پڑھنے کی کتاب۔ یہ بھی ملتی ہیں۔

پتہ

ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

چند روزہ رعایت

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس

سوئس میڈ۔ نہایت خوشنا نفیس ہر ایک کا ڈیزائن نیا۔ پائیدار قابل اعتبار صحیح وقت دینے والی کلائی کی زینت ایک خوبصورت اسٹراپ (چمڑے یا پلاسٹک کا جو آپ پسند کریں) مفت

رعایت کی وجہ یہ ہے

کہ مال کی نکاسی مقصود ہے ۔۔ یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی۔

جو لوگ بذریعہ منی آرڈر کے بھیجیں گے انکو پیکنگ اور محصول ڈاک معاف ہوگا

نوٹ: ۔۔ روزگار۔ ایجنٹ اور سوداگران گھڑی ۔۔ اپنا مفصل پتہ بھیجکر فائدہ اٹھائیں

تمام فرمائشیں بنام منیجر ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ۴۶ دہلی

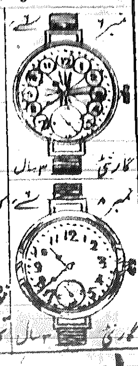

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر ہیئر ناٹل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

مشتہر

منیجر بیر ہیئر ناٹل آفس نمبر ۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں۔ نت نئی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین معالج یعنی جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے۔ جو حقیقتاً دنیا میں سب سے پہلی ہے۔ ذیل کا اشتہار معمولی ہندوستانی ایجاد نہیں ہے جس میں کچھ شبہ ہو۔ بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دی رائیل جرمن اسپیشل ہیرڈائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کرکے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے۔ یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کرنے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے۔ آج ہی منگا کر تمام عمر کے لئے جملہ خضابوں سے نجات حاصل کر لیجئے چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے۔ اسلئے تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نزلہ کا دشمن ہے۔ ان لوگوں کیلئے بھی بیش بہا تحفہ ہے جنکے جوانی ہی میں نزلہ کے باعث بال سفید ہوگئے ہوں۔ بلاشک و شبہ بیس دن کے استعمال سے سفید بال جڑ سے سیاہ نکلتا ہے جو عمر بھر سفید نہیں ہوتے۔ ساری عمر کا اقرارنامہ پارسل کے ہمراہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی بیس یوم چھ روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

نوٹ: اس حیرت انگیز خضاب کی شاخیں لندن کراچی مدراس پنجاب میں موجود ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بیشمار سرٹیفکیٹ دئے۔ بڑے بڑے افسروں نوابوں رئیسوں نے سنہری تمغے عنایت فرمائے۔

المشتہر

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹئے

۔۔ آزمایئے سب سے پہلے چہرے کو جھائیوں مہاسوں سے پاک ۔۔ کرکے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے ۔۔

بہجہ جمال صابن

۔۔ رنگت اور ۔۔ خوشبو سے چہرے و بدن کو ۔۔ خوبصورت بنا دیتا ہے اور چہرے کے داغ دھبے نہایت فوراً دور ۔۔ حسن کو دوبالا کرکے رنگ ۔۔

زنانہ بیسٹ سنگھار بکس

۔۔ بکس میں مستورات کی زینت بڑھانے کے لئے پانچ چیزیں ہیں اور انعام ہے (۱) بہجہ جمال صابن ایک ٹکیہ (۲) ۔۔ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبو دار ۔۔ ایک تولہ۔ ۔۔ سرمہ نور نظر مفت۔ فی بکس ایک روپیہ ۔۔

پیرس پوڈر

۔۔ پیرس لندن امریکہ سے آتا ہے۔ صابن سے منہ دھونے کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ مہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ فی ۔۔

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء ۔۔ لطف اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے نہایت لذت ۔۔ قوت باہ بحد پیدا کرتا ہے۔ فی شیشی ۳ ماشہ ۔۔

حب ۔۔

۔۔ گولیاں دافع ۔۔ ثابت ہوئی ہیں ۔۔ گھنٹوں لطف اٹھایئے ۔۔

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ... علی مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم دوشنبہ ۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری - مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۳۹

دفتر الجمعیۃ دہلی ... جناب سید مولوی ... پارسی واڑہ - راندیر
Mehdi Hasan
Pars... wara
Rander
Surat

S. M. Haf...
Parsi...

پہاڑی دھیرج کے راستہ کا مسئلہ

چیف کمشنر دہلی کی خدمت میں مسلمانوں کا محضر

اس سے پہلے ہم اس محضر کا تذکرہ کر چکے ہیں جو پہاڑی دھیرج کے ہندوؤں نے ایک ہزار دستخطوں سے آنریبل مسٹر اسٹو چیف کمشنر دہلی کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اب خلافت و انجمن اسلامیہ کے مشترکہ مسلم لیڈروں نے اس کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے حسب ذیل عرضداشت پیش کی ہے:—

جناب والا!

آپ حال ہی میں یہاں تشریف لائے ہیں ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایک ایسے معاملہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائیں جو گزشتہ دو سال میں مقامی حکام کی فکر اور ہندو مسلمانوں کی تشویش کا موجب رہا ہے لیکن اگر ہندوؤں نے اپنا رعب و اقتدار جمانے کے لئے اس معاملہ کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے تو ضرورت ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے آپ کے حضور میں پیش کریں کہ:—

(۱) پہاڑی دھیرج دہلی شہر میں وہ مقام ہے جہاں سنہ ۲۴ء میں ایک خوفناک فساد ہو چکا ہے ہم اس فساد کی یاد کو بالخصوص اس آتشیں فضا میں زندہ کرنا نہیں چاہتے لیکن یہ معلوم کر کے ہمیں سخت افسوس و ملال ہوا کہ پہلے ہندوؤں کا ایک وفد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں گیا اور پھر ہزارہا ہندوؤں کے دستخطوں سے ایک میموریل جناب کی خدمت میں پیش کر دیا گیا جس میں غلط واقعات کی بناء پر جناب کو مشورہ دیا گیا ہے کہ گزشتہ روایات کے خلاف پہاڑی دھیرج کا راستہ قربانی کے جانوروں کے لئے بند کر دیا جائے۔

(۲) جناب والا اگر ہم چاہتے تو ہندوؤں کے ارکان کی طرح گلی گلی اور گھر گھر پھر کر پروپیگنڈا کر سکتے تھے اور ایک میموریل کو ہزارہا قلوب کے اندر اس نازک زمانہ میں بے چینی پیدا کر سکتے تھے لیکن ہم نے وقت اور امن کے فرائض کو پیش نظر رکھ کر یہی مناسب سمجھا کہ ہزارہا عوام کے دستخط لینے کی بجائے خلافت کمیٹی و انجمن اسلامیہ کے مسلم لیڈروں کی جانب سے یہ عرضداشت پیش کر دی جائے۔ کیونکہ ہمارا مقصد عوام میں پروپیگنڈا نہیں بلکہ جناب والا پر اصلی واقعات کا انکشاف ہے۔ لہذا ہمیں امید ہے کہ ہزارہا دستخطوں کے میموریل کے مقابلہ پر مسلمانان دہلی کی ایک ذمہ دار و تعلیم یافتہ نمائندہ جماعت کی متفقہ عرضداشت کو جو اہمیت دی جانی چاہیئے وہ ہی دی جائے گی۔

(۳) پہاڑی دھیرج کے دونوں طرف اکثر مسلمانوں کی آبادی ہے اور بیچ کے بہت ہی مختصر حصہ میں ہندوؤں کی آبادی ہے۔ اس راستہ سے قربانی کے ہر قسم کے جانور ہمیشہ مذبح جاتے رہے ہیں اور کبھی یہ راستہ بند نہیں کیا گیا حتی کہ سال فساد یعنی سنہ ۲۴ء میں ممنوعہ راستوں کی فہرست تقریباً پندرہ روز پیشتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شائع کی تو اس میں بھی اس راستہ کی ممانعت کا ذکر نہ تھا یہاں تک کہ ۱۰ ذی الحجہ کو بھی یہ راستہ کھلا رہا اور ۱۱ ذی الحجہ کو یعنی قربانی کے دوسرے دن صبح سے پہاڑی دھیرج کے جاٹ اور باہر کے جاٹ جو پہلے سے بلائے گئے تھے لاٹھیوں و گنڈاسوں وغیرہ سے مسلح ہو کر راستہ میں جمع ہو گئے۔ دوسری طرف ہندوؤں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس پہونچا اور غلط واقعات کی بناء پر ان کو یقین دلایا کہ امن اسی طرح قائم رہ سکتا ہے کہ راستہ بند کر دیا جائے۔ چنانچہ یقین ہو گیا کہ مسلح جاٹ داپیر دیگر ہندو گائے روکنے کے لئے اور ان کے برخلاف مسلمان گائے لے جانے کے لئے جمع تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے راستہ ممنوع قرار دیدیا اس کے بعد فساد ہوا۔ جو نہایت اندوہناک تھا اور واقعات نے بتا دیا کہ فساد راستہ کھلنے کی وجہ سے نہیں بلکہ بند ہونے کی وجہ سے ہوا۔ حالانکہ ہمارے خیال میں بندش کی وجہ اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ شوریدہ سر جاٹوں کی لاٹھیاں اور گنڈاسے مسلمانوں کو علانیہ اور بالواسطہ حکومت کی فوج و پولیس کو دھمکیاں دے رہے تھے۔

(۴) فساد کے بعد تقریباً ایک سال تک مقدمات کا سلسلہ رہا اس اثنا میں تمام واقعات کی تحقیقات کی گئی۔ اور آخر کار فساد کے ایک سال بعد سنہ ۲۵ء میں عیدالاضحی آئی تو مقامی حکام کو ثابت ہو گیا کہ اس راستہ کو بند کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی چنانچہ راستہ کھلا رہا جیسا کہ سنہ ۲۴ء کے صرف دو دن یعنی ۱۱ و ۱۲ عیدالاضحی کے علاوہ ہمیشہ کھلا رہا تھا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ دہلی پایہ تخت ہے اور ایسے اہم و نازک معاملہ کا فیصلہ مقامی حکام اپنی رائے سے نہیں کر سکتے بلکہ حکومت ہند کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ ان حالات کے بعد ہم یہ عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے میموریل میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور ایسا ہی گمراہ کن مشورہ ہے جیسا کہ سنہ ۲۴ء میں نووارد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہندوؤں نے دیا تھا اور جس پر عمل کرنے کی وجہ سے شہر دہلی ایک تباہ کن فساد کا شکار ہوا۔

(۵) ان واقعات سے جو ناقابل تردید ہیں جناب کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ سنہ ۲۴ء میں بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے راستہ کی بندش کا حکم اس وقت تک نہیں دیا جب تک ان پر یہ معلوم نہ ہوا کہ مسلح جاٹ قربانی کے جانور کو روکنے کے لئے جمع ہیں۔ اس راستہ کی عارضی بندش سنہ ۲۴ء میں بعد دو روز کے لئے محض جاٹوں کے اجتماع و ہجوم کی وجہ سے تھی۔ راستہ کے قدیم دستور کی وجہ سے نہ تھی۔ ورنہ بندش کا حکم ۱۱ ذی الحجہ کی صبح کو جو قربانی کا دوسرا دن ہے نہ دیا جاتا۔

لہذا اگر پولیس کا کافی انتظام رکھا جائے اور جاٹوں یا دیگر مفسد ہندوؤں کو جمع ہونے ہی نہ دیا جائے تو وہ حالت پیدا ہی نہیں ہو سکتی کہ راستہ کو بند کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ چنانچہ گزشتہ سنہ ۲۵ء میں آپ کے پیشرو کی گورنمنٹ نے اسی اصول پر عمل کیا اور کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

(۶) میموریل میں کہا گیا ہے کہ ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچتا ہے لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ راستہ کی بندش سے ان مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہونچتا ہے جو پہاڑی دھیرج کے ہندوؤں سے تعداد میں کہیں زیادہ ہیں۔ پھر جب سال ۳۶۲ دنوں میں برابر گائیں اس راستہ سے گزرتی رہتی ہیں تو سمجھ میں نہیں آسکتا کہ صرف تین دن میں ہی ان کے مذہبی جذبات کیوں مشتعل ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں جو قوم عین خدا کی عبادت کے وقت مساجد کے سامنے باجہ بجا کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو کچل رہی ہے وہ کس بنیاد پر اپنے مذہبی جذبات کو کسی نئے حکم کا سبب قرار دے سکتی ہے۔

(۷) اس پر خاص زور دیا جاتا ہے کہ ایک دوسرے قریب راستہ سے مسلمان مذبح کو قربانی کے جانور لے جاتے رہے ہیں۔ اس واقعہ کو بطور بنیادی دلیل کے استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ واقعہ بکسر غلط ہے اور تعجب ہے کہ ایک گروہ کس طرح اس صریح بہتان کے لئے آمادہ ہو گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ دوسرا راستہ پہاڑ کاٹ کر تقریباً تین چار سال ہوئے کہ بالکل نیا نکالا گیا ہے۔ اس سے پہلے یہ راستہ بالکل نہ تھا۔ میونسپلٹی کے کاغذات بھی اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ پس تعجب ہے کہ جب یہ راستہ ہی نہ تھا تو مسلمان اس راستہ سے کیونکر قربانی کے جانور لے جاتے رہے ہیں۔ غرض موجودہ اور قدیم مذبح کا قدیم راستہ صرف وہی ایک رہا ہے جسے اب ہندو بند کرانے کے درپے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ مسلمان اس راستہ کو اب ترک کر دیں اور دوسرے راستہ سے قربانی کے جانور لے جائیں تو اس سے مسلمانوں کی ایک معقول تعداد کو بہت تکلیف ہوگی۔ مسلمان اپنے حق کو کیوں چھوڑ دیں جبکہ یہ ایک عام شاہراہ ہے تو ہندو اسے خاص کیوں بناتے ہیں اور دستور کے خلاف اپنے مذہبی جذبات کا سکہ ایک عام شاہراہ پر کیوں بٹھاتے ہیں۔

پھر اگر اس راستہ کے لئے ہندوؤں کی کثرت آبادی کا بیجا عذر پیش کرتے ہیں تو کل راستوں پر بھی کثرت آبادی ممکن ہے یا اس کے برعکس جہاں آج ہندو زیادہ ہیں وہاں آئندہ مسلمانوں کی کثرت بھی ممکن ہے تو کیا اس کثرت و قلت کی بناء پر حقوق ہمیشہ بدلتے رہیں گے اور رواج کے برخلاف ایک ایسا خطرناک اصول رائج کر دیا جائے گا جس کی بناء پر بیسیوں راستوں پر جھگڑا شروع ہو سکتا ہے۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین، نہایت عام پسند، بالکل بے ضرر اور رنگ میں سب سے پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے ... بالوں کو سیاہ، چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے ... ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ... تاجروں اور ایجنٹوں کیلئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔

المشتہر — ایس اے عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۳ رنگون

خضاب

نئے جوان بنانے والا بے نظیر انمول

جوان عورت جوان مرد ہزاروں سال

المشتہر — شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

کل کی قیمتی اصل کی رسٹ واچ

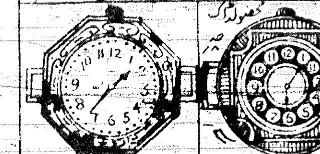

یہ گھڑی نکل سوور کی ہے جو ہمیشہ مثل چاندی کے چمکتی رہے گی ... دیکھا کریں گے یہ گھڑی ... کی خوبصورت ... قیمت ... گارنٹی ۳ سال کی ہے۔

یہ گھڑی سنہری ہشت پہل ہے اور یہ گھڑیاں ... خوبصورت معلوم ہوتا ہے ... قیمت ... گارنٹی ۳ سال کی ہے۔

ملنے کا پتہ — ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار ... لین ۳۳

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بیقاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک ایسی ہلاک بیماری مستورات میں عام ہے ان کی تندرستی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتا ہے اس کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہیئے۔ مایوس العلاج کے لئے ... منگوا کر حق اور ... اور قدرت کا تماشہ دیکھئے قیمت پوری خوراک ...

جوہر شفا نئے اور پرانے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ علاج ہے۔ پیشاب ... ہو جاتی ہیں قیمت فی ڈبہ ...

منیجر دار الشفا دربھنگہ

عید کے تحفے

... لنگی پشاوری ...

ملنے کا پتہ — بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

ماہوار رسالہ افغان

...

الوالمعالی ... ایڈیٹر "افغان" ...

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

... کی تصنیفات کا اسلوب ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

...

(۲) الجمال و الکمال

...

(۳) رحمۃ للعالمین

...

جہاز نکاح لیجئے

...

نمک سلیمانی

...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

حضور نظام اور حکومت ہند

(۲)

صحبت گذشتہ میں دکن اور انگریزی حکومت کے قدیم معاہدات سے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے حسب ذیل حقائق مستنبط ہوتے ہیں۔

۱۔ دولت برطانیہ ہند و دولت آصفیہ کے تعلقات اسماً یکجہتی و دفاعی اتحاد پر قائم ہیں جس کا بنیادی اصول باہمی احترام و مودت اور تبادلہ منافع و مصالح ہے۔

۲۔ دولت آصفیہ نے دولت برطانیہ سے ہمیشہ مساوات کے اصول پر اتحاد کیا ہے۔ اور جنگ و صلح میں برابر کے اتحادی کی حیثیت سے شرکت کی ہے۔

۳۔ فرمانروایان دکن کو اپنے ممالک محروسہ میں ایک خود مختار اور مطلق العنان حکمران کی حیثیت حاصل ہے۔ اور حکومت برطانیہ ان کی رعایا پر ان کی حاکمیت مطلقہ کو تسلیم کرتی ہے۔

۴۔ فرمانروایان دکن کی حاکمیت مطلقہ پر صرف یہ پابندی ہے کہ وہ خارجی سلطنتوں سے تعلقات قائم کرسکتے ہیں اور نہ جنگ و صلح کرنے کا حق رکھتے ہیں اور یہ درحقیقت انگریزی سلطنت کی حمایت و حفاظت کا معاوضہ ہے۔

اب اگر ہم حضور نظام کے دعوے پر دوبارہ نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس میں ان حقائق سے یک سرِ مو تجاوز نہیں کیا گیا ہے۔ ان کا دعویٰ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ "ان معاملات کے سوا جو خارجی سلطنتوں اور پالیسیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ حیدرآباد کے نظام اپنی سلطنت کے داخلی امور میں اتنے ہی خود مختار ہیں جتنی برٹش گورنمنٹ برٹش انڈیا میں ہے" کیا کوئی شخص جس نے معاہدہ سنہ... کی دفعہ ۱۵ کو پڑھا ہے یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ حضور نظام نے اپنے اس دعوے میں غلطی پر ہیں؟

لارڈ ریڈنگ نے اس دعوے کی تردید میں جو دلائل پیش کئے ہیں وہ نہایت لغو اور کمزور ہیں۔ ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ حضور نظام والئے دکن کو دوسرے والیان ریاست کے ساتھ سنہ ۱۸۶۲ء میں ایک سند دی گئی تھی جو اس اعلان پر مشتمل تھی کہ برطانی حکومت ان کے خاندان اور ان کی حکومت کے بقائے دوام کی خواہش رکھتی ہے بشرطیکہ وہ ہمیشہ تاج کے وفادار رہیں۔ نیز یہ کہ مسند حیدرآباد پر کوئی جانشینی اس وقت تک جائز نہیں ہوسکتی جب تک اعلیٰ حضرت ملک معظم اس کو تسلیم نہ کرلیں۔ اور یہ کہ تنازع فیہ جانشینی کے مسئلہ میں صرف برٹش گورنمنٹ ہی فیصلہ کرسکتی ہے۔

اس بیان میں جس سند کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ہمارے سامنے ہے اور ہم حیرت کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس کی جو تعبیر لارڈ ریڈنگ نے کی ہے وہ اس کے الفاظ تو درکنار اس کی اسپرٹ سے بھی اخذ نہیں کیجا سکتی۔ اس سند کا نقلی ترجمہ یہ ہے۔

ہز میجسٹی اس امر کی خواہشمند ہیں کہ مختلف رؤسا و امراء جو خود اپنے ممالک پر حکمرانی کرتے ہیں ان کی حکومتیں برقرار رہیں اور ان کے خاندانوں کی نمائندگی اور حشمت بدستور جاری رہے۔ میں اس خواہش کی بجاآوری کے لئے اس سند کے ذریعہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قدرتی وارثوں کے نہ ہونے کی صورت میں آپ کی ریاست کی حکومت سے جو بھی جانشینی کی حمایت کی جائے گی جو شریعت اسلامی کی رو سے

جائز ہوگی تعین کیجئے کہ اس طرح جو اقرار آپ سے کیا گیا ہے اس میں کوئی چیز خلل انداز نہ ہوگی جب تک آپ کا خاندان تاج کا وفادار رہیگا۔ اور ان معاہدات۔ سندات۔ اور اقرار ناموں کی شرائط پر ثابت قدم رہیگا جو تاج کی جانب سے اس کے واجبات کو متعین کرتے ہیں۔

اس سند میں کہیں یہ بات موجود نہیں ہے کہ مسند حیدرآباد پر کوئی جانشینی جائز نہیں ہوسکتی جب تک ملک معظم اسے تسلیم نہ کریں اور نہ اس قسم کا کوئی اشارہ پایا جاتا ہے کہ جانشینی کے مسئلہ میں برٹش گورنمنٹ ہی کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔ اس سے تو بالکل برعکس یہ ثابت ہوتا ہے کہ جانشینی کے مقابلہ میں شریعت اسلامی کا فیصلہ بہرحال میں قابل قبول ہوگا۔ اور برٹش گورنمنٹ اسی شخص کے دعوے کی حمایت کرے گی جو شریعت کی رو سے جائز حقدار ہوگا۔ رہی یہ شرط کہ جب تک نظام حیدرآباد کا خاندان معاہدات و اقرار ناموں کا پابند رہیگا اس وقت تک اس اقرار نامہ میں کوئی چیز خلل انداز نہ ہوگی۔ سو یہ نظام کی حاکمیت پر کوئی اثر نہیں ڈالتی۔ کیونکہ دو سلطنتوں کے درمیان دوستی و اتحاد کا قیام ہی اس شرط سے مشروط ہوتا ہے کہ وہ باہمی قول و قرار پر قائم رہیں گی۔

لارڈ ریڈنگ کی دوسری دلیل یہ ہے کہ:-

ہندوستانی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں برٹش گورنمنٹ کا حق مداخلت ان نتائج کی ایک اور مثال ہے جو لازمی طور پر برطانی تاج کی برتری سے پیدا ہوتے ہیں۔ برطانی حکومت نے فی الحقیقت بارہا اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ وہ اس حق کو بغیر کسی شدید ضرورت کے استعمال کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتی۔ مگر والیان ریاست جس داخلی اور خارجی صیانت سے متمتع ہوتے ہیں وہ محض برٹش گورنمنٹ کی محافظ قوت کی رہین منت ہے اور ایسی حالت میں جبکہ شاہی مفاد خطرہ میں ہو یا کسی ریاست کے باشندوں کی عام فلاح و بہبود کو اس کی حکومت کے طرز عمل سے سخت نقصان پہنچ رہا ہو تو بالآخر یہ ذمہ داری بالاتر قوت ہی پر عائد ہوتی ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو تو اس کے تدارک کے لیے کارروائی کرے۔ اندرونی خود مختاری کے وہ تمام مختلف مدارج جن سے والیان ریاست فائدہ اٹھاتے ہیں بالاتر قوت کی جانب سے اس ذمہ داری کی مناسب انجام دہی کے ساتھ مشروط ہیں۔

لارڈ ریڈنگ کا یہ طویل ارشاد درحقیقت ایک دعوے ہے جسے انہوں نے دلیل کی صورت میں پیش کیا ہے دیسی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کا حق بالکل ایک نئی چیز ہے۔ جسے انگریزی حکومت کے جابرانہ تعامل سے تو ضرور ثابت کیا جاسکتا ہے۔ مگر معاہدات میں نہ صرف یہ کہ اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بالکل برعکس شواہد موجود ہیں ریاست حیدرآباد تو درکنار۔ الور اور بھرتپور جیسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے عہدناموں میں بھی برٹش گورنمنٹ نے اس بات کا صاف اقرار کیا ہے کہ وہ ریاست کے اندرونی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی (معاہدہ بھرتپور سنہ ۱۸۰۳ء دفعہ ۳ و معاہدہ الور سنہ ۱۸۰۳ء دفعہ ۳)۔ اسی طرح سندھیا، ہولکر اور گیکواڑ سے جو معاہدات ہوئے ہیں ان میں بھی اس قسم کی تصریحات پائی جاتی ہیں۔ اور حیدرآباد کے علاوہ اکثر بڑی بڑی ریاستوں کے عہدناموں میں یہ شرط موجود ہے کہ برٹش گورنمنٹ ان کے حکمرانوں کو اپنے ممالک محروسہ کا مطلق العنان فرمانروا تسلیم کرتی ہے پھر جبکہ معاہدات میں حکومت برطانیہ کے اس حق کا کوئی وجود ہی نہیں ہے تو اسے "برتری" و بالادستی کے ثبوت میں پیش کرنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک معاہدات کا تعلق ہے دولت آصفیہ کے مقابلہ میں حکومت برطانیہ اپنے لئے بالاتر قوت Paramount Power کا لفظ استعمال ہی نہیں کرسکتی فرمانروایان دکن سے ایسٹ انڈیا کمپنی یا شاہی حکومت نے آج تک کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا ہے جس میں انگریزی حکومت کو بالاتر قوت تسلیم کیا گیا ہو۔ یا حکومت حیدرآباد کو ایک ماتحت حکومت کا درجہ دیا گیا ہو اس میں شک نہیں کہ بعض ریاستیں ایسی ضرور موجود

جنھوں نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ تابعانہ اتحاد عمل subordinate co-operation قبول کیا ہے اور اس کی برتری کو صاف الفاظ میں تسلیم کرلیا ہے (دیکھو معاہدات اودے پور۔ جے پور۔ جودھپور۔ بیکانیر و بھوپال وغیرہ) لیکن یہ صرف دوسرے درجہ کی ریاستوں ہی تک موقوف ہے۔ اول درجہ کی کسی ریاست نے ایسا کوئی اعتراف نہیں کیا اور ان کے مقابلہ میں حکومت برطانیہ کا دعوائے برتری پیش کرنا درحقیقت ایک کھلی بدعہدی ہے جسے کمزور حلفا کی بےبسی سے فائدہ اٹھانے کی ناجائز خواہش اور بالادستی کا استحقاق قائم کرنے کی جابرانہ کوشش کے سوا اور کسی چیز پر محمول نہیں کیا جاسکتا

اس تمام بحث سے یہ حقیقت آشکارا ہوگئی کہ اس وقت حضور نظام اور حکومت ہند کے درمیان جن دو امور پر نزاع و اختلاف برپا ہے ان دونوں میں حضور نظام کی پوزیشن ہر حیثیت سے حق بجانب ہے اور گو ان کے پاس وہ قوت موجود نہیں ہے۔ جو یورپین سیاست میں استحقاق کی پہلی شرط ہے۔ لیکن حق اور انصاف کی قوتیں بہرحال ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے مطالبات اور دعاوی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حکومت ہند اپنی انتہائی باطل پرستانہ جسارتوں کے باوجود ان کی حق طلبی اور ان کے دعوائے استقلال پر کوئی کارروائی کرنے کی جرأت نہیں کرسکی۔ حالانکہ اگر ان دعووں میں ذرہ برابر بھی کوئی قانونی سقم ہوتا تو وہ سلطنت حضور نظام سے سختی کے ساتھ بازپرس کرنے میں کبھی تامل نہ کرتی جو ان دونوں چیزوں کا کھوج مٹا دینا اپنے بقا و استحکام کے لیے سب سے زیادہ ضروری سمجھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اب اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان پر دباؤ ڈالنے کے لئے دوسرے حیلے بہانے تلاش کئے جارہے ہیں۔ آنریبل مسٹر پارٹن کی مضطربانہ نقل و حرکت اور دفتر خارجہ ہند کی سرگوشیاں اپنے اندر جو راز پوشیدہ رکھتی ہیں ان کی غمازی کچھ عرصہ ہوا کہ ایک انگریزی ہمعصر کے نامہ نگار نے کی تھی۔ اس کے بیان سے معلوم ہوا کہ حیدرآباد کے رئیسوں اور جاگیرداروں کو اعلیٰ حضرت کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور نمک حراموں کی ایک ایسی جماعت تیار کی گئی ہے جو اپنے بیدار مغز آقا کے خلاف اس بات کی شکایت لیکر کھڑی ہوگی کہ وہ کیوں انہیں رعایا کو لوٹ کھسوٹ کر بدمستی و عیاشی کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ اسی طرح ریاست کی اندرونی بدانتظامی کا ایک فرضی حیلہ تراش کر یہ تجویز بھی کی جارہی ہے کہ کہیں اگر گلانسی اور ہنکن کی وضع کے انگریز افسروں کو اعلیٰ مناصب پر فائز کیا جائے۔ تاکہ اعلیٰ حضرت نے ۱۵ سال کی مدت میں ہندوستان کے بہترین دماغوں کو جمع کرکے ریاست کو حسن انتظام کے جن اعلیٰ مدارج پر پہنچایا ہے ان سے گر کر پھر وہ پہلی سی بدنظمی میں مبتلا ہوجائے۔ اور اسے اپنے اندرونی خلفشار سے اتنی مہلت ہی نہ مل سکے کہ وہ برابری و ہمسری کا مطالبہ لیکر کھڑی ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان اطلاعات کی حقیقت کیا ہے۔ مگر آثار ان کی صحت کے مؤید ہیں اور انگریزی مدبر جس قسم کی خفیہ چالیں چلنے کے عادی ہیں ان کا علم بتلاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت پر دباؤ ڈالنے کے لئے یقیناً ایسے ہی ذرائع استعمال کئے جارہے ہیں۔

مسند بھوپال کا قضیہ

ولیعہدی بھوپال کے مسئلہ پر ڈیڑھ سال تک حکومت ہند اور حکومت بھوپال کے درمیان نزاع برپا رہی اور طویل بحث و مباحثہ کے بعد جب علیا حضرت بیگم صاحبہ نے ناقابل تردید دلائل سے ثابت کردیا کہ جانشینی کے جائز حقدار نواب حمید اللہ خاں بہادر ہیں تو آخر کار حکومت نے (جس کا محکمۂ سیاسیات نواب حمید اللہ خاں جیسے بیدار مغز اور مضبوط حکمران کا مخالف تھا) حق کے آگے ہتھیار ڈالدئے۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جس کو ہندوستان کے ہر معقول آدمی نے پسند کیا۔ لیکن ہمیں تعجب ہے کہ اب بھی بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو تحقیق کئے بغیر نواب زادہ حبیب اللہ خاں کے حق کی حمایت کررہے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک ہمعصر "ریاست" ہے جو اپنی ایک قریبی اشاعت میں مسٹر ابھیانکر کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ:-

"پرنس حبیب اللہ کے نابالغ ہونے کی صورت میں گورنمنٹ کا صرف بیگم صاحبہ کی خواہش کے مطابق پرنس حمید اللہ کو ولیعہد قرار دینا اور پرنس حبیب اللہ

کے حقوق کی پرواہ نہ کرنا انتہائی بےانصافی ہے۔ اور گو اب بیگم صاحبہ کی کوششوں سے ناجائز طور پر حمید اللہ صاحب والی ریاست مقرر ہوئے مگر بیگم صاحبہ کے بعد اس جھگڑے کا دوبارہ کھڑا ہونا قانوناً جائز ہوگا"

یہ ایک ایسا بیان ہے جسے پڑھکر ہر واقف کار انسان بےاختیار ہنس دیگا۔ ہم "معاصر ریاست" اور مسٹر ابھیانکر اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ بھوپال میں جانشینی کے لئے انگریزی قانون توریث رائج ہے اور اسی بنا پر وہ سمجھتے ہیں کہ ولیعہدی کا حق ولیعہد کے بیٹے کو پہنچتا ہے اور حکمران کی چھوٹی اولاد کسی حال میں بھی وارث تاج و تخت نہیں ہوسکتی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ معاملہ انگریزی قانون توریث سے نہیں۔ بلکہ کلیۃً شریعت اسلامی سے تعلق رکھتا ہے غدر ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی حکومت تمام مسلمان والیان ریاست سے عہد کرچکی ہے کہ وہ جانشینی کے معاملہ میں شریعت اسلامی کے فیصلہ کو تسلیم کرے گی۔ اور صرف وہی شخص حکمران وقت کا جانشین ہوسکیگا جو شریعت کے مطابق جائز حقدار ہوگا پس اس وعدہ یا "سند" کے مطابق بھوپال کی مسند نشینی کے مسئلہ کو انگریزی قانون توریث کے نقطۂ نظر سے دیکھنا ایک اصولی غلطی ہے۔ وہاں جو کچھ کیا گیا ہے شریعت اسلامی کے مطابق کیا گیا ہے اور وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلامی شریعت میں استخلاف کے لیے بڑے بیٹے سے بڑے بیٹے کو منتقل ہونے کا کوئی قانون نہیں ہے۔ اس میں عمر کی بھی کوئی قید نہیں ہے اس میں پہلی شرط اصلحیت کی ہے اور دوسری اقربیت کی اگر بادشاہ یا خلیفۂ وقت کا چھوٹا بیٹا صلاحیت کے اعتبار سے سب پر فوقیت رکھتا ہو تو اس کا حق اپنے بڑے بھائیوں کے مقابلہ میں ارجح ہوگا اور شریعت محض ان کی بڑی عمر کی بنا پر ان کے دعوے کو کبھی قبول نہیں کرے گی لیکن اگر اصلحیت میں سب برابر ہوں تو پھر اقربیت و اقدم کا دعویٰ ارجح ہوگا اور سب سے بڑے بیٹے کو جانشینی کا حق پہنچیگا۔ اب رہا یہ فیصلہ کہ اصلحیت کو جانچنے کا معیار کیا ہے؟ سو اس کو خود بادشاہ یا خلیفۂ وقت اور ارباب حل و عقد پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ انکو پورا حق حاصل ہے کہ جس کو زیادہ قابل دیکھیں اسی کو تاج و تخت کا وارث مقرر کریں خواہ وہ عمر میں چھوٹا ہو یا بڑا۔

یہ اسلام کا قانون ہے جس پر ہمیشہ اسلامی سلطنتوں میں عمل ہوتا رہا ہے۔ اور خود بھوپال میں بھی اس سے پہلے نواب نظر محمد خاں اور نواب جہانگیر محمد خاں کی جانشینی اسی کے مطابق عمل میں آچکی ہے۔ پس اگر اس قانون کے مطابق علیا حضرت بیگم صاحبہ نے اپنے صاحبزادے کو جو سنت کے لحاظ سے اقرب۔ عمر کے لحاظ سے اقدم اور قابلیت کے لحاظ سے اصلح تھے۔ اور پرنس حبیب اللہ خاں کے مقابلہ میں جن کی اصلحیت آفتاب کی طرح روشن تھی، اپنی جانشینی کے لیے منتخب کیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ ان کا یہ فعل شریعت کے خلاف اور محض بیٹے کی محبت پر مبنی تھا۔ جو لوگ اس کو محض محبت پر مبنی قرار دیتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ان کو معلوم نہیں ہے کہ اگر شریعت کی رو سے پرنس حبیب اللہ خاں تخت کے جائز حقدار ہوتے تو علیا حضرت جیسی دیندار خاتون ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی محبت کو اپنے دین کے مقابلہ میں ترجیح دینے کے لیے تیار نہ ہوتیں۔ ان کے سامنے محبت کا سوال نہیں تھا۔ انہیں اپنی ریاست میں شریعت کے حقوق کو برقرار رکھنا تھا۔ اور اپنی رعایا کی قسمت کا ایسا فیصلہ کرنا تھا جس سے اس کے مفاد و مصالح محفوظ رہیں۔

ایڈیٹر ریاست نے فیصلۂ ولیعہدی کے بعد ہی علیا حضرت کے تخت سے دست بردار ہوجانے کو خاص وجوہ پر مبنی قرار دیا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے خاص مزعومات کی روشنی میں اس کو نہ دیکھتے تو انہیں خود محسوس ہوتا کہ اس دست برداری سے علیا حضرت نے اپنے انتہائی جذبۂ ایثار اور اپنی رعایا کی سچی فلاح خواہی کا روشن ثبوت پیش کیا ہے۔ حکومت کی خواہش اور جاہ و اقتدار کی محبت ایک فطری جذبہ ہے اور کوئی انسان آسانی کے ساتھ اس جذبہ کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتا۔ لیکن علیا حضرت نے محض اس خیال سے کہ وہ اس عالم پیری میں رعایا کی کماحقہ خدمت نہیں کرسکتیں۔ اور ان کے جوان ہمت و جواں سال صاحبزادے (جو دس بارہ سال تک ریاست کے منتظم اعلیٰ رہنے کی حیثیت سے حکومت کا پورا تجربہ حاصل کرچکے

ہیں) اس فرض کو زیادہ مستعدی کے ساتھ انجام دیسکتے ہیں۔ تخت و تاج ان کے سپرد کردیا۔ یا دوسرے الفاظ میں اپنے شاہانہ اقتدار کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود پر قربان کردیا۔ ہم سمجھتے تھے کہ اس بےنظیر جذبۂ ایثار و قربانی کو ہر شخص انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ مگر معلوم ہوا کہ اس دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہیں انسانی شرافت کے ایسے مافوق الفطرت مظاہر میں بھی "مصلحت پرستی" کی دنائتیں پوشیدہ نظر آتی ہیں

رہا یہ بیان کہ پرنس حبیب اللہ خاں اپنی جان کو خطرہ میں سمجھکر ریاست چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور انہوں نے اندور میں پولیٹیکل ایجنٹ کو اپنی حالت نہایت دردناک لہجہ میں سنائی ہے تو ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو۔ مگر اس کی ذمہ داری ان کی دادی یا ان کے چچا پر عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ خود ان کی اپنی ذات اور ان کے مطلب پرست صلاح کاروں پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے بعض بدگمان غرض کے فریب میں آکر اپنے محترم چچا کے ساتھ جو گستاخیاں کیں اور نزاع ولیعہدی کے دوران میں جس قسم کی سازشوں کا مرکز بنے رہے وہ اب خود ان کے ضمیر کے سامنے خطرات کی صورت میں نمودار ہورہے ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان خطرات کا وجود ان کے تصور کے سوا اور کہیں نہیں ہے۔ علیا حضرت اور نواب صاحب کے دل میں ان کی محبت بدستور موجود ہے۔ اگر وہ ایک اطاعت شعار پوتے اور بھتیجے کی طرح اپنی دادی اور چچا سے معافی مانگ لیں تو رحمت و شفقت کی آغوش ان کے لیے ہر وقت کھلی ہوئی ہے۔

بین الاقوامی "غنڈا"

ولایت موصل کی قسمت کا جو کچھ فیصلہ ہوا ہے وہ عام توقعات کے بالکل خلاف ہے۔ لوزان کانفرنس سے لیکر جنیوا کے فیصلہ تک ترکوں کا رویہ حقیقۃً غیر متزلزل تھا اور اس کے بعد انہوں نے جس سرگرمی کے ساتھ اپنی سیاسی و فوجی قوتوں کی تنظیم شروع کی تھی اس سے عام طور پر یہ یقین کیا جاتا تھا کہ وہ موصل کو حاصل کئے بغیر ہرگز چین نہ لینگے۔ لیکن یہ دیکھ کر دنیا حیران رہ گئی کہ وہی ترک جو موصل کے سوال کو اپنی زندگی و موت کا سوال سمجھتے تھے، دفعۃً کسی جادو کے اثر سے اپنا حق چھوڑنے پر راضی ہوگئے اور نہایت آسانی کے ساتھ انہیں "امن پسندی" و "صلح جوئی" کا سبق پڑھا دیا گیا۔ یہ جادو کیا تھا؟ اس کا جواب ظن و تخمین کے بجائے ہم ایک مشہور فرانسیسی اخبار "ایکو دہ پاریز" کی زبان سے دینگے جو بین الاقوامی سیاست کا بڑا رازداں ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"ٹرکی و برطانیہ کی مفاہمت دراصل ایک خالص برطانی فتح ہے مگر تمام آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگریزی و اطالوی حکومتوں نے ایک مشترک نقشہ کے مطابق عمل کیا ہے"

یہ ایک بہت بڑی سازش کی طرف بلیغ اشارہ ہے۔ جمعیۃ اقوام کے فیصلہ کے بعد جب ترکوں کے اعلانات اور طرز عمل سے یہ ثابت ہوگیا کہ وہ موصل کے متعلق کسی جمعیت کے فیصلہ کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں اور صرف قاضی شمشیر کے عدل پر بھروسہ رکھتے ہیں تو دولت برطانیہ نے جو ہمیشہ خفیہ چالوں سے اپنا کام نکالنے کی عادی رہی ہے، کسی ایسے حلیف کی تلاش شروع کی جو جنگ کی دھمکی دیکر ٹرکی کو موصل سے دست بردار ہونے پر مجبور کردے۔ اس کام کے لئے اٹلی سب سے زیادہ موزوں تھا۔ کیونکہ آج کل اس کے ڈکٹیٹر پر استعماری توسیع کا جن سوار ہے۔ چنانچہ سر آسٹن چیمبرلین اپنی صحت ٹھیک کرنے کے لئے اٹلی تشریف لے گئے۔ مسولینی کو سمرنا اور ادالیہ کے زرخیز علاقوں کا خواب دکھایا اور اٹلی کے ذمہ برطانیہ کے جنگی قرضہ کو جس کی مقدار کئی ارب روپے تک پہنچتی تھی، معاف کرکے اسے جنگ کے لئے آمادہ کردیا۔ اس سازش کا نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔

ترکوں کے سامنے اپنے موصل سے زیادہ اہم اور زرخیز علاقوں کی حفاظت کا سوال پیدا ہوگیا، ان کو تمام دوسرے مسائل سے اپنی توجہ ہٹا کر دفاع کی طرف منعطف کرنی پڑی اور وہ بادل ناخواستہ اس ملک سے دست برداری کے پروانہ پر دستخط کرنے کیلئے راضی ہوگئے جسے وہ کسی حال میں بھی چھوڑنے پر تیار نہ تھے۔

یہ کارروائی یورپ کے سیاسی اخلاق کی ایک زندہ تصویر ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو "غنڈا" اور "بدمعاش" کہا کرتے ہیں جو چند روپے لیکر ہر شریف آدمی کی پگڑی اچھالنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مگر یورپ میں صرف بازاری لوگ ہی نہیں بلکہ بڑی بڑی سلطنتیں یہ پیشہ کرتی ہیں اور کوئی ان پر حرف گیری نہیں کرتا۔ گویا ہمارے نقطۂ نظر سے وہاں صرف "بازاری غنڈے" ہی نہیں بلکہ "بین الاقوامی غنڈے" بھی موجود ہیں۔

حکومت بنگال کا فیصلہ

گورنر بنگال نے ہندو مسلمان لیڈروں سے مشورہ کرکے ابتداءً یہ کوشش کی تھی کہ دونوں قومیں باہم خود ہی باجہ کے مسئلہ کو طے کرلیں۔ لیکن طویل گفت و شنید کے باوجود جب کوئی سمجھوتہ نہ ہوسکا تو انہوں نے اعلان کردیا کہ اب گورنمنٹ خود اپنا فیصلہ صادر کریگی چنانچہ چند روز کے غور و خوض کے بعد اس نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں طے کیا گیا ہے کہ شہر کلکتہ کی تمام مسجدوں کے سامنے اوقات نماز میں باجہ بند کردیا جائے اور مسجد ناخدا کے سامنے کسی وقت باجہ نہ بجایا جائے۔

جہاں تک نفس معاملہ کا تعلق ہے ہم اس فیصلہ کو حق و انصاف کے عین مطابق سمجھتے ہیں اور ہماری رائے میں گورنر بنگال نے اس سے نہ صرف اپنی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے بلکہ ہندوستان کے دیگر صوبوں کی حکومتوں کے لئے بھی ایک صحیح مثال قائم کردی ہے جن کے سامنے باجہ کا مسئلہ یکساں نزاکت کے ساتھ درپیش ہے۔ لیکن جب ہم اس کے دوسرے پہلو پر نگاہ ڈالتے ہیں یہ دیکھ کر ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے بہترین دماغ بھی ملکر ایسے معمولی مسئلہ کا آپس میں تصفیہ نہ کرسکے اور ایک غیر ملکی حکومت کو اس میں فیصلہ صادر کرنا پڑا اس ناکامی سے ہندو مسلمانوں نے دراصل اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ ہندوستان میں ہمیشہ ایک تیسری قوت کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہمارے درمیان نظام عدل کو قائم رکھے خواہ اپنی آزادی کی قابلیت کا خواہ کتنا ہی دعویٰ کریں، مگر جب خود ہمارا اپنا عمل ہماری ناقابلیت کے ایسے بین ثبوت پیش کریگا تو دنیا کا کوئی صاحب عقل و خرد انسان ہمارے زبانی دعووں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

نواب عماد الملک کا انتقال

نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی کا انتقال ایک ایسا سانحہ ہے جس پر نہ صرف دکن بلکہ تمام اسلامی ہند کو سوگوار ہونا چاہئے۔ مرحوم ہمارے قومی خزینہ کے ایک تابناک جوہر تھے۔ جو سرسید، محسن الملک، حالی، شبلی اور وقار الملک جیسے جواہر سے خالی ہونے کے بعد اب صرف انہی کی ذات سے سرمایۂ دار ناز و افتخار تھا۔ ان کی بےنظیر علمی قابلیت، علوم مشرقی و مغربی پر ان کی وسیع نظر، عملی سیاسیات میں ان کا زبردست تجربہ اور علم و فن کی خدمت کے لئے ان کا خاموش علمی ذوق، یہ ایسی خوبیاں تھیں جن کا حامل آج ہمیں براعظم ہندوستان میں (کم از کم مسلمانوں میں) کوئی نظر نہیں آتا۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ شور و شغب کے آدمی نہیں تھے بلکہ خالص علمی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ حیدرآباد میں دائرۃ المعارف، کتب خانۂ آصفیہ دارالعلوم اور نظام کالج کا قیام انہی کے ذوق عمل کا رہین منت ہے اور گو آج وہ ہم میں نہیں ہیں۔ مگر جب تک یہ علمی مرکز باقی ہیں اور ان کا فیض جاری ہے اس وقت تک مرحوم کے کارنامے فنا نہیں ہوسکتے۔

بقیہ صفحہ اول

اور ریاستوں کی مخالفت و عدم مخالفت کا کوئی ایک اصول بھی برقرار نہیں رہ سکتا۔

(۸) گذشتہ سال سنہ ۱۹۲۵ء کے واقعات کے سلسلے میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے جس وعدہ یا مصالحت کا ذکر کیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور محض ایک بےبنیاد پروپیگنڈا ہے جس کی تصدیق آسانی کرسکتے ہیں۔

(۹) جناب والا آخر میں یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ غالباً ہندو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ پہاڑی دھیرج کا راستہ بند نہ ہوگا مگر اس بارہ میں وہ اپنی جد و جہد جاری رکھکر فساد کی یاد کو تازہ رکھنا چاہتے ہیں جو سنہ ۱۹۲۴ء میں ہوچکا ہے تاکہ وہ عوام میں اس ذریعہ سے ہمیشہ بےچینی پیدا کرتے رہیں اور مسلمانوں کے برخلاف یہاں کی آبادی کو اشتعال دلاتے رہیں۔ لہٰذا یہ طریقہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ جناب والا ہمیشہ کے لئے اس قسم کی کوششوں کا انسداد نہ فرمادیں۔

یہ آخری الفاظ اس لئے تحریر کئے گئے ہیں کہ اس قسم کی سعی کا جس سے سنہ ۱۹۲۴ء کے فساد کی یاد ہر سال دہلی میں تازہ کردی جاتی ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انسداد کردینا چاہئے اس شکل میں امن اور اہل شہر کی جناب والا وہ خدمات انجام دینگے جن کے لئے ہم سب بلاتفریق ملت ممنون ہونا چاہئے۔

شرقیات

عالم اسلامی

ترکی

ترکی و برطانیہ کی صلح

معاہدہ موصل پر دستخط ہو گئے

قسطنطنیہ ۵ جون۔ موصل کے متعلق برطانوی ترکی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

مجلس عالیہ میں ترکی وزیر خارجہ کی تقریر

ترکوں کی امن پسندی

قسطنطنیہ ۸ جون۔ ایوان مجلس عالیہ میں معاہدہ موصل کی تصدیق و تسلیم کی حمایت کرتے ہوئے ترکی وزیر خارجہ نے فرمایا کہ اس معاہدہ کی رو سے ہم کو ایک ہزار کیلو میٹر علاقہ (یعنی ۶۲۵ مربع میل) ملتا ہے لیکن یہ معاملہ ہزار دو ہزار کیلو میٹر زمین کا نہیں ہے اس علاقہ کے مطالبہ کو ہی چھوڑ دیا اور یہی مناسب سمجھا کہ ...

دولت ترکیہ مشرق ادنیٰ میں سب سے بڑی طاقت ہے اور اسکا مقصد یہ ہے کہ دنیا کے دول متمدنہ میں شامل رہکر ترقی و امن کا ایک خاص ذریعہ ہے اسلئے دولت ترکیہ نے مشرق ادنیٰ میں امن ہو سکے قائم کرنے کے لئے یہ تمام قربانیاں گوارا کیں۔ اب دولت برطانیہ سے ہمارے دوستی تعلقات بحال ہو جائینگے ...

معاہدہ موصل

وزیر خارجہ برطانیہ کی تصریحات

معاہدہ موصل کے متعلق عصمت پاشا کا بیان

مصر

مصر میں برطانیہ کی فتح

لندن ۸ جون۔ ٹائمز کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ اب وفد کے حلقوں میں برطانی حکمت عملی کی کامل فتح تسلیم کیجاتی ہے۔ زغلول پاشا کی وزارت کھلی ہوئی ہماری غلطی تھی جس کا نتیجہ ظلم و ستم کی صورت میں نمودار ہوتا لیکن حکومت برطانیہ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور وہ مظاہرہ قوت کیا کہ زغلول پاشا کو میدان سے ہٹنا پڑا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہا۔ یہ لارڈ لائڈ کی ذاتی فتح ہے لیکن رسمی مشکلات رفع نہیں ہوئیں۔ اگرچہ عہدہ کچھ سے زیادہ ہمارا جلال و جبروت اس وقت مصر میں ہے۔

مصر کی جدید وزارت

قاہرہ ۶ جون۔ عدلی پاشا نے جو وزارت مرتب کی ہے وہ حسب ذیل ہے لیکن اس میں زغلول پاشا داخل نہیں ہیں۔

(۱) عدلی پاشا (وزیر اعظم اور وزیر امور داخلہ)
(۲) عبد الخالق ثروت پاشا (وزیر خارجہ)
(۳) مرقوس پاشا حنا (وزیر مالیات)
(۴) عبد الحمید ذکی پاشا (وزیر معدلت)
(۵) علی شمسی (وزیر معارف)

زغلول پاشا مصری پارلیمنٹ کے صدر ہو گئے

بلاد عرب

سلطان ابن سعود سے وفود ہند کی ملاقات

نمایندگان جمعیت العلما و مجلس خلافت کا اعلان حق

عہد نامہ کی مزید دفعات

فرانس و ہسپانیہ میں گفت و شنید

مشرق کے جدید انقلابات

یورپین سیاست پر عالم مشرقی کی شکستوں کا اثر

افغانستان

افغانستان میں اصلاحات کا دور جدید

مجلس مملکت کا قیام

موتمر اسلامی کا افتتاح

مولانا سید سلیمان ندوی نائب صدر منتخب کیے گئے

جبل الدروز میں فرانسیسی پیشقدمی

سلخد کی تسخیر

روس کی زبردست جنگی تیاریاں

جرمنی سے بیشمار بندوقوں کی خریداری

ایران

ایرانی وزارت کا استعفا

ریف

غازی عبد الکریم فاس بھیجے گئے

مجاہدین ریف کی پراسرار قوتوں کا انکشاف

عبد الکریم کی فوج میں کوئی یورپین نہ تھا

ہندوستان

حکومت بنگال کا دانشمندانہ فیصلہ

اوقات نماز میں مسجدوں کے سامنے باجا بجانے کی ممانعت

عالم غیر

عدالت عالیہ فرانس میں گاندھی جی کا مقدمہ

انگریزی انصاف پر ایک سیسٹر خاتون کی تنقید

باجماعت نماز ادا کی جائے۔ باجماعت نماز کے اوقات کے علاوہ باجا بجانے کی ممانعت نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کمشنر پولیس یا دوسرے پولیس افسر کلکتہ کے قانون پولیس کی دفعہ ۶۲ الف کے ماتحت اپنے اختیارات سے کام لیکر حفاظت اور آسائش عامہ کے خیال سے امتناعی احکام دیں ان اختیارات کے استعمال میں کمشنر پولیس کا فیصلہ تمام پابندیوں سے آزاد ہوگا۔

چیت پور روڈ کی ناخدا مسجد اس حکم سے مستثنیٰ ہے جہاں ہر وقت باجہ بند کر دیا جائے گا۔

بنگال میں متحدہ قومیت کا آخری جنازہ

میثاق قومی کی تنسیخ کے لئے فیصلہ کن جدوجہد

کلکتہ ۵ رجون۔ کانگریس کے باخبر حلقوں میں عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ صوبہ بنگال کی کانگرس کمیٹی کے آئندہ جلسہ کا نتیجہ بنگال میں سوراج پارٹی کی موجودہ حیثیت پر بہت اثر ڈالے گا۔ غیر سوراجی بھی محض خاموش تماشائی نہیں ہیں وہ مخالفین میثاق کی سرگرم حمایت کر رہے ہیں جنانچہ میثاق کے ہر دو فریقین نے مفصلات میں قاصد بھیجے ہیں کہ وہ اپنے حامیوں کو لائیں۔ جو ۱۳ رجون کے جلسہ میں شریک ہوں۔ بنگال میں کانگرس کے معاملات اس درجہ تک ترقی کر گئے ہیں کہ ان سے بہت جلد عجیب و غریب واقعات رونما ہونے کی توقع ہے فسادات کلکتہ کی ابتدا میں جو کرشنا گر میں کانفرنس منعقد ہوئی تھی وہ مسٹر سین گپتا کے عہدہ صدارت سے مستعفی ہو جانے [illegible]

کلکتہ کارپوریشن میں اسلامی حرمت کا سوال

مسلمان ممبروں کی غیر مستقیم روش

کلکتہ ۔ رجون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہ ہیں کہ [illegible]

پیر کی قبر کا معاملہ

پیر کی قبر کا قضیہ اب تک طے نہیں ہوا۔ کارپوریشن کے آمدہ اجلاس میں مسٹر بسواس کونسلر تجویز پیش کرینگے [illegible] کیوں تعمیل نہیں کی گئی ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کے مسلمان ممبر کا فیصلہ

کلکتہ ۔ رجون۔ مسلمان میونسپل کونسلروں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنی کارپوریشن کی نشستوں سے استعفے دیدینگے۔

کلکتہ کارپوریشن سے ایک غیور مسلمان کا استعفےٰ

کلکتہ ۔ رجون۔ مولوی [illegible] کونسلر کلکتہ کارپوریشن کی رکنیت سے استعفے دیدیا ہے۔ [illegible]

جو مسلمانوں نے یکشنبہ کے روز ٹاؤن ہال کے جلسے میں کارپوریشن کی طرف سے ڈپٹی میئر مسٹر حسن شہید سہروردی کے معاملہ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کے خلاف منظور کی تھی۔

مقدمہ ریواڑی کا اپیل

شیخ عبدالقادر صاحب مفت پیروی کرینگے

مقدمہ بلوہ ریواڑی میں اسپیشل مجسٹریٹ صاحب نے جو فیصلہ صادر کیا ہے اور مسلمان ملزمان کو حیرت انگیز سخت سزائیں دی ہیں ان کا حال پہلے سے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ تمام صوبہ پنجاب کی مسلم پبلک کو اس فیصلے سے سخت صدمہ ہوا ہے ان بیکس اور بے یار و مددگار مسلمانوں کی حالت کو دیکھکر جناب خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ ایم۔ ایل۔ سی نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ عدالت ہائی کورٹ میں ان ملزمان کی اپیل میں منجانب ملزمان مفت پیروی کرینگے۔ حال میں شیخ صاحب موصوف نے مقدمہ قربانی گاؤکشی پانی پت میں بھی منجانب مسلمانان پانی پت ہائیکورٹ میں مفت پیروی کی تھی۔ اس زمانے میں جبکہ مسلمانوں کو عدالت کے ذریعے سے تباہ و برباد کرنے کا کام نہایت منظم پیمانے پر جاری ہے۔ خان بہادر شیخ عبدالقادر جیسے حضرات کا وجود غنیمت ہے۔ ان کی مثال اس قابل ہے کہ دیگر مسلمان ایڈوکیٹ و وکلاء بھی اس کی تقلید کریں۔ والسلام

سید غلام بھیک نیرنگ۔ ایڈوکیٹ انبالہ شہر۔ ۵ رجون ۲۶ء

فیصلہ ریواڑی کے خلاف احتجاج

ایک گونگے اور ایک اندھے قیدی کیلئے انصاف کا مطالبہ

دہلی ۱۰ رجون۔ منشی محمد صدیق حسن صاحب صدیق دہلوی نے گورنر پنجاب کو حسب ذیل تار دیا ہے:۔

ہنگامہ ریواڑی کے مقدمات میں ایف۔ بی۔ پول اسپیشل مجسٹریٹ نے جن بیس مظلوم مسلمانوں کو پانچ سال سے لیکر بارہ سال تک کی سخت سزائیں دی ہیں ان میں ایک گونگا بہرہ ہے اور دوسرا عنایت ہے جس کی بصارت رات کو بالکل کام نہیں دیتی حالانکہ ہنگامہ رات ہی کو ظہور پذیر ہوا تھا اس نے اپنی بے بصری کے حق میں ڈاکٹری سارٹیفکیٹ بھی شامل مثل کیا تھا مگر مجسٹریٹ مذکور نے سارٹیفکیٹ کی بھی پرواہ نہ کی اور اس معذور چشم کو بھی دس سال کی سخت سزا دیدی جس سے مسلمانان ہند میں سخت ہیجان اور اضطراب پھیل رہا ہے۔ گو یہ سب مظلوم قابل رہائی ہیں مگر ان ہر دو کیلئے احکامات رہائی جلد صادر فرمایئے اور براہ کرم ریواڑی کے معاملات کو ہاتھ میں لیکر مسلمانوں کو ہندوؤں اور ان کے دوست مقامی حکام کی متفقہ دست برد سے بچایئے۔

محمد صدیق حسن صدیق۔ دہلوی

کالی کٹ میں موپلوں اور ہندوؤں کا فساد

مدراس ۷ رجون۔ اخبار مدراس میل کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ کالی کٹ کے مقام کوزیری میں ایک ہلکا سا ہندو مسلم فساد ہو گیا شمالی ملابار کی زیارت گاہ کو ہیکر کو بہت تھیا جاتری جا رہے تھے ان میں اور بعض موپلوں میں یہ فساد گزشتہ ہفتہ کو ہوا

یہ جاتری گلگتے ہوئے ایک مسجد کے قریب سے جا رہے تھے۔ اس پر موپلوں نے اعتراض کیا تکرار شروع ہو گئی جاتری تعداد میں زیادہ تھے اور وہ موپلوں پر غالب آگئے۔ اور موپلوں نے ایک مسجد میں پناہ لی موپلا عورتوں نے بھی جاتریوں پر اینٹیں پھینکنے میں حصہ لیا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ جاتری مسجد میں گھس گئے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ موقعہ واردات پر بھاگے ہوئے گئے اور جاتریوں کا غصہ فرو کیا رات میں پولیس اس مقام پر گشت لگاتی رہی اور اب ہر طرف امن و سکون ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بعض موپلے گرفتار کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ میں گرفتاریوں کا زور

لکھنؤ ۷ رجون۔ اس وقت تک زیر دفعہ ۱۰۷ تقریباً ایک سو گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں کے نام نوٹس بھی جاری کیا گیا ہے۔ لال باغ میں ہندوؤں کا میلہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

مسٹر یعقوب حسن پر حکومت مدراس کی بیجا پابندی

مدراس ۵ رجون۔ گزشتہ ستمبر میں مجلس وضع قوانین ہند میں سر الیگزنڈر مڈیمن نے جو اعلان کیا تھا اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حکومت مدراس نے اپنے اختیار خاص سے کام لیتے اور مسٹر یعقوب حسن قدوائی۔ عبدالحمید خاں رکن بلدیہ مدراس و سنیٹ مدراس یونیورسٹی پر سے یہ پابندی اٹھا دینے سے انکار کر دیا کہ وہ سزا یافتہ ہونے کے باعث مجلس وضع قوانین مدراس کے لئے نہ کھڑے ہو سکیں ممکن ہے کہ دوسری مقامی حکومتوں کے روبرو بھی اس قسم کے امیدواروں کی درخواستیں موجود ہوں۔ لہٰذا یہ امر ضروری ہے کہ جرائد ہند حکومت مدراس کی اس کارروائی کے خلاف سخت احتجاج کریں۔ مسٹر یعقوب حسن مجلس وضع قوانین ہند کے لئے بھی کھڑے ہونا چاہتے ہیں۔ اور ان کی درخواست امیدواری حکومت ہند کے زیر غور ہے۔ دیکھیں وہ کیا فیصلہ صادر کرتی ہے بہتر ہو کہ وہ اپنے دعاوی پر قائم رہے۔ اور مسٹر یعقوب حسن کے متعلق بھی وہ طرز عمل اختیار کرے جو اس نے لالہ لاجپت رائے کے متعلق اختیار کیا تھا۔

مسلمانان سندھ کا بہترین نمائندہ

اسمبلی کیلئے سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کی امیدواری

کراچی۔ یکم جون۔ فخر قوم سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب ایم ایل۔ سی۔ سندھ کے عام مسلمانوں کی طرف سے انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کی امیدواری کیلئے کھڑے ہو رہے ہیں جس پر عام طور پر ہر حلقہ میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔

روزنامہ الوحید کراچی میں کوئی دن ناغہ جاتا ہوگا کہ سندھ کے بڑے بڑے جاگیرداروں۔ زمینداروں پیروں اور قومی کارکنوں کے تائیدی مکاتیب کا ملخص نہ شائع ہوتا ہو۔ اور سیٹھ صاحب ممدوح کی قومی و ملی خدمات کو نہ سراہا جاتا ہو۔

سیٹھ صاحب کسی خاص جماعت یا کمیٹی کی طرف سے نہیں کھڑے ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان کے پیش نظر بلا امتیاز مسلمانوں کا عام قومی مفاد ہے جیسا کہ انھوں نے اعلان فرمایا ہے۔

امید غالب ہے کہ سیٹھ صاحب ممدوح بلا مقابلہ کامیاب ہو جائیں گے۔

(نامہ نگار)

> ## انتقال پُرملال
>
> ہمیں یہ معلوم کر کے سخت رنج ہوا کہ کراچی کے مشہور محب اسلام سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ سیٹھ صاحب نے ملک و ملت کی خدمت میں جس ایثار اور تندہی سے کام کیا ہے اس کے لحاظ سے ان کے اس صدمہ عظیم میں ہر مسلمان کی دلی ہمدردی شامل ہے۔ ہم حق تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور سیٹھ صاحب اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دارالحکومت

دہلی میں ایک دردناک قتل

دہلی ۸ رجون۔ کل گیارہ بجے دن کے قریب محلہ چوڑی والان دہلی میں حوض والی مسجد کے سامنے کی متصل اونچی دوکان میں ایک لاش بارہ تیرہ سال کے مسلمان لڑکے کی پائی گئی۔ یہ لاش سڑ چکی تھی اور اس کی بدبو ایک بہشتی کو جو اس وقت چھڑکاؤ دے رہا تھا محسوس ہوئی۔ اس نے محلہ والوں کو مطلع کیا۔ محلہ والوں نے روشندان سے جھانکا اور لاش دیکھکر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے قفل توڑ کر لاش برآمد کی۔ اور

بغرض طبی معائنہ ۔۔۔۔۔ سول ہسپتال میں بھیجوا دی مقتول کی گردن کے داہنی جانب کی رگیں کٹی ہوئی ہیں داہنی پسلی پر غالباً چھری کی ضرب ہے۔ بایاں ہاتھ بازو سے کوہنی کے نیچے تک تقریباً پورا کچلا ہوا ہے۔ لاش بہت پھول گئی ہے اور کیڑے بھی پڑ گئے ہیں۔ چہرہ ناقابل شناخت ہو گیا تھا۔ مقتول کے ورثا کا کل شام تک پتہ نہیں چلا تھا۔ ایک عورت ساکن تراہا بہرام خاں اپنے لڑکے کے شبہ میں دیکھنے گئی۔ مگر رات ہو جانے کی وجہ سے اس کو لاش نہیں دکھائی جا سکی لیکن آج صبح کو عورت مذکور اور ایک مرد نے اسپتال میں جا کر مقتول کو شناخت کیا۔ مقتول کا نام محمد یوسف بتایا جاتا ہے۔ ان دونوں کا بیان ہے کہ مقتول کے بائیں ہاتھ پر محمد یوسف دہلی گدا ہوا تھا۔ جو چھیل کر مٹایا گیا ہے۔ مقتول ایک درزی صدیق دھیس کی اعظم خاں کی حویلی میں دوکان ہے کے یہاں ملازم تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جمعرات کو صدیق نے یہ دکان جس میں قتل ہوا ہے کرایہ پر لی تھی، اور اسی روز سے دکان بند ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

دارالاسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

مسلمانان پانی پت کا ایک اہم اجتماع

۱۶ رذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۹ رمئی ۱۹۲۶ء بعد نماز عشا مسجد جامع پانی پت میں مسلمانان پانی پت کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا القاری اسعد صاحب عثمانی منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد دو ہزار سے کسی طرح کم نہ ہوگی۔ عموماً یہاں بھی کافی تعداد میں موحد و متقین جیسی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسئلہ قربانی سے عموماً بھی جو کہ صرف چار دیواری میں شبانہ روز زندگی بسر کرتی ہیں یہ اس کی تعلق رکھتی ہیں اور وہ اس کو محسوس کرتی ہیں کہ حکومت کا اس طرح سے ہماری قربانی میں خواہ مخواہ آئے دن مذہبی مداخلت ہے۔ اور مسلمانوں کے لیے بیحد تکلیف دہ ہے۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں:

۱۔ مسلمانان پانی پت کا یہ عام جلسہ دفعہ ۳۴ قوانین پنجاب اور قواعد حرمتیہ زیر دفعہ مذکور جس کی وجہ سے بموقعہ عید الضحیٰ گھروں پر گائے کی قربانی کرنے کیلئے لائسنس کی ضرورت ہے۔ اپنے مذہبی فرض کی ادائیگی میں بیجا مداخلت تصور کرتا ہے۔ اور ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ جلد از جلد دفعہ اور قواعد مذکورہ کو اس طریق پر ترمیم کیا جائے کہ ہمارے مذہبی فریضہ کی ادائیگی میں مداخلت نہ ہو۔

محرک۔ خواجہ محمد ایوب صاحب انصاری

موید۔ خواجہ اقبال احمد صاحب انصاری

۲۔ مسلمانان پانی پت کا یہ عام جلسہ اپنے ان معزز و محترم حضرات سر میاں محمد شفیع صاحب قبلہ۔ خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب۔ میاں محمد رفیع صاحب ڈاکٹر محمد عالم صاحب میاں عبدالعزیز صاحب و دیگر معاونین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوا بدرگاہ رب العزت دست بدعا ہے کہ وہ ان سب صاحبان کو فلاح دارین اور اجر جزیل مرحمت فرمائے اور خلوص کے ساتھ اس کے لئے بھی خدا نے قدوس سے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ بیگم صاحبہ میاں صاحب قبلہ کو صحت کلی عطا فرمائے آمین بحرمۃ سید المرسلین۔

محرک خواجہ ابو ماہر اقبال احمد صاحب انصاری ۔۔۔

موید۔ پیرزادہ ڈاکٹر عبدالوہاب عثمانی

۳۔ مسلمانان پانی پت کا یہ عام جلسہ پنجاب کی تمام مزار مجالس خصوصاً مجالس خلافت و نیز سر برآوردہ اور ہمدرد ملت مثل حضرت شیخ الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب قبلہ ظفر الملت مولانا ظفر علی خاں صاحب سیف الملت ڈاکٹر سیف الدین کچلو صاحب مجاہد ملت امیر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری خواجہ عبدالرحمن غازی شمس العلماء سید احمد صاحب امام مسجد جامع دہلی حضرت

پیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری۔ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ سر میاں محمد شفیع صاحب۔ سر عبدالقیوم صاحب سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ سر فضل حسین صاحب۔ سر رحیم بخش صاحب۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ۔ خان بہادر مولوی عبدالغنی صاحب کرنالی۔ خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب۔ خان بہادر چودہری شہاب الدین صاحب۔ [illegible] فیروز الدین۔ ملک محمد فیروز خان صاحب نون۔ چودہری افضل حق صاحب۔ پیر مقبول محمود صاحب میاں عبدالحی صاحب۔ پیرزادہ محمد حسین صاحب کرم فرما یان عبدالعزیز صاحب۔ نواب مہر علی شاہ صاحب قبلہ سجادہ مولوی اظہر علی صاحب اظہر۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب۔ نواب ابراہیم علی خاں صاحب۔ نواب سجاد علی خاں صاحب۔ رئیس کرنال و کنجپورہ وغیرہ کو دفعہ ۳۴ پنجاب لاز ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۷۲ء کی طرف توجہ منعطف کرتا ہوا مودبانہ طور پر درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی انتہائی جدوجہد سے کام لیکر اس دفعہ کے خلاف جو صریحاً قربانی جیسے مذہبی فریضہ کی آزادی کو سلب کرنے کی باعث ہے صدائے احتجاج بلند فرمائیں اور حکومت پنجاب سے منوائیں کہ وہ جلد از جلد دفعہ اور قواعد مرتبہ زیر دفعہ مذکورہ کی ترمیم کرے۔

محرک۔ مولوی عبدالحلیم صاحب انصاری

موید۔ خواجہ محمد ایوب صاحب انصاری

۴۔ مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ ان سخت سزاؤں پر جو بے گناہ مسلمانان ریواڑی کو دی گئی ہیں اظہار افسوس کرتا ہوا مسٹر ایف۔ بی۔ پول۔ اسپیشل مجسٹریٹ گوڑگانوہ کے انصاف سوز فیصلہ پر ماتم کرتا ہے۔ و نیز مسلمانان ریواڑی کی اس مصیبت و حزن میں کلیتاً ہمدردی رکھتا ہے۔ خدا ان کی مدد فرمائے۔ اور اس مصیبت سے نجات دے۔

محرک۔ مولوی عبدالرحیم صاحب

موید۔ مولوی عبدالحلیم صاحب انصاری۔

۵۔ مسلمانان پانی پت کا یہ عام جلسہ حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد و صدر جمعیۃ خلافت ہند کی خدمت اقدس میں درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد ہائیکورٹ کے اس فیصلہ کی طرف جو ۳ مئی ۱۹۲۶ء کو مقدمہ قربانی پانی پت کے متعلق صادر ہوا ہے۔ توجہ منعطف فرماویں۔ اور حکومت ہند کو متنبہ فرماویں کہ دفعہ ۳۴ پنجاب لاز ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۷۲ء جس کے تحت میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ صریحاً مذہبی مداخلت کرنیوالی ہے اس کی ترمیم و تنسیخ نہایت ضروری و نیکلت طلب ہے۔

منجانب صاحب صدر جلسہ

جلسہ بخیر و خوبی قریب ایک بجے شب کے بعد دعا ختم ہوا۔

رقیمہ ابو ماہر اقبال احمد انصاری

معتمد انجمن اسلامیہ پانی پت

ریاست امب کے مفروضہ مظالم

"تو جہاں پر سید گرجے اخبارات مثلاً ریاست دہلی، سیاست" لاہور وغیرہ میں ریاست امب اور وہاں کے حکمران افراد نیز ریاست کے نظم و نسق و عمال حکومت کے مظالم کے افسانہ ایک عرصہ سے شائع ہو رہے ہیں۔ دراصل یہ تمام کارستانی سابق وزرا کی تحریک اور چند ایک انقلاب پسند مفسد اشخاص کی ذاتی خیالات اور خود غرضانہ کاوش و کارشانی کا نتیجہ ہے سابق نمک حرام وزراء نے میاں گل شاہ صدا ... سے خصوصاً رشتہ تقرب حاصل کر کے اندرون ریاست میں مختار ہو کر ریشہ دوانی کا جال پھیلا کر ریاست کی آمدنی اور ترقی کے ذرائع مسدود و منقطع کر کے ریاست کو مقروض بنا دیا نیز تمام املاک و جائداد پر ذاتی تصرف و قبضہ جما کر رعایا سے ناجائز ٹیکس محصول لیکر اپنی شکم پروری کا سامان پیدا کیا۔ رعایا کے جان و املاک و ننگ و ناموس ان سے کسی طرح نہ بچا۔ آخر نواب صاحب موجودہ فرمانروا سے ملک نے ان کو جلا وطن کر دیا۔ اب سابقہ اقتدار اور کامیابی حاصل کرنے کی خاطر نہایت مکروہ اور ذلیلانہ طریق عمل اختیار کر کے ریاست کے برخلاف کئی قسم کی سازش اور زہر یلا پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں لہٰذا مدیران اخبار قومی کا فرض ہے کہ اس قسم کی خوفناک سازشوں میں حصہ لیکر ایک آزاد اسلامی ریاست کو بدنام ور سوا اور سلطنت انگلیشیہ کے نظر میں مبتلا نہ کریں۔

علی گڑھ مہر شاہ آف تاتار

نومسلم لائبریری آگرہ کا عظیم الشان جلسہ

"وچتر جیون" کی ضبطی کا مطالبہ

خدا کے فضل و کرم سے نومسلم لائبریری کی جانب سے ایک عظیم الشان جلسہ تین یوم تک متواتر منعقد ہوا جس میں مولانا ضیاء الاسلام صاحب امام جامع مسجد آگرہ و حضرت شیخ التبلیغ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اور ڈاکٹر طبیب حاجی زبیر محمد صاحب آنریری سکرٹری یتیم خانہ آگرہ نے بہ ترتیب فرائض صدارت انجام دئے۔ مولانا امام الدین صاحب واعظ و مناظر اسلام بنگالی۔ مولانا محمد اختر بیگ صاحب دہلوی۔ مولانا عبدالکریم صاحب اکبرآبادی۔ مولانا شہاب پانی پتی۔ حضرت شیخ التبلیغ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی۔ مولانا محمد مبارک سبیل صاحب مناظر شیر اسلام پیر علی نے حاضرین کو مواعظ حسنہ سے بہرہ اندوز کیا اور مہاشہ عبدالکریم خاں نظامی سابق سمنت پال جی۔ نومسلم عبدالرحمن نظامی سابق رتن سنگھ۔ نومسلم عبدالجبار صاحب سابق پنڈت شنکر لال شرما۔ نومسلم بابو عبدالرشید صاحب سابق ٹھاکر ... نومسلم مسٹر عبدالحمید صاحب سابق جانسن عیسائی۔ نومسلم مسٹر عبدالمجید صاحب سابق ایڈورڈ عیسائی۔ مہاشہ محبوب علی صاحب سابق موہن لال۔ نومسلم عبدالصمد صاحب سابق بھگوتی پرشاد کایستھ نے اسلام کی خوبیوں پر تقریریں کیں۔ جلسہ کے اختتام پر حسب ذیل ریزولیوشن منظور کیا گیا۔

"کتاب "وچتر جیون" مصنفہ پنڈت کالیچرن شرما جس کے خلاف ہر سمت سے مسلمانان ہند صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں اس کے متعلق حاضرین جلسہ ہذا بھی نہایت غم و افسوس کے ساتھ مستدعی ہیں کہ فوراً یہ کتاب ضبط کیجائے اور مصنف کا قانونی تدارک عمل میں لایا جائے کیونکہ اس سے ... مسلمانان ہند کو اندوہ و صدمہ عظیم پہونچ رہا ہے اور سخت اختلال نقض امن پہنچتا ہے۔"

اس ریزولیوشن کے علاوہ اسی مضمون کے تار لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر و کمشنر صاحب بہادر آگرہ کو جلسہ ختم ہوتے ہی بھیجے گئے۔

دونو جہان میں مزے اڑائیے

عبادت کیجئے تو اللہ میاں خوش ہونگے اور زنانہ بہشت پڑھیے سب میاں۔ بیوی۔ ماں باپ بچے سب خوش ہونگے اسلئے پہلے نماز و قرآن مجید اور بعد میں گھرداری سکھائیے

قرآن مجید معرا مجلد

یہ قرآن مجید بلا ترجمہ بڑے بڑے حروف بہت عمدہ چھپا ہوا بیحد پسند کیا گیا ہے عمدہ سفید چکنا کاغذ صاف خط ... جلد نہایت مضبوط کپڑے کی جس پر سنہری ... ہدیہ صرف ...

زنانہ بہشت کیا ہے

[illegible] (۳) پہلی کتاب (۴) سینے کی کتاب (۵) بخاری کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) ... کی کتاب (۱۰) دلہن کا جہیز فی جلد مجموعہ ایک روپیہ ... جلد مع ... پانچ آنے

دعاء گنج العرش مترجم مجلد

صد درود ... ۲ آنے

شباب زندگی

[illegible]

آفتاب زندگی

[illegible]

پتہ۔ شیخ محمد یوسف خان مالک شہرت ایجنسی دہلی

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں ۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنے والے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ وقت پریشان کن ہے ، دن بدن آپ کی مالی حالت کمزور ہو رہی ہے جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے اس کا اصلی سبب آپ کو بتلا دیں وہ یہ کہ آپ اپنی قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو فائدہ کس چیز میں ہے ۔ اگر آپ قسمت کے موافق کوشش کریں تو کامیابی فی الفور ہوتی ہے ۔ آپ غلط تدابیر سے ناکام ہو کر خدا پر الزام اور قسمت کی مہربانیوں پر توجہ نہیں کرتے ۔

خدا کے لئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو ۔ بیکار نہ سمجھو ۔ ہم نے قدوس کے روانہ کردہ علم نجوم و حقیقت سے آپ کو سیدھا راستہ بتلا کر آپ کو کامیاب کرائیں گے ۔ انشاء اللہ ۔ اس کے لئے کہ ہم کس حد تک علم سے واقف ہیں آپ ہم سے کوئی بھی سوال خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ صرف ۸ آنے کے ٹکٹ روانہ کر کے دریافت کریں اگر دہ سچ نکلا اور آپ کی تسلی ہوئی تو ہم سچے اور ہمارا اشتہار بھی سچا ورنہ مرسلہ پیسے بھی آپ حلفنامہ روانہ کر کے واپس لے لیں ۔ کیا اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہیئے ۔ افسوس ۔ اگر آپ بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت ۔

بصورت نسلی سعادت اولاد ۔ نامردی جریان ۔ کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی محبوب گھر بیٹھے آ جائے ۔ زوجین میں محبت رہے ۔ مقدمات میں کامیابی تجارت ۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں ۔

ایک اور عنایت

اگر کوئی صاحب ۔ ۳۰ جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (عہ) ہم کو روانہ کر دیں اور روانگی کے وقت تاریخ پیدائش ۔ روز ۔ سنہ ۔ وقت لکھکر روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹانڈرڈ ریلوے ٹائم سے گھڑی ملا کر روانہ کریں تو ہم ان کا نام درج رجسٹر کر کے عمر بھر کا اگلا اور پچھلا حال (جنرل فیوچر) روانہ کریں گے اور پانچ سال تک بلا خرچ ڈاک ماہوار اچھی اور بری کیفیتوں سے مطلع کیا کریں گے اس لحاظ سے آپ کا پانچ سال کے لئے صرف دس روپیہ میں ایک نجم وجفار ملازم ہو جائیگا ۔ اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور یہ آخری رعایتی اعلان سمجھیں ورنہ ہم اس تاریخ کے بعد ہمارا پہلا نرخ ۶۰ صرف جنرل فیوچر کا لینگے ۔ ہر قسم کے تیر بہدف تعویذ بھی تیار کئے جاتے ہیں ۔

باقی خط و کتابت معہ ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب ۔ ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

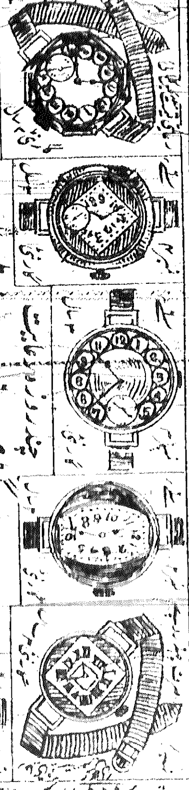

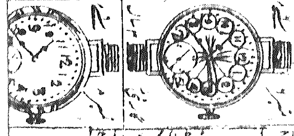

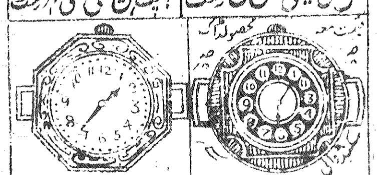

۔ ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فری لین ۳۲

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے ۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں ۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل بیکر پڑھنے کو چاہتا ہے ۔ صحت میں مکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے ۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۲۰ تولہ مجلد منقش قیمت معہ محصول ۸ ۔ ۹ ۔ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی ۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے ۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں ۔ قیمت معہ مصارف ۲ روپیہ ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۔ ۔ ۸ ۔ ۸ مصارف بر مشتری طبع استمبول ۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۴ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی ۔ مصارف بر مشتری ۔

رد المختار شرح در المختار مع تکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبولی حنائی کاغذ قیمت ۔ ۔ ۸ ۔ ۳۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع بیری مصر ۔ ۔ ۔ ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔ ۔ ۸ ۔ ۲۲

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۲ بمبئی ۹

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دی جائے گی درخواستیں بنام منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی آنی چاہئیں ۔

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ...

لطف شباب کیا ہے ؟ سفوف طلاء

حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک چھپی مہلک بیماری ستورات میں عام ہے اُن کی تندرستی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہے ۔ اس کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہئے ۔ مایوس العلاج کے لئے ہمارا حب مسیحا نہایت درجہ کا اکسیر ثابت ہو چکا ہے بطور آزمائش ایک بار منگوا کر حق اور باطل میں تمیز کیجئے ۔ اور قدرت کا تماشہ دیکھئے قیمت پوری خوراک عہ

جوہر شفا نئے اور پرانے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ علاج ہے ۔ پیشاب اندر زخم کی تکلیف پیپ کا آنا تمام فورا بند ہو کر ... قیمت فی ڈبہ دو روپیہ ۔ پتہ :-

منیجر دار الشفاء دربھنگہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کو بیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے ... منگا کر دیکھئے ۔

منیجر ہیر اندکس عبدالقادر پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹئے

تو ذیل کے تحفے آزمائیے سب سے پہلے چہرہ کو جاذب اور محاسن سے پاک و صاف کر کے شکل بدلو پھر زندگی کا مزہ لوٹو اور ذیل کے مضمون کو غور سے پڑھو ۔

پیمبچال صابن

چہرہ کو پیاری رنگت ، لذت گر دینے والی خوشبو سے چہرہ کو دلکش بنا کر خوبصورت بنا دیتا ہے ۔ ... فی بکس عہ

زنانہ سنگھار بکس

اس ڈبہ کے خوشنما بکس میں ستورات کی زینت کے لئے پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پیمبچال صابن ایک ٹکیہ (۲) پیری پہاڑ کی فلینتی ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ڈبیہ (۵) خوشبودار مسی شیشی ایک تولہ ۔ ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت ۔ فی بکس ایک روپیہ ۔

پیرس پوڈر

جو نسیم ڈبہ لندن پیرس امریکہ سے آتا ہے ۔ صابن سے منہ دھو کے بعد لگایا جاتا ہے جس سے چہرہ مہتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے ۔ فی ڈبہ ۱۴

طلاء لطف زندگی

یہ طلاء مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عاشق بنا دیتا ہے ۔ نہایت لذیذ قوت باہ بیحد پیدا کرتا ہے ۔ فی شیشی ۳ ماشہ عہ

حب ...

ہماری عجیب و غریب ... ثابت ہوئی ہیں ... پیدا کرتی ہیں گھنٹوں لطف اٹھائیے ۔ بارہ عدد ۱۲ ؍

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی

اگر حسب اعلان سفید ثابت ہو ۔ ہزار روپیہ انعام

ملنے کا پتہ : حکیم سید محمد بن دہلی

ہماری ... تمام اشتہارات سے بڑھ کر ...

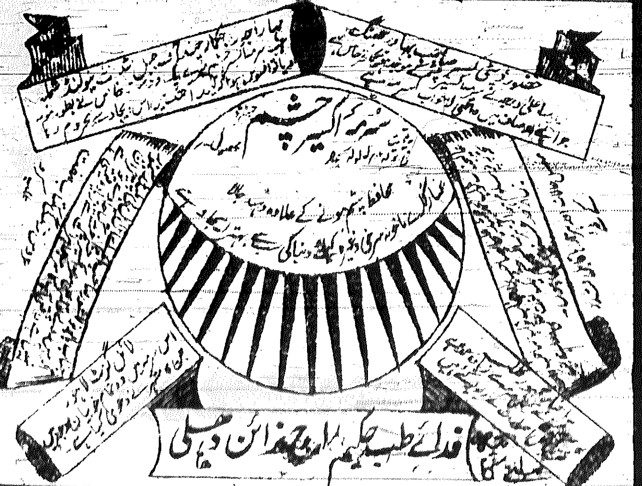

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ ... گز ... عام قسم اول ...

ملنے کا پتہ :- بابو غلام احمد قادری سوداگر ۔ لدھیانہ پنجاب

کیمیائی اُصول کا سہل الحصول اور بے ضرر

خضاب کا نسخہ

سفید بال سیاہ اور ... کرنے کی دوا ہر جگہ میسر اور قیمت ارزاں ہے ... دس روپیہ فیس کے ساتھ فرمائش آنے پر نسخہ لکھ دیا جاوے گا ۔ زندگی بھر اور خضاب خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی صرف ایک مہینے کے لئے ہدایت ہے ۔

مولوی حکیم ۔ ڈاکٹر ۔ کے ۔ ایس ہدیٰ

نمبر ۲۵/۱ منشی صدر الدین لین ۔ بڑا بازار کلکتہ

سفید بالوں کا دشمن

محققین یورپ بھی جو ایجاد کرتے ہیں نت نئی کرتے ہیں ۔ حال ہی میں دنیا کے بہترین معالج یعنی جرمنی ڈاکٹروں نے ایک ایسی زبردست ایجاد کی ہے جو حقیقتاً دنیا میں سب سے پہلی ہے ۔ ذیل کا اشتہار معمولی ہندوستانی ایجاد نہیں ہے جس میں کچھ شبہ ہو ۔ بلکہ یہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی سرگرم کوششوں اور سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے ۔

دی رائیل جرمن اسپیشل ہیر ڈرائی

یہ عجیب و غریب خضاب جرمنی ڈاکٹروں نے بجلی کے ذریعہ کشید کر کے تمام دنیا پر زبردست احسان کیا ہے یعنی اب بغیر خضاب لگائے بال سیاہ ہو جاتے ہیں ۔ اور پھر تمام عمر سفید نہیں ہوتے ۔ آپ بھی تمام دنیا میں ہلچل پیدا کرنے والا یہ خاص جرمنی خضاب جو باقاعدہ گورنمنٹ رجسٹرڈ ہے ۔ آج ہی منگا کر تمام عمر کیلئے جملہ خضابوں سے نجات حاصل کیجئے ۔ چونکہ یہ خضاب دنیا کے بہترین ڈاکٹروں کی زبردست ایجاد ہے اسلئے تمام عیبوں سے پاک ہے ۔ نزلہ کا دشمن ہے ۔ ان لوگوں کیلئے بھی بیش بہا تحفہ ہے ۔ جنکے جوانی ہی میں نزلہ کے باعث بال سفید ہو گئے ہوں بلاشک و شبہ بیس دن کے استعمال سے سفید بال جڑ سے سیاہ نکلتا ہے ۔ جو عمر بھر سفید نہیں ہوتے ۔ ساری عمر کا اقرار نامہ پارسل کے ہمراہ ہوگا ۔ قیمت فی شیشی بیس یوم چھ روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار ۔

نوٹ : اس حیرت انگیز خضاب کی شاخیں لندن کراچی مدراس پنجاب میں موجود ہیں ۔ دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے بیشمار سرٹیفکیٹ دئے ۔ بڑے بڑے افسروں نوابوں ، رئیسوں نے سنہری تمغے عنایت فرمائے ۔

المشتہر

منیجر فردوسی میڈیکل ہال برانچ ڈی گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم جمعہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ سنہ ہجری مطابق ۱۸ جون ۱۹۲۶ سنہ عیسوی | نمبر ۴۰

ہندوستان ایک ٹیونسی لیڈر کی نظر میں

علامہ عبد العزیز ثعالبی کے تاثرات سیاحت ہند

ہم بیرونی ممالک اسلامیہ کے حالات سے بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ معلوم کرنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے کہ باہر کے مسلمان ہمیں کس نظر سے دیکھتے ہیں اس کمی کو ٹیونس کے مشہور لیڈر علامہ عبد العزیز الثعالبی نے بڑی خوبی سے پورا کیا ہے۔ جو دنیائے اسلام کے بہترین خطیب اور عالم اسلامی کے بہت بڑے سیاح ہیں۔ سنہ میں انھوں نے ہندوستان کا سفر کیا تھا اور وسط ایشیا و عراق کا سفر کرنے کے بعد اب مصر پہنچے ہیں۔ مصری ہمعصر الشوریٰ میں ان کی سیاحت عالم اسلامی کے نہایت دلچسپ حالات شائع ہوئے ہیں جن کا وہ حصہ خصوصیت کے ساتھ مسلمانان ہند کے لیے بہت دلچسپ ہے جس میں انھوں نے سیاحت ہند کے تاثرات پیش کئے ہیں:۔

یمن کے ذکر کے بعد ہندوستان کا ذکر چھیڑا تو علامہ ثعالبی نے فرمایا کہ اس مختصر صحبت میں اس وسیع و عظیم مملکت کا پورا حال بیان کرنا انسان کے لیے مشکل ہے جو عنقریب مشرق کی از سر نو زندگی کی چلنے بنانے والی ہے۔ ہندوستان زندگی کے راستہ میں بغیر کسی ہراس تردد کے برابر بڑھ رہا ہے۔ اس کی تمام جماعتیں اور تمام عملی آدمی مثل گاندھی و موتی لال نہرو نہایت بیغرضی اور اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ میں ان لوگوں کا جب ذکر کرتا ہوں تو ہندوستان کی جدید بیداری کے ایک بڑے ہیرو سی آر داس کو یاد کر کے میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈر باہم مخاصمت رکھتے ہیں۔ مگر ہندوستان کی یہ کیفیت ہے کہ وہاں ہندو اور مسلمان لیڈروں کے درمیان کامل اور مضبوط اتفاق ہے۔ اور وہ مصلحت وطن کے سوا اور کسی چیز کا دم نہیں بھرتے۔ (اس وقت تک ملک کے بڑے لیڈر نفاق کی وبا سے متاثر نہیں ہوئے تھے۔ الجمعیۃ) اس میں شک نہیں وہاں ہندوؤں کی ایک چھوٹی سی جماعت آریا سماج (آریہ سماج) جس کا سرگروہ مالویہ ہے اور وہ ہندوستان میں شرو انقسام کی آگ بھڑکا رہا ہے کیونکہ اس کے نزدیک صرف ہندو عنصر ہی ہندوستان کا وطنی عنصر ہے اور مسلمان غیر ملکی دخیل ہیں لیکن ہندوؤں میں جو عقلمند ہیں وہ اس رائے کو لغو سمجھتے ہیں اور ان کا پختہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی اور اس کی شان کی برتری مسلمانوں کے بغیر محال ہے

مسلمانوں کا غلبہ اور اسلام کی ترقی

میں اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا کہ ہندو زندگی کے اکثر شعبوں پر حاوی ہیں۔ مثال کے طور پر بمبئی اور احمد آباد کے ۹۰ فیصدی سوتی کارخانے ان کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر ان میں جس چیز کی کمی ہے وہ شجاعت ہے۔ فریقین کے جذبات تعصب کو بھڑکا کر مذہب یا قومیت کے نام سے جو معرکے برپا کئے جاتے ہیں ان میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فتح و ظفر ہمیشہ مسلمانوں ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ تم دیکھو گے کہ بعض مقامات پر جہاں مسلمان دہائیوں کی تعداد میں ہیں اور ہندو ہزاروں سے متجاوز وہاں بھی مسلمانوں ہی کا اثر غالب ہے۔ اسی بنا پر گاندھی وغیرہ بڑے بڑے لیڈر یہ رائے رکھتے ہیں کہ ہندوستان کی عظمت و شان کی تکوین اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اسلامی عنصر اس کے مایہ خمیر میں شامل نہ ہو کیونکہ وہی ایک قوی اہمیت عنصر ہے۔

جو شخص ہندوستان کی ادبی اجتماعی اور سیاسی بیداری کو قریب سے مطالعہ کرتا ہے وہ اس پر انتہا پسندیدگی اور مبارکباد دئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ بیداری نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے

جس بات کے ذکر سے خاص مسرت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام خود اپنی ذاتی خوبیوں کے باعث سیاسی و عنصری مزاحمتوں اور مسلمانوں کی غفلت و بے توجہی کے باوجود ہندوستان میں خوب پھیل رہا ہے اس کا زیادہ تر ارباب طریقت کو حاصل ہے اور میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جن ملکوں میں اسلام اور بت پرستی ایک جگہ ہوتے ہیں وہاں ارباب طریقت کی ہدایت کے بغیر اسلام کی اشاعت نہیں ہوتی ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کی ریاستیں ہیں ہاں اسلام کی رفتار ترقی کمزور ہے کیونکہ حکومت کے سیاسی مصالح اشاعت اسلام میں حارج ہوتے ہیں۔

اردو زبان کی حیرت انگیز ترقی

اردو جو مسلمانان ہند کی قومی زبان ہے دراصل شورسینی (بھاشا) کی ایک بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اور بھاشا سنسکرت سے نکلی ہوئی ایک پراکرت ہے۔ جس وقت مغل اور ایرانی وغیرہ مسلمان فاتحین ہندوستان میں داخل ہو کر متوطن ہو گئے تو ان کی اصلی زبان بگڑ کے اس نئی زبان کی صورت میں ڈھل گئی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ بتدریج اور بحیثیت بولی دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں داخل ہو جائے گی؟ میں آپ سے بتحقیق کہہ سکتا ہوں کہ یہ زبان اسوقت زندہ زبانوں کی اولین صف میں ہے اور ترقی کی دوڑ میں عربی سے بڑھ گئی ہے اس میں ہر قسم کے علوم و فنون کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ تینوں مدارج کی تعلیم اسی زبان میں ہوتی ہے اور اس حرکت عقلیہ نے جس کی ہندوستان کے علماء و ادبا رہنمائی کر رہے ہیں اسے مشرق کی سب سے زیادہ دولتمند زبان بنا دیا ہے۔ اس کا شرف ان کثیر التعداد علمی مجامع کو حاصل ہے جو گزشتہ نصف صدی کے اندر دہلی۔ کلکتہ اور اورنگ آباد میں قائم ہوئے ہیں۔ خصوصاً جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کا دار التالیف و ترجمہ۔ اور دار المصنفین اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔

ہندوستان کی اس مبارک و عظیم کوشش کا ذکر کرتے ہوئے میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ کا خیال ابھی تک مشرق ادنیٰ اور خصوصاً مصر میں موضوع بحث ... بنا ہوا ہے مگر ہندوستان کے کتب خانوں میں اسوقت قرآن مجید کے ۲۰ اردو ترجمے موجود ہیں اس کے علاوہ آپ جدید یورپ کے علوم و فنون میں سے ایک بھی ایسا نہ پائیں گے خواہ وہ کتنا ہی جدید ترین کیوں نہ ہو جس کی متعدد کتابیں اردو میں موجود نہ ہوں چنانچہ علم الاخلاق میں ۳۲ کتابیں۔ اور طبابت شمسیہ میں جو ایک جدید ترین فن ہے ۲۰ کتابیں موجود ہیں۔ کیمیائے طبیعیہ میں بھی تقریباً اتنی ہی ہیں۔ فلسفہ شعر میں ۳۰ کتابیں ہیں جن میں سے بعض کی کئی کئی جلدیں ہیں۔ حالانکہ عربی میں اس فن کی ایک کتاب بھی نہیں ہے۔ اسی طرح قوانین اقوام کی ۱۵ سائیکالوجی و نفسیات کی ۲۰ اور اقتصاد سیاسی کی ۲۰ کتابیں ہیں۔ میں علوم جدیدہ کی ان کتابوں کا شمار کیا جو ۵۰ سال کے اندر اردو زبان میں ترجمہ یا تالیف ہوئی ہیں تو ان کی تعداد ۵۰۰۳ ہوتی اور یہ ان کے علاوہ ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کی سیاسی و اجتماعی تاریخ پر عربی زبان میں کوئی مستند کتاب نہیں ہے۔ مگر اردو زبان میں اس پر ۷۶ کتابیں موجود ہیں جن میں سے بعض آٹھ دس جلدوں میں ہیں۔

یہ ہندوستان کی عقلی و ادبی حرکت کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے جس سے قارئین کرام مسلمانان ہند کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور مشرق ادنیٰ کے باشندوں کو اس سے ہندوستان کی جدید عقلی بیداری کا مبلغ معلوم ہو سکتا ہے یہاں صرف اتنا کہنا کفایت کرتا ہے کہ حیدر آباد کی جامعہ عثمانیہ اپنے تمام شعبوں میں صرف اردو زبان ہی کے ذریعہ فنون کی تعلیم دیتی ہے اور اردو زبان میں ایسی ایسی کتابیں موجود ہیں جن کی نظیر یورپ میں بھی کم ملتی ہے۔ مثلاً فیلسوف صالح عبد الماجد ہمایونی (مولانا عبد الماجد دریا بادی) کی کتاب فلسفہ اجتماع ...

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ کیجئے)

مفت!! مفت!! مفت!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے ہم کو ایک ... سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عه) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سه)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض ہیں بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

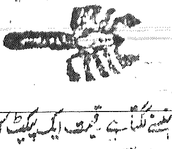
بچھو کی دوا
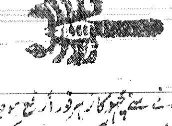

اگر دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی ... اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) ... روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب
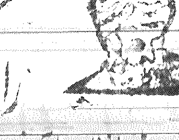

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عه) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰)

بچے عورتوں اور بیگم وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون و مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری مصور بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج ویدیری باہمنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسین روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

[illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

[illegible]

(۲) الجمال والکمال

[illegible]

(۳) رحمۃ للعالمین

[illegible]

نمک سعدی

[illegible]

حکیم محمد ابراہیم ... ضلع سورت

خضاب

یہ اونچا جاند تارے کے ہیں افعال

جہاں صورت جوان سیرت جوان سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اتحاد

صوبہ بہار کا واحد ... اخبار ...

[illegible]

المشتہر

منیجر اخبار اتحاد بہار شریف (ضلع پٹنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم جمعہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ ہجری مطابق ۱۸ جون ۱۹۲۶ء عیسوی | نمبر ۴۰

ہندوستان ایک تیونسی لیڈر کی نظر میں

علامہ عبد العزیز ثعالبی کے تاثرات سیاحت ہند

ہم بیرونی ممالک اسلامیہ کے حالات سے بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ معلوم کرنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے کہ باہر کے مسلمان ہمیں کس نظر سے دیکھتے ہیں اس کمی کو تیونس کے مشہور لیڈر علامہ عبد العزیز الثعالبی نے بڑی خوبی سے پورا کیا ہے۔ جو دنیائے اسلام کے بہترین خطیب اور عالم اسلامی کے بہت بڑے سیاح ہیں۔ سنہ ۔۔۔ میں انہوں نے ہندوستان کا سفر کیا تھا اور وسط ایشیا عراق کا سفر کرنے کے بعد اب مصر پہنچے ہیں۔

مصری ہمعصر "الشوریٰ" میں ان کی سیاحت عالم اسلامی کے نہایت دلچسپ حالات شائع ہوئے ہیں جن کا وہ حصہ خصوصیت کے ساتھ مسلمانان ہند کے لیے بہت دلچسپ ہے جس میں انہوں نے سیاحت ہند کے تاثرات پیش کئے ہیں:۔

پہلے ذکر کے بعد ہندوستان کا ذکر چھیڑا تو علامہ ثعالبی نے فرمایا ۔۔۔

مسلمانوں کا غلبہ اور اسلام کی ترقی

اردو زبان کی حیرت انگیز ترقی

مفت !! سفید داغ مفت !!!

بچھو کی دوا

خضاب — راج وید خضاب

راج وید سری بامنداس جی کیمراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

نمک سلیمانی

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

اتحاد

منیجر اخبار اتحاد بہار شریف ضلع پٹنہ

خضاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

نشہ وہم کا اجتماع

ہندؤں اور مسلمانوں کے موجودہ نفاق اور باہمی جنگ و جدل کا سب سے زیادہ سبق آموز پہلو یہ ہے کہ جو لوگ ان کے اتحاد و یکجہتی کے سب سے بڑے دشمن تھے اور جنہوں نے اپنی قوت کے استحکام کے لئے انہیں آپس میں لڑانے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا، وہ آج ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے پریشان ہیں اور انہیں جنون و دیوانگی پر ملامت کر رہے ہیں۔ ابھی تک ہماری یاد سے وہ زمانہ محو نہیں ہوا ہے جب تحریک آزادی کے زمانہ میں حکومت کے افسران اور توسلین ہندو مسلم اتحاد کا مضحکہ اڑاتے تھے، سرکاری تدبیروں ...

ہندو بھائی

پانی پت کی افسوسناک حالت

ریاست جیند میں قربانی

جدہ سے حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی کا نامۂ گرامی

تازہ ڈاک سے حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی کا نامہ گرامی وصول ہوا ہے جسے ہم مولانا کی بلا اجازت محض اس وجہ سے شائع کرتے ہیں کہ انہوں نے جس احتیاط کو ملحوظ رکھکر اشاعت سے منع فرمایا ہے۔ اس کی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور مولانا شوکت علی صاحب کے تار نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔

مکرمی جناب مودودی صاحب زید کرمکم۔ سلام مسنون۔

آج ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ ایک بجے بعد دوپہر بندرگاہ جدہ پر ہمارا جہاز اکبر لنگر انداز ہوا اور ۲ بجے وفود ساحل پر اترے۔ عظمۃ السلطان ابن سعود کی جانب سے شیخ عبدالعزیز عتیقی نے خاص طور پر مکہ معظمہ سے آکر خیر مقدم کیا۔ اور اعیان جدہ میں عبداللہ رضا قائم مقام جدہ رئیس بلدیہ اور دیگر اعیان و اشراف نے وفد کا خصوصاً اور جملہ حجاج کا عموماً تپاک استقبال کیا۔ یہاں پہنچکر سب سے پہلے اور نہایت اضطراب انگیز جو خبر ہم نے سنی وہ مدینہ منورہ میں قبیب کا انہدام ہے جو سابق حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مستبعد تو ہیں مگر تحقیق و تفصیل طلب ضرور ہے۔ خدا ہماری حالت پر رحم فرمائے۔ اور ذمہ داروں کو توفیق دے کہ حقیقی مصالح کو عارضی جوش مذہبی پر ترجیح دیں۔ میری تحریر کی بناء پر اس خبر کو شائع نہ کیا جائے۔ کیونکہ ابھی تک ہمکو تحقیق کا موقع نہیں ملا ہے۔ مقصود واقعات پر پردہ ڈالنا نہیں بلکہ ذمہ داری کا احساس ہے۔ یقین ہے کہ آئندہ ڈاک میں الجمعیۃ کی اشاعت کے لئے موثق ذرائع سے بہترین مواد فراہم کر سکوں گا۔ والسلام

مسافر حجاز۔ عبدالحلیم الصدیقی

چرم قربانی کا بہترین مصرف

جمعیۃ علماء ہند کے شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام نے تحفظ و ...

احکام عیدالاضحیٰ

بقیہ صفحہ اول

(فلسفۂ جذبات)

حضور نظام کا ذکر خیر

علیگڈھ اور سرسید

ترکی اور ایران کا معاہدہ

بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار خصوصی قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ ترکی و ایران کے معاہدہ غیر جانبداری کی تکمیل سے جس پر ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو بمقام طہران دستخط ہوئے اتحاد ایشیا کے سلسلہ کی دوسری کڑی تیار ہو گئی پہلی کڑی گذشتہ مارچ میں ترکی و روس کے معاہدہ غیر جانبداری سے تیار ہوئی تھی ان معاہدوں سے مشرق کی تاریخ میں ایک نیا دور شروع ہوتا ہے اور جنیوا کے معاہدوں اور لوکارنو کے بیثاقی سے زیادہ امن و امان کی ضمانت ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جو ایک دوسرے کی بے اعتمادی غلبہ و اقتدار کے خواہاں رقیبوں کی عہد و جہد سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جوع الارض ان معاہدوں کے محرک نہیں ہیں۔ دنیا کے سرمایہ داروں کی تہدید آمیز روش حفاظت کی مشترکہ خواہش اور عالمگیر امپیریلزم کے ہزار پیکر دیو کے بڑھتے ہوئے پنجوں سے اپنی آزادی کو محفوظ رکھنے کی فکر نے ان ہمنوں پڑوسیوں کو مواثیق حفاظت میں مربوط ہونے پر مجبور کیا۔ جرمنی نے ہی کہا ہے کو مسلح پڑوسیوں کے ہجوم میں بے دست و پا دیکھا ایسی لوگوں کا ساتھ پایا اس کی طرح ایک مشترکہ دشمن سے ڈرتے تھے۔

ترکی و ایران کے معاہدہ غیر جانبداری کا مضمون ترکی گورنمنٹ نے انگورہ سے شائع کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

مقدمہ:- ترکی اپنی جانب سے اور ایران اپنی جانب سے یہ طے کرتے ہیں کہ ایک معاہدہ مواخاۃ۔ اور ایک میثاق حفاظت موجودہ زمانہ کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیار کریں تاکہ ان دو پڑوسیوں میں جو دوستی پہلے سے قائم ہے وہ اور مستحکم ہو جائے۔

اس معاہدہ کی گفت و شنید کا مقام طہران ہے اور محمود شوکت بے سفیر فوق العادہ اور وکیل مختار ترکی اور آغا مرزا داؤد خان وزیر خارجہ ایران اعلیٰ حضرت رضا شاہ اور وزیر اعظم آغا مرزا محمد علی خان کی جانب سے پورے اختیارات کے ساتھ ... ان ۱۴ دفعات کے معاہدہ پر ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو دستخط کرنے کے مقرر کئے جاتے ہیں۔

دفعہ اول۔ جمہوریہ ترکیہ اور حکومت ایران کے مابین مستحکم صلح اور مواخاۃ رہیگی۔

دفعہ دوم۔ اگر کوئی تیسری قوت یا قوتیں فریقین معاہدہ میں سے کسی پر حملہ آور ہو تو دوسرا فریق قطعی طور پر غیر جانبدار رہے گا۔

دفعہ سوم۔ فریقین معاہدہ میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ روش نہ اختیار کرے گا۔ اور نہ کسی تیسری قوت یا قوتوں سے ایک فریق ایسا سیاسی یا اقتصادی معاہدہ کرے گا جو دوسرے فریق کے لیے بحری یا فوجی نقطہ نظر سے باعث ضرر ہو۔

دفعہ چہارم۔ اگر کوئی تیسری قوت یا قوتیں فریقین معاہدہ میں سے کسی ایک کے خلاف کارروائی کرکے دوسرے فریق معاہدہ کی غیر جانبداری کو توڑنا چاہیگا۔ تو مؤخر الذکر اپنی غیر جانبداری کی حفاظت تلوار کے زور سے کریگا۔

دفعہ پنجم۔ فریقین متعاہدین سے کوئی بھی ایسی جماعتوں یا اداروں یا پروپیگنڈا کی ایجنسیوں کو اپنے ملک میں سرسبز ہونے نہ دیگا جو دوسرے فریق کے خلاف کارروائیوں کی رہنمائی کرتی ہوں۔

دفعہ ششم۔ فریقین متعاہدین مشترکہ سرحدوں پر قبائل کی جارحانہ سرگرمیوں کو روکنے کے لیے تمام ضروری تدابیر اختیار کریں گے۔ تاکہ آئندہ دونوں ممالک کے اندر دونی امن میں خلل نہ پڑے اور اگر ضرورت ہوئی تو فریقین متعاہد مذکورہ بالا تدابیر متحدہ طور پر عمل میں لائیں گے۔

دفعہ ہفتم۔ اس معاہدہ پر دستخط ہو جانے کے بعد ۶ ماہ کے اندر ہی تجارت۔ سفارت۔ کسٹم۔ ڈاک و تار۔ ایک ملک کے آدمی کا دوسرے ملک میں رہنا اور مجرموں کی حوالگی کے معاہدوں کے لیے طہران میں گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

دفعہ ہشتم۔ فریقین متعاہد ایک ایسا اصول طے کریں گے جس کے بموجب وہ قضیئے جو معمولی سفارتی ذرائع سے انجام نہ پا سکیں گے طے کئے جائیں گے۔

دفعہ نہم۔ مذکورہ بالا پابندیوں کی حد سے باہر فریقین دیگر دول کے ساتھ معاہدے اور میثاق کرنے میں آزاد ہیں۔ ×

× **دفعہ دہم**۔ اگر اس معاہدہ کی کسی دفعہ کے مفہوم کے متعلق کوئی جھگڑا ہوگا۔ تو اس کی فرانسیسی زبان والی اصل مستند سمجھی جائے گی۔

دفعہ یازدہم۔ یہ معاہدہ دونوں ممالک کی مجالس شوریٰ میں جلد سے جلد تصدیق کے لیے پیش کیا جائے۔ اور مصدقہ عہد نامہ کا مبادلہ طہران میں ہوگا۔

دفعہ دوازدہم۔ یہ معاہدہ پانچ سال کے لیے ہوا ہے۔

دفعہ سیزدہم و چہاردہم۔ اگر اس کی قانونی میعاد کے خاتمہ سے ۶ ماہ پیشتر کوئی فریق اس معاہدہ کے ختم کرنے کا نوٹس نہ دیگا تو یہ ایک سال تک اور نافذ العمل رہیگا۔ ختم کرنے کا نوٹس سے ۶ ماہ بعد مؤثر ہوگا۔

مسجدوں کے آگے باجا بجنے کا مسئلہ

گورنمنٹ کے اعلان پر خلافت کمیٹی کی رائے

گورنمنٹ بنگال نے جو اعلان کلکتہ میں مساجد کے آگے باجا بجانے کے متعلق شائع کیا ہے اس پر کلکتہ خلافت کمیٹی کی مجلس انتظامیہ نے غور و فکر کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

(۱) کلکتہ خلافت کمیٹی کی رائے میں گورنمنٹ بنگال کے احاطہ اختیار میں یہ نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کی نماز باجماعت کے متعلق اوقات نماز معین کرے۔ اور اس طرح ان کے شرعی احکامات میں مداخلت کرے۔

(۲) کمیٹی کی رائے میں چھوٹی یا بڑی مسجد کے احترام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگرچہ یہ کمیٹی گورنمنٹ کی اس خواہش کی قدر کرتی ہے کہ وہ مسجد ناخدا کا احترام باقی رکھنا چاہتی ہے لیکن کمیٹی کی رائے میں دوسری مساجد کے متعلق بھی وہی احترام ضروری ہے۔

(۳) کلکتہ خلافت کمیٹی یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ ایک وقت کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا وقت آنے تک کسی نہ کسی مسجد میں نماز باجماعت ہوتی رہتی ہے اس لیے اس حقیقت پر کمیٹی زور دیتی ہے کہ مساجد ایسے عبادت خانے ہیں کہ جہاں مسلمان ۲۴ گھنٹہ کے اندر کسی نہ کسی وقت نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔

(۴) اس کمیٹی کی رائے میں ہندوؤں کا یہ دعویٰ کہ ان کے مذہبی جلوس کے لیے مسلسل باجا بجانا ضروری ہے بالکل ایک نیا دعویٰ ہے جسے بنیاد ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ کو اس پر کوئی توجہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ مختلف کانفرنسوں میں چند ہندو لیڈروں اور ان کے نمائندوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اگر باجا چند لمحوں کے لیے بند کر دیا جائے تو ان کے مذہبی ادا رسوم کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔

(۵) یہ کمیٹی اپنے اس بیان پر زور دیتی ہے کہ لائسنس میں یہ لکھنے کے باوجود کہ نماز کے اوقات میں باجا نہیں بجے گا کلکتہ میں ہمیشہ یہی رسم و رواج رہا ہے کہ مساجد کے سامنے کبھی بھی باجا نہیں بجایا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو رسم و رواج کے مسئلہ پر غور کرتے ہوئے محض لائسنس کی شرط پر توجہ نہ کرنی چاہیے۔ کمیٹی یہ بھی ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ لائسنس کے جو شرائط ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئے اس پر مسلمانوں کو توجہ کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ہمیشہ مساجد کے سامنے باجا بند کیا جاتا تھا۔ بغیر اس لحاظ کے کہ لائسنس میں کیا شرائط ہیں۔ نیز لائسنس کی شرائط سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ کسی وقت مساجد کے سامنے باجا بجانے کو مسلمانوں نے منظور کیا ہو۔

(۶) کمیٹی یہ بیان کرنے پر مجبور ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ ہندوؤں کا مساجد کے سامنے باجا بجانے کا ایک نیا دعویٰ ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی ہو جیسا کہ گذشتہ ونوں کو سکھوں کے جلوس کی اجازت کو ہندوؤں نے بیجا استعمال کرنے سے ثابت کیا ہے اور اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ راج راجیشوری جلوس کو بھی ایک بڑی تعداد اور بڑی تیاری کے ساتھ لمبے راستے سے لیجانا چاہا جس پر کئی مساجد واقع ہیں۔ اس لیے اس کمیٹی کی رائے میں کسی جلوس کو باجا بجا کر مساجد کے آگے جانے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ مساجد کی حرمت محفوظ رہے۔

(۷) یہ کمیٹی اس پر زور دیتی ہے کہ اس رسم و رواج کو کہ باجا کبھی مساجد کے سامنے نہیں بجتا ہے باشندگان بنگال نے تسلیم کر لیا ہے اور اسی لیے ہندو مسلم پیکٹ (میثاق بنگال) میں اس رسم و رواج کو شامل کر لیا گیا تھا۔ لہٰذا اس رسم و رواج کے خلاف نہ ہونا چاہیے۔

(۸) اس کمیٹی کی رائے میں یہ حکم ہونا چاہیے کہ کسی جلوس کا باجا ان سڑکوں کے ان حصوں پر نہ بجایا جائے جہاں مساجد واقع ہیں۔ جیسا کہ شہر کے یورپین محلوں میں جلوس کے باجوں کے متعلق ... پولیس کی ممانعت موجود ہے۔

محمد محسن خاں۔ سکرٹری۔ کلکتہ خلافت کمیٹی۔

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کا دوسرا سالانہ اجلاس

عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خان صاحب کا خطبہ صدارت

۳۰ مئی کو طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کا دوسرا سالانہ اجلاس جناب حکیم ناصر الدین احمد خان صاحب رئیس دہلی و بدایوں کی صدارت میں بمقام ہلی بھیت منعقد ہوا اس میں تمہیدی کارروائی کے بعد صدر محترم نے حسب ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا:-

محترم برادران فن و معزز حاضرین قبل از یں کہ میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں ضروری سمجھتا ہوں کہ پیشتر آپ حضرات کو اس امر سے آگاہ کر دوں کہ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ سے میرا خاص تعلق ایسا ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میری یہ گذارش ناموزوں نہ ہوگی کہ آپ ہی کا ایک تاریخی ضلع جو بدایوں کے نام سے موسوم ہے میرے بزرگوں کا مولد و مسکن رہا ہے۔ آج اس وسیع صوبہ کے خوشگوار طبی اجتماع میں میری حاضری آپ حضرات کی عنایات اور مہربانیوں پر مبنی ہے مجھے یہ عرض کرنے دیجئے کہ جناب محترم شفاء الملک صاحب کی ذات گرامی نے آج اس بعد و تنافی اجنبیت کو جو میرے اور آپ حضرات کے درمیان تھی بکمال مہربانی دور کر دیا اس کو ممدوح کی کشادہ دلی اور وسیع ... خیال پر محمول کرتا ہوں۔ حضرات آپ نے اس وسیع و اہم طبی جلسہ کی صدارت کا جو اعزاز و افتخار مجھے عطا فرمایا ہے میں رسماً عرض نہیں کرتا بلکہ حقیقتاً محسوس کرتا ہوں کہ اس خدمت کی انجام دہی کے لیے ایسے لائق اور تجربہ کار طبیب کا انتخاب ہونا چاہیے تھا جو مسائل طبیہ پر مجتہدانہ نظر ڈالتا اور اپنے وسیع معلومات کے ساتھ معہ دلائل و براہین بحث کرنے کے قابل ہوتا تو اچھا ہوتا۔ بحیثیت طب یونانی کے ادنیٰ خادم ہونے کے آپکی تعمیل ارشاد کے لیے تیار ہوں اس علمی و طبی جلسہ کے واسطے جس قسم کے عالمانہ خطبہ صدارت کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ بباعث کمی وقت ویسا خطبہ تیار نہ ہو سکا اکیس ماہ حال کو جناب شفاء الملک کا مکتوب مجھے موصول ہوا اور اوسی روز شب میں دہلی سے روانہ ہو گیا۔ حکیم صاحب کا ارشاد ایک ایسا امر تھا کہ جس کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہ تھا۔ میں نے خوشی کے ساتھ یہ امتثال امر ہے آپ کو تیار کیا دقت کی کی آپ حضرات پر بخوبی منکشف ہوگی لیکن جو کچھ بھی ناچیز خیالات میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اُن میں اگر غلطی یا فرو گذاشت ہو تو امید ہے کہ آپ حضرات اپنی عالی حوصلگی اور فراخدلی سے مجھے معاف فرمائیں گے۔

سب سے اول میں انجمن طبیہ صوبہ متحدہ کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتا ہوں اس کے دستور العمل سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ ہمارے فن شریف کی بقا اور اس وسیع صوبہ میں اس کے مسلمہ اصولوں کی نگہداشت کے لیے ایسے وقت وجود میں لائی گئی ہے کہ اس صوبہ کے لیے اشد ترین ضرورت تھی کہ حضرات اطباء اپنے فن حقوق کی کافی و وافی حفاظت کریں۔ آپ حضرات نے موقع کی نزاکت اور اہمیت کو دیکھتے ہوئے حکومت کے خیالات کی اچھی طرح نبض شناسی کی۔ اور میں خلوص دل کے ساتھ اس باضابطہ طبی انجمن کے قیام پر آپ حضرات کی خدمت میں تہنیت پیش کرتا ہوں آپ یقین کیجئے کہ میری تمام تر ہمدردیاں اور ناچیز خدمات اس انجمن کے لیے ہر وقت حاضر ہیں۔ اور اس کے اغراض و مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے آپ حضرات کے ساتھ میدان عمل میں دوش بدوش رہوں گا اور میری بہترین کوشش ہوگی کہ صوبہ کے طبی حقوق کی حفاظت کے

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ ہو)

خبر رقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

مؤتمر اسلامی میں سلطان ابن سعود کی افتتاحی تقریر

بین الاقوامی مسائل کا ذکر ممنوع

قاہرہ ۱۰ جون۔ مؤتمر اسلامی بین جس کا اجلاس مکہ معظمہ میں ہو رہا ہے اور جس میں ہندوستانی مندوبین بھی شریک ہیں۔ سلطان ابن سعود نے اپنی افتتاحی تقریر میں شرکا کانفرنس سے درخواست کی کہ وہ بین الاقوامی سیاسیات پر بحث کرنے سے احتراز کریں۔ نیز ایسے مسائل بھی پیش نہ کریں جن سے اسلامی ممالک میں اختلاف پیدا ہو۔

ریف

غازی عبدالکریم کیلئے ایک محل مخصوص کر دیا گیا

پیرس ۱۰ جون۔ رباط کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رباط کے حکام نے اٹھارہویں صدی کا مشہور و معروف محل غازی عبدالکریم کے قیام کے لیے دیدیا ہے جو خلیج کے سامنے واقع ہے۔ (ٹائمز آف انڈیا کا خاص تار)

ریف کا مستقبل

پیرس ۱۲ جون۔ ایوان عام (چیمبر) کے اجلاس میں آج مسائل مراکش کے مباحثہ کے دوران میں موسیو بریان نے کہا ہے کہ ریف کے معاملہ اور اسکے سیاسی حیثیت کو طے کرنے کے لیے کسی بین الاقوامی کانفرنس کی ضرورت نہ ہوگی۔ موسیو بریان نے یہ بھی کہا کہ ... اسپین اور فرانس کے زیر حفاظت رہیگا۔ فرانس اور اسپین نے ریف میں تہذیب و تمدن کے کام کے تحفظ کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ ان حکومتوں کو اب وہاں امن نصیب ہو گیا ہے۔ اس لیے بین الاقوامی کانفرنس کی کوئی ضرورت نہیں۔

دشمنان ریف کا ایک اور لاطائل دعویٰ

مجاہدین کی پشت پر ایک امریکن عورت تھی

پیرس ۱۳ جون۔ طان نے اس فسانہ کا انکشاف کیا ہے کہ ایک نہایت دولتمند امریکن عورت جو ایک بینکر کی بیٹی ہے۔ عبدالکریم کی جنگی کارروائیوں میں مالی مدد دیتی رہی ہے۔ اس نے امیر کو ایک جھنڈا پیش کیا تھا۔ اور انہیں ریفی بینک قائم کرنے میں مدد دی تھی۔ طان مطالبہ کرتا ہے کہ دوسری طاقتوں سے عبدالکریم کے مالی تعلقات کے متعلق تمام کاغذات شائع کرائے جائیں۔

ایران

ایران کی جدید وزارت

طہران ۱۳ جون۔ آج شاہ کی خدمت میں جو مجلس الوزراء پیش کی جائے گی وہ حسب ذیل حضرات سے مرکب ہے:-

مستوفی الممالک۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ
فروغی (جو سابق وزارت میں وزیر اعظم تھے) وزیر جنگ
نصیر الدولہ۔ وزیر معارف
مشیر اعظم اتابکی۔ وزیر پوسٹ و ٹلغراف
وثوق الدولہ۔ وزیر مال
مخبر السلطنۃ۔ وزیر نافعہ
معتمد السلطنۃ۔ وزیر عدلیہ (منصرم)

وزارت خارجہ کا منصب تار کے ذریعہ تقی زادہ کو پیش کیا گیا ہے جو فلیڈلفیا کی نمائش میں ایران کی نمائندگی کے لیے امریکہ جا رہے ہیں۔

مصر

مصری پارلیمنٹ میں عدلی پاشا کی افتتاحی تقریر

جمعیت اقوام میں شرکت کی خواہش

قاہرہ ۱۰ جون۔ آج مصری پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر عدلی پاشا کی تقریر سے ایسا عندیہ معلوم ہوتا تھا کہ مصر لیگ اقوام میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا وزیر اعظم نے ہر شخص سے درخواست کی کہ نظام دستوری کی عزت کریں۔ اور اعلان کیا کہ حکومت خاص طور سے اپنے آپ کو اس کام کے لیے وقف کر دیگی کہ برطانیہ و مصر کے اچھے تعلقات کو اس طرز پر قائم کرے کہ آزادی بھی حاصل رہے۔

ممالک غیر

برطانیہ اور روس کی نزاع

برطانیہ کی عام ہڑتال میں روسی اعانت کا جھگڑا

رگبی ۱۱ جون۔ دار العوام کے اجلاس میں وزیر داخلہ سر ولیم جوائنسن ہکس سے دریافت کیا گیا کہ سوویٹ کی طرف سے برطانوی کان کنوں کو جو امداد دی گئی ہے۔ حکومت کا اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ وزیر مذکور نے جواب دیا کہ گذشتہ دو سال کے عرصہ میں حکومت سوویٹ کے ایک رکن نے متعدد اعلانات میں اس امر کی متواتر خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ برطانیہ کے اقتصادی معاملات میں مداخلت کرنی چاہتے ہیں۔ روسی حکومت کی طرف سے اس خواہش کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ وہ عام ہڑتال۔ اور کوئلہ کی کانوں کے بند ہو جانے کی صورت میں مداخلت کرنی چاہتی ہے۔ روس سے عام ہڑتال اور کان کنوں کی فیڈریشن کی امداد کے لیے جو مالی امداد ملی ہے حکومت اس سے بھی واقف ہے بلاشبہ یہ تمام معاملات نہایت اہم ہیں۔ اور حکومت کے زیر غور ہیں۔

مسٹر میکڈانلڈ اور وزیر داخلہ کے سوال و جواب

مسٹر رینڈے میکڈانلڈ نے دریافت کیا کہ آیا حکومت کے پاس اس قسم کی شہادت موجود ہے کہ حکومت روس کان کنوں کی فیڈریشن کو موجودہ قضیہ کے سلسلہ میں مالی امداد دے رہی ہے۔ وزیر داخلہ نے جواب دیا کہ انہیں دفتر خارجہ سے یہ بتلایا گیا ہے کہ روس سے عام ہڑتال کے لیے مالی امداد ملی ہے۔ اور اب بھی روس کی مختلف انجمنوں کی طرف سے مالی امداد آ رہی ہے کہ کوئلہ کا کام بند ہو جائے۔ مسٹر میکڈانلڈ اچھی طرح اس سے واقف ہیں کہ روس کی مختلف انجمنوں اور تھرڈ انٹرنیشنل میں کس قدر تعلق ہے۔ بہرحال ابھی مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی ہے کہ کانکنوں کو حکومت روس نے براہ راست مدد دی ہے۔

حکومت کیا کرے گی

حکومت نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ عام ہڑتال کے لیے جو مالی امداد ملی ہے اس کے متعلق کیا کارروائی اختیار کی جائے۔ اور عام ہڑتال کے بعد کانکنوں کے پاس اب بھی جو رقوم آ رہی ہیں اس کے متعلق حکومت کو کیا کرنا چاہیے۔

حکومت روس کو برطانیہ کی تنبیہ

رگبی ۱۲ جون گذشتہ عام ہڑتال کے زمانہ میں روس سے جو مالی امداد برطانوی کانکنوں کو دی گئی تھی اس کے متعلق حکومت کی طرف سے ماسکو ایک تنبیہی خط بھیجا گیا ہے تاکہ حکومت سوویٹ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ برطانی وزارت اس مسئلہ پر ابھی غور کر رہی ہے کہ کوئلہ کی موجودہ کشمکش میں روس کی مختلف جماعتوں کی طرف سے برطانوی کان کنوں کی فیڈریشن کو جو مالی امداد مل رہی ہے اس کے متعلق کیا کیا جائے۔

برطانیہ کے احتجاج پر روسی سفیر کا جواب

لندن ۱۱ جون۔ سفارتخانہ سوویٹ کے قائم مقام سفیر نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وزیر داخلہ حکومت برطانیہ کے اس بیان کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت سوویٹ نے برطانوی ہڑتال میں مالی مدد دی ہے۔

ہندوستان

فسادات کلکتہ کے متعلق پولیس کمشنر کی رپورٹ

ہندو پولیس کیخلاف الزامات کی تردید

کلکتہ ۱۰ جون۔ مسٹر جے۔ ای۔ آر۔ ٹیگارٹ کمشنر پولیس نے فسادات کلکتہ کے متعلق جو اپنی رپورٹ حکومت بنگال کو دی ہے اس میں اپریل کے نصف اول کے واقعات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:-

یہ رپورٹ نامکمل رہ جائے گی۔ اگر اس مخالفانہ ایجی ٹیشن کا کچھ ذکر نہ کیا گیا جو ہر فرقہ کی جانب سے آنا وانہ پولیس کے خلاف کی گئی ہے۔ بہرکیف اس بات کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ پولیس افسروں یا کانسٹیبل۔ ہندو عنصر کی اکثریت مسلمانوں کے اس اندیشہ کا باعث ہو سکتی ہے کہ اس قسم کے فرقہ وارانہ فسادات کے موقعہ پر پولیس کی کارروائیاں جانبدارانہ پہلو لئے ہوئے ہوں گی۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے کہ حال کے فسادات میں اس قسم کی جانبداری کا پولیس کے طرز عمل پر کوئی قابل خیال اثر پڑا تھا۔ نکتہ چینی کچھ اسقدر عمومیت لئے ہوئے ہے کہ کسی قسم کی تفتیش اکثر الزامات میں تو ممکن ہی نہیں۔ جو پولیس پر لگائے گئے ہیں۔ خواہ وہ انفرادی ہوں یا جماعتی۔ اس ایک خاص مقدمہ کا ذکر کیا جا چکا ہے جس میں یہ معلوم ہوا تھا کہ کانسٹیبل ان دکانوں سے جو لوٹی گئی تھیں چیزیں اٹھا لیجانے کے

مجرم تھے ان چار میوں کو برخاست کر دیا گیا ہے کیونکہ ان کے خلاف کافی شہادت موجود نہ تھی کہ ان پر فوجداری کا مقدمہ چلایا جا سکے۔

اس ایک پچھلے الزام کے بالمقابل ذیل کی مثال پیش کی جا سکتی ہے جس میں الزامات بے بنیاد تھے اور آزادانہ ممتاز اشخاص کی جانب سے پولیس پر لگائے گئے تھے۔ چوتھی اپریل کو مسٹر حسین شہید سہروردی ڈپٹی میئر کلکتہ نے خود جا کر کمشنر سے شکایت کی کہ اس روز پولیس اور فوج والوں نے ایک دکان لوٹی تھی۔ محکمہ سراغ رسانی کے اسسٹنٹ کمشنر اور دوسرے لوگ فوراً مسٹر سہروردی کے ہمراہ موقعہ پر بھیجے گئے۔ فوراً پوری تحقیقات کی گئی اور یہ معلوم ہوا کہ الزام بالکل بے بنیاد تھا۔

کلکتہ کارپوریشن میں اسلامی حمیت کا مظاہرہ

مسلمان ارکان نے بالاتفاق استعفا دیدیا

کلکتہ ۱۲ جون جیسا کہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے پہلے ہی سے اندازہ کر لیا تھا۔ کلکتہ کارپوریشن کے پندرہ مسلمان ممبروں نے استعفا دیدیا ہے۔ ایک خط میں جو مشترکہ دستخطوں سے میئر کی خدمت میں بھیجا گیا ہے انہوں نے اپنے اقدام عمل کی تشریح کی ہے کہ انہوں نے اظہار احتجاج کی غرض سے ایسا کیا ہے کیونکہ جو طرز عمل غیر مسلم ممبروں نے اختیار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی اکثریت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمان ڈپٹی میئر کے طرز عمل کی تحقیقات کرنے کے لیے ان پر بغیر الزامات قائم کئے ہوئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ دستخط کنندگان نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ہماری کارپوریشن میں ایسی مایوس کن اقلیت ہے کہ کارپوریشن میں ہمارا عدم وجود برابر ہے۔

بہار میں حزب اللہ کی روز افزوں ترقی

پھلواری ۱۲ جون عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم کو بہار کے ہر حصے سے اطلاعات پہنچ رہی ہیں کہ حزب اللہ کے نام سے رضاکاروں کی جماعتیں امارت شرعیہ کی ہدایات کے مطابق قائم ہو رہی ہیں۔ دانا پور، کھوسرا، آرہ، چھپرہ، بتیا اور بھاگلپور وغیرہ مقامات پر حزب اللہ قائم ہو چکی ہے۔ جہاں جہاں یہ جماعت قائم ہوئی ہے وہاں کے ہندو امن و صلح کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حزب اللہ کا قیام بدامنی کو روکنے میں کامیاب ہوگا۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کو جلدی سے حزب اللہ قائم کرنی چاہیے۔ اور مقررہ قواعد کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ جو لوگ اس کا دستور العمل معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ دفتر امارت شرعیہ سے طلب کریں۔

نواب حمید اللہ خاں بہادر کا جشن تخت نشینی

بھوپال میں مسرت و شادمانی کے [illegible] مناظر

بھوپال ۱۰ جون جب سے نئے حکمران ہز ہائی نس نواب حمید اللہ خاں بہادر تشریف لائے ہیں۔ شہر میں تزئین و آرائش اور مسرت و شادمانی کے ایسے مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں جو گذشتہ نصف صدی میں کبھی نہیں دیکھے گئے۔ کل کا شاہی دربار اپنی اور مذہبی رسموں کے اعتبار سے بے مثل تھا۔ حسن اتفاق سے اس دربار کی تاریخ ٹھیک وہی تھی جو حضور سرکار عالیہ ام اقبالہا کی سترویں سالگرہ کی تھی۔ اپنے لاڈلے صاحبزادے کو گدی پر بٹھاتے وقت سرکار عالیہ نے اردو زبان میں ایک نہایت موثر تقریر کی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ آپ کے فرزند ارجمند اپنی پرنانی نواب سکندر بیگم کی روایات پر عمل کریں گے۔ جنہوں نے غدر ہند کے نہایت نازک زمانہ میں ریاست کے انتظام کو بڑی خوبی کے ساتھ چلایا تھا۔ علیا حضرت نے ملک معظم [illegible] کی دوستی و مدارات کا شکریہ ادا کیا جو انہوں نے آپ کے قیام انگلستان کے دوران میں ظاہر کی تھی۔

آپ کے بعد اعلیٰ حضرت نواب صاحب نے نہایت موثر انداز میں اس بھروسہ اور اعتماد کے لیے علیا حضرت کا شکریہ ادا کیا جو آپ نے ان کی ذات پر کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ [illegible] تعلقات جو عہد گذشتہ میں بھوپال اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان قائم رہے ہیں۔ ان کے عہد حکومت میں نہ صرف قائم رہیں گے۔ بلکہ اور زیادہ مضبوط [illegible] ہو جائیں گے۔ انہوں نے لارڈ ریڈنگ اور ہز ایکسلنسی لارڈ ارون کی [illegible] کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔

سرکار عالیہ اور نواب صاحب [illegible] نے متعدد سپاسناموں کو قبول کیا جن میں سے ایک میونسپل بورڈ کا بھی تھا۔

دربھنگہ میں حزب اللہ کا قیام

لہریا سرائے ۱۴ جون۔ محمد احمد صاحب انصاری اطلاع دیتے ہیں۔

امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ کی ہدایات کے مطابق دربھنگہ میں حزب اللہ قائم کر دی گئی ہے۔ [illegible]

سکندرآباد میں موٹر کا حادثہ

نواب نذیر جنگ کے صاحبزادے [illegible]

مدراس [illegible] جون [illegible]

دیوان ریاست میسور کی اسلامی حمیت

[illegible]

لکھنؤ میں ہندو مسلمانوں کی مفاہمت

لکھنؤ [illegible]

مشیر [illegible] کشور وکیل۔ نواب [illegible]

[illegible]

راولپنڈی میں فساد ہو گیا

شملہ ۱۵ جون۔ کل درمیانی شب میں راولپنڈی میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ مال کا نقصان بہت ہوا ہے اور چند جانیں بھی تلف ہوئی ہیں لیکن صحیح تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس اور فوج نے صورت حالات پر قابو حاصل کر لیا ہے۔ مجسٹریٹ ضلع نے جلسے جلوس کرنے، لاٹھی لیکر نکلنے اور چار سے زیادہ آدمیوں کے جمع ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کا ذاتی اعزاز

ملک معظم نے بیگم صاحبہ بھوپال کے ذاتی اعزاز کے طور پر ریاست کے اندر ۲۱ توپوں کی اور ریاست کے باہر ۱۹ توپوں کی سلامی بدستور قائم رکھی ہے۔

راولپنڈی میں فساد

مسجد کے قریب سینما بنانے پر ہنگامہ

دہلی ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اب راولپنڈی میں امن ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ لاٹھیاں لیکر نکلنا جرم ہے اور مجالس کا انعقاد بھی زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اب تک ۶ مسلمان شہید اور ۱۴ مجروح ہوئے ہیں۔

شملہ کی اطلاع

شملہ ۱۵ جون۔ تفصیلات مظہر ہیں کہ جھگڑے کی بنا یہ تھی کہ مسجد کے نواح میں سینما بنایا جا رہا تھا۔ کل رات ۸ بجے تک آٹھ مسلمان شہید ہوئے۔ ۹ ہندو اور ۱۴ مسلمان مجروح ہوئے۔ غلہ کی منڈی کا ایک حصہ بالکل تباہ کر دیا گیا۔ اور ادہر ادھر کے بازاروں میں بہت لوٹ مار ہوئی۔ قصبہ میں پولیس پہرہ پر متعین ہے حالت بہتر ہے۔

راولپنڈی کے واقعات

پنجاب کانگریس کمیٹی کا وفد

لاہور ۱۶ جون۔ راولپنڈی کے حالات معلوم کرنے اور باشندگان شہر کو صبر و تحمل کی دعوت دینے کے لیے پنجاب کانگریس کمیٹی کا ایک وفد راولپنڈی گیا ہے جو ڈاکٹر کچلو، چند صدر، سردار سردول سنگھ کویشر، ڈاکٹر محمد عالم، ڈاکٹر ستیہ پال۔ اور میاں سراج الدین پر مشتمل ہے۔ مولانا عبدالقادر قصوری بھی اس وفد کے شریک ہوں گے۔

مسلمانان پانی پت کو صبر کی تلقین

مجلس خلافت کا پیغام

لاہور ۱۵ جون۔ مولانا ظفر علی خاں صدر مجلس خلافت پنجاب نے معتمد مجلس خلافت پانی پت کے نام حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔

۹ جون کو مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں قرار دیا گیا کہ مسلمانان پانی پت ذبیحہ گاؤ کے متعلق عدالت عالیہ کی عائد کردہ قیود کو صبر و تحمل سے برداشت کریں۔ اور خلاف ورزی سے احتراز کریں۔ موجودہ المناک حالات میں مسلمانان پانی پت اور تمام مسلمانان پنجاب جلسے منعقد کریں۔ اور احتجاج کریں کہ کونسل میں زبردست جد و جہد کی جائے کہ بانسری بجانے کا جلوس ہرگز نہ نکالا جائے۔

بلدیہ کلکتہ کے مسلمان ممبروں کا استعفا

کلکتہ ۱۴ جون جناب محمد سلیمان، جناب سید تسنیم علی، جناب عبدالحلیم، جناب غلام جیلانی خاں، جناب ایس۔ ایم یعقوب، جناب

این احمد، جناب این محمد ہاشم، جناب شیخ کریم بخش، جناب اسد اللہ، جناب ڈاکٹر عبدالرزاق، جناب محمد حسین، بلدیہ کلکتہ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ افواہ ہے کہ مجلس ان کے استعفے منظور نہیں کرے گی بلکہ ان سے مزید غور کرنے کی درخواست کرے گی۔ آج رات کو ان ارکان کا جلسہ منعقد ہوگا جس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اب اور کیا کیا جائے۔

کلکتہ اور مدراس میں شدت گرما

کلکتہ میں غضب کی گرمی پڑ رہی ہے۔ دو اشخاص شدت گرما کی نذر ہوئے ہیں۔ گھوڑے چلتے چلتے گر کر مر گئے۔ مدراس میں بھی گرمی کی شدت کا یہ حال ہے کہ ایک آدمی اور مر گیا ہے۔

دار الحکومت

حفظ ما تقدم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کا اعلان

دہلی ۱۴ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حسب ذیل اعلان فرمایا ہے۔

ہرگاہ کہ کچھ مدت سے دہلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ ہیں اور یہ امر قرین قیاس ہے کہ عید الاضحیٰ کی تقریب پر نقص امن کا احتمال ہے اور بلدیہ دہلی۔ بلدیہ دہلی سیول رقبہ مشتہرہ دہلی، قلعہ کے رقبہ مشتہرہ کے حدود میں بھیڑ بکری کے علاوہ سینگ دار جانوروں کی فروخت اور انہیں ذبح کرنے کے لیے انتظامات کئے جائیں۔ لہٰذا دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت حسب ذیل حکم نافذ کیا جاتا ہے۔

جو شخص اس حکم کے کسی جزو کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند چھ ماہ قید۔ یا ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

حکم

(۱) مذبح کے سوائے کسی اور مقام پر کسی سینگ دار جانور کو ذبح کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ مذبح عید کے دن ۴ بجے شام تک اور عید کے بعد دو دن تک دو بجے دوپہر تک کھلا رہا کرے گا۔

(۲) متذکرہ صدر حدود میں بھیڑ بکریوں کے سوا کسی اور سینگ دار جانور کو بیچنے کے لیے دکھانے پھرنا یا یونہی لیے پھرنا ممنوع ہے۔ البتہ مذبح میں اس امر کی اجازت ہے کہ سینگ دار جانور فروخت کئے جائیں۔

(۳) بھیڑ بکریوں کے سوائے کسی اور سینگ دار جانور کو ذبح کرنے کے لیے بیچنا یا خریدنا ممنوع ہے۔ البتہ ان حالات اور شرائط کے ماتحت جو اس حکم میں پیش کی گئی ہیں خرید و فروخت کی اجازت ہے۔

(۴) کسی سینگ دار جانور یا جانوروں کے گلہ کے ساتھ جو مذبح کی طرف جا رہا ہو یا یونہی پھر رہا ہو سات اشخاص سے زیادہ آدمی نہیں ہونے چاہئیں۔ کسی جانور پر نقش و نگار کرنا یا اسے زیورات وغیرہ سے سجانا۔ یا کسی اور طرح سے عوام کی توجہ منعطف کرانے کے لیے اسے تیار کرنا ممنوع ہے۔

(۵) کوئی شخص کسی ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے جس سے کسی دوسرے کے جذبات مجروح ہوں۔ مثلاً گوشت کو دکھاتا پھرے۔ یا ناچا نہ اشارے کرے یا پھبتیاں اڑائے یا باتیں بنائے۔

(۶) جانوروں کو شہر پناہ کے اندر صرف ترکمان دروازہ۔ کھڑکی فراشخانہ اور کابلی دروازہ سے لانا چاہیے اور ان تمام شرائط کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ جو فقرات شمارہ ہفتم تا دہم میں درج ہیں۔ ذبح کرنے کے لیے ان جانوروں کو ان ہی دروازوں سے ان ہی شرائط کی پابندی کے ساتھ لے جانا چاہیے۔

(۷) جو لوگ فصیل شہر، فیض بازار، ہیملٹن روڈ، گلی امام، چوڑی والان کے بازار کے اتصال تک اور یہاں سے کٹرہ حاجی خان تک جو بیچ میں ہے، قطع میں اور وہاں سے ترکمان دروازہ تک بیچ میں رستے کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ اپنے اور اپنے احباب کے لیے جانور ترکمان دروازہ سے لائیں۔ اور جب تک ذبح کرنے کے لیے نہ لے جائیں۔ انہیں اسی علاقہ میں رکھیں۔

(۸) فصیل شہر، اجمیری بازار، لال کنواں بازار، گلی قاسم جان، کوچہ رسا سمان، چاندنی چوک، کٹرہ بڑیاں اور کٹرہ ہیرو۔ کے علاقے کے لیے تمام جانور کھڑکی فراشخانہ سے لیجانے چاہئیں۔ اور انہی علاقوں میں رکھے جائیں۔

(۹) پل موتی کے اس پار ریلوے لائن کے شمال طرف کے علاقے میں اور اس علاقے میں جسے پھاٹک حبش خاں کہا جاتا ہے تمام جانور کابلی دروازہ سے لے جائے جائیں۔

(۱۰) اس قسم کے تمام جانور دروازہ سے سیدھے رستے سے اس شخص کے مکان پر جانا چاہئیں۔ حسب ذیل بازاروں میں سے جانوروں کا لے جانا قطعاً ممنوع ہے۔

فیض بازار، چاندنی چوک، کٹرہ بڑیاں، اجمیری بازار، لال کنواں بازار، قاضی کا حوض، دور گلی قاسم جان کے درمیان کھاری باؤلی۔ اور فرن میں روڈ۔

(۱۱) ان دروازوں پر جن کا ذکر فقرہ ہشتم میں کیا گیا ہے رجسٹر رکھے جائیں گے۔ جن میں ان لوگوں کے نام درج کئے جائیں گے جو جانور لے جائیں گے۔

(۱۲) ذبیحہ کا گوشت شہر کے اندر متذکرہ صدر دروازوں میں سے جانا چاہیے۔ گوشت شہر کے ہر حصہ میں لے جایا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ نہایت اچھی طرح کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔ اور بڑے بڑے بازاروں میں سے نہ گذارا جائے۔ اگر کسی ایسے مکان میں جو بازار کے اس طرف واقع ہے۔ گوشت لیجانا ہو تو بازار کے اس طرف جا سکتے ہیں۔

اسپیشل پولیس افسروں کی بھرتی

دہلی ۱۵ جون۔ پولیس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ چند خاص با اثر لوگوں کو اسپیشل پولیس افسر بھرتی کیا گیا ہے جنکے اختیارات باقاعدہ پولیس افسروں کے برابر ہونگے۔ جو لوگ انکے احکام کی خلاف ورزی کرینگے انکو وہی سزا دی جائے گی جو باقاعدہ پولیس افسروں کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دی جائے گی۔

خاص پولیس افسروں کی فہرست

دہلی ۱۵ جون حکومت دہلی نے جن لوگوں کو خاص پولیس افسر بھرتی کیا ہے۔ انکے نام حسب ذیل ہیں:۔

لالہ گوپال داس ٹھیکہ دار	نہر سعادت خاں
لالہ کشمیری لال	کوچہ سیٹھ
سردار صاحب کرم سنگھ ٹھیکہ دار	رنگ محل
لالہ ہرنام داس ڈسٹرکٹ ناظر	گندی گلی
شیخ محمد صدیق	مسجد تہور خاں
لالہ نرائن داس	پھاٹک حبش خاں
سید عبدالستار	پھاٹک حبش خاں
شیخ ضمیر الحق	فتحپوری
لالہ سورج بھان آنوری پولیس	
پنڈت بھگوان سنگھ بی۔ اے	
کپتان مول سنگھ	ایجرٹن روڈ
لفٹننٹ ایس بی سنگھ ایم۔ اے	راجپور روڈ
لالہ بلاقی داس	کناری بازار
لالہ نند لال	چھیپی واڑہ
حکیم امیر چند	کناری بازار
حکیم عبدالرزاق	بلیماران
شیخ احمد بخش جنرل مرچنٹ	بلیماران
عطاء الرحمن	کٹرہ بڑیاں
لالہ چمن ناتھ سنگھ	مسجد کھجور
لالہ الوپی پرشاد	مسجد کھجور
پنڈت رام کشن جیٹلی	کٹرہ نیل
لالہ ست نرائن میونسپل کمشنر	
شیخ امین الدین میونسپل کمشنر	
[illegible] عبداللہ میونسپل کمشنر	پھاٹک حبش خاں
حافظ عبدالعزیز میونسپل کمشنر	
مسٹر عبدالرحمن میونسپل کمشنر	
قاضی حبیب الدین	فتحپوری
لالہ گوپی ناتھ جوہری	چھیپی واڑہ
رشید الدین بی۔ اے وکیل	کوچہ نٹوال
شیخ ممتاز الدین	کوچہ استاد حامد
لالہ رادھے موہن	چھیپی واڑہ
لالہ گنپت رام	ایجرٹن روڈ
ڈاکٹر رحمت اللہ	مسجد تہور خاں
لالہ رام پرشاد میونسپل کمشنر	محلہ دساں
لالہ ہری چند	کوچہ سربلند خاں
قاضی محمد یمین	سودگراں
قاضی عبدالرشید	گلی شاہ تارا
ڈاکٹر شمبھو ناتھ	چاوڑی بازار
گردھاری لال ایکس سپرنٹنڈنٹ	روشن پورہ
پنڈت منوہر لال میونسپل کمشنر	فراشخانہ
حکیم سراج الدین	فراشخانہ
حکیم محمود علی خاں	فراشخانہ
لالہ جگت رام	کوچہ مائی داس
ڈاکٹر رحیم الدین	لال کنواں
مسٹر محمد حامد الدین	لال کنواں
لالہ سری رام بیرسٹر	بازار سیتا رام
ناصر علی	کلاں محل
حکیم شمس الدین	کوچہ چیلاں
سکھ لال	گنج میر خاں
رام سروپ	چھتہ محل
مولوی تمیز الدین	کوچہ تارا چند
بادشاہ سنگھ میونسپل کمشنر	کٹرہ خوشحال رائے
حاجی محمد اسحاق	منڈی پھول
شیخ محمد یعقوب	چھتہ لال میاں
کے۔ ایس محمد عمر خاں	سوئی والان
چودھری پت رام	کوچہ لال میاں
حکیم مرزا نعیم بیگ	کوچہ چیلاں
مرزا داؤد بیگ	بھوجلہ پہاڑی
سید افتخار حسین	دریا گنج
ہرگوپال	ترکمان دروازہ
لالہ کنہیا لال	گلی [illegible]
سید [illegible]	پھاٹک میر شمس الدین
[illegible] حسین میونسپل کمشنر	کشمیری دروازہ
نیکو لال گپتا	
آر۔ ایس۔ ڈاکٹر ہری رام میونسپل کمشنر	
محمد ابراہیم مستری	کشمیری دروازہ
پنڈت ماتا دت [illegible]	نکلسن روڈ
پنڈت رام ناتھ گومتی فوٹوگرافر	
آر بی چودھری درگا پرشاد	پہاڑی دھیرج
چودھری صدر الدین	قصاب پورہ
چودھری فخر الدین	
چودھری بھگوان داس	سبزی منڈی
ملک محمد یعقوب	
منشی زریں خاں	
لالہ سری رام دانش پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی	
شیخ امداد حسین	صدر بازار
مسٹر [illegible] چند جین	گلی ہرسنگھ پہاڑی دھیرج
ڈاکٹر رام پرشاد	رانی کی منڈی
مسٹر رام چندر ناتھ گپتا	گلی بقالان
مسٹر عبدالرشید	تیلی واڑہ
ڈاکٹر بی۔ اس جین ایم۔ اے	پہاڑی دھیرج

دہلی کی حالت

دہلی ۱۶ جون - ابھی تک شہر کی حالت پر سکون ہے کسی قسم کا اشتعال نہیں پایا جاتا - قیام امن کے لئے حکام نہایت مستعدی کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں - بازاروں میں جگہ جگہ پہرے لگا دئیے گئے ہیں ۱۴۴ کے تقاضے سے لاٹھیوں کا لیکر نکلنا بند ہو گیا ہے اور شہر کے مختلف حصوں میں مجسٹریٹوں کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں - اس کے علاوہ حکومت نے آنریری مجسٹریٹوں کو حکم دیدیا ہے کہ ہر بارات کے ساتھ دو مجسٹریٹ (ایک ہندو اور ایک مسلمان) جایا کریں -

دہلی میں پولیس کے پہرے

دہلی ۱۶ جون - پولیس کے حکام نے حسب ذیل ۱۳ مقامات پر پولیس کے پہرے لگا دئے ہیں جن میں ایک سب انسپکٹر اور ۱۲ سپاہی ہیں :-

نیا بانس - نجفپوری - گھنٹہ گھر - بلیماران - برن بسٹن روڈ - قطب روڈ بارہ ہندو راؤ - جامع مسجد - حویلی اعظم خاں - کٹرہ نیل - ترکمان دروازہ حوض قاضی -

اس کے علاوہ فوج بھی ہر وقت خطرہ کی اطلاع پر کام کرنے کیلئے مستعد ہے - مگر اس کی خدمات ۲۱ - ۲۲ اور ۲۳ جون کو خصوصیت کے ساتھ حاصل کی جائیں گی - کل شہر میں گورہ فوج کی ایک لاری گشت لگاتی ہوئی دیکھی گئی -

باشندگان کوچہ پنڈت کا امن پسندانہ فیصلہ

دہلی ۱۶ جون - کل شب کو ہندو والی مسجد واقعہ کوچہ پنڈت میں شاہ عبد الصمد صاحب چشتی اور ڈپٹی سید بہاؤ الدین صاحب کی رہنمائی میں کوچہ پنڈت ، محلہ نیاریاں اور محلہ شاہ گنج کے مسلمانوں نے جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ اگر خدانخواستہ شہر میں کوئی بد امنی پیدا ہوئی تو وہ اپنے محلہ کے قلیل التعداد ہندوؤں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دیں گے - اور نہ اپنے ہاں کے کسی آدمی کو فساد میں حصہ لینے دیں گے - اگر محلہ کا کوئی آدمی فساد میں حصہ لیگا تو اس پر اخلاقی دباؤ ڈالکر باز رکھنے کی کوشش کریں گے اور اس پر بھی وہ نہ مانیگا تو حکام کو اس کی اطلاع کردیں گے - کیا ہی اچھا ہو کہ ہر محلہ کے ہندو اور مسلمان اپنے ہاں ایسا ہی فیصلہ کرلیں -

مبلغ اور پیشوا کا مقدمہ

دہلی ۱۶ جون - آج مدیر مبلغ اور مدیر پیشوا کا مقدمہ پیش ہوا اور بغیر کسی کارروائی کے ۹ جولائی کو ملتوی ہو گیا -

اخبارات کے ایڈیٹروں کو ہدایات

دہلی ۱۵ جون - آج سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی کے دفتر میں مقامی اخبارات کے ایڈیٹروں کو بلا کر چیف کمشنر صاحب کی طرف سے [illegible] ہدایات دی گئیں [illegible]

پہاڑی دھیرج کی گفت وشنید کا خاتمہ

دہلی ۱۷ جون - ہندوؤں اور مسلمانوں میں پہاڑی دھیرج کے [illegible] گفت وشنید ہو رہی تھی [illegible] مسلمانوں [illegible] تسلیم نہیں کیا [illegible] بدل دیا -

باراتوں کے متعلق پولیس کی ہدایات

دہلی ۱۴ جون - دہلی پولیس نے احکام جاری کئے ہیں جن کی رو سے باراتوں کے لئے لائسنس حاصل کرنا [illegible] ضروری کر دیا [illegible]

ہے - اور گندی گلی سے پل بنگش بمقام لاہوری گیٹ سے قطب روڈ تک تمام مسجدوں اور گرجاؤں کے سامنے پچاس پچاس قدم کے اندر باجہ بجانے کی ممانعت کردی ہے -

نئی دہلی کی آئندہ ترتیب
کنگس وے کی شان بحال رکھی جائے گی

شملہ ۱۱ جون - اب یہ طے پا گیا ہے کہ جمعیت مقننہ کے ارکان آئندہ سردی کے موسم میں ان مکانات میں رہیں گے جو ان کے لئے رائے سینا یعنی نئی دہلی میں بنے ہیں اور اس لئے وہ اپنی سول لائنس کے عارضی مکانات چھوڑ دیں گے - وائسرائے اور کمانڈر ان چیف اپنے موجودہ مکانوں میں رہیں گے - اور آرمی ہیڈ کوارٹر کے فوجی افسر بھی انہیں عمارات میں رہیں گے جن میں اتنے برسوں سے دفتروں نے کام کیا ہے اس طرح ان فوجیوں کو شامل کرکے جو کنگس وے میں رہتے ہیں پھر بھی اس محلہ میں جو بارہ سال سے تباہ سکریٹریٹ کا قیام گاہ تھا کافی آبادی رہے گی -

کرنل محمد اسحٰق صاحب کی رہائی

ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ۱۸ جون مطابق ۱۳ ذی الحجہ کو ۸ بجے صبح کرنل محمد اسحٰق صاحب جو پہاڑی دھیرج کے کانے والے مقدمہ میں گرفتار کئے گئے تھے - ڈیڑھ سال کی تکالیف برداشت کرکے دہلی جیل سے رہا ہوں گے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس مخلص خادم ملت کا شاندار استقبال کریں -

تازہ ترین خبریں

ترکی پارلیمنٹ میں وزیر دفاع کا اعلان
ترکی افواج کا بہترین ضبط ونظام

پیرس - لاطان کے نامہ نگار نے جمہوریہ انگورا کے وزیر دفاع کی تقریر کا خلاصہ ارسال کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمہوریہ انگورا کی افواج قاہرہ ہمہ دیدہ چاق وچوبند اور ہر طرح خدمت کے لئے ہر وقت مستعد وکمربستہ ہیں -

وزیر دفاع نے فرمایا کہ جمہوریہ انگورا کی افواج قاہرہ خدا کے فضل وکرم سے اسدرجہ مستعد ہیں کہ حالات وواقعات سے بے نیاز ہو کر ہر مصیبت ومشکل میں کود پڑنے - اور ہر خدمت کے انجام دینے کی اہلیت رکھتی ہیں - قابلیت ، استعداد ، اہلیت اور ضبط ونظام میں اپنی آپ نظیر ہیں - ہماری افواج کے نوجوان بہادر ان مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں جن پر حاوی ہونا قرین قیاس نہیں - وہ ان تمام مہمات میں جن کا تصور تک انسان کو لرزا دیتا ہے ہمارے بہادر وہ وہ کارنامے دکھائیں گے جو دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالدیں گے

عراق میں برطانی حکومت کے کرتوت
شیخ محمود کے خلاف ہوائی تاخت

بغداد ۱۵ جون - شیخ محمود شمالی عراق کی سرحد پر کئی دن ہنگامہ بپا کرتے ہیں انہیں ۱۹۱۹ء میں جلا وطن کیا گیا تھا - لیکن پھر وطن بلا لئے گئے اس دفعہ ان کے خلاف ہوائی جہاز بھیجا گیا لیکن جہاز کا انجن بگڑ گیا - اور جہاز کو زمین پر اترنا پڑا - افسر اور ہوا باز گرفتار کر لئے گئے ہیں لیکن ان سے شریفانہ سلوک روا رکھا گیا ہے -

سلطان محمد سادس مرحوم کے قرضخواہ
نقرئی تابوت اڑانے کی کوشش

سان ریمو ۱۱ جون - سلطان محمد سادس مرحوم سابق سلطان ترکی کے قرضخواہ اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح نقرئی تابوت

ہتھیالیں جس میں سلطان مرحوم کی نعش رکھی گئی ہے پولیس نے اس خیال سے کہ وہ بیش بہا جواہرات وزیورات جو ان کی بیوگان کے پاس بتائے جاتے تھے تابوت میں نہ رکھدئیے جائیں - مکان کی تلاشی لی - لیکن ان کی بیوگان نے حلفیہ بیان کیا کہ ان کے پاس پھوٹی کوڑی تک نہیں ہے -

بقیہ صفحہ ۴

لئے ہمیشہ مستعد رہوں -

صوبہ یوپی ایک عجیب مردم خیز خطہ ہے جس میں علاوہ علماء عقلاء وحکماء ماہرین فن طب کا کافی گروہ موجود ہے - بالخصوص لکھنؤ جو علاوہ اپنی تاریخی اہمیتوں کے ہندوستان کا دوسرا طبی مرکز خیال کیا جاتا ہے - یہ نہایت مبارک و نیک خیال ہے کہ انجمن کا صدر مقام بھی لکھنؤ قرار دیا گیا ہے جس سے انجمن کی روز افزوں ترقی اور کامیابی کی قوی امید نظر آتی ہے - حضرات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ خالی تجاویز مرتب کیجائیں بلکہ دور موجود کا یہ تقاضا ہے کہ اس قسم کی صورتیں اختیار کیجائیں کہ جن پر ہم آسانی سے عمل پیرا ہو سکیں اور مختلف جماعتیں ہر رزولیوشن کے لئے ایسی بنیادیں جما دیں کہ وہ ان کو پورا کرنے کے لئے برابر کام کرتی رہیں آپکو رزولیوشنوں کی کثرت پر قطعی توجہ نہ کرنی چاہیئے خواہ وہ کتنے ہی کم ہوں مگر ان کی تیاری کے وقت آپ کا زاویہ نظر یہ ہو کہ ان کو عملی صورت میں لانا آپکے حد امکان سے باہر نہ ہو آپ کو ان کے لئے ایک سال تک مسلسل سعی کرنا ہے تاکہ سال آئندہ آپ اپنے عملی کام کی روئداد انجمن کے اجلاس میں اپنے بیانہ پر پیش کر سکیں یہی ایک خاص چیز ہے جس پر تمام آپ کو عنان توجہ منعطف کرنی چاہیئے تاکہ تعمیری پروگرام کا مستقبل شاندار نظر آسکے -

حضرات اب میں اس فن شریف کی مختصر سی تاریخی اور متقدمین کے سائنٹفک طبی حالات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں - اس فن کی ابتداء ہرمس مصری سے شروع ہوئی اور ان کے شاگرد حکیم اسقلبیوس نے فن طب میں اعلیٰ مہارت پیدا کی اور صحیح طور پر فن طب انہیں سے منسوب ہے لیکن اس کی تدوین تالیف اشاعت میں ایک بڑا حصہ بقراط نے لیا اور اس کے عہد میں اس درجہ مہارت طبی بڑھ گئی تھی کہ طبیب ترکیب بدن انسان سے اخلاقی حالت بتا سکتا تھا عہد افلاطون میں اس قسم کے اطباء پیدا ہوئے جو خاص خاص امراض کا اسپشلسٹ بنا ہے [illegible] ماہر امراض عین تھا [illegible] تدا ابیراں کا اسپشلسٹ تھا - اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اطباء اس دور میں ایسے پیدا ہوئے جو مخصوص امراض کا علاج کرتے تھے جیسا کہ زمانہ حال میں طب جدید اس قسم کی نظیریں پیش کرتے ہوئے فخر کناں نظر آتے ہے -

حضرات ! جالینوس کے متعلق آپ مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں سرجری میں اس نے خاص ملکہ پیدا کیا چنانچہ جانور کے بطن کو شق کر دینا اور اس کا مواد نکالکر اسی طرح ان کے خاص مواضع میں رکھکر ٹانکے لگانا اس کے سرجری کے کمالات کا ایک ادنیٰ نمونہ تھا اندلس میں عباس زہراوی ایسا زبردست طبیب گذرا ہے کہ جس کی تصانیف آلات جراحی کا یورپ میں ترجمہ کیا گیا اور یورپ کے آلات جراحی کی ایجاد کی بنیاد اس کو کہا جاتا ہے [illegible] ایران میں ذکریا رازی اور ترکستان میں شیخ بوعلی سینا ایسے کامل الفن طبیب گذرے ہیں کہ جن کی تصانیف اور اعلیٰ سائنٹفک طبی کارنامے تا ابد ان کی یاد کو تازہ رکھیں گے - علامہ قریشی ہماری طب یونانی کے ایسے درخشندہ آفتاب تھے کہ آج تک ہم ان کی شرح سے مشکل سے مشکل طبی مسائل کو باسانی حل کر لیتے ہیں - اس زبردست ہستی نے دوران خون کی تحقیق کی اور اس کو بجہان ہونا ثابت کیا -

حضرات بہت ممکن تھا کہ میں تفصیل کے ساتھ ان کے طبی کارنامے اختراعات وطبی ایجادات آپ کی خدمت میں پیش کرتا لیکن طول کلام کی وجہ سے انہیں حالات پر اکتفا کرتا ہوں بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ طب قدیم کی بنیادیں سائنٹفک اصولوں پر مبنی نہیں ان کا یہ خیال محض کمی مطالعہ اور عدم معلومات کی بنا پر ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے - وسیع التجربہ اور عالی نظر ڈاکٹر حضرات جنکا مطالعہ کتب طبی شوق کی حد سے متجاوز ہے وہ طب یونانی کی عظمت واحترام اسی طریقہ پر کرتے ہیں جس طرح کہ میں اور آپ حضرات -

(باقی آئندہ)

امر اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں)

ودچتر جیون کے خلاف مسلمانان احمد آباد کا احتجاج

۵ جون ۱۹۲۶ء کو ایک جلسہ عام مسلمانان احمد آباد کا جامع مسجد احمد آباد میں اس غرض سے قرار پایا کہ کالیچرن ایڈیٹر آریہ مسافر آگرہ نے ودچتر جیون نامی جو کتاب لکھی ہے وہ نہایت ناپاک اور رسول مقبول صلعم پر سخت سخت حملوں سے معمور ہے اس کتاب اور مصنف کتاب سے اظہار نفرت کرتے ہوئے یہ جلسہ عام رائے دیتا ہے کہ ایک تار وائسرائے ہند کو اس مضمون کا دیا جاوے کہ یہ کتاب ضبط کرنے کے بعد مصنف کتاب کو جیسا اس نے جرم کیا ہے سزا دی جاوے - تار جوابی ہے اور ہم مسلمانان احمد آباد منتظر جواب ہیں -

دوسرے روز عظیم الشان جلسہ صبح بہنڈل بازار میں ہوا جس میں ۵ جون کے رزولیوشن کی مزید تائید وتاکید کیگئی -

سید غلام محی الدین صدر انجمن تبلیغ اسلام

تبلیغ وتنظیم کمیٹی آگرہ کا ایک اہم جلسہ

۲۸ مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں سنگھٹن کے شر وفساد سے محفوظ رہنے کے لئے مسلمانان آگرہ کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا - جناب مولوی حکیم عبد الستار خاں صاحب سکرٹری تنظیم کمیٹی نے ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی - جناب موصوف نے فرمایا کہ سنگھٹنی امن سوز شر وفساد سے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں جو بد امنی پھیل گئی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آگرہ میں بھی اس قسم کی شرارتیں کی سرگرم افواہیں مشہور کیجا رہی ہیں - اس لئے امن پسند مسلمانوں کو پہلے سے پہلے ہی امن وسلامتی کی مناسب تدبیر اختیار کر لینی چاہیئے - بعد ختم تقریر ذیل کی تجویزیں باتفاق رائے سے پاس ہوئیں -

(۱) مسلمانان آگرہ کا یہ جلسہ خلافت کانفرنس منعقدہ دہلی کی تجویزوں کی تائید کرتا ہے اور مسلمانوں کے واسطے حفاظت خود اختیاری کے طور پر اپنی اصلاح وتنظیم ضروری خیال کرتا ہے -

(۲) آگرہ کے تمام مسلمانوں سے یہ جلسہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے محلوں میں رضا کارانہ طور پر کام کرتے تنظیم شروع کر دیں تاکہ خطرہ کے وقت وہ اپنی جان ومال اور آبرو کی حفاظت کر سکیں -

محمد امام الدین (الٰہی) مبلغ

ودچتر جیون پر مسلمانان شمالی ارکاٹ کا غیظ وغضب

ترپاتور ضلع شمالی ارکاٹ صوبہ مدراس میں نماز جمعہ کے بعد مسلمانان شہر کا عظیم الشان اجتماع ہوا - جناب مولانا غازی صاحب فاضل دیوبند کی ایک ایسی تقریر ہوئی جو سراسر جمیعت دینی وغیرت ملی پر مشتمل تھی آپ نے تواریخ اسلام کے بعض اہم اسلامی کارناموں کا تذکرہ فرماتے ہوئے موجودہ تباہی اسلام کے برباد کن نتائج پر نہایت محققانہ وبصیرانہ تنقید فرمائی جس قدر حاضرین اجلاس میں شریک تھے سب کے سب مولانا کی تقریر پر تاثیر سے بیحد متاثر ہوئے - اس موثر بیان کے بعد مولانا نے آخر میں سب ذیل قرار داد پیش کی جسے حاضرین نے بالاتفاق منظور کیا -

"مسلمانان ترپاتور کا یہ اجلاس ۱۴ مئی کے جریدہ زمیندار میں آریہ اپدیشکوں کی شر انگیزی کے عنوان سے جو آرٹیکل نشر ہوا - اور جو دراصل کالی چرن نامی ایک سماجی کی اس کتاب کا ایک نمونہ ہے جس کا نام "ودچتر جیون" ہے اور جس کا مقصد وحید مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کرنا ان کی جیات ملیہ میں اشتعال پیدا کرنا ہے اس پر اپنی انتہائی نفرت وغضب کا اظہار کرتا ہے - تمام ہندوستان کی اسلامی انجمنوں کو عموماً اور جمعیۃ العلماء کو خصوصاً اس آرٹیکل کی طرف مخاطب کرتے ہوئے جمیع مسلمانان سے اس امر کی پرزور درخواست کرتا ہے کہ سب کو اپنے باہمی اختلافات کافی دفعہ خاتمہ کرنے کے بعد کوئی ایسی تدبیر عمل اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہے جس کی غرض وغایت تحفظ وقار ملی اور اس قسم کے مخدوش وخطرناک تحریرات وتقریرات کا کلی انسداد ہو" جناب عبد الوہاب صاحب واعظ ترپاتور اور عالی جناب حافظ فضل غفور صاحب پشاوری نے اس کی تائید میں تقریریں کیں اور جلسہ میں زمیندار کا آرٹیکل بھی بغرض اطلاع عام پڑھ کر سنایا گیا -

خیر خواہ قوم

خطیب عبد المالک آنریری سکرٹری ترپاتور

ودچتر جیون پر مسلمانان شملہ کا اظہار نفرت

جمعیۃ انصار المسلمین شملہ کے ایک خاص جلسہ منعقدہ ۱۶ مئی ۱۹۲۶ء میں ذیل کا رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا :-

"یہ جلسہ اُن اشتعال انگیز ، ناز یبا اور توہین آمیز حملوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جو مسمی کالیچرن نے اپنی کتاب "ودچتر جیون" مطبوعہ آگرہ میں پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ستودہ صفات پر کئے ہیں - اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ اس معاملہ میں جلدی مناسب کارروائی کرے -"

سید حامد علی

سکرٹری جمعیۃ انصار المسلمین

ایجنٹ صاحبان کو اطلاع

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے اپنے تازہ مکتوب گرامی میں وعدہ فرمایا ہے کہ آئندہ ڈاک سے وہ حجاز مقدس کے مفصل حالات بھیجینگے - امید ہے کہ اشاعت آئندہ سے "الجمعیۃ" میں ان حالات کا سلسلہ شروع ہو جائیگا - چونکہ عام پبلک ان حالات کے لئے بہت مضطرب ہے لہذا ایجنٹ صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پہلے سے اس پرچہ کیلئے آرڈر بھیجدیں جس میں مولانا کا خط شائع ہوگا تاکہ عین وقت پر مطلوبہ تعداد مہیا کرنے میں دفتر کو دقت نہ واقع ہو -

(مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

مفت اچھا گفٹ
سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر
خضاب شباب

صرف ایک ہی دوا سے ۵ منٹ میں جوانی کی بہار - قیمت فی شیشی ۱ محصول ۴ -

فضل برادرس منا مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

نکل کی فینسی اٹل کی رسٹ واچ / شیپ پیل فینسی ڈائل کی رسٹ واچ

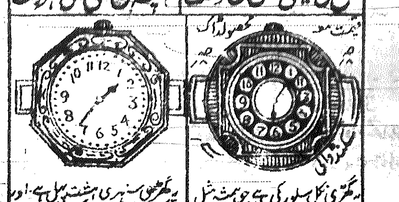

یہ گھڑی نکل سلور کی ہے جو ہمیشہ مثل چاندی کے چمکتی رہے گی گھڑی کا ڈائل خوشنما فینسی بنا ہوا ہے کہ بالکل سونے کی گھڑی معلوم ہوتی ہے - گھڑی کی خوبصورت پرزوں کی مضبوط اور ٹائم کی نہایت پکی ہے - اس گھڑی کے ہمراہ ایک چمڑے کا اور ایک ریشمی فیتہ لاسٹنگ کا ہے - ایک گھڑی منگا کر ملاحظہ کیجئے - ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی گارنٹی ۳ سال کی -

یہ گھڑی سنہری ہشت پہل ہے اور یہ گھڑیاں کئی وضع کے شیشے کی ہیں انکا ڈائل سنہری فینسی ہے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے گھڑی پرزوں کی مضبوط اور ٹائم کی نہایت پکی ہے ایک گھڑی ضرور منگا کر آپ ملاحظہ کیجئے - اس گھڑی کے ہمراہ دو فیتے ہیں ایک چمڑے کا اور ایک ریشمی لاسٹنگ کا ہے - ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی قیمت مع محصول ڈاک پانچ روپیہ سکنڈ والی - گارنٹی ۳ سال کی -

ایم صدیق سوداگر کلکتہ اسٹورنمبر ۱

النور

سرزمین دکن کا علمی ادبی اخلاقی تاریخی طبی ماہوار رسالہ جس میں پروفیسران کلیہ جامعہ عثمانیہ و دیگر مشہور ومعروف علماء ومشائخ بلدہ کے مضامین نظم ونثر زیب صفحات ہوتے ہیں - معلومات کا بہترین ذخیرہ ہے - قیمت سالانہ للعہ ششماہی ۱۲ نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں -

المشتہر

مینیجر رسالہ النور شاہ علی بنڈہ حیدر آباد دکن

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک وقوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچائیں -

(مینیجر)

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹنی ہو

تو ہمارے پیشتاہ لیست کے تیر بہدف نسخے آزمائیے جن کی ملک نے تعریف کی ہے - ہمارے مجربات عرب عدن افریقہ امریکہ تک مشہور ہیں -

طلاء لطف زندگی

اس طلے سے مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عشق ہو جاتا ہے نہایت ملذذ ہے قوت باہ بھی بیحد پیدا کرتا ہے گھنٹوں لطف اٹھائیے فی شیشی تین ماشہ ایک روپیہ (عطر)

حب کمرکس

ہماری عجیب غریب کس بل بڑھانے والی گولیاں دائمی کمرکس ثابت ہوتی ہیں لذت ورکاوٹ پیدا کرتی ہیں کمر تیکہ کھا کر بہار دیکھئے فی شیشی ۱۲ عدد بارہ آنے (۱۲) علاوہ محصول

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دہلی فراشخانہ

بجلی والی جنٹلمین رسٹ واچ

ایسی خوبصورت فیشن ایبل گھڑی پلیس کے جوان جنٹلمین - بابو - کلرک بڑے شوق سے خریدتے ہیں کیونکہ وقت عین ریل اور تار کے مطابق ٹھیک دیتی ہے گارنٹی دس سال قیمت ۱۰ دس روپے - چاندی کی بارہ روپے آٹھ آنے ۱۲ مکمل کیس لیور چال چودہ روپے آٹھ آنے ۱۴ چاندی کی لیور مشین اٹھارہ روپے -

بجلی والی گلفام رسٹ واچ

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پائدار ہاتھ پر لگانے سے بس شہزادہ گلفام بنا دے گی گارنٹی ۸ سال قیمت ۸ روپیہ ، چاندی [illegible]

قادی منیجر موسٹ میگ واچ ایجنسی لدھیانہ

نفع زر — خوشبودار

سُندری سُہاگ تیل

سُندری سُہاگ تیل دماغ کو قوت دردکو سکون ، اور دن بھر کی محنت سے تھکے ہوئے دماغ کو تروتازہ کردیتا ہے ، اس لئے مرد اسے اپنا مونس قرار دیتے ہیں۔
سُندری سُہاگ تیل ۔ بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح سے مضبوط کرتا ہے جس کی وجہ سے بال لانبے گھنے چمکدار ۔ اور گھونگھر والے ہوجاتے ہیں ۔ اس لئے عورتیں اس کو بڑی چاہ سے لگاتی ہیں۔
سُندری سُہاگ بالوں کو قبل از وقت گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے اور اس کی پیاری پیاری خوشبو سے قلب کو فرحت اور روح کو مسرت ہوتی ہے۔
اس لئے عام پبلک اس کو نہایت درجہ پسند کرتی ہے۔
سُندری سُہاگ ۔ شہر دہلی کے مغل بادشاہوں کے خاص شاہی نسخہ کے مطابق نایاب ادویات نادر جڑی بوٹیوں سے خالص بیلے کے تیل میں تیار ہوتا ہے اسلئے مقرر ۔ طالب علم ۔ اور دیگر دماغی کام کرنے والوں کی تو جان ہے۔
سُندری سُہاگ تیل میں جب اتنی خوبیاں موجود ہیں تو آپ کو منگانے میں کیا تامل ہے ؟ کیا ایک شیشی ارسال خدمت کیجائے ۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ ۔ محصول علاوہ
جناب فیاض حسن صاحب
سپیکنگ ڈون سرٹیفیکیٹوں میں سے ایک سرٹیفیکیٹ ملاحظہ فرمایئے ۔ پولیس انسپکٹر ضلع سیتاپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے آپ سے تیل منگاتے عرصہ چار سال کا ہوچکا ہے ۔ تیل یقینی بہتر اور مفید ہے ۔ جسکا شکریہ نہ صرف مجھکو بلکہ تمام سندری سہاگ تیل کے استعمال کرنے والوں اور فائدہ اٹھانے والوں کو آپکا ادا کرنا چاہیے۔
فی الحال ۸ شیشی اور سندری سہاگ بھیج دیجئے ۔ فرمائش کے وقت الجمعیۃ کا حوالہ دیجئے

ملنے کا پتہ — ایس ۔ بی بخشی اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۱۵۹ کلکتہ

مفت !! مفت !! مفت !!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بالقیمت آرام کردیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ) برص سفید بہق سفید و سیاہ ۔ جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں ۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں ۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً دفع ہوجاتا ہے ۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے ۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا ۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) کے ٹکٹ سے نمونہ بھیجا جاتا ہے ۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)
عورتوں و پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور مردوں کی مخفی و سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار رہبر کتاب مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں ۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ ۔ راج وید کلکتہ)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین ۔ نہایت عام پسند ۔ بالکل بے ضرر ۔ اور رنگ میں سب سے پختہ ہے ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے ۔ نہ بو آتی ہے ۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے ۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کردیتا ہے ۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے ۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے ۔ قیمت فی بکس عہ فی درجن ۱۵ علاوہ محصول وغیرہ ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے ۔ شرائط ایجنسی طلب فرمائیں ۔

المشتہر

ایس ۔ اے ۔ عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

مسلمانان ہند کا سچا ترجمان

نئی دُنیا
روزانہ

پھر پرسش جراحت دل کو چلا ہے عشق
سامان صد ہزار نمکدان کئے ہوئے

کلکتہ کا مشہور اخبار نئی دنیا جس نے تھوڑے عرصہ کی زندگی میں بنگال و بہار کی مسلم آبادی میں اپنے مفید مضامین کی اشاعت کرکے خاص شہرت و مقبولیت حاصل کرلی تھی اور پھر بعض وجوہ کی بنا پر بند کردیا گیا تھا ۔ اب دوبارہ عالیجناب صدیق انصاری صاحب کی قابل قدر ادارت میں روزانہ آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے ۔ فوراً خریدار بنئے ۔ مندرجہ ذیل شرح قیمت ملاحظہ فرما کر روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر میں بھیج دیجئے ۔ مشتہرین اور ایجنٹوں کو فوراً توجہ کرنا چاہئے ۔ قیمت سالانہ للعہ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ماہوار ۔ فی پرچہ تین پیسہ

المشتہر

منیجر نئی دنیا نمبر ۳۱ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

چشمہ
قیمت فی تولہ ۔ محصول

جوہر مراد
قیمت ۸ گولی ۔ محصول

کیمیائے بدن
قیمت ۔ گولی ۔ محصول

عروس زندگی مفت
طلب کیجئے

مطب حکیم راج نرائن دہلی ۔ ٹیلیفون نمبر 650

چھ آنے میں جوانی

حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ایک بہترین خضاب کا نسخہ طلب فرمایئے جو صرف چار پیسے خرچ کرنے سے نہایت عمدہ خضاب تیار ہوتا ہے جسکی ادویات سے تیار ہوتا ہے جو ہر شہر و قصبہ میں دوا فروشوں سے دستیاب ہوسکتی ہیں یہ نسخہ بڑی کوشش کے بعد حاصل کیا گیا ہے دنیا بھر کے خضابوں سے عمدہ اور سستا جلد کو کسی قسم کا داغ دھبہ نہیں دیتا سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بالوں کو بالکل سیاہ کرکے ریشم کی مانند ملائم چمکدار کرتا ہے ہم نے عام فائدہ کی غرض سے ولائتی خضابوں سے نجات دلانے کیلئے اس نسخہ کو محفوظ رکھنے کیلئے فی نسخہ ۲ر قیمت ہی ہے ہر شخص ۶ر کے ٹکٹ روانہ کرکے طلب کرسکتا ہے طلب فرمایئے اور اس نسخہ کے برقی اثرات ملاحظہ فرمایئے قیمت فی نسخہ ۲ر بذریعہ ٹکٹ فرمائش کیساتھ چار پیسے والا خط صرور تحریر فرمایئے ۔

المشتہر آر ۔ این معرفت سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو

عربی نصاب جدید کی آسان کتابیں چھپ گئیں

انکو پڑھکر عربی زبان و ترجمہ قرآن آسانی کیساتھ سیکھ لو

عربی زبان کا قاعدہ ۴ر علم الصرف حصہ اول و دوم ۵ر علم الصرف حصہ سوم ۶ر روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب ۸ر عربی کی پہلی مع لغات جدیدہ ۶ر نحو اول النحو ۵ر لغات القرآن ۱۲ر اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں حصہ اول ۹ر حصہ دوم ۱۲ر خلاصہ سائنس اور اسلام ۔ یہ بڑے معرکہ کی کتاب ہے عجیب و غریب معلومات سے لبریز ہے صفحات چار سو سے زائد قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

المشتہر

شفیق احمد ناظم اشاعت الادب مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

عید کے تحفے

لنگی پشاوری نمونہ چاپانی یاسمی قیمت ملاسوتی قسم اول ۲ گز ۱ر ۸ گز ۲ر گز ۱۵ر ۳ گز ۲ر قسم دوم ۳ر ۸ گز قسم سوم ۳ر ۸ گز لنگی مشہدی نمونہ حیدرآباد ۳ر ۸ گز ۶ر ۸ گز خالص ریشمی مشہدی لنگی آفیسری ۷ گز ۸ر ۸ گز ۱۲ر ۹ گز ۱۵ر لنگی مشہدی ۱۶ر ۸ گز عـہ کلاہ پشاوری نمونہ سچا زرین مخملی یا ساٹن آفیسری ۵ر دستے عالم جھوٹی زری للو ۲ر ۸ر کی رومال نیلدار عـہ ۱۲ر

ملنے کا پتہ ۔ بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

درس عشق

امریکہ کے مشہور فسانہ نویس اور ناولسٹ ای ۔ ایم ۔ ہل کے شہرہ آفاق ناول دی شیخ کے موسیقی کا اردو ترجمہ ۔ قابل مصنف نے حسن و عشق کے ہنگامے اور رقیبوں کے داؤں پیچ اخلاقی روشنی میں اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ تعریف نہیں ہوسکتی پلاٹ انوکھا سبق آموز اور دلچسپ ہے ۔ ترجمہ نہایت صاف و سلیس بلکہ بڑی حد تک ترجمہ نہیں معلوم ہوتا ۔ کتابت چھپائی دیدہ زیب ٹائٹل نہایت خوشنما کاغذ اچھا حجم ۲۰۹ صفحہ قیمت صرف عـہ علاوہ محصول

بہشتی جھومر

زنانہ ادب کی بہترین تصنیف تعلیم و تربیت کا زبردست دستور العمل نسوانی نفسیات کی فلسفیانہ رنگ میں تحلیل اور ان کا مجرب علاج ۔ لڑکیوں کیلئے آج تک اس خوبی کی کتاب نہیں لکھی گئی ۔ اس پیارا سبق ہے ۔ ملک کے نامور اہل قلم اور مشہور اخبار و رسائل نے اس پر زبردست تنقیدیں کی ہیں ۔ عبارت نہایت شستہ اور سلیس کتابت و طباعت نہایت پاکیزہ حجم تقریباً ۵ جز قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت ہے ملنے کا پتہ

دار الکتب رہبر افضل گنج حیدرآباد دکن

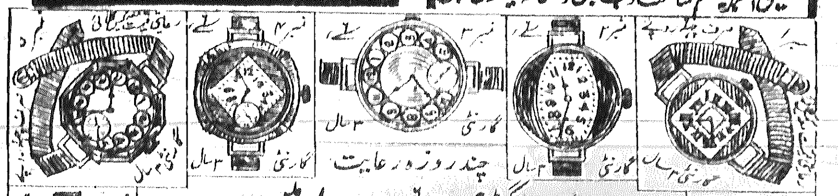

صرف چھ روپے ۔ نمبر ۱ ۔ نمبر ۲ ۔ نمبر ۳ ۔ نمبر ۴ ۔ نمبر ۵ ۔ گارنٹی ۳ سال ۔ چند روزہ رعایت

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس

سوئس میڈ ۔ نہایت خوشنما نفیس ۔ ہر ایک کا ڈیزائن نیا ۔ پائیدار قابل اعتبار صحیح وقت دینے والی ۔ گھڑی کی زینت ایک خوبصورت اسٹراپ ۔ دھوپ والا اسٹریپ یا لاسٹک کا جو آپ پسند کریں) مفت

رعایت کی وجہ یہ ہے

کہ ہمارا اصل مقصد صرف یہ ہی منظور ہے کہ نئے خریدار سے تعارف ہو ۔ ہم اس پالیسی پر عمل کرتے ہیں ۔ یہ گھڑیاں پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی

جو لاگت قیمت بذریعہ منی آرڈر کے بھیج دیں گے انکو پیکنگ اور محصول ڈاک معاف ہوگا

نوٹ ۔ متلاشی روزگار ۔ ایجنٹ اور سوداگران گھڑی کو جہاں کہیں ہوں فوراً سے پیشتر لکھیں

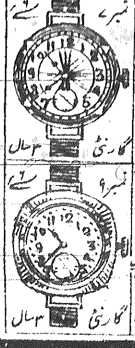

نمبر ۶ ۔ نمبر ۷ ۔ نمبر ۸ ۔ نمبر ۹ ۔ گارنٹی ۳ سال

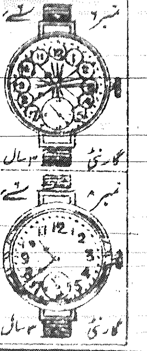

تمام فرمائشیں بنام منیجر ایس ۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ۴۲۶ دہلی آنی چاہئیں

غیر شادی شدہ نہ منگائیں

کیونکہ یہ کتاب میاں بیوی ان ہی لوگوں کے لئے مفید ہے جو ازدواجی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں ۔ درحقیقت یہ کتاب محض بے تکلف احباب کے لئے لکھی گئی تھی لیکن بعض احباب کے اصرار پر اس کا پبلک میں لانا نہایت ضروری تھا ۔ کتاب

میاں بیوی

میں ان رشتوں کے تعلقات اور تعلقات کے ہر پہلو پر بحث کی گئی ہے ۔ ان باتوں پر بھی جن کو لوگ اپنی بے وقوفی سے خلاف تہذیب سمجھتے ہیں بحث کی گئی ہے ۔ اس میں بتایا ہے کہ ایک شوہر اپنی بیوی کو کس طرح خوش رکھ سکتا ہے ۔ اور کس طرح اس سے ایک محبوبہ کی طرح لطف اندوز ہوسکتا ہے ۔ یہ کتاب ان سربستہ رازوں اور لذتوں کی طرف رہنمائی کرے گی جن سے شادی شدہ تجربہ کار بھی ناواقف ہیں ۔ کتاب کے ابواب نیچے درج کئے جاتے ہیں ۔ تاکہ جناب کتاب کا خاکہ ایک حد تک ذہن نشین کرسکیں ۔

کتاب کے ابواب یہ ہیں

پہلا باب ۔ ہنسیا و خیال	دسواں باب ۔ بدمزاجی اور بدزبانی
دوسرا باب ۔ عملی زندگی کا آغاز	گیارھواں باب ۔ تیمارداری و غمخواری
تیسرا باب ۔ پہلی رات	بارھواں باب ۔ رشتہ داروں سے برتاؤ
چوتھا باب ۔ فطرت کا سربستہ لفافہ	تیرھواں باب ۔ طعن و تشنیع
پانچواں باب ۔ جذبات میں لہریں کیوں اٹھتی ہیں	چودھواں باب ۔ ساتھ سونا چاہئے یا علیحدہ
چھٹا باب ۔ شوق و محبت کا اظہار	پندرھواں باب ۔ دنیا کی سب سے قیمتی شے
ساتواں باب ۔ لباس و زیور کی دلفریبی	سولھواں باب ۔ آداب مواصلت
آٹھواں باب ۔ بیوی محبوبہ کیونکر بن سکتی ہے	سترھواں باب ۔ محبت کے پھل پھول
نواں باب ۔ میاں بیوی میں شکر رنجی	اٹھارھواں باب ۔ عیالداری کی تکالیف کا علاج

قیمت ایک روپیہ

یہ ایسی کتاب ہے جس کے متعلق ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اردو کیا دنیا کی کسی زبان میں بھی اس سے بہتر کتاب نہیں لکھی گئی

ملنے کا پتہ ۔ منیجر خواجہ بک ڈپو ۲ دہلی

شب عروسی سے پہلے اور شب عروسی کے بعد

ہر اس نوجوان کے لئے جس کی شب عروسی قریب ہے ۔ یا شب عروسی سے لطف اندوز ہوکر اب ازدواجی زندگی کی بہار کا لطف اٹھا رہا ہے آداب مواصلت سے واقف ہونا انتہائی ضروری ہے ۔ جتنا کہ تندرستی قائم رکھنے کے لئے غذا اور ہوا کا ہونا ضروری ہے ۔ اس مقصد کے لئے کتاب

دولھا دلہن

اردو زبان میں لاجواب اور بے نظیر کتاب ہے ۔ یہ کتاب دولہن کی افسردہ زندگی کو پر کیف بنا دیگی ۔ یہ کتاب ان لذتوں کی طرف رہنمائی کرے گی جن سے پہلے بڑے بڑے تجربہ کار بھی ناواقف ہیں ۔ یہ کتاب مواصلت کی لذت کو دوگنا اور چوگنا کردیگی ۔ یہ کتاب بیوی کی تسخیر کے لئے مجرب عمل ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد باغ حسن کی گلچینی کا سلیقہ آجاتا ہے اس کتاب کے دیکھنے کے بعد انشاء اللہ ڈاکٹروں اور حکیموں کے مشورے کی ضرورت نہ رہے گی ۔ اس کتاب کی مجرب عملی تدابیر ممسک اور ملذذ دواؤں سے ہمیشہ کے لئے بے نیاز کردیگی ۔ اس فن پر یہ سب سے پہلی مہذب اور بے نظیر مفید کتاب ہے ۔ اگر کوئی شخص مواصلت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور اس کی عمر بھی پانچسو سال سے کم نہ ہو تب بھی ایسی کتاب کا تیار ہونا دشوار ہے ۔ اس کتاب کی فہرست مضامین کی دو سو کے قریب سرخیاں ہیں ۔ اگر ان سب کو اشتہار میں درج کیا جائے تو ایسے ایسے چار صفحے درکار ہیں ۔ اس لئے نہایت مختصر فہرست مضامین درج کی جاتی ہے ۔ تاکہ کتاب کا خاکہ ذہن نشین ہوسکے ۔

مختصر فہرست مضامین یہ ہے

من کی موج	شادی تندرستی کیلئے لازمی ہے	خوبان سے چھیڑ چھاڑ	مواصلت میں انتہا پسندی	بدچلنی کا نتیجہ
بیماری بے پروائی	شادی فطرت کا ایک قانون ہے	لب و زبان سے چھیڑ چھاڑ	مواصلت میں اعتدال	بازاری حسن کی خریداری
تندرستی	مجردوں کی دماغی حالت	شب دلہن میں مواصلت	مواصلت کو دیر تک قائم رکھنا	بازاری عورتوں کی دلفریبی
خفقان صحت	شادی فرض ہے	کیا دلہن پاک دامن ہے	مسک دوائیں	بازاری عورتوں سے مواصلت
جوش جوانی	مواصلت میں احتیاط	مواصلت کے طریقے	خیالات کے ذریعہ سے امساک	بازاری دوشیزگی کی خرخشت
مواصلت ایک فطری جذبہ ہے	مواصلت کا نشہ	مواصلت کی تمہید	تنفس کے ذریعہ سے امساک	خانہ ساز دوشیزگی کی تیاری
مردوں کی ہٹ دھرمی	مواصلت کے اوقات	مواصلت کی ابتدا	امساک کی مجرب تدبیر	بازاری عورتوں کی مکاری
بیش بہا جوہر کی حفاظت	مواصلت میں آزادی برتنا	مواصلت کے لئے کونسا وقت بہتر ہے	امساک کی ضرورت	بازاری عورتوں میں جسمانی عیوب
شباب کی سحرکاریاں	نوجوانوں کی خود غرضی	مواصلت کے طریقے	عیاشوں کی مواصلت	بازاری عورتوں سے نکاح
مست شباب کی ہم آغوشی	مردوں کی نفس پرستی	مواصلت کے بعد کیا کرنا چاہئے	مواصلت کے وقت عیاشوں کی لذت	نکاح کے بعد عیاش نوجوانوں کی حالت
مست شباب کی دلداری	عورت کے لئے دام محبت	مواصلت کی کمزوری دور کرنا	عیاشوں کی مواصلت کے طریقے	نکاح کے بعد بازاری عورتوں کی حالت
لذت وصال	عورت کی تسخیر کا عمل	استقرار حمل کی تدبیر	ہوس پرستی کا خمار	بازاری عورتوں سے نکاح کا نتیجہ
مواصلت کی ضرورت	گلچینی کی ضرورت	حمل سے بچنے کی صورت	بدچلنی کے اسباب	بازاری حسن کے ایجنٹ
شادی کی راحتیں	شرب محبت کا دوا آتشہ کرنا	مواصلت کے اور مواصلات	آوارہ اور بدچلن عورتوں سے تعلقات	

یہ وہ کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف تجربہ کی روشنی میں لکھا گیا ہے ۔ اس کے پڑھنے کے بعد آپ ازدواجی زندگی کی تمام راحتیں حاصل کرسکیں گے ۔ جو آپ کسی طرح نہیں کرسکتے ۔ قیمت صرف

ملنے کا پتہ خواجہ بک ڈپو ۲ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۰۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲۲ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۱۴

اقتباسات

حجاز میں مجالس شوریٰ کے انتخابات

انتخابات مدینہ، جدہ، ینبع اور طائف کے نتائج

اس سے پہلے ہم سلطان ابن سعود کا یہ اعلان شائع کر چکے ہیں جس میں مجالس شوریٰ کے قیام اور انتخابات کے اجرا کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب جدہ، ینبع، طائف اور مدینہ کے انتخابات مکمل ہو گئے ہیں۔ مدینہ میں جو لوگ منتخب ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

عبد الجلیل مدنی۔ سید وشیشہ۔ ابوبکر داغستانی۔ سعود وشیشہ۔ احمد کماخی۔ کمال خوجہ سان لوگوں میں کہ منطقہ کی مجلس الشوریٰ العام کے لیے شیخ عبد الجلیل مدنی اور شیخ سید وشیشہ منتخب کئے گئے ہیں۔

جدہ میں شیخ علی رضا، علی سلامہ، سلیمان قابل، عبد اللہ الترکی، عبد الفضل اور محمد نصیف کو اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ ان میں سے مجلس عام کے لیے عنقریب انتخاب ہو جائیگا۔ مکہ معظمہ میں بھی انتخابات کے مسودے تیار ہو گئے ہیں۔

(ہم عصر)

ترکی سے ۹ ہزار حاجیوں کی روانگی

حکومت ترکیہ نے اپنی رعایا کو سفر حج کی اجازت دیدی ہے اور ان کے سفر کی شرائط بھی مقرر ہو گئی ہیں جو سب باہر جانے والے مسافروں کے لیے مقرر ہیں۔ جن لوگوں نے سمرنا اور قسطنطنیہ سے سفر حج کی اجازت طلب کی ہے ان کی تعداد ۹ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

(ہم عصر)

مصری جماعت کا گروہ عظیم

[illegible]

قاہرہ میں اتحاد شرقی کا ایک عظیم الشان جلسہ

[illegible]

سوڈان میں نفاذ ہندی کا خیر مقدم

[illegible]

سوریا میں فرانسیسیوں کی خستہ حالی

[illegible]

حوران میں بغاوت کی آگ

[illegible]

مغربی افواج میں غدر

[illegible]

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط۔ منٹوں میں موٹی سیروں باریک اور سیویاں تیار کر لیں۔

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ دونے چاند تارے کے ہیں افعال

جواں ہو تو جواں ہیں جواں سال

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

[illegible]

جانکاح کیجئے

[illegible]

ایک سچے دل کی پکار

[illegible]

نمک سلیمانی

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری۔ مطابق ۲۲ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۴۱

اقتباسات

حجاز میں مجالس شوریٰ کے انتخابات

انتخابات مدینہ، جدہ، ینبع اور طائف کے نتائج

اس سے پہلے ہم سلطان ابن سعود کا وہ اعلان شائع کر چکے ہیں جس میں مجالس شوریٰ کے قیام اور انتخابات کے اجرا کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب جدہ۔ ینبع۔ طائف اور مدینہ کے انتخابات مکمل ہو گئے ہیں۔ مدینہ میں جو لوگ منتخب ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

عبد الجلیل مدنی۔ سید وشیشہ۔ ابو بکر داغستانی۔ سعود وشیشہ۔ احمد کماخی۔ کمال خوجہ۔ ان لوگوں میں مکہ معظمہ کی مجلس الشوریٰ العام کے لیے شیخ عبد الجلیل مدنی۔ اور شیخ سید وشیشہ منتخب کئے گئے ہیں۔

جدہ میں حسین علی رضا، علی سلامہ، سلیمان قابل، عبد اللہ الترکی، عبد المتفضل اور محمد نصیف کو اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ ان میں سے مجلس عام کے لیے عنقریب انتخاب ہو جائیگا۔ مکہ معظمہ میں بھی انتخابات کے متعدد وقت جمع ہو گئے ہیں۔ (ام القریٰ)

ترکی سے ۹ ہزار حاجیوں کی روانگی

حکومت ترکیہ نے اپنی رعایا کو سفر حج کی اجازت دیدی ہے اور ان کے سفر کی شرائط بھی وہی ہوں گی جو وہ سب باہر جانے والے مسافروں کے لیے مقرر ہیں۔ جن لوگوں نے سمرنا اور قسطنطنیہ سے سفر حج کی اجازت طلب کی ہے ان کی تعداد ۹ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ (ام القریٰ)

مصری حجاج کا گروہ عظیم

وزارت داخلیہ مصر کو اطلاع ملی ہے کہ امسال مصری حاجیوں کی تعداد ۱۳۰۰۰ نفوس تک پہنچی ہوئی ہے۔ ذیقعدہ کی پانچویں تاریخ کو محمل شریف کی روانگی کے لیے محفل منعقد ہوگی

اور اس میں جلالۃ الملک فواد کی طرف سے صاحب الدولت رئیس الوزرا نیابت کریں گے۔ (ام القریٰ)

قاہرہ میں اتحاد شرقی کا ایک روح پرور نظارہ

مصر کی جمعیت رابطہ شرقیہ نے موتمر خلافت کے موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک محفل چائے نوشی منعقد کی جس میں مصری۔ شامی۔ حجازی۔ عراقی۔ طرابلسی۔ ہندی جاوی۔ تونسی۔ افریقی۔ جنوبی افریقہ۔ فارسی۔ ترکی۔ مراکشی اور پولینڈی مسلمانوں کا ایک کافی مجمع تھا۔ مصر میں اس سے پہلے مختلف مشرقی قوموں کا ایسا اجتماع آج تک نہیں دیکھا گیا۔ چائے پینے اور دلیل کھانے کے بعد حضرت سید عبد الحمید البکری رئیس جمعیۃ رابطہ شرقیہ کھڑے ہوئے اور ایک نہایت موثر تقریر میں انھوں نے حاضرین کو اختلاف جنسیت و وطنیت کے باوجود اس اتحاد و یکرنگی پر مبارکباد دی۔ ان کے اس آخری فقرہ پر تمام حاضرین پھڑک اٹھے کہ :-

میں درخواست کرتا ہوں کہ جب آپ اپنے شہروں کو جائیں تو ہر ملک میں اس لیے نہیں کہتا کہ سارا مشرق ایک جسم کی طرح ایک ملک ہے اور ایک ہی غذا کھاتا ہے اور ایک احساس کو محسوس کرتا ہے اپنے بھائیوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ رابطہ شرقیہ تمہاری خوشی سے احساس کرتی ہے اور تمہارے خواص کا ادراک کرتی ہے۔ اور اس چیز سے رنجیدہ ہوتی ہے جس سے تمہیں رنج پہنچتا ہے اور اس چیز سے خوش ہوتی ہے جس سے تم خوش ہوتے ہو

پھر ڈاکٹر منصور فہمی کھڑے ہوئے جن کے سحر نگار قلم کی تمام عربی دنیا میں شہرت ہے اور انھوں نے مشرق کی بیداری اور اس کی حیات جدیدہ کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے جناب صدر کے قول پر اتنا اور اضافہ کر دیا کہ :-

ہمارے آمال بھی مشترک ہیں اور آلام بھی مشترک ہیں اور یہی چیزیں ہمارے اہلین و متالمین کے درمیان ربط و تعلق کی باعث ہیں۔ ہمارے اس رابطہ باہمی کو تعصب سے موسوم کر کے ہم پر بڑی زیادتی کی گئی ہے۔ حالانکہ جو لوگ ہم کو تعصب کا الزام دیتے ہیں وہ خود ہی متعصب اور ظالم ہیں اور ظالم بھی ایسے کہ انسانیت کے دشمن ہیں۔ یہ تعصب کی تہمت اگر ہم پر محض ہمارے جائز مطالبات کی بنا پر ہے تو بیشک ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہم متعصب ہیں اور اس پر بڑی خوشی کے ساتھ تالیاں بجتی رہیں۔ (الشوریٰ)

سوئز میں وفد ہندی کا خیر مقدم

۲۲ مئی کو ہندوستان کا جہاز جس میں ہندی وفد کے ارکان موتمر اسلامی کی شرکت کے لیے حجاز جا رہے ہیں سوئز پہنچا اور جدہ جانے کے لیے ایک دوسرے اسٹیمر میں منتقل ہو گیا۔ کیونکہ ہندوستان کے تمام جہاز بمبئی سے سیدھے سوئز آتے ہیں۔

ان حضرات فاضل کی آمد کی اطلاع پا کر جمعیت رابطہ شرقیہ نے ۱۷ کی شام کو ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور ان معزز مہمانوں کی تکریم کے لیے اپنے معتمد سوئز محمد بک الدیدی کو حسب ذیل تار دیا :-

"رابطہ شرقیہ آپ کو تکلیف دیتا ہے کہ جمعیت خلافت ہندیہ کا جو وفد کل رات کو سوئز پہنچ رہا ہے اور جس میں مولانا سید سلیمان ندوی صدر۔ اور مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی اور سید شعیب قریشی ارکان کی حیثیت سے شامل ہیں اس کا شاندار استقبال کریں۔ اور ان بزرگوں سے درخواست کریں کہ موتمر سے واپسی پر قاہرہ کو آپ کی تشریف آوری کا شرف حاصل ہونا چاہیئے۔" (الشوریٰ)

سویدا میں فرانسیسیوں کی خستہ حالی

آج کل جبل دروز میں شام کے سویدا کا سخت محاصرہ کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ شہر سے نکل کر فوجیں بھی نہیں جا سکتیں۔ چند روز ہوئے کہ ایک فوجی جماعت شہر سے نکل کر پانی لانے کے لیے قریب کی طرف روانہ ہوئی۔ راستہ میں مجاہدین دروز کی ایک جماعت نے یکایک اسے آ لیا اور وہ فرانسیسی دستہ اپنے بہت سے سپاہیوں کو میدان میں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ آخر کار فرانسیسی دستہ جہاز ریل پر پانی لانے کے لیے مجبور ہوگئے۔ (الشوریٰ)

حوران میں بغاوت کی آگ

حوران کے بہت سے شیوخ قریۂ ذبیبہ میں جمع ہوئے اور زعمائے دروز سے مشورہ ہو کر طے پایا کہ حورانی قبائل بھی فرانس کے خلاف بغاوت کر دیں۔ اور جو حورانی شیوخ فرانس کے دوست بنے ہوئے ہیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ اس کے بعد دروزی مجاہدین میں ایک جماعت ان کے ساتھ حوران گئی اور اس نے فرانس کے خلاف عام بغاوت کا اعلان کر دیا۔ (الشوریٰ)

مغربی فوجوں میں غدر

مغربی فوجوں کے متعلق عنقریب آیا ہے کہ وہ گروہ در گروہ

[illegible]

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب عالی اثر اللہ جہالت شکستہ

زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست و مندرجہ تین کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار و رقیق مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶ آنہ۔

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ تفسیر اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب مگر یکجا مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱۲ آنہ۔

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۱۲ جلد دوم للعہ محصول علاوہ جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ :-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم دفتر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

ملکی صنعت کی قدر کریں

نوایجاد مشین سیویاں

اس نوایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیے

ہینڈل

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کریں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

جائز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلا

...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک مہلک بیماری مستورات میں عام ہے اُن کی تندرستی کو ہمیشہ کے لیے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہے اس کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہیے۔ مایوس العلاج کیلئے ہمارا حب مسیحا ... تجربہ ثابت ہو چکا ہے بطور آزمائش ایک بار منگوا کر حق اور باطل میں تمیز کیجئے اور قدرت کا کرشمہ دیکھیے۔ قیمت پوری خوراک ...

جوہر شفا نئے اور پرانے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ علاج ہے پیشاب اور زخم کی تکلیف پیپ کا آنا تمام شکایتیں یکلخت دور ہو جاتی ہیں قیمت فی ڈبہ ... پتہ :-

منیجر دار الشفا دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ... محصول ڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

خضاب

یہ دونے چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر :- شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ ... شش ماہی پانچ روپے۔ ہندوستان سے سالانہ ... شش ماہی تین روپیہ ... فی پرچہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

عید اضحیٰ
یا
حقیقت اسلامی کا ایک درس

عید اضحیٰ اسلام کا سب سے بڑا تہوار ہے اس تہوار کی سی شان صرف اسلام ہی کے تہواروں میں نہیں بلکہ تمام مذاہب و اقوام عالم کے تہواروں میں بھی نہیں پائی جاتی۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کا سمٹ کر ایک مرکز پر جمع ہونا۔ ہر امیر و غریب اور کبیر و صغیر کا ایک فقیرانہ چادر میں لپٹ کر ... دنیا ... ایک چھوٹی سی چار دیواری کے گرد ہر شخص کا دیوانہ وار چکر لگانا اور ... اپنے معبود کی رضا و خوشنودی پر قربان کر دینا ... یہ سب اسی ... حقیقت ... دنیا کا سب سے بڑا اتفاقی تہوار بنا دیا ہے۔

پر عید اضحیٰ کا ایک ظاہری پہلو ہے لیکن اسلام ظاہر پرست نہیں ہے اس کے ہر ظاہر میں ایک باطن اور ہر صورت ایک شاہد حقیقت جلوہ آرا ہوتا ہے ... پس اب ہمیں دیکھنا چاہئے کہ عید اضحیٰ کے ان ظاہری مظاہرات میں کونسی باطنی تعلیم مضمر ہے۔

یہ تہوار ملت حنیفی کے سب سے پہلے داعی حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم الشان کارنامہ کی یادگار ہے جو تسلیم و رضا اور بندگی و عبدیت کی تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ آج سے پانچ ہزار سال پہلے کالدیا کے بت پرستوں میں ایک شخص پیدا ہوتا ہے ... پتھروں کو پوجتی ہے ...

[illegible]

صبر و سکون کی ضرورت

[illegible]

جنت البقیع کا انہدام

[illegible]

سندھ کا بہترین مسلمان نمائندہ

[illegible]

بھوپال کے اہل خیر کا شکریہ

اوائل مارچ ۲۵ء میں حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی کی تحریک سے ریاست بھوپال کے بعض حضرات نے جن کے دل میں تبلیغ اسلام کا درد موجود ہے شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علمائے ہند کو مستقل امداد دینے کا وعدہ فرمایا تھا چنانچہ اسوقت سے لیکر اب تک یہ اہل خیر برابر شعبہ کی امداد کرتے رہے ہیں۔

مارچ ۲۵ء سے آخری قسط ۲۶ء تک جناب مظفر حسین خان صاحب کی معرفت دفتر کو ... وصول ہو چکے ہیں۔ ہم آج ان حضرات کی فہرست چندہ کی مجموعی رقوم کے ساتھ شائع کر رہے ہیں اگر دوسرے مقامات پر بھی مسلمان اپنے فرض کو اسی طرح محسوس کریں اور کوئی صاحب ماہوار چندہ جمع کر کے جمعیۃ علماء کے دفتر میں ارسال فرما دیا کریں تو تبلیغ کے راستہ میں جو مالی مشکلات حائل ہیں وہ بڑی حد تک رفع ہو جائیں۔ ہم جناب مظفر حسین خان صاحب کے خصوصاً اور دیگر حضرات بھوپال کے عموماً نہایت مشکور ہیں۔

قاضی فیاض حسین صاحب وکیل
منشی داؤد احمد صاحب وکیل
مولوی عبد الرشید صاحب
قاسم میاں صاحب
حالی قدر عبد الرؤف خاں صاحب
عبد الغفور صاحب سکنہ بمبئی
مولوی سعید الدین صاحب بہادر
اسمٰعیل خاں صاحب تاجر میوہ
منشی عبد الحفیظ خاں صاحب عرف نجا دادا
مظفر حسین خاں صاحب جہانگیر پوری
منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری
ڈاکٹر فتح محمد صاحب
مولوی عبد الغفور صاحب سکرٹری
مولوی عنایت اللہ صاحب
منشی رحمن اللہ خاں صاحب
مولوی محمد زبیر صاحب ٹونکی
حافظ محمد ادریس خاں صاحب
منشی فخر الدین خاں صاحب جیلر
منشی یوسف علی خاں صاحب سررشتہ دار
منشی احمد رضا خاں صاحب تاجر پارچہ
منشی وحید اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
منشی رفیق احمد صاحب آڈیٹر
منشی جمال الدین صاحب ٹھیکہ دار
منشی شجاعت علی خاں صاحب اکونٹنٹ
وکیل ظہیر الدین صاحب ٹھیکہ دار
ماسٹر امیر حسن صاحب تاجر
بابتہ فرد ... نواب میاں صاحب

بلیغ الجمعیۃ ڈاک کے مصارف ہیں۔

قائم مقام ناظم عمومی شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام

قوم کے معتمد علیہ اور آزمودہ کار بزرگ ہیں ہم اپنے اس جری رہنما قوم کی خدمات کا اعتراف صرف اسی طرح کر سکتے ہیں کہ ان کے مقابلے میں کسی اور کو نہ آنے دیں اور انہیں بلا مقابلہ کامیاب ہونے دیں۔

[illegible]

آپ کا فرض
اخبار الجمعیۃ ... [illegible]

مشرقیات

عالم اسلامی

ریف

ریف کے ایک غدار قبیلہ کی وطن کشی

قائدین ریف کا قتل عام

لیشلا ۱۳ جون ۔ تطوان کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جب پچھلے سال ہسپانوی نوجیں فرار ہو کر شیشوان سے نکل گئی تھیں اس وقت مجاہدین ریف نے قبیلہ اخمیس کے آدمیوں کا خوفناک طرح پر قتل عام کر دیا تھا ۔ اس واقعہ کے انتقام میں ۔ اب اس قبیلہ والوں نے یہ سفاکانہ حرکت کی ہے کہ امیر محمد بن عبد الکریم کے مقرر کردہ جس قدر قائدین تھے ان سب کو ذبح کر ڈالا ان کی بے سر لاشیں مزبلہ پر پھینک دیں اور ان کے سروں کی بازار وں میں نمایش کی ۔ قبیلہ اخمیس کے سرداروں نے حکم جاری کیا ہے کہ علاقہ جبالہ میں جس قدر ریفی اور غماری ملیں ان سب کو قتل کر دیا جائے ۔ بہر کیف کسی پر رحم نہ کیا جائے ۔ اور اس حکم کی فوراً تعمیل کی جائے ۔ مقام بوندیر میں امیر محمد بن عبد الکریم کے مقرر کردہ حاکم کو پکڑ کر ذبح کر ڈالا گیا ۔ بیچارہ کچھ رقم لیکر فرار ہونا چاہتا تھا کہ بین الاقوامی منطقہ میں پہنچکر اپنی جان بچا لے ۔ (انگلشمین کا خاص تار)

جہاد ریف کا دم واپسیں

طنجہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ تازہ کے علاقہ میں متعدد فسادات ہوئے ہیں باغیوں نے مسکدل کے قریب فرانسیسی چوکیوں پر حملہ کیا ۔ لیکن ان کا حملہ مسترد کر دیا گیا ۔ (انگلشمین کا خاص تار)

غازی عبد الکریم کا مستقبل

پیرس ۱۳ جون ۔ آج فرانسیسی دفتر خارجہ میں مسئلہ ریف کے متعلق فرانس و ہسپانیہ کا نفرنس شروع ہو گئی ۔ اس میں ریف کی فوجی ۔ سیاسی اور اقتصادی حیثیت پر غور کیا جائے گا نیز اور اس کے ساتھ غازی عبد الکریم کی قسمت کا فیصلہ بھی کیا جائیگا جن کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ مدغا سقر بھیجے جانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔

بلاد عرب

مجاہدین شام کے فاتحانہ حملے

شامی حدود پر نجاری افواج کی تاخت

بیت المقدس ۱۴ جون ۔ عربی ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کے وقت فرانسیسی فوجوں کو شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں ۔ اور مجاہدین نے بعلبک ۔ سیاق ۔ اور طرابلس پر سخت حملے کئے ہیں ۔ سلمیٰ پر جن دروزی فوجوں نے فرانسیسی افواج کا مقابلہ کیا تھا وہ اب سب کی سب غوطہ میں پہنچ گئی ہیں اور دمشق خطرہ میں پڑ گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہابی افواج کے کئی دستے غیر رسمی طریق پر شامی حدود میں گھس آئے ہیں اور انھوں نے ضلع حمص کے قبائل کو خوفزدہ کر دیا ہے ۔ عربوں کا خیال ہے کہ بغاوت دروز کے مقابلہ میں فرانسیسی حکام جو جابرانہ طریقے استعمال کر رہے ہیں ۔ ان سے شامی حکومت مستعفی ہو جائے گی ۔

فرانسیسی حکومت حالات کی نزاکت سے انکار کرتی ہے ۔

معاہدۂ موصل پر عراقی مجلس کی مہر تصدیق

بغداد ۱۴ جون ۔ (حکومت عراق کی) مجلس نے معاہدہ موصل کی تصدیق کر دی ۔

معاہدۂ موصل کی تصدیق پر عراق میں اظہار مسرت

عراق اور ایران کے تعلقات

بغداد ۱۶ جون ۔ پارلیمنٹ اکتوبر تک کے لئے ملتوی ہو گئی ہے ۔ صلحنامۂ موصل کی توثیق کے متعلق تمام ملک میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے ۔

امید کیجاتی ہے کہ جون کے ختم پر امیر فیصل اپنے طبی علاج کی تکمیل کے لئے انگلستان روانہ ہو جائیں گے ۔ غالباً ان کی جگہ سابق شاہ حجاز امیر علی کام کرینگے ۔

شاہ ایران نے عراق کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کے متعلق اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے ۔ ایک وفد جو ایک وزیر اور مندوبین پر مشتمل ہے ایران روانہ ہو رہا ہے ۔ اور ایک وفد یہاں ایران سے آ رہا ہے تا کہ دونوں ممالک کے دوستانہ تعلقات مستحکم ہو جائیں ۔

ٹرکی و عراق کا اقتصادی سمجھوتہ

بغداد ۱۶ جون ۔ ٹرکی نے عراق کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ ٹرکش پٹرولیم کمپنی خراج شاہی کی شرح فی صدی کے بجائے ۵ لاکھ پونڈ ادا کرے ۔

ایران

ایران کا جدید وزیر خارجہ

طہران ۱۵ جون ۔ تقی زادہ نے وزارت خارجہ کا عہدہ قبول کر لیا ہے اس لئے ان سے درخواست کی گئی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے برلن سے واپس آ جائیں ۔

ولیعہد ایران سخت بیمار ہیں

طہران ۱۳ جون ۔ خبر آئی ہے کہ شاہپور ولیعہد ایران خطرناک طور پر علیل ہو گئے ہیں ۔

اعلان تعطیل

بتقریب عید اضحیٰ دفتر "الجمعیۃ" ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک بند رہے گا لہٰذا قارئین کرام ۲۶ جون ۲۶ء کے پرچہ کے منتظر نہ رہیں ۔

(منیجر "الجمعیۃ")

ممالک غیر

لارڈ چیمسفورڈ کا نیا عہدہ

لنڈن ۱۴ جون ۔ ہندوستان کے سابق وایسرائے لارڈ چیمسفورڈ نے نیو ساؤتھ ویلز کے ایجنٹ جنرل کا عہدہ عارضی طور پر قبول کر لیا ہے ۔

جمعیۃ اقوام سے برازیل کی علیحدگی

جنیوا ۱۴ جون ۔ لیگ اقوام کے سکرٹری کو حکومت برازیل کے وزیر خارجہ کا ایک تار موصول ہوا ہے جس میں برازیل کا یہ فیصلہ مذکور ہے کہ وہ معاہدہ کی دفعہ ۱ کے مطابق لیگ اقوام کی ممبری سے علٰحدہ ہو جائے ۔ تار میں یہ بھی لکھا ہے کہ برازیل آئندہ ستمبر میں لیگ کی جمعیۃ کے اجلاس میں شرکت نہ کریگا ۔

سلطان محمد سادس کا حسرتناک جنازہ

سان ریمو ۱۳ جون ۔ کل سابق سلطان محمد سادس کی نعش اٹلی کو منتقل کر دی گئی ۔ جنازہ کے ہمراہیوں میں نہایت سادگی تھی ۔ صرف ایک گاڑی جس پر تابوت رکھا ہوا تھا اور دوسری گاڑیاں ساتھ تھیں جن میں ماتمی لوگ بیٹھے ہوئے تھے ۔ جنازہ ایسی سڑکوں سے گذر گیا جن پر بہت کم آمدورفت ہوتی ہے ۔

ہندوستان

حیدر آباد میں ایک ہیجان انگیز واقعہ

مسٹر وامن نائک کی جان پر حملہ

پونہ ۱۴ جون ۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا نے ایک بہت ہی ہیجان انگیز خبر شایع کی ہے جس کا تعلق حیدر آباد کی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر وامن نائک سے ہے جو ایک مشہور جاگیردار اور حضور نظام کی وفادار رعایا ہیں اور جنھوں نے تحریک خلافت میں ایک نمایاں حصہ لیا تھا ۔ کہا جاتا ہے کہ ۸ جون کو ان کی جان لینے کی کوشش ان کے بنگلے والے مکان پر ایک عرب نے کی تھی جس کا نام احمد منصور ہے اور جو خنجر و تلوار سے مسلح تھا اور تین آدمی اور اس کے ہمراہ تھے جو اس مقام کا پہرہ دے رہے تھے خوش قسمتی سے مسٹر نائک اس موٹر میں نہ تھے جسے اس شخص نے روکا ۔ فوراً مسٹر نائک کو اطلاع دی گئی جو شہر میں تھے ۔ پولیس سے مدد طلب کی گئی اور ایک پہرہ ان کے مکان پر لگا دیا گیا اور عرب کو گرفتار کر لیا گیا ۔

مسلمانان پانی پت کا تار وایسرائے کے نام

صوفی محمد اقبال صاحب ۱۵ تاریخ کو پانی پت سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حسب ذیل تار وایسرائے کی خدمت میں ارسال کیا گیا :-

"حکومت پنجاب کے موجودہ طریق سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ قوانین پنجاب ایکٹ کی دفعہ نمبر ۴۳ کے پردہ میں اسکا مقصد یہ ہے کہ وہ مسلمانان پانی پت کے سلسلہ رسم و رواج میں مداخلت کرے جو عید الاضحیٰ جیسے مقدس موقعہ پر مسلمانوں کی مذہبی آزادی کے حامی و محافظ ہیں اگر امسال لوکل گورنمنٹ نے اس قسم کی کارروائی کی تو وہ نہ صرف خطرناک ہوگی بلکہ ایک قدیم اور مستقل دستور رواج کے خلاف جدید انحراف ہوگا اور مقامی خاص حالات کو مد نظر رکھتے

ہوئے اس سے جدید مشکلات پیدا ہو جائیں گی جن میں شاید گورنمنٹ کو بھی تکلیف ہو ۔ مثلاً دہلی میں خاص خاص راستوں کا تعین وہاں کے لئے ایک سالانہ مصیبت ثابت ہوئی ہے ۔ اس معاملہ پر ہز اکسلنسی ضرور توجہ فرمائیں ۔

مدراس سے لاہور تک آگ کا طوفان

مدراس ۱۵ جون ۔ ناگا پٹم کے محلہ گرین اسٹریٹ میں آج دوپہر کو آگ لگ گئی جس کی وجہ سے بیس مکانات بالکل تباہ ہو گئے آگ کا بہت زور تھا اور پھیلتی معلوم ہوتی تھی لیکن ریلوے کے افسروں اور آدمیوں کی کوشش سے رک گئی اور بجھا دی گئی ۔

مدراس ۱۵ جون ۔ کل دوپہر کے وقت راجا پورم میں آگ لگ گئی ۔ یہ بہت بڑا علاقہ ہے جس میں ایک ہزار سے اوپر مکانات ہیں آگ نے بہت سوں کو بے گھر کر دیا اور بہت سامان کا نقصان ہوا چھ ہزار روپیہ سے زیادہ نقصان کا تخمینہ ہے ۔ جان کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے ۔ آتشزدگی کا سبب معلوم نہ ہو سکا مگر پولیس کو کسی جرم کا شبہ نہیں ہے ۔

کل ہی کے ایک اور واقعہ کی اطلاع ملی ہے جو موٹے ٹھوٹم وانشیس پیٹ میں ہوا لیکن آگ کچھ نقصان کرنے سے پہلے ہی بجھا دی گئی ۔

لاہور ۱۵ جون ۔ مغلپورہ کے ریلوے ورکشاپ کے بجلی کے کام کے حصہ میں سخت آتشزدگی کا وقوع پذیر ہوئی اور قبل اس کے کہ آگ بجھائی جا سکے کئی لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا تھا ۔

فساد راولپنڈی کی اصلی وجہ

شملہ ۱۵ جون ۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ راولپنڈی کا فساد سناتن سنگھ سبھا کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے ۔ ۱۳ جون کو سنگھ سبھا نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا جس کے متعلق اس نے پہلے کوئی اطلاع نہیں دی تھی جامع مسجد کے پاس سے یہ جلوس گزرا اور باوجود درخواست کے باجہ بجانے سے باز نہ آیا ۔ چند سرکردہ آدمیوں کی مداخلت سے فسادات رک گئے لیکن سنگھ سبھا کے اس فعل پر مسلمانوں نے اظہار ناراضی کیا اور ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کی درمیانی شب کو فسادات شروع ہو گئے ۔ پولیس فوراً پہنچ گئی لیکن مشکل یہ تھی کہ مال و املاک پر متفرق طور پر حملے کئے جا رہے تھے ۔ کنگز رائل رائفل رجمنٹ بلائی گئی ۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے پہلے حالات پر قابو پا لیا گیا ۔ فوج اور پولیس نے مجمع پر گولی نہیں چلائی حملے فرداً فرداً ہو رہے تھے ۔ دو فرقوں کے درمیان مقابلہ نہیں ہوا ۔ ہندو اور مسلمان مجروحین کی تعداد ۲۲ ۔ اور مسلمان مقتولین کی تعداد ۸ ہے ۔ مالی نقصانات بے انتہا ہوا ۔ مذہبی عمارتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ۔ راولپنڈی سے بعد میں اطلاع آئی ہے کہ ۱۴ نفوس مقتول اور ۵۰ مجروح ہوئے ۔ پولیس یا فوج نے گولی نہیں چلائی ۔

فساد راولپنڈی کے مزید حالات

شملہ ۱۶ جون ۔ راولپنڈی سے جو اطلاعات بعد کو موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جائداد کا اور مالی نقصان اس سے کہیں زیادہ پہنچا ہے جتنا کہ ظاہر کیا گیا ہے ۔ غلہ کی منڈی میں کم سے کم ۱۷۲ دوکانیں جلا دی گئی ہیں ۔ ان کے علاوہ دس گودام ۔ ایک مکان ۔ دو موٹریں اور ۲۱ آہنی صندوق بھی جلائے گئے ہیں ۔ فسادات کے باعث جو نقصانات ہوئے ہیں ان کے متعلق مختلف تخمینے دئے جا رہے ہیں ۔ دقت پر آگ بجھانے والے انجن نہیں مل سکے اور ایک انجن آگ لگنے کے دوسرے دن چھاؤنی سے لایا گیا ۔

مقتولین و مجروحین کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱ مسلمان ۲ ہندو اور ایک سکھ مارے گئے ہیں ان میں سے ایک گولی کے زخموں سے مارا گیا اور ایک بندوق کے نشانہ کا شکار ہوا ۔

کل شام تک شفاخانہ میں ۴۶ مجروحین داخل کئے گئے تھے ۔ ان زخمیوں کے زخم بظاہر لاٹھی یا دھاردار آلوں کے معلوم ہوتے ہیں ۔ مجروحین میں سے ۲۷ مسلمان ۱۲ ہندو اور ۷ سکھ تھے ۔

تقریباً تمام ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کر دی ہے ۔ ڈپٹی کمشنر معززین کی مدد سے اتحاد قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہندو دوکانداروں کو دوکانیں کھولنے کی ترغیب دے رہا ہے ۔ مگر اب تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی ۔

شہر کے دروازوں پر فوجی پہرہ لگا ہوا ہے ۔ اور کوئی شخص باہر سے بلا اجازت شہر میں داخل نہیں ہو سکتا ۔

باوجود نوٹیدرنا تھ ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ اور مہرا مہاشے ہنگرچو لائلپور سے آئے تھے انہیں اجازت حاصل کرنے کے بعد شہر میں داخل ہونے دیا گیا ہے ۔ یہ تینوں اشخاص مفصل تحقیقات کرنے میں مشغول ہیں ۔

اب صورت حال پر سکون ہے ۔

فساد راولپنڈی کے متعلق حکومت کی ہدایت

لاہور ۱۶ جون ۔ محکمۂ معلومات (حکومت پنجاب) کے ڈائرکٹر نے اخبارات کے اڈیٹروں کے نام ایک خط جاری کیا ہے جس میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ راولپنڈی کے متعلق اس قسم کی خبروں کو شایع کرنے سے احتراز کریں جن سے فرقہ وارانہ جذبات کے بھڑکنے اور امن عامہ کے نقص کا اندیشہ ہے ۔ ڈائرکٹر نے لکھا ہے کہ "یہ معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ بالا درخواست کی طرف کوئی توجہ نہیں کیگئی ہے اور اشتعال انگیز خبروں اور مضامین کو سنسنی خیز عنوانات کے ساتھ شایع کیا جا رہا ہے ۔ حکومت مجبور ہو جائے گی کہ قانون کے مطابق کارروائی کرے ۔"

راولپنڈی میں سکون

راولپنڈی ۱۷ جون ۔ شہر میں سکون ہے ۔ فوج اور پولیس کی تدابیر حفظ ما تقدم جاری ہیں ۔ ہندوؤں کی دوکانیں ابھی تک بند ہیں ۔ ایک سکھ گذشتہ شب کو زیر دفعہ ۴۴ گرفتار کیا گیا اور دو ہندو جنہیں کل گرفتار کیا گیا تھا شام کو ضمانت پر چھوڑ دئے گئے ۔ ان لوگوں پر ریذیڈنٹ اسسٹنٹ کی عدالت میں زیر دفعات ۱۴۴ (تعزیرات ہند) ۱۹ (قانون اسلحہ) مقدمہ چلایا جا رہا ہے ۔

راولپنڈی کے قریب ایک اور فساد

راولپنڈی ۱۷ جون ۔ آج صبح کو راولپنڈی سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر رام کنڈ میں فساد کی خبر پہنچی ہے ۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض شوریدہ سروں نے ہندوؤں کے ۲۰ مکانات کو جن میں ایک گوردوارہ بھی شامل ہے آگ لگا دی ۔ اطلاع دی گئی ہے کہ تین آدمی جن میں ایک سربرآوردہ ساہوکار لچھمن اور اس کا بیٹا بھی تھا مارے گئے اور ۱۲ ہندو زخمی ہوئے ۔ آج صبح فوج اور پولیس راولپنڈی سے رام کنڈ گئی ہے ۔ اس فساد کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع ہنوز موصول نہیں ہوئی ہے ۔

نواح راولپنڈی میں فسادات کا سلسلہ

راولپنڈی ۱۷ جون ۔ اب جبکہ راولپنڈی میں امن قائم ہو گیا ہے یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ضلع ہزارہ (صوبہ سرحد) کے پٹھانوں کے ایک جرگہ نے سعید پور پر حملہ کیا ۔ دو کو جان سے مار ڈالا اور چھ کو زخمی کیا ۔

ایک ہندو انسپکٹر پولیس کے خلاف استغاثہ

مسجد اور قرآن شریف کی توہین

کلکتہ ۱۶ جون ۔ فسادات کلکتہ کے سلسلہ میں ایک مسجد کے متولی کی درخواست پر ایڈیشنل چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے انسپکٹر آر ۔ ڈی ۔ گھوسال کے خلاف آج سمن جاری کیا تھا ۔ مدعی

دار الحکومت

دفتر انکم ٹیکس کے متعلق ایک شکایت

دہلی کے دفتر انکم ٹیکس کے متعلق یہ عام شکایت سنی جاتی ہے کہ جن شرفا کو وہاں جانا پڑتا ہے ان کے بیٹھنے کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے ۔ اور سخت گرمیوں میں ان کو ایسی جگہ بیٹھنا پڑتا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے ۔ اسکے علاوہ سنا ہے کہ وہاں مسلمانوں کے لئے پانی کا انتظام نہیں ہے ۔ چونکہ اس محکمہ سے صرف انہی لوگوں کا تعلق ہے جو دولتمند اور اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم محکمۂ انکم ٹیکس کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ حتی الامکان وہاں جانے والوں کی آسائش کا اچھا انتظام کر دیں ۔

فراشخانہ میں قیام امن کی کوشش

کل شب کو محلہ فراشخانہ کے ذی اثر ہندو و مسلمان جناب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر کے مطب میں امن غرض سے جمع ہوئے کہ محلہ میں امن وامان قائم رکھنے کی تجاویز پر غور کیا جائے ۔

جناب حکیم محمود علی خان صاحب نے یہ رائے پیش کی کہ اتوار کے روز صبح ۷ بجے تمام ہندو مسلمان بااثر اہل محلہ جمع ہو کر محلے میں ہر ایک کے مکان پر گشت کر کے ان کی ہر طرح تسلی اور تشفی کریں ۔ اور تین دن تک جو قربانی کے مقررہ دن ہیں ان ایام میں ہر ایک گلی کوچہ میں پھر کر معلوم کریں کہ کسی کو کچھ تکلیف یا شکایت تو نہیں تا کہ اسکے دفعیہ کی کوشش کی جائے ۔

راقم مولانا حفیظ الدین ۔

دہلی میں مزید پہرے

دہلی ۱۷ جون ۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر آصف علی اور لالہ پیارے لال رکن مجلس وضع قوانین ہند نے اسپیشل پولیس آفیسروں میں بھرتی ہونے سے انکار کر دیا ہے ۔ مسٹر آصف علی نے ارکان یونین کمیٹی کے سوشل ایسوسی ایشن سے بھی استعفے دیدیا ہے ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس انسپکٹر پولیس اور انگریز سرجنٹ پہروں پر گشت لگا رہے ہیں تا کہ پہرہ داروں کو مشغول و مستعد رکھیں ۔ آج شہر کے مندرجہ ذیل مقامات پر مستقل پہرے اور لگائے گئے ہیں ۔

بارہ ٹوٹی ۔ چوراہہ قطب روڈ ۔ صدر بازار ۔ عید گاہ ۔ ملک روڈ ۔ پل مٹھائی ۔ کشن گنج ۔ سبزی منڈی ۔ روشن آرا روڈ ۔ پل پہاڑ گنج ۔ پہاڑ گنج بازار ۔ بلی ماران ۔ منٹو روڈ ۔ ریلوے اسٹیشن ۔ نہر سعادت خاں ۔ ہاتھی والا کنواں ۔ چھوری ۔ پھاٹک حبش خان ۔ اسپلنڈ روڈ ۔ گندا نالہ ۔ چھوٹا بازار ۔ نئی سڑک ۔ حوض قاضی ۔ بازار سیتا رام ۔ چاوڑی انگوری ۔ گلی قاسم جان ۔ ایجرٹن روڈ ۔ فراش خانہ ۔ اجمیری دروازہ ۔ بارہ دری شیر افگن خاں ۔ تراہا بیرم خاں ۔ پھوٹا دروازہ ۔ پچھلی دالان ۔ چوڑی والان ۔ کلاں مسجد ۔ گلی کلیان پورہ ۔

ہندو مہا سبھا کی پر امن اشتعال انگیزی

ایام بقر عید میں ہندوؤں کو ہڑتال کا مشورہ

دہلی ۱۸ جون ۔ صوبہ کی ہندو سبھا کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۷ جون کو منعقد ہوا ۔ مندرجہ ذیل تجاویز اتفاق رائے منظور کی گئیں :-

ہندو سبھا کو اس امر سے نہایت صدمہ ہے کہ اس سبھا اور دوسری ہندو انجمنوں کی دو سالہ مسلسل مساعی کے باوجود مقامی حکومت اور دہلی کے مسلمانوں کو اس حقیقت کا احساس نہیں ہوا کہ پہاڑی دھیرج کے راستہ سے قربانی کی گائے کو نکالنا وہاں کی ہندو آبادی کے جذبات و احساسات کو سخت صدمہ پہنچاتا ہے ۔ یہ سبھا ایک مرتبہ پھر اس فیصلہ کے خلاف پر زور احتجاج کرتی ہے جس میں مقامی حکومت نے قربانی کی گائے کو پہاڑی دھیرج کے راستہ سے لیجانے کی اجازت دیدی ہے ۔ اس رنج و صدمہ کا کافی احساس رکھنے کے باوجود جو ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی مخالفت سے انہیں پہنچے گا یہ سبھا اس پر زور دیتی ہے کہ ہندو ہر قسم کے اشتعال کے مقابلہ میں پر امن رہیں ۔ یہ سبھا ہندوؤں کو یہ بھی مشورہ دیتی ہے کہ وہ ان دنوں میں تمام کاروبار بند کر کے امن کے ساتھ اپنے مکان میں رہیں تا کہ ان کے غصہ کا اظہار ہو سکے اور نقص امن کا امکان باقی نہ رہے ۔

سبھا کو یہ معلوم کر کے تعجب اور صدمہ ہوا ہے کہ پہاڑی دھیرج کے لالہ رام چند کو شادی کے جلوس کے لئے جو لائسنس دیا گیا تھا اس میں دہلی پولیس نے سالہا سال کے رواج سے قطع نظر کر کے مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق ایسی جدید پابندیاں عاید کی ہیں جن سے ہندوؤں میں سنسنی پیدا کر دی ہے ۔ یہ سبھا ان جدید پابندیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ مقامی حکام ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ ہندوؤں کی شکایات رفع کر دینگے ۔

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کا دوسرا سالانہ اجلاس

عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خاں صاحب کا خطبہ صدارت

(گذشتہ سے پیوستہ)

میرے دوست مسٹر ڈی جی گمبری ایونس سابق فرنیشن و سرجن ہز ایکسلنسی وائسرائے جو آج کل لندن میں ایک کامیاب مطب کے مالک ہیں ۔ انہوں نے دوران ملاقات میں ایک مرتبہ مجھکو حادی کبیر کا ایک قلمی نسخہ جو ان کے پاس موجود تھا دکھلایا اسکا انگریزی ترجمہ وہ اکثر زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ طب یونانی کے متعلق انہوں نے اپنی خوش نظری و وسیع معلومات سے وقتاً فوقتاً اس امر کا اعتراف کیا کہ میں اس فن کے اصولوں کو نہایت مفید اصولوں پر مشتمل دیکھتا ہوں اسی طرح گورنمنٹ ہند کے سابق سرجن جنرل سر پارڈی لوکس محکمہ تعلیم و حفظان صحت گورنمنٹ ہند کے سابق سکرٹری میرے کرم فرما سر ہنری شارپ جو بہ امتیاز اپنی قابلیت علمی کے ممتاز درجہ رکھتے ہیں ان ہر دو حضرات کی تقاریر اس امر کی کافی شاہد ہیں کہ ان کے معتقدات طب قدیم کی نسبت کتنے ارفع و اعلیٰ تھے میں نے ان بزرگ ترہستیوں کا ذکر جس کو آپ بالکل غیر ضروری خیال فرماتے ہونگے محض اس وجہ سے کیا کہ کوئی اہل الرائے تا وقتیکہ اس کو اس فن سے واقفیت نہو کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا غیر ذمہ دار ڈاکٹروں کے بیجا اعتراضات کی جانب ہمیں مطلق نہ توجہ کرنی چاہیئے۔

برادران فن یہ مسئلہ کہ مشاہدہ کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ آپ ایک طبیب و ڈاکٹر کے ساتھ کسی بیمار کو ایک ایسے جنگل میں بھیجدیں کہ جہاں جڑی بوٹیوں کا ذخیرہ ہو تو میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب اس مقام پر معذور و عاجز نظر آئیں گے۔ اسی طرح اگر یورپ سے ادویات کا سلسلہ آمد و رفت کسی وجہ سے بند ہو جائے تو خیال فرمائیے کہ ڈاکٹر صاحبان کی کیا ...

عید کے تحفے

... ملنے کا پتہ :- بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

مانا کہ آپ خوبصورت ہیں

پری جمال صابن (رجسٹرڈ)

المشتہر حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی پرنیاں منزل

خدا حافظ

کیوں!

اس لئے کہ آپ سچ کے عاشق نہیں ۔ دھوکہ اور جھوٹ کے پسند کرنیوالے

میرے بھائیو

آپ کے ساتھ وقت پریشان کن ہے ۔ دن بدن آپکی مالی حالت کمزور ہو رہی ہے جس کام میں ہاتھ ڈالیں ناکامی ہوتی ہے اس کا اصلی سبب آپ کو بتلادیں وہ یہ کہ آپ اپنی قسمت کا حال معلوم کریں کہ آپ کو فائدہ کس چیز میں ہے ۔ اگر آپ کے موافق کوشش کریں تو کامیابی فی الفور ہوتی ہے آپ غلط تدابیر سے ناکام ہو کر خدا پر الزام اور اس کی مہربانیوں پر توجہ نہیں کرتے ۔

خدا کیلئے ہم کو

دھوکہ باز نہ سمجھو ۔ بیکار نہ سمجھو ۔ ہم خدائے قدوس کے روانہ کردہ علم نجوم جفر سے آپ کو سچا راستہ بتلا کر آپکو کامیاب کرائیں گے ۔ انشاء اللہ ۔ اس کے لئے کہ ہم کس حد تک علم سے واقف ہیں آپ ہم سے کوئی سا سوال خواہ گذشتہ ہو یا آئندہ صرف ۸ کے ٹکٹ روانہ کر کے دریافت کریں ۔ اگر وہ سچ نکلا اور آپ کی تسلی ہوئی تو ہم سے اور ہمارا اشتہار دنیا بھر مسلسل بھیجے آپ حلفنامہ روانہ کر کے واپس لے لیں ۔ کیا اس سے بھی زیادہ اور تسلی چاہیئے ۔ افسوس ۔ اگر اب بھی نہ سمجھیں تو آپ کی قسمت ۔

بصورت نسلی معاملات اولاد ۔ نامردی جریان ۔ کمزوری مطلوبہ مقام پر شادی محبوب گھر بیٹھے آجاوے ۔ زوجین میں محبت رہے ۔ مقدمات میں کامیابی ۔ تجارت ۔ ملازمت کیسی ہی لاعلاج بیماری وغیرہ وغیرہ میں ہم سے کام لیں ۔

ایک اور رعایت

اگر کوئی صاحب ۳۰ جون کے اندر مبلغ دس روپیہ (عہ) ہم کو روانہ کر دیں اور روانگی کے وقت تاریخ پیدائش ۔ روز ۔ سنہ ۔ وقت لکھکر روانہ کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو خط لکھنے کا اسٹانڈرڈ ریلوے ٹائم معہ گھڑی پل روانہ کریں تو ہم اونکا نام درج رجسٹر کر کے عمر بھر کا اگلا اور پچھلا حال (جنرل فیوچرس) روانہ کرینگے اور پانچ سال تک ہر ماہ بلا خرچ ڈاک ماہوار اچھی اور بری کیفیتوں سے مطلع کیا کرینگے اس لحاظ سے آپ کا پانچ سال کے لئے صرف دس روپیہ میں ایک منجم دفتر ملازم ہو جائیگا ۔ اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور یہ آخری رعایتی اعلان سمجھیں ورنہ ہم اس تاریخ کے بعد ہمارا پہلا نرخ عــــہ صرف جنرل فیوچرس کا لینگے ۔ ہر قسم کے تیر بہدف تعویذ بھی تیار کئے جاتے ہیں ۔

باقی خط و کتابت معہ ٹکٹ جوابی

مہتمم دار السعادت امرتسر پنجاب ۔ ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

المشتہر منیجر پیر بنارس ... پوسٹ ... ضلع دربھنگہ

پانچ پیسے مہینہ میں

المشتہر سید حسن انیس منیجر رسالہ ... کوچہ چیلان ۔ دہلی

مفت ! مفت !! مفت !!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)
برص سفید بہق سفید و سیاہ ۔ جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں ۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے ۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے ۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) محصولڈاک تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ڈاک محصول نہیں لیا جاتا ۔

خضاب

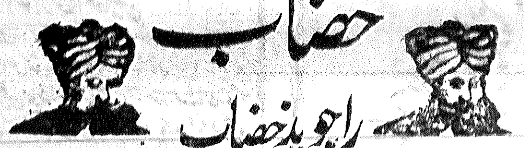

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے ۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر) ۔
بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں ۔

المشتہر راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

پانچسو روپیہ نقد انعام

بال سیاہ کرنیوالا پوڈر خضاب

نسخہ جرمنی خضاب ایک شیشی والا اسفوف فوراً خود تیار کر لو ۔ بنا بنایا خریدو ۔ یا ایجنسی لے لو ۔ کثیر منافع اٹھاؤ ۔ دوکانداروں کے لئے روپیہ کمانے کا نادر موقعہ ہے ۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کرو ۔

باعزت روزگار کرو

اس وقت مارکیٹ میں روزانہ ہزاروں روپے کا بال سیاہ کرنے والا جرمنی خضاب فروخت ہو رہا ہے ۔ یہ ایک باعزت تجارت ہے ۔ پس آپ بھی نسخہ سیکھ کر چند دو منٹ میں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بنا سکتا ہے ۔ مستقل سینکڑوں روپیہ ماہوار کی آمدنی کراو ۔ زندگی فارغ البال سے گذارو ۔ قیمت نسخہ جرمنی خضاب ایک شیشی والا اسفوف پچاس روپیہ مقرر ہے ۔

(نوٹ) الجمعیۃ کے ایک سو خریداروں سے ایجنسی کا عوام دیگر طلب کرنے والوں سے فیس نسخہ ایک ماہ کیلئے صرف سات روپیہ چار آنہ معہ محصولڈاک لے جاویں گے ۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر ملاحظہ کریں ۔

انعام

اگر نسخہ سے خضاب فوراً تیار نہ ہو تو پانچسو روپیہ انعام لیجئے اقرارنامہ انعام ہمراہ نسخہ پارسل روانہ ہوتا ہے ۔

المشتہر منیجر فردوس میڈیکل ہال امرتسر

ہر گھڑی چھ روپے میں

رعایت کی وجہ یہ ہے

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو

عربی نصاب چلیکی آسان کتابیں چھپ گئیں

المشتہر شفیق احمد ناظم شاعت القرآن ... مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

بجلی والی جنٹلمین رسٹ واچ

بجلی والی گلفام رسٹ واچ

قادری منیجر مومن ٹریڈنگ واچ کمپنی لودیانہ

المشتہر ایم صدیق سوداگر کلکتہ

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والا ... مضامین ... ماہوار رسالہ

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں ۔

طب حکیم اجمل خان ... دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد عثمان فارقلیط — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۳ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۲۹ جون ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۴۲

اسلام کے سیاسی اخلاق کا ایک بہترین نمونہ

"علیا حضرت نواب سلطان جہاں بیگم سابق فرمانروائے بھوپال نے اپنے فرزند ارجمند اعلیٰ حضرت سکندر صولت افتخار الملک الحاج نواب حمید اللہ خاں بہادر کو عنان حکومت سپرد کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی تھی وہ در اصل اسلام کے سیاسی اخلاق کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اس سے دنیا کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام کی سیاست کن اخلاقی بنیادوں پر قائم ہے اور ایک مسلمان حکمران اپنی شاہانہ حیثیت کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم اس لیے اس تقریر کو یہاں درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام ان بلند خیالات سے مستفیض ہوں جو اس میں ظاہر کئے گئے ہیں"

اخوان و ارکان ریاست و رعایائے بھوپال!

آج جس غرض سے یہ دربار منعقد کیا گیا ہے اس کا اظہار میں انگلستان سے بذریعہ تار کر چکی ہوں۔ اور اس کے متعلق گزٹ جریدہ میں اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔

مجھے یہ معلوم ہو کر دلی مسرت و اطمینان ہے کہ ان اعلانات کا جو اثر ہوا ہے۔ اس کا تمام طبقات رعایا اور ارکین دولت نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ اور اپنے نئے فرمانروا کے ساتھ ان جذبات عقیدت کو جو رعایائے بھوپال کا طغرائے امتیاز ہے پرجوش طریقہ سے نمایاں کر کے اپنی وفاداری اور عقیدت کیشی کا بہترین ثبوت دیا۔

آج ۲۵ سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا کہ جب مالک حقیقی نے ملک محروسہ بھوپال کی زمام حکومت میرے سپرد کی آپ سب کو اس کا علم ہے کہ میں نے اپنی حیثیت مثل ایک امین کے سمجھ کر اور اس ودیعت کبریٰ کے اہم فرائض کا احساس کر کے فوراً ضروری اصلاحات کی طرف توجہ کی۔ ریاست کے مفاد اور رعایا کے فلاح کو اپنا نصب العین زندگی بنایا اور مسلسل ۲۵ سال تک اس مقصد اعظم کے حصول میں سعی و محنت کو اپنا اولین فرض تصور کیا۔ اور جو ذرائع و وسائل ممکن ہوئے۔ ان کی بہم رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

میں اپنے احکم الحاکمین کا شکر کرتی ہوں کہ اس نے ہر موقعہ پر اور ہر تدبیر میں میری اعانت کی اس امر کا اندازہ کہ میری کوششیں ریاست بھوپال اور میری رعایا کی بہبودی اور فلاح میں کسقدر کامیاب ہوئیں آپ لوگ خود کر سکتے ہیں۔

حاضرین دربار! میرے عہد حکومت کے ابتدائی سال نہایت سخت اور صبر آزما تھے لیکن ارحم الراحمین نے نواب محمد نصر اللہ خاں اور نواب محمد عبید اللہ خاں کو جوار رحمت میں بلا لیا۔ ان دونوں نے اس محنت اور تردد کو جو میری معاونت و ہمت اور قابلیت سے بڑی حد تک کم کر دیا۔ اور جب تک کہ داعی اجل کو لبیک نہ کہا میرے سرگرم معاون اور مددگار رہے۔ میں رعایا کی بھی شکر گذار ہوں کہ وہ ہمیشہ میرے احکام اور تدابیر پر بخلوص دل اور کامل اطاعت مندی کے ساتھ عمل پیرا رہی اور مختلف اوقات میں میری محنتوں اور ان کے نتائج کا قابل احترام جذبات کے ساتھ اعتراف کر کے مجھے مطمئن کیا تاہم یہ امکان باقی رہتا ہے کہ حکومت کی اہم ذمہ داریوں میں مجھ سے کوئی فروگذاشت ہوئی ہو جس سے کسی کے قلب کو کچھ تکلیف پہونچی ہو اس کے لیے میں آج اس موقعہ پر ان لوگوں سے معافی چاہتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس امکان کی صورت میں وہ مجھے معاف کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

میں ان تمام سابق و حال ارکین دولت کا بھی جنھوں نے اپنے فرائض و خدمات کو دیانت اور قابلیت سے انجام دیکر ترقی ملک میں مجھے مدد دی شکریہ ادا کرنا ان کا حق اور اپنا فرض سمجھتی ہوں۔

اس تمام عہد حکومت میں ترقی ملک اور فلاح رعایا کی تدابیر میں مجھے جو مصروفیت رہی وہ خلق اللہ کی ایک خدمت تھی اور اس سے جو اطمینان قلبی مجھکو حاصل ہوتا تھا اس میں اپنی محنت کا اجر سمجھتی تھی لیکن گذشتہ دو سال کے عرصہ میں جو متصل و پیہم صدمات مجھے برداشت کرنے پڑے اگرچہ میں نے انکو امتحان خداوندی اور مشیت الٰہی سمجھکر انتہائی صبر و سکون سے کام لیا مگر آخرکار جیسا کہ میرے صدمات اور عمر کا اقتضا تھا میرے قلب پر ایک خاص حالت پیدا ہو گئی جس سے یہ یقین ہو گیا کہ اس کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور مہمات حکومت پر پڑیگا۔ اس لیے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حکومت کے بارگران سے سبکدوشی حاصل کروں اور یہ بار امانت اور عنان حکومت اپنے وارث و جانشین کو تفویض کر کے بقیہ حصہ عمر یاد الٰہی اور بقدر امکان مخلوق خداوندی کے رفاہ اور بالخصوص صنف ضعیف کی خدمت میں بسر کروں۔

حاضرین دربار! اس ودیعت عظمیٰ کا بار امانت اب ہز ہائینس نواب محمد حمید اللہ خاں بہادر سلمہ کے قوی بازوؤں پر ہے جن کو میں نے سکندر صولت کے خطاب سے مخاطب کیا ہے تاکہ میری جدہ محترمہ نواب سکندر بیگم کے نام کی نسبت سے ان کے اعلیٰ تزین اصول حکمرانی نواب سکندر صولت کے پیش نظر رہیں۔ وہ اس وقت نہ صرف میری بلکہ تمام رعایائے بھوپال کی امیدوں کا مرکز ہیں اور مجھے یہ اطمینان کلی ہے کہ ان کا دل رعایا کے فلاح و بہبود کے جذبات سے معمور ہے کیونکہ مسلسل دس سال تک انھیں جذبات کے ساتھ انھوں نے میرے رفیق کار کی حیثیت میں نہایت بیدار مغزی اور اعلیٰ قابلیت کے ساتھ کام کیا ہے جس کی وجہ سے نظم و نسق ملکی اور حکمرانی و رعایا پروری کا پورا تجربہ حاصل ہو گیا ہے۔

مجھے ان کے تخت نشین ہر طرح سے ان کا مستقبل درخشاں و تاباں نظر آتا ہے۔ الحمد للہ میں بہت مطمئن ہوں کہ انشاء اللہ العزیز ان کے عہد حکومت میں ملک کی حالت روز بروز بہتر و ترقی پذیر ہوگی۔ اور رعایائے بھوپال اس فیصلہ پر مجھکو ہمیشہ دعائے خیر سے یاد کریگی۔

میں اس مالک الملک کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے اس منشا اور فیصلے کے متعلق ہر ایک معاملہ میں میری مدد فرمائی۔ اس موقعہ پر میرا یہ بھی فرض ہے کہ میں لارڈ ریڈنگ۔ ان کی گورنمنٹ کی شکرگزاری کا اظہار کروں کہ انھوں نے سکندر صولت نواب افتخار الملک کے حق وراثت کے متعلق جو کہ شریعت اسلام اور رواج ملک پر مبنی تھا میری رائے سے اتفاق کیا۔ میں ہز ایکسیلنسی لارڈ ارون وائسرائے ہند کی دلی احسانمند ہوں کہ جب میں نے عنان حکومت نواب سکندر صولت کے ہاتھ میں دیکر اس فیصلہ کی نسبت ان سے مراسلت کی تو انھوں نے نہایت عنایت و کرم کے ساتھ میری دست کشی پر اظہار تاسف کرتے ہوئے نواب معدوح الشان کو گورنمنٹ آف انڈیا کی ہمدردی اور امداد دلی کا یقین دلایا۔ مجھے یہ فخر ہے کہ ہمیشہ وائسرایان ہند اور فرمانروایان بھوپال کے تعلقات ایسے شگفتہ رہے ہیں جو ایک مضبوط دوستی اور وداد و ارتباط کے درجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ خصوصاً گذشتہ ۲۵ سال میں اس دوستی و ارتباط و تعلقات میں یوماً فیوماً اضافہ ہی ہوتا رہا ہے۔

حاضرین دربار! میں یاد دلانا چاہتی ہوں کہ فرمانروایان بھوپال اور سلطنت برطانیہ کے اتحاد کی مخلصانہ بنیاد سنہ ۱۸۱۷ع میں قائم ہوئی جس نے سنہ ۱۸۱۸ع میں ایک قابل احترام معاہدہ کی صورت اختیار کی اور ہمارے اسلاف کرام نے ہمیشہ اس کو بیش از بیش مضبوط اور مستحکم کیا۔ اس ڈیڑھ صدی میں اگرچہ بہت سے نازک دور گذرے لیکن فرمانروایان بھوپال کی تاج برطانیہ کے ساتھ عقیدت اور وفاداری بنیان مرصوص کی طرح ثابت ہوئی ہر فرمانروائے بھوپال کے لئے وفاداری کی یہ روایات ایک بیش قیمت اور گران قدر ترکہ ہیں اور مجھے کامل یقین ہے کہ نواب سکندر صولت اور ان کی اولاد ان روایات کا ہمیشہ احترام کریں گے اور ان کو قائم و دائم رکھیں گے۔ یہ امر مخفی نہیں ہے کہ فرمانروایان بھوپال کی وفاداری کا تاجداران سلطنت برطانیہ اور ذی مرتبت قائم مقامان حکومت نے ہر موقعہ پر عظیم الشان اعتراف کیا ہے۔ اور ہر امپیریل مجسٹی ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند کے عہد رافت مہد سے اب تک مسلسل طور پر ہر فرمانروا پر نوازش و الطاف خسروانہ مبذول ہوئے ہیں۔ بالخصوص میں ان عنایات و اکرام شہنشاہی کے شکریہ سے کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی جو ہز امپیریل مجسٹیز ملک معظم اور ملکہ معظمہ اور ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز نے ابتدا سے مجھ پر مرعی رکھے ہیں۔ اور خصوصاً اس زمانہ قیام انگلستان میں جو الطاف و عنایات مجھ پر اور میرے خاندان پر مبذول ہوئے ہیں ناممکن ہے کہ ان کی شکرگزاری الفاظ میں ہو سکے۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں موٹی سیروں باریک اور سیویاں تیار کر لیں

مینجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ ادنیٰ چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر:- شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے عبارت شستہ

زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ بیان چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ بمندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲؍

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ نکات اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ متفرق بکھرا مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱؍

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی مقبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور، نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۱؍ جلد دوم ۱؍ علاوہ محصول جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مینجر دفتر رحمۃ للعالمین محلہ امام الدین دروازہ ریاست پٹیالہ

چار نکاح کیجیے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلا

المشتہر:- حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ فلیکش دہلی

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا۔ ایک چھپی ہوئی بیماری مستورات میں عام ہے اُن کی تندرستی کو ہمیشہ کے لیے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہے اس کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہیے۔ مایوس العلاج کیلئے ہمارا حب مسیح غلامت درجہ کا اکسیر ثابت ہو چکا ہے بطور آزمائش ایک بار منگوا کر حق اور باطل میں تمیز کیجئے اور قدرت کا تماشہ دیکھئے قیمت پوری خوراک ۶؍

جوہر شفا نئے اور پرانے سوزاک کے لیے مجرب اور آزمودہ علاج ہے پیشاب اور زخم کی تکلیف ہو یا تمام شکایتیں فوراً دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۲؍ پتہ:-

مینجر دار الشفا دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی تولہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں تاریخ۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے

ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ ایک آنہ

ہو سکے۔ لیکن بالخصوص اس آیۃ شریفہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے جو میں آپ کو سناتی ہوں۔ اس پر عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالےٰ آپ کی دونو جہان میں سرخروئی اور سرفرازی ہوگی۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

فساد راولپنڈی کی تفصیلات

زمیندار کے نامہ نگار خصوصی کا بیان

۲۵ جون کے زمیندار میں بمصر مذکور کے نامہ نگار خصوصی کا ایک بیان شایع ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فساد راولپنڈی کے اسباب فوری اور ہنگامی نہ تھے بلکہ ان کا تعلق پچھلے واقعات سے تھا۔ فساد سے قبل راولپنڈی میں سکھوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات ...

مکہ معظمہ سے ایک خط

حجاز میں وفد ہندی کی سرگرمیاں

مکہ معظمہ ۳۰ مئی ۔ آپ کا وفد خلافت آیا محترم علی برادران کو جیسا سنتے تھے ویسا پایا ۔ انہوں نے آتے ہی اپنی جد و جہد شروع کردی جس کے تفصیلی حالات تو آپ کو خود وفد سے معلوم ہوتے ہونگے جہاں تک ہم لوگوں کو معلوم ہوا ہے دو بار یہ لوگ سلطان سے مل چکے ...

بقیہ صفحہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

دہلی کا فساد

دہلی میں بقر عید سے پہلے تحفظ امن کی جو ندابیر اختیار کی گئی تھیں ان سے امید تھی کہ مفسدوں کا جوش جنوں کچھ رنگ نہ لا سکیگا۔ مگر افسوس ہے کہ بقر عید کے دو دن خیریت سے گذر نے کے بعد تیسرے دن فساد کا مادہ خود بخود پھوٹ نکلا۔ اور حکام ...

...

اس قسم کے واقعات پیش آئے ہیں وہاں کے مفسدین کو عبرت ناک سزائیں دیں مسلمانوں کو اس امر کا اطمینان ہو جانا چاہیے کہ ان کی طرف سے بدلہ لینے کے لیے ایک انصاف کرنے والی قوت موجود ہے۔ یہ اطمینان ان کے بیجا انتقام کو کم کر دیگا۔ اور وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کبھی کوشش نہ کرینگے۔

میسور میں ذبیحہ گاؤ کی ممانعت

میسور اسمبلی میں پچھلی مرتبہ ذبیحہ گاؤ کی ممانعت کے متعلق جو ریزولیوشن ملتوی ہوا تھا وہ اس مرتبہ کے اجلاس میں پھر پیش ہوا اور مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود ہندو اکثریت نے اسے منظور کر لیا۔ میسور کے ہندوؤں نے یہ نارواداری برت کر اپنی ریاست کی پچھلی روایات کو جو ...

والے تامل کرنے لگے تو ملک موہن سنگھ نے بظاہر بھائی سرجن سنگھ کو اس بات کی ترغیب دلائی کہ وہ باجہ دوبارہ شروع کرادیں۔ چنانچہ ان کا یہ حکم مان لیا گیا۔ مسلمان سکھوں کے اس اشتعال انگیز رویہ سے بڑے برافروختہ ہوئے لیکن کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ البتہ جلوس کے آخری حصہ میں بعض سکھوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ "مورچہ فتح ہوگیا"۔ ایک شخص نے اس سے بھی بلند آواز سے کہا کہ کل ہم اس سے بھی بڑا جلوس نکالیں گے جامع مسجد سے گذر کر راستے میں جتنی مسجدیں آئیں ان کے سامنے بھی جلوس بڑے تمکنت کے طریقے سے باجہ بجاتا ہوا گزرا۔ اور اس پر ایک مسلمان نے کہا۔ کہ کل اگر سکھوں نے جلوس نکالا تو ہم دیکھیں گے۔ کہ مسجد کے پاس باجہ بند کرتے ہیں یا نہیں۔ ۸ بجے کے قریب یہ جلوس بھابڑہ بازار کی پراچیاں والی مسجد کے پاس پہنچا۔ انسپکٹر پولیس نے ملک موہن سنگھ سے کہا کہ نماز کا وقت ہے اور مسجد قریب ہے جلوس کو ہدایت کیجئے کہ دانشمندی اور موقع شناسی سے کام لے۔ ملک صاحب نے کہا کہ شبد شروع ہو تو جب تک وہ ختم نہ ہو جائے بند نہیں کیا جا سکتا۔ خواہ راستے میں مسجد آئے یا چکہ اور۔ اسپر انسپکٹر پولیس خاموش ہوگئے۔ اس کے بعد ملک غلام حیدر خان معتمد عمومی انجمن اسلامیہ نے جو ملک موہن سنگھ صاحب کی سرگرمیوں کی دیکھ بھال کے لئے جلوس کے ساتھ شریک ہو گئے تھے۔ کہا کہ دیکھئے مسجد میں مسلمان نماز پڑھ رہے ہیں۔ باجہ بند کرائیے اسپر ملک موہن سنگھ نے کہا کہ مسجد والے یہاں آ کر نماز کیوں نہیں پڑھ لیتے۔ یہ بھی تو نماز ہے۔ ملک غلام حیدر صاحب نے کہا کہ وہ شبدوں کو نماز نہیں سمجھتے۔ وہ اسی کو نماز سمجھتے ہیں جس کو وہ مسجد میں کھڑے ادا کر رہے ہیں۔ اسپر ملک موہن سنگھ نے کہا۔ کہ مسلمان آخر چاہتے کیا ہیں۔ اگر وہ فساد پر تلے ہوئے ہیں تو ہم تیار پر تیار ہیں۔ اسپر ملک غلام حیدر خان ناراض ہو کر چلے گئے۔ اور جلوس اپنا راستہ طے کر کے واپس چلا گیا۔

اس جلوس نے اپنے رویہ سے شہر بھر میں فساد کے خطرے کا بیج بو دیا اور ہر شخص کو یہی خیال دامنگیر تھا۔ کہ کل پھر جلوس نکلے گا۔ اس سے عام مسلمانوں میں جوش پیدا ہوگیا۔ اور ۱۴ رجون کو دن بھر جا بجا یہی باتیں ہوتی رہیں مسلمانوں کی مختلف ٹکڑیاں بازار میں ادھر ادھر پھرتی رہیں اور سنگھ سبھا کے پاس آ کر دریافت کرتی رہیں کہ جلوس نکلے گا یا نہیں۔ سکھوں کی جو جماعت وہاں موجود ہوتی وہ کبھی کہہ دیتی کہ جلوس کل نکل چکا ہے۔ آج جلوس نہیں نکلے گا۔ کبھی سکھ یہ کہتے تھے کہ جلوس نکلے گا۔

فساد کی ابتداء

رات کو ۹ بجے کے قریب راجہ بازار میں سنگھ سبھا کے متصل ایک پان والے کی دکان کے پاس تیس چالیس کے قریب مسلمان نوجوان کھڑے تھے۔ تین سکھ سنگھ سبھا کے دیوان سے نکل کر اس مجمع کی طرف آئے اور انھوں نے مسلمانوں کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ اور طعنہ دیا کہ بہادر ہو تو آؤ ہمارے ساتھ لڑلو۔ لیکن چونکہ وہ بظاہر مخمور معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے کسی نے ان کا جواب نہ دیا اور وہ پھر واپس گوردوارے کی طرف چلے گئے۔ اس اثنا میں ایک تانگا گذرا جس پر دو سکھ بیٹھے تھے۔ ان دونوں نے پستول کے فائر کئے لیکن یہ معلوم نہیں کہ نشانہ کہاں لگا۔ مجمع میں سے کوئی مجروح نہیں ہوا اتنے میں یہ تینوں سکھ گوردوارے میں داخل ہوئے۔ تو اندر سے ست سری اکال کا نعرہ بلند ہوا۔ اور سکھ دیوان سے باہر نکل آئے اور کرپانوں کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ چائے کی دکان پر ایک لڑکا مسمی یعقوب چھاچھی بیٹھا تھا وہ قتل کر دیا گیا۔ ایک دو مزدوروں کو جو دن بھر کے تھکے ماندے دکانوں کے سامنے سوئے پڑے تھے ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ اور باقی مسلمانوں کو چیلنج دیا کہ اب آئے ہو تو کھڑے رہو۔ اور مرد ہو تو بھاگو نہیں سکھوں کے اس حملے کا جواب مسلمانوں نے اینٹوں سے دینا شروع کیا جو نان فروشوں کے چولہوں کو اکھیڑ کر نکالی گئی تھیں۔ اینٹوں کی اس بارش نے سکھوں کو گوردوارے میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور وہ چھت سے اینٹیں برسانے لگے یہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مسلمان اس چھت پر پھینکتے تھے جس پر سکھ کھڑے تھے۔ کیونکہ پوری اینٹ چھت پر پھینکی نہ جا سکتی تھی اتنے میں خطرے کی گھنٹی کی آواز آئی جس کے بعد سکھ فوراً کرپانیں سونت کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اس اثنا میں پولیس آ پہنچی۔ اور اس نے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ اور مسلمان منتشر ہوگئے۔ سکھوں کے ہاتھوں میں چونکہ کرپانیں تھیں اس لئے ان کے لئے پولیس کا آنا نہایت بے موقع تھا مسلمان منتشر ہو کر جس گلی میں بھی جاتے تھے خون آشام کرپانیں۔ اور ہاکی کی لکڑیاں ان کی تاک میں ہوتی

تھیں۔ ہندوؤں اور سکھوں نے ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ یہ بات موثق شہادتوں سے ثابت ہو چکی ہے کہ قریباً ایک ہی وقت میں شہر کے اکثر محلوں میں اکا دکا مسلمان کرپانوں اور ہاکی کی لکڑیوں سے شکار ہونے لگے۔ اس واقعہ سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ فساد کے لئے منظم تیاری کی جا چکی تھی۔ اس کی توثیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ جس وقت خطرے کی گھنٹی بجی اس کے بعد شہر میں آتشزدگی کی وارداتیں شروع ہوئیں اور بندوقوں کی آوازیں پیہم سنائی دینے لگیں۔ راجہ بازار سے بھاگنے والے مسلمان لڑکوں نے جس گلی میں سر چھپانے کے لئے رخ کیا۔ اسی میں لٹھ بند ہندو اور کرپانیں سونتے ہوئے سکھ ان پر ٹوٹ پڑے۔ جب پولیس راجہ بازار میں پہنچی تو سنگھ سبھا کے سامنے ایک عمارت میں جو بیمہ شدہ تھی اور جو پربھی چند نامی کسی ہندو کی ملکیت ہے آگ لگا دی گئی۔ لیکن مرزا قطب الدین صاحب اور کوتوال صاحب بر وقت پہنچ گئے۔ کوئی معتدبہ نقصان نہ ہوا۔ اور آگ بجھا دی گئی۔ یہ بیان ۱۰ مسلمان مجروحین کے بیانات کا ماحصل ہے جو مولانا ظفر علی خان صاحب اور خواجہ غلام محمد صاحب معتمد خلافت ضلع لاہور نے مقامی معززین کے ہمراہ محلوں میں پھر کر فرداً فرداً قلمبند کرائے۔ ان مجروحین کے زخموں کی حالت ایسی تھی کہ دیکھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جن لوگوں نے ان بیچارے نہتے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ وہ انسانیت۔ مردانگی اور شجاعت سے سراسر معرا تھے۔

آتشزدگی

یہ خبر غلط مشہور ہوگئی ہے کہ ساری گنج منڈی جل گئی ہے۔ ہندوؤں کی اکثر دکانیں اور خصوصاً شمالی جانب کی قطار بالکل بچ رہی جنوبی قطار کی بہت سی عمارتیں جل چکی تھیں جن میں بعض عمارتیں عالی شان تھیں۔ چنگی خانہ بچ رہا۔ مغربی قطار میں ایک مکان جو جلنے سے بچ گیا اس کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس نے یہ تصریح کی ہے کہ وہ مسلمان کی ملکیت ہونے کے باعث محفوظ رہا۔ میں "زمیندار" کی طرف سے اس امر کی تحقیقات کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ چند ہندو معززین نے ایک مجرے میں انجمن اشاعت کے طور پر اڈا سا جما رکھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے بھی یہی کہا جو دیگر مستفسرین سے کہا یعنی ایک مکان جو بچ رہا ہے وہ محض اس لئے بچ رہا ہے کہ اس کا مالک ایک مسلمان ہے۔ میں نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ بلاشبہ وہ مکان ایک مقامی رئیس لفٹننٹ راجہ فضل حق صاحب خلف راجہ خداداد صاحب مرحوم کا ہے۔ لیکن اسی مسلمان رئیس کے سات عالی شان مکانات اسی گنج منڈی میں نذر آتش ہوگئے۔ اور راجہ صاحب موصوف کا مسلمان ہونا ان مکانات کو آتشزدگی سے محفوظ نہ رکھ سکا۔

یہ احتمال بھی موجود ہے کہ آتشزدگی کا الزام ہندوؤں اور سکھوں پر ہی عائد ہوتا ہے بعض نے اس لئے آگ لگائی ہوگی کہ ان کی دکانیں بیمہ شدہ تھیں۔ اور وہ روپیہ وصول کرنے کے لئے انکو آگ لگا دینا موجب منفعت سمجھتے تھے۔ چنانچہ فسادات شروع ہونے سے بہت پہلے بھی اسطرح کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ گنج منڈی کے بہت سے دیوالیہ ہندوؤں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ عدالت میں انکے دوالہ کے کاغذات موجود ہیں۔ اور ہر خاص و عام پر یہ ظاہر ہے برعکس اس کے ایک مکان ایسا بھی دیکھا گیا جس کے اندر سے ایک مسلمان بزاز مسمی غلام قادر کا سارا مال نکال کر جلا دیا گیا لیکن عمارت محض اسلئے نہیں جلائی گئی کہ وہ ایک ہندو کی عمارت تھی۔ نیز اگر اس کو آگ لگا دی جاتی تو اس کے پاس کا سارا سلسلہ مکانات جو ہندوؤں کی ملکیت ہے نذر آتش ہو جاتا۔ یہ واقعہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے بھی نقل کیا ہے۔ گنج منڈی میں ایک اور متوسط درجہ کا مکان بھی ہے جس سے آتش زنوں نے کوئی تعرض نہیں کیا۔ یہ مکان ملسی بیگم یا بیگماں والا مکان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بیگم صاحبہ مسلمان ہیں لیکن خاوند ہندو رکھتی ہیں اور اسی لئے ملسی بیگم کہلاتی ہیں۔ آگ لگانے والے مسلمان ہوتے تو انہیں اس مکان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی تھی۔

گنج منڈی کے آتشزدہ مکانات اور دیگر نقصانات کے متعلق مقامی ہفتہ وار اخبار "سدرشن چکر" کے ایڈیٹر صاحب کا بیان ہے کہ ۱۷۲ دوکانیں اور دس گودام جل گئے ہیں۔ ۷ رہڑے اور ۲ موٹریں تباہ کر دی گئیں۔ دو تال جلا دئے گئے اور ۲۱ آہنی الماریاں ٹوٹی ہوئی ملیں۔ جامع مسجد کے عقب میں سینما کی اس عمارت کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی جو ایک بڑی مدتک مبداء فساد ہے۔ لیکن گنجی مکن ناتھ صاحب وکیل کے کہنے پر جو پاس ہی اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے تھے بلوائی

آگ لگانے سے باز رہے۔ بلوائیوں کا یہ مجمع جو قریباً پچاس ساٹھ اشخاص پر مشتمل تھا۔ ہیومٹ سکول کی عمارت مملوکہ ملک موہن سنگھ کے پاس پہنچا جس کے نیچے ہندوؤں کی دکانیں تھیں۔ جب ان دکانوں کو آگ لگانے کی تیاری کی گئی تو گنجی مکن ناتھ صاحب یہاں بھی پہنچ گئے اور کہہ دیا کہ بالاخانہ میں عورتیں سو رہی ہیں۔ اور مسافر ہیں۔ وہ جل جائیں گی۔ اسے آگ نہ لگاؤ اسپر بلوائی یہاں سے بھی چلے گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بلوائیوں پر گنجی مکن ناتھ صاحب کا کوئی خاص اثر تھا۔

نقصانات جان

سرکاری بیان کے مطابق مقتولین کی تعداد ۱۵ ہے جن میں ۱۲ مسلمان ۲ سکھ اور ایک ہندو ہے۔ مجروحین ۷۴ ہیں جن میں سے ۲۸ مسلمان ۱۲ ہندو اور ۴ سکھ ہیں لیکن نقصانات دراصل اس سے بہت زیادہ ہیں۔ اب تک جو تحقیقات ہوئی اس سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ مسلمان شہید ہوئے۔ مسلمان مجروحین کی تعداد ہنوز معین نہیں ہے اب تک ۵۳ مسلمان مجروحین کی اطلاع عوام کو مل چکی ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ مولوی ظفر علی خان صدر مجلس خلافت صوبہ پنجاب اور خواجہ غلام محمد صاحب معتمد مجلس خلافت ضلع لاہور مجروحین کی تحقیقات کے لئے محلوں میں دورہ فرما رہے ہیں۔

مسلمان مقتولین کی تعداد کیوں زیادہ ہے؟

جتنے مسلمان شہید ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جو لڑائی کرتے ہوئے مارا گیا ہو۔ راولپنڈی میں مضافات کے غریب مسلمان مزدور علی الصباح مزدوری کی تلاش میں مارے مارے پھرا کرتے ہیں۔ رات کو ہندوؤں کی دکانوں کے سامنے سو جاتے ہیں ہندو اسلئے اس پر راضی ہوتے ہیں کہ وہ ان کی دکانوں کی حفاظت کا باعث ہوتے ہیں۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو ہندوؤں اور سکھوں نے جذبہ طیش کی تسکین کے لئے ان نہتے اور محو خواب بیکس مزدوروں کو قتل کر دیا شہر کے چند شہدا جن کا ہمیں اب تک علم ہوا ہے۔ انکی شہادت کے واقعات قاتلوں کی بزدلی کی المناک شہادت ہیں۔ ایک لڑکا مسمی یعقوب چھاچھی راجہ بازار میں چائے کی دکان پر بیٹھا ہوا شہید کر دیا گیا۔ ملک عبدالحمید ولد ملک شیر محمد صاحب۔ جو بیس سال کا نوعمر لڑکا تھا اس خیال سے راجہ بازار میں داخل نہ ہوا کہ اس کو فساد کی اطلاع پہنچ چکی تھی۔ اور گھر پہنچنے کیلئے لوہے والے بازار کی طرف سے آرہا تھا لیکن قضا و قدر جام شہادت اس کے ساتھ ساتھ لا رہے تھے۔

خطرے کی گھنٹی کا پُراسرار کھیل

وقوع فساد کے وقت خطرے کی گھنٹی کا بجنا جن مجہول العقول اسباب و مقدمات کا نتیجہ ہے۔ وہ بھی مسلمانوں کے نقصان جان کی کافی تشریح کرتے ہیں۔ خطرے کی گھنٹی بلدیہ کی طرف سے سناتن دھرم کے ایک بلند مندر پر آویزاں ہے جس کے بجانے کا اختیار تمام تر سناتنیوں کو حاصل ہے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ راولپنڈی کے مسلمانوں کے قتل عام کے لئے جو خفیہ تنظیم سنگھٹنیوں اور سکھوں نے کر رکھی تھی۔ اس کا بگل یہی خطرے کی گھنٹی (الارم بل) مقرر ہوئی تھی۔ شہر کے تمام ہندو محلوں بازاروں اور کوچوں میں اس آواز کے پہنچتے ہی راستہ سے گزرتے ہوئے مسلمانوں پر ہاکیوں اور کرپانوں کے ساتھ حملے ہونے شروع ہوگئے۔

دموہ کا فساد

ناگپور ۲۵ رجون۔ ۲۲ رجون کو دموہ میں گائے کی قربانی پر ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ پولیس نے مجمع پر فائر کئے جس سے ۶ آدمی زخمی ہوگئے۔ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر تحقیقات کر رہے ہیں۔

سہالی کا فساد

لکھنؤ ۲۵ رجون۔ ۲۲ رجون کو سہالی تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی میں ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آنریری مجسٹریٹ نے اپنے اختیار کے گولی چلا دی۔ اب تک ۱۵ زخمی بارہ بنکی میں پہنچ چکے ہیں۔

شرقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

محمل شریف پر نجدیوں کا حملہ

مصری سپاہیوں نے ۲۵ نجدیوں کو مار ڈالا

قاہرہ ۲۳ رجون۔ المنظم نے عربی سفارتخانہ کا ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مکہ معظمہ کے قریب منا میں نجدیوں اور ان مصری سپاہیوں کے درمیان تصادم ہوگیا جو محمل کے ساتھ گئے تھے۔ نجدیوں نے مصری فوج کے باجہ کو روکنے کی کوشش کی تھی۔ ابن سعود نے اپنے لڑکے کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ روانہ کیا مگر وہ امن قائم کرنے میں ناکام رہی اور مصریوں نے ۲۵ آدمیوں کو جان سے مار ڈالا۔ اس کے بعد ابن سعود خود موقعہ پر گئے اور اس کا اعلان کیا کہ محمل ایک مقدس چیز ہے اور اس پر حملہ کرنا نہیں چاہیئے۔ بالآخر محمل نجدی فوج کی حفاظت میں روانہ ہوا

فریضۂ حج بخیر و عافیت ادا ہوگیا

ایک لاکھ پچیس ہزار حاجیوں کا اجتماع

بمبئی ۲۲ رجون۔ روزنامہ خلافت کو مکہ معظمہ کے ایک پیغام مورخہ ۲۱ رجون سے معلوم ہوا ہے کہ حج کامل امن و امان کے ساتھ ختم ہوگیا حجاج کا تخمینہ ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہے جن میں ۹۰ ہزار نجدی بھی شامل تھے۔ حجاج کی صحت قابل اطمینان ہے۔

مؤتمر اسلامی کا التوار

خلافت کمیٹی کے تار روک لئے گئے

مرکزی خلافت کمیٹی نے وفد ہندی کو تار دیا تھا کہ ابتک اس نے کوئی اطلاع کیوں نہیں بھیجی؟ اس کے جواب میں مکہ معظمہ سے حسب ذیل تار وصول ہوا ہے:۔

مکہ معظمہ کا ۱۷ رجون کا چلا ہوا تار مظہر ہے کہ پہلے تین تار بھیجے جا چکے ہیں۔ حج کے باعث مؤتمر کا اجلاس ملتوی ہوا۔ افغانی اور یمنی نمائندے پہنچ گئے ہیں۔ ترکی نمائندے ابھی راہ میں ہیں۔ وفد خلافت (حصول مدعا کے لئے) پوری جدوجہد کر رہا ہے۔

ترکی

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے خلاف سازش

دوسو ملزمین کی گرفتاری

قسطنطنیہ ۲۲ رجون۔ مصطفیٰ کمال کے خلاف سازش کے جرم میں اب تک ۲۰۰ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں جن میں ۲۶ مخالف جماعت کے موجودہ اور سابق ارکان مجلس اور نوجوان ترکی کمیٹی کے ارکان شامل ہیں۔ اخبارات کا بیان ہے کہ غازی نے بعض سازشیوں سے خود سوالات کئے جن میں ضیا خورشید خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس نے ہر بات سے انکار کر دیا مگر بعد میں اپنے ضمیر کی ملامت سے مجبور ہو کر غازی موصوف سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور ان کے سامنے ہر بات کا اقبال کیا مجلس ملیہ عالیہ کے جو ارکان مصطفیٰ کمال پاشا کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں گرفتار ہوئے انہیں مجلس مذکورہ کے حفاظتی قانون سے مستثنیٰ کرنے کے لئے مجلس کا اجلاس طلب کرنے کی رائے تھی۔ مگر صدر مجلس نے آج اعلان کر دیا کہ چونکہ ان ارکان کو علانیہ طور پر ایک نہایت سنگین جرم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس لئے مجلس کا اجلاس طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہندوستان

راولپنڈی کے فسادات کا سلسلہ

راولپنڈی ۲۳ رجون۔ عیدالضحیٰ کا پہلا اور دوسرا دن بخیریت گذر گیا۔ گذشتہ شب صرف ایک معمولی واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ بابو جے چند اگروال ٹھیکیدار کے مکان کو بعض بدمعاشوں نے آگ لگا دی مگر بظاہر کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اہم مقامات پر فوجی پہرے لگے ہوئے ہیں۔ اور اگرچہ شہر کے بعض حصوں میں دوکانیں کھل گئی ہیں مگر بازار صرافاں اور کسیرہ میں اب تک ہڑتال جاری ہے۔

ابھی تک ۵۲ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جن میں سے ۲۹ مقدموں کا چالان کر دیا گیا ہے۔ ۱۳ آدمیوں پر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کا جرم لگایا گیا ہے۔ ۴ پر دفعہ ۴۰۸ تعزیرات ہند کا۔ ۳ قانون اسلحہ کے ماتحت ملزم قرار دئے گئے ہیں۔ ایک دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند کا ملزم ہے اور دو دفعات ۳۶۶ اور ۴۸۹ کے ماتحت ہیں۔

زخمیوں کی تعداد اب ۸۳ تک پہنچ گئی ہے جس میں سے ۴۵ مسلمان ۲۶ ہندو اور ۱۲ سکھ ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت منشی محمد حسین صاحب (مری) اور میاں شاہ نواز (جاگل) کو شہر یا چھاؤنی میں چھ ہفتہ تک تقریریں کرنے سے روک دیا ہے۔

کل مسٹر غلام حیدر خاں صاحب پنشنر تحصیلدار اور دوسرے ہندو اور سکھ معززین نے ٹاؤن ہال میں ہندو مسلم منافشات کے دفعیہ اور باہمی اتحاد کی تدابیر سوچنے کے لئے ایک جلسہ طلب کیا تھا تقریباً ۷۰ ہندو اور سکھ آئے مگر مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اس لئے جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

قریہ کوری کے سردار کہان سنگھ کی وفات کی خبر کل یہاں پہنچی۔ ان کی نعش راولپنڈی کے سول ہسپتال میں لائی گئی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

علی پور جیل کے مقدمۂ قتل کا فیصلہ

کلکتہ ۲۱ رجون۔ علی پور جیل کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ ۳ آدمیوں کو پھانسی دی گئی اور باقی سات آدمیوں کو کالا پانی کیا گیا۔

کلکتہ کے مسلمانوں پر ہندوؤں کے بزدلانہ حملے

دو مسلمانوں کو اینٹوں سے مارا گیا

کلکتہ ۲۳ رجون۔ اگرچہ بظاہر فرقہ وارانہ مخالفت کا مظاہرہ نہیں ہوا ہے مگر صورت حال بہتر نہیں معلوم ہوتی۔ آج شام کو ایک دوسرے مسلمان پر حملہ کے بعد ایک کثیر تعداد مختلف ٹولیوں میں زکریا اسٹریٹ۔ تاراچند دت اسٹریٹ۔ چیت پور روڈ اور دوسرے راستوں پر جمع ہوگئی۔ یہ وہی مقامات ہیں جہاں گذشتہ فسادات کے موقعوں پر بہت زیادہ جنگ ہو چکی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان ارمن اسٹریٹ سے گذر رہا تھا کسی شخص نے چھت پر سے اینٹیں مارنی شروع کیں۔ یہ مسلمان جب بہت زیادہ زخمی ہوگیا تو اسے میڈیکل کالج ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ ہندو اور سکھ تو اس مسجد میں گائے کی قربانی پر غصہ کا اظہار کرتے ہیں جو ایک مندر کے مقابل واقع ہے اور مسلمان اس کو پسند نہیں کرتے کہ ان کے ہم مذہبوں کو اس طرح زدوکوب کیا جائے۔

پولیس پہنچ گئی ہے اور ہر طرح قیام امن کی کوشش کر رہی ہے۔

کلکتہ کے متعلق مزید تفصیلات

کلکتہ ۲۴ رجون۔ مزید تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک مسلمان پر جو اینٹوں کی بارش کی گئی تھی وہ ارمن اسٹریٹ کے بعض مخصوص مکانات سے ہوئی تھی اسپر مسلمانوں میں غصہ پیدا ہوا اور وہ زکریا اسٹریٹ میں بہ تعداد کثیر جمع ہوگئے تا کہ اس واقعہ پر اپنی ناراضگی کا اظہار کریں۔ لال بازار سے پولیس کی کمک فوراً پہنچ گئی اور مجمع فوراً منتشر ہوگیا۔

سوائے دو مسلمانوں کو زدوکوب کئے جانے کے گذشتہ شب تک کوئی اور واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔

جھوسی میں ہندو مسلم فساد

ایک مسلمان مقتول ورنہ مجروح

الہ آباد ۲۳ رجون۔ کل شام تک الہ آباد یا اس کے نواح میں کسی قسم کے فساد کی خبر نہیں تھی۔ اس کے بعد الہ آباد سے چند میل کے فاصلہ پر گنگا پار جھوسی سے فساد کی خبر آئی جو بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واقع ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت چند گایوں کو قربانی کے لئے ذبح لے جا رہے تھے۔ ہندوؤں کی ایک جماعت نے انہیں چھڑانے کی کوشش کی۔ اس کوشش کا نتیجہ مسلمانوں سے جنگ کی صورت میں برآمد ہوا۔ ایک مسلمان جان سے مارا گیا اور دس آدمی اور زخمی ہوئے جو سب مسلمان ہی تھے۔ کلکٹر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ بہت جلد موقع پر پہنچ گئے۔ زخمیوں کو الہ آباد لایا گیا اور پولیس ہسپتال میں علاج کے لئے داخل کر دیا گیا۔ زخمیوں میں سے تین یا چار کی حالت بہت خراب ہے۔ یہ واقعہ تقریباً ۱۱ بجے پیش آیا اور بہت جلد سکون طاری ہوگیا۔ جھوسی میں مزید خطرہ نہیں ہے۔ الہ آباد میں پولیس کے انتظامات قابل اطمینان تھے۔ بہت سی دوکانیں شام تک بند رہیں۔

جریدہ "امارت" پر پولیس کی نظر عنایت

پھلواری شریف ۲۵ رجون۔ مولوی عثمان غنی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

آج پولیس نے اخبار "امارت" کے دفاتر کی تلاشی لی۔ اور ۱۸ رمئی کے اخبار کی ۴۰ نسخے اپنے ساتھ لے گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس اخبار کا کوئی خاص مضمون دفعہ ۱۲۴۔ الف تعزیرات ہند کی زد میں آتا ہے۔

فتحپور میں معمولی فساد

نینی تال ۲۴ رجون ۔ بارہ بنکی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع فتحپور کے ایک گاؤں (فتحپور) میں عید کے روز معمولی سا فساد ہو گیا تھا۔ کوئی آدمی جان سے نہیں مارا گیا مگر چند آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

دار الحکومت

ایام عید اضحیٰ میں دہلی کی حالت

ہندو مہاسبھا کی فتنہ انگیزی کے افسوسناک نتائج

پہلے دن کی حالت

دہلی ۲۲ رجون ۔ آج عید کا دن بخیر و عافیت گذر گیا۔ پولیس کے انتظامات کافی تھے۔ مختلف چوکیوں پر پولیس کے علاوہ ...... گورے سارجنٹ بھی ٹھہرے تھے۔ چار مسلح گاڑیاں اور فوجی رسالے شہر میں گشت لگا رہے تھے۔ مگر تمام راستے کھلے ہوئے تھے۔ صبح سے مسلمانوں نے جوق در جوق عیدگاہ جانا شروع کر دیا۔ جامع مسجد میں نمازیوں کی تعداد گذشتہ سال سے کم تھی۔ مسجد فتحپوری میں بھی حسب معمول نماز ہوئی۔ مگر عیدگاہ میں بہت زیادہ اجتماع تھا جس کا تخمینہ کم سے کم ۲۵ ہزار کیا جاتا ہے۔ عیدگاہ کے پیچھے دو مشین گنیں لگا دی گئی تھیں۔

ہندوستان ٹائمز اور تیج کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ اس سال مسلمان اپنے بچوں کو عیدگاہ نہیں لے گئے۔ اس سال کوئی خاص خوف نہیں تھا۔ سڑکیں اور گلیاں بدستور مسلمانوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ہندوؤں نے صوبہ کی ہندو سبھا کی تجویز کے مطابق ہڑتال کر دی تھی۔

عیدگاہ میں اعلان کیا گیا کہ قربانی تین روز ہوگی۔ کیونکہ ۲۹ کے چاند کے متعلق جو شہادتیں بہم پہنچی تھیں وہ ناکافی تھیں اور انہیں رد کر دیا گیا تھا۔

چونکہ پہلے روز بکروں کی قربانی زیادہ کی جاتی ہے اس لیے آج صرف ۳۳ گائیں قربان کی گئیں۔

تیج نے یہ خبر بالکل جھوٹ شائع کی ہے کہ بارہ ہندو راؤ کی دو گائیں بجائے پہاڑی دھیرج کے بیل واڑہ سے نکلی ہیں۔

دوسرا دن

دہلی ۲۳ رجون ۔ چونکہ آج صبح ہی گائے پہاڑی دھیرج سے نکلنے والی تھی اس لیے عوام میں جوش پھیلا ہوا تھا۔ ...

ہندوؤں کی شر انگیزی

ہندوؤں کی ایک نہایت کمینہ حرکت

تیسرا دن اور فساد

سرکاری بیان

چوتھا دن

پانچواں دن

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مسلمانان پانی پت کا احتجاج

مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں صریح مداخلت

دیوان میسور سے ایک مسلمان کا مطالبہ انصاف

عالی جناب امین الملک مرزا محمد اسماعیل صاحب دیوان ریاست میسور!

دعا ترقی عمر و جاہ و حشمت کے بعد گذارش ہے کہ آپ کے عہدہ دیوانی پر فائز ہونے کے لیے مسلمانان شہر میسور اور خصوصاً بندہ ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے۔ عرض حال یہ ہے کہ فدائے ملت مولانا مسلم دیلوری قریباً دو سال سے بنگلور سنٹرل جیل میں ایام قید بسر کر رہے ہیں۔ شاید یہ سزا انصاف پر مبنی ہو تو ہو مگر ہم دیوان صاحب سے عاجزانہ و مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ مولانا مسلم دیلوری کو قید و بند سے آزاد کر کے ہم کو ممنون و مشکور فرمائیں۔ مسلمانان میسور کی بدبختی تھی جو ایک فدائے ملت کے قانونی شکنجہ میں پھنسنے پر خاموش ہو گئے۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں میں اپنی بے حمیتی کا ثبوت دیا۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ مولانا مسلم دیلوری حکومت کا غدار نہ تھا بلکہ ملت کا ایک دردمند مصلح تھا۔ مولانا مسلم کی جتنی تحریکیں و تقریریں ہوئی ہیں وہ سب امت محمدیہ کی اصلاح کیلئے تھیں۔ بعض دشمنان ملت و غداران اسلام ... پس پردہ پولیس و حکومت کو مجبور کر کے ناجائز وسائل سے مولانا کو جیل روانہ کر کے خوشی منا رہے ہیں اور ریاست کے تمام مسلمانوں کو عالم اسلام میں بدنام کر رہے ہیں۔ آپ ایک انصاف پسند حکمران ہیں اسلئے ہم انصاف کے نام پر آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ پولیس و عدالتی کارروائی کے کاغذات مشاہدہ فرما کر منصف مزاجی سے ایک آخری فیصلہ کریں۔

آپ کا نیاز مند

عبد العزیز خان ۔ سوار ام پیٹھ میسور

اخبارات کے نمونوں کی ضرورت

دار المطالعہ مسلم کتب خانہ قصبہ مؤ ناتھ بھجن ضلع اعظم گڈھ کو ہر قسم کے اردو اور عربی اخبارات کے نمونہ کی ضرورت ہے خواہ روزانہ ہوں یا ہفتہ وار، پندرہ روزہ ہوں یا ماہوار، مذہبی ہوں یا سیاسی، طبی ہوں یا تاریخی تاکہ بعد آنے پسند ان کی مستقل خریداری یا اجراء کا آرڈر دیا جاوے۔

خادم حکیم محمد یحییٰ عباسی
دار المطالعہ مسلم کتب خانہ مؤ ناتھ بھجن
ضلع اعظم گڈھ

الہ آباد کا فساد

الہ آباد ۲۴ رجون ۔ فسادات جھوسی کی خبروں سے الہ آباد میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ بہت سی دوکانیں بند ہو گئیں۔ آج صبح ۱۰ بجے چوک کے بعض دوکانداروں نے دوکانیں کھول ... ایک معمولی فساد ہو گیا ... ہیں جن میں سے ایک ہندو کپڑے کا بڑا تاجر ہے۔ پولیس اور مجسٹریٹ بہت جلد موقع پر پہنچ گئے اور مزید خطرہ باقی نہیں رہا۔ یہ بدمعاشوں کی شرارت معلوم ہوتی ہے مگر اس کے باعث آج عدالتوں میں اجتماع کم تھا۔ اور دوکانیں بند تھیں۔

۲۵ رجون ۔ کل اکا دکا آدمیوں کو زد و کوب کیا گیا۔ کچھ گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔ مگر ہڑتال جاری ہے۔ کلکٹر نے مندرجہ ذیل احکام جاری کئے ہیں۔

"چونکہ آج الہ آباد شہر میں بلوہ ہو گیا ہے اس لئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت امن عامہ کی خاطر الہ آباد کی میونسپل حدود کے اندر پانچ آدمی ایک جگہ جمع نہ ہوں اور کوئی شخص آتشیں اسلحہ لاٹھی یا دوسرے ہتھیار لیکر باہر نہ نکلے۔

کیونکہ شہر میں آج بلوہ ہو چکا ہے اور اس کے اعادہ کا دوبارہ امکان موجود ہے اس لئے کوئی شخص ایک رات کے بعد بعض خاص حلقوں میں اپنے مکان سے باہر نہ نکلے۔"

ہر گھڑی چھ روپے میں

بائیس کیرٹ گولڈ پلیٹڈ کیس

رعایت کی وجہ یہ ہے

تمام فرمائشیں بنام منیجر ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی بازار چاندنی چوک ۲۶ دہلی آنی چاہئیں

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ حنائی چکنا ۲ جلد قیمت ۰-۸-۶ مصارف پرشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی مصارف پرشتری۔

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵ بمبئی ۹

مفت!! مفت!! مفت!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے یا ۴ آنے بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

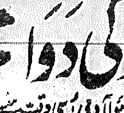

بچھو کی دوا

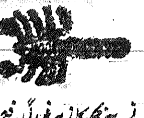

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

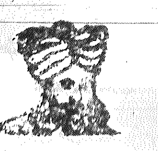

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے۔

پیچیدہ عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر

راج وید سری یامند اس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرین روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

عزیزیہ خضاب

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

دور حاضرہ کا سب سے اچھا رسالہ

پیمانہ

منیجر پیمانہ تکی دروازہ۔ لاہور

درس عشق

امریکہ کے مشہور فسانہ نویس اور ناولسٹ "سی۔ ایم۔ اور اے این ولیم سنس کے معرکۃ الآراء ناول "ڈی ہینڈ" کا با محاورہ اردو ترجمہ قابل مصنفین نے حسن و عشق کے ہنگامے اور رقیبوں کے داؤ پیچ اخلاقی روشنی میں اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ تعریف نہیں ہو سکتی۔ پلاٹ انوکھا سبق آموز اور دلچسپ ہے ترجمہ نہایت صاف و سلیس بلکہ بڑی حد تک ترجمہ ہی نہیں معلوم ہوتا۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ٹائٹل نہایت خوشنما کاغذ اچھا اور حجم ۲۰۹ صفحہ۔ قیمت صرف عہ علاوہ محصول ڈاک۔

زنانہ ادب کی بہترین تصنیف تعلیم و تربیت

بہشتی جھومر

کا زبردست دستور العمل نسوانی لغزشوں کی فلسفیانہ رنگ میں تحلیل اور ان کا مجرب علاج۔ لڑکیوں کے لئے آج تک اس خوبی کی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس میں چار سبق ہیں۔ ملک کے نامور اہل قلم اور سربرآوردہ اخبار و رسائل نے اس پر زبردست تنقیدیں کی ہیں کہ عبارت نہایت شستہ اور سلیس ہے۔ کتابت و طباعت نہایت پاکیزہ حجم تقریباً ۵ جز قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصول ڈاک تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت۔

ملنے کا پتہ

دار الکتب رہبر افضل گنج حیدرآباد دکن

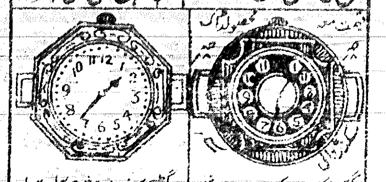

لال۔ ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار

قرآن مجید جلی قلم بلا ترجمہ پڑھئے

اتحاد

ہفتہ میں دو بار

منیجر اخبار اتحاد۔ بہار شریف (ضلع پٹنہ)

دعا گنج العرش

فالنامہ آئینہ تقدیر

المشتہر

اے۔ ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی دہلی

مفت اچھا تحفہ

سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

صرف ایک ہی دو دفعہ کے استعمال سے جوانی کی بہار لاتی ہے قیمت فی شیشی ۹ محصول ۴

فضل برادرس ۱۱ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔ (منیجر)

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو

عربی نصاب جدید کی آسان کتابیں چھپ گئیں

انکو پڑھکر عربی زبان و ترجمہ قرآن آسانی کیساتھ سیکھ لو

عربی زبان کا قاعدہ ۴ علم الصرف حصہ اول ۵ دوم ۵ علم الصرف حصہ سوم ۶ روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب ۸ عربی صفوۃ المصادر لغات جدیدہ ۶ قواعد النحو ۵ لغات القرآن ۱۲

اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں حصہ اول ۹ حصہ دوم ۱۲ خلاصہ سائینس اور اسلام۔ یہ بڑے معرکہ کی کتاب ہے عجیب و غریب معلومات سے لبریز ہے صفحہ چار سو سے زائد قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

المشتہر

شفیق احمد ناظم اشاعۃ الادب مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

عید کے تحفے

بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

منیجر بیر بہار ناگر نمبر ۷ پوسٹ کفنی سمری ضلع دربھنگہ

اگر حسب اعلان مفید ثابت نہ ہو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیں

ٹیلیفون نمبر 5650

سرمہ اکسیر چشم

محبوب مراد

کیمیائے بدن

عروس زندگی

ہمارے جملہ ادویات کا واحد پتہ: دفتر اطباء حکیم راج نرائن دہلی

مفت

رسالہ کلید مراد

منیجر رسالہ کلید مراد کلاں مسجد روڈ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری - مطابق ۲ جولائی سنہ ۱۹۲۶ عیسوی | نمبر ۱

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشم دید حالات

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں اپنے سفر حج کے مفصل حالات اور موتمر اسلامی کی تفصیلی کیفیت لکھیں گے مگر افسوس ہے کہ مولانا اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے باعث خود کچھ نہ لکھ سکے اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے معتمد خاص مولوی عمر دراز بیگ صاحب سے لکھوا کر حسب ذیل مکتوب ہمارے پاس بھیجا ہے جس پر جگہ جگہ خود مولانا کے حذف و اضافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہے سب انہی کے خیالات کا پرتو ہے۔ یہ مکتوب سلسلہ وار کئی نمبروں میں شائع ہوگا۔

جمعیت علماء اور خلافت کمیٹی کے وفود ۱۳ مئی کو جہاز اکبر پر سوار ہوئے۔ گودی سے باہر وفود کی روانگی کے وقت مسلمانان بمبئی کا عظیم الشان اجتماع تھا۔ اراکین وفد کو گجرے اور ہار پہنائے گئے۔ اللہ اکبر کے نعروں میں ہمارے موٹر جہاز کی طرف روانہ ہوئے۔ انجمن خدام النبی کی طرف سے برف کے پانی کا انتظام تھا۔

عام حجاج کو ٹکٹ خریدنے، پاسپورٹ حاصل کرنے، ٹیکہ لگوانے، ڈاکٹری معاینہ کرانے میں جو ناقابل برداشت تکلیفات اٹھانی پڑیں ان کی تفصیل کے لیے الجمعیۃ کے اوراق قطعاً ناکافی ہیں۔ ۱۳ مئی کا دن حاجیوں کے لیے ایک مصیبت کا دن تھا۔ ایک بڑے ہال میں جو لوہے کے تاروں سے گھرا ہوا تھا تمام حاجیوں کو بھیڑ بکری کی طرح ٹھونس دیا گیا۔ ڈاکٹر ہر شخص کی نبض اور اسکا پاسپورٹ دیکھتا تھا اور حاجی کے ہاتھ پر مہر لگا دیتا تھا۔ پولیس حاجیوں کو مار مار کر ایک صف میں بٹھاتی تھی۔ معاینہ کے وقت اگر کوئی حاجی آگے پیچھے ہوتا تھا تو ڈاکٹر صاحب اس کے فوراً ٹھوکر مارتے تھے۔ ہر حاجی کا بستر نیز دیگر کپڑے بھپارے میں دیئے جاتے تھے۔ اور بعد میں ہر حاجی اپنے کپڑے اس انبار میں سے نکالتا تھا بہت سے حاجی کپڑے نہ ملنے سے پریشان پھرتے تھے۔

غرض یہ کہ حاجیوں کی اس مصیبت کا کسی طرح الفاظ میں خاکہ نہیں کھینچا جا سکتا جو ہم نے اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ ایک صحیح القلب انسان جانور کے ساتھ بھی ایسی بے رحمی کا برتاؤ نہ کرے گا۔ جو گورنمنٹ کے بعض حکام حاجیوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

وفود خلافت اور جمعیۃ کے ساتھ البتہ اچھا سلوک کیا گیا ہم لوگ بھپارہ اور ٹیکہ سے محفوظ رہے ہم لوگ جب ڈاکٹر کے پاس پہنچے تو ڈاکٹر بہت تپاک سے ملے اور ہمارے ٹکٹوں اور پاسپورٹوں پر فوراً مہر لگا دی۔ اور ہم کو رخصت کر دیا۔

اکبر جہاز کی روانگی

اکبر جہاز ۱۴ مئی کی شب کو ۱۰ بجے بمبئی سے روانہ ہوا۔ اس جہاز میں پندرہ سو پانچ مسافر تھے۔ مسافروں کی کثرت کے باعث جہاز میں مطلق جگہ نہ تھی۔ دس قدم چلنا آدمی کو مشکل تھا۔ سمندر میں تلاطم نہ تھا۔ مگر تین چار روز تک لوگوں کو دوران سر رہا۔ مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی حاجیوں کو دوا تقسیم کرتے تھے۔ اور مولانا عرفان صاحب حاجیوں کی تیمار داری میں مشغول تھے۔ عام حاجیوں کے ساتھ جہاز میں بھی اچھا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ جہاز کا ادنیٰ ملازم بھی حاجیوں کو بہت حقیر نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جہاز جب دھویا جاتا ہے تو خلاصی بہت بے دردی کے ساتھ حاجیوں کا اسباب پھینکتے ہیں۔ اکثر حاجیوں کے اسباب پر بھی پانی کا فوارہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ پانی حاجیوں کو بافراط اور کم مقدار میں ملتا ہے۔ گرمی کے باعث حاجی بہت پریشان رہتے ہیں۔ ہوا کا کوئی خاص انتظام نہیں ہوتا۔

اکبر جہاز میں علماء اور زعماء کی کثرت

چونکہ اکبر جہاز میں وفود جمعیۃ اور خلافت کی روانگی کا اعلان ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے جہاز میں ہندوستان کے ہر گوشہ سے علماء اور زعماء حج کے لیے سوار ہوئے ہندوستان کے حاجیوں کا یہ پہلا جہاز ہوگا جس میں علماء مشائخ نیز رہنمایان قوم کا اس قدر اجتماع عظیم ہوا ہو۔ اس جہاز میں تقریباً چار سو علماء اور زعماء نے سفر کیا جن میں سے قاضی نور الحسن (قاضی امارت شرعیہ بہار) مولانا سہول صاحب مولانا ابراہیم صاحب سورتی۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی مسٹر نسیم صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ۔ اعتماد علی صاحب وکیل لکھنؤ۔ نواب علی صاحب وکیل بارہ بنکی۔ شیخ عبد العلی صاحب قدوائی رئیس بارہ بنکی۔ عبد الرحمن صاحب وکیل پٹنہ۔ جیلانی صاحب ملک التجار افریقہ ورنگون۔ ڈاکٹر احمد علی صاحب رئیس صوبہ بہار۔ قاضی احمد حسین صاحب رئیس گیا۔ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ عصر کے بعد زعماء و علماء چھتری پر جمع ہوتے تھے۔ عام حاجیوں کے لیے یہی اذن عام تھا۔ عصر سے عشاء تک کا وقت مباحث علمی و قومی میں گزرتا تھا۔ اختر صاحب کی نعت بھی حاجیوں کے قلوب میں ایک خاص اثر پیدا کرتی تھی چھتری پر نشست، سمندر کا منظر، سرد ہوا، یہ سب چیزیں عجیب تفریح بخش تھیں اور پھر علماء اور لیڈران کا ایک وقت میں ایک جگہ جمع ہو کر تبادلہ خیالات کرنا۔ ہر صوبہ کے خدام ملت کی موجودگی یہ تمام حالات خلافت کمیٹی یا جمعیۃ العلماء کے اجلاسوں کا منظر پیدا کرتے تھے۔

بحری سفر کی کیفیت

چھ روز تک سوائے پانی اور آسمان کے کوئی چیز خدا کی مخلوق میں سے نظر نہ آتی۔ اگر کوئی جہاز دکھائی دیتا تھا تو وہ بہت پیارا معلوم ہوتا تھا۔ حاجی اس کا نہایت شوق کے ساتھ نظارہ کرتے تھے۔ اس جہاز کے مسافر اس جہاز کے مسافروں اور اس جہاز کے مسافر اس جہاز کے مسافروں کو دیکھ کر مسرور ہوتے تھے۔ ہمارا جہاز سلامی کے لیے انہیں سیٹیاں دیتا تھا اس کے جواب میں دوسرا جہاز بھی اسی طرح سیٹیوں سے جواب دیتا تھا۔ یہ وقت عجیب دل خوش کن ہوتا تھا۔

۲۰ مئی بروز پنجشنبہ مکلا کی پہاڑیاں نظر پڑیں یہ سماں عجیب فرحت خیز اور قابل دید تھا۔ سات دن میں خشکی کے ایک کنارہ پر نظر پڑی تھی۔ (اور وہ بھی ایسی خشکی جسکا بادشاہ ہندوستان کی ریاست میں ایک عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہے) سینکڑوں آدمی چھتری پر پہونچ گئے۔ اور مکلا کی پہاڑیوں کو دیکھ کر مسرور ہونے لگے۔ اس رات عدن کی روشنی دکھائی دی۔ آبادی معلوم نہ ہو سکی اسوجہ سے کہ جہاز آبادی سے بہت فاصلہ پر تھی۔ ہمارے جہاز نے چونکہ کوئلہ اور پانی کافی مقدار میں پہلے ساتھ رکھ لیا تھا۔ اسوجہ سے اس کو عدن پر ٹھہرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ ۲۱ مئی کی صبح کو باب المندب بھی آ گیا۔ ہر جہاز باب المندب سے گذر کر بحر احمر میں جاتا ہے جزیرہ پیرم جہاز سے بہت ہی قریب رہ جاتا ہے۔ جہاز پر سے پیرم کی تمام عمارتیں پانی کی ٹنکیاں، انجن وغیرہ مشینیں نظر آتی تھیں۔ یہ جزیرہ پہلے ترکوں کے پاس تھا۔ اب برطانیہ کے قبضہ میں ہے (باقی آئندہ)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب، ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہئے قیمت سالانہ عہ نمونہ ۲ مر - مینیجر رسالہ آفتاب - شیرانوالہ دروازہ - لاہور (مد)

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

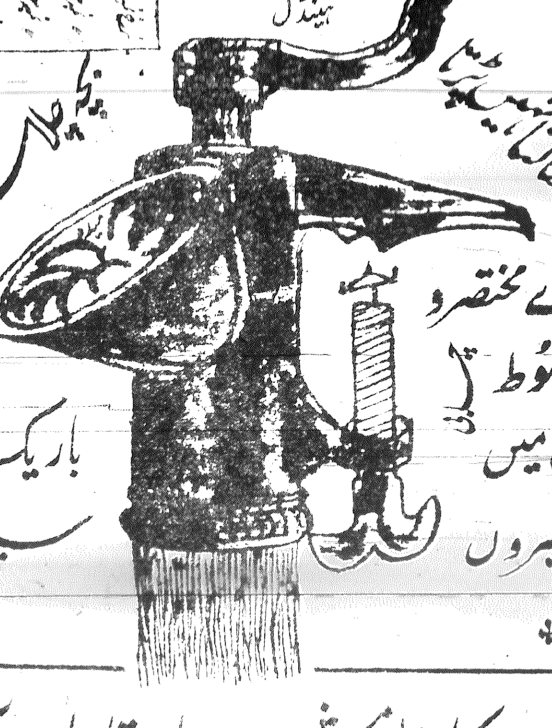

منٹوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کر لیں

مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ ادنیٰ چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر - شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری - چھٹی - دسویں - چودھویں - اٹھارہویں - بائیسویں - چھبیسویں اور انتیسویں

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے — ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے فی پرچہ ایک آنہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہی عبارت شستہ

زبان پاکیزہ - دلائل قوی - براہین چست - دلیات صحیح حوالجات درست مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں - بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲ مر

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب ۔۔۔ مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱۲ مر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن - انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے کثیر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۔۔۔ جلد دوم ۔۔۔ علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ملنے کا پتہ:-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مینیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھ کر ۔۔۔ مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ۔۔۔

لطف شباب کیا ہے سفوف و طلا

۔۔۔

المشتہر حکیم مولوی انظر علی لکھنوی کمرہ نمبر ۔۔۔ دہلی

ایک سچے دل کی پکار

۔۔۔ ایک ایسی بیماری مستورات میں عام ہے جو آپ کی زندگی کو ہمیشہ کے لیے خراب کر دیتی ہے ۔۔۔ اور قدرت کا تماشا دیکھئے ۔۔۔

۔۔۔ پیشاب اور زخم کی تکلیف پیپ کا آنا تمام شکایتیں بکلی دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۔۔۔

مینیجر دار الشفاء دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی تولہ چار آنے علاوہ محصولڈاک - حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری

شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام

اور

مسلمانان ہند کا فرض

[illegible]

چار لاکھ ملکانوں کو شدھ کر لیا جائے۔ اس تحریک کے پیش ہوتے ہی تمام ہندو پریس اور ہندو جماعتوں کی طرف سے اس کی تائید میں آوازیں بلند ہونے لگیں اور پورے جوش و خروش کے عالم میں ۱۳ فروری سنہ ۲۳ء کو سوامی شردہانند کے زیر صدارت بھارتیہ شدھی سبھا قائم کی گئی۔ اس جماعت نے آغاز کار کے لیے پانچ لاکھ کا اپیل شایع کیا جس پر ہندوؤں نے نہایت مستعدی کے ساتھ لبیک کہا اور مال و دولت سے اس کی اتنی ہمت افزائی کی کہ عالم وجود میں آنے کے ۱۲ روز بعد ہی اس نے شدھی کا عملی کام شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی مدت میں یہ سیلاب ضلع آگرہ سے بڑھ کر گوڑگانوہ، اجمیر، ایٹہ، علیگڈھ، متھرا، بہرائچ، مین پوری، اٹاوہ، بلند شہر، رہتک، میرٹھ وغیرہ اضلاع میں پھیل گیا اور ڈیڑھ دو سال کے اندر سات آٹھ ہزار مسلمانوں کو آغوش اسلام سے چھین کر بت پرستی کا حلقہ بگوش بنا لیا گیا۔ اس کامیابی سے ہندوؤں کی اس قدر ہمتیں بڑھ گئیں کہ انہوں نے علی الاعلان کہنا شروع کر دیا کہ شدھی کی تحریک صرف نو مسلم راجپوتوں ہی تک محدود نہ رہیگی بلکہ ہر اس مسلمان کو شدھ کر لیا جائے گا جو ہندی النسل ہے اور اگر ممکن ہوگا تو اس تحریک کو افغانستان تک پہنچا دیا جائے گا۔

(باقی)

راولپنڈی میں انصاف کا خون

ہم نے اب تک فسادات راولپنڈی پر اس وجہ سے اظہار رائے نہیں کیا تھا کہ جب کسی جگہ کی فضا مسموم ہوتی ہے تو دوسرے مقامات کے افسوسناک واقعات کو یاد دلانا قدرتاً جوش ہیجان کا باعث ہو جاتا ہے۔ مگر اب ان فسادات کے بعد حکومت نے راولپنڈی میں مقدمات کی تحقیقات کا جو طریقہ اختیار کیا ہے اسے دیکھتے ہوئے ہم مجبور ہیں کہ امن عامہ کے مفاد کی خاطر مقامی پولیس کی غیر منصفانہ اور غیر آئینی کارروائیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ فسادات راولپنڈی کے متعلق جو تفصیلات شائع ہو چکی ہیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فسادات ہندوؤں اور سکھوں کی ایک دیرینہ سازش کے ماتحت ظہور پذیر ہوئے تھے اور اس سے ان مسلمانوں کو جو پہلے سے بالکل بے خبر بیٹھے ہوئے تھے نہایت سخت نقصانات پہنچے۔ اس حقیقت کے طشت از بام ہو جانے کے باوجود جو حکام پولیس تفتیش کے لیے مقرر کیے گئے ہیں وہ تقریباً سب ہندو ہیں۔ اور ہمیں صحیح اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ بے گناہ مسلمانوں کو پھانسنے اور انھیں طرح طرح سے پریشان کرنے کے لیے تمام امکانی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی انجمن جس کا مقصد صرف یہی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف مقدمات بنائے، سرگرمی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے اور ہندو پولیس اسکے اشاروں پر چلکر روزانہ مسلمانوں کی تلاشیاں لیتی ہے اور ان غریبوں کی کثیر تعداد کو حوالات میں تکلیفیں پہنچاتی ہے۔ حالانکہ ابھی تک کسی ایک مسلمان کے گھر سے بھی کسی قسم کا لوٹ کا مال برآمد نہیں ہوا۔ عبدالعزیز صاحب جنہیں خاص طور پر تحقیقات کے لیے متعین کیا گیا تھا انکے پہنچنے سے پہلے ہی ہندو حکام نے مسلمانوں کو کافی سے زیادہ پریشان کر دیا۔

ہم حکومت سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا فسادات کی تحقیقات کا یہی طریقہ ہے اور کیا اس طرح بے گناہ مسلمانوں کو پریشان کرنا ہی انصاف کہلاتا ہے۔ ڈاکٹر درزا سنگھ جنھوں نے اپنی گولی سے دو مسلمانوں کو شہید کیا آزاد ہیں۔ ٹہکہ سدنت سنگھ جو اپنی رائفل سے تین مسلمانوں کو قتل کر چکے بے خوف ہو کر گلی کوچوں میں پھر رہے ہیں۔ مگر مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی کو جن کے تقدس و تبحر علمی سے دنیا واقف ہے ڈکیتی جیسے مذموم جرم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور خان بہادر شیخ خان محمد صاحب جیسے وضیع و متقدر حضرات پر غارت گری کے الزامات عائد کیے جاتے ہیں۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ایک طرف تو حکومت امن اور انصاف کے بلند بانگ دعاوی پیش کرتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ ہندو مسلمانوں میں عدل کرنا چاہتی ہے اور دوسری طرف ایک قوم کے متعصب حکام کو دوسری قوم پر اس قسم کے مظالم روا رکھنے کی اجازت دیدیتی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ اس طرف پوری توجہ مبذول نہ کی گئی۔ تو اس قسم کے دوسرے فسادات کے واسطے اس سے بڑھکر مذموم فضا تیار ہو جائے گی۔

کرپان

کچھ عرصے دیکھا جا رہا ہے کہ ہندو مسلم فسادات میں سکھوں نے بھی حصہ لینا شروع کر دیا ہے اور وہ لڑائیوں میں نہایت آزادی کیساتھ کرپان استعمال کرتے ہیں خصوصیت کیساتھ راولپنڈی کے فساد میں یہ مذہبی ہتھیار جس آزادی کیساتھ استعمال کیا گیا ہے اس کی زندہ شہادت وہ کثیر التعداد زخمی ہیں جو سول ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔ جسوقت سکھوں کو کرپان رکھنے کی اجازت دی گئی تھی تو کسی کے ذہن میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ وہ اس سے اسقدر ناجائز فائدہ اٹھانے لگیں گے۔ انہوں نے اسکا محض ایک مذہبی حق کی بنا پر مطالبہ کیا تھا۔ اور دنیا کو یقین دلایا تھا کہ گورو گوبند سنگھ کے حکم کے مطابق کرپان ان کی مذہبی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے جسے رکھے بغیر کوئی سکھ پورا سکھ نہیں ہو سکتا یہی وجہ تھی کہ جب انھوں نے گورنمنٹ سے کرپان کی آزادی کا مطالبہ کیا تو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں نے ان کے اس حق کی پوری تائید کی۔ اور گورنمنٹ نے بھی یہی سمجھ کے تسلیم کر لیا کہ یہ مذہبی شعار فساد و خونریزی کا ہتھیار نہ بنایا جائیگا مگر افسوس ہے کہ ہمارے سکھ بھائی اب اس اعتماد و اعتبار کو بالکل غلط ثابت کر رہے ہیں جو ان پر کیا گیا تھا۔ ایسی حالت میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلح سکھوں کے مقابلہ میں نہتے غیر سکھوں کی حفاظت کا کیا انتظام ہے؟ کیا سکھوں کو یہ آزادی برابر حاصل رہے گی کہ وہ اپنے نہتے ہمسایوں پر اسی طرح دست تعدی دراز کرتے رہیں؟ اور کیا دوسری قوموں کے ہاتھ بدستور ان کے مقابلہ میں قانون اسلحہ سے بندھے رہیں گے؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس سوال کا حل صرف "کرپان" کی ضبطی ہی ہے۔ اگر فی الواقع کرپان سکھوں کا مذہبی شعار ہے اور بلا "پنج ککوں" کے بغیر کوئی سکھ پورا سکھ نہیں بن سکتا تو ہم کبھی یہ تقاضا نہ کریں گے کہ ان کا یہ حق چھین لیا جائے۔ مگر یہ ضرور کہیں گے کہ ان کے فسادی عناصر کی خونخواری سے محفوظ رہنے کے لیے دوسری قوموں کے پاس بھی کچھ سامان ہونا چاہیے۔ اور اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ پنجاب و دہلی میں بھی صوبہ متحدہ کی طرح تلوار کو قانون اسلحہ سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔

مسلمانوں کے تحمل کا امتحان

معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ فساد میں مسلمانان دہلی کا رویہ جسقدر امن پسندانہ رہا ہے اس سے ہندوؤں کے جذبہ حسد میں کچھ اور ترقی ہو گئی ہے۔ انہیں امید تھی کہ جس طرح انکے محلوں میں اکیلے دوکیلے راہگیروں پر بزدلانہ حملے کیے گئے ہیں اسی طرح مسلمان بھی اپنے محلوں میں ہندو راہگیروں پر حملے کر کے کمینہ پن کا اظہار کرینگے۔ مگر مسلمانوں نے اپنی قومی شرافت کے دامن کو اس بزدلی کے داغ سے پاک رکھا۔ جس سے ہندوؤں کو خود اپنی دنائت پر شرمندگی محسوس ہو رہی ہے اور ان کا ایک مفسد طبقہ کوشش کر رہا ہے کہ ان کا دامن بھی کسی طرح اس کمینگی سے آلودہ کر دے۔ چنانچہ ہمارے پاس برابر اس قسم کی اطلاعات آ رہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مفسد ہندو مسلمانوں کے محلوں میں جا کر مختلف طریقوں سے ان کو اشتعال دلاتے ہیں مگر ہمیں مسرت ہے کہ اب تک مسلمان ان کے ساتھ پورے درگذر سے کام لے رہے ہیں۔ ہم تمام مسلمانان دہلی سے درخواست کرتے ہیں کہ خواہ انہیں کتنا ہی اشتعال دلایا جائے، انھیں برابر صبر و ضبط سے کام لینا چاہیے اور کوئی ایسا فعل نہ کرنا چاہیے جس سے انکی قدیم شرافت پر حرف آسکے۔

اقتباسات

ٹرکی کی مشرقی سیاست میں خوشگوار تغیر

عالم اسلامی کی طرف دوبارہ میلان

لوگوں میں ترکوں کی اس بیک اخلاقی و تنگ روشی سے جو گذشتہ انقلاب کے بعد ان سے ظاہر ہوئی تھی ان کے متعلق برا خیال پیدا ہو چلا ہے۔ مگر انہیں یہ عذر پیش کرنا چاہیے کہ جس طرح دنیا کی تمام جماعتیں ظہور انقلاب کے بعد انتہا پسندانہ عواطف سے مغلوب ہو جاتی ہیں اسی طرح ترکی قوم بھی اس چند سال کی مدت میں اپنی عواطف کے تابع رہی اور اس نے مذہبی تند روی و افراط کاری سے کام شروع کیا۔

قرن اخیر میں ترکی قوم نے اپنی مشکلات سے یہ نتیجہ تو اخذ کر لیا تھا کہ اسے اپنے اصول زندگانی یورپ کی پیروی کرنی چاہیے مگر اس نے یہ نہ سوچا کہ اصول زندگانی میں انقلاب کس طرح ہونا چاہیے۔ اور صحیح و کامل طریقہ کیا ہے۔ اگر اس انقلاب کے موقع پر ترکی میں دانشمند، صاحب فکر موجود بھی ہوتے تب بھی عوام کے افراط پسندانہ میلانات ترکی قوم کو اس پہلو پر زیادہ غور کرنے کی فرصت نہ دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ انھوں نے ترقی کے معنی کچھ اور سمجھے اور نہایت شتابکاری کے ساتھ بعض اقدامات کر بیٹھے جن کی تفصیلات عوام سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ جب وہ انقلابی دور سے گذر جائیں گے تو احساسات انقلابی کے قابو سے ان کی عقل خود بخود رہا ہو جائیگی اور وہ اپنی راہ کو بدلنے لگیں گے۔

تین سال ہوئے کہ لوزان کانفرنس کے موقع پر شام کے محبان وطن کی ایک جماعت منتخب کی گئی تھی تاکہ اسلامبول جائیں اور وہاں سے لوزان جا کر فرانس کے چنگل سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ یہ جماعت پہلی مرتبہ ترکی وزیر خارجہ سے ملی اور طویل گفت و شنید کے بعد اس سے وزیر صاحب نے نہایت ترش لہجہ میں یہ آخری جواب دیا کہ

ترکی نے مشرق کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں
ہم فقط اپنی فکر رکھتے ہیں۔ مشرقی قومیں خود اپنے
معاملات کی فکر کریں۔

اسوقت یہ عقیدہ مقاصد ترکی کا مشرق و عالم اسلام کے متعلق۔ اور نہ صرف وزیر خارجہ ہی کی زبان سے اس کا اظہار ہوا تھا۔ بلکہ تمام رجال سیاست وزراء اور جرائد و مطبوعات اس باب میں ہم زبان ہو کر ایک ہی صدا بلند کر رہے تھے۔ اور وہ یہ تھی کہ ترکوں کو غیر ترکی مسلمانوں اور مشرقیوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ مگر آج اس کے بالکل برعکس صورت دیکھی جا رہی ہے۔ ہم اس بات کے قوی آثار و علائم دیکھ رہے ہیں کہ ترکی قوم اپنے بھائیوں کی طرف پھر رجوع کر رہی ہے۔ اور اس کی روشن ترین علامت موتمر مکہ میں ترکی کی شرکت ہے جو مسئلہ حجاز کے حل کے لیے مجتمع ہونے والی ہے۔

روزنامہ "حاکمیت ملیہ" نے جو ترکی کے درجہ اول کے اخبارات میں سے ہے۔ ایک مبسوط مقالہ افتتاحیہ مسئلہ حج اور بلاد مقدسہ سے متعلق لکھا ہے۔ اور اس میں اماکن مقدسہ کی کیفیت لکھنے کے بعد شرح و بسط کے ساتھ بتلایا ہے کہ کن اسباب کی بنا پر ٹرکی نے موتمر مکہ میں شرکت قبول کی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ لکھتا ہے کہ ٹرکی تمام اسلامی حکومتوں میں سب سے زیادہ اہم سلطنت ہے جس کو آزادی کامل اور فوجی تفوق حاصل ہے یقین ہے کہ ترکی وفد کو موتمر اسلامی میں خاص اثر حاصل ہوگا خصوصاً اس نقطہ نظر سے کہ اس وفد کی روانگی ان اہم تغیرات کو ظاہر کرتی ہے جو دولت ترکیہ نے اپنی بین الاقوامی پالیسی میں پیدا کیے ہیں۔

اس مقالہ کے ضمن میں روزنامہ مذکور لکھتا ہے کہ:۔

ترکی قوم دیندار ہے مگر متعصب نہیں ہے۔ بلکہ ہم یوں سمجھے کہ آج کی ترکی قوم پہلے سے بدرجہا زیادہ دیندار ہے۔ البتہ وہ خرافات پر نظر نہیں رکھتی۔ اس کی نظر صرف دین اسلام کے قوانین عالیہ اور تعلیمات ذوالجلال پر ہے۔ ترکی قوم اس سال فریضہ حج ادا کرے گی اور حجر اسود کو بوسہ دے گی۔ مگر یہ بوسہ دینا اس عقیدہ کی بنا پر نہ ہوگا کہ یہ پتھر آسمان پر سے آیا ہے۔ بلکہ اس اعتقاد کی بنا پر ہوگا کہ یہ دین کا ایک مقدس رمز ہے۔

آخر میں وہ لکھتا ہے کہ:۔

ترکی قوم اسلام کو اس کی اصلی بنیادوں پر قائم کرے گی۔ اور اسلام کی روح کو تازہ کر دیگی۔ یہ ایک عظیم الشان کام ہے جسے تمام ملل اسلامیہ میں صرف ترکی قوم ہی انجام دے گی۔

یہ اس مقالہ کا خلاصہ ہے جو ایک اول درجہ کے ترکی اخبار نے تحریر کیا ہے۔ اس سے اور دوسری بہت سی علامات سے ترکی کی جدید راہ عمل صاف معلوم ہوتی ہے۔ (گلشن۔ طہران)

امیر افغانستان کے متعلق انگریزی جرائد کی غلط بیانیاں

بعض اوقات اینگلو انڈین اخبارات افغانستان کے متعلق ایسی بے سر و پا خبریں شایع کر دیتے ہیں جن سے ان کے مخبروں کی شدید ناواقفیت ظاہر ہوتی ہے۔ چند روز ہوئے ہندوستان کے ایک اخبار میں یہ خبر دیکھی گئی کہ انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ:۔ "اعلیٰ حضرت امیر افغانستان نے عید کے دن عیدگاہ میں یورپین لباس پہنا تھا" اس عبارت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اعلیٰ حضرت یورپ کا بنا ہوا، یورپ کا سلا ہوا اور یورپین وضع کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت ہمیشہ افغانستان کا بنا ہوا، افغانستان کا سلا ہوا اور مروجہ افغانی وضع کا لباس پہننے کے عادی ہیں اور یہی لباس آپ نے عید کے دن بھی پہنا تھا۔

اسی طرح اخبار "اسٹیٹسمین" سنٹرل نیوز کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ "اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خان جو ۱۹۱۹ء میں تخت سلطنت پر متمکن ہوئے تھے عنقریب یورپ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں" یہ خبر بھی بالکل غلط ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت نے کبھی یورپ جانے کا ارادہ نہیں کیا۔ حیرت یہ ہے کہ سنٹرل نیوز کے مخبر نے "سمت مشرقی" کو یورپ سمجھا ہے جسوقت اس نے یہ خبر شایع کی تھی، ٹھیک اسی زمانہ میں اعلیٰ حضرت سمت مشرقی کی طرف جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ (امان افغان)

بقاع متبرکہ کے انہدام پر ایران میں ناراضی

ان خلاف انسانیت اعمال کی بنا پر جو وہابیوں کی طرف سے ائمہ بقیع کے بقاع متبرکہ کو مسمار کرنے کی صورت میں ظاہر ہوئے ہیں ایران میں برقی پیغامات کے باعث جو مختلف اشرف کے مرتفا تقلید مسلمین سے وصول ہوئے ہیں آقایان حجج اسلام نے اعلیٰ حضرت ہمایونی کو اس معاملہ کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ اس پر غور و خوض اور تبادلہ خیالات کرنے کے لیے حسب الحکم ایک کمیشن مقرر کیا گیا جس میں آقایان حاج امام جمعہ خوئی۔ میرزا سید بہبہانی۔ امام جمعہ طہران۔ سید حسن مدرس۔ جمال الدین آیۃ اللہ زادہ خراسانی طبقہ علماء سے اور آقایان موتمن الملک، مشیر الدولہ مستوفی الممالک اور وثوق الدولہ طبقہ رجال سیاست سے شامل ہیں۔ یہ حضرات قصر ہمایونی میں جمع ہو کر تبادلہ خیالات کریں گے اور نتیجہ سے اعلیٰ حضرت کو اطلاع دیں گے تاکہ عملی تدابیر کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جائے۔

نمایندگان ایران کو بھی ہدایات بھیجی گئی ہیں کہ وہ تحقیقات کر کے حقیقت قضیہ کی اطلاع دیں۔ (گلشن۔ طہران)

موتمر اسلامی میں سوڈان کے نمائندے

اس موتمر کے لیے مکہ مکرمہ پہنچنے والوں میں حضرۃ الاستاذ شیخ مدثر ابراہیم اور شیخ ابو القاسم احمد ہاشم شیخ العلماء سوڈان بھی ہیں۔ یہ سوڈان کے نہایت جلیل القدر علماء ہیں۔ (ام القریٰ)

فہرست معطیان چندہ شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند دہلی

بابتہ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۴ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ		رقم
یکم رجب ۴۴ھ	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
//	جناب عبد السجاد صاحب موضع ... ضلع فتحپور	[illegible]	[illegible]
//	جنابہ کلثوم جہاں بیگم صاحبہ جاگیردار بھوپال	[illegible]	[illegible]
//	جناب محمد قاسم میاں صاحب جاگیردار بھوپال	[illegible]	[illegible]
//	اہلیہ محترمہ جناب منشی نیاز احمد صاحب بھوپال	[illegible]	صہ
//	جناب ہمشیرہ عزیزہ صاحبہ حافظ محمد یوسف حسن صاحب مرحوم بھوپال بابتہ قیمت پکیدان ...	[illegible]	[illegible]
//	منجانب شاہ محمد فخر الدین صاحب صدیقی مرحوم معرفت جناب مولوی عبد الرحمن صاحب شائق بھوپال	[illegible]	[illegible]
۲ رجب ۴۴ھ	جناب شیخ محمد یامین صاحب۔ دہلی	[illegible]	عہ
۳ رجب ۴۴ھ	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
//	جناب صدیق خان صاحب ساچوت۔ کوٹ بیسے خاں	[illegible]	[illegible]
۴ رجب ۴۴ھ	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
۵ رجب ۴۴ھ	جناب مولوی محمد حسین صاحب ناظم ضلع سلطان دیپری	[illegible]	[illegible]
۸ رجب ۴۴ھ	جناب منشی عبد الرحمن صاحب۔ پیگو	[illegible]	[illegible]
//	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
//	از شعبہ تبلیغ مونگیر بابتہ یا عنوں والی	[illegible]	[illegible]
//	منجانب مسلمانان کیتھل ضلع کرنال۔ معرفت جناب مولوی فضل قدیر صاحب	[illegible]	[illegible]
//	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
۱۳ رجب ۴۴ھ	منجانب مسلمانان بھوپال۔ معرفت مولوی مظفر حسن خان صاحب	[illegible]	[illegible]
۱۵ رجب ۴۴ھ	جناب منشی محمد بھٹے صاحب پھلواری شریف	[illegible]	[illegible]
//	جناب رسول بخش صاحب۔ پھلواری شریف	[illegible]	[illegible]
۱۸ رجب ۴۴ھ	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
//	جناب محمد سعید صاحب انصاری۔ دہلی	[illegible]	[illegible]
۲۲ رجب ۴۴ھ	جناب مولوی شبیر محمد خان صاحب۔ بیلی	[illegible]	[illegible]
۲۴ رجب ۴۴ھ	جناب منشی رحم علی صاحب قلعہ سیف اللہ	[illegible]	[illegible]
//	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
۲۷ رجب ۴۴ھ	جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ پنڈی گھیب	[illegible]	[illegible]
۲۹ رجب ۴۴ھ	جناب حکیم عبد المجید صاحب۔ کوہندہ	[illegible]	[illegible]
//	جناب صاحبزادہ سید محمد علی شاہ صاحب پشاور	[illegible]	[illegible]
۳۰ رجب ۴۴ھ	جناب حکیم عبد الحمید صاحب۔ کوہندہ	[illegible]	[illegible]
//	از صیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	[illegible]	[illegible]
	میزان کل		[illegible]

٭ آپ نے دس روپیہ ماہوار شعبہ تبلیغ کو مرحمت فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور دس ماہ کی رقم پیشگی یکصد روپیہ عالی عنایت فرمائے جزاکم اللہ کلدار وصول ہوئے۔

حجاز میں زیارت قبور کا نظام

مسئلہ زیارت قبور میں اختلاف موجود ہونے کی بنا پر جلالۃ الملک نے خواہش ظاہر کی کہ علماء باہمی مشورہ سے زیارت مشروع کا ایک نظام وضع کر دیں اور عوام سے درخواست کریں کہ وہ اسی مقررہ نظام پر زیارت کیا کریں۔ (الشوریٰ)

بسر قیامت

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام میں ایک مسلم کی بیوی قتل کر دی گئی

نجف شریف کا قضیہ طے ہو گیا

برطانیہ سے عراق کا ... مشورہ

مصر

موتمر قاہرہ کی اہم تجویز

ہندوستان

راولپنڈی کے ہندوؤں کی بلند پروازی

مولانا محمد اسحاق مانسہروی پر گستاخی کا الزام

مولانا محمد اسحاق کا بیان

راولپنڈی میں امن و سکون

کلکتہ میں منتشر جنگ کا سلسلہ

ایک مسلمان کی دوکان میں سور کا گوشت پھینکا گیا

مسلمانوں کی گرفتاریاں

کلکتہ میں دو ایڈیٹروں کی گرفتاری

جھانسی میں تقریب عید خیریت سے گذر گئی

نجیب آباد میں مفسد ہندوؤں کی شرارت

سیتامڑھی کے ایک گاؤں میں فساد

مذہبی آزادی کیلئے مسلمانان پانی پت کا جہاد

(ج) یہ چندہ زائد ... (الف) اس جلسہ ... (ب) یہ چندہ ...

(ابو عامر اقبال احمد انصاری)

مہاراجہ الور کی رعایا پروری

مسلمانان الور کو عید الفطر اور عید اضحی کی مبارکباد

ہندو مسلم مناقشات کس طرح دور ہو سکتے ہیں

ایک ہندو رکن مجلس وضع قوانین کی رائے

۲۹ جون کی گرفتاریاں

دار الحکومت

فوجی پہرے اٹھا لئے گئے

فسادیوں کی گرفتاری

نئی سڑک پر ایک ہندو سیٹھ کی گرفتاری

لاٹھیاں اور چھرے برآمد ہوئے

دہلی میں مسلم دیفنس کمیٹی کا قیام

کٹرہ نیل میں تین مسلمانوں کی گرفتاری

کلکتہ کی فوجداری عدالت

اگلی شرح فیکٹری ... نازل

خبر قیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام میں ایک کمانڈر کی بیوی قتل کردی گئی

بغداد ۲۵ جون - فرانسیسی کمانڈر تدمر کی بیوی جس کی عمر ۲۵ سال تھی حمص سے سودا سلف خرید کرکے واپس آرہی تھی - ایک دیسی سپاہی نے جو بطور محافظ کے ساتھ تھا اسے مار ڈالا - واقعہ یہ ہوا کہ موٹر کار پنکچر ہو جانے کی باعث درستگی کے لئے رکی تو اس سپاہی نے ڈرائیور کو گولی سے مار دیا - اور میڈم صاحبہ کو لوٹ لیا - اطلاع ملی ہے کہ فرانسیسی شتر سواروں نے قاتل کو گرفتار کرلیا ہے۔

محمل شریف کا قضیہ طے ہوگیا

قاہرہ ۲۶ جون - امیر الحاج نے حکومت کو تار دیا ہے اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کے اور ابن سعود کے درمیان جو مسئلہ حل ہی تھی وہ ختم ہوگئی ہے اور اس کے نتیجہ میں محمل شریف کے متعلق منی کا واقعہ صاف ہوگیا ہے اب مکمل سکون ہے - مصریوں نے ابن سعود سے اجازت حاصل کرلی ہے کہ وہ محمل شریف کو لیکر مدینہ منورہ جانے [illegible]

برطانیہ سے عراق کا مالی مشورہ

[illegible]

مصر

موتمر قاہرہ کی اہم تجویز

[illegible]

شان اور حقیقی روح مضمر ہے اور اسی بنا پر تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ متذکرہ صدر طریقہ پر خلافت کے وجود کو متحقق کردکھائیں اور اس اہم فرض میں غفلت کو گناہ سمجھکر اس سے سبکدوش ہوں۔

ہندوستان

راولپنڈی کے ہندوؤں کی بلند پروازی

مولانا محمد اسحاق نانوتوی پر ڈکیتی کا الزام

۲۱ جون کو انسپکٹر پولیس پہلول خان صاحب نے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب نانوتوی کو دوسری مرتبہ طلب کیا ۲۲ جون کو حضرت مولانا کے بیانات قلمبند ہوئے ایک ہندو نے یہ رپورٹ لکھوائی تھی کہ مولانا محمد اسحاق میرا . لالہ - اور ابراہیم وغیرہ (جنہیں ہندو بدمعاش ظاہر کرتا ہے) اور ملک فرمان علی صاحب کی معیت میں رات کے وقت میرے مکان پر حملہ آور ہوئے میرے نوکر کو گٹھڑا کر اندر پھکوادیا ملک فرمان علی نے کہا کہ اس کو جلا دیا جائے۔

مولانا محمد اسحاق کا بیان

اس کے جواب میں مولانا محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل بیان قلمبند کرایا ہے۔

[illegible]

راولپنڈی میں امن وسکون

[illegible]

کلکتہ میں منتشر جنگ کا سلسلہ

ایک مسلمان کی دوکان میں سؤر کا گوشت پھینکا گیا

کلکتہ ۲۵ جون - آج سہ پہر کو سنٹرل ایونیو پر ایک ہندو کی موٹر کار پر شورے کا تیزاب پھینکا گیا جس کے باعث موٹر کی چھتری کا ایک حصہ جل گیا مگر جو لوگ موٹر میں بیٹھے ہوئے تھے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

تقریباً اسوقت کچھ ہندو مچھوا بازار اسٹریٹ پر ایک ہندو مدرسہ کے سامنے ناچ رہے تھے جس سے مسلمانوں کو اشتعال ہوا اور انہوں نے مدرسہ کی عمارت میں گھسنے کی کوشش کی مگر پولیس کی آمد پر منتشر ہوگئے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ شب ایک ہندو ناخدا مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا اسکے چھری ماری گئی - زخمی کو فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا جہاں اس کا علاج ہو رہا ہے۔

اب صورت حال پر سکون ہے - اگرچہ آج شام کو زبردست ہیجان پیدا ہوگیا تھا جبکہ چیت پور روڈ پر ایک مسلمان کی دوکان میں سؤر کا گوشت پایا گیا - دوکانیں بند کردی گئیں - پولیس موقع پر پہنچ گئی اور گوشت کو ہٹوا دیا گیا۔

مسلمانوں کی گرفتاریاں

کلکتہ ۲۶ جون - ہفتہ کی صبح کو بڑا بازار میں صورت حال پر سکون تھی - اکا دکا آدمی کو زد و کوب کے جانے کے واقعات کی اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔

جمعرات کی شب کو چیت پور روڈ پر ایک ہندو منگل سنگھ کو زد و کوب کرنے کے جرم میں پولیس نے دو مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔

دو دوسرے مسلمان بھی گرفتار کئے گئے ہیں جن کا تعلق اسی محلہ میں ایک ہندو کے چھری مارنے کے مقدمے سے ہے - یہ مشتبہ لوگ تحقیقات کے دوران میں زیر حراست رہیں گے۔

کلکتہ میں دو ایڈیٹروں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۶ جون - آج ایڈیٹر آنند بازار پتریکا اور ایڈیٹر ہندو سنگھا کو دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا ہے - ان پر جو الزام قائم کیا گیا ہے وہ ۳ اور ۵ جون کے ان مضامین کے متعلق ہے جن کے عنوانات " زندہ یا مردہ " اور " ڈاکٹر کچلو کا دورہ " تھے دونوں ایڈیٹروں کو ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے۔

یہ معلوم ہوا ہے کہ ایڈیٹر جین گزٹ کو بھی گرفتار کیا گیا تھا اور وہ بھی ضمانت پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

جھانسی میں بقر عید خیریت سے گذر گئی

جھانسی - یوم عید الضحیٰ سے بہت قبل ہندو اور مسلمانوں کے بعض حلقوں میں غلط فہمیاں ہوگئی تھیں اور یہ اندیشہ تھا کہ عید کے موقع پر کوئی فساد ضرور ہوگا - اٹھارہ ہندو اور مسلمان گرفتار بھی کرلئے گئے تھے - سات مسلمانوں کو اس لئے جیل میں رکھا گیا تھا کہ انھوں نے ضمانتیں دینے سے انکار کردیا تھا - باقی اشخاص ضمانتیں دینے سے رہا کردئے گئے تھے۔

نجیب آباد میں مفسد ہندوؤں کی شرارت

عید الضحیٰ کے دن نماز کے بعد دھوبی حسب معمول محلہ پائیں باغ سرائے دھوبیان میں قربانی کرنا چاہتے تھے کہ ہندوؤں نے آکر مزاحمت کی مسلمانوں نے ہر چند سمجھایا لیکن کوئی اثر نہ ہوا بالآخر حکام موقعہ پر پہونچے تو قربانی ہوئی - اگر مسلمان ضبط و تحمل سے کام نہ لیتے تو فساد ہو جاتا۔

سیتا مڑھی کے ایک گاؤں میں فساد

مظفر پور ۲۸ جون - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سیتا مڑھی سب ڈویژن کے ایک گاؤں میں دو مسلمانوں کو ہندوؤں [illegible]

کے ایک گروہ نے باندہ کر بری طرح ۲۲ جون کو پٹیا مسلم ٹولہ پر بھی حملہ کیا گیا - پانچ مسلمان زخمی ہوئے - تین جھونپڑیاں لوٹی گئیں - کافی نقصان ہوا ہے اب بالکل امن وامان ہے - مزید فساد کا خطرہ نہیں ہے۔

مذہبی آزادی کیلئے مسلمانان پانی پت کا جہاد

آج ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ بوقت شب درگاہ قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمانان پانی پت کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا لقاء اللہ صاحب عثمانی منعقد ہوا - حاضرین کی تعداد مرد و زن دس ہزار سے کم نہ تھی جلسہ میں جوش و خروش یہ ثابت کررہا تھا کہ مسلمانان پانی پت میں زندگی کی لہر باقی ہے اور وہ اپنا ایک ہزار سالہ حق قربانی کو جو حکومت نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت میں غصب کیا ہے واپس لینے کے لئے نہ صرف بیقرار ہیں بلکہ ہر قسم کی قربانی سے حاصل کرنے کو تیار ہیں - انشاء اللہ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں جلسہ ۱۰ بجے شروع ہوا اور ۲ بجے بخیر وخوبی بعد دعا ختم ہوا۔

تجویز ۱ - یہ جلسہ خدائے برتر و بزرگ کی بارگاہ میں بصد عجز و الحاح اس کی حمد وثنا کرتا ہوا مسلمانان پانی پت کو انکے صبر و استقامت اور اتفاق و امن پسندی پر مبارکباد دیتا ہے - انہوں نے اتفاق و اتحاد کی یہ ایسی جیتی جاگتی تصویر پیش کی ہے جس کی یاد تاریخ ہمیشہ دہراتی رہیگی - اگر ہم نے آئندہ بھی ہر امر میں ایسے ہی کامل اتحاد کا ثبوت دیا تو تمام پیچیدہ گتھیاں بآسانی سلجھ جائیں گی اور فتح کا سہرا یقیناً ہمارے سر رہیگا - انشاء اللہ

تجویز ۲ - مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ اعتراف کرتا ہے کہ قوم قصابان اس عید قربان پر نہ صرف منافع سے محروم رہے بلکہ ان لوگوں نے کثیر نقصان برداشت کیا یہ جلسہ ان حضرات کے ایثار کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنی رحمت نازل کرے اور نقصان کی تلافی کسی اور طریقہ سے فرمائے - آمین

تجویز ۳ - مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ عام مسئلہ قربانی کو حسب دلخواہ طے کرانے کے لئے تجویز کرتا ہے کہ مسلمانان پانی پت دل کھول کر چندہ عطا فرمادیں جس کی وصولی کی صورت حسب ذیل ہوگی۔

(الف) اس جلسہ کی رائے ہے کہ ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بچی چار آنہ فی کس ادا کرے۔

(ب) یہ چندہ ہر ایک قوم اپنے طریقہ سے وصول کرے اور صاحب ثروت حضرات سے علاوہ اس مقررہ چندہ کے حسب حیثیت بطور عطیہ وصول کرے۔

(ج) یہ چندہ زائد سے زائد ۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ تک گویا اٹھارہ یوم میں وصول کرکے " انجمن اسلامیہ پانی پت " کے خزانہ میں داخل کردیں۔

تجویز ۴ - مسلمانان پانی پت یہ عام جلسہ حکومت پنجاب کی اس مداخلت کو جو اس نے دفعہ ۱۴۴ مجریہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۸ء کے تحت میں قربانی پر قیود عائد کی ہیں نہایت نفرت وحقارت کا اظہار کرتا ہوا آپکو اسطرف متوجہ کرتا ہے کہ اس ناقابل تحمل قانون کی جلد از جلد ترمیم کرائی جائے جس سے ہمارا نو سو سال کا مذہبی حق برقرار رہے۔ جبکہ خود حکومت دوسری اقوام کے جدید حقوق کو مثلاً مسیحیوں کے سامنے باجہ بجانا تسلیم کرتی ہے۔ ہم نے اس سال قربانی جیسے مذہبی فریضہ کو پانی پت میں بطور اظہار ناراضگی قطعاً بند کردیا - یہ تجویز بذریعہ تار ملک معظم - وزیر ہند - وزیر اعظم - سفیر ایران و ترکی - سفیر کابل ہز ہائینس سر آغا خان - مسٹر سید امیر علی - خواجہ کمال الدین - مفتی محمد کفایت اللہ - مولانا شوکت علی و مولانا محمد علی کو روانہ کی جائے - فقط

(ابو عامر اقبال احمد انصاری)

مہاراجہ الور کی رعایا پروری

مسلمانان الور کو عید الفطر اور عید الضحیٰ کی مبارکباد

الور اسٹیٹ گزٹ مورخہ ۱۴ اپریل و ۲۲ جون میں ہز ہائینس مہاراجہ الور کے حسب ذیل دو تار شائع ہوئے ہیں جو مہاراجہ صاحب کی بے تعصبی، فراخ دلی اور رعایا پروری کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں:-

ترجمہ فرمان شاہی جو بذریعہ تار ریاست پٹنا سے بموقعہ عید الفطر جملہ مسلمانان الور کو بطور مبارکباد وصول ہوا - اور پرائم منسٹر بہادر نے عیدگاہ میں پہونچکر حاضرین کو پیغام مسرت التیام سے معزز ومسرور فرمایا۔

" اے میری پیاری مسلم رعایا - اگرچہ میں جسمانی طور پر تم سے اسوقت دور ہوں لیکن روحانی طریقہ سے تمہارے پاس موجود - مجھکو امید تھی کہ میں اس تقریب پر ضرور واپس پہونچ جاتا - لیکن دیر ہوگئی اس کے علاوہ رویت ہلال نے اس تقریب سعید کا وقت قریب تر پہونچا دیا مجھکو افسوس ہے کہ کام توسیع عیدگاہ و تیاری شامیانہ شروع ہونے میں دیر ہوگئی - مگر آپ صاحبان کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ وعدہ معمولی وعدہ نہیں ہے - انجینیران ریاست کی متواتر تبدیلیاں اور بجیٹ دیر میں پاس ہونے کی وجہ سے یہ کام تعویق میں رہا۔

میرے ہم وطن مسلمانان الور کو محبت آمیز دعا اور درود و برکات دیتے ہوئے خدا سے دعا کرتا ہوں کہ یہ عید سعید ہر قسم کی کامیابی و خوش بختی آئندہ نصیب کرے "

(الور ریاست)

ترجمہ فرمان شاہی جو بموقعہ عید الضحیٰ مسلم رعایا کے نام آج ۲۲ جون ۱۹۲۶ء کو لندن سے بذریعہ تار صادر کیا گیا۔

" میں اپنی مسلم رعایا کے لئے اس عید کے موقع پر بھی محبت آمیز دعائیں دیتے ہوئے مبارکباد بھیجتا ہوں - جہاں محبت کی وجہ سے دل بندھے ہوئے ہیں وہاں ۵۰۰۰ ہزار میل کا فاصلہ کوئی وقعت نہیں رکھتا "

(الور ریاست)

ہندو مسلم مناقشات کسطرح دور ہوسکتے ہیں

ایک ہندو رکن مجلس وضع قوانین کی رائے

ناگپور ۲۶ جون - سر ہری سنگھ گوڑ ممبر مجلس وضع قوانین نے ہندو مسلم تعصبات کے متعلق فرمایا ہے کہ مجھے سر شیو اسوامی کے تجویزہ اسباب اور علاجوں سے اتفاق رائے نہیں ہے - نہ مجھے ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کی رائے پسند ہے - اگر ہندو مسلمانوں کو یہ یقین دلادیں کہ وہ ان کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ نہ پیدا کرینگے تو یہ فسادات کم ہوسکتے ہیں، ان کی یکجہتی نہیں ہوسکتی کسی قسم کے میثاق بنانے کی کوشش نہ کرنی چاہئے ان سے صرف تلخی پیدا ہوتی ہے ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ اپنی پالیسی خود بنالیں اور دستوری اصلاحات کے متعلق اپنی تجاویز دیدیں اور مسلمانوں کی نمائندگی کی کوشش نہ کریں مسلمانوں کو اپنے لئے ہی کام کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دینا چاہئے - ایک غیر جانبدار ثالث کی طرح حکومت کو یہ حق دیدینا چاہئے کہ وہ آزادانہ ایسے مطالبات کا فیصلہ کردے جو باہم اختلاف ہوں - اس سے صورت حالات بہت کچھ خوشگوار ہوجائیگی - کسی قسم کی رعایتیں نہ دینی چاہئیں، مسترد کرنی چاہئیں مسترد کردہ رعایتوں سے صدمہ پہونچتا ہے جو عرصہ تک باقی رہتا ہے۔

گاؤکشی کے متعلق آپنے فرمایا کہ جب تک گاؤکشی اس طریقہ پر کیجائے کہ مذہبی جذبات کو صدمہ نہ پہونچ سکے - اسوقت تک ہندوؤں کو شکایت کا کوئی حق نہیں ہے - ہر دو فریق اپنی آزادی کو اپنے مذہبی تعصبات کی مضبوطی پر صرف کررہے ہیں - جمہوریت کا تو ذکر ہی کیا ہے سیاست بھی نہیں ہے - بدقسمتی سے سیاسی اصلاحات نے ایک از سر نو زندگی کی تحریک پیدا کردی ہے لیکن حیات تازہ وہ اصلاح نہیں ہے جس کی بنیاد نظام دستوری قائم کرنے پر ہو جسکے متعلق ہمیں اعتراف کرنا چاہئے کہ ہم نئے ہیں ہمیں مشرقی روشنی کی پیروی کرنی چاہئے - جاپان ایسا کرچکا ہے ہندوستان ایسا کیوں نہ کرسکے گا؟

۲۹ جون کی گرفتاریاں

دہلی ۳۰ جون - کل پولیس کی تفتیش میں کل ۱۲ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جن میں ۵ مسلمان ہیں۔

یہ بھی سنا گیا ہے کہ ۱۲ آدمی چار چار ہزار کی ضمانتوں پر رہا کردئے گئے ہیں۔

گرفتار شدگان میں لالہ بالا مل - لالہ ہیرا لال آہنے والے جیچی پہلوان جیچی پہلوان اور رسال پہلوان داخل ہیں۔

دار الحکومت

فوجی پہرے اٹھالئے گئے

فسادیوں کی گرفتاری

دہلی ۲۸ جون - ہفتہ کی شام کو فوجی پہرے اٹھالئے گئے تینوں فوجی رسالے قلعہ کو چلے گئے - اور صرف پولیس کے پہرے رہ گئے۔

نئے بانس کے کنارے پر پولیس کے سپاہیوں کا پہرہ معدہ نقلوں کے اب بھی لگا ہوا ہے اور ایک موٹر لاری ضرورت کے لئے موجود ہے۔

گذشتہ دو یوم کے عرصہ میں پولیس نے متعدد تلاشیاں لی ہیں ہفتہ کو جو بارہ گرفتاریاں عمل میں آئی تھیں ان کے علاوہ کل آٹھ ہندوؤں کو اور گرفتار کیا گیا ہے - ان کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کی ابھی تک خبر نہیں ہے - امید کی جاتی ہے کہ آج اور کل مزید گرفتاریاں عمل میں آئیں گی۔

شفا خانے میں اب صرف آٹھ مسلمان اور پانچ ہندو رہ گئے ہیں۔

نئی سڑک پر ایک ہندو سیٹھ کی سنگھٹیت

لاٹھیاں اور پتھر برآمد ہوئے

۱۵ ہندوؤں کی گرفتاری

۲۸ جون - کل رات کو نئی سڑک کے ایک ہندو سیٹھ کے ہاں سے دو گٹھے لاٹھیاں اور دو بوریاں پتھر کی برآمد ہوئیں - واقعہ یہ ہوا کہ ایک مسلمان کے ہاں برابر اینٹیں آتی رہیں مگر پولیس کی تحقیقات کے باوجود یہ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ اینٹیں کس طرف سے آتی ہیں - پولیس دوسری مرتبہ تحقیقات کے لئے آئی تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اینٹیں ایک قریب کی کوٹھی سے آرہی ہیں - کوٹھی کا دروازہ بند تھا جب پولیس کی کوشش سے یہ دروازہ نہ کھل سکا تو گوروں کا دستہ پہونچا اور اندر جاکر لاٹھیاں اور اینٹیں برآمد کیں۔

پندرہ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

دہلی میں مسلم ڈیفنس کمیٹی کا قیام

دہلی ۲۹ جون - آج صبح کو انجمن اسلامیہ اور خلافت کمیٹی کے مشترکہ بورڈ کے جلسہ میں یہ تجویز منظور کی گئی کہ ایک مسلم ڈیفنس کمیٹی قائم کی جائے جو مظلوم مسلمانوں کے مقدمات کی پیروی کرے - [illegible] ایک ہزار روپیہ کا چندہ ہوگیا ہے اور امید ہے کہ مزید چندہ بہت جلد ہوجائیگا۔

کٹڑہ بڑیاں میں تین مسلمانوں کی گرفتاری

دہلی ۳۰ جون - ۲۴ جون کو جس دن فساد ہوا ہے بازار کٹڑہ بڑیاں میں ایک ہندو کہار زخمی ہوکر آیا تھا اور وہاں آکر گر پڑا تھا مسلمانوں نے اسیوقت ڈپٹی کمشنر صاحب اور ملک دیوی دیال صاحب کو بلاکر خون کے نشانات دکھادیے تھے جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کہار کہیں اور سے زخمی ہوکر آیا ہے - اس مقام پر جہاں وہ گرا تھا خون موجود نہ تھا، مگر ہندوؤں نے گذشتہ چند یوم سے کٹڑہ بڑیاں کے مسلمانوں کے خلاف سخت گمراہ کن پروپیگنڈا شروع کردیا تھا اور اسکا مطالبہ کیا تھا کہ تفتیش کیجائے - چنانچہ آج تین بے گناہ مسلمانوں کو جنکے نام عبد الرحمن محمد اسحاق اور کلو بائیسکل والا ہیں گرفتار کرلیا گیا - ضمانتیں پیش کی گئیں مگر منظور نہیں ہوئیں۔

کٹڑہ بڑیاں وہ بازار ہے جہاں سے فساد کے دن نئے بانس اور کھاری باؤلی کے مجروحین کثرت کے ساتھ گذرے تھے کیونکہ فتح پوری سے لاہوری دروازہ تک ناکہ بندی ہونے کے باعث تمام راستے بند تھے اور مجروحین کو عموماً اسی بازار کی طرف رخ کرنا پڑتا تھا۔

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کی تجاویز

طبیہ کانفرنس صوبہ متحدہ کے دوسرے سالانہ اجلاس میں جو ۲۳ مئی کو عالی جناب حکیم ناصر الدین احمد خاں صاحب رئیس دہلی و بدایوں کے زیر صدارت بمقام میلی جمعیت منعقد ہوا حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں:-

تجویز ۱۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ جلسہ سالانہ ہز اکزالٹڈ ہائینس اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا ترقی طب یونانی کی جانب شاہانہ توجہ منعطف فرمانے پر کمال ادب اظہار تشکر و منت کرتا ہے، اور توقع کرتا ہے کہ حضور ممدوح کی سرپرستی میں یہ مشرقی اور اسلامی فن شریف اپنی ترقی اور عظمت کو دوبارہ حاصل کر سکے گا جس کو حکومت مغلیہ کے زوال کے ساتھ وہ ہاتھ سے دے چکا ہے۔ اور مبلغ پانچ لاکھ روپیہ کے اس گراں قدر عطیہ کو جو حال میں حضور والا نے یونانی شفاخانہ قائم کرنے کے لئے مرحمت فرمائے ہیں ترقی طب کے لئے سنگ بنیاد خیال کرتا ہے۔

تجویز ۲۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ جلسہ سالانہ ہز ہائینس حضور نواب حمید اللہ خاں صاحب بہادر ... خلد اللہ ملکہ والی ریاست بھوپال کی مسند آرائی حکومت پر کمال ادب اور مسرت کے ساتھ حضور ممدوح کی خدمت میں تہنیت اور مبارک باد پیش کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ حضور ممدوح کا عہد سلطنت فن طب کی ترقی کے لئے ... ثابت ہوگا۔

تجویز ۳۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ جلسہ سالانہ اس امر کو نہایت مسرت اور اطمینان سے دیکھتا ہے کہ اراکان مسلم یونیورسٹی بورڈ نے علی گڈھ میں طب یونانی کی اعلیٰ تعلیم جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ... مسلم یونیورسٹی کی شاندار روایات ... کا لحاظ کرتے ہوئے گورنمنٹ صوبجات متحدہ سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ گورنمنٹ کا مجوزہ طبی کالج بھی انتظام مسلم یونیورسٹی ... علی گڈھ قائم کرے۔

...

حکیم محمد فاروق صاحب مراد آبادی حکیم اشفاق الحسن صاحب بریلوی حکیم عبد الاحد صاحب بدایونی حکیم عبد الحبیب صاحب دریابادی حکیم خواجہ نصیر الدین صاحب لکھنوی حکیم محمد حسن خاں صاحب امروہی حکیم مولوی فضل حسن صاحب۔

تجویز ۹۔ اس اجلاس کی تمام کارروائی کا خلاصہ اردو اور انگریزی اخبارات میں شائع کیا جائے اور حسب ضرورت تاروں اور خطوں کے ذریعہ سے رزولیوشنوں کی اطلاع سرکار نظام و بھوپال و گورنمنٹ صوبہ جات متحدہ و سنٹرل گورنمنٹ و منسٹر تعلیم گورنمنٹ صوبجات متحدہ کو روانہ کی جائے۔

تجویز ۱۰۔ انجمن طبیہ صوبہ متحدہ کا یہ جلسہ ان میونسپلٹیوں و ڈسٹرکٹ بورڈوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اپنے حدود کے اندر یونانی شفاخانے جاری کئے ہیں یا یونانی طبیبوں کی خدمات حاصل کی ہیں۔ نیز اسی طرح دوسری میونسپلٹیوں و ڈسٹرکٹ بورڈوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے یہاں شفاخانے جاری کر کے فن اور پبلک کو فائدہ پہونچائیں گے۔ یہ جلسہ اس امر کو دیکھتے ہوئے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل بورڈوں میں اطبا کی تنخواہیں بہت کم ہیں ممبران صاحبان سے استدعا کرتا ہے لائق اطبا کی خدمات حاصل کرنے کے لئے تنخواہ کا اضافہ بہت ضروری ہے۔

یہ بھی طے پایا ہے کہ تجویز کی ایک ایک نقل چیرمین صاحبان و ڈسٹرکٹ بورڈ و میونسپل بورڈ صوبہ جات متحدہ کی خدمت میں روانہ کی جائے۔

تجویز ۱۱۔ یہ جلسہ ان ممبران کونسل صوبجات متحدہ کا بکمال خلوص دل شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے وقتاً فوقتاً یونانی طب کیساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور جملہ ممبران کونسل سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے دیسی طریقہ علاج کی ترقی میں کامل ہمدردی اور اعانت کا اظہار فرمائیں۔

آخر میں جناب صدر اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کئے جانیکے بعد تقریب ۹ بجے شب کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

حکیم محمد عبد المجید عفی عنہ آنریری سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔ (منیجر)

اب عربی کو مشکل کہنا چھوڑ دو
عربی نصاب جدید کی آسان کتابیں چھپ گئیں
انکو پڑھکر عربی زبان و ترجمہ قرآن آسانی کیساتھ سیکھ لو

عربی زبان کا قاعدہ ... علم الصرف حصہ اول و دوم ... روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب ... لغات جدیدہ ... لغات القرآن ... اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں حصہ اول ... حصہ دوم ... خلاصہ سائینس اور اسلام ... قیمت صرف دو روپیہ ...

المشتہر شفیق احمد ناظم اشاعت الادب مقابل ڈاکخانہ بلیماران دہلی

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور ہر مرض سے محفوظ رکھنے والا
غنچہ

... المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نور ... دہلی

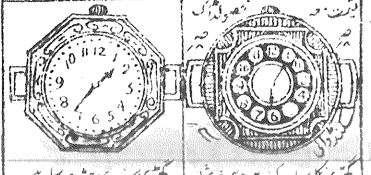

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

... منیجر ... پوسٹ کمتی ... ضلع دربھنگہ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مفت!! مفت!! مفت!!!
سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنلسے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر و مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب
راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (ابر) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ
(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

عزیزیہ خضاب

... المشتہر ایس - اے - عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

سرمہ اکسیر چشم
فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

رعایت رعایت رعایت
صرف اس مہینہ کے لئے نصف قیمت

۲۲ کیریٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

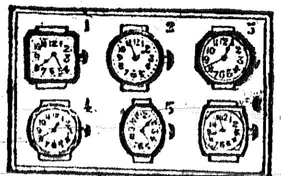

اصلی قیمت ... رعایتی قیمت ...

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں۔ مشینری سوئٹزر لینڈ کی بنی ہوئی ہے۔ ان گھڑیوں میں نہ جھٹکا آ سکتا ہے نہ نمی اپنا اثر کر سکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاونٹین پین مفت دیا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت دی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ

کنگ واچ ڈپو پوسٹ بکس نمبر ۲۶۶ ویپری مدراس

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

...

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

...

ملنے کا پتہ: مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار ... بمبئی ۹

عید کے تحفے

... بابو غلام احمد قادری سوداگر لدھیانہ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۲۴ر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ ہجری - مطابق ۶ر جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۲

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشمدید حالات

(۲)

دریائے سفر طرح کین طوفان کا اندیشہ تھا۔ مگر خدا کے فضل سے یہ دریا بہت ٹھنڈا ملا۔ بحر احمر کی گرمی مشہور تھی مگر قدرت کا تماشا تو دیکھیے۔ بحر احمر میں جہاز کا پہنچنا تھا کہ گرمی کا پتہ بھی نہ رہا نہایت ٹھنڈی ہوا آنے لگی اور بحر احمر نے جہاز کی ساری گرمی کی تکلیف کو فراموش کرادیا۔ بحر احمر چونکہ ایک خلیج ہے اسوجہ سے دونوں طرف ساحل نظر آتے ہے۔ ایک طرف افریقہ کا دوسری طرف یمن کا بحر احمر میں بہت زیادہ جہاز آتے جاتے ہے۔

ڈاکٹر احمد علی صاحب کی دعوت

صوبہ بہار کے مشہور ڈاکٹر سید احمد علی صاحب نے جہاز میں تمام علماء اور زعماء کی دعوت کا انتظام کیا۔ بحر احمر کی یہ تاریخ بھی ہمیشہ یاد رہے گی۔ جہاز کا ایک حصہ جھنڈیوں سے سجا یا گیا تھا۔ پرتکلف فرش بچھائے گئے تھے۔ برقی روشنی اور برقی پنکھوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ برف کے ٹھنڈے پانی اور پرتکلف کھانوں سے علماء اور لیڈروں کی تواضع کی گئی۔ مغرب کے بعد سے دس بجے تک ڈاکٹر صاحب کے دسترخوان پر پہلے بعد دیگرے مہمانوں کا سلسلہ جاری رہا اور کم و بیش پانچسو آدمیوں نے کھانا کھایا۔

کامران کا حال

۲۲ مئی کی صبح کو ۹ بجے ہمارا جہاز کامران پہونچا یہ ایک چھوٹا جزیرہ ہے یہ جزیرہ پہلے ٹرکی کے قبضہ میں تھا اب حکومت برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ یہاں قرنطینہ کے لیے حاجی ۲۴ گھنٹے روکے جاتے ہیں حاجیوں کو غسل دیا جاتا ہے ان کے بستروں اور کپڑوں کو بھپارہ دیا جاتا ہے۔ اور جہاز ایک میل کے فاصلہ پر ٹھیرتے ہوتے ہیں۔ ہمارے جہاز کے ساتھ بہر رعایت کی گئی کہ نصف میل پر ٹھیرا یا گیا۔ ایک دخانی کشتی معہ دو بادبانی کشتیوں کے مسافروں کو لینے کے لیے آئی۔ سب سے پہلے ڈاکٹر جہاز پر آیا اسکے بعد مسافر کشتیوں پر اترنے شروع ہوئے کشتی پر اترنے کے وقت عورتوں اور ضعیف مردوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے مولانا عبدالحلیم اور مولانا عرفان اور مسٹر شعیب نے مسافروں کو اتارنے میں بہت امداد کی۔ مولانا عبدالحلیم اور مولانا محمد عرفان نے تو بعض ضعیف مرد و عورتوں کو اپنے کاندھوں پر اتارا۔ خیر جوں توں کرکے سب حاجی بخیریت کامران پہنچ گئے۔ ایک بخاری حاجی سمندر میں گر پڑا تھا۔ مگر ملاحوں نے اسکو فورا نکال لیا۔ کامران پر جہاز نے لنگر ڈالا ہی تھا کہ کامران کے عربی لڑکے چھوٹے ڈونگے لیکر آگئے اور لوگ اکنی۔ دونی۔ چونی سمندر میں پھینکتے اور وہ لڑکے زیادہ سے زیادہ گہرائی میں سے اس ریزگاری کو نکال لاتے تھے۔ یہ منظر عجیب قابل دید تھا۔

غرض یہ کہ کامران میں ایکسا ر کے اندر بہت سے چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں آس پاس لوہے کا تار ہے اس حصہ کے باہر بھپارہ کی جگہ ہے ہم لوگوں کے ساتھ تو ڈاکٹر نے اچھا سلوک کیا۔ جناب ڈاکٹر حاجی خان صاحب قابل تشکر ہیں کہ انھوں نے اراکین وفد کو عمدہ پانی اور صابن سے غسل کرایا اور کپڑے بھی ہم لوگوں کے علیحدہ بھپارہ ہیں۔ غسل کرکے دل بہت خوش ہوا۔ اور حاجیوں کے ساتھ البتہ ڈاکٹروں نے سختی کا برتاؤ کیا۔ ہم لوگوں کے لیے خاص کمرے منتخب کرتے گئے تھے کشتی جہاں لگتی ہے اس جگہ پتھروں کا ایک چبوترہ بنا دیا ہے اور اسباب لانے کے لیے چھوٹی لائن ڈالدی گئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے صندوق پٹری پر رکھے ہیں ان میں اسباب لایا جاتا ہے۔

کامران میں گوشت مرغ۔ ڈبل روٹی۔ چاربرف۔ تربوز کھجور وغیرہ اشیاء بقیمت ملتی ہیں۔ پانی اور کاڑی مفت ملتی ہے۔ ہوا اس جگہ کی بہت سرد ہے رات کو سوتے وقت ہی جہاز کی سب کلفتیں دور ہوگئیں۔

کامران کے دو تاریخی مناظر

(۱) ہندوستان کے حاجیوں کی طرف سے غیر ہندی حاجیوں کو کامران میں دعوت دی گئی۔ پلاؤ زردہ کھانا تھا۔ خلافت اور جمعیت کے وفود نے جہاز ہی میں ہندی حاجیوں سے اس دعوت کے لیے چندہ کرلیا تھا۔ تقریبا پانچسو روپیہ چندہ ہوگیا تھا۔ چاول۔ شکر۔ گھی۔ گوشت۔ دیگیں۔ فرش۔ ظروف نیز دیگر ضروری سامان۔ ڈاکٹر غوری صاحب نے مہیا کردیا تھا مولانا احمد سعید صاحب نے دہلی کے حاجیوں سے اپنے اہتمام میں رات کے بارہ بجے تک نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ کھانا پکوایا اور مولانا محمد علی صاحب نے کھانا کھلوانے کا اہتمام انجام دیا۔ رات کے ایک بجے تک کھانا کھلانے کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دعوت میں بخاری۔ پشاوری۔ روسی کابلی۔ بکثرت تھے اتحاد اسلامی کا کامران کی تاریخ میں یہ پہلا نظارہ تھا۔

(۲) کامران میں جمعیۃ علماء اور خلافت کمیٹی کی جانب سے بعد مغرب ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ مولانا سید سلیمان ندوی کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے اپنے دلگیر طرز میں ولولہ انگیز اور پرزور تقریر کی۔ مولانا شوکت علی نے اپنے خاص طرز سے خرجوا الیہود والنصاریٰ عن جزیرۃ العرب سے اپنی تقریر کا آغاز کرکے نہایت جوشیلی تقریر کی۔ دیگر اصحاب نے بھی تقریریں کیں۔ اس نوعیت کا قومی اور مذہبی جلسہ کامران کی تاریخ میں یہ پہلا جلسہ تھا۔

کامران میں مذکورہ بالا دونوں شاندار مناظر خلافت اور جمعیت العلماء کی مساعی جمیلہ میں زریں حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ (باقی دارد)

موتمر اسلامی میں ایران کا نمائندہ

ہندوستان کے بعض جرائد نے یہ غلط فہمی پھیلائی ہے کہ دولت ایران نے موتمر اسلامی میں شرکت سے انکار کردیا ہے۔ مگر جریدہ ام القریٰ کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے دعوت منظور کرلی ہے اور اپنے قنصل متعین دمشق (عین الملک) کو ہدایت کی ہے کہ وہ موتمر میں اس کی نمائندگی کریں۔

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گزرنا چاہیے قیمت سالانہ ع۲ نمونہ ۲ر - منیجر رسالہ آفتاب شیرانوالہ دروازہ لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بے نظیر اور جمارت شستہ

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال الکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

چارہ کار سمجھئے

لطف شباب کیا ہے؟ سقوف وطا

ایک سچے دل کی پکار

منیجر دارالشفاء دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ...

ملکی صنعت کی قدر کریں

نوایجاد مشین سیویاں

اس نوایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں موٹی سیروں باریک اور سیویاں تیار کرلیں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

خضاب

یہ ادنے چاند تارے کے ہیں افعال

جواں صورت جواں سیرت جواں سال

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

قیمت اخبار الجمعیۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام اور مسلمانانِ ہند کا فرض

(۲)

ہندو ذہنیت میں اس خلاف توقع تغیر سے مسلمانوں میں کچھ حیرت، کچھ سراسیمگی اور کچھ غیظ و غضب کے جذبات پیدا ہو گئے۔ وہ اس کا مطلب کچھ نہ سمجھ سکے کہ جو قوم ذرا ہی ملیت کی حیثیت سے ان کے دوش بدوش مشترکہ منزل مقصود کی طرف بڑھ رہی تھی وہ دفعۃً رخ پلٹ کر ان کے پہلو میں خنجر بھونکنے پر کیوں مستعد ہو گئی۔ کسی نے خیال کیا مذہبی جنون کا یہ وقتی جوش ہے جس سے اتحاد کی خاطر درگذر کرنا چاہئے۔ کسی نے مستقبل کے واقعات پر اپنے فیصلہ کو چھوڑ دیا اور کسی نے غضبناک ہو کر ہندوؤں کے خلاف اعلان جنگ کر دینا چاہا، مگر تمام ہندوستان میں صرف ایک جمعیۃ العلماء ہی ایسی جماعت تھی جس نے اپنے دماغی توازن کو نہ کھویا اور ایک طرف وطنی مصالح اور دوسری طرف حفاظت دین کے فرض کو محسوس کر کے مدافعانہ کارروائی شروع کر دی۔ اس نے بھارتیہ شدھی سبھا قائم ہونے کے ٹھیک ۱۱ دن بعد ۲۴ فروری ۱۹۲۳ء کو شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام قائم کیا اور ابتدائی انتظامات مکمل کر کے ۵ مارچ سے حفاظت اسلام کی عملی کوشش شروع کر دی۔

مارچ ۱۹۲۳ء سے اب تک ۳ سال کی مدت میں اس شعبہ نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کی تفصیلات کے لئے ایک دفتر چاہیے جگہ کی قلت کو پیش نظر رکھ کر ہم یہاں محض اس کا ایک خلاصہ پیش کرتے ہیں تاکہ ان عظیم فوائد کا اندازہ کیا جا سکے جو اس شعبہ کے قیام سے اسلام اور مسلمانوں کو حاصل ہوئے۔

فرید پور کا ہنگامہ

موتمر اسلامی کا افتتاح

سلطان ابن سعود کا افتتاحی خطبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ۔

اما بعد۔ اے حاضرین میں آپ کی خدمت میں سلام اور مرحبا کا ہدیہ پیش کرتا ہوں اور اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس موتمر کی دعوت کو قبول فرمایا۔

اے غیور مسلمانو! تمہارا یہ اجتماع اسلام کی تاریخ میں اپنے مقصد اور اپنی وضع کا پہلا اجتماع ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس سنت حسنہ کا ہر سال اعادہ کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور واتمروا بینکم بالمعروف کے مطابق ہم مشاورت اور تعاون کرتے رہیں۔

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ جس چیز کو موجودہ زمانہ میں رائے عامہ یا رائے عامہ محل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کی پچھلے زمانہ میں کوئی قیمت نہ تھی اسی لئے حجاز میں کہ اسلام کا گہوارہ اور نور کا سرچشمہ ہے جس سے دنیا بھر میں خیر و برکت کی روشنی پھیل گئی حکام نے کبھی ضروریات اصلاح کے لئے اس کی طرف رجوع نہیں کیا حجاز کی عنان اقتدار بیگانے رہے یعنی دیگر بہت سی حکومتوں کے ہاتھ میں آتی رہی ہے ان میں سے بعض خلفاء و سلاطین نے اس کے بعض معاملات کی طرف توجہ کی۔ مگر ان کے نیک ارادوں کو جہالت نے بگاڑ دیا۔ اور بعض نے سرے سے اس کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ بلکہ اس کا سارا انتظام امراء کے سپرد کر دیا جنہوں نے حرم میں الحاد پھیلایا۔ خدا کی زمین پر فساد برپا کیا اور اپنی حرص و آز کو پورا کرنے کے لئے اہل ملک اور حجاج و زائرین پر ظلم و زیادتی کی۔

جب اس ملک سے دولت عثمانیہ کی سیادت اٹھ گئی اور اس قسم کے امراء میں سے آخری امیر شریف حسین بن علی کی امارت نے عدوان و سرکشی کا طوفان برپا کر دیا تو اس ملک میں ظلم و استبداد، فساد و بدامنی اور اغیار و اجانب کے تسلط سے تمام عالم اسلامی بے چین ہو گیا۔ اس کی سرکاری تقریبات اور جریدۃ القبلہ کی تحریروں ...

مکہ معظمہ میں ہندی نمایندوں کا حق

موتمر اسلامی کا ایجنڈا

وہ مسائل جن پر موتمر میں بحث کی جائیگی

شرقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

ابن سعود پر تحریص و اطماع کا نیا جال

ڈیلی نیوز کا پروپیگنڈا

لندن ۶ر جون (ذریعہ ڈاک سے) ڈیلی نیوز کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ یہ سوال زیر بحث ہے کہ آئندہ کس شخص کو خلیفۃ المسلمین منتخب کیا جائے۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ ابھی اس مسئلہ کا بھی فیصلہ کیا جائے اسوقت امیدواران خلافت میں سلطان مراکش، امیر افغانستان شیخ سنوسی اور دیگر سردار شریک ہیں۔ ابن سعود سلطان نجد ملحقات و ملک الحجاز بھی منصب خلافت کے متعلق ... کے انعقاد کا خیال سب سے پہلے آپ ہی کو سوجھا۔ اگرچہ آپ خلیفہ بننے کے خواہشمند نہیں لیکن اگر زعمائے اسلام نے آپکو بار خلافت اٹھانے کے لئے موزوں خیال کیا تو ممکن ہے آپ قبول کر لیں۔ سلطان موصوف حرمین ہونے کے علاوہ جزیرۃ العرب کے اکثر حصہ پر قابض ہیں اور آپ میں وہ تمام شرطیں موجود ہیں جو خلیفہ بننے کے لئے ہونی چاہئیں یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ سلطان ابن سعود ایک کامل خود مختار فرمانروا ہیں اور مفاد و مقاصد اسلام کی حفاظت اور احترام اسلام کے قیام و بقا کے فرائض آپ اچھی طرح ادا کر سکتے ہیں۔ آپ کی عمر ۴۵ سال ہے اور آپ بڑے نیک اور قابل شخص ہیں آپ ضروریات زمانہ سے باخبر ہیں۔ الغرض جدید عرب کی نشوونما کیلئے آپ ہمہ صفت موصوف ہیں۔

چار مصلوں کے متعلق ایک ترکی بدبرکی لائے

لندن ۔ ۹ر جون ڈیلی نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ محمود ندیم بے نے جو ترکی زمانہ میں یمن کے گورنر جنرل تھے بیان کیا کہ اگر میری اطلاعات صحیح ہیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ موتمر مکہ میں ... سلطان ... پیش ہوگی اور اس کے کامیاب بنانے کی کوشش کی جائے گی کہ کعبہ میں چاروں مصلوں کی جگہ فقط ایک مصلیٰ ہونا چاہیئے۔

غازی موصوف حال ہی میں بجانب انگورہ مکہ معظمہ میں ... سے مقرر ہوئے ہیں۔ آپ سلطان ابن سعود کو خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر سلطان اپنی متذکرہ تجویز میں کامیاب ہوگئے تو بجائے اختلاف یہ وحدت و اشتراک دنیائے اسلام ...

... انتخاب صدر کی کارروائی عمل میں آئی۔ اور عبد اللہ ابن بلیہد منتخب کئے گئے۔ اس کے بعد مولانا محمد علی نے رشید رضا صاحب کی مداخلت کو بند کر دیا۔

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے ایک زبردست تقریر فرمائی اور اس کے بعد مولانا شوکت علی صاحب نے کہا کہ آخر اس بحث سے حاصل کیا ہے۔ انہی مباحثوں میں ایک عمر گذر چکی ہے اور یہ اختلافی باتیں نہ کبھی طے ہو سکی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں بہتر ہو کہ اس معاملہ کو موتمر کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ اس پر کشمکش و گفتگو ختم ہو گئی اور جلسہ مناظرہ ختم ہو گیا۔

کے لئے عموماً اور عرب کے لئے خصوصاً بہترین برکات کا موجب ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں سلطان اور بھی بعض کثیر المنافع اصلاحات رائج کریں گے۔

محمل شریف کی واپسی

قاہرہ یکم جولائی۔ محمل شریف کے متعلق یہ حکم دیدیا گیا ہے کہ اسے مدینہ منورہ نہ لیجایا جائے اور جدہ ہی سے واپس لایا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ محافظ دستہ کے سپاہیوں میں ایک خاص بیماری ... ہوگئی ہے جس کی تشخیص ابھی تک نہیں ہو سکی۔

امیر فیصل کی زیارت انگلستان

بغداد ۳۰ر جون۔ آج امیر فیصل اپنے عملہ سمیت موٹروں کے ایک ریگستانی قافلے میں انگلستان روانہ ہوگئے۔

عراق پر برطانیہ کے مالی مطالبات

لندن یکم جولائی۔ دارالعوام میں کمانڈر کینورودی نے سوال کیا کہ کیا برطانیہ نے ۹۴ لاکھ پونڈ کی اس رقم سے دستبرداری جو عراق کے ذمہ مصارف امور نافعہ کے متعلق واجب الادا ہے ... مسٹر آرمسبی گور نے فرمایا کہ برطانی روپے سے جو عراق ریلوے تیار کی گئی تھی حکومت برطانیہ اس کی مالک ہے۔ عراق ریلوے کا مستقبل اب تک زیر بحث ہے اور آبپاشی وغیرہ کے حسابات کے متعلق تصفیہ ہونے والا ہے۔

افغانستان

اعلیٰحضرت امیر غازی کی مجاہدانہ تقریر

افغانستان میں رسم سرفروشی کا احیاء

شملہ ۔ جون ۔ ۲۱ر مئی کو جلال آباد کی جامع مسجد میں امیر افغانستان نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اعلیٰحضرت اپنی رعایا کے لئے فوجی تعلیم کو کسقدر اہم اور ضروری خیال فرماتے ہیں یہ تقریر صاف اور جہت انداز بیان کے اعتبار سے ایک نمایاں خصوصیت رکھتی ہے۔ امیر صاحب نے سامعین پر زور دیا کہ ملوکیت کے اس دور میں جو کوئی قوم ذرا دیر کے لئے بھی اپنے ذرائع مدافعت سے غافل ہو جاتی ہے۔ وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے ملک اور اپنی عزت کو دشمنوں کے حوالے کر دیتی ہے افغانوں نے گذشتہ زمانہ میں جس طریقہ سے اپنے ملک کو دشمنوں کی دستبرد سے محفوظ رکھا اس کے باعث آج تک تاریخ میں ان کا نام بہادری اور شجاعت کے لئے مشہور ہے۔ موجودہ نسل کا یہ فرض ہے کہ وہ مادر وطن کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہاوے۔

امیر صاحب نے فرمایا کہ کسی قوم کی عزت کا دار و مدار اس کی مدافعانہ قوت پر منحصر ہے۔ شام، عراق، ہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک کے مسلمان اپنی آزادی کو کیوں کھو بیٹھے؟ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ان میں اپنی مدافعت کی طاقت موجود نہیں ہے۔

فرمانروائے کابل نے افغانیوں کو پر زور ہدایت کی کہ وہ اپنی جنگجو یانہ روح کو ترقی دیں۔ جوان کے آباء و اجداد کی خصوصیت تھی۔ جہاد کی محبت ہر قوم کے اندرونی اختلافات ... تشات کو دور کر دیتی ہے مسلمانوں کو یہ اعتقاد ہے کہ جہاد ایک مذہبی فریضہ ہے چاہیئے کہ فوجی تعلیم حاصل کریں۔ اور جدید اسلحہ کا استعمال سیکھیں۔ تاکہ جس وقت ہتھیار اٹھانے کی ضرورت ہو تو وہ نہایت قابلیت کے ساتھ اسلام کے جھنڈے کے نیچے کامیاب جنگ کر سکیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی جہاد کے واسطے تلوار اٹھانا روزہ اور تمام رات کی نمازوں سے بہتر ہے امیر صاحب نے تشریح کی کہ قبائلی طریقہ پر جبریہ بھرتی کے اس طریقہ کو ترجیح حاصل ہے جو باصول قرعہ اندازی عمل میں لایا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ با اثر اور سربرآوردہ لوگ موخر الذکر طریقہ کو اول الذکر پر اسوجہ سے ترجیح دیتے ہیں کہ اس صورت میں ان کے کندھوں کا بوجھ غریبوں کے اوپر پڑ جاتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اغیار مسلمانوں کے ممالک کو ہضم کر لینے کے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ وہ ... نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں نفاق کا بیج بو دیا ہے۔ اور ان کے ممالک مقدسہ پر اپنا اثر قائم کر رہے ہیں میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو اتحاد کی توفیق عطا فرمائے جسوقت اعلیٰحضرت نے یہ الفاظ ادا کئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور وہ کچھ دیر تک بول نہیں سکے (انگلشمین)

ریف

طنجہ میں یورپین پولیس کے مظالم

جبریہ شہادتیں حاصل کی جارہی ہیں

لندن ۳۰ر جون۔ ٹائمس کا نامہ نگار طنجہ سے رقمطراز ہے کہ بین الاقوامی علاقہ میں یورپینوں اور دیسی باشندوں کی جو بین الاقوامی پولیس متعین کی گئی ہے اس کے خلاف مسلسل شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ دیسی باشندوں کو انتہائی تکلیف پہنچائی جارہی ہیں اور انہیں زدوکوب کیا جارہا ہے تاکہ ان سے مطلوبہ شہادت بہم پہنچانے کے لئے اقبال کرایا جائے۔ اسوقت ان پر خوف و دہشت کی حکومت ہو رہی ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ان حالات کا انکشاف بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ دول یورپ کا ان سے تعلق ہے۔ انسانیت اور انصاف کی خاطر تحقیقات کی ضرورت ہے۔ اس دوران میں طنجہ کی حکومت نے ایک عدالت انضباط قائم کی ہے جو یورپین پولیس افسروں کے مقدمات کا فیصلہ کرتی ہے۔

ہسپانیہ کو فرانس کا جواب

غازی عبد الکریم کو حوالہ نہیں کیا جائے گا

بمبئی ۳۰ر جون۔ ایوننگ نیوز آف انڈیا کے نام ایک مخصوص بحری تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس نے ہسپانیہ کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے کہ غازی عبد الکریم کو فوجی عدالت کے سامنے مقدمہ چلانے کے لئے ہسپانیہ کے حوالہ کر دیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ میں ایک فرانسیسی ہسپانی کانفرنس منعقد ہوگی۔ جو اس کا فیصلہ کرے گی کہ غازی موصوف کو کہاں رکھا جائے۔ اسکا بہت زیادہ امکان ہے کہ کاربیکا یا مڈغاسکر کو منتخب کیا جائے۔

مصر

قاہرہ میں قیامت صغریٰ

زلزلہ سے ہولناک تباہی

قاہرہ ۲ر جون۔ ہفتہ کے روز جو زلزلہ آیا تھا اس کی شدت کا اندازہ ان سرکاری اطلاعات سے ہوتا ہے جن میں ظاہر کیا گیا ہے کہ چار ہزار سے زائد مکانات تباہ ہوگئے ہیں۔ جو ... مسجدوں کو نقصان پہنچا ایک سو آدمیوں کی جانیں گئیں اور ساٹھ زخمی ہوئے فویان کا ضلع جس پر خاص طور سے زلزلہ کا اثر ہوا تھا۔ اس میں بیچاسی آدمی مرگئے اور باسٹھ زخمی ہوئے۔

ٹرکی

سلطان محمد سادس مرحوم کے مصاحب کی رہائی

سان ریمو۔ ۲۸ر جون۔ کرنل ذکی بے جو سلطان محمد سادس مرحوم کے ایڈیکانگ تھے اور جنکو بسلسلہ قتل طبیب سلطانی موقوفہ ماہ مارچ ۱۹۲۶ء گرفتار کر لیا گیا تھا۔ رہا کر دیئے گئے جج جیٹ(؟) محقق نے اعلان کر دیا کہ کرنل مذکور کی بیگناہی ثابت ہو گئی ہے۔ سلطانی طبیب کا واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک دن مارچ ۱۹۲۶ء میں مردہ پائے گئے تھے اور ان کے جسم پر گولی کے نشانات تھے پہلے تو یہ خیال گذرا تھا کہ وجہ مرگ خودکشی ہے لیکن سلطان محمد سادس کی وفات کے بعد انکے خدام اور رفقاء نے ایسی بیانات دیں جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ طبیب کے قتل میں کرنل مذکور کا ہاتھ تھا۔ علاوہ ازیں ملزم کی متصل شعبۂ شفوی(؟) ادا طابیہ نے بھی کچھ ایسی ہی اطلاع دی تھی۔

ٹرکی و روس کا میثاق اتحاد

ماسکو یکم جولائی۔ ۳۰ر جون کو قسطنطنیہ میں روسی ترکی معاہدہ پیرس کی جو توثیق ہوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ بالشویکی سفیر اور ترکی وزیر خارجہ نے بھی ایک میثاق پر دستخط کئے ہیں جس کا مقادیہ ہے کہ کسی تیسری قوت کی جانب سے دونوں فریقین ایسی کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو معاہدہ پیرس کے خلاف ہو۔ دوئم یہ کہ فریقین نے معاہدہ مذکور پر دستخط ہو جانے کے بعد اس قسم کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے اور سوئم یہ کہ فریقین اس وقت تک کوئی ایسی ذمہ داری قبول نہیں کریں گے جب تک یہ معاہدہ قابل عمل رہے گا۔

ہندوستان

ناخدا مسجد میں دو بنگالیوں کی مداخلت

کلکتہ ۲۹ر جون سنیچر کی رات کو ناخدا مسجد میں مداخلت بیجا کرنے کے جرم میں دو ہندو بنگالیوں کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص لوگ بہت رات گذرے مسلمانوں کے ساتھ مسجد کے اندر چلے گئے تھے۔ ملزمین نے ڈپٹی کمشنر سے یہ بیان کیا ہے کہ ہم ... سے واپس آرہے تھے کہ ہمیں دو مسلمان ملے انہوں نے ہم سے مسجد کی شان و شوکت کا ذکر کیا اور ہمیں اس کی ترغیب دی کہ ہم بھی ان کے ہمراہ مسجد کے اندر جائیں مگر سیڑھیوں سے یہ لوگ غائب ہوگئے۔ ملزمان کو تفتیش کے دوران میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ میں ۴ مسلمانوں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۹ر جون۔ بقر عید کے موقعہ پر جو فسادات ہوئے تھے ان کا پہلا مقدمہ آج مسٹر جسٹس رنکین اور مسٹر جسٹس شانز لزکی عدالت میں پیش ہوا ایک ہوٹل کے مالک سلیمان اور دوسرے ۴ مسلمانوں کی طرف سے ضمانتوں کی درخواستیں پیش ہوئیں۔ ان مسلمانوں کو ہفتہ کے روز پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ اور ان پر کو لوٹولہ میں ایک اڑیا کو چھری سے مارنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

ڈپٹی کمشنر پولیس نے یہ کہکر ضمانت لینے سے انکار کر دیا تھا کہ ملزمین کو اس وقت تک حراست میں رہنا چاہئے جب تک کہ وہ واقعہ کے علم کا اقرار نہ کر لیں اور پولیس کو صحیح مجرمین کا پتہ لگانے میں مدد نہ دیں۔

جج صاحبان نے کمشنر پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ کل ملزمین کو پیش کرے اور اس کی وجہ ظاہر کرنے کہ ان کے متعلق قانون کے مطابق کارروائی کیوں نہ کی جائے۔

راولپنڈی کے فساد انگیز ایڈیٹروں کا مقدمہ

راولپنڈی ۳۰ر جون۔ گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دو مقدمات کی اور سماعت کی گئی یہ مقدمات آریہ ویر اور سدرشن چکر کے اڈیٹروں پرنٹروں اور پبلشروں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند تھے۔ ایڈیٹران مذکور نے اپنے اخبارات میں بعض قابل اعتراض مضامین اور نظمیں شائع کی تھیں۔ ملزمین نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا اور اس کا وعدہ کیا کہ آئندہ مزید احتیاط سے کام لیں گے۔ دونوں مقدموں کا فیصلہ سنانے کے لئے یکم جولائی مقرر کی گئی ہے۔

راولپنڈی میں گرفتاریوں کا سلسلہ

راولپنڈی ۳۰ر جون۔ گذشتہ فسادات کے متعلق گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے جس دن فساد ہوا ہے اس کی رات کو ایک مسلمان کو زدوکوب کرنے کے جرم میں تین ہندوؤں کو کل گرفتار کیا گیا ہے۔ مختلف فرقوں کی باہمی مجلس مصالحت کے اجلاس روزانہ ہو رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر موسم گرما کے صدر مقام مری کو واپس ہو گئے ہیں۔

فساد سعید پور کا انجام

راولپنڈی ۳۰ر جون۔ فسادات سعید پور کے سلسلہ میں وہاں چالیس گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں گیارہ مفسدوں کی گرفتاری

لاہور ۳۰ر جون۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا ایک پیغام مظہر ہے کہ وہاں مقامی حکام نے گیارہ ہندوؤں کو گرفتار کیا ہے۔ رام مندر میں ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا تھا جس میں گرفتاریوں کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا اور سات ہندوؤں کا ایک وفد مسٹر فریزر ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا کہ گرفتار شدہ ملزمین کے خلاف الزامات کی تشریح کر دی جائے۔

جمعیۃ اقوام میں حکومت ہند کے نمائندے

شملہ ۳۰ر جون۔ آئندہ ستمبر کے مہینہ میں جمعیۃ اقوام کا جو اجلاس منعقد ہوگا اس میں سر ولیم وسنٹ۔ مہاراجہ کپورتھلہ اور خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔

اگر میں ہندوستان کا بادشاہ ہوتا تو کیا کرتا؟

گاندھی جی کے تخیلات

احمد آباد۔ یکم جولائی۔ آج کے ینگ انڈیا میں گاندھی جی نے مسٹر اسپینڈر کے اس مضمون کا جواب دیا ہے جس میں مسٹر موصوف نے لکھا تھا کہ افریقہ کے قانون امتیاز رنگ اور تحریک سودیشی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر گاندھی جی ہندوستان کے شہنشاہ ہوتے تو وہ بھی ہندوستان میں بسنے والے یورپینوں کے لئے اسی قسم کے قوانین وضع کرتے۔

گاندھی جی فرماتے ہیں کہ قانون امتیاز رنگ تو ہر ایک نسل کے ہر فرد کے خلاف ہے۔ مگر سودیشی میں اس قسم کا امتیاز جائز نہیں ہے۔ قانون امتیاز رنگ کے حامی اپنے مقصد کو تشدد کے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہیں مگر تحریک سودیشی ہر قسم کے تشدد سے نفرت کرتی ہے۔ تحریک سودیشی میں تمام غیر ملکی یا یورپین مال کا بائیکاٹ نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ہر قسم کے دیسی مال کی حمایت کی جاتی ہے۔ ان دونوں میں انتہائی بعد ہے جتنا کہ قطب شمالی اور قطب جنوبی میں۔

اس کے بعد گاندھی جی نے لکھا ہے کہ اگر میں ہندوستان کا بادشاہ ہوتا تو تمام دنیا کی طرف اپنی رفاقت کا ہاتھ بڑھاتا اور کسی قسم کی ذات رنگ یا مذہب کا امتیاز نہ کرتا۔ ہندوستان پر قبضہ جمائے رکھنے کے لئے جو فوج رکھی گئی ہے اسے بالکل موقوف کر دیتا۔ اور صرف اسقدر پولیس رہنے دیتا جو ہندوستانی باشندوں کو چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رکھ سکتی۔ میں سرحدی قبائل کو اس طرح رشوتیں نہ دیتا جیسے کہ آج کل دیجا رہی ہیں۔ بلکہ ان سے انتہائی محبت کے تعلقات قائم کرتا۔ اور ان کی معاش کے لئے ذرائع اور طریقے معلوم کرتا۔ میں ہر یورپین کے لئے مکمل حفاظت کی ذمہ داری لیتا۔ تمام غیر ملکی کپڑے پر محصول عائد کرتا۔ کھدر کا انتظام حکومت کی نگرانی میں رکھتا۔ تمام مسکرات کی درآمد کو قانوناً روک دیتا۔ کلال خانے بند کرا دیتا۔ اور شراب کی کشید کی اجازت صرف اس صورت میں دیتا کہ جب طبی ضرورت ثابت کر دی جاتی۔ سوائے ان افعال کے جو اخلاقی اعتبار سے انسانیت سوز ہیں۔ باقی تمام مذاہب کی مکمل حفاظت کی ذمہ داری لے لیتا اور نام نہاد اچھوتوں کے لئے ہندوؤں کے تمام مندر اور مدارس کھول دیتا۔

آخر میں گاندھی جی نے لکھا ہے کہ میں ہندوؤں۔ اور مسلمانوں کے تمام لیڈروں کو بلا کر ان کی جیبوں کی تلاشی لیتا۔ اور ان سے تمام کھانے کی چیزیں اور مہلک ہتھیار چھیننے کے بعد انہیں ایک کمرہ میں بند کر دیتا۔ اور اسوقت تک نہ کھولتا جب تک کہ وہ اپنے مناقشات کا فیصلہ نہ کر لیتے۔ ان کے علاوہ اور بھی ایسی بہت سی باتیں ہیں جو میں ہندوستان کا بادشاہ ہونے کے بعد کرتا۔ مگر چونکہ میرے بادشاہ ہو جانے کا کوئی امکان موجود نہیں ہے۔ اس لئے ان کی باتوں سے صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ایک ایسا آدمی جو غلطی سے مخبطی کہلاتا ہے۔ حالانکہ وہ خود اپنے آپ کو عملی سمجھتا ہے۔ اگر قوت رکھتا تو کیا کرتا۔

دار الحکومت

ہندوؤں کا ایک جلسہ بند کر دیا گیا

دہلی ۳۰ر جون۔ بعض سربرآوردہ ہندوؤں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ "دید بھگوان" کے جلوس کو روکنے کے متعلق ڈپٹی کمشنر نے جو منصفانہ حکم صادر فرمایا تھا اس کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ کر کے تمام ہندوؤں کو اشتعال دلائیں مگر سنا گیا ہے کہ بعض عقلمند حکام کے سمجھانے سے وہ اپنی اس مفسدانہ حرکت سے باز آگئے ہیں۔

ایڈیٹر تیج کے مقدمہ کا التوا

دہلی یکم جولائی۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ڈیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج کے مقدمہ کی سماعت نہیں ہوئی۔ طویل انتظار کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ کی تاریخ ۱۳ جولائی مقرر دی۔

دہلی میں گرفتاریوں کا سلسلہ

ایک مفسد کی آگرہ میں گرفتاری

دہلی یکم جولائی۔ کل شام کو گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں ۱۴ گرفتاریاں اور عمل میں آئیں ان میں سے چار مسلمان ہیں اور دس ہندو۔ ایک ہندو مسمی چھوگے رام جس نے ۲۴ر جون کو فساد کے دوران میں ایک پولیس سارجنٹ کو پتھروں سے مارا تھا آگرہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اب تک گرفتاریوں کی تعداد ۳۴ ہے ان میں سے اکثر کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ کچھ گرفتاریاں اور ہوں گی۔

دہلی میں جبریہ تعلیم کی ابتدا

دہلی یکم جولائی۔ آج سے مسلمانوں کے دو حلقوں میں لڑکوں کی جبریہ تعلیم شروع ہوگئی ہے۔ میونسپلٹی نے ابتدائی تعلیم کے لئے شہر کو نو حصوں میں منقسم کر دیا ہے۔ ہندوؤں کے دو حلقوں کی مردم شماری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ ان دو حلقوں میں بھی جبریہ تعلیم اوائل اکتوبر سے شروع ہو جائیگی جس کے بعد تقریباً نصف شہر میں یہ طریقہ رائج ہو جائے گا۔ میونسپلٹی شہر کی لڑکیوں کی تعلیم سے بھی غافل نہیں ہے اسی مہینہ سے پانچ مزید مدرسے لڑکیوں کے لئے کھولے جائیں گے۔ جس کے بعد ان مدارس کی تعداد ۱۲ تک پہنچ جائے گی۔

فہرست معطیان چندہ شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

بابتہ ماہ شعبان المعظم و رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

نمبر	اسمائے گرامی معطیان چندہ	تاریخ	آنہ	روپیہ
۱	ازصیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	٠	۴	۵
۱	جناب بابو امام الدین صاحب پوسٹل کلرک۔ اکال گڈھ	18/21	٠	۱۲
۳	جناب نواب محمد ابراہیم خاں صاحب رئیس قصبہ جسن پور	19/21	٠	۵٠
۴	ازصیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	٠	۱	۲
۵	جناب حافظ سید شفقت علی صاحب ناظم خلافت کمیٹی۔ نہٹور	20/21	٠	۲۸
۶	جناب نور الحسن صاحب۔ چوہڑ والہ	21/21	٠	۴
۷	ازصیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب	٠	۸	
۸	جناب منشی محمد احمد صاحب بلند۔ دہلی	22/21	٠	۵٠
۹	ازصیغہ تبلیغ بابتہ قیمت کتب		۴	۱۱
۱٠	جناب مولوی عبدالستار صاحب۔ کلکتہ	23/21	٠	۸
۱۱	مسلمانان کھرگپور بمعرفت جناب مولوی صفی اللہ خاں صاحب صدر خلافت۔ کھرگپور	24/21	٠	۱٠٠
۱۲	جناب منشی محمد الدین صاحب۔ ملو	25/21	٠	۲٠
۱۳	جناب عبدالحکیم صاحب۔ گوجرہ	26/21	٠	۱۶
۱۴	جناب داؤد داؤد بھائی اینڈ کو۔ رنگون	27/21	٠	۳٠ (زکوٰۃ)
۱۵	جناب نور الحسن صاحب۔ چوہڑ والہ	28/21	٠	۵
۱۶	جناب تجمل حسین صاحب۔ کاس گنج	29/21	٠	۵ (زکوٰۃ)
۱۷	جناب مولوی مظفر حسین خاں صاحب۔ بھوپال	30/21	۸	۵۳
۱۸	جناب عبداللطیف صاحب سوداگر۔ پیلی بھیت	31/21	٠	۱۵٠ (زکوٰۃ)
۱۹	جناب محمد عبداللہ عبدالطاہر صاحبان۔ دولت پور	32/21	۱۳	۳۸ (زکوٰۃ)
۲٠	جناب ای۔ ایچ۔ ملا صاحب۔ رنگون	33/21		۱۵
۲۱	جناب حاجی حاکم خاں صاحب۔ رینالہ خورد	34/21		۹۹ (زکوٰۃ)
۲۲	جناب مولوی محمد حسین صاحب۔ جالندھر	35/21	٠	۱۲ (زکوٰۃ)
۲۳	جناب مولانا لطف اللہ صاحب رحمانی۔ مونگھیر	36/21	٠	۲۱ (زکوٰۃ)
	میزان کل		۱۳	۶۲۸

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

فریدپور میں سنگھٹن کے شعلے

مسلمانوں پر روح فرسا مظالم

موضع فرید پور تھانہ بھدک ضلع فتحپور میں امسال گائے کی قربانی بلا کسی مزاحمت و اعتراض کے ہوتی چلی آتی تھی۔ امسال بھی حسب معمول قربانی کے لئے محمد عبدالحمید خاں عرف مشتاق خاں نے گائے خرید کی۔ اہل ہنود نے یہ خبر بالکل جوار کے ہندوؤں کو خبر کی اور بہ مشورہ لیڈران برادران وطن شبا شب ایک تحریک گور کھشا کی تین چالیس مواضعات میں پھیلا دی گئی اور اسی رات کو جس کی صبح بقر عید تھی ایک رپورٹ بالکل بے بنیاد فرید پور سے تھانہ بھدک میں اور ایک تار مجسٹریٹ ضلع کو دیا گیا۔ چنانچہ سب انسپکٹر اور ڈپٹی کلکٹر فرید پور پہونچ گئے۔ صبح کو بہت بڑا گروہ قرب و جوار کے ہندوؤں کا جس کی تعداد تقریباً چار پانچ ہزار تھی گاؤں کے چاروں طرف لاٹھیوں بلموں بھالوں ... سے مسلح ہو کر جمع ہو گیا۔ مجمع کا اصرار گائے کے چھیننے پر تھا۔ حکام معہد دفعہ ۱۴۴ ... (یعنی دفعہ ۱۴۴) اور قصبے کو ... ۱۰ ... تعمیل کی ...

کو بلند کرتے ہوئے اس مکان پر حملہ کیا جس میں گائے مقفل تھی قفل توڑ کر گائے کو نکال لیگئے مسلمان اس ناجائز حرکت ڈکیتی کو دیکھ کر باتباع احکام مذہب اپنی جانیں قربان کر دینے کو تیار تھے مگر مصلحتاً خاموش رہے۔ مجمع نے جس کا سرگروہ رحمت پور کا ایک برہمن بریدی سماجی تھا اس نے مجبوری و خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتا رہا یعنی گالیاں دیں اور دلوائیں دف وغیرہ بجوایا اور جنگ کے لئے آمادہ کیا لیکن حکام کی داروگیر سے مسلمان مجبور و خاموش رہے تب مجمع نے دوسری تدبیر اختیار کی سنکھ و گھڑیال وغیرہ بجا کر یہ شور مچایا کہ جلد سور کا سر مسجد میں ڈال دو اور جو کوئی نماز پڑھنے آوے عیدگاہ میں اسے قتل کر دو لیکن اس آخری تدبیر میں ضرور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا۔ اس موقع پر مسلمان انتہائی ضبط و تحمل سے کام لیکر حسب ایماء حکام موجودہ خاموش رہے۔ مجمع مسجد کی طرف گیا اور در حال مسجد میں شراب وغیرہ چھڑک کے ناپاک کیا اور سنکھ و گھڑیال وغیرہ مسجد میں بجاتے رہے حتیٰ کہ جب تک نماز کا وقت (عیدالضحیٰ کی نماز) ختم ہو گیا مجمع رہے اور بالآخر یہ دیکھ مجبوری چلے گئے۔ مجسٹریٹ ضلع پنڈت سلیم سندر لال صاحب و مسٹر کیٹلی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس ضلع فتحپور بسواری موٹر کار شام کو جب تشریف لائے تو مسلمانوں کے رویہ کی تعریف کی لیکن باوجود اسکے کہ اس وقت مجمع نمایاں نہ تھا قربانی کیے جانے کا حکم صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع نے صادر نہ فرمایا بلکہ مسلمانوں سے بدر وئے دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند مچلکہ وضمانت فوری طلب فرمائی چنانچہ جملہ مسلمانان بوجہ ناپاکی عیدگاہ و خوف جان و مال نہ نماز پڑھ سکے نہ قربانی کر سکے۔ ۲۳ جون سے تا ایندم ہنود طرح طرح کے شعبدہ کر رہے ہیں مسلمان بحد خطرہ میں ہیں تفتیش ہو رہی ہے۔ اس موضع کے مسلمان مفلوک الحال ہیں اور کسی طرح سے اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے اور غالباً اسی امر کو مدنظر رکھ کر یہ معاملہ رفع دفع کر دیا جائے گا۔

(ایک مسلمان جو خود ان مظالم کا شکار ہے)

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (منیجر)

ضلع ہوشیارپور میں ایک ہندو تھانیدار کا استبداد

بنام ضلع ہوشیارپور کے مسلمانوں نے اس سال گائے کی قربانی کرنی چاہی مگر وہاں کے تھانیدار نے جو ایک ہندو صاحب ہیں ان کو ایسا پریشان کیا کہ وہ گائے تو ایک طرف رہی بکرہ کی قربانی بھی نہ کر سکے۔ ہم نے پہلے ایک درخواست دی کہ مسلمانوں کو قربانی گاؤ کی اجازت دی جائے۔ یہ درخواست ڈپٹی کمشنر ضلع ہوشیارپور کے ہاں بھیجی گئی چند روز کے بعد وہ درخواست تھانہ میں آگئی اور اسی وقت تھانیدار نے ہم کو اور قصبہ کے ہندوؤں کو بلایا کرسیوں پر ہندو بٹھائے گئے اور مسلمانوں کو زمین پر جگہ دی گئی۔ انہوں نے ہم مسلمانوں کو دھمکانا شروع کیا اور یہاں تک کہا کہ ابھی تم لوگوں کو قربانی سے پہلے حوالات میں بند کرتا ہوں اس پر جو عام کے مسلمان تھے انہوں نے ڈر کے مارے کہدیا کہ ہم جیسے آپ کہینگے ویسے ہی کریں گے۔ اس پر بندہ نے ایک اور درخواست دی مگر وہ بھی منظور نہ ہوئی پھر جب عید کا دن ہوا تو ہمارے گاؤں میں ایک گارد لگا دی جس سے ہم لوگ قربانی ہی نہ کر سکے۔ تھانیدار کہتا تھا کہ اگر تم لوگوں نے اس سال قربانی کی تو میں فوراً گرفتار کر لونگا۔ پہلے ہمارے گاؤں میں ساٹھ یا ستر کے قریب بکروں کی قربانی ہوتی تھی مگر اس سال صرف چار بکرے ہوئے ہیں۔ یہ سب خوف تھانیدار کا اور یہ ہے حال مذہبی آزادی کا جس کا موجودہ گورنمنٹ دعوی کرتی ہے۔

(ایک مسلمان)

کیا آپ نے ابھی تک نام بھی نہیں سنا؟

عورتوں میں غل مچ رہا ہے کہ مستورات کی زینت بڑھانے اور انکے سنگھار کو درست کرنے کے لئے دہلی سے سنگھار بکس خوشنما دلکش کامعہ پانچ اشیاء روانہ کے حکیم صاحب نے ایجاد کیا ہے۔

زنانہ سنگھار بکس (رجسٹرڈ)

پیارے ناظرین مستورات کو ضرور اس بکس کو منگا دیں اس میں سنگھار کا پورا سامان ہے یہ ملٹ کا بکس بنا ہے۔ (۱) پرستان صابن ایک ٹکیہ (۲) بری بہار آئل ۲ تولہ شیشی (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) خوشبودار مسی شیشی ایک تولہ (۵) پان کی بہار ایک ڈبیہ اور ... ماشہ ... مفت فی بکس ...

پتہ۔ حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن۔ دہلی

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۲۲ کیریٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

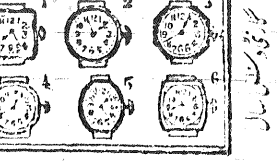

اصلی قیمت ... رعایتی قیمت ...

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشینری سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں نہ جلد کا آسکتا ہے نہ نمی اپنا اثر کر سکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۲۲ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پن مفت دیا جاتا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ۲۶۶۔ وپیری مدراس

ایک سچے دل کی پکار

ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کا مختلف رنگوں میں آنا ایک چھپی مہلک بیماری مستورات میں عام ہے اُن کی تندرستی کو ہمیشہ کے لئے خراب کر کے جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہے اس کے علاج سے ہرگز غفلت نہ کرنا چاہیے۔ مایوس العلاج کیلئے ... حب مسیحا ... ایک بار منگوا کر حق اور باطل میں تمیز کیجئے اور قدرت کا اثر دیکھیے۔ قیمت پوری خوراک ...

جوہر شفا نے اور تپ نے سوزاک کے لئے مجرب اور آزمودہ ... پیشاب اور زخم کی تکلیف پیپ کا آنا تمام شکایتیں ... دور ... قیمت فی ڈبیہ ...

منیجر دار الشفاء در بھنگہ

مفت اچھا گفٹ

سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

صرف ایک ہی دو منٹ میں جوانی کی بہار ... قیمت فی شیشی ...

محصول ...

فضل برادرس ... اسٹریٹ کلکتہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور کم از کم ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔ (منیجر)

اطلاع

ہر قسم کی تبلیغی مذہبی اور اصلاحی کتب "الجمعیۃ" بک ایجنسی بلیماران دہلی سے طلب فرمایئے (منیجر)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں محکمہ سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۲۸ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۰-۸-... مصارف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۹ روپیہ سابق میں ... روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۲۔ بمبئی نمبر ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے عبارت شستہ

زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی براہین حجت۔ ... درست ... ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور قربانی رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو ... پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور ... سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اور تفسیر و احادیث ... واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلام و اسرائیلی روایات کا انتخاب ... مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی مقبولیت خداداد ہے۔ مؤرخین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول ... درخواستیں جلد آنی چاہئیں ...

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین ... سوداگران ... پٹیالہ

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے
ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارھویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں تاریخ۔

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ... علاوہ محصولڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

خضاب

یہ اُڑنے چاند تارے کہیں افعال
جوان عورت جوان میرت جوان سال

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹرڈ نمبر 5650 — اگر آپ اعلان ہمیشہ ثابت ہوسکی جاہیں شکایت چھپوائیں — حکیم ... کا پتہ

ہماری ادویات متواتر بارہ سال سے ملک کے ہر گوشہ میں استعمال ہو رہی ہیں ...

حبوب مراد

عروس جمال

حب قیمتی کیجئے

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر اور رنگ میں عجیب پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت لیجئے قیمت فی بکس ... فی درجن ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمائیں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز کمپنی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم شنبہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۳

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشمدید حالات

(۳)

باشندگان کامران کا اشتیاق ملاقات

اکبر جہاز میں ان وفود کے سوار ہونے کی چونکہ کامران میں پہلے ہی خبر پہنچ چکی تھی اسوجہ سے کامران کی مخلوق اس جہاز کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہی تھی۔ جسوقت جہاز پہونچا اسوقت تو بہ کامران میں ہندی علما و لیڈران کی آمد کی خبر ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک پھیل گئی۔ چونکہ قواعد کے بموجب ہم لوگ تار کے جنگلے سے باہر نہ جا سکتے تھے نہ اور لوگ ہمارے پاس آ سکتے تھے اسوجہ سے کامران کے باشندگان جنگلے کے گرداگرد آ کر جمع ہونے لگے۔ ان میں کامران کے ...ہی تھے مسلمان رئیس بھی تھے۔ عملہ والے بھی تھے۔ ہندوستان۔ عدن۔ اور مصر کے بھی کچھ لوگ تھے۔ مولانا شبیر احمد مولانا سید سلیمان۔ مولانا محمد علی۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا کفایت اللہ ...

اور بینائی کے ساتھ ختم ہوا۔ جدہ جسقدر قریب ہوتا جاتا تھا اسی قدر تڑپ اور بے چینی زیادہ بڑھتی جاتی تھی۔ اس جذبہ صادق کی کیفیت کا صحیح علم تو ایک بے تاب دل ہی کو ہو سکتا ہے۔ شوق وصل کی اصل حقیقت پیش کرنے سے میرا ناچیز قلم عاجز ہے۔

جہاز کا جدہ پہونچنا

خدا خدا کر کے ۲۵ مئی کو جدہ دور سے نظر آیا چھتری پر پر مجمع ہوگیا۔ چونکہ جدہ کے سمندر میں پہاڑ بہت ہیں اسوجہ سے ۲۰ میل پہلے جہاز چلانے کے لئے پائیلٹ کشتی پر آتا ہے۔ اور وہ جہاز چلاتا ہے۔ چنانچہ جسوقت چھتری پر ہمارا سارا مجمع اس پائیلٹ کو دیکھنے کے لئے منتظر تھا۔ ہمکو ایک ڈونگا نظر آیا اور وہ بہت سرعت کے ساتھ جہاز تک پہنچا۔ ڈونگہ بغیر کے ہوئے وہی پائیلٹ عربی لباس میں اتر کر چلتے جہاز میں سیڑھی سے سوار ہوگیا۔ اور جہاز ...

محمد نصیف صاحب رئیس اعظم جدہ کے یہاں جا کر اتار دیا۔

جدہ کے حالات

جدہ کی آبادی جہاز پر سے نہایت خوشنما اور بھلی معلوم ہوتی ہے اندرون شہر میں خاصی رونق ہے۔ بازار خوب ہے عمارات بہت بلند ہیں۔ بعض مکان چھ منزل اور بعض سات منزل تک کے ہیں۔ اکثر مکان بمبئی کے نقشہ پر بنے ہوئے ہیں۔ بعض دکانوں پر اپنا مال دیکھا اور ایسی ہی بعض چیزیں کہ ان کی نظیر معمولی شہر میں ملنا مشکل ہے۔ جدہ میں بجلی کی روشنی و ٹیلیفون موجود ہے۔ موٹر بھی ہیں پندرہ موٹر لاریاں مسافروں کو مکہ معظمہ لیجانے کے لئے ہیں۔ ... فی حاجی موٹر لاری پر کرایہ لیا گیا۔ سڑکیں جدہ کی وسیع تو ہیں۔ مگر غیر ہموار ہیں۔ صفائی البتہ اچھی ہے۔ تمدن معاشرت تہذیب اخلاق قابل تعریف ہے۔ البتہ مذہب میں کمزوری ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اس معاملہ میں خدا کے فضل سے کہیں بہتر ہیں۔ ... جدہ کے عرب نہایت خوبصورت ہیں۔ نہایت اچھا کھاتے اور بہت عمدہ پہنتے ہیں۔ خصوصیت یہ ہے کہ ہر معمولی سے معمولی انسان کے یہاں فرنیچر موجود ہوتا ہے۔ جدہ میں جنگ سے پہلے بہت آبادی تھی۔ ... سے ملاقات ہوئی جس مکان میں ہم ٹھہرے تھے وہ نہایت عظیم الشان مکان تھا۔ ہندوستان کے جو لوگ جدہ کو ایک بڑے گاؤں کی مثل سمجھتے ہیں وہ اس کی عمارات کا اس سے اندازہ لگا لیں کہ اس مکان میں چھ سات بڑے ہال تھے۔ ہر ہال میں قالینوں کا فرش ...

اس موسم کیلئے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کا ایجاد کردہ

دوا اکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی و متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ اسکا رنگ پتی کے رنگ کا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ ڈاک محصول ۶

کلورڈائن

(پیچش اور مروڑ کی حکمی دوا)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے ... آنتوں کے دست۔ پیچش۔ مروڑ۔ پیٹ میں درد یا اینٹھن کیلئے کلورڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک ... قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸ محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ۶

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر بودہ دیو سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

مفت!!! مفت!! مفت!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳)
... مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) محصول تین آنہ (۳) بارہ روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

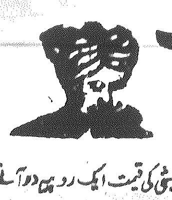
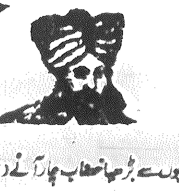

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھا خضاب ہمارا ہے آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰)
بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس دی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ۔ راج وید کلکتہ)

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا بال ... اگر وہ ... تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دیں گے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام ... سات روپیہ ...

مینجر ... آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

اخبار الجمعیۃ دہلی

سرحد ... اور بلوچستان کا واحد اخبار ... ریاست کشمیر ...
بلوچستان اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن

"ترجمان سرحد" ہفتہ وار

جس کی مدت دراز سے اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ زیر ادارت جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ہزاروی سابق ایڈیٹر روزنامہ "تنظیم" امرتسر نہایت آب و تاب کے ساتھ راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے۔ اہل ہند کے عام مطالبات پر زور حمایت و تائید کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کی بے آئینی کا خاتمہ کر کے اسے دیگر صوبجات ہند کے ہم پلہ بنانا اس کے تمام چھوٹے بڑے معاملات پر آزادانہ نکتہ چینی کرنا جملہ سرکاری محکموں کی اصلاح قانون جرائم سرحدی و دیگر جابرانہ قوانین کی تنسیخ مقامی مجالس خود اختیاری میں طریقہ انتخاب کا رواج، صوبہ کی سیاسی تمدنی اور اقتصادی ترقی ماورائے سرحد میں حکمت عملی اقدام کی پر زور مخالفت اور بلوچستان کے نظام حکومت کی اصلاح اسکا نصب العین ہے۔ "ترجمان سرحد" مظلوم ریاست کشمیر کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پستی کے ارتفاع کیلئے زبردست کوشاں اور شمالی پنجاب کے سیاسیات کا خصوصی ترجمان ہے۔ تمام تعلیم یافتہ حضرات سرحد و کشمیر و شمالی اضلاع پنجاب کا فرض ہے کہ اسکے خریدار بنکر اس کی خدمات کا عملی اعتراف کریں۔
"ترجمان سرحد" کیلئے ان علاقوں کے ہر قصبہ و شہر میں باخبر اور نامہ نگاروں اور دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے ان تمام امور کے متعلق جملہ خط و کتابت مینجر "ترجمان سرحد" سے کرنی چاہیے۔ چندہ سالانہ صرف ... سالانہ ... اور والیان ریاست سے ...

مینجر "ترجمان سرحد" راولپنڈی

کل کی قیمتی اصل کی رسٹ واچ — ہیسٹیل ... کی بہترین واچ

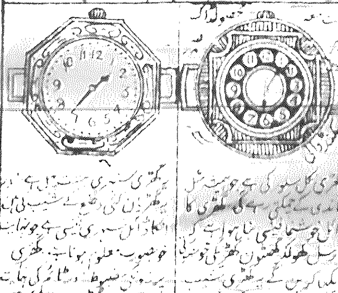

... خریدار کو ایک گھڑی ... گارنٹی ۳ سال کی ہے۔

ایم۔ ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرلین ۳۳

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... آپ کی تمام بدگمانیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں ... لعنۃ اللہ علی الکاذبین ...
لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلا
... قیمت ... محصول ...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ ... دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

مسائل حجاز میں ہمارا مسلک

ہمعصر زمیندار نے اپنی ایک قریبی اشاعت میں "جنت البقیع اور بعض اسلامی جرائد" کے عنوان سے ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے جس میں انہدام جنت البقیع کے متعلق ایک معاصر کے خیالات پر نکتہ چینی کی ہے جس سے ہمیں بھی اختلاف ہے، اگرچہ ہمارے معزز ہمعصر نے غالباً از راہ مروت ہمارا نام لینے کے بجائے "ایک اور معاصر جس کا درجہ باعتبار حیثیت عام اخبارات سے زیادہ بلند ہے" کہکر ہمیں مخاطب کیا ہے جس کے لئے ہم اس کے شکر گزار ہیں۔ مگر چونکہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اختلاف رائے کو ذاتی اختلاف سمجھکر خلاف مروت خیال کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا معاصر ہمیں معاف کرے ہم بالاعلان اس کی آراء سے اختلاف کرنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے۔

سب سے پہلے ہم ایک غلط فہمی کو رفع کر دینا چاہتے ہیں۔ ہمعصر زمیندار نے جس لہجہ میں ہمارے خیالات پر نکتہ چینی کی ہے اس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ وہ ہمیں سلطان ابن سعود کا مخالف سمجھتا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ کے بالکل خلاف ہے ہم نے قضیہ نجد و حجاز کی ابتداء سے سلطان کی تائید کی ہے۔ اور ہمیشہ ان کے مخالفوں کے مقابلہ میں ان کی حمایت کرتے رہے ہیں سلطان کے متعلق ہمارا ابتداء سے یہ خیال ہے کہ وہ عرب کے بہترین امیر ہیں جنکی اصلی دماغی و اخلاقی خوبیوں سے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے تنخ مہینے قبل جو ایک فتنہ اٹھا تھا اس کے زمانہ میں ہم نے بلاد اسلامی کو نصیحت کی تھی کہ وہ ابن سعود جیسے کارآمد اور مفید آدمی کو اپنی تنگ نظری و تعصب کی بدولت ہاتھ سے نہ کھو دیں اور اس کی قابلیتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ تمام تائید و حمایت ابن سعود کی ذات کے لئے نہیں بلکہ ان اسلامی مصالح کے لئے تھی جنہیں ابن سعود سے فائدہ پہنچنے کی ہمیں امید تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ابن سعود کے ہر فعل کو سراہنا ہم اپنا فرض منصبی نہیں سمجھتے، بلکہ ان کے ایسے اعمال پر معقولیت کے ساتھ نکتہ چینی کرنا ضروری خیال کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک اسلامی مصالح کو نقصان پہنچانے والے ہیں جس طرح ہمارے ہمعصر نے لکھا ہے اسی طرح ہم بھی ابن سعود کے متعلق وہی رائے رکھتے ہیں کہ "وہ عرب میں بہمہ وجوہ اصلح شخص ہے"۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کی شخصیت کو جاہل خوشامدی اور غلط مشورہ دینے والوں نے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ ایک طرف اسکے گرد نجد کے خوشامدی جمع ہوگئے ہیں جو مشہور روایت کے مطابق "بینگن کے غلام نہیں بلکہ سرکار کے غلام ہیں" اور اتنی اخلاقی قوت نہیں رکھتے کہ کسی صاحب قوت کو غلطی کرتے دیکھیں اور ٹوک دیں۔ دوسری طرف نجد کے متعصب علماء نے اس کو گھیر رکھا ہے جو ارض حجاز پر "ناپاکی اصلاح" کا ہمیشہ چلانے کے لئے اس موقع کو ہاتھ سے کھونا معصیت سمجھتے ہیں اور اپنے مفتوحہ ملک میں غیر نجدی مسلمانوں کی رائے کو کوئی وزن دینا نہیں چاہتے۔ ایسی فضا میں سلطان ابن سعود تو کیا اگر کوئی صاحب نفس فرشتہ بھی ہو تو اس کی انسانیت محفوظ نہیں رہ سکتی کیونکہ غلط مشورہ اور پھر اس کو غلط سمجھتے ہوئے سراہنے والی خوشامد یہ دونوں چیزیں جب جمع ہو جاتی ہیں تو دنیا کا کوئی انسان اپنے دماغی توازن کو درست نہیں رکھ سکتا۔

پس آج جس چیز کے خلاف ہم آواز بلند کر رہے ہیں وہ یہی مصیبت ہے جو عرب کے ایک بہترین آدمی کو خراب کر رہی ہے۔

ہم نے ابن سعود سے بڑی بڑی توقعات قائم کی تھیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ وہ صرف نجد کا لیڈر نہیں بلکہ تمام عرب اور تمام دنیا کے اسلام کا لیڈر بن جائیگا۔ ہمیں امید تھی کہ وہ عالم اسلامی کے قلب میں ایسی روح پھونکیگا جس سے تمام جسم میں قوت پیدا ہو جائے گی، ہم چاہتے تھے کہ وہ تحریک احیائے اسلام کا رہنمائے اعظم ثابت ہو مگر افسوس کہ تنگ نظری اور اغراض پرستی کی مسموم فضا نے اس کو گھیر لیا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ اسے چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھا کر اسلام کی کوئی بڑی خدمت انجام دینے کے قابل نہ رکھے گی۔

اس سے کم از کم ہمارے معزز ہمعصر کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم کن جذبات کے ماتحت ابن سعود کے بعض اعمال پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد شاید اسے یہ شکایت کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی کہ ہم "اس کی دوسری عظیم الشان اسلامی خدمات اور پر جوش جذبہ اتباع شریعت" کو نظر انداز کر کے اس کی غلطیوں پر "سخت" پیرایہ میں اظہار خیال کرتے ہیں۔ اب ہم ان اعتراضات کو رفع کرنا چاہتے ہیں جو سوال کی صورت میں ہمارے خیالات پر وارد کئے گئے ہیں۔ ہمیں صفائی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ زمیندار جیسے موقر جریدہ کی جانب سے ایسے سطحی اعتراضات پیش کئے جانے پر ہمیں تعجب ہوا ہے جن کو ہر معقول آدمی کی عقل خود رفع کر سکتی ہے، بشرطیکہ مناظرانہ اسپرٹ اس پر غالب نہ آ گئی ہو۔ تاہم ممکن ہے کہ معاصر موصوف نے ہمارے ۲۲ جون والے نوٹ کو زیادہ تعمق سے ملاحظہ نہ کیا ہو، اسلئے ہم اس کی آسانی کے لئے ان تمام سوالات کے مختصر جوابات دینے کی کوشش کرینگے جو عدم تعمق کی بنا پر اس کے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن سوالات کو ہمارے ہمعصر نے کسی آئندہ موقع کے لئے چھوڑ دیا ہے انہیں ہم بھی مصلحۃً نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ ان کو چھیڑنے سے بعض ایسی تلخ حقیقتیں منظر عام پر آ جانے کا اندیشہ ہے جنہیں بلا وجہ سامنے لانا کسی طرح قومی مصالح کیلئے مفید نہیں ہے۔

ہم نے اپنے نوٹ میں لکھا تھا کہ "اجرائے احکام شریعت کا جو نظام کار ہمارے پیش نظر ہے وہ اس نظریہ سے بالکل مختلف ہے کہ ایک خاص جماعت اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتی ہو اسے طاقت کے حق کی بنا پر جاری کر دے۔ ہمارا مطمح نظر یہ ہے کہ شریعت کے جن مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں یا ہو سکتے ہیں انکو تو بالعموم نافذ کیا جائے اور جن امور میں اختلاف ہے ان میں تمام فرقوں کو آزادی دی جائے۔ اس شرط کے ساتھ کہ ان کی آزادی عمل دوسروں کے عقائد سے متصادم نہ ہونے پائے"۔ اس پر ہمارا ہمعصر پوچھتا ہے کہ:-

"اگر اسلام کے قدیم و جدید فرقوں اور پھر مختلف فرقوں کی مختلف شاخوں کے معتقدات کو ایک مقام پر جمع کیا جائے تو ان میں متفق علیہ کتنی باتیں نکلتی ہیں؟ پھر یہ امر توضیح کا محتاج ہے کہ جہاں مختلف عقائد کے فرقوں کا باہمی اختلاف تضاد و تخالف کلی کی حیثیت رکھتا ہو اور ایسا اکثر مسائل میں ہے، وہاں غیر متصادم آزادی عمل سے کیونکر کام لیا جا سکتا ہے؟"

یہ ایسے سوالات ہیں جن کو پڑھکر ہنسی آتی ہے۔ کیا ہمارے ہمعصر نے یہ بھی غور کیا ہے کہ عقائد کو چھوڑ کر جن کا تعلق دماغ سے ہے، عمل کی دنیا میں کتنے ایسے مسائل ہیں جن میں اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان (بشرطیکہ ملل و النحل کو سامنے رکھکر اسلامی فرقوں میں ان تمام فرق ضالہ کو داخل نہ کر لیا جائے جو علماء اسلام کے نزدیک بالاتفاق خارج از اسلام ہیں) تصادم کی حد تک پہنچنے والا اختلاف ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو سارق کا ہاتھ کاٹنے، زانی کو کوڑے مارنے اور شرابی پر حد جاری کرنے کی مخالفت کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نماز روزہ کی تاکید اور ادائے زکوٰۃ پر سختی کرنے سے منع کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو خیانت، بددیانتی اور ظلم و ستم کو روکنے سے اختلاف رکھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نظام عدل کو قائم رکھنے اور مظلوموں کی دادرسی کرنے کو برا سمجھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو راستوں کی حفاظت، امن و امان کے قیام اور دیار اسلام کی مدافعت کا مخالف ہے؟ یہ ایک اسلامی حکومت کے اہم ترین فرائض اور اسلامی سیاست کے جلی عنوانات ہیں اور جہاں تک ہم کو معلوم ہے شاید جناب مدیر زمیندار بھی اس سے انکار نہ کرینگے کہ ان مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں اور حجاز میں انکے متعلق احکام شریعت کا اجرا کسی ایک اسلامی فرقہ کو ناراض کئے بغیر کیا جا سکتا ہے۔

اب رہے فقہ کے جزئیات تو ان کا بھی ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس میں اختلاف کے باوجود تصادم کا اندیشہ نہیں ہے۔ مثلاً ایک شافعی کو حق ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھے اور آمین بالجہر کہے ایک حنفی کو حق ہے کہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھے اور ناف پر ہاتھ باندھے، ایک شیعہ کو حق ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے اور خاک شفا پر سجدہ کرے۔ یہ سب مختلف فرقے بغیر ایک دوسرے کے حقوق پر حملہ کئے اپنے ان حقوق کو استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کی اس آزادی پر کوئی پابندی عائد کی جائے۔ معاملات میں بھی ہر فرقہ اپنی اپنی فقہ کی پیروی کر سکتا ہے۔ حنفیوں کے معاملات میں فقہ حنفی کے مطابق، شافعیوں کے معاملات میں فقہ شافعی کے مطابق اور علی ہذا القیاس دوسرے فرقوں کے معاملات میں ان کی فقہوں کے مطابق فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور کوئی ضرورت نہیں کہ ان کی یہ آزادی کسی قید سے مقید ہو البتہ اگر یہ آزادی متعدی ہو جائے، مثلاً ایک جماعت کے داخلین مسجد الحرام کے صحن میں کھڑے ہو کر دوسری جماعتوں کے عقائد پر حملے کریں، یا ایک جماعت اپنے عقائد کی غلط طریق سے دوسری جماعتوں میں اشاعت کرے، یا ایک جماعت اپنی آزادی عمل سے اسطرح فائدہ اٹھائے کہ دوسری جماعتوں کے حقوق میں مداخلت ہو تو وہ یقیناً اعتراض کے قابل ہے۔

اس طرح اگر تجزیہ کیا جائے تو مشکل سے گنتی کے چند مسائل ایسے ملیں گے جن میں عمل کے اعتبار سے اسلامی فرقوں کے درمیان اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر زیارت قبور اور اس کے طریقے، بنا علی القبور اور سماع وغیرہ۔ لیکن ان میں جو کچھ اختلاف ہے اس کو حل کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقوں کے درمیان حکم بن کر قوت کے حق کی بنا پر فیصلہ صادر کر دے۔ یہ حل اسلام میں ایک بہت بڑے فتنہ کی بنیاد ہے۔ اگر اس کو بحیثیت ایک اصول کے تسلیم کر لیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر متغلب فرقہ دوسرے فرقوں پر عرصۂ زندگی کو تنگ کر دے گا، اور صرف تلوار ہی مختلف فیہ مسائل کی حکم رہ جائے گی۔ پس اگر اس فتنہ سے بچنے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف یہی کہ تمام فرقوں کے مقتدر علماء کتاب و سنت اور سلف صالح کو حکم مان کر صداقت کے ساتھ تحقیق حق کی کوشش کریں اور اس میں ناکامی ہو تو رواداری کے اصول پر ایسے طریقے اختیار کریں جن سے تمام فرقے ایک حد تک مطمئن ہو سکیں۔ مثلاً زیارت قبور کے مسئلہ میں بحث و نظر سے ایک ایسا فیصلہ ہو سکتا ہے جو عقائد میں نہیں تو کم از کم زیارت کے عملی طریقوں میں سب مسلمانوں کو متحد کر دے۔ اسی طرح سماع کے متعلق ایسا فیصلہ ممکن ہے جس سے حضرات صوفیہ مزامیر کو (جن کی حرمت پر سب کو اتفاق ہے) سننا بند کر دیں اور مجالس سماع اسطرح منعقد کی جائیں کہ غیر صوفی لوگوں کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔ علی ہذا القیاس مجالس میلاد کے متعلق بھی ایسا ہی ایک متفق علیہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اب رہا بنا علی القبور کا مسئلہ سو اسمیں البتہ تصادم کا سب سے زیادہ موقع ہے۔ لیکن ہم پھر کہیں گے کہ اس کے حل کی صحیح صورت یہ نہیں ہے کہ حضرات اہل نجد، غیر نجدیوں کے حق میں حکم بن جائیں اور اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتے ہیں اسے جبراً نافذ کر دیں۔ انکو پورا حق ہے کہ قبروں پر جو شرک و بدعت کی باتیں ہوتی ہیں اور جنہیں تمام علمائے اہل سنت بالاتفاق خلاف شریعت تسلیم کرتے ہیں انہیں روک دیں۔ لیکن اس سے آگے بڑھکر ان عمارتوں کو گرا دینا جو قبروں پر تعمیر ہیں، بغیر اسکے صحیح نہیں ہو سکتا کہ تمام مسلمان اس پر متفق ہو جائیں۔ شرک و بدعات کو روک دینے کے بعد محض عمارتوں کا باقی رہ جانا دین میں کوئی رخنہ پیدا نہیں کرتا۔ البتہ انکو گرا دینے سے امت میں ایک عظیم رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسے اختلافی مسئلہ میں

مالوی جی کی منافقت

مالوی جی نے خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی کے بعد سے دہلی، پٹنہ اور کلکتہ میں جو تقریریں کی ہیں ان میں اپنے لہجہ کو بالکل بدل دیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندو جماعت جو کچھ کر رہی ہے وہ محض اپنی اندرونی اصلاح اور قومی فلاح کے لئے ہے اس کو مسلمانوں کی مخالفت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ان تقریروں کو پڑھنے کے بعد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی اب اس آگ پر پانی ڈالنا چاہتے ہیں جو خود ان کی ہی مشتعل کی ہوئی ہے۔ مگر جس وقت ان کے اقوال کو ان کے اعمال کے

ساتھ ملا کر دیکھا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اگرچہ دنیا کو دکھانے کے لئے نہایت نرم لہجہ اختیار کر لیا گیا ہے مگر سنگھٹن کی فساد انگیز تحریک کو کامیاب بنانے کے واسطے کوئی عملی تدبیر فروگذاشت نہیں کی جاتی۔ مالوی جی کی اس گندم نما جو فروشی کا ایک تازہ نمونہ کلکتہ میں دربانوں کی انجمن کے قیام کی صورت میں رونما ہوا ہے مغربی ہندوستان اور ممالک متحدہ سے جو لٹھ کے ہندو بنگال میں گئے ہوئے ہیں انہیں وہاں کے دولتمند مارواڑیوں اور دوسرے ہندو تاجروں نے اپنے ہاں محض اس واسطے ملازم رکھ چھوڑا ہے کہ وہ ان سے مفت کی تنخواہیں حاصل کریں اور زمانہ امن میں ورزشیں کر کے اپنی طاقت کو بڑھاتے رہیں اور جس وقت موقعہ آئے تو مسلمانوں کے خلاف ان مارواڑیوں اور تاجروں کی حمایت میں جنگ کریں۔ اس طبقہ کو کلکتہ کے ہندو "دربانوں" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں مالوی جی نے ان دربانوں کی ایک انجمن کا افتتاح کرتے ہوئے انہیں تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنی جسمانی قوت کو بڑھانے کے لئے انتہائی سعی کریں۔ ایسے وقت میں جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ گذشتہ فسادات کلکتہ میں دربانوں نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا اور مظلوم مسلمانوں کو مختلف راستوں پر زد و کوب کرنے میں ان سے بڑھ کر سرگرمی کسی نے نہیں دکھائی تھی اس انجمن کا قیام گویا مزید فسادات کے لئے زمین تیار کرنے کے مرادف ہے۔ کلکتہ کے ہولناک فسادات نے جن کا سلسلہ تین چار ماہ سے برابر جاری ہے پہلے ہی سے ملک میں ایک ہیجان برپا کر رکھا ہے۔ اب مالوی جی کا اس جلتی ہوئی آگ پر تیل چھڑکنا اور وہاں کے مفسد طبقہ میں فساد کی روح کو ترقی دینا خدا جانے اور کیا کیا شگوفے کھلائیگا۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہندوؤں کے مسلمہ لیڈر امن و صلح کے اس قدر بلند بانگ دعادی پیش کرنے کے بعد اس قسم کی فساد انگیز تجاویز کو کس طرح عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ مالوی جی کی دہلی اور پٹنہ والی تقریروں کو پڑھنے کے بعد جن لوگوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی کہ مالوی جی اب صلح کی جانب مائل ہو رہے ہیں اور فساد کے تباہ کن نتائج کو دیکھ کر انہیں بھی ہندوستان کی حالت پر رحم آ گیا ہے، اب اس خیال کو اپنے دماغوں سے بالکل نکال دیں۔ ہاتھی کے یہ دانت صرف دکھانے کے ہی ہیں کھانے کے نہیں ہیں۔

آئندہ کانگریس کا صدر

مسٹر بی پی واڈیا (؟) نے ایک بیان شایع فرمایا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ آئندہ کانگریس کی صدارت کے لئے جو آسام میں منعقد ہونے والی ہے۔ گاندھی جی اور مولانا مظہر الحق سے بہتر کوئی دوسری شخصیت موجود نہیں ہے۔ اگر گاندھی جی ملک کی رہنمائی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر مولانا مظہر الحق سے درخواست کی جائے کہ وہ اس بار کو برداشت کریں۔ ہمیں اس تجویز سے مکمل اتفاق ہے چونکہ تمام ملک کے اندر صرف کانگریس ہی کا پلیٹ فارم مشترکہ حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مختلف فرقوں کی رہنمائی کرنے کے لئے کوئی ایسا صدر منتخب کیا جائے جو تعصب اور جانبداری کے الزامات سے بالکل پاک ہو۔ اور جسکے مشوروں پر چل کر ہندو اور مسلمان دونوں برابر فائدہ حاصل کر سکیں۔ ہمیں یہ خوبیاں مولانا مظہر الحق صاحب میں بدرجہ اتم نظر آتی ہیں اور اس لئے وہ اس کے بجا طور پر مستحق ہیں کہ انہیں آئندہ کانگریس کا صدر منتخب کیا جائے۔

ایک مبارک تجویز

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ جولائی میں فرقہ وارانہ تنازعات کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے اس میں "کانگریس پبلسٹی بیورو" کے قیام کی تجویز خاص طور پر قابل مبارکباد ہے۔ اگر کانگریس کے ارباب حل و عقد اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گئے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دیں گے کیونکہ ایسوشی ایٹڈ پریس کے علاوہ متعصب اخبارات کے نمایندوں کے ذریعہ جو خبریں فرقہ وارانہ مناقشات کے متعلق شایع ہوتی ہیں ان میں اکثر افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے جس سے ایک قوم کے خلاف دوسری قوم کو اشتعال ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر کانگریس نے اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو جاری رکھا تو ہمیں امید ہے کہ اس کا یہ محکمہ "خبر رسانی" ملک کو صحیح اطلاعات بہم پہنچانے اور اس کے اندر قومی روح پیدا کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا۔

اقتباسات

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

اسلامی تاریخ کا بینظیر اجتماع

موتمر مکہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ صبح کے وقت حضرت صاحب الجلالۃ ملک عبد العزیز بن عبد الرحمن آل فیصل السعود جلسہ گاہ پر پہنچے۔ اور اپنے مخصوص حجرہ میں چند منٹ آرام کیا۔ اس کے بعد وہ مجمع میں تشریف لائے اور چند آیات قرآنی کی تلاوت سے موتمر کا افتتاح کیا۔ اس سے فارغ ہو کر آپ نے اپنا افتتاحی خطبہ صاحب الفضیلت شیخ حافظ وہبہ کو دیا تاکہ اسے حاضرین کو پڑھکر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے باواز بلند اسے پڑھکر سنایا۔ (یہ خطبہ اشاعت گذشتہ میں درج کیا جا چکا ہے الجمعیۃ) اس کے بعد جلالۃ الملک پھر کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ "ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور آپ کے اور تمام مسلمانوں کے لئے توفیق کی دعا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ موتمر مسلمانوں کو خوش کرنے والی اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والی ہو۔ اور اسلام کو اللہ نصرت دے اور اسکے کلمہ کو یوم قیامت تک بلند رکھے۔ آپ سب پر میرا اسلام ہو"۔ تمام حاضرین نے جواب دیا وعلیکم السلام اور جلالۃ الملک جلسہ گاہ سے رخصت ہو گئے۔

اس کے بعد شرکاء موتمر نے عمر کے لحاظ سے سب سے بڑے رکن کو عارضی صدارت کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ شیخ عبد الواحد غزنوی ہندوستان کے وفد جمعیت اہلحدیث کے رکن جو عمر میں سب سے بڑے تھے کرسی صدارت پر بٹھائے گئے۔ پھر حاج نویہض آفندی کو جو عمر میں سب سے چھوٹے عارضی سکرٹری منتخب کیا گیا۔

اس جلسہ میں حسب ذیل نمایندے شریک تھے۔

جمعیت خلافت ہند:- سید سلیمان ندوی۔ صدر، محمد علی، شوکت علی، شعیب قریشی ارکان۔

جمعیت علمائے ہند:- محمد کفایت اللہ صدر، احمد سعید۔ عبد الحلیم صدیقی۔ شبیر احمد عثمانی ارکان۔

جمعیت اہلحدیث ہند:- شیخ ثناء اللہ صدر، شیخ عبد الواحد غزنوی، شیخ اسمٰعیل غزنوی ارکان۔

جمعیت خلافت وادی النیل:- سید محمد ماضی ابو العزائم صدر، سید کامل عثمان الفندی رکن۔

علمائے مصر:- شیخ عبد السلام ہیکل، شیخ عبد الظاہر ابو السمح، محمود علی منصور

جاوا:- محمد سعید شکر اوبینو صدر، حاج منصور، شیخ محمد بافسر، شیخ حنان طیب ارکان۔

جمعیت ارشاد جاوا:- شیخ عمر ناجی صدر، شیخ محمد بن طالب رکن

فلسطین:- حاج امین آفندی الحسینی۔ صدر، شیخ اسماعیل آفندی الحافظ، عجاج آفندی نویہض، رکن۔

بیروت:- عبد الغنی آفندی الکعکی، حسن آفندی المکی

شام:- شیخ بہجت بیطار، شیخ منیع ہارون۔

سوڈان:- شیخ ابو القاسم امین، شیخ ابراہیم مدثر

نجد:- شیخ عبد اللہ بن بلیہد صدر، شیخ حافظ وہبہ، ڈاکٹر عبد اللہ دملوجی، شیخ

محمد الخطیب، یوسف یاسین ارکان۔

حجاز:- شریف شرف عدنان صدر، شریف ہزاع ابو البطین، شریف علی بن حسین الحارثی، عبد اللہ الشیبی، عبد اللہ الفضل، سلیمان قابل، سعود دشیشہ، عارف الاحمدی، اسمٰعیل بن بیرک، محمد نصیف، الجیت بن بنیان، ابراہیم مایخ، محمد المغربی ارکان۔

روس و ترکستان:- کشاف الدین بن قوام الدین۔ صدر، مصلح الدین بن خلیل۔ عبد الواحدین، عبد الرؤف، مہدی بن مقصود۔ عبد الرحمن بن اسماعیل۔ طاہر الیاس ارکان۔

عسیر:- توفیق شریف۔ محمد ابو زید۔ عبد العزیز العتیقی۔

مقام صدارت پر پہنچنے کے بعد عارضی صدر کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا۔

"حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے دین کو ہمارے لئے مکمل کیا۔ ہم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں۔ حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے ہم میں اپنا رسول بھیجا جو ہمیں اس کی آیات پڑھکر سناتا اور ہمیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا تھا۔ حمد ہے اللہ کی بے نہایت اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اما بعد اے لوگو! بہترین کتاب اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ بدترین کام اس میں نئی باتیں پیدا کرنا ہے۔ اور نئی بات بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ شکر ہے خدائے پاک کا جس نے ہم پر ایک امام عادل کو بھیجکر احسان فرمایا ہے"۔

پھر سکرٹری صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ موتمر کے دستور العمل کی پانچویں دفعہ ہم کو صدر و نائب صدر اور ناموس عام کے انتخاب اور سبجکٹ کمیٹی کی تشکیل کا حق دیتی ہے لہذا اس کام کو شروع کرنا چاہئے۔

محمد علی (ہند):- میں تحریک کرتا ہوں کہ رئیس وفد ترکی کو اس موتمر کا صدر منتخب کیا جائے۔ یہ عمل ترک و عرب کے درمیان تعلقات کو مضبوط کر دیگا۔ اور اس سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ پہلے یہیں سے ان کا اختلاف شروع ہوا تھا۔ اور اب یہیں سے ان کے درمیان اتفاق ہوگا جس سے ہم دنیا میں اعلان کر سکیں گے کہ یہ اتفاق دل سے پیدا ہوا ہے۔

ثناء اللہ (ہند):- میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر کی صدارت شریف شرف عدنان کو دی جائے۔

ابو العزائم (مصر):- ہم سب چاہتے ہیں کہ موتمر کا صدر حجازی ہو اور شریف شرف عدنان حجازی بھی ہیں اور ترکی بھی۔

محمد الباقر (جاوا):- میں شریف شرف عدنان کے انتخاب کی تائید کرتا ہوں۔

محمد علی:- عام قاعدہ یہ ہے کہ حاضرین کے سامنے متعدد نام پیش کئے جاتے ہیں تاکہ وہ ان میں سے کسی کو صدر منتخب کر لیں اسوقت ہمارے سامنے دو نام پیش ہیں، رئیس وفد ترکی، اور شریف شرف عدنان، کیا ان کے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟

اسمٰعیل الحافظ (فلسطین):- ہم یہاں موتمر اسلامی میں جمع ہوئے ہیں اور اسلام نے ایک قوم کو دوسری قوم پر ترجیح نہیں دی ہے۔ پس ترکی وفد کو دوسرے وفود پر کوئی ترجیح نہیں ہے البتہ حجازی قوم کو اس اعتبار سے ترجیح حاصل ہے کہ موتمر اسی کے ملک میں منعقد ہو رہی ہے۔ اور انسان اپنے ملک میں پیاسا نہیں رہتا۔ لہذا میری رائے میں مولانا محمد علی کی رائے صحیح نہیں ہے اگرچہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ان کی تحریک پورے اخلاص پر مبنی ہے۔

حاج امین الحسینی (فلسطین):- انسان آزاد ہے کہ جس کو پسند کرے اس کا نام لکھدے۔ کیونکہ ہم یہاں آزاد ہیں اور کسی تحریک کے پابند نہیں ہیں۔

محمد علی:- آپ کی حریت امیدواروں کے انتخاب میں بدستور موجود ہے۔

محمد ابو زید:- صدارت کے مسئلہ پر زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے انتخاب فوراً پوری آزادی کے ساتھ شروع ہو جانا چاہئے۔

ساتھ ملا کر دیکھا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اگر یہ دنیا کو دکھانے کے لئے نہایت نرم لہجہ اختیار کر لیا گیا ہے مگر ذہنیت کی فساد انگیز [illegible] فروگذاشت نہیں کی جاتی۔ مالوی جی کی اس گندم نما جو فروشی کا ایک تازہ نمونہ [illegible] ہوا ہے [illegible] بنگال میں [illegible] دوسرے [illegible] چھوڑا [illegible] میں [illegible] موقعہ آئے [illegible] حمایت میں [illegible] گذشتہ [illegible] کر چکا ہے کہ [illegible] حصہ لیا [illegible] یا مزید [illegible] جاری [illegible] مالوی [illegible]

آئندہ کانگریس کا صدر

[illegible] میں منعقد ہونے والی ہے۔ گاندھی جی اور مولانا مظہر الحق سے بہتر کوئی دوسری شخصیت موجود نہیں ہے۔ اگر گاندھی جی ملک کی رہنمائی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر مولانا مظہر الحق سے درخواست کی جائے کہ وہ اس بار کو برداشت کریں۔ ہمیں اس تجویز سے کمل اتفاق ہے چونکہ تمام ملک کے اندر صرف کانگریس ہی کا پلیٹ فارم مشترکہ حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہندوستان کی تمام فرقوں کی رہنمائی کرنے کے لئے کوئی ایسا صدر منتخب کیا جائے جو تعصب اور جانبداری کے الزامات سے بالکل پاک ہو۔ اور جسکے مشوروں پر عمل کر کے ہندو اور مسلمان دونوں برابر فائدہ حاصل کر سکیں۔ ہمیں یہ جو بیان مولانا مظہر الحق صاحب میں بدرجہ اتم نظر آتی ہیں اور اس لئے وہ اس کے بجا طور پر مستحق ہیں کہ انہیں آئندہ کانگریس کا صدر منتخب کیا جائے۔

ایک مبارک تجویز

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ رجولائی میں فرقہ وارانہ تنازعات کے متعلق جو قرار داد منظور کی ہے اس میں "کانگریس پبلسٹی بیورو" کے قیام کی تجویز خاص طور پر قابل مبارکباد ہے۔ اگر کانگریس کے ارباب حل و عقد اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گئے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دیں گے کیونکہ ایسوشی ایٹڈ پریس کے علاوہ متعصب اخبارات کے نمایندوں کے ذریعہ جو خبریں فرقہ وارانہ مناقشات کے متعلق شائع ہوتی ہیں ان میں اکثر افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے جس سے ایک قوم کے خلاف دوسری قوم کو اشتعال ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر کانگریس نے اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو جاری رکھا تو ہمیں امید ہے کہ اس کا یہ محکمہ خبر رسانی "ملک کو صحیح اطلاعات بہم پہنچانے اور اس کے اندر قومی روح پیدا کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا۔

اقتباسات

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

اسلامی تاریخ کا بے نظیر اجتماع

موتمر مکہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی

۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ صبح کے وقت حضرت صاحب الجلالۃ ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل فیصل السعود جلسہ گاہ پر پہنچے۔ اور اپنے مخصوص حجرہ میں چند منٹ آرام کیا۔ اس کے بعد وہ مجمع میں تشریف لائے اور چند آیات قرآنی کی تلاوت سے موتمر کا افتتاح کیا۔ اس سے فارغ ہو کر آپ نے اپنا افتتاحی خطبہ صاحب الفضیلت شیخ حافظ وہبہ کو دیا تاکہ اسے حاضرین کو پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں با آواز بلند اسے پڑھکر سنایا۔ (یہ خطبہ اشاعت گذشتہ میں درج کیا جا چکا ہے الجمعیۃ) اس کے بعد جلالۃ الملک پھر کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور آپ کے اور تمام مسلمانوں کے لئے توفیق کی دعا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ موتمر دوستوں کو خوش کرنے والی اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والی ہو۔ اور اسلام کو اللہ نصرت دے اور اسکے کلمہ کو یوم قیامت تک بلند رکھے۔ آپ سب پر میرا اسلام ہو" تمام حاضرین نے جواب دیا وعلیکم السلام اور جلالۃ الملک جلسہ گاہ سے رخصت ہو گئے۔

اس کے بعد موتمر کا رواج کے لحاظ سے عمر کے لحاظ سے سب سے بڑے رکن کو عارضی صدارت کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ شیخ عبدالواحد غزنوی ہندوستان کے وفد جمعیت اہلحدیث کے رکن جو عمر میں سب سے بڑے تھے کرسی صدارت پر بیٹھائے گئے۔ پھر حجاج نویہض آفندی کو جو عمر میں سب سے چھوٹے عارضی سکرٹری منتخب کیا گیا۔

اس جلسہ میں حسب ذیل نمایندے شریک تھے۔

جمعیت خلافت ہند:۔	سید سلیمان ندوی۔ صدر۔ محمد علی، شوکت علی شعیب قریشی ارکان۔
جمعیت علمائے ہند:۔	محمد کفایت اللہ صدر۔ احمد سعید۔ عبدالحلیم صدیقی۔ شبیر احمد عثمانی ارکان۔
جمعیت اہلحدیث ہند:۔	شیخ ثناء اللہ صدر۔ شیخ حمید اللہ۔ شیخ عبدالواحد غزنوی۔ شیخ اسمٰعیل غزنوی ارکان۔
جمعیت خلافت وادی النیل:۔	سید محمد ماضی ابوالعزائم صدر۔ سید کامل عثمان آفندی رکن۔
علمائے مصر:۔	شیخ عبدالسلام ہیکل، شیخ عبدالظاہر ابوالسمح محمود علی منصور
جاوا:۔	محمد سعید شکر اوہینوتو صدر۔ حاج منصور۔ شیخ محمد باقر۔ شیخ جان طیب ارکان۔
جمعیت ارشاد جاوا:۔	شیخ عمر ناجی صدر۔ شیخ محمد بن طالب رکن
فلسطین:۔	حاج امین آفندی الحسینی۔ صدر۔ شیخ اسماعیل آفندی الحافظ۔ عجاج آفندی نویہض۔ رکن۔
بیروت:۔	عبدالغنی آفندی العکی۔ حسن آفندی المکی
شام:۔	شیخ بہجت بیطار۔ شیخ منیع ہارون۔
سوڈان:۔	شیخ ابوالقاسم امین۔ شیخ ابراہیم مدثر
نجد:۔	شیخ عبداللہ بن بلیہد صدر۔ شیخ حافظ وہبہ۔ ڈاکٹر عبداللہ دملوجی۔ شیخ
	محمد الخطیب یوسف یاسین ارکان۔
حجاز:۔	شریف شرف عدنان صدر۔ شریف ہزاع ابوالبطین شریف علی بن حسین الحارثی، عبداللہ الشیبی، عبداللہ الفضل، سلیمان قابل، سعود دشیشہ عارف الاحمدی، اسمٰعیل بن بیریک محمد نصیف، بخیت بن بنیان، ابراہیم عمایخ، محمد المغیربی ارکان۔
روس و ترکستان:۔	کشاف الدین بن قوام الدین۔ صدر مصلح الدین بن خلیل۔ عبدالواحدین عبدالرؤف، مہدی بن مقصود۔ عبدالرحمن بن اسماعیل۔ طاہر الیاس ارکان۔
عسیر:۔	توفیق شریف۔ محمد ابوزید۔ عبدالعزیز العتیقی۔

مقام صدارت پر پہنچنے کے بعد عارضی صدر کھڑے ہوئے اور انھوں نے فرمایا۔

حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے دین کو ہمارے لئے مکمل کیا۔ ہم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں۔ حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے ہم میں اپنا رسول بھیجا جو ہمیں اس کی آیات پڑھکر سناتا اور ہمیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا تھا۔ حمد ہے اللہ کی لئے نہایت اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اما بعد اے لوگو! بہترین کتاب اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ بدترین کام اس میں نئی باتیں پیدا کرنا ہے۔ اور نئی بات بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ شکر ہے خدائے پاک کا جس نے ہم پر ایک امام عادل کو بھیجکر احسان فرمایا ہے۔

پھر سکرٹری صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا کہ موتمر کے دستور العمل کی پانچویں دفعہ ہم کو صدر و نائب صدر اور ناموس عام کے انتخاب اور سبجکٹ کمیٹی کی تشکیل کا حق دیتی ہے لہٰذا اس کام کو شروع کرنا چاہیئے۔

محمد علی (ہند):۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ رئیس وفد ترکی کو اس موتمر کا صدر منتخب کیا جائے۔ یہ عمل ترک و عرب کے درمیان تعلقات کو مضبوط کر دیگا۔ اور اس سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ پہلے یہیں سے ان کا اختلاف شروع ہوا تھا۔ اور اب یہیں سے ان کے درمیان اتفاق ہوگا جس سے ہم دنیا میں اعلان کر سکیں گے کہ یہ اتفاق دل سے پیدا ہوا ہے۔

ثناء اللہ (ہند):۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر کی صدارت شریف شرف عدنان کو دی جائے۔

ابوالعزائم (مصر):۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ موتمر کا صدر حجازی ہو اور شریف شرف عدنان حجازی بھی ہیں اور ترکی بھی۔

محمد الباقر (جاوا):۔ میں شریف شرف عدنان کے انتخاب کی تائید کرتا ہوں۔

محمد علی:۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ حاضرین کے سامنے متعدد نام پیش کئے جاتے ہیں تاکہ وہ ان میں سے کسی کو صدر منتخب کر لیں اسوقت ہمارے سامنے دو نام پیش ہیں، رئیس وفد ترکی اور شریف شرف عدنان، کیا ان کے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟

اسمٰعیل الحافظ (فلسطین):۔ ہم یہاں موتمر اسلامی میں جمع ہوئے ہیں اور اسلام نے ایک قوم کو دوسری قوم پر ترجیح نہیں دی ہے۔ پس ترکی وفد کو دوسرے وفد پر کوئی ترجیح نہیں ہے البتہ حجازی قوم کو اس اعتبار سے ترجیح حاصل ہے کہ موتمر اسی کے ملک میں منعقد ہو رہی ہے۔ اور انسان اپنے ملک میں پیاسا نہیں رہتا۔ لہٰذا میری رائے میں مولانا محمد علی کی رائے صحیح نہیں ہے اگرچہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ان کی تحریک پورے اخلاص پر مبنی ہے۔

حاج امین الحسینی (فلسطین):۔ انسان آزاد ہے کہ جس کو پسند کرے اس کا نام لکھدے کیونکہ ہم یہاں آزاد ہیں اور کسی تحریک کے پابند نہیں ہیں۔

محمد علی:۔ آپ کی حریت امیدواروں کے انتخاب میں بدستور موجود ہے۔

محمد ابوزید:۔ صدارت کے مسئلہ پر زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے انتخاب فوراً پوری آزادی کے ساتھ شروع ہو جانا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعیۃ دہلی

[illegible] الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

[illegible] میں ہمارا مسلک

ہمنے ابن سعود سے بڑی بڑی توقعات قائم کی تھیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ وہ صرف نجد کا لیڈر نہیں بلکہ تمام عرب اور تمام دنیائے اسلام کا لیڈر بن جائیگا۔ ہمیں امید تھی کہ وہ عالم اسلامی کے قلب میں ایسی روح پھونکیگا جس سے تمام جسم میں قوت پیدا ہو جائے گی، ہم چاہتے تھے کہ وہ تحریک احیائے اسلام کا رہنمائے اعظم ثابت ہو مگر افسوس کہ تنگ نظری اور اغراض پرستی کی مسموم فضا نے اس کو گھیر لیا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ اسے چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھا کر اسلام کی کوئی بڑی خدمت انجام دینے کے قابل نہ رکھے گی۔

اس سے کم از کم ہمارے معزز ہمعصر کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم کن جذبات کے ماتحت ابن سعود کے بعض اعمال پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد شاید اسے یہ شکایت کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی کہ ہم "اس کی دوسری عظیم الشان اسلامی خدمات اور پرجوش جذبہ اتباع شریعت" کو نظر انداز کر کے اس کی غلطیوں پر "سخت" پیرایہ میں اظہار خیال کرتے ہیں۔ اب ہم ان اعتراضات کو رفع کرنا چاہتے ہیں جو سوال کی صورت میں ہمارے خیالات پر وارد کئے گئے ہیں۔ ہمیں صفائی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ زمیندار جیسے موقر جریدہ کی جانب سے ایسے سطحی اعتراضات پیش کئے جانے پر ہمیں تعجب ہوا ہے جن کو ہر معقول آدمی کی عقل خود رفع کر سکتی ہے، [illegible] ممکن ہے کہ معاصر موصوف نے ہمارے ۲۲ رجون والے نوٹ کو زیادہ تعمق سے ملاحظہ نہ کیا ہو۔ اسلئے ہم اس کی آسانی کے لئے ان تمام سوالات کے مختصر جوابات دینے کی کوشش کرینگے جو عدم تعمق کی بنا پر اس کے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جن سوالات کو ہمارے ہمعصر نے کسی آئندہ موقع کے لئے چھوڑ دیا ہے انہیں ہم بھی مصلحۃً نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ ان کو چھیڑنے سے بعض ایسی تلخ حقیقتیں منظر عام پر آجانے کا اندیشہ ہے جنہیں بلا وجہ سامنے لانا کسی طرح قومی مصالح کیلئے مفید نہیں ہے۔

ہم نے اپنے نوٹ میں لکھا تھا کہ "اجرائے احکام شریعت کا جو نظام کار ہمارے پیش نظر ہے وہ اس نظریہ سے بالکل مختلف ہے کہ ایک خاص جماعت اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتی ہو اسے طاقت کے حق کی بنا پر جاری کر دے۔ ہمارا مطمح نظر یہ ہے کہ شریعت کے جن مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں یا ہو سکتے ہیں انکو تو بالعموم نافذ کیا جائے اور جن امور میں اختلاف ہے ان میں تمام فرقوں کو آزادی دی جائے۔ اس شرط کے ساتھ کہ ان کی آزادی عمل دوسروں کے عقائد سے متصادم نہ ہونے پائے۔" اس پر ہمارا ہمعصر پوچھتا ہے کہ:

"اگر اسلام کے قدیم و جدید فرقوں اور پھر مختلف فرقوں کی مختلف شاخوں کے معتقدات کو ایک مقام پر جمع کیا جائے تو ان میں متفق علیہ کتنی باتیں نکلتی ہیں؟ پھر یہ امر توضیح خاص کا محتاج ہے کہ جہاں مختلف عقائد کے فرقوں کا باہمی اختلاف تضاد و تخالف کلی کی حیثیت رکھتا ہو اور ایسا اکثر مسائل میں ہے وہاں غیر متصادم آزادی عمل سے کیونکر کام لیا جا سکتا ہے؟"

یہ ایسے سوالات ہیں جن کو پڑھکر ہنسی آتی ہے۔ کیا ہمارے ہمعصر نے یہ بھی غور کیا ہے کہ عقائد کو چھوڑ کر جن کا تعلق دیدان سے ہے، عمل کی دنیا میں کتنے ایسے مسائل ہیں جن میں اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان (بشرطیکہ ملل داخل کو سامنے رکھکر اسلامی فرقوں میں ان تمام فرق ضالہ کو داخل نہ کر لیا جائے جو علمائے اسلام کے نزدیک بالاتفاق خارج از اسلام ہیں) تصادم کی حد تک پہنچنے والا اختلاف ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو سارق کا ہاتھ کاٹنے، زانی کو کوڑے مارنے اور شرابی پر حد جاری کرنے کی مخالفت کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نماز روزہ کی تاکید اور ادائے زکوٰۃ پر سختی کرنے سے منع کرتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو خیانت، بددیانتی اور ظلم و ستم کو روکنے سے اختلاف رکھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو نظام عدل کو قائم رکھنے اور مظلوموں کی دادرسی کرنے کو برا سمجھتا ہے؟ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو راستوں کی حفاظت، امن و امان کے قیام اور دیار اسلام کی مدافعت کا مخالف ہے؟ یہ ایک اسلامی حکومت کے اہم ترین فرائض اور اسلامی سیاست کے جلی عنوانات ہیں۔ اور جہاں تک ہم کو معلوم ہے شاید جناب مدیر زمیندار بھی اس سے انکار نہ کریگے کہ ان مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں اور حجاز میں انکے متعلق احکام شریعت کا اجرا کسی ایک اسلامی فرقہ کو ناراض کئے بغیر

کیا جا سکتا ہے۔

اب رہے فقہ کے جزئیات تو ان کا بھی ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس میں اختلاف کے باوجود تصادم کا اندیشہ نہیں ہے۔ مثلاً ایک شافعی کو حق ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھے اور آمین بالجہر کہے ایک حنفی کو حق ہے کہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھے اور ناف پر ہاتھ باندھے، ایک شیعہ کو حق ہے کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے اور خاک شفا پر سجدہ کرے۔ یہ سب مختلف فرقے بغیر ایک دوسرے کے حقوق پر حملہ کئے اپنے ان حقوق کو استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کی اس آزادی پر کوئی پابندی عائد کی جائے۔ معاملات میں بھی ہر فرقہ اپنی اپنی فقہ کی پیروی کر سکتا ہے۔ حنفیوں کے معاملات میں فقہ حنفی کے مطابق، شافعیوں کے معاملات میں فقہ شافعی کے مطابق اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے فرقوں کے معاملات میں ان کی فقہوں کے مطابق فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور کوئی ضرورت نہیں کہ ان کی یہ آزادی کسی قید سے مقید ہو البتہ اگر یہ آزادی متعدی ہو جائے، مثلاً ایک جماعت کے داخلین مسجد الحرام کے صحن میں کھڑے ہو کر دوسری جماعتوں کے عقائد پر حملے کریں، یا ایک جماعت اپنے عقائد کی غلط طریق سے دوسری جماعتوں میں اشاعت کرے، یا ایک جماعت اپنی آزادی عمل سے اسطرح فائدہ اٹھائے کہ دوسری جماعتوں کے حقوق میں مداخلت ہو تو وہ یقیناً اعتراض کے قابل ہے۔

اس طرح اگر تجزیہ کیا جائے تو مشکل سے گنتی کے چند مسائل ایسے ملیں گے جن میں عمل کے اعتبار سے اسلامی فرقوں کے درمیان اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر زیارت قبور اور اس کے طریقے، بناء علی القبور اور سماع وغیرہ۔ لیکن ان میں جو کچھ اختلاف ہے اس کو حل کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقوں کے درمیان حکم بن کر قوت کے حق کی بنا پر فیصلہ صادر کر دے۔ یہ حل اسلام میں ایک بہت بڑے فتنہ کی بنیاد ہے۔ اگر اس کو بحیثیت ایک اصول کے تسلیم کر لیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر متغلب فرقہ دوسرے فرقوں پر عرصۂ زندگی کو تنگ کر دے گا، اور صرف تلوار ہی مختلف فیہ مسائل کی حکم رہ جائے گی۔ پس اگر اس فتنہ سے بچنے کی کوئی صورت ہے تو وہ صرف یہی کہ تمام فرقوں کے معتدل علماء کتاب و سنت اور سلف صالح کو حکم مان کر صداقت کے ساتھ تحقیق حق کی کوشش کریں اور اس میں ناکامی ہو تو رواداری کے اصول پر ایسے طریقے اختیار کریں جن سے تمام فرقے ایک حد تک مطمئن ہو سکیں۔ مثلاً زیارت قبور کے مسئلہ میں بحث و نظر سے ایک ایسا فیصلہ ہو سکتا ہے جو عقائد میں نہیں تو کم از کم زیارت کے عملی طریقوں میں سب مسلمانوں کو متحد کر دے۔ اسی طرح سماع کے متعلق ایسا فیصلہ ممکن ہے جس سے حضرات صوفیہ مزامیر کو (جن کی حرمت پر سب کو اتفاق ہے) سننا بند کر دیں اور مجالس سماع اسطرح منعقد کی جائیں کہ غیر صوفی لوگوں کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔ علیٰ ہذا القیاس مجالس میلاد کے متعلق بھی ایسا ہی ایک متفق علیہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اب رہا بناء علی القبور کا مسئلہ سو اسمیں البتہ تصادم کا سب سے زیادہ موقع ہے لیکن ہم پھر کہیں گے کہ اس کے حل کی صحیح صورت یہ نہیں ہے کہ حضرات اہل نجد، غیر نجدیوں کے حق میں حکم بن جائیں اور اپنے نزدیک کتاب و سنت کو جو کچھ سمجھتے ہیں اسے جبراً نافذ کر دیں۔ انکو پورا حق ہے کہ قبروں پر جو شرک و بدعت کی باتیں ہوتی ہیں اور جنہیں تمام علمائے اہل سنت بالاتفاق خلاف شریعت تسلیم کرتے ہیں انہیں روک دیں لیکن اس سے آگے بڑھکر ان عمارتوں کو گرا دینا جو قبروں پر تعمیر ہیں، بغیر اسکے صحیح نہیں ہو سکتا کہ تمام مسلمان اس پر متفق ہو جائیں۔ شرک و بدعات کو روک دینے کے بعد محض عمارتوں کا باقی رہ جانا دین میں کوئی رخنہ پیدا نہیں کرتا۔ البتہ انکو گرا دینے سے امت میں ایک عظیم رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسے اختلافی مسئلہ میں

مالوی جی کی منافقت

مالوی جی نے خلافت کانفرنس کے اجلاس خصوصی کے بعد سے دہلی۔ پٹنہ اور کلکتہ میں جو تقریریں کی ہیں ان میں اپنے لہجہ کو بالکل بدل دیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندو سبھا جو کچھ کر رہی ہے وہ محض اپنی اندرونی اصلاح اور قومی فلاح کے لئے ہے اس کو مسلمانوں کی مخالفت سے کوئی واسطہ نہیں ہے ان تقریروں کو پڑھنے کے بعد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی اب اس آگ پر پانی ڈالنا چاہتے ہیں جو خود ان کی ہی مشتعل کی ہوئی ہے۔ مگر جب وقت ان کے اقوال کو ان کے اعمال کے

سکرٹری:۔ انتخاب کی بہ پرچیاں تقسیم کی جائیں۔
محمد علی:۔ اس جلسہ میں کتنے ارکان موجود ہیں۔؟
سکرٹری:۔ حاضرین کی تعداد ۵۹ ہے۔ ان کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں جو ابھی نہیں آئے۔
شعیب قریشی:۔ اب تک کتنے وفود آئے ہیں؟
یوسف یاسین:۔ انتخاب صدارت کے بعد سبجکٹ کمیٹی منتخب کی جائے گی۔ اور میں تحریک کرتا ہوں کہ دو یا تین آدمیوں کو ادھا جمع کرنے اور انہیں جانچنے کیلئے منتخب کیا جائے۔
محمد علی۔ کیا یہاں ہر قوم کی تعداد کے لحاظ سے انتخاب ہوگا یا اعضائے وفود کی تعداد کے لحاظ سے؟
توفیق الشریف (عسیر):۔ اس مسئلہ پر تو سبجکٹ کمیٹی میں بحث ہوگی جو اب منتخب ہونے والی ہے۔
حافظ وہبہ (نجد):۔ اب تک وفود میں جتنے حضرات تشریف لائے ہیں ان کی تعداد ۵۹ ہے۔ روس اور ترکستان کے وفد میں سات اشخاص ہیں۔ وفد حجاز میں ۱۳، وفد جاوا میں ۶، وفد جمعیات ہند میں ۱۲، وفد نجد میں ۵، وفد عسیر میں ۳، وفد فلسطین ۳، وفد شام میں ۳، وفد سوڈان میں ۲ اور جمعیۃ خلافت وادی النیل میں ۳، ان کے علاوہ۔ چونکہ حکومت مصر نے سرکاری طور پر موتمر میں شرکت قبول نہیں کی ہے لہذا جلالۃ الملک نے یہاں بعض علمائے مصر کی موجودگی سے فائدہ اٹھاکر ان میں سے ۳۔ آدمیوں کو منتخب کرلیا۔ اسی طرح جلالۃ مآب نے سید رشید رضا کو بھی ان کی عظیم الشان اسلامی خدمات کے لحاظ سے منتخب کیا ہے مگر وہ بیماری کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے۔
شوکت علی:۔ کیا توفیق شریف صاحب جو ابھی ابھی بول رہے تھے اس موتمر کے رکن ہیں؟۔ اگر رکن ہیں تو کس ملک کے نمائندہ ہیں؟
یوسف یاسین۔ یہ سوال اس مجلس کے سامنے پیش ہوگا جو ضوابط کی تدقیق اور اعضائے موتمر کی شخصیتوں کی تحقیق کے لیے منتخب ہونے والی ہے؟
محمد علی:۔ کیا انتخاب حاضرین کی نسبت سے ہوگا یا ان اسلامی ممالک کی آبادی کے لحاظ سے جن کے نمائندہ وفود یہاں موجود ہیں؟
یوسف یاسین:۔ اس مسئلہ کا فیصلہ صرف موتمر ہی کرسکتی ہے اور موتمر کے لیے اس کا فیصلہ انتخاب صدر کے بعد ہی ممکن ہے۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ ہم صدر، اس کے نائبین، اور اس کے سکرٹریوں کا انتخاب کرکے اپنا کام پورا کردیں، نیز میری تحریک یہ بھی ہے کہ شعیب قریشی، محمد الباقر، محمد ابو زید، اور بہجت البیطار شمار آرا کے لیے مقرر کیے جائیں۔
محمد علی:۔ پہلے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ صدر کا انتخاب کن اصولوں پر ہوگا۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ انتخاب بالکل صحیح ہو۔ ہندوستان کی نمایندگی یہاں تین وفد کررہے ہیں۔ وفد خلافت۔ وفد اہل حدیث اور وفد جمعیت العلماء۔ مگر وہ ایک غلام ملک ہے اور اس کی آواز کو آزاد ملکوں کے برابر نہ سمجھنا چاہیے۔
یوسف یاسین:۔ انتخاب صدارت کا معاملہ ان اشخاص سے تعلق رکھتا ہے جو یہاں موجود ہیں۔
حافظ وہبہ:۔ اس سے آخر کیا فائدہ مقصود ہے۔ کہ نمایندگی باشندوں کے تناسب سے ہو؟ اس کی تو اسوقت ضرورت ہو جب ہم کوئی اعلان جنگ یا اعلان صلح کررہے ہوں۔ ہم یہاں صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے شریک ہیں۔
ثناء اللہ:۔ صحابہ کرام کے طریق کی پیروی میں ہم کو سب سے پہلے صدر کا انتخاب کرنا چاہیے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انھوں نے بھی سب سے پہلے انتخاب خلیفہ میں جلدی کی تھی۔
امین الحسینی:۔ صدر کا انتخاب جلسہ میں نظام قائم کرنے اور اس کے کاموں کو باقاعدہ چلانے کے لیے ضروری ہے وقت سونے کی طرح قیمتی ہے اور امت اسلامیہ دوسرے ہیں اور ہمارے اعمال کو دیکھ رہی ہے۔
حافظ وہبہ:۔ شیخ عبداللہ بن بلیہد کی زبان سے میں کہتا ہوں کہ اسلامی قواعد جھگڑے کی اجازت نہیں دیتے ہم جس چیز کے طلبگار ہیں وہ تو اتفاق ہے۔
محمد علی:۔ نجد اور حجاز کے نمایندوں میں کوئی بھی ہم سے زیادہ اس قضیہ میں مخلص نہیں ہے۔ مگر ہمارا فرض تو صرف یہ ہے کہ موتمر کے سب کام صحیح بنیاد پر ہوں۔ وہ خلوص کے ساتھ اپنے اپنے فرائض کو انجام دیکر اپنے وطنوں کو واپس جائیں۔
حاضرین:۔ ضرور ضرور۔
سکرٹری:۔ جو شخص ووٹ لینے کا مؤید ہو وہ ہاتھ اٹھاوے۔
شعیب قریشی:۔ یہ تحریک کس بنیاد پر ہے؟
سکرٹری:۔ مسئلہ یہ ہے کہ آیا صدر کا انتخاب کیا جائے۔ یا اصول انتخاب صدر کو طے کرلیا جائے۔ یہاں پہلی تحریک پیش کی گئی اور اسے اکثریت حاصل ہوگئی۔
سکرٹری:۔ یہ انتخاب صرف انتخاب صدر تک محدود ہے اس کے بعد شمار آرا کے لیے چاروں ارکان کھڑے ہوئے اور انھوں نے ووٹ جمع کیے۔
سکرٹری:۔ کیا کوئی ہے جس نے ووٹ نہیں دیا؟ کوئی جواب نہیں آیا۔
اس کے بعد پرچیاں پڑھی گئیں۔ اور نتیجہ حسب ذیل نکلا۔

شریف شرف عدنان	۴۴
شیخ قاضی ابوالعزائم	۳
رئیس وفد ترکی	۹
شیخ حافظ وہبہ	۱
سادہ	۲
	۵۹

(ام القریٰ)

موتمر اسلامی کی کارروائی

پہلا اجلاس

۲۶ر ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ روز دوشنبہ کو موتمر کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ یہ جلسہ عام نہ تھا۔ اس میں صرف وفود کے ممبر اور چند اعزازی لوگ شریک تھے جنکو حکومت کی طرف سے شرکت کے رقعے تقسیم کیے گئے تھے۔ اس میں حسب ذیل وفود شریک ہیں۔

مصری سوڈانی۔ مغربی۔ شامی۔ نجدی۔ روسی۔ جاوی وغیرہ ابھی ترکی اور افغانی وفد نہیں آیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ وہ جدہ میں آچکا ہے۔ بلا انتظار آج ہی سے کارروائی جلسہ شروع ہوگئی۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے سلطان ابن سعود موٹر میں سوار ہوکر جس کے اطراف مسلح سپاہی تھے۔ آئے۔ باقاعدہ فوج نے ۲۱ توپوں کی سلامی دی وفود کے لیے علیحدہ جگہ مخصوص تھی اور سامعین نیچے الگ۔ کل تعداد شرکا کی تقریباً پانچسو تھی۔ ابن سعود مسند آرا کرسی پر متمکن ہوئے۔ اور تمام حاضرین کھڑے ہوگئے۔ بعد ازاں حافظ وہبہ نے جو ابن سعود کی طرف سے مکہ معظمہ کے گورنر ہیں قرأت کی۔ اور ابن سعود نے اپنا خطبہ حافظ وہبہ کو دیا جو ۱۵ منٹ تک پڑھتے رہے۔ بعد ختم خطبہ سلطان موتمر کی کارروائی شروع کرنے کی اجازت دیکر مکان چلے گئے۔ یہاں پر قابل نوٹ نوٹ چیز یہ ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث کی ایک کثیر جماعت نے جو قریب ڈیڑھ مہینہ سے آئے ہوئے ہیں سلطان کے پاس اپنا اچھا خاصہ اثر پیدا کرلیا ہے صرف اہلحدیث اس خاص جلسہ میں سو سے زائد شریک تھے۔ چنانچہ عارضی طور پر سلطان کے جانے کے بعد عبد الواحد غزنوی اہلحدیث کو کرسی صدارت پر لاکر بٹھا دیا۔

مولانا محمد علی صاحب نے یہ تحریک پیش کی کہ ابھی ترکی وفد نہیں آیا ہے ان کا انتظار کیا جائے۔ اور اس موتمر کا صدر ان میں سے ایک کو مقرر کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے مجالس کے چلانے کی اچھی طرح مہارت رکھتے ہیں تمام دنیائے اسلام میں آج ان کی قوت بڑھی ہوئی ہے اور عجمی ہونے کی حیثیت سے بھی وہ مستحق ہیں جس سے یہ ثابت ہوگا کہ عربی عجمی میں کوئی فرق نہیں ہے مولانا کی اس تحریک پر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ مولانا نے دوسرا اعتراض یہ کیا کہ صدر کا انتخاب بغیر کسی اصول کے کیا گیا ہے صدر کے انتخاب کے لیے ووٹ لینے چاہئیں۔ بلا ووٹ صدر بنالیا گیا ہے یہ خلاف اصول ہے۔ عبد اللہ واحدی غزنوی صاحب اہلحدیث نے مولانا محمد علی صاحب پر یہ اعتراض کیا کہ محض نفسانیت کی بنیاد پر یہ تحریک کی گئی ہے۔ مولانا شعیب قریشی صاحب نے یہ کہا کہ اس موتمر کے کل وفود کے ممبروں کی تعداد بتلائی جائے اور اسکے ساتھ یہ بھی بتلایا جائے کہ ہر ملک سے ہر وفد میں کتنے ممبر شریک ہیں اور انھیں کو اظہار رائے کا اختیار حاصل ہوگا۔ دوسرے غیر متعلق کوئی اعتراضات۔ اور اظہار رائے نہیں کرسکتے۔ کل ممبروں کی ۵۹ کی تعداد بتائی گئی اس کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں یہ بتلایا جائے کہ اہلحدیث کی جماعت کی علیحدہ حیثیت کیوں قرار دیگئی ہے وہ بھی ہندوستان میں ہمارے شریک ہیں۔ ہندوستان کی آبادی کے لیے موتمر میں اس کثرت سے ممبروں کی ضرورت تھی۔ ہر ملک سے ان کی آبادی کے لحاظ سے ممبروں کا انتخاب کیا جائے۔ اور جو آزاد ملک ہیں ان کی طرف سے جو گنتی کے ووٹ دیں ووٹ شمار کیے جائیں۔ چنانچہ اس پر چو طرف سے گڑبڑ مچی ایک نے تو اپنی تقریر میں کہا کہ تفرقہ پیدا کررہے ہیں اور وقت ضائع کررہے ہیں۔ مولانا شوکت علی صاحب نے للکار کر کہا کہ ہم موتمر کے ہر کام کو صحیح اصول پر چلانا چاہتے ہیں ہم یہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ کوئی کام موتمر کا بے اصول ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر کا انتخاب ووٹ کے ذریعہ سے کیا گیا۔ اور اسی طرح نائب صدر اور معتمد کا بھی انتخاب۔ شریف عدنان جو اہل مکہ ہیں ۴۴ ووٹ سے ان کا انتخاب صدارت کے لیے کیا گیا ترکوں کے لیے ۹ ووٹ دیے گئے تھے وہ بھی تمام خلافت و جمعیۃ العلماء کی طرف سے تھے۔ دو نائب صدر کا انتخاب ہوا۔ جن میں سے ایک تو ضیاء الدین رئیس الوفد روسی ہیں۔ اور دوسرے سید سلیمان ندوی۔ معتمد شریف توفیقی ہوئے تھے پہلے اجلاس کی کارروائی یہاں تک ہوکر ختم ہوگئی۔ اعلان کیا گیا کہ دوسرے روز صبح نو بجے سے اجلاس شروع ہوگا۔ ترکی وفد اب تک نہیں آیا ہے اس کا سخت انتظار ہے۔ صرف مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی شریک جلسہ تھے۔ لیکن زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے۔ سلطان کی واپسی کے تھوڑی دیر بعد چلے گئے۔

دوسرا اجلاس

۲۷ر ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ روز سہ شنبہ کا اجلاس ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ آج بھی سلطان ابن سعود شریک موتمر نہ تھے آج کا جلسہ مخصوص تھا۔ سامعین کو بھی داخلہ کی اجازت نہ تھی صرف وفود کے ممبر شریک ہوسکے۔ ابتدا ایک عربی نے اتفاق پر تقریر کی۔ دو گھنٹہ تک آپس میں اختلافی تقاریر ہوتی رہیں صدر جلسہ اس امر پر مصر تھے کہ کارروائی جلسہ شروع کردیجائے۔ لیکن شعیب قریشی۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا سید سلیمان ندوی آخر تک برابر ڈٹے رہے کہ جب تک جلسہ کی کارروائی باضابطہ طریقہ پر نہ ہوگی۔ ہم کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ پہلے اس کا تصفیہ کیا جائے کہ کون رائے دیسکے گا۔ اور کون نہیں۔ ہر شخص اظہار اور اعتراض کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ ایک طویل بحث و تمحیص کے بعد یہ تصفیہ ہوا کہ اس کے لیے ایک سبجکٹ کمیٹی بنائی جائے۔ اور وہ تمام امور نظام داخلی کا تصفیہ کرے۔ چنانچہ اس کے ارکان۔ مولانا شوکت علی صاحب الحاج امین الحسینی رئیس وفد شامی۔ ضیاء الدین رئیس وفد روسی۔ مولانا کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ العلماء ہند۔ حافظ وہبہ وزیر اعظم سلطان ابن سعود۔ محمد سعید رئیس الوفد جاوی ہوئے۔ جلسہ ۱۲ بجے برخاست کیا گیا۔ اور یہ اعلان کیا گیا کہ کل ۸½ بجے پھر جلسہ شروع ہوگا۔ یہ منتخب جماعت دہیں کل کے جلسہ کی کارروائیوں پر غور کرنے کے لیے بیٹھی۔ آج کے جلسہ میں مولانا محمد علی صاحب بوجہ علالت شریک جلسہ نہ ہوسکے۔ سنا گیا کہ کل کے جلسہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور شریک ہوں گے۔ (رہبر دکن)

موتمر اسلامی میں ترکی وفد شریک نہیں ہوا

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ترکی وفد نے موتمر حجاز میں شرکت کا ارادہ ترک کردیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جلالۃ السلطان عبد العزیز پادشاہ حجاز و سلطان نجد نے حجاز میں جمہوریۂ ترکیہ کے سفیر کو قبول کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اس انکار کے اسباب معلوم نہیں ہوسکے۔ معلوم ہونے کے بعد پہلی فرصت میں انہیں شایع کیا جائیگا۔ (الشوریٰ)

شرقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

موتمر اسلامی کی بعض تجاویز

تاروں اور خطوط پر سنسر لگائے جانے کی وجہ

بمبئی ۴ر جولائی۔ روزنامہ خلافت کو مکہ معظمہ سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

تمہارا خبر رساں کا تار سنسر نے روک لیا ڈاک بھیجنے کا انتظام کررہے ہیں۔ موتمر اسلامی کی کارروائی آہستگی کے ساتھ ہورہی ہے۔ جدہ سے مکہ اور عرفات کو سڑک بنانے اور جزیرۃ العرب میں غیر مسلموں کو مراعات نہ دینے کی تجاویز منظور کی جاچکی ہیں۔ صبح اور شام کی نشستوں کے بعد موتمر ۵ر جولائی کو ختم ہوجائے گی۔ اسکے بعد وفد خلافت ۷ر جولائی کو مدینہ منورہ روانہ ہوجائے گا۔

اس سلسلہ میں اڈیٹر خلافت لکھتے ہیں کہ سنسر اور ڈاک کی روانگی کے متعلق مذکورہ بالا مشکلات بظاہر اس قاعدہ کی بنا پر معلوم ہوتی ہیں جو موتمر کی قانون بنانیوالی سب کمیٹی نے وضع کیا ہے اور جو حسب ذیل ہے:۔

موتمر اس کا فیصلہ کرے گی کہ اس کی کونسی کارروائی شایع کی جائے اور اس کارروائی کی اشاعت کا عربی، ترکی، فارسی، اردو، ملائی انگریزی اور فرانسیسی میں انتظام کرے گی اور مغربی و مشرقی ممالک کے اخبارات کو شایع کرنے کے لیے بھیجیگی۔

عراق کی مالی حالت

برطانیہ اپنا قرضہ معاف کررہا ہے

لندن ۵ر جولائی۔ دار العوام میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایمری نے فرمایا کہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ ۱۹۲۲ء کے اینگلو عراقی میثاق کے ماتحت ۱۹۲۴ء میں جو مالی معاہدہ کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق یہ ضروری نہیں کہ عراق پر جو برطانوی قرضہ ہے اس کو چھوڑنے کی منظوری پارلیمنٹ سے حاصل کی جائے۔ ایمری نے اس سے انکار کیا کہ برطانیہ نے اپنے ۷ لاکھ پونڈ چھوڑ دینے کے معاوضہ میں عراق سے کوئی رعایت حاصل کی ہے۔ کمانڈر ہلٹن ینگ کی رپورٹ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت عراق پر ان مطالبات کا تقاضہ نہ کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں۔

محمل شریف کے واپس ہونیکی اصل وجہ

مصر و نجد کے اختلافات

قاہرہ ۲ر جولائی۔ جدہ سے محمل شریف کی واپسی کا حکم اسوجہ سے ہوا ہے کہ محمل کے ساتھ کی خیرات کو تقسیم کرنے کے متعلق مصری امیر الحاج اور حکومت حجاز میں اختلاف ہوگیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدوی سرداروں نے حسب معمول اپنا کثیر حصہ طلب کیا تھا۔ مگر امیر الحاج نے دس ہزار پونڈ تو تقسیم کرنے کے لیے دیدیے اور باقی ۲۰ ہزار پونڈ کو اپنی حکومت کے احکام موصول ہونے تک روک لیا۔

حج کے انتظامات کی شکایت

مصری محمل پر نجدی حملہ کے واقعات

بمبئی ۶ر جولائی۔ مرکزی خلافت کمیٹی کو حاجیوں کے ایک جہاز ایس ایس دارا سے ایک لاسلکی تار موصول ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس سال کے حج کا انتظام نہایت خراب تھا۔ حجاج کی ایک کثیر تعداد منی میں قیام نہیں کرسکی بعض لوگ سواری کی قلت اور اونٹوں کے نہایت گراں کرایہ کے باعث حج ہی سے محروم رہے۔ حفظان صحت کے انتظامات بھی خراب تھے۔ نجدی ساربان اونٹوں کو نہایت اندھادھند طریقہ سے ہانکتے تھے جس کے باعث بہت سے حاجیوں کی جانیں ضائع ہوگئیں۔ مکہ معظمہ سے مدینہ جانے کے کرایہ میں بھی بہت زیادہ اضافہ کردیا گیا تھا۔

مصریوں اور نجدیوں کا تصادم اس طرح ہوا کہ پہلے تو نجدیوں نے مصریوں پر پتھر برسائے اور اس کے بعد ان کی توہین کرنے کے لیے محمل شریف کو بدعت کہکر اسے تباہ کرنے کی کوشش کی مصری کمانڈر نے مجبور ہوکر سلطان کی پناہ چاہی۔ سلطان کے بیٹے۔ ان کے بھائی اور خود سلطان نے نجدیوں پر قابو پانے کی کوشش کی مگر آخر میں انہیں اس کا معترف ہونا پڑا کہ وہ کچھ نہیں کرسکتے ہیں۔ اس پر مصری کمانڈر نے ایک منٹ کے لیے گولہ باری کردی۔ ۲۵ نجدی اور ساٹھ اونٹ مارے گئے اور تین مصری زخمی ہوئے۔

افغانی وفد حج کے وقت مکہ پہنچ گیا مگر ترکی وفد حج کے بعد پہنچ سکا۔

موتمر اسلامی کا اجلاس ۷ر جون کو شروع ہوا ہے اور اب تک جاری ہے۔ عوام الناس شریک نہیں ہوسکتے۔

ایران

تبریز میں حکومت پہلوی کیخلاف بغاوت

ایران میں رجعی قوت کا ظہور

طہران ۲ر جولائی۔ تبریز سے پچاس میل کے فاصلہ پر سلماس میں فوج نے بغاوت کردی اور اپنے کمانڈر کو جان سے مار ڈالا اس کے بعد یہ فوجی سپاہی خوئی گئے۔ اور وہاں کی فوج بھی ان میں شامل ہوگئی۔ یہ مشترکہ فوج ترکی ایرانی سرحد پر ماکو میں پہنچی اور وہاں کی مقامی فوج کے ساتھ لوٹ مار شروع کردی۔ باغیوں کے خلاف تبریز سے فوراً فوج روانہ کی گئی۔

بارہ سو سپاہیوں کا ایک مضبوط رسالہ دار الحکومت سے خراسان میں بجنورد کو روانہ کیا گیا ہے۔ اس مقام پر کچھ اضطراب رونما ہوا ہے۔

ٹرکی

معاہدہ موصل کی توثیق

انگورہ ۴ر جولائی۔ ترکی حکومت کو اطلاع دی گئی ہے کہ حکومت برطانیہ نے معاہدہ موصل کی توثیق کردی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ عراقی نمایندے مخفی بے اور کرنل ویاکین بغداد سے انگورہ روانہ ہوگئے ہیں۔ وہاں پہنچکر وہ عراقی اور ترکی توثیق ناموں کا تبادلہ کریں گے۔

رسائیف

غازی عبدالکریم کی جلاوطنی

لندن ۳ر جولائی۔ ٹائمز رقمطراز ہے کہ غازی عبدالکریم اور ان کے قریبی رشتہ داروں کو مڈغاسکر میں جلاوطن کیا جائیگا جہاں پر ان کے ساتھ باعزت برتاؤ کیا جائیگا نہ ان پر سختی ہوگی۔ نہ مہربانی۔

ممالک غیر

فرانس میں ایک ٹرین پٹری سے اتر گئی

۳۰ آدمی مرگئے۔ ۶۰ زخمی ہوئے

پیرس ۳ر جولائی۔ ایک طوفان کے بعد ایک ٹرین جانے سے الورس اور پوائٹی کے درمیان ایکسپریس ٹرین لائن سے اتر گئی۔ ۳۰ آدمی مرگئے اور ۶۰ زخمی ہوئے۔

مسٹر سکلات والا کی خدمات کا اعتراف

لندن ۳۰ر جون۔ مسٹر شاپورجی سکلات والا ممبر پارلیمنٹ کے حلقہ انتخاب کے رائے دہندگان نے پیر کے روز بیٹرسی ٹاؤن ہال میں ان کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور اس برطانی ہندستانی اور بین الاقوامی پالیسی پر دوبارہ اظہار پسندیدگی کیا۔

ہندوستان

پٹنہ میں سنگٹھنی مفسدوں کی شرارت

پٹنہ یکم جولائی۔ تقریباً دس ہزار ہندوؤں کا ایک جلوس دیوی دیوتاؤں کیلیے ۸ بجے شام عصر کے وقت نکلا اور شارع عام سے باجہ بجاتا گذرا۔ اس راستہ میں بہت سی مسجدیں واقع ہیں مسلمانوں نے ۳ پر اعتراض کیا اور بہت سے مسلمان جمع ہوگئے لیکن ہندوؤں نے پرواہ نہ کی۔ اور بقول ایسوسی ایٹڈ پریس مسلمانوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور کثرت سے پل پر سیلاب کی طرح مسجدوں کے سامنے باجہ بجاتے گذر گئے۔ ایک ہندو کو خفیف زخم آئے۔

فساد پٹنہ کے متعلق مفسدوں کی گرفتاری

پٹنہ ۲ر جولائی۔ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے نفاذ کے باوجود کئی مقامات پر مسلمانوں کی ٹولیاں ادھر ادھر پھرتی نظر آئیں رادھا نگر میں جو شہر سے باہر واقع ہے مسلمان ڈاکٹر پنچانن پال کے دواخانہ میں گھس گئے لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آکر انہیں منتشر کردیا۔ بہت سے اہل مقدمہ دست برد کے خوف سے عدالت میں حاضر نہیں ہوئے۔ عدالت کا کام رکا ہوا ہے۔ مسٹر ڈی بی مولوی چند نے ہجوم کے جوش کو ٹھنڈا کرنے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مدد دی ہے۔

برج بی سہائے شرتیا۔ گوپال سہائے تنا برکرمکار جیوتش چندر نندی اور کنہی رام سہائے گرفتار کرلیے گئے ہیں۔ اور ان کو ضمانت پر رہا کردینے سے انکار کردیا گیا ہے۔ راجندر رانا تھیلیری گرفتاری کے بعد ہالسو کی ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ برج بی سہائے

صبح کو گرفتار کیا گیا جب وہ ایک شکایت کے لیے تھانہ جا رہا تھا۔ کل صبح یہاں راج شاہی ڈویژن اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس آنیوالے ہیں۔

فساد پبنہ کی تفصیلات

کلکتہ ۵ر جولائی۔ اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی پبنہ سے رقمطراز ہے کہ پبنہ کے ضلع میں مسلمانوں کی آبادی ۸۰ فی صدی کے قریب ہے مگر بازار خاص میں دس ہزار ہندو آباد ہیں اور تقریباً اسی قدر مسلمان ہیں کچھ عرصہ سے اس ضلع کی ان دونوں قوموں کے تعلقات کچھ بہتر نہیں تھے۔ اس لیے مقامی کے روز جو فساد رونما ہوا وہ کسی طرح تعجب انگیز نہیں تھا حقیقت میں یہ اس اندرونی کشیدگی کا ایک بیرونی مظاہرہ تھا جو دونوں قوموں کے دلوں میں ایک عرصہ سے نشوونما پا رہی تھی۔

موجودہ فساد کے اسباب کو تلاش کرنے کے لیے ہمیں گذشتہ دسمبر میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کی طرف توجہ کرنی ہوگی جبکہ سراج گنج کی جانب سے ڈسٹرکٹ بورڈ میں ۹ مسلمانوں کا انتخاب ہوا تھا۔ قبل اس کے کہ صدر، نائب صدر اور دوسری سب کمیٹیوں کا انتخاب کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ ہوتا ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف ایک منصف کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ اور اس کا مطالبہ کیا کہ سراج گنج کے ۹ مسلمانوں کا انتخاب منسوخ کر دیا جائے۔ منصف نے ہندوؤں کے دعوے کو خارج کر دیا انہوں نے پھر ڈسٹرکٹ جج کے ہاں اپیل دائر کیا اور اس سے اس امر کے لیے حکم امتناعی حاصل کر لیا کہ دوران مقدمہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے عہدہ داروں کا انتخاب نہ کیا جائے۔ مگر عہدہ داروں کا تقرر باوجود اس حکم کے عمل میں آگیا اور اس پر مزید مقدمہ بازی شروع ہوئی۔ اس کے بعد گاؤں گاؤں جلسے ہونے شروع ہوگئے۔

دو یا تین ماہ تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ اور جب حالات امید افزا ہو رہے تھے اس وقت کلکتہ کے فسادات رونما ہوئے صورت حال پھر ابتر ہوگئی اور حکام کو تصادم کا روکنا مشکل ہوگیا۔ ملٹری پولیس کا ایک رسالہ پبنہ میں پہنچ گیا ہے۔ اور مسلح پولیس کا پہرہ شب و روز لگا ہوا ہے۔ سرکاری اور بجلی کا بازار [illegible]

ہندوستانی مجلس اشتراکیین کے جنرل سکرٹری کا خط

حکومت ہند کے نام

دہلی ۶ر جولائی۔ ہندوستان کی مجلس اشتراکیین کے جنرل سکرٹری نے حکومت ہند کے ہوم ممبر کو مندرجہ ذیل خط روانہ کیا ہے۔

جناب عالی! چونکہ اشتراکیین کی جماعتیں مزدوروں کی بین الاقوامی مجالس میں [illegible] ہندوستان کی مجلس اشتراکیین [illegible]

[illegible]

آخر میں امید کرتا ہوں کہ آپ براہ کرم جلد جواب دے کے شکریہ کا موقع دیں گے۔

چونکہ یہ مسئلہ عامۃ الناس کے مفاد سے تعلق رکھتا ہے اس لیے میں اس خط کی ایک نقل اخبارات کو بھی بھیج رہا ہوں۔

باجہ کے متعلق کلکتہ کے کمشنر پولیس کا حکم

اوقات نماز کا نیا تعین

حکومت بنگال نے ۵ر جون ۱۹۲۶ء کو جو رزولیوشن نمبر پی ۲۱، ۵ شائع کیا ہے اس کے مطابق کمشنر پولیس کلکتہ پوری تحقیقات اور گورنمنٹ کی منظوری کے بعد ان لوگوں کے لیے جو کلکتہ کی سڑکوں پر جلوس نکالنا چاہتے ہیں، یہ اعلان کرتے ہیں کہ جولائی کے مہینہ میں حسب ذیل اوقات میں مسجدوں کے سامنے باجے نہ بجائے جائیں:—

(۱) صبح چار بجکر ۴۹ منٹ سے لیکر ۵ بجکر چوبیس منٹ تک۔

(۲) ایک بجے دن سے لیکر پونے دو بجے تک اور جمعہ کے دن پون بجے سے لیکر پونے دو بجے تک۔ (گویا ظہر کی نماز کیلئے جناب کمشنر پولیس صاحب نے صرف ۴۵ منٹ رکھے ہیں)

(۳) ساڑھے چار بجے سے پانچ بجے تک (عصر کے لئے بھی صرف نصف گھنٹہ رکھا گیا ہے)

(۴) پونے سات بجے سے لیکر سات بجکر دس منٹ تک۔

(۵) ساڑھے آٹھ سے لیکر نو بجکر دس منٹ تک۔

موسم کے تغیر کی وجہ سے ان اوقات میں آئندہ جو تغیرات ہونگے وہ آئندہ شائع ہوتے رہیں گے۔

(دستخط) جے ای آرمسٹرونگ پولیس کمشنر کلکتہ ۳ر جولائی ۱۹۲۶ء

فسادات کلکتہ کے مقدمات

انیس مسلمانوں کو سزائے قید

کلکتہ ۳ر جولائی۔ آج صبح ان مسلمانوں کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جو گذشتہ ہنگامہ کلکتہ کے سلسلہ میں شمالی کلکتہ کے ایک مندر خراب کرنے اور بلوہ کرنے کے جرم میں ماخوذ تھے مجسٹریٹ نے ایک کو ۸ ماہ کو اور ۱۹ کو ۳۔۳ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

آئندہ کانگریس کا صدر کون ہو؟

بمبئی ۶ر جولائی۔ مسٹر [illegible] ایف [illegible] نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

[illegible]

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

ہندو مسلم کشیدگی کے متعلق عملی تجاویز

کلکتہ ۷ر جولائی۔ آج سہ پہر کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مسٹر سین گپتا کے مکان پر منعقد ہوا [illegible]

[illegible]

حسابات کی جانچ کے بعد جنرل سکرٹری کی رپورٹ پر غور کرکے آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کو اس کا اطمینان ہوگیا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ۱۹۲۱ء میں مخط زدگان کی امداد کے لیے جو پچاس ہزار روپیہ کی رقم منظور کی تھی۔ وہ مناسب طریقہ پر مخط زدگان کی امداد۔ سیاسی قیدیوں کی امداد۔ ملتانیوں کی امداد اور دوسرے جائز مصارف میں خرچ کی گئی ہے حالانکہ کمیٹی کا یہ خیال ہے کہ اس کی منظوری جلد حاصل کرنی چاہیئے تھی۔ اور اس کے حسابات علیحدہ رکھنے چاہیئے تھے۔

یہ کمیٹی اس باہمی کشیدگی کو نہایت رنج کے ساتھ دیکھتی ہے جو آج کل ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پیدا ہوگئی ہے۔ اور یہ محسوس کرتی ہے کہ کانگریس کمیٹیوں نے اس مسئلہ پر کافی زور نہیں دیا۔ اور نہ موتمر اتحاد منعقدہ اکتوبر ۱۹۲۴ء کی تجاویز کو کافی اشاعت دی۔ جن کو اس تجاویز میں شائع کیا جاتا ہے یہ تجاویز تمام جماعتوں اور قوموں کے نمایندوں نے منظور کی ہیں اور یہ کمیٹی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ ان تجاویز کو عام پسند بنانے کے لیے مستقل اور مسلسل سعی کریں اور جب کبھی دونوں قوموں میں اختلافات رونما ہوں تو اپنا تمام وقت اور ذرائع ان اختلافات کو موتمر اتحاد کی تجاویز کے مطابق دور کرنے کی ترغیب دلانے میں صرف کردیں۔

یہ کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ ایک مستقل محکمہ خبر رسانی قائم کیا جائے۔ جس کا مقصد ہندوستان کے عوام کو تعلیم دے کر فرقہ وارانہ فسادات اور اختلافات سے بچانا ہو۔ اور جس سے ان میں قومی زندگی پیدا ہو سکے۔ مسز نائیڈو۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ اور پنڈت موتی لال نہرو کو اجازت دیجاتی ہے کہ ایک اس قسم کا محکمہ قائم کریں اور ایک رپورٹ پیش کریں جس میں اخراجات کا تخمینہ بھی شامل ہو۔ اس دوران میں جو کچھ ابتدائی مصارف ہوں ان کے لیے ۱۵ ہزار روپیہ کی ایک رقم منظور کی جاتی ہے۔

کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر مجالس قوانین میں کسی قوم کے ۳/۴ ارکان کی اکثریت کسی فرقہ وارانہ مسودہ قانون۔ تحریک یا ترمیم کے حق میں نہ ہو تو اسے پیش نہ کیا جائے۔ اور نہ اس پر بحث کی جائے۔ اور مجلس قوانین کی کانگریسی جماعت اس قسم کے مواقع پر اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر اختیار کرے۔

حجاج کی واپسی

جدہ ۳ر جولائی۔ ٹرنر ماریسن کمپنی نے اطلاع دی ہے کہ مخلوق کے جہازات حجاج کو لیکر واپس آرہے ہیں۔ پہلا جہاز "شجاع" ۳۰ر جون کو جدہ سے روانہ ہوگیا ہے۔ جو غالباً ۱۰ر جولائی کو بمبئی پہونچ جائے گا۔ دوسرا جہاز "خسرو" یکم جولائی کو روانہ ہوا جو ۱۰ر جولائی کو کراچی پہونچیگا۔ نمازی اور شوستری کمپنیوں کے جہاز بھی روانہ ہوئے ہیں مگر ابھی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔

مدیر جریدۂ "امارت" کیخلاف مقدمہ

صوبہ بہار کا احتجاج

امارت شرعیہ صوبہ بہار کے آرگن جریدۂ امارت کے بعض نمبروں کی ضبطی کا حال سنکر اور یہ معلوم کرکے کہ جناب مدیر امارت پر حکومت مقدمہ چلا رہی ہے۔ تمام ہندوستان میں عموماً اور صوبہ بہار میں خصوصاً جوش پھیلا ہوا ہے۔ بہار کے مختلف شہروں اور قصبوں کے مسلمان روزانہ جلسے کر رہے ہیں جن میں حکومت کے اس غیر منصفانہ طرز عمل کے خلاف تجاویز منظور کی جارہی ہیں۔

الہ آباد میں تعزیری پولیس کا تقرر

الہ آباد ۳ر جولائی۔ صوبہ متحدہ کا سرکاری گزٹ مظہر ہے کہ گورنر باجلاس کونسل نے اعلان کردیا کہ شہر الہ آباد کے ہنگامہ اور باشندگان شہر کے طرز عمل سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں پولیس کی تعداد بڑھا دی جائے۔ اس اعلان کا اجرا ایک سال تک کے لیے ہوگا۔ سرکاری مراسلہ مورخہ ۱۵ر جون میں تحریر تھا کہ الہ آباد [illegible]

[illegible]

مسلم فسادات ہوں گے تو ان مقامات پر تعزیری پولیس متعین کر دیجائے گی جہاں کے باشندوں کا طرز عمل اس کا مستحق سمجھا جائیگا۔ الہ آباد شہر پہلا مقام ہے جہاں اس عمل کی ضرورت سمجھی گئی ہے۔

ہز ہائینس میر خیرپور کی وطن کو واپسی

خیرپور ۴ر جولائی۔ کل ہز ہائینس میر صاحب کی خیرپور میں دوبارہ واپسی پر تمام ریاست نے نہایت مسرت و انبساط کا اظہار کیا۔ ہر طبقہ اور مذہب کے لوگ (اپنے فرماں روا کا خیرمقدم کرنے کے لیے اسٹیشن پر مجتمع ہو گئے حتیٰ کہ ان کے پرانے دشمنوں نے بھی خوشی کیساتھ اس مظاہرہ میں حصہ لیا۔ اکثر معزز لوگ حیدرآباد تک اس لئے گئے تھے کہ وہاں پہنچ کر میر صاحب کو مبارکباد دیں۔ بیگمات کے اسٹیشن پر وہ پنچایت بھی موجود تھی جس نے کہ پہلے امیر صاحب کی مخالفت کی تھی اور جواب اپنے رحم دل فرماں روا کو دیکھنے کے لئے آئی تھی جب خود انکے ملازموں نے ایک تیسرے تراق کے ورغلانے سے سخت امتحان میں مبتلا کر دیا تھا اور جو نہایت کامیابی کے ساتھ اس مصیبت سے نجات حاصل کرکے دوبارہ اپنے وطن کو واپس آرہا تھا خیرپور میں لوگوں کے جوش کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ خیرپور کا مستقبل مسرت۔ خوشحالی اور ترقی کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

مسٹر سلطان احمد وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی کی خدمات کا اعتراف

پٹنہ ۵ر جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایس۔ ایس سلطان احمد وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی جن کی مدت ملازمت اگست میں ختم ہوجانے گی مزید دو سال کے لیے اسی عہدہ پر برقرار رکھے جائیں گے۔ ان کے عہد میں بہت سی اصلاحات عمل میں آئی ہیں۔ مثال کے طور پر پٹنہ میں ایک مرکزی تعلیمی یونیورسٹی کے قیام کی اسکیم خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

ایڈیٹر "حبل المتین" کی ہندوستان سے ہجرت

کلکتہ ۵ر جولائی۔ "انگلشمین" کو معلوم ہوا ہے کہ سید جلال الدین الحسینی موید الاسلام ایڈیٹر "حبل المتین" ہندوستان سے ہجرت کرنے والے ہیں۔ آپ نے فارسی زبان کا یہ ہفتہ وار اخبار عرصہ ۳۲ سال سے جاری کر رکھا ہے۔ حکومت کے خیال میں اس اخبار کا لہجہ برطانیہ کے مخالف ہے۔ اور حکومت اس معاملے پر غور کررہی تھی کہ کیوں نہ آغا صاحب کو قانون اجانب مجریہ ۱۸۶۴ء کے ماتحت خارج البلد کردیا جائے۔

موید الاسلام طہران میں پیدا ہوئے اور آج سے ۴۶ سال پہلے ہندوستان میں آئے۔ آپ نابینا ہیں۔ آپکا دعوے ہے کہ جریدۂ "حبل المتین" میں کسی قوم کے خلاف کوئی معاندانہ مضمون کبھی نہیں لکھا گیا۔

فسادات راولپنڈی پر مسلمانان پانی پت کا احتجاج

پانی پت ۲۲ر ذی الحجہ۔ مسلمانان پانی پت کا ایک جلسہ زیر صدارت خواجہ محمد ایوب صاحب الفاری درگاہ قلندر صاحب میں بوقت شب منعقد ہوا جس میں علاوہ دیگر تجاویز کے مندرجہ ذیل تجویز بھی بالاتفاق منظور ہوئی۔

مسلمانان پانی پت کا یہ جلسہ عام مظلومین راولپنڈی سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا حکومت کو اس طرف متوجہ کرنا نہایت ضروری تصور کرتا ہے کہ راولپنڈی کے سوتے ہوئے مسلمانوں کا بیدردانہ قتل عام یہ ثابت کرتا ہے کہ سکھ۔۔۔ اپنی اس کرپان کو جسکو کہ انھوں نے حال ہی میں حکومت پنجاب سے اپنا مذہبی شعار ظاہر کرکے حاصل کیا تھا۔ اب قتل و غارت کیلئے استعمال کرنے لگے ہیں خصوصاً ایسی قوم پر جو بالکل نہتی ہے۔ کیا ایسی صورت میں جائز ہوگا کہ ایک قوم کشت و خون کا پورا سامان رکھے۔ اور ایک اپنی حفاظت سے بھی محروم ہو۔

سیٹھ عمر سبحانی کا انتقال

بمبئی ۶ر جولائی۔ سیٹھ عمر سبحانی جو بمبئی کے ایک نہایت مشہور سوداگر تھے اور قومی سرگرمیوں میں نہایت جوش کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ آج صبح کو دفعتہً انتقال کر گئے۔ چونکہ مرحوم کی اچانک وفات کے اسباب غیر معلوم تھے اس لئے ان کی نعش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا جس کے بعد بھی کوئی وجہ متحقق نہ ہوسکی۔ تمام شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کا خاص طور پر ذکر کیا جارہا ہے کہ مرحوم کو قومی سرگرمیوں کے باعث ان کے کپڑے کی تجارت میں بہت زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا تھا۔

بلدیہ کلکتہ کے مسلمان ارکان سے گفت و شنید

تصفیہ کیلئے میئر بلدیہ کی کوششیں

کلکتہ ۷ر جولائی۔ بلدیہ کلکتہ کے مسلمان ارکان نے کل میئر بلدیہ سے ملاقات کی اور ان کے مستعفی ہوجانے سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے اس کے متعلق بحث کی۔ یہ سنا جاتا ہے کہ کوئی فیصلہ کن بات نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کا نقطہ نگاہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلدیہ کو تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کی تجویز پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے اور ایک دوسری تجویز منظور کرنی چاہیئے جس میں جدید کمیٹی کا تقرر کیا جائے اور نائب میئر بلدیہ کے خلاف جو الزامات عائد کئے جاتے ہیں انکی تشریح کردی جائے۔

دار الحکومت

دہلی میں ۱۰۳ گرفتاریاں

۷۹ ہندو اور ۲۴ مسلمان گرفتار ہوچکے ہیں

دہلی ۵ر جولائی۔ کل ۳۸ گرفتاریاں اور عمل میں آئی ہیں۔ یہ گرفتاریاں خاص طور پر نئے بانس۔ گلی پتا شان۔ اور کھاری باؤلی میں ہوئی ہیں اور تمام ملزمین ہندو تھے اب تک کل گرفتاریوں کی تعداد ۱۰۳ ہے جن میں سے ۷۹ ہندو ہیں اور ۲۴ مسلمان ہیں۔ مسلمانوں میں ۲۴ گرفتاریوں پر جوش پھیلا ہوا ہے۔

تین مسلمانوں کی مزید گرفتاریاں

دہلی ۸ر جولائی۔ کل تین مسلمانوں کو اور زیر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ہے۔

عبد القادر سب انسپکٹر کی برات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا فیصلہ

دہلی ۷ر جولائی۔ عبد القادر صاحب سب انسپکٹر پولیس نے کے خلاف دہلی کی ہندو سبھا نے بہت کچھ پروپیگنڈا کیا تھا۔ اور ہندوؤں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک درخواست بھی پیش کی تھی کہ فساد کے موقعہ پر نئے بانس میں عبد القادر صاحب نے جو گولیاں چلائی تھیں ان کی تحقیقات کی جائے۔ اور کہ سب انسپکٹر صاحب موصوف کو تحقیقات کے بعد قرار واقعی سزا دی جائے۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس درخواست پر ایک طویل حکم لکھا ہے جس میں تحقیقات کے مفصل حالات لکھنے کے بعد یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عبد القادر صاحب بالکل بے قصور ہیں اور انہوں نے تحفظ خود اختیاری کے لئے گولی چلائی تھی۔ اور اپنے افسر اعلیٰ کے حکم کے مطابق ہی وہ اس کے مجاز تھے کہ مجمع کو منتشر کردیں۔ کے لئے پکار رہی کرئیں۔ ہندوؤں کے بیانات محض لغو اور جھوٹے ہیں۔

فہرست معطیان چندہ شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام

جمعیۃ علماء ہند دہلی

بابتہ ماہ شوال و ذی قعدہ ۱۳۴۴ ہجری

نمبر	اسمائے گرامی عطیان چندہ	نمبر رسید	رقم عطیہ روپیہ	آنہ
۱	جناب محمد فرحت اللہ خاں صاحب موضع ٹاہ	۳۷/۲۱	[illegible] (صدقہ)	۱۲
۲	جناب محمد لیسین صاحب شال مرچنٹ امرتسر	۳۸/۲۱	۱۰ (زکوٰۃ)	۰
۳	جناب عبد العزیز صاحب رٹول	۳۹/۲۱	۴	۰
۴	جناب مستری نجیب اللہ، محمد صدیق صاحبان دہلی	۴۰/۲۱	۵	۰
۵	جناب مولوی عبد العزیز صاحب۔ دہلی	۴۱/۲۱	۲ (صدقہ)	۰
۶	جناب مولوی عبد اللہ صاحب پنڈی گھیپ	۴۲/۲۱	۵	۰
۷	جناب امین اکبر خاں صاحب۔ تھانوی	۴۳/۲۱	۱۰ (زکوٰۃ)	۰
۸	منجانب مسلمانان بھوپال معرفت مظفر حسین خاں صاحب بھوپال	۴۴/۲۱	۵۰	۰
۹	نمازیان جامع مسجد۔ دہلی	۴۵/۲۱	۷	۱
۱۰	منجانب مسلمانان جاہل	۴۶/۲۱	۱۰ (صدقہ)	۰
۱۱	جناب محمد زوار حسین صاحب۔ راجپور	۴۷/۲۱	۱۰ (زکوٰۃ)	۰
۱۲	جناب عبد الرزاق صاحب غازی آباد	۴۸/۲۱	۱	۰
۱۳	جناب سید عبد الشکور صاحب۔ کٹنی	۴۹/۲۱	۵	۴
۱۴	جناب عبد الطاہر شاہ صاحب۔ پٹنہ نوانی	۵۰/۲۱	۱۰۰	۰
۱۵	جناب امیر محمد باز خاں صاحب شہزاد پور	۵۱/۲۱	۱۰ (زکوٰۃ)	۰
۱۶	جناب مولوی عبد اللہ صاحب پنڈی گھیپ	۵۲/۲۱	۵	۰
۱۷	جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب پنڈی گھیپ	۵۳/۲۱	۸	۰
۱۸	منجانب مسلمانان بھوپال معرفت مظفر حسین خانصاحب بھوپال	۵۴/۲۱	۱۰	۸
۱۹	جناب محمد نعمت الٰہی صاحب رائے سین	۵۵/۲۱	۱۵	۰
۲۰	جناب رحیم بخش برادرس۔ پٹنہ سٹی	۵۶/۲۱	۲۵	۰
۲۱	جناب پیر محمد صاحب۔ فاضلکا	۵۷/۲۱	۱۰	۰
۲۲	جناب مولوی عبد اللہ صاحب۔ پنڈی گھیپ	۵۸/۲۱	۵	۰
۲۳	جناب محمد شفیع صاحب۔ بنوں	۵۹/۲۱	۵	۰
۲۴	جناب امام الدین صاحب۔ صادقیہ	۶۰/۲۱	۵۰	۰
۲۵	جناب ایچ احمد علی صاحب۔ اچھال	۶۱/۲۱	۵	۰
۲۶	جناب غلام محمد شیر محمد صاحبان۔ قلعہ سیف اللہ	۶۲/۲۱	۵	۰
۲۷	جناب مستری فقیر محمد صاحب۔ قلعہ سیف اللہ	۶۳/۲۱	۳	۰
۲۸	جناب منشی رحیم علی صاحب قلعہ سیف اللہ	۶۴/۲۱	۱۷	۰
	میزان کل		۴۲۳	۹

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جریدۂ "امارت" کے دفتر کی تلاشی

مسلمانان دھنباد کا احتجاج

مسلمانان دھنباد کا ایک جلسہ عام بتاریخ یکم جولائی ۱۹۲۶ء منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔ کلکٹر پٹنہ نے جریدہ امارت پھلواری شریف مورخہ ۸ مئی کا جو بتاریخ ۵ جون کو ضبط کیا ہے اور پولیس کی جو تلاشی لیگئی ہے مسلمانان دھنباد کا یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس معاملہ پر کامل غور و خوض کے بعد یہ تجویز کرتا ہے۔

(الف) کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر مآل اندیشانہ ہے اور بجائے اسکے کہ مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم رکھا جاتا اس پر نمک پاشی کیگئی ہے اور اس ضبطی سے ان خیالوں کی تصدیق کردیگئی ہے جو اس پرچہ میں بطور ظن۔ کے حکومت کے رویہ کے

[illegible]

متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ کہ حکومت کیلئے بہتر یہ ہے کہ وہ جلد از جلد جریدہ امارت کے ضبط شدہ پرچوں کو واپس کر دے ورنہ اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں حکومت کی طرف سے نفرت و بغض روز افزوں ترقی کرے جس سے حکومت کیلئے مزید مشکلات پیدا ہوں۔

(ج) یہ کہ صحیح جذبات وحسیات کو زور طاقت سے نہیں دبایا جاسکتا اسلئے مسلمانوں کو حکومت سے جو شکایات ہیں اون کا علاج ضبط تحریر و قید و بند نہیں ہے۔ بلکہ اون شکایات کا رفع کرنا حقیقی علاج ہے۔ (مسلمانان دھنباد)

مہاراجہ الور کے پیغام تبریک کا شکریہ

مسلمانان الور نے بتقریب عید الضحےٰ پر ہز ہائینس مہاراجہ دہراج سری سوائی جے سنگھ الور نریندر دام اقبالہ کا جو لندن سے مبارکباد کا تار آیا اوس کا شکریہ۔

شاہان اسلام کے زمانے کی عیدگاہ، وہ عیدگاہ ہے کہ جہاں الور راجدھانی کے خاص و عام مسلمان ۱۳۴۳ھ کے موقعہ عید الفطر پر اپنے فریضہ مذہبی ادا کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ اور ٹھیک اون کے ادائے فریضہ کے وقت اول ہی اول حضرت ولی نعمت، خداوند دولت و حشمت، آقائے نامدار، سرکار والا تبار، سدہ سری سریمان مہاراجہ دہراج جنرل سر جے سنگھ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای دام اقبالہ واجلالہ نے بنفس نفیس تشریف شریف ارزانی فرماکر بعد ختم نماز عید سعید وہ تقریر دلپذیر فرمائی تھی جو مع جواب شکریہ مسلمانان الور جون ۱۹۲۵ء کو ۸ صفحے کے رسالہ کی صورت میں خیبر المطابع برقی پریس دہلی کے اندر چھپکر اثر بخش عالم ہوئی تھی۔

یا یہ موقعہ وہی موقعہ ہے کہ جب اس کے بعد مسلمانوں کی عید الضحیٰ آئی تو حضور لامع النور نے اپنی عارضی قیامگاہ آبو پہاڑ پر سے نہایت مسرت و بہجت کے ساتھ اپنی پیاری مسلمان رعایا کو مبارکباد کا تار بھیجا جس کا ترجمہ سننے کے بعد مسلمانوں نے حضور پر نور کا جو شکریہ ادا کیا وہ اور اصل ترجمہ مذکورہ خاص راجدھانی کے پریس میں چھپا تقسیم ہوا۔

یا یہ وہی جگہ ہے کہ اب ۱۹۲۶ء میں جس وقت پھر مسلمانوں کا موقع عید الفطر آیا۔ اور حضور لامع النور اتفاقاً بہار ریاست میں تشریف فرما تھے تو دل سے بڑے شوق و ذوق کے ساتھ مبارکباد کے تار بھیجنے پر جناب والا پرائم منسٹر بہادر نے راجدھانی سے قدم رنجہ فرماکر ترجمۂ اوس تار کے مضمون کو بطیب خاطر پڑھ کر سب کو سنایا جس کے ادائے شکریہ میں راجدھانی کے مسلمانوں کی جانب سے تو حضور پر نور کو تار دیا ہی گیا مگر مزید براں باہر کے بڑے بڑے مختلف دیار و امصار کی اسلامی انجمنوں وغیرہ نے بھی مختلف ذرائع سے بیشمار شکریے ادا کئے۔

یا آج یہ عیدگاہ پھر وہی عیدگاہ ہے کہ جہاں مسلمان پبلک عید الضحےٰ کی نماز ادا کرنے کے لیے آئی ہوئی ہے۔ اور حضور پرنور دام اقبالہ واجلالہ سیر و سیاحت کے اصول نوایسے متمتع ہونے کے لیے انگلینڈ تشریف فرما ہیں مگر واہ رے محبت و شفقت کا تلاطم الفت و موانست کا جوش۔ بندہ نوازی و خاطر افزائی کا خروش کہ شہر یار والا تبار، بلند اقتدار دام اقبالہ واجلالہ نے اپنی عزیز ترین رعایا کو دن کے عید الضحےٰ کے خوشی کا تار دیکر اظہار مسیا کیا۔ کیا دسے خوش و خرم ہی نہیں کیا بلکہ اپنی خصوصیات خاص توجہات مخصوص کے بدولت اونہیں وہ سرفرازی و سربلندی عطا فرمائی جس کے ادائے شکریہ میں ہر ایک ادنےٰ و اعلےٰ نمک خوار، جان نثار۔ راج مفتخرانہ یوں ترانہ سنج مسرت ہو کر ؎

الٰہی بخت تو بیدار بادا ✦ ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گل اقبال تو دائم شگفتہ ✦ بچشم دشمنانت خار بادا

بارگاہ رب العالمین سے برل وجان متدعی ہے کہ آقائے ولی نعمت، خداوند صولت و سطوت کو یورپ کے سیر و سیاحت کے بیش بہا فوائد و منفعت سے مالا مال فرما کر جلد تر راجدھانی میں بخیر و خوبی شاد با مراد پہنچائے جس سے چشم منتظر کو نور قلب مضطر کو سرور حاصل ہو ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما ✦ ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

معروضہ دلتمسہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ
مطابق ۲۲ جون ۱۹۲۶ء
(حکیم) محمد عمر مسیح

ترپانور میں انجمن اسلامیہ کا جلسہ

خدائے برتر کا شکر عظیم ہے کہ ترپانور ضلع شمالی آرکاٹ میں سابق انجمن اسلامیہ جو ایک شاندار کارفرما انجمن تھی اس نے اپنے ماتحت ایک مدت مدید تک مدرسہ محمدیہ کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے چلایا تھا۔ نہایت افسوسناک طور پر باہمی اختلافات و تعصبات کی بدترین حرکتوں سے انجمن مذکورہ کا خاتمہ ہوگیا تھا۔ اس کی موقوفہ جائداد [illegible] سب کے سب بیکار ہوگئے تھے۔ یہاں ایک عرصے سے ایک جماعت انجمن کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتی تھی لیکن بعض موانع و عوائق کی وجہ سے یہ اہم کام سرانجام نہ پا سکا۔ اسی اثناء میں جناب غازی مولانا مولوی محمد غوث صاحب (فاضل دیوبند) نے تشریف لاکر قوم کو بیدار کرنے کے واسطے جس قسم کی تقریریں کیں ان تقریروں سے جماعت تخیلہ کے مقصد دیرینہ کو بڑی زبردست تقویت پہنچی۔ اجلاس انجمن سے قبل گذشتہ مدت سے مابین بعض مصلحتوں کی بنا پر ایک دو دفعہ اجلاس بھی اس قسم کے منعقد ہوئے کہ جن سے تشکیل و تاسیس انجمن کے اعلیٰ اصول و ضوابط مرتب کرنے میں کافی و وافی مدد ملی۔

یہ تیسرا جلسہ اسی سلسلہ میں افتتاح انجمن اسلامیہ کی غرض سے منعقد ہوا۔ عالی جناب ایم۔ ایس محمد حسین صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ فاضل ذکی جناب مولانا محمد غوث صاحب نے نہایت موثر لہجے میں ایک بلیغ و جامع افتتاحیہ تقریر ارشاد فرمائی جس میں مولانا نے انجمن کی اہمیت و ضرورت کو انتہائی کمال و خوبی سے سمجھایا۔ ملت مرحومہ کے بیدار مغز حضرات نے بتعداد کثیر جوش دلی سے بیتاب ہو کر استحکام جمعیت کی ہر ممکن اعانت و امداد کا وعدہ فرماتے ہوئے فہرست ممبران میں اپنے اپنے اسمائے گرامی کا اضافہ فرمایا۔ دوران اجلاس میں عالی جناب حکیم سید عباس صاحب نے قواعد و ضوابط انجمن کا مسودہ بغرض منظوری پڑھ کر سنایا۔ انتخاب عہدہ داران کی کارروائی بھی بڑی ہی خوبی کے ساتھ ختم ہوئی۔ عہدہ داران انجمن حسب ذیل ترتیب کے ساتھ منتخب ہوئے:۔

صدر۔ ڈی۔ ایم عالی جناب لطفے دار محمد غوث صاحب اعزازی مجسٹریٹ ترپانور۔

نائب الصدر۔ عالی جناب ایم۔ ایس محمد حسین صاحب رئیس شہر و ممبر تعلقہ بورڈ۔

جنرل سکرٹری۔ عالی جناب پی۔ عبد السلام صاحب۔

نائب ناظم۔ عالی جناب حکیم سید عباس صاحب۔

خازن۔ ایم۔ حاجی عبد القادر صاحب ڈائرکٹر آف ٹاؤن کوآپریٹو بنک۔

آڈیٹر۔ عالی جناب۔ ایم۔ عبد الشکور صاحب۔

عہدہ داران کے انتخاب کے بعد حضرت مولانا غازی صاحب نے اختتامی تقریر میں موجودہ کامیابی پر اظہار مسرت فرماتے ہوئے کارکنان انجمن پر اس کار خیر کو خلوص نیت و استقلال و شہامت سے انجام دینے کی امید ظاہر فرمائی۔ جناب سکرٹری صاحب نے آخر میں الحکم مقررین، حاضرین حضرات کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا کہ انجمن بالفعل حسب ذیل اسکیم کو کامیاب بنائے گی:۔

دار الاخبار قائم کرنا۔ لائبریری کا قائم کرنا۔ ترپانور کے مسلمانوں میں بیش از بیش تعلیم کو ہر دلعزیز بنانا۔ بوقت ضرورت جبری تعلیم کے واسطے گورنمنٹ کو متوجہ کرنا۔ دیگر ہر قسم کی اہم و قومی خدمتوں کا انجام دینا۔ اس کے بعد جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہیئے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ پھر بیڑ ہو جائیں گی اور انکی زندگی تلخی سے گزرے گی اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز جو کتاب جس مضمون پر لکھی ہے وہ مکمل کر دیا ہے فی جلد مجموعہ ایکروپیہ ۱عہ مجلد معہ بستہ کپڑا ۱عہ

پتہ: ایچ محمد یوسف خان مینجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچادیں۔ (مینجر)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین، نہایت عام پسند، بالکل بے ضرر اور رنگ میں سب سے پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ، چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس [illegible] علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرما دیں۔

المشتہر
ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پر، نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی باتصویر ضخیم کتاب، ظریفانہ اور طبی اصولوں کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں
فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

اس موسم کیلئے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ دوا اکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی، متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامات جلد دور ہو جاتی ہیں۔ پیٹ کا درد کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ڈاک محصول ۶

کلوروڈائن

(ہیضہ، پیچش اور مروڑ کی عمدہ دوا)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت میں ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے۔ اسہال آنوؤں کے دست پیچش، مروڑ، پیٹ میں درد یا اینٹھن کیلئے کلوروڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے یہ دوا منگوائی ہے۔ قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸ محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ۶

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر بدھ سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

مینجر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنٹی سمری ضلع دربھنگہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر میں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استمبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے طول ۴ انچ عرض ۳ انچ وزن تقریباً ۲۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اور اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ۲ جلد پوری قیمت ۰-۸-۹ مصارف بر مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول، قیمت ۳۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی مصارف بر مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جزء طبع عثمانیہ استمبولی حنائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۲

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۸ روپیہ

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع ۸ قیمت ۰-۸-۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۰ بمبئی نمبر ۹

سرحد، ماورائے سرحد و بلوچستان کا واحد اخبار۔ ریاست کشمیر جموں و پونچھ اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن

ہفتہ وار ”ترجمان سرحد“

جس کی مدت دراز سے اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ زیر ادارت جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ہزاروی سابق ایڈیٹر روزنامہ ”تنظیم“ امرتسر نہایت آب و تاب کے ساتھ راولپنڈی سے شائع ہو رہا ہے۔ اہل ہند کے عام مطالبات پر زور حمایت و تائید کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کی بے آئینی کا خاتمہ کرکے اسے دیگر صوبہ جات ہند کے ہم پلہ بنانا اس کے تمام چھوٹے بڑے معاملات پر آزادانہ نکتہ چینی کرنا۔ جملہ سرکاری حکموں کی اصلاح قانون جرائم سرحدی و دیگر جابرانہ قوانین کی تنسیخ، مقامی مجالس خود اختیاری میں طریقہ انتخاب کا رواج، صوبہ کی سیاسی تمدنی اور اقتصادی ترقی ماورائے سرحد میں حکمت عملی اقدام کی پرزور مخالفت اور بلوچستان کے نظام حکومت کی اصلاح اسکا خاص نصب العین ہے۔ ”ترجمان سرحد“ مظلوم ریاست کشمیر کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پستی کے ارتفاع کیلئے زبردست کوشاں اور شمالی پنجاب کے سیاسیات کا خصوصی ترجمان ہے۔ تمام تعلیم یافتہ حضرات سرحد و کشمیر و شمالی اضلاع پنجاب کا فرض ہے کہ اسکے خریدار بنکر اس کی خدمات کا عملی اعتراف کریں۔

”ترجمان سرحد“ کیلئے ان علاقوں کے ہر قصبہ و شہر میں باخبر اور ثقہ نامہ نگاروں اور دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے ان تمام امور کے متعلق جملہ خط و کتابت مینیجر ”ترجمان سرحد“ سے کرنی چاہیے۔ چندہ سالانہ صرف للعہ ششماہی ۱۲ ماہ سے سالانہ ۱۰ اور والیان ریاست سے ۲۵ روپیہ

مینیجر ”ترجمان سرحد“ راولپنڈی

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

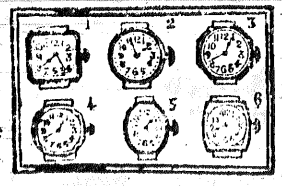

اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت ۸عہ

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشینری سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں نہایت استقلال ہے ذرا اثر نہیں کر سکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین ایک مفت دیا جاتا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے ملنے کا پتہ:۔

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ۴۶۶ ویپیری مدراس

درس عشق

امریکہ کے مشہور فسانہ نویس اور ناولسٹ ڈی۔ ایم۔ اودلے این ولیم سنس کے معرکۃ الآرا ناول ”ڈی ہنٹ“ کا بامحاورہ اردو ترجمہ قابل مصنفین نے حسن و عشق کے ہنگامے اور رقیبوں کے داؤ پیچ اخلاقی و دشمنی میں اس خوبی سے واضح کئے ہیں کہ تعریف نہیں ہو سکتی پلاٹ انوکھا۔ سبق آموز اور دلچسپ ہے۔ ترجمہ نہایت صاف و سلیس ہے یہاں تک کہ ترجمہ نہیں معلوم ہوتا۔ لکھائی۔ چھپائی دیدہ زیب۔ ٹائٹل نہایت خوشنما کاغذ اچھا حجم ۲۰۹ صفحہ قیمت صرف ۱عہ علاوہ محصول

بہشتی جھومر

زنانہ ادب کی بہترین تصنیف۔ تعلیم و تربیت کا زبردست دستور العمل نسوانی امراض اور ان کا مجرب علاج۔ لڑکیوں کیلئے آج تک اس خوبی کی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس بے نظیر کتاب پر ملک کے نامور اہل قلم اور سربرآوردہ اخبار و رسائل نے زبردست تقریظیں لکھی ہیں۔ عبارت نہایت شستہ اور سلیس کتابت و طباعت نہایت پاکیزہ حجم تقریباً ۵ جز قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔ تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت۔ ملنے کا پتہ:۔

دار الکتب رہبر افضل گنج حیدرآباد دکن

نکل کی فینسی ڈائیل کی رسٹ | ایسٹ سلور فینسی ڈائیل کی رسٹ

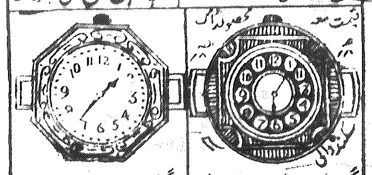

یہ گھڑی سنہری ہشت پہل ہے۔ اور گھڑیاں کوٹھی وضع کے شیشے کی ہیں۔ ڈائیل سنہری فینسی ہے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ گھڑی پرزوں کی مضبوط اور ٹائم کی نہایت صحیح ہے ایک گھڑی فرما کر آپ ملاحظہ کیجئے۔ اس گھڑی کے ہمراہ دو بینڈ ہیں ایک چمڑے کا اور ایک ریشمی لاسٹک کا ہے۔ ایک درجن گھڑی کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی قیمت معہ محصول ڈاک سات روپیہ سکنڈ والی معہ گارنٹی ۳ سال کی ہے۔

یہ گھڑی نکل سلور کی ہے جو ہمیشہ مثل چاندی کے چمکتی رہتی ہے۔ گھڑی کا ڈائیل خوشنما فینسی بنا ہوا ہے گو بارسل ٹھیک لگ کر [illegible] کی خوبصورتی دیکھا کریں گے یہ گھڑی شیشے کی خوبصورت پرزوں کی مضبوط اور ٹائم کی نہایت صحیح ہے۔ اس گھڑی کے ہمراہ ایک بینڈ چمڑے کا اور ایک بینڈ ریشمی لاسٹک کا ہے۔ ایک گھڑی ضرور منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ملیگی۔ گارنٹی ۳ سال کی ہے۔

اے۔ ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بو بازار فیرلین ۳۳

اطلاع۔ تمام علوم و فنون کی کتابیں صرف الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی سے منگائیے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہارشنبہ ۳ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۴

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشمدید حالات

(۴)

جہاز پر افرنجیت کا اثر

یورپ، مصر، ترکی کے اتصال سے حجاز پر جو کیا اثر پڑا ہے اسکو ہم نے جدہ میں اترتے ہی محسوس کرلیا۔ دوکانوں پر ہر قسم کا انگریزی سامان موجود تھا۔ کوئی چیز ہے انگریزی سامان کے متعلق ایسی نہیں ہے جو جدہ۔ نیز حجاز کے دیگر شہروں میں نہ ملتی ہو۔ عورتوں کا لباس قابل افسوس ہے۔ شام کو عموماً عورتیں خاص قسم کے سیاہ عربی برقعوں میں باہر نکلتی ہیں ان کا لباس بھی ہماری نگاہ میں قابل اعتراض تھا جو تقریباً بالکل یورپ کا سا اور بھی الٹری کا ہوتا ہے یورپ کا تمدن کثرت کے ساتھ حجاز میں ترقی کر رہا ہے یہ مرض حجاز کی ہلاکت کا باعث ہے حجاز کے ارباب حل و عقد کو ہم نے وفود اس خاص شعبہ کیجانب بھی توجہ دلانے کا ارادہ کرتے ہیں۔

جدہ سے مکہ معظمہ تک کا راستہ

راستہ پہاڑی ہے کسی جگہ سڑک وسیع ہے کسی جگہ تنگ۔ اسی طرح بعض جگہ تو ریت مطلق نہیں ہے اور بعض جگہ بہت ہی بھاری موٹر ریت کی وجہ سے چند جگہ رک بھی گئی۔ نصف راستہ میں منزل بحرہ پڑتی یہاں قافلے کے اونٹ آرام لیتے ہیں۔ اس جگہ بہت سی دکانیں ہیں ضرورت کی سب چیزیں ملتی ہیں۔ قہوہ خانوں کی یہاں کثرت ہے۔ حکومت کی جانب سے ٹیلیفون بھی لگا ہوا ہے۔ ایک قافلہ بھی ہمکو ٹھہرا ہوا یہاں ملا۔ اسکے بعد (حدہ) آیا یہ وہ مقام ہے جہاں ابن سعود نے حال ہی میں سر گلبرٹ (نمائندہ برطانیہ) سے نجد و حجاز کی حدود کے متعلق معاہدہ کیا جسکا خلاصہ اخبارات میں طبع ہو چکا ہے۔ اس مقام پر کھجوروں کے درخت بہت ہیں تھوڑی آبادی بھی ہے۔ بعد ازاں مسجد شمیسیہ (حدیبیہ) ملی اس مقام پر رسول اللہ صلعم نے قریش سے صلح کی تھی اور صلحنامہ تحریر ہوا تھا یہ مسجد بہت خراب حالت میں ہے۔ مسٹر شعیب نے اس مسجد کا فوٹو بھی لیا۔

اس سے تھوڑی ہی دور پر حرم کے منارے بھی آگئے۔ اسوقت کی مسرت کا حال کس طرح ادا کیا جائے۔ تمام احباب نے نہایت بلند آواز سے لبیک پڑھنا شروع کیا۔ لبیک و سعدیک کے نعرے موٹروں سے بلند ہونے لگے۔ یہاں سے مکہ معظمہ ۲ میل ہے اس مقام سے مکہ معظمہ تک کا سفر نہایت بے چینی کے ساتھ ختم ہوا۔ اس راستہ میں بہت زیادہ اونچے پہاڑ ہیں راستہ بھی مکہ کے پاس بہت تنگ ہے جبل النور اور جبل الثور بھی نظر آئے۔ ایک بجے کے قریب مکہ معظمہ میں ہم لوگ داخل ہوئے ۱۸ دن کے سفر کے بعد یہ پہلا دن تھا جس میں کہ ہمارا سفر ختم ہوا تھا۔ اس روز کی مسرت و انبساط ضبط تحریر میں کسی طرح نہیں آسکتی۔ قیام گاہ پر پہونچے، اسباب رکھنے کے بعد طواف وسعی میں مشغول ہوگئے۔

مسجد حرام کے حالات

خانہ کعبہ پر نظر پڑتے ہی سفر کی سب کوفت دور ہوگئی طواف کرکے سجدۂ شکر ادا کیا۔ غلاف کعبہ پکڑ کے باب کعبہ کے سامنے کھڑے ہوکر تقصیرات کی معافی چاہی اور اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبودی کے لیے دعا کی۔ مسجد حرام میں طواف کی جگہ سنگ مرمر کا فرش ہے اس کے بعد معمولی پتھر راستہ کی جگہ لگے ہوئے ہیں۔ باقی جگہ میں کیاریوں کی شکل پر کنکریں بچھی ہوئی ہیں۔ بیت اللہ میں داخل ہونے کے لیے ایک زینہ چاندی کا نواب کلب علی خاں کا بنوایا ہوا۔ دوسرا زینہ سونے کا غالباً نظام حیدرآباد کا بنوایا ہوا دیکھا چونکہ یہ زینے ہندوستان ہی کی طرف سے ہیں اسلیے ان کو دیکھکر بہت زیادہ مسرت ہوئی۔

مسجد حرام میں چاروں مصلے حسب قدیم قائم ہیں۔ البتہ نمازوں کا دستور العمل یہ ہے کہ تمام نمازوں میں پہلی جماعت نجدی امام پڑھاتا ہے۔ نجدی جماعت کے بعد صبح کو حنفی مصلے پر حنفی امام پڑھاتا ہے۔ ظہر کو نجدی جماعت کے بعد مالکی مصلے پر مالکی امام پڑھاتا ہے عصر کی بھی اسی طرح نجدی جماعت کے بعد شافعی مصلے پر شافعی امام نماز پڑھاتا ہے۔ مغرب اور عشا میں دوسری جماعت نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ کہ نجدی امام پانچوں نمازوں میں پہلی جماعت کا امام ہوتا ہے۔ دیگر اماموں کے حصہ میں ایک ایک نماز دیدی گئی ہے۔

حطیم میں باجماعت نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مقام ابراہیم کی جالیاں پکڑ کے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت ہے۔ چاہ زمزم مقام ابراہیم کے ہی پاس ہے جہاں ہر وقت فیض جاری ہے۔ مسجد حرام میں خوب رونق ہے پانچوں وقت نمازیں اسقدر مجمع ہوتا ہے کہ جس طرح شہروں کی عیدیں۔ ہزاروں آدمی دن طواف کرتا ہے۔ حرم میں بجلی کی روشنی ہے۔

مکہ معظمہ کے حالات و واقعات

مکہ معظمہ بڑا شہر ہے خوبصورت مکانات ہیں۔ آٹھ منزل تک کی عمارتیں ہیں۔ بازار بہت بڑے بڑے اور پر رونق ہیں کپڑے کا بازار تو دیکھکر ہیں حیرت میں رہ گیا۔ بہت بڑا بازار ہے۔ ایک بازار ایسا بھی ہے جہاں غلام اور چھوکریاں فروخت ہوتی ہیں حکومت کے موٹر ہر وقت گھومتے رہتے ہیں۔ بجلی کا انجن اور ٹیلیفون کا آفس بھی یہاں موجود ہے۔ بازار کی دکانیں بہت سجی ہوئی ہیں۔ شہر میں بجلی کی روشنی ہے۔

حمیدیہ۔ شفاخانہ، بجلی گھر، تکیہ مصری، رباطیں بیت عبدالعزیز حقیقی ہی کے ذریعہ دیکھیں۔ حمیدیہ کی عمارت نہایت خوشنما ہے۔ یہ عمارت سلطان عبدالحمید خان کے زمانہ کی ہے اب اس میں امیر فیصل گورنر مکہ اجلاس کرتے ہیں۔ تکیہ مصری میں مصری حکومت کی طرف سے روزانہ کھانا تقسیم ہوتا ہے۔ سب سے وسیع اور خوشنما یہاں بوروں کی رباط ہے۔ چھ لاکھ روپیہ اس رباط پر اب تک صرف ہو چکا ہے۔ مدرسے یہاں بہت ہیں ایک مدرسہ کے جلسہ میں شرکت کا بھی اتفاق ہوا۔ امرا و روسا کی طرف سے رباطیں بھی بہت سی بنی ہوئی ہیں۔

مولد نبی۔ دار خدیجہ دیکھا۔ یہ بران شکستہ پڑا ہے۔ دار ابی بکر بھی ٹوٹنا شروع ہوا تھا کہ ایک صاحب نے اسکو خرید لیا۔ جنت المعلیٰ پر سرکاری پہرہ ہے کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہم میں سے بعض افراد گئے تھے میں بھی گیا تھا۔ دور سے فاتحہ پڑھکر چلا آیا۔ یہ قبرستان ہے جہاں بہت سے صحابہ اور تابعین مدفون ہیں۔ مگر سنا گیا ہے کہ چند شرطوں کے ساتھ اسکا داخلہ کھلنے والا ہے۔ مسجدائی قبیس، نیز شق قمر کی جگہ بھی ہم نے دیکھی مسجدائی قبیس اب اچھی حالت میں ہے۔

(باقی آئندہ)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب۔ ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ ۲؍ ۔ نمونہ ۲؍ ۔ منیجر رسالہ آفتاب۔ شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

خلاف تحریر ہو تو واپس
ملکی صنعت کی قدر کریں
نوایجاد مشین سیویاں
اس نوایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

ہینڈل
پرزے مختصر و مضبوط
منٹوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کرلیں
مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری
اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہی عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔
(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز
حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور متعلق مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲؍
(۲) الجمال و الکمال
تفسیر سورہ یوسف بے مثال تفسیر ... اور تفسیر احادیث کا اسرار و واقعات یوسفی کی تمہید۔ ... روایات کا انتخاب ... مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۱۲؍
(۳) رحمۃ للعالمین
سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ ... اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ... جلد دوم ...
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ بیرون موری گیٹ لاہور

چار نکاح کیجیے
... المشتہر حکیم مولوی نظیر علی الکھنوی کمرہ بنگش دہلی

جرمنی کی
جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد
خضاب چاند تارا ہے
خضاب چاند تارا کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ
المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

الاتحاد
ہفتہ میں دوبار
صوبہ بہار کا واحد سیاسی رہنما معاشرتی مصلح مضامین علمی کا مخزن ادبیات کا گنجینہ۔ دینیات کا رسی۔ اخلاق کا نگران، اردو فارسی کا بہترین آئینہ۔
اس کی تنقیدیں صاف اور بے لوث۔ اسکا اصول مرنجاں و مرنج۔ مسلک صلح کل۔ اور مقصد حریت ہے۔ کاغذ عمدہ سفید کتابت و طباعت اعلیٰ۔ ۲۰×۳۰ کی تقطیع پر نہایت پابندی کے ساتھ بہار شریف ضلع پٹنہ سے ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے۔ چندہ سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... (نمونہ کا پرچہ مفت طلب فرماکر تصدیق فرمائیں)۔
المشتہر
منیجر اخبار "اتحاد" بہار شریف۔ (ضلع پٹنہ)

نمک سعیدی
اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگواکر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ... محصولڈاک ... حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ
ہر انگریزی مہینے کی ... ۲۔ ... ۱۰۔ ... ۱۴۔ ... ۱۸۔ ... ۲۲۔ ... ۲۶۔ ... ۳۰۔

قیمت اخبار الجمعیۃ
ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی پانچ روپے
ہندوستان سے سالانہ ... ششماہی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۳ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

مسائل حجاز میں ہمارا مسلک

(۲)

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اصولاً اس طریقہ سے اختلاف ہے جو سلطان ابن سعود اور ان کی حکومت کے ارباب حل و عقد نے اختیار کیا ہے۔ ہم کو اس سے کسی خاص مسئلہ میں ہی نہیں اتفاق ہو گیا ہے بلکہ سوال ذاتی عقیدہ کا نہیں بلکہ تمام امت کے مصالح کا ہے۔ ہم اصولاً اس طریقہ کو اسلامی مفاد کے لیے مہلک سمجھتے ہیں کہ امت کے لیے تمام ضروریات کو چھوڑ کر چند مختلف فیہ جزئی مسائل کو دین کی بنیاد قرار دے لیا جائے۔ اور انہی پر اپنی تمام کوششوں کا زور صرف کر دیا جائے۔ یہ امت کی اصلاح کا نہیں بلکہ اسے اور زیادہ خراب کرنے کا طریقہ ہے [illegible]

[illegible]

مرکز بناتے۔ اسلام کے بہترین علماء و صلحاء اور ارباب فکر کو جمع کر کے اسلام کی جمعیت جدیدہ کے ذریعہ اپنی تحریک شروع کرتے جس کی برکتوں سے تمام عالم اسلامی معمور ہو جاتا۔ اور فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے ایک ایسا انتظام وضع کرتے جس سے اس فریضہ کی شرعی مصلحتیں بطریق احسن پوری ہو سکتیں۔ لیکن افسوس کہ ان مقاصد عالیہ میں سے انہیں ایک بھی نظر نہ آیا۔ [illegible]

[illegible]

نہ صحابہ کرام کی سی مقدس جماعت موجود ہے، اس لیے عہد خلفائے راشدین کو بجنسہ زندہ کر دینا ممکن نہیں۔ البتہ زمانہ حال کے اختلافات کو باقی رکھتے ہوئے ہم حجاز میں ایسا معتدل نظام حکومت اختیار کر سکتے ہیں جو حدود شرعیہ کے اجراء، احکام شریعت کی پابندی، علوم دینی کی اشاعت، عدل و انصاف کے قیام اور عام اخلاق کی پاکیزگی و نظافت کے اعتبار سے خلفائے راشدین کی حکومت کے مماثل ہو اور اسلام کے طرز جہانبانی کا ایک صحیح نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔

حاشا و کلا ہم "شریعت کے خط و خال" کو بگاڑنا نہیں چاہتے لیکن اگر کتاب و سنت کی مختلف تعبیرات سے جو خیر القرون ہی میں پیدا ہو چکی تھیں، اسکے "خط و خال" واقعی بگڑ چکے ہیں تو ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ انہیں تلوار کی نوک سے درست کیا جائے ان کی اصلاح کا کام زبان و قلم ہی تک رہے تو بہتر ہے۔

کتبخانہ نذیریہ

دہلی میں سب سے زیادہ جس چیز کی کمی محسوس ہوتی ہے وہ ایک جامع اسلامی کتبخانہ ہے۔ ڈیڑھ دو لاکھ مسلمانوں کی عظیم الشان آبادی میں جو دہلی کی تاریخی اہمیت کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں مرکزیت کا درجہ رکھتی ہے، کوئی ایسا کتبخانہ نہیں ہے جہاں جا کر تشنگان علم اپنی پیاس بجھا سکیں۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جب کبھی کسی شخص کو کسی علمی مسئلہ کی تحقیق کرنی ہوتی ہے تو سارے شہر میں تلاش کرتے رہتے ہیں لیکن ضروری کتابیں میسر نہیں آ سکتیں۔ اس افسوسناک کمی کو محسوس کر کے دہلی کے ایک دردمند بزرگ مولوی سید عبدالرؤف صاحب نے جو محدث میاں نذیر حسین صاحب مرحوم کے خانوادہ علمی سے تعلق رکھتے ہیں حبش خاں کے پھاٹک میں ایک کتبخانہ قائم کیا ہے اور اس میں نفیس علمی کتابیں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دہلی کے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی چند اہل خیر حضرات کے سوا جنہوں نے اپنی تصنیفات یا اپنے علمی ذخیرے کو کتبخانہ کی طرف منتقل کر دیا۔ عام طور پر دولت مند مسلمانوں نے اس کی اتنی بھی اعانت نہ کی کہ حاصل شدہ کتابوں کی جلد بندی کرائی جا سکتی۔ یا کتب خانہ کی دیکھ بھال کے لیے کوئی مستقل آدمی رکھا جا سکتا۔ خصوصیت کے ساتھ اہل حدیث حضرات کی غفلت پر ہمیں اور بھی زیادہ افسوس ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو متبع سنت کہتے ہیں۔ اور کتاب اللہ و سنت رسول کی خاطر جان تک دے دینے کا دعویٰ رکھتے ہیں لیکن ان کی کیفیت یہ ہے کہ شادی بیاہ کی غیر شرعی رسموں پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دینے اور فسق و فجور میں حد سے زیادہ اسراف کرنے کے باوجود انہوں نے علم دین کی اشاعت کے لیے ایک پیسہ تک دینا گوارا نہیں کیا حالانکہ یہ کتب خانہ اس بزرگ کے فیضان علمی کو جاری رکھنے کے لیے قائم کیا گیا ہے جس نے ایک سو برس تک دہلی میں رہ کر علوم دینی کا درس دیا ہے جس کی بدولت انہیں کتاب و سنت کا نام لینا آیا ہے۔ جو لوگ آمین بالجہر اور رفع یدین جیسے فروعی مسائل پر جان دیتے ہیں ان کی دین اور اس کے علم سے یہ سرد مہری دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔

اس کتبخانہ کی مجلس منتظمہ میں نوے سے زائد ارکان ہیں جنمیں مولوی سید محمد ابوالحسن صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ، مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی، مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلی، شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی، مولوی سید مظہر الدین صاحب امام مسجد فتحپوری دہلی، عالیجناب ہز ایکسلنسی سردار سلیمان السلطنت بہادر، حکیم غلام کبریا خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ، شیخ عبداللہ صاحب ممبر میونسپل کمیٹی دہلی بھی شامل ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مسلمان اس کتبخانہ کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کرینگے۔

تار گھر کی منطق

فریدپور کے ہولناک واقعات کے متعلق ہم اس سے پہلے حکومت کو توجہ دلا چکے ہیں لیکن عالم بالا کی سمع تک بھی اس سے معلوم ہوتی ہے کہ حکومت کے کانوں سے ہماری آواز اس کے دماغ تک پہنچنے سے صاف انکار کر دیا۔ جمعیت علمائے ہند کے قائم مقام ناظم عمومی نے صوبہ بنگالہ کے گورنر سر ولیم جیکسن کے نام ایک تار بھیجا تھا

جس میں مسلمانان فریدپور کی مظلومی پر توجہ دلا کر انصاف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس تار کا کوئی لفظ اشتعال انگیز نہیں تھا۔ نہ اس میں کسی قسم کا مبالغہ تھا۔ اور نہ ہندوؤں کے خلاف کوئی زہر آلود پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں وہ عام اشاعت کے لیے نہیں تھا بلکہ ایک صوبہ کے حاکم اعلیٰ سے فریاد کی گئی تھی جس سے غالباً کسی بدامنی کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں تھا لیکن ان باتوں میں سے کسی چیز نے بھی تار گھر کے منطقی حکمرانوں کی عقل کو اپیل نہ کیا اور انہوں نے بلا دلیل ناظم صاحب کا تار اس حکم ناطق کے ساتھ واپس کر دیا کہ:-

چونکہ یہ تار قابل اعتراض خیال کیا گیا ہے لہذا اسے روانہ نہیں کیا جا سکتا۔

قارئین کرام کے غور و فکر کے لیے ہم تار کا لفظی ترجمہ یہاں درج کرتے ہیں تاکہ کوئی ہم سے زیادہ عقلمند شخص اس تار میں سے وہ خاص چیز تلاش کر کے نکال سکے جو قابل اعتراض خیال کی جا سکتی ہے اور جس تک پہنچنے سے ہماری عقل قاصر رہی ہے۔

فریدپور ضلع فتحپور سے دل ہلا دینے والی خبریں آئی ہیں۔ مسجد کی بے حرمتی کی گئی۔ قربانی اور نماز جبراً روک دی گئی۔ مقامی حکام مسلمانوں کی شکایات سے بے اعتنائی برت رہے ہیں بلوائیوں سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ مہربانی کر کے تحقیقات اور انصاف فرمایئے۔

ظاہر ہے کہ جب دہلی کے حکام ایک دوسرے ضلع کے حکام کی شکایت حکام بالا تک نہیں پہنچنے دیتے تو خود اس ضلع کے حکام نے اپنی غفلت و بدانتظامی کا شکار ہونے والوں کی فریاد کیونکر پہنچنے دی ہوگی۔ ایسی حالت میں رعایا کی جیسی کچھ دادرسی ہو سکتی ہے ظاہر ہے۔

سیٹھ عمر سوبانی کا انتقال

سیٹھ عمر سوبانی کے دفعۃً انتقال کی خبر تمام ہندوستان کے لیے عموماً اور مسلمانوں کے لیے خصوصاً انتہائی رنج و اندوہ کا باعث ہوئی ہے۔ مرحوم مسلمانوں میں فن تجارت کے ایک نہایت بلند پایہ ماہر تھے ہندوستان کے گذشتہ تجارتی انحطاط اور تحریک ترک موالات میں حصہ لینے کی وجہ سے چار کروڑ روپیہ کا نقصان برداشت کرنے کے باوجود انہوں نے کبھی دامن استقلال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ بلکہ یہ ظاہر بھی نہ ہونے دیا کہ انہیں اسقدر زبردست قربانی کرنی پڑی ہے۔ اگر کوئی دوسرا تاجر ہوتا تو وہ یقیناً اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکتا ہندوستان کی مختلف اقوام کو متحد کرنے اور تحریک خلافت کو نہایت سرگرمی کے ساتھ کامیاب بنانے کے لیے جو خدمات انہوں نے انجام دیں اسے ہندوستان اور خصوصاً مسلمان کبھی فراموش نہیں کر سکتے مرکزی خلافت کمیٹی کو مرحوم کی وفات حسرت آیات سے ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ بمبئی میں تحریکات قومی کا اس قدر سرگرم حامی اور کوئی مسلمان نہیں مل سکتا۔ خدا مرنے والے کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

* کیونکہ ہمارے ہاں ایک زبردست کارخانہ توپ سازی ہے اور ایک دوسرا کارخانہ بندوقیں وغیرہ بنانے کے لیے، ایک اور کارخانہ میں کارتوس اور گولے بنتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کارخانہ میں بارود۔ علاوہ ازیں حکومت اپنے ہوائی بیڑہ کو بھی مضبوط کرنے کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ اور اس وقت وزارت دفاع وطنی کے پاس بہترین وضع کے ۳۰ ہوائی جہاز ہیں۔

رہی عورتوں کی بیداری سو افغانی حکومت نے عورت کو ترقی دینے اور اسے اس کے حقوق عطا کرنے کی کوئی تدبیر چھوڑ نہیں دی ہے۔ چنانچہ اس نے تمام ملک کے طول و عرض میں بہت سے زنانہ مدارس کھول دیے ہیں اور کابل میں ایک بڑا مدرسہ قائم کیا ہے جس کی نگرانی خود علیا حضرت ملکہ افغانستان کرتی ہیں، جو مشرق و مغرب کی متعدد زبانیں لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ حکومت ایک اور قانون بھی وضع کر رہی ہے جس کی رو سے تعدد ازدواج کو روک دیا جائیگا۔ سوائے اس صورت کے کہ شوہر خوشحال ہو اور متعدد بیویوں میں عدل قائم رکھنے پر قادر ہو جیسا کہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اس سے امید ہے کہ افغانستان سے تعدد ازدواج کا رواج بڑی حد تک دور ہو جائیگا۔ مختصر یہ کہ افغانستان اس وقت تمدنی کی شاہراہ پر نہایت تیزی کے ساتھ گامزن ہے (الہلال)

اقتباسات

مؤتمر اسلامی کے افغانی نمائندہ سے ملاقات

افغانستان کی اسلامی سیاست پر ایک مستند بیان

جنرل غلام جیلانی خاں جو انگورہ میں دولت مستقلہ افغانستان کے سفیر ہیں، بلاد افغان کے ایک معروف سیاستدان ہیں اور محض اپنی قابلیت سے آج اتنے بلند درجہ پر پہنچے ہیں۔ مدرسہ سے نکلنے کے بعد وہ فوج میں داخل ہوئے اور رفتہ رفتہ ایک ہزار سپاہیوں کے افسر بنائے گئے، پھر میجر کے درجہ تک ترقی کی اور اس کے بعد کابل کی جندارمہ کے قائد عام ہو گئے، یہاں سے ان کی خدمات وزارت خارجیہ میں منتقل ہو گئیں اور انگورہ میں انہیں افغانی سفیر بنا کر بھیج دیا گیا۔ اب جبکہ سلطان ابن سعود نے مرکز اسلام میں عقد مؤتمر اسلامی کی دعوت دی ہے، تو حکومت افغانستان نے اسے قبول کر کے اپنے اس محترم سفیر کو حکم دیا ہے کہ وہ مکہ جا کر اس مؤتمر میں اس کی نمائندگی کرے۔ چنانچہ وہ مکہ جاتے ہوئے اسکندریہ کے "مجسٹک ہوٹل" میں اترے اور وہاں جریدہ "وادی النیل" کے نامہ نگار نے ان سے ملکر طویل گفتگو کی جس کا خلاصہ یہ ہے:-

افغانستان اور مؤتمر اسلامی

سوال: کیا یہ بتانا ممکن ہے کہ مسئلہ خلافت میں حکومت افغانستان کی کیا رائے ہے؟

جواب: میری حکومت کو مسئلہ خلافت سے مطلق کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ دول اسلامیہ میں جو اتحاد و اتفاق کی سخت محتاج ہیں، شدید اختلافات کا موجب ہے۔ ایسے مسئلہ پر وہ کسی حیثیت سے بحث نہیں کرنا چاہتی۔ البتہ اگر کبھی آزاد اسلامی حکومتوں کے درمیان کسی بات پر اجماع ہو گیا تو وہ یقیناً اس کی موافقت کریگی اور افغانی قوم اس میں اپنی حکومت کے ساتھ ہوگی۔

سوال: کیا جناب مہربانی فرما کر بتائیں گے کہ مؤتمر اسلامی کے متعلق آپ کی حکومت کیا رائے رکھتی ہے۔

جواب: آپ جانتے ہیں کہ جب علی بن حسین کا عہد ختم ہوا اور اس کی جگہ ملک عبدالعزیز ابن سعود کی حکومت قائم ہوئی تو بلاد اسلامیہ میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئیں کہ جدید حکومت نے آثار مقدسہ کی توہین کی ہے اور بعض مسجدیں توڑ پھینکی ہیں اور آل بیت نبوی کے مزارات کے قبے ڈھا دیے ہیں۔ ان خبروں نے اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خاں کی توجہ اس طرف منعطف کی اور انہوں نے جلالۃ ابن سعود کو تار دیکر دریافت کیا کہ یہ خبریں کہاں تک صحیح ہیں۔ اس کے جواب میں ابن سعود نے ان خبروں کی تردید کی اور انہیں غلط ٹھہراتے ہوئے میری حکومت سے درخواست کی کہ کسی شخص کو حجاز بھیجکر اصل معاملہ کی تحقیق کرا لے۔ پھر جلالۃ الملک ابن سعود نے تمام اسلامی حکومتوں کو مؤتمر اسلامی کی شرکت کے لیے دعوت دی جس کے لیے مکہ معظمہ کا مقام تجویز کیا گیا ہے۔ میری حکومت نے اس دعوت کو قبول کر لیا۔ اور اب میں اس کی نمائندگی کے لیے مؤتمر میں جا رہا ہوں۔

سوال:- کیا ان بڑے بڑے مسائل کے متعلق جو مؤتمر میں پیش ہونے والے ہیں آپ کی رائے معلوم ہو سکتی ہے؟

جواب:- یہ بات مخفی نہیں ہے کہ مؤتمر حاجیوں کی آسائش و حفاظت اور بیت اللہ الحرام کے راستوں کی تامین کے لیے ضروری وسائل اختیار کرے گی۔ افغانی قوم اور اسکے ارباب سیاست اور سب سے بڑھکر اس کے محبوب فرمانروا نے اسلامی حکومتوں سے مضبوط و دوستانہ تعلقات قائم کرنے میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے اور اس وقت بھی میری حکومت نے جو مجھے مکہ مکرمہ کی مؤتمر میں نمائندہ بنا کر بھیجا ہے تو اس کی غرض بھی ان مقاصد عالیہ کا حصول ہی ہے جو اسکے پیش نظر ہیں

سوال:- اور حجاز کے مستقبل کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب:- اسکے متعلق مؤتمر میں پہنچنے کے متعلق کوئی رائے قائم کی جا سکے گی۔

ترکی انقلاب اور افغانستان

اس کے بعد گفتگو کا رخ دوسری طرف پھر گیا۔ اور سائل نے پوچھا کہ:-

کیا ترکی کے الغائے خلافت کا افغانستان میں کوئی اثر ہوا؟

جواب:- ہرگز نہیں ہمارے ملک میں اس کا ذرہ برابر اثر نہیں ہوا۔ ترکی جدید میں اس کا الغاء ترکی قوم کے احیاء و سعادت کا موجب تھا۔ کیونکہ وہ ایک اسم تھا جسکا کوئی مسمیٰ نہ تھا۔

سوال:- کمالیوں نے اپنے ملک میں جو تغیرات کئے ہیں انہیں افغانی قوم کس نظر سے دیکھتی ہے؟

جواب:- حکومت اور قوم نے انکو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ کیونکہ ہم افغان لوگ اپنے ترک بھائیوں کی فلاح و بہبود کے دل سے خواہاں ہیں۔ ترکوں کے لیڈروں نے جو تغیرات کئے ہیں انکو وہ اپنے ملک کے احیاء اور اس کی اقتصادی و ادبی ترقی کے لیے بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہمیں ان خبروں کو کچھ زیادہ وزن نہیں دینا چاہیے جو ترکی قوم اور اس کے مخلص لیڈروں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ترکی قوم برابر اپنے بزرگوں کے طریقہ پر قائم اور دین کی صحیح تعلیمات کی متبع ہے اور بلا شک و شبہ وہ ایک مسلمان قوم ہے ایمان کی صفت سے متصف ہے۔ اس میں شجاعت و بسالت ہے اور اپنی قومی عزت اور حریت و استقلال کے لیے قربانی کرنے کی قوت رکھتی ہے۔ یہ وہ اہم صفات ہیں جن سے ہر ایک حقیقی مسلمان متصف ہوتا ہے۔ پس ترکی قوم تمام اسلامی قوموں میں قوت ایمانی کے لحاظ سے سب سے بڑھی ہوئی ہے اور ترکی حکومت تمام اسلامی حکومتوں میں نفوذ و اثر کے لحاظ سے سب سے زبردست ہے۔ محض ہیٹ پہننے کے مسئلہ کو جس نے لوگوں میں ہیجان پیدا کر دیا ہے کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ افغانی فوج ہیٹ کو ایک زمانہ سے استعمال کر رہی ہے اور آپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ بلاد افغانستان میں اسکا استعمال ۵۰ سال سے رائج ہے۔

سوال:- کیا اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خاں بھی استعمال کرتے ہیں؟

جواب:- ہاں! وہ بھی اور تمام سرکاری افسر بھی۔

سوال:- افغانی حکومت کے تعلقات ترکی اور دیگر خود مختار اسلامی حکومتوں کے ساتھ کیسے ہیں؟

جواب:- نہایت مضبوط۔ ایسے کہ سخت سے سخت حوادث بھی ان کی بنیادوں کو نہیں ڈھا سکتے۔ ہم مسئلہ مصریہ کی طرف خاص توجہ رکھتے ہیں اور مصر کے نامور لیڈر سعد زغلول پاشا کی ہمارے دل میں بڑی عزت ہے۔ میری حکومت کے تعلقات اپنی ہمسایہ مغربی حکومتوں سے بھی بہت اچھے ہیں۔

افغانستان کی بیداری

سوال:- افغانستان کی موجودہ بیداری کن کن پہلوؤں پر حاوی ہے؟

جواب:- وہ زندگی کے تمام اصول و فروع پر حاوی ہے میری حکومت نے تمام محکموں کے لیے متعدد قوانین وضع کئے ہیں اور ان میں زبردست اصلاحات رائج کی ہیں اس نے ملک کو ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچانے اور اسے بیدار کرنے کے لیے پوری کوشش کی ہے۔ چنانچہ جبری تعلیم کا قانون نافذ کر دیا ہے، ہزاروں کی تعداد میں ابتدائی، ثانوی، اور اعلیٰ مدارس قائم کئے ہیں۔ اور مدرسہ زراعۃ العلیا جدید ترین مدرسہ ہے جو اس نے حال میں قائم کیا ہے، مزید برآں اس نے برلن، فرانس، انگلستان، اٹلی اور ترکی جدید کے دارالسلطنتوں میں طالب علموں کی جماعتیں بھیجی ہیں۔ اور اب وہ راستوں کی اصلاح اور ریلوے لائن کی تعمیر وغیرہ امور کی طرف توجہ کر رہی ہے جن سے ملک کو بڑے فوائد حاصل ہوں گے۔ اب کچھ زیادہ زمانہ نہ گذریگا کہ ہمارا ملک باہر سے کپڑا منگانے کا محتاج نہ رہیگا۔ کیونکہ ہمارے امیر معظم کپڑا بننے کے کارخانے قائم کر رہے ہیں۔ یقین ہے کہ افغانی قوم اپنے امیر سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے آدمی تک اپنے ہی ملک کا بنا ہوا کپڑا پہنتی ہے اور وہاں ہر قسم کا بہترین کپڑا بنایا جاتا ہے۔

افغانی لشکر نظام اور قوت کے اعتبار سے بالکل کامل ہے اس کے تمام طبقات اپنے ملک کے بنے ہوئے اسلحہ سے مسلح ہیں*

سیر قیادت

عالمِ اسلامی

بلادِ عرب

مسئلۂ زیارت قبور کا تصفیہ

علمائے اسلام کی متفقہ تجاویز

السیاست مصر قمطراز ہے کہ نجد کے ایک مشہور عالم شیخ عبداللہ بن سلیمان آل بلیہد نے سلطان ابن سعود کے ایما سے مسئلہ زیارت قبور کے متعلق ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو مؤتمر اسلامی میں شریک ہونیوالے وفود کے علماء نے مرتب کیا ہے اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں وہ فتویٰ حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک کمیٹی نجد، ہند، مصر، جاوا کے مسلمانوں کی بنائی جائے جمہور متذکرہ بالا ملک سے دو دو کے حساب سے کل آٹھ علماء ہوں [illegible] ...

...

علمائے مذکورہ کے نام حسب ذیل ہیں ...

(عالم سوڈان) شیخ ابوالہاشم (رئیس علماء سوڈان) محمد نجیب البیطار (عالم دمشق) عبداللہ بن ابراہیم (حمدہ عالم سوڈان) محمد سامی ابوالعزائم (مصر) محمد ابوزید (یکے از علماء مصر) سید رشید رضا (مصر) السید المرزوقی (یکے از علماء مکہ)

ردیف

طنجہ کے مظالم اور برطانی حکومت

رگبی ۸ جولائی۔ سر آسٹن چیمبرلین نے دار العوام میں طنجہ کی پولیس کے مظالم کے متعلق متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت برطانیہ طنجہ کی پولیس میں کسی کے تقرر کی ذمہ دار نہیں ہے اور مجلس وضع قوانین کے برطانی ممبر یا برطانی ڈائرکٹر مالیات برطانی حکومت کے ماتحت ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے برطانی رعایا میں سے کوئی فرد ان خرابیوں میں مبتلا نہیں ہے جن کا کہ الزام لگایا جاتا ہے۔ طنجہ کا برطانوی قونصل مکمل تحقیقات کے لیے زور دے رہا ہے۔

ہندوستان

جریدۂ امارت کی ضبطی پر مسلمانان گیا کا احتجاج

گیا ۸ جولائی۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں مسلمانان گیا کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں کلکٹر پٹنہ کی اس حرکت پر کہ اس نے ۱۸ مئی کے جریدہ امارت کو ضبط کرلیا ہے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور مولانا محمد عبدالحکیم صاحب کی تحریک اور مولوی انجم صاحب وصوفی وصی احمد صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

کلکٹر پٹنہ نے جریدہ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ مئی کو جو بتاریخ ۵ جون ضبط کیا ہے۔ اور برقی پریس کی جو ضمانت طلب کی گئی ہے مسلمانان گیا کا یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت رنج وغصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس معاملہ پر کامل غور وخوض کے بعد یہ تجویز کرتا ہے کہ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر مآل اندیشانہ ہے اور اس سے ان خیالات کی تصدیق ہوتی ہے جو اس پرچہ میں بعض طور پر حکومت کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکومت کے لئے بہتر ہے کہ وہ جلد از جلد جریدہ امارت کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کرے۔ ورنہ حکومت کے بے شمار بدنامی کا احتمال ہے۔

سیاست کو ڈپٹی کمشنر لاہور کا نوٹس

فسادات راولپنڈی پر اظہار رائے کی ممانعت

لاہور ۸ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایڈیٹر سیاست کے نام ...نوٹس جاری کیا ہے جس میں انہیں ... فسادات راولپنڈی اور دوسرے تمام فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار رائے کرنے سے احتراز کریں۔

بمبئی میں بارش کا زور

۱۲ گھنٹے میں ۷ انچ بارش

بمبئی ۸ جولائی۔ ایک دن کے مختصر التوا کے بعد بمبئی میں پھر موسلادھار بارش ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۱۲ گھنٹوں میں سات انچ بارش ہوئی۔ ہوا اور بارش کی شدت میں ابھی تک کمی کے آثار نظر نہیں آرہے ہیں۔ شہر کے تمام نشیبی مقامات۔ مثلاً میدان اور گلیوں کی زمینیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ بعض حصوں میں نواح بمبئی کی ریلوے لائین تہ آب ہیں۔ اور ٹرینوں کا انتظام درہم برہم ہوگیا ہے۔ دوسری سواریوں کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

میراں ڈاکو کو ۲۰ سال کی سزا

حیدرآباد (سندھ) ۸ جولائی۔ مشہور ڈاکو میراں جس نے اپنے گروہ کے ساتھ سندھ میں متعدد بار ڈاکے ڈالے تھے اور جسے بعض بلوچی سرداروں کی مدد سے گرفتر کے پہاڑی علاقہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کا مقدمہ ڈاکا زنی میں ایک بلوچی جرگہ کے سامنے پیش ہوا اور ۲۰ سال قید با مشقت کی سزا دی گئی۔ اس کے ساتھیوں کو بھی ۷ سال سے ۲۰ سال تک کی قید کی سزا ملی۔

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

اسپیشل مجسٹریٹ کا تقرر

راولپنڈی ۸ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیوٹ سب ڈویژنل آفیسر قصور کو فسادات راولپنڈی کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کے فسادات کا وسیع سلسلہ

فوج اور پولیس کا اجتماع

پٹنہ ۸ جولائی۔ ڈھاکہ کی مشرقی سرحدی پلٹن کا اسسٹنٹ کمانڈر اس ضلع کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں کل رات یہاں پہنچ گیا ہے۔ صوبہ کے مختلف اضلاع سے مسلح پولیس کے کانسٹیبل پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ہندوستانی انفنٹری ایک سو سپاہیوں کے جلد پہنچ جائیں گے۔ مفصلات سے لوٹ مار کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جاہانا پور میں پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی جہاں پولیس کے سپاہیوں کو مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ نے گھیر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ بعض گرفتار شدہ ملزمین کو رہا کرلے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ دو زخمیوں کے ساتھ آج سہ پہر کو بھنگا گو سے شہر کو واپس چلے آئے۔

لکھنؤ میں سنیوں اور شیعوں کا مظاہرہ

ماثر مدینہ کے انہدام پر ماتمی جلوس

لکھنؤ ۸ جولائی۔ آج مسلمانان لکھنؤ نے حجاز میں سلطان ابن سعود کے ہاتھوں مقامات مقدسہ کی تباہی پر یوم ماتم منایا۔ تقریباً تمام شہر کی مساجد میں یہ دعائیں مانگی گئیں کہ خدا حجاز میں نجدی حکومت کا بہت جلد خاتمہ کرے۔

شام کے وقت اہل سنت والجماعت کا ایک جلوس نکلا مولانا عبدالباری صاحب مرحوم کا ہفت سالہ فرزند محمل شریف کا ایک ٹکڑا لیے ہوئے تھا۔ جو مولانا مرحوم کے خاندان میں محفوظ ہے اور آج تک کبھی باہر نہیں نکالا گیا تھا۔ جلوس شاہ مینا پر ختم ہوگیا۔ یہاں دوبارہ دعائیں مانگی گئیں۔ اور سلطان ابن سعود کی موجودہ تباہ کن پالیسی کے خلاف تقریریں کی گئیں۔

اس جلوس کے بعد ایک شیعوں کا جلوس نکلا۔ اہل سنت بھی اس میں شریک تھے۔ یہ جلوس آدمیوں کی نہایت کثیر تعداد پر مشتمل تھا جس سڑک پر سے یہ جلوس نکلا وہ سروں کا ایک سمندر معلوم ہوتی تھی۔

جس وقت مہاراجہ محمود آباد تمام ہندوستان کے مشہور شیعہ مجتہدین سابق فرمایان اودھ کے خاندان کے ارکان اور دوسرے شرفاء عمائدین شہر اپنے ہاتھوں میں علم لیکر نکلے۔ اور تمام شیعہ اور سنی محرم کے ایام کی طرح سینہ کوبی کرتے ہوئے جلوس کے ساتھ چلے تو ایک ایسا منظر پیدا ہوگیا۔ جو آج تک تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ جلوس امام باڑہ پر ختم ہوگیا جہاں سنیوں اور شیعوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں نہایت غصہ اور ملامت کی تقریریں کی گئیں۔ اور مسلمانوں سے کہا گیا کہ وہ حجاز میں نجدی حکومت کو ختم کرنے کے لیے جو کچھ کرسکتے ہیں وہ کریں۔

حجاج کے پہلے جہاز کی واپسی

حاجیوں کے بیان کردہ حالات

بمبئی ۹ جولائی۔ میسرز ترنر ماریسن کمپنی کا جہاز حجاج کی پہلی جماعت کو لے کر واپس آ گیا ہے جس میں سے اکثر بنگالی ہیں۔ حاجیوں کی مجموعی تعداد ۱۰۴۹ ہے دوران سفر میں جہاز پر کوئی وبائی مرض ظاہر نہیں ہوا۔ مگر واپس آنیوالے حاجیوں میں سے کمزوری اور قلب کی حرکت بند ہو جانے کے باعث ۸ اموات واقع ہوئیں۔ حاجی جدہ میں اجناس طعام

کی گرانی اور اونٹوں اور پانی کی قلت کی شکایت کرتے تھے۔ مگران کا یہ بیان ہے کہ نجدیوں نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

دار الحکومت

دہلی میں سکھوں کا جلوس

دشمنان امن کی اشتعال انگیز حرکات

فساد برپا کرنیکی ایک اور ناکام کوشش

دہلی ۱۰ جولائی۔ تقریباً ایک عشرہ سے یہ خبر گشت لگا رہی تھی کہ سکھوں کا ایک جلوس نکلنے والا ہے جس میں مساجد کے سامنے باجہ بجاکر مسلمانوں کو اشتعال دلایا جائے گا۔ حکومت نے پہلے تو اس جلوس کی اجازت نہیں دی تھی۔ مگر عید الاضحیٰ کے بعد جب یہ خیال ہوگیا کہ اب فضا زیادہ مسموم نہیں ہے تو اجازت دیدی گئی۔ اور یہ جلوس کل شام کو نکلا۔ سکھوں کی گوردوارہ کمیٹی کے جنرل سکریٹری نے مشترکہ بورڈ کے نام ایک خط بھیجکر اس امر کا یقین دلادیا تھا کہ سکھ مسلمانوں کے خلاف کوئی اشتعال انگیز کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور اس وجہ سے یہ خطرہ کسی قدر کم ہوگیا تھا۔

جو لوگ دہلی میں سکھوں کے جلوس دیکھتے رہے ہیں وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اب تک ان کے جلوس کے ساتھ کبھی ہندوؤں کا مجمع نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ صرف سکھوں کی قوم ہی اپنا جلوس تنہا لے جایا کرتی تھی۔ مگر اس مرتبہ صورت حال بالکل جدا گانہ تھی۔ جلوس میں تقریباً ۸۰ - ۹۰ فی صدی ہندو تھے۔ اور مجمع اس قدر کثیر تھا کہ آج تک ہندوؤں کے کسی جلوس میں (بجز رام لیلا کے) نہیں دیکھا گیا۔ فتحپوری سے لیکر گھنٹہ گھر تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ گوردوارہ سے روانہ ہونے کے بعد جلوس واپس پہنچنے تک تمام راستہ ہندو برابر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لیے نہایت مذموم حرکات کرتے رہے۔ میں نے خود اپنی آنکھ سے یہ دیکھا ہے کہ ہندو لال کنوئیں پر مسلمانوں کو ٹھینگے دکھاتے ہوئے جارہے تھے۔ اور انہیں چڑھانے کے لیے اس قسم کے الفاظ کہتے جاتے تھے جو بے انتہا اشتعال انگیز تھے۔ نئی سڑک پر روشن پورہ والی مسجد کے قریب بہت دیر تک باجہ بجایا گیا اور شور وغل مچایا گیا۔ جلوس جب لال کنوئیں سے گذر کر مسجد تہور خاں پہنچا تو مغرب کا وقت ہوچکا تھا۔ اور موذن اذان دے رہا تھا۔ ہندوؤں نے نہ صرف باجہ کو نہ روکا۔ بلکہ وہاں پر ٹھہرے ہوکر بڑی دیر تک شور وغل مچاتے رہے "گونا تاکی جے" "ہندوؤں کی جے" اور "ست سری اکال" کے نعروں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ مسجد کے اندر جو مسلمان موجود تھے انہوں نے اس کا مطالبہ کیا کہ جلوس کو آگے روانہ کیا جائے۔ مگر ہندوؤں نے پہلے سے یہ ترکیب کر رکھی تھی کہ مسجد سے ذرا دور آگے فرش بچھاکر شربت اور برف پلانے کے مجمع کو روک لیا تھا۔ مجمع تمام رکا ہوا کھڑا تھا۔ اور شور مچا رہا تھا۔ اور مسلمانوں کا جوش لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف پولیس کے مسلمان حکام ان کی خوشامدیں کر رہے تھے۔ کہ وہ کسی قسم کے اشتعال کو قبول نہ کریں۔ مسلمانوں کا مجمع بھی بڑھ رہا تھا۔ بڑی دیر کے بعد جلوس آگے بڑھا۔ اور کھاری باؤلی ہوتا ہوا مسجد فتحپوری کے سامنے پہنچا یہاں پہنچکر مفسدوں نے بے انتہا شور مچایا۔ اور جے کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسجد تہور خاں سے جو مسلمان گروہ بڑھتا ہوا ہوتے ہوئے فتحپوری کی طرف آرہے تھے۔ ان کا مجمع بھی چند ہزار تک پہنچ گیا تھا۔ ہندوؤں کے اسقدر اشتعال انگیز طرز عمل کو دیکھ کر مسلمان منضبط نہ رہ سکے اور ایک منصلہ کن حملہ کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔ جوش اور اضطراب کے باعث ان کے ہیجان کا کوئی ٹھکانا تھا۔ پولیس نے بمشکل حالت کو قابو میں رکھا۔ اور خود ڈپٹی کمشنر بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے مجمع کو روکا یا فتحپوری مسجد کے دروازہ کے سامنے مسجد کی مجلس منتظمہ کے اکثر ارکان بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے پولیس سے اس امر کا مطالبہ کیا ہو کہ چونکہ مجمع میں اشتعال پیدا ہو [illegible]

کو شور مچانے سے روکا جائے۔ اور مسجد کے سامنے جلد گذار دیا جائے۔ حالانکہ ان ممبر حضرات نے مسلمانوں کی طرف حکام سے وعدہ کیا تھا کہ مسلمان کوئی خلاف امن کارروائی نہ کریں گے۔ مسلمانوں کے مجمع میں سے ایک مسلمان تو ایک ممبر صاحب سے دست وگریباں ہوگیا۔ اور اگر پھر پولیس کے مسلمان ارکان اور بعض امن پسند لوگ مسلمانوں کے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں نہ روکتے رہتے تو یہاں پر نہایت شدید خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ جلوس گھنٹہ گھر ہوتا ہوا گوردوارہ پہنچ گیا۔

اس مرتبہ سکھوں کے جلوس کے ساتھ ہندوؤں نے اسقدر کثیر تعداد میں شریک ہوکر اور تمام شہر میں جلوس کے لیے پانی شربت اور برف کا انتظام کرکے اس کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے کہ ہندوؤں کی یہ کارروائی ہندو مہاسبھا کے اشارے سے عمل میں آئی ہے۔ اور دہلی کے ہندو یہ چاہتے ہیں کہ وہ سکھوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کو اشتعال دلائیں۔ اور انہیں مجبور کریں کہ وہ جنگ پر آمادہ ہوجائیں۔ تاکہ تصادم کا ایک موقع حاصل ہو اور جانبین کی طاقت کا اندازہ لگایا جاسکے۔ چنانچہ جلوس کے خاتمہ پر ایک سکھ صاحب نے گوردوارہ پر کھڑے ہوکر تقریر کی جس میں شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ سکھ بھی ہر موقع کے لیے ان کے ساتھ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا جادو چل گیا اور اگر دو چار جلوس اور ایسے ہی نکل سکے تو دہلی کا امن ہندو سبھا کی شرارتوں پر ضرور قربان ہوجائے گا۔ (نامہ نگار خصوصی "الجمعیۃ")

آریوں کی مغویانہ سرگرمیاں

ایک مسلمان عورت اور چند لڑکوں کا اغوا

آریہ سرغنوں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی

عدالت میں استغاثہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صوبہ دہلی کی عدالت میں سکھر کے ایک مظلوم مسلمان عبدالحکیم نے حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل کی معرفت حسب ذیل استغاثہ دائر کیا ہے۔

عبدالحکیم خاں ولد عبدالرحیم خاں سوار سکھر پولیس حال وارد دہلی

بنام

(۱) مسماۃ اصغری زوجہ عبدالحکیم خاں۔
(۲) ڈاکٹر سکھدیو برن بسٹن روڈ دہلی۔
(۳) اسٹر گپت ام ساکن بازار سیتا رام دہلی۔
(۴) پروفیسر اندر برن بسٹن روڈ دہلی۔
(۵) سوامی شردھانند " " "
(۶) دیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج دہلی۔
(۷) سکرٹری آریہ سماج کراچی۔

استغاثہ زیر دفعات ۳۶۳، ۳۶۶، ۳۶۸، ۴۹۸، ۴۹۴، ۴۹۲ تعزیرات ہند معہ دفعات ۱۰۹ و ۱۲۰ اب تعزیرات ہند

جناب عالی شرح استغاثہ حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ ملزمان مقدمہ مندرجہ عنوان ایک گروہ ہے۔ اور دہلی وغیرہ بیرونجات کی آریہ سماج کے سرگرم اور پرجوش ممبر ہیں۔

(۲) یہ کہ ملزمان کا نصب العین یہ ہے کہ جہاں تک ہوسکے دیگر مذاہب کے مردان طفلگان اور مستورات کو جائز یا ناجائز طریقہ سے شدھ کریں اور ان کو دوسری جگہ بھگاکر یا شادی کرا کر یا روزگار سے لگاکر کچھ کمائی کریں۔ اور اس آمدنی سے آریہ سماج کے اخراجات چلائیں۔

(۳) یہ کہ اکثر آریہ سماج باشندگان دہلی و بیرونجات کھلا یہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب ہندوستان میں آئے تھے۔ ان کی تعداد لاکھ سے زیادہ نہ تھی اور اب اتنی کروڑ تک پہنچ گئی ہے اور اس تعداد میں اضافہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ہوا ہے کوشش کرکے کم از کم مسلمانوں کی بہت زیادہ آبادی کو مرتد و شدھ کرلینا چاہیے۔

(۴) یہ کہ گذشتہ چند سالوں میں دہلی اور قرب وجوار میں آریہ سماجیوں کی جماعت نے جنمیں بعض ملزمان و دیگر سازشیاں بھی ہیں

... بہت شورش برپا کی اور اپنی عادت اور ناجائز اور خلاف قانون افعال کی دھن میں ہمیشہ معروف ہے۔

(۵) یہ کہ متعدد مثالیں ایسی ہیں جن میں ملزمان یا انکے گروہ کے مردان نے مسلمان اور مسلمان عورتوں کو اغوا کر کے ودھوا آشرم میں رکھا۔ اور پھر روپیہ لیکر انہیں مستورات کی شادی دیگر مردان سے کرائیں۔ مثلاً مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ کو ودھوا آشرم میں رکھکر روپیہ لیکر مسمی کنہیا لال سے شادی کرادی۔ اور پھر مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ بعد چند ہفتہ ودھوا آشرم میں رہنے کے محمد ابراہیم کے قبضہ میں آگئی۔ اور اس مسماۃ کی در دبھری کہانی صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر دہلی کی مثل منفصلہ ۱۹۲۵/۱۹۲۴ سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۶) یہ کہ ایک مسلمان عورت مسماۃ بھولی ساکنہ ضلع میرٹھ کو اغوا کرا کر دہلی لایا گیا۔ اور آریہ سماج دہلی میں شدھ کیا گیا اور جب اس کے خاوند نے استغاثہ بعض ملزمان کے برخلاف کیا تو مسماۃ کو ضمانت پر رہا کرایا۔ اور ضمانت ضبط کرادی۔ مگر مسماۃ کو عدالت میں پیش نہیں کیا۔ اور آج تک اس مسماۃ کا پتہ نہیں ہے۔

(۷) یہ کہ متعدد واقعات اس قسم کے آریہ سماجی دہلی میں قرب وجوار میں اور تمام ہندوستان میں کرچکے ہیں اور اسی قسم کے واقعات مسلمان بچوں کے ساتھ بھی پیش آتے ہیں۔

(۸) یہ کہ مسماۃ اصغری بیگم ملزمہ علا زوجہ شادی شدہ مستغیث ہے۔ اور عرصہ ۶ - ۷ سال ہوا جب سے مسماۃ بطور زوجہ خانہ مستغیث میں آباد ہے۔ خانہ مستغیث بمقام سکھر میں آباد رہی اور اس کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے جو حیات ہیں اور جن کی عمر اسوقت ۱/۲ ۴ سال اور ۱/۲ ۱ سال ہے اور جن کے نام اقبال عالم اور جمشید عالم ہیں۔

(۹) یہ کہ مستغیث کا ایک بڑا بھائی محمد ابراہیم تھا جو عرصہ چار سال ہوئے فوت ہوگیا اور اسی سال میں محمد ابراہیم کی زوجہ بھی فوت ہوگئی اور ایک لڑکا مسمی محمد اسمٰعیل عمر ۸ - ۹ سالہ دیگر اولاد کے چھوڑا جس کا کفیل اور ولی جائز مستغیث رہا اور تین چار سال تک مسمی محمد اسمٰعیل مستغیث ہی کے مکان پر بود وباش رکھتا رہا۔

(۱۰) یہ کہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو ملزمہ علا کو بوجہ بیماری اس کی نانی کے پاس بمقام کراچی بوجہ اس کی نانی کے بیمار ہونے کے روانہ کیا اور مسمی محمد اسمٰعیل بھتیجہ خود عمر ۱۲ - ۱۳ سال کو بچوں اور زوجہ خود کے ساتھ برائے دیکھ بھال روانہ کردیا۔

(۱۱) یہ کہ مسماۃ مذکورہ بالا ۲۳ تک کراچی رہی۔ اور وہاں سے ۲۵ کو روانہ ہوگئی۔ مگر سکھر نہیں پہنچی اور ۱۶ جون ۲۶ء باوجود تلاش وتجسس مسماۃ اور بچوں کا کوئی پتہ نہیں ملا۔

(۱۲) یہ کہ پتہ چلنے پر مستغیث دہلی آیا۔ اور دہلی میں آکر صابر علی صاحب وکیل لکھنؤ اور نصیر الدین سے دہلی میں ملاقات ہوئی

(۱۳) یہ کہ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مستغیث کی عورت بچے اور بھتیجہ دہلی میں آریہ سماج کی منڈلی کے قبضہ میں ہیں اور عورت اور بچوں کو خود دیکھ چکے تھے اور ان کی واپسی کی گفتگو ۱۴ جون تک ہوتی رہی تھی۔

(۱۴) یہ کہ مستغیث نے ۱۸ جون کو ایک درخواست صاحب ضلع کی عدالت میں پیش کی اور صاحب ممدوح کے وارنٹ زیر دفعہ ۱۰۰ کا حکم تحریر فرمایا کر صاحب مجسٹریٹ علاقہ کے اجلاس میں مستغیث کی درخواست بھیجی اور وارنٹ جاری ہوا۔ اور خبر پاکر ملزمان نے بچوں کو اور زوجہ مستغیث کو ادھر ادھر کردیا۔ اور اسی سلسلہ میں پولیس نے تفتیش بھی کی۔

(۱۵) یہ کہ ۲۰ جون ۱۹۲۶ء شام کو پولیس عورت اور بچوں کے ملنے پر ڈاکٹر سکھدیو ملزم علا کے پاس گئی۔ مگر وہ نہیں ملا۔ اس پر پولیس شردھانند ملزم علا کے پاس گئی اور اس سے عورت اور بچے کی بابت دریافت کیا۔ تو ملزم نے بیان کیا کہ عورت اور بچے آشرم میں تھے۔ مگر چونکہ عورت نے آشرم نیم شب کھلکر تو زدیا اس لیے اس کو ہم نے آشرم سے علیحدہ کردیا ہے بچوں کو اور عورت کو گذارہ میں ہی دیتا ہوں۔ اور یہ عورت اور بچے آریہ سماج کراچی کی معرفت یہاں تک پہنچے ہیں۔ اور ۲۱ جون کو عدالت میں عورت اور بچے پیش کردئے جائینگے۔

(۱۶) یہ کہ ملزم علا سرگروہ منڈلی آریہ سماج ہے۔ اور دیگر ملزمان بھی دیگر نامعلوم سازشوں کے اسکے دست راست ہیں۔

(۱۷) یہ کہ ۲۳ جون کو عورت اور بچے عدالت میں پیش نہیں کئے گئے۔

(۱۸) یہ کہ ۲۶ جون کو ڈاکٹر سکھدیو ملزم علا نے مستغیث سے بچوں کی واپسی کے متعلق گفت وشنید کو قوالی میں کی اور وعدہ

سرگذشت

عالم اسلامی

بلاد عرب

مسئلہ زیارت قبور کا تصفیہ

علمائے اسلام کی متفقہ تجاویز

السیاست مصر (قاہرہ) سے ہے کہ نجد کے ایک مشہور عالم شیخ عبداللہ بن سلیمان آل بلیہد نے سلطان ابن سعود کے ایما سے مسئلہ زیارت قبور کے متعلق ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو موتمر اسلامی میں شریک ہونے والے وفود کے علماء نے مرتب کیا ہے اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں۔ وہ فتویٰ حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک کمیٹی نجد، ہند، مصر، جاوا کے مسلمانوں کی بنائی جائے ... [illegible]

[illegible]

ریف

طنجہ کے مظالم اور برطانی حکومت

[illegible]

ہندوستان

جریدہ امارت کی ضبطی پر مسلمانان گیا کا احتجاج

گیا ۲ جولائی - آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں مسلمانان گیا کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں کلکٹر پٹنہ کی اس حرکت پر کہ اس نے ۱۸ مئی کے جریدہ امارت کو ضبط کر لیا ہے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور مولانا محمد ... صاحب کی تحریک اور مولوی ... صاحب وصوفی وصی احمد صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

کلکٹر پٹنہ نے جریدہ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ مئی کو جو بتاریخ ۵ ۲ جون ضبط کیا ہے۔ اور برقی پریس کی جو تلاشی لی گئی ہے مسلمانان گیا کا یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت رنج وغصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس معاملہ پر کامل غور وخوض کے بعد یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر مآل اندیشانہ ہے اور اس سے ان خیالات کی تصدیق ہوتی ہے جو اس پرچہ میں بضرورت حکومت کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکومت کیلئے بہتر ہے کہ وہ جلد از جلد جریدہ امارت کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کرے۔ ورنہ حکومت کے لئے مزید مشکلات پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

سیاست کو ڈپٹی کمشنر لاہور کا نوٹس

فسادات راولپنڈی پر اظہار رائے کی ممانعت

لاہور ۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایڈیٹر سیاست کے نام دفعہ ۱۴۴ کا ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فسادات راولپنڈی اور دوسرے تمام فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار رائے کرنے سے احتراز کریں۔

بمبئی میں بارش کا زور

۱۲ گھنٹے میں ۷ انچ بارش

بمبئی ۸ جولائی۔ ایک دن کے مختصر التوا کے بعد بمبئی میں پھر موسلادھار بارش ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۱۲ گھنٹوں میں سات انچ بارش ہوئی۔ ہوا اور بارش کی شدت میں ابھی تک کمی کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ شہر کے تمام نشیبی مقامات مثلاً میدان اور بھیلے کی زمینیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ بعض حصوں میں نواح بمبئی کی ریلوے لائنیں زیر آب ہیں۔ اور ٹرینوں کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ دوسری سواریوں کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

میراں ڈاکو کو ۲۸ سال کی سزا

حیدرآباد (سندھ) ۸ جولائی مشہور ڈاکو میراں جس نے اپنے گروہ کے ساتھ سندھ میں متعدد بار ڈاکے ڈالے تھے اور جسے بعض بلوچی سرداروں کی مدد سے کرنفرکے پہاڑی علاقہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کا مقدمہ لاڑکانہ میں ایک بلوچی جرگہ کے سامنے ہوا اور ۲۸ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ اس کے ساتھیوں کو بھی ۷ سال سے ۲۸ سال تک کی قید کی سزا ملی۔

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

اسپیشل مجسٹریٹ کا تقرر

راولپنڈی ۸ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیوف سب ڈویژنل آفیسر قصور کو فسادات راولپنڈی کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کے فسادات کا وسیع سلسلہ

فوج اور پولیس کا اجتماع

پٹنہ ۸ جولائی۔ ڈھاکہ کی مشرقی سرحدی پلٹن کا اسسٹنٹ کمانڈر اس ضلع کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں کل رات یہاں پہنچ گیا ہے۔ صوبہ کے مختلف اضلاع سے مسلح پولیس کے کانسٹیبل پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ ہندوستانی افسر معہ ایک سو سپاہیوں کے جلد پہنچ جائیں گے۔ مفصلات سے لوٹ مار کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جیٹھا تاپور میں پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی جہاں پولیس کے سپاہیوں کو مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ نے گھیر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ بعض گرفتار شدہ ملزمین کو رہا کرالے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ دو زخمیوں کے ساتھ آج سہ پہر کو بھیکاگور سے شہر کو واپس چلے آئے۔

لکھنؤ میں سنیوں اور شیعوں کا مظاہرہ

مآثر مدینہ کے انہدام پر ماتمی جلوس

لکھنؤ ۸ جولائی۔ آج مسلمانان لکھنؤ نے حجاز میں سلطان ابن سعود کے ہاتھوں مقامات مقدسہ کی تباہی پر یوم ماتم منایا۔ تقریباً تمام شہر کی مساجد میں یہ دعائیں مانگی گئیں کہ خدا حجاز میں نجدی حکومت کا بہت جلد خاتمہ کرے۔

شام کے وقت اہل سنت والجماعت کا ایک جلوس نکلا مولانا عبدالباری صاحب مرحوم کا ہفت سالہ فرزند محمل شریف کا ایک ٹکڑا لئے ہوئے تھا۔ جو مولانا مرحوم کے خاندان میں محفوظ ہے اور آج تک کبھی باہر نہیں نکالا گیا تھا۔ جلوس شاہ مینا پر ختم ہوگیا۔ جہاں دوبارہ دعائیں مانگی گئیں۔ اور سلطان ابن سعود کی موجودہ تباہ کن پالیسی کے خلاف تقریریں کی گئیں۔

اس جلوس کے بعد ایک شیعوں کا جلوس نکلا۔ اہل سنت بھی اس میں شریک تھے۔ یہ جلوس آدمیوں کی نہایت کثیر تعداد پر مشتمل تھا جس سڑک پر سے یہ جلوس نکلا وہ سروں کا ایک سمندر معلوم ہوتی تھی۔

جس وقت مہاراجہ محمود آباد و تمام ہندوستان کے مشہور شیعہ مجتہدین سابق فرمایان اودھ کے خاندان کے ارکان۔ اور دوسرے شرفاء وعمائدین شہر اپنے ہاتھوں میں علم لیکر نکلے۔ اور تمام شیعہ اور سنی محرم کے ایام کی طرح سینہ کوبی کرتے ہوئے جلوس کے ساتھ چلے تو ایک ایسا منظر پیدا ہو گیا۔ جو آج تک تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ جلوس امام باڑہ پر ختم ہو گیا جہاں سنیوں اور شیعوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں نہایت غصہ اور ملامت کی تقریریں کی گئیں۔ اور مسلمانوں پر زور دیا گیا کہ وہ حجاز میں نجدی حکومت کو ختم کرنے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کریں۔

حجاج کے پہلے جہاز کی واپسی

حاجیوں کے بیان کردہ حالات

بمبئی ۹ جولائی۔ میسرز ترنر ماریسن کمپنی کا جہاز حجاج کی پہلی جماعت کو آج واپس لے آیا جن میں سے اکثر بنگالی ہیں اور جن کی مجموعی تعداد ۱۴۱۰ ہے دوران سفر میں جہاز پر کوئی وبائی مرض ظاہر نہیں ہوا۔ مگر واپس آنیوالے حاجیوں میں سے کمزوری اور قلب کی حرکت بند ہو جانے کے باعث ۸ اموات واقع ہوئیں۔ حاجی جدہ میں اجناس طعام کی گرانی اور اونٹوں اور پانی کی قلت کی شکایت کرتے تھے۔ مگر ان کا بیان ہے کہ نجدیوں نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

دار الحکومت

دہلی میں سکھوں کا جلوس

دشمنان امن کی اشتعال انگیز حرکات

فساد برپا کرنے کی ایک اور ناکام کوشش

دہلی ۱۰ جولائی۔ تقریباً ایک عشرہ سے یہ خبر گشت لگا رہی تھی کہ سکھوں کا ایک جلوس نکلنے والا ہے جس میں مساجد کے سامنے باجہ بجا کر مسلمانوں کو اشتعال دلایا جائے گا۔ حکومت نے پہلے تو اس جلوس کی اجازت نہیں دی تھی۔ مگر عید الاضحیٰ کے بعد جب یہ خیال ہوگیا کہ اب فساد کا زیادہ اندیشہ نہیں ہے تو اجازت دیدی گئی۔ اور یہ جلوس کل شام کو نکلا۔ سکھوں کی گوردوارہ کمیٹی کے جنرل سکرٹری نے مشترکہ بورڈ کے نام ایک خط بھیجکر اس امر کا یقین دلا دیا تھا کہ سکھ مسلمانوں کے خلاف کوئی اشتعال انگیز کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور اس وجہ سے یہ خطرہ کسی قدر کم ہوگیا تھا۔

جو لوگ دہلی میں سکھوں کے جلوس دیکھتے رہے ہیں وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اب تک ان کے جلوس کے ساتھ کبھی ہندوؤں کا مجمع نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ صرف سکھوں کی قوم ہی اپنا جلوس نکالتے جایا کرتی تھی۔ مگر اس مرتبہ صورت حال بالکل جداگانہ تھی۔ جلوس میں تقریباً ۸۰ - ۹۰ فی صدی ہندو تھے۔ اور مجمع اس قدر کثیر تھا کہ آج تک ہندوؤں کے کسی جلوس میں (بجز رام لیلا کے) نہیں دیکھا گیا فتحپوری سے لیکر گھنٹہ گھر تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ گوردوارہ سے روانہ ہونے کے بعد دوبارہ واپس پہنچنے تک تمام راستہ ہندو برابر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے نہایت مذموم حرکات کرتے رہے۔ میں نے خود اپنی آنکھ سے یہ دیکھا ہے کہ ہندو لال کنوئیں پر مسلمانوں کو انگوٹھے دکھلاتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ اور انہیں چڑھانے کے لئے اس قسم کے الفاظ کہتے جاتے تھے جو بے انتہا اشتعال انگیز تھے۔ نئی سڑک پر روشن پورہ والی مسجد کے قریب بہت دیر تک باجہ بجایا گیا اور شور وغل مچایا جاتا رہا۔ جلوس جب لال کنوئیں سے گذر کر مسجد تہور خاں پہنچا تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ اور موذن اذان دے رہا تھا۔ ہندوؤں نے نہ صرف باجہ کو نہ روکا۔ بلکہ وہاں پر کھڑے ہو کر اور بھی شور وغل مچاتے رہے "گئو ماتا کی جے" "ہندوؤں کی جے" اور "ست سری اکال" کے نعروں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ مسجد کے اندر جو مسلمان موجود تھے انہوں نے اس کا مطالبہ کیا کہ جلوس کو آگے روانہ کیا جائے۔ مگر ہندوؤں نے پہلے سے یہ ترکیب کر رکھی تھی کہ مسجد سے ذرا دور آگے فرش بچھا کر شربت اور برف پلانے کے مجمع کو روک لیا تھا۔ مجمع تمام رکا ہوا کھڑا تھا۔ اور شور مچا رہا تھا۔ اور مسلمانوں کا جوش لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف پولیس کے مسلمان حکام ان کی خوشامدیں کر رہے تھے۔ کہ وہ کسی قسم کے اشتعال کو قبول نہ کریں۔ مسلمانوں کا مجمع بھی بڑھ رہا تھا۔ بڑی دیر رکنے کے بعد جلوس آگے بڑھا۔ اور کھاری باؤلی ہوتا ہوا مسجد فتحپوری کے سامنے پہنچا۔ یہاں پہنچکر مفسدوں نے بے انتہا شور مچایا۔ اور جے کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسجد تہور خاں سے جو مسلمان کثرہ بڑیاں ہوتے ہوئے فتحپوری کی طرف آ رہے تھے۔ ان کا مجمع بھی چند ہزار تک پہنچ گیا تھا۔ ہندوؤں کے اس قدر اشتعال انگیز طرز عمل کو دیکھکر مسلمان ضبط نہ کر سکے اور ایک مفسدہ کی حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جوش اور اضطراب کے باعث ان کے ہیجان کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ پولیس نے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں روکا۔ اور خود ڈپٹی کمشنر صاحب بھی وہاں موجود تھے انہوں نے بھی مجمع کو سمجھایا۔ فتحپوری مسجد کے دروازہ کے سامنے مسجد کی مجلس منتظمہ کے اکثر ارکان بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے پولیس سے اس امر کا مطالبہ کیا ہو کہ چونکہ مجمع میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے اور اندیشہ ہے ... [illegible] کو شور مچانے سے روکا جائے۔ اور مسجد کے سامنے سے جلد گذار دیا جائے۔ حالانکہ ان ممبر حضرات نے مسلمانوں کی طرف حکام سے وعدہ کیا تھا کہ مسلمان کوئی خلاف امن کارروائی نہ کریں گے۔ مسلمانوں کے مجمع میں سے ایک مسلمان تو ایک ممبر صاحب سے دست وگریبان ہوگیا۔ اور اگر پھر پولیس کے مسلمان ارکان اور بعض امن پسند لوگ مسلمانوں کے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں روکتے نہ رہتے تو یہاں پر نہایت شدید خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ جلوس گھنٹہ گھر ہوتا ہو گوردوارہ پہنچ گیا۔

اس مرتبہ سکھوں کے جلوس کے ساتھ ہندوؤں نے اس قدر کثیر تعداد میں شریک ہو کر اور تمام شہر میں جلوس کے لئے پانی شربت اور برف کا انتظام کر کے اس کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے کہ ہندوؤں کی یہ کارروائی ہندو مہاسبھا کے اشارے سے عمل میں آئی ہے۔ اور دہلی کے ہندو یہ چاہتے ہیں کہ وہ سکھوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کو اشتعال دلائیں۔ اور انہیں مجبور کریں کہ وہ جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ تاکہ تصادم کا ایک موقع حاصل ہو اور جانبین کی طاقت کا اندازہ لگایا جا سکے۔ چنانچہ جلوس کے خاتمہ پر ایک سکھ صاحب نے گوردوارہ پر کھڑے ہو کر تقریر کی جس میں شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ سکھ بھی ہر موقع کے لئے ان کے ساتھ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا جادو چل گیا اور اگر دو چار جلوس اور ایسے ہی نکل گئے تو دہلی کا امن ہندو مہاسبھا کی شرارتوں پر ضرور قربان ہو جائے گا۔

(نامہ نگار خصوصی الجمعیۃ)

آریوں کی مغویانہ سرگرمیاں

ایک مسلمان عورت اور چند لڑکوں کا اغوا

آریہ سرغنوں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں استغاثہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صوبہ دہلی کی عدالت میں سکھر کے ایک مظلوم مسلمان عبدالحلیم نے حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل کی معرفت حسب ذیل استغاثہ دائر کیا ہے۔

عبدالحلیم خاں ولد عبدالرحیم خاں سوار سکھر پولیس حال وارد دہلی

بنام

(۱) مسماۃ اصغری زوجہ عبدالحلیم خاں۔
(۲) ڈاکٹر سکھدیو بیرون لیتھن روڈ دہلی۔
(۳) ماسٹر گنپت رام ساکن بازار سنی شرک دہلی۔
(۴) پروفیسر اندر بیرون لیتھن روڈ دہلی۔
(۵) سوامی شردھانند
(۶) دیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج دہلی۔
(۷) سکرٹری آریہ سماج کراچی۔

استغاثہ زیر دفعات ۳۶۳، ۳۶۶، ۳۶۸، ۴۹۸، ۱۴۸ تعزیرات ہند معہ دفعات ۱۰۹ و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند جناب عالی شرح استغاثہ حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ ملزمان متذکرہ بعنوان ایک گروہ ہے۔ اور دہلی و نیز بیرونجات کی آریہ سماج کے سرگرم اور پرجوش ممبر ہیں۔

(۲) یہ کہ ملزمان کا نصب العین یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دیگر مذاہب کے مردان طفلگان اور مستورات کو جائز یا ناجائز طریقہ سے شدہ کریں اور ان کو دوسری جگہ بٹھا کر یا شادی کرا کر یا روزگار سے لگا کر کچھ کمائی کریں۔ اور اس آمدنی سے آریہ سماج کے اخراجات چلائیں۔

(۳) یہ کہ اکثر آریہ سماج باشندگان دہلی و بیرونجات کھلم کھلا یہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب ہندوستان میں آئے تھے۔ ان کی تعداد لاکھ سے زیادہ نہ تھی اور اب کئی کروڑ ہو گئی ہے اور اس تعداد میں اضافہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ہوا ہے کوشش کرکے کم از کم مسلمانوں کی تہری ہوئی آبادی کو ضرور شدہ کر لینا چاہیئے۔

(۴) یہ کہ گذشتہ چند سالوں میں دہلی اور قرب وجوار میں آریہ سماجیوں کی جماعت نے جنمیں بعض ملزمان و دیگر سازشیاں بھی ہیں ... بہت شورش برپا کی۔ اور اپنی سازش اور ناجائز اور خلاف قانون افعال کی دھن میں ہمیشہ مصروف رہے۔

(۵) یہ کہ متعدد مثالیں ایسی ہیں جن میں ملزمان یا انکے گروہ کے مردوں نے مسلمان اور مسلمان عورتوں کو اغوا کر کے دیوا آشرم میں رکھا۔ اور پھر روپیہ لیکر انہیں مستورات کی شادی دیگر مردوں سے کرائیں۔ مثلاً مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ کو دیوا آشرم میں رکھکر روپیہ لیکر مسمی کنہیا لال سے شادی کرا دی۔ اور پھر مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ بعد چند ہفتہ دیوا آشرم میں رہنے کے محمد ابراہیم کے قبضہ میں آگئی۔ اور اس مسماۃ کی دردبھری کہانی صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر دہلی کی مثل منفصلہ ۱۹۲۴/۱۹۲۵ سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۶) یہ کہ ایک مسلمان عورت مسمات بعولی سکنہ ضلع میرٹھ کو اغوا کر کے دہلی لایا گیا۔ اور آریہ سماج دہلی میں شدھ کیا گیا اور جب اس کے خاوند نے استغاثہ بعض ملزمان کے برخلاف کیا تو مسماۃ کو ضمانت پر رہا کرا لیا۔ اور ضمانت ضبط کرا دی مگر مسمات کو عدالت میں پیش نہیں کیا۔ اور آج تک مسمات کا پتہ نہیں ہے۔

(۷) یہ کہ متعدد واقعات اسی قسم کے آریہ سماجی دہلی میں قرب وجوار میں اور تمام ہندوستان میں کر رہے ہیں اور اسی قسم کے واقعات مسلمان بچوں کے ساتھ بھی پیش آتے ہیں۔

(۸) یہ کہ مسمات اصغری بیگم ملزمہ ۱ زوجہ شادی شدہ مستغیث ہے۔ اور عرصہ ۶ - ۷ سال ہوا جب سے مسماۃ بطور زوجہ خانہ مستغیث میں آباد ہے۔ خانہ مستغیث بمقام سکھر میں آباد رہی اور اس کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے جو حیات ہیں اور جن کی عمر اس وقت ۴ سال اور ۱½ سال ہے اور جن کے نام اقبال عالم اور جمشید عالم ہیں۔

(۹) یہ کہ مستغیث کا ایک چچا زاد بھائی محمد ابراہیم تھا جو عرصہ چار سال ہوئے فوت ہو گیا اور اسی سال میں محمد ابراہیم کی زوجہ بھی فوت ہو گئی اور ایک لڑکا مسمی محمد اسمعیل عمر ۸ - ۹ سالہ و دیگر اولاد کے چھوڑا جس کا کفیل اور ولی جائز مستغیث رہا اور تین چار سال تک مسمی محمد اسمعیل مستغیث ہی کے مکان پر بود و باش رکھتا رہا۔

(۱۰) یہ کہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو ملزمہ ۱ کو بوجہ بیماری اس کی نانی کے پاس بمقام کراچی بوجہ اس کی نانی کے بیمار ہونے کے روانہ کیا اور مسمی محمد اسمعیل بھتیجہ خود عمر ۱۲ - ۱۳ سال کو بچوں اور زوجہ خود کے ساتھ برائے دیکھ بھال روانہ کر دیا۔

(۱۱) یہ کہ مسمات مذکورہ بالا ۲۳ تک کراچی رہی۔ اور وہاں سے ۲۵ کو روانہ ہو گئی۔ مگر سکھر نہیں پہنچی اور ۱۶ جون ۲۶ باوجود تلاش تجسس مسمات اور بچوں کا کوئی پتہ نہیں ملا۔

(۱۲) یہ کہ پتہ چلتے ہی مستغیث دہلی آیا۔ اور دہلی میں آ کر صابر علی صاحب وکیل لکھنؤ اور خسر اپنے سے دہلی میں ملاقات ہوئی۔

(۱۳) یہ کہ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مستغیث کی عورت بچے اور بھتیجہ دہلی میں آریہ سماج کی منڈلی کے قبضہ میں ہیں اور عورت اور بچوں کو خود دیکھ چکے تھے اور ان کی واپسی کی گفتگو ۱۶ - ۱۷ تک ہوتی رہی تھی۔

(۱۴) یہ کہ مستغیث نے ۱۸ کو ایک درخواست صاحب ضلع کی عدالت میں پیش کی۔ اور صاحب ممدوح کے وارنٹ زیر دفعہ ۱۰۰ کا حکم تحریر فرما کر صاحب مجسٹریٹ علاقہ کے اجلاس میں مستغیث کی درخواست بھیجی اور وارنٹ جاری ہوا۔ اور مخبر پاکر ملزمان نے بچوں کو اور زوجہ مستغیث کو ادھر ادھر کر دیا۔ اور اسی سلسلہ میں پولیس نے تفتیش بھی کی۔

(۱۵) یہ کہ ۱۰ جون ۱۹۲۶ء شام کو پولیس عورت اور بچوں کے ملنے پر ڈاکٹر سکھدیو ملزم ۲ کے پاس گئی۔ مگر وہ نہیں ملا۔ اس پر پولیس شردھانند ملزم ۵ کے پاس گئی اور اس سے عورت اور بچے کی بابت دریافت کیا۔ تو ملزم ۵ نے بیان کیا کہ عورت اور بچے آشرم میں تھے۔ مگر چونکہ عورت نے آشرم نیم شب بلا کہے کچھ توڑ دیا اس لئے اس کو ہم نے آشرم سے علیحدہ کر دیا ہے۔ بچوں کو اور عورت کو گذارہ میں ہی دیتا ہوں۔ اور یہ عورت اور بچے آریہ سماج کراچی کے معرفت ہم تک پہنچے ہیں۔ اور ۱۲ جون کو عدالت میں عورت اور بچے پیش کر دئے جائیں گے۔

(۱۶) یہ کہ ملزم ۵ سرگروہ منڈلی آریہ سماج ہے۔ اور دیگر ملزمان بھی دیگر نامعلوم سازشوں کے اسکے دست راست ہیں۔

(۱۷) یہ کہ ۲۳ جون کو عورت اور بچے عدالت میں پیش نہیں کئے گئے۔

(۱۸) یہ کہ ۲۶ جون کو ڈاکٹر سکھدیو ملزم ۲ نے مستغیث سے بچوں کی واپسی کے متعلق گفت وشنید کی تو ... [illegible]

خبر قیادت

عالم اسلامی

بلاد عرب

مسئلہ زیارت قبور کا تصفیہ

علمائے اسلام کی متفقہ تجاویز

السیاست مصر قمطراز ہے کہ نجد کے ایک مشہور عالم شیخ عبد اللہ بن سلیمان آل بلیہد نے سلطان ابن سعود کے ایما سے مسئلہ زیارت قبور کے متعلق ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو موتمر اسلامی میں شریک ہونیوالے وفود کے علماء نے مرتب کیا ہے اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں۔ وہ فتویٰ حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک کمیٹی نجد، ہند، مصر، جاوا کے مسلمانوں کی بنائی جائے جس میں متذکرہ بالا ملک سے دو دو کے حساب سے کل آٹھ علماء ہوں جو زیارت قبور کے متعلق لوگوں کو مسائل بتائیں اور محض شرعی زیارت تک محدود رہنے کی ہدایت کریں اور بدعات زیارت سے منع فرمائیں۔

(۲) سلطان کے سامنے یہ تجویز پیش کیجائے کہ وہ پولیس کافی تعداد میں متعین کریں جو لوگوں کو زائرین پر تعدی کرنے سے باز رکھے اور امن قائم رکھے اور یہ بھی طے ہوا کہ یہ قرارداد حضرات فیل خود سلطان کے سامنے پیش کریں۔

مرقومہ شب سہ شنبہ، ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ

علمائے دستخط کنندگان کے مندرجہ ذیل اسمائے گرامی ہیں:-

حبیب الرحمن شیروانی (صدر الصدور امور مذہبی حیدرآباد دکن) سید سلیمان الندوی (رئیس وفد الخلافت ہند) از علمائے نجد محمد عبد اللطیف آل الشیخ - عبد اللہ بن حسن آل الشیخ و عبد العزیز بن عبد الرحمن آل بشیر - عبد اللہ بن سلیمان آل بلیہد (رئیس الوفد النجدی والقضاۃ بالحجاز) محمد الیاقر فورا جادی (وفد جاوا سے) محمد عبد التواب (دہلوی) عبد الواحد بن عبد اللہ غزنوی (لاہوری) خلیب عبد الواحد الکادی (وفد روس سے) ابو الوفا ثناء اللہ (امرتسری) عبد الرحمن بن اسماعیل امری (روس) محمد امین الحسینی (رئیس فلسطین) احمد بن سلیمان تاجی (ممبر وفد الارشاد جاوا) مدثر بن ابراہیم (عالم سوڈان) شیخ ابو الہاشم (رئیس علماء سوڈان) محمد بہجت البیطار (عالم دمشق) عبد اللہ بن ابراہیم (ممد وعالم سوڈان) محمد ماضی ابو العزائم (مصر) محمد ابو زید (یکے از علماء مصر) سید رشید رضا (مصر) السید المرزوقی (یکے از علمائے مکہ)

ریف

طنجہ کے مظالم اور برطانی حکومت

لندن ۸ جولائی۔ سر آسٹن چیمبرلین نے دار العوام میں طنجہ کی پولیس کے مظالم کے متعلق متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت برطانیہ طنجہ کی پولیس میں کسی کے تقرر کی ذمہ دار نہیں ہے اور نہ مجلس وضع قوانین کے برطانی ممبر اور برطانی وائس کونسل برطانی حکومت کے ماتحت ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے برطانی رعایا میں سے کوئی فرد ان خرابیوں میں مبتلا نہیں ہے جن کا الزام لگایا گیا ہے۔ طنجہ کا برطانوی قونصل مکمل تحقیقات کے لیے دورہ کر رہا ہے۔

ہندوستان

جریدہ امارت کی ضبطی پر مسلمانان گیا کا احتجاج

گیا ۶ جولائی۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں مسلمانان گیا کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں کلکٹر پٹنہ کی اس حرکت پر کہ اس نے ۱۸ مئی کے جریدہ امارت کو ضبط کر لیا ہے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور مولانا محمد عبد الحکیم صاحب کی تحریک اور مولوی نجم صاحب وصولی وصی احمد صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

کلکٹر پٹنہ نے جریدہ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ مئی کو جو بتاریخ ۵ جون ضبط کیا ہے۔ اور برقی پریس کی جو ضمانت لی گئی ہے مسلمانان گیا کا یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت رنج و غصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس معاملہ پر کامل غور و خوض کے بعد یہ تجویز کرتا ہے کہ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر مآل اندیشانہ ہے اور اس سے ان خیالات کی تصدیق ہوتی ہے جو اس پرچہ میں بغور ظن کے حکومت کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکومت کے لئے بہتر ہے کہ وہ جلد از جلد جریدہ امارت کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کرے۔ ورنہ حکومت کے لئے مزید مشکلات پیدا ہونیکا احتمال ہے۔

سیاست کو ڈپٹی کمشنر لاہور کا نوٹس

فسادات راولپنڈی پر اظہار رائے کی ممانعت

لاہور ۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایڈیٹر سیاست کے نام دفعہ ۱۴۴ کا ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فسادات راولپنڈی اور دوسرے تمام فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار رائے کرنے سے احتراز کریں۔

بمبئی میں بارش کا زور

۱۲ گھنٹے میں ۷ انچ بارش

بمبئی ۸ جولائی۔ ایک دن کے مختصر التوا کے بعد بمبئی میں پھر موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۱۲ گھنٹوں میں سات انچ بارش ہوئی۔ ہوا اور بارش کی شدت میں ابھی تک کمی کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ شہر کے تمام نشیبی مقامات مثلاً میدان اور کھیلنے کی زمینیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ بعض حصوں میں نواح بمبئی کی ریلوے لائنیں تہ آب ہیں۔ اور ٹرینوں کا انتظام درہم برہم ہوگیا ہے۔ دوسری سواریوں کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

میراں ڈاکو کو ۲۸ سال کی سزا

حیدرآباد (سندھ) ۸ جولائی۔ مشہور ڈاکو میراں جس نے اپنے گروہ کے ساتھ سندھ میں متعدد بار ڈاکے ڈالے تھے اور جسے بعض بلوچی سرداروں کی مدد سے کرنفرنگے پہاڑی علاقہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کا مقدمہ لاڑکانہ میں ایک بلوچی جرگہ کے سامنے ہوا اور ۲۸ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ اسکے ساتھیوں کو بھی ۷ سال سے ۲۸ سال تک کی قید کی سزا ملی۔

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

اسپیشل مجسٹریٹ کا تقرر

راولپنڈی ۸ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیوف سب ڈویژنل آفیسر قصور کو فسادات راولپنڈی کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لیے اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ کے فسادات کا وسیع سلسلہ

فوج اور پولیس کا اجتماع

پٹنہ ۸ جولائی۔ ڈھاکہ کی مشرقی سرحدی پلٹن کا اسسٹنٹ کمانڈر اس ضلع کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں کل رات یہاں پہنچ گیا ہے۔ صوبہ کے مختلف اضلاع سے مسلح پولیس کے کانسٹیبل پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ دو ہندوستانی افسر معہ ایک سو سپاہیوں کے جلد پہنچ جائیں گے۔ مفصلات سے لوٹ مار کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جانتا بازار میں پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی جہاں پولیس کے ۲ سپاہیوں کو مسلمانوں کے ایک مجمع نے گھیر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ بعض گرفتار شدہ ملزمین کو رہا کرا لے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ دو زخمیوں کے ساتھ آج سہ پہر کو بختیار پور سے شہر کو واپس چلے آئے۔

لکھنؤ میں سنیوں اور شیعوں کا مظاہرہ

مآثر مدینہ کے انہدام پر ماتمی جلوس

لکھنؤ ۸ جولائی۔ آج مسلمانان لکھنؤ نے حجاز میں سلطان ابن سعود کے ہاتھوں مقامات مقدسہ کی تباہی پر یوم ماتم منایا۔ تقریباً تمام شہر کی مساجد میں یہ دعائیں مانگی گئیں کہ خدا حجاز میں نجدی حکومت کا بہت جلد خاتمہ کرے۔

شام کے وقت اہل سنت والجماعت کا ایک جلوس نکلا مولانا عبد الباری صاحب مرحوم کا ہفت سالہ فرزند محمل شریف کا ایک ٹکڑا لئے ہوئے تھا۔ جو مولانا مرحوم کے خاندان میں محفوظ ہے اور آج تک کبھی باہر نہیں نکالا گیا تھا۔ جلوس شاہ مینا پر ختم ہوگیا۔ جہاں دوبارہ دعائیں مانگی گئیں۔ اور سلطان ابن سعود کی موجودہ تباہ کاریوں کی مذمت میں تقریریں کی گئیں۔

اس جلوس کے بعد ایک شیعوں کا جلوس نکلا اہل سنت بھی اس میں شریک ہوئے۔ [illegible] پر مشتمل تھا جس [illegible] معلوم ہوتی تھی۔

جس وقت ابوالاعلیٰ و تمام ہندوستان کے مشہور شیعہ مجتہدین سابق [illegible] دوسرے شرفاء [illegible] تمام شیعہ اور سنی [illegible] جلوس کے ساتھ [illegible] تاریخ میں عدیم المثال [illegible] سنیوں اور شیعوں [illegible] غصہ اور ملامت [illegible] کہ وہ حجاز میں نجدی [illegible] وہ کریں۔

حجاج کے پہلے جہاز کی واپسی

حاجیوں کے بیان کردہ حالات

بمبئی ۹ جولائی۔ میسرز ٹرنر ماریسن کمپنی کا جہاز حجاج کی پہلی جماعت کو لیکر آج واپس آ گیا۔ [illegible] دوران سفر میں جہاز پر کوئی وبائی مرض ظاہر نہیں ہوا۔ آنیوالے حاجیوں میں سے [illegible] کے باعث ۸ اموات [illegible]

کی گرانی اور اونٹوں اور پانی کی قلت کی شکایت کرتے تھے۔ مگر ان کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کا کوئی فضل نہیں کیا۔

دار الحکومت

دہلی میں سکھوں کا جلوس

دشمنان امن کی اشتعال انگیز حرکات

فساد برپا کرنے کی ایک ناکام کوشش

دہلی ۱۰ جولائی۔ تقریباً ایک ہفتہ سے یہ خبر گشت لگا رہی تھی کہ سکھوں کا ایک جلوس نکلنے والا ہے جس سے منشاء یہ ہے کہ مسلمانوں کو اشتعال دلایا جائے۔ [illegible] جلوس کی اجازت نہیں دی جاتی۔ [illegible] ہوگیا کہ اب تعزیہ داری کا سلسلہ [illegible] کہ ہندوؤں اور سکھوں کے ایک بڑے گروہ کی [illegible] یہ جلوس کل شام کو نکلا۔ [illegible] جو اسی وجہ سے یہ خطرہ کسی قدر کم ہوگیا تھا۔

جو لوگ دہلی میں سکھوں کے جلوس دیکھتے رہے ہیں وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ان کے جلوس کے ساتھ ہندوؤں کا مجمع نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف سکھوں کی قوم ہی اپنا جلوس نکالا کرتی ہے۔ مگر اس مرتبہ صورت حال بالکل جداگانہ تھی۔ جلوس میں تقریباً ۸۰ - ۹۰ فی صدی ہندو تھے۔ اور مجمع اس قدر کثیر تھا کہ آج تک ہندوؤں کے کسی جلوس میں (بجز رام لیلا کے) نہیں دیکھا گیا۔ فتحپوری سے لیکر گھنٹہ گھر تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ گوردوارہ سے روانہ ہونے کے بعد دوبارہ واپس پہنچنے تک تمام راستہ ہندو برابر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لیے نہایت مذموم حرکات کرتے رہے۔ میں نے خود اپنی آنکھ سے یہ دیکھا ہے کہ ہندو لال کنوئیں پر مسلمانوں کو ڈنگ دکھاتے ہوئے چل رہے تھے۔ اور انہیں چڑھانے کے لیے اس قسم کے الفاظ کہتے جاتے تھے جو بے انتہا اشتعال انگیز تھے۔ نئی سڑک پر روشن پورہ والی مسجد کے قریب بہت دیر تک باجہ بجایا گیا اور شور و غل مچاتے رہے۔ جلوس جب لال کنوئیں سے گذر کر مسجد تہور خاں پہنچا تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ اور موذن اذان دے رہا تھا۔ ہندوؤں نے نہ صرف باجہ کو نہ روکا۔ بلکہ وہاں پر کھڑے ہو کر بڑی دیر تک شور و غل مچاتے رہے۔ گویا اذان کی بے حرمتی کرتے رہے۔ "ہندو دھرم کی جے" اور "ست سری اکال" کے نعروں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ مسجد کے اندر جو مسلمان موجود تھے انہوں نے اس کا مطالبہ کیا کہ جلوس کو آگے روانہ کیا جائے۔ مگر ہندوؤں نے پہلے سے یہ ترکیب کر رکھی تھی کہ مسجد کے دروازہ کے آگے فرش بچھا کر شربت اور برف بانٹنے کے بہانے سے مجمع کو روک لیا تھا۔ مجمع جو تمام رکا ہوا کھڑا تھا۔ اور شور مچا رہا تھا۔ اور مسلمانوں کا جوش لحظہ بلحظہ بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف پولیس کے مسلمان حکام ان کی خوشامدیں کر رہے تھے۔ کہ وہ کسی قسم کے اشتعال کو قبول نہ کریں۔ مسلمانوں کا مجمع بھی بڑھ رہا تھا۔ بڑی دیر کے بعد جلوس آگے بڑھا۔ اور کھاری باولی ہوتا ہوا مسجد فتحپوری کے سامنے پہنچا۔ یہاں پہنچکر مفسدوں نے بے انتہا شور مچایا۔ اور جے کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسجد تہور خاں سے جو مسلمان کثرہ بڑیاں ہوتے ہوئے فتحپوری کی طرف آ رہے تھے۔ ان کا مجمع بھی چند ہزار تک پہنچ گیا تھا۔ ہندوؤں کے اسقدر اشتعال انگیز طرز عمل کو دیکھکر مسلمان منضبط نہ رہ سکے اور ایک منفصلہ کن حملہ کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔ جوش اور اضطراب کے باعث ان کے ہیجان کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ پولیس نے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں روکا۔ اور خود ڈپٹی کمشنر صاحب بھی وہاں موجود تھے انہوں نے بھی مجمع کو سمجھایا۔ فتحپوری مسجد کے دروازہ کے سامنے مسجد کی مجلس منتظمہ کے اکثر ارکان بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے پولیس سے اس امر کا مطالبہ کیا ہو کہ چونکہ مجمع میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے اور اندیشہ ہے کہ نقص امن ہو جائے [illegible] کو شور مچانے سے روکا جائے۔ اور مسجد کے سامنے سے جلد گذار دیا جائے۔ حالانکہ ان ممبر حضرات نے مسلمانوں کی طرف حکام سے وعدہ کیا تھا کہ مسلمان کوئی خلاف امن کارروائی نہ کریں گے۔ مسلمانوں کے مجمع میں سے ایک مسلمان تو ایک ممبر صاحب سے دست و گریبان ہوگیا۔ اور اگر پھر پولیس کے مسلمان ارکان اور بعض امن پسند لوگ مسلمانوں کے ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں نہ روکتے تو یہاں پر نہایت شدید خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ جلوس گھنٹہ گھر ہوتا ہوا گوردوارہ پہنچ گیا۔

اس مرتبہ سکھوں کے جلوس کے ساتھ ہندوؤں نے اسقدر کثیر تعداد میں شریک ہوکر اور تمام شہر میں جلوس کے لیے پانی شربت اور برف کا انتظام کرکے اس کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے کہ ہندوؤں کی یہ کارروائی ہندو مہاسبھا کے اشارے سے عمل میں آئی ہے۔ اور دہلی کے ہندو یہ چاہتے ہیں کہ وہ سکھوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کو اشتعال دلائیں۔ اور انہیں مجبور کریں کہ وہ جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ تاکہ تصادم کا ایک موقع حاصل ہو اور جانبین کی طاقت کا اندازہ لگایا جا سکے۔ چنانچہ جلوس کے خاتمہ پر ایک سکھ صاحب نے گوردوارہ پر کھڑے ہو کر تقریر کی جس میں شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ سکھ بھی ہر موقع کے لیے ان کے ساتھ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا جادو چل گیا اور اگر وہ چار جلوس اور ایسے ہی نکل گئے تو دہلی کا امن ہندو مہاسبھا کی شرارتوں پر ضرور قربان ہو جائے گا۔ (نامہ نگار خصوصی "الجمعیۃ")

آریوں کی مغویانہ سرگرمیاں

ایک مسلمان عورت اور چند لڑکوں کا اغوا

آریہ سرغنوں کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کی عدالت میں استغاثہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صوبہ دہلی کی عدالت میں سکھر کے ایک مظلوم مسلمان عبد الحکیم نے حافظ عبد العزیز صاحب وکیل کی معرفت حسب ذیل استغاثہ دائر کیا ہے۔

عبد الحکیم خاں ولد عبد الرحیم خاں سوار سکھر پولیس حال وارد دہلی

بنام

(۱) مسماۃ اصغری زوجہ عبد الحکیم خاں۔
(۲) ڈاکٹر سکھ دیو۔ بیرون لیسٹن روڈ دہلی۔
(۳) ماسٹر گنپت رام ساکن بازار ہنی شکیب دہلی۔
(۴) پروفیسر اندر۔ بیرون لیسٹن روڈ دہلی۔
(۵) سوامی شردھانند۔
(۶) دیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج دہلی۔
(۷) سکریٹری آریہ سماج کراچی۔

استغاثہ زیر دفعات ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۸، ۴۹۸، ۱۲۰ الف تعزیرات ہند معہ دفعات ۱۰۹، ۱۲۰ ب تعزیرات ہند

جناب عالی! شرح استغاثہ حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ کہ ملزمان مقدمہ ہذا بعنوان ایک گروہ ہے۔ اور دہلی و بیرونجات کی آریہ سماج کے سرگرم اور پرجوش ممبر ہیں۔

(۲) یہ کہ ملزمان کا نصب العین یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دیگر مذاہب کے مردان طفلگان اور مستورات کو جائز یا ناجائز طریقہ سے شدھ کریں اور ان کو دوسری جگہ بٹھا کر یا شادی کرا کر یا روزگار سے لگا کر کچھ کمائی کریں۔ اور اس آمدنی سے آریہ سماج کے اخراجات چلائیں۔

(۳) یہ کہ اکثر آریہ سماج باشندگان دہلی و بیرونجات علی العموم کھلا یہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب ہندوستان میں آئے تھے۔ ان کی تعداد لاکھ سے زیادہ نہ تھی اور اب سات کروڑ سے بڑھ گئی ہے اور اس تعداد میں اضافہ ہمارے ہی لوگوں میں سے ہوا ہے کوشش کرکے کم از کم مسلمانوں کی بڑھی ہوئی آبادی کو ضرور شدھ کر لینا چاہیئے۔

(۴) یہ کہ گذشتہ چند سالوں میں دہلی اور قرب و جوار میں آریہ سماجیوں کی جماعت نے جنمیں بعض ملزمان و دیگر سازشی شامل ہیں بہت شورش برپا کی اور اپنی سازش اور ناجائز و خلاف قانون افعال کی دھن میں ہمیشہ مصروف ہے۔

(۵) یہ کہ متعدد مثالیں ایسی ہیں جن میں ملزمان یا انکے گروہ کے مردان نے مسلمان و مسلمان عورتوں کو اغوا کرکے وہ بیوا آشرم میں رکھا۔ اور پھر روپیہ لیکر انہیں مستورات کی شادی دیگر مردان سے کرائیں۔ مثلاً مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ کو وہ بیوا آشرم میں رکھکر روپیہ لیکر مسمی کنہیا لال سے شادی کرا دی۔ اور پھر مسمی محمد ابراہیم کی زوجہ بعد چند ہفتہ ودھوا آشرم میں رہنے کے محمد ابراہیم کے قبضہ میں آگئی۔ اور اس مسماۃ کی سرگذشت کہانی صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر دہلی کی مثل منفصلہ ۱۹۲۴ / ۱۹۲۵ سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۶) یہ کہ ایک مسلمان عورت مسمات بھولی سکنہ ضلع میرٹھ کو اغوا کرا کر دہلی لایا گیا۔ اور آریہ سماج دہلی میں شدھ کیا گیا اور جب اس کے خاوند نے استغاثہ بعض ملزمان کے برخلاف کیا تو مسماۃ کو ضمانت پر رہا کرا لیا۔ اور ضمانت ضبط کرا دی۔ مگر مسمات کو عدالت میں پیش نہیں کیا۔ اور آج تک اس مسمات کا پتہ نہیں ہے۔

(۷) یہ کہ متعدد واقعات اسی قسم کے آریہ سماجی دہلی میں قرب و جوار میں اور تمام ہندوستان میں کر رہے ہیں اور اسی قسم کے واقعات مسلمان بچوں کے ساتھ بھی پیش آتے رہے ہیں۔

(۸) یہ کہ مسمات اصغری بیگم ملزمہ ۱ زوجہ شادی شدہ مستغیث ہے۔ اور عرصہ ۶-۷ سال ہوا جب سے مسماۃ بطور زوجہ خانہ مستغیث میں آباد ہے۔ خانہ مستغیث بمقام سکھر میں آباد رہی اور اس کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ جو حیات ہیں اور جن کی عمر اسوقت ۴½ سال اور ۱½ سال ہے اور جن کے نام اقبال عالم اور جمشید عالم ہیں۔

(۹) یہ کہ مستغیث کا ایک بڑا بھائی محمد ابراہیم تھا جو عرصہ چار سال ہوئے فوت ہوگیا اور اسی سال میں محمد ابراہیم کی زوجہ بھی فوت ہوگئی اور ایک لڑکا مسمی محمد اسمٰعیل عمر ۸-۹ سالہ دیگر اولاد کے چھوڑا جس کا کفیل اور ولی جائز مستغیث تھا اور تین چار سال تک مسمی محمد اسمٰعیل مستغیث ہی کے مکان پر بود و باش رکھتا رہا۔

(۱۰) یہ کہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو ملزمہ ۱ کو بوجہ بیماری اس کی نانی کے پاس بمقام کراچی بوجہ اس کی نانی کے بیمار ہونے کے روانہ کیا اور مسمی محمد اسمٰعیل بھتیجا تخمیناً عمر ۱۲-۱۳ سال کو بچوں اور زوجہ کے ساتھ بہ لحاظ دیکھ بھال روانہ کر دیا۔

(۱۱) یہ کہ مسمات مذکورہ بالا ۲۳ تک کراچی رہی۔ اور وہاں سے ۲۵ کو روانہ ہوگئی۔ مگر سکھر نہیں پہنچی اور ۱۶ جون ۲۶ء باوجود تلاش و تجسس مسمات اور بچوں کا کوئی پتہ نہیں ملا۔

(۱۲) یہ کہ پتہ چلتے ہی مستغیث دہلی آیا۔ اور دہلی میں آ کر صابر علی صاحب وکیل لکھنؤ اور خسر اپنے سے دہلی میں ملاقات ہوئی۔

(۱۳) یہ کہ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مستغیث کی عورت بچے اور بھتیجا دہلی میں آریہ سماج کی منڈلی کے قبضہ میں ہیں اور عورت اور بچوں کو خود دیکھ چکے تھے اور ان کی واپسی کی گفتگو پیش آ رہی تھی۔

(۱۴) یہ کہ مستغیث نے پہلے ۱۸ کو ایک درخواست صاحب ضلع کی عدالت میں پیش کری اور صاحب ممدوح کے دارنٹ زیر دفعہ ۱۰۰ کا حکم تحریر فرما کر صاحب مجسٹریٹ علاقہ کے اجلاس میں مستغیث کی درخواست بھیجی اور وارنٹ جاری ہوا۔ اور خبر پاکر ملزمان نے بچوں کو اور زوجہ مستغیث کو ادھر ادھر کر دیا۔ اور اسی سلسلہ میں پولیس نے تفتیش بھی کی۔

(۱۵) یہ کہ ۲۰ جون ۱۹۲۶ء شام کو پولیس عورت اور بچوں کے ملنے پر ڈاکٹر سکھ دیو ملزم ۲ کے پاس گئی۔ مگر وہ نہیں ملا۔ اس پر پولیس شردھانند ملزم ۵ کے پاس گئی اور اس سے عورت اور بچے کی بابت دریافت کیا۔ تو ملزم ۵ نے بیان کیا کہ عورت اور بچے آشرم میں تھے۔ مگر چونکہ عورت نے آشرم نیم خط لکھکر توڑ دیا اس لیئے اس کو ہم نے آشرم سے علیحدہ کر دیا ہے۔ بچوں کو اور عورت کو کل دہلی ہی دیتا ہوں۔ اور یہ عورت اور بچے آریہ سماج کراچی کے معرفت ہم تک پہنچے ہیں۔ اور ۲۳ جون کو عدالت میں عورت اور بچے پیش کر دیے جاینگے۔

(۱۶) یہ کہ ملزم ۵ سرگروہ منڈلی آریہ سماج ہے۔ اور دیگر ملزمان بھی دیگر نامعلوم سازشوں کے اسکے دست راست ہیں۔

(۱۷) یہ کہ ۲۳ جون کو عورت اور بچے عدالت میں پیش نہیں کئے گئے۔

(۱۸) یہ کہ ۲۶ جون کو ڈاکٹر سکھ دیو ملزم ۲ نے مستغیث سے بچوں کی واپسی کے متعلق گفت و شنید کو تو الی میں کی اور وعدہ

مستغیث کے خسر کو ایک ہندو وکیل کے کمرہ پر اسی سلسلہ میں لے لیا کہ ۲۷ جون کو ۸ بجے صبح اندر ملزم ۲ کے دفتر میں اسی سلسلہ میں گفتگو کرنے کے لیے آجاؤ۔

(۱۹) یہ کہ ۲۷ جون کو جبکہ دم وہاں گئے ملزمان ۲ و ۱ ان کو وہاں ملے اور کہا کہ ہم سمجھوتہ نہیں کرتے۔ وکیل عدالت میں پیش کردیں گے۔

(۲۰) یہ کہ ۲۸ جون کو حسب وعدہ کچہری گیا۔ ملزمان نے مستغیث کی زوجہ اور بچوں کو پیش نہیں کیا۔

(۲۱) یہ کہ ان وعدہ خلافیوں کی شکایت مستغیث نے ملک دیوی دیال صاحب سے کی۔ اس پر ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے سردار چیت سنگھ ایس آئی کو حکم دیا کہ ملزمان چونکہ فیصلہ نہیں کرنا چاہتے ہیں لہٰذا تم ضابطہ کی کارروائی کرو۔ چنانچہ پولیس نے ضابطہ کی رپورٹ کردی۔

(۲۲) یہ کہ اسی سلسلہ میں ۲۹ جون کو کوتوالی میں ٹیلیفون ماسٹر گنپت رام ملزم ۳ کا آیا کہ مستغیث کی زوجہ معہ بچوں کے اسکے مکان پر موجود ہے اور وہ فیصلہ کی گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ او دایس آئی صاحب کو اور خسر مستغیث کو بلایا۔ چنانچہ خسر مستغیث وہاں گئے گروہاں پر معلوم ہوا کہ ملزم ۱ ڈاکٹر سکھدیو ملزم ۲ و مسٹر رنگ بہاری لال وکیل کا یہ منشا ہے کہ بیوی مستغیث کو واپس نہ کیا جائے۔

(۲۳) یہ کہ ملزمان بہ التوا، بغرض حاصل کرنے رضا مندی ملزمہ ۵ حسب خواہش خود کرتے رہے۔

(۲۴) یہ کہ جب ملزمان کا زوجہ مستغیث پر پورا قابو و تسلط ہوگیا تو ۲ جولائی کو ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر خسر مستغیث سے بیوی کی اندر ملزم ۵ کے ملاقات کرائی۔ مگر وہی فقرہ جو رٹوا دیا تھا کہتی رہی

(۲۵) یہ کہ یکم جولائی کو مسمی دلیش بندھو گپتا ملزم ۶ اور سکھدیو ملزم ۱ نے مسٹر آصف علی سے کچہری میں کہا کہ آپ ہمارا فیصلہ کرا دیجئے۔ اور ہم بچے دینے کے لیے تیار ہیں۔

(۲۶) یہ کہ ۳ جولائی کو مسٹر آصف علی بیرسٹر نے مستغیث سے فرمایا کہ ملزم ۱ ڈاکٹر سکھدیو اور اندر ملزم ۲ بچوں کے دینے کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ کوئی فوجداری کارروائی نہ کیجائے اور یہ سلسلہ گفتگو ابھی تک جاری ہے۔

(۲۷) یہ کہ مسمی دلیش بندھو ملزم ۶ آریہ سماج منڈی کا بڑا سرگرم اور پر جوش ممبر ہے اور ہر فرقہ وارانہ کارروائی میں پیش پیش رہتا ہے۔

(۲۸) یہ کہ جملہ ملزمان ان جرائم کی سازش کے مرتکب ہوئے ہیں لہٰذا گذارش ہے کہ بعد تحقیقات ان کو قرار واقعی سزا دیجائے اور چونکہ اس کارروائی میں بچوں کے تلف ہوجانے کا اندیشہ ہے لہٰذا استدعا ہے کہ بچوں کو مستغیث کو دلوا دیا جائے۔

کٹرہ پڑیاں کے مسلمان ملزموں پر پولیس کی عنایت

دہلی ۱۰ جولائی۔ کٹرہ پڑیان سے ایک ہندو کے قتل کے الزام میں جن تین مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا تھا پولیس نے ان کی ضمانت لینے سے انکار کردیا تھا۔ اور وہ ۸ روز کے لیے حراست میں رکھے گئے تھے۔ اب ۸ روز کے بعد دوبارہ جب ضمانتوں کی درخواست کی گئی تو اسے پھر مسترد کردیا گیا۔ اور ضمانت قبول نہیں کی گئی۔

تین ہندوؤں کی گرفتاری

دہلی ۱۰ جولائی۔ تین ہندوؤں کی مزید گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔

صوبہ بہار کی انجمن محافظت
عہدہ داروں کا انتخاب

پٹنہ ۸ جولائی۔ صوبہ بہار کی انجمن محافظت کا ایک جلسہ خان بہادر نواب محمد اسمٰعیل خاں ممبر مجلس وضع قوانین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ بحث و تمحیص کے بعد ایک لائحہ عمل مرتب کیا گیا اور مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر۔ سر سید علی امام ...

فہرست معطیان چندہ جمعیۃ علماء ہند مرکزیہ دہلی بابتہ ماہ ذیقعدہ و ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ		مد	نمبر رسید پختہ	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ
۴ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ	جناب منشی ولی محمد صاحب	پاک پٹن	وفد حجاز	۱۷۵۵	۰	۰	۱۰
۷ ذیقعدہ	جناب سید عبدالحلیم حسینی صاحب	رانچی	〃	۱۷۵۶	۰	۰	۳
〃	جناب محمد زوار حسین صاحب	راجپور	〃	۱۷۵۷	۰	۰	۵
〃	جناب محمد احمد داوڑا صاحب	رنگون	〃	۱۷۵۸	۰	۰	۱۰
۹ و ۱۰ ذیقعدہ	جناب حاجی شرف الدین صاحب	دہلی	امداد جمعیۃ	۱۷۵۹	۰	۰	۴
〃	جناب شیخ محمد یوسف صاحب	〃	〃	۱۷۶۰	۰	۰	۲
۱۹ و ۱۷ ذیقعدہ	جناب بگیا برادرس	رنگون	وفد حجاز	۱۷۶۱	۰	۰	۵۰
۲۸ ذیقعدہ	جناب ای کے محمد علی صاحب اینڈ سنز	امپھال	〃	۱۷۶۲	۰	۰	۲
۱۰ ذی الحجہ	جناب احمد اسد خاں صاحب	رامپور	〃	۱۷۶۳	۰	۰	۲
۱۴ 〃	جناب ڈاکٹر نبی بخش صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	امداد طلبہ مدینہ طیبہ	۱۷۶۴	۰	۰	۵
〃	جناب مولوی محمد لطیف صاحب	〃	〃	۱۷۶۵	۰	۰	۲
〃	جناب مولوی محمد شفیق الحق صاحب	باغپت چندہ خاں	چندہ کمیٹی جمعیۃ مرکزیہ	۱۷۶۶	۰	۰	۳
۲۴ 〃	جناب مستری حیات اللہ صاحب	جوالاپور	وفد حجاز	۱۷۶۷	۰	۰	۱۰
〃	جناب سید مولا قادری صاحب	راجول	چندہ کمیٹی جمعیۃ مرکزیہ	۱۷۶۸	۰	۰	۳
	میزان کل				۰	۰	۱۱۱

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

کھلی چٹھی بنام پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

مخدوم بعد السلام علیکم

شہر میسور میں جماعت منزل کے نام سے جو گھر ہے آپ کے خلیفہ صاحب اس کا کرایہ ماہوار پانچ روپیہ حاصل کر رہے ہیں خدا کو علم ہے کہ اس رقم کو خلیفہ صاحب کس مد پر خرچ کر رہے ہیں اس کے علاوہ آپکے یاران طریقت سے بھی ماہوار چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ بندہ ان تمام حالات پر غور کرتا ہوا آپ سے مؤدبانہ التماس کرتا ہے کہ شہر میسور کا واحد قومی مدرسہ نسواں حالت نزع میں ہے۔ آپ اس جماعت منزل کو مدرسہ نسواں کیلئے وقف کردیں اس مدرسہ کی تائید بھی یاران طریقت نہیں کر رہے ہیں۔ خدا کے لئے آپ ہی مدرسہ کے لئے علی پور شریف سے اور تمام ہندوستان کے یاران طریقت سے مدرسہ کی تائید فرما کر ہماری بہنوں کی تعلیم کی سرپرستی قبول فرماویں۔ آپکے قومی کارنامہ کی کتاب بھی بندہ بغور ملاحظہ کرکے اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ مدرسہ کی حیات و ممات کا فیصلہ آپ ہی کرسکتے ہیں۔

(ایک مسلمان۔ از میسور)

جریدہ امارت کی ضبطی پر مسلمانان آرہ کی بے چینی

کلکٹر صاحب پٹنہ نے جریدہ امارت پھلواری شریف مورخہ ۱۸ مئی کو ضبط کرلیا ہے اور اس کے برقی پریس کی جو تلاشی بھی لیگئی ہے مسلمانان آرہ کا یہ جلسہ اس کارروائی کو نہایت حقارت و نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسپر کامل غور و خوض کرکے تجاویز ذیل پاس کرتا ہے۔

(الف) کلکٹر صاحب پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت عاجلانہ اور دور اندیشی و مصلحت بینی کے خلاف ہے اور بجائے اسکے کہ مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم رکھا جاتا ان پر نمک پاشی کیگئی ہے۔ اور اس ضبطی سے ان خیالات کی تصدیق ہوگئی ہے جو اس اخبار میں بطور نتیجہ باطن کے حکومت کی روش کے بارہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

(ب) حکومت کیواسطے مناسب ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو جریدہ امارت کے ضبط شدہ پرچوں کو واپس کردے ورنہ

ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں حکومت کی طرف سے نفرت روز افزوں ترقی کرے جس کی وجہ سے حکومت کیلئے مزید مشکلات کا سامنا ہو۔

(ج) یہ امر ظاہر ہے کہ صحیح جذبات و حسیات و صداقت کو طاقت و قوت سے دبایا نہیں جاسکتا۔ اور مسلمانوں کو حکومت سے جو شکایات ہیں۔ انکا علاج ضبطی تحریرات اور قید و بند نہیں ہے۔ بلکہ اون شکایات کا رفع کرنا ہی انکا حقیقی علاج ہے جو حکومت پر فرض ہے۔

سید شاہ علی عفی عنہ صدر جلسہ از آرہ

جمعیۃ الطالبین جامعہ اسلامیہ کراچی کا جلسہ

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو جامع اسلامیہ و یتیم خانہ حاجی عبداللہ ہارون کی جمعیۃ الطالبین کا جلسہ زیر صدارت مولوی عبدالرزاق صاحب منعقد ہوا مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) چونکہ ہندوستان کی ملکی زبان اردو ہے اس لئے ہر طالب علم کو عام طور پر اردو میں گفتگو کرنی چاہیئے اور اخبارات رسالہ جات اور کتب کا مطالعہ کرکے اپنے کو اسقدر اردو کا ماہر بنانا چاہیئے کہ اردو میں تقریر و تحریر کا ملکہ حاصل ہوجائے۔

(۲) چونکہ یہ مدرسہ خادمان اسلام پیدا کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اور ہر جمعرات کو مجلس مباحثہ کے ماتحت فن تقریر بھی سکھایا جاتا ہے اس لئے لائق طلبا کو ہر جمعہ کی نماز کے موقعہ پر مختلف مساجد میں وعظ و تقریر کے لئے بھیجا جائے اور وعظ و تقریر کا موضوع جمعیۃ مقرر کرے۔

(۳) عربی مدارس میں اکثر غربا کی اولاد ہی تعلیم پاتی ہے یہ طلبا بعد تحصیل علم فکر معاش کے باعث فرض منصبی کی ادائیگی سے معذور رہتے ہیں جس میں اہل علم کی تذلیل ہوتی ہے اس لئے جناب مہتمم صاحب کی معرفت مجلس منتظمہ سے استدعا کی جائے کہ طالب علموں کو تعلیم کے ساتھ کوئی ہنر بھی سکھایا جائے۔

(۴) قومی ترقی اور ہمدردی کے خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر طالب علم اپنی احتیاج کی چیزیں حتی المقدور مسلمان دوکانداروں سے خریدکرے۔ ہندؤں کی دوکان کی تیار شدہ مٹھائی و گوشت ہرگز نہ خریدے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیتا رہے۔

(۵) یہ جلسہ صوبہ سندھ کے عربی مدارس میں تعلیم پانیوالے طلبا سے استدعا کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے ہاں ایسی ہی جمعیتیں قائم کریں اور مندرجہ بالا تجاویز پر عمل پیرا ہوں۔

(۶) ہر طالب علم عزم مصمم کرے کہ بعد فراغت تحصیل علم قومی خدمت کے لئے اپنے کو آمادہ رکھیگا اور حلال روزی پر گذارا کرنے کے واسطے معاش کے واسطے کوئی ایسا پیشہ اختیار کریگا جو فرائض منصبی کو آزادی کے ساتھ ادا کرنے میں حارج نہ ہو۔

(۷) یہ جلسہ مدرسہ کے تمام معاونین خصوصاً جناب سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے اپنے چشمہ سخا سے ہندوستان کے بڑے بڑے مدارس کو سیراب کیا ہے۔

عبداللہ کوہستانی سیکرٹری جمعیۃ الطالبین جامعہ اسلامیہ کراچی سندھ

خریداران اخبار الجمعیۃ۔ دہلی کو چاہیئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

مفت اچھا تحفہ
سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر
خضاب شباب رجسٹرڈ
صرف ایک ہی دفعہ سے ... قیمت فی شیشی ۱۹
محصول ۳
فضل برادرس ۳۵ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

بندوق کی متوالی آنکھ
مادہ پرستوں اور مرتدوں کے دل پر نشانے
آریہ سماج کی خوفناک سازش، مادہ پرستوں کا الحاد، پیشواؤں کی خود پرستی، اور خدا فراموشی سے مسلمان ماجرا اور پریشان ہیں، پس جو لوگ حقیقی پیشوا، سچے رہنما، اور دردمند لیڈر کی تلاش میں ہیں انکو خبر کردو کہ وہ دہلی کا رسالہ پیشوا ... ہے جو آریہ سماج کی تہذیب کے عقائد اور تمدن اور خود پرستی اور الحاد و ارتداد کو ... اس کی دلیرانہ نکتہ چینی سے پیشواؤں کے کیمپ میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے ... آریہ سماجی قلعہ میں زلزلہ آگیا ہے ... اصلاحی مضامین کا مکمل ذخیرہ ہوتا ہے۔
اچھی لکھائی، اچھی چھپائی سفید کاغذ بڑی تقطیع کے ۴۸ صفحات
قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ
نمونہ مفت منگا کر دیکھئے۔ پہلے پسند کیجئے۔ بعد میں خریدار بنیئے
المشتہر
سید حسن انیس مینیجر رسالہ پیشوا کوچہ چیلان دہلی

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے
تو ہمارے پشتہا پشت کے ... تحفہ ... جسکی ملک ... تعریف کی ہے۔ ہمارے ... مدان ... امریکہ تک مشہور ہیں
طلاء لطف زندگی
اس طلاء سے مرد کو عورت سے الفت اور عورت کو مرد کا عشق ہوجاتا ہے۔ نہایت ... قوت باہ بھی بیحد پیدا کرتا ہے ... لطف اٹھائیے فی شیشی ...
حب کمر کس
ہماری عجیب ... کمر کس ... گولیاں واقعی کمر کو ثابت ہوئی ہیں لذت ... پیدا کرتی ہیں ... فی شیشی ۱۲ بارہ آنے (۱۲) علاوہ محصول ...
حکیم محمد یعقوب خاں مالک دوا خانہ لور تن ... انبالہ

آپ کا فرض
اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں ... آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار ہم پہنچادیں (مینیجر)

سرحد، ما وراء سرحد اور بلوچستان کا واحد اخبار، ریاست کشمیر جموں و پونچھ اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن
ہفتہ وار ترجمان سرحد
جس کی مدت دراز سے اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ زیر ادارت جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ہزاروی سابق ایڈیٹر روزنامہ ... نہایت آب و تاب کے ساتھ راولپنڈی سے شائع ہوتا ہے۔ اہل ہند کے عام مطالبات پر زور حمایت و تائید کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد کی بے آئینی کا خاتمہ کرکے اسے دیگر صوبجات ہند کے ہم پلہ بنانا اس کے تمام چھوٹے بڑے معاملات پر آزادانہ نکتہ چینی کرنا جملہ سرکاری محکموں کی اصلاح، قانون جرائم سرحد و دیگر جابرانہ قوانین کی تنسیخ، مقامی مجالس خود اختیاری میں اصول انتخاب کا رواج، صوبہ کی سیاسی تمدنی اور اقتصادی ترقی ما وراء سرحد میں حکمت عملی اقدام کی پرزور مخالفت اور بلوچستان کے نظام حکومت کی اصلاح اس کا خاص نصب العین ہے۔ ترجمان سرحد مظلوم ریاست کشمیر کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی پستی کے انسداد کیلئے زبردست کوشاں اور شمالی پنجاب کے سیاسیات کا خصوصی ترجمان ہے۔ تمام تعلیم یافتہ حضرات سرحد و کشمیر و شمالی اضلاع پنجاب کا فرض ہے کہ اس کے خریدار بنکر اس کی خدمات کا عملی اعتراف کریں۔ ترجمان سرحد کیلئے ان علاقوں کے ہر قصبہ و شہر میں باخبر اور ثقہ نامہ نگاروں اور دیانتدار اور محنتی ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ ان تمام امور کے متعلق جملہ خط و کتابت مینیجر ترجمان سرحد سے کرنی چاہیئے۔ چندہ سالانہ صرف للعہ ششماہی ۲ امراء سے سالانہ ۱۰ اور والیان ریاست سے ۲۰
مینیجر ترجمان سرحد راولپنڈی

رعایت رعایت رعایت
صرف اس مہینہ کے لیے نصف قیمت
۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

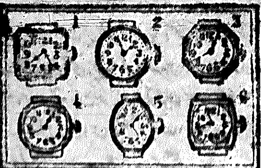

اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت ...
نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشینری سوئٹزر لینڈ کی بنی ہوئی ہے۔ ان گھڑیوں میں یہ جھلک آسکتا ہے۔ ... ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔
تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین مفت دیا جاتا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے ملنے کا پتہ:-
کنگ واچ ڈپو پوسٹ بکس نمبر ۲۶ و ۴ پیری مدراس

چار نکاح کیجئے
دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے ... شباب کیا ہے سفوف و طلا ...
المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ ... دہلی

قیمت اخبار الجمعیۃ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ روپے ... ششماہی پانچ روپے
ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی ... روپے ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ
ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارھویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور اٹھائیسویں تاریخ

عزیزیہ خضاب
دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کردیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔
المشتہر
ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا
ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر دو مہینہ ہیر ٹانک ... سے کالا نہ نکلے تو دوگنے دام واپس ... اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں دام ... روپیہ ...
مینیجر ہیر ٹانک آفس نمبر ۷۶ پوسٹ ... ضلع ... جہلم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۷ محرم الحرام ۱۳۴۵ہجری مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۵

مسلمانوں کا علمی انحطاط

علامہ سید جمال الدین افغانی کی ایک سبق آموز تقریر

(مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب بی۔ اے (آکسن) ناظم تعلیمات حیدر آباد دکن)

۱۸۷۲ء میں مرحوم سید جمال الدین افغانی نے البرٹ ہال کلکتہ میں ایک لکچر دیا تھا جو آج پچاس سال سے زیادہ پرانا ہونے کے باوجود ہم مسلمانوں اور ہمارے علماء کی دماغی حالت سے اتنی ہی مطابقت رکھتا ہے جتنی اس وقت رکھتا تھا۔ علامہ مرحوم نے اس میں مسلمانوں کو جیسی صحیح تعلیم دی ہے وہ ہمارے لیے ایک روشن دلیل راہ ہے اور اگر ہم اور ہمارے علماء اس کی رہنمائی کو قبول کریں تو ہمارا دور تنزل بہت جلد ہی ختم ہو سکتا ہے۔ ہم شکریہ کے ساتھ حیدر آباد کے جریدہ المعلم سے اس تقریر کو نقل کرتے ہیں۔

اے ہندی نوجوانو! تمہاری کثیر تعداد کو اس وقت یہاں دیکھ کر مجھے اس قدر مسرت ہوئی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ تم فضل و کمال سے آراستہ اور تحصیل علم کی جد و جہد میں لگے ہوئے ہو۔ تم نونہالوں کو دیکھ کر میں کیسے خوش نہ ہوں تم اس سرزمین ہند کے سپوت ہو جو مہد انسانیت اور گہوارہ آدمیت ہے۔ انسانیت اس خطۂ ارض سے تمام عالم میں پھیلی۔ تمہارا ہی وہ وطن ہے جہاں دائرہ معدل النہار معین ہوا تمہارا ہی وہ وطن ہے جہاں معدل النہار سے منطقۃ البروج کا تعین کیا گیا۔ اور یہ امر بدیہی ہے کہ جب تک تمہارے اسلاف علم ہندسہ میں کامل نہ ہوتے ان دو دائروں کا تعین نہ کر سکتے۔ پس معلوم ہوا کہ علم حساب اور ہندسہ کے موجد ہندی ہی تھے۔ دیکھو یہ علم کس طرح ہند سے عرب اور عرب سے یورپ میں منتقل ہو گیا۔ تم اس سرزمین کے ہونہار ہو جو ایک زمانہ میں قوانین اور آداب عالم کے لیے شہرہ آفاق تھی اور دنیا ان امور میں اس کی خوشہ چینی کرتی تھی۔ مثلاً مجموعہ قوانین ملت روماد کو ڈرما کو دیکھو جو تمام فرنگی کوڈوں کی ماں کہلاتی ہے۔ اس کے اکثر اصول تمہارے چاروں وید اور شاستر سے لئے گئے ہیں۔ اسی طرح شعر و سخن فلسفہ میں تمہارے اسلاف کا وہ درجہ تھا کہ یونانیوں نے ان کی شاگردی کی۔ مثلاً ایک نامی گرامی شاگرد فیثاغورس گذرا ہے کہ جس نے یونان میں علوم و معارف کے وہ سب پھول بکھیرے جو اس نے ہند کے گلشن علوم سے چنے تھے۔

خاک ہند وہی ہے اور ہوا وہی اور تم نوجوان جواب موجود ہو اسی مٹی اور پانی کے بنے ہوئے ہو۔ میرے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ تم خواب گراں سے بیدار ہو کر اپنے آباو اجداد کے ورثہ کے جانب رجوع اور ان کے بوئے ہوئے درختوں کے پھل چننے کے لیے کمر بستہ ہو گئے ہو۔

نوجوانو! اب میں چاہتا ہوں کہ علم و تعلیم کے متعلق تم سے کچھ کہوں۔ علم کے متعلق گفتگو کرنا آسان کام نہیں۔ علم کے لیے کوئی حد و پایاں نہیں۔ علم کی خوبیاں لا متناہی ہیں۔ انسانی افکار جو متناہی ہیں۔ لا متناہی پر احاطہ نہیں کر سکتے۔ علاوہ اس کے حکماء اور علماء علم کی تعریف اور فضائل علم پر دفتر کے دفتر لکھ چکے ہیں۔ پس میرے لیے کس قدر مشکل ہے کہ اس بحث پر زبان کھولوں لیکن بغیر کچھ کہے رہا نہیں جاتا۔ آگاہ ہو کہ سلطان عالم علم ہے بغیر علم کے سلطنت اور حکومت کسی کو ملی ہے۔ نہ اب مل سکتی ہے اور نہ آئندہ ملے گی۔

فاتحین کلدانیان پر نظر ڈالو یہ وہ لوگ تھے جو حدود تاتار و ہند کے قریب پہونچ گئے تھے یہ فتوحات کلدانیوں کی وجہ سے نہ ہوئیں بلکہ فی الحقیقت علم و دانش کی فتح تھی۔

مصریوں کو دیکھو جنھوں نے اپنے ملک کو اسقدر وسعت دی تھی کہ بین النہرین (میسو پوٹامیا) اور ایک روایت سے ہندوستان تک ان کی حکومت کے ڈنکے بج چکے تھے۔ یہ مصری نہ تھے جنھوں نے حکومت کی بلکہ ان کا علم تھا۔

فینیقیا کی حالت پر غور کرو کہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے ذریعہ کس طرح انگریزی جزائر اور بلاد ہسپانیہ اور پرتگال اور یونان پر اپنا سکہ بٹھایا۔ حقیقت میں قوت فینیقیوں کی نہ تھی۔ بلکہ وہ ان کا علم تھا جس نے ان کی قوت اور طاقت کو اس قدر بڑھا دیا تھا۔ وہ اسکندر نہ تھا جو کہ یونان سے ہندوستان آیا اور ہندیوں پر غلبہ پایا۔ بلکہ جس چیز نے ہندیوں کو شکست دی وہ یونانیوں کا علم تھا۔

یہ فرنگی جو اب ہر جگہ عمل دخل کئے ہوئے ہیں اور حکمرانی کر رہے ہیں مثلاً انگریز ہند میں فرانسیسی مراکش میں تو در اصل انگریزوں یا فرانسیسیوں کی حکومت نہیں ہے۔ بلکہ علم ہے جو ہر جگہ ان کی عظمت و شوکت ظاہر کر رہا ہے اور جس کے ذریعہ یہ آئے دن دست درازی اور ملک گیری کرتے رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جہل کو علم کے مقابلہ میں ہمیشہ ذلت و خواری نصیب ہوئی ہے۔ جہلا ہمیشہ علماء کے دست نگر۔ محتاج اور محکوم رہے ہیں۔ پس حقیقتاً علم کی حکمرانی دنیا میں رہی اور رہے گی۔ علم وہ بادشاہ ہے کہ جس کی بادشاہی کو کبھی زوال نہیں ہوا۔ البتہ یہ بادشاہ اپنے پایۂ تخت کو بدلتا رہتا ہے۔ اس نے کبھی مشرق کو دار الخلافہ بنایا تو کبھی مغرب کو۔

حکومت کو چھوڑ کر اگر ثروت و دولت پر ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی ملک کی دولت و ثروت نتیجہ ہوتی ہے۔ تجارت صناعت اور زراعت کا فن زراعت بغیر علم فلاحت و علم کیمیا و نباتات و ہندسہ حاصل نہیں ہوتا صناعت حاصل نہیں ہوتی۔ جب تک طبعیات۔ کیمیا جر اثقال ہندسہ۔ اور حساب پر دسترس نہ ہو۔ تجارت مبنی ہے صناعت و زراعت پر پس معلوم ہوا کہ تمام ثروت اور دولت نتیجہ ہے علم کا۔

انسان کی برتری دوسری مخلوقات پر اس کے علم کی وجہ سے ہے اگر انسان سے علم کا جوہر مفقود ہو جائے تو پھر انسان اور حیوان میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔ علم کی یہ قوت ہے کہ ایک کو دس کی اور ہزار کو دس ہزار کی قوت عطا کرتا ہے یعنی ایک عالم دس جہلا۔ اور ہزار علماء دس ہزار جہلا پر بھاری ہوتے ہیں۔ پس ہر حکومت کے لئے لازم ہے کہ اپنی بقا فلاح اور بہبود کے لیے تاسیس علوم اور نشر معارف میں کوشاں رہے جس طرح ایک باغبان کے لیے لازمی ہے کہ اپنے فائدے کے لیے ہمیشہ درختوں کی رکھوالی کرے۔ اور بموجب قانون فلاحت زمین کی تسطیح اور نباتات اور اشجار کی دیکھ بھال کرتا ہے اسی طرح حکام کو لازم ہے کہ رعایا کی تعلیم میں کوتاہی نہ کریں۔ اور بخل سے کام نہ لیں۔ اگر کوئی بادشاہ جہلاء اور حمقاء کا حکمران ہو تو اس کے لیے کون فخر کا مقام ہے اور اس حکومت کو حکومت کیونکر کہا جا سکتا ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ علم کے مراتب تم سے بیان کروں۔ ہر علم کا ایک خاص موضوع ہوتا ہے اور ہر علم اپنے موضوع کے لوازم اور عوارض کے سوائے اور دوسرے امور سے بحث نہیں کرتا۔ مثلاً علم طبعیات بحث کرتا ہے ان اجسام اور ان کی کیفیات اور خواص سے جو عالم خارج میں موجود ہیں اور دوسرے امور سے جو عالم انسانی میں موجود ہیں اس کو کوئی مطلب نہیں علم کیمیا اجسام کے ان خواص کے متعلق ہے جن سے ان میں تحلیل و ترکیب واقع ہوتی رہتی ہے۔ علم نباتات میں صرف نباتات سے بحث ہوتی ہے۔ اور اسی طرح دوسرے علوم کا حال ہے اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ علوم مختلفہ کا تعلق ایک دوسرے سے ہے یعنی کسی ایک علم کے حاصل کرنے کے لیے اور علوم کے بعض امور سے واقف ہونا ضروری ہے۔ کوئی علم ایسا نہیں جو تنہا اپنی حفاظت کرے اور عالم انسانی کو نفع بخش سکے۔ مثلاً حساب اور ہندسہ اور جغرافیہ اور تاریخ کا ارتباط دیکھو کہ حساب کے بغیر ہندسہ اور جغرافیہ کے بغیر تاریخ کی تعلیم ممکن نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسا بھی کوئی علم چاہیئے جو سب علوم کے لیے بمنزلہ روح رواں ہو اور ان کی صیانت کرے۔ اور ان کی ترقی کا سبب ہو سکے۔

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ ہو)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ عہ۔ نمونہ ۲؍ منیجر رسالہ آفتاب۔ شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور (پنجاب)

اگر سب اعلان مفید ثابت ہو اسی کی ضمانت پر مشتہر چھپوائیں | تار کا پتہ حکیم راج نرائن دہلی | ٹیلیفون نمبر 5650

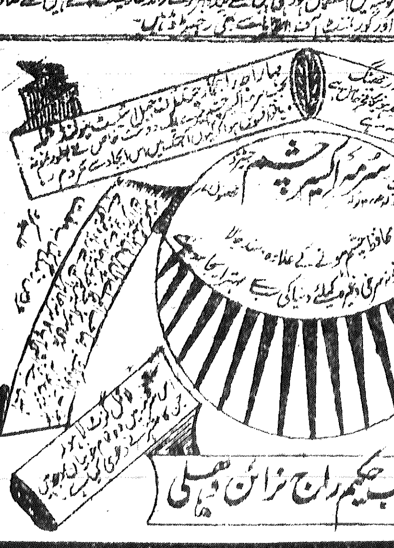

جرمنی کی
جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد
خضاب چاند تارا ہے
خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ
المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

اس موسم کیلئے
کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ
دوا اکسیر
عرق پودینہ
(یہ بدہضمی و متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)
کلورڈائن
(پیچش اور مروڑ کی حکمی دوا)
ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ:۔ ڈاکٹر ... سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی
اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ... ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصاریف ... سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی
اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصاریف ۲ روپیہ۔
ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴۔ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری
اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہی عبارت شستہ
(۱) سبیل الرشاد یعنی سفر نامہ حجاز
(۲) الجمال و الکمال
(۳) رحمۃ للعالمین
خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی
اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی تولہ ... محصولڈاک ... حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ر محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

محرم کی رسوم بدعیہ

مسلمانوں میں جہالت اور مشرک قوموں سے اختلاط کے باعث جو رسوم بدعیہ داخل ہوگئی ہیں ان میں غالباً سب سے زیادہ مذموم رسمیں وہ ہیں جو محرم پر کی جاتی ہیں اور رسمیں تو ایسی ہیں جو کسی ایک حیثیت سے ناجائز ہیں۔ مثلاً کسی میں اسراف ہے۔ کسی میں مشرکین کی تقلید ہے۔ کسی میں شعائر اسلامی کی توہین ہے مگر یہ محرم کی رسمیں ایسی ہیں کہ ان میں تمام رسموں کے معائب مع شئی زائد داخل ہیں اور ان کا کوئی فعل بھی ایسا نہیں ہے جو شریعت اسلامی کے نزدیک جائز ہو۔ لکڑی اور کاغذ کے تمثال بنانا۔ براق و علم اٹھانا۔ باجے گاجے کے ساتھ ان کے جلوس نکالنا مرثیہ پڑھنا رونا۔ پیٹنا۔ سبیلیں لگانا اور بے فضول روپیہ خرچ کرنا یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو شریعت کے بالکل خلاف ہیں اور ان کے ناجائز ہونے پر تمام گذشتہ و موجودہ علمائے اسلام کا ایسا اتفاق ہے کہ شاید توحید و رسالت کے بعد کسی اور مسئلہ پر ایسا اتفاق نہ ہوگا۔

اصلیت کے اعتبار سے ان رسموں کو اگر دیکھا جائے تو صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین کے عہد میں جن سے زیادہ امام حسین علیہ السلام کی محبت کسی اور کو نہیں ہو سکتی۔ ان کا کوئی وجود نہیں نظر آتا۔ ان کے بعد ائمہ مجتہدین کے عہد میں بھی ان رسموں کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اسلام کی تین چار صدیوں میں جبکہ شریعت اپنے اصلی رنگ میں زندہ تھی اور دین حنیفی کے بہترین پیرو دنیا میں موجود تھے ہمیں اس قسم کا ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ سیدنا حسینؓ کی شہادت کی یادگار میں ماتم کا کوئی دن مقرر کیا گیا ہو۔ نوحہ خوانی کی مجلسیں گرم کی گئی ہوں یا تعزیے جلوس نکالے گئے ہوں۔ اور سبیلیں لگا کر انہیں سجایا گیا ہو۔ تاریخ جہاں تک ہمیں مدد دیتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے عاشورا کے دن ماتم کی رسم شروع کی وہ وہ شخص تھا جس کی گردن پر دوسرے بیشمار گناہوں کے علاوہ بغداد کی مسجد جامع پر صحابہ کرام کے لئے لعنت کے الفاظ لکھوانے کا بار بھی ہے اس سے ہر شخص خود اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ کیسی ناپاک رسم ہے۔ جسے مسلمانوں نے مقدس سمجھکر اختیار کر رکھا ہے۔

پھر سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ ان افعال کا جو مقصد بیان کیا جاتا ہے وہ اس کے بالکل خلاف اثر رکھتے ہیں۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ ہمیں حضرت امام حسینؓ اور ان کے بیگناہ ساتھیوں کی مظلومی اور ان کی اس طرح شہادت کا رنج ہے۔ مگر اس رنج کے اظہار کے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ان سے انتہائی خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور محرم کی رسمیں دیکھ کر کوئی خالی الذہن شخص یہ خیال ہی نہیں کر سکتا کہ یہ کسی مقدس بزرگ کی شہادت کا رنج ہے۔ کیا باجے گاجے کے ساتھ تعزیہ نکالنا۔ اور اس پر خوب چراغاں کرنا رنج کی علامت ہے؟ کیا کھیل کود اور پٹے بازی کے فن دکھانا رنج کی علامت ہے؟ کیا شربت پینے اور خوب مٹھائیاں اڑانے سے رنج ظاہر ہوتا ہے؟ کیا اس اہتمام سے جو محرم کی تیاریوں میں ہفتوں پہلے سے کیا جاتا ہے۔ اس شور و غل سے جو محرم کے میلوں ٹھیلوں میں برپا ہوتا ہے۔ ان تماشوں سے جو محرم کے دس دنوں میں نکالے جاتے ہیں اور ان جگمگاہٹوں سے جو سڑکوں پر تعزیوں کی شان اور سبیلوں کی سجاوٹیں دیکھنے کے لئے نظر آتے ہیں کسی قسم کے رنج و غم کی علامت ظاہر ہوتی ہے؟ اگر کسی کا کوئی عزیز مر جائے اور اس کے مرنے پر لوگ اس قسم کے جلوس نکالیں اور ایسی زینت و آرائش کریں تو کیا اسے ہمدردی پر محمول کیا جائیگا یا شدید دشمنی اور انتہائی شقاوت قرار دیا جائیگا؟ شاید کوئی بیوقوف سے بیوقوف عقل کا انسان بھی ان باتوں کو رنج و غم کی علامت نہیں سمجھ سکتا۔ مگر حیف ہے ان لاکھوں مسلمانوں کی عقل پر جو سیدنا حسینؓ کی شہادت پر اس طریقہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس حماقت میں مبتلا ہیں کہ یہی ان کا "سوگ" ہے۔

ان خلاف شریعت رسوم کے انسداد کے لئے [illegible] چند مخلص مسلمان سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے فتاویٰ کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے جس میں فرنگی محل، بریلی، بدایوں، بہار، بھوپال، حیدرآباد، دیوبند اور دیگر اقطاع ہند کے تقریباً ۶۰ نامور ترین علماء کے مفصل فتوے شامل ہیں۔ ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شدید اختلاف عقائد کے باوجود ہندوستان کے تمام مختلف الخیال علماء اس پر متفق ہیں کہ محرم کی رسوم ازروئے شریعت ناجائز [illegible] ہیں۔ علماء دور حاضر کے علاوہ گذشتہ عہد کے جلیل القدر علماء اور پیشوایان اہل سنت کے فتاویٰ بھی اس مجموعہ میں درج کئے گئے ہیں جن میں بعض وہ بزرگان دین بھی ہیں جن کی ارادتمندی کا آج سارا ہندوستان دم بھرتا ہے۔ اس باب میں خصوصیت کے ساتھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد سب سے زیادہ قابل ذکر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

ایک گروہ نے عاشورا کے روزہ اور اس یوم عظیم کی بزرگی پر اعتراض کیا ہے اور دعوی کیا ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے قتل کے باعث اس دن کا روزہ ناجائز ہے۔ اس دن تو تمام مسلمانوں کو ماتم کرنا چاہیئے [illegible] سمعین حسین کے حق کو ادا نہیں کرسکتی۔

جو شخص یوم عاشورا کے متعلق ایسا کہتا ہے وہ خطاوار ہے اور اس کا طریقہ قبیح و فاسد ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی شہادت کے لئے دنیا کے تمام دنوں میں وہ دن اختیار کیا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ اشرف اعظم، اجل اور ارفع ہے تاکہ ان کے درجات کو اور زیادہ بلند کرے اور انہیں شہید شدہ خلفاء راشدین کے مدارج تک پہنچائے۔ اگر ان کی شہادت کے دن کو ماتم کا دن بنانا جائز ہوتا تو پیر کا دن اسکا زیادہ مستحق تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کی روح قبض کی (غنیۃ الطالبین جلد ۲ ص ۳۸)

اسی طرح ہندوستان کے امام المحدثین حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی اپنی کتاب شرح سفر السعادت میں فرماتے ہیں کہ:-

اہل سنت کا دستور یہ ہونا چاہیے کہ روز عاشورا کو فرقہ رافضیہ کی نکالی ہوئی بدعتوں مثل مرثیہ و ماتم و نوحہ وغیرہ سے احتیاط کریں کیونکہ یہ کام مومنوں کے نہیں ہیں ورنہ (اگر یہ افعال جائز ہوتے تو) اس غم و الم کا سب سے زیادہ حقدار خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وفات تھا۔

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا فتویٰ ہے کہ:-

عشرہ محرم میں تعزیہ داری اور ضریح و تصویر وغیرہ بنانا ناجائز نہیں ہے کیونکہ تعزیہ داری سے مراد یہ ہے کہ زینت اور لذتوں کو ترک کیا جائے اور رنجیدہ و غمگین صورت بنائی جائے یعنی سوگوار عورتوں کی طرح بیٹھا جائے۔ حالانکہ مرد کے لئے ایسی کوئی صورت شریعت سے کہیں ثابت نہیں ہوتی۔ اور تعزیہ داری جس طرح کہ اہل بدعت کرتے ہیں۔ بدعت ہے۔ اسی طرح ضریح اور تصویر، تابوت اور علم وغیرہ نکالنا بھی بدعت ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ بدعت حسنہ نہیں ہے جس میں آدمی ماخوذ نہیں ہوتا۔ بلکہ بدعت سیئہ ہے اور بدعت سیئہ کی کیفیت یہ ہے کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے مثل (اما بعد فان خیر الحدیث ... و کل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم) اور ایسی بدعت نکالنے والے کے متعلق یہ حکم ہے کہ اس کی بدعت اسے لعنت خداوندی میں گرفتار کرتی ہے۔ اور اس کی کوئی عبادت خواہ فرض ہو یا نفل مقبول نہیں ہوتی چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا و لا عدلا (جس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی یا ایسی بات نکالنے والے کو پناہ دی اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ اس کی طرف سے کسی عمل کو بدلہ میں قبول نہ کریگا) اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اس میں موجود نہ تو وہ مردود ہے)

ان بدعات کے حق میں اگر کسی جماعت سے تائید کی امید ہو سکتی تھی تو وہ علماء بریلی تھے کیونکہ وہ اکثر ایسی چیزوں کی تائید کرتے ہیں جو عوام کو پسند ہیں۔ مگر علمائے اسلام انہیں بدعت قرار دیتے ہیں لیکن اہل بدعت کو یہ دیکھ کر مایوسی ہوگی کہ بریلوی جماعت بھی اس معاملہ میں ان کی تائید نہیں کرتی بلکہ سختی کے ساتھ ان بدعات سے مسلمانوں کو روکتی ہے۔ چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتویٰ ہے کہ:-

"علم، تعزیہ، بیرق، مہندی جس طرح رائج ہیں بدعت ہیں اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی۔ تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روائی سمجھنا جہالت پر جہالت ہے اور اس سے منت ماننا اور حماقت۔ اور نہ کرنے کو باعث نقصان خیال کرنا زنانہ وہم۔ مسلمانوں کو ایسی حرکات و خیالات سے باز آنا چاہیئے"

مولوی مصطفیٰ رضا خاں صاحب کا فتویٰ ہے کہ:-

"تعزیہ بنانا بدعت۔ اس سے شوکت و دبدبہ اسلام نہیں ہو سکتا۔ مال کا ضائع کرنا ہے اس کیلئے سخت وعید آئی ہے۔ مسلمانوں کو ان دونوں باتوں سے خدا محفوظ رکھے"

ان تمام فتاویٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن امور کو مسلمان عین اظہار عقیدت سمجھکر کرتے ہیں وہ تمام علمائے اسلام کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہیں اور انکے ارتکاب سے سخت گناہ لازم آتا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ فتاویٰ کے اس مجموعہ کو جس کا نام "محرم اور تعزیہ داری" ہے منگا کر پڑھیں اور کثرت سے جاہل مسلمانوں میں اسکی اشاعت کریں تاکہ انکے عقائد و اعمال درست ہوں۔ اسکے ملنے کا پتہ دفتر اخبار سچ لکھنؤ ہے۔

دہلی ہندو سبھا کی تجاویز

پراونشل ہندو سبھا دہلی نے اپنے ۱۰ر جولائی کے جلسہ میں جو تجاویز منظور کی ہیں ان میں سب سے زیادہ لغو اور گمراہ کن تجویز ملک دیوی دیال صاحب کے متعلق ہے۔ ملک صاحب کے متعلق مسلمانوں میں جو عام شکایت پیدا ہوگئی ہے اسے ہندو سبھا کے ارکان یہ رنگ دیکر بے وقعت ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان کسی ہندو حاکم کو دہلی کا انچارج نہیں دیکھ سکتے۔ حالانکہ مسلمانوں کی شکایات قطعاً کسی ہندو مسلم تعصب کی بنا پر نہیں ہیں۔ ملک صاحب سے گذشتہ فرقہ وارانہ نزاعات کے دوران میں جو شدید انتظامی غلطیاں صادر ہوئی ہیں ان سے صاف طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ وہ دہلی جیسے شہر کے انتظام کی قابلیت نہیں رکھتے اور انتظام کی ناقابلیت ایسی چیز ہے جس کا ہر امن پسند انسان کو شاکی ہونا چاہیے بشرطیکہ اس کی آنکھوں پر نا ہی جانبداری کا پردہ پڑا ہوا نہ ہو۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اب تک کسی مسلمان اخبار یا اسلامی انجمن نے ملک صاحب کی نیت پر حملہ نہیں کیا، اور نہ کسی نے ان پر یہ الزام عائد کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ قصداً مفسد ہندوؤں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ البتہ یہ بالاعلان کہا گیا ہے کہ ان کی غفلت سے بدمعاشوں کو شرارت کا موقع مل گیا اور مسجد تہور خاں پران کے فیصلہ کی غلطی سے ایک چھوٹی سی بات بہت بڑے جھگڑے کی صورت میں منتقل ہو گئی۔ اور یہ ایسی بات ہے جس کا ثبوت ہمارے پاس کافی سے زیادہ موجود ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دہلی میں کوئی پولیس افسر خواہ وہ یا ہر کا کتنا ہی تجربہ رکھتا ہو، اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اسے خود اس شہر کا کافی تجربہ نہ ہو کیونکہ یہاں کے حالات دوسرے مقامات سے بالکل مختلف ہیں۔ ملک صاحب کے متعلق ہر شخص کو معلوم ہے کہ وہ دہلی کا کوئی خاص تجربہ نہیں رکھتے۔ ان کی ملازمت کا بڑا حصہ باہر کے چھوٹے چھوٹے مقامات میں گذرا ہے ان کے لئے یہاں کے انتظامات پر حاوی ہونا اور یہاں کے شورہ پشتوں کی ایک بڑی جماعت پر قابو رکھنا مشکل ہے۔ اسی بنا پر وہ یہاں کے غیر معمولی حالات میں کام کرنے کے ناقابل ثابت ہوئے ہیں اور گذشتہ فساد کے ایام میں ان کی ناکامی اسقدر صاف ظاہر ہو گئی ہے کہ خود حکام دہلی بھی اسے محسوس کرتے ہیں۔ اس بات کو فرقہ وارانہ منافرت کا رنگ دیکر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا بالکل بے سود ہے۔

آقائے مؤید الاسلام کا اخراج

آقائے سید جلال الدین الحسینی مؤید الاسلام نے جریدہ "حبل المتین" کے ذریعہ دنیائے اسلام کی جو خدمات انجام دی ہیں ان سے دنیا کا کوئی واقف کار آدمی بے خبر نہ ہوگا۔ اس لئے آقائے موصوف کا ہندوستان کو چھوڑنا اور "حبل المتین" کا بند ہو جانا نہ صرف ہندوستان کے لئے بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لئے افسوس کا باعث ہے۔ چونتیس برس کا عرصہ گذرا کہ آقائے مؤید الاسلام نے ہندوستان میں آکر فارسی کا ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا تھا اور اس کا نام "حبل المتین" رکھا تھا۔ اس وقت سے لیکر آج تک اس اخبار نے آزادی اور حریت کی روح کو ترقی دینے کے لئے جس حیرت انگیز استقلال و ایثار کا ثبوت دیا ہے وہ اسکا مستحق ہے کہ ان کے دوست اور دشمن دونوں اس کا اعتراف کریں چونکہ مؤید الاسلام ایران کے اس سیاسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو ہمیشہ جمہوریت کا حامی رہا ہے اور ایران کے اندر روسی و برطانی دسیسہ کاریوں کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتا اس لئے حبل المتین کی پالیسی شروع ہی سے یہ تھی کہ حریت کامل کے لئے صدا بلند کی جائے تاکہ ایران و ہندوستان کے باشندوں میں آزادی کا صحیح جذبہ پیدا ہو۔ حکومت کو یہ روش نہ پسند آ سکتی تھی اور نہ آئی چنانچہ ایک عرصہ تک وہ سید صاحب کے راستہ میں شدید رکاوٹیں پیدا کرتی رہی مگر جب اس نے دیکھا کہ وہ مشکلات کے باوجود استقلال کے ساتھ اپنے کام کو انجام دے رہے ہیں تو آخرکار اس نے سید صاحب کو یہ اطلاع دیدی کہ انہیں جلد جلاوطن کر دینے کی تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ حکومت کے نزدیک ان کے اخبار کا لہجہ برطانیہ کے مخالف ہے۔ اس دھمکی کو سننے کے بعد انہیں خود یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ وہ ہندوستان چھوڑ دیں۔

آقائے مؤید الاسلام کی عمر اس وقت ساٹھ سال کی ہے اور اپنی تمام عمر میں انہوں نے مذہب اور حریت کی خاطر جو جان توڑ محنت کی ہے اس کا ضروریہ تقاضا ہے کہ اب وہ آرام فرمائیں مگر شاید ان کا جذبۂ قومیت انہیں کبھی بھی آرام کی فرصت نہ دیگا۔ باوجود اس کے کہ کچھ عرصہ سے ان کی بصارت جاتی رہی تھی وہ "حبل المتین" کی ادارت کا فرض خود انجام دیتے تھے۔ اور اگر ان کی دو بیٹیاں جو کلکتہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اور بی۔ اے کی ڈگریاں حاصل کر چکی ہیں اس فرض کی ادائیگی میں ان کی معاون نہ ہوتیں تو غالباً ان کی صحت بالکل ہی تباہ ہو چکی ہوتی۔ ہندوستان کی حکومت نے آقائے ممدوح کے ساتھ یہ غیر منصفانہ طرز عمل اختیار کرکے ایک ایسے فارسی اخبار کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جو نہ صرف ہندوستان ہی میں فرد تھا بلکہ تمام دنیا کے فارسی جرائد میں ایک نہایت ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ شاید اس فیصلہ سے عمال حکومت اپنے دل میں بہت خوش ہوں۔

حیدرآباد میں عیسائیت کی ترقی

اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ آسٹریلیا کے اخبار "دی ایج" کے اس نوٹ کا ترجمہ درج کیا گیا ہے جو اس نے حیدرآباد میں ریورنڈ مسٹر بلنگٹن کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں تقریباً ۵ لاکھ ایسے آدمی موجود ہیں جنمیں تبدیل مذہب کی استعداد پائی جاتی ہے۔ اور اگر انہیں دیوتاؤں کی پرستش سے نکالنے کی کوشش کی جائے تو اس میں کامیابی ممکن ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ خود ہمارے ملک میں ایک اسلامی حکومت کے اندر اشاعت اسلام کا اتنا بڑا میدان موجود ہے اور ہم اس سے ناواقف ہیں، حالانکہ ایک عیسائی مشنری ہزاروں میل سے آکر نامساعد حالات کا مقابلہ کرکے دیہاتی زندگی کی تکلیفیں برداشت کرکے اسے دریافت کرتا ہے اور اپنی قوم کو اس سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ تاہم اگر اب بھی ہماری تبلیغی انجمنیں اس طرف متوجہ ہوں اور حیدرآباد میں اپنے مبلغین بھیجکر اس قوم میں تبلیغ اسلام کی کوشش کریں جسے ریورنڈ بلنگٹن نے "شیطان پرست" سے تعبیر کیا ہے تو امید کی جا سکتی ہے کہ گمراہ انسانوں کی ایک بہت بڑی جماعت صراط مستقیم پر آجائے گی۔ اس معاملہ میں خود ریاست کے مسلمانوں کو خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کیلئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ (منیجر)

بقیہ صفحہ اوّل

میرے خیال میں جو علم بمنزل روح جامع ہو سکتا ہے وہ فلسفہ یعنی حکمت ہے۔ کیونکہ فلسفہ ہی وہ چیز ہے جس کا موضوع عام ہے جو انسان کو لوازم انسانی سے باخبر کرتا اور دوسرے علوم کے حاصل کرنے کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر کسی قوم میں فلسفہ کا وجود نہ ہو اور دوسرے ایسے علوم موجود ہوں جن کے موضوع خاص ہیں تو یہ علوم ایک قرن بھی زندہ نہ رہیں گے۔ اور وہ قوم بغیر روح فلسفہ کے دوسرے علوم سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گی۔ مصر اور روم میں مدارس کو قائم ہوئے ساٹھ سال گذر چکے لیکن تعلیم میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوئی۔ اور اس کا سبب کیا ہے یہی کہ نصاب میں فلسفہ کی تعلیم شریک نہیں کی گئی۔ اگر جسم تعلیم میں فلسفہ کی روح پھونک دی جاتی تو اس وقت تک بلاد فرنگ کے یہ لوگ محتاج نہ رہتے۔ اور اپنے ممالک کی اصلاح کی جانب گامزن ہو جاتے اپنی اولاد کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بلاد فرنگ نہ بھیجتے اور ان کے دار العلوم اور مدارس کے لئے فرنگی مدرسین بلانے کی ضرورت باقی نہ رہتی۔

جب کسی قوم میں فلسفہ کی روح آجاتی ہے تو اس کو دوسرے علوم حاصل کرنے کی جانب مائل اور راغب کر دیتی ہے۔ صدر اول کے مسلمان موجودہ علوم کے لحاظ سے تعلیم یافتہ نہ تھے لیکن اسلام نے کچھ ایسی فلسفہ کی روح ان میں پھونک دی تھی کہ اس کے واسطہ سے مسلمان خاص علوم کے حاصل کرنے پر مجبور رہو گئے۔ اور بتدریج مختلف طور پر وہ عبور حاصل کر لیا جو یادگار روزگار ہو گیا۔

فلسفہ ہی وہ چیز ہے جو انسان کو انسان بناتا اور انسان کا شرف دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں ظاہر کرتا ہے جب کسی قوم سے فلسفہ کی روح پرواز کر جاتی ہے تو پھر اس میں ادبار و انحطاط کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور اس قوم سے بتدریج مختلف علوم و فنون مفقود ہونے لگتے ہیں۔ معاشرت بگڑ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ قعر مذلت میں جا پڑتی ہے۔

یہاں تک تو میں نے علوم کے مراتب اور فلسفہ کے فوائد بیان کئے اب چاہتا ہوں کہ اس دور کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر نظر ڈالوں۔

صاحبو! اس زمانہ مسلمانوں کی تعلیم کا طریقہ شروع سے آخر تک بگڑا ہوا ہے مثلاً عربی کو لیجئے عربی تعلیم کا مفہوم علم نحو کا حاصل کرنا سمجھا جاتا ہے۔ علم نحو کے حاصل کرنے کا اصلی منشا اور مقصد یہ ہے کہ صحیح طور پر زبان کا بولنا اور لکھنا پڑھنا آجائے اور بس لیکن مسلمان طلباء کا تمام وقت اس کی لایعنی بحثوں اور فیلسوفانہ افکار میں صرف ہو جاتا ہے اور عمر بھر عربی پڑھنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو عربی میں دو جملے صحیح بول سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں حتیٰ کہ دو سطر بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے۔

علم معانی و بیان جس کو ادبیات کہتے ہیں اور جس کی تحصیل سے انسان منشی، خطیب اور شاعر ہو سکتا ہے اس کا یہ حال ہے کہ عمر تمام پڑھنے کے بعد روزمرہ کی گفتگو پر بھی طالب علم قادر نہیں ہوتا۔

علم منطق جو میزان افکار کہا جا سکتا ہے اور انسان کو حق اور باطل صحیح اور فاسد کا امتیاز کرنے پر قادر کرتا ہے اس کا اثر مسلمان منطقیوں پر یہ ہوا کہ ان کے دماغ ممکنہ خرافات اور واہیات سے مملو پائے جاتے ہیں اور ان کے اور بازاریوں کے افکار میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔

علم حکمت جس کا تعلق موجودات خارجیہ کے اصول کی بحث سے ہے اور جو ان کے علل و اسباب۔ لوازم و ملزوم کو بیان کرتا ہے اس میں مسلمانوں کی یہ کیفیت ہے کہ صدرا اور شمس البازغہ پڑھ لیا اور خود کو حکیم سمجھنے لگے حالانکہ دائیں بائیں کا فرق نہ معلوم ہوا اور اتنی بھی صلاحیت پیدا نہ ہوئی کہ معلوم کر سکیں کہ خود کیا ہیں کون ہیں اور ان کو دنیا میں کیا کرنا چاہیے۔ کبھی بھولے سے بھی نہ پوچھا کہ آخر یہ تار برقی کیا ہے۔ کشتی بخاری کیا چیز ہے ریل کیسے بنی اور چلتی ہے۔

صاحبو! میری حیرت کی انتہا نہیں رہتی جب میں ان لوگوں کا خیال کرتا ہوں جو چراغ لیے شام سے صبح تک شمس البازغہ کا مطالعہ کرتے ہیں اور کبھی اس بات پر غور نہیں کرتے کہ اگر چراغ کی چمنی نکال دی جائے تو کیوں چراغ دھواں دینے لگتا ہے اور چمنی لگا دینے سے دھواں موقوف کیوں ہو جاتا ہے۔ تف ہے ایسے حکماء پر اور تف ہے ایسی حکمت پر۔ حکیم وہ ہے جو حوادث اور اجزائے عالم پر غور کرے نہ کہ اندھوں کی طرح راستہ چلے جن کو منزل مقصود سجھائی نہیں دیتی۔

مسلمانوں کا علم فقہ حاوی ہے تمام حقوق بلدیہ اور دولیہ پر پس چاہیئے تھا کہ مرد فقیہ صدر اعظم یا سفیر کبیر ہو سکتا حالانکہ ہم اپنے فقہاء کو دیکھتے ہیں کہ اپنے گھروں کا انتظام کرنے سے قاصر ہیں اور اپنی بلاہت کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔

علم شریعت درحقیقت حکمت قوانین سے واقف کرتا ہے اور مختلف احکام کے علل منفعت اور مضرت کو ظاہر کرتا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ ہمارے شارعین قوانین و قواعد مدنیت کے سمجھنے سے محض عاری ہیں۔

بہرحال ہمارے علماء کی حالت ایک باریک فتیلہ کی ہے کہ اس پر ایک کمزور شعلہ ٹمٹما رہا ہے جو نہ تو اپنے اطراف کو روشنی پہونچا سکتا ہے اور نہ دوسروں تک اس کی روشنی پہونچ سکتی ہے عالم اگر حقیقی عالم ہو تو اس کی مثال ایک نور کی ہو سکتی ہے کہ جس کی روشنی تمام عالم پر پھیلتی ہے اگر تمام عالم کو منور نہ کرے تو کم از کم اپنے گھر یا اپنے قریہ یا اپنے شہر کو وہ روشن کر سکتا ہے یہ ہمارے علماء کیسے ہیں کہ چراغ کے نیچے اندھیرے کی مثال ان پر صادق آتی ہے!!

افسوس اور عجب تو یہ ہے کہ ہمارے علماء نے علم کی دو قسمیں قرار دے رکھی ہیں ایک کو علم مسلمانان اور دوسرے کو علم فرنگ سمجھتے ہیں اور اس طرح بعض مفید علوم کے حاصل کرنے سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ علم وہ شریف چیز ہے جو کسی طائفہ سے مخصوص نہیں اگر کوئی طائفہ یا قوم مشہور اور معروف ہوتی ہے تو علم کے ہی سبب سے اور انسان اگر پہچانے جاتے ہیں تو علم و فضل کی وجہ سے نہ کہ علوم و فنون انسانوں کی وجہ سے۔ کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ مسلمان ان علوم کو جو ارسطو اور افلاطون سے منسوب ہیں غایت رغبت کے ساتھ سیکھتے ہیں لیکن اگر غالیلہ (گلیلو) نیوٹن (نیوٹن) اور کیپلر کے علوم کی جانب ان کی توجہ مبذول کرائی جائے تو اس کو کفر سمجھتے ہیں۔

حق وہ ہے جو دلیل و برہان رکھے۔ جو علماء علوم و معارف کے حاصل کرنے کے لئے منع کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ حفاظت اسلام کر رہے ہیں حالانکہ فی الحقیقت وہ اسلام کے دشمن ہیں۔ وہی مسلمان اسلام کے محافظ ہو سکتے ہیں جو علوم و معارف مختلفہ سے آشنا اور واقف ہوں۔

امام غزالی اپنی کتاب منقذ من الضلال میں لکھتے ہیں کہ

"آں شخصیکہ میگوید کہ دیانت اسلامیہ منافی
ادلۂ ہندسیہ و براہین فلسفیہ و قواعد طبیعیہ است
آں شخص دوست جاہل اسلام است و ضرر ایں
دوست جاہل بر اسلام زیادہ است از ضرر زنادقہا
و دشمنان اسلام۔ چونکہ قواعد طبیعیہ و براہین
ہندسیہ و ادلۂ فلسفیہ از جملہ بدیہیات است
پس کسے کہ گوید کہ دین منافی بدیہیات است
پس لامحالہ حکم بر بطلان دین خود کردہ است"!

الحاصل مسلمانوں کی اصلاح اسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ہمارے رؤسائے دین خود اپنی اصلاح نہ کریں اور علوم و معارف سے خود بہرہ ور نہ ہوں اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ پہلے خرابی و تباہی ہمارے علماء اور رؤسائے دین میں واقع ہوئی اور ان سے یہ عام امت میں سرایت کر گئی۔

اعتذار

افسوس ہے کہ وافدین حجاز کی سرگذشت سفر کا سلسلہ دفعتہً رک گیا۔ اس ہفتہ کی ڈاک سے بھی مولوی محمد دراز بیگ صاحب کا کوئی خط وصول نہیں ہوا۔ جناب مولانا احمد سعید صاحب کا ایک مختصر سا گرامی نامہ آیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم تفصیلی حالات بھیج رہے ہیں مگر وہ تفصیلی حالات خط کے ساتھ نہیں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو راستہ میں انہیں روک لیا گیا یا ڈاک میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ اتوار کی ڈاک سے ضرور بقیہ حالات وصول ہو جائیں گے، اور اشاعت آئندہ میں اس کو درج کیا جا سکے گا۔

(ایڈیٹر)

سیر قیامات

عالم اسلامی

ایران

ایرانی پارلیمنٹ کا افتتاح
رضا شاہ پہلوی کی تقریر

طہران ۱۱ جولائی۔ آج شاہ نے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ مجلس کے چھٹے اجلاس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ممالک غیر سے دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے ٹرکی کے ساتھ معاہدہ ہو جانے سے مسرت ہے۔ حکومت اسپر غور کر رہی ہے کہ پولینڈ سے ایک تجارتی معاہدہ کرے۔ مجھے امید ہے کہ سڑکوں کی تعمیر کے کام کو وسعت دی جائے گی اور ریلوے لائن بنانے۔ کانیں کھودنے زراعت کو فروغ دینے اور عام ملکی ترقی کے لئے ایک قانون منظور کیا جائے گا۔

شاہ ایران کی دینداری
انگلستان میں تبلیغ اسلام کی مساعی
۲۵ انگریزوں کا قبول اسلام

اخبار اقدام کے نامہ نگار نے طہران سے اطلاع دی ہے کہ جناب رضا خاں پہلوی شاہ ایران مولانا باقر علی خاں کو اپنی جانب سے اس غرض کے لئے لندن بھیج رہے ہیں کہ وہ وہاں اسلام اور اس کے منافع پر مسلسل لکچر دیں۔ اور یہ کہ شاہ ایران نے ہندوستان کے علمائے شیعہ مقیم لندن کی انجمن کو معقول مالی امداد اس غرض سے عطا فرمائی ہے کہ وہ انگریزی زبان میں لندن سے ایک موقت رسالہ جاری کرے جس میں اسلام پر اعتراضات کے جوابات شائع کئے جائیں اور اسلام کے اصول اور خوبیوں کی اشاعت کی جائے۔ اور لندن میں ایک بڑا کتب خانہ قائم کیا جائے جس میں ہر قسم کی مذہبی اسلامی کتب جمع کی جائیں۔ تا کہ دعوت اسلام کے سلسلہ میں ان سے مدد لے۔ نامہ نگار مذکور نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ حال میں ۲۵ انگریزوں نے جن میں چار شخص بہت معزز اور ذی مرتبہ ہیں اسلام قبول کیا ہے۔ اور ان کے اصلی ناموں کو اسلامی ناموں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ (پیغام صلح)

ایران کی بغاوت

طہران ۱۱ جولائی۔ آذربائیجان اور خراسان کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ بہت مبہم ہیں۔ مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آذربائیجان میں امن ہے۔ دو پیادہ رسالے طہران سے مشہد روانہ کئے گئے ہیں۔ مگر بغاوت کی وسعت کے متعلق کوئی معتبر خبر ہنوز موصول نہیں ہوئی ہے۔

مراکش

تولون میں سلطان مراکش کا خیر مقدم

تولون ۱۱ جولائی۔ سلطان مراکش یہاں پہنچ گئے ہیں۔ وہ

مسلمانوں کی جدید مسجد کا افتتاح کرنے اور اس جشن میں حصہ لینے کے لیے آئے ہیں جو غازی عبد الکریم کی شکست پر منایا جا رہا ہے انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ موسیو دومرگ اور موسیو بریان کے نمائندوں نے جہاز پر جا کر سلطان کا خیر مقدم کیا۔

ریف کے حصے بخرے
ہسپانیہ و فرانس کے درمیان ملک کی تقسیم

پیرس ۱۱ جولائی۔ مراکشی کانفرنس کے نمائندوں نے فرانسیسی ہسپانی علاقوں کی سرحد کے متعلق تعین کا فیصلہ کر لیا ہے۔ قبائل کا اتحاد قائم رکھنے کے لیے بہت کم تبدیلیاں کی جائیں گی خصوصاً بنی زروال کا خیال رکھا جائیگا جس کی تعداد ⅔ حصہ فرانسیسی علاقہ میں ہے۔

سلطان مراکش کی بے غیرتی
اسلام کی شکست پر اظہار مسرت

پیرس ۱۲ جولائی۔ آج سہ پہر کو سلطان مراکش تولون سے نہایت شان و شوکت کے ساتھ یہاں آ گئے خوب جھنڈے لہرائے گئے اور ۵۰ ہزار پاریسیوں کے ایک مجمع نے تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک مراکشی فرمانروا سرکاری حیثیت سے فرانس میں آیا ہے اس سفر کے لیے ایک طویل پروگرام تیار کیا گیا ہے اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ فرانس کا اس امر پر شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے مراکش کو غازی عبد الکریم سے نجات دلادی۔ (برٹش یونائٹیڈ پریس)

غازی عبد الکریم کا محبس

پیرس ۱۳ جولائی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ غازی عبد الکریم جزیرہ ری یونین میں قید کئے جائیں گے۔

ہاواس ایجنسی کا تار مظہر ہے کہ موسیو بریان اور جنرل پریمو ڈی ریویرا نے ایک ہسپانی فرانسیسی معاہدہ پر دستخط کر دیے ہیں جس کا تعلق مراکش میں امن قائم کرنے سے ہے۔

بلاد عرب

انتظامات حج کے متعلق شکایات کی تردید
سلطان ابن سعود کا تار

بمبئی ۱۰ جولائی۔ امسال کے حج کی بد انتظامیوں کے متعلق جو تار روزنامہ خلافت میں شائع ہوا ہے اس کی تردید کے لیے سلطان ابن سعود نے اپنے ایجنٹ مقیم بمبئی کو تار دیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نجدیوں اور ان مصریوں میں جو محمل شریف کو لے جا رہے تھے معمولی سا جھگڑا ہوا تھا مصری حاجی آزادی کیساتھ دوسرے حاجیوں سے ملتے جلتے تھے جن کی تعداد ساٹھ ہزار تھی کوئی واقعہ ایسا ظہور پذیر نہیں ہوا جس سے حاجیوں کو ذرا سی بھی وجہ شکایت ہوتی۔

نہر زبیدہ کے پانی کے متعلق سلطان کا بیان ہے کہ اسے کبھی نہیں روکا گیا۔ اور وہ حسب معمول بہہ رہا ہے یہی طرح یہ الزامات بھی بالکل غلط ہیں کہ اونٹوں کا کرایہ گذشتہ سالوں سے زیادہ ہو گیا تھا

ٹرکی

سمرنا میں پھانسیوں کے تختے
صدر جمہوریہ کے خلاف سازش کرنے والوں کو سزائیں

سمرنا ۱۱ جولائی۔ حکام کی یہ تجویز ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے خلاف سازش کرنے والوں کو پھانسی دینے کے لیے سمرنا کے شہر میں مختلف عام مناظر پر پھانسی کے پھندے لٹکائے جائیں اس تجویز کا مقصد یہ سمجھا جاتا ہے کہ جن لوگوں کو پھانسی دیجائے وہ ایک دوسرے کو اس حالت میں نہ دیکھ سکیں۔ (برٹش یونائیٹڈ پریس)

ہندوستان

پھلواری شریف میں سنگھٹن کا زور
مسلمانوں کی امن پسندی اور مفسدوں کی شرارت

پٹنہ ۱۱ جولائی۔ رتھ جاترا کا جلوس جس کے متعلق نقض امن کا اندیشہ تھا امن و امان کیساتھ پھلواری شریف میں مسجدوں کے سامنے باجا بجاتا نکلا۔ بابو راجندر پرشاد اور بابو جگت نرائن لال سکرٹری ہندو مہاسبھا کی صلاح کے باوجود جلوس والوں نے مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔ ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے مسٹر ایس ایم حفیظ جنرل سکرٹری انجمن محافظت بہار و اڑیسہ نے نانبائیوں کی دکانیں جو سڑک پر مسجد کے سامنے واقع ہیں اور جہاں گائے کے کباب صبح سے تمام دن شام تک خوب بکتے تھے بند کرا دیں۔ مسٹر حفیظ نے دکانوں کے بند کرنے کے متعلق جلوس نکلنے سے بہت عرصہ پیشتر بابو راجندر پرشاد اور بابو جگت نرائن لال کو اطلاع دیدی تھی اور یقین دلایا تھا کہ مسلمانوں کا یہ مقصد اور منشا نہیں کہ ان کے مذہبی جلوس کے دوران میں ان کے جذبات کو صدمہ پہنچائیں۔ لیکن ہندوؤں نے باوجود اسکے اپنے لیڈروں کی بات نہ مانی۔ مسلمان کہتے ہیں کہ ہندوؤں نے ایک پرانی رسم کو توڑ دیا ہے جس کی تائید ۱۸۹۳ء کا عدالتی حکم کرتا ہے جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا اور ہندوؤں نے رضامندی ظاہر کی تھی کہ پھلواری شریف میں کبھی کسی مسجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے گا۔

پٹنہ میں چھ سو مسلمانوں کی گرفتاری

پٹنہ ۱۳ جولائی۔ آج مفصلات سے کسی لوٹ مار یا ہنگامہ کی اطلاع نہیں موصول ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ اندرونی حصہ کے حالات امید افزا ہو رہے ہیں اسوقت تک چھ سو بارہ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں جنمیں سے پانچسو بارہ کو شہر میں لایا گیا ہے۔ صرف چودہ ہندو جلوس کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے جنہیں بابو سدرسی پیرا کے سامنے پیش کر دیا گیا مقدمہ کی سماعت آئندہ دو شنبہ کو ہوگی۔

کلکتہ میں جدید فسادات
پاتک پاڑہ اور بلگچھیا کے فساد کی تفصیلات

پاتک پاڑہ اور بلگچھیا میں ہندو مسلمانوں کے مابین جو فساد رونما ہوا اس کے متعلق تحقیقات سے معلوم ہوا کہ تین موٹریں جگناتھ دیوی کی مورتی کو لئے چیت پور کے جگناتھ مندر سے جو بیری تلہ کے قریب واقع ہے تین بجے شام کو روانہ ہوئیں جلوس والے بلگچھیا پاتک پاڑہ راج کے مکان کی جانب چل پڑے۔ پہلے تو وہ بلگچھیا، پاتک پاڑہ راج ہی میں آیا کرتے تھے لیکن تین چار سال سے وہ بلگچھیا راج کی جانب جاتے ہیں یہاں وہ آٹھ دن تک دیوی کی پرستش کرتے ہیں اور پھر جگناتھ کے مندر کو کاشی پور کے

راستہ چلے جاتے ہیں، مندر سے باہر نکل کر وہ کاشی پور روڈ سے روانہ ہوئے، ۶ بجے شام کے قریب وہ پکپاڑہ روڈ میں پہنچے جب وہ وتا بگان کی مسجد کے قریب آئے تو بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ان سے باجہ بند کر دینے کی درخواست کی لیکن ہندوؤں نے جواب نہیں دیا اور کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے پتھر برسانے شروع کر دیے۔ بہر حال ایک ہنگامہ برپا ہو گیا اور جانبین آپس میں لڑنے لگے، چنانچہ باجے والے اور نیلگرتن پارٹی والے ادھر ادھر بھاگ گئے لیکن جلوس والے پھر جمع ہو گئے اور پھر بڑے زور سے لڑائی شروع ہو گئی اتنے میں مسلمانوں کی مدد کو کچھ اور مسلمان پہنچ گئے چونکہ پولیس کو اطلاع پہنچ چکی تھی پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی مجمع کو منتشر کر دیا تقریباً چھ شخص گرفتار کئے گئے اور گیارہ مجروح اشخاص میڈیکل ہسپتال میں بھیجدے گئے۔ مجروحین میں سات ہندو اور چار مسلمان تھے ایک مسلمان ہسپتال میں نہایت خطرناک حالت میں پڑا ہے۔ مسلح

پولیس والوں کو جا بجا مقرر کر دیا گیا تا کہ پھر ہنگامہ نہ ہو جائے، چنانچہ امن ہو گیا لیکن سراسیمگی ابھی تک پھیلی ہے اور دکانیں بھی بند ہیں۔

اسی رات کو ۸ بجے کے قریب پولیس کے ہیڈ کوارٹر میں اطلاع پہنچی کہ بلگچھیا سے چیت پور تک پھر فساد ہو گیا ہے اور بلگچھیا ربگان سے بہت سے ہندو آ کر لاٹھیاں لے مسلمانوں پر جگناتھ کے مندر کے قریب حملہ آور ہوئے ہیں اکا دکا پر فوراً ہی بڑی دیر تک حملے ہوتے رہے اور ہندو مسلمان دونوں مجروح ہوئے۔

ایک معزز مسلمان عبد الجبار جب مندر کے قریب سے گذر رہا تھا تو چند ہندوؤں نے اس پر حملہ کر کے چھرا بھونک دیا مجروح کاشی پور ہسپتال میں پڑا ہے۔ (عصر جدید)

ایک اور فساد

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ شہر کے شمالی حصہ میں ہندو مسلمانوں میں جھگڑا ہو گیا۔ ایک آدمی جان سے مرا ہے۔ چالیس آدمی بہت زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

گجرات میں اسلام کی شاندار فتح
ایک جتھم کے ہندو راجہ کا قبول اسلام

خواجہ حسن نظامی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے اپنی ذمہ داری پر میں یہ اطلاع شائع کرتا ہوں کہ ملک گجرات کی ریاست بھاگ مراجور ریاست پہلیا کے قریب ہے اور جسکے راجہ اصل نسل ہندو راجپوت ہیں اور جسکی ریاست ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی ہے اسلام کے آغوش وحدت میں آ گئی ہے اور ریاست مذکور کے ولی عہد راج کرن سنگھ

دار الحکومت

ہندو سبھا دہلی کی تجاویز

دہلی ۱۲ جولائی۔ صوبہ دہلی کی ہندو سبھا نے ۱۰ جولائی کو مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی ہیں:-

مسجدوں کے سامنے باجہ ضرور بجیگا!

صوبہ دہلی کی ہندو سبھا حکومت بنگال کے اس حکم کے خلاف زبردست احتجاج کرتی ہے جو اس نے مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق جاری کیا ہے۔ اس سبھا کی رائے میں حکومت بنگال کے حکم میں جس اصول کو ظاہر کیا گیا ہے وہ ہندوؤں کے نگر کیرتن اور ان کے مذہبی حقوق پر ایک ضرب شدید ہے۔ کیونکہ شاستروں کے مطابق یہ ہندوؤں کا رواجی حق ہے کہ مذہبی رسومات کی ادائیگی میں باجہ بجایا جائے۔ اس حق کو چھین کر حکومت بنگال نے دونوں قوموں میں عداوت کا بیج بو دیا ہے۔ اس لئے یہ سبھا حکومت بنگال اور حکومت ہند کو متنبہ کرتی ہے کہ ہندو اس غیر منصفانہ حکم کی پابندی نہیں کرینگے۔

عبد القادر پر مقدمہ چلایا جائے!

نئے پالیس پر سب انسپکٹر عبد القادر کے گولیاں چلانے کی جو تحقیقات حکومت دہلی نے کی ہے اور اس کے متعلق جو فیصلہ کیا گیا ہے اسپر یہ سبھا اپنی بے اطمینانی کا اظہار کرتی ہے۔ اس سبھا کی رائے میں حکومت کے لئے یہ امر نہایت غیر مناسب ہوگا کہ

مسٹر فضل الحق کا استعفا منظور ہو گیا

کلکتہ ۹ جولائی۔ مسٹر فضل الحق نے بنگال کی مجلس وضع قوانین کی رکنیت سے جو استعفے دیا تھا وہ گورنر نے منظور کر لیا ہے۔

ندیا گنج میں تعزیوں پر فساد

گیا ۱۴ جولائی۔ کل شب کو ندیا گنج میں تعزیوں کے معاملہ پر ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ اس جھگڑے میں چار آدمی زخمی ہوئے ہیں

جی نرنج سنگھ جی اپنے اہل و عیال اور نوکر چاکر سمیت جنکی تعداد تین سو کے قریب ہے پیر سید غفور علی صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے ہیں اور انکا نام عبد الرحمن رکھا گیا ہے۔ ۹ جولائی کو راجہ کرن انکلیشور گجرات کی جامع مسجد میں نماز کیلئے آئے تو مسلمانوں نے نہایت دھوم اور جوش و خروش سے ان کا استقبال کیا۔

حیدر آباد پر عیسائیوں کا حملہ
پانچ لاکھ آدمیوں کو عیسائی بنانے کی تیاریاں

آج کی ڈاک سے اسٹریلیا کا جو اخبار "ایج" موصول ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ:-

"حیدر آباد جو ہندوستانی مسلمانوں کا ایک بہت مستحکم مرکز ہے وہاں پادری بیلی، ایچ بلنگٹن کی نہایت سخت مخالفت کی گئی جس کے بعد وہ کل میلبورن واپس چلے آئے ہیں۔ وہ امید کرتے ہیں کہ اپنے ہمراہ چند دوسرے مشنریوں کو بھی ہندوستان لیجائیں گے تا کہ ایسے پانچ لاکھ آدمیوں کا مذہب تبدیل کرایا جائے جو شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔

مسٹر بلنگٹن نے یہ بھی کہا ہے کہ نظام حیدر آباد اپنی طاقت کے اعتبار سے ہندوستانی والیان ملک کی صف اول میں جگہ رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے چند ان لوگوں میں سے ہیں جن کے پاس سب سے زیادہ دولت موجود ہے۔ مشنریوں کو ریاست حیدر آباد میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ اس کے مجاز نہیں تھے کہ بغیر اجازت حاصل کئے ریاست میں اپنے لئے کوئی رہنے کا ٹھکانا بنا سکیں۔ اور اس اجازت کا حاصل کرنا بھی بہت دشوار تھا۔ ریاست کے حکام کو ان لوگوں کے پریشان کرنے میں بہت لطف آتا ہے جو اپنا مذہب تبدیل کر کے عیسائی ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف ان لوگوں پر بت پرست بھی ظلم و تعدی کرتے ہیں۔ جب کبھی ایک دیسی آدمی عیسائی ہو جاتا ہے تو اس کا حقہ پانی بند کر دیا جاتا ہے۔ کوئی شخص اس کے ساتھ لین دین کا معاملہ نہیں کرتا جس چیز کو وہ چھو دیتا ہے وہ دیسی باشندوں کے لئے ناپاک ہو جاتی ہے۔ ذرا سے اشتعال پر گاؤں والے اسے ایک مختنب گوشے میں لیجا کر کوڑوں سے مارتے ہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے مشن کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے اور گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں اس کی حدود اسقدر بڑھ گئی ہیں کہ اب اس وقت مزید امداد کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ لیکن ریاست میسور میں ہندو راجہ عیسائیت پر نظر عنایت رکھتا ہے اور اسٹر مشنریوں کی روپیہ اور آدمیوں سے امداد بھی کرتا ہے۔ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کا تبدیل مذہب بہت زیادہ آسان کام ہے"۔

اس معاملہ کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے۔ حکومت کو چاہیے کہ ایک علانیہ تحقیقات کرے جس میں ہر شخص کو آزادی کے ساتھ اپنی شہادت دینے کی اجازت حاصل ہو۔ ایسی خفیہ تحقیقات جو دفتری وضع پر کی جائے ہندوؤں کو ہرگز مطمئن نہیں کر سکتی ہے۔

ملک دیوی دیال کی پشتی بانی

یہ سبھا اس امر پر افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ شہر کے بعض مسلمان اور جرائد ملک دیوی دیال کے خلاف لغو الزامات لگا کر زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں جس کا مقصد صاف یہ ہے کہ کسی ہندو کے لئے کوتوالی کا انچارج ہونا ممکن نہ رہے۔ اس سے قبل لالہ رشی کیش کو بھی اسی طرح پریشان کیا گیا تھا۔ قربانخانہ کے قریب جو فساد ہوا اس کی ذمہ داری کسی طرح بھی ملک دیوی دیال کے اوپر عائد نہیں ہو سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ ڈپٹی کمشنر کی آمد سے قبل سکون خاطر اور دور اندیشی کا ثبوت نہ دیتے تو فساد اس سے بہت زیادہ سخت ہوتا جتنا کہ ہوا۔ اس لئے سبھا امید کرتی ہے کہ حکومت دیوی دیال اور سردار جیت سنگھ کے خلاف پروپیگنڈا کی طرف اعتنا نہ کرے گی کیونکہ یہ فرقہ وارانہ جذبات پر مبنی ہے۔

شردھانند کے چیلوں کی مغویانہ سازش
ایڈیشنل مجسٹریٹ کی غیر معمولی حرکت

ہم اپنی گذشتہ اشاعت میں یہ خبر دے چکے ہیں کہ مسمی عبد الحلیم نے زیر دفعات تعزیرات ہند سوامی شردھانند ڈاکٹر سکھدیو، دلیش بندھو گپتا وغیرہ کے خلاف استغاثہ دائر کیا تھا جو مسٹر ٹولنٹن ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ ۹ جولائی کو مستغیث کے حلفیہ بیان ہوئے۔ عدالت نے مسماۃ اصغری اور بچوں کے وارنٹ اور سوامی شردھانند وغیرہ ملزمان کے نام سمن جاری کئے جانے کا حکم دیا۔ مستغیث نے طلبانہ داخل کر دیا۔

اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس مقدمہ میں عدالت نے بند کمرہ میں مسٹر آصف علی بیرسٹر کے بیان لئے اور ۱۳ جولائی کو صبح ۷ بجے کچہری میں مسماۃ اصغری کے بیان زنگ بہاری لال و شیو نرائن وکلاء کی موجودگی میں قلمبند کئے۔ مستغیث اور اس کے وکلاء کو خبر تک نہ ہوئی۔

اس خبر سے مسلمانوں میں سخت بے چینی اور سنسنی پھیل گئی ہے اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں مسلمانوں میں یہ عام خیال پیدا ہوتا جاتا ہے کہ دہلی کی عدالتوں میں مسلمانوں کے لئے انصاف باقی نہیں رہا۔ خصوصاً مسٹر ٹولنٹن کی انصاف پسندی کے متعلق پبلک میں بدگمانی پھیل رہی ہے۔

مسجد خانم والی کا مقدمہ

دہلی ۱۵ جولائی۔ آج مسجد خانم والی کا مقدمہ پیش ہوا جس میں پرچی ظہور احمد صاحب سب انسپکٹر کی شہادت کے بعد ملزمان کے بیانات ہوئے مقدمہ ۲۵ جولائی کیلئے ملتوی ہو گیا۔

مزید گرفتاریاں

دہلی ۱۵ جولائی۔ آج پولیس نے ۸ مسلمان اور آٹھ دس ہندوؤں کو دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کر کے چالان کر دیا ان میں عبد الرحمن نیاط ساکن پھاٹک حبش خاں بھی ہے جو کل ہی چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوا ہے۔

۱۳ جولائی کو مسجد فتحپوری کے تین طلبا کو پولیس گرفتار کر کے کوتوالی لیگئی اور شام تک وہاں رکھا۔ مسلم بورڈ کے ایک کارکن ضمانت دینے کیلئے گئے تو انہیں یہ عذر کر کے کہ آپ کئی ضمانتیں دے چکے ہیں اسلئے آپکی ضمانت نہیں لی جائیگی انکار کر دیا مگر پھر ان کو بلا ضمانت لئے چھوڑ دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے خلاف ثبوت کافی نہیں سمجھا گیا۔

عشرہ محرم کے انتظامات

عشرہ محرم کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حسب ذیل اعلان کیا ہے۔

"زیر دفعہ ۱۴۴ (ب) ضابطہ فوجداری تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تا تاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۲۶ء لغایت ۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو کسی ایسے شخص کو اپنے مکانات میں داخل ہونے کی اجازت نہ دو جسکی ذمہ داری تم نہ کر سکتے ہو اور اپنے مکانات میں ایسا داخلہ نہ ہونے دو جس سے کہ نقض امن کا اندیشہ ہو اگر تم اسکی تعمیل کرو گے تو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا کے مستوجب ہو گے"۔

حرف سلا

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

پائل ریاست پٹیالہ میں ایک آریہ ڈاکٹر کی شرارت

قربانی کے گوشت کو دفن کر دیا گیا

میں ۸ ر ماہ جولائی کو قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں گیا وہاں جا کر سنا کہ ایک قصائی نے ۱۲ ر ذی الحجہ کو ایک بکری کی قربانی کی اور اس کا گوشت مسلمانوں کو تقسیم کر رہا تھا کہ قصبہ پائل کا ڈاکٹر جس کا مذہب آریہ ہے آیا اور اُس نے خاکروبوں کو بلا کر مذبوحہ جانور کی سری اور کھال اور گوشت اُٹھوا لیا۔ قصائی نے بہتری منت سماجت کی کہ آپ مجھ پر جرمانہ کر دیں مگر یہ گوشت مجھ کو تقسیم کر لینے دیجئے۔ کیونکہ یہ گوشت مسلمانوں کا حق ہے یہ مسلمانوں میں ہی تقسیم ہونا چاہئے۔ مگر اُس نے ایک نہ سُنی اور گوشت۔ کھال اور سری کو زمین میں دبا دیا گیا۔

اس کے بارے میں مولوی محمد صدیق صاحب اور حکیم محمد رمضان صاحب معہ قصائی اور آٹھ سات اور صاحبان کے ہزہائینس مہاراجہ پٹیالہ کی خدمت میں گئے ہوئے ہیں اور آئندہ جو حال ہونگے وہ اُن کے آنے پر آپ کو لکھے جاوینگے یہ الفاظ آپ براہ مہربانی شائع فرمائیں تاکہ عوام کو اس بات کی اطلاع ہو جاوے کہ یہ یہ کارروائیاں مذہب اسلام پر ظہور میں آرہی ہیں۔

الراقم۔ میاں جی عبداللہ ساکن چک سرائے ڈاکخانہ جگرانہ ضلع لدھیانہ

جریدہ "امارت" کی ضبطی پر مسلمانان بتیا کا احتجاج

آج ۲ر جولائی ۱۹۲۶ء کو مسلمانان بتیا کا ایک غیر معمولی جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق آراء پاس ہوئیں:۔

۱۔ مسلمانان بتیا کا یہ عام جلسہ کلکٹر پٹنہ کی اوس کارروائی کو جو اوس نے جریدہ امارت پھلواری مورخہ ۱۸ر مئی ۱۹۲۶ء تباریخ ۲۵ر جون ضبط کر کے اور برقی پریس کی تلاشی لیکر ظاہر کی ہے نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۔ کلکٹر پٹنہ کی یہ کارروائی نہایت غیر آل اندیشانہ ہے اور مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کی جگہ نمک پاشی کی گئی ہے اور اس ضبطی سے اون خیالوں کی تصدیق کر دیگی ہے جو جریدہ امارت کے اُس پرچہ میں حکومت کے رویہ کے متعلق بطور ظن کے ظاہر کئے گئے ہیں۔

۳۔ حکومت کے لئے بہتر ہے کہ وہ جلد۔۔۔ جریدہ امارت کے ضبط کردہ پرچوں کو واپس کردے ورنہ اندیشہ ہے کہ حکومت کی طرف سے مسلمانوں کے دلوں میں جذبۂ غیض و غضب روز بروز ترقی پذیر ہو۔

۴۔ کسی قوم کے صحیح جذبات و حسیات کو زور و طاقت سے دبایا نہیں جاسکتا۔ اسلئے مسلمانوں کو جو دبا بھی نہیں سکتا تبھی حکومت سے ہیں اون کا علاج ضبط تحریر و قید سلاسل نہیں ہیں۔ بلکہ اوسکا حقیقی علاج اون شکایتوں کا دور کرنا ہے۔

(محمد سعد اللہ عفی عنہ)

"وچتر جیون" پر مسلمانان کلکتہ کا اظہار نفرت

۲۱ر جون کو بعد نماز ظہر مرغی ہٹہ کی مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں حسب ذیل تجویز باتفاق آراء منظور ہوئی:۔

"مسمی کالیچرن نے اپنی کتاب "وچتر جیون" مطبوعہ آگرہ میں پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر جو گستاخانہ حملے کئے ہیں اُسکے لئے یہ جلسہ گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے کہ ایسی کتاب کی اشاعت مسلمانوں کیلئے ناقابل برداشت ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ ایسے بد طینت اور گستاخ مصنف کیخلاف جلد سے جلد قانونی کارروائی کرکے ملزم کو مناسب اور معقول سزا دے اور نیز کتاب فوراً ضبط کیجائے۔"

حاضرین نے نہایت اظہار نفرت کیساتھ تجویز کو پاس کیا۔

خادم۔ عبدالحق

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔

(منیجر)

مانا کہ آپ خوبصورت ہیں

مگر چہرے کے داغ دھبے مہاسے آپکو بدصورت کئے دیتے ہیں ان سب کے دور کرنے کے لئے ہمارا مشہور و معروف

پری جمال صابن (رجسٹرڈ)

مفید مانا گیا ہے اس کی پیاری پیاری رنگت اور مست کر دینے والی خوشبو و مفید اجزا جن سے چہرے کے مہاسے و سیاہی دور کر کے بدن و چہرہ کو مہکا دیتا ہے۔ اسکے استعمال سے بدن کی رنگت نکھر جاتی ہے چہرے کو خوبصورت اور حسن کو دوبالا کرتا ہے چہرے کی تمام چھائیاں مہاسے دور کرکے مثل گلاب کے نکالتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ ایک صابندانی ایک روپیہ (عہ)

المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی پری جمال منزل

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جسمیں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

جا نکاح کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلا

[illegible]

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ [illegible]

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ ہے۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ۱ (ایک درجن عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرما دیں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۳ رنگون

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پر نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی، باتصویر ضخیم کتب، ظریفانہ اور طبی اصولوں کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

فدائے طب حکیم سراج نرائن دہلی

مفت!!　　مفت!　　مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کرسکتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اُسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ساڑھے [illegible] (۱۰ر)

بچے عورتوں اور پلیگ انفلوئنزا بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ۔ راج وید کلکتہ)

اکسیر بواسیر

خونی اور بادی بواسیر کی شرطیہ دوا ہر چند روز دوا کھانے اور استعمال کرنے سے مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ قیمت ہر دو دوائیں تین روپے (سے)

اکسیر جریان

جریان نامردی اور سرعت انزال کی شرطیہ دوا۔ اس دوا سے کیسی ہی شکایت کیوں نہ ہو فوراً جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۸؍ عہ)

طلاء الفت

طلاء کیا ہے۔ رئیسوں نوابوں اور شوقینوں کی جان ہے اس کی تعریف اخباروں میں شائع کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔ منگا کر ایک مرتبہ ضرور آپ تجربہ کیجئے۔ نہایت ہی ملذذ اور رگوں کو طاقت بخشنے والا ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (عـ۵) چھ ماشہ چھ روپے (سے) تین ماشہ تین روپے آٹھ آنے (سے)

ابھی ایک نیا جرمنی کا ایجاد کردہ ربڑ آیا ہے جو کہ ممسک ہونے کے علاوہ اور بھی اوس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو بیان سے باہر ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

نیز ہر مرض کا آپ بذریعہ خط و کتابت علاج کرا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

منیجر دی حمیدیہ ہومیو پیتھک فارمیسی

شاہجہان آباد۔ ریاست بھوپال

اس موسم کیلئے

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ (رجسٹرڈ)

دوا اکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے بہت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ میں درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۱۴ر ڈاک محصول ۶ر

کلوروڈائن

(پیچش اور مروڑ کی حکمی دوا)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت میں ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے دستوں اسہال آنتوں کے دست وپیچش مروڑ پیٹ میں درد یا اینٹھن کیلئے کلوروڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے یہ دوا منگوائی ہے۔ قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے تین شیشی تک ۶ر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر یودھ ویر سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

رعایت　　رعایت　　رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

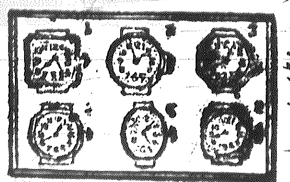

گارنٹی [illegible] سال

اصلی قیمت [illegible]　　رعایتی قیمت [illegible]

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشینری سوئیٹزرلینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں سے جو چاہے آسکتا ہے نمی اپنا اثر کرسکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاونٹین پین مفت دیا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ:

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۶۶ ویپری مدراس

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنگی سمری ضلع دربھنگہ

الخلیل کا دور جدید

اخبار "الخلیل" بجنور یوپی کئی ماہ سے ابر میں تھا بحمد اللہ کہ اب مستقل انتظام دکانی سرمایہ سے پھر آب و تاب کیساتھ جاری ہوگیا ہے اور باوجود ضخامت ۸ صفحہ اور بہتر کاغذ و مضامین کے قیمت سالانہ صرف پانچ روپیہ (صہ) سال حال کے لئے ہے اوس کا دور جدید تین ہزار کی تعداد میں نکلنے والا ہے۔ مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔

منیجر "الخلیل" بجنور یوپی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے (منیجر)

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۶

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے پہلے اجلاس کی کاروائی

(اس سے پہلے ہم دس جولائی کی اشاعت میں جریدہ ام القریٰ سے موتمر اسلامی کے پہلے جلسہ کی کارروائی درج کر چکے ہیں۔ اس میں انتخاب صدر تک کا حال لکھا گیا تھا۔ اب ہم ام القریٰ کے تازہ پرچہ سے اس کی بقیہ کیفیت درج کرتے ہیں۔ قارئین کرام سلسلے کے لیے پہلے نمبر کو ملاحظہ کر لیں)

انتخاب مکمل ہونے کے بعد جناب صدر کھڑے ہوئے۔ اور انھوں نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

میرے محترم بھائیو! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے دو کلمے سنانے کی اجازت دو۔ ہم اس اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں جنسیت اور اخلاق و عادات کے اختلاف کے باوجود اس شہر میں جمع کر دیا جو سب شہروں سے زیادہ مقدس اور اس کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں نعمت اسلام عطا فرمائی۔

اے ارکان موتمر! اے برادران عزیز! میں اس اعتماد کے لیے تمہارا شکر ادا کرتا ہوں جو تم نے میری ذات پر کیا ہے اور جس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس مقام پر مجھے پہنچا دیا۔

میرے بھائیو! میں نہ تم سے افضل ہوں اور نہ تم سے زیادہ عالم ہوں کہ اس مقام کا مستحق ہو سکوں مگر تمہارے دینی و ملی آداب نے ایسا ہی پسند کیا۔ اور تم نے مجھے منتخب کر لیا۔ کبھی کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ مفضول کو فاضل پر اور فاضل کو افضل پر تقدم حاصل ہو جاتا ہے۔

میرے بھائیو! میں تمہاری تمناؤں کے حصول میں اور اپنے آپ کو تمہارے اعتماد کے قابل ثابت کرنے میں انشاء اللہ پوری کوشش کرونگا۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو اس کام کی توفیق عطا فرمائے جس میں امت کا بھلا ہو۔ کیونکہ وہ جو کچھ چاہتا ہے اس کے کرنے پر قادر ہے و السلام علیکم۔

اب چونکہ صدر کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اور نائبان صدر کا انتخاب باقی ہے لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ ان کا انتخاب بھی کر لیا جائے۔

نائبان صدر کا انتخاب

ثناء اللہ (اہلحدیث) میں تجویز کرتا ہوں کہ سید رشید رضا اور محمد نصیف منتخب کیے جائیں۔

یوسف یاسین۔ بہتر یہ ہو کہ خفیہ طریق پر ووٹ لیے جائیں جس طرح انتخاب صدر میں کیا گیا۔

صدر۔ ہر شخص ایک ایک پرچہ پر دو دو نام لکھدے۔

پھر انتخاب شروع ہوا اور پرچے جمع کر لیے گئے۔ چنانچہ حسب ذیل نتیجہ نکلا:-

سلیمان ندوی رئیس وفد جمعیۃ الخلافت	۳۲
ضیاء الدین بن فخر الدین رئیس وفد مسلمانان روس	۲۰
سادہ پرچے	۷
	۵۹

اس کے بعد دوبارہ سکریٹری کے انتخاب کے لیے پرچے تقسیم کیے گئے۔ اور اس کا نتیجہ حسب ذیل نکلا۔

توفیق شریف رکن وفد مصر	۳۲
عجاج نویہض رکن وفد فلسطین	۲۳
سادہ پرچے	۴
	۵۹

اس کے بعد صدر نے فرمایا کہ مجلس تدقیق مضابطہ اعضاء کا انتخاب کیا جائے۔ اور اس میں پانچ آدمی ہوں۔ چنانچہ انتخاب کیا گیا اور حسب ذیل ارکان منتخب ہوئے۔

محمد عرفان	ہند
عبد الواحد قاری	روس و ترکستان
یوسف یاسین	عرب
حاج امن منصور	جاوہ

دوسرا اجلاس

(یوم اجتماع سہ شنبہ ۲۷ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ)

صبح ۲ بجے (عربی ٹائم) جلسہ کا افتتاح ہوا شیخ محمد ابو زید نے اجازت لیکر کہا کہ کل ہم نے طے کیا تھا کہ آج صبح ایک بجے جلسہ شروع ہوگا۔ مگر مجلس دو بجے سے پہلے جمع نہ ہوئی۔ یہ نظام کی کمزوری اور وقت کا ضیاع ہے جب ہمارا یہ حال ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ ہم مسلمانوں کے لیے کوئی نظام وضع کر سکیں۔

حسن کی۔ ان صاحب نے جو کچھ کہا ہے اس کی میں بھی تائید کرتا ہوں۔ امت کی بہتری پر غور کرنے کے لیے ہمیں وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اسی لیے میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میری ایک بات کو غور سے سنیں۔

اے ارکان موتمر! دنیا کی کوئی چھوٹی یا بڑی چیز ایسی نہیں ہے جس کے وجود کی حفاظت کے لیے کوئی نظام نہ ہو۔ اور یہی نظام، نظام طبعی کہلاتا ہے۔ چنانچہ نوع انسانی کے لیے جو نظام سب سے اہم ہے وہ اتحاد ہے جو اس کو نیک بخت اور مضبوط بناتا ہے جیسا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا الخ۔ اسی طرح کلام نبوت میں بھی اتحاد کے متعلق بہت کچھ وارد ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ المؤمن للمؤمن کالبنیان المرصوص یشد بعضہ بعضاً۔ اس کے علاوہ مصیبت پر مصیبت آتی ہے اور سبق پر سبق حاصل ہوتا ہے۔ مگر انسان ہے کہ سہو اور لہو میں مبتلا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں انسان کو اکثم بن صیفی کے اس قول سے بہتر کلام نہیں مل سکتا۔

کونوا جمیعا یا بنی اذا اعتری خطب ولا تتفرقوا آحادا

تابی القداح اذا اجتمعن تکسرا واذا افترقن تکسرت آحادا

پس اے انسان تجھے کیا ہو گیا ہے کہ اتنا بڑا ہو کر تو نے اپنے نفس کو ذلت کے حوالہ کر دیا ہے۔ اپنے نفس کی حفاظت کے لیے شہد کی مکھیوں کی تقلید کر پھر میں تیرے لیے سعادت ابدی کی ضمانت لیتا ہوں۔

آخر میں میں آپ لوگوں کے لیے اللہ سے توفیق کی دعا کرتا ہوں والسلام علیکم۔

عبد العزیز عتیقی (عسیر) میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وقت کی تنگی کا لحاظ کیجیے۔ باتیں چھوڑیے اور کام کی گفتگو کیجیے۔

شعیب قریشی (ہندوستان) کیا مقام صدارت ہر اس سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہے جو اس سے کیا جائے۔

سکریٹری۔ ہاں جلسہ کے ایجنڈا سے متعلق جو سوال ہو اس کا جواب دینے کے لیے صدارت تیار ہے۔

صدر۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک ایسی مجلس منتخب کر لی جائے۔ جو موتمر کے لیے داخلی نظام وضع کرے۔ اور ان تجاویز پر غور کرے جو اس میں پیش کی جانے والی ہیں۔ میں حاضرین کی توجہ اس امر کی طرف بھی منعطف کرتا ہوں کہ جو صاحب طویل تقریر کرنا چاہیں وہ پہلے اس مجلس کے سامنے اسے پیش کر دیں۔ مجلس کو اختیار ہوگا کہ انہیں اجازت دے یا نہ دے۔

اسماعیل حافظ۔ یہ مجلس نظام داخلی کی ترتیب کے لیے مرتب ہونی چاہیے۔

صدر۔ پرچے تقسیم کیے جائیں۔

(باقی صفحہ ۳ پر دیکھیے)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ ۱ع۸ نمونہ ۲ر۔ منیجر رسالہ آفتاب۔ شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

ملکی صنعت کی قدر کریں

خلاف تحریر ... ہو تو واپس

نو ایجاد مشین سیویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

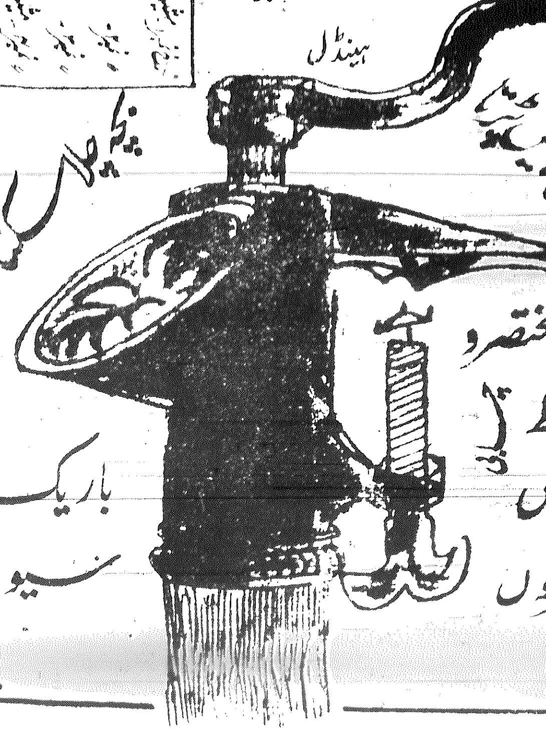

پرزے مختصر و مضبوط

منٹوں میں باریک اور موٹی سیویاں تیار کرلیں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد

سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو قیمت ہمارا ذمہ

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ ... ہندوستان سے سالانہ ... فی پرچہ ...

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہی عبارت شستہ

زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست ... ہر مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار ... سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب ... مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی ... کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی ... انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں بندانی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی تولہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک۔ حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے ... رنگ حمائل ... سنہری ہیں ... خوبصورت سطریں ... پڑھنے کو جی چاہتا ہے ... ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں ... طول ۶ انچ عرض ۴ انچ ... قیمت مع مصارف ... سابق میں اس حمائل کی قیمت ۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اور اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ... قیمت مع مصارف ...

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خاکی ... جلدیں قیمت ... مصارف بذمہ مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ... روپیہ سابق میں ... روپیہ قیمت تھی مصارف بذمہ مشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول ... قیمت ...

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری ... ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصری ... قیمت ... روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ...

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴ بمبئی نمبر ۹

(مجذوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی ... دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۱ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری

انہدام جنۃ البقیع کا تفرقہ انگیز اثر

اس سے پہلے ہم جنت البقیع اور دیگر آثار اسلامی کے انہدام پر جس فتنۂ افتراق کے برپا ہونے کا اندیشہ ظاہر کر چکے ہیں وہ اب عملی صورت میں نمودار ہو رہا ہے۔ مسلمانان ہند کے ایک بڑے طبقہ میں اس سے جو ناراضی پھیل گئی ہے وہ تو چنداں اہمیت نہیں رکھتی کہ ہم غلاموں کی رضامندی و ناراضامندی دونوں بے معنی و بے وزن ہیں، مگر اب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیائے اسلام کی آزاد سلطنتیں بھی جن کی حیثیت ہندوستان کے غلاموں سے بالکل مختلف ہے، اس معاملہ میں تقریباً وہی جذبات رکھتی ہیں جو مسلمانان ہند کے سواد اعظم میں پائے جاتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ان کے جذبات کو ٹھکرا نا زیادہ آسان کام نہیں ہے۔ افغانستان کے متعلق جنرل غلام جیلانی خاں جیسے معتبر شخص کا بیان قارئین کرام کے سامنے آچکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً نجد و حجاز میں انہدام آثار کی جو خبریں شائع ہوئی تھیں ان سے اعلیٰ حضرت امیر افغانستان غیر متاثر نہ رہے تھے اور صرف ابن سعود کا یہ بیان انہیں مطمئن کر سکا تھا کہ انہدام کی خبریں بالکل غلط ہیں۔

اب ایران سے ہمارے پاس خود رئیس الوزراء کا ایک اعلان آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام قطعات ایران میں اس خبر سے ایک آگ سی لگ گئی ہے اور سلطنت کو مجبور ہو کر اہل ملک کی مرضی کے مطابق ایسی عملی تدابیر کی طرف اقدام کرنا پڑا ہے جن سے آثار اسلامی کا تحفظ ہو سکے۔ یہ اعلان اس قدر مدلل اور اس کا لہجہ اس قدر صاف ہے کہ اس سے سلطنت ایران کے اصلی جذبات بالکل عیاں ہو جاتے ہیں اور کسی توضیح و تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا ہم ذیل میں اس کا ترجمہ درج کرتے ہیں:-

"تمام اہل مملکت اور عام مسلمانوں کو معلوم ہو کہ طائفہ وہابیہ کچھ مدت سے عالم دیانت اور عقائد فرقہ ہائے مسلمین پر جو دست درازیاں اور زیادتیاں کر رہا ہے اور حرمین شریفین میں جو تمام مسلمانوں کا قبلہ و معبد اور تمام اہل ایمان کا مرکز اتحاد روحانی ہے جن بے حرمتیوں کا ارتکاب کر رہا ہے اس سے تمام مسلمان مضطرب اور رنجیدہ ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں کی طرف سے بقیع میں بقاع متبرکہ بزرگان دین پر جو جسارت کی گئی ہے اور جس سے تمام اہل ایمان سوگوار ہو گئے ہیں اس کا حال عام طور پر اہل مملکت کو معلوم ہے۔

دولت ایران نے اس طائفہ کے تجاوزات کی ابتدا ہی میں ان کارروائیوں کے خلاف سخت اعتراض کیا تھا جو آداب و حیثیات دینی اور اصول تمدن کے مخالف ہیں۔ اس پر طائفہ مذکور کے سردار عبدالعزیز ابن سعود نے وعدہ کیا کہ اب ہرگز اس قسم کے تجاوز و تجاوزات کا اعادہ نہ کیا جائیگا جن سے عقائد و شعائر اہل عالم اسلام ..... کی صریح بے احترامی ہوتی ہے۔ مگر توقع کے بالکل خلاف اس کی طرف سے خود اپنے مواعید کے خلاف اس قسم کی حرکات کا ارتکاب کیا گیا جن سے تمام مسلمانوں کے دل متاثر و متألم ہو گئے ہیں اور اسکے باعث دولت ایران کو مجمع عمومی حجاز (موتمر اسلامی) کی شرکت سے انکار کرنا پڑا جس کی ابن سعود نے دعوت دی تھی۔

اکثر مقدسہ کرور ہا مسلمان اندرونے عقیدہ و ایمان مہبط انوار رحمانی و منبع فیض آسمانی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی تعظیم شعائر ملی اسلامی میں داخل ہے پس علی الخصوص آج کل کہ احترام عقائد و آداب دیانت کا زمانہ ہے اور تمام ملل متمدنہ عالم کوشش کر رہی ہیں کہ ایک دوسرے کے معتقدات مذہبی کی تعظیم و تکریم کریں۔ اور تمام فرقوں کے شعائر دینی پر حملہ و دست درازی کرنا بند کر دیں۔ دولت ایران کے لیے خاموش بیٹھنا اور تحمل کرنا مشکل ہے۔ اور حقیقتہً بردباری اور تحمل کا مقام بھی نہیں ہے۔ تمام زندہ قومیں حکماء و اکابر و ارباب شعر و صناعت کے آثار کا خواہ وہ دوسری قوموں ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں ہزار گونہ احترام کرتی ہیں اور اس معاملہ میں ملیت و قومیت دخل کا لحاظ نہیں کرتیں۔ ایسی حالت میں ایک طائفہ کو اجازت نہیں دیجا سکتی کہ محض اپنی تعلیمات اور اپنے اصول کے مطابق ایسے ائمہ ہدیٰ و اولیاء خدا کے آثار کو محو کر دے جن کا احترام کروڑہا دلوں اور روحوں میں جاگزین ہے۔

دولت ایران اس کارروائی کو وحشت و جاہلیت کی تجدید کا ہم معنی سمجھتی ہے۔ اور اس حرکت قبیح پر سخت اعتراض کرتی ہے اس کے ساتھ ہی تمام مسلمانان عالم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ بمقتضائے وحدت عقیدہ بالاتفاق ایسے ممکن وسائل اختیار کریں جن سے اس قسم کے عملیات تجاوز کارانہ کا سد باب ہو سکے۔ حرمین شریفین حقیقتہً تمام عالم اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی مسلمان قوم کو حق نہیں ہے کہ دوسری اسلامی اقوام سے قطع نظر کر کے ان مقامات مقدسہ کو کہ قبلۂ جمیع مسلمانان و مرکز روحانیت اسلام ہیں اپنے لیے مخصوص کرے اور اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہے تصرف کرے اور اپنے مخصوص عقائد کو دوسروں پر جبراً مسلط کرے۔ لہٰذا تمام ملل اسلامیہ سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ ایک اجتماع عام منعقد کرکے اس میں حرمین شریفین کے مقدرات کو حل کریں اور اس قسم کا انتظام وضع کریں جس سے تمام مسلمان اپنے اپنے عقائد کے مطابق آزادی کے ساتھ ان اماکن مقدسہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے فیوض آسمانی و برکات روحانی سے متمتع ہو سکیں۔ اور یہ سرچشمہ فیض و سعادت الٰہی تمام طوائف مسلمانان عالم کو بغیر تبعیض و استثناء سیراب کرے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسلامی قومیں اور سلطنتیں اس تقاضائے دینی و ملی کو قبول کریں گی اور اپنے مقدسات ملی و شعائر مذہبی پر اس سے زیادہ دراز دستیوں کو برداشت نہ کریں گی۔

حسن بن یوسف رئیس الوزراء"

اس اعلان میں جو معنی پنہاں ہیں انہیں ایک غبی سے غبی آدمی بھی سمجھنے سے معذور نہیں رہ سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دولت ایران ابن سعود کے مقابلہ پر ایک دوسرا جتھہ بنانا چاہتی ہے جس میں وہ تمام ان غیر وہابی مسلمانوں کو شریک ہونے کی دعوت دے رہی ہے جو اپنے معتقدات پر وہابی معتقدات کی مطلق العنان حکومت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اگر حالات یہی رہے کہ ایک طبقہ اپنی مزعومہ "کتاب و سنت" کی علمبرداری پر پوری قوت سے اصرار کرتا رہا تو یہ جتھہ بنیگا اور بنکر رہیگا اور اس جتھہ بندی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ مسلمان ایک طرف ہونگے اور کچھ دوسری طرف اور اسلام میں ایک مرتبہ پھر مذہب کے نام پر وہ خانہ جنگی برپا ہوگی جس کے نتائج اسلام کے عہد عروج میں اتنے تباہ کن نہ ہوتے تھے جتنے اب اس دور تنزل میں ہونگے۔ پھر کیا ہمارے وہ بھائی جو ان افتراق انگیز اعمال کو عین "کتاب و سنت" سمجھتے ہیں ہمیں بتائینگے کہ اس خانہ جنگی سے اسلام پر جو کچھ مصیبت نازل ہوگی وہ بھی "کتاب و سنت" کے مطابق ہوگی؟ کیا اتحاد امت اور جمع کلمۂ اسلام کے بہترین مواقع کو ہاتھ سے کھو دینا محض اس بنا پر جائز ہو سکتا ہے کہ ایک معمولی سے اختلافی مسئلہ میں آپ وہ پہلو اختیار کرنا چاہتے ہیں جو آپکے نزدیک احکام شریعت کے مطابق ہے؟ کیا آپکی شریعت میں اتحاد امت کے فوائد ہیں تو ٹٹنے کے فوائد سے زیادہ ہیں کہ وہ ان پر قربان کر دئے جائیں؟ ہم ازکم ہم توفیق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جو اسلام محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم لیکر آئے تھے، اس میں چند عمارتوں کے توڑنے یا باقی رکھنے کو اتنی بڑی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی اور "اسلام" میں ایسا ہو تو اسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ٹرکی میں انقلابی سازش

سمرنا میں غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو قتل کرنے کے لیے جو سازش کی گئی تھی اس کی تفصیلات اب اخبارات میں آگئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی شورہ پشت جماعت کی مفسدانہ سازش نہیں تھی بلکہ ٹرکی کے اس طبقہ نے جو تجدد پرور جماعت کے انقلابی بحران سے اپنی قوم کو بچانا چاہتا تھا ایک آخری تدبیر کے طور پر یہ قربانی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مصطفےٰ کمال پاشا اور ان کی جماعت نے جمہوریت کی شکل میں جو استبداد ٹرکی پر مسلط کر دیا ہے اس کا جوا اتار پھینکنے کے لیے ان لوگوں نے آئینی ذرائع سے پوری کوشش کر لی لیکن برسر اقتدار جماعت نے ٹھیک اسی طرز میں جو دور حمیدی کے امتیازی خصائص میں سے تھا، تمام مخالف سیاسی جماعتوں کو کچل کر رکھ دیا اور آئینی جد و جہد کے تمام راستے بند کر دئیے۔ دنیا کے کسی جمہوری نظام میں اس بے آئینی کی مثال نہیں مل سکتی کہ پارلیمنٹ کی کسی سیاسی جماعت کو ناجائز جماعت قرار دیکر توڑ دیا گیا ہو۔ مگر ٹرکی میں یہ بھی کیا گیا اور "فرقہ سی" نے بے کھٹکے من مانی کارروائیاں کرنے کے لئے ترقی پرور جماعت کو سرے سے خلاف قانون ہی قرار دیدیا۔ پس اب اس کے بعد ان کے لئے اصلاح کا ایک ہی ممکن طریقہ رہ گیا تھا کہ ترکی قوم کی آزادی اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے زبان و قلم کے بجائے پستول اور بم استعمال کریں۔

یہ قتل کی سازش جسقدر افسوسناک ہے اس سے بدرجہا زیادہ افسوسناک کارروائی وہ ہے جو ترکی حکومت اس کے جواب پر کر رہی ہے۔ اس نے سازش میں عملی حصہ لینے والوں ہی کو گرفتار کرنے پر قناعت نہیں کی بلکہ وہ جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس کے لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی مخالف سیاسی جماعت کی زندگی کو کلیتہً ختم کر دینے کے اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اب تک جو خبریں آئی ہیں ان سے یہ معلوم کرکے ہر شخص کو افسوس ہوگا کہ جن لوگوں پر قتل کی سازش کا شبہ کیا جا رہا ہے ان میں پارلیمنٹ کے بہت سے سابق ممبروں کے علاوہ رؤف بے، عدنان بے، بکر سامی بے، کاظم قرہ بکر پاشا، رافت پاشا، علی احسان پاشا، علی فواد پاشا، نور الدین پاشا اور جاوید بے جیسے لوگ بھی شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ترکی جدید کے بہترین مدبر، گذشتہ جہاد حریت کے سر بر آوردہ لیڈر اور ترکی قوم کے سچے محسن ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی خدمات خود عصمت پاشا اور مصطفےٰ کمال پاشا سے کسی طرح کم ہوں، انہوں نے ٹرکی کی آزادی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا اور حقیقت یہ ہے کہ آج جمہوریہ ترکی کا قصر جن بنیادوں پر قائم ہے وہ انہی لوگوں کی رکھی ہوئی ہیں۔ ترکی حکومت کے موجودہ ارباب حل و عقد آج تدبر و فراست کی آنکھوں پر پٹی باندھکر اپنی قوم کے ان بہترین رجال سیاست کو سازش کے الزام میں پھانسی کر دینا کے سامنے ذلیل کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ سب لوگ مصطفےٰ کمال پاشا کو قتل کر دینے کی ضرورت پر متفق ہو گئے تھے تو دنیا یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیگی کہ فی الحقیقت ٹرکی کو مصطفےٰ کمال کے وجود کی ضرورت نہیں رہی اور اس کی فلاح اسی میں ہے کہ انہیں اس پر قربان کر دیا جائے۔

کون ہے جو ٹرکی کے اس منظر پر آنسو نہ بہائیگا۔ یہ وقت تھا کہ ٹرکی کے تمام اہل فکر متحدہ قوت سے اپنی قوم کو ترقی دینے کی کوشش کرتے مگر چند شوریدہ سر افراط پسندوں کی بدولت فرصت کے یہ بہترین لمحات آپس کی لڑائی میں ضائع ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر انصاری کا اعلان

گذشتہ ہفتہ دیش بندھو داس آنجہانی کی برسی کے موقع پر ڈاکٹر انصاری صاحب نے جو اعلان کیا ہے وہ درحقیقت ہندوستان کے تمام سیاسی لیڈروں کے لئے ایک دلیل راہ ہے۔ فرقہ بندی، فرقہ وارانہ اصول پر مصالح کی تقسیم، اور پھر ان متضاد فرقہ وارانہ مصالح کے لئے جنگ و نزاع، یہ ایسی چیزیں ہیں جنہوں نے ہندوستان کے سیاسی شعور کو ایک صحیح نصب العین سے ہٹا کر اس طرح بھٹکا دیا ہے کہ اب قوم کی منزل مقصود الگ اور اس تک پہنچنے کے راستے جدا جدا ہو گئے ہیں۔ آپس کے اتحاد کے بجائے اب رات دن کی جنگ ہے۔ امن و امان کے بجائے بدامنی و خونریزی ہے۔ آزادی کی کوشش کے بجائے غلامی کی رسیاں مضبوط کی جا رہی ہیں۔ اور جو دنیا پہلے ہمارے بہادرانہ اقدامات پر آفرین و مرحبا کہتی تھی وہ آج ہمیں باہم دست و گریباں دیکھ کر لعنت ملامت کر رہی ہے۔ اس ناگوار صورت حال میں ایک سچا بہی خواہ وطن اور ایک صحیح الدماغ انسان وہی کر سکتا ہے جو ڈاکٹر انصاری صاحب نے کیا۔ یعنی یہ اعلان کر دے کہ "مجھے ہندوستان کی کسی جماعتی تحریک سے کچھ واسطہ نہیں میرا مسلک صرف سوراج ہے"۔ ممکن ہے کہ اس وقت یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہو لیکن ایک وقت آئیگا جب ہندوستان کے باشندے باہمی آپس کی لڑائیوں سے تھک کر اس پر لبیک کہنے کے لئے خود بخود تیار ہو جائیں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے اس مخلصانہ اعلان

بقیہ صفحہ اوّل

بہجت البیطار۔ بہر حال یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو عربی جانتے ہیں۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ اختصار وقت کے لحاظ سے گفتگو عربی ہی میں ہو۔

صدر۔ آپ لوگ نظام داخلی وضع کرنے والی موتمر میں کتنے آدمی منتخب کرنا چاہتے ہیں۔

شعیب قریشی۔ اس سے پہلے ایک مجلس منتخب کی گئی تھی جسکا مقصد مختلف وفود کی حیثیتوں کو تحقیق کرنا تھا۔ کیا اس نے اپنا کام ختم کر دیا؟ اگر نہیں کیا تو ہم ارکان موتمر کی حیثیت سے یہاں کیونکر بیٹھ سکتے ہیں۔ حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ہم میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں جنہیں یہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں مقام صدارت سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔

صدر۔ یہ مجوزہ مجلس تو نظام داخلی وضع کرنے کے لیے ہے اور آپ کا سوال بھی نظام اور قانون سے متعلق ہے پس ضرورت ہے کہ پہلے نظام داخلی وضع کرنے والی کمیٹی منتخب کر لی جائے۔ اور سب کام مکمل ہو جائیں۔

شیخ حافظ وہبہ۔ مجلس تدقیق ضوابط اعضا کل مرتب کی گئی تھی۔ پس اسی کے کسی رکن سے اس سوال کا جواب مانگنا چاہیے۔

عبدالواحد قاری۔ میں اس مجلس کا ایک رکن ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ ہم نے آج اس ساعت تک کچھ نہیں کیا ہے۔

محمد ابو زید۔ ارکان موتمر میں یہ نزاع برپا ہے کہ آیا ان کے وثائق رکنیت صحیح ہیں یا نہیں۔ حالانکہ یہاں جتنے لوگ موجود ہیں سب ارکان ہیں۔ کیونکہ سب کے پاس دعوتی رقعے موجود ہیں۔ لہٰذا ضوابط اعضا کے لیے وقت ضائع کرنا فضول ہے۔ ہمیں اپنا کام جاری رکھنا چاہیے۔ کیونکہ وقت بہت قیمتی ہے۔

عبداللہ الشیبی۔ میں وہی بات کہتا ہوں جو شیخ ابو زید نے کہی ہے۔ کیونکہ وقت تنگ ہے اور کام بہت ہے۔

بہجت البیطار۔ میری رائے میں ہمیں کام شروع کر دینا چاہیے۔ ہر شخص جس کے پاس دعوتی رقعہ ہے وہ موتمر کا رکن سمجھا جائے۔

صدر۔ مجلس وضع نظام داخلی کے لیے پانچ ارکان منتخب کیے جائیں۔ اور ان کے انتخاب کی پرچیاں تقسیم کر دی جائیں۔

شعیب قریشی۔ میں مجلس ضوابط اعضا پر بدستور اصرار کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے شک ہے کہ اس جلسہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جن میں رکنیت کی پوری شرائط موجود نہیں ہیں۔

شوکت علی۔ کل جو مجلس ارکان کی حیثیتیں تحقیق کرنے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ وہ نہایت اہم ہے۔ اگر اس کی تحقیقات میں دیر لگے تو اس کی خاطر موتمر کو ملتوی کر دینا زیادہ بہتر ہے۔

عبدالغنی الکعکی۔ مولانا شوکت علی جو کچھ کہتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں اس پر ووٹ لے لیے جائیں۔

محمد ابو زید۔ ارکان ایک دوسرے کی بات کم سمجھتے ہیں اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ گفتگو عربی میں ہو۔ شیخ شوکت علی کی تحریک سے قطع نظر کر کے ہمیں دعوتی رقعوں پر کفایت کرنی چاہیے۔ اور کام شروع کر دینا چاہیے۔

محمد سعید شکرہ اینو تو (جاوہ) افسوس ہے کہ اب تک سارا وقت ضائع ہوا۔ میری رائے میں سید رشید رضا کا وضع کردہ پروگرام موضوع بحث ہو اور وضع نظام داخلی کے لیے کوئی خاص کمیٹی نہ بنائی جائے۔ رہی وہ مجلس جو تدقیق ضوابط کے لیے مقرر کی گئی ہے سو ممکن ہے کہ وہ یہ خدمت انجام دے لے۔

محمد المغیری۔ میں دس منٹ کے لیے جلسہ ملتوی کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

صدر۔ جلسہ آدھ گھنٹہ کے لیے ملتوی کیا گیا۔ اس وقت ۱۰ بجے ہیں۔

جلسہ کا دوبارہ آغاز

اس کے بعد ساڑھے دس بجے جلسہ پھر شروع ہوا

حافظ وہبہ۔ میں دیکھتا ہوں کہ جھگڑا بڑھتا جا رہا ہے اور وقت قیمتی ہے۔ اب تک ہم نے ان عملی مسائل پر بحث شروع ہی نہیں کی جو عالم اسلامی اور بلاد مقدسہ کے لیے مفید ہیں۔ میں اپنے ہندوستانی بھائیوں کے علم سے فائدہ اٹھانے کی سب سے زیادہ خواہش رکھتا ہوں اس لیے ان بسیط مسائل کو ختم کرنے کی بہترین صورت یہ پیش کرتا ہوں کہ تمام مختلف فیہ مسائل کو طے کرنے کے لیے ایک مجلس منتخب کی جائے۔ اور وہ مجلس تدقیق ضوابط کے ساتھ ساتھ نظام داخلی وضع کرے اور موتمر کے سامنے جو مسائل پیش ہونے والے ہیں ان پر غور کرے۔ اس مجلس کے ارکان کے نام میں پیش کرتا ہوں۔ آپ حضرات کو ان میں تغیر و تبدل کا اختیار ہے۔ موتمر کا صدر رئیس مجلس کا صدر ہو اور ارکان یہ ہوں شیخ حمید افندی بلیہد۔ مولانا شوکت علی۔ حاج امین الحسینی۔ عمر سعید، شکرہ اینو تو۔ ضیاء الدین بن فخر الدین۔ کفایت اللہ۔ اور میں خود اپنا نام پیش کرتا ہوں۔ شاید کہ میں طرفین میں تفاہم پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکوں۔

تمام حاضرین۔ اتفاق ہے۔

حافظ وہبہ۔ میری رائے میں جلسہ ختم کر دیا جائے اور ہم فوراً عمل شروع کر دیں۔ تاکہ کل کی صبح جب طلوع ہو تو ہمارے سامنے کوئی معلق مسئلہ باقی نہ رہ جائے۔

محمد ابو زید۔ جلسہ کیوں ختم کیا جائے؟

صدر۔ تفاہم کے لیے۔

محمد ابو زید۔ مجلسین مرتب کرنا ضروری ہے مگر موتمر کو ملتوی کر دینا تو ضروری نہیں ہے۔

حافظ وہبہ۔ ہمارے ہندوستانی بھائیوں کی یہ رائے ہے کہ جن مسائل کو وہ حل کرنا چاہتے ہیں وہ بنیادی مسائل ہیں۔ پس دوسرے مسائل پر بحث شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کو طے کر لیا جائے۔

محمد ابو زید۔ ہم اس رائے کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم نے اسکو رد کر دیا ہے۔

حاج امین حسینی۔ حافظ وہبہ نے جو تجویز پیش کی ہے وہ ضوابط اعضا سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ ضوابط کے لیے ایک دوسری مخصوص مجلس مقرر کی جا چکی ہے۔ اس وقت جس مجلس کی تشکیل پر اکثریت نے اتفاق کیا ہے اس کا کام فوراً شروع کر دیا جائے تاکہ کل صبح تک دونوں مجلسیں اپنا کام ختم کر کے موتمر کے سامنے پیش کر دیں۔

محمد ابو العزائم۔ کیا کل کی رپورٹ مرتب نہیں کی گئی؟

صدر۔ قاعدہ ہے کہ افتتاح جلسہ کے وقت رپورٹ پڑھی جاتی ہے مگر وقت کی تنگی کے لحاظ سے میں رپورٹ کے پڑھنے کو ملتوی کرتا ہوں تاکہ آج کی اور کل کی رپورٹ ایک ساتھ پڑھی جائے کیا آپ لوگوں کو اتفاق ہے؟

حاضرین۔ اتفاق ہے۔

صدر۔ جلسہ برخاست ہوتا ہے۔ کل ڈیڑھ بجے صبح (عربی ٹائم) کو مجتمع ہو گا۔

۱۲ بجکر ۵۴ منٹ پر جلسہ برخواست ہوا۔

تیسرا اجلاس

چہارشنبہ کے روز ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ کو ایک بجکر ۴۰ منٹ پر موتمر عالم اسلامی کا اجتماع دار الموتمر میں منعقد ہوا۔ ارکان کی اکثریت حاضر تھی۔ جناب صدر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ سکریٹری نے پہلے اور دوسرے جلسہ کی کارروائی پڑھکر سنائی، بعض ارکان نے رپورٹ پر کچھ اظہار رائے کیا۔ اس کے بعد تیسرے جلسہ کے پروگرام پر گفتگو ہوئی۔ اور یہ ابتدائی امور ختم ہونے کے بعد جنرل سکریٹری صاحب نے کھڑے ہو کر اس مجلس کا بیان پڑھکر سنایا جو ارکان موتمر کے وثائق نیابت کی جانچ کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اس بیان پر ارکان نے خوب بحث کی اور اس کے ضمن میں بعض ارکان کی رکنیت پر جو اعتراضات کیے گئے تھے ان پر مناقشہ ہوتا رہا آخر کار جلسہ نے مجلس کے بیان کو کالعدم قرار دیدیا کیونکہ مجلس میں جلسۂ عام کی رائے لیے بغیر محض اس بنا پر یوسف یاسین کے بدلے محمد مغیری کو لے لیا گیا تھا کہ اول الذکر ایک کام سے جدہ چلے گئے تھے۔ اور مجلس کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ اپنا کام شروع کرے۔ اور ایک مکمل بیان پیش کرے۔ نیز یہ بھی طے کیا کہ مجلس نے اپنے بیان میں جن لوگوں کے وثائق پر اعتراضات کیے ہیں ان سے گفتگو بھی کر لے۔

اس کے بعد شیخ حافظ وہبہ مجلس وضع نظام داخلی کے رکن کی حیثیت سے کھڑے ہوئے۔ اور مجلس مذکورہ کے مقرر کی حیثیت سے انھوں نے اپنا بیان دفعہ اول سے دفعہ ۵ تک پڑھکر سنایا جلسہ نے پہلے دونوں دفعات سے بلا اختلاف اتفاق کیا تیسری دفعہ پر طویل مناقشہ ہوا۔ اور وہ اس شکل میں پاس کی گئی جو آگے درج کی گئی ہے۔ چوتھی دفعہ پر خوب مناقشہ ہوا۔ اور وہ بھی اس شکل میں پاس کی گئی جو آگے درج ہے۔ پھر پانچویں دفعہ پر بحث شروع ہوئی۔ اور اس کا پہلا اور دوسرا فقرہ تو بلا مناقشہ منظور کر لیا گیا۔ البتہ تیسرے فقرے پر بحث ہوئی۔ اور جلسہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کے متعلق آخری رائے بعد میں دیجائے گی۔ وہ پانچوں دفعات حسب ذیل ہیں۔

دفعہ اول۔ اس موتمر کا نام "موتمر العالم الاسلامی" ہوگا

دفعہ دوم۔ اس کے مقاصد یہ ہوں گے۔

(الف) مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعارف اور ان کے کلمہ کا اتحاد اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کہ انما المومنون اخوۃ

(ب) دینی، اجتماعی، ادبی۔ اور اقتصادی حیثیت سے مسلمانوں کی ترقی کے لیے کوشش کرنا اور اس کے وسائل سوچنا۔

(ج) دیار مبارکۂ حجاز میں قیام امن، راحت و صحت اور حمل و نقل کے وسائل کی ترقی حج کے راستہ میں آسانیاں پیدا کرنے اور اس کی ادائیگی کے راستہ میں جو مشکلات ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کرنا اور حجاز کی سلامتی اور اسکے حقوق کی حفاظت کے لیے سعی کرنا۔

دفعہ سوم۔ اس موتمر کا انعقاد ہر سال موسم حج میں مکہ میں ہوا کریگا۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کسی ایسے خود مختار اسلامی شہر میں ہوگا جو غیر مسلم اثر کے ماتحت نہ ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہم اللہ کے اس قول پر عمل کریں گے کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم

دفعہ چہارم۔ عالم اسلامی کے اقطار حروف تہجی کی ترتیب سے حسب ذیل ہیں۔

(الف) افریقہ جنوبی و مغربی۔ افریقہ شرقی۔ افغانستان امریکہ جنوبی۔ امریکہ شمالی۔ اور وپا و یورپ کے مسلمان، ایران ٹرکی۔ ٹیونس۔ جاوہ (مع سوماٹرا و جزائر شرق الہند) حبش حجاز۔ خلیج فارس۔ (بحر قزوین) اور روس کی اسلامی حکومتیں ریف۔ زنجبار۔ سوڈان۔ شام۔ صین (چین) طرابلس۔ عراق عسیر۔ فلسطین۔ کانگو۔ مراکش۔ مصر۔ ملایا و سیلون۔ نجد۔ ہندوستان۔ یمن۔

(ب) ہر ایک کو ایک رائے حاصل ہوگی۔ البتہ بعض کو امتیازی رعایت بھی حاصل ہوگی۔ اور وہ یہ کہ حجاز کو مسلمانوں کا مشترک قبلہ ہونے کے اعتبار سے ۳ رائیں حاصل ہوں گی۔ افغانستان ایران۔ ٹرکی۔ مصر۔ نجد اور یمن کو خود مختار ممالک ہونے کے لحاظ سے ۲ رائیں حاصل ہوں گی۔ اور اس لحاظ سے کہ ہندوستان سب سے بڑا اسلامی ملک ہے اسے ۴ رائیں حاصل ہوں گی۔ اور چین کے مسلمانوں کی کثرت تعداد کے لحاظ سے اس کو بھی ۲ رائیں حاصل ہوں گی۔ جاوا اور اس کے ساتھ سوماٹرا کو بھی تین رائیں حاصل ہوں گی۔ اور مسلمانان روس کو دو رایوں کا استحقاق ہوگا۔

دفعہ پنجم۔ یہ موتمر حسب ذیل اقسام کے لوگوں سے مرکب ہوگی۔

(الف) اسلامی حکومتوں کے نمایندے۔

(ب) ان فرعی کمیٹیوں کے ارکان جن سے یہ موتمر مرکب ہو۔

(ج) اسلامی قوموں کے نمائندے جو نمائندگی کے مقررہ قواعد بلکہ اس سے بہتر قواعد کے مطابق صحیح نمائندے ہوں۔

پھر حسن کی نے شکایت کی کہ رپورٹیں ناقص طریقہ پر ضبط تحریر میں لائی جاتی ہیں اس پر یوسف یاسین نے کہا کہ میں صدارت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رپورٹ لکھنے والوں میں اضافہ کریں تاکہ ارکان جو کچھ تقریریں کرتے ہیں وہ لفظ بلفظ لکھی جائیں۔

چوتھا اجلاس

پنجشنبہ ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ کو موتمر العالم الاسلامی کا اجتماع دو بجے صبح (عربی ٹائم) کو دار الموتمر میں منعقد ہوا۔ ۶۴ ارکان میں سے ۴۴ حاضر تھے جناب صدر مجلس الشوریٰ الحجازی کے اجلاس میں شریک ہونے کی وجہ سے جس میں امور حج کے متعلق بعض اہم مسائل در پیش تھے۔ تشریف نہ لاسکے۔ اور مولانا سید سلیمان ندوی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے گذشتہ جلسہ کی ملخص رپورٹ سنائی جانے کے بعد مجلس وضع نظام داخلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
…محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ ہجری

…جنۃ البقیع کا فتنہ انگیز اثر

ہیں کہ ایک دوسرے کے معتقدات مذہبی کی تعظیم و تکریم کریں۔ اور تمام فرقوں کے شعائر دینی پر حملہ و دست درازی کرنا بند کردیں۔ دولت ایران کے لیے خاموش بیٹھنا اور تحمل کرنا مشکل ہے۔ اور حقیقتاً یہ بردباری اور تحمل کا مقام ہی نہیں ہے۔ تمام زندہ قومیں حکماء و اکابر اور ارباب شعر و صناعت کے آثار کا خواہ وہ دوسری قوموں ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں ہزار گونہ احترام کرتی ہیں اور اس معاملہ میں ملیت و قومیت کا لحاظ نہیں کرتیں ایسی حالت میں ایک طائفہ کو اجازت نہیں دیجا سکتی کہ محض اپنی تعلیمات اور اپنے اصول کے مطابق ایسے ائمہ ہدیٰ و اولیاء خدا کے آثار کو محو کرے جن کا احترام کروڑہا دلوں اور روحوں میں جاگزین ہے۔

دولت ایران اس کارروائی کو دور وحشت و جاہلیت کی تجدید کا ہم معنی سمجھتی ہے۔ اور اس حرکت قبیح پر سخت اعتراض کرتی ہے اس کے ساتھ ہی تمام مسلمانان عالم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ بمقتضائے وحدت عقیدہ بالاتفاق ایسے ممکن وسائل اختیار کریں جن سے اس قسم کے عملیات تجاوز کارانہ کا سد باب ہوسکے۔ حرمین شریفین حقیقۃً تمام عالم اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی مسلمان قوم کو حق نہیں ہے کہ دوسری اسلامی اقوام سے قطع نظر کرکے ان مقامات مقدسہ کو کہ قبلۂ جمیع مسلمانان و مرکز روحانیت اسلام ہیں اپنے لیے مخصوص کرلے اور اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہے تصرف کرے اور اپنے مخصوص عقائد کو دوسروں پر جبراً مسلط کرے۔ لہذا تمام ملل اسلامیہ سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ ایک اجتماع عام منعقد کرکے اس میں حرمین شریفین کے مقدرات کو حل کریں اور اس قسم کا انتظام وضع کریں جس سے تمام مسلمان اپنے اپنے عقائد کے مطابق آزادی کے ساتھ اماکن مقدسہ مکۂ معظمہ و مدینہ طیبہ کے فیوض آسمانی و برکات روحانی سے متمتع ہوسکیں۔ اور یہ سرچشمۂ فیض و سعادت الٰہی تمام طوائف مسلمانان عالم کو بغیر تبعیض و استثناء سیراب کرسکے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسلامی قومیں اور سلطنتیں اس تقاضائے دینی و ملی کو قبول کریں گی اور اپنے مقدسات ملی و شعائر مذہبی پر اس سے زیادہ دراز دستیوں کو برداشت نہ کریں گی۔

حسن بن یوسف رئیس الوزراء

اس اعلان میں جو معنی پنہاں ہیں انہیں ایک غبی سے غبی آدمی بھی سمجھنے سے معذور نہیں رہ سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دولت ایران ابن سعود کے مقابلہ پر ایک دوسرا جتھہ بنانا چاہتی ہے جس میں وہ تمام ان غیر وہابی مسلمانوں کو شریک ہونے کی دعوت دے رہی ہے جو اپنے معتقدات پر وہابی معتقدات کی مطلق العنان حکومت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر حالات یہی رہے کہ ایک طبقہ اپنی مزعومہ کتاب و سنت کی علمبرداری پر پوری قوت سے اصرار کرتا رہا تو یہ جتھہ بنیگا اور بنکر رہیگا اور اس جتھہ بندی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ مسلمان ایک طرف ہونگے کچھ دوسری طرف اور اسلام میں ایک مرتبہ پھر مذہب کے نام پر وہ خانہ جنگی برپا ہوگی جس کے نتائج اسلام عہد عروج میں اتنے تباہ کن نہوئے تھے جتنے اب اس دور تنزل میں ہونگے۔ پھر کیا ہمارے وہ بھائی جو ان افتراق انگیز اعمال کو عین کتاب و سنت سمجھتے ہیں ہمیں بتائینگے کہ اس خانہ جنگی سے اسلام پر جو کچھ مصیبت نازل ہوگی یہ سب منشائے کتاب و سنت کے مطابق ہوگی؟ کیا اتحاد امت اور جمع کلمۂ اسلام کے بہترین مواقع کو ہاتھ سے کھودینا محض اس بنا پر جائز ہوسکتا ہے کہ ایک معمولی سے اختلافی مسئلہ میں آپ وہ پہلو اختیار کرنا چاہتے ہیں جو آپکے نزدیک احکام شریعت کے مطابق ہے؟ کیا آپکی شریعت میں اتحاد امت کے فوائد قبے توڑنے کے فوائد سے زیادہ ہیں کہ وہ ان پر سے قربان کردئے جائیں؟ کم از کم ہم تو یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جو اسلام محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم لیکر آئے تھے، اس میں چند عمارتوں کے توڑنے یا باقی رکھنے کو اتنی بڑی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی اور "اسلام" میں ایسا ہو تو اسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ٹرکی میں انقلابی سازش

سمرنا میں غازی مصطفیٰ کمال پاشا کو قتل کرنے کے لیے جو سازش کی گئی تھی اس کی تفصیلات اب اخبارات میں آگئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی شورہ پشت جماعت کی مفسدانہ سازش نہیں تھی بلکہ ٹرکی کے اس طبقہ نے جو تجدد پرور جماعت کے انقلابی جبر ان سے اپنی قوم کو بچانا چاہتا ہے ایک آخری تدبیر کے طور پر یہ قربانی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مصطفیٰ کمال پاشا اور ان کی جماعت نے جمہوریت کی شکل میں جو استبداد ٹرکی پر مسلط کردیا ہے اس کا جوا اتار پھینکنے کے لئے ان لوگوں نے آئینی ذرائع سے پوری کوشش کرلی لیکن برسر اقتدار جماعت نے ٹھیک اس طرز پر جو دور حمیدی کے امتیازی خصائص میں سے تھا، تمام مخالف سیاسی جماعتوں کو کچل کر رکھدیا اور آئینی جد و جہد کے تمام راستے بند کردئے۔ دنیا کے کسی جمہوری نظام میں اس بے آئینی کی مثال نہیں مل سکتی کہ پارلیمنٹ کی کسی سیاسی جماعت کو ناجائز جماعت قرار دیکر توڑ دیا گیا ہو۔ مگر ٹرکی میں یہ بھی کیا گیا اور "خلق فرقہ سی" نے بے کھٹکے من مانی کارروائیاں کرنے کے لئے ترقی پرور جماعت کو سرے سے خلاف قانون ہی قرار دیدیا۔ پس اب اس کے بعد ان کے لئے اصلاح کا ایک ہی ممکن طریقہ رہ گیا تھا کہ ترکی قوم کی آزادی اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے زبان و قلم کے بجائے پستول اور بم استعمال کریں۔

یہ قتل کی سازش جسقدر افسوسناک ہے اس سے بدرجہا زیادہ افسوسناک کارروائی وہ ہے جو ترکی حکومت اس کے جواب پر کررہی ہے۔ اس نے سازش میں عملی حصہ لینے والوں ہی کو گرفتار کرنے پر قناعت نہیں کی بلکہ وہ جس جماعت سے تعلق رکھتے تھے اس کے لیڈروں کو بھی گرفتار کرلیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی مخالف سیاسی جماعت کی زندگی کو کلیتہً ختم کردینے کے اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اب تک جو خبریں آئی ہیں ان سے یہ معلوم کرکے ہر شخص کو افسوس ہوگا کہ جن لوگوں پر قتل کی سازش کا شبہ کیا جارہا ہے ان میں پارلیمنٹ کے بہت سے سابق ممبروں کے علاوہ رؤف بے، عدنان بے، بکر سامی بے، کاظم قرہ بکر پاشا، رافت پاشا، علی احسان پاشا، علی فواد پاشا، نور الدین پاشا اور جاوید بے جیسے لوگ بھی شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ترکی جدید کے بہترین مدبر، گذشتہ جہاد حریت کے سرفروش لیڈر اور ترکی قوم کے سچے محسن ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی خدمات خود عصمت پاشا اور مصطفیٰ کمال پاشا سے کسی طرح کم ہوں، انہوں نے ٹرکی کی آزادی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا اور حقیقت یہ ہے کہ آج جمہوریہ ترکی کا قصر جن بنیادوں پر قائم ہے وہ انہی لوگوں کی رکھی ہوئی ہیں۔ ترکی حکومت کے موجودہ ارباب حل و عقد آج تدبر و فراست کی آنکھوں پر پٹی باندھکر اپنی قوم کے ان بہترین رجال سیاست کو سازش کے الزام میں پھانس کر دنیا کے سامنے ذلیل کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر یہ ثابت ہوجائے کہ یہ سب لوگ مصطفیٰ کمال پاشا کو قتل کردینے کی ضرورت پر متفق ہوگئے تھے تو دنیا یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیگی کہ فی الحقیقت ٹرکی کو مصطفیٰ کمال کے وجود کی ضرورت نہیں رہی اور اس کی فلاح اسی میں ہے کہ انہیں اس پر قربان کردیا جائے۔

کون ہے جو ٹرکی کے اس منظر پر آنسو نہ بہائیگا۔ یہ وقت تھا کہ ٹرکی کے تمام اہل فکر متحدہ قوت سے اپنی قوم کو ترقی دینے کی کوشش کرتے مگر چند شوریدہ سر افراط پسندوں کی بدولت فرصت کے یہ بہترین لمحات آپس کی لڑائی میں ضائع ہورہے ہیں۔

ڈاکٹر انصاری کا اعلان

گذشتہ ہفتہ دیش بندھو داس آنجہانی کی برسی کے موقع پر ڈاکٹر انصاری صاحب نے جو اعلان کیا ہے وہ درحقیقت ہندوستان کے تمام سیاسی لیڈروں کے لیے ایک دلیل راہ ہے۔ فرقہ بندی، فرقہ وارانہ اصول پر مصالح کی تقسیم، اور پھر ان متضاد فرقہ وارانہ مصالح کے لیے جنگ و نزاع۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جنہوں نے ہندوستان کے سیاسی شعور کو ایک صحیح نصب العین سے ہٹا کر اس طرح بھٹکا دیا ہے کہ اب قوم کی منزل مقصود الگ اور اس تک پہنچنے کے راستے جدا ہوگئے ہیں۔ آپس کے اتحاد کے بجائے اب رات دن کی جنگ ہے۔ امن و امان کے بجائے بد امنی و خونریزی ہے۔ آزادی کی کوشش کے بجائے غلامی کی رسیاں مضبوط کی جارہی ہیں۔ اور جو دنیا پہلے ہمارے بہادرانہ اقدامات پر آفرین و مرحبا کہتی تھی وہ آج ہمیں باہم دست و گریباں دیکھ کر لعنت ملامت کررہی ہے۔ اس ناگوار صورت حال میں ایک سچا ہی خواہ وطن اور ایک صحیح الدماغ انسان وہی کرسکتا ہے جو ڈاکٹر انصاری صاحب نے کیا یعنی بالاعلان کہدے کہ "مجھے ہندوستان کی کسی جماعتی تحریک سے کچھ واسطہ نہیں میرا مسلک صرف سوراج ہے"۔ ممکن ہے کہ اسوقت یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہو لیکن ایک وقت آئیگا جب ہندوستان کے باشندے اپنی آپس کی لڑائیوں سے تھک کر اس پر لبیک کہنے کے لئے خود بخود تیار ہوجائیں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے اس مخلصانہ اعلان

بقیہ صفحہ اول

حاجب البیطار: مصر وغیرہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو عربی جانتے ہیں۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ اختصار وقت کے لحاظ سے گفتگو عربی ہی میں ہو۔

صدر: آپ لوگ نظام داخلی وضع کرنے والی موتمر میں کتنے آدمی منتخب کرنا چاہتے ہیں۔

شعیب قریشی: اس سے پہلے ایک مجلس منتخب کی گئی تھی جسکا مقصد مختلف وفود کی حیثیتوں کو تحقیق کرنا تھا۔ کیا اس نے اپنا کام ختم کردیا؟ اگر نہیں کیا تو ہم ارکان موتمر کی حیثیت سے یہاں کیونکر بیٹھ سکتے ہیں۔ حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ہم میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں جنہیں یہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں مقام صدارت سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔

صدر: یہ مجوزہ مجلس تو نظام داخلی وضع کرنے کے لیے ہے اور آپ کا سوال بھی نظام اور قانون سے متعلق ہے پس ضرورت ہے کہ پہلے نظام داخلی وضع کرنے والی کمیٹی منتخب کرلی جائے۔ اور سب کام مکمل ہوجائیں۔

شیخ حافظ وہبہ: مجلس تدقیق ضوابط اعضا کل مرتب کی گئی تھی۔ پس اسی کے کسی رکن سے اس سوال کا جواب مانگنا چاہیے۔

عبد الواحد قاری: میں اس مجلس کا ایک رکن ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ ہم نے آج اس ساعت تک کچھ نہیں کیا ہے۔

محمد ابو زید: ارکان موتمر میں یہ نزاع برپا ہے کہ آیا ان کے وثائق رکنیت صحیح ہیں یا نہیں۔ حالانکہ یہاں جتنے لوگ موجود ہیں سب ارکان ہیں۔ کیونکہ سب کے پاس دعوتی رقعے موجود ہیں۔ لہذا ضوابط اعضا کے لیے وقت ضائع کرنا فضول ہے۔ ہمیں اپنا کام جاری رکھنا چاہیے۔ کیونکہ وقت بہت قیمتی ہے۔

عبد اللہ الشیبی: میں وہی بات کہتا ہوں جو شیخ ابو زید نے کہی ہے۔ کیونکہ وقت تنگ ہے اور کام بہت ہے۔

بہجت البیطار: میری رائے میں ہمیں کام شروع کردینا چاہیے۔ ہر شخص جس کے پاس دعوتی رقعہ ہے وہ موتمر کا رکن سمجھا جائے۔

صدر: مجلس وضع نظام داخلی کے لیے پانچ ارکان منتخب کیے جائیں۔ اور ان کے انتخاب کی پرچیاں تقسیم کردی جائیں۔

شعیب قریشی: میں مجلس ضوابط اعضا پر بدستور اصرار کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے شک ہے کہ اس جلسہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جن میں رکنیت کی پوری شرائط موجود نہیں ہیں۔

شوکت علی: کل جو مجلس ارکان کی حیثیتیں تحقیق کرنے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ وہ نہایت اہم ہے۔ اگر اس کی تحقیقات میں دیر لگے تو اس کی خاطر موتمر کو ملتوی کردینا زیادہ بہتر ہے۔

عبد الغنی العکی: مولانا شوکت علی جو کچھ کہتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں اس پر ووٹ لیے جائیں۔

محمد ابو زید: ارکان ایک دوسرے کی بات نہیں سمجھتے ہیں اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ گفتگو عربی میں ہو۔ شیخ شوکت علی کی تحریک سے قطع نظر کرکے ہمیں دعوتی رقعوں پر کفایت کرنی چاہیے۔ اور کام شروع کردینا چاہیے۔

محمد سعید شنکرو امینو تو (جاوہ): افسوس ہے کہ اب تک سارا وقت ضائع ہوا۔ میری رائے میں سید رشید رضا کا وضع کردہ پروگرام موضوع بحث ہو اور وضع نظام داخلی کے لیے کوئی خاص کمیٹی نہ بنائی جائے۔ رہی وہ مجلس جو تدقیق ضوابط کے لیے مقرر کی گئی ہے سو ممکن ہے کہ وہ یہ خدمت انجام دے۔

محمد المغربی: میں دس منٹ کے لیے جلسہ ملتوی کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

صدر: جلسہ آدھ گھنٹہ کے لیے ملتوی کیا گیا۔ اس وقت ۳ بجے ہیں۔

جلسہ کا دوبارہ آغاز

اس کے بعد ساڑھے تین بجے جلسہ پھر شروع ہوا

حافظ وہبہ: میں دیکھتا ہوں کہ جھگڑا بڑھتا جارہا ہے اور وقت قیمتی ہے۔ اب تک ہم نے ان عملی مسائل پر بحث شروع ہی نہیں کی جو عالم اسلامی اور بلاد مقدسہ کے لیے مفید ہیں۔ میں اپنے ہندوستانی بھائیوں کے علم سے فائدہ اٹھانے کی سب سے زیادہ خواہش رکھتا ہوں اس لیے ان بسیط مسائل کو ختم کرنے کی بہترین صورت یہ پیش کرتا ہوں کہ تمام مختلف فیہ مسائل کو طے کرنے کے لیے ایک مجلس منتخب کی جائے۔ اور وہ مجلس تدقیق ضوابط کے ساتھ ملکر نظام داخلی وضع کرے اور موتمر کے سامنے جو مسائل پیش ہونے والے ہیں ان پر غور کرے۔ اس مجلس کے ارکان کے نام میں پیش کرتا ہوں۔ آپ حضرات کو ان میں تغیر و تبدل کا اختیار ہے۔ موتمر کا صدر اس مجلس کا صدر ہو اور ارکان یہ ہوں شیخ عبد اللہ بن بلیہد۔ مولانا شوکت علی۔ حاج امین الحسینی۔ محمد سعید، شنکرہ امینو تو۔ ضیاء الدین بن فخر الدین۔ کفایت اللہ۔ اور میں خود اپنا نام پیش کرتا ہوں۔ شاید کہ میں طرفین میں تفاہم پیدا کرنے میں کامیاب ہوسکوں۔

تمام حاضرین: اتفاق ہے۔

حافظ وہبہ: میری رائے میں جلسہ ختم کردیا جائے اور ہم فوراً عمل شروع کردیں۔ تاکہ کل کی صبح جب ملو ہو تو ہمارے سامنے کوئی معلق مسئلہ باقی نہ رہ جائے۔

محمد ابو زید: جلسہ کیوں ختم کیا جائے؟

صدر: تفاہم کے لیے۔

محمد ابو زید: مجلسیں مرتب کرنا ضروری ہے مگر موتمر کو ملتوی کردینا تو ضروری نہیں ہے۔

حافظ وہبہ: ہمارے ہندوستانی بھائیوں کی یہ رائے ہے کہ جن مسائل کو وہ حل کرانا چاہتے ہیں وہ بنیادی مسائل ہیں۔ پس دوسرے مسائل پر بحث شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کو طے کرلیا جائے۔

محمد ابو زید: ہم اس رائے کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم نے اسکو رد کردیا ہے۔

حاج امین حسینی: حافظ وہبہ نے جو تجویز پیش کی ہے وہ ضوابط اعضا سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ ضوابط کے لیے ایک دوسری مجلس مقرر کی جاچکی ہے۔ اس وقت جس مجلس کی تشکیل پر اکثریت نے اتفاق کیا ہے اس کا کام فوراً شروع کردیا جائے تاکہ کل صبح تک دونوں مجلسیں اپنا کام ختم کرکے موتمر کے سامنے پیش کردیں۔

محمد ابو العزائم: کیا کل کی رپورٹ مرتب نہیں کی گئی؟

صدر: قاعدہ ہے کہ افتتاح جلسہ کے وقت رپورٹ پڑھی جاتی ہو مگر وقت کی تنگی کے لحاظ سے میں رپورٹ کے پڑھنے کو ملتوی کرتا ہوں تاکہ آج کی اور کل کی رپورٹ ایک ساتھ پڑھی جائے کیا آپ لوگوں کو اتفاق ہے؟

حاضرین: اتفاق ہے۔

صدر: جلسہ برخاست ہوتا ہے۔ کل ڈیڑھ بجے صبح (عربی ٹائم) کو مجتمع ہوگا۔

۳ بجکر ۵۴ منٹ پر جلسہ برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس

چہارشنبہ کے روز ۲۸ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ کو ایک بجکر ۴۰ منٹ پر موتمر عالم اسلامی کا اجتماع دار موتمرین میں منعقد ہوا۔ ارکان کی اکثریت حاضر تھی۔ جناب صدر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ سکرٹری نے پہلے اور دوسرے جلسہ کی کارروائی پڑھکر سنائی، بعض ارکان نے رپورٹ پر کچھ اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد تیسرے جلسہ کے پروگرام پر گفتگو ہوئی۔ اور یہ ابتدائی امور ختم ہولینے کے بعد جنرل سکرٹری صاحب نے کھڑے ہوکر اس مجلس کا بیان پڑھکر سنایا جو ارکان موتمر کے وثائق نیابت کی جانچ کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اس بیان پر ارکان نے خوب بحث کی اور اس کے ضمن میں بعض ارکان کی رکنیت پر جو اعتراضات کئے گئے ان پر مناقشہ ہوتا رہا آخر کار جلسہ نے مجلس کے بیان کو کالعدم قرار دیدیا کیونکہ مجلس میں جلسہ عام کی رائے کے بغیر محض اس بنا پر یوسف یاسین کے بدلے محمد مغربی کو لے لیا گیا تھا کہ اول الذکر ایک کام سے جدہ چلے گئے تھے۔ اور مجلس کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ اپنا کام شروع کرے۔ اور ایک مکمل بیان پیش کرے۔ نیز یہ بھی طے کیا کہ مجلس نے اپنے بیان میں جن لوگوں کے وثائق پر اعتراضات کئے ہیں ان سے گفتگو بھی کرلے۔

اس کے بعد شیخ حافظ وہبہ مجلس وضع نظام داخلی کے رکن کی حیثیت سے کھڑے ہوئے اور مجلس مذکور کے مقرر کی حیثیت سے انہوں نے اپنا بیان دفعہ اول سے دفعہ ۵ تک پڑھکر سنایا جلسہ نے پہلے دونوں دفعات سے بلا اختلاف اتفاق کیا تیسری دفعہ پر طویل مناقشہ ہوا۔ اور وہ اس شکل میں پاس کی گئی جو آگے درج کی گئی ہے۔ چوتھی دفعہ پر خوب مناقشہ ہوا۔ اور وہ بھی اس شکل میں پاس کی گئی جو آگے درج ہے۔ پھر پانچویں دفعہ پر بحث شروع ہوئی۔ اور اس کا پہلا اور دوسرا فقرہ تو بلا مناقشہ منظور کرلیا گیا۔ البتہ تیسرے فقرے پر بحث ہوئی۔ اور جلسہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کے متعلق آخری رائے بعد میں دیجائے گی۔

وہ پانچوں دفعات حسب ذیل ہیں۔

دفعہ اول۔ اس موتمر کا نام "موتمر العالم الاسلامی" ہوگا

دفعہ دوم۔ اس کے مقاصد یہ ہوں گے۔

(الف) مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعارف اور ان کے کلمہ کا اتحاد اور اللہ تعالے کے اس ارشاد کی تعمیل کہ انما المؤمنون اخوۃ

(ب) دینی اجتماعی ادبی۔ اور اقتصادی حیثیت سے مسلمانوں کی ترقی کے لیے کوشش کرنا اور اس کے وسائل سوچنا

(ج) دیار مبارکہ حجاز میں قیام امن، راحت و صحت اور حمل و نقل کے وسائل کی ترقی کے راستہ میں آسانیاں پیدا کرنے اور اس کی ادائیگی کے راستہ میں جو مشکلات ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کرنا اور حجاز کی سلامتی اور اس کے حقوق کی حفاظت کے لیے سعی کرنا۔

دفعہ سوم: اس موتمر کا انعقاد ہر سال موسم حج میں مکہ میں ہوا کریگا۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کسی ایسے خود مختار اسلامی شہر میں ہوگا جو غیر مسلم اثر کے ماتحت نہ ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہم اللہ کے اس قول پر عمل کریں گے کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم

دفعہ چہارم: عالم اسلامی کے اقطار حروف تہجی کی ترتیب سے حسب ذیل ہیں۔

(الف) افریقہ جنوبی و مغربی۔ افریقہ شرقی۔ افغانستان۔ امریکہ جنوبی۔ امریکہ شمالی۔ اور یورپ کے مسلمان) ایران۔ ٹرکی۔ ٹیونس۔ جاوہ (مع سوماترا و جزائر شرق الہند) حبش۔ حجاز۔ خلیج فارس۔ (بحر قزوین) اور روس کی اسلامی حکومتیں۔ ریف۔ زنجبار۔ سوڈان۔ شام۔ صین (چین) طرابلس۔ عراق۔ عسیر۔ فلسطین۔ کانگو۔ مراکش۔ مصر۔ ملایا و سیلون۔ نجد۔ ہندوستان۔ یمن۔

(ب) ہر ملک کو ایک رائے حاصل ہوگی۔ البتہ بعض کو امتیازی رعایت بھی حاصل ہوگی۔ اور وہ یہ کہ حجاز کو مسلمانوں کا مشترک قبلہ ہونے کے اعتبار سے ۳ رائیں حاصل ہوں گی۔ افغانستان۔ ایران۔ ٹرکی۔ مصر۔ نجد اور یمن کو خود مختار ممالک ہونے کے لحاظ سے ۲ رائیں حاصل ہوں گی۔ اور اس لحاظ سے کہ ہندوستان سب سے بڑا اسلامی ملک ہے اسے ۴ رائیں حاصل ہوں گی۔ اور چین کے مسلمانوں کی کثرت تعداد کے لحاظ سے اس کو بھی ۳ رائیں حاصل ہوں گی۔ جاوہ اور اس کے ساتھ سوماترا کو بھی تین رائیں حاصل ہوں گی۔ اور مسلمانان روس کو دو رایوں کا استحقاق ہوگا۔

دفعہ پنجم: یہ موتمر حسب ذیل اقسام کے لوگوں سے مرکب ہوگی۔

(الف) اسلامی حکومتوں کے نمایندے۔

(ب) ان فرعی کمیٹیوں کے ارکان جن سے یہ موتمر مرکب ہو۔

(ج) اسلامی قوموں کے نمایندے جو نمایندگی کے مقررہ قواعد یا اس سے بہتر قواعد کے مطابق صحیح نمایندے ہوں۔

بعض حضرات کی طرف سے شکایت کی گئی کہ رپورٹیں ناقص طریقہ پر ضبط تحریر میں لائی جاتی ہیں اس پر یوسف یاسین نے کہا کہ میں صدارت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رپورٹ لکھنے والوں میں اضافہ کریں تاکہ ارکان جو کچھ تقریریں کرتے ہیں وہ لفظ بلفظ لکھی جائیں۔

چوتھا اجلاس

پنجشنبہ ۲۹ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ کو موتمر العالم الاسلامی کا اجتماع دو بجے صبح (عربی ٹائم) کو دار الموتمر میں منعقد ہوا۔ ۶۴ ارکان میں سے ۴۴ حاضر تھے جناب صدر مجلس الشوریٰ الحجازی کے اجلاس میں شریک ہونے کی وجہ سے جس میں امور حج کے متعلق بعض اہم مسائل درپیش تھے تشریف نہ لاسکے۔ اور مولانا سید سلیمان ندوی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے گذشتہ جلسہ کی ملخص رپورٹ سنائی جانے کے بعد مجلس وضع نظام داخلی

کے اس حق پر طویل مناقشہ ہوا کہ آیا وہ قانون بنا سکتی ہے یا نہیں؟ اور آیا اس کی تشکیل کی قرارداد اسے یہ اختیار دیتی ہے یا نہیں؟ آخر اصل قرارداد کے الفاظ کی طرف رجوع کرلینے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس مجلس کو قانون اساسی وضع کرنے کا حق ہے۔ پھر اس مجلس کے مقرر حافظ وہبہ نے پانچویں دفعہ پڑھنی شروع کی جس کے تیسرے فقرہ کے متعلق آخری فیصلہ کو آئندہ کے لئے اٹھا رکھا گیا تھا۔ اس پر ڈاکٹر عبداللہ دملوجی نے تجویز پیش کی کہ مجلس کے وضع کردہ دفعات پر غور کرنے سے پہلے ایک اصول طے کرلینا چاہیے جس کے مطابق ان پر بحث کی جائے۔ اس تجویز پر بہت بحث ہوتی رہی۔ اور آخر آدھ گھنٹہ تک جلسہ ملتوی کرنے کے بعد تمام ارکان نے بالاجماع اسے منظور کرلیا۔ چنانچہ اس کے مطابق یہ طے ہوا کہ مجلس جو کچھ قوانین وضع کرے انہیں اجلاس عام میں پیش کرنے سے پہلے جنرل سکرٹری کی معرفت تمام وفود کے پاس بھیجے تاکہ وہ پہلے سے غور کرلیں اور بحث بل آسانی ہو۔ اس پر مجلس نے اپنے وضع کردہ قوانین کو پیش کرنے کا سلسلہ بند کر دیا۔

پھر مجلس تدقیق وثائق اعضاء کے مقرر یوسف یاسین کھڑے ہوئے اور انھوں نے حسب ذیل بیان پڑھا۔

ارکان موتمر کے وثائق کی تحقیق کے لیے جو مجلس مقرر کی گئی تھی۔ اور جو عبدالواحد قاری۔ محمد عرفان، یاسین منصور، اور یوسف یاسین سے مرکب تھی۔ اس کا جلسہ جمعرات کے دن ۱۲ بجے صبح (عربی ٹائم) کو منعقد ہوا۔ اور اس کے سامنے جو مضابطہ پیش کئے گئے تھے ان پر غور کیا گیا۔ ان مضابط کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ وثیقہ وفد جاوی جس کے ارکان ۴ ہیں۔
۲۔ وثیقہ وفد فلسطین جس کے ارکان ۳ ہیں۔۔۔۔
۳۔ وثیقہ وفد نجد جس کے ارکان ۵ ہیں۔
۴۔ سوڈان کے مدعوین جن کی تعداد ۲ ہے۔
۵۔ جماعۃ الخلافہ بوادی النیل جس کا ایک نمایندہ ہے۔
۶۔ وفد جمعیت العلماء ہند جس کے ارکان ۵ ہیں۔
۷۔ مدعوین علمائے مصر جن کی تعداد ۳ ہے۔
۸۔ وفد حجاز جس کے ارکان ۱۳ ہیں۔
۹۔ جمعیۃ خلافت ہندیہ جس کے نمائندے ۴ ہیں۔
۱۰۔ وفد مسلمانان روس جس کے ارکان ۷ ہیں۔
۱۱۔ لاذقیہ جس کا ایک نمائندہ ہے۔
۱۲۔ نمایندگان عسیر جن کی تعداد ۳ ہے۔
۱۳۔ وثیقہ جمعیت وطنیہ اسلامیہ بیروت جس کا ایک نمائندہ ہے
۱۴۔ سید رشید رضا۔

مجلس کے گذشتہ ملاحظات پر جنہیں اجلاس عام نے رد کر دیا تھا نظر ثانی کرنے کے بعد ہم نے حسب ذیل رائے قائم کی ہے؛

۱۔ وفد فلسطین نے جو وثیقہ پیش کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس اسلامی اعلیٰ نے ۳ آدمیوں کو نمائندہ منتخب کیا ہے اس وثیقہ پر کسی اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۔ صاحب الفضیلۃ شیخ محمد ماضی ابوالعزائم نے جو وثیقہ پیش کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جماعت وادی النیل نے صرف شیخ صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا اس میں ذکر نہیں ہے۔

۳۔ وفد جمعیت العلماء نے جو وثیقہ پیش کیا ہے۔ وہ تمام اعضائے مندوبین کے اسماء پر حاوی ہے۔ یہ ایک باضابطہ وثیقہ ہے۔

۴۔ بعض وفد بیروت نے جو وثیقہ پیش کیا ہے اس میں خود انکی ذات کے سوا اور کسی کا ذکر نہیں اور نہ اس قسم کی کوئی تصریح موجود ہے کہ وہ اپنے ساتھ جس کو چاہیں لیجائیں۔

۵۔ وثائق مذکورہ کے علاوہ جتنے اور وثائق ہیں انہیں یہ مجلس اصول کے موافق سمجھتی ہے اور انکی صحت کا اعتراف کرتی ہے۔

اس بیان میں وثائق مذکورہ پر جو کچھ اظہار رائے کیا گیا تھا اس پر طویل مناقشہ ہوا اور جن لوگوں کیجانب اس میں اشارہ کیا گیا تھا انہوں نے اپنے اپنے عذرات پیش کئے آخر شیخ عبداللہ بن بلیہد نے تحریک کی کہ انتشار و تفرقہ سے بچنے کے لیے مناقشہ کا دروازہ بند کر دیا جائے اور اسکے مطابق موتمر نے فیصلہ کر دیا کہ تمام ارکان کے وثائق صحیح و معتبر ہیں۔

اسکے بعد اس امر پر بحث ہوئی کہ آیا آئندہ جلسہ جمعہ کے روز ہو یا اتوار کے روز تھوڑی گفتگو کے بعد طے ہوا کہ پانچواں اجلاس ہفتہ کے دن ڈیڑھ بجے صبح کو منعقد ہو اور اس فیصلہ کیساتھ ۵ بجے جلسہ برخاست ہوا

(باقی آئندہ)

خبریات

عالم اسلامی

ریف

قبائل جبالہ کا جدید سردار

غازی عبدالکریم کا جانشین

ولایتی اخبار ٹائمس کے نامہ نگار متعینہ طنجہ کا ایک پیغام مورخہ ۲۱ رجون [illegible] منظہر ہے کہ قبیلہ جبالہ بنی عروس کے علاقہ میں مولانا عبدالسلام کے مزار پر قبائل جبالہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تمام قبائل نے سید عبدالسلام ابن الحسن کو اپنا سردار منتخب کیا۔ لیکن اب تک یہ معلوم نہیں ہے کہ آپ کی کیا حیثیت ہوگی۔ آپ ایک غیر معروف شخصیت کے آدمی ہیں [illegible] آپ کا انتخاب صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ قبائل کے سرداروں میں آپس میں حصول فوقیت کی جو کشمکش جاری ہو جائے۔ اس جلسہ میں تمام قبائل شریک [illegible] جب تک کوئی [illegible] جاری ہے کو اٹھ [illegible]

نامہ نگار آخر میں اپنی یہ رائے ظاہر کرتا ہے کہ قبائل جبالہ کی ان کارروائیوں کو بہت زیادہ اہمیت نہ دینی چاہیئے کیونکہ اس وقت ان کی پریشانی کا یہ بدیہی نتیجہ [illegible] اور وہ اپنی قسمت آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ (رہبر)

ترکی

مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی سازش

تیرہ ملزموں کو پھانسی کی سزا

جنرل کاظم قرہ بکر پاشا کی بریت

استنبول ۱۴ جولائی۔ تیرہ ملزمان کو جن میں تین پارلیمنٹ کے ممبر ہیں غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی سازش میں پھانسی کا حکم ہوا۔ جنرل کاظم قرہ بکر بری ہوگئے۔

بلاد عرب

مجاہدین شام کی عظیم الشان فتح

فرانسیسی فوج کی تباہی

بیت المقدس ۱۲ جولائی۔ عربی ذرائع سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ [illegible] کے درمیان فلوج کے مقام پر فرانس کی ایک بہت بڑی فوج کو مجاہدین شام نے غارت کیا [illegible] سخت نقصان اٹھانا پڑا [illegible] فرانس کے [illegible] کمک نہ پہنچ جاتی تو سب کا صفایا ہو جاتا [illegible] اطلاعات مظہر ہیں کہ فرانس کی فوج کے [illegible] بھی قتل کر دئے گئے۔ اس کے علاوہ مجاہدین شام کو ایسے کاغذات بھی دستیاب ہوئے ہیں جن میں آغاز بغاوت سے لیکر اس وقت تک شام میں جو فوجی کارروائیاں فرانس نے کی ہیں ان کو شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے۔ (ٹائمس آف انڈیا)

ہندوستان

کلکتہ میں ایک اور فساد

ہندوؤں کے ایک جلوس پر جھگڑا

کلکتہ ۱۵ رجولائی۔ ہرلین روڈ میں پوجا کی جگہ سے چلکر جلوس مشرق کی جانب روانہ ہوا سنٹرل ایونیو کو جاتے ہوئے جو وقت جلوس اس مسجد پر پہنچا جہاں سے کہ اپریل میں فسادات شروع ہوئے تھے تو بہت سے مسلمان قریب کے کوچوں سے نکل آئے اور جلوس کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے راستہ بند کر دیا جلوس کے ساتھ جو ہندوستانی سپاہی تھے وہ تو متردد ہوئے مگر یوروپین سارجنٹوں نے مزاحمت کرنے والوں پر حملہ کر دیا اور وہ منتشر ہوگئے۔ اس کے بعد ہی مسلمانوں کے کوچوں سے اینٹیں برسنی شروع ہوگئیں جس کے باعث بہت سے ہندو زخمی ہوئے جلوس والے ۔۔۔۔۔۔ جس وقت سنٹرل ایونیو۔ بیڈن اسٹریٹ چیت پور اسٹریٹ اور ہرلین روڈ سے جو کہ منظور شدہ راستہ تھا گذرے تو ان کا مجمع برابر بڑھتا گیا۔ جلوس اپنی منزل مقصود پر تقریباً ۹ بجے پہنچ گیا اور فسادات کے مناظر اپنے پیچھے چھوڑتا گیا اس دوران میں پولیس کی مدد پہنچ گئی۔ زخمیوں کو شفاخانہ پہنچا دیا گیا اور صورت حال پر قابو حاصل کرلیا گیا۔

کلکتہ کی حالت جنگ

زخمیوں اور مقتولوں کی کثرت

کلکتہ ۱۵ رجولائی۔ جلوس کی روانگی کے دوران میں ایک موقع پر خطرہ اسقدر شدید ہوگیا کہ پولیس کو مجبوراً گولی چلانی پڑی اس سے مجمع پر بہت زیادہ اثر ہوا اور بلوہ رک گیا مگر اکا دکا آدمی کو زدوکوب کے جانے اور چھری مارنے کے واقعات ہوتے رہے۔

سہ پہر کو ۳ بجے تک میڈیکل کالج ہسپتال میں چھری کے زخموں سے چار موتیں اور ہو چکی ہیں جن کے بعد کل اموات کی تعداد ۹ تک پہنچ گئی ہے۔ اب تک شفاخانہ میں ۸۲ آدمیوں کا داخلہ ہوا ہے جن میں سے تقریباً ۱۲ زخمیوں کی حالت بہت زیادہ نازک ہے۔ کل ۹ مسلمان ایسے ہیں جو گولی چلنے کے باعث زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے سات کے گولی کے زخم آئے ہیں اور دو کے چھروں کے۔

اب صورت حال پرسکون معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ رقبہ جہاں فساد ہوا تھا بالکل سنسان پڑا ہوا ہے اور دوکانیں وغیرہ بند پڑی ہوئی ہیں۔ پولیس کے پہرے لگے ہوئے ہیں اور تقریباً چالیس گرفتاریاں ہو چکی ہیں جنمیں سے اکثر مسلمان ہیں۔ شفاخانہ میں جو آٹھ اموات ہوئی ہیں انمیں سے ۵ ہندو ہیں اور ۳ مسلمان۔

۱۰۷ مجروح۔ ۹ مقتول

۶۰ مسلمانوں کی گرفتاری

کلکتہ ۱۵ رجولائی۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صبح کو چہ راسنگو

کے تھانہ پر بلوائیوں نے حملہ کیا جو پولیس کے گولی چلانے کے بعد منتشر ہوگئے۔ مختلف شفاخانوں میں جو زخمی داخل ہوئے ہیں ان کی کل تعداد ۱۰۷ ہے۔ چوراسنگو میں ایک اور نعش پائی گئی ہے۔ تقریباً ۶۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں اب تک تقریباً تمام مسلمان ہی گرفتار ہوئے ہیں۔

کلکتہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

کلکتہ ۱۶ رجولائی۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے مطابق ایک حکم جاری کیا ہے جس میں کسی ایک جگہ پر چار سے زائد آدمیوں کا اجتماع ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

کلکتہ میں پھر فساد ہوگیا

کئی جگہ مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں

کلکتہ ۱۷ رجولائی۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مرزاپور اسٹریٹ پر کل رات کو زبردست ہنگامہ ہوگیا۔ ایک مسلمان نے ایک نوکدار سلاخ سے ایک پولیس سارجنٹ پر حملہ کر دیا سارجنٹ نے گولی سے اس مسلمان کو مار ڈالا۔

ایک دوسرے موقعہ پر ایک مسلمان مجمع نے سنٹرل ایونیو کے ایک مکان پر حملہ کر دیا جس کے دوران میں گولیاں چلائی گئیں۔ اس مکان میں ایک ہندو دربان زخمی ہوگیا جسے شفاخانہ پہنچا دیا گیا۔ ایمہرسٹ اسٹریٹ اور سیتارام گھوش اسٹریٹ کے چوراہے پر شیو کا جو مندر واقع ہے اس پر پتھر برسائے گئے حملہ آوروں کو منتشر کرنے کی کوشش میں ایک پولیس سارجنٹ بھی زخمی ہوا۔

دو اور زخمی آدمی بھی جن میں سے ایک غنڈا ڈپارٹمنٹ کا کانسٹبل تھا شفاخانہ میں داخل ہوئے ہیں ان کے لاٹھیوں کے زخم آئے ہیں۔ نرنیدر کرشن بسواس جو جگن ناتھ کے مندر میں مارے گئے تھے ان کی لاش کل شام کو جلائی گئی۔ وہ جنگ عظیم میں فوجی سپاہی کی حیثیت سے کام کر چکے تھے۔

مسٹر جی چکرورتی نے قائم مقام گورنر بنگال سے ملاقات کی گذشتہ فساد کے متعلق انہیں یہ یقین دلایا گیا کہ امن وامان قائم کرنے کے تمام ذرائع اختیار کئے جائیں گے اور اگر فوج کو طلب کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی تو اس سے بھی گریز نہ کیا جائے گا۔

۶۷ مسلمانوں پر فسادات کا الزام

کلکتہ ۱۷ رجولائی۔ ابھی اس تازہ فساد کے سلسلہ میں جو راج راجیشوری جلوس کے موقع پر پیش آیا ہے ۶۷ مسلمان ایڈیشنل پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کئے گئے ہیں جن پر پانچ مختلف مقدمے بلوہ اور حملہ کرنے کے قائم کئے گئے ہیں۔ یہ مقدمات آج شروع ہوگئے ہیں۔ لیکن مزید کارروائی کے لئے آئندہ دوسری تاریخ ڈالدی گئی ہے۔

ایک سب انسپکٹر پر فرد قرارداد جرم

کلکتہ ۱۷ رجولائی۔ آج ایڈیشنل پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے تھانہ بڑا بازار کے سب انسپکٹر اے۔ ایس۔ احمد پر لاٹھی سے زخم پہونچانے کی فرد جرم لگادی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے قبل کے فساد میں انہوں نے کنہیا لال کے مکان میں گھسکر انہیں اور ایک شخص کو مارا تھا۔

حالت روباصلاح ہے

کلکتہ ۱۷ رجولائی۔ شمالی کلکتہ میں آج صبح حالت نہایت پرسکون رہی ہے۔ خاص کر تمام کاروبار شروع ہوگیا ہے اب تک کوئی چھری بھونکنے یا مارپیٹ کا واقعہ سننے میں نہیں آیا ہے۔ لیکن کا پہرہ ان جگہوں پر برابر گشت لگا رہا ہے۔ ہسپتال میں بھی کوئی نیا شخص نہیں داخل کیا گیا ہے اور نہ اس میں کوئی تازہ موت ہوئی ہے۔ ۶۱ آدمی جو راج راجیشوری جلوس کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے ان میں سے پانچ بری کر دئے گئے اور باقی پانچ پانچ سو روپیوں کی ضمانت پر رہا کئے گئے ہیں۔

۱۲۵ مجروح۔ ۱۴ مقتول

کلکتہ ۱۶ رجولائی۔ مجروحین و مقتولین کی تعداد علی الترتیب ۱۲۵۔ اور ۱۴ تک پہنچ چکی ہے۔

خواجہ بیدار شد!

لارڈ ارون باجہ کا مسئلہ حل کرینگے

معلوم ہوا ہے کہ ۱۷ رجولائی کو شملہ میں وائسرائے بہادر ہندوؤں اور مسلمانوں کے نمایندوں کے ساتھ ایک کانفرنس کرینگے۔ جس میں مسجدوں کے باجہ بجائے جانے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ مسٹر اے کے غزنوی ایم۔ ایل سی بنگالی مسلمانوں کی رائے کا اور مسٹر جے این باسو ایم ایل سی بنگالی ہندوؤں کی رائے کا اظہار کریں گے۔

وائسرائے ہند کا اعتراف عجز

ہندو مسلم فسادات لاعلاج ہیں

شملہ ۱۷ رجولائی۔ ہزاکسلنسی لارڈ ارون نے آج شام کو اس دعوت کے موقعہ پر جو چیمسفورڈ کلب کی طرف سے آپ کو دی گئی تھی عمائدین ہند کے مجمع کو اور ان کے ذریعہ سے عوام کے بڑے مجمع کو خطاب فرمایا اور اس مسئلہ پر تقریر فرمائی جو آج ہندوستان کی زندگی کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ بڑے بڑے سرکاری حکام کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب شریک دعوت تھے۔

سر تیج بہادر سپرو، پنڈت مدن موہن مالویہ، آنریبل مسٹر پٹیل، مسٹر غزنوی۔ مسٹر سید رضا علی۔ ڈاکٹر ضیاء الدین۔ راجہ دلجیت سنگھ، پنڈت نانک چند، مسٹر برلا، سر ابراہیم سیٹھ اور مسٹر جے۔ این۔ باسو۔

ہزاکسلنسی نے جوابی تقریر میں ارشاد فرمایا کہ ایک مضمون ایسا ہے جو میرے دل میں سب سے اوپر موجود ہے اور جو آج ہندوستان کی زندگی کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ اور میں اس کے متعلق آپ سب کی معرفت ملک معظم کے نمایندہ کی حیثیت سے جو ان کی رعایا کی تمام خوشیوں اور غموں میں شریک ہے۔ عوام تک اپنا پیغام پہونچانا چاہتا ہوں۔ ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ آپ کے جذبات پر عالمگیر فرقہ وارانہ فسادات کا بہت گہرا اثر پڑا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میرے اختیار میں ان خرابیوں کا کوئی حتمی علاج مہیا کرنا نہیں ہے۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

ہردوئی میں نو ہندوؤں کا قبول اسلام

۸ صفر ۱۳۴۵ھ سے لغایت آخر ۱۳۴۴ھ شعبہ تبلیغ ہردوئی میں جو لوگ مشرف باسلام ہوئے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

ہردوئی میں کوئی خاص اہتمام تبلیغ کا نہیں ہے اسپر بھی مندرجہ ذیل لوگ بطوع و رغبت خود اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہم زد فزد۔

اسلامی نام	سابق نام	قوم	سکونت
عبدالرحمن خان	گنپت سنگھ	ٹھاکر	رڑکی
جمال الدین	نرنجن پرشاد	اہیر	پہانی ضلع ہردوئی
عبدالغنی	درگا	ہٹ	ہردوئی
عبدالرحمن	مستری	ہندو	
عبداللہ	ننھی	پاسی	نگھٹہ ہردوئی
عبداللہ خان	سردار سنگھ	ٹھاکر	
دین محمد	درگا پرشاد	کہار	ہردوئی

نیز دو پاسی تلک و گنگو نام رسولپور آنٹ ضلع ہردوئی میں مشرف باسلام ہوئے۔ تین مرتد اسلام میں واپس آئے۔

۱۱ رجولائی کو سوامی شردھانند کی تقریر ہردوئی میں ہوئی تقریر شر انگیز نہیں تھی بلکہ مصالحانہ تھی دوران تقریر میں ہندو آریوں نے کوئی چھیڑ نہیں کی۔ صرف سوامی دیانند جی کے نام پر چیرز دیا گیا۔ تقریر کی قبولیت ظاہر ہے مفصل آئندہ

احمد اللہ نائب ناظم شعبہ تبلیغ۔ ہردوئی۔

حفظ و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (منیجر)

دارالحکومت

فسادات دہلی کے مقدمات

ہندو کہار کے قتل کا مقدمہ

دہلی ۱۶ رجولائی۔ آج ہندو کہار کے قتل کا مقدمہ مسٹر لوئیس کی عدالت میں پیش ہوا۔

مسمی پیران ولد نتھو ذات مالی عمر ۳۰ سال پیشہ ملازمت ساکن کٹرہ بڑیان نے اپنے بیان کے دوران میں بیان کیا کہ میں بابو کٹی والے کے ہاں نوکر ہوں۔ ایک ہندو فراشخانہ کی طرف سے آہستہ آہستہ آرہا تھا وہ اکیلا تھا پنواڑی نے کہا ہندو آرہا ہے اس کو مارو۔ میں پہچانتا ہوں (عبدالرحمن کو شناخت کیا) عبدالرحمن ہندو کے پیچھے دوڑا اور محمد اسحاق قصاب بھی اس کے پیچھے دوڑا۔ اتنے میں ایک بائیسکل والا اپنی دوکان سے اٹھا اور ہندو کے پیٹ میں لکڑی ماری سائیکل والے محمد فضل کو شناخت کیا) پھر قصائی نے لکڑی ماری۔ عبدالرحمن کے ہاتھ میں ایک پتھر پڑا تھا وہ اس نے ہندو کی پیشانی پر مارا۔ وہ کلو کی دکان کے سامنے پٹڑی پر آکر گر گیا گر گرے ہوئے ہندو پر تینوں لکڑیاں اور پتھر مارتے رہے اور پھر چھوڑ کر چلے گئے یہ کہتے ہوئے کہ کافر مرگیا۔

جرح میں بیان کیا کہ:۔ وارکٹائی کے وقت سڑک پر کوئی بھیڑ نہیں تھی۔ جب میں یہ واقعہ دیکھ رہا تھا سڑک پر کوئی آدمی نہیں گزرا۔ ان تین ملزمان کے سوائے اور کوئی وہاں پر نہیں تھا۔ دو کے ہاتھ میں لکڑیاں تھیں اور عبدالرحمن کے ہاتھ میں پتھر تھا میرے مالک نے دکان پر بھیجا تھا۔

گواہ نمبر ۲۔ ریوندر ولد پنڈت مراری لال ساکن کٹرہ بڑیاں نے بیان کے دوران میں کہا کہ ایک ہندو فراشخانہ کی طرف سے آرہا تھا کچھ آدمیوں نے چلا کر کہا کہ کافر آرہا ہے مارو۔ اس کے پیچھے کئی آدمی تھے۔ جب وہ موقعہ رکور پر پہنچا تو ایک شخص نے سامنے سے لاٹھی ماری۔ کٹی والے کی دکان کے سامنے سڑک کے بیچ میں اس کے لاٹھی ماری گئی۔ لاٹھی اس کے پیٹ میں لگی۔ لاٹھی مارنے والے کو پہچانتا ہوں (محمد فضل کی طرف اشارا کیا) اس کے بعد دوسرے شخص نے لاٹھی ماری۔ ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ کہاں ماری اندازاً کمر میں لگی۔ اسکو بھی پہچانتا ہوں (اسحاق کی طرف اشارا کیا) اسحاق بھی پیچھے آرہا تھا اس کے بعد عبدالرحمن نے پیشانی پر ایک نوکدار پتھر مارا وہ چکر کھا کر پٹڑی پر گر پڑا۔ اس کے بعد تینوں نے پتھر اور لاٹھیاں جو ان کے پاس تھیں ماریں۔ وہ مرگیا تو کہا کہ بس اب مرگیا ہے اور چلو چھوڑ دو۔

جرح میں بیان کیا کہ میں دہلی میں سات سال سے ہوں پہلے نئے بازار میں رہتا تھا۔ پیچ کا دفتر نئے بازار میں ہے۔ ڈاکٹر [illegible] ہمارے لڑکے کے مکان میں [illegible] پہلی کے آریہ سماج لیڈروں میں سے ہیں۔ جن شاستری آچاریہ اور انٹرنس کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ ہندوؤں سے بھی میں ملتا رہتا ہوں میں چھاپہ خانہ کے لئے بلاک بناتا ہوں۔ ہندوستان ٹائمز اور تیج ارجن اور ہندو سبھا کے لئے میرے ہاں سے بلاک بنتے ہیں۔ میں اس عرصہ میں دو تین مرتبہ ضرور ارجن سنسار وغیرہ کے دفتر میں گیا ہوں گا۔ ملزمان کے پاس سوائے لاٹھی اور پتھر کے اور کوئی آلہ نہیں دیکھا ان کے سوائے کسی اور کو میں نے مقتول کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تینوں ملزمان اور تینوں ہم گواہ سب اکٹھے ہی فتحپوری کو گئے تھے۔

گواہ نمبر ۳۔ پریم سنگھ ولد گھسیٹا رام قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیشہ موزہ بننا۔ انکار برادر کٹرہ بڑیان۔

ایک آدمی فراشخانہ کی طرف سے فتحپوری کی طرف بھاگا جارہا تھا پیچھے ایک مجمع تھا۔ بائیسکل والے نے اٹھ کر ایک لکڑی اس کے ماری جو اس کے کاندھے کے قریب لگی۔ بائیسکل والے کو پہچانتا ہوں (محمد فضل کو پہچانا) ہندو کا منہ پیچھے کی طرف ہوگیا۔ اور وہ ہاتھ جوڑنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے نہ مارو میں تو ایک راہی ہوں یہ دیکھکر میں ہیاں کے ایک زینہ میں گھس گیا۔ قصائی نے اس کے پیٹ میں کئی لکڑیاں ماریں۔ (محمد اسحاق کو شناخت کیا) تیسرا آدمی ایک اور تھا اور پنواڑی نے اسکے پتھر مارا پھر وہ چکرا کے گر گیا۔ پٹڑی پر گرا تھا پھر بھی اسکو مارتے ہی رہے۔ جو پیچھے کو میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔

سہ ماہی گوشوارہ آمد و صرف دفتر شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند

بابتہ ماہ رجب ۱۳۴۴ھ لغایۃ رمضان ۱۳۴۴ھ

تفصیل آمدنی	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	کل میزان: پائی	کل میزان: آنے	کل میزان: روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۱ھ لغایۃ آخر جمادی الثانیہ ۱۳۴۴ھ				۸	۱۴	۸۶,۶۴۳			
آمدنی از یکم رجب ۱۳۴۴ھ لغایۃ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ									
متفرق	۹	۸	۹۸۶						
زکوۃ	۰	۱۱	۲۶۱	۹	۳	۱,۲۴۸	۵	۲	۸۷,۸۹۲

تفصیل مصارف	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	کل میزان: پائی	کل میزان: آنے	کل میزان: روپے
مصارف از رجب ۱۳۴۱ھ لغایۃ آخر جمادی الثانیہ ۱۳۴۴ھ				۱	۱۰	۸۳,۱۸۹			
مصارف از رجب ۱۳۴۴ھ لغایۃ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ									
تنخواہ معلمین و مبلغین حلقہ‌ہا و کارکنان صدر دفتر	۰	۱۳	۱,۰۵۴						
مصارف سفر معلمین و مبلغین حلقہ‌ہا و کارکنان صدر دفتر	۶	۱۲	۵۳						
مصارف ڈاک	۰	۱۳	۱۵۳						
مصارف تار	۰	۱۲							
مصارف مہمانان دفتر	[illegible]	[illegible]	[illegible]						
اخبارات و کتب	۳	۱۳	۵۲						
کرایہ مکان و روشنی	۰	۲	۱۰۷						
اسٹیشنری	۹	۷	۶						
مطبوعات	۹	۱۰	۱۰۱						
امداد نومسلمین	۰	۰	۴						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۱۲	۶۳۳						
سائر خرچ مدارس	۰	۲	۱۴						
متفرقات	۰	۶	۲۲	۹	۳	۲,۲۰۶	۱۰	۱۳	۸۵,۳۹۵
بقایا									
تحویل				۰	۹	۷۰			
حساب طلب				۰	۱۴	۲,۳۱۸			
خزانہ				۷	۱۳	۱۰۶	۷	۴	۲,۴۹۶
میزان کل							۵	۲	۸۷,۸۹۲

اس کے بعد اسے دیکھا کہ وہ مرگیا تو اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ کارخانہ سے جائے وقوعہ دکھائی نہیں دیتی۔ اسوقت سڑک پر بہت کم ہندو اور بہت سے مسلمان آجا رہے تھے۔ ملزموں میں سے تین کے پاس لکڑی تھی اور پانی والے کے پاس کچھ نہیں تھا۔ ہندی پڑھا ہوا ہوں۔ پرتاپ ہمارے کارخانہ میں آتا ہے کبھی کبھی پڑھ لیتا ہوں۔

قتل کا دوسرا مقدمہ

دو ہندو ملزمین کی پیشی

دہلی ۱۷ جولائی۔ گذشتہ فسادات کے سلسلے میں جو دوسرا قتل ہوا تھا اس کا مقدمہ آج سیشن جج مسٹر لوئس کی عدالت میں پیش ہوا۔ دو ہندو دینا ناتھ اور رام گوپال پر دفعہ ۳۰۲ ضابطہ فوجداری کے ماتحت یہ جرم لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ۲۴ جون کو ایک مسلمان کو جان سے مار ڈالا تھا۔

بندو نامی ایک مسلمان پھل بیچنے والے کا بیان ہوا کہ وہ بقرعید کے تیسرے دن اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے نیا بانس کی طرف سے کچھ آدمیوں کو دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا اس نے ہندوؤں کو یہ چلاتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کو جان سے مار ڈالو۔ اس نے ایک مسلمان کو بھی نیا بانس کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا جو سر پر کچھ رکھے ہوئے تھا۔ دو ہندو اس مسلمان کی طرف لپکے اور اس پر لاٹھیوں سے حملے کئے جس سے وہ زمین پر گر گیا۔ یہ حالت دیکھکر وہ (خود گواہ) اپنی دکان میں گھس گیا اور اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد اس نے سوراخوں سے یہ دیکھا کہ ایک تیسرا ہندو اس کی دوکان میں سے کچھ پتھر چن رہا ہے اور اس شخص کو مار رہا ہے۔ لالہ گردہاری لال کی جرح کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ وہ دروازوں کی درزوں سے صرف سڑک کا اگلا حصہ دیکھ سکتا تھا اور اس شخص کو سڑک پر پڑا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا اس نے ہندو کو پتھر اٹھاتے ہوئے تو دیکھا لیکن اسے مارتے ہوئے نہ دیکھ سکتا تھا گواہ نے بیان کیا کہ اس نے اپنا بیان پولیس کو اس واقعہ کے تیسرے دن دیا لیکن اس شخص کا کوئی حلیہ نہیں دیا تھا۔ پولیس کا تحریر کردہ بیان گواہ کے سامنے پڑھکر سنایا گیا جسے وہ نہ اپنا بتا سکتا تھا اور نہ اسے صحیح کہہ سکتا تھا۔ جرح ابھی جاری ہی تھی کہ عدالت کی کارروائی آج کے لئے ملتوی ہوگئی۔

سبزی منڈی کے ڈاکے کا مقدمہ

ایک کانسٹیبل کو سزائے موت اور چار کو کالا پانی

دہلی ۱۵ جولائی۔ پولیس کے جن پانچ کانسٹبلوں کا سبزی منڈی میں ڈاکہ ڈالنے کے جرم میں زیر دفعہ ۳۹۶ چالان کیا گیا تھا ان کے مقدمہ کا آج فیصلہ سنادیا گیا۔

سیشن جج مسٹر ایس ایل سیل کے خیال میں ملزمین کے خلاف نہایت قوی اور معتبر شہادت موجود تھی اور صفائی کے گواہ محض بنائے ہوئے تھے۔ اسیسروں کی متفقہ رائے سے اتفاق کرتے ہوئے انہوں نے نظر اللہ کانسٹبل کو پھانسی کی اور باقی چار ملزمین کو کالے پانی کی سزا دیدی۔

ہندو پنساری نے مسلمان لڑکے کو زہر دیدیا

دہلی ۱۶ جولائی۔ نور محمد عمر ۱۸ سال ولد مولوی یار محمد صاحب ساکن گلی سرخ پوشان متصل خلیل قبر رام نرائن پنساری کے یہاں سالٹ لینے گیا وہاں اسے زہر دے دیا گیا جس کے کھاتے ہی اسے خون کی قے ہوئی اور لڑکا شفاخانہ بھیجدیا گیا۔ اس کی قے سر بمہر تفتیش کیلئے محفوظ کرلی گئی۔ مجسٹریٹ لڑکے کا بیان لینے کے لئے متعین کیا گیا۔ حالت نازک ہے یہ امر تحقیق طلب ہے کہ عمدًا ایسا کیا گیا یا سہوًا۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکے نے بار بار یہ پوچھا تھا کہ سالٹ اچھا ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ ہاں اچھا ہے۔

لال قلعہ میں ایک مسلمان کا قتل

دہلی ۱۷ جولائی۔ کل رات ساڑھے گیارہ بجے پولیس کو اطلاع ملی کہ ایک مسلمان جو بظاہر پاگل تھا۔ لال قلعہ میں ہاتھ میں تلوار لئے ٹہل رہا تھا۔ تلوار قلعہ ہی کے عجائب خانے سے حاصل کی ہوگی قلعہ کے پہرہ والوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ بغیر قتل کئے اسے گرفتار کرلیں۔ لیکن بیان کیا گیا ہے کہ ایسا کرنا ممکن نہ ہوسکا۔ آخرکار ایک سارجنٹ نے اس شخص پر دو گولیاں چلائیں اور ایک گولی اس کے کاری لگ گئی۔ اسے زخمی ہونے پر ہسپتال پہونچایا گیا جہاں وہ ڈہائی بجے صبح کو مرگیا۔

ایک ہندو کا مسلمان پر ڈاکہ

ملزم گرفتار ہوگیا

دہلی ۱۳ جولائی۔ ایک حاجی جو ابھی واپس آئے ہیں کوٹھی حاجی علی جان سے اپنی رقم امانت اٹھی روپیہ لیکر زینہ سے اتر رہے تھے کہ ایک ہندو کہار چھین کر بھاگ گیا اور بالآخر گرفتار ہوگیا۔

آپ کا فرض

جبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچادیں۔ (منیجر)

قرآن مجید جلی قلم بلا ترجمہ پڑھیے

ہماری ایجنسی میں نہایت عمدہ کلام مجید بچوں و بڑوں و بڈہوں کی تلاوت کے لئے موجود ہیں اس قرآن مجید کا چھاپہ صاف خط پاکیزہ کاغذ سفید حروف جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی بندی ہوئی ہے اور جلد کی پشت پر آپ کا نام و مقام مفت لکھا جائیگا ہدیہ صرف دو روپیہ ہے۔

دعاء گنج العرش

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی و نبی معہ اردو ترجمہ ہدیہ سات آنے۔

فالنامہ آئینہ تقدیر

آپکی تقدیر میں کیا لکھا ہے اسکا جواب حافظ شیرازی کی فارسی زبان میں اور خاص اردو میں بھی سننا چاہتے ہیں تو یہ فالنامہ ضرور منگایئے فی جلد تین آنے (۳ر) المشتہر

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

خاص عنایت

[illegible]

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے۔ اگر وہ میری بیر بوٹی ہیر تائل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔ پتہ:

منیجر ہیر بیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنتی سمری ضلع دربھنگہ

بچوں کا مذہب؟

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں مگر انکے والدین انہیں گمراہ کردیتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو شروع سے خدا کے سچے دین پر قائم رکھنے کے متمنی ہیں۔ تو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمایئے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

قاعدہ تعلیم الاسلام ا۔ تعلیم الاسلام نمبر ا ا۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۲۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۴۔ تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۵۔

قیمت مکمل سٹ ۱۳ر علاوہ محصولڈاک اس بک ایجنسی کا تمام منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت مذہبی و قومی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

الجمعیۃ بک ایجنسی۔ دہلی

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

اس موسم کے لئے

کلکتے کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا ایجاد کردہ

دوا اکسیر

عرق پودینہ

(بدہضمی و متلی وغیرہ کی خانگی دوا ہے)

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ میں درد۔ بدہضمی متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہوجاتی ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ر ڈاک محصول ۶ر۔

کلوروڈائن

(پیچش اور مروڑ کی حکمی دوا ہے)

یہ انگریزوں کی مستند خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت کا ہو اس دوا کے ایک دو بار استعمال کرنے سے صحت ہوتی ہے اسہال آنول کے دست پیچش۔ مروڑ۔ پیٹ میں درد یا انیٹھن کیلئے کلوروڈائن نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے یہ دوا منگوائی ہے۔ قیمت نہایت ارزاں ہے۔ فی شیشی ۸ر محصولڈاک فی شیشی سے تین شیشی تک ۶ر۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۱۸ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ ڈاکٹر یودھ ویر سنگھ چاندنی چوک۔ دہلی

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپیہ آٹھ آنے۔ ششماہی پانچ روپے ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپیہ چار آنے۔ فی پرچہ [illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں۔

مفت اچھا گفٹ؟

سفید بالوں کو سیاہ اور ملایم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

صرف ایک ہی دوا سے ۵ منٹ میں جوانی کی بہار لاتی ہے قیمت فی شیشی ۹ر محصول ۴ر۔

فضل برادرس ۱۰ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

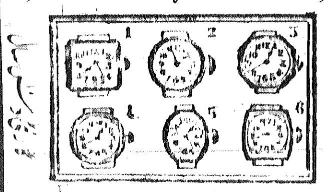

اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت [illegible]

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشین نیا سوئٹزر لینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں نہ جھٹکا آسکتا ہے نہ نمی اپنا اثر کرسکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاونٹین پین نب مفت دیا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ۲۶۶۔ ویپری مدراس

اطلاع

سید منظر حسین صاحب چاندپوری کا تصنیف شدہ ایک حیرت انگیز ناول زیر طبع ہے جس میں بریلی محلہ کوہاڑا پیر کے ایک خاندان کے سچے حالات اور ان مظالم کی فہرست دلکش پیرایہ میں درج ہیں جو ایک بیٹھک داماد پر توڑے گئے۔ قیمت معہ محصول ۱۲ر۔ ملنے کا پتہ

عبدالمجید دوکاندار بازار لال کنواں۔ دہلی

"نور جہاں"

رسالہ "نور جہاں" امرتسر سے شریف اور معزز عورتوں کے مطالعہ کیلئے جاری ہے۔ یہ ملک کا بہترین زنانہ رسالہ ہے۔ نمونہ عورتوں کو مفت۔ مردوں سے قیمت ۸ر۔

منیجر "نور جہاں" امرتسر سے مل سکتا ہے

چار نکاح کیجیے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

[illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ نمبر شش۔ دہلی

نمبر ڈمنبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۲۶ء | نمبر ۷

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

مؤتمر اسلامی کے پانچویں اجلاس کی کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

ہفتہ کے دن ۲ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو مؤتمر اسلامی کا اجتماع دار مؤتمر میں منعقد ہوا - ۵۱ - ارکان حاضر تھے - جناب صدر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے - چوتھے اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی گئی - اور اس کے بعد مجلس وضع نظام داخلی کے وضع کردہ قوانین پر بحث شروع ہوئی - اس روز حافظ وہبہ حاضر نہ ہو سکے تھے اس لیے شیخ امین الحسینی ان کی جگہ مقرر مجلس کی حیثیت سے کھڑے ہوئے اور دفعہ ۵ سے دفعہ ۲۸ تک پڑھ کر سنایا ہیئت نے دفعات ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، کو بالاجماع منظور کر لیا - اور دفعات ۱۹، ۲۴، ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ پر بحث ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دفعات مذکورہ ترمیم شدہ صورت میں پاس کئے گئے رہا دفعہ ۲۸ سو چونکہ اس کے حسابی بیانات اور مالی اعتمادات غور و فکر کے محتاج تھے اس لیے اسے دوبارہ مجلس کے پاس واپس کر دیا گیا -

ذیل میں ترمیم شدہ دفعات درج کئے جاتے ہیں

دفعہ ۲۴ - کوئی تجویز جب تک کہ تحریری نہ ہو قبول نہ کی جائے گی - اگر کسی غیر رکن کی طرف سے ہو تو اس کا انعقاد مؤتمر سے ۳ دن پہلے جنرل سکرٹری کے پاس پہنچ جانا ضروری ہے - اور اگر کسی رکن کی طرف سے ہو تو اس کی تقدیم کے لیے کوئی مدت مشروط نہیں ہے - جنرل سکرٹری کا فرض ہے کہ وہ تمام تجاویز کو سبجکٹ کمیٹی کے پاس بھیجدے - جو صدر و نائبین صدر - جنرل سکرٹری اور امم اسلامیہ کے نمایندوں سے باعتبار نسبت مرکب ہوگی - یہ کمیٹی جن تجاویز کو مؤتمر میں پیش کئے جانے کے قابل سمجھے گی انہیں پیش کرے گی -

دفعہ ۲۵ - مؤتمر میں زیر بحث آنے والے تمام مسائل کا فیصلہ اکثریت رائے سے ہوا کریگا - اور آرا کے مساوی ہونے کی صورت میں صدر کو ترجیحی رائے دینے کا حق ہوگا -

دفعہ ۲۶ - اس مؤتمر کا نصاب (کورم) حق نمایندگی رکھنے والے ممالک میں سے کم از کم چھ کی شرکت سے پورا ہو جائیگا البتہ اگر موجودہ نظام عمل میں تغیر کرنا ہو تو اس کے لیے وہ نصاب پورا ہونا ضروری ہے جو دفعہ ۲۷ میں درج ہے -

دفعہ ۲۷ - اس نظام عمل میں کوئی تغیر از قبیل فسخ و تعدیل یا حذف و اضافہ نہ ہو سکیگا - تاوقتیکہ حاضرین مؤتمر کی دو ثلث اکثریت اس کی موید نہ ہو - اور اس جلسہ میں حق نمایندگی رکھنے والے ممالک میں سے کم از کم دس ممالک شریک ہوں -

یہ اجلاس ۶ بجکر ۴ منٹ پر برخواست ہوا - اور صدر نے اعلان کیا کہ چھٹا اجلاس اتوار کی صبح کو ڈیڑھ بجے منعقد ہوگا -

چھٹا اجلاس

اتوار کے دن ۲ ذی الحجہ کو مؤتمر اسلامی کا چھٹا اجلاس منعقد ہوا - ۵۶ - ارکان حاضر تھے - جناب صدر کے کرسی صدارت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے اجلاس گذشتہ کی رپورٹ پڑھی گئی - پھر قانون اساسی کی دفعات پر بحث شروع ہوئی - اور حسب ذیل دفعات بالاتفاق منظور کی گئیں -

دفعہ ۲۸ - مؤتمر کے عدم انعقاد کی صورت میں مجلس منتظمہ اس کی قانونا نیابت کرے گی - اور جنرل سکرٹری تمام کارروائیوں میں اس کی طرف سے نمایندگی کریگا - اور اسے حق ہوگا کہ کلام سے پہلے بعد دیگرے جسے چاہے معزول کرے اور جسے چاہے مقرر کرے -

دفعہ ۲۹ - جنرل سکرٹری کا فرض ہوگا کہ ہر سال مجلس منتظمہ کی جانب سے مداخل و مخارج کا مفصل بیان اور آئندہ سال کا تخمینہ پیش کرے - تاکہ مؤتمر اس پر بحث و تنقیح اور ترمیم و تعدیل کرکے منظوری صادر کرے - اس دفعہ میں سال سے مراد مؤتمر کا سال ہے جو شعبان میں ختم ہوگا -

ان دونوں دفعات کو بالاجماع منظور کیا گیا -

دفعہ ۳۰ - سالانہ مصارف کی رقم ان تمام اقطار اسلامیہ پر ان کی آرا کے لحاظ سے تقسیم کی جائے گی جن کا ذکر دفعہ ۴ میں کیا گیا ہے - اور ہر ملک کے لیے ایک مقدار مقرر کر دی جائے گی تاکہ وہ اپنے حق رکنیت کو ہونے سے پہلے اسے ادا کرے -

یہ دفعہ ترمیم شدہ صورت میں منظور کی گئی -

دفعہ ۳۲ - مؤتمر میں جو تجاویز خاص حجاز کے لیے منظور کی جائیں گی انہیں صدر مؤتمر غور و بحث کے لیے حکومت حجاز کے سامنے پیش کریگا - تاکہ جن کا نفاذ ممکن ہو انہیں نافذ کیا جائے -

ان دفعات پر بحث کا کام ختم ہونے کے بعد مجلس اقتراح (سبجکٹ کمیٹی) کا انتخاب شروع ہوا - اور آدھ گھنٹہ کے لیے جلسہ ملتوی کر دیا گیا - تاکہ تمام وفود اپنے نمایندوں کو منتخب کریں -

اس انتخاب میں حسب ذیل حضرات مجلس اقتراح کے رکن مقرر کئے گئے -

وفد ہندی سے - کفایت اللہ، محمد علی، ثناء اللہ، شبیر احمد -
وفد حجازی سے - سلیمان قابل، عبد اللہ شیبی، سعود و شیشہ،
وفد عسیر سے - عبد العزیز العتیقی
وفد روس سے - کشاف الدین، مصلح الدین -
وفد جاوہ سے - عمر سعید، جان طیب، امس منصور
وفد فلسطین سے - امین الحسینی -
وفد شام سے - عبد الغنی، عونی الکعکی،
وفد نجدی سے - یوسف یاسین، محمد الخطیب،
جماعۃ خلافۃ وادی النیل اور علمائے مصر سے - محمد ماہی ابو العزائم، محمود علی منصور
وفد سوڈان سے - ابراہیم مدثر -

تکمیل انتخاب کے بعد طے ہوا کہ وہ مجلس دس بجے مجتمع ہو کر اپنا کام شروع کر دیں اور مؤتمر کا ساتواں اجلاس پیر کے دن ڈیڑھ بجے منعقد ہو -

یہ اجلاس ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر ختم ہوا -

ساتواں اجلاس

پیر کے دن ۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو مؤتمر العالم الاسلامی کا ساتواں اجتماع منعقد ہوا - ۴۹ میں سے ۵۳ - ارکان حاضر تھے جناب صدر کے تشریف نہ لا سکنے کی وجہ سے وکیل حضرت سید سلیمان ندوی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے - اور سکرٹری نے اجلاس گذشتہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی -

محمد ابو زید - انعقاد مؤتمر کی ابتدا ہی میں پابندی وقت کا مطالبہ کیا گیا تھا - مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مؤتمر اول دن سے آج تک کبھی وقت مقررہ پر مجتمع نہیں ہوئی - بلکہ بہت زیادہ تاخیر کرتی رہی یہ کوئی معقول بات نہیں ہے کہ ہم لوگوں کے لیے نظام وضع کریں اور خود اپنے لیے کوئی نظام وضع نہ کریں -

صدر - ہمارے نفس خود بھی تو گنہگار ہیں -

شیخ ہارون - ہم ہر روز جلسوں کی جو رپورٹیں سن رہے ہیں وہ مکمل نہیں ہیں - ضرورت ہے کہ کارروائیوں کا خلاصہ تمام گفتگوؤں اور بحثوں پر حاوی ہو - اور ایسا نہ کیا جائے کہ کوئی بات لکھی اور کوئی بات چھوڑ دی - لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ آئندہ سے جلسوں کی رپورٹ لفظ بلفظ سنائی جایا کرے - کیونکہ ہم دو تا ریخ میں ہیں - اور یہ رجسٹر ہمارے اعمال کی تاریخ ہے جسے ہمارے بعد آنے والے لوگ پڑھیں گے - ہم تجویزیں پیش کرتے ہیں بحثیں کرتے ہیں - تقریریں کرتے ہیں - مگر ہمیں خبر نہیں ہوتی کہ ہمارے اقوال میں سے کیا لکھا جا رہا ہے اور کیا چھوڑا جا رہا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کہتے کچھ ہیں اور کاتب لکھتا کچھ ہے - ایک روز میں مؤتمر

(باقی صفحہ تین پر دیکھئے)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیئے - قیمت سالانہ عہ - نمونہ ۲ - منیجر رسالہ آفتاب - شیرانوالہ دروازہ لاہور (پنجاب)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار سندوق ۵۰۰۴ - بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

مفت ! مفت !! مفت !!!

سفید داغ

بچھو کی دوا

خضاب

راجوید خضاب

راج وید سری باما داس جی گیمراج نمبر ۱۵۷ ہریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

عزیزیہ خضاب

ایس - اے - عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

حب مراد

سرمہ اکسیر چشم

عروس جمال

جاں بخش قیمتی تحفے

نمک سعیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

حکومت اور موجودہ فسادات

گذشتہ ہفتہ لارڈ اروِن نے چیمسفورڈ کلب میں جو تقریر فرمائی ہے۔ وہ ہندوستان میں قدم رکھنے کے بعد اس ملک کے سیاسی مسائل پر ان کی پہلی تقریر ہے۔ اور خوشی کی بات ہے کہ اس موقع کے لئے انھوں نے اس مسئلہ کو انتخاب کیا ہے جو اس وقت ملک کا سب سے زیادہ نازک اور اس کی حیات و خوشحالی کے لئے سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے وائسرائے صاحب نے از راہ عنایت اندرونی و بیرونی پالیسی اور نظم و نسق حکومت کے متعلق رسمی اظہار خیال کو جو عموماً ہمارے حکمرانوں کے لئے ایک دلچسپ موضوع بحث ہے ملتوی فرما کر ہندو مسلم نزاعات پر اپنے ان بیش قیمت خیالات کا اظہار فرمایا جو تین چار مہینہ تک شملہ کی برف آلود فضا میں ..... نہایت پر سکون مطالعہ کے ساتھ انہوں نے پرورش کئے تھے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ان کے یہ خیالات اتنے ہی سنجیدگی و بالغ نظری کے حامل تھے۔ جو ایسی اچھی فضا اور طویل مدت کی تربیت میں پیدا ہونی چاہیے تھی۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس مسئلہ کا جو سب سے زیادہ اہم پہلو تھا اس کو انھوں نے بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور اپنی پوری توجہ حکومت کی صفائی پیش کرنے یا ہندو مسلمانوں کو نصیحت کرنے میں صرف کر دی۔ اس میں شک نہیں کہ اپنی حکومت کے متعلق لوگوں کی بدظنی کو خواہ وہ صحیح واقعات کی بنا پر ہو یا غلط واقعات کی بنا پر رفع کرنے کی سعی کرنا، ایک حاکم اعلیٰ کا فرض منصبی ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ دو لڑنے والے فریقوں کو نصیحت کرنا ہر شریف آدمی کے لئے ضروری ہے۔ مگر صرف یہی تو وہ چیزیں نہیں ہیں جن کی ان سے توقع کی جا سکتی تھی۔ ہندوستان کے لوگ جو چیز ان کی زبان سے سننے کے سب سے زیادہ متوقع تھے وہ یہ ہے کہ موجودہ ہندو مسلم فسادات کو بند کرنے کے لئے حکومت کیا کوشش کر سکتی ہے اور کیا کرنا چاہتی ہے؟ یہاں اصل سوال یہ نہیں ہے کہ یہ نزاعات صحیح ہیں یا درست۔ اور ان کا انجام کیا ہے؟ بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ انہیں دور کرنے کی موثر تدبیر کیا ہے؟ اور کون اپنے فرض کو کس حد تک انجام دینے کے لئے تیار ہے؟ وائسرائے صاحب کو سب سے پہلے اس سوال کو حل کرنا چاہیے تھا۔ مگر انہوں نے اسے حل کرنے کی اس سے زیادہ کوئی کوشش نہیں کی کہ ہندو و مسلم لیڈروں کو ان کا فرض یاد دلایا حالانکہ دوسروں سے پہلے انہیں خود اپنا فرض یاد کرنا چاہیے تھا۔

حکومت کے متعلق عام طور پر ہندوستان کے ارباب سیاست کا یہ خیال ہے کہ وہ موجودہ فرقہ وارانہ نزاعات سے بڑی حد تک خوش ہے یا بقول مسٹر مسلمی کے الفاظ میں "مطمئن" ہے اور ہندو مسلمانوں کی باہمی کشمکش کو ایک بے پرواہ تماشائی کی طرح دیکھ رہی ہے۔ اس خیال کو وائسرائے صاحب "بدگمانی" سے تعبیر کرتے ہیں لیکن یہ خیال جس طرح یقین کی حد تک لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے لئے ہمارے نزدیک بدگمانی کا لفظ کسی طرح کافی نہیں ہے ہمارے سامنے حقائق ہیں۔ ناقابل انکار واقعات ہیں۔ ذاتی مشاہدات و تجربات ہیں اور بین آثار و قرائن ہیں جو اس بات پر شہادت دے رہے ہیں کہ حکومت کی پوزیشن موجودہ ہندو مسلم نزاعات میں وہی ہے جو فریقین کے ایک خود غرض بدخواہ کی ہو سکتی ہے۔ اس کی بنیاد ہمارے باہمی نفاق پر قائم ہوئی ہے اس کی کامیابی کا انحصار ہماری آپس کی پھوٹ پر ہے ہمارے اتفاق میں اس کے اقتدار و تسلط کی موت ہے اور ہمارے نفاق میں اس کے لئے تقویت کا سامان۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو آفتاب سے زیادہ روشن ہیں پھر کوئی کیسے یقین کر سکتا ہے کہ ہماری سرخوشیٔ

جو اس کے اقتدار کی غذا ہے اس کے لئے باعث طمانیت نہ ہوگی۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان کے متعلق برطانی پارلیمنٹ کی وضع کردہ حکمت عملی ذمہ دار حکومت کی طرف تدریجی و آئینی اقدام، جس کی بنیاد ہندوستانی اقوام اور حکومت کے اتحاد عمل پر رکھی گئی ہے۔ اس خیال کی کافی تردید کرتی ہے یہ تو اس وقت صحیح ہو سکتا تھا۔ جب حکومت اپنی خوشی سے ہندوستان کو آئینی اصلاح کی کوئی قسط عطا کر دیتی۔ حالانکہ برطانی ہند کی آئینی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حکومت نے آئینی ترقی کے راستہ میں قدم قدم پر رکاوٹ پیدا کی۔ اور جب تک ہندوستانیوں کے متحدہ ایجی ٹیشن کا اس پر دباؤ نہ پڑا وہ کبھی ایک انچ بھی پسپا نہ ہوئی۔ ۱۹۱۹ء کی حکمت عملی جس کی طرف وائسرائے بہادر نے اشارہ کیا ہے در اصل نتیجہ تھی کانگریس اور مسلم لیگ کے اتحاد کا۔ اس زمانہ میں ہندوستان کی تمام قوموں کو متحد دیکھ کر حکومت نے آئینی اصلاح کی طرف ایک قدم بڑھایا۔ اور جب ۲۰ء اور ۲۱ء میں ہندو و مسلم اتحاد کا دباؤ بہت سخت ہو گیا تو وہ بہت زیادہ وسیع مراعات کرنے کے لئے بھی آمادہ ہو گئی۔ لیکن اس تمام مدت میں وہ ہندوستان کی اتحادی قوتوں کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنے کی برابر کوشش کرتی رہی اور جب ۱۹۲۲ء کے اختتام تک وہ اس میں کامیاب ہو گئی۔ تو اس نے فروری ۱۹۲۴ء کی مشہور ڈیبیٹ میں کم سے کم متفقہ قومی مطالبات کو ٹھکرا کر صاف اعلان کر دیا کہ اب ہندوستان پر آئینی ترقی کا دروازہ بند ہے ۱۹۲۲ء کی ابتدا اور ۱۹۲۴ء کی ابتدا میں جو عظیم الشان فرق ہے اس کا مطلب ایک بلید الذہن آدمی بھی آسانی کیساتھ سمجھ سکتا ہے پھر موجودہ ہندو مسلم نزاعات پر برطانی اخبارات اور برطانی مدبرین جس انداز سے اظہار خیال کر رہے ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کی ان دو بڑی قوموں کے نفاق سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ خود لارڈ اروِن کے یہ الفاظ کہ "محبان وطن کے خیالات پر فرقہ وارانہ عداوت کو غلبہ حاصل ہو گیا تو جس بنیاد پر ہم قصر قومیت کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں وہ سخت متزلزل ہو جائے گی"۔ ان کی اندرونی نیت کی صریح غمازی کر رہی ہے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی کہتا ہو کہ آپ اپنی جیب کے لئے "خدا شرے برانگیزد" کا وظیفہ پڑھ رہے ہیں تو وہ کیا غلطی کرتا ہے؟

لارڈ اروِن ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ حکومت نے ہندوستان کی ان دو بڑی قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی ضرورت سے کبھی بے اعتنائی نہیں کی اور وہ اپنی حکمت عملی کی کامیابی اور برطانی تاج کی ساکھ قائم رکھنے کے لئے ہر وہ تدبیر اختیار کرنے پر طبعاً مجبور ہے جس سے دونوں قوموں کے درمیان حسن اتحاد پیدا ہو جائے"۔ مگر ہم اسے کیا کریں کہ دنیائے عمل میں اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ ابھی سرکاری دار الاشاعتوں کے وہ شائع کردہ رسائل و مضامین موجود ہیں جن میں ہندو مسلمانوں کے درمیان بے اتحادی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ابھی امن سبھاؤں کے ان جلسوں کی رپورٹیں موجود ہیں جن میں ہندو مسلم اتحاد کا مذاق اڑایا جاتا تھا اور سرکاری حکام کے اشاروں سے اسے توڑنے کی قسمیں کھائی ۔۔۔ جاتی تھیں۔ ابھی وہ ہندو و مسلم محبان وطن زندہ ہیں جنہیں جیلخانوں میں نفاق و بے اعتمادی کے سبق پڑھائے گئے تھے ابھی وہ لوگ مرے نہیں ہیں جن کے سامنے سرکاری آدمی ہندو مسلم اتحاد کی بے ثباتی اور بے وقعتی کے وعظ کہا کرتے تھے۔ ابھی وہ زمانہ دیکھنے والے لوگ جیتے جاگتے دنیا میں پائے جاتے ہیں جبکہ مسلمانوں نے ہندوؤں کے جذبات کی خاطر گائے کی قربانی کم کر دی تھی۔ اور سرکاری آدمی کوششیں کر کے زیادہ گائیں کٹواتے تھے تاکہ ہندو اس سے برداشتہ خاطر ہوں۔ ابھی وہ سرکاری اطلاعات موجود ہیں جن میں مالابار کے واقعات پر حاشیہ چڑھا کر ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں سے نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور ابھی اینگلو انڈین مدبرین کی وہ تقریریں بھی صفحہ ہستی سے محو نہیں ہوئی ہیں جنہیں سرحدی خطرہ کو بڑی رنگ آمیزیوں کے ساتھ پیش کر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بدظنی پیدا کرائی گئی تھی۔ پھر جب یہ سب زندہ شواہد موجود ہیں تو ہم کیسے مان لیں کہ حکومت درحقیقت ہندوستان کی ان دو بڑی قوموں کے درمیان اتحاد پیدا کرنا چاہتی ہے۔

بہرحال اگر لارڈ اروِن اپنی حکومت کے نیک ارادوں کا یقین دلاتے ہیں تو ہمیں ان کے عدم وجود پر اصرار بھی نہیں ہے لیکن کیا یہ بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حکومت موجودہ منافشات کا کلی استیصال کرنا چاہتی ہے اور نہیں کر سکتی؟ کیا اس باب میں حکومت کو تعلق بے بس سمجھ لیا جائے؟ کیا ایسی حکومت جو ہندوستان کے بظاہر ناقابل تسخیر جذبۂ حریت کو فنا کر دینے میں کامیاب ہو گئی اس مجنونانہ تفرقہ و عناد کو مٹانے سے فی الواقع عاجز ہے؟ ایسی بات ہے جسے دنیا میں کوئی صاحب عقل و خرد انسان تسلیم نہیں کر سکتا واقعہ یہ ہے کہ اگر حکومت درحقیقت ہندو مسلم نفاق کا استیصال کرنا چاہے تو ایک قلیل مدت میں اسے بالکل فنا کر سکتی ہے۔ البتہ اگر وہ یہ چاہے کہ نفاق باقی رہے اور خونریزی و بدامنی نہ ہو۔ تو یہ یقیناً ایک امر محال ہے۔ اور بدقسمتی سے حکومت اب تک اسی محال کو ممکن بنانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ لارڈ اروِن یہ کہکر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں کہ "ہمارے پاس ان خرابیوں کا کوئی حکمی علاج موجود نہیں ہے"۔ لیکن ہم ان سے کہتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس کوئی حکمی علاج نہیں ہے تو ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر تم اس آگ کو بجھانے سے عاجز ہو تو عنان اقتدار ہمارے ہاتھ میں دو۔ ہم تمہیں بتائیں گے کہ اسے کیونکر بجھایا جاتا ہے۔

مولانا محمد علی کا مکتوب

مدتوں کے بعد مولانا محمد علی صاحب کا ایک مفصل خط معاصر "ہمدرد" کے دفتر میں وصول ہوا ہے۔ جس سے حجاز کے متعلق پہلی مرتبہ مستند اطلاعات حاصل ہوئی ہیں اگرچہ اس سے موتمر کے حالات تو کچھ زیادہ معلوم نہیں ہوتے لیکن کم از کم حج کے انتظامات اور اس عام سیاسی کیفیت کا بہت کچھ حال معلوم ہوتا ہے جو اس وقت حجاز میں رونما ہے۔ حج کے متعلق مولانا نے لکھا ہے کہ اس کا انتظام بے انتہا خراب تھا۔ حکومت کی جانب سے کوئی خاص اہتمام نہیں تھا۔ نجدی بدو جو ساٹھ ستر ہزار کی تعداد میں آئے ہوئے تھے سارے حج کے ٹھیکیدار بنے ہوئے تھے نہ انھوں نے لوگوں کو ٹھیک طرح سے طواف کرنے دیا۔ نہ حجر اسود کو چومنے دیا۔ نہ سعی کرنے دی۔ منا میں وہ اس طرح بے دردی کے ساتھ اونٹ چلاتے تھے کہ بہت سے حاجی کچل گئے۔ خود بیگم صاحبہ مولانا محمد علی ایک دو مرتبہ مرتے مرتے بچیں۔ ان نجدیوں کو جنہیں مولانا نے جگہ جگہ "وحوش" لکھا ہے حکومت نے قابو میں رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

مصری محمل کا واقعہ مولانا نے جس صورت سے بیان کیا ہے اس سے اصل حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے پہلے نجدیوں نے محمل کو صنم کہکر اس پر پتھر برسائے۔ مصری کمانڈر نے ضبط کیا اور نجدی افسروں سے کہا کہ انہیں روکو جب وہ نہ روک سکے تو سلطان کا بھائی آیا، پھر خود سلطان آئے۔ اور انہیں بھی نجدیوں کو روکنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ آخر مصری کمانڈر نے سلطان سے کہا کہ اب میں اس کا انتظام کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد اس نے باڑھ مارنے کا حکم دیا۔ جس سے بہت سے نجدی اور اونٹ مارے گئے۔ یہ وہ واقعات ہیں جو خود مصری کمانڈر نے مولانا سے بیان کئے۔ اس کے مقابلہ میں اگر ان داستانوں کو دیکھا جائے جو بعض اہلحدیث حضرات نے تصنیف فرمائی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حمیت جاہلیت انسان کو کس طرح اندھا کر دیتی ہے۔

سلطان ابن سعود اور انکے والد کے طواف وسعی کی جو چشم دید کیفیت مولانا نے بیان کی ہے اسے دیکھکر عہد خلفائے راشدین کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ لکھا ہے کہ انکے لئے سپاہیوں نے لوگوں کو بید سے مار مار کر راستہ صاف کیا اور خاص کعبۃ اللہ کے پاس بھی مطاف و استلام میں یہی شان امتیاز برتی گئی۔ خلفائے راشدین کے طریقہ کی یہ کتنی اچھی پیروی ہے۔

موتمر کے متعلق مولانا نے بہت کم لکھا ہے مگر جو کچھ لکھا ہے اس سے عام حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً لکھتے ہیں کہ "ابھی تک موتمر بالکل ناقابل اطمینان ہے۔ خدا خیر کرے۔ سب نے سوائے ہمارے ابن سعود کو بادشاہ قبول کر لیا ہے مگر ہمارے ڈر سے یہ مسئلہ موتمر میں نہیں لایا گیا ہے، ہم خانگی طور پر صاف صاف اسکے متعلق اتمام حجت کے طور پر سلطان سے کہہ چکے مگر بے سود معلوم ہوتا ہے۔ اب تو اس شخص کو صدر جمہوریہ بھی نہیں بنایا جا سکتا"۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ اوقاف پر حکومت کا دانت معلوم ہوتا ہے۔ کچھ عجب نہیں اگر اوقاف ایمانداری سے خرچ نہ کئے جاتے ہوں۔

یہ مولانا محمد علی جیسے شخص کے ملاحظات ہیں۔ انہیں دیکھکر کون حجاز کی حالت پر افسوس نہ کریگا۔

بسلسلہ صفحہ اول

میں حاضر تھا کہ ایک بھائی کا پیغام آیا جس میں بیماری کے باعث اپنے حاضر نہ ہو سکنے کا عذر کرتے ہوئے انھوں نے ایک نہایت اہم تجویز پیش کی تھی۔ اس پر موتمر نے ان کی تجویز کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی مزاج پرسی کی۔ دوسرے دن جب اس جلسہ کی رپورٹ پڑھی گئی تو عبارت بالکل بدلی ہوئی تھی اور کاتب صاحب نے شکریہ کے بجائے طعن کے الفاظ اپنی طرف سے تصنیف کر دئے تھے۔

سکرٹری۔ جناب کے تشریف لانے سے پہلے حضرات ارکان اس امر پر اتفاق کر چکے ہیں کہ تنگی وقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ رپورٹوں کے محض خلاصے سنائے جایا کریں۔ ورنہ مفصل رپورٹ برابر لکھی جا رہی ہے۔ اور جو ممبر صاحب اسے دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

عبدالحلیم الصدیقی۔ میرے بھائی مناوب لاذقیہ نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ ضرورت ہے کہ خلاصہ ہر چیز پر حاوی ہو۔

سکرٹری۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے موتمر کی قرارداد کے مطابق مجلس اقتراحات مرتب کی گئی تھی اور کل اس نے مجتمع ہو کر اجلاس عام میں پیش کرنے کے لئے تین تجویزوں کو پسند کیا ہے۔

تجویز اول	منجانب	امین افندی حسینی
تجویز دوم	ر	عبدالعزیز العتیقی
تجویز سوم	ر	یوسف یاسین

اس ترتیب کے مطابق سب سے پہلے تجویز اول پیش کی گئی۔

تجویز (۱) چونکہ حجاز حفظان صحت کے اعتبار سے بہت پس ماندہ ہے اور اس میں اتنی اموات واقع ہوتی ہیں کہ ان کی مثال خصوصاً اس موسم کے اندر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی جس سے تمام دنیا اس کی طرف انگشت نمائی کرتی ہے۔ نیز چونکہ حجاز کے احوال صحیہ کی ترقی کے وسائل پر غور کرنا بھی موتمر کے مقاصد میں شامل ہے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر حسب ذیل امور کی سفارش کرے۔

(الف) یہ کہ حکومت ماہرین فن کی ایک مجلس صحت مقرر کرے۔ جو جامعیت کے ساتھ ملک کے صحی حالات کی تحقیقات کرے۔

(ب) یہ کہ مجلس مذکور اپنے نتائج تحقیق کی رپورٹ صحی حالت کی اصلاح کے لئے مناسب سفارشات پر مشتمل ہو۔

(ج) یہ کہ حکومت اصلاح احوال صحیہ کی ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی رقم مقرر کرے۔

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے۔ حاج امین الحسینی نے حسب ذیل تقریر کی۔

یہ ملک جس میں ہر دور دراز ملک سے لوگ حج کے لئے آتے ہیں جن چیزوں کا سب سے زیادہ محتاج ہے وہ امن صحت اور مواصلات (وسائل حمل و نقل) ہیں۔ سو امن تو بحمد اللہ جیسا ہونا چاہیے ویسا ہی ہے اور اس میں ہمیں کسی کلام کی گنجائش نہیں ہے البتہ صحت جو اس وقت ہماری بحث کا موضوع ہے اس کے بالکل برعکس بدترین حالت میں ہے۔ چنانچہ پہلی نظر میں اس کا بلیغ اجمال واضح ہو جاتا ہے۔ اگر آفتاب کی تیزی جراثیم کو ہلاک نہ کرتی تو معاذ اللہ حجاز کی حالت اب سے بدرجہا زیادہ بدتر ہوتی۔ محکمہ صحت کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ معظمہ میں اموات کی شرح ۳۰ - ۴۰ آدمی روزانہ ہے۔ اور ہفتہ بھر کی اموات میں ۱۵۴ حاجی ہیں۔ اور ۷۰ خاص اہل مکہ۔ اس ہفتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اموات کی تعداد حاجیوں میں ۱۷۲ اور مکیوں میں ۹۲ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ اتنی ہولناک تعداد ہے کہ ان ملکوں میں بھی نہیں دیکھی جاتی جنکی آبادی کئی کئی لاکھ ہے۔

یہ حفظان صحت کے انتظامات کی خرابی پر ایک روشن دلیل ہے ہم حکم الٰہی اور موت و حیات پر اعتقاد رکھتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ عقل و تدبیر سے کام لینا اور توکل کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور ہمیں صفائی کا حکم دیا گیا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج منیٰ میں ۴۰۰ آدمی مرے ہیں۔ یہ کسقدر رنج دینے والی تعداد ہے۔ گذشتہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سال دس پندرہ ہزار سے کم اموات نہیں ہوئی ہیں یہ اتنی خوفناک تعداد ہے کہ بعض لڑائیوں نے اپنے پورے دوران میں بھی اتنے

آدمیوں کو مارا نہیں کیا۔ خصوصیت کے ساتھ اس مقدس ملک میں یہ حالت بہت تکلیف دہ ہے کہ جب مسلمان صفا و مروہ کے درمیان اپنے واجب دینی (سعی) کو ادا کرنے کے لئے چلتے ہیں تو اس قدر غبار اٹھتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے۔ اسی طرح راستہ میں بے انتہا کتے پڑے ہوئے ہوتے ہیں جن کے باعث راستہ چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں میں حضرات ارکان موتمر کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ اس ملک میں ہر جگہ سے حجاج آتے ہیں اور بعض سلطنتیں ایسی ہیں جو مسئلہ صحت کو بین الاقوامی مسئلہ خیال کرتی ہیں پس ضروری ہے کہ ہم دول اجنبیہ کے لئے بیت اللہ الحرام کا ایک نیا دروازہ نہ کھولیں۔ میں اس طبی کمیشن کی رپورٹ کو آپ کے سامنے شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جسے مجلس اقوام نے دنیا کے صحتی احوال کی تحقیقات کی لئے مقرر کیا تھا۔ اس میں جگہ جگہ حجاز کی صحی حالت پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے کہ:-

"اس ملک میں جنگ عظیم کے زمانے سے حفظان صحت کا انتظام درست نہیں کہو سکتا ہے یہاں صحت عمومی کی اصلاح کے لئے کسی قسم کی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں۔ اور اماکن مقدسہ بدستور مفید طبی اصلاحات سے محروم ہیں"۔

ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ:-

"حجاز کی بندرگاہوں سے جو تحقیقی معلومات ہم کو حاصل ہوئی ہیں ان سے مترشح ہوتا ہے کہ وہاں اس قسم کے باقاعدہ لوازم صحت موجود نہیں ہیں۔ جو ملک کو وبائی امراض کے شر سے محفوظ رکھ سکیں۔ اور نہ وہاں ان محکموں میں ذرہ برابر تنظیم و تنسیق پائی جاتی ہے جنہیں آپ کو محاجر صحت کے نام موسوم کرتے ہیں"۔

اس سے آپ حضرات کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حجاز میں حفظان صحت کا انتظام خود استقلال حجاز کی حفاظت کے لئے بھی ضروری ہے یہ واقعہ ہے کہ صحت عمومی کی یہ خراب حالت برسوں سے چلی آ رہی ہے اور موجودہ حکومت حجازیہ پر اسکی ذمہ داری اس کے زمانہ وجود کی نسبت سے زیادہ نہیں ہے۔ لہذا۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ موتمر حجاز کے احوال صحیہ کی تحقیق کے لئے حکومت سے ایک مجلس طبیہ فنیہ کے تقرر کا مطالبہ کرے۔ اور اس امر پر بھی غور کرے کہ قرنطینہ کی آمدنی کو آسانی کے ساتھ حجاز کے احوال صحت کی اصلاح میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جب یہاں کی صحی حالت درست ہو جائے گی اور اس پر کافی روپیہ صرف کیا جائیگا اور شفاخانے قائم کرنے جائیں گے تو حاجیوں کی تعداد دگنی چوگنی بڑھ جائیگی۔

عبداللہ الدملوجی:- کوئی شک نہیں کہ حجاز میں حفظان صحت کی حالت افسوسناک ہے۔ مگر میرے محترم دوست نے بیماری تبادی اور دوا نہیں بتائی۔ حکومت اس مد میں جسقدر صرف کر سکتی تھی اس نے کیا۔ مگر اس کا یہ فرض نہیں ہے کہ اپنی تمام آمدنی مسائل صحت میں صرف کر دے۔ حالانکہ اس کے سامنے امن اور اس کے وقت طلب انتظامات کا مسئلہ درپیش ہے پھر وہ کون سے منافع ہیں جو حسن انتظام کی بدولت بلاد مقدسہ کے راستے محفوظ ہو جانے کے بعد عالم اسلامی پیش کرنے کے لئے تیار ہے؟

یوسف یاسین۔ میں وہ معلومات پیش کرتا ہوں جو آپ لوگوں کے لئے اس موضوع میں مفید ہوں گی۔ حکومت نے حفظان صحت اور اسکے متعلقات پر تقریباً ۵۰ ہزار گنی صرف کی ہے مگر اندازہ ہے کہ اس کے لئے کم از کم ایک لاکھ گنی کی ضرورت ہے۔ جدہ میں محاجر صحیہ کے قیام کا انتظام شروع ہو گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اس کے انتظامات قمران (کامران) کے محاجر جیسے ہوں۔ جو حضرات ان دونوں کا فرق معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ تشریف لائیں اور دیکھیں کہ حکومت نے اس باب میں کیسی تندہی سے کام لیا ہے۔ تاہم مجھے کوئی چیز یہ تصریح کرنے سے منع نہیں کرتی کہ تنہا حکومت تمام وسائل صحت کو عمل میں لانے سے عاجز ہے۔ کیونکہ اکثر حجاج تمازت آفتاب کے اثر سے مرتے ہیں جس کا کوئی علاج نہیں کیا جا سکتا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ تجویز مجلس منتظمہ کے سپرد کر دی جائے۔ تاکہ وہ اس مسئلہ پر کافی غور کرلے۔

شیخ ہارون۔ ڈاکٹر دملوجی اور یوسف یاسین نے ٹھیک ہی بات کہی ہے جو میں کہنا چاہتا تھا۔ لہذا میں ان کی تائید کرتا ہوں۔

محمد ابو زید۔ تقریر کے لئے اجازت طلب کرنے کا بھی کوئی نظام ہونا چاہیے تاکہ بدنظمی نہ ہونے پائے۔ اس مسئلہ کے متعلق

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس مجلس کو موتمر مقرر کرنا چاہتی ہے اسکی رپورٹ پہلے ہی حکومت کے سامنے پیش ہو چکی ہے میں یوسف یاسین کے اس خیال کی تائید کرتا ہوں کہ صحت کے نقائص کو دور کرنے کے لئے لوگوں کو حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔

شوکت علی۔ میں اس موضوع سے بہت دلچسپی رکھتا ہوں پہلے میں تاریکی میں تھا۔ مگر میرے بھائی ڈاکٹر دملوجی۔ اور یوسف یاسین نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے میرا راستہ روشن ہو گیا ہے میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر ہمیں حکومت کی آمدنی و خرچ بتلائیں۔ تاکہ ہم معلوم کر سکیں کہ صحت عمومی کے حصہ میں کیا آتا ہے۔ کل وہ مداخل و مخارج کا نقشہ لیتے آئیں۔ تاکہ موتمر کو حقیقت حال کا علم ہو اور ہم اس موضوع کی اچھی طرح تحقیق کر سکیں۔ میں کہتا ہوں کہ تدابیر حفظان صحت پر جو کچھ صرف ہوگا اس میں حصہ رسدی کے مطابق حجاج بھی حصہ لینے کے لئے تیار ہیں مجھے بتایا جائے کہ قرنطینہ اور چنگی وغیرہ کے محصولات میں حاجیوں سے کتنا وصول کیا جاتا ہے۔ گذشتہ ایام میں حجاج کی آسائش کے نام سے لکھو کھا روپیہ وصول کیا گیا ہے۔ مگر اسے دوسرے کاموں پر صرف کیا گیا۔ اور ایسی ایسی حرکات کی گئیں کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مضحکہ اڑایا۔ یہ تحریک جیسی کہ ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ اور یہ بھی کہتا ہوں کہ ہم لوگ سارا بار حکومت ہی پر نہیں ڈالدینا چاہتے۔ بلکہ خود بھی اپنے حصہ کے مطابق اسے بخوشی خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

کیسی افسوس کی بات ہے کہ انسان یہاں آکر بیمار ہوتا ہے اور کوئی علاج نہیں پاتا، وضو کرنا چاہتا ہے اور کہیں پانی نہیں ملتا، قضاء حاجت کرنا چاہتا ہے اور مجبوراً منظر عام پر بیٹھنا پڑ جاتا ہے۔ کیا رفع حاجت تک کے لئے انتظام کرنا مشکل ہے۔

میں جب جدہ پہنچا اور وضو کرنا چاہا تو مجھے کہیں پانی نہیں ملا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ چلچلاتی دھوپ میں بے سایہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر مٹی کے چھوٹے مکان یا خیمے لگا کر سایہ کر دیا جائے تو لوگ تمازت آفتاب کی مضرت سے بڑی حد تک محفوظ ہو سکتے ہیں۔ حکومت حجاج کی راحت و آسائش کے لئے جو کچھ صرف کرتی ہے۔ اس کا پہلا اور سب سے زیادہ ضروری مصرف تو یہ ہے۔ اس کے مصارف میں ہمارے ذمہ جو کچھ واجب الادا ہے اسے ہم ادا کرنے کیلئے تیار ہیں جو حاجی بہت سے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹیکس اپنی جان کی حفاظت کے لئے ادا کرنے سے جی چرائیں گے؟

امین الحسینی میں محرک ہونے کی حیثیت سے درخواست کرتا ہوں کہ مناقشہ کو آخر جلسہ کے لئے اٹھا رکھا جائے۔

ثناء اللہ۔ مولانا شوکت علی نے جو کچھ فرمایا ہے وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سلامتی حجاج کے لئے ایک اہم اور بنیادی اور ضروری چیز ہے۔

یوسف یاسین۔ ہم یہاں سب بھائی بھائی ہیں پس اس اعتبار سے مولانا شوکت علی کو یہ پوچھنے کا حق ہے کہ حکومت نے حجاج کی راحت و حفاظت میں کتنا صرف کیا۔ میں بتاتا ہوں کہ حکومت کی آمدنی اس مجلس کے تخمینہ کے مطابق جو جدہ میں سود ان مالیہ کی تحقیق کے لئے مقرر کی گئی تھی ۳۵۰۰۰۰ گنی ہے جس میں سے حفظان صحت پر ۵۰ ہزار گنی سے کچھ زیادہ صرف کیا گیا۔ غور کیجئے کہ جس ملک کے باشندے بدوی اسلام اور رہزنی کے عادی ہیں اس میں حفظ امن کے لئے کتنے مصارف کی ضرورت ہے۔ اس ملک میں ہزار دو ہزار فوج سے کام نہیں چل سکتا۔ اس کے لئے ایک زبردست قوت کی ضرورت ہے۔ ارکان موتمر خود بتلائیں کہ اس ضعیف موارد میں سے کتنی رقم حفظ امن پر صرف کی جانی چاہیئے۔ اور پھر کتنی رقم حفظان صحت پر صرف کرنی چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ اگر مسلمانوں نے تدابیر صحت کو عمل میں لانے کے لئے حکومت کی مدد نہیں کی تو اسکے لئے تمام ضروریات کا خرچ اپنے خزانہ سے دینا مشکل ہو جائیگا۔ اہل حجاز کے لئے تو تھوڑی سی تدابیر صحت کافی ہوتی ہیں اور حکومت نے ان کے حفظان صحت کے لئے جو تخمینہ جات مقرر کئے ہیں وہ ان کی ضروریات کے لئے کافی بلکہ زیادہ ہیں۔ البتہ جو لوگ مزید تدابیر صحت کے محتاج ہیں وہ باہر سے آنیوالے مسلمان ہیں۔ پس مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسکے لئے جسقدر سرمایہ کی ضرورت ہے اسے جمع کرنے کی کوشش کریں یہ خیال رہے کہ موجودہ حکومت کو قائم ہوئے ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے ہیں اسکے واردات کا ابھی صرف تخمینہ ہی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ٹھیک اعداد و شمار کا ابھی مہیا ہونا مشکل ہے اس ملک میں اس کا پہلا کام امن قائم کرنا ہے۔ پھر اہمیت کے اعتبار سے دوسرا درجہ صحت کا۔

[illegible]

خبر قیامات

عالم اسلامی

ایران

ایران میں ترقی کی شاہراہیں

توسیع مواصلات کے لیے حکومت کی کوشش

لندن ۱۹ جولائی - ایرانی حکام آمد و رفت کے مسئلہ کے متعلق بڑی بڑی تجاویز پر غیر ملکی ماہرین فن سے بحث کر رہے ہیں جو خود شاہ ایران کی ذاتی ہدایات کے مطابق ہے۔ تاکہ ایران ترقی کر سکے ان تجاویز میں اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے بیان کے مطابق یہ بات بھی شامل ہے کہ ملک میں خوب چوڑی چوڑی سڑکیں جو زمانہ حال کی گاڑیوں اور لاریوں کے لائق ہوں بنائی جائیں - اور یہ ایران کے مرکزی مقامات سے ترکی، ترکستان - افغانستان اور ہندوستان کی جانب کو پھیل جائیں طفلس تبریز ریلوے کی براہ تبریز طہران تک توسیع اور تبریز سے ترکی سرحد تک ریلوے لائن کی توسیع بھی جہاں سے [illegible]

ریف

ریف کی قوت جہاد ابھی فنا نہیں ہوئی

غازی عبد الکریم کے بھائی کا امید افزا خط

[illegible]

بلاد عرب

وفد جمعیت مدینہ پہنچ گیا

دیار رسول سے حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب کا پیغام

مدینہ طیبہ سے حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب کا حسب ذیل بے تار برقی پیغام وصول ہوا ہے :-

مدینہ ۲۰ جولائی - وفد یہاں خیریت سے پہنچ گیا -

کفایت اللہ

ممالک غیر

یوگوسلافیا میں ہولناک طوفان برق و باراں

۴۹ آدمی غرق اور ہزار بکریاں ہلاک

[illegible]

فرانس کی نازک مالی حالت

وزارت پھر مستعفی ہوگئی

[illegible]

جنوبی افریقہ اور حکومت ہند کی مزید گفت و شنید

جنوبی افریقہ کا وفد ہندوستان آرہا ہے

[illegible]

کی حکومتوں کی ایک رسمی کانفرنس کیپ ٹاؤن میں ہوگی۔ جنوبی افریقہ کا ایک وفد ہندوستان آئے گا۔ تاکہ ہندوستان کے حالات سے متعلق معلومات بہم پہنچائے [illegible]

بلقانی قوتوں میں تصادم

بلغاری سرحد پر رومانی فوج کا اجتماع

[illegible]

ہندوستان

ہاوڑہ میں کارخانہ بم سازی کا انکشاف

بنگالی انقلابیوں کی سرگرمیاں

[illegible]

پٹنہ میں مصالحت کی ناکام کوشش

ہندو مسلم لیڈروں کی کانفرنس کا انجام

[illegible]

کلکتہ میں ایک اور فساد

ہندوؤں کے ایک جلوس پر جھگڑا

[illegible]

میں رہنے کے ساتھ ساتھ مسٹر ہنٹ ڈپٹی کمشنر، مسٹر ایس بنرجی اسسٹنٹ کمشنر پولیس، بہت سے انسپکٹر، سب انسپکٹر، یورپین سارجنٹ اور مسلح گورکھے تھے۔ جب جلوس پاتک باڑہ روڈ اور چیت پور کے سنگم پر پہونچا تو وہاں مسلمانوں کا ایک مجمع جس میں تقریباً ۵۰۰ آدمی ہوں گے جمع ہوگیا اور جلوس پر پتھر اور سوڈے کی خالی بوتلیں پھینکنے لگا۔ مجمع سے جب منتشر ہونے کے لیے کہا گیا تو اس نے انکار کر دیا ان پتھروں وغیرہ سے کوئی ایک درجن پولیس کے سپاہیوں کو کسی قدر زخم پہونچے، اس کے بعد حالت بہت نازک ہوگئی اور خطرہ اسقدر بڑھ گیا کہ پولیس کو مجبوراً فیر کرنے پڑے۔ پانچ مسلمانوں اور دو ہندوؤں کو گولیوں کے زخم آئے اور انہیں ہسپتال بھیج دیا گیا اسی اثنا میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے اور کمک آگئی لیکن فساد کوئی پون گھنٹہ قایم رہنے کے بعد اب بند ہوگیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے ایک ہندو جان سے بھی مر گیا ہے۔

کلکتہ کا جدید فساد

بنگال کے انارکسٹ مسلمانوں کے مقابلہ میں

مسلمانوں کے ایک مجمع پر بم اور گولیوں کی بارش

کلکتہ ۲۰ جولائی محرم کا ایک جلوس آرمینین اسٹریٹ سے گذر رہا تھا کہ نصف شب سے کچھ قبل اسپر ہندوؤں کے بعض مکانات سے اینٹ اور پتھروں کی بارش ہونے لگی اور اس کے بعد کچھ بندوقوں کے فیر بھی ہوئے جس سے ایک مسلمان جان سے مر گیا اور تین زخمی ہوئے۔

ایک اور واقعہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا ایک مجمع جو مچھوا بازار سے نکلکر جنوب کی طرف جا رہا تھا، جب وہ سنٹرل ایوینیو اور سید صالح لین کے قریب پہنچا تو اسپر کسی قریب کے مکان سے ایک بم پھینکا گیا جو پھٹا لیکن شکر ہے کہ کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ اس کے بعد ہی بندوقوں کے فیر ہونے لگے جس سے تین آدمی سخت زخمی ہوئے۔ ابتک کل نو اشخاص میڈیکل کالج کے ہسپتال میں داخل کیے گئے ہیں جن میں زیادہ تر سب مسلمان ہیں اور ان میں سے تین بندوق کی گولیوں سے زخمی ہوئے ہیں۔

دوسرے واقعہ کے ہونے کے بعد مسلمانوں نے بھی ایک ہندو کی دوکان پر لاٹھیوں سے حملہ کیا اور اسے زخمی کیا جو بعد میں ہسپتال پہونچایا گیا۔

مسلمانوں کا جوابی اقدام

کلکتہ ۲۱ جولائی اب مسلمانوں نے ہندوؤں کے اقدام کا جواب دینا شروع کیا ہے جس سے ایک ۱۲۵ ہسپتال میں داخل کیے جا چکے ہیں۔ ان میں سے بیشتر ہندو ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فساد کے سلسلہ میں بہت سے ہندو جن میں بعض ممتاز اشخاص بھی ہیں گرفتار کیے گئے ہیں۔ ایک ہندو مجروح ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے، جسکے دونو ہاتھوں کی انگلیاں کٹی ہوئی ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی ایکسو سے اوپر اشخاص گرفتار کیے گئے ہیں جن میں زیادہ تر ہندو ہیں۔

اطلاع ملی ہے کہ سنٹرل ایوینیو میں ایک ہندو کا مکان لوٹ لیا گیا اور ایک دوکان میں آگ لگادی گئی۔

پولیس کی مشق آتش فشانی

کلکتہ ۲۱ جولائی محرم کا ایک جلوس شام بازار سے کربلا جا رہا تھا اور جب وہ مسٹر سین اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے مکان کے قریب پہونچا تو مسلمانوں نے مکان پر پتھر پھینکنا شروع کر دیے جسپر پولیس کو فیر کرنا پڑا۔ مجمع میں سے کچھ لوگ جہاں موٹر وغیرہ کھڑی ہوتی ہیں وہاں گھس گئے اور لوگوں پر حملہ کرنے لگے۔ آیندہ مزید خطرہ کے اندیشہ سے کسی نے مسٹر سین کے مکان کی طرف سے ہوائی فیر کیے جس سے وہ منتشر ہوگئے۔ جب یہ جلوس مانک تولہ پہونچا تو وہاں بھی ایک فساد ہوگیا جس میں مسلمانوں کی طرف سے زیادتی تھی۔ یہاں بھی پولیس نے فیر کیے جس میں ایک مسلمان جان سے مر گیا اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ پاتک باڑہ میں آج پھر ایک سخت ہنگامہ ہوا اور پولیس نے فیر کیے جس سے دو آدمی سخت زخمی ہوئے اور ہسپتال لیجائے گئے۔ آج صبح ۵ آدمی جان سے مرے ہیں جن میں سے

۲ کے گولیوں کے زخم تھے اور ۱۱ آدمی سخت زخمی ہوئے ہیں۔ بڑے بازار میں بھی سخت فساد ہوا اور پولیس کو فیر کرنا پڑا جس میں تین آدمی جان سے مرے اور چودہ سخت زخمی ہوئے۔ متعدد اشخاص کو چھریوں اور لاٹھیوں کے زخم بھی آئے ہیں۔

عاشورہ کے دن کلکتہ کی حالت

کلکتہ ۲۱ جولائی - آج عاشورہ کا دن تھا۔ اس سے قبل والی رات میں جبکہ ہر طرف فتنہ و فساد ہو رہا تھا یکبارگی بہت زوروں کی بارش شروع ہوئی جس سے حالات میں کسی قدر سکون پیدا ہوا۔ شمالی کلکتہ میں جہاں کہیں کوئی دو جماعتیں ملگئیں، بس اینٹوں اور پتھروں کی بارش شروع ہوگئی۔ اور متفرق لوگوں نے جہاں کہیں کسی کو تنہا پایا چھری بھونکدی، یا لاٹھیوں سے خوب خبر لی۔

ان تمام مقامات پر جہاں یہ فسادات ہوئے ہیں، مسلح موٹریں گشت لگا رہی ہیں۔ ہسپتال مجروحین کو داخل کرنے اور ان کی مرہم پٹی کرنے میں نہایت انہماک سے کام لے رہے ہیں۔ شمالی کلکتہ کا تمام علاقہ آج سہ پہر میں بالکل سنسان اور غیر آباد نظر آرہا ہے۔ اکا دکا کوئی شخص نظر آجاتا ہے ورنہ تمام آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔ بڑے بازار سے لیکر کوسی پور تک تقریباً ۵ میل تک تمام دکانیں وغیرہ بند پڑی ہیں۔ ٹرام گاڑیاں جو پہلے بالکل رک گئی تھیں اب کچھ کچھ چلنے لگی ہیں۔

فساد کی ابتدا کیونکر ہوئی ؟

یہ فساد سب سے پہلے بڑے بازار سے شروع ہوا۔ گیارہ بجے کے قریب جبکہ محرم کا جلوس مچھوا بازار سے گذر رہا تھا یہ خبر اڑی کہ ہریسن روڈ میں کچھ مسلمانوں پر حملہ کیا گیا ہے یہ سنکر کچھ مسلمانوں نے اس طرف کا رخ کیا اور جب وہ کالج اسٹریٹ کے موڑ پر پہونچے تو وہاں بہت ہندو جمع تھے چنانچہ باہم پتھر بازیاں شروع ہوگئیں لیکن پولیس کے عین وقت پر پہونچ جانے کی وجہ سے مجمع منتشر ہوگیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کا یہ مجمع ہریسن روڈ میں پہنچا جہاں اسکے سامنے سے کچھ ہندو آتے ہوئے ملگئے، اب کیا تھا دونوں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہوگئی یہاں حالت اس درجہ نازک ہوگئی کہ پولیس کو مجبوراً فیر کرنا پڑا جس میں ایک ہندو گوالہ جان سے مرا اور دوسرے ہندو کو گولیوں کا زخم آیا لیکن وہ فوراً مر گیا۔ ایک مسلمان کی لاش چھریوں سے زخمی کی ہوئی ملی۔ ایک ہندو بھی چھری اور لاٹھی کے زخم سے گھائل پایا گیا جو میو ہسپتال میں لیجاتے ہی مر گیا۔ اس ہسپتال میں تین مسلمان زخمی ہیں جنہیں چھری اور لاٹھی کا زخم آیا ہے۔ یہ واقعات صرف یہیں تک محدود نہ تھے۔ سہ پہر میں جبکہ کچھ مسلمان تعزیے کا جلوس لیکر واپس آرہے تھے تو سرکلر روڈ کے قریب انہوں نے ایک ہندو مجمع پر حملہ کیا۔ یہاں بھی پولیس کو فیر کرنا پڑا جس میں ایک مسلمان جان سے مر گیا اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ اسی طرح اور بھی مختلف مقامات پر متعدد واقعات پیش آئے ہیں صرف آج کے مقتولین و مجروحین کی تعداد جو سہ پہر تک معلوم ہوسکی پانچ اور ستر ہے۔

وایسرائے کی تقریر پر سر عبد الرحیم کے خیالات

کلکتہ ۲۰ جولائی - سر عبد الرحیم نے ہز اکسلنسی وایسرائے کی تازہ تقریر پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں :-

"وایسرائے نے یہ بالکل صحیح فرمایا ہے کہ اتحادی کانفرنس کے منعقد کرنے سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کو نہ بدلیں۔ میں ہندو لیڈروں سے یہ گذارش کرونگا کہ وہ فرقہ وارانہ سیاسی مسائل پر مثلاً سیاسی حقوق، جداگانہ انتخابات، سرکاری ملازمتوں میں تناسب کا لحاظ اور اسی قسم کے دوسرے مسائل کو مذہبی مسائل مثلاً مسجدوں کے سامنے باجہ اور قربانی گاؤ وغیرہ سے بالکل علیحدہ اور جداگانہ رکھیں۔ یہ دونو قسم کے مسائل وجداگانہ نوعیت رکھتے ہیں۔ اور موخر الذکر کے متعلق میرا ہمیشہ یہ رویہ رہا ہے کہ جب ایک بار حکومت نے کوئی قانون پاس کردیا تو اسے ہر دو فرقوں کو ماننا پڑے گا اور اگر اس میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے تو وہ آئینی طریقہ سے ہوسکتی ہے"

"فارورڈ" کے اڈیٹر پر بغاوت کا مقدمہ

کلکتہ ۲۰ جولائی - مسٹر ستیا رنجن بخشی اڈیٹر اور پبلشر بہاری اس پرنٹر "فارورڈ" پر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت بغاوت پھیلانے کا مقدمہ چل رہا ہے یہ مقدمہ ان پر اس وجہ سے چل رہا ہے

کہ انہوں نے ۱۰ جولائی کے اخبار میں "بنگال میں تراجیت" کے عنوان سے ایک مضمون شایع کیا تھا۔ آج شام کو ساڑھے آٹھ بجے انہیں وارنٹ ملا اور اڈیٹر و پرنٹر دو دو صاحبان ذاتی ضمانت پر رہا ہوئے ہیں۔ مقدمہ کی سماعت پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے ۲۸ جولائی سے شروع ہوگی۔ اخبار کے دفتر کی تلاشی بھی لیگئی اور اخبار تاریخ مذکورہ کی جتنی کاپیاں تھیں وہ سب ضبط کرلی گئیں۔

فساد راولپنڈی کے متعلق کانگریس کمیٹی کی رپورٹ

لاہور ۱۹ جولائی - پنجاب کانگریس کمیٹی کا جو وفد راولپنڈی کے فسادات کی تحقیق کے لیے گیا تھا، اس نے اب اپنی رپورٹ شایع کردی ہے۔ اس رپورٹ میں ساری ذمہ داری لیڈروں اور حکام کے سر رکھی گئی ہے اور ان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ راولپنڈی کے لیڈروں نے بالعموم اور مسلمان لیڈروں نے بالخصوص سینما کے معاملہ کو اسقدر طول دیدیا اور حکام نے ایسی صورت میں کوئی معقول انتظامات نہیں کیے۔

اخیر میں رپورٹ میں لکھا ہے کہ "گورنمنٹ ہماری جان و مال کی حفاظت و نگرانی نہیں کرسکتی ہے اور اس بات کو ہمیں اب سے بہت پہلے سمجھ لینا چاہیے تھا۔ اپنی حفاظت کے لیے گورنمنٹ کے پاس جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہماری حفاظت اور ہماری نجات خود ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے لہذا ہم اپنے اہل ملک سے نہایت پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس طرز عمل سے باز آجائیں۔ اس قسم کے جھگڑے اور فسادات سے نہ صرف یہ کہ حصول سوراج محض ایک خواب رہجاتا ہے بلکہ اس سے خود ہمارا وجود خطرہ میں ہے"۔

بمبئی کے سوراجی کونسل میں نہیں جائینگے

شملہ ۱۹ جولائی - خیال کیا جاتا ہے کہ بمبئی کونسل کے سوراجی ممبروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پونا کے آیندہ سشن میں بھی کونسل کے اجلاس میں شرکت نہ کرینگے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے لیڈر ایل۔ بی۔ بھوپاٹکر کو اپنے اس ارادہ سے مطلع کردیا ہے۔

آسام کانگریس کی صدارت کیلئے چند نام مزد کیے گئے

گوہاٹی ۱۷ جولائی - آٹھ کانگریسی صوبجات نے اپنے یہاں سے نامزد کرکے آیندہ صدارت کانگریس آسام کے لیے نام بھیجدیے ہیں تین صوبوں نے سرینواس آئینگر اور ڈاکٹر انصاری کو دو صوبوں نے پنڈت موتی لال نہرو اور جوزف بپٹسٹا کو نامزد کیا ہے۔ بنگال نے ابھی تک اپنے یہاں سے کوئی نام نہیں ارسال کیا اور آخری فیصلہ بنگال ہی کے انتخاب پر ہے احاطہ بمبئی سے مولانا مظہر الحق کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

امیر شریعت بہار کی تشریف آوری

مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت پھلواری شریف سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

حضرت امیر شریعت کی تشریف آوری اور خیریت کے متعلق مریدین و مخلصین کی جانب سے بے شمار استفساری خطوط وصول ہو رہے ہیں۔ سب کو الگ الگ جواب دینا مشکل ہے، لہذا شکریہ کے ساتھ ان کو اخبارات کے ذریعہ جواب دیا جاتا ہے۔

امیر شریعت بہار زیارت مدینہ منورہ اور حج کعبہ کے بعد اپنی جماعت کے ہمراہ خیریت سے جدہ پہنچ گئے۔ اور وہاں سے چند ہمراہیوں کو لیکر بہر سویز کے راستہ بیت المقدس، بغداد، بصرہ و کربلا کی جانب روانہ ہوگئے۔ جماعت کے بقیہ اصحاب مستورات سمیت یہاں سے پہنچ گئے ہیں۔ پھلواری میں امیر شریعت کی تشریف آوری آیندہ ماہ صفر یا ابتدائے ربیع الاول میں متوقع ہے۔

ہندو پولیس کی مستعدی

کلکتہ کے ایک مسلمان سب انسپکٹر پر مقدمہ

کلکتہ ۱۰ - آج ایڈیشنل پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے سب انسپکٹر اے ایس احمد متعلقہ تھانہ بڑا بازار پر فرد جرم لگادی۔ الزام ہے کہ ۲۶ اپریل کو کلکتہ میں دوسرے بلوہ کے موقعہ پر ملزم ایک شخص مسمی کنہیا لال کے گھر میں جا گھسا اور وہاں اسکو اور ایک دوسرے شخص کو لاٹھی سے پیٹا۔

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

روئداد انجمن انصار الصفہ حیدرآباد

بتاریخ ۹ امرداد ۱۳۳۵ف ایک جلسہ جناب مولوی محمد عبدالمجید صاحب ناظم صفۃ الاسلام ادر بی اے مولوی میر تہور علی صاحب معتمد انجمن انصار الصفہ مغلپورہ کی کوششوں سے بمکان نواب میر ہاشم علی خان بہادر ناظم عدالت ضلع زائد بر بصدارت نواب صاحب موصوف اس غرض سے ترتیب دیا گیا تھا کہ اہالیان محلہ سلطان شاہی خصوصاً کمسن مسلم لڑکوں کی علمی جسمانی مذہبی اور اخلاقی ترقی کے وسائل پر غور کیا جائے۔

اس جلسہ میں باتفاق آرا یہ قرار دیا گیا کہ محلہ سلطان شاہی میں بھی ایک انجمن موسومہ "انجمن انصار الصفہ" محلہ سلطان شاہی قائم کی جائے۔ جس کے مقاصد تقریباً وہی ہوں جو انجمن انصار الصفہ محلہ مغلپورہ کے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کی غرض سے محلہ کے پرجوش اصحاب میں سے ایک (۶) اراکین کی مجلس رفقا تشکیل پائی جس کا کام صرف انجمن کے اراکین انتظامی اور اراکین عاملہ کا انتخاب کرنا تھا۔

اسی جلسہ میں نواب صاحب صدر بزم نے انجمن کیلئے یکمشت ایک سو روپیہ عطا فرمایا اور اس روپیہ کو انجمن سے متعلق دارالمطالعہ کیلئے اخبارات اور دیگر امور انجمن میں خرچ کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

انجمن کا ایک دوسرا عام جلسہ جو ۱۳ امرداد ۱۳۳۵ف بروز جمعہ منعقد ہوا تھا، اس میں نواب ہاشم علی خان بہادر بی اے نے انجمن کے دارالمطالعہ کا افتتاح فرمایا جس کے لئے شمالی ہند کے اور مقامی مشہور اخبارات منگوانے کی تجویز ہوئی جس میں الحمدللہ پانچ اخبارات و رسائل روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ اب تک آچکے ہیں۔ اور لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔

انجمن کی مجلس رفقا کے دو جلسہ متواتر ۲۱ ار ۲۷ امرداد سنہ الیہ کو منعقد ہوئے تھے جن میں اراکین عاملہ کا انتخاب اور دیگر اہم امور متعلقہ انجمن کا تصفیہ کیا گیا۔ انجمن کے منتخبہ اراکین کے دو حصے بہ تقلید انجمن انصار الصفہ محلہ مغلپورہ قرار دئے گئے۔ ایک مجلس منتظمہ جس کا کام تمام امور متعلقہ انجمن کا تصفیہ ہے۔ اور دوسرے اراکین عاملہ جن کے ذمہ انجمن کے تمام کاروبار تفویض ہوئے ہیں۔

۹ شہریور ۱۳۳۵ف کو ایک عام جلسہ میں مجلس عاملہ کے عہدہ داروں کے انتخابات کی توثیق کی گئی۔ اور مولوی میر مظہر علی صاحب وکیل نے "ایثار" پر تقریر کرتے ہوئے چندہ اور جمعیۃ رضاکاران کے تقرر کرنے پر نہایت پرزور الفاظ میں تحریک کی۔ شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا تھا۔

(معتمد انجمن انصار الصفہ)

فہرست معطیان چندہ شعبہ تبلیغ وحفاظت اسلام جمعیۃ علمائے ہند بابتہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ	نمبر رسید	پائی	آنے	روپے	کیفیت
۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب مولوی محمد عبدالقادر خاں صاحب پنڈی گھیب	۶۵/۲۱	۰	۰	۵	
۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	منجانب مسلمانان سنڈے کلب معرفت ای۔ ایچ ملا صاحب رنگون۔	۶۶/۲۱	۰	۰	۱۰	
۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب سید عبدالطاہر شاہ صاحب۔ پورشہ نوانی	۶۷/۲۱	۰	۰	۲۵	(قیمت چرم قربانی)
″	جناب ڈاکٹر نبی بخش صاحب۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۶۸/۲۱	۰	۰	۲	
″	جناب مولوی محمد لطیف صاحب	۶۹/۲۱	۰	۸	۱	(قیمت چرم قربانی)
″	جناب حاجی اللہ بخش صاحب علی پور	۷۰/۲۱	۰	۱۴	۰	(″)
۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب حکیم سلامت علی صاحب بھوبیر	۷۱/۲۱	۰	۰	۲	(″)
۱۸، ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب مولوی احمد حسن صاحب چنی گوٹ	۷۲/۲۱	۰	۸	۲	(″)
″	جناب عمردراز خاں صاحب گنجپورہ کرنال	۷۳/۲۱	۰	۸	۵	(″)
۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب محمد یوسف صاحب گڑھوا	۷۴/۲۱	۰	۶	۱۹	(زکوٰۃ و چرم قربانی)
۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب سیٹ اللہ صاحب مستری جوالا پور	۷۵/۲۱	۰	۰	۴	(قیمت چرم قربانی)
″	جناب رحمت اللہ محمد شفیع صاحبان منی مزرعہ	۷۶/۲۱	۰	۹	۵	(″)
۲۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب سید مشوق حسین صاحب دوسہ	۷۷/۲۱	۰	۰	۱	(″)
″	جناب مولوی محمد زبیر صاحب	۷۸/۲۱	۰	۰	۱	(″)
″	جناب سید منظور علی صاحب بسی سرہند	۷۹/۲۱	۰	۰	۵	(قیمت چرم قربانی وزکوٰۃ)
۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	جناب بابو امام الدین صاحب اکال گڈھ	۸۰/۲۱	۰	۰	۱۰	(قیمت چرم قربانی)
۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	منجانب مسلمانان بھوپال معرفت جناب مولوی مظفر حسین خاں صاحب	۸۱/۲۱	۰	۸	۵۵	
۲۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ	منجانب مسلمانان بلگچھیا معرفت جناب تصدق حسین صاحب	۸۲/۲۱	۰	۰	۵۰	(قیمت چرم قربانی)
	میزان کل		۰	۱۳	۲۰۵	

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جسمیں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی کیس ۱ ؎ فی درجن عہ ؎ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

جدید نرخ اشتہارات اخبار الجمعیۃ دہلی

[illegible]

نوٹ: (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہیے کہ اشتہارات کے مضمون میں خلاف تہذیب الفاظ نہ ہوں۔ (۲) ایکماہ سے کم کیلئے کوئی کمیشن نہیں ہوگا۔ (۳) ایکماہ سے ۶ ماہ تک ۵ فیصدی کمیشن ہوگا۔ (۴) ۶ ماہ سے ایکسال کیلئے ۱۰ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ (۵) ریڈنگ میٹر میں طبع ہونیوالے اشتہارات کی اجرت ۵۰ فیصدی زائد لی جائیگی۔ (۶) اجرت اشتہارات پیشگی آنی چاہئے۔ (۷) اجرت فی سطر ...

(منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی)

ملکی صنعت کی قدر کریں

نوایجاد مشین سیویاں

اس نوایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور مرض سے محفوظ رکھنے والا غنچہ

یہ غنچہ بچوں کی طاقت بڑھانے اور پیٹ کی تمام خرابیاں دور کرکے عمدہ خون پیدا کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے۔ بچوں کا دودھ ہضم کرتا اور ان کے کھانسی بخار نزلہ زکام پیچش وغیرہ کے دور کرنے میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میٹھا اور خوش رنگ ہے۔ کمزور بچوں کو طاقتور بناتا ہے۔ بچے بڑی خوشی سے پیتے ہیں۔ فی شیشی تین اونس صرف دس آنے (۱۰)

پتہ۔ حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کے لئے نصف قیمت

۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

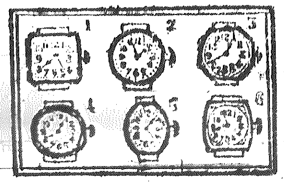

اصلی قیمت ۱۲ روپیہ — رعایتی قیمت ۶

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں مشنری سومکن لنڈن کی بنی ہوئی ہے۔ ان گھڑیوں میں جھٹکا آسکتا ہے نہ نمی اپنا اثر کرسکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین نب مفت دیا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ مطلع کا پتہ

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۶۶ ومپیری اس

خاص رعایت

اصلی ریشمی رومال درجہ اول فی درجن ... درجہ دوم فی درجن ... ریشمی ازار بند فی درجن ... اصلی ریشمی لونگی طول ۴ گز فی لونگی ... اصلی ریشمی مشہدی لونگی پلوں پر زری کا کام ۴ گز فی لونگی ... فہرست کارخانہ مفت منگالو۔

منیجر دی سورج ٹریڈنگ کمپنی لدھیانہ انڈیا

سخت ضرورت ہے

ایسے مریضوں کی جو پرانے سوزاک میں مبتلا ہوں اور دنیا بھر کے ڈاکٹروں طبیبوں اور اشتہاری دوا فروشوں سے علاج کرا کرا کر مایوس ہوگئے ہوں اگر یہ ہماری دوا کا بھی تجربہ کریں کیونکہ دنیا ابھی سچوں سے خالی نہیں البتہ جھوٹے اشتہار بازوں نے سچوں کا بھی اعتبار کھو دیا ہے اسلئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بلا معاوضہ اور بغیر کسی قیمت کے مفت دوا دیکر اپنی سچائی روز روشن کی طرح دنیا پر ثابت کریں اسلئے حلفیہ تحریر ہے

نمونہ بالکل مفت

دیتے ہیں تین روز کی دوا آپکی خدمت میں بطور نمونہ مفت روانہ کیجائیگی بشرطیکہ آپ اس مضمون کا ایک حلفنامہ ... [illegible]

... حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی گلمرگ ... دہلی

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ (منیجر)

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاندتارا ہے

خضاب چاندتارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب ... اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیربوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ...

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنتی ... ضلع دربھنگہ

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم پنجشنبہ ۱۸ دوشنبہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۲۹ جولائی ۲ اگست ۱۹۲۶ء	نمبر ۵

وافدینِ حجاز کی سرگذشت سفر

مؤتمر اسلامی کے چشم دید حالات

(۵)

جبل النور (جہاں حضرت کا سینۂ مبارک چاک ہوا تھا اور جہاں غار حرا میں سورۂ اقرأ نازل ہوئی تھی) جبل الثور (جہاں غار ثور ہے جس میں آنحضرتؐ نے معہ ابی بکرؓ ہجرت کے وقت تین روز قیام کیا تھا) نیز دیگر مقدس مقامات دیکھنے کو دل تڑپتا ہے مگر حکومت کی طرف سے جانے کی اجازت نہیں۔ غرض یہ کہ یہاں کے حالات کہاں تک لکھے جاویں واپسی پر انشاء اللہ العزیز وفد کے اراکین اپنی تقریروں میں مفصل بیان کرینگے۔

خلافت اور جمعیۃ کے وفود کو حکومت کی طرف سے ایک شش منزلہ مکان رہنے کو ملا ہے اول منزل پر مصری وفد ہے۔ دوسری پر جمعیۃ العلماء کا وفد تیسری منزل پر خلافت کا وفد۔ طعام بھی حکومت کا ہی ہے۔ ہم لوگوں نے اس سلسلہ کو بند کرنے کی درخواست کی مگر حکومت نے انکار کر دیا۔ ہماری آسانی کے لئے ٹیلیفون بھی ہمارے مکان میں لگا دیا گیا ہے۔ رات دن دیگر ممالک کے وفود ملنے کو آتے رہتے ہیں۔

سلطان ابن سعود سے وفود کی ملاقات

تین مرتبہ سلطان ابن سعود جمعیۃ العلماء اور خلافت کمیٹی کے وفود کو شرف باریابی عطا کر چکے ہیں۔ مولانا شبیر احمد صاحب نے دو ملاقاتوں میں مقابر و آثار اور تکفیر اہل قبلہ پر مدلل تقریریں کیں جس سے سلطان بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ مفتی محمد کفایت اللہ مولانا محمد علی۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا عبد الحلیم نے بھی پر زور طریقہ سے ملوکیت۔ مقابر۔ آثار نیز سلطان کے مواعید پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ زیارت قبور کے متعلق سلطان محض علماء کا ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں جو آج سے شروع ہو جائے گا۔

حاجیوں کی کثرت

اس سال حسن انتظام کی خبر سنکر حاجی مختلف ممالک سے بہت زیادہ تعداد میں آئے ہیں۔ ذی ثروت اور تعلیم یافتہ اصحاب کا اس سال میں خاصہ عنصر ہے پچھلے سالوں میں یہ عنصر نایاب ہوتا تھا مولانا حبیب الرحمان خاں صاحب شروانی (حیدر آباد) مولانا خلیل احمد صاحب (سہارنپور)۔ نواب جمشید علی خاں صاحب (رئیس باغپت) بھی اس سال تشریف لائے ہیں۔ تمام ممالک اسلامیہ کے بہترین اور قابل علماء و لیڈران۔ امراء و رؤساء (جو زیادہ تر مؤتمر کی غرض سے تشریف لائے ہیں) شام کو جب عام حاجیوں کے ساتھ طواف کعبہ کرتے ہیں اسوقت اتحاد اسلامی اور مساوات اسلامی کا عجیب دلکش منظر سامنے آتا ہے۔ ہر روز شام کو عربی۔ مصری قراء اپنی اپنی قرأت سے سامعین کو بہت زیادہ محظوظ کرتے ہیں۔ مصری قرأت سے سامعین کے قلوب میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

(یہ دیکھکر کہ گذشتہ ہفتہ کی ڈاک سے وفد جمعیۃ کا کوئی مکتوب موصول نہیں ہوا تھا ہم سمجھ گئے تھے کہ یقیناً ہمارے خطوط پر سنسر کی نظر عنایت ہے۔ اب اس ہفتہ میں جو خط آیا ہے اس سے ہمارے خیال کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ درمیان کا ایک خط نہ معلوم کن وجوہ کی بنا پر روک لیا گیا ہے اس لئے ہم مجبوراً اس سلسلہ کو منقطع چھوڑ کر بعد کا خط درج کرتے ہیں جو جدید ولایتی ڈاک سے موصول ہوا ہے۔ الجمعیۃ)

مؤتمر کے دس اجلاس ہو جانے کے بعد ۸ ذی الحجہ سے ۱۵ ذی الحجہ تک کے لئے اجلاسوں کا التوا کر دیا گیا تھا چنانچہ آج ۱۶ ذی الحجہ سے مؤتمر کے اجلاس پھر منعقد ہونگے۔ اب تک مؤتمر میں رزولیوشن پاس نہیں ہو سکے ہیں۔ آزادی مذہب اور جزیرۃ العرب کی تجاویز پر بحث مباحثہ جاری ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ آٹھ دس روز مؤتمر کے اجلاسوں کا سلسلہ اور جاری رہے گا۔ ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ مؤتمر کی روزانہ مفصل کیفیت اور روئیداد مکہ معظمہ کی پریشان کن گرمی اور حبس میں لکھکر روانہ کرنا کسقدر مشکل ہے۔ البتہ میں مؤتمر ختم ہو جانے کے بعد تمام رزولیوشن اور نیز ملوکیت۔ مقابر۔ آثار پر جو مباحثہ ہوگا اس کو تفصیل کے ساتھ ناظرین کے سامنے پیش کروں گا۔ ذیل میں تمام ان ممالک کے نام لکھے دیتا ہوں جہاں سے اب تک وفود آ چکے ہیں۔ رئیس وفد کا نام معہ تعداد ارکان بھی ناظرین کی معلومات کے لئے سپرد قلم کئے دیتا ہوں۔

ملک	رئیس وفد	تعداد اراکین
ٹرکی	ادیب ثروت بے	۴
افغانستان	غلام جیلانی خاں افغانی سفیر متعین انگورہ	۶
یمن	شیخ عبد القادر	۲
روس و ترکستان	شیخ کشاف الدین	۶
فلسطین	حاجی امین آفندی حسینی	۳
سوریا	شیخ بہجت البیطار	۲
سوڈان	شیخ ابو القاسم امین	۲
منجانب حکومت مصر	شیخ الاحمدی الظواہری	۳
علماء مصر طلب کردہ سلطان ابن سعود	شیخ عبد السلام ہیکل	۳
جمعیۃ الخلافت وادی النیل	سید محمد ماضی ابو العزائم	۲
جاوا	محمد سعید فکرو	۴
بیروت	عبد الغنی آفندی	۲
نجد	شیخ عبد اللہ بن بلیہد	۵
حجاز	شریف شرف عدنان	۱۳
جمعیۃ الارشاد جاوا	شیخ عمر ناجی	۲
جمعیۃ الخلافۃ ہندیہ	مولانا سید سلیمان	۴
جمعیۃ العلماء ہند	مولانا محمد کفایت اللہ	۶
جمعیۃ اہل حدیث	مولانا ثناء اللہ	۴

افغانستان کی جانب سے دو وفد آئے ہیں ایک انگورہ سے آیا ہے جس میں افغانی سفیر متعین انگورہ ہیں۔ دوسرا افغانستان سے براہ راست آیا ہے۔

مؤتمر اسلامی میں جمعیۃ الخلافت و جمعیۃ العلماء ہند کا وقار

اگرچہ مؤتمر میں اہلحدیث و حجازیوں کی کثرت ہے اور انہوں نے اپنی پارٹی سی بنالی ہے مگر اسپر بھی مولانا محمد علی۔ مولانا شبیر احمد۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا محمد کفایت اللہ نیز دیگر اراکین وفود ہندیہ کا مؤتمر میں بہت زیادہ وقار ہے یہ اصحاب بہت زیادہ دلچسپی کے ساتھ مؤتمر کے اجلاسوں میں حصہ لے رہے ہیں اور بحث و مباحثہ کے وقت

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ کیجئے)

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہئے۔ قیمت سالانہ عہ۔ نمونہ ۲ر۔ منیجر رسالہ آفتاب شیرانوالہ دروازہ لاہور

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اعتدادی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں، جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، پھر بھرپور پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شبہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک تہاد و صاحب عصمت جوانی سالہ نوجوان میں بھی ہوسکتی ہے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز۔ غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں۔ جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں۔ ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں انعام مرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت۔ ۱۰ خوراک ۳ر محصول ۶ر۔ بیس خوراک ۵ر محصول ۷ر۔ چالیس خوراک عہ محصول ۱۰ر۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نسیں ہوں۔ کوتاہی ہو یا کجی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلاتکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے قیمت فی شیشی درجہ خاص بے محصول ۶ر۔ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن ایک طلا نہیں لاتا فی شیشی عہ محصول ۶ر۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت عہ محصول ۱ر۔ ۴۰ خوراک سفوف معہ طلا درجہ عام لعہ محصول ۱ر۔

حبوب حیرت: امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا۔ اثر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھایئے۔ کیا مجال کہ انزال ہو۔ قیمت فی درجن عہ دو درجن عہ پانچ درجن للعہ محصول بذمہ خریدار

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ بنانیکی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی بآسانی ایک گھنٹہ میں اکسو سگریٹ بنا سکتا ہے حجم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں بھی رکھی جاسکتی ہے۔ بہت جلد منگا لیجئے۔ قیمت فی مشین صرف عہ علاوہ محصول۔

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے قیمت درجہ اعلیٰ فی درجن عہ درجہ دوم عہ درجہ سوم عہ

پختہ چاقو

نہایت عمدہ و مضبوط فی عدد ۴ر ۶ر ۸ر ۱۲ر علاوہ

بالکل ارزاں ناول

ملک العزیز ورجینا ۲ر حسن انجلینا ۲ر نیشتر ۵ر چپا ۱ر حاجی بغلول ۵ر اختری بیگم ۲ر بانشو کی جنگل خونی بیوی ۵ر طراقت کی رانیہ لاسپرسیاں ۳ر پتھر دل کا طالب ۲ر میاں پوت ۴ر نظیر دمشق ۲ر در دمشق ۲ر طرحدار لونڈی ۸ر

مفت

مختلف شہروں کے اردو پڑھے اصحاب۔ گھڑی ساز تاجر کتب۔ جنرل مرچنٹ۔ عطار اور دوا فروشوں کے پچاس مکمل اور صحیح پتے بھیجئے۔ ہر ایک سو پتوں پر گولڈ کی انگوٹھی مفت۔ پتے ایک ہی جگہ کے ہونگے تو نہیں لئے جائیں گے

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۔۔۸۔۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۳ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کامل کاغذ حنائی چکنا ۲ جلدیں قیمت ۔۔۸۔۶ مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۔۔۸۔۲۲

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۔۔۔۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔۔۸۔۴۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۴۔ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول عہ

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیرات اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اخلاقی لطائف کی تحقیق اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول عہ جلد دوم عہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ: خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم رحمۃ للعالمین عطر فروش دروازہ سنوریاں پٹیالہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

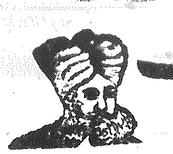

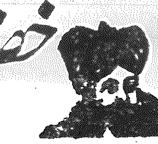

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت عہ بچے عورتوں۔ ڈیلیگ وغیرہ بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ عنت۔ بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم اندمبر ضلع سورت

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری۔ چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں۔ بائیسویں۔ چھبیسویں اور تیسویں۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے ہندوستان سے سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے چار آنے فی پرچہ ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۸ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

مسائل حجاز میں زمیندار کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۱)

معاصر "زمیندار" کے بعض شکوک وشبہات کو رفع کرنے کے لئے اس سے پہلے ہم نے جو دو مقالات افتتاحیہ لکھے تھے، انپر معاصر موصوف نے ایک جوابی تنقید سپرد قلم فرمائی ہے جس کا لفظ لفظ عنوان سے لیکر آخری نقرہ تک ہمارے "وسیع الظرف" معاصر کی مشہور ومعروف شان جلالی کا مظہر اتم ہے۔ عنوان اور تمہید کے چند فقرے پڑھتے ہی آدمی کو معلوم ہوجاتا ہے کہ آج کسی بدنصیب کی واقعی شامت آگئی ہے اور طعن وتشنیع، سب وشتم اور تعریض وخوردہ گیری کی تمام قوتیں (جو قسام ازل نے ہمارے معاصر کو فیاضی کیساتھ عطا کی ہیں) کسی بڑی مہم کے لئے مجتمع ہوگئی ہیں "علی ظرفانہ" انداز تحریر کے اس شہپارہ میں جن شائستہ "گالیوں" سے ہماری تواضع کی گئی ہے ان سے ممکن ہے کہ کوئی اور "بدمزہ" ہوجاتا مگر واللہ ہم کو تو ان میں بھی خوب لطف آیا، کیونکہ گالیاں تو ہر شخص دے لیتا ہے مگر یہ سلیقہ اور یہ مہارت کچھ زمیندار ہی کا حصہ ہے۔

البتہ اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ ہمارا معزز معاصر جو نمونۃً ایسی نامی معقول بحث کر لیتا ہے، اس ہنگامہ غیظ وغضب میں کچھ ایسا کھویا اور اصل بحث پر دو گفت وگو نہ کرسکا جو اہل علم کے نزدیک معقول کہی جاسکتی ہو۔

اس مضمون میں ہمیں برا بھلا کہنے کیلئے ہمارے گذشتہ مضامین کو جس طرح بہانہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور پھر جس طرح اس بہانہ سے دل کھول کر فائدہ اٹھایا گیا ہے اس کے متعلق بہت کچھ کہنے کی گنجائش ہے، مگر الحمد للہ کہ ہم اس قسم کی فضول بحثوں میں الجھنا اور مناظرانہ انداز گفتگو اختیار کرنا اپنے درجہ سے فروتر سمجھتے ہیں لہذا اس بحث میں ہماری تمام تر توجہ ایک اسلامی مسئلہ کی اصلاح خیال تک محدود رہیگی اور اگر ہماری اس کوشش کو بھی طعن جواب دینے کی غیر مشروط خواہش کے سامنے ٹھکرا دیا گیا تو ہم اس کام کو اللہ پر چھوڑ دینگے۔ کیونکہ جب کوئی شخص صرف جواب دینے کو اپنا مقصد ٹھیرا لے تو اس کی اصلاح خیال انسانی طاقت سے باہر ہے۔

سب سے پہلے ہم اس امر کو واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہم جس اصول کی دعوت دے رہے ہیں وہ "زمیندار" کے اصول سے متناقض نہیں ہے، جیسا کہ وہ سمجھ رہا ہے، بلکہ دراصل اس کا ایک ضروری اور عملی تتمہ ہے جس کو عدم تعمق کی بنا پر نظر انداز کردینے سے عملی مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں اور وہ اصل الاصول بجائے مفید وکامیاب ہونے کے تفرقہ وانتشار کا موجب بنجاتا ہے۔ "زمیندار" کہتا ہے کہ "حجاز کا دستور العمل شریعت کے مطابق ہونا چاہیئے"۔ ہم کہتے ہیں کہ بیشک ایسا ہی ہونا چاہیئے، مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی طے ہوجانا چاہیئے کہ شریعت کے مطابق دستور العمل ہونے کے کیا معنی ہیں؟ اسلام میں متعدد مذاہب اور متعدد فرقے ہیں، اور ہر مذہب وفرقہ اپنے ہی طریقہ کو شریعت کے مطابق سمجھتا ہے۔ اگر کوئی ایک فرقہ کھڑا ہو کر کہے کہ ہم جس چیز کو شریعت سمجھتے ہیں وہی شریعت ہے اور اسکے علاوہ جو کچھ ہے ضلالت وگمراہی ہے تو اس سے خاص اس فرقہ کے علاوہ اور کوئی مطمئن نہ ہوگا، اور اجراے احکام شریعت کی اس صورت سے حجاز کی سرزمین "کشمکش گاہ فرق وملل" ہوجائے گی کیونکہ ہر فرقہ اپنے غلبہ کے زمانہ میں یہی طریقہ اختیار کرکے دوسرے فرقوں پر

زندگی محال کردیگا۔ پس اس اصول کیساتھ اس کی یہ تشریح بھی کردینی چاہیئے کہ حجاز کے شرعی دستور العمل میں تمام مختلف العقائد اسلامی فرقوں کے مذاہب کی رعایت بھی ملحوظ رکھی جائے گی۔ زمیندار اس تشریح کو قبول کرلیتا ہے مگر پھر یہ شرط لگاتا ہے کہ دوسرے فرقوں کے مذاہب کی رعایت صرف اسی حد تک ہونی چاہیئے جس حد تک وہ کتاب اللہ، سنت رسول، طریقہ خلفائے راشدین اجتہادات ائمہ اربعہ اور اسوۂ سلف صالحین کے مطابق ہو۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ شرط مبہم اور قطعاً ناکافی ہے۔ جن پانچ چیزوں کو آپ رعایت کی بنیاد قرار دیتے ہیں وہ خود مختلف فیہ ہیں بلکہ تمام اختلافات کا ماخذ وہی ہیں۔ کتاب اللہ کے معانی میں اختلاف ہے، احادیث نبوی کی صحت وعدم صحت اور ان کے مطالب میں اختلاف ہے، خلفائے راشدین کے طریقہ میں اختلاف ہے، بعض لوگ خلفائے راشدین کے بعض فیصلوں کو مانتے ہیں بعض نہیں مانتے، بلکہ بعض فرقے ایسے ہیں جنہیں سرے سے بعض خلفا کی پیروی ہی سے انکار ہے، اسی طرح آئمہ اربعہ کے مجتہدات پر بھی سب مسلمان متفق نہیں ہیں، بعض فرقے ایسے ہیں جو خود ائمہ اربعہ ہی کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اپنے مجتہدین الگ رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کو واجب خیال کرتے ہیں۔ پھر پانچواں درجہ سلف صالحین کا ہے جن میں اور بھی زیادہ اختلاف ہے۔ بعض لوگ کسی بزرگ کو سلف صالح میں شمار کرتے ہیں بعض لوگ نہیں کرتے بعض لوگ کسی بزرگ کے کسی فعل کو قابل تقلید سمجھتے ہیں، بعض نہیں سمجھتے، بعض لوگ کسی بزرگ کو اپنا مقتدی سمجھتے ہیں بعض اس کو غلط کار ٹھیراتے ہیں۔ ایسی حالت میں ایک اختلافی مسئلہ کے متعلق کون فیصلہ کریگا کہ وہ شریعت کے ان پانچ معیاروں پر پورا اترتا ہے یا نہیں؟ زمیندار اس کا کوئی صاف جواب نہیں دیتا مگر اس کے انداز سے مترشح ہوتا ہے کہ اس کا فیصلہ کرنے والے صرف نجدی یا ہندوستان کے بعض اہل حدیث ہیں جن کو اللہ نے شریعت کی کسوٹی بنا کر بھیجا ہے لیکن ہم اس کسوٹی کو کسوٹی اور اسکے پرکھے ہوئے کو کھرا ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہمارے نزدیک اختلافی مسائل میں ہر فرقہ کے شرعی نقطۂ نظر کی ترجمانی خود اسی کے علما کرسکتے ہیں۔ ایک فرقہ کے متعلق دوسرے فرقہ کو یہ فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے کہ کونسی چیز شریعت کے مطابق ہے اور کونسی نہیں پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ "شریعت کے جن مسائل میں تمام مسلمان متفق ہیں یا ہوسکتے ہیں انکو بالعموم نافذ کیا جائے اور جن امور میں اختلاف ہے ان میں تمام فرقوں کو آزادی دی جائے اس شرط کے ساتھ کہ انکی آزادی عمل دوسروں کے عقائد سے متصادم نہ ہونے پائے" تو اس سے ہمارا مطلب یہی ہوتا ہے کہ تمام فرقوں کے نمائندہ علما ایک جگہ جمع ہوں، آپس کے مباحثہ کے بعد معلوم کریں کہ کن مسائل میں اتفاق ہے اور کن میں اختلاف۔ جن مسائل میں اتفاق ہو انہیں تمام قانون بنایا جائے۔ جن میں اختلاف ہو انہیں کسی حد تک اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے، اگر اتفاق ہوجائے تو انکو بھی تمام قانون میں شامل کرلیا جائے اور اگر نہ ہوسکے تو ایسے مختلف فیہ مسائل میں ہر فرقہ کو آزادی عمل دی جائے اس شرط کے ساتھ کہ اس آزادی سے دوسرے فرقوں کو کوئی جائز وجہ شکایت پیدا نہ ہوسکے۔

یہ ہمارے اور "زمیندار" کے اختلاف کا خلاصہ ہے۔ اب ہر صاحب عقل وخرد انسان خود فیصلہ کرسکتا ہے کہ ہمارا مسلک اسلامی مصالح کے لئے زیادہ مفید ہے یا زمیندار کا۔ زمیندار کا خیال ہے کہ ہمارا پیش کردہ اصول شریعت کو مسخ کرنے والا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ اصول تو شریعت کے مسخ شدہ چہرہ کی بھی امکانی اصلاح بھی کردیگا لیکن زمیندار کا وضع کردہ اور ابن سعود کا اختیار کردہ اصول اس کے رہے سہے حسن کو بھی آپس کی خانہ جنگی سے برباد کردیگا۔

یہاں تک تو اصولی بحث تھی۔ اب ہم اپنے زود رنج معاصر کی تعریضات کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ ان تعریضات کے متعلق بھی ہماری یہی رائے ہے کہ وہ بالکل "سطحی" ہیں۔ مگر خوف ہے کہ کہیں یہ صاف گوئی ایک اور دشنامیہ قصیدہ کی محرک نہ بن جائے اسلئے ہم اپنی اس رائے کو محفوظ رکھتے ہیں۔

ہم نے حجاز میں اجرائے احکام شریعت کے متعلق جو اصول پیش کیا تھا اس کے متعلق ہمعصر زمیندار لکھتا ہے کہ:

"یہ نظام کار شریعت کی تخریب کا اصل الاصول بنجائے گا۔ وہ سرزمین جو اسلام کے بہترین عملی نمونہ کے لئے مخصوص رہنی چاہیئے تھی مختلف فرق وملل کی کشمکش گاہ میں مبدل ہوجائے گی۔ بلاشبہ مختلف فرقوں کو رواداری اور مسالمت کا پابند بنانا ضروری ہے۔ لیکن مسالمت ورواداری کی بھی تو کوئی حد ہیناد اور اس کے لئے بھی تو کوئی نہ کوئی اصول ہونا چاہیئے۔

یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ہر وہ فرقہ جو اپنے آپ کو داخل اسلام سمجھتا ہے، اٹھے، کعبہ میں اپنا جھنڈا گاڑدے اور مسالمت ورواداری کے حصار میں بیٹھکر صدیوں کے بے اصل اوہام اور لایعنی خرافات پر عین حرمین شریفین کے اندر شریعت حقہ کی مہر نفاذ واجرا ثبت کرالے۔ مسالمت ورواداری ضروری ہے لیکن اصول کے ماتحت۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آج بدقسمتی سے ملت کے چمن میں جو اشجار خبیثہ جابجا نظر آتے ہیں ان سب کو مسالمت ورواداری کی آبیاری کا اہل سمجھ لیا جائے"۔

کس قدر شاندار الفاظ ہیں۔ مگر کسقدر بے معنی ہیں۔ اس سے کس کو انکار ہے کہ حرمین شریفین میں "بے اصل اوہام" اور "لایعنی خرافات" پر نفاذ واجرا کی "مہر" نہیں لگنی چاہیئے اور "ملت کے چمن" میں کوئی "شجر خبیث" آبیاری کا مستحق نہیں ہے۔ مگر اللہ کے بندو! ذرا اسپر تو غور کرو کہ کون مسلمان ایک فعل کو "بے اصل وہم" اور "لایعنی خرافہ" سمجھکر اسپر "مہر نفاذ" لگوانا چاہتا ہے اور کون مسلمان ایک شجر کو "شجر خبیث" سمجھتے ہوئے اس کی آبیاری کا طالب ہے۔ مسلمانوں کا ہر فرقہ اپنے عقائد کو "با اصل" اور اپنے اعمال کو "یقینی" سمجھتا ہے اور کوئی جماعت بھی اس حماقت میں مبتلا نہیں ہے کہ اپنے "شجر" کو "خبیث" سمجھنے کے باوجود پرورش کرنا چاہتی ہو۔ پھر اس کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہو کہ فلاں شجر "خبیث" ہے اور فلاں نہیں ہے، اور فلاں عقیدہ "بے اصل وہم" ہے اور فلاں نہیں ہے؟ اگر تم دوسروں کے "اشجار" کو "خبیث" سمجھکر اکھاڑ پھینکوگے تو دوسرے تمہارے "اشجار" کو "خبیث" کہکر کاٹ ڈالینگے۔ آخر اس تبادلۂ "خباثت" کا بھی تو کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ یاد رکھو کہ "ملت کا چمن" صرف تمہارا ہی نہیں بلکہ تمام ملت کا ہے۔ پس اسمیں سے کوئی "شجر" اسوقت تک نہیں اکھاڑا جاسکتا جب تک ملت کے تمام فرقے اسکو "خبیث" تسلیم نہ کرلیں اور اس میں ہر اس "شجر" کو باقی رکھا جائے گا جسے کسی ایک فرقہ کا مذہب بھی "طیب" سمجھتا ہو، خواہ اس کی آبیاری کا فرض اسی فرقہ تک محدود رکھا جائے "ملت کا چمن" اسی صورت سے باقی رہ سکتا ہے، ورنہ اگر تمہارے طریقہ کے مطابق مطلق العنانی کے ساتھ اکھاڑ پچھاڑ شروع ہوگئی تو اس میں شاید ایک درخت بھی سالم نہ بچیگا۔

ہمارا ہمعصر کہتا ہے کہ:

"سلطان ابن سعود اس کے لئے کتاب وسنت اور اسوۂ سلف صالحین کا اصول پیش کرچکے ہیں۔ حرمین شریفین میں وہی ہونا چاہیئے جو خلافت راشدہ کے دور میں ہوتا تھا یا جس کے لئے اجتہادات ائمہ اربعہ میں کوئی شے موجود ہے۔ یہ اصول تمام فرقوں کو مطمئن کرسکتا ہے۔ اہل سنت کو تو اسپر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ اہل تشیع کے لئے بھی حضرت علی کا عہد خلافت بہترین معیار ہے۔

سلطان ابن سعود اسی اصول پر کاربند ہیں اور اسکا بارہا اعلان فرما چکے ہیں"۔

اللہ اکبر! پیروی خلفائے راشدین کا دعوی کردینا کسقدر آسان ہوگیا ہے۔ کیا خلفائے راشدین مسلمانوں سے بقسم شرعی وعدے کرکے انہیں توڑ دیتے تھے؟ کیا خلفائے راشدین نے اپنی بادشاہی کا اعلان کیا تھا؟ کیا خلفائے راشدین نے امارت مسلمین کو اپنے خاندان کے لئے مخصوص کرلیا تھا؟ کیا خلفائے راشدین نے حکومت کے بڑے بڑے مناصب پر اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو مامور کیا تھا؟ کیا خلفائے راشدین سعی وطواف میں حاجیوں کو ڈنڈے لگوا کر اپنے لئے راستہ صاف کراتے تھے؟ کیا خلفائے راشدین نے خاص خدا کے گھر میں اپنے لئے کوئی شان امتیاز قائم کی تھی؟ کیا خلفائے راشدین طلاق سے اسی طرح عیاشی کا کام لیتے تھے کہ بیسیوں عورتوں سے نکاح کریں اور چھوڑ دیں؟ کیا خلفائے راشدین اپنے آدمیوں کو پانی دینے کے لئے اسی طرح دوسروں کا پانی روک دیتے تھے جس طرح اس مرتبہ حج میں کیا گیا؟ کیا خلفائے راشدین کے عہد میں یہی ہوتا تھا کہ حجاز کے بدو غیر حجازی حاجیوں کو اپنی اونٹنیوں سے کچل دیں اور انہیں سزا نہ دیجائے؟ کیا خلفائے راشدین کے عہد میں ان افعال کی کوئی نظیر نکال کر بتائی جاسکتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر تمہیں یہ کہتے شرم نہیں آتی کہ ابن سعود طریقہ خلفائے راشدین پر کاربند ہے۔ جو شخص خود ان بزرگوں کی پیروی نہیں کرسکتا وہ دوسروں سے کیا منہ لیکر

یہ مطالبہ کرتا ہے کہ تم ان کی پیروی کرو۔ نفس کی پاکی، دل کی صداقت نیت کا اخلاص، اور حق کے لئے ایثار وقربانی، طریقہ خلفائے راشدین کی اصل ہے۔ اگر کسی کے دل میں ذاتی جاہ ومنزلت کی خواہش متمکن ہو، اگر کوئی شخص اسلام کی فلاح وبہبود پر اپنے اور اپنے خاندان کے اقتدار کو قربان نہ کرسکتا ہو، اگر کوئی شخص اپنے وعدوں کو اپنے ارادوں کی تکمیل میں حائل دیکھکر توڑ دیتا ہو تو وہ ہرگز...... طریقہ خلفائے راشدین کی پیروی نہیں کرسکتا اور اس کا یہ دعوی قطعی لایعنی اور باطل ہے۔

بہرحال اگر ہم کو طریقہ خلفائے راشدین کی طرف دعوت دیجاتی ہے تو ہم سر آنکھوں سے اس پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہم اوپر عرض کرچکے ہیں کہ "رواداری ومسالمت" کے یہ اصول خمسہ پیش کردینے سے یہ قضیہ طے نہیں ہوسکتا کیونکہ انہیں عام ضروریات پر منطبق کرنے میں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خدمت کون انجام دے؟ سلطان ابن سعود یا علمائے نجد یا علمائے اہل حدیث اپنے نزدیک کتاب وسنت، طریقہ خلفائے راشدین، اسوۂ سلف صالح اور اجتہادات ائمہ اربعہ کو جو کچھ سمجھتے ہیں، یہ ضروری تو نہیں کہ اسے ہر شخص صحیح مان لے۔ پھر محض ان پانچ چیزوں کو پیش کردینے سے کیونکر کام چل سکتا ہے؟ اصلی دنیا میں ان سے کام لینے کا طریقہ بھی تو بتایئے۔

دہلی کے ہندوؤں کو فساد کی تعلیم

۲۵ جولائی کو دہلی کے پانچ ہزار ہندوؤں کا جو جلسہ زیر صدارت سوامی شردھانند منعقد ہوا تھا اس کی مفصل رپورٹ ہمعصر تیج میں شایع ہوئی ہے۔ اس جلسہ میں مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق جو اشتعال انگیز تقریریں کی گئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ دہلی کے ہندوؤں کو مسلمانوں اور حکومت کے خلاف آمادۂ جنگ کرنے کے لئے کوئی اور اس قدر بھڑکا دینے والی کارروائی آج تک نہیں کی گئی تھی۔ جلسہ نے جو تجویز منظور کی ہے اس میں تو یہ الفاظ موجود ہی ہیں کہ "مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے اگر کوئی جنگ چھیڑنی پڑی تو اس میں جس طرح کی بھی قربانی کا سبھا کی طرف سے حکم ہوگا اس کے لئے ہم سب تیار رہیں گے"۔ مگر ان الفاظ کی تائید میں سوامی شردھانند، پروفیسر اندر، رامانند، دیو رتن شرما وغیرہم نے جو کچھ کہا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ دہلی کی مسموم فضا میں حکومت کو مخاطب کرکے یہ کہنا کہ "فساد سے آپ ڈریں ہم تو جلوس نکالیں گے اور اپنے دھرم کا پاس کرینگے خواہ کوئی کچھ کرے" اور پھر ایک ہندو لیڈر کا یہ اعلان کرنا کہ "آج کا دن آریہ سماج کیلئے جینے مرنے کا دن ہے اگر آپ اپنے گرو کی طرح اپنے دھرم پر پران نچھاور کردینگے تو پھر کوئی طاقت نہیں جو آپکے حقوق میں دست اندازی کرسکے اور اگر آج آریوں نے پیٹھ دکھادی تو آریہ سماج کی زندگی ہمیں ختم ہوجائے گی"۔ اگر فساد انگیزی وجنگ آزمائی کی کھلی ہوئی تعلیم نہیں تو اور کیا ہے۔ دہلی کے ہندوؤں اور ان کے ذریعہ سے تمام ہندوستان کے ہندوؤں کو چند خود غرض لیڈر اس لئے ابھار رہے ہیں کہ چند مفروضہ "حقوق" کو بہانہ بنا کر مسلمانوں کا خون بہایا جائے.......... کرنا اور مسلمانوں کو بدمعاش اور غنڈوں کے الفاظ سے یاد کرنا ہی وہ باتیں ہیں جو موجودہ فسادات کا صحیح سبب بنی ہوئی ہیں۔ حکومت ہمیشہ سے یہی غلطی کرتی رہی ہے کہ اول اول تو بعض شریر اور نام نہاد تعلیم یافتہ لیڈروں کو عوام الناس کے بھڑکانے کا موقع دیدیتی ہے اور جب مادہ پک جاتا ہے اور اس سے خطرناک نتائج ظاہر ہوتے ہیں تو پھر ان لوگوں کو سزائیں دیتی ہے جو ان ایجنٹ فریبیوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ طریقہ بالکل غلط ہے اگر حکومت ایمانداری کے ساتھ یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان میں امن قائم ہو، اور فسادات کا سلسلہ ختم ہوجائے تو اسے مفسدہ پردازوں کی اس جماعت کو فنا کردینا چاہیئے جس کی قیادت میں اس قسم کی خونریزیاں کی جاتی ہیں۔ دہلی بقرعید کے موقع پر جو مناظر دیکھ چکی ہے ان کے اعادہ کے لئے کوئی امن پسند شخص تیار نہیں ہوسکتا اس لئے ہم دہلی کی حکومت کو اسطرف توجہ دلاتے ہیں کہ اس قسم کی تقریریں اور تحریریں جن سے شہر کے فسادیوں کے حوصلے بڑھائے جارہے ہیں فوراً روک دی جائیں اور دہلی کو ایک دوسرا کلکتہ نہ بننے دیا جائے۔

ڈاکٹر مونجے کی تقریر

ہندو مسلم نزاعات کے سلسلہ میں حکومت کی لایعنی حکمت عملی کا مطلب سمجھنے سے ہم بالکل قاصر ہیں۔ ابھی ہم اسی کا ماتم کررہے تھے کہ دہلی کی خطرات سے لبریز فضا میں حکومت نے سوامی شردھانند، پروفیسر اندر اور پنڈت رامچندر جیسے جنگجو لیڈروں کو اشتعال انگیز تقریریں کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ مگر کلکتہ سے ڈاکٹر مونجے کی تقریر کا جو خلاصہ آیا ہے وہ ہمارے لئے اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے سی پی کا یہ لیڈر ناگپور اور الہ آباد میں جو زہر افشانیاں کرچکا ہے وہ سب کو معلوم ہیں۔ کلکتہ پر گذشتہ چار مہینہ سے اس قسم کے مفسد لیڈروں کی بدولت جو بربادیاں نازل ہورہی ہیں وہ بھی تمام دنیا پر روشن ہیں۔ مگر باوجود اس کے حکومت کلکتہ نے عین ایسی حالت میں جبکہ روزانہ بلوے اور فساد ہورہے ہیں ایسے شخص کو زہر اگلنے کا موقع دے دیا اور اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اس روش کا مطلب سوائے اسکے اور کیا سمجھا جاسکتا ہے کہ حکومت نہ صرف ان فتنہ انگیز لوگوں کو آگ لگانے کا موقع دے رہی ہے، بلکہ انہیں اس آگ پر تیل ڈالنے کی اجازت بھی دیدیتی ہے پھر یہ کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حکومت ان فسادات کو فرو کرنے کی بھی دل سے متمنی ہے۔

ڈاکٹر مونجے نے اپنی اس مفسدانہ تقریر میں اپنے اینالہ والے تاریخی نظریہ کو پھر دہرایا ہے جس میں ہندوستان کے مسلمانوں کی اصلیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اغوا کی ہوئی ہندو عورتوں کی اولاد ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کے سات کروڑ آدمیوں کے ایک غیر مذہب کی آغوش میں چلے جانے پر افسوس کرتے ہوئے ہندو تحریک کا مقصد یہ بتایا کہ ہندوستان کو صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص کردیا جائے۔ اور ہندو تحریک کے اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بحث اور انسا کے طریقوں کو غلط اور طاقت وقوت کے استعمال کو نہ صرف بلکہ یقینی علاج بتایا جس پر خونریزی کی ایسی کھلی ہوئی تعلیم ہے کہ کسی تشریح کی محتاج ہی نہیں ہے۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو یہ دھمکی بھی دی کہ اگر وہ ہندوؤں کو ایسے مقامات میں ماریں گے جہاں مسلمان زیادہ ہیں تو ہندو انہیں ایسی جگہ ماریں گے جہاں ہندو زیادہ ہیں۔ یہ ایسی لغو باتیں ہیں جن پر سنجیدگی سے بحث کرنا سنجیدگی کا منہ چڑانا ہے۔ کوئی شریف اور سمجھدار آدمی اس قسم کی بیہودہ تقریر نہیں کرسکتا۔ اس تقریر پر بہترین رائے زنی یہی ہوسکتی ہے کہ جب تک ہندوستان میں ایسے پڑھے لکھے غنڈے آزاد ہیں اور ایسی "غنڈیت" بھری تقریروں کا سلسلہ جاری ہے اس وقت تک یہاں سر پھٹول اور ڈنڈے بازی کا ختم ہونا قطعاً ناممکن ہے۔ جس ملک کے تعلیم یافتہ لوگ اپنی قوم کے جہلا کو اس طرح نفرت وعداوت کی تعلیم دیتے ہوں، اسکے باشندے کبھی آپس میں امن پسند ہمسایوں کی طرح نہیں رہ سکتے۔ ایسے ملک کا خانہ جنگی میں مبتلا رہنا ایک قدرتی بیماری ہے جس کا علاج اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ان پھوڑوں پر عمل جراحی کیا جائے جن میں فساد کا مادہ حد سے زیادہ جمع ہوگیا ہے ہندو اخبارات نے ڈاکٹر مونجے کی اس تقریر کو جن عنوانات سے شایع کیا ہے اس سے اظہار پسندیدگی صاف عیاں ہے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ ہندو مقررین ومحررین ہندوستان میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانے کیلئے متحدہ کارروائی کررہے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان کے طول وعرض میں ایک ہندو اخبار بھی ایسا نہیں ہے جو اپنی قوم کو اس قسم کے نفرت پھیلانے والے لوگوں سے متنبہ کرے۔ حالانکہ مسلمانوں میں اخبارات اور لیڈروں کا ایک معتد بہ سنجیدہ طبقہ ایسا موجود ہے جو منافرت کے انتہائی ترقی یافتہ دور میں بھی اپنی قوم کو ایسی شریرانہ تعلیمات سے بچانے کی کوشش کررہا ہے۔

اعتذار

افسوس ہے کہ کاغذ کی کمیابی نے ہمیں اس حد تک مجبور کردیا کہ گذشتہ اشاعت عین وقت پر روک دینی پڑی۔ پچھلا پرچہ تقریباً پورا مرتب ہوچکا تھا اور کاپیاں پریس میں بھیجدی گئی تھیں مگر تلاش کے باوجود کاغذ نہ مل سکا اسلئے اب ہم مجبوراً ۲۹ جولائی اور ۲ اگست کی اشاعتوں کو ملاکر ۱۲ صفحے کا پرچہ شایع کررہے ہیں۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس ناگذیر فروگذاشت کو معاف کرینگے۔ (منیجر)

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے ساتویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

محمد ماضی ابوالعزائم۔ یہ آئندہ کی بات ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ابھی سے حجاج کی حفاظت کے لئے چندہ شروع کردیا جائے۔

عبداللہ دلوجی۔ میں نے بھائی شوکت علی کی تقریر سنی۔ حکومت حاجیوں پر سارا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی۔ بھائی شوکت علی کہتے ہیں کہ عالم اسلامی نے لکھوکھا روپیہ بھیجا۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ موجودہ حکومت۔ گذشتہ حکومت کے اعمال کی جوابدہ نہیں ہے۔

محمد ابو زید۔ بھائی شوکت علی کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا۔ کہ موجودہ حکومت کو سابقہ حکومت کے اعمال کا ذمہ وار ٹھیرائیں بھائی دلوجی ان کا مطلب غلط سمجھے ہیں۔

محمد علی۔ میں اس معاملہ میں کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کہنی چاہتا۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ یہ سب کچھ حکومت سے اس لئے کہا جارہا ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو خادم حجاج اور عالم اسلامی کی تابعدار کہتی ہے۔ اگر حجاز میں ترکی حکومت ہوتی تو اس سے یہی کہا جاتا۔ اور شریف کی حکومت سے یہی جو اپنے آپ کو وطنی حکومت کہتی تھی۔ ہم چاہتے ہیں کہ مصلحت امت کی مصلحت ہو نہ کہ ایک فرد کی۔ حکومت کو مصالح عامہ کی خدمت کے لئے مستعد ہونا چاہیئے۔ اس کا جو کچھ حق اور فرض ہے وہ اسے پہچانے اور ہمارا جو کچھ حق اور فرض ہے اسے ہم پہچانیں۔ حکومت نے اپنے فرض کو جس حد تک پہچانا ہے اور امن عام کے لئے جو کچھ کوششیں کی ہیں وہ بہرحال شکر کی مستحق ہیں۔

سلیمان قابل۔ بات خواہ مخواہ بڑھ گئی۔ حکومت اپنا ایک بڑا فرض دامن عام کا قیام انجام دے چکی ہے۔ اب باقی فرائض مشترک ہیں۔ سو عالم اسلامی جو نیک کام کریگا اس میں حکومت اس کا ساتھ دیگی۔

صدر۔ خوب بحث ہوچکی۔ اب میں محرک صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ تمام اعتراضات کا جواب دیں۔ پھر ووٹ لے لئے جائیں گے۔

امین الحسینی۔ اس موضوع پر گفتگو زیادہ طویل ہوگئی اور ایسے مسئلے بیچ میں آگئے جن کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل مقصد میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے حکومت حجاز پر کوئی حملہ کرنا مقصد نہیں تھا۔ بلکہ ہم حفظان صحت کے انتظام کو حالت اہمال سے نکال کر درست کرنا چاہتے ہیں۔

عبداللہ دلوجی۔ اہمال کا لفظ نہ استعمال کیجئے۔

امین الحسینی۔ میں کلمہ اہمال کو استعمال کرتا ہوں کیونکہ وہی حقیقت حال کو ٹھیک ظاہر کرتا ہے۔ مگر اس سے میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس خرابی کی تمام ذمہ داری حکومت حجاز پر ڈالدوں۔ حکومت اپنی مدت حیات کے مطابق ہی اس ذمہ داری میں شریک ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ایک دم حالت درست ہوجائے۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ کام شروع کردیا جائے۔ ہمارے ایک بھائی کہتے ہیں کہ امن زیادہ ضروری ہے۔ ہم بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ واقعی امن صحت پر مقدم ہے۔ مگر شاید آپ کو معلوم نہیں کہ یہاں خرابی صحت سے جتنے آدمی مرے ہیں۔ اتنے فقدان امن ہونے کی صورت میں نہیں مرسکتے۔ میں ان بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو حجاج پر ٹیکس لگانے کے موافق ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ حجاج خود ٹیکس ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

صدر۔ اب تجویز پر رائے لی جائے۔

(اس پر امین الحسینی نے تجویز پڑھکر سنائی۔)

صدر۔ کیا آپ موافق ہیں؟

حاضرین۔ موافق ہیں۔

اس کے بعد سکرٹری نے دوسری تجویز تقسیم صدقات کے متعلق پڑھکر سنائی جس کے محرک عبدالعزیز الثعالبی اور موئد محمد الخطیب تھے۔ اس پر مولانا کفایت اللہ صاحب نے فرمایا کہ اسے سبجکٹ کمیٹی کو واپس کردیا جائے کیونکہ اس نے ابھی اس پر کافی غور نہیں کیا ہے

چنانچہ سکرٹری نے تیسری تجویز پڑھکر سنائی جس کے محرک یوسف یاسین اور موید عبدالعزیز العتیقی تھے۔

تجویز (۳) چونکہ حجاز ایک مشترکہ اسلامی ملک ہے جس سے کوئی مسلمان مستغنی نہیں ہو سکتا اور جہاں آنا ہر مسلمان کے لیے واجب شرعی ہے۔ نیز چونکہ یہ وطن عمومی وسیع پیمانہ پر ایسی تجاویز کو عمل میں لانے کا سخت محتاج ہے جن سے آمد و رفت کے ذرائع میں ترقی ہو حجاج کی آسائش میں اضافہ ہو، راستے محفوظ ہوں، اور صحت عمومی کی حفاظت ہو۔ علاوہ ازیں ایسی اور بھی ضروری اصلاحات ہیں جن کے لیے کثرت سے روپے کی ضرورت ہے۔ لہذا موتمر اسلامی کا یہ اجلاس عام مجلس منتظمہ کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ ان اوقاف کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرے جو حجاز کے اندر اور اسکے باہر حرمین شریفین کے لیے وقف کیے گئے ہیں اور اس کے بعد موتمر تمام ممکن طریقوں سے ان اوقاف کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تاکہ انہیں وقف کرنے والوں کی ایسی شروط کے مطابق صرف کیا جائے جو شرع کے مخالف نہوں"

عبدالعزیز العتیقی۔ میں اس تجویز کا موید ہوں۔

شیخ ہارون۔ یہ تجویز بہت اہم ہے اوقاف اسلامیہ کثرت سے ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر موتمر ان کے لیے کوشش کرے تو بہت ممکن ہے کہ ان سے کثیر فوائد حاصل ہوں اور وہ بہت سی ضروریات رفع ہو جائیں جو اس ملک کو لاحق ہیں۔ مگر بعض اوقاف ایسے بھی ہیں جن پر حکومت متصرف ہے۔ اور قوم کو اس میں کوئی دخل نہیں جیسے کہ شام کی کیفیت ہے۔ انکو کیونکر واگذار کرایا جائیگا؟ میرے نزدیک یہ کام حکومت حجاز کے سپرد کیا جائے کہ وہ ان حکومتوں سے اوقاف کی واپسی کا مطالبہ کرے جو ان پر متصرف ہیں۔

امین الحسینی۔ حرمین کے اوقاف کثیر اور ان کی آمدنی وافر ہے۔ وہ جن مقاصد کے لیے وقف کیے گئے ہیں اگر ان کی آمدنی کو انہی مقاصد پر صرف کیا جائے۔ تو بہت کچھ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ مجلس منتظمہ کو اوقاف کے متعلق تمام دستاویزات کی تحقیق کرنی چاہیے۔ اور ان کی بنا پر غاصبوں سے ان کی واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

کفایت اللہ۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ اس ریزولیوشن میں یہ الفاظ بڑھا دیے جائیں کہ (انہیں شرعی مصارف میں خرچ کیا جائے)

محمد ابو زید۔ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے لہذا اسے ایک علمی مجلس کے سپرد کرنا چاہیے۔

عبداللہ الدہلوی۔ یہ موتمر کے سامنے آنے والے مسائل میں اہم ترین مسئلہ ہے۔ چونکہ حرمین کے اوقاف ترکی میں بہت ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد ترکی وفد آنے والا ہے۔ لہذا میری رائے میں اس مسئلہ کو ترکی وفد کی آمد تک ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ اس میں بڑی مصلحت ہے۔

عبدالحلیم الصدیقی۔ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے اور چونکہ نص واقف نص شارع کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ تجویز میں اس قسم کی تصریح کر دی جائے جس سے واقف کی غرض پوری ہو سکے۔

محمد ابو زید۔ یہ قول صحیح نہیں ہے کہ نص واقف نص شارع کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی واقف ایسی شرط کے ساتھ وقف کرے جو شرع کے خلاف ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائیگا۔

عبدالرحمن سلام۔ اوقاف کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جن کے متعلق واقف نے تصریح کر دی ہے کہ حرمین کے فلاں فلاں کام میں انہیں صرف کیا جائے۔ اور دوسرے وہ ہیں جنہیں واقف نے بلا تصریح حرمین کے لیے وقف کیا ہے۔ پس اگر ہم لفظ "شرعی مصارف" بڑھا دیں تو وہ ان دونوں قسموں پر حاوی ہو گا۔

رشید رضا۔ یہ تجویز میرے نزدیک پرانی ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ حرمین کے اوقاف حرمین کو ہر ضروری اصلاح کے جاری کرنے میں امداد غیر سے مستغنی کر دیں گے پس حقیقت میں اس مسئلہ کی طرف توجہ کرنا اسلام کی بڑی خدمت ہے۔ میں نے تحریک کی تھی کہ اس کام کو ایک جمعیت کے سپرد کیا جائے جس کی شاخیں عالم اسلامی کے تمام ممالک میں ہوں وہ تمام اوقاف کی تحقیق کرے اور ان کے رجسٹروں کو دیکھے جنہیں دفتر خانہ کہتے ہیں۔ مغرب میں بہت سے اوقاف ہیں جن پر فرانس قابض ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیرس میں جو مسجد بنائی گئی ہے وہ اوقاف کے روپیہ سے بنائی گئی ہے۔ حالانکہ وہ تونس اور الجزائر کے اوقاف حرمین کا روپیہ تھا۔ رہا یہ خیال کہ لفظ (شرعی مصارف) بڑھا دیا جائے تو یہ مفید ہے کیونکہ حنفیہ کے نزدیک نفس واقف کی حیثیت نفس شارع کی سی ہے اور غیر حنفیہ کے نزدیک ایسا نہیں ہے پس یہ لفظ ان دونوں صورتوں پر حاوی ہو گا۔

ثناء اللہ۔ کتاب اللہ میں وقف کا مسئلہ ایسا ہی ہے جیسے وصیت کا مسئلہ چنانچہ فرمایا ہے کہ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ اور پھر فرمایا کہ فمن خاف من موص جنفا او اثما فاصلح بینہم فلا اثم علیہ

اس کے بعد جناب شعیب قریشی اور محمد ابو زید میں کچھ نوک جھوک ہوئی اور پھر سبجکٹ کمیٹی کے لیے جلسہ برخواست ہوا۔

آٹھواں اجلاس

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو سنیچر کے دن ۹ بجے موتمر العالم الاسلامی کا جلسہ دار موتمر میں منعقد ہوا۔ ۶۷ ارکان میں سے ۵۰ موجود تھے۔ پہلے ساتویں جلسہ کی تلخیص روئداد سنائی گئی۔ اس کے بعد تیسری تجویز پر بحث ہوئی جس پر گذشتہ اجلاس میں بحث نا تمام رہ گئی تھی۔ چنانچہ وہ تجویز ترمیم شدہ صورت میں پاس کی گئی [illegible] اس کے بعد چوتھی اور پانچویں تجویز کے متعلق سبجکٹ کمیٹی نے یہ رائے بالاتفاق منظور کی کہ انہیں مجلس منتظمہ کے سپرد کر دیا جائے۔

اس کے بعد چھٹی تجویز حجاز ریلوے کے متعلق پیش کی گئی۔ جس میں اس ریلوے کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سید امین الحسینی اس کے محرک تھے انہوں نے ایک مفصل تقریر کی جس میں بہت سے تاریخی وثائق اور سرکاری کاغذات کا حوالہ دیکر ثابت کیا کہ اس ریلوے کی واپسی کا مطالبہ بالکل جائز اور قانونی ہے۔ جلسہ نے اس تجویز کو منظور کیا اور فیصلہ کیا کہ یہ پاس شدہ تجویز مجلس منتظمہ اور حکومت کے پاس بھیج دی جائے۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

نویں جلسہ کی کاروائی کے تفصیلی حالات مندرج نہیں ہیں

دسواں اجلاس

۱۲ ذی الحجہ کو ہفتہ کے دن ۹ بجے موتمر العالم الاسلامی کا دسواں اجلاس منعقد ہوا۔ صدر نے ان وفود کا خیر مقدم کیا جو ایام حج کی تعطیل کے زمانہ میں شرکت موتمر کے لیے تشریف لائے [illegible] ترکیہ، دولت افغانستان اور [illegible] کے وفود تھے۔ صدر نے [illegible] سکرٹری نے ترکی وفد کی سند نیابت پڑھنے کا ارادہ کیا [illegible] وثائق [illegible] پیش کر دیا جائے۔ اس کے بعد [illegible] رئیس وفد ترکی نے تقریر کی اجازت مانگی اور منبر خطابت پر کھڑے ہو کر حسب ذیل کلمات ارشاد کیے۔

وفد ترکی کے صدر کی تقریر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ (حاضرین: وعلیکم السلام) مجھے اجازت دیجیے کہ ترکی میں تقریر کروں۔ کیونکہ میں اچھی عربی نہیں بول سکتا۔ میں اس سے پہلے یہاں پہنچ جانا چاہتا تھا۔ لیکن بعض سیاسی اسباب کے باعث دیر ہو گئی جس کے لیے مجھے افسوس ہے۔ میں آپ کے پاس آپ کے ترک بھائیوں کا سلام لیکر آیا ہوں۔ (حاضرین: وعلیکم السلام) [illegible]

سید رشید رضا: وہ قرار داد میں آپ کے سامنے غور و فکر کے لیے پیش کر دی جائیں گی۔

[illegible]

عامل نہ ہونے کے باوجود ان کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور اس کے لیے ان کا شکر گزار ہوں۔ اب اگر ہیئت محترمہ بھی انکی رائے سے اتفاق کرے گی تو میں بہت ممنون ہوں گا۔

پھر فرمایا۔

مجھے یاد ہے کہ ہمارے ترک بھائی جو اس ملک میں تھے، انہیں باندھ کر انگریزوں کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ مگر اللہ کی مشیت یہی تھی کہ یہ سب کچھ ہوا اور پھر ظالم سے انتقام لیا جائے۔ چنانچہ اس نے جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود کو انتقام کے لیے بھیجدیا اور اس پر مزید یہ کیا کہ تمام مسلمانوں کو جمع ہونے کی دعوت دی جس میں جمہوریہ ترکیہ بھی شامل تھی۔ ترک اس شہر میں آتے ہوئے ڈرتے تھے۔ مگر جب جلالۃ الملک عبدالعزیز یہاں آگئے اور ان دیار مقدسہ کو پاک کر دیا تو وہ سب خوف دور ہو گیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب ہمیں اس موتمر میں بلایا گیا تو ہم فرحاں و شاداں آگئے۔ میں اس ملک میں داخل ہوا اس حال میں کہ میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا میں مطمئن اور جلالۃ الملک عبدالعزیز کا شکر گذار تھا۔ اور میں نے بیت اللہ الحرام کا طواف کرتے وقت محافظت حرمین طاہرین اور قیام امن کے باعث ان کے لیے دعا کی۔

اب مجھے کوئی چیز کہنی باقی نہیں رہی۔ سوائے اسکے کہ میں آپکی محترم جماعت سے ایسی تجویزیں پاس کرنے کی امید رکھتا ہوں جو اس ملک کے لیے مفید ہوں اور تمام ارکان کے لیے سلامتی اور توفیق کی دعا کرتا ہوں۔

وفد افغانی کے صدر کی تقریر

پھر وفد افغانی کے صدر جنرل غلام جیلانی خاں کھڑے ہوئے۔ اور انھوں نے فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (حاضرین وعلیکم السلام) میں اعلیحضرت امیر امان اللہ خاں فرمانروائے افغانستان کا مامور ہوں۔ میری عین خواہش تھی کہ اسوقت سے پہلے یہاں پہنچ جاتا۔ اعلیحضرت امیر امان اللہ خاں اور افغانستان کے تمام باشندے آپ کو سلام کہتے ہیں (حاضرین۔ وعلیکم السلام) یہ دن تمام مسلمانوں کے لیے مسرت کا دن ہے کیونکہ تمام بلاد اسلامیہ نے اس موتمر میں اپنے نمائندے بھیجے ہیں۔ گذشتہ حکومت کی نجاستوں سے پاک ہونے بغیر ان بلاد مقدسہ میں ایسا اجتماع ہونا ممکن نہیں تھا ہم سابقہ قرار دادوں کے وقت موجود نہیں تھے۔ لہذا آپ حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ انہیں ہمارے سامنے پیش کر دیجیے تاکہ ان میں ہم کوئی قابل بحث بات دیکھیں تو اس کے متعلق آپ سے مذاکرہ کریں۔ یہ پہلی موتمر ہے جو ایسے اہم اسلامی مسائل پر بحث کرنے کے لیے جمع ہوئی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں انہی کاموں کی توفیق عطا فرمائے جن میں تمام مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود ہو۔

وفد یمنی کے ایک رکن کی تقریر

اس کے بعد وفد یمنی کے ایک رکن حاج محمد البحری کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے کہا کہ۔

ہم وفد یمن کے ارکان ہیں۔ میں اپنے وفد کے صدر کیجانب سے آپ حضرات کو آپ کے یمنی بھائیوں اور حضرت الامام کا سلام پہنچاتا ہوں۔ (حاضرین:۔ وعلیکم السلام) اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ناپاکیوں کو دور کیا۔ اور ہمیں اس بہترین امت میں داخل کیا جو خدمت انسانی کے لیے پیدا کی گئی تھی۔ ہم اس کی بہت بہت حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ پھر ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ اللہ ان پر اور ان کی مطہر اولاد پر اور ان کے نیک صحابہ پر درود بھیجے۔ اما بعد اے صاحب علم بھائیو! اللہ ہمیں اور تمہیں اس کام کی توفیق دے جس میں اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی ہو۔ ہم اس مجلس میں اپنی حاضری پر فخر کرتے ہوئے شریک ہوئے ہیں اور جلالۃ السلطان الافخم کی نکتہ رسی اور رائے سدید کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے ایسی مجلس کا افتتاح کیا جس سے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر تمام موحدین کے متحد ہو جانے کی صورت میں بہترین نتائج ظاہر ہوں گے۔ اے بھائیو۔ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ بلکہ تمہیں اور خود اپنے آپ کو یہ فرض یاد دلاتے ہیں کہ ہمیں حق کے لیے باہم معاونت کرنی چاہیے۔ اور اپنے

بقیہ صفحہ چار ۴

تمام کاموں کو شریعت کے محور پر چلانا چاہیے۔ جو دنیا اور آخرت کے تمام امور کے لیے بہترین کفیل ہے۔ اسی طرح ہمیں امت کے منتشر اجزا کو اکٹھا کرنا چاہیے جس کی وحدت کو غیروں کی سیاسی چالوں نے پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اے لوگو ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ۔ آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ اللہ کے گواہ بنکر دنیا میں نیکی۔ و نیک کرداری کا علم بلند کرو۔ اور سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں ہرگز متفرق نہ ہو۔ اے ہمارے خدا ہمیں حق کو حق کر کے دکھا۔ اور ہمیں اس کے اتباع کی توفیق عطا کر۔ اور اے ہمارے خدا ہمیں باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے ہمیں دور کر دے۔ ہمیں اس چیز کی طرف لیجا جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے۔

صدر وفد مسلمانان روس کی تقریر

اس کے بعد صدر اجلاس نے فرمایا کہ ہم اپنے بھائی موسیٰ جار اللہ صاحب سے بھی چند کلمے سننے کے مشتاق ہیں جو وفد مسلمانان روس کے صدر ہیں اور دور دراز سے حجاز پہنچے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ جار اللہ صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے فرمایا۔

بزرگان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حمد ہے اس خدائے پاک کی جس نے ہماری ہدایت کی۔ حالانکہ اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم کبھی راہ راست پر آنے والے نہ تھے۔ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ۳ کروڑ مسلمانان روس کی جانب سے اس محترم مجلس میں نیابت کرنے کا شرف بخشا۔ ہم اس گھر کے رب کی حمد کرتے ہیں جس نے یہاں کے رہنے والوں کو خوف سے مامون کیا اور غلامی سے نکالا۔

بزرگو! میں تمہیں سلام کہتا ہوں اور تمہارے بھائی مسلمانان روس کا سلام تمہیں پہنچاتا ہوں۔ وہ بڑی آس لگائے بیٹھے ہیں کہ تمہاری یہ موتمر حرم کی تطہیر و تعمیر، دنیائے اسلام کی آزادی اور تمام ممالک اسلامیہ کے استقلال کی خدمت انجام دے گی میں ان لوگوں میں سب سے پہلا تھا جو اس موتمر کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے گھر سے نکلے۔ اور ان میں سب سے آخری ہوں جو یہاں حاضر ہوئے ہیں تاہم میری آمد ان لوگوں کے ساتھ ہوئی ہے جو قوی ترین اسلامی اقوام کے نمائندے، معزز ترین اسلامی وفود کے رکن اور مقتدر ترین وکلا ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ جلسہ وثیقہ اعتماد کی سماعت سے محروم رہا جو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت نے اپنے معزز ترین نمائندے کو عطا کیا ہے اس کے لیے تمام ارکان وفد روس کی جانب سے اظہار افسوس کرتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس وثیقہ کو یہاں پڑھا جائے۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ میں سب سے پہلے گھر سے نکلا تھا۔ مگر راستہ میں ایک مصیبت پیش آجانے کے باعث سب سے بعد یہاں پہنچا۔ سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ مجھے حج نکل سکا۔ اور نہ میں موتمر کے ابتدائی جلسوں میں شریک ہو سکا لطف یہ ہے کہ ایک اسلامی سلطنت نے تو مجھے بلایا اور دوسری اسلامی سلطنت (یعنی مصر) نے میرا راستہ روکا۔

آخر میں میں تمام عالم کے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے حرم کو نجات دی اسلام کو نصرت عطا فرمائی اور جلالۃ الملک (ابن سعود) کی پہلے بھی مدد کی اور اب بھی کریگا۔ ویومئذ یفرح المومنون انشاءاللہ

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کا وثیقہ اعتماد

اس کے بعد سکرٹری نے وفد ترکی کا وثیقہ پیش کیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

میں غازی مصطفیٰ کمال رئیس جمہوریہ ترکیہ ان تمام لوگوں کو سلام کہتا ہوں جن کے سامنے یہ تحریری وثائق پیش ہوں ہم مجلس ملی کبیر کے مبعوث قسطنطنیہ کی ذات میں جو لیاقت اہلیت اور فہم و فراست پاتے ہیں اس کی بنا پر ہم نے انہیں جمہوریہ ترکیہ کیجانب سے موتمر مکہ میں نمایندگی کرنے کے لیے معین و منتخب کیا ہے اور انہیں پوری طرح اختیار ہے کہ موتمر کی بحثوں میں حصہ لیں اور جو مسائل طے ہوں ان پر دستخط کریں

دستخط

غازی مصطفیٰ کمال

اس وثیقہ اعتماد میں جو کچھ لکھا ہے اس کی میں تصدیق کرتا ہوں اور اسے دستخط کے بعد مشار الیہ کے سپرد کرتا ہوں۔ تحریر انگورہ ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء

دستخط۔ ڈاکٹر توفیق رشدی

وکیل خارجیہ

اعلیٰ حضرت امیر افغانستان کا وثیقہ اعتماد

اس کے بعد ڈاکٹر عبداللہ دہلوی نے درخواست کی کہ افغانی و یمنی وفود کے وثائق اعتماد بھی پڑھے جائیں۔ چنانچہ تمام حاضرین کے اتفاق سے وفد افغانی کا وثیقہ پڑھا گیا جس کے الفاظ یہ ہیں

ازطرف خادم دین اسلام بادشاہ مملکت افغانستان

بخدمت صاحب الحشمۃ العلیہ حضرت عبدالعزیز ابن سعود سلطان نجد و حجاز

میرے محترم و رفیع القدر دوست!

اس مضبوط رابطہ اور اس اسلامی برادری کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ جو افغانستان اور مملکت حجازیہ کے درمیان قائم ہے ہم نے اپنے باہمی دوستانہ تعلقات کو اور زیادہ مستحکم کرنے کے لیے آپ کی وسیع دعوت کو قبول کر لیا ہے اور اپنے وزیر مختار و سفیر متعینہ انگورہ عالی قدر غلام جیلانی خاں کو جو ہمارے صادق و معزز اور معتمد علیہ آدمیوں میں سے ہیں اس کام کے لیے منتخب کیا ہے کہ دار السلطنت حجاز کی جانب ہمارے مرسلہ وفد کے صدر کی حیثیت سے جناب کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور تمام ممالک اسلامیہ کے وفود کے ساتھ اپنے نیک ارادوں کے اظہار اور تمام اسلامیہ کے درمیان روابط محبت قائم کرنے کے لیے موتمر میں شرکت کریں۔ اسی طرح ہم نے ان کے ساتھ حضرات رفیع القدر و صاحبان صداقت میر عطا محمد خاں۔ و عبدالصمد خاں کو بھی وفد افغانی کے رکن کی حیثیت سے بھیجا ہے۔ جو دولت افغانیہ کے مخلص ملازموں میں سے ہیں۔ تحریر بہ جوزا ۱۳۰۵ھ

دستخط علیہ

اس کے بعد سکرٹری نے کہا کہ وفد یمنی کا وثیقہ دیوان الملکی میں ہے اور ابھی تک ہمارے پاس نہیں آیا ہے۔ پھر ساڑھے تین بجے (عربی ٹائم) صدر نے اعلان کیا کہ جلسہ آدھ گھنٹہ کے لیے ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ تمام ارکان آپس میں تعارف پیدا کریں۔ چنانچہ جلسہ ملتوی ہوا اور سوا چار بجے دوبارہ کاروائی شروع ہوئی۔

سید رشید رضا۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مجلس وضع نظام اساسی اپنے ایک جلسہ میں نو آمدہ وفود یعنی وفد یمنی و فد ترکی اور وفد افغانی کو مدعو کر کے ان کے سامنے قانون اساسی کو پیش کر دیں تاکہ وہ اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر سکیں اسیطرح صدارت سے میری درخواست ہے کہ موتمر نے اب تک جتنی تجویزیں پاس کی ہیں ان کی بھی ایک ایک کاپی ان تینوں وفود کو دیجائے تاکہ وہ ان کے متعلق بھی اپنی رائے ظاہر کریں۔

تمام حاضرین۔ اتفاق ہے۔

مولانا شوکت علی کی ولولہ انگیز تقریر

اس کے بعد حاج منصور نے تحریک کی کہ مولوی شوکت علی صاحب غیر آزاد اسلامی ممالک کی طرف سے خود مختار اسلامی ممالک کے وفود کا خیر مقدم کریں۔ چنانچہ حاضرین کے اتفاق سے۔ مولانا کھڑے ہوئے۔ اور حسب ذیل تقریر کی۔

مجھ سے ان ممالک کے اکثر نمائندوں نے جو اب تک غیروں کی غلامی میں مبتلا ہیں، درخواست کی ہے کہ میں ترکی اور افغانی اور یمنی وفود کی خدمت میں اپنی بڑی بڑی تمناؤں اور گرمجوشانہ عقیدتوں کو پیش کروں۔ میں ان حضرات سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس تحیہ و سلام سے تنہا یہی مقصد نہیں ہے کہ ایک رسم کو ادا کر دیا جائے۔ بلکہ وہ دراصل۔ ہمارے دلوں سے نکلی ہوئی ایک خواہش ہے جسے ہم پورا کر رہے ہیں۔ اگرچہ میں نے ایک ایسے ملک میں پرورش پائی ہے جو اجنبی حکومت کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے لیکن میں نہایت صفائی کے ساتھ انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری آنکھیں ان کی طرف لگی ہوئی ہیں ہم ان کی قوت و کامرانی کے لیے دل سے متمنی ہیں اور جہانتک ہمارے امکان میں ہے ان کی مدد کرتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کے لیے یہ بڑی خوش بختی کا موقع ہے کہ اس موتمر میں اتنے کثیر التعداد اسلامی نمائندے مسلمانوں کے اجتماعی مصالح پر گفت و گو کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ میرے بزرگو! اسلام کی جدید تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب سے ہم پر اغیار کا ہاتھ مسلط ہوا ہے ہماری یہ حالت ہو گئی ہے کہ ایک مملکت یا ایک قوم پر جو کچھ گذری اس سے دوسرے بالکل بے خبر ہے۔ مگر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ پے درپے مصائب نے مسلمانوں کو بیدار کر دیا جس سے وہ شعور و احساس میں باہمی تعاون کرنے لگے۔ اور ایسے امور میں باہم گفت و شنید شروع کر دی جن کا فائدہ سب کے لیے ہے۔ میں کچھ طویل گفت و گو نہیں کرنی چاہتا۔ میرا مقصد صرف اپنے آزاد بھائیوں کو یہ یقین دلانا ہے کہ ہم اپنے ضعف کے باوجود مصالح عامہ اسلامیہ کی خدمت میں تا بحد امکان ان کی مدد کے لیے تیار ہیں۔

ہاں تمہارے لیے خود تمہارے ملکوں کے بھی معاملات ہیں اور ان میں مختلف مصلحتیں ہیں مگر اس کے باوجود میں اسلام کے نام پر تم سے التجا کرتا ہوں کہ اپنے وقت کا کچھ حصہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل ہو، اسلام اور اس کے مصالح عمومی کی خدمت کے لیے بھی مخصوص کر دو۔ ہم تمہاری اور تمہارے ملکوں کی "تاریخ پر فخر کرتے ہیں۔ ہم پر فرض ہے کہ جہاں اپنے وطن کی خدمت میں اپنا وقت صرف کریں وہاں اپنا کچھ وقت اسلام۔ اور مسلمانوں کی خدمت میں بھی صرف کریں۔ اور پہلی دلیل جو اسلام اور مسلمانوں کی زندگی کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اس مقدس ملک کی خدمت کریں۔ نہ یہاں پانی ہے نہ سڑکیں ہیں، نہ رفاہ عام کے لوازم میں سے کچھ ہے پھر اگر ہندوستان یا قسطنطنیہ میں پختہ سڑکیں موجود ہیں تو اس پر کیسے فخر کیا جا سکتا ہے جبکہ یہاں بدستور کچی سڑکیں پائی جاتی ہیں۔

میں دوبارہ آپ حضرات کی خدمت میں ہدیہ تحیہ و سلام پیش کرتا ہوں میرا جی چاہتا تھا کہ آپ لوگ موسم حج میں تشریف لاتے تاکہ ہمارے ساتھ آپ کے قلوب بھی ان تکلیفوں اور مصیبتوں کو دیکھ کر متاثر ہوتے جو ہمارے حاجیوں پر نازل ہوتی ہیں یہ حالت جب اسلام کے دشمنوں کو معلوم ہوگی تو وہ کیا کہیں گے یہ لوگ وہ ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ میں ہماری دلی خواہش ہے کہ یہ ملک مستقل ہو اور اس میں تمام اسباب راحت موجود ہوں۔

آخر میں میں عرض کرتا ہوں کہ ہم اپنی آزادی کی راہ میں لڑ رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمارے لیے اسی طرح دعا کریں جس طرح ہم آپ کے لیے کرتے ہیں۔

سید رشید رضا۔ ہم ہر وقت مسلمانوں کے لیے اور خصوصاً اپنے ہندوستانی بھائیوں کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔

مولانا شوکت علی۔ ہم اس ملک پر برہان قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پس آج شام کو کعبہ چلیے اور باہم عہد کیجیے کہ ہم ایک ہو کر کام کریں گے اسکے بعد صدر نے پوچھا کیا آپ حضرات پسند کرتے ہیں کہ ماتحت کمیٹیوں کے اجتماع کے لیے جلسہ برخواست کر دیا جائے۔ سکرٹری نے کہا کہ ایوان کو التوائے اجلاس سے اتفاق نہیں ہے۔ چنانچہ کاروائی جاری رہی۔

مولانا محمد علی۔ میں نے متعدد مرتبہ بولنے کی اجازت چاہی۔ مگر مجھے اجازت نہیں دی گئی۔

صدر۔ تشریف لایئے۔ اگر پہلے آپنے اجازت طلب کی تھی اور ہم نے اس پر توجہ نہیں کی تو اس کے لیے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔

مولانا محمد علی۔ میں نے گذشتہ جلسہ میں ایک اعتراض کیا تھا۔ مگر آج جب گذشتہ جلسہ کی کاروائی پڑھی گئی تو اس میں

میرے اعتراض کا کوئی ذکر نہیں تھا میں چاہتا ہوں کہ اسے نوٹ کرلیا جائے۔

حاضرین نے اس سے اتفاق کیا۔ اس کے بعد محمد ابو زید نے دو تجویزیں پیش کیں۔

اول۔ چونکہ قربانی کے ذبیحوں سے جو منفعت مقصود ہے ان کا ان کا ایک بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور انہیں گڑھوں اور راستوں میں چھوڑ دینے سے صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ ان سے فائدہ اٹھانے اور ان کی مضرتوں سے بچنے کے طریقے وضع کئے جائیں۔ (اس تجویز کے متعلق سبجکٹ نے طے کیا کہ اسے مجلس تنفیذیہ (منتظمہ) کے حوالہ کردیا جائے)

ثانی۔ چونکہ حجاز میں مواصلات کا سوال امور ما یحتاج میں سب سے زیادہ اہم ہے اس لیے حاجیوں کی آمد و رفت میں آسانی پیدا کرنے اور لوگوں میں حج و زیارت کا شوق بڑھانے کے لیے میں تحریک کرتا ہوں کہ جدہ و مکہ اور مکہ و مدینہ کے درمیان ایک ریلوے لائن قائم کی جائے۔ اور اس کام میں عام اسلامی چندوں کو استعمال کیا جائے۔ (اس کے متعلق بھی سبجکٹ کمیٹی نے طے کیا تھا کہ اسے مجلس تنفیذیہ کے سپرد کردیا جائے۔ اور اس پر ایک مکمل بیان بھی لکھا تھا)

یوسف یاسین۔ کیا ان تجویزوں کو مجلس اقتراحات (سبجکٹ کمیٹی) نے مزید غور کرنے کے لیے مجلس تنفیذیہ کے سپرد کیا ہے۔ یا اس پر عملدرآمد کرنے کے لیے؟ میں صدارت سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔

امین الحسینی۔ یہ دونوں تجویزیں نہایت اہم ہیں اور ان سے حجاز کے بہت سے اہم مسائل متعلق ہیں۔ ان کی تنظیم جلد سے جلد کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے بعض ایسے حالات دیکھے ہیں جنہیں ہم نہیں چاہتے کہ آئندہ حج میں ان کا اعادہ ہو۔ پھر کیا فائدہ ہے کہ ایسی تجویز کو کسی عملی نتیجہ خیز تدبیر کے بغیر مجلس تنفیذیہ کے حوالہ کیا جائے۔ ضرورت ہے کہ انہیں صرف مجلس تنفیذیہ ہی کے پاس نہیں بلکہ حکومت کے پاس بھی بھیجا جائے۔ تاکہ آئندہ حج سے پہلے ان پر کچھ نہ کچھ عملدرآمد ہو جائے۔ قربانی کے ذبیحوں اور عرفات و منیٰ و مزدلفہ کی تنظیم کا مسئلہ بہت تھوڑا مال اور تھوڑی مشقت چاہتا ہے۔ ہم میں کا ہر شخص جانتا ہے کہ موجودہ حالت کا باقی رہنا ہر مسلمان کے لیے ننگ ہے۔ ذبیحوں کی تنظیم سے ہمیں گوشت۔ کھال اور ہڈیوں وغیرہ چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکیگا اسی طرح پانی کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے۔ پس جو کچھ گزر چکا ہے اس سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ اور جو کچھ ہمیں سبق حاصل ہوئے ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی سعی کرنی چاہیے۔

یوسف یاسین۔ کہنا آسان ہے اور کرنا مشکل ہے۔ تم حکومت سے مطالبہ کرتے ہو کہ قربانی کے ذبیحوں سے انتفاع اور ریلوے لائنوں کے قیام اور اسباب حفظان صحت کی فراہمی وغیرہ اصلاحی اسکیموں کو عملی جامہ پہنائے۔ مگر حال یہ ہے کہ صرف ایک قربانی کے ذبیحوں سے فائدہ اٹھانے ہی کی اسکیم میں حکومت کی آدھی آمدنی خرچ ہو جائے گی۔ پس ذرا اس پر بھی غور کیجیے کہ ان کام کو انجام دینے والوں پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ تمام مسلمان ملکر کام کریں۔ تنہا حکومت حجاز اس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتی کہ گلنے سڑنے والے ذبیحوں کو اٹھوادے۔ پس سب سے پہلی چیز روپیہ ہے۔

امین الحسینی۔ میں نے تو صرف یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس تجویز کو حکومت کے پاس بھی بھیجا جائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ ان کاموں کو انجام دینے کی پوری قدرت رکھتی ہے میں نہیں سمجھتا کہ راستوں کی درستی اور قیام گاہوں کی اصلاح سے اسے کون سی چیز مانع ہوسکتی ہے۔ قربانیوں کے متعلق میرے بھائی یوسف یاسین کہتے ہیں کہ حجاز کا مالیہ ان کے لیے ہماری مجوزہ اصلاحی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کافی نہیں ہے۔ مگر کہتا ہوں کہ ایک تاجر یا دو تاجر یا متعدد اس کام کو بصورت احسن ادا کرسکتے ہیں۔

مولانا محمد علی۔ میری رائے میں یہ تجویز مجلس تنفیذیہ کے سپرد کردی جائے تاکہ وہ اسے عملی جامہ پہنانے کی تدابیر پر غور کرے کیا یہی پہلا قدم نہیں ہے؟ کیا اس تحریک پر حکومت کے نمائندوں کو ہمارا شکریہ ادا نہیں کرنا چاہیے؟

یوسف یاسین۔ محرک توضیح کے نمائندے ہیں۔

مولانا محمد علی۔ آج سے بارہ سال پہلے یہاں ایک حکومت تھی جو بہترین طریق پر اپنے فرائض کو انجام دیتی تھی اب اگر موجودہ حالات ان حکومتوں کے اعمال کا نتیجہ ہیں جو امویوں کے عہد سے اب تک یہاں قائم ہوتی رہی ہیں تو ضروری ہے کہ ہم حکومتوں اور بادشاہوں سے یہ کام لے لیں اور مسلمان خود اس کے متولی بنیں۔ اسی بنا پر میں وفد ہندی کے ایک رکن کی حیثیت سے جو سات کروڑ مسلمانوں کا وفد ہے کہتا ہوں کہ ہندوستانی مسلمان ان کاموں کے مصارف کا ایک حصہ جو ان کے ذمہ ڈالا جائے برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس طریقہ سے ہم ثابت کردیں گے کہ ہم حکومتوں اور بادشاہوں کے مقابلہ میں اس خدمت کے انجام دینے کی زیادہ قدرت رکھتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہے؟

سلیمان قابل۔ میرے بھائیوں نے جو کچھ کہا ہے اس سے میں اتفاق کرتا ہوں مگر میں آپ لوگوں سے جو کچھ دیکھا ہی ہم نہیں چاہتے کہ آپ اس حالت کو دوبارہ دیکھیں۔ حکومت پوری طرح اعمال خیر یہ کو انجام دینے کے لیے تیار ہے مگر اس حد تک کہ ملک کے استقلال پر وہ اثر انداز نہ ہوں۔ وفود اسلامیہ کو ان امور کی انجام دہی کی کوشش کرنی چاہیے۔

شیخ ہارون۔ تجویزوں کو مجلس تنفیذیہ کے سپرد کردینے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس کے پاس بینکوں کے اعتمادات موجود ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ انہیں عملی جامہ پہنانے کی بہترین تدابیر معلوم کریگی۔

ابو العزائم۔ کچھ فرائض حکومت کے ہیں اور کچھ قوم کے حکومت کا فرض ہے کہ اصلاح کی ایک اسکیم امت اسلامیہ کے سامنے پیش کرے۔ اور عالم اسلامی کا فرض ہے کہ چندوں کے مطالبہ پر لبیک کہے یا اسلامی کمپنیاں قائم کرے۔ پس جو تجویز کہ موتمر حکومت کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہے اسے بہتر ہو کہ عالم اسلامی کے سامنے پیش کرے۔

مدثر ابراہیم۔ سب سے زیادہ ضروری چیز تو یہ ہے۔ کہ جہالت کو دور کیا جائے۔ علماء کو لوگوں کی تعلیم کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔

عبدالرحمن سلام۔ ابھی تک کوئی یہی نہیں سمجھا کہ مقامی حکومت اور مختلف ممالک اسلامیہ کے مسلمانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ ہمیں ملکر کام کرنا چاہیے۔ اس طرح کہ کسی تجویز کے نفاذ میں اغراض کا اختلاف سرے سے باقی ہی نہ رہے۔

صدر۔ کیا آپ حضرات مجلس اقتراحات (سبجکٹ کمیٹی) کی رائے کے مطابق۔ ان تجویزوں کو مجلس تنفیذیہ کے سپرد کرنا نہیں چاہتے؟

حاضرین۔ موافق ہیں۔

صدر۔ اب ایک دوسری تجویز ہے جو مولانا محمد علی اور شعیب القریشی نے پیش کی ہے۔ مجلس اقتراحات اسے عام مباحثہ کے لیے پیش کرتی ہے۔

سکرٹری نے وہ تجویز پڑھی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

ان بلاد مقدسہ میں غیر اسلامی مداخلت کا سد باب کرنے کے لیے یہ موتمر ضروری سمجھتی ہے کہ حجاز میں غیر مسلموں کو کسی قسم کے اقتصادی امتیازات عطا نہ کئے جائیں۔

شعیب قریشی۔ جناب صدر! میں آپ سے یہ تجویز پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ جزیرۃ العرب کی سلامتی کے لیے جیسے ہم سب طالب ہیں، ہم ایک اور تجویز پیش کریں گے۔ مگر یہ تجویز بھی اس کا ایک ضروری جزو ہے۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اس کے متعلق کسی کو غلط فہمی میں نہ رہنا چاہیے۔ میں کوئی جامد اقتصادی آدمی نہیں ہوں میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس ملک میں جو قدرتی خزانے مدفون ہیں وہ مدفون ہی رہیں اور اس سے یہاں کے لوگ کوئی فائدہ نہ اٹھائیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ان خزانوں سے اس طرح فائدہ اٹھایا جائے کہ اس سے ملک کی آزادی میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ شخصی مصالح کی خاطر قوموں اور ملکوں کی آزادیاں چھین لی جاتی ہیں۔ آج کل بڑی بڑی حکومتیں کانیں کھودنے کے بہانے سے ان قوموں کو غلام بنا رہی ہیں جو ان پر قابض ہوتی ہیں اجنبی سرمایہ جب کبھی کسی ملک میں جاتا ہے تو اس کے پیچھے پیچھے توپیں بھی جاتی ہیں۔ جن سے اس ملک پر قبضہ کرلیا جاتا ہے اور جب کبھی کسی اجنبی کو کوئی امتیاز عطا کیا جاتا ہے تو وہ گویا اس کے سیاسی تسلط کا پروانہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم کو موجودہ حالات سے بالکل خبردار رہنا چاہیے۔ میں اس ملک کے داخلی معاملات مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کرتا مگر ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ وہ اس ملک کو آزاد اور صحیح سلامت دیکھے۔ اور اسی سلامتی کے لیے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ گذشتہ کئی صدیوں کی تاریخ نے ہم کو اچھی طرح بتلادیا ہے کہ اجنبی امتیازات کے اندر کس قسم کے خطرات پوشیدہ ہوتے ہیں۔

اگر کوئی مسلمان بھی آئے۔ اور وہ اجنبیوں کا محکوم ہو۔ تو پہلے ہمیں اس کی حقیقت معلوم کرنی چاہیے۔ پھر اگر وہ شبہات سے پاک ہو تو اس سے معاملہ کرلینا چاہیے۔ ورنہ اس سے دور ہی رہنا چاہیے۔ (باقی)

انتقادات

تعلیم الدین مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تازہ تصنیف ہے اس میں جناب مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں اسلامی عقائد، عبادات، معاملات، اور اخلاق و معاشرت کے مختلف پہلوؤں پر شریعت کے مسائل بیان کئے ہیں اور ہر مسئلہ جس آیت یا حدیث یا قول سلف صالح سے ماخوذ ہے اس کو بھی حاشیہ میں درج کردیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے مسلمانوں کے بہت سے عقائد درست ہوسکتے ہیں اور بہت سی بدعتوں اور خلاف شریعت عادتوں کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی رسالہ تکمیل الیقین بھی شامل ہے جس میں مولانا نے اسلام کے اصولوں کا فلسفہ جدید و قدیم سے مقابلہ کرکے اور انہیں عقل کے معیار پر جانچ کر ان کی حقانیت ثابت کی ہے

قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی۔ یہ کتاب الجمعیۃ بک ایجنسی سے بھی مل سکتی ہے۔

اصلی حنفیت لاہور کی انجمن خدام الدین مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لیے نہایت مفید کام کررہی ہے۔ اب تک وہ مختلف اصلاحی رسالے ۵۲ ہزار کی تعداد میں شائع کرچکی ہے جن میں سے ۵۰ ہزار مفت تقسیم کئے گئے ہیں یہ رسالہ بھی اسی انجمن کا شائع کردہ ہے اس میں مسلمانوں کو بتلایا گیا ہے کہ حنفیت سے مراد کیا ہے۔ مذہب حنفی کی تقلید کے کیا معنی ہیں۔ اور آج کل مسلمانوں میں جو بدعات داخل ہوگئی ہیں ان کا حنفیت سے کیا تعلق ہے؟ اس رسالہ کے مطالعہ سے حنفی مسلمانوں کے خیالات کی بہت کچھ اصلاح ہوسکتی ہے۔ انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ لاہور سے طلب کیجیے۔

خلاصۂ اسلام یہ رسالہ بھی انجمن خدام الدین کا شائع کردہ ہے۔ اس میں وہ آیات قرآنی جمع کی گئی ہیں جنسے خدا و رسول کے متعلق اسلامی عقیدہ اور اسلامی تصوف اسلامی اخلاق، اسلامی احتساب اور ایک مسلمان کے مقصد زندگی کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر کی توضیح ہوتی ہے اس کے ساتھ ہر آیت کا مطلب اور اس کا مقصد بھی بیان کیا گیا ہے۔

ماہر اس نام سے ایک ہفتہ وار جریدہ حال ہی میں دہلی سے نکلنا شروع ہوا ہے حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر اکبر آبادی اس کے ایڈیٹر ہیں۔ روش نہایت معقول۔ اور پالیسی نہایت معتدل ہے۔ ملکی مباحث پر سنجیدگی کے ساتھ بحث کی جاتی ہے جس میں افراط و تفریط کو دخل نہیں ہوتا سیاسی و اسلامی مسائل کے علاوہ اس میں بیش قیمت طبی معلومات بھی درج ہوتی ہے جو عام طور پر مطالعہ کرنے والوں کے لیے یقیناً مفید ہیں۔ ہمارے نزدیک ارود صحافت کی اصلاح اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ حشرات الارض کی جگہ اس قسم کے مفید پرچے لے لیں۔

قیمت سالانہ للعہ ششماہی ۲ہ

دفتر جریدہ ماہر فراشخانہ دہلی سے طلب کیجیے۔

برقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

ماثر حجاز کے متعلق موتمر اسلامی کا فیصلہ

عالم اسلامی کے اہل علم و تعمق کی دانشمندانہ روش

مندرجہ ذیل لاسلکی پیام جو مدینہ منورہ سے ۲۴ جولائی کو دیا گیا تھا کہ معزز ہمعصر "خلافت" بمبئی کو وصول ہوا ہے۔

موتمر مکہ کا اجلاس ۵ جولائی کو ختم ہوگیا مختلف وفود کا حسب ذیل امور پر اتفاق آرا ہوگیا۔

(۱) منہدم ماثر کی از سر نو تعمیر۔

(۲) غیر منہدم قبور کی حفاظت کی شیعہ سنی علماء کو سپردگی۔

(۳) حرم کعبہ کے اندر حنفی۔ شافعی۔ مالکی اور حنبلی فرقوں کے اماموں کے پیچھے باری باری سے نماز کا پڑھایا جانا۔

(۴) کامل مذہبی آزادی۔

یہ ریزولیوشن سلطان کے پاس بھیجے گئے ہیں۔ اور ان کے جواب کا انتظار ہے۔ خلافت اور جمعیت العلماء کے وفود مدینہ سے ۲۷ جولائی کو روانہ ہورہے ہیں۔

عراق میں ایک زراعتی بنک کے قیام کی تجویز

صبحی نشاط بے اور مسٹر ایمری کی ملاقات

لندن ۲۳ جولائی۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے آج بکنگھم پیلیس میں عراق کے وزیر مالیات صبحی نشاط بے کو شرف باریابی بخشا صبحی نے رائٹر کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ میں مسٹر ایمری سے تین مرتبہ مشورہ کرچکا ہوں مسٹر مذکور نے بہت ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ میں نے بغداد میں ایک زراعتی بنک کے قیام کیلئے لندن کے سربرآوردہ بنکروں سے بھی ملاقات کی ہے اور اس سلسلہ میں قطعی تجاویز زیر غور ہیں۔ اب عراق میں ریلوں کی توسیع کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے تاکہ لندن میں قرض لیا جاسکے۔

امیر فیصل علاج کرا رہے ہیں

لندن ۲۳ جولائی۔ شاہ فیصل اب تک ویچی میں علاج کرا رہے ہیں۔ جہاں سے وہ اگست کے وسط میں لندن روانہ ہونیوالے ہیں۔

عراق و فلسطین میں برطانوی مصارف

جدید فوج قائم کرنے کے لیے ایک لاکھ روپے کی منظوری

لندن ۲۳ جولائی۔ دفتر مستعمرات کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۲۲ء میں مجموعی مصارف کا اندازہ ۴۴۴۴۰۰۰ پونڈ ہے۔ حالانکہ ۱۹۲۵ء میں ۹۲۵۰۰۰۴ پونڈ تھا فلسطین و عراق میں مصارف تقریباً نصف ہوگئے ہیں اور اس سے کسی قدر کم تخفیف عرب میں بھی ہوئی ہے۔ عراق و فلسطین امپیریل فوج کے مصارف ۱۹۲۶ء میں ۳۴۵۵۰۰ پونڈ بتائے گئے ہیں۔ جو سال ماسبق کی نسبت ۳۴۷۰۰۰ پونڈ کم ہیں۔

حکومت برطانیہ نے فلسطین میں ایک نئی سرحدی فوج قائم کرنے کے لیے ۱۰۸۰۰۰ پونڈ کی رقم منظور کی ہے اعلان متذکرہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین و عراق اب اعلیٰ انتظام کے مصارف خود پورے کررہے ہیں

مجاہدین شام صلح کرنا چاہتے ہیں

قبائل پر فرانسیسی حملہ

بیت المقدس ۲۳ جولائی۔ عربی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین شام فرانس سے صلح کرنے کے بہت زیادہ متمنی ہیں اور فرانسیسی مفاد کا انتہائی خیال رکھنے کے لیے آمادہ ہیں۔

فرانسیسی افواج نے دمشق کے باہر قبائل پر حملہ کیا ۱۵۰ کو جان سے ماردیا اور ۳۰۰ کو قید کرلیا۔ (برٹش یونائیٹڈ پریس)

مجاہدین شام کی عظیم الشان فتح

پیرس ۲۵ جولائی۔ بیت المقدس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ باوجود فرانسیسیوں کی تردید کے عربی ذرائع سے اس خبر کی برابر تصدیق کی جارہی ہے کہ فرانسیسیوں کے نقصانات ایک ہزار آٹھ سو ہیں۔ اور مجاہدین شام کو بہت قلیل نقصان پہنچا ہے۔

شام سے موسیو ژوونیل کی علیحدگی

پیرس ۲۶ جولائی۔ موسیو ڈی ژوونیل نے فیصلہ کرلیا ہے کہ شام کی ہائی کمشنری سے مستعفی ہو جائیں۔ غالباً ان کی جگہ کوئی فرانسیسی جنرل متعین کیا جائے گا۔

دمشق کے نواح میں مجاہدین شام کی فتح عظیم

۱۸ سو فرانسیسی مارے گئے

بیت المقدس ۲۷ جولائی۔ عربی ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ مظہر ہیں کہ غوطہ کے قریب حال ہی میں جو جنگ ہوئی تھی اس میں فرانسیسی نقصانات کی کثرت کے باعث دمشق کا سلسلہ مواصلات منقطع ہوگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیوں پر اچانک چھاپہ مارا گیا جس میں ان کے اٹھارہ سو آدمی کام آئے فرانسیسی یہ کہے جاتے ہیں کہ عربی اطلاعات بے بنیاد ہیں۔

حکومت فرانس کا دماغ درست ہوگیا

دروزیوں سے صلح کی درخواست

بیت المقدس ۲۷ جولائی۔ عربی ذرائع کی اطلاعات مظہر ہیں کہ گذشتہ جمعرات کو دمشق سے جانے والی پہلی ٹرین پر مجاہدین قبیلہ حامہ کے ایک جتھے نے اس غلط فہمی کی بنا پر حملہ کیا کہ وہ اسے فوجی ٹرین سمجھتے تھے۔ اس خیال سے کہ مسافر فرانسیسی فوجی سپاہی ہیں۔ مجاہدین نے ان سب کو یا جان سے مار ڈالا یا زخمی کردیا۔

موسیو بریاں کی سابق حکومت نے دروزیوں سے درخواست کی تھی کہ وہ مصائب شام کو ختم کرنے کی غرض سے صلح کے واسطے اپنے نمائندے پیرس روانہ کریں۔ اس درخواست پر دروزی لیڈروں نے شکیب ارسلان اور احسان جابری کو جو جنیوا میں ان کی نمائندگی کررہے ہیں۔ یہ ہدایت کردی ہے کہ وہ پیرس روانہ ہو جائیں۔

دمشق کے شفاخانے زخمیوں سے بھر گئے ہیں اور یہ برسلسلہ جاری ہے۔ مزید زخمیوں کو بیروت بھیجا جارہا ہے۔

شام فرانس کی تباہی

ایک سو پچاس آدمی مقتول و مجروح اور دو طیارے جلادیئے گئے

پیرس ۲۷ جولائی۔ بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حال میں دمشق کے چاروں طرف کے اضلاع سے مجاہدین شام کو نکال دینے کی کوشش میں فرانسیسی فوج کے پچاس آدمی مارے گئے اور سو زخمی ہوئے۔

دو فرانسیسی طیارچیوں کو مشین کی خرابی کی وجہ سے صحرا میں اترنا پڑا۔ اور انہیں دو سو مجاہدین نے گھیر لیا۔ طیارچیوں نے آخری وقت تک اپنی مدافعت کی تا آنکہ زخموں کی وجہ سے وہ گر گئے۔ مجاہدین نے ہوابازوں کو ان کے طیاروں سے باندھ کر جلا دیا۔

ہندوستان

فسادات کلکتہ

کلکتہ امن سے کوسوں دور ہے

۹۶ مارواڑیوں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۲ جولائی۔ اکا دکا آدمیوں کو زدوکوب کرنے کے واقعات سہ پہر تک ہوتے رہے۔ ایک ہندو تارا چند اسٹریٹ میں مارا گیا ۹ آدمی اور مجروح ہوئے۔ ان میں ۶ مسلمان ہیں اور ۳ ہندو اس قسم کے واقعات کی زیادہ تعداد بڑے بازار میں رونما ہوئی ہے۔ جہاں پر کہ ہندو بہت زیادہ آباد ہیں۔ ہیرسن روڈ پر دو مسلمانوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ کراس اسٹریٹ پر بھی ایک مسلمان پر حملہ کیا گیا۔

منگل کی رات کو آرمینین اسٹریٹ میں مسلمانوں کے جلوس پر گولیاں چلائی گئیں تھیں اس کے سلسلہ میں ۹۶ مارواڑی گرفتار کئے گئے ہیں جن کو ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے۔

آج صبح کو ۸ بجے دن تک سخت بارش ہوتی رہی۔ ایسی بارش برسات میں اب تک نہیں ہوئی تھی۔

ایک مسلمان پر ہندوؤں کا بزدلانہ حملہ

گورنر بنگال کا گشت

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ آج علی الصبح ایک مسلمان بڑے بازار میں اپنے کام پر آرہا تھا کہ پیچھے سے بھاگتی ہوئی دو ہندوؤں نے اسے لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔ ایک اردلی نے اس واقعہ کو دیکھ کر فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے دونوں ہندوؤں کو گرفتار کرلیا اور مضروب کو شفاخانے لے جایا جارہا تھا کہ خبر ملی کہ ہندوؤں نے اس اردلی کو زدوکوب کیا ہے جس نے پولیس کو اطلاع دی تھی۔ ایک سب انسپکٹر نے جلدی سے موقع پر پہنچکر چار مزید گرفتاریاں کیں۔ گذشتہ شب شفاخانہ میں ایک مسلمان جان بحق تسلیم ہوگیا۔ ان دو زدوکوب والے واقعات کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر حادثہ پیش نہیں ہوا۔

ہز اکسلنسی گورنر بنگال نے موٹر پر گشت لگایا۔ آج بڑا بازار اور دوسرا رقبہ جن میں فسادات ہوئے ہیں نمایاں طور پر پرسکون معلوم ہوتے تھے۔ اور دوبارہ اعتماد قائم ہونے کے آثار نظر آتے تھے۔ بہت سے لوگوں نے اپنا کاروبار شروع کردیا تھا۔

ضلع پبنہ کی حالت

گورنر بنگال کا اعلان

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ کلکتہ کے ایک غیر معمولی گزٹ میں مندرجہ ذیل اعلان شایع ہوا ہے:۔

گورنر بنگال باجلاس کونسل نے اس کا اعلان کر دیا ہے کہ ضلع پبنہ کے بعض حصے فساد کی خطرناک حالت میں ہیں اور ان رقبوں کے باشندوں نے اس امر کی ضرورت پیدا کر دی ہے کہ پولیس میں مزید سپاہیوں کی بھرتی کر کے اضافہ کیا جائے اور انہیں ان باشندگان کے خرچہ پر ان رقبوں میں رکھا جائے۔ یہ اعلان ایک سال تک جاری رہے گا۔

دیہات میں پولیس کا تقرر

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ گذشتہ فسادات کا اثر جن دیہات پر ہوا ہے ان میں سے ہر ایک میں چار مسلح کانسٹبل اور ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر متعین ہوا ہے تاکہ گاؤں والوں اور ان لوگوں کو جو بلووں کے مقدمات میں گواہ ہیں ہر قسم کی چیرہ دستی سے محفوظ رکھا جائے۔

مظلومین پبنہ کیلئے کانگریس کی مالی امداد

کلکتہ ۲۷ جولائی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے انڈر سکریٹری نے مندرجہ ذیل پیام اخبارات کو بھیجا ہے:۔

انڈین نیشنل کانگریس کی صدر مسز سروجنی نائیڈو صاحبہ نے بہ چشم خود آفت زدہ علاقہ کا معائنہ کرنے کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ پبنہ کے مظلومین کی امداد کے لئے دیا ہے۔ عوام کی اور صوبہ بمبئی کی کانگریس کی طرف سے بھی آپ نے چار ہزار روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ایک ہزار روپیہ کی رقم آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خزانے سے ادا کر دی گئی۔

اڈیٹر "آنند بازار پترکا" کی گرفتاری

کلکتہ ۲۵ جولائی۔ بابو ستیندر کمار موز مدار اڈیٹر "آنند بازار پترکا" کو آج زیر دفعات ۱۱۷۔ ۱۲۴ الف۔ ۱۴۷ اور ۱۴۸ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاری ایک مضمون کے متعلق عمل میں آئی ہے۔ جو ۳ جولائی کی اشاعت میں شایع ہوا تھا۔ اڈیٹر مذکور کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کے مسلم ارکان کی واپسی

کلکتہ ۲۳ جولائی۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کارپوریشن کے جن ۱۵ مسلمان ارکان نے استعفے دیدئے تھے ان میں سے ۱۲ نے اس شرط پر واپس ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ انہیں وہ الزامات بتائے جائیں جو اب قطعی طور پر ڈپٹی میئر کے خلاف کارپوریشن نے لگائے ہیں۔ میئر نے کارپوریشن کے مسلمان اور ہندو کانگریسی ارکان سے ملاقات کرنے کے بعد اس شرط کو قبول کر لیا ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کے تین مسلمان ممبروں کی علیحدگی

کلکتہ ۲۸ جولائی۔ کلکتہ کارپوریشن نے آج اپنے شام کے جلسہ میں ان تین مسلمان ممبروں کا استعفا قطعی طور پر منظور کر لیا جنہوں نے یہ شرط نہیں کی تھی کہ اگر انہیں ڈپٹی میئر کے الزامات کی نقل دیدی گئی تو وہ اپنا استعفے واپس لے لیں گے۔ ان تین کے علاوہ باقی بارہ ممبران کو ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی ہے اور اس عرصہ میں انہیں ڈپٹی میئر کے الزامات کی نقل دی جائے گی۔

کلکتہ خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی

ابھی فوراً یہ خبر ملی ہے کہ آج صبح کو آٹھ بجے کے قریب کلکتہ خلافت کمیٹی کے دفتر واقعہ ۹ ذکریا اسٹریٹ پر پولیس نے دھاوا کیا معلوم ہوا ہے کہ دفتر کی تلاشی لیگئی اور کچھ کاغذات پولیس اپنے ساتھ لے گئی۔ اب تک یہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ یہ تلاشی کس وجہ سے ہوئی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسلح پولیس اور سارجنٹ کا انتظام چار بجے صبح ہی سے تھا۔ پولیس سارے ذکریا اسٹریٹ کے علاقہ کا محاصرہ کئے ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ کسی بڑے مضبوط قلعہ کو فتح کرنے کے لئے مہم بھیجی گئی ہے۔

اب مسلمان پبلک نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہی ہے کہ خلافت کمیٹی کے دفتر سے کیا کیا چیزیں برآمد ہوئیں۔

(عصر جدید)

مسز سروجنی نائیڈو کی گفتگو

تحریک شدھی فساد کی جڑ ہے

جل پائیگوڑی۔ مسز سروجنی نائیڈو نے جل پائیگوڑی پبلک لائبریری ہال میں آئیں بہت سے اشخاص جن میں زیادہ تر وکیل تھے وہاں موجود تھے۔ موجودہ جماعتی اور سیاسی اختلافات کے متعلق گفت و شنید ہوتی رہی۔

سروجنی دیوی نے کہا کہ ہندو مسلمان لیڈر اور نام نہاد تعلیمیافتہ اشخاص بہت حد تک جماعتی نزاع کے ذمہ دار ہیں ہندوؤں کی غلطی ہے کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی نیچ ذاتوں سے برا سلوک کرتے ہیں۔

سوال کیا گیا کہ آپ کا اور پنڈت مدن موہن مالوی کا مشن ایک ہی ہے۔

موصوفہ نے جواب دیا کہ نہیں میرے ان کے درمیان اختلاف ہے۔ پنڈت مالوی مسلمانوں سے الگ ہو کر ایک خالص ہندو جماعت بنا رہے ہیں اور میں دیانتداری سے ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کر رہی ہوں مجھے اس امر کا احساس ہے کہ اس نزاع کا ایک سبب شدھی کی تحریک ہے۔

جب تک ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے جنگ آزمائی کرتے رہیں گے اتحاد ناممکن ہے۔ اور جب تک دونوں جماعتوں کے لیڈر ایک آزادانہ گفت و شنید کرنے کے بعد فیصلہ نہ کریں اور ایک معاہدہ پر دستخط نہ ثبت کر دیں ان کی تباہی یقینی ہے۔

مسٹر پٹیل پر بیس ہزار روپیہ کا دعوے

بمبئی ۲۱ جولائی۔ آج عدالت عالیہ میں مسٹر جسٹس میڈ گیڈ کر کے روبرو ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں مسٹر دی جے پٹیل سے ۲۵ ہزار روپیہ طلب کیا گیا ہے۔ مدعی کا بیان ہے کہ جب ۱۹۱۹ء میں مسٹر پٹیل انگلستان گئے تھے تو ان کی خدمت میں ۲۵ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی تھی۔ لیکن چندہ سے صرف ۳ ہزار روپیہ جمع ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے اور مدعا علیہ نے جو اس فنڈ کے ذمہ دار تھے ۲۰ ہزار روپیہ بینک آف بڑودہ سے پرامیسری نوٹ دیکر قرض لئے تاکہ ۲۳ ہزار کی رقم پوری ہو جائے۔

مدعی کا بیان ہے کہ اس نے ۲۰ ہزار روپیہ کی یہ رقم ۲۳ اپریل ۱۹۲۲ء کو مع سود کے مذکورہ بنک کو ادا کر دی۔ اور مدعا علیہ سے بار بار تقاضا کیا کہ وہ اپنا نصف حصہ ادا کرے۔ لیکن اس نے یہ حصہ ادا نہیں کیا۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں کئی بیانات پیش کئے جن کا مفاد یہ تھا کہ اس کے ذمہ رقم مذکورہ کا نصف حصہ واجب الادا نہیں۔ جج نے مدعا علیہ کے اس عذر پر غور کرتے ہوئے کہ وہ زمیندار ہے۔ اور قانون اعانت زمینداران دکن کی اعانت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ حکم دیا کہ مدعا علیہ کی ڈویژن کا کمشنر اس کی زراعتی آمدنی اور دوسرے وسائل آمدنی معلوم کرے۔ مزید احکامات محفوظ رکھے گئے ہیں۔

ہر شہر و قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دی جائے گی۔

(مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

فسادات راولپنڈی کے مقدمات

تازہ واقعات کی بناء پر التوا

راولپنڈی ۲۳ جولائی۔ آج مسٹر کیاف اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں لالہ ہری رام سیٹھ۔ لالہ متھرا داس آنند۔ چودھری سجن سنگھ اور سردار بودھ سنگھ کے خلاف مقدمات زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری پیش ہوئے۔ چونکہ ملزمین نے اقبال جرم نہیں کیا تھا اس لئے مجسٹریٹ نے ان سے بیان دینے کے لئے کہا جس کے جواب میں انہوں نے بیان کیا کہ وہ کسی ایسے فعل کے مرتکب نہیں ہوئے جو امن عامہ میں خلل انداز ہو سکے۔

حال ہی میں جو واقعات (ایک مسلمان کا قتل وغیرہ) رونما ہوئے ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجسٹریٹ نے یہ ضروری خیال کیا کہ ملزمین سے پانچ پانچ ہزار کے مچلکے اور دو دو ضمانتیں لیکر التوا مقدمہ کا حکم جاری کر دے۔

آج مولوی محمد اسحاق صاحب مولوی محمد نعیم صاحب۔ محمد اسمٰعیل صاحب اور عبدالرحمان صاحب کے مقدمات بھی پیش ہوئے۔ چونکہ فیروز مرحوم کے جنازہ کے ساتھ عیدگاہ پر تقریباً چار ہزار مسلمانوں کا اجتماع ہو گیا تھا اور ملزمین نے بعض قابل اعتراض تقریریں کی تھیں اسلئے مجسٹریٹ نے پولیس کی رپورٹ پر امن عامہ کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ حکم دیدیا کہ ملزمین سے پانچ پانچ ہزار کے مچلکے اور پانچ پانچ ہزار کی دو دو ضمانتیں لے لی جائیں۔

راولپنڈی میں ایک مسلمان کا قتل

ایک سکھ کی گرفتاری

راولپنڈی ۲۳ جولائی۔ کل شہر میں ایک مسلمان مسمی فیروز کے قتل کی خبر مشہور ہوتے ہی فساد کا خطرہ محسوس کیا جانے لگا۔ قاتل نامعلوم تھا۔ حکام کی فوری توجہ سے خطرہ جاتا رہا۔ اور نقض امن نہ ہونے پایا۔ کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ اس قتل کے متعلق ایک سکھ کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

راولپنڈی کی میونسپلٹی کو اب ہوش آگیا

سینما کی عمارت کو گرا دینے کا نوٹس دیدیا گیا

لاہور ۲۴ جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راولپنڈی کی میونسپلٹی نے سینما بلڈنگ کے مالکان کو یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ اس عمارت کو گرا دیں۔ اس وجہ سے کہ یہ ان شرائط کے مطابق نہیں بنی ہے جو میونسپلٹی نے منظور کی تھیں۔ نیز یہ میونسپلٹی قواعد کے مطابق بھی نہیں ہے یاد ہوگا کہ یہ عمارت منجملہ اور اسباب کے ایک سبب تھی ان فسادات کا جو گذشتہ جون میں واقع ہوئے تھے۔

بستی میں فساد

پولیس کا پہرہ اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بستی ۲۳ جولائی۔ عشرہ محرم کے آخری دن یہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ دونوں قوموں کے کشیدہ جذبات ایک ساتھ بھڑک اٹھے۔ مگر فساد برپا ہوا ہی تھا کہ خوش قسمتی سے جلد فرو کر دیا گیا۔ تعزیہ داروں کا پرشور طبقہ پہلے تو تعزیئے اٹھانے پر راضی ہی نہ تھا مگر بہت زیادہ ترغیب دلانے کے بعد راضی ہو گیا۔ جس وقت کہ تعزیئے شمالی کنارے تک پہنچ گئے تو تین فرلانگ پیچھے سے ایک شور بلند ہوا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تو سلسلہ رہا سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ سب ڈویژنل آفیسر اور ایک دوسرا مجسٹریٹ موقعہ واردات پر پہنچے۔ جہاں پر تصادم ہو چکا تھا۔ اور اینٹیں پھینکی جا رہی تھیں، ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بہی گئی جس نے مجمع پر حملہ کر کے اسے پانچ منٹ کے اندر بغیر کسی شخص کو نقصان پہنچائے ہوئے منتشر کر دیا۔ ایک نوجوان کانسٹیبل نے جوش و ہیجان کے عالم میں اپنی بندوق چلا دی۔ مگر خوش قسمتی سے اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اکا دکا آدمیوں کو زد و کوب کرنے کے چند معمولی واقعات کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۵ بجے کے بعد بالکل سکون ہو گیا تھا۔ تعزیہ کا جلوس ترک کر دیا گیا۔ مگر تابوت دفن کئے گئے۔ شہر میں پولیس کا پہرہ لگا ہوا تھا۔ اور اسلحہ۔ لاٹھی۔ اور مجمعوں کے متعلق دفعہ ۱۴۴ کے احکام جاری کر دئے گئے تھے۔ اس کے بعد کوئی فساد نہیں ہوا۔ اب صورت حال پر سکون ہے۔

ڈاکٹر انصاری کا ایثار

کانگریس کی صدارت سے دست برداری

ڈاکٹر انصاری صاحب نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے:۔

بعض صوبجات کی کانگریس کمیٹیوں نے انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے امیدواروں کی فہرست میں میرا نام شامل کر کے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اسے میں اپنے لئے باعث فخر خیال کرتا ہوں، لیکن میں نے اچھی طرح غور کر لینے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر مظہر الحق، اور مسٹر سرینواس آئینگر کے حق میں اپنا نام فہرست سے واپس لے لوں۔ ایسا کرنے کے وجوہ یہ ہیں کہ یہ دونوں اصحاب مجھ سے زیادہ اور مجھ سے بہتر طریقہ پر ملک کی خدمت کر چکے ہیں، وہ مجھ سے زیادہ لائق ہیں، تجربہ کار ہیں، عمر رسیدہ ہیں، اور سب سے زیادہ یہ کہ ان کے حالات ایسے ہیں کہ وہ اپنا تمام وقت اور تمام قوت عمل ادائیگی فرائض منصبی پر صرف کر سکتے ہیں، جو بد قسمتی سے میرے لئے ناممکن العمل ہے۔

آغا سید جلال الدین کی جلاوطنی پر احتجاج

کلکتہ میں ایرانیوں کا جلسہ

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ کلکتہ کے ایرانیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف ایک احتجاجی تجویز منظور کی گئی جو اس نے آغا سید جلال الدین الحسینی اڈیٹر حبل المتین کو ایکٹ سوم ۱۸۱۸ء کے ماتحت جلاوطن کرنے کے متعلق سوچا تھا۔ تجویز مذکور میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ آغا موصوف ہمیشہ برطانیہ عظمیٰ کے متعلق دوستانہ پالیسی کی حمایت کرتے رہے ہیں حکومت کی تجویز کے نتائج نہایت نازک ہونگے کیونکہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ممدوح کی پالیسی برطانیہ کے خلاف ہے تو بھی بیرون ہندوستان رہ کر وہ اس پالیسی کا مظاہرہ زیادہ آسانی کے ساتھ کر سکیں گے بہ نسبت اس حالت کے کہ برطانی ہندوستان میں ان کی سرگرمیاں محدود رہیں۔ ان کی ہندوستان سے جلاوطنی ان کو تمام اسلامی دنیا میں برطانیہ کے خلاف جذبات پھیلانے کا موقع دیدی گی۔

مدیر جریدہ امارت کا مقدمہ

قرآن مجید کی آیت کو مغویانہ قرار دیا گیا

پھلواری شریف ۲۷ جولائی۔ محمد عبدالسبحان صاحب "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا عثمان غنی ایڈیٹر جریدہ امارت کا مقدمہ بغاوت ۲۵ جولائی کو مسٹر محمد حمید سینیر ڈپٹی مجسٹریٹ پٹنہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت کا کمرہ آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ سرکاری وکیل نے امارت کے ۴ اور نمبر پیش کئے جن میں ایسے مضامین موجود تھے جن کو مغویانہ بتایا جاتا ہے سرکاری مترجم مسٹر سہا کی شہادت ہوئی۔ گواہ نے بیان کیا کہ ترجمہ اسکے اسسٹنٹ مولوی انوار احمد نے کیا تھا اور دستخط اس نے اپنے قلم سے کئے تھے۔ مولوی انوار احمد اسسٹنٹ مترجم نے ترجمہ کی تصدیق کی اور بیان کیا کہ جریدہ امارت جلد ۲ نمبر ۱ میں قرآن مجید کی آیت تھی جس پر یہ عنوان لکھا ہوا تھا کہ "مسلمانان فوج و پولیس کو چاہئے کہ اس آیت کو ہمیشہ یاد رکھیں۔" وہ آیت یہ ہے۔ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما اس کا ترجمہ میں نے کیا تھا۔ اس آیت کے پہلے میں نے سیل کا ترجمہ دیکھا تھا جو مستند ہے۔ مذکورہ آیت کو قابل اعتراض اور مغویانہ کہا گیا ہے۔ مسٹر ایچ آر سی کانز سپرنٹنڈنٹ ضلع آرہ کی بھی شہادت ہوئی۔ ان کا بیان تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا اور ۷ اگست کو دوبارہ پیش ہوگا۔

دار الحمـــــــــــــــــــــــــتکو

کٹرہ بڑیان کے قتل کا مقدمہ

گواہان استغاثہ کی پیشی

دہلی ۲۲ جولائی۔ مقدمہ قتل کٹرہ بڑیان مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مسٹر سورج نرائن بیرسٹر ایٹ لا بحیثیت سرکاری وکیل پیش ہوئے۔ ملزمان کی جانب سے حافظ عبدالعزیز صاحب وکیل حاضر عدالت تھے۔ محمود خاں کانسٹبل سروپ سنگھ کانسٹبل پرشادی ولد تھو کہار۔ محمد امین چار گواہان استغاثہ کے بیانات ہوئے۔ مقدمہ ۲۸ جولائی کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

دہلی ۲۸ جولائی۔ کٹرہ بڑیان کے قتل کا مقدمہ آج پھر پیش ہوا۔ اور گواہان استغاثہ کے بیانات قلمبند کئے گئے۔

کھمیا ساکن کٹرہ بڑیان نے بیان کیا کہ "میں نے تینوں ملزمین کو دیکھا کہ مقتول کو مار رہے تھے اور جب وہ مر گیا تو چلے گئے آدھ گھنٹہ کے بعد پولیس آئی۔ میں نے اس سے مقتول کے مارنیوالوں کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ میرا بیان پولیس نے چھ روز کے بعد لیا" گواہ کو مقتول کی تصویر دکھائی گئی تو وہ شناخت نہ کر سکا۔

مسٹر رام ناتھ فوٹو گرافر کشمیری دروازہ نے بیان کیا کہ انہوں نے مقتول کا فوٹو ۲۴ جون کو لیا تھا۔

مرلی نے بیان کیا کہ مقتول اس کا چچا تھا۔ نعش کو وہ نہ دیکھ سکا تھا تصویر دیکھکر اس نے شناخت کیا۔

ملزمان کی جانب سے تحریری بیان کی درخواست پیش کی گئی جو منظور ہو گئی۔

فسادات کے مقدمات

کھاری باؤلی کے مسلمان مقتول کا مقدمہ

دہلی ۲۳ جولائی۔ آج مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں کلو کہار کے قتل کا مقدمہ پھر پیش ہوا۔ دیپ چند و رام گوپال اور دنیا ملزمین زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ماخوذ ہیں۔

چھ گواہان استغاثہ اور پیش ہوئے دو پولیس کے آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ مرحوم کی نعش کو پوسٹ مارٹم کرانے کے لئے لے گئے تھے۔

مقتول کے بھتیجے الٰہی بخش نے بیان کیا کہ اس نے اپنے چچا کی نعش کو شفاخانہ میں شناخت کیا تھا مگر دوسرے روز جنازہ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا تھا۔

محمد رفیع دودھ والے نے کہا کہ اس نے شفاخانہ میں مقتول کو دیکھا تھا۔

رحمت اللہ دربان مسجد فتحپوری نے کہا کہ میرے سامنے لوگ مرحوم کو مسجد سے اس ٹریم میں لے گئے جو زخمیوں کو شفاخانہ لیجا رہی تھی۔ حبیب الدین سوداگر گھڑی نے بھی یہی بیان کیا۔ مقدمہ ۲۹ جولائی کے لئے ملتوی ہو گیا۔

اڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۲۸ جولائی۔ حکیم محمد اسحاق صاحب اڈیٹر مبلغ کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری مسٹر ای۔ ایچ لنکن کی عدالت میں پیش ہوا۔ مسٹر سورج نرائن نے حکومت کی طرف سے اور مسٹر محمد صدیق و مسٹر محمد عظمت اللہ نے حکیم صاحب کی طرف سے وکالت کی۔

مسٹر مارگن سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس نے بیان کیا کہ ورمبی کے مبلغ میں جو مضامین شایع ہوئے تھے انکے متعلق مقامی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کے بعد میں نے ہی شکایت کی درخواست دی تھی۔ میں نے ملزم کو سوائے ایک مرتبہ کے اور کبھی تنبیہ نہیں کی ہے میں نے جب تمام اڈیٹروں کو بلایا تھا تو ملزم کو بھی متنبہ کیا تھا مگر یہ واقعہ اس مقدمہ کے چلنے کے بعد کا ہے۔ گواہ نے عدالت کے سوال کے جواب میں کہا کہ معمولی طور پر کاروباری اغراض کہانے بنائے گئے تھے اور مسلمانوں کی خونریزی سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔

مقدمہ ۳۰ جولائی کے لئے ملتوی ہو گیا۔

اڈیٹر "بھارت ویر" نے معافی مانگ لی

دہلی ۲۳ جولائی۔ اڈیٹر "بھارت ویر" کے خلاف ضمانت طلب کرنے کے متعلق زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ چل رہا تھا وہ سرکاری وکیل سورج نرائن نے واپس لے لیا۔ اور مزید کارروائی ختم ہو گئی۔

ملزم نے خود پیش ہو کر ایک درخواست دی جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ اب ملزم مذکور کا کوئی تعلق اخبار بھارت ویر سے نہیں ہے۔ ملزم نے لکھا تھا کہ وہ اس مضمون کے لکھنے پر افسوس کرتا ہے جو ۲۰ مئی کی اشاعت میں شایع ہوا تھا اور عدالت کو یقین دلاتا ہے کہ وہ آئندہ سے کوئی ایسا مضمون نہیں لکھے گا جس سے فرقہ وارانہ جذبات کے بھڑکنے کا امکان ہو۔

اصغری بیگم کے اغوا کا مقدمہ

دہلی ۲۴ جولائی۔ اصغری بیگم اور اسکے ساتھ تین بچوں کے اغوا کے مقدمہ کی تاریخ ۲۳ جولائی مقرر تھی مسٹر لوئیس اسپیشل مجسٹریٹ نے اس روز مقدمہ کی سماعت نہیں کی۔ اگلے روز تمام رپورٹروں اور دیگر اشخاص کو عدالت سے باہر کر دیا اور وکیل استغاثہ سے تنہا کچھ باتیں کیں۔ کہا جاتا ہے کہ عدالت اپنے سابقہ رویہ پر نادم ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس نے اصغری بیگم کے وارنٹ اور ملزمان سوامی شردھانند وغیرہ کے سمنوں کو منسوخ کر دیا تھا۔ اب اس نے پھر محض سمن جاری کرنے کو کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اب تک عدالت اس مقدمہ کی تحقیقات کر رہی تھی آئندہ ۱۳ اگست کی تاریخ پھر مقرر کی ہے۔

دہلی میں بارش اور زلزلہ

حضور نظام کے محل میں ۸ ہزار کا نقصان

دہلی ۲۸ جولائی۔ ۲۶۔ ۲۷ اور ۲۸ جولائی کو دہلی میں شدید بارش ہوئی اور ۲۷ کی شام کو زلزلہ بھی آیا۔ ان صدمات سے حضور نظام کے اس محل کا جو رائے سینا میں تیار ہو رہا ہے سامنے والا برآمدہ گر گیا۔ نقصانات کا تخمینہ آٹھ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

تیج کی دروغ بافی

ایسوشی ایٹڈ پریس کے نام سے جھوٹی خبر کی اشاعت

ایسوشی ایٹڈ پریس نے اطلاع دی ہے کہ دہلی کے اخبار "تیج" نے کل کی اشاعت میں فسادات بستی کے مجروحین و مقتولین کے جو اعداد و شمار شایع کئے ہیں وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ ایسوشی ایٹڈ پریس نے اخبار مذکور کو اس قسم کی کوئی خبر نہیں دی تھی۔

ایک دو منزلہ مکان کے گرنے کا حادثہ

دہلی ۲۵ جولائی۔ کل شام کے ساڑھے پانچ بجے کٹرہ پہلوان خاں لال کنواں میں ایک دو منزلہ مکان جس کے اوپر کے حصہ میں تین گھر آباد تھے اور نیچے ایک کارخانہ تھا جس میں بجلی کے ذریعے خراد اور لوہے وغیرہ کا کام ہوتا تھا دفعتاً سارے کا سارا گر پڑا مکان کے بالائی حصے میں مولوی فضل الدین صاحب پرنسپل عربک کالج دہلی کے اعزا و اقارب رہتے تھے۔ مکان کے گرنے سے دس منٹ پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ مکان گرنے والا ہے۔ ابھی وہ لوگ بعض قیمتی اشیاء نکال کر مکان سے باہر نکلنا چاہتے تھے کہ مکان یکایک نیچے آ پڑا، تین مستورات اور دو مرد جو مکان کے صحن میں تھے مع مال و اسباب کے نیچے دب گئے۔

مسٹر حمید الدین اور بعض دیگر ہمسائیگان نے فوراً سب کو صحیح و سالم نکال لیا۔ ایک خاتون کے ضرب شدید آئی ہے بقیہ افراد کے بھی چوٹیں آئی ہیں طبی امداد فوراً مہیا کی گئی۔ ڈاکٹر نورنگ سنگھ صاحب انچارج ڈسپنسری لال کنواں اور ڈاکٹر رحیم الدین احاری شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے پندرہ منٹ کے اندر نہایت ہوشیاری اور ہمدردی سے مجروحین کی مرہم پٹی کر دی۔ سنا جاتا ہے کہ مکان پرانے آثار پر قائم تھا۔ پولیس ابھی موقعہ واردات پر فوراً پہونچ گئی تھی۔

بقیہ صفحہ اوّل

ساری موتمر پر چھا جاتے ہیں۔ ان اصحاب کی موتمر میں نہایت زبردست تقریریں ہوتی ہیں۔ اہلحدیث اور حجازیوں سے ہمارے ہی وفود مقابلہ کر رہے ہیں۔ دیگر ممالک کے وفود اکثر مواقع پر ہندوستان ہی کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ ٹرکی، افغانستان اور یمن کے نمائندہ ہندی وفود کے ہم خیال ہیں۔ علی برادران معمولی عربی خود بول لیتے ہیں۔ جب طویل تقریر کی ضرورت ہوتی ہے تو عجاج آفندی نوہیض (جو انگریزی داں ہیں) سے انگریزی میں تقریر کر کے عربی میں ترجمہ کرا دیتے ہیں۔

وفود جمعیۃ العلماء و جمعیۃ خلافت ہندیہ نے موتمر میں پیش کرنے کے لئے بہت سی تجویزیں لکھی ہیں۔ ان میں مذہبی آزادی ملوکیت۔ مقابر۔ آثار۔ قہاب اور مطالبہ رہائی گرفتار شدہ اصحاب کی ہی تجاویز ہیں۔ دیکھئے ان تجاویز کا کیا حشر ہوتا ہے۔

اراکین موتمر میں حکومت کے افراد بہت زائد ہیں مذکورہ بالا تفصیل سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ تیرہ اراکین صرف حجاز کے منتخب کر لئے گئے ہیں۔ ان کی آواز حکومت کی آواز ہے۔

ہندوستان کے وفود نے اب تک ہر مسئلہ میں حریت صاف گوئی، استقلال حقانیت اور دلیری کا کافی ثبوت دیا ہے۔ یہ تمام اوصاف دوسرے وفود کے ارکان میں نایاب ہیں۔

اب میں چاہتا ہوں کہ یہاں کے چند ایسے واقعات جو مضمون سابقہ روانہ کرنے کے بعد ظہور پذیر ہوئے ہیں اور درج کر دوں۔

مکہ معظمہ میں محمل مصری کی آمد

۴ر ذی الحجہ کو مصر سے محمل شریف مکہ معظمہ میں داخل ہوا محمل کے ساتھ امیر الحجاج عظمی بے مع فوج و دیگر افسران تشریف لائے ہیں۔ ان تمام اصحاب کو محلہ جرول میں اتارا گیا ہے۔ سلطان ابن سعود کے بھائی نے وزراء و فوج کے ساتھ محمل کا استقبال کیا۔ محمل کی آمد کے وقت ہزارہا آدمی جرول پہونچ گئے تھے ۶ر ذی الحجہ کو ۱۱ بجے محمل شیخ عبدالقادر شیبی کے یہاں نہایت شان و شوکت کے ساتھ لایا گیا۔

(شیبی صاحب کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے) شیبی صاحب کے یہاں محمل آنے سے پہلے تمام وفود کے ارکان جمع کئے گئے تھے۔ محمل کے ساتھ مصری فوج بھی آئی تھی اور اس کی ترتیب اس طرح پر تھی کہ سب سے پہلے گھوڑوں پر سوار پھر سانڈنیوں پر سوار تھے اس کے بعد پیادہ فوج تھی۔ بعد ازاں دس بڑے صندوقوں میں غلاف کعبہ تھا اس سب کے بعد امیر الحجاج مع دیگر افسران مصر تھے۔

امیر الحجاج موصوف اپنے ہاتھوں میں ایک تھیلہ (جس میں کلمہ لکھا ہوا تھا) لئے ہوئے تھے شیبی صاحب کے دروازہ پر سعودی فوج نے استقبال کیا۔ درحقیقت محمل کے نام سے جو چیز یہاں مشہور ہے اس کی شکل قبہ نما ہوتی ہے اور یہ محمل منا و عرفات بھی ہر سال جاتا ہے۔

شیبی صاحب کے یہاں پہونچکر امیر الحجاج نے بعد حمد و ثنا حی الملک القواد تین مرتبہ کہا یہ فقرہ پہلا امیر الحجاج ادا کرتے تھے اس کے بعد باقی رفقاء اس دعائیہ فقرہ کو بآواز بلند کہتے تھے اس وقت یہ تمام اصحاب نیز دیگر اراکین وفود کعبہ رخ باادب کھڑے تھے ان دعائیہ فقروں کے ساتھ وہ زرین تھیلہ امیر الحجاج موصوف نے شیبی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ غلاف کعبہ کے صندوق نیچے کی منزل میں رکھدئے گئے۔ پھر تمام وفود کے ارکان سے مصری اصحاب نے ہاتھ ملائے گلے ملے اور اسلامی ارتقاع نیز اتحاد بین المسلمین پر تبادلہ خیالات کیا۔ دنیائے اسلام کے وفود سے جب مصر کے یہ نوجوان گلے ملنے کے بعد فرحت و انبساط کے ساتھ اتحاد اسلامی پر گفتگو کر رہے تھے یہ سماں ایک قومی درد رکھنے والے مسلمان کے لئے عجیب فرحت بخش اور مسرت انگیز تھا۔ عربی گھوڑے اور عربی سانڈنیوں پر یہ مصری سوار بہت زیادہ شاندار معلوم ہوتے تھے۔ اسلامی فوج کی شان و شوکت کا یہ ایک دلفریب نظارہ تھا۔

سلطان ابن سعود اور انکے والد کا طواف و سعی

یکم ذی الحجہ کو سلطان ابن سعود کے والد عبدالرحمٰن الفیصل ریاض (نجد) سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے عشیرہ تک تو اونٹوں پر سفر کیا عشیرہ سے مکہ معظمہ تک موٹر پر تشریف لائے عشیرہ پر استقبال کیلئے ابن سعود مع اپنی فوج کے پہونچ گئے تھے۔ سلطان ابن سعود نے ۵ بجے شام کو اور ان کے والد نے ۱۰ بجے رات کو طواف و سعی کی۔ دونوں کی سعی و طواف کے وقت فوجی پہرہ تھا۔ لوگ مطاف اور مسعیٰ میں سختی سے ہٹائے جاتے تھے۔ جو شخص ہٹنے میں ذرا بھی تاخیر کرتا تھا اسکی بیتوں سے خبر لی جاتی تھی۔ خلفائے راشدین کی تقلید کا دعویٰ کرنیوالوں کے ایسے طواف و سعی سے لوگ حیرت میں ہیں۔

قاضی القضاۃ کے ہاں تمام وفود کی دعوت

۶ر ذی الحجہ کی رات میں یہاں کے قاضی القضاۃ نے اپنے یہاں تمام وفود کے ارکان کو کھانے پر مدعو کیا۔ مدعو شدہ اصحاب کو موٹروں پر بلایا گیا تھا۔ سلطان ابن سعود فیصل نے بھی مع اپنی فوج و وزراء کے شرکت کی۔ فیصل مکہ کے گورنر اور ابن سعود کے لڑکے ہیں فیصل کو میں نے اسی روز دیکھا۔ ان کی عمر تخمیناً بائیس سال ہے۔ یہ دعوت شہر سے ۲ میل پر محلہ شہداء میں کی گئی تھی۔ عربی کھانے نہایت پر تکلف تھے۔

(باقی آئندہ)

سخت ضرورت ہے

ایسے مریضوں کی جو پرانے سوزاک میں مبتلا ہوں اور دنیا بھر کے ڈاکٹروں، طبیبوں اور اشتہاری دوا فروشوں کے علاج کرا کر مایوس ہو گئے ہوں ... ہماری دوا کا بھی تجربہ کریں ...

نمونہ بالکل مفت

... حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کوچہ ... دہلی

مفت اچھا گفٹ

سفید بالوں کو سیاہ اور ملائم کرنے کی اکسیر

خضاب شباب

نمونہ مفت

صرف ایک ہی دفعہ ... قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ۳

فضل برادرس ۱۱ مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

رعایت رعایت رعایت

صرف اس مہینہ کیلئے نصف قیمت

۲۲ کیرٹ سونے کے کیس اور سنہری ڈائیل والی کلائی کی گھڑیاں

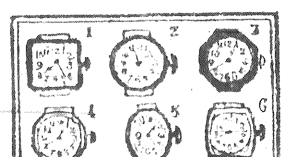

اصلی قیمت ... رعایتی قیمت ...

نہایت پائیدار اور خوشنما ہونے کے علاوہ وقت بالکل صحیح دیتی ہیں۔ خشیری سوئیٹزرلینڈ کی بنی ہوئی ہے ان گھڑیوں میں نہ جھٹکا آسکتا ہے نہ ہی اپنا اثر کر سکتی ہے۔ ہر گھڑی کے ساتھ ایک ریشمی فیتہ مفت دیا جاتا ہے۔

تین گھڑیوں سے زائد کے آرڈر پر ۱۴ کیرٹ سونے کا فاؤنٹین پین تب مفت دیا ہے اور ۶ گھڑیوں کے ساتھ ایک اسی قسم کی گھڑی مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ملنے کا پتہ:

کنگ واچ ڈپو۔ پوسٹ بکس ۶۶ ویپری مدراس

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پُر نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی، بالتصویر ضخیم کتاب، طریفانہ اور طبی اصولوں کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

کیا آپ نے ابھی تک نام بھی نہیں سنا؟

عورتوں میں غل مچا ہوا ہے کہ مستورات کی زینت بڑھانے اور انکے سنگھار کو درست کرنے کے لئے دہلی سے سنگھار بکس خوشنما وصلی کا مع پانچ اشیاء دانعام کے حکیم صاحب نے ایجاد کیا ہے۔

زنانہ سنگھار بکس (رجسٹرڈ)

پیارے ناظرین مستورات کو ضرور اس بکس کو منگا دیں اس میں سنگھار کا پورا سامان ہے یہ ملٹ کا بکس بنا ہے (۱) بہ جمال صابن ایک بٹہ (۲) پری بہار آئل ۲ تولہ شیشی (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) خوشبو دار مستی کیلسیشی ایک تولہ (۵) پان کی بہار ایک ڈبیہ اور ۶ ماشہ سُرمہ مفت فی بکس ایک روپیہ (عہ) پتہ

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

الخلیل کا دور جدید

اخبار "الخلیل" بجنور یوپی کئی ماہ سے اب بند تھا بحمد اللہ کہ اب مستقل انتظام و کافی سرمایہ سے پھر آب و تاب کے ساتھ جاری ہو گیا ہے اور باوجود ضخامت صفحے اور بہتر کاغذ و مضامین کے قیمت سالانہ پیشگی پانچ روپیہ (صہ) سال حال کے لئے ہے۔ اور یکم دور جدید نمبرہ ہزار کی تعداد میں نکلنے والا ہے مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔

منیجر "الخلیل" بجنور یوپی

خاص رعایت

... ریشمی رومال ... ریشمی ازار بند ... فہرست کارخانہ مفت منگالو

منیجر دی سورج ٹریڈنگ کمپنی لدھیانہ۔ انڈیا

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بوٹی ہیر آئل سے کالا نہ ہو تو دونے دام واپس دیں گے ...

منیجر ہیر نازن نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی ہمری ضلع دربھنگہ

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جہیں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۱۲

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر بلغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۱۲

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۲ جلد دوم ۲ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جسکا اشتہار آپکے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے، بلکہ تیس برس کے مرعمر کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا رقت و احتلام کے واسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی۔ چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے دل اور دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے، ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور: دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ: ایس اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۱۱ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۴۲ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ، چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر اشیاء سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱ ... محصول ... ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمائیں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	مار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۶ اگست ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۰

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

مؤتمر اسلامی کے چشمدید حالات

(۶)

مکہ معظمہ کے حامیان شریف کس جگہ نظر بند ہیں

سنا گیا ہے کہ مکہ معظمہ کے پچیس بااثر اصحاب کو حکومت نے گرفتار کر کے کسی جگہ باہر بھیجدیا ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ کس مقام پر بھیجا گیا ہے۔ یہ اصحاب شریف کے حامی تھے ان اصحاب کی گرفتاری پر اراکین وفد اظہار افسوس کر رہے ہیں۔

ایام حج کے اہم واقعات

ہم لوگ ۸ ذی الحجہ کی دوپہر کو شقدفوں پر منیٰ روانہ ہوئے۔ شقدف کے ہچکولے سخت تھے مگر تجربہ اسی روز ہوا۔ منیٰ مکہ معظمہ سے تین میل ہے۔ منیٰ میں بہت سے پختہ مکان دو دو کا نیں ہیں جاجی ان مکانوں کو پہلے سے کرایہ پر لے لیتے ہیں۔ حج کے موقع پر بازار بھی بہت خوشنما لگ جاتا ہے۔ ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے۔ منیٰ میں ایک بڑی مسجد ہے جس کا نام مسجد الخیف ہے اس میں ایک خاص جگہ بنی ہوئی ہے جہاں رسول اللہ صلعم نے منیٰ کے قیام میں نماز پڑھی تھی۔ مسجد انا اعطینا بھی ہم نے دیکھی۔ اس مسجد میں سورۂ انا اعطینا نازل ہوئی تھی۔ پہاڑی پر سورۂ مرسلات نازل ہونے کی جگہ بھی دور سے نظر آئی۔ ایک پہاڑی پر منحر اسمٰعیل ہے یہ وہ مقام ہے جہاں پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا تھا۔

منیٰ میں قیامت صغریٰ

منیٰ میں رات کے آٹھ بجے ایک ہولناک اور ہوشربا واقعہ پیش آیا وہ یہ کہ ہم لوگوں کو اچانک توپوں اور بندوقوں کے فیروں کی آوازیں آئیں جس طرح پر کہ جنگ کی حالت میں اپنے فریق محارب کو دوسرا فریق بندوقوں کے ذریعہ تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے بعینہ اسی طرح منیٰ کے میدان میں جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ بندوقوں اور توپوں کا چھوٹنا تھا کہ جو قافلہ عرفات کو جا رہا تھا مکہ معظمہ واپس ہونے لگا۔ یہ وہ حاجی تھے جو ٹھیک وقت پر اونٹ نہ ملنے کے سبب منیٰ نہ ٹھہر سکے تھے اور سیدھے عرفات روانہ ہو گئے تھے۔

اس سال کے حاجیوں پر اسوقت سے زیادہ اپنی مدت العمر میں کبھی کوئی سنگین اور اہم ہولناک واقعہ پیش نہ آیا ہوگا۔ ہر شخص کا منہ فق تھا اور ہر شخص اپنے سامنے موت دیکھ رہا تھا۔ ایک دوسرے سے اس مختصر خیز واقعہ کی حقیقت دریافت کرتا تھا مگر کسی کو صحیح علم نہ تھا یہ البتہ کہا جا رہا تھا کہ مصریوں اور نجدیوں میں جنگ ہوگئی ہے ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ تین لاکھ کا مجمع جس میں عورتیں بچے۔ بڈھے جوان موجود ہوں۔ ایک لاکھ کے قریب اونٹ ہوں سینکڑوں گھوڑے ہزاروں گدھے خچر ہوں ایسی حالت میں اس سنسنی خیز واقعہ سے عرب جیسی سرزمین میں کیسا کچھ کہرام مچا ہوگا۔ اس جنگ کے شعلے کیا بھڑکے منیٰ کے میدان میں ایک محشر برپا ہوگیا قیامت صغریٰ کا منظر سامنے آگیا۔ جو قافلہ مکہ معظمہ واپس آنا شروع ہوا اس میں بہت سی عورتیں بچے بوڑھے دب گئے اور زخمی ہوئے اسلئے کہ ہر اونٹ والا یہ چاہتا تھا کہ میں اپنا اونٹ کسی طرح گولی کی زد سے بچالوں اور جلد از جلد مکہ معظمہ پہونچ جاؤں۔ بطفیل القلب بدوؤں کو حاجیوں کا کچھ بھی خیال نہ تھا۔ شقدف ٹوٹتے تھے حاجی گرتے تھے آدمی اونٹوں کی دوڑ میں ان کے پاؤں سے دبتے تھے مگر بدوؤں کو بجز اپنے اونٹوں کے اور کسی کے ساتھ ہمدردی نہ تھی۔

اس وقت میدان محشر کا سین سامنے تھا۔ نفسی نفسی پڑی ہوئی تھی۔ لوگوں کے منہ سے بات نہ نکلتی تھی۔ ہوش و حواس کا پتہ نہ تھا۔ جتنے زیادہ بندوقوں کے فیر ہوتے تھے اتنی زیادہ پریشانی اور وحشت بڑھتی تھی۔ ہر شخص اپنے قاتل کا انتظار کر رہا تھا ہم لوگ اگرچہ خیمہ میں نہ تھے ایک مکان میں محفوظ تھے مگر تاہم کچھ رہے تھے کہ آج یہیں سب کا خاتمہ ہے۔ ہماری جماعت کا ہر شخص کہہ رہا تھا کہ موت کی جگہ تو اچھی ہے گو حج نہ ہونے کا ضرور افسوس ہے ہم لوگ اپنی جانوں کو ہتھیلی پر لئے پڑے تھے اور سمجھ لیا تھا کہ نجدی لوگ اپنی عادت کے بموجب مصریوں سے ہٹ کر اب حاجیوں کی طرف لوٹ مار کے لئے ملتفت ہونگے یقین اسوقت جبکہ ہم نجدیوں کی لوٹ مار قتل و غارت یا کم از کم اپنی جان و مال کو اون کے رحم پر چھوڑنے کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ خدا کی رحمت شامل حال ہوئی اور انّ مع العسر یسرا کی ندا امن امن کی پکاروں کے ساتھ ہمارے کانوں تک پہونچی۔ حکومت کے سوار نظر آئے جو امن کی آوازیں بلند کرتے ہوئے واپس شدہ قافلہ کو پھر عرفات کی جانب جانے کی ہدایت کر رہے تھے۔ چنانچہ یہ ٹڈی دل خدا کی فوج اور یہ سرزمین عرفات کے عشاق پھر عرفات کی جانب روانہ ہوئے۔ یہ سب سماں ہم اپنی قیام گاہ کے پھاٹک پر سے دیکھ رہے تھے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس بھاگ دوڑ کے وقت میں کس قدر آدمی مرے اور کتنے شقدفوں کے ٹوٹنے سے زخمی ہوئے۔ کچھ سکون کے بعد میں اور مولانا عرفان حالات کی تحقیق کے لئے مصری کیمپ کی طرف گئے مگر بجز مجمل کیفیت کے تفصیل کے ساتھ کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

عرفات سے واپسی پر مولانا شوکت علی صاحب و دیگر اراکین وفد امیر الحاج مصری سے ملے اور اس جنگ کی تفصیل معلوم کی امیر الحاج نے فرمایا کہ اس رات نجدیوں نے محمل پر پتھر پھینکنے شروع کئے (محمل زرین قبہ ہوتا ہے جس کا تذکرہ پہلے آچکا ہے) اور بیہودہ آوازیں آئیں کہ تم مشرک ہو تم اوسکی عبادت کرتے ہو۔ قریب تھا کہ نجدی محمل پر حملہ کر دیتے ہم نے فوراً سلطان ابن سعود کو اس واقعہ کی خبر دی اونہوں نے اپنے صاحبزادہ فیصل گورنر کو بھیجا انہوں نے نجدیوں کو سمجھایا مگر وہ نہ مانے بعد ازاں سلطان نے اپنے بھائی کو بھیجا اور اونہوں نے نجدیوں کو سمجھایا اسپر بھی نجدی نہ مانے اور برابر پتھر پھینکتے رہے۔ پھر خود سلطان ابن سعود تشریف لائے اور اونہوں نے سمجھایا اسپر بھی نجدی نہ مانے پس مجبور ہو کر ہم کو سلطان ابن سعود نے فیر کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ ہم نے اول ہوائی فیر کئے اسپر نجدیوں کی طرف سے بندوقوں کے فیر ہوئے بعد ازاں ہم نے بھی بندوقوں کے فیر کئے۔ فیر کرنا تھا کہ نجدیوں کی کافی سی پسپائی ہوئی۔ جب مجمع منتشر ہوگیا تب سلطان نے اپنے سواروں کو دوڑایا اور انہوں نے واپس شدہ حاجیوں کو عرفات کی جانب جانے کا حکم دیا۔

اس وحشتناک شب کو اگرچہ جنگ ختم ہوگئی تھی مگر رات بھر لوگ پریشان رہے اور نیند نہیں آئی اسلئے کہ رات بھر یہی اندیشہ رہا کہ نجدی کہیں مصریوں

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہئے۔ قیمت سالانہ ... نمونہ ... منیجر رسالہ آفتاب شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور

مایوس العلاج مریضوں کو خوشخبری

اکسیر بواسیر

خونی اور بادی بواسیر کی تیر بہدف دوا۔ چند روز دوا کھانے اور استعمال کرنے سے مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ قیمت ہر دو ادویات تین روپے (سے ر)۔

اکسیر جریان

جریان نامردی اور سرعت انزال کی شرطیہ دوا۔ اس دوا سے کیسی ہی شکایت کیوں نہ ہو فوراً جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ)

طلاء الفت

طلاء کیا ہے رئیسوں نوابوں اور شوقینوں کی جان ہے۔ اس کی تعریف اخباروں میں شایع کرنا تہذیب کے خلاف ہے۔ مگر ایک مرتبہ ضرور آپ تجربہ کیجئے۔ نہایت ہی ملذذ اور رگوں کو طاقت بخشنے والا ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (عہ) چھ ماشہ چھ روپے (سے ر) تین ماشہ تین روپے آٹھ آنے (سے)

ابھی ایک نیا جرمنی کا ایجاد کردہ زہر آیا ہے جو کہ مسک ہونے کے علاوہ اور بھی اس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو بیان سے باہر ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

نیز ہر مرض کا آپ بذریعہ خط و کتابت علاج کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

منیجر دی حمیدیہ ہومیوپیتھک فارمیسی

شاہجہان آباد۔ ریاست بھوپال

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی قوت و طاقت تمام اعضائے رئیسہ میں پیدا کرتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں وہی بھرپور پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت ... زندہ دلی ... شباب پیدا ہوتی ہے ...

قیمت ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ۱۰ ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو ... اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ...

حبوب حیرت

...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ بنانیکی نوایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی با آسانی ایک گھنٹہ میں ایکسو سگریٹ بنا سکتا ہے ...

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے ...

پختہ چاقو

نہایت عمدہ ...

بالکل ارزاں ناول

...

مفت

مختلف شہروں کے اردو پرچے اصحاب ... تاجر کتب ... جنرل مرچنٹ ... عطار اور دوافروشوں کے ...

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلاقیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے ر)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اُسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ ... تین آنہ ... چار پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ...

بچے عورتوں اور پلیگ ... ہیضہ ... بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خاکی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطر مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پھنس جاتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبولی کی نہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول ... سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خاکی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خاکی چکنا ۲ جلد قیمت ... مع محصول ... مشتری طبع استنبول

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ محصول بذمہ مشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جزء طبع عثمانیہ استنبولی خاکی کاغذ قیمت ۲۳-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۔ بمبئی ۹

قیمت اخبار الجمعیۃ

ملک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے ... ہندوستان سے سالانہ ... ششماہی تین روپے چار آنے ... فی پرچہ ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر اتوار ... ہر ... مہینے کی ... کو ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری

مسائل حجاز "زمیندار" کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۲)

مسالمت و رواداری کے اصول خمسہ پیش کرنے کے بعد ہمارا ہمعصر مطالبہ کرتا ہے کہ قبوں کے جواز کے لئے بدرجۂ اقل ائمۂ اربعہ کے اجتہادات میں سے کوئی دلیل پیش کر دی جائے۔ مگر یہ مطالبہ کرتے وقت اسے بالکل یاد نہیں آتا کہ اسلام میں صرف ائمۂ اربعہ کے پیرو ہی شامل نہیں ہیں، بلکہ بعض اور فرقے بھی ہیں جو اپنے الگ امام رکھتے ہیں اور انہی کے اجتہادات کو قابل عمل سمجھتے ہیں۔ پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ائمۂ اربعہ کے اجتہادات میں قبوں کے جواز کے لئے کوئی دلیل موجود نہیں ہے تو اس سے وہ دوسرے فرقے کیونکر مطمئن ہو سکتے ہیں جو قبوں کی تعمیر کو جائز اور بزرگان دین کے مزارات ڈھانے کو مذہبی توہین سمجھتے ہیں۔ کیا ہمارے ہمعصر نے اس بات کا اطمینان کر لیا ہے کہ وہ اختلافی مسائل میں ائمۂ اربعہ کے فیصلوں کو تسلیم کر لینگے؟ اور اگر ایسا نہیں ہے تو کیا ہمارا ہمعصر رواداری کا مستحق صرف اہل السنت کے مذہبی فرقوں کو سمجھتا ہے اور دوسرے فرقوں کا یہ حق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے؟

ہم بیشک یہ دعوے کرتے ہیں کہ شریعت کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ مگر ہم نے کبھی یہ دعوی کرنے کی جرات نہیں کی کہ شریعت میں جو تعبیر و اجتہاد کے اختلافات ہیں انکو مٹا دیا جائے۔ ہر مسلمان کی یہ دلی تمنا ہے کہ شریعت میں جو وحدت و یکسانیت عہد رسالت میں موجود تھی وہ آج بھی پیدا ہو جائے، مگر جن لوگوں نے مذہبی اختلافات کی تاریخ اور ان کی حقیقت کا نظر غور سے مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان اختلافات کو مٹانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ خصوصاً حکومت کی طاقت اور تلوار کی دھار تو وہ ضعیف ترین آلہ ہے جو اس مقصد کیلئے بارہا استعمال کیا گیا ہے اور ہمیشہ ناکام رہا ہے۔ پس موجودہ حالات میں احیائے شریعت کا مفہوم اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اختلافات کو باقی رکھتے ہوئے انہیں شریعت کی پابندی کا ذوق پیدا کیا جائے، انہیں اسلام کے متحدہ مصالح کیلئے [illegible]

[illegible]

اس کی اصلاح کا کام اس فرقہ کے اہل الرائے پر چھوڑ دیا جائے۔ [illegible]

[illegible]

یہ وہ سوفسطائی انداز استدلال ہے جو عموماً جہلا کو مرعوب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے مگر در اصل اس میں لفظی ہیر پھیر کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اصلی سوال یہ ہے کہ احیائے اسلام کے معنی کیا ہیں؟ اگر احیائے اسلام کے معنی یہ ہیں کہ اسلام کو موجودہ حالت نزع سے نکال کر قدیم مجد و شرف تک پہنچایا جائے، تو اس کے لئے یقیناً یہ بھی ضروری ہے کہ تمام مسلمان اپنے باہمی فروعی اختلافات کو نظرانداز کر کے ایک مرکز پر جمع ہوں اور متحدہ قوت کے ساتھ متحدہ قومی نصب العین کی طرف اقدام کریں۔ ایسی صورت میں تحریک احیائے اسلام کا لیڈر وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں مسلمانوں کے کسی ایک فرقہ کا نہیں بلکہ تمام فرقوں کا لیڈر بننے کی صلاحیت ہو اور جو ایسے افعال سے اجتناب کرے جن سے امت میں تفرقہ کی روح زندہ ہونے کا اندیشہ ہو۔ لیکن اگر احیائے اسلام کے معنی یہ قرار دیے جائیں کہ اسلام کے تمام مختلف العقائد فرقوں کا استیصال کر کے ایک جماعت کے عقیدہ و مذہب کو قائم کیا جائے تو واقعی ابن سعود کو پورا حق ہے کہ نجد کے غلاۃ کو بلا کر عام اجازت دیدے کہ جن جن امور کو تم شریعت سمجھتے ہو انہیں پوری قوت سے نافذ کر دو اور اس نفاذ میں کسی اسلامی جماعت کے عقیدہ و مذہب کی پروا نہ کرو۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق "اصلاح" کا "تیشہ" چلانے کے لئے حجاز پر نجدی استیلاء کا یہ موقع ایک زریں موقع ہے جسے ہاتھ سے کھو دینا حماقت ہے یقیناً حماقت ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ "احیائے اسلام" کے ان دونوں معنوں میں سے ہمعصر زمیندار نے کونسے معنی مراد لئے ہیں۔ مگر ہم صفائی کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم نے اس لفظ کا اول الذکر مفہوم ہی سمجھا ہے اور اسی بنا پر ہمیں افسوس ہے کہ ابن سعود تنگ نظری واغراض پرستی کی مسموم فضا میں گھر کر تحریک احیائے اسلام کی قیادت عظمیٰ کے قابل نہیں رہا۔ جنت البقیع کے انہدام پر اگر ہم نے کوئی چیخ پکار "اور داویلا" کی ہے تو اس کی بنا یہی تھی اور اس میں ہم ہی منفرد نہیں ہیں بلکہ ہندوستان کے تمام ارباب فکر و رائے بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہی نہیں بلکہ خود ہمعصر زمیندار کو بھی جب افاقہ ہوتا ہے تو وہ بھی دبی زبان سے یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ:-

"قبوں کی شرعی حیثیت خواہ کچھ ہو، ان کو گرانا اتحاد امت کے مصالح و مقاصد کے مطابق نہ تھا۔ بہتر یہ ہوتا کہ اس معاملہ کو دنیائے اسلام کے علما کے صوابدید پر چھوڑ دیا جاتا اور سلطان ابن سعود خود محض قبوں کی زیارت کے غیر شرعیا

منجر بہ شرک مراسم کے انسداد پر کفایت کرتے"

یہ اصول کے اعتبار سے تقریباً وہی بات ہے جو ہم کہہ رہے ہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ یہ زمیندار کی رائے ہے اسلئے صحیح ہے اور وہ "جمعیت علماء کی زبان حال" کی رائے ہے اسلئے غلط ہے۔

اب اصابت فکر کا ایک اور کرشمہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ ہمعصر "زمیندار" نے اپنے ۱۶ جولائی کے مقالہ افتتاحیہ میں ہم سے سوال کیا تھا کہ "اگر اسلام کے قدیم و جدید فرقوں اور پھر مختلف فرقوں کی مختلف شاخوں کے معتقدات کو ایک مقام پر جمع کیا جائے تو ان میں متفق علیہ کتنی باتیں نکلتی ہیں؟" ہم نے اس کے جواب میں بتایا کہ عقائد کو چھوڑ کر جن کا تعلق وجدان سے ہے، ایک اسلامی حکومت کے دائرۂ عمل میں جتنے امور آتے ہیں ان کا ایک بڑا حصہ متفق علیہ ہے اور مثال کے طور پر ہم نے حدود شرعیہ کے اجرا، نماز روزہ کی تاکید، خیانت و بددیانتی کے انسداد، نظام عدل کے قیام اور دیار اسلام کی حفاظت وغیرہ امور کی طرف اشارہ کیا جو ایک اسلامی حکومت کے اہم ترین فرائض ہیں۔ مگر اب یہ سنکر ہمارا ہمعصر اپنے اصلی سوال سے پھر رہا ہے اور کہتا ہے کہ "ہمیں تو عام سیاسی نظام سے بحث نہ تھی بلکہ صرف اختلافی مسائل کو سامنے لانا چاہتے تھے۔" یہ کیسی بوالعجبی ہے؟ پہلے تو آپ پوچھتے ہیں کہ اسلام کے مختلف فرقوں میں کتنے امور متفق علیہ ہیں اور جب آپ کو وہ امور بتائے جاتے ہیں تو آپ کہدیتے ہیں کہ "ہم تو اختلافی مسائل سامنے لانا چاہتے تھے"۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ "اختلافی مسائل" میں "متفق علیہ" امور کو دریافت کرنا چاہتے ہیں؟

حدود شرعیہ کے متعلق ہم نے کہا تھا کہ اسلام کا کونسا فرقہ ہے جو سارق کا ہاتھ کاٹنے، زانی کو کوڑے مارنے اور شرابی پر حد جاری کرنے کی مخالفت کرتا ہے؟ اس پر ہمارا ہمعصر بغرض اظہار علم و واقفیت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حد سرقہ میں "قطع ید" کے معنی مختلف فیہ ہیں، زانی محصن اور غیر محصن کی سزا میں رجم و تجلید کا اختلاف ہے، شارب کی سزا بھی مختلف فیہ ہے کیونکہ اس کے متعلق از روئے نص کوئی حد معین نہیں ہے۔ اور ترک صلوٰۃ کی سزا میں بھی اختلاف ہے۔ مگر اظہار علم کے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ ہم نے قصداً ان اختلافی مسائل کا جزئیات فقہ سے الگ ذکر کیا تھا۔ اجرائے حدود کے متعلق ہمیشہ سے اسلامی حکومتوں کا طرز عمل مختلف رہا ہے، مگر کسی اسلامی فرقہ نے آج تک کسی اسلامی حکومت کے تعزیری نظام کے خلاف یہ شکایت نہیں کی کہ وہ اس کے فقہی مسلک کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس سے مذہبی حیات کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔ اگر کوئی حکومت ضروریات وقت کو پیش نظر رکھکر شارب خمر کو ۸۰ تازیانے لگائے یا سارق کو ربع دینار پر بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا دے تو اس پر کوئی مسلمان بھی اس کی مخالفت نہ کرے گا۔

اختلافی مسائل میں غیر متصادم تعامل کی جو صورتیں ہم نے بتائی تھیں ان پر بھی ہمارے ہمعصر کو اعتراض ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر ہر فرقہ اس امر پر مصر ہو کہ ہر نماز میں امام اسی میں سے ہو تو حرم پاک کے اندر ہر نماز کے لئے بدرجہ اقل چار جماعتوں کا اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح [illegible] کا تخیل بھی اسے پریشان کر دیتا ہے اور وہ گھبرا کر پوچھتا ہے کہ کل حرم کے صحن میں کتنے منبر بچھیں گے اور وعظ کے کتنے حلقے قائم ہونگے؟ مگر ہم حیران ہیں کہ اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے؟ ہماری اصلی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ حرم میں ایک ہی امام اور ایک ہی "منبر" پر سب مسلمان متفق ہو جائیں لیکن اگر مسلمانوں کی بعض جماعتیں اپنے مذہبی عقائد کی بنا پر اس سے متفق نہ ہو سکیں تو ان کی الگ جماعتیں ہونا اور ان کے الگ منبر بچھنا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ انہیں زبردستی ایسے امام کے پیچھے ادائے نماز پر مجبور کیا جائے جن کی امامت کو وہ درست نہیں سمجھتے اور ان کے حلقۂ وعظ کو جبراً توڑ دیا جائے۔

ڈاکٹر کچلو کی ایک تجویز

جناب ناظم جمعیت علمائے ہند کے نام ڈاکٹر کچلو کا ایک گرامی نامہ آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:-

"واقعات حجاز کے متعلق ہندوستان میں جو صورت حال پیدا ہو رہی ہے اس سے حجاز کی اصلاح تو نہیں مگر ہندوستان میں امت مسلمہ اور تمام

اچھی تحریکات کی تخریب میں اگر کچھ کسر باقی ہے تو وہ پوری ہو جائے گی۔ حاجی آ رہے ہیں مختلف بیانات نے اخبارات کو پہلے سے بھی مشتعل کر دیا ہے۔ وفود حجاز بھی آنے والے ہیں۔ میرا ناچیز خیال یہ ہے کہ خیالات کو اپنی حالت پر چھوڑنا مناسب نہیں ہوگا۔ وفد خلافت و جمعیت العلماء کی تشریف آوری سے پہلے ایسا انتظام ہو جانا چاہئے کہ دونوں جماعتوں کے سمجھدار اصحاب چند غیر جانبدار لوگوں کی موجودگی اور ارکین وفد کی معیت میں تمام موجودہ حالات و اعمال اور ان کے نتائج پر غور کریں۔ ممکن ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمارے تفریق و انتشار کو اتحاد و یگانگت سے مبدل فرمائے۔"

اس مقصد کے لئے ڈاکٹر صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دہلی یا انبالہ میں دونوں جماعتوں کے خاص خاص آدمیوں کی ایک مختصر صحبت مرتب کی جائے جس کی حیثیت ایک مجلس مشاورت کی ہو، عام کانفرنس کی نہ ہو۔

ہماری رائے میں یہ ایک مفید اور ضروری تجویز ہے۔ کیونکہ افتراق کا فتنہ دب کر پھر بھڑک اٹھا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کامیابی کے امکانات کم نظر آتے ہیں۔ دونوں طرف کے غالی حضرات اپنے اپنے مقاصد کے لئے سخت پروپیگنڈا کر رہے ہیں جس میں دیانت و صداقت کا عنصر کم اور حمیت جاہلیت کا عنصر زیادہ نظر آتا ہے متوسطین کی جانب سے اصلاح خیال کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہو رہی ہیں۔ اور طرفین میں کسی ایک نقطہ پر متفق ہونے کی آمادگی نہیں پائی جاتی۔ ایسی حالت میں بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وافدین حجاز کا انتظار کیا جائے کیونکہ وہ جو کچھ معلومات لائیں گے ان سے مسلمانان کو ایک قطعی فیصلہ کرنے میں زیادہ آسانی ہوگی۔

دینی بے حمیتی

۳ اگست کے ہمدم میں یہ خبر پڑھکر ہمارے رنج و افسوس کی انتہا نہیں رہی کہ لکھنؤ کے بعض سربرآوردہ اہل سنت و اہل تشیع حجاز کے مقابر و مآثر کی حفاظت کے لئے حکومت سے استمداد کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ ان کے ایک جلسہ میں جس میں عام معززین و شرفا کے علاوہ چند علماء و مجتہدین بھی شامل تھے۔ اس مضمون کی ایک تجویز پاس کی گئی ہے کہ علماء اور مجتہدین کا ایک وفد وائسرائے بہادر کے آستانہ پر حاضر ہو۔ اور ان سے عرض کرے کہ ہم ابن سعود کو حکومت برطانیہ کا ماتحت اور دست پروردہ سردار سمجھتے ہیں اور مقابر و مآثر متبرکہ حجاز کے انہدام پر حکومت برطانیہ کا اغماض ہمارے لئے سخت حیرت انگیز ہے۔ "لہذا برطانیہ ایک سرپرست قوت کی حیثیت میں سلطان ابن سعود کو متنبہ کر دے کہ وہ ارض مقدس حجاز میں ایسے شدید مظالم و افعال شنیعہ کے ارتکاب سے باز رہیں اور قبۂ خضرا کو علی حالہ برقرار رکھنا اپنے ذمہ ایک فرض سمجھیں۔" یہ تجویز اگر کسی دیوانگی کا نتیجہ نہیں ہے۔ تو یقیناً بے غیرتی اور سخت شرمناک بے غیرتی کا مظہر ضرور ہے ہمارے یہ مسلمان بھائی گنبد خضرا کی محبت اور مآثر و مقابر حجاز کے احترام کا دعوی کرتے ہیں۔ مگر ان کی حفاظت کے لئے اعدائے اسلام سے استمداد اور حجاز میں غیر مسلم مداخلت کے فتح باب کی کوشش خود ان کے اس دعوی کو باطل ثابت کر رہی ہے۔ کیا ایسے شخص کے دل میں رسول اکرم ارواحنا فداہ کی کوئی حقیقی محبت ہو سکتی ہے جو آپ کی محبت کے نام سے آپ کی نافرمانی کرے؟ کیا اہل بیت اطہار و صحابہ کرام کی سچی محبت یہی ہے کہ ان کے مقبروں کو بچانے کے لئے حجاز میں غیر مسلموں کو مداخلت کی دعوت دیجائے؟ کیا کسی مسلمان کی دینی غیرت یہ گوارا کر سکتی ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا کے مقبرہ کی حفاظت کے لئے یہود و نصاری کا منت کش احسان ہو؟ ہمیں صفائی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کم از کم ہم تو ایسے مسلمانوں کی دینی حمیت اور حب رسول و آل رسول کے قائل نہیں ہو سکتے۔ خدا ان کی ہدایت کرے اور انہیں اتنی توفیق دے کہ رسول کی محبت کو اسلام کی ذلت کا ذریعہ نہ بنائیں۔

اسی جلسہ میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ آئندہ ماہ ستمبر میں مسلمانان ہند کے تمام فرقوں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کی جائے مگر ہمارا خیال ہے کہ اس ریزولیوشن مجوزہ کانفرنس کی ناکامی کے لئے پہلے سے زمین

[illegible]

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

مؤتمر اسلامی کے دسویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

یوسف یاسین۔ ہم سب اس بنیادی خیال میں تو متفق ہیں کہ ان ممالک میں اجنبی مداخلت کا راستہ بند کیا جائے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ اس بندش کے لئے حدود اور اصول وضع کئے جائیں۔ ہم میں ہر شخص اجنبیوں کے حیلوں سے واقف ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ کسی شخص کو کسی قسم کا امتیاز اس وقت تک عطا نہ کیا جائے جب تک وہ حجاز کی رعایا نہ بن جائے۔

ابو العزائم۔ تجربات نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ جو شخص کسی اجنبی حکومت کی حمایت میں ہو اسے امتیاز عطا کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہمارا فقیر و مفلس رہنا اس سے بہتر ہے کہ ان بلاد اسلامیہ میں اجنبیوں کو مداخلت کا موقع ملے۔ ہم نے دوسرے اسلامی ممالک میں جو کچھ دیکھا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی سے زیادہ عبرت ہے۔

سلیمان نقابل۔ جو شخص امتیاز حاصل کرنا چاہے اسے اجنبی تابعیت سے الگ ہو جانا چاہئے۔

محمد علی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب اس بات میں متفق ہیں کہ جب یہ مقدس ملک تمام مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے تو اس کے باشندوں کو اس کے نظم و نسق میں شرکت سے محروم رکھنا صحیح نہیں ہے مگر اس ملک کی صیانت کے لئے ایک اور ضمانت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالے نے ہر مسلمان کو اس کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا ہے۔ اللہ نے جب ہمارے دادا ابراہیم علیہ السلام کو اس بے آب و گیاہ وادی میں اپنا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اور آپ نے اس سے دعا کی کہ انہیں رزق عطا کرے تو اس نے اس کا وعدہ کر لیا۔ اور اس ملک کو لوگوں کے لئے جائے اجتماع مقرر کیا۔ پس ہم مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس ملک کے لئے غذا فراہم کریں۔ مسلمان خواہ یہاں ہوں یا یہاں سے دور انہیں اس فرض کو انجام دینا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ نے اس ملک کو مشرکوں سے پاک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ علیم الاقتصاد کو خوب جانتا ہے۔ اس نے ہمیں اجنبی تسلط میں مبتلا ہو جانے سے بچانا چاہا۔ لہذا یہاں کے لوگوں کے لئے دور دراز سے آنے والے حاجیوں کو مددگار بنایا۔ اس ملک کے لوگ غیر مسلموں کے لئے دروازے بند کرنے سے ڈرتے ہیں کہ کہیں قحط نازل نہ ہو جائے۔ مگر اللہ اپنے بندوں کے معاملات کو خود بندے سے زیادہ سمجھتا ہے۔ اس نے اسی لئے دور کے مسلمانوں پر ضروری قرار دیا ہے کہ وہ رزق میں قریب کے مسلمانوں کو شریک کریں۔ اور اس ذمہ داری میں سب مسلمانوں کو خواہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے برابر کا شریک کیا ہے کہ اجانب کو اس ملک سے دور رکھیں۔

یہ تجویز کسی ترمیم یا اضافہ کی محتاج نہیں ہے۔ وہ کسی کو امتیاز کا مطالبہ کرنے سے نہیں روکتی۔ البتہ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ جب بیرونی مسلمانوں کی جانب سے اس قسم کی درخواست کی جائے تو وہ نہایت وقت نظر کے ساتھ اس پر غور کرے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا وان خفتم عيلة فسوف يغنيكم الله من فضله ان الله عليم حكيم۔ اس سے ہم پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ ہم کفار کو اس ملک میں آنے سے روکیں مگر ہم جانتے ہیں کہ بہت سے مسلمان بھی اجنبیوں کے ہاتھ میں آلہ بنکر کام کرنے لگتے ہیں۔ ہم نے خود دیکھ لیا ہے کہ بیت المقدس جو ہمارا اولین قبلہ اور تیسرا حرم ہے جب اس پر دشمن نے چڑھائی کی تو اس کے لشکر میں مسلمان بھی تھے۔ اور مجھے یہ کہتے شرم آتی ہے کہ اس کے لشکر کا بڑا حصہ میرے وطن کے لوگوں سے مرکب تھا دراں حالیکہ اس میں اس ملک کے لوگ بھی تھے۔ پس خطرہ ایک ہی جانب سے نہیں ہے۔ بلکہ دوسری جانب سے بھی ہے اور وہ یہ کہ کہیں کوئی مسلمان ہی آلہ شیطان بنکر کام نہ کرے تو اگر آپ نے صرف یہی شرط لگا دی کہ امتیاز کا مطالبہ کرنے والے شخص کو حجازی تو بیت اختیار کر لینی چاہئے۔ تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک شخص حجازی ہو کر بھی آلہ شیطان بن سکتا ہے۔ اور اس کا یہ بنا لینا اسے ایسا بننے سے نہیں روک سکتا۔ اس لئے میں پھر تاکید کہتا ہوں کہ ہمیں اس تجویز پر قائم رہنا چاہئے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہندوستانی یا ایک شامی یا ایک فلسطینی کی درخواست رد کر دی جائے۔ محض اس لئے کہ وہ حجازی نہیں ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس کی درخواست پر خوب غور کر لے۔ اور اصل مقصد کو ہر حالت میں ملحوظ رکھے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں حکومت حجاز جمہوریہ ترکیہ کی تقلید کرے۔

ابن الحسینی۔ میں بھائی محمد علی کو اس تاریخی حقیقت کی جانب توجہ دلاتا ہوں کہ جس لشکر نے بیت المقدس کو فتح کیا تھا اس میں کوئی حجازی نہیں تھا۔ یہ ایک بے بنیاد خبر ہے۔

ادیب ثروت بک۔ میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں جب ترکوں نے اپنی جدید زندگی شروع کی تو ان کے پاس روپیہ بالکل نہیں تھا۔ مگر کام بڑے بڑے تھے۔ اجنبی ان کے پاس آئے اور امتیازات طلب کئے۔ پہلے تو ہم نے چاہا کہ کسی قسم کے امتیازات نہ دیں۔ مگر ضرورت نے ہمیں مجبور کر دیا کہ ان سے معاملہ کر لیں۔ مگر گذشتہ زمانہ میں ہم نے جو مصیبتیں جھگتی ہیں انھوں نے ہمیں بہت کچھ سبق دیدیا ہے۔ لہذا ہم نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے یہ شرط کر لی کہ جب ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہو تو اسے ترکی محاکم کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور ان کے فیصلہ کو دونوں فریق قبول کر لیں مثال کے طور پر اگر صاحب امتیاز کوئی انگریز یا فرانسیسی ہو تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ترکی عدالت کے فیصلہ کو تسلیم کرے خواہ وہ اس کے موافق ہو یا مخالف ہو۔ پس اگر آپ کی مؤتمر جماعت ان مسلمانوں کو بھی امتیاز عطا نہ کرے گی جو اجنبی حکومتوں کے ماتحت ہیں تو اس کے سخت دقت واقع ہوگی۔ ترک دولت مند نہیں ہیں۔ اور یہی حال افغانیوں اور ایرانیوں کا بھی ہے۔ ان میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جو ایسے بڑے بڑے کام کر سکتے ہوں۔ البتہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے مصری اور شامی بھائیوں میں بہت سے دولت مند ہیں جو مطلوبہ امتیازات کے کاموں کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے یہ شرط لگانی بہت کافی ہے کہ انہیں اس ملک کے قوانین کی پابندی کرنی ہوگی۔ لہذا اس تجویز میں صرف یہی شرط بڑھا دینا کفایت کرتا ہے۔

ابن الحسینی۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ بھائی شعیب قریشی کی تجویز قبول کر لی جائے۔ حکومت حجاز سے میرا مطالبہ یہ ہے کہ وہ امتیازات عطا کرتے وقت ضروری احتیاطیں عمل میں لائے۔ تاکہ کسی حیثیت سے اجنبی عیاریوں کا جال نہ پھیل سکے۔ اس مقصد کے لئے میرے نزدیک بھائی ادیب ثروت بے کی یہ تجویز قابل قبول ہے کہ جس کسی مسلمان یا اسلامی کمپنی کو امتیاز عطا کیا جائے۔ اس سے یہ شرط کر لی جائے کہ متعاقدین کے درمیان جو کوئی اختلاف پیدا ہوگا اس میں محاکم حجازیہ کی طرف رجوع کیا جائیگا اور دونوں فریق مجبور ہوں گے کہ ان کے احکام کو بلا چون و چرا تسلیم کریں۔ اس کے علاوہ اس شرط کا بھی اضافہ کر دیا جائے کہ شرکاء کو اپنے حصے اجنبی کمپنی کے ہاتھ بیچنے کا حق نہ ہوگا۔

صدر۔ کیا آپ لوگ اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

حاضرین۔ اتفاق ہے۔

صدر۔ اب جلسہ برخاست ہوتا ہے۔ کل ڈیڑھ بجے صبح کو پھر اجتماع ہوگا۔ ماتحت کمیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ عصر کے بعد جمع ہو کر اپنے متعلقہ امور کو انجام دے لیں۔

گیارہویں اجلاس کی کارروائی

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ ڈھائی بجے دن کے مؤتمر اسلامی کا گیارہواں اجلاس منعقد ہوا۔ جناب صدر شریف عدنان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ ۴۶ ارکان حاضر تھے۔ گذشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھنے کے بعد سکرٹری نے کہا کہ آپ حضرات ان ذمہ داریوں سے واقف ہیں جو سکرٹری پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسکو کسقدر اہم خدمات انجام دینی پڑتی ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ بعض حضرات مسائل نظریہ کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ اکثر مجلسیں اپنے مفوضہ کام کو انجام دینے کے لئے جمع ہی نہیں ہوتیں چنانچہ مجلس اقتراحات (سبجکٹ کمیٹی) جو ۲۰ ارکان سے مرکب ہے محض اسوجہ سے کئی مرتبہ معطل ہو گئی کہ اتنے ارکان حاضر نہ تھے جن سے کام شروع ہو سکے۔ اسلئے میرے نزدیک اس میں ایسی ترمیم ضروری

مشرقیات

[illegible]

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام پر مزید مصائب کا ہجوم

مراکش کی فوج شام بھیجی جا رہی ہے

۲۹ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ [illegible]

(ٹائمس کا خاص تار)

غوطہ دمشق میں فرانس کی ایک اور شکست

شام میں دروزوں اور فرانس کی فیصلہ کن کشمکش

بیت المقدس ۳۰ جولائی۔ [illegible]

ٹرکی

سازش سمرنا کے ایک ملزم کی خودکشی

ترکی پولیس کا افسوسناک جذبہ انتقام

لندن ۲۸ جولائی۔ اخبار ٹائمس کے نامہ نگار نے ایک پیغام [illegible]

اور یہ سمجھتے ہی فوراً اپنے سر میں گولی مار لی۔ پولیس قزل کمال کی لاش [illegible] کے لئے جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ("پائونیر")

ممالک غیر

حبش کیخلاف اٹلی و انگلستان کی ریشہ دوانیاں

جمعیۃ اقوام سے حکومت حبش کا احتجاج

لندن ۲۹ جولائی "ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم جنیوا کا بیان ہے کہ حکومت حبش نے جمعیۃ اقوام کے سکرٹری کے نام ایک احتجاجی یادداشت ارسال کی ہے کہ وہ معاہدہ اطالیہ و برطانیہ سے اتفاق نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ معاہدہ حبش کے مفاد کے خلاف ہے۔

برطانیہ نے زنبیا کی جھیل کی حفاظت و درستی کا وعدہ کیا ہے اور اطالیہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ حبش میں ریلوے تعمیر کر لی جائے۔ معاہدہ کرتے وقت حبش سے مشورہ نہیں کیا گیا۔

برطانیہ اور افغانستان کے تعلقات

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کی تقریر

لندن ۲۹ جولائی۔ لارڈ برکن ہیڈ نے دارالامرا میں تعلقات برطانیہ و افغانستان پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مدتوں سے یہ مسئلہ بے حد نازک اور دقیق ہے اسلئے کسی وزیر کو خواہ وہ وزیر امور خارجہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ سب سے اول میں یہ کہوں گا کہ امیر کے ساتھ ہمارے تعلقات نہایت دوستانہ ہیں۔ اور ان دوستانہ تعلقات کے قیام کی وجہ ایک بڑی حد تک سر فرانسس ہمفریز کی مہارت و قابلیت ہے جو افغانستان میں ہمارے نمائندہ ہیں۔ افغانستان میں اور ان مسائل میں جو عام طور پر افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی طرف وقتاً فوقتاً حکومت برطانیہ کی توجہ منعطف ہوتی رہی ہے بہت سی تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں لیکن کم از کم یہ بات میں صاف طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان کو افغانستان کے متعلق اب بھی اسی قدر دلچسپی ہے جسقدر ۱۸۸۵ء میں تھی یا جسقدر ۱۹۰۵ء میں تھی جبکہ اسکو باعث روس کیساتھ ہمارا معاہدہ ہو گیا تھا یا جسقدر ۱۹۲۱ء میں تھی جبکہ ہمنے افغانستان کیساتھ خوش ہمسائگی کا عہدنامہ کیا تھا۔ اگر ہمارے ان مفاد کو جو کہ افغانستان سے متعلق ہیں کسی طرح کا حقیقی خطرہ لاحق ہوا تو مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے آپکو انکے تحفظ کے ذرائع و وسائل سے معرا نہ پائیں گے۔

بلغاریا اور سرویا کی سرحد پر لڑائی

بلغراد ۲۹ جولائی۔ بلغاریہ اور سرویا کی سرحد پر جنگ ہو گئی۔ حکومت کے پاس سرحد سے جو خبریں آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاری بے ضابطہ فوجوں کا ایک مضبوط دستہ سرویا کی سرحد میں داخل ہو گیا۔ اور گولی چلانی شروع کر دی۔ جنداریہ نے بھی اس کا جواب دیا۔ تھوڑی دیر تک دونوں میں لڑائی جاری رہی۔ آٹھ بجے شب تک برابر جنگ ہوتی رہی اس وقت تین جندارمہ سپاہیوں کے مرنے کی اطلاع ملی ہے۔

(ٹائمس کا خاص تار)

انتظامات حج سے برطانی پارلیمنٹ کی دلچسپی

لندن ۲۹ جولائی۔ سر آسٹن چیمبرلین نے دارالعوام میں ایک

[illegible]

سوال کے جواب میں کہا کہ جن حالات میں ۱۹۲۶ء کے حج کا انتظام ہوا ان کے متعلق ابھی مفصل اطلاع موصول نہیں ہوئی لیکن جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکام حجاز نے برطانی رعایا کے حجاج کی سہولت و آسائش کے لئے تسلی بخش انتظام کیا ہے۔

ہندوستان

پونہ میونسپلٹی میں وائسرائے کے بلند خیالات

کیا ان الفاظ کو عمل کا جامہ بھی پہنایا جائے گا

گنیش کھنڈ ۲۸ جولائی۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو پونہ میونسپلٹی کی طرف سے ایک ایڈریس دیا گیا جس کے جواب میں ہز اکسلنسی موصوف نے فرمایا۔ آپ یقین کیجئے کہ میں بہ حیثیت نائب ملک معظم ہونے کے محض رسمی الفاظ استعمال نہیں کرتا ہوں میں ہندوستان کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہا ہوں۔ وہ ہندوستان کے صرف قدرتی مناظر یا تاریخی مقامات دیکھنے کی خاطر نہیں کرتا ہوں۔ بلکہ میں ان روزمرہ کے معاملات زندگی کے متعلق صحیح ترین معلومات فراہم کرنا چاہتا ہوں کہ جن سے ہر شہری اور ہر گاؤں کے کسان کو سابقہ پڑتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان معاملات کو سمجھوں۔ جن حالات میں یہ بہن کروڑ انسان زندگی گزار رہے ہیں انہیں سمجھنا ہر اس شخص کا فرض ہے جو اس عہدہ پر مامور ہو جس پر کہ میں آج ہوں۔ میں انہیں غیر ذی روح اشیاء نہیں سمجھنا چاہتا بلکہ انہیں زندہ اور ذی روح انسان تصور کرتا ہوں جن میں سے ہر ایک اپنی ایک شخصی اور انفرادی زندگی رکھتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ میں انسانی ہمدردی کا مشترک تعلق رکھتا ہوں۔

ہندوستان سے باہر ہندوستانی فوج کا استعمال

لندن ۲۷ جولائی۔ دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے بتایا کہ عدن کے علاوہ ہندوستان کے چار ہزار سپاہی برطانیہ کے خرچ سے جنوبی چین، ملایا اور عراق میں کام کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک میرا خیال ہے سوائے عدن کے کسی اور جگہ ہندوستان کے سپاہی ہندوستانی خرچ پر نہیں بھیجے گئے ہیں۔

اخبار نئی دنیا کو ایک ہندو کا نوٹس

پچاس ہزار روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ

ہم نے اپنے اخبار ۱۷ جولائی کی اشاعت میں ایک خبر شائع کی تھی اس کے سلسلہ میں ہمارے پاس ایک ہندو نے اپنے وکیل کیتھان اینڈ کمپنی کے ذریعہ ایک باقاعدہ نوٹس دیا ہے کہ اس خبر کی اشاعت سے ہندو مذکور کی توہین عزت ہوئی ہے اس لئے مالکان نئی دنیا پچاس ہزار روپیہ ہرجانہ داخل کریں ورنہ ہائیکورٹ میں دعویٰ دائر کر دیا جائیگا۔

ہم بھی اس کا باقاعدہ جواب اپنے ہندو دوستوں کو بھیج رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ کل پرسوں تک نئی دنیا کے قارئین کی دلچسپی کے لئے مفصل شائع کریں گے۔ (نئی دنیا کلکتہ)

کلکتہ میں مجلس مصالحت کے قیام کی کوشش

کلکتہ ۲۸ جولائی۔ سر پی۔ این مترا کی دعوت ختم ہو جانے کے بعد بے ضابطہ بحث کے اختتام پر اس بات کا اعلان کیا گیا کہ مسلمان لیڈروں نے ہندو لیڈروں کی تجویز منظور کر لی کہ مصالحتی بورڈ پھر سے قائم کیا جائے۔ جس کے صدر نواب صاحب مرشد آباد ہوں اور جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی بطور ارکان کے تعداد برابر ہو۔

قربانی پر جھگڑا کرنیوالے ہندوؤں کو سزا

کلکتہ ۲۹ جولائی۔ باغ چاپئے کھوٹی کے سات ہندو قلیوں کے خلاف سب ساگر کی عدالت میں جو مقدمہ دائر تھا اس کی سماعت ختم ہو گئی۔ ایک ملزم بری کر دیا گیا اور باقی ۶ ملزموں میں ایک کو چھ ماہ قید بامشقت۔ دوسرے کو چار ماہ قید بامشقت اور چار ملزموں کو چالیس چالیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ استغاثہ کا بیان تھا کہ ۲۶ جون کو مسلمان قلی قربانی کے لئے ایک گائے لائے اور جب یہ خبر ہندو قلیوں کو پہنچی تو انہوں نے رات کے وقت مسلمان قلیوں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ۴ مسلمان قلی زخمی ہو گئے۔

کلکتہ میں ہندو مسلمانوں کی مجلس مصالحت

کلکتہ ۳۰ جولائی۔ ۵ ہندو اور ۵ مسلمان نمائندوں کی مجلس مصالحت قائم کی گئی ہے۔ اسے آج سر بھوپندرا ناتھ مترا نے کلکتہ کلب میں لنچ کی دعوت دی تاکہ فرقہ وارانہ امور متنازعہ کے تصفیہ کا گفت و شنید کو جاری رکھنے کے لئے ضروری تدابیر پر بحث کی جائے۔

مجلس مصالحت کا دستور اساسی مکمل ہو گیا

سر بھوپندر ناتھ کی کامیابی

کلکتہ ۳۰ جولائی۔ سر بھوپندر ناتھ مترا کو جو بنگال کے ہندو مسلمانوں میں مصالحت کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے اس مقصد میں بہت کامیابی ہوئی ہے۔ مصالحتی بورڈ کے قائم کرنے کی وہ کوشش کر رہے تھے اس کا نظام دستوری بالکل مکمل ہو چکا ہے۔ یہ بورڈ سب سے پہلے فساد شروع ہونے کے وقت بنا تھا لیکن فضا موافق نہ ہونے کی وجہ سے اسپر کوئی عملدرآمد نہ ہو سکتا تھا۔ اب سر موصوف کے ہندو اور مسلمان لیڈروں سے ملاقات کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ہر دو فریق مصالحت پر تیار ہو گئے ہیں۔ صوبہ بنگال کی مسلم لیگ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کا دستور ابھی تھوڑے عرصے سے شروع ہوا ہے اور جہاں اس سے دوسرے فرقوں کا تعلق ہو وہاں اسے مذہبی سوال نہ بنانا چاہئے۔

کلکتہ کارپوریشن کے ہندو ارکان کی ضد

مسلمانوں کیساتھ میر بلدی کی رواداری پر ناراضی

کلکتہ ۳۰ جولائی۔ کلکتہ کارپوریشن کے آج کے ایک جلسہ میں ایک ممبر نے بطور احتجاج استعفیٰ دیدیا جس سے جلسہ میں ایک گونہ اضطراب پیدا ہو گیا آج کے ایجنڈے میں ایک مسلمان ممبر کا ایک یہ ریزولیوشن تھا کہ کارپوریشن میر کی لاش کو قبر کھود کر نکالنے کے لئے کوئی کارروائی اختیار نہ کرے تو بہتر ہے لیکن چونکہ ممبر موصوف موجود نہ تھے اسلئے ایک ہندو مسٹر راجی نے اپنا ایک ریزولیوشن پیش کرنا چاہا لیکن اس اندیشہ سے کہ کہیں اس سے باہم ہندو مسلمانوں میں کشیدگی نہ پیدا ہو میر نے ان کو اجازت نہ دی بعض ممبروں نے اسپر اعتراض کیا لیکن ان کو جواب ملا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ اسپر تر نیدر ناتھ بہت نے فوراً ہی اپنا استعفیٰ پیش کر دیا اور وہاں سے اٹھکر باہر چلے گئے۔ اپنے استعفیٰ میں وہ لکھتے ہیں کہ اس سے کارپوریشن کی پالیسی کا یہ منشا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ اختلافات سے ڈر کر پہلو تہی کرنا چاہتی ہے، جسے ایک خود مختار جماعت کے ممبران کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے۔

ہندوستان کو جنوبی افریقہ کا وفد

شملہ ۳۱ جولائی۔ حکومت ہند کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانی مسائل کے طے کرنے کے متعلق جو گول میز کانفرنس ہونیوالی تھی وہ کیپ ٹاؤن میں ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوگی یونین گورنمنٹ (حکومت جنوبی افریقہ) نے حکومت ہند کی اس دعوت کو منظور کر لیا ہے کہ وہ اپنے ہاں سے چند منتخب اشخاص کو بھیجے اس لئے کہ حکومت ہند کا خیال تھا کہ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں خوشگواری پیدا ہو جائے گی اور ان کے یہاں آکر ہندوستان کے حالات کا بچشم خود مطالعہ کرنے سے تمام معاملات کا نہایت بہتر فیصلہ ہو سکے گا۔ یہ وفد بمبئی میں کلیوا جہاز سے ۸ اکتوبر کو پہنچے گا۔ اور تقریباً ۴ ہفتہ تک ہندوستان میں قیام کرے گا اس وفد کے ارکان حسب ذیل اشخاص ہوں گے۔

(۱) مسٹر بیرن۔ وزیر معدنیات و صنعت (۲) مسٹر پیٹرک ڈنکن سابق وزیر داخلہ (۳) مسٹر ڈبلیو بایچ روز (۴) مسٹر ایم ایل میلن (۵) مسٹر اے۔ سی فورڈ ہیم (۶) مسٹر جے۔ ایس مارویک (۷) مسٹر جی۔ ریبرن (یہ سب لوگ جنوبی افریقہ کی اسمبلی کے ممبر ہیں) (۸) مسٹر جے۔ آر۔ ہالمشورن (یہ بطور سکرٹری کے کام کریں گے)

اعلیحضرت فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں مسلم یونیورسٹی کا وفد

اعلیحضرت کے بیش قیمت خیالات

بھوپال ۱۳ جولائی۔ فرمانروائے بھوپال ہز ہائی نس نواب حمید اللہ خاں صاحب نے آج علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے ایک وفد کو شرف باریابی بخشا جو ہز ہائی نس نواب موصوف کی تخت نشینی پر ہدیہ تہنیت و مبارکباد پیش کرنے گیا تھا۔ نواب صاحب موصوف علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے ایک گریجویٹ ہیں اور کبھی اس کی کرکٹ ٹیم کے کپتان بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے ایڈریس کے جواب میں اپنی والدہ محترمہ کے نقش قدم پر چلنے اور ملک کی خدمت کو اپنا نصب العین بنانے کی امید ظاہر کی۔ اور یونیورسٹی کی امداد کرنے کا یقین دلایا۔

دار الحکومت

مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کی تشریف آوری

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب۔ نائب امیر شریعت صوبہ بہار و قائم مقام ناظم عمومی شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام و جمعیۃ علماء ہند ۳۱ جولائی ۱۹۲۶ء کو دہلی تشریف لائے ہیں اور جمعیۃ و الجمعیۃ کی مالی حالت کو بہتر بنانے کی طرف بیش از بیش توجہ فرما رہے ہیں۔

عربک کالج کے طلبا کی ہڑتال

دہلی ۲ راگست۔ عربک کالج کی مجلس منتظمہ نے کالج کے پرنسپل مولوی فضل الدین صاحب ہیڈ ماسٹر کو بعض بے معقول وجوہ کی بنا پر علیحدہ کر دیا ہے۔ اور ان کی رخصت کے حق کو بھی تسلیم نہیں کیا۔ کالج مذکور کے طلبا نے ہڑتال کر دی ہے۔

فرقہ وارانہ شبہات کا کرشمہ

دہلی میں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

دہلی ۲ راگست۔ شام کے وقت چاندنی چوک میں دو ہندو جن میں سے ایک کی شکل و شباہت مسلمانوں کی سی تھی اور جو اپنے متعلق یہ بیان کرتا تھا کہ وہ قرآن پڑھتا ہے اور اسلام پر یقین رکھتا ہے۔ ایک ہندو عورت اور ایک مسلمان لڑکے کے ساتھ تانگہ میں بیٹھے ہوئے پلٹنے لگے۔ ہندوؤں نے یہ دیکھ کر کہ ایک ہندو عورت مسلمان نما آدمی کے ساتھ ہے حسب معمول ہیجان کرنا شروع کر دیا۔ اور گھنٹہ گھر کے قریب نہایت کثیر اجتماع ہو گیا۔ مسلمان بھی آ گئے۔ پولیس بھی پہنچ گئی۔ بالآخر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ نوجوان اور اسکا مسلمان نما پڈھا چچا کا بیٹا تھے اور وہ مسلمان لڑکا ان کے دوست کا لڑکا تھا۔ تمام ہنگامہ جس پر فساد ہو جانے کا اندیشہ تھا بالکل بے بنیاد اور مسموم فضا کا نتیجہ تھا۔

[illegible]

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

عربک اسکول دہلی

ہندوستان کے دارالسلطنت شہر دہلی میں لے دیکے مسلمانوں کی ایک تعلیم گاہ عربک اسکول ہے اس شہر میں ایک مشن کا رج اور اس کا ایک ہائی اسکول ہے۔ ہندوؤں کے متعدد ہائی اسکول اور دو کالج ہیں مگر مسلمانوں کا صرف یہی ایک مدرسہ ہے جو حال میں انٹرمیڈیٹ کالج تک ہی پہنچا ہے۔

اس کے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل ۳۱ رجولائی ۲۶ء تک ماسٹر فضل الدین صاحب تھے۔ آپ نے ۲۹ سال متواتر اس مدرسہ کی خدمت کی جس وقت سے آپ نے ہیڈ ماسٹری کا کام سنبھالا ہے مدرسہ کو جو ترقی ہے محتاج بیان نہیں۔ آج اس کی کئی شاخیں شہر کے مختلف محلوں میں مسلمان طلبا کی سہولت کے لئے کام کر رہی ہیں یہ آپ ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ عربی اسکول انٹرمیڈیٹ کالج ہو گیا ہے۔

دہلی میں شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو ماسٹر فضل الدین صاحب کے محاسن کا ثنا خواں نہ ہو۔ افسوس ہے کہ ایسے نیک بی خواہ قوم اور ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل کے ساتھ مدرسہ کی کمیٹی نے جو سلوک کیا اور ان منقدر خدمات کی جو قدر دانی کی اس کا بدنما داغ مسلمانوں کی پیشانی سے چھٹنا مشکل نظر آتا ہے۔ واقعات جو معلوم ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جناب ماسٹر فضل الدین صاحب کو جو اختیارات پرنسپلی دیئے گئے تھے کمیٹی نے وہ واپس لے لئے۔

۲۔ ماسٹر صاحب نے اس پر احتجاج اور عذر کیا۔ احتجاجاً ۱۸ ماہ کی نصف تنخواہ پر رخصت کی درخواست دی۔ اکتوبر ۲۶ء سے ماسٹر صاحب کے کل زمانہ خدمت میں کوئی لمبی چھٹی نہ لی تھی اور انکو پوری ہی تنخواہ پر رخصت ملنے کا حق تھا)

۳۔ کمیٹی نے اس درخواست پر ماسٹر صاحب کی رخصت بجائے ۱۸ ماہ کے ۶ ماہ کی منظور کی۔ اور چونکہ مدرسہ اور کالج دو ماہ کیلئے اگست میں بند ہوتا ہے۔ لہذا بجائے اکتوبر کے یکم اگست سے رخصت منظور کرکے دو ماہ کی عام چھٹی کا حق ماسٹر صاحب کیلئے ساقط کر دیا۔ گویا بجائے ۶ ماہ کے چار ہی ماہ کی رخصت منظور ہوئی۔

۴۔ اور چونکہ ماسٹر صاحب نے اختیارات کے معاملہ میں احتجاج کیا تھا۔ احتجاج کو استعفےٰ قرار دیکر ماسٹر صاحب کو منظوری استعفےٰ اطلاع دی گئی۔ کہ بعد گذرنے ۶ ماہ کے انکو واپس آنیکی ضرورت نہیں۔ اس غیر منصفانہ طرز عمل سے جو کچھ دیرینہ خدمات کی قدر کی گئی اور ایک قابل منتظم اور مخلص ہستی سے مسلمان طلباء عربک اسکول کو محروم کیا گیا وہ اظہرمن الشمس ہے۔ اس کے علاوہ جو نقصان عربک اسکول کو پہنچیگا اس میں سے اہم حصہ یہ ہے کہ ایسے قدر دانوں سے لائق اور قابل استاد ہمیشہ دور ہی رہیں گے۔ اور مسلمانوں کے اس اکلوتے مدرسہ کا جو حشر ہوگا وہ آئندہ زمانہ بتلائے گا۔

ہیڈ ماسٹر صاحب جو شروع زمانہ ملازمت میں ملتان کے ہائی (گورنمنٹ) اسکول میں سکنڈ ماسٹر تھے اور آج یقیناً انسپکٹر مدارس کے معزز عہدہ پر ہوتے یا موجودہ تنخواہ کے برابر پنشن پاتے ہوتے۔ اپنی آئندہ بہبودی کو قوم پر نثار کرکے اس قلیل تنخواہ پر خدمت کرتے رہے۔ آج اس طرح قوم کے ہاتھوں علیحدہ کئے جائیں۔ اور قوم کے افراد اور مدرسہ کے طلبار قدیم و جدید خاموشی سے دیکھا کریں۔ یہ ہم مسلمانوں ہی کا کام ہے۔ کیا قوم کمیٹی سے اس کے متعلق استصواب کرے گی اور اگرچہ کمیٹی نے ایک منقدر خادم قوم کی بے قدری کی۔ لیکن قوم ان خدمات کی قدر دانی کرے گی۔ اور عربک اسکول کو اس غلطی کے برے نتائج سے بچانے کے لئے آمادہ ہوگی۔

ہم نے بالاختصار واقعات پیش کئے خدا کرے مسلمانوں کو کچھ تو احساس ہو فقط

خادم الاسلام
محمد عبدالغفار الخیری
پھاٹک حبش خان دہلی

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہئے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ پھوہڑ ہو جائیں گی اور انکی زندگی تلخی سے گزرے گی۔ اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز جو کتاب جس مضمون پر لکھی ہے وہ مکمل کر دیا ہے۔ فی جلد مجموعہ ایک روپیہ (عہ) مجلد مع بستہ کپڑا عہ

پتہ۔ ایچ محمد یوسف خان مینیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

رحمانی جنتری ۱۳۴۵ھ

صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کیجئے :-

محمد طیب توسط جناب مولوی محمد عبدالغنی صاحب رحمانی

ڈاکخانہ شیخپورہ ضلع مونگیر

مفت بی گھڑیاں

خوبصورت سنہری گھڑیاں دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پایدار وقت دینے میں بیمثل شوقین مزاجوں کے لئے تحفہ گارنٹی دس سال بیشتر و بیش قیمت قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں ملنے کا پتہ۔ بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ۔ لودیانہ

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

"نور جہاں"

رسالہ "نور جہاں" امرتسر سے شریف اور معزز عورتوں کے مطالعہ کے لئے جاری ہے۔ یہ ملک کا بہترین زنانہ رسالہ ہے۔ نمونہ عورتوں کو مفت مردوں سے قیمت ۸

مینیجر "نور جہاں" امرتسر سے مل سکتا ہے

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر دوا سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزما کے ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱۔ فی درجن عہ۔ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمایئے۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات کہہ کر تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے کلام پاک قرآنی کو درمیان میں لانے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے جھوٹا اشتہار باز کی طرح لغو تصور نہ کیجئے ادویات میں یہ حیرت انگیز ایجاد "لطف شباب" کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا نے خبر صحیح تصور کریگے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف طلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر ہمواری اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے جیسے بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے غلط کاریوں یا کثرت جماع کیوجہ سے جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے وہ تمام عوارض جو خطرناک حرکات پیدا ہو گئے ہیں اس کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ۔۔۔ اعضا میں حتی درجہ پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسی لئے ۔۔۔ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے قیمت ۔۔۔ محصول ۔۔۔ جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش۔ دہلی

وہ کون تیل ہے؟

جو بال بڑھانے میں درجہ اول ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو دماغ کی کمزوری اور خشکی کو دور کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو قوت بصارت کو بڑھاتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو درد سر، نزلہ، زکام کو دور کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو بالوں کو گھونگروالا اور چمکدار بناتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو دل و دماغ دونوں کو معطر کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہو؟ سندری سہاگ ہے
جو مٹی کے تیل اور دوسرے نقصان دہ چیزوں سے پاک ہو؟ سندری سہاگ ہے
جس کے استعمال سے بال پھٹتے نہیں ہیں؟ سندری سہاگ ہے
جسکے استعمال سے بال سفید ہونے سے محفوظ رہتے ہیں؟ سندری سہاگ ہے
جسکے استعمال سے طبیعت ہر وقت خوش رہتی ہے؟ سندری سہاگ ہے

لہذا جب سندری سہاگ تیل میں تمام خوبیاں موجود ہیں تو آپکو منگانے میں کیا تامل ہے؟ کیا ایک شیشی روانہ خدمت کیجائے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین شیشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول علاوہ

ملنے کا پتہ :-

ایس اے۔ بی بخشی۔ اینڈ کو۔ موجد سندری سہاگ

کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ سوداگر کتب تاجر رحمۃ للعالمین عطر اداس بازار ریاست پٹیالہ

ملکی صنعت کی قدر کریں

نو ایجاد مشین سویاں

اس نو ایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قایم شدہ سنہ ۱۹۱۷ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

مینیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہو اگر وہ میری بیر بوٹی تیل سے کالا نہ ہو تو دونے دام واپس دیں گے اعتبار نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

مینیجر پیر ۔۔۔ آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۱۰ اگست سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۱

وافدین حجاز کی سرگذشت سفر

موتمر اسلامی کے چشم دید حالات

(۷)

مولانا شوکت علی کا تخت رواں پر سے گرنا

جن حاجیوں نے ۸ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں بسر کی تھی وہ ۹ کی صبح عرفات روانہ ہوئے یہی وہ دن تھا جس کے لیے حاجیوں نے اسقدر دور دراز سے سفر کی زحمتیں گوارا کی تھیں۔ چونکہ مولانا شوکت علی کا جسم ہونے کے باعث اونٹ پر کوئی عدیل نہ ملسکتا تھا اس لیے ان کے لیے تخت رواں مہیا کیا گیا تھا۔ تخت رواں ہندوستان کی پالکیوں کے شکل ہوتا ہے جس کو دو اونٹ آگے پیچھے ہوکے لے چلتے ہیں اتفاق کی بات کہ وہ تخت رواں مولانا شوکت علی صاحب کے جسم کا متحمل نہ ہو سکا۔ اور منیٰ و عرفات کے راستہ میں ٹوٹ گیا۔ مولانا شوکت علی صاحب گر گئے۔ مولانا کے گرد اگرد مجمع جمع ہو گیا۔ مگر خدا کا فضل ہوا کہ چوٹ نہیں آئی۔ مولانا ایک اونٹ کی پیٹ پر سوار ہوکر عرفات تشریف لے گئے۔

عرفات کا قیام

ہم لوگ ۱۰ بجے عرفات پہنچ گئے یہاں حکومت کیجانب سے تمام وفود کے لیے خیموں کا ایک کیمپ بنا دیا گیا تھا چنانچہ ایک خیمہ جمعیۃ العلماء کے وفد کو دوسرا خیمہ خلافت کے وفد کو بھی دیا گیا تھا۔ مصری۔ افغانی۔ یمنی و نجدی ہمارے ڈیروں کے سامنے ہی قیام پذیر تھے۔ ہم لوگ فوراً مسجد نمرہ میں پہنچے یہ مسجد قیام گاہ سے ایک میل پر تھی۔ اس مسجد میں ظہر و عصر کی ملا کر نماز پڑھی جاتی ہے۔ سلطان ابن سعود وقت مقررہ سے دیر میں تشریف لائے اور نماز محمد ماضی ابو العزائم (مصری) نے پڑھائی۔ وہاں سے واپسی پر بیک وقت دعا کے لیے توپیں زدی گئیں۔ چنانچہ سب حاجیوں نے جبل رحمت کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے مولا سے اپنے گناہوں کی آہ و بکا کے ساتھ مغفرت چاہی۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے غروب شمس تک کا یہی وہ وقت ہے جس میں دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور حق جل و علیٰ اسی وقت میں عرفات میں حاضر ہونے والوں کی تمام تقصیرات معاف کرتا ہے۔ یہ سماں عجیب درد انگیز تھا۔ ہر شخص اپنے آقا کے سامنے گڑگڑا کے تقصیرات کی معافی چاہتا تھا جبل رحمت کا لاکھوں حاجیوں نے حلقہ کر لیا تھا۔ بہت حاجی اس پہاڑی پر بھی چڑھ گئے تھے۔

غروب شمس ہوتے ہی قافلہ مزدلفہ کو روانہ ہونے لگا۔ ۸ بجے کے قریب ہم لوگ مزدلفہ آگئے۔ اور وہاں مغرب اور عشا کی نمازیں ملا کر پڑھیں۔ مزدلفہ منیٰ اور عرفات کے راستے میں ہے یہاں ایک مسجد مشعر حرام کے علاوہ اور کوئی عمارت نہیں ہے۔

دس ذی الحجہ کی صبح کو پھر منیٰ واپس ہوئے۔ اور وہاں قربانی و حلق کے بعد رمی کرکے دوسرے دن طواف زیارہ و سعی کے لیے مکہ معظمہ گئے ہوں پر گئے۔ وہاں سے واپس ہوکر رمی کی غرض سے دو روز منیٰ میں مستقل طور سے قیام کیا۔ ۱۲ کی شام کو بخیریت تمام حج کے تمام ارکان سے فراغت پاکر مکہ معظمہ واپس ہوگئے حکومت کی طرف سے منیٰ میں بھی تمام وفود کے قیام کے لیے عمارتیں تھیں۔ مصری۔ افغانی۔ خلافت و جمعیۃ علماء ہند کے وفود ایک ہی مکان میں ٹھیرائے گئے تھے۔

منیٰ میں صفائی کا معقول انتظام نہ تھا۔ قربانی کے جانور اور گوشت کے سڑنے نے منیٰ کی آب و ہوا کو خراب کر دیا تھا۔ صفائی کا انتظام نہ ہونے کے باعث کوئی محلہ اور گلی ایسی نہ تھی جہاں سے بدبو نہ آتی ہو۔

حاجیوں کیلئے اس سال ایک نئی تکلیف

شریف کے زمانہ میں نجدی حج کے لیے نہ آتے تھے سال گذشتہ بھی کچھ نجدی آئے اور اس سال ساٹھ ستر ہزار نجدی آگئے ہیں ان کی وجہ سے غیر نجدی حاجیوں کو طواف۔ سعی۔ رمی نیز منیٰ اور عرفات میں اور سب سے زیادہ حج کے راستوں میں سخت تکلیف سے دوچار ہونا پڑا۔ نجدی سوائے اپنے کسی کو مسلمان بلکہ انسان نہیں سمجھتے۔ سب کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ طواف سعی۔ رمی۔ پچاس پچاس کا مجمع ہاتھ میں ہاتھ ڈالکر اس بُرے طریقے سے کرتے ہیں کہ اور حاجی گرتے ہیں ان کے چوٹیں لگتی ہیں۔ مگر نجدیوں کو ذرا احساس نہیں ہوتا۔ راستوں میں اونٹوں کو ایسا بھگاتے ہیں کہ بہت سے مسافروں کے چوٹیں آئیں بہت مر ہی گئے۔ گدھے بھی کئی مرے۔ دیکھے یہ لوگ رمی اونٹوں پر کرتے ہیں جس سے دوسرے حاجی رمی کے وقت سخت تکلیف اٹھاتے اور چوٹیں کھاتے ہیں اس سال حج کے ہر ہر شعبہ میں نجدی غیر نجدیوں کے لیے عذاب جان تھے۔ جیسے نجدی حج کے لیے آئے طواف ڈھنگ سے نہیں کیا گیا۔ استلام (حجر اسود کو بوسہ دینا) تو سوائے ان کے کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ سعی اور رمی جس مصیبت سے کی گئی ہے اس کا اظہار مشکل ہے۔ حکومت کی جانب سے چونکہ کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے اس لیے اور بھی زیادہ ان جاہل وحشیوں کے ہاتھوں حجاج کو تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔

حج کے لیے اونٹوں کی کمی

اس سال اونٹ کم ہونے کے سبب بھی حاجیوں نے بہت زیادہ تکلیف اٹھائی۔ بہت سے حاجی تو سنت کے بموجب منیٰ میں پانچ نمازیں ادا نہ کرسکے اور ان کو وقت کی قلت کے سبب سیدھا عرفات جانا پڑا۔ سیکڑوں حاجیوں نے معلمین سے خفیہ اپنے طور پر صرف عرفات کے لیے چار چار گنیوں پر اونٹ کئے۔ بہت سے حاجی گدھوں پر گئے۔ اور بہت سے اصحاب نے بوجہ نہ ملنے اونٹوں کے عرفات تک کا سفر پیادہ ہی کیا۔ معلم لوگ حاجیوں سے ۸ ذی الحجہ کو چھپے چھپے پھرتے تھے۔ معلم لوگ حکومت کا قصور بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حکومت اونٹ والوں سے ٹیکس بہت زیادہ لیتی ہے اسوجہ سے بہت سے قبائل اونٹ نہیں لائے۔ غرض یہ کہ اونٹ کم ہونے کی وجہ کچھ بھی ہو اس سال رہی بڑی تکلیف۔

(باقی)

کیا آپ نے اخبار کی توسیع اشاعت میں کوئی کوشش کی اگر نہیں تو اب کیجیے

مسلمانوں کو ترقی کے وسائل بتانیوالا بہترین ماہوار رسالہ آفتاب ہر مسلمان کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیے۔ قیمت سالانہ عہ۔ نمونہ ۲ ۔ منیجر رسالہ آفتاب شیرانوالہ دروازہ ۔ لاہور

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اندرونی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں و دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ قہقہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نہایت صاحب عصمت جوشیلے سالہ نوجوان میں بھی شسلے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بانق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ ... جو کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں ... لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہیں ان کیلئے ... جام شفا ہے۔ ... جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے ... بیماری ہیں۔ اسکے استعمال سے آپکی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہوکر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہوگیا۔ قیمت ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ ... کوتاہی ہو یا کجی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ... محصول ...

حبوب حیرت ... امساک پیدا کرنے میں ... گھنٹوں تک لطف اٹھایئے ... قیمت ...

سگریٹ

بنانے کی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکا خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی با آسانی ایک گھنٹہ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے جسم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں بھی رکھی جا سکتی ہے۔ ... قیمت فی مشین ...

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ اور بہت مدت تک کام دینے والا ...

پختہ چاقو

نہایت عمدہ ...

بالکل ارزاں ناول

...

مفت

مختلف شہروں کے اردو پتے ... تاجر کتب۔ جنرل مرچنٹ۔ عطار اور دوا فروشوں کے پچاس مکمل اور صحیح پتے بھیجنے پر ایک ... مفت۔ پتے ایک ہی جگہ کے ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قرآن شریف لقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے ... سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ... تولہ مجلد منقش قیمت مع ... ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ... روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۔ جلدیں قیمت ۰-۸-۶ مصارف بذمہ مشتری طبع استنبول

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ... روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ... جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ... روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۳

ایجنٹ مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴ بمبئی ۹

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے اصل مثنوی کے اشعار جلی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی نیز علم معانی علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کے لئے جس محنت سے کام کیا ہے اس کا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت بلا جلد ... اور مجلد جس پر کتاب کا نام سنہری درج ہے صرف تین روپیہ چار آنے ... علاوہ محصولڈاک۔

وعدہ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائیں گے دیگر ہر قسم کی کتابوں کے لئے فہرست کتب مفت طلب فرما دیں۔

ملنے کا پتہ

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر) ہے۔ برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کر سکتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ ... محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱ر۲) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)۔

بچے عورتوں اور پیٹ و شکم وغیرہ بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک شیشی نمک سعدی منگا کر استعمال کیجئے جو کلکتہ تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(مہتمم: مطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۳۰ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

مسائل حجاز اور زمیندار کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۲)

مختلف فیہ مسائل مثلاً زیارت قبور، بناء علی القبور، مجالس میلاد و سماع وغیرہ کے متعلق جن میں تصادم کا سب سے زیادہ امکان ہے ہم نے یہ اصول پیش کیا تھا کہ ان کے اختلافات کو حل کرنے کی یہ صورت نہیں ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقوں کے درمیان حَکَم بن کر قوت کے ذریعہ سے اپنا فیصلہ صادر کرے۔ بلکہ فتنہ سے بچنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ تمام فرقوں کے مقتدر علماء کتاب و سنت اور سلف صالح کو حَکَم مان کر صداقت کے ساتھ تحقیق حق کی کوشش کریں اور اگر سب ایک صحیح طریقہ پر اتفاق نہ کر سکیں [illegible]

[illegible]

بعض فرقوں کے لئے قابل قبول نہ ہوں۔ یا ائمہ اربعہ کے اجتہادات کو وہ جماعتیں نہ مانیں جو ان کے بجائے دوسرے اماموں کی پیرو ہیں یا خود ائمہ اربعہ کے مقلدین میں ایک گروہ بعض دوسرے سلف صالحین کے طریقہ کی بھی پیروی پر اصرار کرے تو ہمیں بتائیے کہ ایسی صورت میں فیصلہ کی کیا شکل ہوگی۔ یہ فیصلہ کون کرے گا کہ فلاں چیز ثابت ہو گئی ہے۔ اس لئے اسے اختیار کیا جائے اور فلاں چیز ثابت نہیں ہوئی اس لئے اسے "بلا تامل ٹھکرا دیا جائے" ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں "اختیار کرنا" اور "ٹھکرانا" اسی جماعت کا فعل ہو سکتا ہے جو صاحب قوت ہو اور جس کے ہاتھ میں تنفیذ احکام کا انحصار ہو۔ [illegible] اور کیا اس سے وہی فتنہ پیدا نہیں ہوگا [illegible] تو اپنے مذہب کو جبراً نافذ کرے گی۔ اور دوسروں کا مذہب "بلا تامل ٹھکرا دیا جائے گا"۔ پھر فرقوں اور ملتوں کی اس کشمکش میں مسلمانوں کا متحدہ قومی مقاصد کے لیے "متحد ہونا تو درکنار" حجاز کا امن بھی برقرار رہنا محال ہے۔

یہ کہنا کہ جو لوگ اس اصول سے اعراض کریں انہیں محض حج و زیارت کا حق دیا جائے اور یہ اجازت نہ دی جائے کہ اپنے غیر مسنون اعمال سے حرمین کے دامن کو ملوث کریں۔" آج اس وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے کہ خوش قسمتی سے حجاز کی عنان اقتدار ہمارے ہمعصر کی ایک ہم عقیدہ جماعت کے ہاتھ میں ہے۔ ورنہ اگر کل کوئی دوسری جماعت جو اسکے بالکل برعکس عقیدہ رکھتی ہو۔ وہاں حاکم ہو جائے۔ اور وہ ان اعمال سے حرمین کو ملوث نہ کرنے دے جنہیں وہ اپنے عقیدہ کے مطابق غیر مسنون سمجھتی ہو تو ہمارے ہم عصر کو بھی طرح اس تکلیف کا اندازہ ہو سکیگا جو اس قسم کی جبریہ تنفیذ اور جبریہ ممانعت سے دوسرے عقیدوں کی جماعتوں کو پہنچتی ہے۔

ہم ایک لمحہ کے لیے بھی زمیندار کے اس قول کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ "نجدی قبوں کے معاملہ میں قوت کے حق کی بنا پر اپنے معتقدات کو نافذ نہیں کرتے"۔ اگر فی الواقع نجدی قوت کے حق سے فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں۔ بلکہ انہیں محض پیروی کتاب و سنت ہی کے جذبہ نے اس کام پر آمادہ کیا ہے تو پھر صرف حجاز ہی میں کیوں؟ وہ مہربانی کر کے ہندوستان تشریف لائیں اور حضرت خواجہ معین الدین اجمیری۔ حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے قبوں کو ڈھا دیں۔ پھر آپ کو اور انہیں خود معلوم ہو جائیگا کہ "قوت کا حق" کس چیز کا نام ہے اور تنفیذ بالقوۃ اور تنفیذ بلا قوۃ میں نتائج کے اعتبار سے کیسا عجیب فرق ہے۔

ہمارا ہم عصر تسلیم کرتا ہے کہ "قبروں پر عمارتوں کا باقی رکھنا یا انہیں توڑ دینا ہی دین نہیں ہے، شریعت کا اصل مقصود یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت نہ ہو" وہ یہ بھی مانتا ہے کہ "عقائد درست ہوں تو محض عمارتوں کے توڑ دینے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا" اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہاں تک اعتراف کرتا ہے کہ "یہ پہلے بھی توڑی گئی تھیں مگر پھر بن گئیں"۔ مگر اس کی منطقیانہ دقیقہ رسی ملاحظہ ہو کہ اپنی مذکورہ بالا مقدمات سے وہ یہ نتیجہ نکالنے میں کامیاب ہو گیا کہ "عمارتوں کو باقی رکھنے کی حالت میں شرک و بدعات کے عود کرنے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اور عمارتوں کو توڑ دینے کی حالت میں یہ امکان اتنا زیادہ نہیں رہتا" حالانکہ منطق کے معمولی قواعد کی رو سے ان مقدمات کا واحد نتیجہ یہ ہی نکل سکتا تھا کہ "ایسی حالت میں عمارتوں کا توڑ دینا قطعاً فعل عبث ہے"۔ ثابت ہوا کہ انسان کے لیے عقل سب سے زیادہ ضروری جوہر ہے۔

آگے چلکر ہمارا معزز ہم عصر حمایت قدوسیان نجد کے جوش سے بہت زیادہ مغلوب ہو جاتا ہے اور لکھتا ہے کہ:۔

> ممکن ہے کہ اس طریق عمل کے مطابق امت کا شیرازہ پارہ پارہ ہو جانے کا اندیشہ ہو اور ہمارے ہمعصر (یعنی الجمعیۃ) کی بصیرت کو اس کے اندر امت کی بربادی کا منظر صاف دکھائی دے رہا ہو۔ لیکن شریعت کا شیرازہ پارہ پارہ کر کے اور اس کی بنیادی و اساسی اصول کی جڑ (؟) کاٹ کر امت کے موہوم اتحاد کی کوشش یا اس کی موہوم آبادی کی سعی خدمت اسلام کے تحت میں تو قطعاً نہیں آسکتی اور اسے جو مرضی ہے کہہ لیا جائے۔

لیکن اس کا جواب ہم اپنے الفاظ میں دینے کے بجائے خود اپنے محترم ہم عصر ہی کی زبان سے دیں گے۔ ۱۴ اگست کے زمیندار میں جو مقالہ "مسئلہ حجاز اور زمیندار" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا گیا ہے اسکے الفاظ یہ ہیں۔

> قبے شرعی حیثیت سے جائز تھے یا ناجائز۔ لیکن موجودہ حالت میں ان کا توڑنا اور فرقہ بندی کی آگ کو بھڑکانے کا موجب بننا غلطی تھی۔ شریعت کے نزدیک قبوں کا عدم یا وجود بالکل بے حقیقت ہے اصل مقصود یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت نہ ہو۔ اس کا موثق ترین ذریعہ یہی ہے کہ قبے نہ بنیں۔ اور لوگوں کو قضائے حاجات کے لیے ان کی طرف رجوع کرنے کا موقع نہ ملے۔ ابن سعود اگر اس مقصود حقیقی کو ملحوظ رکھتا ہوا سردست محض غیر شرعی اور غیر مسنون زیارات کی بندش پر اکتفا کرتا تو مقصد شریعت بھی حاصل ہو جاتا اور فتنہ انگیزوں کو مخالفت کی آگ بھڑکانے کا موقع بھی نہ ملتا۔

آگے چلکر پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

> ہماری دلی آرزو اور حقیقی کوشش یہ ہے کہ ہر اسلامی فرقہ اپنے مخصوص مذہبی اعتقادات پر قائم رہتا ہوا ایک دوسرے کے ساتھ پوری رواداری برتے۔ اور سب ملکر اسلام کی تنزل شدہ دنیوی قوت و طاقت کی بحالی یا بدرجہ اقل موجودہ قوت و طاقت کے استحکام و استواری کے لیے کوشش کریں..... ہماری نظروں میں قبوں کا توڑنا غلطی تھی۔ مصالح ملی کا اقتضاء یہ تھا کہ سردست کسی اختلافی مسئلے کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیکر مسلمانوں پر تفرقہ کا دروازہ کھولا جاتا اور دوسرے اہم تر مسائل و مصالح کا خیال ضروری تھا جو امت کے اتحاد عمومی کے بغیر انجام ہی نہیں پا سکتے۔ سلطان ابن سعود ان مصالح سے ناواقف نہ تھے لیکن افسوس کہ ان کی قوم اس معاملہ میں صبر و تحمل پر آمادہ نہ ہوئی۔ اور ایک بہت بڑے فتنہ کا دروازہ کھل جانے کے خطرے پیدا ہو گئے۔ جس کے باعث سلطان کو اس مصلحت عمومی سے کنارہ کش ہونا پڑا۔

خط کشیدہ فقروں کو ذرا غور سے پڑھیے۔ آپ کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگی کہ ۱۲ جولائی کے "زمیندار" میں جس چیز پر انتہائی شدومد کے ساتھ اعتراض کیا جا رہا تھا ۱۴ اگست کے "زمیندار" میں اسی کی حمایت اتنی ہی شدومد کے ساتھ کی گئی ہے اور خود ہی ان اعتراضات کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔ اب اگر ایک مرتبہ آپ پھر ہمارے ان خیالات پر ایک نظر ڈالیں جن پر ہمارا ہمعصر معترض ہوا تھا۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ "زمیندار" کے ۱۴ اگست والے مسلک کی تاسیس میں ہمارے ان خیالات نے کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے ہم نے ۱۲ جولائی کے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا تھا کہ:۔

> ہم اصولاً اس طریقہ کو اسلامی مفاد کے لیے مہلک سمجھتے ہیں کہ امت کے بیشمار اہم ضروریات کو چھوڑ کر چند مختلف فیہ جزوی مسائل کو دین کی بنیاد سمجھ لیا جائے۔ اور انہی پر اپنی تمام کوششوں کا زور صرف کر دیا جائے۔ یہ امت کی اصلاح کا نہیں بلکہ اسے اور زیادہ خراب کرنے کا طریقہ ہے اور اس سے اگر کوئی فائدہ ہو سکتا ہے تو وہ صرف یہ کہ امت کا شیرازہ جو کچھ تھوڑا بہت بندھا ہوا ہے وہ بھی پارہ پارہ ہو جائے۔ پس ایسی افتراق انگیز کارروائیوں سے محض اس بنا پر کہ ان میں کسی خاص عقیدہ کے پیروؤں کے نزدیک اتباع کتاب و سنت کا جوش بھرا ہوا ہے۔ اتفاق کرنا ہمارے لیے ناممکن ہے۔ کیونکہ ہماری بصیرت ان کے اندر امت کی بربادی کا منظر صاف دیکھ رہی ہے۔

اگر الفاظ سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو ہر شخص محسوس کریگا کہ ہمارے یہ خیالات "زمیندار" کے اصلاح شدہ خیالات سے ذرہ برابر بھی مختلف نہیں ہیں۔

اس کے بعد ہمارا ہمعصر ہمارے اس خیال کی تردید کرتا ہے کہ سلطان ابن سعود اپنے مقدم ترین فرائض کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں میں پھنس گئے ہیں۔ وہ اس کی تردید کرتے ہوئے مخالفین کی "ضلالت نظر" اور "زیغ بصر" کی شکایت کرتا ہے اور سلطان کے احساس فرض کے ثبوت میں اس امر واقعہ کو پیش کرتا ہے کہ انہوں نے جاہل بدوؤں کی تعلیم کا کام شروع کر دیا ہے، راستے محفوظ کر دیئے ہیں اور اخلاقی جرائم کے ارتکاب کو روک دیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں اس کے بعد بھی "نظر کی بے ترتیبی" اور "دماغ کے عدم توازن" کا الزام سلطان کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ سلطان نے حجاز میں جو اچھے کام کیے ہیں ان کی ہم نے ہمیشہ تعریف کی ہے اور کبھی ان پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ مگر واقعہ سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انہوں نے اب تک حجاز میں جو کچھ کیا ہے وہ اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ہے جو انہیں ابھی کرنا ہے۔ ان کے سامنے اصلاح کے عظیم الشان کام پڑے ہوئے ہیں جنہیں ابھی ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا ہے اور ان میں تنہا ان کی قوت کافی نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانان عالم کی متحدہ قوت درکار ہے۔ ایسی حالت میں اگر وہ عمل اصلاح کے آغاز ہی میں ایسے افعال شروع کر دیں جو خود زمیندار کے اعتراف کے مطابق امت میں "تفرقہ کا دروازہ" کھولتے ہیں، اور اس "اتحاد عمومی" کو مشکل بنا دیتے ہیں جس کے بغیر یہ عظیم الشان کام انجام پا ہی نہیں سکتا، تو بتایئے کہ یہ "نظر کی بے ترتیبی" اور "دماغ کا عدم توازن" نہیں تو اور کیا ہے؟

ہمارے محترم ہمعصر نے اپنا نصف کالم ان لوگوں کی شکایت میں بھی صرف کیا ہے جنہوں نے اس کے زعم کے مطابق موتمر اسلامی میں سلطان ابن سعود کے بنے بنائے کام کو بگاڑ دینے کی کوشش کی ہے مگر افسوس ہے کہ ہم اس غیر متعلق بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ ورنہ یہ ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس کافی مواد موجود ہے کہ اگر وفد خلافت و وفد جمعیۃ علماء اور خصوصاً مولانا محمد علی و شوکت علی نہ ہوتے تو اسلام کا یہ بے نظیر تاریخی اجتماع سلطان ابن سعود کی ذاتی اغراض کا ایک آلہ بنکر رہ جاتا جن "مسکینوں" کو آپ کہتے ہیں کہ وہ اس نوع کی مجالس کے جدید قواعد و ضوابط سے ناآشنا ہیں، ان کی مہارت فن کا یہ حال ہے کہ انہوں نے موتمر میں جس کے نمائندوں کی تعداد ۷۰ سے زیادہ نہ تھی ایک ثلث سے زائد (یعنی ۲۶) خاص اپنے ہوا خواہوں کو بھر دیا اور پھر ان ہوا خواہوں نے جو آپکی اصطلاح میں "مسکین" ہیں موتمر کی کارروائیوں کو ضبط و نظام کے ماتحت لانے میں انتہائی مزاحمت کی جو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے سرکاری ممبروں کے طرز عمل سے کچھ بھی مختلف نہ تھی۔ (باقی)

حضور نظام اور حکومت ہند

اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ وہ وحشت انگیز خبر درج کی گئی ہے جو ایسوسی ایٹڈ پریس نے "انڈین ڈیلی میل" کے حوالہ سے شائع کی ہے۔ یہ خبر صرف اسی حیثیت سے مشکوک نہیں ہے کہ اسے ایک بازاری افواہ کے طور پر شائع کیا گیا ہے، بلکہ اس اعتبار سے بھی مشکوک معلوم ہوتی ہے کہ جس مراسلہ کی جانب اس میں اشارہ کیا گیا ہے وہ ایک سلطنت کا غیر دانشمندانہ تحریر ہے۔ جب تک کسی شخص کو کامل طور پر برطانی تدبر کا دیوالہ نکل جانے کا یقین نہ ہو جائے اس کے لئے یہ تسلیم کرنا مشکل ہے کہ حکومت ہند نے فی الواقع فرمانروائے دکن کو ایسا ہی مراسلہ بھیجا ہوگا جو محسن کشی، بدعہدی اور غیر مآل اندیشی کا مظہر اتم ہے۔ دکن کے فرمانرواؤں نے دولت برطانیہ ہند کی تاسیس میں جو زبردست حصہ لیا ہے اور تاریخ کے نہایت نازک ایام میں جس طرح انگریزی حکومت کی امداد و اعانت کی ہے، وہ ایک ایسا احسان ہے کہ اگر انگریزی قوم میں شرافت کا ذرہ برابر بھی احساس موجود ہو تو وہ اسے کبھی فراموش نہ کریگی۔ تاریخ سے یہ حقیقت ابھی تک محو نہیں ہوئی ہے کہ اٹھارویں صدی کی انگریزی و فرانسیسی کشمکش میں اگر فرمانروائے دکن کی طاقت حیدر علی اور دولت فرانس کے ساتھ شامل ہو جاتی تو شاید آج ہندوستان میں انگریزی مقبوضات کی وسعت پانڈیچری اور چندرنگر سے زیادہ نہ ہوتی اسی طرح وہ زمانہ بھی تاریخ کے حافظہ میں محفوظ ہے جب غدر ۱۸۵۷ء کی فیصلہ کن کشمکش میں حیدر آباد کی طاقت نے برطانی اقتدار کو فنا ہونے سے بچا لیا تھا پھر گزشتہ جنگ عظیم میں جبکہ انگریزی حکومت کے سامنے زندگی و موت کا سوال درپیش تھا فرمانروائے حیدر آباد کی وفاداری جس قدر بیش قیمت ثابت ہوئی ہے اس کا اعتراف ابھی تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہم خود ولیعہد دولت برطانیہ کی زبان سے سن چکے ہیں۔ پس اور ایسے ہی بیشمار احسانات کو دیکھکر کس کو یقین آئے گا کہ کوئی شریفانہ انسانی حکومت آج محض بالادستی کے حق کی بنا پر اپنے ایسے وفادار دوست کی عزت و حشمت پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔

احسانات کو بھی جانے دیجئے۔ اگر انسانی اخلاق میں پاس عہد کوئی چیز ہے اور اگر یہ ایک حقیقت ہے کہ شرافت کا اولین معیار دیانت و صداقت اور عہد کی پابندی ہے تو یہ یقین کرنا بہت مشکل ہے کہ انگریزی حکومت نے اپنی قومی شرافت و عزت سے دست بردار ہوئے بغیر ان معاہدات کی خلاف ورزی کرنا گوارا کیا ہوگا جن پر دولت برطانیہ اور دولت آصفیہ کے تعلقات کی بنیاد قائم ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے دولت آصفیہ اور برطانیہ کے قدیم معاہدات میں ایک لفظ بھی ایسا نکالا نہیں دکھایا جا سکتا ہے جس سے دولت آصفیہ کے داخلی معاملات میں دولت برطانیہ کا حق مداخلت ثابت ہوتا ہو۔ برخلاف اس کے ان معاہدات میں نہ صرف معنیً بلکہ لفظاً بھی ہم کو اس قسم کی تصریحات ملتی ہیں جن کی رو سے فرمانروائے دکن کو اپنی رعایا اور اپنے ماتحت زمینداروں جاگیرداروں اور ملازموں پر حاکمیت مطلقہ حاصل ہے۔ پھر اگر تھوڑی دیر کے لیے یہ مان بھی لیا جائے کہ دکن میں رشوت کا بازار گرم ہے۔ یا وہاں کے نظام عدالت میں خرابیاں آگئی ہیں یا اعلیٰ حضرت کا سلوک اپنے عزیزوں اور ماتحت جاگیرداروں کے ساتھ خراب ہے، یا اعلیٰ حضرت اپنا روپیہ اسلامی تبلیغ پر بے دریغ خرچ کرتے ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس پر انگریزی حکومت کو بازپرس کرنے کا کیا حق ہے؟ کیا کسی قدیم یا جدید معاہدہ میں یہ شرط موجود ہے کہ اعلیٰ حضرت کو اپنا روپیہ اسلامی تبلیغ پر خرچ کرنے کا حق نہیں ہے؟ کیا کوئی معاہدہ انگریزی حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ انتظامی خرابیاں پیدا ہونے کی صورت میں فرمانروائے دکن کے اختیارات میں مداخلت کر سکتی ہے؟ کیا کسی معاہدہ کی رو سے انگریزی حکومت نظام دکن کی اتالیق مقرر کی گئی ہے کہ ان کے بھائی بہنوں کے ساتھ انکے تعلقات کی دیکھ بھال کرے؟ اگر معاہدات میں ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جب تک انگریزی حکومت اپنی سیاسی لغت سے پاس عہد کا لفظ بالکل قلمزد نہ کر دے وہ حیدر آباد کے داخلی معاملات میں کیونکر مداخلت کر سکتی ہے؟ ممکن ہے کہ اس کی تائید میں پچھلے رواج کی بعض مثالیں پیش کی جا سکیں لیکن کسی شخص کا پچھلا گناہ اس کے لئے کسی جدید گناہ کو جائز نہیں کر سکتا۔

پھر اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ سالہا سال تک سیاسی اغراض کے لیے اخلاقی جرائم کا ارتکاب کرتے کرتے انگریزی تدبر کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے تو ہمارا خیال یہ ہے کہ انگریزی حکومت خود اپنے مفاد و مصالح کے لحاظ سے بھی ایسی غیر مآل اندیشانہ حرکت نہیں کر سکتی ہندوستان میں انگریزی حکومت جن بنیادوں پر قائم ہے۔ ان میں دیسی ریاستوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور دیسی ریاستوں میں۔ ریاست حیدر آباد سب سے بڑی۔ سب سے زیادہ طاقت ور۔ اور سب سے زیادہ باثر ہونے کی حیثیت سے انگریزی حکومت کی سب سے زیادہ مضبوط بنیاد ہے۔ اس نے ہمیشہ نازک ترین اوقات میں دولت انگلشیہ کی مدد کی ہے۔ اور اس کی مدد انگریزی حکومت کے بقا و استحکام کے لیے نہایت کارگر ثابت ہوئی ہے پس یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ ایک حکومت جن بنیادوں پر قائم ہو ان کو خود ہی منہدم کر دے۔ انگریزی تاریخ میں ابھی بہت سے نازک دور آنے والے ہیں اور اسے ہرگز یہ اطمینان نہ کرنا چاہئے کہ ان نازک ایام میں وہ اپنے وفادار دوستوں کے اعتماد و محبت کو کھو کر اپنی زندگی محفوظ رکھ سکے گی۔ ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ انگریزی حکومت کو درحقیقت جس چیز کا خوف دامنگیر ہے وہ حیدر آباد کی زبردست علمی ترقی، اس کی بہترین مالی حالت، اس میں ہندوستان کے بہترین دماغوں کا اجتماع اور مسلمانان ہند کے دلوں میں اس کا گہرا اور راسخ اثر ہے۔ مگر ایک عقلمند انسان طاقتور دوست کو کمزور غلام سے زیادہ مفید سمجھتا ہے حیدر آباد اگر طاقتور ہو تو وہ حکومت برطانیہ کے لئے بہترین پشتیبان ہو سکتا ہے لیکن اگر اس کی طاقت کو توڑنے کی کوشش کر کے اس کی دوستی و وفاداری کو ٹھکرا دیا جائے تو نہ صرف حیدر آباد بلکہ تمام ہندوستان کی ریاستوں سے برطانی حکومت کا اعتماد اٹھ جائے گا اور انہیں برطانیہ کے سلک اتحاد میں رکھنے کے لئے صرف ایک مجبورانہ اطاعت ہی کی زنجیر باقی رہ جائے گی جس کا حوادث کے ایک معمولی صدمہ ہی سے ٹوٹ جانا یقینی ہے۔ پس اگر واقعی برطانی تدبر کا دیوالہ نہیں نکل گیا ہے تو حکومت ہند اس نکتہ سے ناواقف نہیں رہ سکتی کہ جو شخص دوسروں کے نقصان میں اپنا فائدہ ڈھونڈنا چاہے اس کا فائدہ عارضی ہے اور جو دوسروں کے فائدہ میں اپنا فائدہ تلاش کرے اس کا فائدہ دائمی۔

ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے ہم انڈین ڈیلی میل کی اس خبر پر مشکل ہی سے یقین کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر فی الواقع انگریزی حکومت نے حضور نظام کو ایسا ہی پیغام بھیجا ہے تو ہم کو کہنا پڑیگا کہ ہندوستان کے سب سے زیادہ جلیل القدر ملکی فرمانروا کے حقوق پر ایسا حملہ کر کے اس نے ایک خودکشانہ غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ اب تک بہت سی غلطیاں کر کے اپنی جڑیں کھوکھلی کر چکی ہے۔ مگر نظام کی وفاداری کو ٹھکرا دینا ان غلطیوں میں سب سے زیادہ مہلک غلطی ہے جس کا نقصان اسے اس دور امن میں تو شاید نہ محسوس ہو۔ لیکن آگے چلکر کسی مصیبت کے زمانہ میں اس کا بہت برا انجام دیکھنا پڑے گا۔

مالوی جی حکومت کے مقابلہ میں

کلکتہ کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴ کے جو احکام نافذ کیے ہیں وہ اگرچہ بہت بعد از وقت ہیں مگر پھر بھی ہندوستانی حکومت کی تاریخ میں ایک غیر معمولی معقولیت کا ثبوت ہم پہنچاتے ہیں اگر یہ کارروائی آج سے چار پانچ ماہ قبل ہی کی جاتی تو ہمیں یقین ہے کہ کلکتہ اور اسکے گرد و نواح میں جو کشت و خون ہوا وہ ہرگز نہ ہوتا۔ صرف ایک بنگال ہی پر کیا موقوف ہے تمام ہندوستان میں ڈاکٹر مونجے اور مالوی جی جیسے لوگوں نے جو فساد انگیز تقریریں کی ہیں ان کا ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ حکومت اس پر توجہ کرے۔ اور امن عامہ کی خاطر اس سلسلہ کو ہر طریقے سے ختم کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ مدتوں جو حالات آج کلکتہ میں پیش آرہے ہیں وہی ہندوستان کے ہر شہر اور ہر قریہ میں جلد از جلد ظاہر ہونے لگیں گے ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب عمال حکومت کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور یہ امید کی جا سکتی ہے کہ صوبہ بنگال کی تقلید میں دوسرے صوبے بھی بہت جلد یہی کارروائی کریں گے تاکہ ملک کا امن ان انتشار انگیز تقریروں کی نذر نہ کیا جا سکے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بھی نہایت مسرت ہوئی کہ مالوی جی مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔ ہم انہیں اس فیصلہ پر قابل مبارکباد سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں سے زور آزمائی کرنے کے بعد حکومت کے مقابلہ میں خم ٹھونک کر آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ مالوی جی جیسے کہنہ مشق لیڈر سے یہ امید تو کی ہی نہیں جا سکتی کہ وہ بغیر سوچے سمجھے ہندو جاتی کو اس جدید محاذ پر حملہ کرنے کے لیے لے رہے ہوں گے اس لیے یہ امر یقینی ہے کہ پنڈت جی نے اپنی طاقت کا صحیح اندازہ لگا کر ہی حکومت کو جنگ کا چیلنج دیا ہوگا۔ ہاں اگر کچھ افسوس ہے تو اس امر کا کہ ہمارے بہادر پنڈت جی تحریک ترک موالات کے زمانہ میں تو مادر وطن کی آزادی کے لیے اتنی بھی قربانی نہ کر سکے جتنی ایک معمولی سے معمولی رضاکار کرنے کے لیے آمادہ تھا۔ مگر آج جبکہ بدنصیب ہندوستان کی دو قومیں ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں ان کو اس کھیل میں اس قدر لطف آرہا ہے کہ وہ حکومت کو بھی ناراض کرنے کیلئے تیار ہیں۔ [illegible] خاش ہو جاتا ہے۔

عربک کالج

دہلی کی واحد اسلامی درسگاہ عربک کالج کے معاملات نے گزشتہ چند روز سے جو نازک صورت حال اختیار کر لی تھی ہمیں مسرت ہے کہ اس کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا۔ عربک کالج کی حالت جس قدر خراب ہے اس کا اندازہ امتحانات کے ان خراب نتائج سے کیا جا سکتا ہے جو کئی سال سے ظاہر ہو رہے ہیں اور اس پر یقیناً ہر مسلمان کو افسوس ہے۔ مگر مینیجنگ سب کمیٹی کی اس رائے سے بمشکل اتفاق کیا جا سکتا ہے کہ اس کی ذمہ داری کلیتہً مولوی فضل الدین صاحب پر ہے۔ ہمارے نزدیک اصل خرابی کالج کے ماتحت اسٹاف میں ہے اور اس کے بعض ارکان اتنے ناکارہ اور اس قدر بد اخلاق ہیں کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی درسگاہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ کمیٹی کا سب سے پہلا کام یہ تھا کہ انہیں نکال کر قابل اساتذہ کو بھرتی کرتی۔ اور اگر اس کے بعد بھی کالج کی حالت درست نہ ہوتی تو اسے حق تھا کہ مولوی فضل الدین صاحب سے بازپرس کرتی۔ ہمیں امید ہے کہ اب نفسانیات کو چھوڑ کر خرابیوں کی صحیح تحقیقات کی جائے گی اور انہیں دور کر دیا جائیگا۔

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بینظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے گیارہویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

عجاج نویہض نے مولانا شوکت علی کی تجویز عربی میں پڑھکر سنائی۔

حجاز میں ریلوے لائن تعمیر کرنے کی ضرورت جس پر ہم سب اتفاق کرچکے ہیں برسوں کی بہم سعی اور کثیر مال چاہتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کام کی انجام دہی میں ہم بتدریج قدم بڑھائیں۔ اسلئے پہلی ضرورت جسے حکومت حجازیہ کو پورا کرنا چاہیئے یہ ہے کہ وہ جدہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک سڑکیں درست کرلے۔ تاکہ ان پر گاڑیاں اور موٹریں چل سکیں اور ان منزلوں پر جہاں قافلے ٹھیرتے ہیں۔ سرائیں تعمیر کرلے اور ان میں ضروری سامان راحت مہیا کرے۔ یہ چھوٹا سا کام اس بڑے کام کے لیئے تمہید و دیباچہ ہوگا۔ جو حج کے راستوں میں ریل تعمیر کرنے کے لیئے ہمارے پیش نظر ہے۔ اور جس کے لیئے برسوں کا انتظار کرنا ہوگا۔

محرک شوکت علی
موئد ندوی

(سبجکٹ کمیٹی کا نوٹ۔ موتمر اس تجویز کو مجلس تنفیذیہ کے سپرد کرے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ اس باب میں پوری کوشش کرے گی)

شوکت علی۔ جناب صدر! میں وعدہ کرتا ہوں کہ پانچ منٹ سے زیادہ آپکا وقت نہیں لونگا۔ میں گھڑی سامنے رکھکر بولتا ہوں۔

میں یہ تجویز حکومت حجازیہ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مگر اسے یہ تکلیف نہیں دیتا کہ وہ اس کی تنفیذ کے تمام مصارف بھی خود ہی برداشت کرے۔ بلکہ اگر اللہ کو ہمارا کام پورا کرنا ہوگا تو ہم مسلمانوں ہی سے روپیہ جمع کردیں گے۔ میں حکومت سے جو کچھ چاہتا ہوں۔ وہ صرف یہ ہے کہ وہ جدہ سے مکہ تک کی سڑک تعمیر کرے۔ یہ عمل اصلاح اور جدہ تا مکہ ریلوے لائن کی تعمیر کا پہلا قدم ہوگا۔ اور اس سے موٹریں آنے جانے میں آسانی ہوگی۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب میں شقدف پر سوار تھا تو گرنے کے خوف سے میرے لیئے تکیہ وہ عابرہنا بھی مشکل ہوگیا تھا۔ اگر راستے درست ہوتے تو موٹر چل سکتی اور یہ مصیبت پیش نہ آتی۔ مگر اب یہ حال ہے کہ مجھے موٹر مل بھی جائے تو اسے کوئی چلانے والا نہیں ملتا۔ اور وہ بھی لیجائے تو راستہ کی خرابی سے چلنا مشکل ہوتا ہے۔ اور بار بار ٹھیر جانا پڑتا ہے۔ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک دو دن میں ایک تخمینہ مرتب کرکے پیش کرے جس سے معلوم ہو کہ ایک چھوٹی پٹری کی ریلوے لائن تعمیر کرنے میں کس قدر خرچ ہوگا۔ میرے بھائی مولانا محمد علی مطالبہ کرتے ہیں کہ راستہ کی درستی کو عرفات تک ممتد کردیا جائے۔ میں اس کو بھی اپنی تجویز میں شامل کرتا ہوں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ پیش ہوچکا ہے۔ ایک ہندوستانی صاحب ویسی ہی ریلوے لائن تعمیر کرنے کی درخواست کرچکے ہیں جیسی میں تجویز کررہا ہوں۔ میں اپنے مصری اور جاوی بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اس مسئلہ کو اہمیت کی نظر سے دیکھیں۔ اور ہمت کرکے ضروری روپیہ فراہم کرنے کی کوشش کریں۔

یوسف یاسین۔ اگر محض ایک تخمینی بیان درکار ہے تو یہ زیادہ سے زیادہ ایک دو دن میں تیار ہوسکتا ہے لیکن۔ اگر مکمل تخمینہ کی ضرورت ہے تو جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں اس میں بہت وقت لگیگا۔

محمد علی۔ ہمیں محض ایک تخمینی بیان کی ضرورت ہے زیادہ نہیں چاہیئے۔

ابن الحسینی۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کے پاس پہلے سے ایسے بیانات موجود ہیں اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس سے قبل اس کام کی طرف توجہ کی جاچکی ہے۔ پس اگر حکومت پچھلے کاغذات کی طرف توجہ کرے تو اسے مطلوبہ بیان مرتب کرنے میں آسانی ہوگی۔

یوسف یاسین۔ موتمر اتنا ہی کرسکتی ہے کہ اس تجویز کو مجلس تنفیذیہ اور حکومت کے حوالہ کردے۔ اسی طرح حکومت کی قدرت میں بھی صرف اتنا ہی ہے کہ مصارف کا تخمینہ پیش کردے مگر اصل چیز روپیہ ہے۔ پس اس کا رخیر میں عالم اسلامی کو چند مہینے کیلئے تیار ہوجانا چاہیئے۔

ابو العزائم۔ پہلے ہم خیال کرتے تھے کہ حجاز میں موٹر پر بیٹھنا بھی بہت بڑی بات ہے۔ مگر اب وہ امن قائم ہوجانے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان ریل جاری کرنے پر بھی قادر ہوگئے ہیں۔

صدر۔ کیا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ اس تجویز کو مجلس تنفیذیہ اور حکومت کے پاس بھیجدیا جائے۔

حاضرین۔ اتفاق ہے۔

شوکت علی۔ میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جلدی کرے اور ایک دو ہی دن میں مصارف کا تخمینہ پیش کرے۔

جنرل سکرٹری۔ پہلے آپ حضرات نے طے کیا تھا کہ قانون اساسی کی گیارہویں اور تیسویں دفعہ کو مجلس وضع قانون اساسی کے پاس واپس کردیا جائے تاکہ وہ اس پر غور کرکے پھر پیش کرے اور صدر کیلیئے وظیفہ کی مقدار بھی متعین کردے۔ مگر یہ مجلس اس وجہ سے مجتمع نہیں ہوسکی کہ بعض ارکان ایک سے زائد مجلسوں میں شریک ہیں اور ایک رکن کیلئے بیک وقت دو کام کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ ایک ممبر کو ایک سے زائد کمیٹیوں کا ممبر منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

یوسف یاسین۔ نظام عمل کی تصحیح کے لیئے جو مجلس منتخب کی گئی ہے اس کے سپرد یہ کام کردیا جائے۔

ابو العزائم۔ میری رائے میں ایک شخص کو ایک ہی کمیٹی کا ممبر ہونا چاہیئے۔

صدر۔ کیا آپ حضرات سکرٹری صاحب کی اس درخواست کو منظور کرتے ہیں؟

ابن الحسینی۔ میں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا مجلس اقتراحات کے متعلق طے ہوچکا ہے کہ اس کا اجتماع چھ ارکان کی شرکت سے صحیح ہوسکتا ہے۔ پس اگر مجلس وضع نظام میں ارکان کی کمی ہوگی تو مجلس اقتراحات کے زائد از ضرورت ارکان اس میں جاکر شریک ہوسکتے ہیں۔

حاضرین۔ یہ بہتر رائے ہے (اتفاق رائے سے یہ رائے منظور کی گئی)

ادیب ثروت بے۔ میرے محترم بھائیو! میں دیکھتا ہوں کہ یہاں ہمارے اجتماع سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوا کیونکہ جن مجلسوں کا کام عصر کے بعد شروع ہوتا ہے وہ کوئی قابل ذکر کام نہیں کرسکتیں۔ وقت کا ایک حصہ دیر سے آنے والوں کے انتظار میں صرف ہوجاتا ہے۔ پھر کچھ وقت قہوہ نوشی میں گذر جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد مغرب کا وقت آجاتا ہے اور نماز مغرب پڑھنے کے بعد لوگ رات کا کھانا کھانے کیلئے اٹھ جاتے ہیں۔ اسطرح سارا وقت ضائع ہوجاتا ہے اور موتمر کے سامنے کوئی ایسی تجویز نہیں آتی جس پر وہ بحث کرے۔ اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ موتمر کا اجتماع ہفتہ میں ایک دن یا دو دن یا تین دن ہوا کرے اور باقی ایام میں ماتحت کمیٹیاں اپنے مفوضہ امور کو اچھی طرح انجام دے لیا کریں۔ جمہوریہ ترکیہ کی مجلس ملی میں یہی طریقہ استعمال ہوتا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس طریقہ سے یہ موتمر بھی سہولت کے ساتھ بہت کچھ کام کرسکیگی۔ میری رائے میں یہ بھی بہتر ہوگا کہ کمیٹیاں ظہر سے پہلے مجتمع ہوا کریں کیونکہ ظہر کے بعد ارکان کے لئے حاضر ہونا مشکل ہوتا ہے اور کام کرنا بھی ناگوار ہوتا ہے۔ میں جناب صدر سے درخواست کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو ہئیت محترمہ کے سامنے پیش کرکے رائے لے لیں۔

حاضرین۔ خوب، خوب، ہم اتفاق کرتے ہیں۔

ابن الحسینی۔ میں اس تحریک کی موافقت کرتا ہوں۔ ہمیں اس پر آج ہی سے عمل کرنا چاہیئے تاکہ اسوقت سے سات بجے تک ہم بہت سا کام انجام دے لیں اور اگر کل موتمر منعقد ہو تو اس کے سامنے بحث ونظر کے لیے کافی تجاویز پیش کی جاسکیں۔

حاضرین کے اتفاق سے یہ تجویز پاس ہوگئی۔

ابن الحسینی۔ موتمر کا اجلاس کل صبح منعقد ہو۔

محمد ماضی ابو العزائم۔ کل صرف مجلس اقتراحات کا جلسہ منعقد ہونا چاہیئے۔

بعض آوازیں۔ اجلاس عام کل ہی منعقد ہو۔ اگر اس کے سامنے کوئی قابل بحث امور ہوئے تو خیر ورنہ ماتحت کمیٹیاں اپنا کام شروع کردینگی۔

محمد علی۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ مجلس اقتراحات میں جدید وفود کو بھی شریک کیا جائے۔

جنرل سکرٹری۔ ابھی تک جدید وفود کے ارکان متعین نہیں کئے گئے ہیں۔

یوسف یاسین۔ کل ہی موتمر نے طے کیا ہے کہ مجلس اقتراحات میں ترکی، افغانی، اور یمنی وفود کے چھ ارکان شامل کئے جائیں۔

جنرل سکرٹری۔ میں اپنے بھائی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کرکے بولنے سے پہلے اس تجویز کو پڑھکر سنادیں۔

یوسف یاسین۔ پڑھ کے سنانے کی ضرورت نہیں میں تو صرف یہ واقعہ بیان کررہا ہوں کہ موتمر نے کل وفود جدیدہ میں سے ۶ ارکان کو مجلس میں شریک کرنا طے کیا ہے۔

صدر۔ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو جلسہ نے طے کیا تھا کہ مجلس اقتراحات میں نو آمدہ وفود کے ارکان بھی شامل کئے جائیں اور بعد میں ان کے نام رجسٹر میں لکھ لئے جائیں۔ چونکہ ان ارکان کے نام ابھی متعین نہیں ہوسکے ہیں اسلئے انہیں رجسٹر میں نہیں لکھا گیا۔ اب میں حضرات نمائندگان وفود ترکی و افغانی و یمانی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی جانب سے ارکان کو نامزد کردیں۔

ادیب ثروت بک۔ اگر جلسہ کی یہی رائے ہے تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

جنرل سکرٹری۔ میں آپ حضرات کو مطلع کرتا ہوں کہ وفد ترکی سے ادیب ثروت بے، وفد افغانی سے جنرل غلام جیلانی خاں اور وفد یمنی سے سید حسن مجلس اقتراحات کے رکن منتخب کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد صدر نے ماتحت مجالس کے اجتماع کی خاطر جلسہ کو ملتوی کردیا اور اعلان کیا کہ دوسرے دن صبح کو ڈیڑھ بجے اجلاس عام منعقد ہوگا۔ اگر اسوقت ہمارے سامنے قابل بحث تجاویز موجود ہوئیں تو بہتر ورنہ پھر جلسہ کو ملتوی کردیا جائے گا۔ چنانچہ ساڑھے تین بجے جلسہ برخاست ہوا۔

بارھواں اجلاس

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو صبح کے ۲ بجے حضرت شریف شرف عدنان پاشا نے موتمر اسلامی کے بارھویں اجلاس کا افتتاح کیا۔ ۷۰ میں سے ۴۲ ارکان حاضر تھے۔ جلسہ سابقہ کی رپورٹ پڑھی گئی چونکہ مجلس اقتراحات کی جانب سے جنرل سکرٹری کے پاس کوئی قابل بحث تجویز نہیں آئی تھی لہٰذا صدر نے مجلس اقتراحات اور مجلس وضع نظام اساسی کے اجتماع کے لیئے جلسہ کے التوا کا اعلان کیا۔

مولانا شوکت علی نے جدہ تا مکہ ریلوے لائن کی تعمیر کے متعلق اپنی تجویز کا پھر ذکر کیا اور کہا کہ سب سے پہلا کام یہی ہونا چاہیئے کہ جدہ سے مکہ اور عرفات تک پٹڑی بچھادی جائے۔ اور کم از کم ابتدا اتنا ہی کردیا جائے کہ موٹریں آنے جانے کے قابل راستہ درست ہوجائے۔ اس پر صدر نے کہا کہ آپکے ملاحظات رپورٹ میں درج کرلئے گئے ہیں۔

اس کے بعد محمد ابو زید کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صورت آخر کب تک جاری رہیگی کہ ہم یہاں آئیں اور کوئی کام نہ پاکر واپس چلے جائیں۔ موتمر میں ایسے بھی لوگ ہیں جنہیں اپنے اپنے گھروں سے آئے ہوئے بہت زمانہ گذر گیا ہے اور اب وہ واپس جانا چاہتے ہیں۔

اسوقت ترکی اور افغانی وفود جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔

ابو زید۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ موتمر کے اختتام کی تاریخ مقرر کردی جائے اور اس پر رائے لی جائے۔

ابن الحسینی۔ میری رائے میں آئندہ جمعرات تک کام ختم ہوجانا چاہیئے اور اسکے لئے موتمر کے اجلاس روزانہ ظہر کے بعد منعقد ہونے چاہئیں۔

بہجت البیطار۔ میرے نزدیک اختتام موتمر کی تاریخ متعین نہیں کی جاسکتی۔ بہت ممکن ہے کہ ہم کسی مسئلہ پر وقت مقررہ سے پہلے بحث ختم نہ کرسکیں۔ اور ایک دو دن زیادہ لگ جائیں۔ ایسی حالت میں گویا ہم خود اپنی ہی مقرر کردہ بات سے پھر جائینگے۔ حالانکہ اس کی ہمیں اسوقت کوئی شدید ضرورت نہیں ہے۔

شیبی۔ ابھی تک تو موتمر ابتدائی امور کو انجام دے رہی ہے اور اس نتیجہ تک پہنچی بھی نہیں ہے۔ جس کا انتظار تھا۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ اختتام کی تاریخ کیونکر مقرر کی جاسکتی ہے۔ ہمیں اسوقت تک کام جاری رکھنا چاہیئے جب تک ہم اس مقصد کو نہ پہنچ جائیں۔ جس کی تکمیل کے لئے یہاں جمع ہوئے تھے۔

شیخ ہارون۔ اختتام موتمر کی تاریخ مقرر کرنے کی تجویز ایک بنیادی تجویز ہے کیونکہ ایک کانفرنس کے آغاز و ختم کا وقت مقرر ہونا اصولاً ضروری ہے۔ لہٰذا میری رائے میں اس تجویز کو لکھکر مجلس اقتراحات کے سامنے پیش کردیا جائے تاکہ وہ اس پر غور کرکے کوئی قطعی رائے موتمر کے سامنے پیش کرسکے۔

رشید رضا۔ میں مجلس اقتراحات پر کوئی الزام نہیں لگانا چاہتا مگر میری غرض یہ ہے کہ اس سے صاف طور پر مطالبہ کیا جائے کہ وہ جلدی سے اپنا مفوضہ کام انجام دیکر موتمر کے سامنے پیش کرے تاکہ فضول وقت نہ ضائع ہو۔ (باقی)

برقیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

شام میں تحریک آزادی کی فتح

تمام ملک میں جہاد کا ولولہ پیدا ہورہا ہے

لندن یکم اگست۔ مصر سے جو پیغامات موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام میں فرانسیسیوں کی مخالفت تحریک وسیع پیمانہ پر پھیل رہی ہے۔ ان اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بغاوت شام کس قدر شدید اور مستقل صورت اختیار کرچکی ہے۔

مجاہدین شام کا عزم و استقلال

۱۸۰۰۰ فرانسیسی فوج کی سعی لاحاصل

قاہرہ یکم اگست اخبار لاپوائے کو بیروت سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے اس جنگ کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ جو دمشق کے چاروں طرف باقاعدہ ۱۸ جولائی کو شروع ہوکر دس روز تک جاری رہی اور جس میں اٹھارہ ہزار فرانسیسی فوج لڑی تھی۔ اس جنگ کا ابھی تک کوئی فیصلہ کن نتیجہ برآمد نہیں ہوا فرانسیسیوں نے متعدد دیہات تباہ کردئے۔ اور دمشق کے کود ہی محلوں پر گولہ باری کی۔

وزیر اعظم فرانس کی ابلہ فریبی

شکست کو چھپانیکی کوشش

پیرس ۲ اگست۔ موسیو پین لیو نے وزارت کو مطلع کیا کہ شام اور مراکش کی بغاوت کو فرو کرنے میں نہایت اطمینان بخش ترقی ہورہی ہے۔

سلطان ابن سعود کی تردید

روضۂ نبوی کو ڈہانیکا کوئی ارادہ نہیں ہے

بمبئی ۴ اگست۔ روضۂ نبوی کے انہدام کے متعلق جو افواہیں پھیلی ہوئی ہیں اس کے بارے میں سلطان ابن سعود کے ایجنٹ متعینہ بمبئی کو ان کی جانب سے مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا ہے۔

روضۂ نبوی کے قبے کو گرادینے کا جو فتنہ انگیز پروپیگنڈا پھیلایا جارہا ہے وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ ہم روضۂ نبوی کو جان کے برابر عزیز سمجھتے ہیں۔ براہ کرم اس غلط افواہ کی تردید کردیجیے۔

ہندوستان

حضور نظام پر حکومت کی نظر عنایت

حیدرآباد کے داخلی امور میں صریح مداخلت

تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کی دہمکی

بمبئی ۳ اگست۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد کے متعلق کچھ عرصے سے جو افواہیں مشہور ہیں وہ اب صحیح ثابت ہورہی ہیں۔ "انڈین ڈیلی میل" کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ۲۳ جولائی کو ریزیڈنٹ مسٹر ہارٹن نے نظام سے تقریباً ۲ گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اور دوسرے دن نظام نے باب حکومت کے صدر اعظم۔ صدر المہام مالیات اور دیگر ملازمین کو طلب کیا۔ تمام شہر میں ہر قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جن حلقوں کے متعلق یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ معاملات حکومت سے واقف ہوں گے۔ ان میں نظام اور حکومت ہند کے تعلقات کے متعلق سرگوشیاں ہورہی ہیں۔

یہ افواہ نہایت شد و مد کے ساتھ گشت کررہی ہے کہ ایک نہایت سخت مکتوب شملہ سے محل شاہی میں موصول ہوا ہے جس میں نظام اور ان کے خاص عہدہ داروں کے خلاف بہت سے الزامات لگائے گئے ہیں۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ الزامات میں عہدوں کا فروخت کرنا۔ رشوت لینا۔ محکمہ عدالت کی خرابی اپنے بھائیوں۔ بیٹوں بہنوں۔ یا جاگیردار رئیسوں۔ ماتحت زمینداروں کے ساتھ نظام کا غیر منصفانہ برتاؤ۔ ہندوستان میں اور اسکے باہر مسلمانوں کے پروپیگنڈا پر ریاست کے فنڈ میں سے لاکھوں روپیہ سالانہ کے مصارف اور یورپین افسروں کو علیحدہ کرنے کی پالیسی کے باعث انتظام ملکی میں نقص واقع ہونا بھی شامل ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے مذکورہ بالا مکتوب میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

(۱) نظام ہمیشہ کے لیئے نذروں اور تحائف کا لینا ترک کردیں۔

(۲) ان متعدد تعلقہ داروں کو قرار واقعی سزا دیجائے جو نظام کے نام سے رعایا پر ظلم کررہے ہیں۔

(۳) باب حکومت کے صدر اعظم۔ صدر المہام مالیات۔ صدر المہام مالگذاری اور انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدوں پر برطانوی افسر متعین کئے جائیں۔

(۴) ماتحت جاگیرداروں اور ان کی ریاستوں کی ساتھ انصاف کیا جائے۔

(۵) ملک کے عام انتظام کے لیئے مناسب طریقہ جاری کیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ ۲۰ اگست تک جواب طلب کیا گیا ہے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت کے مکتوب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر حکومت کی شرائط کو نظام نے اطمینان بخش طریقہ پر پورا نہیں کردیا تو ریاست کے داخلی معاملات کی مفصل تحقیقات کے لیئے ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا۔

یہ اندازہ کرنا دشوار ہے کہ ان گرما گرم افواہوں میں صداقت کس حد تک ہے۔ مگر اسی قدر دشوار یہ بھی ہے کہ ان شکایتوں اور خبروں کی جانب سے لاپرواہی برتی جائے جو آج کل شہر میں موصول ہورہی ہیں۔ ناظرین کو یہ واقعہ یاد ہوگا کہ گذشتہ موسم گرما میں مسٹر ہارٹن دفعۃً اوٹاکمنڈ سے روانہ ہوکر نظام سے ملاقات کرنے کے بعد شملہ گئے تھے۔ ریزیڈنٹ مذکور شملہ میں نسبتاً طویل قیام کرنے کے بعد اوٹاکمنڈ واپس ہوئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اسوقت سے حکومت ہند اور ریاست میں برابر خط و کتابت ہوتی رہی اور جس مکتوب کا ذکر کیا گیا ہے وہ گویا بالادست طاقت کا آخری فیصلہ ہے۔

دیوان بہادر آر وینکٹ رنگم جو حال ہی میں حیدرآباد میں واپس آئے ہیں انہوں نے گدوال میں رانی گدوال سے ملاقات کی تھی۔ اور یہ اطلاع ملی ہے کہ اس قدیم ریاست کے لیئے صوبہ مدراس کے ریڈی حلقوں میں نہایت سخت شورش بپا کی جارہی ہے۔

صرف خاص (شاہی جاگیروں) کا انتظام بھی نہایت مایوس کن طریق پر ابتر ہے۔ جہاں کے متعلق ایک خاص شکایت یہ ہے کہ عہدہ داران کو مہینوں تک تنخواہیں نہیں ملتی ہیں۔ اور اس طرح رشوتیں لینے میں ہمت افزائی کی جاتی ہے۔

یہ بھی افواہ ہے کہ حکومت نے کسی خاص وزیر کی علیحدگی پر زور دیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل حیدرآباد اپنے دستخط سے ٹائمس لندن کے کالموں میں مسلمانوں کے موافق ایک نہایت قابل اعتراض پروپیگنڈا کررہا ہے جس میں مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں اور شخصیتوں پر حملے کئے جارہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے یہ دریافت کیا کہ نظام اس حرکت کو کس طرح برداشت کررہے ہیں۔ جبکہ مسٹر رگھوبند رراؤ شرما جیسے آدمیوں کو ریاست سے نکالا جارہا ہے۔

بہرحال ایک ہفتہ کے اندر اندر کوئی اور زیادہ واضح اطلاع ضرور موصول ہوجائے گی۔ تمام شہر منتظر ہے کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

حضور نظام کا عزم صمیم

حکومت ہند کا حق مداخلت تسلیم کرنے سے صاف انکار

بمبئی ۵ اگست "انڈین ڈیلی میل" کا نامہ نگار حیدرآباد سے مطلع کرتا ہے کہ حضور نظام نے اپنے صدر المہام سیاسیات کی اس تجویز کو مسترد کردیا ہے کہ حکومت ہند کے مکتوب کے متعلق مصالحانہ پالیسی اختیار کی جائے۔ اور یہ کہدیا ہے کہ داخلی معاملات میں برطانوی حکومت کے سامنے وہ کسی طرح جواب دہ نہیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صدر المہام مالیات نے حکومت ہند کی تجاویز کے مقابلہ میں دوسری اصلاحات پیش کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ بدنما طریق پر بالادست حکومت کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے۔ مگر سنا جاتا ہے کہ ریزیڈنٹ نے مطلع کردیا ہے کہ شملہ میں کسی قسم کی دوسری تجاویز منظور نہ کی جائیں گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جدید اصلاحات شروع ہوگئی ہیں۔ کیونکہ ایک نیا کمیشن انسپکٹر جنرل جنگلات پر مقدمہ چلانے کے لیئے مقرر کیا گیا ہے۔

مفسدہ پردازی کا نتیجہ

کلکتہ میں مالوی اور مونجے کا داخلہ بند

کلکتہ ۴ اگست - پنڈت مدن موہن مالوی اور ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت یہ احکام نافذ کئے گئے ہیں کہ وہ دو ماہ تک کلکتہ میں داخل نہ ہوں۔ پنڈت مالوی کو یہ حکم ان کے مکان واقع جارج ٹاؤن الہ آباد میں آج سہ پہر کو ملا جبکہ وہ ۴ اگست کو کلکتہ جانے والے تھے۔ اور یہ ارادہ کر رہے تھے کہ بلاسپور، رائے پور، ناگپور اور جبلپور کا دورہ کرتے ہوئے ۱۴ اگست تک الہ آباد واپس آجائیں۔ ۱۵ اگست کو شملہ جانے کا بھی قصد تھا۔ نوٹس کا مضمون حسب ذیل ہے

چونکہ یہ بات میرے علم میں لائی گئی ہے کہ تم ۴ اگست ۱۹۲۶ء یا اس کے متصل کسی دوسری تاریخ کو کلکتہ میں داخل ہونے کا قصد کر رہے ہو۔ اور

کلکتہ کے شہر میں ہندو مسلمانوں کے فرقہ وارانہ جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا امکان ہے کہ تمہاری موجودگی سے شہر کلکتہ میں نقض امن واقع ہو۔ اور

۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو شہر کلکتہ میں جو فسادات رونما ہوئے تھے ان کے بعد سے تم نے کلکتہ میں ایسی پبلک تقریریں کی ہیں جو مذکورہ بالا اقوام کے جذبات کو بھڑکانے والی تھیں۔

اور موجودہ حالات میں کلکتہ کے اندر تمہاری موجودگی اور تمہاری تقریریں نقض امن کا موجب ہو سکتی ہیں۔

اس لئے میں تم کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت کلکتہ میں داخل ہونے یا وہاں رہنے کی ممانعت کرتا ہوں۔ اور سختی کے ساتھ تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ حکم مذکورہ کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

مالوی جی کا عزم نافرمانی

کلکتہ جانے پر اصرار

الہ آباد ۴ اگست - دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت پنڈت مدن موہن مالوی کو جو نوٹس دیا گیا تھا اس کے متعلق انہوں نے [illegible]

خلاف قانون و انصاف خیال کرتا ہوں اور آزادی تقریر و عمل کی خاطر اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس حکم کی تعمیل نہ کروں چنانچہ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں پنجاب میل سے ۷ اگست کی صبح کو کلکتہ پہنچ جاؤں گا۔ اور برلا پارک بالی گنج میں قیام کروں گا۔

فرقہ وارانہ تحریکات کے استیصال کی ایک جدید کوشش

مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو کا مشترکہ بیان

مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو نے باہمی مشورہ سے وسط مئی میں ایک مشترکہ بیان تیار کیا تھا اور اسے ہندو مسلمانوں کے سربرآوردہ لیڈروں کے پاس اظہار رائے کے لئے بھیجا تھا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو اس مشترکہ اعلان کی ایک نقل ملی ہے جس کی موافقت میں مسٹر سرینواس شاستری، سر تیج بہادر سپرو، حکیم اجمل خاں صاحب، مسز سروجنی نائیڈو، سر ذوالفقار علی خاں، سر پی سی رائے، ڈاکٹر انصاری، مسٹر سین گپتا، مسٹر تصدق احمد شروانی، مسٹر ایس سرینواس آئنگر، چودھری خلیق الزماں، لالہ دنی چند، مسٹر ایس محمد نے اظہار رائے کیا ہے۔

اعلان مذکور کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

آپ حضرات نے ان خطرات کو ضرور محسوس کیا ہوگا۔ جو فرقہ وارانہ تحریک کے دور جدید میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ ہماری موجودہ مصیبتوں کی بنا یہ ہے کہ مذہبی اور سیاسی امور کو بلا کسی قسم کے امتیاز کے ایک دوسرے سے ملا دیا گیا ہے۔ اور چونکہ ہمارے ملک کی آبادی مختلف عناصر پر مشتمل ہے اس لئے تمدنی اور اجتماعی جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔ اس کا صرف یہ علاج ہے کہ ہم اپنے اندر ایسا قومی شعور اور اپنے گرد ایسی قومی فضا پیدا کریں جس میں مذہبی اور فرقہ وارانہ نزاعات اور جذبات کو اگر کوئی درجہ حاصل بھی ہو تو وہ بہت ہی ادنیٰ ہو۔ مگر یہ علاج کس [illegible]

اصولوں سے اتفاق ہو یونین کے ارکان ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کا تعلق کسی فرقہ وارانہ نظام سے نہ ہو۔ یونین بالکل غیر سیاسی اور غیر جماعتی ہوگی۔ تاکہ ہر خیال کے لوگ شرکت کر سکیں۔ جو امور اس وقت مختلف اقوام کے دماغوں میں ہیجان برپا کر رہے ہیں ان کی طرف یونین کا طرز عمل یہ ہوگا کہ ان کا تصفیہ عقل اور انصاف کی بنا پر کیا جائے۔ اور ہمارا مستقل مقصد یہ ہوگا کہ ہر قسم کی فرقہ بندی کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے۔ اس کی تفصیلات کا فیصلہ یونین کا ابتدائی جلسہ کرے گا۔ یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ مشترکہ بورڈوں کے پرانے خیال کو ابھی تک اچھی طرح عملی جامہ نہیں پہنایا گیا ہے۔ اس اصول کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ جو موتمر اتحاد دہلی کی تجویز میں موجود ہے۔

لکھنؤ سے ایک نیا انگریزی روزنامہ

لکھنؤ ۳ اگست - مسلمانان لکھنؤ انگریزی کا ایک روزانہ اخبار نکالنے والے ہیں۔ ایک کمپنی ڈھائی لاکھ روپے کے سرمایہ سے قائم کی جا رہی ہے۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بیس ہزار روپیہ دیں گے۔ توقع ہے کہ یہ اخبار آئندہ جنوری کی پہلی تاریخ سے جاری ہوگا۔

انڈین کرنسی کمیشن کی رپورٹ

روپیہ کی قیمت میں اضافہ

شملہ ۴ اگست - آج انڈین کرنسی کمیشن کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ حکومت ہند نے کمیشن کی وہ تجویز منظور کر لی ہے جس میں روپیہ کی شرح ایک شلنگ ۶ پنس کرنے کی سفارش کی گئی ہے کمیشن نے اس پر زور دیا ہے کہ ایک حقیقی معیار زر مقرر کیا جائے۔ جس سے سونے کے تبادلہ کا معیار مکمل ہو سکے۔ کمیشن نے ایک سنٹرل ریزرو بینک کے قیام کی سفارش کی ہے جو سکہ کے ضابطہ اور تبادلہ کے کاروبار کا انتظام کرے۔ اور اس کا صدر دفتر بمبئی میں ہو کمیشن نے اس پر بھی زور دیا ہے کہ چاندی اور نوٹوں کا ایک دوسرے سے تبادلہ ہو سکے۔ اور وہ نوٹ سلاخ کے سونے سے بدلے جا سکیں۔

سر پرشوتم داس نے اپنے اختلافی نوٹ میں سلاخ کے سونے کو معیار بنانے کی سفارش کو قبول کر لیا ہے بشرطیکہ ہندوستان میں سونے کے استعمال پر اثر پڑے۔ انہوں نے روپیہ کی شرح ایک شلنگ ۴ پنس مقرر کرنے کی سفارش کی ہے انہوں نے اس پر زور دیا ہے کہ سکہ اور تبادلہ کے انتظام کے متعلق امپیریل بینک آف انڈیا ہی کو اختیارات دیئے جائیں۔

دار الحکومت

ہندوستان کو ولیعہد افغانستان کا پیغام

ہم ہندوستان کو بہت جلد آزاد دیکھ لینگے

دہلی ۴ اگست - ہدایت اللہ خاں ولیعہد دولت افغانستان پیرس سے کابل جاتے ہوئے کل رات جی بی انڈ سی آئی میل پر دہلی سے گذرے۔ ڈاکٹر انصاری، مسٹر آصف علی، مولوی نثار اللہ صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی، مسٹر عارف ہسوی سکرٹری کانگریس کمیٹی ان کے خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر گئے تھے۔ دہلی کے ہندو مسلمانوں کا کثیر مجمع پلیٹ فارم پر موجود تھا۔ پٹھانوں کی بھی کافی تعداد تھی اور افغانی سفیر متعینہ دہلی بھی تھے۔

ٹرین اللہ اکبر کے غلغلہ انداز نعروں کے درمیان ۸ بجے پہنچی۔ ولیعہد اور ان کے ہمراہیوں کو کثرت سے ہار پہنائے گئے۔

چونکہ ولیعہد اردو یا انگریزی زبان نہیں جانتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنا مندرجہ ذیل پیغام اپنے پرائیویٹ سکرٹری کے ذریعہ سامعین تک پہنچایا۔

"آپ حضرات نے میرا اور میرے ہمراہیوں کا جو پرخلوص خیر مقدم کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا ممنون ہوں۔ میں اور میرے ہم وطن ہمیشہ ہندوستان کی بہتری کیلئے دعا کرتے ہیں اور ہندوستانی بھائیوں کے افغانستان کے ساتھ جو دوستانہ تعلقات ہیں ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بحیثیت ہمسایہ اور آزاد ہونے کے ہم دعا کرتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان جس مقدس مقصد کے لئے سعی کر رہا ہے وہ اسے کامیابی کے ساتھ حاصل ہو جائے اور مجھے امید ہے کہ ہم بہت جلد ہندوستان کو خود مختار ممالک کی صف میں کھڑا ہوا دیکھ لیں گے۔"

ولیعہد موصوف معہ دیگر پچاس افغانی طلباء کے پانچ سال کیلئے پیرس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے تھے۔ اب دو مہینہ کی طویل تعطیل کے موقع پر ممدوح معہ دس طلباء کے اپنے وطن آئے ہیں۔ تعطیل ختم ہونے پر پھر پیرس واپس چلے جائیں گے۔

عربک اسکول کی ہڑتال

ایک اولڈ بوائے کی گرفتاری اور رہائی

دہلی ۴ اگست - اینگلو عربک کالج کی ہڑتال ہنوز جاری ہے۔ اونچے درجوں کے تقریباً دو سو طلبا غیر حاضر ہیں۔ اگرچہ سہ ماہی امتحانات ہو رہے ہیں۔ مگر طلباء کی اکثریت ان میں شریک نہیں ہوتی ہے۔

پولیس نے ایک "اولڈ بوائے" مسمی محمد احمد کو اس الزام پر گرفتار کر لیا ہے کہ وہ طلباء کو کالج میں حاضر ہونے سے روک رہے تھے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیشی کے بعد غیر مشروط طور پر محمد احمد صاحب کو رہا کر دیا گیا ہے۔

ماسٹر فضل الدین صاحب سے سمجھوتہ

دہلی ۵ اگست - موثق ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے۔ پرنسپل اینگلو عربک کالج اور مجلس انتظامیہ کے ارکان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ جب تک ان کا کوئی دوسرا بہتر جانشین نہ مل جائے موجودہ پرنسپل ہی کام کرتے رہیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ کل ہڑتال ختم ہو جائے گی۔

عربک کالج سے دلچسپی رکھنے والوں کا ایک جلسہ

مجلس منتظمہ کے خلاف اظہار ملامت

دہلی ۵ اگست - آج پانچ بجے شام کو شیخ محمد صدیق ایڈووکیٹ کے دفتر میں اینگلو عربک کالج سے دلچسپی رکھنے والوں اور وہاں کے طلباء کے والدین اور سرپرستوں کا ایک جلسہ زیر صدارت شیخ محمد تقی صاحب منعقد ہوا۔ متعدد تجاویز منظور کی گئیں جن میں مولوی محمد فضل الدین صاحب پرنسپل عربک کالج پر کامل اعتماد کا ووٹ پاس کیا گیا اور اتحادات کی خرابی اور دوسرے انتظامات کی ابتری کا ذمہ دار کالج کی مجلس منتظمہ کو قرار دیا گیا جو پرنسپل کے اختیارات میں مداخلت کرتی رہتی ہے۔ خان بہادر سید بہاء الدین کے اس طرز عمل پر اظہار ملامت کیا گیا کہ انہوں نے مجلس منتظمہ کی کارروائی کے ساتھ اسکول کے قدیم طلباء کی ہمدردی کا بھی غلط اعلان کر دیا تھا۔ ایک وفد ترتیب دیا گیا جو ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے مداخلت کرنے کی درخواست کرے گا۔ مجلس منتظمہ کی اس کارروائی پر بھی اظہار ملامت کیا گیا کہ اس نے ایک پرانے شریف طالب علم کو گرفتار کرا کر اٹھارہ گھنٹے تک بند رکھوایا اور اس پر زور دیا گیا کہ مولوی فضل الدین کو دوبارہ اپنی جگہ پر واپس بلا لیا جائے۔

ہڑتال کا اطمینان بخش انجام

دہلی ۵ اگست - عربک کالج کی ہڑتال ختم ہو گئی۔ طلباء کے مطالبات بڑی حد تک منظور کر لئے گئے۔ پرنسپل کالج کو واپس بلا لیا گیا۔ آج شام کو مجلس منتظمہ کا جلسہ منعقد ہوگا جس میں تفصیلات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔
(منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

حوادث و احکام

یہ کالم ایک عرصہ تک موقوف رہا کیونکہ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب حجاز تشریف لیگئے تھے۔ مگر ناظرین الجمعیۃ کا اصرار ہے کہ اس مفید سلسلہ کو دوبارہ جاری کیا جائے اس لئے حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار و قائم مقام ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر ہم اس کالم کو پھر شروع کرتے ہیں۔

استفتاء

ایک مطلقہ عورت نے عدت شرعیہ کے بعد ایک شخص سے نکاح کیا۔ نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت حاملہ ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ حمل سابقہ نکاح کے زمانہ میں قرار پایا تھا یا ایام عدت میں اس کے علاوہ منکوحہ اور ناکح غیر کفو ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

الجواب

غیر کفو ہونے سے نکاح باطل نہیں ہوتا ہے باقی رہا۔ اگر نکاح عدت کے اندر ہوا ہو تو دوبارہ بعد وضع حمل عقد نکاح ہونا چاہیے۔

عورت سے دریافت کیا جائے کہ جب وہ مطلقہ ہوئی تو اس کے بعد حیض آیا یا نہیں۔ اور حیض آنے کے کتنے ماہ بعد نکاح ہوا ہے۔ اگر تین حیض ہونے کے بعد نکاح ہوا ہے تو ٹھیک بعد عدت نکاح ہوا ہو تو اس صورت میں تجدید نکاح کی حاجت نہ ہوگی۔ بہر حال تحقیق کرنی چاہیے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

استفتاء

اگر مسجد میں یا اس کے باہر کوئی مسلمان قرآن شریف یا اس کا ترجمہ یا تفسیر یا حدیث یا اس کا ترجمہ زور زور سے پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اسے ایسا کرنے سے روکے اور مارنے پر آمادہ ہو تو ایسے شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

کسی شخص کو قرآن شریف یا اس کے ترجمہ یا حدیث شریف یا اس کے ترجمہ کے پڑھنے یا سنانے سے منع کرنا یا اسکو مارنا سخت گناہ ہے۔ خواہ مسجد کے اندر ہو یا باہر لیکن اگر مسجد میں زور زور سے ایسے وقت میں پڑھتا ہو جبکہ کچھ لوگ نماز فرض یا نفل پڑھ رہے ہوں تو منع کرنے والا گنہگار نہیں ہے۔ اور ایسے وقت میں زور زور سے نہ پڑھنا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

استفتاء

زید کا نکاح فاطمہ سے ہوا۔ ایک عرصہ تک دونوں میں زن و شوہر کے تعلقات قائم رہے اور دو لڑکے بھی ہوئے۔ ایک بات پر دونوں میں نااتفاقی ہو گئی اور زید نے اپنے اعزا کے سامنے فاطمہ کو طلاق دیدی۔ فاطمہ نے اس خبر کو زید کے اعزا سے سنا اور بارہ تیرہ سال تک دونوں ایک دوسرے سے نہ ملے اب زید فاطمہ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس باب میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

صورت مسئلہ اگر حقیقتاً وہی ہے جو سوال میں درج ہے تو فاطمہ کو ایک طلاق ہو گئی اور زید کو موقع تھا کہ عدت کے اندر رجعت کر لیتا لیکن جبکہ اب بارہ تیرہ سال ہو گئے اور زید کی خواہش فاطمہ کو رکھنے کی ہے تو پھر اب فاطمہ کا نکاح زید سے دوبارہ پڑھوانا چاہیے۔ بغیر نکاح زید کے لئے فاطمہ حلال نہ ہوگی فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کو عرصہ قریب ایک سال کے گذرا کہ وہ توبہ کر چکا تھا اور یوں معمولی طریقہ سے نہیں بلکہ کلام پاک سر پر رکھ کر کے اور اسی کی قسم کھا کر اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہ میں اب آج سے توبہ کرتا ہوں کہ جتنے افعال بد ہیں ان سے بچوں گا مگر اتفاق وقت کہ وہ ایک روز اپنی تمام باتوں کو فراموش کر کے فعل ناجائز کا مرتکب ہو گیا لوگوں کا خیال ہے کہ زید کو دوبارہ اسلام لانے کی ضرورت ہے اور کفارہ دینا چاہیے۔ احادیث صحیحہ اور فرقان مجید نے اس کے لئے کیا احکام صادر کئے ہیں۔ اور کفارہ اس کو کتنا اور کیا دینا چاہیے اور دوبارہ اسلام لانے کے لئے کیا کرنا چاہیے۔

الجواب

زید کو چاہیے کہ صدق دل سے توبہ کرے۔

اگر اس نے شرعی قسم کھائی تھی۔ اور اس کے خلاف کیا تو اسکو چاہیے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ یا دس مسکین کو کپڑا پہننے کے لئے دے دیں۔

اور اگر بسبب افلاس اس کی صلاحیت نہ ہو تو تین دن روزہ رکھے اور پھر آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کر لے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

استفتاء

ایک شخص نے اپنی عورت کو بذریعہ خط تحریر کر کے طلاق دیدی ہے۔ اور اس خط کا اعلان بھی ہو چکا ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

طلاق بالکتابت بھی واقع ہوتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں یہ مسئلہ درج ہے لیکن اگر شوہر سے بجبر تحریر لکھوائی گئی ہو، اور شوہر نے زبان سے طلاق نہ دی ہو بلکہ طلاق نامہ کاغذ پر صرف لکھ دیا ہو تو اس جبری تحریر سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

کتب فقہ میں یہ سب باتیں بصراحت موجود ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

صوبہ سندھ میں نومسلم کانفرنس کا عظیم الشان اجتماع

نومسلمانان صوبہ سندھ کراچی نے ایک نومسلم کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جو ۱۸، ۱۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کو شہر کراچی میں عظیم الشان پیمانہ پر مجتمع ہوگی۔ اس بے نظیر اجتماع سے صوبہ سندھ سے بمبئی پریذیڈنسی تک اشاعت اسلام کی ایک لہر پیدا کی جائے گی اور تبلیغ کے کام کو ان مقامات میں وسیع پیمانہ پر شروع کیا جائیگا۔ اس کانفرنس کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ارتداد کی زہریلی ہوا سے بچایا جائے۔ غیر مسلم حلقہ میں اشاعت اسلام کیجائے اور نومسلم حضرات کی تعلیم اور قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ یہ کانفرنس سندھ میں اپنی نوعیت کی سب سے پہلی اور اہم کانفرنس ہوگی جس میں خاص طور پر جدید الاسلام اور نو مسلم فدایان توحید کو شرکت کی غرض سے بلایا گیا ہے نیز فرقہ ہائے اسلام کے ہر طبقہ و خیال کے علماء کرام فدایان قوم و ملت ہندوستان و پنجاب سے مدعو کئے گئے ہیں۔ لہذا تبلیغ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب اور اسلام کی ترقی کے خواہشمند اس کانفرنس میں ضرور شرکت فرماویں کیونکہ کانفرنس کی کامیابی احباب کی تشریف آوری پر منحصر ہے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ آنے والے احباب اپنی آمد کی اطلاع ۱۰ ستمبر تک دیدیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو:

شیخ عبدالمجید سکرٹری استقبالیہ کمیٹی دفتر اخبار الوحید شہر کراچی

خوبصورت شہری گھڑیاں
دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پائیدار۔ وقت مینے میں بے مثل شوقین مزاجوں کے لئے تحفہ گارنٹی دس سال۔ نمبر ۱ ۲ ۳ ۴ قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں
ملنے کا پتہ:- بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ لودیانہ

برٹش انڈیا، برہمان و سیلون گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

مرد وزن — پانچ منٹ میں
شوق سے استعمال — جوانی کی بہار
کرتے ہیں — پاتے ہیں

خضاب شباب

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم و چکنا کرنے کی اکسیر)

اکسیر حیات — تریاق سوزاک — جوہر مردانگی — تریاق ضیق النفس — طلاء مردمی — تریاق بواسیر

ملنے کا پتہ: پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ ڈاکخانہ بڑا بازار کلکتہ

سفید بال پندرہ روز میں جڑ سے کالے

[illegible]

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

[illegible]

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

[illegible]

ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۴ بمبئی ۹

ڈاکٹر
ایس کے برمن کی
دوائے

بسکے فائدہ نہیں ہوا؟
ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا "ملک الموت" ہے
اسکے فائدے کیا ہیں؟

[illegible]

داد کا مرہم

[illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن میڈیکل ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ — ڈاکٹر ودھو سنگھ، چاندنی چوک، دہلی

قیمت اخبار الجمعیۃ

[illegible]

دنیا میں زندگی کی بہار لوٹتی ہے

[illegible]

طلاء لطف زندگی

[illegible]

حب کمرکس

[illegible]

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی فراشخانہ

الخلیل کا دور جدید

[illegible]

منیجر الخلیل بجنور یوپی

ڈھائی آنہ یا دس پیسہ ماہوار

[illegible]

منیجر رسالہ "تفریح" قاضی اسٹریٹ بجنور (یوپی)

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر — شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

[illegible]

المشتہر: ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

[illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

[illegible]

نمک سعیدی

[illegible]

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

اگر حب اعلان مفید ثابت نہ ہو تو ہم سے شکایت کیجئے

[illegible]

چار قیمتی تحفے

سرمہ اکسیر چشم — محبوب مراد — بال صفا پوڈر — عروس جمال

[illegible]

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد رضوی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم شنبہ ۴ صفر ۱۳۴۵ہجری مطابق ۱۴ اگست ۱۹۲۶ء	نمبر ۱۲

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے بارہویں اجلاس کی بقیہ کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اس کے بعد رئیس وفد مصری نے کھڑے ہو کر ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس پر شیخ رشید رضا اور شیخ عبد اللہ بن بلیہد نے انکا شکریہ ادا کیا اور مصری قوم کو مبارکباد دی۔

مولانا محمد علی۔ میں ایک محکوم قوم کی جانب سے معزز وفد مصری کو خیر مقدم کے چند کلمے کہنا چاہتا ہوں۔ ہم انہیں مرحبا کہتے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہی مقصد یعنی آزادی اسلام کے لیے متفق ہیں خصوصیت کے ساتھ مصر کو تو تمام عالم انسانی کی آزادی سے گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں موسیٰ اور فرعون کے قصے سے زیادہ اور کسی کا ذکر نہیں آیا ہے اور چونکہ کتاب اللہ میں اساطیر الاولین کے قصے نہیں ہیں اس لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان میں لوگوں کے لیے کوئی خاص عبرت پوشیدہ ہو۔ اس لیے ظاہر ہے کہ اس قصہ کو اسی لیے بار بار دہرایا گیا ہے کہ وہ دراصل حریت اور استعباد کی کشمکش کا ایک عبرت انگیز قصہ ہے پس ہم مسلمان جو اس بیت الحرام کے گرد آزاد ہو کر جمع ہونا چاہتے ہیں۔ یہ تمنا رکھتے ہیں کہ ہمارے مصری بھائی بھی اس کام میں ہماری مدد کریں۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ موسیٰ و ہارون علیہ السلام کے نقش قدم پر چلیں۔ نہ کہ فرعون و رعمسیس کے۔

اس کے بعد جنرل سکرٹری نے ایوان کو توجہ دلائی کہ مجلس وضع نظام اساسی کو پہلے دستور العمل مرتب کر لینا چاہیے تاکہ افغانی، یمنی، ترکی۔ اور مصری وفود اس پر غور کر کے رائے دے سکیں۔ مگر شیخ رشید رضا نے کہا کہ مجلس اقتراحات کے بغیر مجلس وضع نظام کا جلسہ نہیں ہو سکتا۔

ابو زید۔ شیخ عبد اللہ بن بلیہد فرماتے ہیں کہ اختتام موتمر کی تاریخ مقرر کر دی جائے۔ نیز مجلس اقتراحات کو لازم ہے کہ وہ اہمیت کے اعتبار سے معاملات کی ترتیب کو پیش نظر رکھے۔ اور بلا وجہ وقت کو ضائع نہ کرے۔

بہجت البیطار نے اس رائے کی مخالفت کی مگر صدر نے کہا کہ تاریخ اختتام کی تعیین کے لیے محرک صاحب کو اپنی تجویز تحریری طور پر مجلس اقتراحات کے سامنے پیش کرنی چاہیے۔ چنانچہ ایوان نے اسے منظور کر لیا۔ اور صدر نے التوائے اجلاس کا اعلان کیا تاکہ ماتحت مجلسیں اپنا کام پورا کریں۔

تیرھواں اجلاس

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو بروز دوشنبہ موتمر اسلامی کا تیرھواں اجلاس منعقد ہوا۔ اور ابتدائی کارروائی کے بعد شیخ ابن بلیہد کی تحریک اور شیخ حمد الخطیب کی تائید سے حسب ذیل تجویز پیش ہوئی۔

"چونکہ نظام کا اقتضا یہ ہے کہ ایام موتمر مقرر کر دیے جائیں۔ اور اسکے افتتاح کی طرح اختتام کی تاریخ بھی معلوم ہو اور چونکہ کام کو جلدی انجام دینے کے لیے بھی ضروری ہے کہ اس کے لیے ایک مدت متعین کر دی جائے۔ لہذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اختتام موتمر کی تاریخ مقرر کر دی جائے۔ تمام امور میں دو اصول کا لحاظ رکھنا چاہیے ایک یہ کہ زیادہ اہم چیزوں کو کم اہم چیزوں پر مقدم رکھا جائے۔ اور دوسرے یہ کہ ایسی ہی تجویزیں منظور کرنی چاہئیں جن کو ہم عملی جامہ پہنا سکیں"

اس پر امین الحسینی نے تجویز کی کہ ۲۴ ذی الحجہ کا دن مقرر کر دیا جائے۔ سید رشید رضا نے ۲۶ تاریخ پیش کی۔ مگر شیخ طاہر الیاس کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے یہ غیر متعلق بحث چھیڑ دی کہ موتمر کو اختتام موتمر سے پہلے شاہ حجاز کی اس تقریر کا جواب دینا چاہیے۔ اور وفد روسی کے پاسپورٹوں پر دستخط کرانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ملک سے انگریزی قنصل کا پاسپورٹ لیکر آئے تھے۔ مگر انگریزی جاسوسوں کی نگاہیں برابر ہمارا تعاقب کر رہی ہیں۔ مصر میں انگریزی قنصل نے ہمارے پاسپورٹوں پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا جس سے ہم حج سے محروم رہ گئے۔ اور اب پھر اسی طرح انکار کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ بیت الحرام کا راستہ روکنا نہیں ہے؟ حاضرین نے کہا کہ یہ بات موضوع سے خارج ہے۔ مگر طاہر الیاس نے پھر اصرار کرتے ہوئے کہا کہ یہ موضوع سے اس طرح متعلق ہے کہ اگر ہمارے پاسپورٹوں پر دستخط ہو گئے تو ہم یہاں ایک مہینہ اور ٹھہر سکتے ہیں ورنہ ہمیں تھوڑے ہی دن بعد یہاں سے چلا جانا پڑے گا۔

حاضرین نے پھر کہا کہ یہ موضوع سے باہر ہے۔ مگر طاہر الیاس نے کہا کہ حج کے راستوں کو صاف کرنا اور موانع دور کرنا آپ کا فرض ہے۔ پھر یہ میرا مطالبہ موضوع بحث سے خارج کیسے ہو سکتا ہے۔ اس پر شیخ ظواہری نے ان کو یقین دلایا کہ مصر ان کے راستہ میں ہر طرح کی آسانیاں پیدا کرنے کے لیے تیار ہے۔ آخر صدر نے حاضرین کو اصل تجویز کی طرف توجہ دلائی۔ اور بالاتفاق طے ہوا کہ ۲۴ ذی الحجہ کو موتمر ختم ہو جائے۔

اس کے بعد سکرٹری نے کھڑے ہو کر مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی تجویز پیش کی جس کے موئدین میں سید سلیمان ندوی، شعیب قریشی، موسیٰ جار اللہ صدر وفد روسی، صدر وفد افغان۔ اور صدر وفد روسی شامل تھے اور جمہوریہ ترکیہ کے نمایندے نے اس پر یہ لکھ دیا تھا کہ اس تجویز کو علماء کی مجلس کے سامنے پیش کر دینا زیادہ بہتر ہو گا۔ اصل تجویز کے الفاظ یہ ہیں۔

"چونکہ حجاز ایک مقدس دینی مرکز ہے جہاں ہر سال دنیا کے ہر حصہ سے مسلمان آتے ہیں۔ لہذا موتمر تجویز کرتی ہے کہ مسلمانوں کو اس میں اپنے اپنے مختلف مذاہب اور عقائد کے مطابق فرائض و مناسک ادا کرنے کا حق دیا جائے۔ اور کسی شخص کو مجبور نہ کیا جائے کہ وہ اپنے مذہب کی کسی بات کو چھوڑ دے یا دوسرے مذہبوں کی کوئی ایسی بات مان لے جو اس کے مذہب میں نہ ہو۔ البتہ کسی کو یہ حق نہ ہو کہ امت کے پچھلے بزرگوں اور سرداروں پر لعن کرے۔ یا کوئی ایسا فعل کرے جس سے دوسروں کے جذبات کو صدمہ پہنچے۔ رہا اس امر کا فیصلہ کہ فلاں بات مذہب کے مطابق ہے اور فلاں نہیں ہے۔ سو یہ خود اسی مذہب کے علماء کا کام ہے نہ کہ دوسروں کا۔"

شیخ ابن بلیہد۔ (نمائندہ نجد) ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس شہر میں ہر شخص کو کتاب اللہ و سنت رسول۔ اور طریقہ سلف صالح کے مطابق اعتقاد صحیح کے اظہار میں آزادی حاصل ہونی چاہیے اور ہم اس بات سے بھی اتفاق کرتے ہیں کہ مذاہب اربعہ کی کتب فقہ میں جو مناسک منصوص ہیں ان کی ادائیگی میں بھی لوگوں کو آزاد ہونا چاہیے مگر جو بات شرع کے خلاف ہے اس سے ہم موافقت نہیں کر سکتے۔ جو شخص کوئی شرعی حجت لے کر آئے اس کے آگے ہم جھک جائیں گے لیکن اگر کوئی ہمارے سامنے شرع کے خلاف کوئی نیا دین پیش کرے اس کے آگے ہم نہیں جھک سکتے۔

محمد علی۔ آرڈر! آرڈر! جناب صدر قاعدہ یہ ہے کہ پہلے محرک کی تقریر ہو اور اس کے بعد جو چاہے بولے۔

مولانا کفایت اللہ۔ اے بزرگان کرام! میں آپ حضرات کے سامنے جو تجویز پیش کر رہا ہوں وہ مسلمانوں کے ان حقوق کی رعایت چاہتی ہے جن کی حفاظت ضروری ہے۔ اگر حجاز وطنی حیثیت سے حجازیوں کا ہے تو مسلمانوں کا قبلہ ہونے

(باقی صفحہ تین پر دیکھیے)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

حبوب حیرت

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ بنانے کی نو ایجاد مشین

سیفٹی ریزر بلیڈ

پختہ چاقو

بالکل ارزاں ناول

مفت

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کیے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت دس آنے (۱۰ر)۔

بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

جانز نکاح کیجیے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

المشتہر۔ حکیم مولوی نذیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

سرحد، علاقہ سرحد اور بلوچستان کا واحد اخبار، ریاست کشمیر جموں و پونچھ اور شمالی پنجاب کا خاص آرگن

ترجمان سرحد (ہفتہ وار)

منیجر "ترجمان سرحد" راولپنڈی

(مجتبائی المطابع دہلی پریس میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی ... دفتر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۴ صفر ۱۳۴۵ ہجری

مسائل حجاز اور زمیندار کا مسلک

غلطی اور غلطی پر اصرار

(۴)

افسوس ہے کہ یہ بحث بہت زیادہ طویل ہوگئی اور اس کے باعث بہت سے اہم مسائل رہ گئے جن کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت تھی۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ مسئلہ حجاز کے متعلق ایک ایسا صحیح اور واضح مسلک مسلمانان ہند کے سامنے پیش کردیں جس پر سب مسلمان متفق ہوسکیں اور یہ حالت بحران جو آج کل مختلف الخیال طبقوں پر طاری ہے، کسی طرح دور ہوجائے۔ اسلئے اگر ہم ان تمام شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لئے جو ہمارے مسلک کے متعلق عدم تعمق کی بنا پر بعض لوگوں کو پیدا ہوگئے ہیں، ذرا اطناب سے کام لیں تو اس پر قارئین کرام کو بے صبر نہ ہوجانا چاہئے۔

ہم کو نجدیوں کے جس طرز عمل پر سب سے زیادہ اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے رائے لئے بغیر محض اپنے فرقہ کے عقائد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے ہی بہت سے مقابر و مآثر کو گرادیا۔ اس سے بجا طور پر یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہر فرقہ کا یہی دستور العمل ہوجائے کہ وہ غلبہ حاصل کرنے کے بعد دوسرے فرقوں کے مذاہب کی کوئی رعایت نہ کرے تو حجاز کی سرزمین مختلف فرقوں اور ملتوں کی کشمکش کے لئے وقف ہوجائے گی اور ہمیشہ وہاں کشت وخون کا بازار گرم رہیگا۔ یہی خیال تھا جس کی بنا پر ہم نے اپنے معزز ہمعصر سے سوال کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کے حشر کہ قبلہ کا تخیل لغو ہے اور اسلام کے مختلف العقائد فرقوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں ہونی چاہئے تو کیا آپ کے نزدیک حرمین شریفین کسی ایک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟ اور کیا حرمین میں اجرائے شریعت کے معنی یہ ہیں کہ ایک فرقہ جو ان پر قابض ہو وہ اپنے مخصوص عقائد کو دوسرے مسلمانوں پر جبراً نافذ کردے؟ اس سوال کا معقول جواب صرف یہی ہوسکتا تھا کہ "نہیں، ایسا نہیں ہے" مگر ہمارا ہمعصر اس کے جواب میں کہتا ہے کہ

"یہ تمام سوالات لغو ہیں، بالکل لغو ہیں، باوجود ادعائے عقل وتعمق وعلم اور باوجود ادعائے حفظ مراتب وترتیب نظر وتوازن دماغ لغو ہیں۔ ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ہر فرقہ کے لئے دستور العمل عہد خلافت راشدہ اور اجتہادات ائمۂ اربعہ ہے اس کے ماتحت ہر فرقہ وہاں جو چاہے کرے۔ جب وہ اس دستور العمل سے باہر ہوگا اس وقت مسلمانوں کا فرض ہوگا کہ وہ اس کے خلاف اٹھیں اور اسے مٹادیں"

جہاں تک تخیل کا تعلق ہے، یہ خیال نہایت مبارک ہے کہ مسلمانوں کا دستور العمل عہد خلافت راشدہ ہو۔ مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ وہ مبارک دور آج پھر زندہ ہوجائے۔ مگر شاید ہمارے ہمعصر نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ تمام خلفائے راشدین یا ان میں سے کسی ایک خلیفۂ راشد کی پیروی پر تو خوشی سے متفق ہوسکتے ہیں، لیکن صرف انہی کی پیروی کرنے اور ان کے سوا کسی اور کی پیروی نہ کرنے پر مشکل سے اتفاق ہوسکتا ہے مثال کے طور پر اہل تشیع سے یہ کہنا کہ تم صرف حضرت علی کی پیروی کرو اور ان ائمہ کی پیروی نہ کرو جنہیں تم معصوم سمجھتے ہو ایک لغویات ہے اسی طرح صوفیا کے گروہ سے یہ کہنا کہ تم صرف خلفائے راشدین کی پیروی کرو اور اپنے طریقہ کے بزرگوں کی پیروی نہ کرو کسی طرح مفید نہیں ہوسکتا۔ یہی حال دوسرے فرقوں کا بھی ہے۔ ہر فرقہ کتاب وسنت کی انہی تعبیرات کو صحیح سمجھتا ہے جو اس کے بانی نے پیش کی ہیں اور انہی تعبیرات کے مطابق عمل کرنا وہ اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کرنا کہ سلف صالح میں سے کون اتباع کے قابل ہے اور کون نہیں ہے، ہر فرقہ کا خود اپنا کام ہے۔ دوسرے فرقے انہیں مشورہ دے سکتے ہیں، ان کی اصلاح خیال کی کوشش کرسکتے ہیں، انہیں اپنے نقطۂ نظر کے مطابق صحیح تعلیم دے سکتے ہیں۔ مگر ان پر جبر نہیں کرسکتے۔

زمیندار ہم سے کہتا ہے کہ کسی نجدی نے اس وقت تک کسی غیر نجدی کو حرم میں جانے سے نہیں روکا نہ کسی کو حنبلیت کے اختیار پر مجبور کیا ہے۔ مگر یہاں سوال واقعہ کا نہیں بلکہ اصول کا ہے۔ اگر نجدی دوسروں کے مذہب کی پرواہ کئے بغیر خود اپنے عقیدہ کے مطابق قبے توڑ سکتے ہیں تو کیا عجب ہے کہ کل ان کا مذہبی استبداد انہیں اس سے بھی کچھ زیادہ کرنے پر آمادہ کردے۔ غیر نجدیوں کے ساتھ اس سال حج میں جو سلوک انہوں نے کیا ہے اور جس طرح اپنے فرقہ کے سوا دوسرے مسلمانوں کو علی الاعلان کافر سمجھا ہے اس کی شکایت صرف عوام ہی کو نہیں بلکہ شیخ ظواہری جیسے وسیع النظر عالم کو بھی کرنی پڑی ہے، چنانچہ موتمر اسلامی میں حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کے ریزولیوشن پر انہوں نے جو تقریر کی ہے اس کا موضوع ہی یہ تھا۔ پھر اگر ہم اس فتنہ کے اٹھنے سے پہلے اس کے سدباب کی کوشش کرنی چاہتے ہیں تو ہم کیا غلطی کرتے ہیں؟

اب ہم اس سب سے بڑے اعتراض کی طرف توجہ کرتے ہیں جو ہمارے مسلک پر کیا جاتا ہے۔ زمیندار اور اس کے ہم خیال حضرات سمجھتے ہیں کہ ہم سرے سے اصلاح ہی کے مخالف ہیں اور رواداری ومسالمت کے پردہ میں ان بدعات وخرافات کی حمایت کررہے ہیں جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہیں۔ لیکن ہم انہیں بتانا چاہتے ہیں کہ اصلاح امت کے متعلق ہمارے جذبات ان سے کہیں زیادہ قوی ہیں، بدعات وخرافات سے ہماری دشمنی ان سے بدرجہا زیادہ سخت ہے، غیر شرعی مراسم اور غیر منصوص عقائد کو ہم ان سے ہزار درجہ زیادہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، مگر اصلاح کے عملی طریقوں کے متعلق ہمارے خیالات ان سے بالکل مختلف ہیں اور ہمارے لئے اصلاح کے ان طفلانہ اور سطحی طریقوں سے اتفاق کرنا مشکل ہے جو اسلام کے بعض نادان دوستوں نے اختیار کئے ہیں۔

جو لوگ تمام مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنا چاہتے ہیں اور اس اختلاف وانتشار سے بیزار ہیں۔ جو ایک خدا ایک رسول اور ایک کتاب پر ایمان رکھنے والی قوم میں برپا ہے، ان کے تخیل کی خوبی اور ارادہ بہتری کا ہمیں دل سے اعتراف ہے۔ آج ایک اسلام کو بہت سے اسلاموں میں منقسم دیکھ کر کون مسلمان ہے جس کے دل کو صدمہ نہ ہوگا؟ جس قوم کو اللہ نے وحدانیت اور توحید کی مکمل تعلیم دی تھی اس میں کثرت کے یہ جلوے دیکھنے سے کس مسلمان کا دل خوش ہوسکتا ہے؟ جس دین نے چند سادہ عقائد اور چند سادہ اعمال کو پیش کرکے نجات کی سیدھی راہ دکھائی تھی اس میں فلسفیانہ موشگافیوں اور جاہلانہ بدعات وخرافات کے یہ مظاہرے دیکھکر کس مسلمان کو تکلیف نہ ہوگی؟ لیکن یہ خرابیاں جو صدیوں سے مسلمانوں کے دل ودماغ میں گھر کرگئی ہیں، اتنی کمزور نہیں ہیں کہ انہیں تلوار کی نوک سے کھرچ پھینکا جائے یا کدال پھاوڑوں سے ڈھا دیا جائے۔ تم لوگ امت کی اصلاح کا دعوی لیکر کھڑے ہوئے ہو مگر حال یہ ہے کہ تمہاری زبان میں بچھو کا سا زہر بھرا ہے، تمہاری طبیعت میں مقناطیسی کشش کے بجائے آتشیں شرارے بھرے ہوئے ہیں اور تمہارے ہاتھ جوڑنے کے بجائے توڑنے کے کام پر مستعد ہیں۔ تم جن کی اصلاح کرنا چاہتے ہو انہیں کافر، مشرک، پیر پرست، تعزیہ پرست، قبر پرست، بدعتی جیسے خطابوں سے یاد کرتے ہو اور پھر امید کرتے ہو کہ وہ تمہارے پیغام کو سن لیں گے۔ تم جن متفرق گلوں کو ایک مرکز پر جمع کرنا چاہتے ہو ان کے ساتھ رعایت ولاطفت کا سلوک کرنے کے بجائے سختی ودرشتی کا طریقہ اختیار کرتے ہو اور امید رکھتے ہو کہ وہ تمہارے گرد جمع ہوجائیں گے۔ تم لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہو مگر تمہارا سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ ان کے عمیق مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچا کر اور ان کے عقائد کے سب سے زیادہ نازک حصہ پر تیشہ چلا کر انہیں برگشتہ کردیتے ہو، اور پھر بھی یہ توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہاری تعلیمات کو خوشی سے قبول کرلیں گے۔ تم نے اصلاح کے کام کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ کسی کو کافر ومشرک کہدیا اور اس کی اصلاح ہوگئی۔ کسی عمارت کو ڈھادیا اور بس بدعات وخرافات کا استیصال ہوگیا، کسی کے مقتداؤں اور بزرگوں کو گالیاں دیدیں اور بس تبلیغ حق کا فرض ادا ہوگیا، کسی کے بلند عامیانہ اعمال کا مضحکہ اڑادیا اور گویا ضلالت وگمراہی کا سارا طلسم ٹوٹ کر رہ گیا۔ حالانکہ ان طریقوں سے درحقیقت اصلاح نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ خرابی پیدا ہوتی ہے۔

مصلح کا کام ایک سنگتراش یا ایک معمار کا سا نہیں ہوتا بلکہ اس کی فطرت خود مادر فطرت کی طبیعت کے مشابہ ہوتی ہے جس طرح مادر فطرت ایک قطرہ کو سالہا سال تک اپنی آغوش میں تربیت دیکر گوہر آبدار بنا دیتی ہے۔ اسی طرح ایک مصلح بھی گمراہ لوگوں کو اپنی زبان اپنے عمل اور اپنی زندگی سے برسوں تعلیم دیکر ان کی طبیعتوں کی ایسی اصلاح کردیتا ہے کہ ان میں خود ایک روشنی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ حق کو باطل سے اور ضلالت کو ہدایت سے خود ممتاز کرلیتے ہیں۔ حضور سرور دو عالم کی زندگی کو دیکھو۔ اگر آپ عرب کے جاہل بدویوں کو گالیاں دیکر انہیں برا بھلا کہکر، انہیں تلوار کے زور سے دبا کر اسلام کا حلقہ بگوش بناتے تو کیا ان میں یہ صلاحیت پیدا ہوسکتی تھی کہ وہ تمام دنیا میں نور عرفان کی شمع ہدایت لیکر پھیل جاتے اور تاریک سے تاریک گوشوں میں اسلام کی روشنی پھیلادیتے؟ کیا ان میں وہ مکارم اخلاق، وہ فیاضی وشجاعت کے جوہر، وہ نظافت وپاکنفسی کے اوصاف پیدا ہوسکتے تھے جن کا نمونہ پیش کرکے انہوں نے تمام دنیا کے نظام اخلاق ودیانت میں انقلاب برپا کردیا؟ کیا اک زہر بھری زبان اور اک خون آلود تلوار وحشیوں کی قوم میں ابو بکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ اور علی ابن ابی طالبؓ جیسے لوگ پیدا کرسکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ صرف حضور کی پاک زندگی اور مصلحانہ تعلیم کا نتیجہ تھا جس کے روحانی اثرات صدیاں گذرجانے کے بعد بھی اتنے قوی ہیں کہ سید جمال الدین، شیخ سنوسی اور محمود الحسن جیسے لوگ پیدا کرسکتے ہیں۔ پس اگر تمہیں اصلاح کرنی ہے، دنیا سے بدعت وضلالت کا کھوج مٹانا ہے اور شریعت مطہرۂ اسلام کو از سر نو زندہ کرنا ہے تو گردنیں کاٹنے والی تلوار اور اینٹ پتھر توڑنے والے آلات کو پھینکدو، دلوں میں چبھنے والی زبان کو نرم کرو اور اپنی زبان اپنے عمل اور اپنی زندگی میں اس آفتاب ہدایت کا پرتو پیدا کرو جس نے رحمۃ للعالمین بنکر دنیا کو خدا پرستی اور نیک کرداری کا سبق پڑھایا تھا۔

مالوی جی کی شاندار فتح

ہر ہندوستانی کو یہ دیکھکر بے انتہا خوشی ہوئی کہ مالوی جی نے جس جرأت کے ساتھ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے احکام کی خلاف ورزی کا اعلان کیا تھا اس میں وہ کامیاب ہوگئے۔ اور کلکتہ میں نہ صرف داخل ہوکر بلکہ آزادی کے ساتھ تقریر کرکے انھوں نے حکومت کو ایسی فاش شکست دی جو یقیناً ارباب حکومت کے لئے بہت شرمناک ہے۔ ہم نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ مالوی جی جیسا کہنہ مشق سیاسی لیڈر اسوقت تک حکومت کے مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتا جب تک اسے اپنی طاقت پر پورا بھروسہ نہ ہو۔ چنانچہ اب مالوی جی کے فاتحانہ داخلہ سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی ہے کہ ہندو قوم کے لیڈر مسلمانوں سے لڑتے لڑتے حکومت سے جنگ کرنے کی طاقت بھی اپنے اندر پیدا کرچکے ہیں، اور خود حکومت بھی اس کی قوت سے اتنی مرعوب ہوچکی ہے کہ وہ ایسی علانیہ خلاف ورزی احکام کے باوجود اس پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرسکتی۔ یہ ایسی بات ہے جس پر ہمیں خوش ہونا چاہئے۔ اگرچہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں مالوی جی کی سرگرمیوں سے بعض شکایتیں بھی ہیں لیکن ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہم بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں کہ ہندوستان کے ایک سپوت کو اللہ نے اتنی قوت دیدی ہے کہ وہ حکومت برطانیہ جیسی زبردست سلطنت کو اسقدر ذلیل شکست دے سکتا ہے۔

کلکتہ کے مجسٹریٹ نے اس صریح خلاف ورزی قانون پر جس طرح ڈرتے ڈرتے مالوی جی کے خلاف سمن جاری کئے ہیں ان سے حکومت کی اور بھی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ معمولی حالات میں ایسی خلاف ورزی کا نتیجہ صرف یہی ہوسکتا تھا کہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے مالوی جی کو روک دیا جاتا اور وہ پا بدست دگرے دست بدست دگرے واپس کردیے جاتے لیکن ان کے علی الاعلان شہر میں داخل ہوجانے اور تقریر کرنے پر بھی انہیں گرفتار نہ کرنا بلکہ نہایت معمولی طریقہ سے مقدمہ چلا دینا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ حکومت ان سے پوری طرح مرعوب ہوچکی ہے۔ یہ ایک

معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس سے بڑے بڑے نتائج مترتب ہوسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت میں قوت کے آگے جھک جانے کی پوری صلاحیت موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص حکومت کا سر جھکانا چاہتا ہو تو وہ بھی مالوی کی طرح قوت پیدا کرکے اس میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ اس سے امید ہوتی ہے کہ اگر مسلمان قوت پیدا کرلیں تو وہ بھی حکومت کو اسی طرح مرعوب کرسکتے ہیں اس سے سبق ملتا ہے کہ اگر کوئی شخص شکتشو کرے۔ مہابیر دل بنائے۔ فساد برپا کرائے۔ اور جنگ وجدل کی روح پیدا کرے تو وہ حکومت کے قوانین وضوابط کی گرفت سے آزاد ہوجاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ مالوی جی کی اس فتح اور حکومت کی شکست فاش میں ہمارے لئے بہت کچھ سبق موجود ہیں جن سے ہمارے لیڈروں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہم پیشینگوئی کرتے ہیں کہ اس قسم کے دوچار واقعات پیش آنے کے بعد سرکاری احکام کی قدر وقیمت مقرر کرنے کے لئے ایک جدید معیار وضع کرنا پڑے گا۔ اور قانون شکنی جس کا خواب ہندوستان کے سیاسی لیڈر عرصہ سے دیکھ رہے تھے اتنی مشکل نہ رہے گی۔ جتنی اب تک سمجھی جارہی تھی۔

مسجدوں کے سامنے باجہ کا مسئلہ

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کے مسئلہ پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان کا ہندو اخبارات میں معترفانہ استعجاب کے ساتھ خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھکر حیرت ہوئی ہے کہ خواجہ صاحب کی اس صاف گوئی نے ہمارے ہندو بھائیوں پر کوئی مفید اثر پیدا کرنے کے بجائے الٹا اثر پیدا کیا ہے۔ ان کا یہ اعلان درحقیقت اس بات کا ثبوت تھا کہ ایک مسلمان کتنا مسلمان ہونے کے باوجود اتنا صاف گو ہوتا ہے کہ اپنی قوم کو جو غلطی کرتے دیکھتا ہے اس پر صاف ٹوک دیتا ہے اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہندو لیڈر بھی اتنی جرأت دکھاتے کہ ان کی قوم جو غلطی کررہی ہے اسے ٹوک دیتے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ ایک عیار تاجر کی طرح خواجہ کی اس صاف گوئی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کررہے ہیں اور مانگے حلقوں سے یہ آواز بلند ہورہی ہے کہ جب خواجہ حسن نظامی جیسے لوگ مسلمانوں کے اس ایجی ٹیشن کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ تو ہندو اس کے جواز کے قائل نہیں ہوسکتے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح باجہ روکنے پر مسلمانوں کا اصرار غیر معقول ہے اسی طرح باجہ بجانے پر ہندوؤں کا اصرار بھی غیر معقول ہے جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ ہندوؤں کو مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کا کوئی حق نہیں ہے اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بجانا ہندوؤں کا فرض ہے اس مسئلہ پر ہندو مسلمانوں میں جو کشمکش برپا ہے وہ اسی انتہا پسندانہ انکار و اصرار پر مبنی ہے۔ اور اس کا حل صرف یہی ہوسکتا ہے کہ مسلمان اپنی پوزیشن پر غور کرکے اپنے اصرار کو کم کریں اور ہندو اپنی پوزیشن پر غور کرکے اپنے اصرار کو کم کریں۔ خواجہ صاحب نے اپنے اس فرض کو انجام دیدیا۔ مگر ہندو لیڈر اور اخبار نویس اپنے فرض کو بھول گئے۔ اسکا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے با اثر آدمیوں کے لئے اس قسم کی صاف گوئی مشکل ہوجائیگی اور انہیں سکوت مصلحت آمیز کا قائل ہونا پڑے گا۔

ہندوؤں کا یہ کہنا صحیح نہیں ہوسکتا کہ جب خواجہ صاحب جیسے لوگ اس ایجی ٹیشن کو ناجائز قرار دیتے ہیں تو ہندوؤں کے لئے اس کے جواز کا قائل ہونا مشکل ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی یہ رائے اس لئے پیش نہیں کی ہے کہ ہندو اس ایجی ٹیشن کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ کریں بلکہ دراصل انہوں نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دینے کی کوشش کی ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجا روکنے پر انہیں اس حد تک اصرار نہ کرنا چاہئے جس سے امن وامان میں خلل واقع ہو اور قومی ترقی کی کوششوں کو نقصان پہنچے پس اگر ہندو دماغوں میں صحیح مقدمات سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت ہو تو انہیں خواجہ صاحب کے اس طرز عمل کی رہنمائی میں یہ غور کرنا چاہئے کہ آیا ہندوؤں کے لئے بھی باجہ بجانے پر اس حد تک اصرار کرنا جائز ہے یا نہیں۔ کہ اس کی خاطر ملک اور قوم کی فلاح وبہبود کو قربان کردیا جائے۔ کاش وہ اس حقیقت کو سمجھتے اور باجہ کے متعلق اس بیکار کشمکش کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے۔

بقیہ صفحہ اول

کی حیثیت سے تمام مسلمانوں کا ہے اور عام اسلامی حقوق میں حجازی اور غیر حجازی مسلمان ایک درجہ پر ہیں۔ پس جب تک حجاز مسلمانوں کا دینی قبلہ ہے، یہاں لوگوں کے لئے اداء فرائض ومناسک میں کوئی سختی نہ ہونی چاہئے۔ اور انہیں اپنے مذاہب ومعتقدات دینی کے مطابق اعمال میں آزاد ہونا چاہئے۔ لہذا میں یہ تجویز اس امید پر پیش کرتا ہوں کہ اس میں کسی تشریح یا ترمیم کی ضرورت نہ ہوگی۔

الظواہری (صدر وفد مصری)۔ اس موضوع میں مجھے چند کلمے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ یہ ایسا اہم مسئلہ ہے جو دلوں میں عناد ومخالفت کی آگ بھڑکا سکتا ہے، لہذا میں نہیں چاہتا کہ اس میں محض کثرت رائے سے فیصلہ کردیا جائے۔ بلکہ میری خواہش ہے کہ باہمی تبادلۂ خیال کے بعد ایسی قرار داد منظور کی جائے جس سے دلوں میں کوئی وجہ شکایت پیدا نہ ہونے پائے۔ اس لئے میں تھوڑے اطناب سے کام لوں گا۔

آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس امت کو جس چیز نے ہلاک کیا ہے وہ اختلافی مسائل ہی ہیں۔ ہر مدعی سمجھتا ہے کہ وہی بہترین متقی ہے۔ اور اسی کا عمل کتاب اللہ وسنت رسول کے مطابق ہے۔ کتاب اللہ صاف عربی زبان میں اتری ہے۔ مگر اس کی صفائی وصراحت کے باوجود اس میں بہت سے احتمالات پیدا ہوگئے۔ اور انہی سے اختلافات کی بنیاد پڑی۔ ان میں سے اکثر اختلافات نے زمانہ قدیم ہی سے مسلمانوں پر مصیبتیں نازل کی ہیں اور بسا اوقات سیاست دینی نے بھی ان میں اپنا کام کیا ہے۔

ہم میں سے کوئی بھی اس زمانہ کو نہیں بھولا ہے جب معتزلہ اور اشاعرہ وغیرہ فرقے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہورہے تھے۔ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے تھے۔ اور باہم جنگ وپیکار میں منہمک تھے۔ جو شخص تاریخ اسلامی سے تھوڑی سی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ ان آپس کی مخالفتوں اور ان کے نتائج سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ افسوس کہ فرقوں کے اس اختلاف نے مسلمانوں میں تفرقہ کی وہ آگ بھڑکائی کہ ان کا تمام شیرازہ منتشر ہوگیا۔ اور وہ ایسی بری حالت کو پہنچ گئے جس سے دشمن ہنسے اور دوست روئے۔ آپ لوگ ناراض نہ ہوں۔ میں صاف کہتا ہوں کہ نجدیوں کے متعلق (جنہیں ہم قابل احترام سمجھتے اور متبع کتاب وسنت خیال کرتے ہیں) ہم نے بارہا سنا ہے کہ وہ ہمیں فلاں فلاں بات میں کافر قرار دیتے ہیں۔ ہم اس کی صفائی چاہتے ہیں تاکہ ہم اسکے بعد سے آپس میں بھائی بھائی ہوجائیں اور ہمارے اندر جنسی ومذہبی اختلافات گھر نہ کرنے پائیں آپ چاہتے ہیں کہ اتفاق کے ساتھ کام کریں۔ مگر یہ اس کے بغیر نہیں ہوسکتا کہ رواداری کا سلوک کیا جائے۔ اور ہر شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جعفر منصور نے جب تمام لوگوں کو موطا امام مالک کے اتباع پر جمع کرنا چاہا اور امام مالک کی رائے لی تو آپ نے فرمایا کہ خلیفہ کو اپنی اس رائے سے رجوع کرلینا چاہئے اور لوگوں کو رائے واجتہاد کے معاملہ میں آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ دیکھئے امام مالک کو خود انانیت اور اثر واقتدار کی خواہش نے مغلوب نہ کیا اور لینے اپنے اعتقاد میں لوگوں کو آزاد چھوڑ دینے پر زور دیا کیونکہ اصحاب رسول اللہ ہر شہر میں پہنچے تھے۔ اور لوگوں نے ان سے اکتساب علم کیا تھا۔ پس ضلالت سے ہدایت کے ممتاز ہوجانے کے بعد دین میں اکراہ نہیں ہوسکتا مجھے قول بالاجماع سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ اجماع حجج اربعہ میں سے ایک حجت ہے۔

مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ مگر یہ حماقت بہت قدیم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ابو موسی اشعری اور عمرو بن العاص کو حکم تسلیم کیا تھا تو بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں ہے اور تم نے غیر اللہ کو حکم تسلیم کرلیا ہے لہذا تم نے کفر کیا جس سے تمہیں توبہ کرنی چاہئے۔ اور دوبارہ اسلام لانا چاہئے۔ اس انتہا پسندی کو دیکھئے کہ مسلمانوں نے یہ کیسا الزام تراش لیا تھا۔ تاریخ آپ کے سامنے ہے جس وقت مسلمانوں کے لشکر اللہ کے نور سے اندلس اور افریقیہ وایشیا کو فتح کرنے جارہے تھے اسی وقت انھوں نے آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کردیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ فتوحات اسلام کی بڑھتی ہوئی موجیں رک گئیں۔ آپ کو مسلمانوں کی ذلت وپستی کا کوئی سبب اسکے سوا نہیں ملیگا کہ وہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ جس نے ایسا ایسا کہا وہ کافر ہوگیا۔ دوسرا کہتا ہے کہ جس نے مومن کو کافر کہا وہ کافر ہوگیا۔ اس طرح گویا تمام مسلمان کافر ہوگئے۔ نعوذ باللہ من ھذا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

میں اللہ کا واسطہ دیکر آپ سے کہتا ہوں کہ اس نہایت اچھی تجویز کو قبول کیجئے۔ اور اپنے ان اختلافات کی ایک حد مقرر کیجئے

عبدالرحمن سلام۔ میں تفصیلات میں نہیں پڑتا کیونکہ ہم میں سے اکثر انسے واقف ہی ہیں۔ ہم کو اس وقت جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ اللہ کے اس قول کی طرف رجوع ہے کہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم اور فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول

کشاف الدین۔ برادران محترم! میں اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں مگر میری رائے یہ ہے کہ اس میں سے دو لفظ نکالدیے جائیں۔ ایک "اختلاف عقائد" کا لفظ کہ اعتقاد میں اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اور قرارداد میں ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے اختلافات کا مسئلہ علم کلام سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق علماء نے فیصلہ کیا تھا کہ جو علم کلام میں مشغول ہوا اس کا نام علماء سے خارج کردیا گیا۔ دوسرا امت کے پچھلے بزرگوں اور سرداروں پر لعن کرنے کا فقرہ کہ اس سے بعض مسلمانوں کی طرف سوء ظن کا پہلو نکلتا ہے۔ استاذ ظواہری نے بھی بلا ارادہ حضرت علی کے واقعہ کی طرف جو اشارہ کیا ہے وہ بھی ایک حیثیت سے مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ اس قسم کی تلمیحات ایسے مجمع کے لئے سزاوار نہیں ہیں۔

محمد المدنی۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس تجویز پر مناقشات کیوں پیدا ہوگئے۔ اسے ایک علمی مجلس کے سپرد کیجئے۔ اور خود دوسرے مفید کاموں پر اکتفا کیجئے۔

حافظ وہبہ۔ ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ بلاد اسلام میں بدعات وخرافات کا بڑا زور ہوگیا ہے اور علماء اس کی سخت شکایت کرتے ہیں۔ اب ان بدعات سے یہ مقدس ملک جو مہبط وحی الہی ہے پاک ہوگیا ہے۔ جب میں ہندوستان میں تھا تو اکثر ان بدعات پر نکتہ چینی کیا کرتا تھا جن کی مجھے پانچویں صدی کے متاخرین تک کی کتابوں میں بھی کوئی اصلیت نظر نہیں آتی۔ وہاں مجھ سے کہا جاتا تھا کہ یہ سب حرمین میں بھی ہیں اور ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسے اعمال سے کسی طرح چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔ یہ کہنا کہ مذہبی آزادی ان کے استیصال سے روکتی ہے میری نظر میں اسلام کے ساتھ خیانت عظمی ہے یہ میرا آج کا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ اسوقت سے میں اس پر قائم ہوں جب ازہر میں تعلیم پاتا تھا۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ان بلاد مقدسہ میں ایک دینی حکومت قائم ہوگئی ہے جو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر عمل کرتی ہے اور بدعات وخرافات کے خلاف جہاد کرتی ہے۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ بعض باتیں جو جہلاء سے سرزد ہوتی ہیں کسی طرح اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی اجازت دیجائے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب ان بلاد مقدسہ کو بدعات وخرافات سے پاک کردینے کے وجوب میں متفق ہیں۔ ان منکرات پر احتساب کرنے کا کام علماء کے سپرد کرنا چاہئے۔ نہ جہلاء وسفہاء کے۔ اور اس خیال سے کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ علمائے نجد اپنی رائے کو دوسروں پر جبراً نافذ کرتے ہیں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسلامی حکومتوں کی جانب سے بھی یہاں علماء موجود ہوں اور وہ علمائے نجد کے ساتھ ملکر کام کریں۔ پس جب علماء کہیں کہ یہ ممنوع ہے اور یہ مشروع یہ جائز ہے اور یہ مکروہ تو حکومت ان کے فیصلہ کو نافذ کرے۔ اس طرح حکومت ان کی خادم اور ان کے فیصلہ کو نافذ کرنے والی قوت ہوگی۔ اور اس طرح کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہوگا کہ یہ بات صرف اہل نجد یا اہل ہند یا اہل مصر کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اس تجویز کو ایک دوسری جماعت کے سپرد کردیا جائے جس میں وہ تمام علماء شریک ہوں جو یہاں موجود ہیں۔ تاکہ کوئی بات ایسی نہ ہونے پائے جس سے لوگوں کو شکایت کا موقع ہو۔

(باقی)

سبز قیات

اقتباسات

غازی عبدالکریم کے بھائی کا پیغام

مجاہدین شام کے نام

شرق اردن سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ غازی عبدالکریم کے چھوٹے بھائی امیر محمد الصغیر کی جانب سے ایک بلیغ اعلان [illegible] جبل الدروز اور شام میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں مغرب اقصیٰ کی جنگ کے حقیقی حالات بیان کر کے بتایا ہے [illegible] ابھی جنگ جاری ہے اور [illegible] انہوں نے شامیوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا جہاد برابر جاری رکھیں کامیابی کا وقت قریب آن لگا ہے۔ (الشوریٰ)

موتمر اسلامی کا خاتمہ اور وفود کی روانگی

[illegible] موتمر اسلامی کے اجلاس ختم ہوئے اور اختتام کی تقریب میں سلطان ابن سعود نے تمام وفود کو دعوت دی [illegible] سلطان کی جانب سے حافظ وہبہ نے تبریک و تشکر کی تقریر کی۔ اور ہندوستان کی جانب سے علامہ سید [illegible] مناسب جواب دیا۔ اس کے بعد سلطان نے [illegible] کتاب و سنت کی تعلیم اور اتفاق و اتحاد کی ترغیب دی۔ [illegible] وفد افغانی، وفد فلسطینی اور وفد شامی [illegible] جمعیت العلماء ہند اور وفد مجلس خلافت مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ وفد مصری بھی اسی دن جدہ سے قاہرہ واپس گیا۔ (ام القریٰ)

یمن اور نجد کے تعلقات درست کرنیکی کوشش

[illegible] عرب کے یہ دو ہمسایہ [illegible] سلطان ابن سعود [illegible] اختلافات پیدا نہ ہو جائیں۔ [illegible] ان کی ایک جماعت نے تہیہ کیا ہے کہ ان دونوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کر کے دوستانہ تعلقات کو استوار کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک وفد [illegible] صنعاء کی جانب روانہ ہوا ہے۔ جو مشہور عالم احمد [illegible] اور شرق اردن کے سابق وزیر داخلہ [illegible] مرکب ہے۔ قاہرہ کے الجمعیۃ [illegible] احمد حلمی پاشا، ناظر حجاز ریلوے۔ اور سید امین جمیل [illegible] نے ان حضرات وافدین کی مشایعت کی۔ (الشوریٰ)

مکہ معظمہ میں ترکی سفیر

محرم کے پہلے ہفتہ میں صاحب السعادۃ محمود ندیم بے سابق والی یمن مکہ معظمہ میں وارد ہوئے جمہوریہ ترکیہ کی جانب سے حجاز میں سفارت مقرر ہوئی ہے اس سے آپ آئے ہیں۔ سفیر صاحب اگلے پندرہ روز میں جدہ چلے جائیں گے۔ [illegible] دوسرے دن محمود ندیم بے نے سلطان ابن سعود کی ملاقات کی ہوئی۔ (ام القریٰ)

بلدیہ مکہ کی اصلاح

بلدیہ مکہ کے نقائص کو دیکھتے ہوئے [illegible] مجلس کو توڑ کر مجلس الشوریٰ الاہلی کا جدید انتخاب [illegible] اس انتخاب کے مطابق عبدالوہاب نائب الحرم مجلس بلدیہ کے صدر منتخب کئے گئے۔ [illegible] (ام القریٰ)

عالم اسلامی

بلاد عرب

دروزیوں کا مصمم فیصلہ

شام کی آزادی کے بغیر صلح نہیں ہوسکتی

بیت المقدس ۶ اگست۔ معتبر ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ جبل دروز نے شامی قبائل کی ایک نمائندہ مجلس منعقد کر کے سلطان الاطرش کو دوبارہ جہاد شام کا لیڈر مقرر کر دیا اور انہیں یہ احکامات دیدیئے کہ جب تک کہ شام کی آزادی حاصل نہ ہو جائے وہ برابر فرانسیسیوں سے جنگ کرتے رہیں۔

تمام قبائل ایسے شرائط صلح کو منظور کر لینے پر رضامند ہو گئے ہیں جو ایک طرف تو شام میں دستوری حکومت قائم کر سکیں اور دوسری طرف ملک کے اندر فرانسیسی مفاد کی ایسی تعریف کر سکیں جس سے دروزیوں کی حقیقی آزادی قائم رہ سکے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے قبائل حوران نے درعا کی فرانسیسی چھاؤنی پر کامیاب حملہ کیا۔

جہاد شام کی مسرت انگیز اطلاعات

مجاہدین کی قوت روز بروز بڑھ رہی ہے

اسکندریہ۔ ایک نہایت معتبر ذریعہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں [illegible] شام کی تحریک جہاد کا خاتمہ ہوتا [illegible] مجاہدین کی تنظیم اور زیادہ مستحکم ہو گئی ہے [illegible] سلطان الاطرش [illegible] فائدہ اٹھا کے [illegible] فرانسیسی [illegible] لبنان [illegible] اطلاع ملی ہے کہ [illegible] گولہ باری کی [illegible] جنگ کی حقیقت [illegible] (الفتح)

ٹرکی

ٹرکی اور مجلس اقوام

انگورہ ۱۳ اگست۔ ٹرکی حکومت جنوبی کی تائید سے اس امر پر غور کر رہی ہے کہ مجلس اقوام کی رکن بن جائے۔ [illegible] روس ٹرکی کو اس کی مخالفت پر آمادہ کر رہا ہے [illegible] سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ [illegible] یورپ سے وابستہ [illegible]

ہندوستان

کوائف حیدرآباد

انڈین ڈیلی میل کی افواہیں

بمبئی ۱۰ اگست۔ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد دکن اطلاع دیتا ہے کہ جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے سر علی امام کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا اور انہیں عہدہ قبول کرنے کی دعوت دی گئی لیکن سر علی امام نے اس کے جواب میں کہا کہ میں معذور ہوں۔ نواب سالار جنگ اور مہاراجہ کشن پرشاد کو بھی اہم عہدے پیش کئے گئے لیکن انہوں نے بھی انکار کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ سابق یورپین عہدیداران ریاست کو جو ہندوستان کے دیگر مقامات میں ملازم ہیں تار دیئے گئے ہیں۔ صورت حال میں ابھی کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

بمبئی ۱۰ اگست۔ انڈین ڈیلی میل گورنمنٹ نظام کی کمیونک پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دوستانہ مشورہ کو منظور کر لیا گیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو اختلافات تھے وہ طے ہو گئے۔

حیدرآباد کے متعلق ایک غلط بیانی کی تردید

خواجہ حسن نظامی صاحب کا بیان

دہلی ۱۰ اگست۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو حال ہی میں حیدرآباد سے واپس آئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے ملاقات کی اور فرمایا کہ ۲۳ جولائی کو جبکہ مسٹر بارٹن ریزیڈنٹ نے حکومت ہند کا مراسلہ حضور نظام کو دیا تھا میں خود حیدرآباد میں موجود تھا اور میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مکتوب مذکور میں اسلام یا اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی ذکر نہیں تھا جیسا کہ ۴ اگست کے انڈین ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے۔ مکتوب میں ریاست کے خالص داخلی معاملات کے متعلق حکومت ہند کی بعض تجاویز اور مطالبات تھے۔

مساجد کے سامنے باجہ بجانے پر جو ایجی ٹیشن کیا جا رہا ہے اسکے متعلق سوال کرنے پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ وہ ناجائز بے فائدہ اور مسلمانان ہند کے لئے مضر ہے۔ میں نے اس موضوع کے متعلق ہندوستان کے مسلمان لیڈروں کو جن میں سر عبدالرحیم بھی شامل ہیں ایک گشتی چٹھی بھیجی تھی۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ سوائے ایک جواب کے جو بنگالہ سے موصول ہوا ہے ہر لیڈر اس ایجی ٹیشن کے خلاف ہے۔ میں تمام مسلمان لیڈروں کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں جس کے بعد میں اخباروں جلسوں اور دیگر ذرائع سے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنا کر اس ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کی جد و جہد کروں گا۔

حکومت دکن کا سرکاری کمیونک

حیدرآباد کے متعلق غلط افواہوں کی تردید

سکندرآباد ۱۰ اگست۔ حضور نظام کی حکومت اور حکومت ہند کے موجودہ تعلقات کے متعلق اخبارات میں جو بیان شائع ہوا ہے اس کے بارہ میں حضور نظام کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان جاری کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

حکومت ہند اور حکومت نظام کے موجودہ تعلقات کے متعلق بعض متوحش اور بے بنیاد افواہیں اڑائی گئی ہیں جن میں بعض ہندوستان کے متعدد اخبارات میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ مناسب خیال

کہا جاتا ہے کہ ان افواہوں کی تردید کر دی جائے جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ صحیح واقعہ صرف یہ ہے کہ چونکہ حکومت نظام کے بعض شعبے اصلاح و ترقی کے محتاج تھے حکومت ہند نے حکومت نظام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور اپنا دوستانہ مشورہ پیش کیا ہے۔ اس موضوع پر حکومت نظام خود کچھ عرصہ سے متوجہ تھی اور ضروری تدابیر بھی زیر غور ہیں جو بہت جلد عمل میں لائی جائیں گی۔

سر تیج بہادر سپرو حیدرآباد میں

بمبئی ۱۰ اگست۔ سر تیج بہادر سپرو کسی قانونی کام پر ۱۵ اگست کو حیدرآباد روانہ ہونگے۔ اس ماہ کے آخر میں وہ بمبئی اور پونا بھی جائیں گے۔

ڈاکٹر مونجے کا سکوت!

ناگپور ۹ اگست۔ کلکتہ میں داخل نہ ہونے کے متعلق ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴ کا جو حکم نافذ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں انہوں نے کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔

مالوی جی کی قانون شکنی

کلکتہ میں فاتحانہ داخلہ

کلکتہ ۷ اگست۔ مالوی جی باوڑا پہنچ کر موٹر میں کلکتہ روانہ ہوگئے

کسی شخص کو کسی فعل کے ارتکاب سے باز رہنے کا حکم دے اور وہ شخص اس کی خلاف ورزی کرے جس سے انسانی جانوں کو نقصان پہنچنے یا تلف ہونے کا اندیشہ ہو یا کسی فساد کے وقوع پذیر ہونے کا خطرہ ہو تو اسے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔ اس دفعہ کے ساتھ مزید تشریح یہ بھی کر دی گئی ہے کہ یہ امر لازم نہیں کہ اس قسم کی خلاف ورزی کرنے والا نقصان پہنچانے کا ارادہ ہی رکھتا ہو (الجمعیۃ)

پیر غلام مجدد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

ساڑھے چار سو روپیہ جرمانہ

سٹی مجسٹریٹ حیدرآباد (سندھ) نے پیر غلام مجدد سرہندی ساکن مٹیاری کے مقدمہ میں فیصلہ سنا دیا۔ ملزم کو زیر دفعات ۱۴۳ و ۳۲۳ تعزیرات ہند مبلغ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ مجسٹریٹ نے بیانات استغاثہ دیتے ہوئے شہادت صفائی کا اعتبار نہیں کیا اور کہا کہ یہ محض طرفداری ہے۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد خان پولیس مین گیا اور اس نے جا کر زیادتی کا برتاؤ کیا جس پر مستورات نے احتجاج کیا اور شور مچایا۔ شور و غل کی آواز سن کر پیر صاحب بیدار ہو گئے۔ اور بہت ناراض ہوئے۔ اور رات کو غیر وقت اور ان کی زمین پر آنے کی خطا پر پولیس والے کے ہاتھ پاؤں بندھوا دیئے مستغیث نے کچھ قصور ضرور کیا جس کی وجہ سے وہ مصیبت میں مبتلا ہوا۔ لیکن چونکہ خود پیر صاحب کو کسی نے مار پیٹ نہیں کیا تھا۔ اسلئے وہ اس معاملہ میں حفاظت خود اختیاری کی صفائی

وافدین حجاز کی مراجعت

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا تار

عدن ۱۰ اگست۔ وفد کراچی روانہ ہو رہا ہے۔

وفد خلافت کا تار

جمعیت العلماء اور خلافت کمیٹی کے وفود ۸ اگست کو جدہ سے اکبر جہاز میں روانہ ہوگے اور ۱۸ اگست کو کراچی پہنچنے کی امید ہے۔

[illegible] کے اسٹیشن پر ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے تھا۔ وہاں کا کثیر مجمع موجود تھا۔ آسنسول کے قریب ان پر دفعہ ۱۴۴ کے ورود احکامات نافذ کئے گئے۔

ڈاکٹر مونجے کی بہادری

کلکتہ میں جبراً داخل ہونگے

ناگپور ۹ اگست۔ مالوی جی کی دیکھا دیکھی ڈاکٹر مونجے بھی دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے واسطے کلکتہ روانہ ہوگئے ہیں۔ اور پولیس کو اپنے ارادوں سے مطلع کر دیا ہے۔ انہوں نے اخبارات کے نام ایک بیان بھی شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ کلکتہ میں پنڈت مالویہ کا داخلہ بند کر دینا ہندو جاتی کی تذلیل کے مرادف ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کی حمایت ظاہر ہوتی ہے۔

مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر مقدمہ قائم ہوگیا

حکومت کی خوفزدہ جرأت

کلکتہ ۹ اگست۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جو احکامات نافذ کئے تھے ان کی خلاف ورزی پر پنڈت مدن موہن مالوی اور ڈاکٹر مونجے کے خلاف دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت سمن جاری کئے گئے ہیں۔

(اگر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کا یہ مفاد ہے کہ کوئی با اختیار حاکم

پیش نہیں کر سکتے۔ مجسٹریٹ نے مسٹر اسٹوارٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بیانات پر بھی یہ ریمارک کیا ہے کہ قانون میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے کہ جو شخص کسی مقدس کتاب کی تلاوت کر رہا ہو اسکو اس وقت گرفتار نہ کیا جائے لیکن یہ زیادہ اچھا اور صحیح ہوتا کہ ملزم سے ضمانت طلب کر لیجاتی لیکن یہ باتیں چنداں اہمیت نہیں رکھتیں۔

مدیر جریدہ امارت کا مقدمہ

پٹنہ ۱۰ اگست۔ مولوی محمد عبدالسبحان صاحب "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

آج مولانا عثمان غنی صاحب اڈیٹر جریدہ امارت کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) کی تیسری پیشی ہوئی۔ ۱۲ بجے کے قریب صفائی کے وکلاء مسٹر محمد یونس بیرسٹر ایٹ لا اور مولوی مجیب الرحمن صاحب وکیل نے بعض معمولی سرکاری گواہوں پر جرح کی۔ عدالت کا کمرہ ان لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جو بغرض اظہار ہمدردی آکے تھے مقدمہ کے مستغیث اور اکثر دوسرے گواہوں نے بیان کیا کہ وہ اردو نہیں جانتے ہیں۔ مقدمہ ۱۲ اگست کے لئے ملتوی کیا گیا۔

کانگریس کی صدارت سے مولانا مظہر الحق کی دست برداری

پٹنہ ۹ اگست۔ مولانا مظہر الحق صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ چونکہ وہ ہندو مسلم اتحاد کو

دار الحکومت

مسجد خانم والی کا مقدمہ

دہلی ۷ اگست۔ آج خانم والی مسجد کے مقدمہ کی تاریخ تھی مگر چونکہ مجسٹریٹ صاحب نہیں آئے تھے اس لئے مقدمہ ۲۷ اگست کے واسطے ملتوی کر دیا گیا۔ صفائی کی طرف سے ۱۲۸ گواہوں کی اجازت طلب کی گئی تھی مگر سنا جاتا ہے کہ صرف ۱۸ گواہوں کی اجازت دی گئی ہے۔

لوٹن سنگھ کو سزا

دہلی ۹ اگست۔ لوٹن سنگھ کو جس پر زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری مقدمہ چل رہا تھا ۱۵ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی تین ماہ قید سخت کی سزا دیدی گئی۔

ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۹ اگست۔ حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ جو دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت چل رہا ہے آج پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ ملزم کی طرف سے امام سید احمد، ایس ایم عبداللہ، حاجی عبدالرزاق۔ اخلاق احمد اور مولوی مظہر الدین (ایڈیٹر الامان) بطور گواہان صفائی پیش ہوئے جنہوں نے بالاتفاق بیان کیا کہ ملزم نے ہمیشہ قیام امن کی کوشش کی ہے۔ نہ کہ نقض امن کی۔ جرح کے جواب میں تمام گواہان نے بیان کیا کہ اگر ہندی اردو کے تمام اخبارات بند کر دیئے جائیں تو یہ موجودہ شور و شر بالکل رفع ہو جائے۔ انہوں نے "خونخوار بھیڑیا" اور لفنگا وغیرہ لفظوں کو غیر مہذب اور فحش بتایا جسے ان کے خیال میں مبلغ کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ ان کے بیانات کے ختم ہونے کے بعد بقیہ کارروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

دہلی میں بردہ فروشی

دہلی ۱۰ اگست۔ کل کھاری باولی میں دو ہندوؤں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک عورت کو بیس روپے میں فروخت کیا تھا۔ عورت بھی گرفتار کر لی گئی ہے۔ تفتیش ہو رہی ہے۔

قصابوں کی ہڑتال ختم ہوگئی

دہلی ۱۰ اگست۔ میونسپل کمیٹی دہلی اور شہر کے قصابوں کے درمیان اول الذکر کی بعض سخت پابندیوں کی بنا پر کشمکش پیدا ہو گئی تھی چنانچہ قصابوں نے ۲ اگست سے ۹ اگست تک ہڑتال جاری رکھی۔ آج ہڑتال کھل گئی ہے اور سنا جاتا ہے کہ میونسپلٹی نے قصابوں کے مطالبات منظور کر لئے ہیں اور ابھی پابندیوں کا نفاذ نہیں کیا ہے۔

رجسٹرار جامعہ ملیہ کا اعلان

رجسٹرار صاحب جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے بتاریخ ۸ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ۱۶ اگست کو کھل جائیگا لہٰذا جو طلبا داخل ہونا چاہیں وہ اس تاریخ سے قبل درخواست کریں۔ اگر درخواستوں کے ساتھ سارٹیفکیٹ نہ بھیجے گئے تو درخواستوں پر توجہ نہیں کیجائے گی۔

مولوی مظہر الدین صاحب کو ہندوؤں کا نوٹس

لالہ گوپی ناتھ اور گوکل چند نے مولانا مظہر الدین صاحب اڈیٹر الامان کو نوٹس دیا ہے کہ ان کے بعض مضامین سے "ننھے بالک" کے ہندوؤں کی توہین ہوتی ہے لہٰذا وہ یا تو معافی مانگیں ورنہ عدالت میں چارہ جوئی کی جائے گی۔

مولانا مظہر الدین صاحب نے ان نوٹسوں کے جواب میں کہدیا ہے کہ چونکہ وہ تمام واقعات جو شائع کئے گئے بالکل صحیح ہیں اس لئے میں ان کی تردید کرنے کی کوئی وجہ نہیں سمجھتا ہوں۔

سرقیات

اقتباسات

غازی عبدالکریم کے بھائی کا پیغام

مجاہدین شام کے نام

شرق اردن سے ہمیں اطلاع ملی ہے کہ غازی عبدالکریم کے چھوٹے بھائی امیر محمد الصغیر کی جانب سے ایک بلیغ اعلان بمقام جبل الدروز اور شام میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں مغرب اقصےٰ کی جنگ کے حقیقی حالات بیان کرکے یقین دلایا گیا ہے کہ آگ ابھی بجھی نہیں ہے اور نہ بجھ سکتی ہے۔ انہوں نے شامیوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا بہادرانہ جہاد برابر جاری رکھیں کامیابی کا وقت قریب آن لگا ہے۔ (الشوریٰ)

موتمر اسلامی کا خاتمہ اور وفود کی روانگی

۵ رجولائی کو بروز دوشنبہ موتمر اسلامی کے اجلاس ختم ہوئے اور اختتام کی تقریب میں سلطان ابن سعود نے تمام وفود کو دعوت دی کھانا کھانے کے بعد سلطان کی جانب سے حافظ وہبہ نے تبریک تشکر کی تقریر کی۔ اور مہمانوں کی جانب سے علامہ سید رشید رضا نے مناسب جواب دیا۔ اس کے بعد سلطان نے اپنے ارشادات سے حاضرین کو محظوظ فرمایا جن میں اتباع کتاب سنت کی تلقین اور اتحاد و اتفاق کی ترغیب تھی۔

دوشنبہ کی رات کو وفد ترکی۔ وفد افغانی۔ وفد فلسطینی اور وفد شامی کے بعض ارکان مکہ معظمہ سے جدہ روانہ ہوگئے۔ سہ شنبہ کی صبح کو وفد جمعیت العلمائے ہند اور وفد مجلس خلافت مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ وفد مصری بھی اسی دن جدہ سے قاہرہ واپس گیا۔ (ام القریٰ)

یمن اور نجد کے تعلقات درست کرنیکی کوشش

مسئلہ عرب سے دلچسپی لینے والوں میں اس بات کا بڑا اندیشہ لگا ہوا ہے کہ کہیں عرب کے دو بڑے اور جلیل القدر سرداروں (امام یحییٰ اور ابن سعود) میں۔ اختلاف پیدا نہ ہو جائے۔ اس لئے ان کی ایک جماعت نے تہیہ کیا ہے کہ ان دونوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرکے دوستانہ تعلقات کو استوار کیا جائے اس مقصد کے لئے ایک وفد گذشتہ سہ شنبہ (۲۰ رجولائی) کو صنعا کی جانب روانہ ہوا ہے۔ جو مشہور عالم احمد زکی پاشا اور شرق اردن کے سابق وزیر داخلہ نبیہ بک العظمہ سے مرکب ہے۔ قاہرہ کے اسٹیشن پر علامہ عبدالعزیز الثعالبی احمد حلمی پاشا۔ ناظر حجاز ریلوے۔ اور سید ابن عقیل عالم حضرموت نے ان حضرات وافدین کی مشایعت کی۔ (الشوریٰ)

مکہ معظمہ میں ترکی سفیر

محرم کے پہلے ہفتہ میں صاحب السعادہ محمود ندیم بے سابق والی یمن مکہ معظمہ میں وارد ہوئے جمہوریہ ترکیہ کی جانب سے حجاز میں جو سفارت مقرر ہوئی ہے اس کے آپ اتاشی ہیں۔ سفیر صاحب افسوس پندرہ روز میں جدہ پہنچ جائیں گے۔

ورود کے دوسرے دن محمود ندیم بے سے سلطان ابن سعود کی ملاقات ہوئی۔ (ام القریٰ)

بلدیہ مکہ کی اصلاح

بلدیہ مکہ کے نقائص کو دیکھتے ہوئے یہ حکم صادر کیا گیا ہے کہ اس مجلس کو توڑ کر مجلس الشوریٰ الاہلی ایک جدید انتخاب کرے۔ چنانچہ اس انتخاب کے مطابق شیخ عبدالوہاب نائب الحرم مجلس بلدیہ کے صدر منتخب کئے گئے۔ اور چند لوگوں کو رکن نامزد کیا گیا۔ (ام القریٰ)

عالم اسلامی

بلاد عرب

دروزیوں کا مصمم فیصلہ

شام کی آزادی کے بغیر صلح نہیں ہوسکتی

بیت المقدس ۶ راگست معتبر ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ جبل دروز نے شامی قبائل کی ایک نمائندہ مجلس منعقد کر کے سلطان الاطرش کو دوبارہ جہاد شام کا لیڈر مقرر کردیا اور انہیں یہ احکامات دیدئے کہ جب تک کہ شام کی آزادی حاصل نہ ہو جائے وہ برابر فرانسیسیوں سے جنگ کرتے رہیں۔

تمام قبائل ایسے شرائط صلح کو منظور کرلینے پر رضامند ہوگئے ہیں جو ایک طرف تو شام میں دستوری حکومت قائم کرسکیں اور دوسری طرف ملک کے اندر فرانسیسی مفاد کی ایسی تعریف کرسکیں جس سے دروزیوں کی حقیقی آزادی قائم رہ سکے۔

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے قبائل حوران نے درعا کی فرانسیسی چھاؤنی پر کامیاب حملہ کیا۔

جہاد شام کی مسرت انگیز اطلاعات

مجاہدین کی قوت روز بروز بڑھ رہی ہے

اسکندریہ۔ ایک نہایت معتبر ذریعہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام کی تحریک جہاد کا فنا ہونا تو درکنار اسے کافی ترقی ہو رہی ہے۔ مجاہدین کا انتظام اور زیادہ مستحکم ہوگیا ہے اور پانچوں قبائل شرقیوں کے لیڈر متفق ہوگئے ہیں سلطان الاطرش باشا جو تمام لیڈروں کے سردار ہیں ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور فرانسیسی مستقر پر اچانک حملے کرتے ہیں۔ انھوں نے دیسی عورتوں اور بچوں کو اندرون ملک میں ریگستان پہنچا دیا ہے۔ جہاں وہ فرانسیسیوں کی دستبرد سے باہر ہیں اطلاع ملی ہے کہ مجاہدین کے پاس ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کا مکمل انتظام ہے گذشتہ ہفتہ میں فرانسیسیوں نے تین دیہات پر نہایت سخت گولہ باری کی۔ کنوؤں کو تباہ کردیا۔ اور سینکڑوں باشندوں کو اسیران جنگ کی حیثیت سے دمشق لے گئے۔ (الکشمیر)

ٹرکی

ٹرکی اور مجلس اقوام

انگورہ ۹ راگست۔ ترکی حکومت جرمنی کی تائید سے اس امر پر غور کررہی ہے کہ وہ جمعیۃ اقوام کی رکن ہو جائے۔

روس ٹرکی کے ممبر ہونے کا مخالف ہے اور اس پر زور دے رہا ہے کہ ٹرکی کو بحالات موجودہ مغربی یورپ سے وابستہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جمعیۃ اقوام کی پوزیشن اس وقت بہت نازک ہے۔

ہندوستان

کوائف حیدرآباد

انڈین ڈیلی میل کی افواہیں

بمبئی ۷ راگست انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد دکن اطلاع دیتا ہے کہ جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے اس سے سر علی امام کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا اور انہیں عہدہ قبول کرنے کی دعوت دی گئی لیکن سر علی امام نے اس کے جواب میں کہا کہ میں معذور ہوں۔ نواب سالار جنگ اور مہاراجہ کشن پرشاد کو بھی اہم عہدے پیش کئے گئے۔ لیکن انہوں نے بھی انکار کردیا۔

معلوم ہوا ہے کہ سابق یوروپین عہدیداران ریاست کو جو ہندوستان کے دیگر مقامات میں ملازم ہیں تار دئے گئے ہیں مصورت حال میں ابھی کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

بمبئی ۷ راگست۔ انڈین ڈیلی میل گورنمنٹ نظام کی کمیونک پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے دوستانہ مشورہ کو منظور کر لیا گیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو اختلافات تھے وہ طے ہوگئے۔

حیدرآباد کے متعلق ایک غلط بیانی کی تردید

خواجہ حسن نظامی صاحب کا بیان

دہلی ۹ راگست خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو حال ہی میں حیدرآباد سے واپس آئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ملاقات کی اور فرمایا کہ ۲۳ رجولائی کو جبکہ مسٹر بارٹن ریزیڈنٹ نے حکومت ہند کا مراسلہ حضور نظام کو دیا تھا میں خود حیدرآباد میں موجود تھا اور میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مکتوب مذکور میں اسلام یا اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی ذکر نہیں تھا جیسا کہ ۳ راگست کے انڈین ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے۔ مکتوب میں ریاست کے خالص داخلی معاملات کے متعلق حکومت ہند کی بعض تجاویز اور مطالبات تھے۔

مساجد کے سامنے باجہ بجانے پر جو ایجی ٹیشن کیا جارہا ہے اسکے متعلق سوال کرنے پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ وہ ناجائز ہے فائدہ اور مسلمانان ہند کے لئے مضر ہے۔ میں نے اس موضوع کے متعلق ہندوستان کے مسلمان لیڈروں کو جن میں سر عبدالرحیم بھی شامل ہیں ایک گشتی چٹھی بھیجی تھی۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ سوائے ایک جواب کے جو انہیں سے موصول ہوا ہے ہر لیڈر اس ایجی ٹیشن کے خلاف ہے۔ میں مکہ سے مسلمان لیڈروں کی واپسی کا انتظار کررہا ہوں جس کے بعد میں اخباروں جلسوں اور دیگر ذرائع سے مسلمانوں کا اپنا ہم خیال بنا کر اس ایجی ٹیشن کو ختم کرنے کی جدوجہد کروں گا۔

حکومت دکن کا سرکاری کمیونک

حیدرآباد کے متعلق غلط افواہوں کی تردید

سکندرآباد ۹ راگست حضور نظام کی حکومت اور حکومت ہند کے موجودہ تعلقات کے متعلق اخبارات میں جو بیان شائع ہوا ہے اس کے بارہ میں حضور نظام کی حکومت نے ایک سرکاری اعلان جاری کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

حکومت ہند اور حکومت نظام کے موجودہ تعلقات کے متعلق بعض متوحش اور بے بنیاد افواہیں اڑائی گئی ہیں جن میں سے بعض ہندوستان کے متعدد اخبارات میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ مناسب خیال

دار الحکومت

مسجد خانم والی کا مقدمہ

دہلی ۷ راگست۔ آج خانم والی مسجد کے مقدمہ کی تاریخ تھی مگر چونکہ مجسٹریٹ صاحب نہیں آئے تھے اس لئے مقدمہ ۲۷ راگست کے واسطے ملتوی کردیا گیا۔ صفائی کی طرف سے ۱۲۸ گواہوں کی اجازت طلب کی گئی تھی مگر سنا جاتا ہے کہ صرف ۱۸ گواہوں کی اجازت دی گئی ہے۔

لوٹن سنگھ کو سزا

دہلی ۹ راگست۔ لوٹن سنگھ کو جس پر زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری مقدمہ چل رہا تھا ۵۱ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائگی تین ماہ قید سخت کی سزا دیدی گئی۔

ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۹ راگست۔ حکیم محمد اسحاق صاحب ایڈیٹر مبلغ کا مقدمہ جو دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت چل رہا ہے آج پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ ملزم کی طرف سے امام سید احمد، ایس۔ ایم عبداللہ، حاجی عبدالرزاق۔ اخلاق احمد اور مولوی مظہرالدین (ایڈیٹر الامان) بطور گواہان صفائی پیش ہوئے جنہوں نے بالاتفاق بیان کیا کہ ملزم نے ہمیشہ قیام امن کی کوشش کی ہے۔ نہ کہ نقض امن کی۔ جرح کے جواب میں تمام گواہان نے بیان کیا کہ اگر ہندی اردو کے تمام اخبارات بند کردئے جائیں تو یہ موجودہ شور و شر بالکل رفع ہو جائے۔ انہوں نے "خونخوار اسپیریا" اور "لفنگا" دو لفظوں کو غیر مہذب اور فحش بتایا جسے ان کے خیال میں مبلغ کو استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ان کے بیانات کے ختم ہونے کے بعد بقیہ کارروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کردی گئی۔

دہلی میں بردہ فروشی

دہلی ۱۰ راگست۔ کل کھاری باولی میں دو ہندوؤں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک عورت کو بیس روپے میں فروخت کیا تھا۔ عورت بھی گرفتار کرلی گئی ہے۔ تفتیش ہو رہی ہے۔

قصابوں کی ہڑتال ختم ہوگئی

دہلی ۱۰ راگست۔ میونسپل کمیٹی دہلی اور شہر کے قصابوں کے درمیان اول الذکر کی بعض سخت پابندیوں کی بنا پر کشمکش پیدا ہوگئی تھی چنانچہ قصابوں نے ۶ راگست سے ہڑتال جاری رکھی تھی آج ہڑتال ختم کی ہے اور سنا جاتا ہے کہ میونسپلٹی نے قصابوں کے مطالبات منظور کرلئے ہیں اور ابھی پابندیوں کا نفاذ نہیں کیا ہے۔

رجسٹرار جامعہ ملیہ کا اعلان

رجسٹرار صاحب جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ۱۶ راگست کو کھل جائیگا لہذا جو طلبا داخل ہونا چاہیں وہ اس تاریخ سے قبل درخواست کریں۔ اگر درخواستوں کے ساتھ سارٹیفکٹ نہ بھیجے گئے تو درخواستوں پر توجہ نہیں کیجائے گی۔

مولوی مظہرالدین صاحب کو ہندوؤں کا نوٹس

لالہ گوپی ناتھ اور گوکل چند نے مولانا مظہرالدین صاحب ایڈیٹر الامان کو نوٹس دیا ہے کہ ان کے بعض مضامین سے "انہئے بانس" کے ہندوؤں کی توہین ہوتی ہے لہذا وہ یا تو معافی مانگیں ورنہ عدالت میں چارہ جوئی کی جائے گی۔

مولانا مظہرالدین صاحب نے ان نوٹسوں کے جواب میں لکھدیا ہے کہ چونکہ وہ تمام واقعات جو شائع کئے گئے بالکل صحیح ہیں اس لئے میں ان کی تردید کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں سمجھتا ہوں۔

کسی شخص کو کسی فعل کے ارتکاب سے باز رہنے کا حکم دے اور وہ شخص اس کی خلاف ورزی کرے جس سے انسانی جانوں کو نقصان پہنچنے یا تلف ہونے کا اندیشہ ہو یا کسی فساد کے وقوع پذیر ہونے کا خطرہ ہو تو اسے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔ اس دفعہ کے ساتھ مزید تشریح یہ بھی کردی گئی ہے کہ یہ امر لازم نہیں کہ اس قسم کی خلاف ورزی کرنے والا نقصان پہنچانے کا ارادہ بھی رکھتا ہو (الجمعیۃ)

پیر غلام مجدد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

ساڑھے چار سو روپیہ جرمانہ

سٹی مجسٹریٹ حیدرآباد (سندھ) نے پیر غلام مجدد سرہندی ساکن مٹیاری کے مقدمہ میں فیصلہ سنادیا۔ ملزم کو زیر دفعات ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۳۲۳ تعزیرات ہند مبلغ ۴۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ مجسٹریٹ نے بیانات استغاثہ دیتے ہوئے شہادت صفائی کا اعتبار نہیں کیا اور کہا کہ یہ محض طرفداری ہے۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد خان پولیس مین گیا اور اس نے جاکر زیادتی کا برتاؤ کیا جس پر ستر بانوں نے احتجاج کیا اور شور مچایا شور و غل کی آواز سنکر پیر صاحب بیدار ہوگئے۔ اور بہت ناراض ہوئے۔ اور رات کو بیوقت ان کی زمین پر آنے کی خطا پر پولیس والے کے ہاتھ پاؤں بندھوا دئے مستغیث نے کچھ قصور ضرور کیا جس کی وجہ سے وہ مصیبت میں مبتلا ہوا۔ لیکن چونکہ خود پیر صاحب کو کسی نے مار پیٹ نہیں کیا تھا۔ اسلئے وہ اس معاملہ میں حفاظت خود اختیاری کی صفائی

کہا جاتا ہے کہ ان افواہوں کی تردید کردی جائے جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ صحیح واقعہ صرف یہ ہے کہ چونکہ حکومت نظام کے بعض شعبے اصلاح ترقی کے محتاج تھے حکومت ہند نے حکومت نظام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور اپنا دوستانہ مشورہ پیش کیا ہے۔ اس موضوع پر حکومت نظام خود کچھ عرصہ سے متوجہ تھی اور ضروری تدابیر بھی زیر غور ہیں جو بہت جلد عمل میں لائی جائیں گی۔

سر تیج بہادر سپرو حیدرآباد میں

بمبئی ۹ راگست۔ سر تیج بہادر سپرو کسی قانونی کام پر ۱۵ راگست کو حیدرآباد روانہ ہونگے۔ اس ماہ کے آخر میں وہ بمبئی اور پونا بھی جائیں گے۔

ڈاکٹر مونجے کا سکوت!

ناگپور ۶ راگست۔ کلکتہ میں داخل نہ ہونے کے متعلق ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴ کا جو حکم نافذ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں انہوں نے کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کردیا ہے۔

مالوی جی کی قانون شکنی

کلکتہ میں فاتحانہ داخلہ

کلکتہ ۷ راگست۔ مالوی جی باوڑا پہنچ کر موٹر میں کلکتہ روانہ ہوگئے

وافدین حجاز کی مراجعت

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا تار

عدن ۱۰ راگست۔ وفد کراچی روانہ ہو رہا ہے۔

وفد خلافت کا تار

جمعیت العلماء اور خلافت کمیٹی کے وفود ۸ راگست کو جدہ سے اکبر جہاز میں روانہ ہوگئے اور ۱۸ راگست کو کراچی پہنچنے کی امید ہے۔

پیش نہیں کرسکتے مجسٹریٹ نے مسٹر اسٹوارٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بیانات پر بھی یہ ریمارک کیا ہے کہ قانون میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے کہ جو شخص کسی مقدس کتاب کی تلاوت کررہا ہو اسکو اس وقت گرفتار نہ کیا جائے لیکن یہ زیادہ اچھا اور صحیح ہوتا کہ ملزم سے ضمانت طلب کرلیجاتی لیکن یہ باتیں چنداں اہمیت نہیں رکھتیں۔

مدیر جریدۂ امارت کا مقدمہ

پٹنہ ۹ راگست۔ مولوی محمد عبدالسبحان صاحب "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

آج مولانا عثمان غنی صاحب اڈیٹر جریدۂ امارت کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) کی تیسری پیشی ہوئی۔ ۱۲ بجے کے قریب صفائی کے وکلاء مسٹر محمد یونس بیرسٹرایٹ لا اور مولوی مجیب الرحمٰن صاحب وکیل نے بعض معمولی سرکاری گواہوں پر جرح کی۔ عدالت کا کمرہ ان لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جو بغرض اظہار ہمدردی آئے تھے مقدمہ کے مستغیث اور اکثر دوسرے گواہوں نے بیان کیا کہ وہ اردو نہیں جانتے ہیں۔ مقدمہ ۱۲ راگست کے لئے ملتوی کیا گیا۔

کانگریس کی صدارت سے مولانا مظہرالحق کی دست برداری

پٹنہ ۹ راگست۔ مولانا مظہرالحق صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ چونکہ وہ ہندو مسلم اتحاد کو م

ا ۔ ا ۔ کے اسٹیشن پر ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے ہندوؤں کا کثیر مجمع موجود تھا۔ آسنسول کے قریب ان پر دفعہ ۱۴۴ کے دو دو احکامات نافذ کئے گئے۔

ڈاکٹر مونجے کی بہادری

کلکتہ میں جبراً داخل ہونگے

ناگپور ۸ راگست۔ مالوی جی کی دیکھا دیکھی ڈاکٹر مونجے بھی دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے واسطے کلکتہ روانہ ہوگئے ہیں۔ اور پولیس کو اسپیشل ریل دوں سے مطلع کردیا ہے۔ انہوں نے اخبارات کے نام ایک بیان بھی شائع کیا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ کلکتہ میں پنڈت مالویہ کا داخلہ بند کردینا ہندو جاتی کی تذلیل کے مرادف ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کی حمایت ظاہر ہوتی ہے۔

مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر مقدمہ قائم ہوگیا

حکومت کی خوفزدہ جرأت

کلکتہ ۹ راگست۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جو احکامات نافذ کئے تھے ان کی خلاف ورزی پر پنڈت مدن موہن مالوی اور ڈاکٹر مونجے کے خلاف دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت سمن جاری کئے گئے ہیں۔

دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کا یہ مفاد ہے کہ کوئی با اختیار حاکم

فہرست معطیان چندہ شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند بابتہ ماہ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

تاریخ	اسمائے گرامی معطیان چندہ	[illegible]	رقم
۴ محرم ۱۳۴۵ھ	جناب رشید احمد صاحب ۔ جگراؤں	۸۳/۲۱	عہ/ زکوٰۃ
۶ ر ر	جناب ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ۔ اردل	۸۴/۲۱	زکوٰۃ
ر ر	جناب علی محمد صاحب ۔ بمبئی	۸۵/۲۱	للعہ/ زکوٰۃ
۸ ر	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ۔ پنڈی گھیب	۸۶/۲۱	صہ/
ر ر	جناب رحمت علی صاحب ۔ دہلی	۸۷/۲۱	عہ/ زکوٰۃ
۱۳ ر	معرفت جناب میاں محبوب عالم صاحب بیو فورٹ	۸۸/۲۱	ما صہ
۱۵ ر	جناب نور الحسن صاحب ۔ جوہڑ دالہ	۸۹/۲۱	صہ/
۱۸ ر	منجانب مسلم سنٹرل کلب ۔ رنگون	۹۰/۲۱	عہ/
ر ر	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب ۔ لارہوکا	۹۱/۲۱	عہ/
۲۱ ر	جناب عمر دراز خاں صاحب ۔ گنج پورہ	۹۲/۲۱	عہ/ زکوٰۃ
ر ر	جناب حافظ طفیل احمد صاحب ۔ باغوں دال	۹۳/۲۱	عہ/
۲۲ ر	جناب سید عبدالسلام صاحب ۔ رائپور	۹۴/۲۱	للعہ/ زکوٰۃ
۲۵ ر	جناب شوکت حسین صاحب ۔ مونڈہ	۹۵/۲۱	ر
۲۹ ر	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ۔ پنڈی گھیب	۹۶/۲۱	صہ/
	میزان		۱۳۴/۳

برائے فروخت ایک تانگہ نہایت مضبوط اور خوشنما معہ تیز رفتار اور تندرست گھوڑے و نئے زین و ساز وغیرہ کے برائے فروخت موجود ہے جو صاحب لینا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لا کر اسے دیکھ لیں اور معاملہ طے کر لیں:-

حکیم امتیاز الحق ۔ کمرہ بنگش ۔ کوچہ چیلان ۔ دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گزشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خوبیوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب کیساتھ نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی کیساتھ علم معانی۔ علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم بڑے سائز کے سوا تین ہزار صفحے قیمت بلا جلد ... اور مجلد ہر کتاب کا نام سنہری درج ہے ... علاوہ محصولڈاک۔

وعدہ ۔ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دیئے جاینگے۔ دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار ۔ لاہور

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم رانڈیر ضلع سورت

عزیزیہ خضاب ۲۴/۱۵

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱۰ روپے فی درجن ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمائیں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا ملک الموت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہوجاتا ہے۔ ... بخار جڑ سے نابود ہو جاتا ہے ... ڈاکٹر ایس کے برمن کی پیٹنٹ دوا ہے قیمت ... بڑی شیشی عہ ایک روپیہ ڈاک محصول ...

داد کا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا پرانا داد خارش کیسا ہی کیوں نہ ہو یہ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک بار لگانے سے ہی ... آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۳ آنہ محصول ڈاک چھ شیشی تک ...

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ ۔ ڈاکٹر شیواد سیو سنگھ ۔ چاندنی چوک ۔ دہلی

خضاب شباب

برٹش انڈیا ۔ برہمان اور سیلن گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر ۱۲۷۷

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند چکنا اور ملائم کرنیکی اکسیر)

سرٹیفکیٹ خوبی خضاب شباب از خان ... صاحب بہادر چٹاگانگ

بقلم مولانا محمد نور الکبیر خان صدیقی گورنمنٹ آنریری سرٹیفکیٹ ہولڈر ... صاحب

ابوالفضلے کہ سرتا پا کریم ست	براہ علم و حکمت ... ست
کہ نامش عبدالکریم ست	خضاب شباب ... ست
شدہ در ہند و بنگالہ عدیلش	بخاص و عام نفع آن عمیم ست
نشان کلکتہ مچھوا اسٹریٹ ست	زماہی تا بمہ شہرت ضمیم گست
خواند کیمیا خانہ خضاب	بس از نور الکبیر آن ... ست

روزنامہ اخبار ملاپ لاہور مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء رقمطراز ہے

کلکتہ کے مشہور و معروف یونانی کیمیا خانہ سے ہمیں ایک بوتل خضاب کی موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے ایک مہربان کو لگانے کے لئے دیا لگانے کے ڈیڑھ ہفتہ کے بعد وہ مہربان ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے پوچھا۔ سنایئے مہربان خضاب کیسا نکلا۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے ڈیڑھ ہفتہ لگائے ہوا ہے اور ابھی امید ہے کہ دو ہفتہ تک یہ بال کالے رہینگے۔ میں نے بہت سے خضاب استعمال کئے لیکن اسکے مقابلہ میں آجتک کوئی خضاب نہیں دیکھا یہ بالونکو ریشم کیطرح ملائم رکھتا ہے۔ دوسرے خضابوں میں سو ما تیزابی اجزاء ہوا کرتے ہیں اور وہ بالونکو خراب کر دیتے ہیں لیکن اس میں تیزابی اجزاء بالکل معلوم نہیں دیتے جلد پر کوئی دھبہ نہیں دیتا جس خضاب میں اصلاح کی صفات موجود ہوں پبلک کو ایسا خضاب ضرور منگوا کر استعمال کرنا چاہیے اور یونانی کیمیا خانہ کی داد دینی چاہیے۔ باوجود ان تمام صفت کے قیمت فی پیکٹ معہ برش صرف ۹ر رکھی ہوئی ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ملنے کا پتہ

پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ نمبر ۲۵ منشی صدر الدین لین کلکتہ

جرمنی کی جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا دوبارہ بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر تا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس ... اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر بیر تا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

مانا کہ آپ خوبصورت ہیں

مگر چہرے کے داغ دھبے جھائیاں آپکو بدصورت کئے دیتے ہیں۔ ان سب کے دور کرنے کیلئے ہمارا مشہور و معروف

پری جمال صابن (رجسٹرڈ)

مفید مانا گیا ہے اس کی پیاری پیاری رنگت اور مست کر دینے والی خوشبو مفید اجزا جن سے چہرے کے جھائیں دھبے دور کرکے بدن و چہرہ کو مہکا دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے بدن کی رنگت نکھر جاتی ہے۔ چہرے کو خوبصورت اور حسن کو دوبالا کرتا ہے۔ چہرے کی تمام جھائیاں داغ دھبے دور کرکے مثل گلاب کے نکالتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ ایک صابندانی ایک روپیہ (عہ) المشتہر

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نور تن دہلی پتہ جمال منزل

جواز نکاح سمجھئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے مجھے میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... اور تمام بدگمانیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت ... اس کی آیت قرآنی کو میان ... آپ میرے بیان کو غلط ... جو بجو اشتہار باز ... لطف شباب ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہوکر ہمواری اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے ... خون صالح پیدا ہوکر رنگ نکھر آتا ہے ... اعضاء میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ... جن کے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں کی اجازت ہے۔ قیمت ... محصول ۸ر جواب طلب امور کیلئے اسکا ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے۔ ... برس کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ بدشباب کے قبل یا بعد سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی چہرے پر بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

تازہ شہادت ۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور: دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا للہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی

موجد شربت اکسیر کوٹھی ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

ملکی صنعت کی قدر کریں

نوایجاد مشین سیویاں

اس نوایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

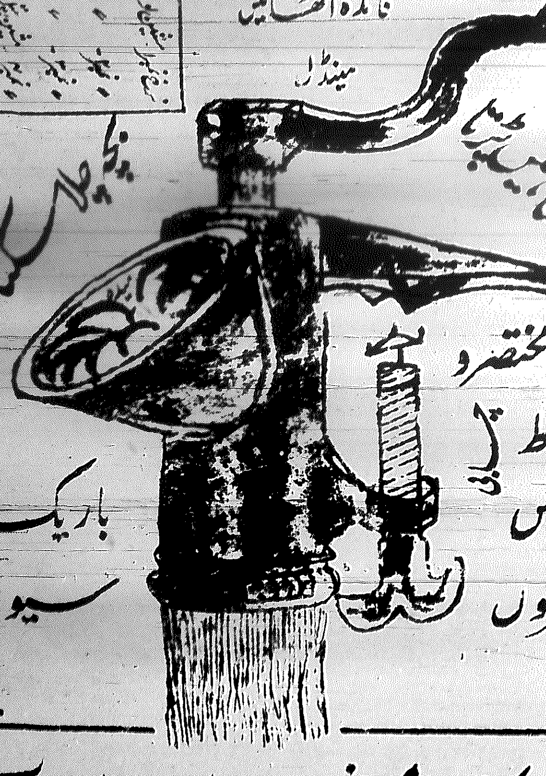

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ عنابی ریشمی ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں خوش موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پھڑک جاتا ہے نعمت یہ کہ سرکاری استنبولی کی ابر آخر طبع ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۸ - ۰ - ۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ عنابی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۷ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ عنابی چکنا ہے مجلد قیمت ۰ - ۸ - ۹ مصارف بذمہ مشتری علیحدہ محصول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۱ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری

تنویر الابصار مع شرح در المختار مع تکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول عنابی کاغذ قیمت ۰ - ۸ - ۲۳

حقیقت المتعلق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ...

تفسیر ابی جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصر ... قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر کبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ... جلد قیمت ۰ - ۰ - ۴۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۳ بمبئی ۹

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں وہی بھرپور پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہوانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کہ نیک نہاد و صاحب عصمت ... سالہ نوجوان میں بھی ... دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت، جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوئی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو کہ اپنی کی ... اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں۔ جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس ... زندہ درگور ہو چکے ہوں۔ ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے ... بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی ... ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔

قیمت ۱۰ خوراک ... بیس خوراک ... چالیس خوراک ... محصول ... ۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار رہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو یا سستی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ

بنانیکی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بچہ بھی بآسانی ایک گھنٹہ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے حجم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں بھی رکھی جا سکتی ہے۔ ... قیمت فی مشین ... علاوہ محصول۔

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے ...

پختہ چاقو

نہایت عمدہ مضبوط ...

بالکل ارزاں ناول

...

مفت

...

خوبصورت سنہری گھڑیاں

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں پایدار۔ وقت دینے میں بے مثل شوقین مزاجوں کے لئے تحفہ۔ گارنٹی دس سال۔ تسمہ بھی مفت قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں۔

ملنے کا پتہ بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ لودیانہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجئے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے)

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ ... قیمت ایک پیکٹ آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجویدا خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجئے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ...

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ ”راج وید کلکتہ“)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

انکی فاضلانہ تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

... خلیفہ شیخ ہدایت اللہ ... پٹیالہ

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپیہ آٹھ آنے ... ہندوستان سے سالانہ ... تین روپیہ چار آنے ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ ”الجمعیۃ دہلی“

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہارشنبہ ۸ ر صفر ۱۳۴۵ ہجری۔ مطابق ۱۸ ر اگست ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۳

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے تیرہویں اجلاس کی بقیہ کاروائی

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

موسیٰ جار اللہ۔ بزرگان کرام! ہم اگرچہ بہت کم بولنے والے وفود میں سے ہیں۔ مگر اہتمام میں کسی سے کم نہیں ہیں ہم تمام مجالس اور ان کی قراردادوں سے خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر جس چیز نے ہمیں رنج پہنچایا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے ہمارے رفیق (یعنی طاہر الیاس) کو اس معاملہ کے اظہار سے خاموش کر دیا جو ہمارے لیے خاص اہمیت رکھتا تھا۔ میرے دوسرے رفقا بھی میری طرح اس پر رنجیدہ ہیں۔ کہ موتمر ان کے حال کی طرف التفات نہیں کرتی۔ ہم یہاں آئے اور ہم نے کوئی تحریک پیش نہیں کی۔ مگر ان تمام اہانتوں کو اوکر نا قبول کر لیا جو ہمارے ذمہ عائد کی جائیں۔

ہمیں نے بلاد حرم میں کسی قسم کی مذہبی قید نہیں دیکھی۔ بلکہ ہر شخص کو آزاد پایا۔ مذہبی آزادی کے مقابلہ میں ظواہری کا بیان مجھے پسند آیا۔ مگر میں نے ان کے کلام میں اس قسم کی تعریض محسوس کی ہے جو ہمارے ترک بھائیوں کو رنج پہنچا سکتی ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

ظواہری۔ میں اس شبہ کو دور کر دینا چاہتا ہوں جو میرے بھائی نے پیدا کر دیا ہے۔ میں ترکوں کی عزت کرتا ہوں اور میں نے اپنی تقریر میں نہ تصریحاً نہ تلمیحاً کوئی اعتراض کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ میری کس بات سے انھوں نے یہ مطلب نکال لیا ہے۔

ادیب ثروت۔ استاذ ظواہری نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اس میں ہمیں رنج پہنچانے والی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی بات ہوتی بھی تو اپنی جانب سے مدافعت کرنے کیلئے ہم کافی تھے۔ ہم نے کسی کو اپنی طرف سے مدافعت کرنے کی تکلیف نہیں دی ہے۔

موسیٰ جار اللہ۔ میں ایک ترکی مسلمان ہوں اور میں نے جو کچھ کہا اسی بنا پر کہا تھا۔ اگر میں نے غلط سمجھا تو یہ شاید اس وجہ سے ہو کہ میں اچھی طرح نہ سنا ہوگا۔ بہرحال میں مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز کے متعلق ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ ان کی تجویز پر جو کچھ کہا گیا ہے اس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ سامعین کو کچھ اشتباہ ہو گیا ہے۔ مسئلہ اصلاح کسی ایک ملک سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس میں تمام ملک شریک ہیں دین میں بدعات نہیں ہیں۔ مگر ان لوگوں کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں جو ظلم سے عاری ہیں اور یہاں آکر اپنی اپنی عادتوں کے مطابق رسوم ادا کرتے ہیں۔ اسلئے آپ جو ممنوع بات دیکھیں اسے درست کرنا آپ پر ضروری ہے یہاں بحث تو یہ ہے کہ ہم مسامحت کا طریقہ اختیار کریں اور ظاہر ہے کہ مسامحت کے معنی مداہنت فی الدین کے نہیں ہیں۔ ہر ملک کے علماء کو اپنی اپنی قوم کے احوال کی اصلاح کرنی چاہیے اور حاجیوں کو ان کے مناسک اور عبادات میں آزاد چھوڑ دینا چاہیے پس میں درخواست کرتا ہوں کہ بحث کو طول نہ دیجئے اور اس قرار داد کو منظور کر لیجئے۔

میں اسے پسند نہیں کرتا کہ اسلامی قوموں میں سے ایران جیسی ایک بڑی قوم یہاں سے محروم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام اسلامی قومیں یہاں آئیں۔

دملوجی۔ ایرانیوں کو کس نے منع کیا ہے؟ وہ تو خود ہی رک گئے۔

امین الحسینی۔ میں مذہبی رواداری کی تائید کرتا ہوں۔ دین میں کوئی اکراہ نہیں ہے مسلمان کفار پر سخت اور آپس میں نرم و رحم دل ہوتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو بدعات و خرافات کی ترویج کو پسند کرتا ہو۔ اور نہ کوئی ایسا ہے جو مسلمانوں کو ایک مذہب پر زبردستی جمع کرنا چاہتا ہو پس میں کہتا ہوں کہ اصول کے اعتبار سے اس تجویز پر سب متفق ہیں۔ میری رائے ہے کہ علماء کی ایک مجلس اس کام پر مامور کی جائے کہ موتمر کی جانب سے ایک مفصل قرار داد وضع کرے اور وہ مجلس حضرات افاضل ابن بلیہد، استاذ ندوی، سید رشید رضا، استاذ ظواہری، اور حجاز کے سے مرکب ہو۔

عبد الحلیم الصدیقی۔ ہم ایسی مسامحت نہیں چاہتے جو مداہنت فی الدین کی حد تک پہنچی ہوئی ہو۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس تجویز کو اس صورت میں قبول کر لیں جس میں وہ پیش کی گئی ہے۔

محمد علی۔ میں علماء میں سے نہیں ہوں۔ مگر اس قوم کی ایک بڑی تعداد کا نمائندہ ہوں جو علماء سے تعداد میں زیادہ ہے۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہتا جو علماء کو رنج پہنچانے والی ہو۔ کیونکہ ہم سب ان کا احترام کرتے ہیں لیکن ہماری شریعت کو تیرہ سو برس گذر گئے ہیں اور ہم ذلت و انحطاط کے اس درجہ کو پہنچ گئے ہیں اس سے ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے عہد میں ہمارے بزرگ جس حالت میں تھے اس سے ہماری حالت بہت گر گئی ہے۔ انسانی طبائع کے متعلق جس حد تک مجھے علم حاصل ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر علماء اپنی حالت سے نہ گرتے تو ہم بھی اس ذلت و انحطاط کو نہ پہنچتے۔ میں اس تجویز کو بڑی خوشی سے خیر مقدم کروں گا کہ علماء کی ایک مجلس نفرت و مخاصمت سے پاک ہو کر مجتمع ہو۔ اور ہر مسئلہ پر بحث کر کے بتلائے کہ یہ مشروع ہے اور یہ غیر مشروع۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر امام ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ سلف کی حالت بھی وہی ہوتی جو اس عہد کے علماء کی ہے تو وہ بھی باہم کبھی متفق نہ ہو سکتے۔ پس جن مسائل میں اجماع ہو جائیگا ان میں ہم ان کی پیروی کریں گے اور انہیں منتخب کریں گے۔ یہ تو ایک دوسری بات ہے جسکا تعلق مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز سے نہیں ہے۔ سردست ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ جس وقت علماء یہ فیصلہ کرنے کے لیے جمع ہوں کہ فلاں فلاں چیزیں مشروع ہیں اس وقت جہلا آپس میں جنگ و جدل برپا نہ کریں۔ اور عقائد کی جنگ ہمارے درمیان نہ چھڑ جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس دوران میں کامل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ آپ اس صاف تجویز کو دوسری غیر متعلق باتوں سے خلط ملط نہ کیجئے۔ میرے دوست مفتی قدس چاہتے ہیں کہ میں اتفاق کے لیے بہت سے امور سے دست بردار ہو چکا ہوں، مگر میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ دوسری تجویزوں کی طرح اس تجویز کو خارج نہ کر دیں۔ موتمر کو چاہیے کہ وہ اس تجویز کو منظور کر لے اور اگر کسی کمیٹی کی تشکیل ضروری معلوم ہو تو وہ علیحدہ مقرر کی جائے۔

ہمارے ترک بھائیوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس سے بعض علماء ناراض ہیں۔ مگر میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ گھبرائیے نہیں۔ اگر یہی حرب عقائد جاری رہی تو آپ کے ہاتھ سے کچھ اور لوگ بھی نکل جائیں گے۔ ہم اس تجویز سے اسی خطرہ کا سد باب کرنا چاہتے ہیں۔

صدر۔ بحث طویل ہو گئی۔ میں چاہتا ہوں کہ شیخ امین الحسینی کی تجویز پر رائے لی جائے۔

آوازیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ پہلے اصل تجویز پر رائے لی جائے۔

صدر۔ اچھا پہلے اصل تجویز ہی پر رائے لی جائے جو لوگ اس کے موافق ہیں وہ ہاتھ اٹھا دیں۔

سکرٹری۔ ۵۸ میں سے ۱۲ رائیں موافق ہیں۔

صدر۔ اب ان لوگوں سے رائے لی جائے جو اس تجویز کو علماء کی مجلس کے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔

سکرٹری۔ ۵۸ میں سے ۲۷ رائیں موافق ہیں۔

اس پر یہ بحث چھڑ گئی کہ رائے لینے کا یہ طریق صحیح نہیں ہے بعض لوگوں نے کہا کہ رائیں بذریعہ تحریر لی جائیں۔ مگر صدر نے کہا کہ جس طرح رائیں لی گئیں ہیں ان سے میں مطمئن ہوں۔

جنرل غلام جیلانی خاں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں تمام مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو تفرقہ اور انتشار کی موجب ہوں۔ تاکہ اجنبی ہاتھ کو ہمارے ...

(باقی صفحہ ۳ پر دیکھیے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۸ صفر ۱۳۴۵ ہجری

اصلاح کا صحیح طریقہ

ہمارے ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ:۔
اصلاح کے متعلق آپ کے خیالات متعدد مرتبہ الجمعیۃ میں پڑھے لیکن ان سے پوری طرح تشفی نہ ہو سکی۔ اس ضرورت کے تو آپ بھی قائل ہیں کہ اسلام کو محدثات اور زوائد سے پاک کر کے اسی خالص اسلام کی اشاعت کرنی چاہیے جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی تھی۔ مگر آپ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ اصلاح کیونکر ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق آپ اپنے طریقہ کو واضح کریں۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر صدیوں سے اسلام کے ارباب فکر و بصیرت غور کر رہے ہیں اور لوگوں نے اپنی زندگی کے بہترین اوقات اس کے حل میں صرف کرتے ہیں۔ اگر اس کے تمام پہلوؤں پر شرح و بسط کے ساتھ گفتگو کی جائے تو یقیناً اس کے لیے ایک مستقل دفتر کی ضرورت ہوگی لیکن ہم اپنے نامہ نگار کی تشفی کے لیے چند اصولی باتوں کی طرف اشارہ کر دینا کافی سمجھتے ہیں جن سے فروع عقل سلیم خود نکال سکتی ہے۔

اگر ان تمام خرابیوں کا استقصا کیا جائے جو اسلام میں پیدا ہو گئی ہیں تو معلوم ہوگا کہ یہ سب تین بڑے نقائص سے پیدا ہوئی ہیں۔

اختلافی مسائل میں غلو اور تشدد
علوم دینی کا غلط طریق تعلیم
جہالت اور غیر مسلم اقوام کے رسوم و عقائد کا اثر

ان تین خرابیوں نے اسلام میں انواع و اقسام کی خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ کہیں ان کی بدولت مشرکانہ رسوم و بدعات پھیل گئی ہیں کہیں ان کی بدولت مسلمانوں کے مختلف گروہ آپس میں دست و گریباں ہیں کہیں ان کی بدولت اسلام کے نام سے کفر و شرک کی تقسیم ہو رہی ہے۔ اور کہیں ان عقیدوں اور طریقوں نے اسلام کا لباس پہن لیا ہے جنہیں مٹانے کے لیے اسلام پیدا ہوا تھا۔

لیکن ان خرابیوں کی بنیاد اس قدر مضبوط ہے کہ اسے اکھاڑ پھینکنا ایک دو دن کا کام نہیں ہے جس طرح کوئی درخت سالہا سال تک نشو و نما پانے کے بعد اپنی جڑیں زمین کی گہرائی میں دور دور تک پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح نقائص کے اس درخت نے بھی اسلام کی سرزمین میں اپنی جڑیں خوب پیوست کر دی ہیں اور اسے محض شاخوں کی قطع و برید یا محض تنے کو کاٹ دینے سے ہم فنا نہیں کر سکتے۔ ضرورت ہے کہ ہم اسکو جڑ سمیت کھود پھینکیں اور اسکے لیے ہمیں بھی حکیمانہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس کی خدا نے اپنے رسول کو تعلیم دی تھی۔ رسول اللہ کو جس قوم کی اصلاح کرنی تھی وہ ہم سے بدرجہا زیادہ خراب حالت میں تھی۔ ان کی جہالت ان کی گمراہی اور ان کے انحطاط کو ہماری موجودہ حالت سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ مگر آپ نے بے صبر ہو کر انہیں بیک وقت سارا اسلام پھنکا دینے یا گھول کر پلا دینے کی کوشش نہیں کی بلکہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کے اصول پر اس طریقہ سے ان کی اصلاح کی کہ ان کی سرکش فطرتوں کو بھڑکنے دیا۔ نہ ان کے ظرف کی وسعت سے انہیں بار کیں۔ اور نہ ان کی صلاحیت اور اہلیت کو نرمی دیے بغیر کوئی قدم آگے بڑھایا۔

پس اس اصول کے مطابق ہمیں اصلاح کا تدریجی طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ جو چیز زیادہ ضروری ہے اسے کم ضروری پر مقدم رکھنا چاہیے۔ جو چیز آسان ہے اسے عمل سے پہلے کرنا چاہیے۔ جو چیز سب سے معیب ہے پہلے دور کرنا چاہیے اور سب سے زیادہ یہ کہ جن لوگوں کی ہمیں اصلاح کرنی ہے ان کی فطرت اور نفسی کیفیت کو

نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ تاکہ ہمارے کسی غلطی سے ان میں خرابیاں اور زیادہ راسخ نہ ہو جائیں۔

ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کے مختلف العقیدہ فرقوں کے درمیان جو منافرت پھیلی ہوئی ہے اسے دور کیا جائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اختلاف عقائد نے اسلام کا کام خراب کیا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اختلاف میں غلو اور تشدد کرنے سے اس امت کی بربادی ہوئی ہے۔ یہ سب و تشنیع، بدظنی و لعن طعن۔ یہ ایک دوسرے کی تکفیر اور یہ تنگ دلی اور نا رواداری جس کا سلسلہ مسلمانوں میں جاری ہے۔ در اصل ایک چھری ہے جو جسم اسلام کی قطع و برید کر رہی ہے اسلام کے تمام بہی خواہوں کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اس عیب کے خلاف جہاد کریں اور مسالمت و رواداری کی تبلیغ کر کے اسلام کی بچھڑی ہوئی برادری کو ایک کر دیں۔ اس طرح جب طبیعتوں سے کدورتیں دور ہو جائیں گی تو اصلاح پذیری کا مادہ خود بخود پیدا ہو جائیگا۔ اور نرمی کی زمین میں جو بیج بویا جائیگا وہ بہت آسانی سے جڑیں پیدا کریگا۔

اس کے بعد دوسرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام مختلف الخیال علماء ان رسوم و بدعات کے استیصال کی متحدہ کوشش کریں جو مسلمانوں میں مشرکوں کے میل جول اور جہالت سے پیدا ہو گئے ہیں اور جن کے غیر مشروع ہونے پر سب کو اتفاق ہے۔ [illegible]

[illegible]

سرکار دو عالم کی توہین

کچھ عرصہ ہوا کہ دہلی کے ایک مسیحی تبلیغی رسالہ "اڈوین کیٹو ریل میگزین" میں ایک نہایت دلآزار کارٹون شائع ہوا تھا جس میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک نہایت [illegible] کر کے مسلمانوں پر [illegible] گیا تھا۔ [illegible]

جو اس کارٹون کو دیکھ کر ہمیں محسوس ہوئی، اس کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں کی کیونکہ ہم اسے خود اپنی ہی بے غیرتی و بے حسی کا اعلان سمجھتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے لیے چونکہ پاس اظہار ناراضی کا بڑے سے بڑا ذریعہ صرف ایک احتجاجی جلسہ ہے اس پر ضبط کرنا یا کچھ عمل کر کے دکھانا مشکل تھا، اس لیے انہوں نے ایک عظیم الشان جلسہ کر کے اس ناپاک کارٹون کے خلاف سخت نفرت و غضب کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس پرچہ کی تمام کاپیاں ضبط کر لے اور اس کے طابع و ناشر کو عبرت انگیز سزا دے۔ جہاں تک اس جلسہ کے مقصد اور محرک جذبہ کا تعلق ہے اس سے کسی مسلمان کو اتفاق نہ ہوگا؟ مگر ہم تمام مسلمانوں سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے کہ اس ملک میں، کروڑ مسلمان زندہ ہونے کے باوجود آئے دن ان کے آقا و مولا پر اس قسم کے حملے کیوں ہو رہے ہیں؟ اگر یہاں ایک بھی باغیرت اور اپنے رسول کی عزت پر مرمٹنے والا مسلمان موجود ہوتا تو کیا اس قسم کے حملوں کی جرأت کسی کو ہو سکتی تھی؟ کیا پندرہ ہزار مسلمانوں کا وعوائے حسبنی لیکر جمع ہونا اور پھر اس حکومت کے آگے نوحہ و فریاد کر کے منتشر ہو جاتا جو مسلمانوں کے مقتدائے دین کی توہین کو پنڈت مالوی کی توہین کے برابر بھی اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ حب نبی کا حق ادا کرنے کے لیے کافی ہے؟ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ عرصہ سے اس قسم کی اہانتوں کا سلسلہ برابر جاری ہے کبھی ہمیں "رنگیلا رسول" کا ماتم کرنا پڑتا ہے۔ کبھی "چتر جیون" پر نالہ و زاری کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کبھی کوئی کارٹون ہمارے قلب و روح کو مجروح کرتا ہے۔ اور کبھی کسی مضمون میں ہمارے لیے جراحتوں کا سامان جمع کیا جاتا ہے۔ یہ سب کس چیز کا نتیجہ ہے؟ کیا یہ اپنی ہی بے حمیتی کا نتیجہ نہیں ہے؟ ہمارے دل جذبہ ایمانی سے خالی ہو گئے ہیں اور صرف زبان میں قوت آگئی ہے۔ اس لیے لوگوں کو ہمارے شور و شغب سے نڈر ہو کر اپنی عداوت اسلام کی بھڑاس نکالنے کا پورا موقع مل گیا ہے۔ ورنہ آج اگر ہم میں وہ جذبہ بھی موجود ہوتا جو سرکار رسالتمآب کی حرمت پر شمع رسالت کے پروانوں کو اپنی جان مال اور اولاد سب کچھ قربان کرنے کے لیے آمادہ کر دیتا تھا۔ تو اعدائے اسلام قیامت تک یہ جرأت نہ کر سکتے تھے۔

ہم صاف کہتے ہیں کہ حکومت سے شکوہ کرنا بالکل فضول ہے ہمیں خود اپنے دلوں کا علاج کرنا چاہیے۔ کہ ان میں حرارت باقی نہیں رہی اور روز بروز فنا ہوتی جا رہی ہے پھر اگر حکومت ہمارے احتجاجوں کو بے وقعت اور ہمارے نالہ و شیون کو بے وزن سمجھتی ہے تو کیا غلطی کرتی ہے۔ وہ دیکھ رہی ہے کہ آج مالوی کی امت مالوی کے لیے جو کچھ کر سکتی ہے نبی عربی کی امت اپنے نبی کے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔ اس لیے وہ مالوی جی کا کارٹون بنانے پر ایک لاہوری اخبار کو قابل مواخذہ سمجھتی ہے مگر بانیٔ اسلام کے سب سے بڑے مقتدائے دین کا کارٹون بنانے پر ایک مسیحی اخبار کو ادنیٰ سی باز پرس کا بھی مستحق نہیں سمجھتی یہ اپنا اپنا وزن اور اپنا اپنا داب ہے۔ اگر آپ پاؤ سیر وزن رکھ کر چاہیں کہ اس کا داب پانچ سیر کے برابر ہو تو یہ ایک احمقانہ خواہش ہوگی۔

یمن اور نجد

مؤتمر اسلامی میں یمن کی شرکت سے کچھ یقین سا ہو چلا تھا کہ یمن اور نجد کے تعلقات اب اچھے ہو گئے ہیں اور جنگ کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔ لیکن اب عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ خطرہ صرف یہی نہیں کہ ابھی دور نہیں ہوا بلکہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ گذشتہ اشاعت میں الشوریٰ سے ہم یہ اطلاع درج کر چکے ہیں کہ علامہ احمد زکی پاشا اور استاذ نبیہ بک العظمہ امام یحییٰ اور سلطان ابن سعود کے درمیان حسن تفاہم پیدا کرنے کے لیے صنعا تشریف لے گئے ہیں۔ آج الشوریٰ کی تازہ اشاعت میں خود احمد زکی پاشا کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"آج جبکہ صنادید عرب کی ایک جماعت استقلال قومی کے لیے اپنا خون پانی کی طرح بہا رہی ہے اور اپنے وطن کو انتداب کی لعنت سے آزاد کرنے کے لیے موت کے بازار میں اپنی بیش قیمت جانوں کا سودا کر رہی ہے ہمیں ایک دوسرے منظر الیم کے رونما ہونے کا اندیشہ لگا ہوا ہے میں مستقبل کی یہ تصویر دکھائی دیتی ہے کہ عرب کی دو سب سے

زیادہ معزز قومیں فخر تعطانی کے مبعث اور وحی عدنانی کے مہبط میں خود اپنے ہاتھوں اپنا خون بہا رہی ہیں اور مشترک دشمن کی ایسی خدمت کر رہی ہیں جس کا کسی نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا ہے۔۔۔۔۔۔
اس نازک ساعت میں ہم محض اللہ پر بھروسہ کر کے اپنے خالص عربی جذبہ کو لیے ہوئے یمن کی طرف جاتے ہیں تاکہ اپنی قوم کو آنے والے خطرہ سے ڈرائیں، کیا عجب کہ ہماری خالص نیتیں بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں اور ہم دو نوجوان ملکوں کے درمیان اسباب نزاع کو دور کرتے اور اسلام کے دو بزرگ ترین لیڈروں میں دوستانہ روابط قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کہ اسی میں اسلام اور عرب کا فائدہ ہے"

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قلب اسلام میں پھر ایک جنگ کا خطرہ ہے جو پچھلی حجازی و نجدی جنگ سے زیادہ ہولناک نتائج کی حامل ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس تباہی سے بچائے اور انہیں اسلامی اخوت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک مذہبی نزاع

آگرہ سے ہمارے پاس اطلاع آئی ہے کہ وہاں ایک مسجد کے قریب جماعت اہل حدیث کے چند صنعت پیشہ لوگوں نے ایک مدرسہ کی تعمیر شروع کی تھی اور غربت و افلاس کے باوجود کافی رقم خرچ کر کے اس کی عمارت کو تکمیل کے قریب پہنچا دیا تھا۔ مگر دفعۃً حنفی مسلمانوں کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر عدالت میں دعویٰ کر دیا کہ جس زمین پر یہ مدرسہ بنایا گیا ہے وہاں قبریں تھیں جنکے توڑنے سے ہماری سخت دل آزاری ہوئی ہے لہٰذا اسے منہدم کرا جائے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ معاملہ عدالت فوجداری سے ختم ہو کر اب عدالت دیوانی میں جا رہا ہے اور دونوں جماعتوں نے اپنا روپیہ برباد کرنے کا پورا تہیہ کر لیا ہے۔

مسلمانوں کے یہ مذہبی جھگڑے در اصل ان کے قومی عز و وقار کی قبر کھود رہے ہیں۔ کسی قوم کی شومی قسمت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی زندگی و موت کے فیصلہ کی گھڑیوں میں بھی اپنی قوت اپنی ہی بربادی پر خرچ کر رہی ہو۔ ایک طرف تو یہ سوال درپیش ہے کہ آیا مسلمان زندہ بھی رہیں یا نہیں، اور یہاں مسلمان پہلے یہ فیصلہ کر لینا چاہتے ہیں کہ آیا حنفی زندہ رہیں یا وہابی۔ ایک طرف تو ذاتی وجود معرض بحث میں ہے کہ آیا اسے دنیا میں قائم بھی رہنا ہے یا نہیں، اور دوسری طرف مسلمانوں میں اس پر جھگڑا ہو رہا ہے کہ ہاتھ ناف پر باندھے جائیں یا سینے پر۔ جو قوم غفلت کے ایسے نشہ میں سرشار ہو اور عین میدان جنگ میں بھی پہنچ کر اپنے آپس کے جھگڑوں کو نہ بھول سکتی ہو اس کا دنیا سے مٹ جانا ایک قدرتی بات ہے۔ ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ آیا وہاں قبریں تھیں یا نہیں ہم تو ان غیرت مند مسلمانوں سے جو قبروں کی حرمت پر جان دیتے ہیں، صرف یہ پوچھیں گے کہ اس جھگڑے پر جو آپ اسقدر روپیہ برباد کر رہے ہیں اگر یہ ایک اسلامی درسگاہ کی تعمیر پر خرچ ہوتا تو اس میں کیا نقصان تھا؟ اور اگر آپ اس عمارت کو منہدم کرا دینے میں کامیاب بھی ہو گئے تو مسلمانوں کے پیسے کی اس بربادی سے حنفیت یا اسلام کی کونسی عظیم الشان خدمت انجام پائے گی؟ پھر اگر آپ اپنے اس مذہبی تقضیہ کو انگریزی عدالت میں لے جانے کے بجائے آپ صلح و صفائی سے خود ہی طے کرنے کی کوشش کرتے تو اس سے دین و ملت کی عزت میں کیا کمی واقع ہو جاتی تھی؟ ہمیں حیرت ہے کہ جناب مولانا نثار احمد صاحب جیسے غیور عالم کی موجودگی میں یہ جھگڑا اب تک کیوں نہیں ختم ہو گیا۔

حکومت کو صلاح نیک

شملہ میں اسمبلی کے بعض ارکان جناب وائسرائے کو یہ مشورہ دینے کی تیاری کر رہے ہیں کہ وہ مالوی جی پر سے مقدمہ اٹھا لینے کا حکم صادر فرما دیں۔ بظاہر یہ ایک معافی کی درخواست ہے، مگر درحقیقت حکومت کو ان ممبر صاحبان کا شکر گذار ہونا چاہیے کیونکہ وہ اسے ایک بہت بڑے خطرہ سے بچانا چاہتے ہیں۔ حکومت کو ابھی تک سنگٹھن کی قوت کا اندازہ نہیں ہے اسلیے وہ اپنے رعب و اقتدار کو بحال کرنے کے لیے مالوی جی پر مقدمہ چلا رہی ہے لیکن اگر اس نے اپنے ان مخلص شیروں کی تنبیہات پر غور نہ کیا تو ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہندو سنگٹھن سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی۔

بقیہ صفحہ اول

ہونے کا موقع نہ ملے۔ ہمارے جسم کے ایک بہت بڑے حصہ (ایران) کو دشمنوں نے ہم سے الگ کر دیا۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آج ہم اپنے غیور آدمیوں کی ہمت سے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو دور کرنے پر قادر ہو گئے ہیں۔ یہ مبارک سرزمین حجاز تمام مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے اور ضرورت ہے کہ اس مبارک قطعہ میں تمام مذاہب کو آزادی دیجائے تاکہ یہ زمین نفاق و شقاق کی تخم ریزی کے قابل نہ رہے اور مسلمانوں کی کوئی جماعت اس کے فیوض و برکات سے محروم نہ رہ سکے۔ یہاں کی حکومت اگر تمام مسلمانوں کی خدمت کرے تو وہ ہمیں اپنا مؤید و مددگار پائے گی۔ اور ہم مادی و معنوی حیثیت سے اس کی پوری مدد کر کے اسے خود مختار اسلامی حکومتوں میں داخل کر دیں گے۔

ہمیں چاہیے کہ تالیف قلوب کے اصول پر کام کریں۔ اور سب کو مذہبی آزادی دیں۔ کیونکہ اس سے حکومت کی بنیاد مضبوط ہوگی۔ اور مسلمانوں کے درمیان دوستی و محبت بڑھے گی۔ اگر یہ تجویز اپنی روح اور اساس کے اعتبار سے آپ حضرات کو منظور ہے۔ لیکن آپ اسے جلیل القدر علماء کے غور و بحث کے لیے پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔

صدر۔ کیا آپ لوگ ان علماء کو اس کام پر مامور کرنا پسند کرتے ہیں جنہیں سید امین الحسینی نے تجویز کیا ہے۔

سکرٹری۔ بعض لوگوں کا مطالبہ ہے کہ ان میں شیخ موسیٰ جار اللہ اور شیخ بہجت البیطار کو بھی شامل کیا جائے۔ اور بعض سرے سے اس تجویز ہی کے خلاف ہیں۔

آخر صدر نے جلسہ کے التوا کا اعلان کر دیا۔ اور جلسہ دوسرے دن صبح کے لیے برخاست کر دیا گیا۔

چودھواں اجلاس

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو بروز جمعرات مؤتمر اسلامی کا چودھواں اجلاس منعقد ہوا۔ ۶۷ میں سے ۴۰ ارکان حاضر تھے۔ حضرت الرئیس شریف عدنان پاشا نے ۸ بجکر ۲ منٹ پر جلسہ کا افتتاح کیا۔ سب سے پہلے سکرٹری نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد شیخ محمد راضی ابو العزائم اور ان کے وفد کا استعفیٰ پڑھا گیا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ:۔

حضرت صاحب سماحۃ و سیادۃ۔ رئیس مؤتمر العالم الاسلامی۔

آپ کی ذات بزرگانہ کا احترام کرتے اور تمام ارکان وفود اسلامیہ اور بالخصوص ارکان وفد جمعیت خلافت ہند کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جو جماعت خلافت وادی نیل سے کامل اتفاق رکھتے ہیں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ تمام ارکان مؤتمر کی خدمت میں میری دعائیں پہنچا دیجیے میں نے گرمی کی شدت ضعف کی زیادتی۔ آشوب چشم اور وفد حکومت مصریہ کے پہنچ جانے کے باعث جو میرے نزدیک محض ایک تخفیفی وقائع ہے پہلے جہاز سے واپس جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ لہٰذا اس تحریر کو اس سال کے اجلاس مؤتمر سے استعفیٰ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

محمد راضی ابو العزائم۔

حاضرین نے اس استعفیٰ کو باتفاق رائے قبول کیا۔
اس کے بعد مسٹر شعیب قریشی نے سوال کیا کہ تین روز سے سکرٹری صاحب کیوں نہیں آتے۔ صدر نے عذر کیا کہ وہ مؤتمر کے دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔ شعیب صاحب نے پھر کہا کہ ان کاموں کی تشریح کی جائے۔ اس پر محمد علی حسن صاحب نائب سکرٹری نے کھڑے ہو کر کہا کہ مؤتمر کے کام بہت زیادہ تھے اور ان کے لیے پورے عملہ کی ضرورت تھی اس لیے میں نے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔ اور اب رپورٹیں مرتب کرنے اور کارروائیوں کے خلاصے تحریر کرنے کا کام میں ہی کرتا ہوں۔ پس اگر آپ نے ان چیزوں میں کوئی خرابی ملاحظہ کی ہے تو اسے بیان کیجیے۔ اس پر شعیب صاحب نے کہا کہ آپ جو کچھ خدمت کر رہے ہیں اس کی ہم پوری قدر کرتے ہیں مگر یہاں سوال صرف یہ ہے کہ اوقات مؤتمر میں سکرٹری صاحب اور کون سے کام میں مشغول رہتے ہیں جس کے باعث یہاں نہیں آ سکتے۔

مولانا محمد علی صاحب نے بھی شعیب صاحب کی حمایت کی۔ مگر جناب صدر نے اس معاملہ کو ختم کر دیا۔ اور مزید کارروائی شروع کر دی۔

صدر۔ شیخ یوسف یاسین صاحب جدہ۔ مکہ ریلوے لائن کے مصارف کا تخمینہ پیش کریں۔

یوسف یاسین۔ جدہ سے مکہ تک ریلوے لائن جاری کرنے کے لیے اندازاً ۴ لاکھ گنی کی ضرورت ہے اس میں پٹری ڈالنے اسٹیشن بنانے اور گاڑیاں اور انجن خریدنے کے تمام مصارف داخل ہیں۔ جدہ سے مکہ تک ۸۰ کیلومیٹر کی مسافت ہے اور ہر کیلومیٹر پر ۵ ہزار گنی خرچ آئیگا۔

سکرٹری۔ مجلس وضع قانون اساسی نے منصب صدارت کے لیے ۵ سو سے ۸ سو گنی تک سالانہ تنخواہ مقرر کی ہے۔

صدر۔ کیا اس پر کسی کو اعتراض ہے؟

شیخ ہارون۔ میں اس کی موافقت کرتا ہوں۔ اور اسے بالکل مناسب سمجھتا ہوں۔

آوازیں۔ موافق ہیں۔ موافق ہیں۔

محمد علی۔ میری رائے میں دو سو گنی سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے یہاں کی تنخواہوں کی شرح تو مجھے نہیں معلوم مگر انگلستان کی پارلیمنٹ میں صدر کی تنخواہ ۲ سو گنی سے زیادہ نہیں ہے۔

حسن المکی۔ یہاں کے اخراجات بہت زیادہ ہیں اس لیے ۸ سو یا ہزار گنی سالانہ ہونی چاہیے۔

محمد علی۔ قانون اساسی میں اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہے کہ صدر ہمیشہ یہیں رہے۔ سکرٹری کو تو یہاں رہنے کی یقیناً ضرورت ہے۔ مگر صدر کی فقط ہدایات کافی ہیں۔

حسن المکی۔ قانون اساسی کی رو سے صدر کا یہاں رہنا ضروری ہے کیونکہ وہ اعمال مؤتمر کا ذمہ دار ہے۔

شیخ شبلی۔ میری رائے میں مجلس نے جو الاؤنس مقرر کیا ہے وہی ٹھیک ہے۔ مولانا شوکت علی صاحب نے رکن مجلس کی حیثیت سے اسی الاؤنس کی تائید کی جو مجلس نے مقرر کیا تھا۔

اس کے بعد صدر نے اپنی کرسی صدارت مولانا سید سلیمان ندوی کے سپرد کر دی اور خود تشریف لے گئے۔ اور کچھ تھوڑی رد و کد کے بعد صدر کے الاؤنس کی تجویز پاس ہو گئی۔

ادیب ثروت بے۔ میں نے اپنے بھائیوں سے درخواست کی تھی کہ قانون اساسی پر پھر مذاکرہ کیا جائے۔ کیونکہ میں اس وقت حاضر نہیں تھا۔ چنانچہ اب جو وہ میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے اس میں بعض دفعات ایسی پائی ہیں جنہیں مجلس ملی کبیر کی رائے لیے بغیر میں قبول نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں نے یہ تجویز کی ہے کہ میں اور میرے معزز رفقاء اور میرے بھائی آئندہ سال تک کے لیے قانون اساسی کی تصدیق کو ملتوی کر دیں۔ تاکہ ہم اپنے ملکوں کو واپس جا کر اپنی حکومتوں کی رائے لے لیں۔ اس تجویز کو میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

یہ بات مخفی نہیں ہے کہ نمائندگان دول مستقلہ کو جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے وہ کسی حال میں تجاوز نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ قانون اساسی جس پر بحث و مذاکرہ کے وقت ہم موجود نہ تھے بعض ایسے مسائل پر مشتمل ہے جو ہمیں دی ہوئی ہدایات کی رو سے مطابقت نہیں رکھتے لہٰذا میں نمائندہ جمہوریہ ترکیہ تجویز کرتا ہوں کہ ان قوانین پر آئندہ سال تک کے لیے عمل ملتوی کر دیا جائے تاکہ اس مؤتمر میں شرکت کرنے والی حکومتوں کے نمائندوں کے لیے انہیں اپنی اپنی حکومتوں کے سامنے پیش کرنے کا موقع ہو اور وہ اپنی رائے ظاہر کر سکیں اس طرح ان کے لیے مجالس کے اصول و قواعد مرعیہ کے مطابق اس کی تصدیق کرنا اور اس پر عملدرآمد کرنا جائز ہوگا۔

محرک۔ ادیب ثروت بے۔ نمائندہ ترکی
مؤید۔ غلام جیلانی خاں۔ نمائندہ افغانی
مؤید مزید۔ محمد الاحمدی الظواہری۔ نمائندہ مصری
مؤید مزید۔ محمد الجبری۔ نمائندہ وفد مصری۔

اس پر یوسف یاسین نے کہا کہ اگر یہ تحریک داخل موضوع ہے تو اس پر مباحثہ ہونا چاہیے۔ اور اگر داخل موضوع نہیں ہے تو پہلے اسے مجلس اقتراحات کے سامنے پیش کرنا چاہیے حسن المکی نے اعتراض کیا کہ اگر ہم اس تجویز کے مطابق قانون اساسی کی تصدیق کو ملتوی کر دیں تو گویا ایک سال تک ہماری مؤتمر بغیر کسی قانون کے عمل کرتی رہے گی۔ حافظ وہبہ نے مطالبہ کیا کہ خود مختار اسلامی حکومتیں ان دفعات کی تصریح کریں جنہیں انہیں اعتراض ہے۔ (ختم)

اقتباسات

پیرس کی موتمر صحت میں حجاز کا نمائندہ

حجاز کے مدیر حفظان صحت صاحب السعادہ ڈاکٹر محمود حمدی بے پیرس میں دو مہینہ قیام کرنے کے بعد حجاز واپس تشریف لائے ہیں آپ بین الاقوامی موتمر صحت میں حکومت کی جانب سے شریک ہوئے تھے۔ اس موتمر میں حجاز کے متعلق جو تجاویز منظور ہوئی ہیں ان سے آپ مطمئن ہیں۔ (ام القری)

حاجیوں کی مجموعی تعداد

۱۳۴۴ھ کے حج میں جس قدر حجاج سمندر کے راستہ مکہ معظمہ آئے تھے ان کی تعداد ۰۰ ہزار کے قریب ہے۔ اور اسی طرح خشکی کے راستہ جزیرۃ العرب کے مختلف اقطاع سے آنے والوں کی تعداد بھی ۰۰ ہزار ہے۔ اس طرح حجاج کی مجموعی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچتی ہے جس کی مثال دور اخیر میں مشکل سے ملسکتی ہے۔ (ام القری)

یورپ میں مسلمانوں کی تعداد

امریکہ کے ایک رسالہ نے یورپ کے مسلمانوں کی جو مردم شماری شائع کی ہے اس کے مطابق مختلف ممالک میں مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے:-

البانیہ	۸۲۰۰۰۰
بلغاریہ	۶۶۳۰۰۰
یونان	۴۷۵۰۰۰
مانٹی نیگرو	۱۰۵۰۰۰
رومانیہ	۴۴۰۸۰
روس	۱۵۲۰۰۰۰۰
دیگر ممالک یورپ	۴۶۲۲۷۰
کل	۱۷۷۷۹۳۵۷

(گلشن ایران)

روسی وایرانی تجارتی تعلقات کی کشیدگی

کچھ عرصہ سے دولت روس نے ایرانی اجناس کی خریداری بند کردی ہے اور روسی اجناس کی قیمت نقد وصول کرنے کا قاعدہ جاری کردیا ہے جس سے ایرانی تجار کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ اسلئے ۲۹ جولائی کو تجار کا ایک وفد وزیر فوائد عامہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے مطالبہ کیا کہ روس کے جواب میں ایران کو بھی روسی اجناس کی خریداری بند کردینی چاہیئے۔ اس پر آقا نے وزیر نے جواب دیا کہ دولت ایران، حکومت روس سے اس معاملہ میں گفت وشنید کررہی ہے۔ آپ حضرات تھوڑا صبر کیجئے۔ اگر نتیجہ خاطر خواہ نہ ہوا تو آپ کے مطالبات منظور کرلئے جائیں گے۔ (گلشن)

اور یہ بھی بتائیں کہ کیا اعتراض ہے۔ سلیمان قابل نے اسے مجلس اقتراحات کے سامنے پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ شیخ ہارون نے بھی اسی پر زور دیا۔ حاج منصور نے وفد جاوی کی جانب سے کہا کہ وہ اس تجویز کی پوری تائید کرتا ہے۔ امین الحسینی نے کہا کہ ابھی تک یہی طے نہیں ہوا کہ اس پر اجلاس عام میں بحث کی جائے یا مجلس اقتراحات کے سپرد کردیا جائے۔ اگر مجلس اقتراحات کے سپرد کرنا ہے تو گویا ہم نے اب تک اس پر بحث کرکے فضول وقت ضائع کیا۔ اس پر صدر نے حاضرین سے رائے لی اور سب نے بالاتفاق اسے مجلس اقتراحات کے سپرد کرنا تجویز کیا۔ ادیب ثروت بے نے بھی اس فیصلہ کو منظور کرلیا۔ (باقی)

خبر قیات

عالم اسلامی

بلاد عرب

دمشق میں فرانسیسی تہذیب کے کرشمے
اہل دمشق کی حرمت وعزت پر ارمنوں کے حملے

دمشق ۲۳ جولائی۔ اس ہفتہ میں یہاں کی صورت حال تاریک ہی ہے۔ یہاں کے باشندوں پر جو مظالم کئے جاتے ہیں ان کو دیکھ کر آنسو نکل پڑتے ہیں۔ مقامات مہاجرین وصالحیہ کے درمیان آمدورفت بالکل ممنوع ہے۔ ذرا سے شبہ پر لوگوں کی توہین کی جاتی ہے۔ کردی محلہ میں متعدد مکانات جلاکر خاک سیاہ کردئے گئے۔ اور ان کا اثاث البیت لوٹ لیا گیا۔ عورتوں کی عصمت دری سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ آج کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کرد لڑکی کے ساتھ اسقدر زیادتی کی گئی کہ وہ عالم نزع میں ہے۔ اس مسلمان خاتون کی حالت ایسی ہے کہ اس پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ یہ غریب ارمنوں کی بہیمانہ شہوت پرستیوں کا نتیجہ ہے۔ چار گاؤں بالکل تباہ کردئے گئے ہیں المنقی اور حرستی اسقدر ازخود رفتہ ہوگئے ہیں کہ غریبوں کی گدڑیاں تک بھی نہیں چھوڑتے۔ تمام ملک پر خوف وہیبت کی حکومت ہے ہر شے گراں ہورہی ہے اور شرح تبادلہ نہایت کم ہوگئی ہے۔ (مسلم آؤٹ لک کا پیغام نگار خصوصی)

شام میں مجاہدین کی ایک اور فتح
ایک پورا فرانسیسی رسالہ کاٹ کر رکھدیا

بیت المقدس۔ عربی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک فرانسیسی رسالہ کو جو سویدا سے شام جارہا تھا مجاہدین شام نے گھیر لیا اور کاٹ کر رکھدیا۔ فرانس کے کئی سو آدمی مارے گئے جو کچھ باقی بچے وہ سویدا کی طرف بھاگ گئے۔

شریف حسین کا انتقال

عربی اخبار فتی العرب کو اپنے فلسطینی نامہ نگار سے معلوم ہوا ہے کہ شریف حسین سابق شاہ حجاز قبرص میں راہی ملک بقا ہوئے۔ لیکن یہ خبر ابھی تک تصدیق طلب ہے۔

ٹرکی

ٹرکی کو سرمایہ کی ضرورت
روغن موصل کا حصہ فروخت کیا جارہا ہے

انگورہ ۹ اگست۔ کہا جاتا ہے کہ ٹرکی حکومت کی جانب سے حسن بک سابق وزیر مال عنقریب لندن جانے والے ہیں۔ ان کا مقصد سفر یہ ہے کہ ترکوں کو موصل کے تیل میں جو حصہ ملا ہے اس کو فروخت کرڈالیں اور انگلستان میں ٹرکی کے واسطے قرض حاصل کرنے کا بندوبست کریں۔

ٹرکی میں غیر ملکی تجارت پر ایک اور بندش
یورپین تجارتی ایوانوں کو توڑ دیا گیا

قسطنطنیہ ۱۲ اگست۔ پولیس نے غیر ممالک کے تجارتی ایوانوں کو حکم دیا ہے کہ فوراً کام بند کردیں۔ اس بندش کی ایک عرصہ سے دھمکی دی جارہی تھی مگر یہ خیال نہیں کیا جاتا تھا کہ اس کا نفاذ بھی کیا جائے گا کیونکہ حکومت اس پر غور کررہی تھی کہ ایوانات کو ترکی قوانین کے ماتحت کردے اور ان کے کاروبار کو بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق چلنے دے۔

غیر ملکی ایوانات کیوں توڑے گئے؟
قومی تجارت کی ترقی کیلئے ترکوں کی کوششیں

قسطنطنیہ ۱۲ اگست۔ غیر ملکی حلقے یہ سمجھنے سے معذور ہیں کہ تجارتی ایوانوں کی بندش کا جو حکم نافذ کیا گیا ہے وہ کن محرکات کے ماتحت ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حکم کچھ تو ترکی ایوانوں کی اس خواہش پر مبنی ہے کہ وہ خدمات انجام دیکر خود وہ فیس حاصل کرنا چاہتے ہیں جو اب تک غیر ملکی ایوانوں کو ادا کی جاتی رہی ہے اور کچھ اس پر مبنی ہے کہ حکومت انگورا ایوانوں کو اس وجہ سے تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے کہ انہیں مراعات کا آخری نشان سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ترکی حکومت ایک قومی تجارتی بیڑہ کا افتتاح کرنے کی خواہشمند ہے۔ چونکہ امریکن ایوان تجارت کو تجارت کی کساد بازاری سے کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا ہے اس لئے وہ تو خاموش ہے مگر برطانی فرانسیسی اور اطالوی ایوانات اس معاملہ کو بہت زیادہ اہم خیال کرتے ہیں۔

افغانستان

فرمانروائے افغانستان کا جدید خطاب

شملہ ۱۳ اگست۔ چونکہ حال میں امیر کابل نے بادشاہ افغانستان کا لقب اختیار کیا ہے۔ اس لئے حکومت ہند کے شعبہ سیاسی نے اعلان کیا ہے کہ اب آئندہ تمام مواقع پر حسب منظوری شاہ انگلستان فرمانروائے کابل کو ہز مجسٹی شاہ افغانستان لکھا جائے گا۔

ریف

شیشوان پر ہسپانیہ کا قبضہ

میڈرڈ ۱۰ اگست۔ ہسپانیوں نے ریفیوں کے آخری اہم جنگی مرکز شیشوان پر قبضہ کرلیا جو ان کا مقدس مقام ہے۔ اس مقام پر قبضہ کرنے کے لئے ہسپانیوں نے جو کوشش کی تھی اس میں انہیں اس قدر نقصانات برداشت کرنے پڑے تھے کہ جنگ مراکش میں کبھی بھی برداشت نہیں کئے۔

حکومت حبش کے ارادے
مجلس اقوام سے انصاف حاصل کرنیکی کوشش

پیرس ۱۰ اگست۔ برٹش یونائیٹڈ پریس نے حکومت حبش سے دریافت کیا تھا کہ جمعیۃ اقوام کے پاس حال ہی میں جو شکایت نامہ بھیجا

گیا ہے اس کے متعلق وہ کیا طریق کار اختیار کرے گی اس کا جواب نائب السلطنت حبش نے حسب ذیل دیا ہے:-

"اب چونکہ یہ مسئلہ جمعیۃ اقوام کے سامنے لایا گیا ہے اسلئے اب ہمارے نمایندگان متعینہ جنیوا کا یہ فرض ہے کہ وہ موقعہ محل دیکھکر اپنی حکومت کے طرز عمل کا اظہار کریں" اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت حبشہ اس معاملہ کو دور تک پہنچانا چاہتی ہے۔

ہندوستان

حیدرآباد کے متعلق سرکاری بیان شائع نہیں ہوگا
ڈیلی میل کے بیان کی غیر سرکاری تردید

شملہ ۹ اگست۔ حکومت ہند کا یہ ارادہ ہے کہ ان واقعات کے متعلق جو حیدرآباد کے انتظام کے بارے میں بمبئی کے ایک اخبار نے شائع کئے ہیں کوئی بیان شائع کرے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ انتظام ریاست میں اصلاحات کے متعلق حضور نظام کو مشورہ دیا گیا۔ اور ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ اس معاملہ میں جو رازداری روا رکھی گئی وہ حضور نظام اور ان کی رعایا دونوں کے لئے مفید ہے۔ حال میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں وہ حیدرآباد سے آئے ہیں اور غالباً اسی وجہ سے حکومت ہند نے حضور نظام کی تردید کو کافی سمجھ لیا ہے۔ اگر موجودہ اصلاحات حضور نظام نے جاری نہ کیں تو غالباً حکومت ہند گذشتہ واقعات پر روشنی ڈالے گی۔ بہرحال ایک امر کے متعلق وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان یا کسی دوسرے ملک میں مسلم پروپگنڈے کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا ہے۔ اس کے خلاف جو بیان ہے وہ بالکل جھوٹ ہے۔ (پائنیر)

مدیر جریدہ امارت کا مقدمہ

پھلواری شریف ۱۲ اگست۔ سید السجاد صاحب الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا عثمان غنی صاحب مدیر جریدہ امارت کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند آج دوسری مرتبہ پیش ہوا۔ عدالت کا کمرہ معززین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جن میں مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی آنریبل شاہ زبیر احمد صاحب اور مولوی محمد مسعود صاحب رئیس ناٹول وغیرہم بھی شریک تھے جو اظہار ہمدردی کے لئے آئے تھے۔ بعض معمولی گواہوں پر جرح کی گئی۔ باقی گواہوں پر کل جرح کی جائے گی۔

مالوی جی کے لئے معافی کی درخواست

شملہ ۱۱ اگست۔ مجلس وضع قوانین ہند کے جو اراکین آج کل شملہ میں موجود ہیں ان میں سے بعض غیر سرکاری اراکین نے اس صورت حال پر غور کیا جو بنگال میں پنڈت مالویہ کے داخلہ کی ممانعت اور اس کی خلاف ورزی کے بعد سمن کے اجراء سے پیدا ہوگئی ہے۔ ان میں سے دس اراکین نے اس کا فیصلہ کیا ہے کہ وائسرائے سے درخواست کریں کہ وہ ایک ایسے وفد کے حاضر ہونے کی اجازت دیدیں جو اس پر زور دے گا کہ پنڈت جی پر مقدمہ نہ چلانا چاہیئے۔

حکومت بنگال کی غلطی پر لنڈن ٹائمز کا تبصرہ
گورنمنٹ نے اپنا سارا وقار کھودیا

لنڈن ۱۱ اگست۔ ٹائمز نے لکھا ہے کہ حکام بنگال نے اپنے آپ کو نہایت مضحکہ خیز شکل میں پیش کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ریلوے اسٹیشن پر پنڈت مالویہ کو گرفتار کرکے ہزاروں ہمدردی رکھنے والوں کی موجودگی میں طور شغب برپا کرنا ضرور تھا

معلومات تھا۔ مگر اس امر سے کہ ڈاکٹر مونجے اور پنڈت مالویہ کو بنگال کے پہلے اسٹیشن ہی پر روک کر کسی ایسی ٹرین میں روانہ کردیا گیا۔ جو اس صوبہ کے باہر کو جاتی ہو حکومت کے اقتدار کی کمی اور حکام کے غور وفکر کا نقص ثابت ہوتا ہے پنڈت مذکور کی فتح نہ ہندو مسلم تعلقات کو بہتر بنائے گی اور نہ حکومت بنگال کے اقبال کو فروغ دیگی۔

مالوی جی کی کامیابی پر گاندھی جی کی مسرت

احمدآباد ۱۳ اگست۔ گاندھی جی نے پنڈت مالوی کی بندش کلکتہ پر ینگ انڈیا میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

پنڈت مالوی کی فتح ایک قومی فتح ہے۔ اگرچہ ہم اسوقت انتشار اور بے نظمی کی حالت میں ہیں مگر پنڈت جی نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ اب بھی ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو سب سے زیادہ طاقتور سلطنت کی طاقت کے خلاف عمل کرسکتے ہیں

آقائے مؤید الاسلام کے اخراج پر احتجاج

کلکتہ ۱۲ اگست۔ سکرٹری انجمن ترقی اسلام کلکتہ "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۵ اگست کو یوم اتوار باشندگان کلکتہ کا ایک جلسہ منعقد ہوگا تاکہ حکومت ہند کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے جو حضرت مؤید الاسلام جلال الدین مدیر جریدہ حبل المتین کے اخراج کے بارے میں حسب ریگولیشن سنہ ۱۸۱۸ء جاری کیا گیا ہے۔ جلسہ کے منتظمین معزز باشندگان کلکتہ ہیں۔

انڈین نیشنل یونین کے نئے مؤیدین

منصوری ۱۴ اگست۔ پنڈت موتی لال نہرو آج یہاں سے الہ آباد روانہ ہوگئے جہاں سے وہ پھر ۱۹ اگست کو شملہ روانہ ہوجائینگے ذیل میں ان اصحاب کے ناموں کی فہرست دیجاتی ہے جنہوں نے منجملہ دیگر بہت سے لوگوں کے انڈین یونین (نئی انجمن اتحاد) کے اصولوں کو پسند کیا ہے اور اس کی شرکت کے لئے اپنی خواہش ظاہر کی ہے مسٹر بپن چندر پال، مسٹر ڈی سی گوسوامی، مسٹر رنگا سوامی آئنگر مسٹر وینکٹ رام چیئرمین مدراس کارپوریشن کے صدر، مسٹر راما سوامی میئر، مسٹر راؤ، مسٹر ناراین چیئرمین، مسٹر راما راؤ مدراس، مسٹر سید عبداللہ بریلوی اڈیٹر "بمبئی کرانیکل" مسٹر خواجہ غلام یٰسین بیرسٹر امرتسر، مسٹر حمید خان مدراس، ڈاکٹر نانکچند دیو لاہور، مسٹر سراج دین لاہور، ڈاکٹر ستیہ پال لاہور، لالہ گردھاری لال امرتسر، رائے بہادر بخشی سوہن لال سرکاری وکیل ہائیکورٹ لاہور، پنڈت کے سنتانم لاہور، لالہ لبھو ناتھ سرکاری وکیل ہائیکورٹ لاہور، ڈاکٹر گوپی چند بھارگو لاہور، مسٹر پی۔ جی۔ ڈالوی بمبئی، مسٹر این سی رائے وکیل سرکاری شولاپور، مسٹر ٹی۔ اے۔ بہار پٹنہ، مسٹر محمد شفیع انصاری فرنگی محلی لکھنؤ، مسٹر سی۔ ایم۔ سال۔ بہار بڑودہ، مسٹر نرائن داس ہنس کیش دہلی، شری مکند داس ہنس کیش دہلی، مسٹر آر کے تھوبڑے اکولا، مسٹر عبداللطیف بجنور، مسٹر سید خلافت حسین کلکتہ، مسٹر شنکر لال کول۔ دہلی، مسٹر لاجپت رائے شاستی، مسٹر محمد برکت اللہ قریشی جالندھر، مسٹر پرمانند سنیاسی ایبٹ آباد مسٹر فخرالدین فاروقی دہرادون، اور مسٹر ظفرالملک علوی لکھنؤ۔

دار الحکومت

سرکار دوعالم کی توہین پر مظاہرہ
انڈین پکٹوریل کے ناپاک کارٹون پر اظہار نفرت

دہلی ۱۳ اگست۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں شہر کے تمام فرقوں اور انجمنوں کی کماحقہ نمایندگی کی گئی تھی۔ حاضرین کی تعداد ۱۵ ہزار تھی۔ مولانا مظہر الدین صاحب نے فرمایا کہ یہ جلسہ انڈین پکٹوریل میگزین کے گستاخانہ کارٹون کے خلاف (جس میں آنحضرت صلعم کی مضحکہ خیز تصویر شایع کی گئی ہے) احتجاج کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔ خواجہ

حسن نظامی صاحب صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ایک مرتبہ جب پیرس میں آنحضور کو (معاذاللہ) اسٹیج پر لانے کی تجویز کی گئی تھی تو سلطان عبدالحمید خاں نے تلوار ہاتھ میں اٹھا کر کہا تھا کہ جب تک رسول اللہ کا غلام عبدالحمید موجود ہے اس وقت تک آپ کی یہ توہین برداشت نہیں کی جاسکتی چنانچہ سفیر فرانس کو تار دے کر اپنی حکومت سے جواب حاصل کرنا پڑا اور یہ خیال ترک کردیا گیا۔

مولانا مظہر الدین صاحب نے کارٹون کی تشریح کرنے کے بعد حسب ذیل تجویز پیش کی:-

ماہ جون کے انڈین پکٹوریل میگزین نے جو دہلی سے شایع ہوتا اور پائنیر پریس الہ آباد میں چھپتا ہے ایک گستاخانہ کارٹون شایع کرکے مسلمانوں کے جذبات کو سخت ترین صدمہ پہونچایا ہے۔ اس بدترین کارٹون میں افضل البشر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم (جن کی محبت وفضیلت ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کی رگوں کا خون ہے) کی فرضی و مضحکہ انگیز تصویر شایع کرکے مسلمانوں کے دلوں میں ناسور ڈال دئے ہیں۔ لہذا یہ جلسہ (جو دہلی کی تمام اسلامی انجمنوں کا نمایندہ ہے) اس بیہودہ کارٹون پر اپنی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت دہلی وصوبہ متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کے اڈیٹر وپرنٹر وپبلشر کے خلاف فی الفور مقدمہ چلاکر اور اس کی کاپیاں ضبط کرکے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرے۔

نیز یہ جلسہ جمعیۃ خلافت صوبہ دہلی سے درخواست کرتا ہے کہ اگر حکومت کوئی فوری کارروائی نہ کرے تو وہ اس معاملہ میں جائز ومناسب مگر ایسی مؤثر کارروائی کرے جو ایسے گستاخ لوگوں کے لئے سبق آموز ہو۔

مولانا بقاء اللہ صاحب کی تائید کے بعد تجویز باتفاق رائے منظور کی گئی۔

اصغری بیگم کا مقدمہ
سوامی شردھانند ملزمین کے کٹہرے میں

دہلی ۱۲ اگست۔ آج مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ مسٹر لڈس کی عدالت میں پیش ہوا۔ کچہری میں پولیس کا کڑا پہرہ تھا۔ سوامی شردھانند، اندر دلیش بندھو، ڈاکٹر سکھدیو، گنپت رائے، اصغری بیگم بحیثیت ملزمین کے پیش کئے گئے۔ اگرچہ کچہری میں بہت سی خلقت جمع تھی مگر صرف چند آدمیوں کو اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ اصغری بیگم کو مع اپنے دو بچوں کے بنچ پر بٹھایا گیا باقی ملزمین حسب دستور ملزمین کے کٹہرے میں کھڑے رہے۔ ان کے وکیل نے درخواست کی کہ سوامی شردھانند کو ہندوؤں میں جو حیثیت حاصل ہے اس کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں کرسی پر بیٹھنے دیا جائے مگر عدالت نے اس قسم کا امتیاز ظاہر کرنے سے انکار کردیا جس پر سوامی جی فرمانے لگے کہ میں تو خود بھی اسے پسند نہیں کرتا ہوں چونکہ سکرٹری آریہ سماج کراچی بھی ایک ملزم ہیں اور وہ کسی وجہ سے حاضر عدالت نہیں ہوسکے اس لئے مقدمہ ۲۱ اگست کے لئے ملتوی کردیا گیا۔

چندہ مالیوں کی لڑائی
ہندوؤں کا جھگڑا ہندو مسلم فساد بن گیا

کل شب میں پہاڑی دھیرج پر چند ہندو مالیوں میں کچھ جھگڑا ہوگیا تھا۔ کھیسو نامی ایک مالی کے شدید ضرب آئی اور اسے سول ہسپتال پہونچا دیا گیا۔ بالآخر اس جھگڑے نے ہندو مسلم لڑائی کی صورت اختیار کرلی۔ سبزی منڈی اور صدر بازار سے پولیس کو بلایا گیا اور مجمع کو منتشر کردیا گیا۔

صدر بازار میں ایک جدید مدرسہ شبینہ کا افتتاح

دہلی ۱۵ اگست۔ کل شام جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مدرسہ شبینہ کی ایک شاخ کا صدر بازار میں افتتاح ہوگیا۔ اور اب روزانہ پڑھائی ہوا کرے گی۔ صدر بازار کے رہنے والے ان حضرات کو جنہیں یہ شکایت تھی کہ قرول باغ کا مدرسہ شبینہ دور پڑتا ہے اور وہ اس لئے اپنے بچوں کو شب میں وہاں نہیں بھیج سکتے۔ اب رفع ہوگئی اور توقع ہے کہ وہ اپنے بچوں کو فوراً مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے بھیجیں گے داخلہ شام کو بعد نماز مغرب تک مطبع جامعہ کے دفتر میں جو بارہ ٹوٹی پر واقع ہے ہوگا۔

اصلاح کا صحیح طریقہ

ذیل کے مضمون میں محترم ہمعصر سچ نے شرک و بدعات کی اصلاح کے مسئلہ پر نہایت معقول طریقہ سے روشنی ڈالی ہے۔ الجمعیۃ اصلاح کے اسی طریقہ کو بہترین سمجھتا ہے:۔

احمد حسین صاحب رزیڈنسی بازار، حیدرآباد دکن، سے ایک مراسلہ سچ میں اشاعت کے لئے ارسال فرماتے ہیں جس کا بیشتر حصہ منظوم ہے۔ اس حصہ کی اشاعت پر غالباً انہیں اصرار نہ ہوگا۔ حصہ نثر حسب ذیل ہے۔

ہندوستان کے مسلمان جب تک گور پرستی، قبہ پرستی پیر پرستی، وغیرہ چھوڑ کر بالکل خدا پرست، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے مست اور سنت پرست نہ ہو جائیں گے۔ تب تک یہ نام کے مسلمان قعر مذلت سے نہیں نکل سکتے۔ آئے دن اخباروں میں ان کا ہر شہر و دیار میں مشرکوں کے ہاتھ سے پٹنا اور ہلاک ہوتا دیکھا جا رہا ہے۔ اس کا سبب صرف ان کے مشرکانہ خیالات اور بیدینی ہے۔ ان کا تعلق اللہ اور رسول صلعم سے کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ ہر شخص ہدایت فی الدین میں ڈوبا ہوا ہے۔ اگر کوئی بندہ خدا شریعت غرا کی پابندی کرنا چاہتا ہے تو اس پر چہار طرف سے اعتراضات اور گالیوں کی بوچھار ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے مصلحت وقت نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ سیاسی نقطہ خیال سے شریعت یا احکام جاری کرنا مناسب نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ اجرائے احکام شریعت سے اس قدر کیوں گھبراتے ہیں۔

جب تک مسلمان کام کے مسلمان نہ بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر جگہ ذلیل و خوار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فرقہ بندیوں کی بلا سے نجات دے کر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں میں داخل کرے اور صرف آنحضرت کا سچا پیرو بنائے۔ اور ان کو قرآن پاک اور حدیث شریف کا مطالعہ نہایت بابرکت ہے۔

مراسلہ بالا کے آخری حصہ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، وہ حرف بحرف درست ہیں۔ خدا ہر عمل کرنے کی ہر کلمہ گو کو توفیق دے۔ سنت رسول کی پیروی سے بڑھ کر مسلمان کے لئے اور کون نعمت ہو سکتی ہے۔ اگر سارا مراسلہ اسی لہجہ میں ہوتا۔ تو سچ کے لئے اس کی اشاعت باعث مسرت ہوتی لیکن افسوس ہے کہ جس فرقہ بندی سے بچنے کی دعا کی گئی ہے۔ اسی کا نمونہ پوری طرح مراسلہ کے حصہ اول میں موجود ہے۔

غیر اللہ کی پرستشیں جو رائج ہیں، ان کے انسداد کی ضرورت اور شدید ضرورت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے لیکن اصل سوال طریق علاج کا ہے۔ ایک مریض اگر کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہے، تو محض اس مرض کے شدائد اور اس کے ہولناک نتائج بیان کرتے رہنے سے تو اسے شفا نہیں ہو سکتی۔ ضرورت اس کی ہوتی ہے کہ بہترین سامان علاج اس کے لئے بہم پہنچایا جائے۔ پس اب اصل سوال اس پر آکر ٹھہرتا ہے کہ خود اپنے تئیں رسول رؤف و رحیم کے اخلاق جمیلہ کا عملی نمونہ بنا کر پیش کرنا۔ یا احکام شریعت کا نافذ کرانا، ان دونوں میں زیادہ اہم، زیادہ موثر، زیادہ کارگر، اور زیادہ ضروری کون سی شے ہے؟ خود اچھا بن جانا یا دوسروں کو بزور حکومت و بخوف تازیانہ اچھا بنانے کی کوشش کرنا خود عمر فاروق بن جانا، یا بغیر اس کی کوشش کے محض ان کا درہ ہاتھ میں لے لینا، ان دونوں میں ترتیباً مقدم کون سی چیز ہے؟ مشاہیر صحابہ جو شمع رسالت کے پروانہ تھے، ابوبکر و عمر، عثمان و علی، طلحہ و زبیر، ابوذر و بلال رضی اللہ عنہم اجمعین کو رسول کریم کی پیاری شخصیت نے مست و بیخود کر دیا تھا، یا کسی حاکم وقت نے تازیانہ و شمشیر کے خوف سے انہیں پابندی شریعت پر مجبور کر دیا تھا؟ خود نبی کریم نے جب اول بار اپنی دعوت کو منکرین پر پیش فرمایا تھا تو سب سے پہلی بات زبان مبارک سے کیا ارشاد ہوئی تھی؟ آیا اپنی پاک و بے داغ زندگی اپنی پیاری اور موہنی شخصیت، ان کے روبرو پیش فرما دی تھی، یا اس کے برعکس جہاد و قتال سے ڈرانا شروع کر دیا تھا؟

ایسی صورت میں صحیح اتباع سنت یعنی پیروی رسول کیا ہے! آیا اپنے ہی کلمہ شہادت کے پڑھنے والوں، اپنے ہی قبلہ کی طرف منہ کرنے والوں، کو ان کی بعض نادانیوں، ناسمجھیوں، اور کمزوریوں کی بنا پر "قبہ پرست" "گور پرست" "کافر" "مشرک" کہکر دائرہ اسلام سے خارج کرنا، اور ان کے دلوں میں ضد اور نفرت پیدا کر دینا، یا اس کے برعکس، حسن عمل، خدا ترسی، خدمت خلق، تقویٰ و طہارت، تواضع و فروتنی سے خود اپنی زندگی کو اتنا پاک و پاکیزہ، دلآویز و دلکش بنا لینا کہ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی نیک روی کی استعداد موجود ہے، وہ بغیر متاثر ہوئے نہ رہے اور جو کام شمشیر و تازیانہ سے برسوں میں بھی انجام نہ پا سکے، اسے محض ایک جنبش نگاہ سے گھنٹوں اور دنوں میں کر دکھایا جائے؟ کیسی دکھ کی بات ہے کہ آج ہر شخص دوسروں کی اصلاح پر حریص ہے پر خود اپنی اصلاح سے فارغ ہوا ہے! "مصلح" بننے سے پیشتر "صالح" بننے کی کوشش کرنا، فطرت کی قائم کی ہوئی ترتیب کو الٹ دینا ہے۔ (سچ)

گوشوارہ ماہی آمد و صرف دفتر شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند دہلی

بابتہ ماہ شوال ۱۳۴۴ھ لغایتہ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

تفصیل آمدنی	رقم: پائی	رقم: آنہ	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنہ	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنہ	میزان کل: روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۴ھ لغایۃ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ				۵	۲	۸۷،۸۹۲			
آمدنی از یکم شوال ۱۳۴۴ھ لغایۃ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ									
متفرق	۰	۵	۳۱۶						
زکوٰۃ	۰	۱	۳۱۳	۰	۶	۶۲۹	۵	۸	۸۸،۵۲۱

تفصیل مصارف	رقم: پائی	رقم: آنہ	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنہ	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنہ	میزان کل: روپے
مصارف از رجب ۱۳۴۴ھ لغایۃ آخر رمضان ۱۳۴۴ھ				۱۰	۱۳	۸۵،۳۹۵			
مصارف از یکم شوال ۱۳۴۴ھ لغایۃ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ									
تنخواہ معلمین و مبلغین حلقہ ۱ و کارکنان صدر دفتر	۰	۱	۷۷۶						
مصارف سفر معلمین و مبلغین حلقہ ۱ و کارکنان صدر دفتر	۰	۰	۵۲						
مصارف ڈاک	۰	۱۳	۶۵						
مصارف تار	۰	۵	۷						
مصارف مہمانان دفتر	۰	۲	۱						
خرید کتب	۶	۱	۹						
کرایہ مکان و روشنی دفتر	۶	۱	۱۴۱						
اسٹیشنری	۰	۱۴	۱۳						
مطبوعات	۰	۸	۴۳						
امداد نومسلمین	۰	۰	۴						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۱۲	۵۳۰						
متفرقات	۶	۳	۹						
سائر خرچ مدارس	۰	۷	۱۴	۶	۴	۱،۶۶۸	۴	۲	۸۷،۰۶۴
بقایا									
تحویل				۶	۴	۹۳			
حساب طلب				۰	۴	۱،۲۴۲			
خزانہ				۷	۱۳	۱۲۱	۱	۶	۱،۴۵۷
میزان کل							۵	۸	۸۸،۵۲۱

قرآن مجید جلی قلم با ترجمہ پڑھیے

ہماری ایجنسی میں نہایت عمدہ کلام مجید بچوں و بڑوں و بوڑھوں کی تلاوت کے لئے موجود ہیں۔ اس قرآن مجید کا چھاپہ صاف خط پاکیزہ کاغذ سفید حروف جلی اور جلد نہایت مضبوط کپڑے کی بندھی ہوئی ہے اور جلد کی پشت پر آپ کا نام و مقام مفت لکھا جائیگا ہدیہ صرف دو روپیہ ہے۔

دعائے گنج العرش

معہ درود اکبر و اسمائے الٰہی و نبی صحیح اردو ترجمہ ہدیہ سات آنے (۷/)۔

فالنامہ آئینہ تقدیر

آپکی تقدیر میں کیا لکھا ہے اس کا جواب، حافظ شیرازی کی فارسی زبان میں اور خاص اردو میں بھی سننا چاہتے ہیں تو یہ فالنامہ ضرور منگائیے فی جلد ۲/

المشتہر: ایچ محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی

چشمہ حیات دہلی

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں ایسا رسالہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ جو صاحب پانچ خریدار بہم کریں گے ان کو ایک جیبی گھڑی مفت۔ دس خریدار بنانے والوں کو ایک سنہری دستی گھڑی مفت

منیجر چشمہ حیات دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بخش دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کہ نیک نہاد و صاحب عصمت ہونہار نوجوانوں میں بھی نہیں۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز۔ ... قیمت: ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ... اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ...

سگریٹ بنانے کی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے ...

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے ...

پختہ چاقو

نہایت عمدہ و مضبوط ...

بالکل ارزاں ناول

...

مفت

مختلف شہروں کے ...

محبوب حیرت

...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

دیکھنے میں خوبصورت، چلنے میں پائیدار، وقت دینے میں بے مثل شوقین مزاجوں کے لئے تحفہ گارنٹی دس سال تسمہ و بکس مفت قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ جو نمونہ پسند ہو اس کا نمبر تحریر کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ بابو غلام احمد قادری واچ مرچنٹ۔ لودیانہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ

زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست، روایات صحیح ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات ... قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین۔ اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے ...

ملنے کا پتہ: خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر اور دروازہ ریاست پٹیالہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

... جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

چانکاح کیجئے

...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

...

المشتہر: حکیم مولوی نذیر علی لکھنوی ...

اگر سب اعلان مفید ثابت نہ ہو۔ اسی اخبار میں ... ٹیلیفون نمبر ۵۶۵۰

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ ... اگر وہ میری بیر بوٹی ہیر تیل سے کالا نہ ہو تو دام واپس ...

منیجر ہیر نا آفس ... پوسٹ کسی سمری ضلع دربھنگہ

قیمت اخبار الجمعیۃ

...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۲ صفر ۱۳۴۵ھ ہجری ۔ مطابق ۲۲ راگست ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۴

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے چوتھویں اجلاس کی بقیہ کاروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اس کے بعد مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز پر دوبارہ بحث شروع ہوئی۔ مجلس علماء نے جس کے سپرد یہ تجویز کی گئی تھی اسے ترمیم کرکے حسب ذیل صورت میں ترتیب دیدیا

بنظر اس کے کہ حجاز شریف تمام اہل قبلہ کا عام دینی مرکز ہے۔ جہاں ہر طرف سے مسلمان اپنے فقہی کلامی مذاہب کے اختلاف کے باوجود اپنے پروردگار کی عبادت اور مناسک حج ادا کرنے کے لیے آتے ہیں۔ لہٰذا یہ موتمر طے کرتی ہے کہ ان سب کو مذاہب مذکورہ کے مطابق عبادات و مناسک ادا کرنے میں آزادی ہو اور وہ سوائے ایسی باتوں کے کسی چیز سے نہ منع کیے جائیں جو کسی زندہ یا مردہ انسان کی عزت پر حملہ کرتی ہو۔ یا علمائے اصول فقہ کے نزدیک اجماع معتبر کے خلاف ہو۔ نیز اس امر کا فیصلہ کہ حاجی جو فعل کرتا ہے وہ آیا اس مذہب کے موافق ہے یا نہیں جس کی طرف وہ منسوب ہے خود اسی مذہب کے علماء کا کام ہوگا۔ نہ کہ دوسروں کا۔

مجلس علماء کی رائے :۔ یہ تجویز منظور کرکے موتمر کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

صدر ۔ بعض ہندوستانی مسلمان اس ترمیم شدہ تجویز کی نقل مانگتے ہیں۔ کیا آپ کو اس پر کوئی اعتراض ہے ؟

حاضرین ۔ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

صدر نے ترجمہ پڑھکر سنایا اور اس کے بعد جلسہ سے کہا کہ بعض ہندوستانی نمائندے پوچھتے ہیں کہ کیا اس تجویز میں زیارۃ قبور بھی شامل ہے۔

عبداللہ ابن بلیہد ۔ جو زیارت قبور مشروع ہے اس میں کوئی حرج نہیں اور جو غیر مشروع ہے اسے کسی طرح باقی نہیں رکھا جا سکتا۔

ظواہری ۔ میں نے اس تجویز کو مرتب کیا ہے اور اس میں

اس امر کا پورا لحاظ رکھا ہے کہ سب اس سے اتفاق کرسکیں۔ اور اختلاف یا شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اسی لیے مجلس اقتراحات نے اسے قبول کرلیا ہے۔ لیں اختلاف کو دور کرنے اور وحدت و اتفاق پیدا کرنے کے لیے میں رائے دیتا ہوں کہ اس تجویز کو منظور کرلیجئے۔ جو نہ شرع شریف کے خلاف ہے اور نہ حضرات مجوزین کے مقصد کے خلاف ہے۔

شعیب قریشی ۔ میں اس کی عبارت میں کچھ ابہام پاتا ہوں جس کی تفصیل و توضیح ضروری ہے۔ تاکہ اس میں تاویل و تخریج کی گنجائش باقی نہ رہے۔

بہجت البیطار ۔ کل کے جلسہ میں میں نے جو اختلافات دیکھے ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھکر میں نے تین تجویزیں مرتب کی ہیں جو مجلس اقتراحات میں پیش کی جائیں گی۔ تاہم اگر آپ پسند کریں تو میں ان میں سے تیسری تجویز آپ کے سامنے پیش کروں۔ جو اس مسئلہ کے تمام پہلو دولبا پر حاوی ہے۔ شاید کہ ہم سب ایک فیصلہ کن رائے پر متفق ہو سکیں۔

صدر ۔ تشریف لائیے اور پڑھیے۔

بہجت البیطار ۔ میری تیسری تجویز یہ ہے :۔

چونکہ جلالۃ الامام (اللہ انہیں توفیق دے اور اپنی روح سے تائید کرے) ان بلاد مقدسہ کی حفاظت کا کام اپنے نفس کی طرف سے اصالۃً اور تمام مسلمانوں کی طرف سے نیابۃً انجام دے رہے ہیں اور کتاب و سنت اور طریقہ سلف امت کی بنیاد پر دین کو قائم کر رہے ہیں۔ اسلیے میں اس موتمر عالم اسلامی کے نمائندوں سے تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لیے اسلام کے اس راستے کو واضح کردیں جس پر ہمارے نجدی بھائیوں کو چلنا چاہیے اور دوسر مسلمانوں کو دعوت دینی چاہیے۔ تاکہ ہمارے درمیان اتفاق پیدا ہو جائے اور بعض اختلافی مسائل میں ہم اس قسم کا اعتدال پیدا کرسکیں جو دین کی ہدایت کے خلاف نہ ہو۔ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ مسلمانوں میں جمعیت پیدا کرنا۔ اور دلوں سے وحشت کا دور کرنا اصل الاصول ہے اور تمام مسائل اصلاحیہ میں حقیقی تفاہم کی بنیاد ہے۔ پھر چونکہ امور اساسی میں اتفاق، اور مذہبی تفرقوں میں رواداری اور متفق علیہ مسائل میں متعدد کارروائی کرنے کی کوشش ان چیزوں کی محتاج نہیں ہے جن کی ریلوے لائنیں بنانے یا راستے درست کرنے یا شفاخانے اور مدرسے کھولنے میں ضرورت ہوتی ہے بلکہ صرف علماء اسلام کی توجہ اس کو حد تکمیل تک پہنچانے کے لیے کافی ہے۔ اسلیے علماء کو دعوت الی الخیر، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض انجام دینے کے لیے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور مسلمانوں کو حسب ذیل امور کی طرف توجہ دلانی چاہیے۔

(۱) یہ زمانہ قوموں کی باہمی معاونت۔ اور مسلمانوں کے

خلاف سلطنتوں کی متفقہ کوششوں کا ہے۔ ہمارے یہاں۔ اور عوام کا ایک بڑا طبقہ اس بات کا عادی ہوگیا ہے کہ جب ان پر کچھ سختی آتی ہے اور انہیں مصیبت کو دور کرنا یا اپنی ضرورت کو پورا کرنا مشکل ہوجاتا ہے تو وہ قوت بہم پہنچانا، اسباب مہیا کرنا، اللہ سے مدد مانگنا سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بعض بزرگوں کے مزارات کی طرف رجوع کرکے ان سے دستگیری کی التجا کرنے لگتے ہیں۔ اسی چیز نے بہت سے مسلمانوں۔ اور اسلامی ملکوں کا خاتمہ کردیا ہے۔ فوااسفاہ پس اس دینی و دنیوی عیب کو دور کرنے کیلیے ہم لوگوں کے سامنے اس بات کی توضیح کرنا چاہتے ہیں جو ہمارے نجدی بھائی اور دوسرے لوگ کہا کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے اس واسطے دعا کرنا کہ ہم اس سے وہی چیز مانگیں جو اللہ سے مانگی جاتی ہے عبادت غیر اللہ میں داخل ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدعاء ھو العبادۃ (دعا ہی عبادت ہے) اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے دعا کرنا جائز نہیں ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا تدعو مع اللہ احدا (اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو) اور حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اذا سألت فاسئال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ (جب تم مانگو تو اسی سے مانگو اور جب مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے) پس ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام میں تمام مشکلات کو حل کرنے اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جائز اسباب کے سوا اور کسی چیز کی طرف رجوع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(۲) بعض ایسے مسائل ہیں جن کی شرع میں کوئی یقینی نص نہیں ہے اور ان میں اسلامی مذاہب کے درمیان اختلاف ہے۔ جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے ان میں ہم مختلف مذاہب کو قبول کریں گے۔ مگر بعض مسائل ایسے ہیں جن کی دین میں کوئی اصلیت نہیں ہے، بلکہ نصوص صحیحہ میں ان کی ممانعت اور وعید آئی ہے اور مشہور علماء مذاہب نے ان سے ڈرانے اور باز رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے ایسے مسائل میں کسی قسم کے مذہبی اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔ تمام علمائے مذاہب کا فرض ہے کہ اپنے اسلاف کی پیروی کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو منع کریں۔ ورنہ وہ ان کی تائید کرنے۔ یا ان پر سکوت اختیار کرنے کے لیے جوابدہ ہوں گے۔ ہم دونوں قسموں کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ اور اس ایوان کے انصاف سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سے موافقت کریں۔

مختلف فیہ مذہبی مسائل میں سے ایک شد رحال کا مسئلہ ہے۔ یعنی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنے اور ان کے علاوہ

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ ہو)

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر ۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ۔ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھیے۔ قیمت فی بکس ۱ درجن عہ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمادیں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ... سنہری ہیں۔ ہر صفحہ پر خوبصورت ... دیکھنے کے قابل ہے۔ ایک ... قیمت مع ... روپیہ

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ ... قیمت مع ... روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل ... قیمت ... روپیہ

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ... جلد ... قیمت ... روپیہ

تفسیر ابن جریر الطبری ... کامل ... جلد ... قیمت ... روپیہ

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی ... جلد ... قیمت ... روپیہ

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ ۔ بمبئی نمبر ۹

برٹش انڈیا۔ برھمان و سیلون گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ مشہور

مرد و زن شوق سے استعمال کرتے ہیں — پانچ منٹ میں جوانی کی بہار پاتے ہیں

خضاب شباب

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند ملائم و چکنا کرنے کی اکسیر)

معزز حضرات اور ایڈیٹر صاحبان اخبارات و دیگر اخبار کے سرٹیفکٹ ریویو و تعریف کردہ شدہ سب سے اعلیٰ اور ارزاں خضاب قیمت فی پیکٹ بمعہ برش صرف ۹ ر آنہ محصول ڈاک ۴ ر

اکسیر حیات (بخار طحال و ورم جگر کی دوا) فصلی بخار کہنہ بخاری چوتھیا ملیریا کا لا آزار اور طحال وغیرہ کی شرطیہ دوا ایک ہفتہ دو دن میں بخار موقوف ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ۔ ایک روپیہ	**تریاق سوزاک** (لتقطیر البول سوزش زخم وغیرہ کی دوا) پیشاب کے ساتھ مواد خون کا جانا اور رک رک چنک رنا وغیرہ تکالیف کو فوراً دفع کرنیوالی تیر بہدف دوا قیمت فی شیشی عہر ۔ ایک روپیہ چار آنہ
جوہر مردمی (جریان رقت احتلام ضعف باہ کی دوا) مقوی مبہی ممسک مادہ تولید کی تقویت بخش ادویہ کے جوہروں کا مجموعہ امراض مردانہ کا مخصوص علاج قیمت فی ہفتہ کی دوا عہ ۔ ایک روپیہ	**تریاق ضیق النفس** (دمہ یعنی تنفس کی خرابی و کوتاہ دمی کی دوا) سانس کا پھولنا تھوڑی سی محنت سے دم بھر جانا اور پھیپھڑے کی کمزوری وغیرہ کی دوا اسکے استعمال سے سانس باقاعدہ ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہر ایک روپیہ چھ آنہ
طلاء مردمی (آلہ تناسل کی سستی کجی و کوتاہی کی دوا) جوانی کی ناجائز حرکات کی خرابی کو اصلاح اور عضو مخصوص کو تندرست کرنے والی مقامی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ آٹھ آنہ	**تریاق بواسیر** (خونی و بادی بواسیر کی دوا) جدید و کہنہ بواسیر درد ولی و بیرونی مسوں کو نابود کرنے والی و خروج مقعد کو بند کرنے والی دوا قیمت فی شیشی عار دو روپیہ

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ ڈاکخانہ بڑا بازار کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کس کو فائدہ نہیں ہوا ؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا تمک الموت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں ؟

... جو بخار ... کو ... دور کرنے کے لیے ڈاکٹر ایس کے برمن کی ... دوا ہے قیمت چھوٹی شیشی ... بڑی شیشی عہ ایک روپیہ ڈاک محصول ...

داد کا مرہم

... داد خارش ... ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے ... قیمت ...

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ ۔ ڈاکٹر شادو دھو دے سنگھ چاندنی چوک ۔ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۲ صفر ۱۳۴۵ ہجری

خیر مقدم

ہم دلی مسرت کے ساتھ وفود جمعیت العلماء و جمعیت خلافت کا خیر مقدم کرتے ہیں جنہوں نے عالم اسلامی کے سب سے پہلے اور بے نظیر اجتماع میں مسلمانان ہند کی بہترین طریقہ سے نمائندگی کی اور اپنے فرض کو ایسی جرات ۔ ایسے خلوص اور ایسی قابلیت کے ساتھ انجام دیا کہ عالم اسلامی میں نہ صرف ان کی شخصی بلکہ اس قوم کی بھی عزت قائم ہوگئی جس نے انہیں منتخب کیا تھا ۔

لیکن آج جس چیز پر ہم بجا فخر و ناز کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ انھوں نے ہندوستان کے باہر جاکر بھی وہی شان امتیاز حاصل کرلی ہے جو انہیں ہندوستان میں حاصل تھی یعنی اب تک تو ہم انہیں ہندوستان کے بہترین افراد شمار کرتے تھے مگر اب انہوں نے ثابت کردیا ہے کہ وہ جماعت اسلام کی بہترین شخصیتیں ہیں جو حق پسندی و حق گوئی کی جرات میں اپنا جواب نہیں رکھتیں ۔

یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں ہے ۔ بلکہ ایک مصری ناظر نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے ۔ چنانچہ وہ الشوریٰ میں اپنے موتمر اسلامی کے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :۔

فی الجملہ اس موتمر کے وفود جو آج مکہ میں جمع ہوئے ہیں ۔ ایشیا ۔ یورپ ۔ اور افریقہ کی اسلامی قوموں کا مجموعہ معلوم ہوتے ہیں ۔ کیونکہ ان وفود کے چہروں پر تم خود ان قوموں کی نفسی کیفیات کا مطالعہ کرسکتے ہو ۔ مثال کے طور پر وفد ہندی کو دیکھو ۔ محمد علی ۔ شوکت علی ۔ شعیب قریشی ۔ اور انکے دوسرے شرکاء وفد کی پیشانیوں پر ہندوستان کی جلیل القدر صورت صاف روشن نظر آتی ہے ۔ آپ نے مولانا شوکت علی کو اسد الہند کا خطاب بالکل ٹھیک دیا ہے اور حق یہ ہے کہ وہ صرف ہندوستان ہی کے شیر نہیں ہیں بلکہ تمام عالم اسلامی کے شیر ہیں ۔ عالم اسلامی جسے آپ چاہیں تو دار الاسلام بھی کہہ سکتے ہیں ۔ اقصائے چین سے لیکر دار البیضا تک اور پولینڈ و سائبیریا سے لیکر راس امید تک مولانا شوکت علی کا نیستان ہے اور وہ اس نیستان کے شیر ہیں ۔ تمام اسلامی قوموں میں اسوقت صرف ایک ہندوستان کی اسلامی قوم ہی ہے جو ڈیڑھ سو برس تک مغربی استعمار کے تلخ مصائب سہنے کے باوجود عنقریب قومیت اور عصبیت جنسیت کے اثر سے پاک ہے اور خالص عصبیت اسلام کی بنیاد پر (جس کا مصدر اشتقاق انما المومنون اخوۃ ہے) راہ اسلام میں جہاد کررہی ہے نہ کہ اساس قومیت پر جیسے قومیت عربیہ یا طورانیہ یا ایرانیہ یا مصریہ ہے ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے محترم نمائندوں نے موتمر اسلامی میں کس قسم کی اعلیٰ خدمات انجام دی ہیں جن کا دیکھنے والوں پر اتنا اچھا اثر پڑا ہے ۔

بعض لوگ ہمارے وفود کی مساعی کو بہت حقیر صورت میں پیش کرنے کی کوشش کررہے ہیں ۔ ان کے نزدیک وفد خلافت اور وفد جمعیۃ العلماء نے تخریب کے سوا اور کچھ نہیں کیا ۔ مگر خود موتمر کی دفتری کارروائی سے جو ام القریٰ میں شائع ہوئی ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس موتمر کو کامیاب بنانے بلکہ اسے ایک اصولی اور کارآمد موتمر بنانے میں انہوں نے سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو

شاید عالم اسلامی کا یہ بہترین اجتماع [illegible]

[illegible]

جانا چاہیئے +

حجاز اور فرانس

ڈیلی ایکسپریس کے نامہ نگار نے بغداد سے اطلاع دی ہے کہ سلطان ابن سعود کے طبیب خاص محمود حمدی بے جب پیرس کی موتمر صحت سے واپس ہوکر حجاز پہنچے تو ان کے ساتھ فرانسیسی نمائندہ بھی تھا جس کے سفر کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ حکومت فرانس اور شاہ حجاز کے درمیان سیاسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریگا ۔ اس اطلاع پر ٹائمز آف انڈیا نے ایک نوٹ لکھا ہے جس میں وہ ابن سعود اور فرانس کی بڑھتی ہوئی دوستی سے برطانی مفاد کیلئے خطرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :۔

اس قسم کے اتحاد پر برطانیہ کو پوری توجہ کے ساتھ نگاہ رکھنے کی ضرورت ہوگی کیونکہ ابن سعود کی مملکت اس وقت خلیج فارس تک پھیلی ہوئی ہے اور اس سمندر میں عرب جدید کے سب سے زیادہ طاقتور اور باثر سردار کی حلیف طاقت کی حیثیت سے فرانس کا پہنچنا برطانیہ کی اس پوزیشن کو یقینا تہدید کریگا جسے حاصل کرنے کے لئے اس نے جنگ عظیم میں اتنی سخت کوشش کی تھی یعنی خلیج فارس کی منفعتوں کے مسلمہ فیصلہ کن کی پوزیشن ۔

جہاں تک اس اطلاع کا تعلق ہے وہ چنداں موثق نہیں ہے ۔ لیکن اگر ہم آثار و قرائن کو دیکھتے ہوئے اسے صحیح مان لیں تو ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایک دوسری شدید غلطی کی جارہی ہے جس کا اثر حجاز کی قسمت پر بہت برا پڑیگا ۔ بظاہر ٹائمز اور ڈیلی اکسپرس کے اس بیان میں ہمارے لئے خوشی کا سامان ہے کہ ابن سعود اور فرانس کے تعلقات سے خلیج فارس میں برطانیہ کے لئے جدید خطرات پیدا ہورہے ہیں ، مگر جب ہم عمیق نظر سے اس کے نتائج پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایسی اسلامی حکومت کا جو حجاز سے سیادت و حاکمیت کا تعلق رکھتی ہو یورپین سیاسیات کے جوڑ توڑ میں حصہ لینا حجاز کی صیانت کیلئے سخت مہلک ہے ۔ حجاز کا حاکم اگر یورپ کی جتھہ بندیوں میں حصہ لیگا یا کسی طاقت کا حلیف بنکر دوسری طاقتوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں شرکت کریگا تو لامحالہ اس کشمکش کا اثر حجاز پر بھی ضرور پڑیگا خواہ اس نے اپنے حاکم حجاز ہونے کی حیثیت کو دوسری حیثیتوں سے الگ ہی کیوں نہ کر رکھا ہو جب کوئی سلطنت کسی دوسری سلطنت کے خلاف ریشہ دوانی کرتی ہے تو وہ اس کی مختلف حیثیتوں میں کوئی امتیاز نہیں کرتی بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کے سب سے زیادہ نازک حصہ پر اثر ڈالے ، اور ظاہر ہے کہ ایک اسلامی حکومت کے لئے حجاز سے زیادہ نازک حصہ اور کوئی نہیں ہوسکتا پس حکومت حجاز کے لئے بہترین پالیسی یہی ہوسکتی ہے کہ وہ یورپ کی سیاسی چالوں اور جتھہ بندیوں سے بالکل الگ رہے ۔

یہ اصول کوئی نیا نہیں ہے بلکہ خود سلطان ابن سعود ہی نے اسے اپنے ۸ ربیع الآخر والے دعوت نامہ میں پیش کیا تھا چنانچہ وہ حکومت حجاز کے بنیادی اصول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

"ہم اس امانت (حجاز) کو ان اصول کے ماتحت اس (مسلمانوں کے منتخب کردہ) حاکم کے سپرد کرینگے ۔

۱ ۔ ضروری ہوگا کہ اساس حکومت شریعت مطہرہ نبویہ پر قائم کیا جائے ۔

۲ ۔ حکومت حجاز داخلی امور میں مستقل ہوگی لیکن اسے یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی کے ساتھ جنگ کا اعلان کرے اور ضروری ہے کہ ایک ایسا نظام مقرر کردیا جائے کہ اگر حکومت حجاز اعلان جنگ کرنا بھی چاہے تو وہ نظام اسے روک سکے ۔

۳ ۔ حکومت حجاز کسی حکومت کے ساتھ سیاسی معاہدہ نہ کرسکے گی ۔

۴ ۔ حکومت حجاز اسلامی حکومتوں کے ساتھ اقتصادی معاہدہ کرسکے گی ۔ غیر مسلم حکومت کے ساتھ اقتصادی یا تجارتی معاہدہ کا بھی اختیار نہ ہوگا "

یہ اصول جو سلطان نے شاہ حجاز بننے سے پہلے پیش کئے تھے حکومت حجاز کو اتنا بھی حق نہیں دیتے کہ وہ یورپین سلطنتوں کے سیاسی جوڑ توڑ میں حصہ لینا تو درکنار ان سے تجارتی و اقتصادی معاہدہ ہی کرلیں ۔ بلکہ ان میں تو اسلامی حکومتوں کی سیاسی پالیسیوں اور جتھہ بندیوں سے بھی اسکو الگ کرلیا گیا ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حجاز کی مامونیت کیلئے یہی پالیسی صحیح بھی ہے ۔ مگر ہمیں حیرت ہے کہ آج سلطان ابن سعود ہی اپنے ان پیش کردہ اصولوں کو توڑ رہے ہیں ۔ ہماری رائے میں اسلام اور حجاز کے بہی خواہوں کو اس طریقہ کے مضر نتائج کی طرف سلطان کی توجہ منعطف کرانی چاہیئے +

مسلمانان پانی پت کی مظلومی

ہمیں پانی پت سے ایک پمفلٹ موصول ہوا ہے جس میں ان واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو فریضہ قربانی کے متعلق حکومت اور مسلمانوں کی باہمی کشمکش کا باعث ہوئے ہیں ۔ ان واقعات کو دیکھ کر ہم بالیقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت نے ہندوؤں کی خاطر اپنی بے جا مداخلت سے جو صورت حال پیدا کردی ہے وہ خود اس کے واسطے نہایت مضرت رساں ثابت ہوگی ۔ کیونکہ اس وقت پانی پت کے مسلمانوں کے جذبات میں ہیجان پیدا ہوگیا ہے اسکی تمام ذمہ داری خود حکومت ہی پر عائد ہوتی ہے ۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ دفعہ ۴۳ پنجاب لاز ایکٹ کا یہ منشا ہرگز نہیں تھا کہ مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے جو قربانی کیجائے اس کے واسطے بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت لازمی ہے ۔ بلکہ وہ تو محض گوشت کے بیچنے والوں کی پابندی کے لئے وضع کی گئی تھی ایک ایسی دفعہ کو ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے قربانی کے ذبیحہ پر جاری کردینا صریح بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے ۔ حالانکہ خود مجسٹریٹ پانی پت اور سشن جج انبالہ کے وہ فیصلے موجود ہیں جن میں انہوں نے صاف لکھدیا ہے کہ اس دفعہ کے ماتحت قربانی پر پابندیاں عائد نہیں کی جاسکتیں ۔

اس کے علاوہ ہماری سمجھ میں حکومت کا یہ طرز عمل کبھی نہیں آتا کہ بعض مواقع پر تو وہ رسم و رواج کو اسقدر اہمیت دیتی ہے کہ حالات کو بھی جو یقینا قانون سے زیادہ قابل احترام ہیں ان کی خاطر ٹھکرا دیتی ہے اور بعض صورتوں میں وہ ان کو اس قدر ناقابل اعتنا سمجھتی ہے کہ بیسیوں برس کی مثالوں کو نظر انداز کرکے ایسے قوانین کی پابندی پر زور دیتی ہے جن پر کبھی عملدرآمد نہیں ہوا ۔ اس امر کی بدیہی شہادت موجود ہے کہ صدہا سال سے پانی پت کے مسلمانوں نے کبھی مجسٹریٹ کی اجازت حاصل کرکے قربانی نہیں کی ۔ مگر حکومت اپنی کسی اندرونی مصلحت کی خاطر اس دیرینہ رواج کو پس پشت ڈالکر ایک مبہم دفعہ کو اپنی کاربراری کے لئے پیش کررہی ہے یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے ہم حکومت کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اب یہ مسئلہ صرف پانی پت کا ہی مسئلہ نہیں رہا ہے ۔ بلکہ روز بروز اس کی حیثیت آل انڈیا ہوتی جارہی ہے اور مسلمانان پانی پت کے اس مذہبی ایجی ٹیشن میں تمام ہندوستان کے مسلمان شریک ہورہے ہیں ۔ اگر اس کا فیصلہ جلد نہ کردیا گیا تو یہ اس مقصد کے لئے اور زیادہ مہلک ثابت ہوگا جس کی خاطر اس نے یہ بے انصافی کی ہے ۔

خود ساختہ نمائندے

اس سے پہلے جب قاہرہ کی موتمر خلافت میں جناب عنایت اللہ خان مشرقی صاحب ہندوستان کی نمائندگی کا فرض ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو ہر شخص کو ان کا نام سنکر حیرت ہوئی تھی کیونکہ انہیں ہندوستان کے کسی شخص نے اپنی نمائندگی کرنے کی تکلیف نہیں دی تھی ۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود ساختہ نمائندگی کا مرض عام ہوتا جاتا ہے اور ایک طبقہ ایسا پیدا ہوگیا ہے کہ فرد اپنی ذات کو ہندوستان ۔ یا مسلمانان ہند یا مشرق فرض کرکے اس کی طرف سے اپنے آپ کو نمائندہ منتخب کرلیتے ہیں ۔ چنانچہ اس مرض " خود ساختہ نمائندگی " کے ایک دوسرے بیمار جناب اقبال علی شاہ ہیں ۔ جو دنوں یورپ میں اسلامی مفاد کی معکوس خدمت اور اپنے ذریں مصالح کی بندگی کرتے رہنے کے بعد حجاز کی موتمر اسلامی میں مشرقی نمائندے کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے ۔ اگرچہ آپ کو موتمر کی رکنیت کا شرف تو حاصل نہ ہوسکا لیکن خود اپنے ایک مضمون کے مطابق آپ نے کم از کم اپنے تئیں پیش اسی حیثیت سے کیا تھا ۔ ہم نے سنا ہے کہ شاہ صاحب کے علاوہ ایک اور بزرگ بھی شرکت موتمر کیلئے ہندوستان سے تشریف لے گئے تھے جو غالباً اس سے پہلے دلی یونیورسٹی کے ایک معزز منصب پر فائز رہ چکے ہیں مگر ان کی روداد عمل ابھی پردہ راز میں ہے ۔

یہ کہیں وہی بیماری تو نہیں ہے جو جمعیۃ اقوام میں شریک ہونے والے " نمایندگان ہند " کو اکثر لاحق ہوتی رہتی ہے ۔

اقتباسات

موتمر اسلامی کے متعلق ترکی نمائندہ کے خیالات

ترکی اخبار ملیت لکھتا ہے کہ :۔

موتمر حجاز میں ہماری حکومت کی طرف سے شریک ہونے کے لئے ادیب ثروت بے ممبر استنبولی گئے تھے ۔ موصوف کل (۲۶ جولائی) کو اپنے سفر سے واپس آگئے ہیں ۔ بندرگاہ پر ادیب ثروت کا بہت سے لوگوں نے استقبال کیا جنہیں سے بعض حجاز کے حالات جاننے کے خواہشمند تھے ۔ موتمر کے شرکا نے ترکی وفد کا کافی عرصہ تک انتظار کیا جس سے کہ ان کی حد درجہ محبت کا ہمارے ساتھ اظہار ہوتا ہے ۔ ادیب ثروت بے نے کہا کہ چونکہ میں حکومت مرکزیہ سے تمام معاملات میں تبادلہ خیالات نہ کرلوں بہت زیادہ مفصل بیان نہیں دیسکتا لیکن چند موٹی موٹی باتیں بیان کرسکتا ہوں ۔ موتمر میں اسلامی فرقوں کے اختلافی مسائل کے متعلق بعض تجاویز پر بہت بحث ہوئی ۔ ہندوستان کے نمائندوں نے اس امر پر بہت زور دیا کہ تمام ملکوں کو مذہبی آزادی دیجائے جس سے تمام دنیائے اسلام کے مختلف اسلامی فرقے اپنے اپنے عقائد کے مطابق مذہبی ارکان ادا کریں ۔ اور سب یہاں آکر ملیں جس سے جامعہ اسلامیہ (اتحاد اسلام) کی صورت پیدا ہو ۔

ادیب بے نے کہا کہ آج کل دنیا میں مسلمانوں میں جو فرقے پیدا ہوگئے ہیں ان کا حال کسی سے پوشیدہ نہیں مثلاً اہلسنت کے عقیدہ پر چلنے والے مسلمانوں میں ارکان دینیہ کی ادائے گی کے لحاظ سے چار اہم فرقے موجود ہیں ۔ ہندوستان کے نمایندوں نے جو تجویز پیش کی اور جس پر بہت بحث ہوئی اور انہیں مختلف فرقوں کی موجودگی کے باعث تھی ۔ سب کو معلوم ہے کہ وہابی قدیم الایام سے حج کے بعض طریقوں اور زیارت مقابر کے مخالف رہے ہیں ۔ یہاں تک کہ عرصہ دراز سے وہابیوں کے دماغ میں بعض ایسی کارروائیاں تھیں جو وہ حجاز میں کرنا چاہتے تھے اور جو دنیا کے دوسرے مسلمانوں کے جذبات کے خلاف تھیں ۔ اس وجہ سے بعض لوگوں کو خطرات تھے ۔ اور یہ ضروری محسوس ہوا کہ ابن سعود کی حکومت میں جو وہابی ہیں ان پر حقیقت حال کا اظہار کردیا جائے ۔ اور وہابیوں کی طرف سے جو شبہات لوگوں کو ہیں ان کی تصریح کردیجائے لیکن ابن سعود کے سلف کے جو خیالات حجاز کے متعلق تھے خود ابن سعود آج کل ان سے اتفاق نہیں کرتا ۔ اور مقامات مقدسہ میں ان کارروائیوں کو مناسب نہیں سمجھتا جن کیلئے عرصہ دراز سے وہابی منتظر تھے باایں ہمہ یہ بات ضروری سمجھی گئی کہ مختلف عقائد کے مسلمانوں کو اثنائے حج میں پوری آزادی ملے اور وہابی اس بارہ میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا کرسکیں ۔ موتمر کی ہیئت عمومیہ نے اس تجویز کو علماء کی ایک ہیئت (مجلس) کے حوالہ کردیا تاکہ وہ مذہبی نقطہ نظر سے اس پر غور کرکے ضروری تدابیر کے لئے سفارش کرے ۔

موتمر کی تجاویز میں سے ایک کا مطلب یہ ہے کہ حجاز میں ہر سال ایک اجتماع ہوا کرے اور اسلامی حکومتیں اس میں شریک ہوں ۔ اس بات پر بھی بہت بحث رہی کہ حجاج کی صحت کی حفاظت کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جائیں ۔ ایک تجویز جس کی موافقت میں افغانی نمائندہ نے خاص حصہ لیا یہ تھی کہ جدہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ تک ریلوے بنائی جائے ۔ اور اس کے اخراجات کیلئے اسلامی حکومتوں سے چندہ کیا جائے ۔

موتمر کی کارروائی کا یہ خلاصہ ہے لیکن ترکی نمائندہ کا حجاز جانا ایک دوسری حیثیت سے بھی بہت مفید ہوا ۔ دیگر اقوام کے لوگوں نے ترکی کے خلاف جو پروپگنڈا پھیلایا تھا اس کی بڑی حد تک تصحیح ہوگئی ۔ خود ابن سعود نے بھی ان غلط باتوں کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا ۔ اور ترکی قوم سے محبت و احترام کا مکرر سہ کرر اعادہ کیا ۔ اور غازی پاشا کو ابن سعود نے نہایت احترام کے ساتھ سلام کہا ۔

(خلافت)

جاپان میں اشاعت اسلام

جاپان میں مبلغین اسلام بہت کم گئے ہیں اور اس لئے وہاں مسلمانوں کی تعداد صفر کے برابر ہے ۔ مگر حال میں وہاں اشاعت اسلام کے کچھ آثار پیدا ہوگئے ہیں ۔ جاپان کا ایک بڑا فاضل آدمی جو جاپانی زبان کے علاوہ چینی اور انگریزی زبان کا بھی ماہر ہے اپنے اہل و عیال سمیت مسلمان ہوگیا ہے ۔ اور اس نے لائٹ آف اسلام (نور اسلام) کے نام سے تینوں زبانوں میں ایک رسالہ نکالنا شروع کیا ہے ۔ امید کی جاتی ہے کہ اس ملک کے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے ۔ کیونکہ ان میں ایک مذہب حق کی جستجو پیدا ہوگئی ہے ۔

(گلشن)

الجزائر میں ہمدردان ریف پر سختیاں

الجزائر سے جو خطوط ہمیں وصول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ممتاز عالم اور لیڈر سید عمر بن قدراش پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے کہ انھوں نے مصیبت زدگان ریف کے لئے چندہ جمع کیا تھا ۔ اور انہیں پانچ سال کی سزا دی گئی ۔ اس فیصلہ پر اہل جزائر میں سخت ہیجان برپا ہوگیا کیونکہ مصیبت زدگان ریف کی اعانت کو سنگدل فرانسیسیوں کے سوا اور کوئی جرم نہیں سمجھتا ۔

(الشوریٰ)

جبل الدروز کے تاریخی آثار کی چوری

قاہرہ کے صحیفہ اطلاعات شام نے یہ خبر شائع کی ہے کہ فرانسیسی حکومت نے جبل الدروز کے عجائب خانے سے تمام تاریخی آثار نکالکر پیرس بھیجدیے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ فرانسیسی حکومت کو دروزیوں سے اندیشہ تھا کہ وہ ان آثار کو ضائع نہ کردیں ۔

(الشوریٰ)

ریف کے نئے امیر کی فتوحات

مغرب اقصیٰ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ریف کے نئے امیر مولائی احمد الیقاد نے شہر طیطوان پر پھر قبضہ کرلیا ہے اور وہاں سے ہسپانی و فرانسیسی فوجیں سخت نقصان اٹھا کر بھاگ گئی ہیں ۔

(الشوریٰ)

جامعہ مصریہ میں ایک حیدرآبادی متعلم کی سرفرازی

گذشتہ ہفتہ ایک ہندوستانی طالب علم ظہیر الدین احمد حیدرآبادی کا امتحان لینے کے لئے ایک مجلس بیٹھی ۔ یہ مجلس جامعہ مصریہ قدیم کے بعض پروفیسروں سے مرکب تھی اور اس کے صدر ڈاکٹر منصور فہمی بے تھے ۔ امتحان لینے کے بعد انھوں نے متعلم مذکور کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری عطا کی ۔

(الشوریٰ)

وزراء حکومت شام کو مجلس وطنی کا نوٹس

مجاہدین شام کی مجلس وطنی نے حکومت شام کے تمام وزراء کو حسب ذیل نوٹس بھیجا ہے ۔

جناب محترم ۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ایک ایسی حکومت کی وزارت قبول کرلی ہے جس کا نظام عمل شامی قوم کی خواہشات کے بالکل خلاف ہے ۔ ہم آخری سانس تک اپنی قوم کی مدافعت کرنے کا عہد کرچکے ہیں ۔ لہذا آپ کو متنبہ کرتے ہیں کہ ہمارا یہ خط پہنچتے ہی وزارت سے مستعفی ہوجایئے ۔ ورنہ ہم ۲۵ مارچ ۱۹۲۶ء کے قانون مجلس وطنی کی دفعہ ۱۴ و ۱۵ کو آپ پر نافذ کردیں گے ۔ (یعنی آپ کو قتل کردیں گے)

(الاتحاد العربی)

الجمعیۃ میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھایئے ۔ مگر اشتہار کا مسودہ راقم دیکر

بقیہ صفحہ اول

کسی کی طرف سفر نہ کرنے کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ۔ یہ اور اسی قبیل کے دوسرے مسائل صدیوں سے بحث و نظر کا مرکز بنے ہوئے ہیں اور ہزار ہا کتابیں ان پر لکھی جا چکی ہیں۔ یہ سوال کہ آیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مشروع بالذات ہے یا نہیں اور آیا اس کی زیارت کے لئے سفر کرنا اسی طرح جائز ہے یا نہیں جس طرح مسجد نبوی میں عبادت کی غرض سے سفر کرنا جائز ہے؟ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اور اس میں دو قدیم و مشہور قول ہیں۔ یہ اجتماع ان دونوں اقوال میں سے ایک کو رد کرنے اور دوسرے کو اختیار کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتا، مگر ہم طرفین میں تفاہم پیدا کرنا چاہتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ مسجد نبوی میں عبادت کرنا اور قبر نبی صلعم کی زیارت دونوں لازم و ملزوم ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے جیسے فقیر و مسکین اور ایمان و اسلام پس یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم مسجد نبوی میں عبادت کرنے اور اسکے ساتھ قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لئے سفر کرتے ہیں۔

انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ توسل ہے۔ کوئی شک نہیں کہ جن لوگوں نے نصوص کا استقراء کیا ہے اور ان کے معانی پر غائر نگاہ ڈالی ہے وہ جانتے ہیں کہ توسل کی مشروع صورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال صالحہ کو وسیلہ قرار دینا ہے مگر بعض نصوص ...

[illegible]

حاضرین۔ جو کچھ کہا گیا ہے اس سے ہمیں اتفاق ہے اور اصل تجویز منظور کرتے ہیں۔

(باقی)

مولانا حبیب الرحمن صاحب کی واپسی

لدھیانہ ۱۸ اگست۔ محمد یحییٰ صاحب الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

مولانا حبیب الرحمن صاحب کل ۶ بجے واپس آگئے ریلوے اسٹیشن پر ہزاروں آدمی موجود تھے۔ ٹرین سے اترتے ہی مولانا نے نماز ادا کی۔ اور عظیم الشان جلوس کی مسرت کے درمیان مکان پہنچ گئے۔

برقیات

ایران

شاہ ایران کی عدل گستری

سپہ سالار اعظم کی گرفتاری کا حکم

طہران ۱۷ اگست۔ شاہ ایران خراسان کے دورہ ... آپ نے ... مشرقی افواج کے کمانڈر انچیف کی گرفتاری کا حکم دیدیا جن پر مظالم اور رسوت ستانی کا الزام تھا۔

عالم اسلامی

بلاد عرب

سلطان ابن سعود اور فرانس کی گفت و شنید

برطانیہ کے لئے ... مشکلات

لندن ۱۵ اگست۔ ... کا نامہ نگار ... لکھتا ہے کہ حکومت فرانس اور سلطان ابن سعود کے مابین سیاسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حال میں ایک فرانسیسی نمائندہ حجاز ... گیا تھا۔ سلطان کے ... خاص نمائندہ ...

ممالک غیر

لندن میں ایک عجیب افواہ

ناروے کے ساحل پر لارڈ کچنر کی لاش

لندن ۱۶ اگست۔ اس اعلان سے کہ ناروے کے ساحل پر لارڈ کچنر کی نعش برآمد ہوئی ہے اور لندن میں ایک صندوق میں انگلستان لایا جا رہا ہے عوام میں بہت زیادہ سنسنی پھیل گئی ہے۔ لندن میں جس وقت وہ صندوق پہنچا تو پولیس نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور مقتضی اسباب ہلاکت کی عدالت میں اسے پیش کیا گیا خلقت کا ہجوم ہو گیا۔ مگر جب اس صندوق کو کھول کر دیکھا گیا تو وہ بالکل خالی تھا۔

مصنوعی دودھ بننے لگے گا

اب گائیوں کا مسئلہ اقتصادی مسئلہ نہیں رہیگا

ڈنمارک میں عنقریب مصنوعی دودھ بننے لگے گا جو خاصیت کے اعتبار سے بالکل تازہ دودھ کی مانند ہوگا۔ مشنری زیر تعمیر ہے اور ایک تجارتی کمپنی کثیر سرمایہ سے کام شروع کرے گی۔ اس میں بجائے ... کے ... چکنائی رکھی گئی ہے جس سے اس کی ... صفات سے کسی طرح کم نہیں ہوتیں۔

عقبہ و معان کے استرداد کی تحریک

مسٹر فلبی کا برطانیہ کو مشورہ

لندن ۱۵ اگست۔ ...

مسٹر فلبی فرماتے ہیں کہ اگر ابن سعود کا عزم بالجزم ہے کہ وہ عقبہ و معان کو واپس طلب کرے تو برطانیہ کو چاہئے کہ ... معاملہ کا تصفیہ عدالت سے باہر ہی کرلے کیونکہ اگر اس معاملہ میں ابن سعود کی طرف سے مجلس اقوام میں اپیل کی گئی تو یہ دوسری پرپورٹ ہوگی جس سے ... برطانیہ کے اغراض و مقاصد ... یقین دیا جائیگا۔

مصر

مصری پارلیمنٹ کا فیصلہ

ممالک غیر کے مصری سفارتخانے توڑ دیئے جائیں

قاہرہ ۱۵ اگست۔ دارالمبعوثین نے اقتصادی پہلو کو ... اس کا فیصلہ کیا ہے کہ ممالک غیر میں جو مصری سفارتخانے ہیں انہیں توڑ دیا جائے۔ اس فیصلہ سے ... سوئیٹزرلینڈ، بلجیم، ہالینڈ، ... دیگر ... اور رومانیا پر اثر پڑے گا۔

ہندوستان

لارڈ الیوبیری کا مکتوب

مسلمانوں کے متعلق حکومت کے طرز عمل کی تشریح

لندن ۱۴ اگست۔ لارڈ الیوبیری کا ایک مکتوب آج کے ... میں شائع ہوا ہے ... مسلمانوں کے متعلق حکومت نے جو ... طرز عمل ... کی تشریح کی ہے۔ ...

صوبہ بنگال میں ڈاکوؤں کا زور

ایک ہفتہ میں چودہ ڈاکے

کلکتہ ۱۴ اگست۔ صوبہ بنگال میں ایک ہفتہ کے دوران ... تک چودہ ڈاکے پڑے۔ ان میں سے تین واقعات ... ہوئے دو دو ... رنگ پور، اور چاٹگام کے اضلاع میں اور ایک ایک مدنا پور، مرشد آباد، چوبیس پرگنہ، دیناج پور اور راج شاہی میں۔

ہندو مہا سبھا کا فوری جلسہ

کیا مالوی جی کی پیٹھ ٹھونکی جائے گی

۱۴ اگست ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا ایک فوری اجلاس ۲۲ اگست کو شملہ میں منعقد ہوگا۔

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۳۰ اگست کو شملہ میں منعقد ہوگا جس میں ہندو مسلم تعلقات پر بحث کی جائے گی علی برادران بھی جو ۲۸ اگست کو حجاز سے تشریف لا رہے ہیں اس اجلاس میں شریک ہوں گے۔

نواب صاحب چھتاری کا جدید منصب

الہ آباد ۱۵ اگست۔ یو۔پی کے کارکن گورنر نے نواب صاحب چھتاری کو ساڑھے تین ماہ کے لئے اپنی ایگزیکٹو کونسل کا نائب صدر مقرر کیا ہے۔

مسٹر محمد علی جناح کا بیان

مزید اصلاحات سے مایوسی کا اظہار

مسٹر محمد علی جناح۔ انگلستان۔ فرانس۔ امریکہ اور کینیڈا کا سفر کرنے کے بعد ... ہندوستان واپس آگئے ... ایک طویل اور دلچسپ ملاقات کی جس کے دوران ... بہت سے سیاسی مسائل پر اظہار خیال فرمایا ... تعلق رکھتے ہیں۔ تمام ...

گفتگو میں یہ مسئلہ نہایت اہم تھا کہ ہندوستان کو مزید اصلاحات دینے کے متعلق انگلستان کے باشندوں کی رائے عامہ کیا ہے۔ مسٹر جناح نے اس مسئلہ کے متعلق فرمایا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا ہے انگلستان کی رائے عامہ بہت کچھ بھی نہیں اس کی بھی اُمید نہیں ہے کہ شاہی کمیشن کے تقرر کا کوئی اعلان جلد ہی ہو جائے جس کے بینے میں ٹیمن رپورٹ کی اشاعت کے بعد سے برابر زور دے رہا ہوں۔

نامہ نگار نے دوسرا سوال یہ کیا کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ فسادات کا کیا اثر پڑ رہا ہے؟ اور اس سے شاہی کمیشن کے تقرر میں رکاوٹ تو نہیں ہوگی؟ اس کے جواب میں مسٹر جناح نے فرمایا کہ بلاشک اس سے انگریزوں کے دماغوں پر نہایت سخت مضر اثر پڑا ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔

مالوی جی کے وفد سے مسلمانوں کا اجتناب

راجہ غضنفر علی خان صاحب ممبر مجلس وضع قوانین ہند شملہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ پنڈت مالویہ کی خلاف کارروائی کے سلسلہ میں جو وفد ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس میں کوئی مسلمان شریک نہیں تھا۔

اور اخراج کی اس دھمکی کے خلاف احتجاج کرتا ہے جو حکومت ہند ایڈیٹر موصوف کو ان اعلیٰ خدمات کی انجام دہی کے بعد دے رہی ہے جو علمبردار نے حکومت برطانیہ کے واسطے کی ہیں اور جن کا اعتراف سرکاری طور پر کیا گیا ہے۔

اس لئے یہ جلسہ مجلس وضع قوانین ہند کے مسلم ارکان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حکومت ہند کی توجہ اپنے حکم کے غیر منصفانہ اثر کی طرف مبذول کرائیں اور صدر جلسہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ مسلمانان کلکتہ کی جانب سے چند ایسے ارکان کو نامزد کر دیں جو آقائے موید الاسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی خدمات کے اعتراف اور پر خلوص ہمدردی کا اظہار کریں۔ اور ان سے التجا کریں کہ وہ اپنے فطری اسلامی صبر و تحمل سے کام لے کر ہندوستان کے سواحل کو اس وقت تک خیرباد نہ کہیں۔ جب تک حکومت کا حکم انہیں ایسا کرنے پر مجبور نہ کر دے۔

مذکورہ بالا تجاویز کی نقول سکرٹری حکومت ہند صدر مجلس وضع قوانین ہند اور قنا صل عمومی ایران و افغانستان کو بھیجی جائیں۔

حصار میں زبردست بارش

دہلی ۱۷ اگست۔ حصار سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور اس کے مضافات میں نہایت شدید بارش ہوئی ہے۔ تقریباً ۱۴ مکانات منہدم ہو چکے ہیں ٹاؤن ہال ایک ٹاپو بنا ہوا ہے تین آدمی مر گئے ہیں اور ۲۰۰ سو مکانات گرنے کو تیار کھڑے ہوئے ہیں۔ ٹرینوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اور ریلوے لائن متعدد میلوں تک تہ آب ہے۔

محاذ الحکومت

لالہ پیارے لال کی دست برداری

دہلی ۱۴ اگست۔ لالہ پیارے لال۔ ایم ایل۔ اے نے اپنی خرابی صحت کی بنا پر پبلک زندگی سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لیئے اس مرتبہ وہ اسمبلی کے امیدوار کھڑے نہ ہوں گے۔

رنگ بہاری لال کی اُمیدواری

دہلی ۱۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ رنگ بہاری لال دہلی کے حلقہ سے مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لیئے کھڑے ہوئے ہیں

فسادات دہلی کے مقدمات

دہلی ۱۶ اگست۔ فسادات تعزیہ کے سلسلہ میں گذشتہ ماہ جون میں ایک سو چالیس آدمی گرفتار کیے گئے تھے۔ اور یہ سب ضمانت پر رہا تھے۔ پولیس نے ان کے خلاف چالان مکمل کر لیئے ہیں۔ اور انہیں ۲۷ اگست کو مسٹر اے۔ ایس۔ ایل بوس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں طلب کیا جائے گا۔

کٹرہ بڑیاں کے ملزم بری کر دئے گئے

دہلی ۱۸ اگست۔ کٹرہ بڑیاں میں ایک ہندو کے قتل کے سلسلہ میں جو تین مسلمان۔ عبدالرحیم۔ محمد اسحاق اور قمل زیر دفعہ ۳۰۲ ماخوذ تھے انہیں جج نے اسیسرز کی متفقہ رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بے قصور ٹھہرا کر تینوں ملزمین بری کر دیئے گئے۔

مالوی جی دہلی میں

بنارس ۱۵ اگست۔ پنڈت مدن موہن مالوی آج دہلی روانہ ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک انہیں کلکتہ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے سمن موصول نہیں ہوئے ہیں۔ ایک ملاقات کے دوران میں آپ نے کہا کہ میں مجسٹریٹ کی عدالت میں خود حاضر ہونے اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سمجھانے کو تیار ہوں۔

چتلے دروازہ میں دو خون

دہلی ۱۸ اگست۔ کل چتلے دروازہ میں دو خون ہو گئے۔ سنا گیا ہے کہ ایک رنڈی مع اپنے رفیق کے جس کا نام عبید اللہ تھا ایک مکان میں رہتی تھی۔ دوپہر کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ مکان کھلا ہوا ہے مگر کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اندر جا کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دونوں کے منہ میں کپڑا ٹھونسا گیا ہے۔ اور نقب زنی کا ایک آلہ پاس ہی پڑا ہوا ہے اسباب منتشر پڑا ہے۔ مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ قاتل چوری کی غرض سے آئے تھے یا کوئی اور مقصد تھا۔ لوگوں میں فضا مسموم ہونے کے باعث مختلف افواہیں پھیل رہی ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پولیس کو مکمل تحقیقات کرنی چاہیئے۔

موسم برسات

دہلی میں شدید بارش

دہلی ۱۷ اگست۔ یہاں تین روز سے برابر بارش ہو رہی ہے۔ بعض مقامات پر نو بڑی گلیوں تک پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے بعض سڑکوں پر ٹریم کی آمد و رفت موقوف ہو گئی۔ پرسوں غازی آباد پر اس قدر شدید بارش ہوئی کہ ریلوے اسٹیشن کا پلیٹ فارم پانی سے بھر گیا۔

جمنا چڑھ رہی ہے۔ کنارے کی بعض جھونپڑیاں بہہ گئی ہیں۔

کراچی میں وفد جمعیۃ العلماء کی تشریف آوری

مؤتمر اسلامی میں وفد کی بیش قیمت خدمات

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کا تار

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ العلماء ہند کراچی سے بذریعہ تار "الجمعیۃ" کو مطلع کرتے ہیں:۔

"جمعیۃ علمائے ہند کا وفد ۱۸ اگست کو بخیر و عافیت کراچی پہنچ گیا۔ وفد نے حجاز مقدس اور دنیائے اسلام کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے مؤتمر اسلامی میں حتی الامکان پورے زور کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کر دیا حجاز مقدس میں مکمل امن ہے۔ سڑکیں محفوظ ہیں، مگر موجودہ حکومت حجاز کی حالت بہت زیادہ امید افزا نہیں ہے۔ ہمارے وفد کی رپورٹ مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد فوراً شائع ہوگی۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمانان ہند اپنے اختلافات کو دور کر کے جزیرۃ العرب اور حجاز کے مفاد کی خاطر متفق و متحد ہو جائیں۔ کامیابی حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مؤتمر اسلامی کو مضبوط بنایا جائے۔"

مسٹر جناح کی امیدواری

بمبئی ۱۴ اگست۔ مسٹر محمد علی جناح نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسمبلی کے لیئے دوبارہ اسی حلقہ انتخاب سے بطور امیدوار کھڑے ہوں گے جس سے وہ پچھلے انتخاب میں منتخب ہوئے تھے۔

ایڈیٹر حبل المتین سے مسلمانان کلکتہ کی ہمدردی

حکومت کے غیر منصفانہ طرز عمل پر احتجاج

کلکتہ ۱۷ اگست۔ جناب کمال صاحب بھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ سے "الجمعیۃ" کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۵ اگست کو ٹاؤن ہال میں مسلمانان کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا حکیم عبدالرؤف صاحب اس غرض سے منعقد ہوا کہ اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے۔ جو حکومت ہند آقائے موید الاسلام جلال الدین الحسینی کے اخراج کے متعلق جاری کرنے والی ہے۔ مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

مسلمانان کلکتہ کا یہ جلسہ ان خدمات کا پر خلوص اعتراف کرتا ہے جو جریدہ حبل المتین اور اس کے فاضل مدیر آقائے موید الاسلام جلال الدین الحسینی نے اسلام اور ایشیا کے لیئے انجام دی ہیں۔

مولانا محمد علی کو ایڈریس دینے کی تجویز

میونسپل کمیٹی کراچی کے سوموار کے اجلاس میں مولانا محمد علی کو ایڈریس پیش کرنے اور اس مطلب کے لیے ایک ہزار روپے کی منظوری دینے کی تحریک پر بحث ہوگی۔ مولانا محمد علی ۸ اگست کو کراچی پہنچیں گے۔

مولانا محمد علی کو ایڈریس دیا جائیگا

بلدیہ کراچی کا فیصلہ

کراچی ۷ اگست۔ بلدیہ کراچی نے مولانا محمد علی کی خدمت میں جو کل سہ پہر کو مؤتمر مکہ سے مراجعت فرما یہاں پہنچیں گے سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے پانچ سو روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

گوشوارہ آمد و صرف شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند دہلی

بابتہ ماہ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

تفصیل آمدنی	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۱ھ لغایۃ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ				۵	۸	۸۸,۵۲۱			
تفصیل آمدنی از یکم محرم الحرام ۱۳۴۵ھ لغایۃ آخر محرم الحرام ۱۳۴۵ھ									
متفرق	۳	۱۲	۱۲۸						
زکوٰۃ	۰	۸	۴۶	۳	۴	۱۷۵	۸	۱۲	۸۸,۶۹۶

تفصیل مصارف	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
مصارف از یکم رجب ۱۳۴۱ھ لغایۃ آخر ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ				۴	۲	۸۷,۰۶۴			
تفصیل مصارف از یکم محرم الحرام ۱۳۴۵ھ لغایۃ آخر محرم الحرام ۱۳۴۵ھ									
تنخواہ معلمین و مبلغین حلقہ ما و کارکنان صدر دفتر	۹	۱۰	۲۲۰						
مصارف ڈاک	۰	۹	۱						
مصارف تار	۰	۱۲	۰						
اسٹیشنری	۰	۰	۴						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۰	۲۰۰						
متفرقات	۰	۱۲	۰						
سائر خرچ مدارس	۰	۷	۱	۹	۲	۴۲۹	۱	۵	۸۷,۴۹۳
بقایا									
تحویل				۰	۱۴	۹۶			
حساب طلب				۰	۱۲	۹۲۹			
خزانہ				۷	۱۳	۱۷۶	۷	۷	۱,۲۰۳
میزان کل							۸	۱۲	۸۸,۶۹۶

حوادث و احکام

استفتاء

۱۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین قربانی کی کھال کے متعلق:۔

الف۔ کیا صاحب نصاب کو قربانی کی کھال دینا اور اُسے لینا جائز ہے؟

ب۔ اگر ناجائز ہے تو الیوں کے دینے سے قربانی میں کوئی خرابی تو واقع نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو کیا؟

ج۔ کیا امام کو جو صاحب نصاب ہو محض امام ہونے کی وجہ سے لینا اور اُسے دینا جائز ہے؟

د۔ اگر صاحب نصاب کو خواہ امام ہی ہو کھال دینا ناجائز ہو تو اُن لوگوں کو شریعت کا کیا حکم ہے جو بجبر دلادیں؟

ہ۔ کھال کا جائز مصرف کیا ہے؟

۲۔ کیا عمامہ موجود ہوتے ہوئے امامت کرنا بغیر عمامہ کے یا عمامہ مقتدیوں کی جائز ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

الجواب

۱۔ قربانی کی کھال قربانی کرنے والا خود اپنے مصرف میں لا سکتا ہے۔ مثلاً ڈول بنائے یا مشک یا جوتہ بنائے۔ یا بعینہ کھال کسی کو دیدے اگرچہ وہ شخص غنی وصاحب نصاب ہی ہو یعنی جس کو کھال دی جائے پس امام مسجد جو صاحب نصاب ہو اگر کھال ہی اسکو دیدی جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

۲۔ لیکن کھال کو جب فروخت کر دیا جائے تو اس کی قیمت کو صدقہ کرنا واجب ہے اور اسوقت وہ قیمت زکوٰۃ کے حکم میں ہے۔ صاحب نصاب کو دینے سے صدقہ ادا نہ ہوگا۔ اسلئے امام مسجد جو صاحب نصاب ہو اس کو کھال قربانی کی قیمت نہ دینی چاہیئے۔ اور جو بجبر دلائے وہ گنہگار ہے۔

۳۔ اور اگر قیمت کھال قربانی صاحب نصاب کو دیدی گئی تو صدقہ جو واجب ہے ادا نہ ہوگا لیکن قربانی میں کوئی حرج نہ ہوگا۔

۴۔ کھال قربانی اپنے خاص مصرف میں بغیر فروخت کئے لا سکتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔ آجکل بہتر مصرف تعلیم و اشاعت اسلام و تبلیغ میں صرف کرنا ہے۔ کیونکہ اس کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ رقم آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔

۵۔ عمامہ باندھنا سنت ہے۔ عمامہ کے ساتھ نماز میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن بغیر عمامہ باندھے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگرچہ عمامہ موجود ہو۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہیں کی جائے گی۔

(منیجر اخبار الجمعیۃ۔ دہلی)

بائیس کیرٹ گولڈن رسٹ واچ

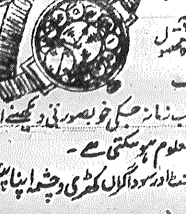

قیمت چھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

گارنٹی تین سال مع چمڑہ یا الاسٹک

نایاب زمانہ جسکی خوبصورتی دیکھنے اور پائداری برتنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔

ایجنٹ اور سوداگران گھڑی و چشمہ اپنا پتہ بھیجکر فائدہ حاصل کریں۔

ایس۔ ایم دین چاندنی چوک سوداگر گھڑی و چشمہ دہلی

جوزف اینڈ کمپنی لال کنواں دہلی کے

ایجنٹ دس روپیہ روز کما رہے ہیں گولڈن سٹیل صرف چھ آنہ میں مل سکتی ہے۔ فوراً خط لکھو

"چشمہ حیات دہلی"

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں ایسا رسالہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ جو صاحب پانچ خریدار مہیا کریں گے۔ ان کو ایک جیبی گھڑی مفت دس خریدار بنانے والوں کو ایک سنہری دستی گھڑی مفت

منیجر چشمہ حیات دہلی

ٹیلیفون نمبر ۸۶۵۰ — اگر حسب اعلان مفید نہ ہو تو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیے — حکیم رام کشن دہلی

چار قیمتی تحفے

سرمہ اکسیر چشم آنکھوں کے لئے سب سے بہتر

محبوب مراد

عروس زندگی

بال صفا پوڈر

عروس جمال

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض اعراب لگا کر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھ کر علم معانی۔ علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت ہر جلد ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمائیے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر:- شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

داغ چھیپ

SAID BROS. ERASE CO. KALAN MAHAL DELHI

برٹش انڈیا، برہمان اور سیلون گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر ۱۲۷۷

خضاب شباب

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند چکنا اور ملائم کرنیکی اکسیر)

سرٹیفکیٹ خوبی خضاب شباب از جناب جج صاحب بہادر چٹاگانگ

بقلم مولانا محمد فوز الکبیر خان صدیقی گورنمنٹ آنرسرٹیفکیٹ ہولڈر زمیندار صاحب

ابوالفضلے کہ سرتاپا کریم ست	براد علم و حکمت مستقیم ست
کہ نام نامیش عبدالکریم ست	خضابش بے نظیر بے سہیم ست
نشہ در ہند و بنگالہ عدیلش	بخاص و عام نفع آن عمیم ست
نشان کلکتہ چھوا اسٹریٹ ست	زماہی تا بماہ شہرت عظیم ست
بخواند کیمیا خانہ خضابے	بس از فور الکبیر آن نسیم ست

روزانہ اخبار ملاپ لاہور مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء رقمطراز ہے

کلکتہ کے مشہور و معروف یونانی کیمیا خانہ سے ہمیں ایک بوتل خضاب کی موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے ایک مہربان کو لگانے کے لئے دیا لگانے کے ۱½ ہفتہ کے بعد وہ مہربان ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے پوچھا سنائیے مہربان خضاب کیسا نکلا۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے ۱½ ہفتہ لگائے ہوا ہے اور ابھی امید ہے کہ دو ہفتہ تک اور بال کالے رہینگے۔ میں نے بہت سے خضاب استعمال کئے لیکن اسکے مقابلہ میں آجتک کوئی خضاب نہیں دیکھا یہ بالوں کو ریشم کیطرح ملائم رکھتا ہے۔ دوسرے خضابوں میں عموماً تیزابی اجزاء ہوا کرتے ہیں اور وہ بالوں کو خراب کر دیتے ہیں لیکن اس میں تیزابی اجزاء بالکل شامل نہیں ہیں جلد پر کوئی دھبہ نہیں دیتا جس خضاب میں اسطرح کی صفات موجود ہوں پبلک کو ایسا خضاب ضرور منگوا کر استعمال کرنا چاہئے اور یونانی کیمیا خانہ کی داد دینی چاہئے۔ باوجود ان تمام صفت کے قیمت فی پیکٹ معہ برش صرف ۹ر رکھی ہوئی ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ملنے کا پتہ

پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ نمبر ۲۵ منشی صدر الدین لین کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و جاڑے کی دوا

بخار کا ملک الموت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہو جاتا ہے پھر دن کے پینے سے بخار جڑ سے نابود ہو جاتا ہے اور جسم تر و تازہ ہوکر بخار جڑ سے نابود ہو جاتا ہے بار بار کا بخار، کثرتِ بخاری اور جو پھیلا ہوا ہے اقوام میں سے ایسی بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بیلیک دوا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۱۰ر دس آنہ محصول ڈاک بڑی شیشی عہ ایک روپیہ ڈاک محصول ۸ر آٹھ آنہ

داد کا مرہم

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا پرانا داد خارش ہر قسم کا حکم رکھتا ہے ایک بار لگاتے ہی تمام ہوتی ہے اور دوبارہ لگانے سے جڑ سے نابود ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۶ر چھ آنہ محصول ڈاک

ڈاکٹر ایس کے برمن صیف ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ دہلی:- ڈاکٹر لودھو دیو سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اصلی تعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھرتی ہے جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہوانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت بیس سالہ نوجوان میں ہوتی ہے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

سگریٹ

بنانیکی نو ایجاد مشین

نہایت مختصر اور سادہ اور بالکل نو ایجاد مشین ہے اسکی خوبصورتی صرف دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے ایک بچہ بھی با آسانی ایک گھنٹہ میں ایک سو سگریٹ بنا سکتا ہے حجم میں کم اور وزن میں ہلکا ہونیکے باعث جیب میں بھی رکھی جاسکتی ہے۔

سیفٹی ریزر بلیڈ

نہایت اعلیٰ درجہ کے مدت تک کام دینے والے

پختہ چاقو

بالکل ارزاں ناول

مفت

حیرت

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور مرض سے محفوظ رکھنے والا

غنچہ

یہ غنچہ بچوں کی طاقت بڑھانے اور پیٹ کی تمام خرابیاں دور کر کے عمدہ خون پیدا کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے۔ بچوں کا دودھ ہضم کرنا اور ان کے کھانسی بخار نزلہ زکام پیچش وغیرہ کے دور کرنے میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میٹھا اور خوش رنگ ہے۔ کمزور بچوں کو طاقتور بناتا ہے بچے بڑی خوشی سے پیتے ہیں۔ قیمت فی شیشی تین اونس صرف دس آنے (۱۰ر)

پتہ:- حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

جائز نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

المشتہر:- حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ ... دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

تازہ شہادت

ملنے کا پتہ:- ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱ کلکتہ

مفت!! مفت! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳ر) بڑے سفید یعنی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ... عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ مختلف بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید" کلکتہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی پانچ روپے، ہندوستان سے سالانہ ... ششماہی ... فی پرچہ ...

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں

داغ چیچک

چہرہ پر جو داغ چیچک نکل کر پڑجاتے ہیں ان کو قطعی طور پر یہ دوا نابود کردیتی ہے اور چہرہ کو خوبصورت بنادیتی ہے۔ چہرہ خواہ کیسا ہی بدصورت ہو اسکے استعمال سے رنگ نکھر جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ڈھائی روپے۔ پتہ: سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

SAID BROTH ERS & CO KALAN MAHAL DELHI

حب آوازکشا اپنی تقریر کر دلکش آواز دلپسند تیز آواز میں سریلا پن پیدا کرنے کیلئے گولیاں منگائیے اسکے استعمال سے آواز کشادہ ہوجاتی ہے اور آواز میں ترنم پیدا ہوجاتا ہے قیمت ...

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ: (۱) مشتہرین کو اسکا خیال رکھنا چاہیے کہ اشتہارات کے مضامین میں ... [illegible] (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمایئے جسمیں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا نفع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

برٹش انڈیا برہمان اور سیلون گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ نمبر ۱۲۴۴

خضاب شباب

(سفید بالوں کو سیاہ اور ریشم کے مانند چکنا اور ملائم کرنیکی اکسیر)

سرٹیفکیٹ خوبی خضاب شباب از نتائج صاحب بہادر چٹاگانگ

بقلم مولانا محمد نور الکبیر خان صدیقی گورنمنٹ آنرسرٹیفکیٹ ہولڈر زمیندار صاحب

ابوالفضل کریما کریم ست	برای علم و حکمت مستقیم ست
کہ نام نامیش عبدالکریم ست	خضاب کش بے نظیر بے قسیم ست
شدہ در ہند و بنگالہ عدیلش	بخاص و عام نفع آن عمیم ست
نشان کلکتہ جمعوا اسٹریٹ ست	زماہی تا بماہ شہرت عظیم ست
بخواند کیمیا خانہ خضابے	بس از نور الکبیر آنرا شمیم ست

روزنامہ اخبار ملاپ لاہور مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء رقمطراز ہے

کلکتہ کے مشہور و معروف یونانی کیمیا خانہ سے ہمیں ایک بوتل خضاب کی موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے ایک مہربان کو لگانے کے لئے دیا لگانے کے ۱/۲ ہفتہ کے بعد وہ مہربان ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے پوچھا سنایئے مہربان خضاب کیسا نکلا۔ وہ فرمانے لگے کہ پورا ۱/۲ ہفتہ لگائے ہوا ہے اور ابھی امید ہے کہ دو ہفتہ تک اور بال کالے رہینگے۔ میں نے بہت سے خضاب استعمال کئے لیکن اسکے مقابلہ میں آجتک کوئی خضاب نہیں دیکھا یہ بالونکو ریشم کیطرح ملائم رکھتا ہے۔ دوسرے خضابوں میں عموماً تیزابی اجزاء ہوا کرتے ہیں اور وہ بالونکو خراب کردیتے ہیں لیکن اسمیں تیزابی اجزاء بالکل داغ نہیں دیتے جلد پر کوئی دھبہ نہیں دیتا جس خضاب میں اسطرح کی صفات موجود ہوں پبلک کو ایسا خضاب ضرور منگاکر استعمال کرنا چاہیئے اور یونانی کیمیا خانہ کی داد دینی چاہیئے۔ باوجود ان تمام صفات کے قیمت فی پیکٹ معہ برش صرف ۹ر رکھی ہوئی ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ملنے کا پتہ

پروپرائٹر یونانی کیمیا خانہ نمبر ۲۵ منشی صدر الدین لین کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائیں

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار جاڑے کی دوا

بخار کا ناک آلوٹ ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہوجاتا ہے پھر دن کچھ پینے سے جسم کا زہر جاتا ہے

اورجسم تر و تازہ ہوکر بخار جڑ سے نابود ہوجاتا ہے

باری کا بخار کہنہ بخار اور ہر طرح کے

اقسام میں سے ایسی بخار کو جڑ سے نیست و نابود

کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بہترین

دوا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ر ... محصول ڈاک

بڑی شیشی عہ ایک روپیہ ڈاک محصول ۔۔۔

داد کا مرہم

بغیر تکلیف و جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ ... داد خارش ... کا حکم رکھتا ہے ایک بار لگانے سے ہی تکلیف میں آرام ہوتی ہے ... جڑ سے نابود ہوجاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ... محصول ڈاک ...

ڈاکٹر ایس کے برمن صیفہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: ڈاکٹر لودھو دہیر سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

بچوں کو طاقتور بنانے والا اور ہر مرض سے محفوظ رکھنے والا

غنچہ

یہ غنچہ بچوں کی طاقت بڑھانے اور پیٹ کی تمام خرابیاں دور کرکے عمدہ خون پیدا کرنے میں اکسیر مانا گیا ہے۔ بچوں کا دودھ ہضم کرتا اور ان کے کھانسی بخار نزلہ زکام پیچش وغیرہ کے دور کرنے میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میٹھا اور خوش رنگ ہے۔ کمزور بچوں کو طاقتور بناتا ہے بچے بڑی خوشی سے پیتے ہیں۔ فی شیشی تین اونس صرف دس آنے (۱۰ر)

پتہ: حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

جواز نکاح سمجھیے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

[illegible]

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ ... دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے مجرب ہے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ... بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کردیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا مرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب سے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہوجاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہوجاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی چہرے کی بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگاکر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع ... دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرماکر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجیے۔

ملنے کا پتہ: ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی مہتمم شربت اکسیر کوٹھی۔ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴۲ کلکتہ

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت ...

[illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

[illegible]

حبوب حیرت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ ...

سفید ...

بچھوکی ...

خضاب ...

راجو پد خضاب ...

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ...

تاریخ بخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ ...

کوٹھی ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۱۶ صفر ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۵

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس
تاریخ اسلام کا بےنظیر اجتماع
مؤتمر اسلامی کے چوتھے اجلاس کی بقیہ کارروائی

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

اس کے بعد سکرٹری نے حسب ذیل تجویز پڑھکر سنائی۔

یہ مؤتمر تمام مسلمانوں کے لیے ضروری سمجھتی ہے کہ وہ ہر لحظہ و ہر آن اشاعت دین کا فرض انجام دیں۔ خصوصاً اگر ممالک اسلامیہ میں سے کسی ملک میں فتنہ ارتداد کے رونما ہونے کا اندیشہ ہو تو ان پر لازم ہے کہ وہ اس فتنہ کو دبانے کے لیے یکجان ہو کر کھڑے ہو جائیں اس سلسلہ میں کامیاب کوشش کرنے کے وسائل بہم پہنچانے کے لیے یہ مؤتمر قرار دیتی ہے کہ جب اسلامی ممالک کے نمائندے آئندہ سال مؤتمر میں تشریف لائیں تو اپنے ساتھ اپنے ملکوں کے متعلق ایک مکمل بیان بھی لیتے آئیں جو دعوت و اشاعت اسلام اور منع فتنہ ارتداد کے نقطۂ نظر سے ان کے حالات پر مشتمل ہو تاکہ ان بیانات پر غور کر کے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے مفید طریقے دریافت کیے جائیں۔

محرک ۔ شعیب قریشی۔

مؤید ۔ محمد علی۔

موسیٰ جار اللہ ۔ (روس) ہمارے ملک میں کوئی ارتداد نہیں ہے اور نہ کبھی تھا۔ اس لیے ہم اس تجویز کو قبول کرتے ہیں اور اس کی پابندی کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں اس پر اعتراض ہے۔

صدر ۔ اس مسئلہ میں جلسہ کی کیا رائے ہے۔

حاضرین ۔ موافق ہیں۔ (باستثنائے وفد روس)

اس کے بعد سکرٹری نے حسب ذیل تجویز پڑھکر سنائی۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے کہ ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعد له عذابا عظيما (جو کوئی کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اس کی جزا دائمی جہنم ہے اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اس کے لیے اللہ نے بڑا عذاب تیار کر لیا ہے)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض (میرے بعد ایسے کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من اشار الى اخيه بحديدة لعنته الملائكة (جس نے اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کیا اس پر ملائکہ نے لعنت کی) نیز حضور نے فرمایا کہ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے) اور حضور کا ایک اور ارشاد ہے کہ كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه (ہر مسلمان کی جان یا مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے) اور حجۃ الوداع میں آنحضرت نے فرمایا کہ ان دماءكم واموالكم واعراضكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا (مسلمانو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتوں کی حرمت تمہارے لیے ویسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اس شہر اور اس مہینہ میں ہے) یہ ارشادات مسلمان سے جو اللہ اس کے رسول اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر مسلمانوں کے خون، مال اور عزت کو حرام کر لے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھے کہ مثل المسلمين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى بعضه اشتكى كله (مسلمانوں کی مثال آپس کے رحم، دوستی اور عطوفت میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کہ جب اس کا ایک حصہ دکھتا ہے تو پورے جسم کو اذیت محسوس ہوتی ہے) پس جب کبھی دو اسلامی حکومتوں میں نقیض پیدا ہو تو انہیں چاہیے کہ قول باری فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول (اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا پیدا ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو) کو اپنا رہنما بنائیں اور اپنا معاملہ ایک مجلس صلح کے سپرد کر دیں جسے یہ مؤتمر انما المؤمنون اخوة فاصلحوا بين اخويكم کے اصول پر مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے منتخب کرے گی۔

محرک ۔ محمد علی۔

مؤیدین ۔ شعیب قریشی ۔ سید سلیمان ندوی۔

ظواہری ۔ میں جناب محرک کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس غلط فہمی کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو اغبارہ میں اس سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کی رائے ہو تو اس میں غیر مسلموں کے متعلق بھی اس حکم کا اضافہ کر دیا جائے کہ ان کا قتل بھی کسی وجہ شرعی کے بغیر ناجائز ہے۔ اس سے سوء ظن کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ اور کیا ہی اچھا ہو اگر مسلمانوں کے متعلق بھی وجہ شرعی کی شرط بڑھا دی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء الى امر الله فان فاءت فاصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا ان الله يحب المقسطين (اگر مسلمانوں کے دو فریق باہم جنگ کریں تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر ان میں سے ایک نے دوسرے پر تعدی کی ہو تو جس نے تعدی کی ہو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ امر الٰہی کے آگے جھک جائے۔ اور جب وہ جھک جائے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرا دو اور نیکی کرو۔ کیونکہ اللہ نیکوں کو پسند کرتا ہے)

ابو لبید ۔ (عسیر) جناب ظواہری نے جو کچھ کہا ہے اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کو کسی حق کی بنا پر قتل کر سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بات شریعت کے مطابق نہیں ہے جس آیت سے انہوں نے استشہاد کیا ہے اس میں فقاتلوا التي تبغي کا حکم جماعت کے لیے ہے اور جماعت بھی وہ جو مسلمانوں میں قائم بالامر ہو۔ میں مؤتمر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس تجویز میں امعان نظر سے کام لے اور ایسی کوئی تجویز پاس نہ کرے کہ جس کی بنا پر ہر مسلمان جب چاہے حق کے نام سے کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے اس سے تو سخت بدنظمی اور اختلال واقع ہو جائیگا۔ دین نے کسی شخص کو بھی یہ حق نہیں دیا کہ وہ بذات خود کسی کو قتل کر ڈالے بلکہ یہ حق حکومت کے لیے ہے جو صاحب امر ہو۔ اور جس کی طرف مسلمان تنفیذ احکام و حقوق کے لیے رجوع کرتے ہوں۔ آپ اگر مسلمانوں کو صلح و سلامتی کی ہدایت کرنا چاہتے ہیں تو قتل و قتال کا ذکر چھوڑ دیجیے اور انہیں تعلیم دیجیے کہ وہ سب کے سب اوامر الٰہی پر عمل کریں۔ اور اسلام کے حقیقی اخلاق اپنے اندر پیدا کریں لیکن اگر آپ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں کوئی ایسی مجلس بنائیں جو اسلامی جماعتوں کے قضیے چکایا کرے اور جو اس کے احکام نہ مانے اس سے لڑے تو یہ وقت اس کے لیے مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت کوئی ہی مجلس ایسی نہیں ہے جس کے ہاتھ میں قوت ہو اور مجلس اقوام کی طرح تحکم کے ساتھ بین الاقوامی قضایا کا فیصلہ کر سکے۔ پس ہمارے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنی کوششوں کو صلح ہی تک محدود رکھیں اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اسے چھوڑ دیں۔

ظواہری ۔ میں نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ یہ دونوں باتیں حق شرعی کے بغیر درست نہیں ہو سکتیں یہ ایک صحیح اور ضروری قید ہے اور اسی اضافہ کے ساتھ اس تجویز کو قبول کر سکتا ہوں۔

ملکی صنعت کی قدر کریں
نوایجاد مشین سیویاں

اس نوایجاد کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ عیسوی کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

المشتہر

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان (پنجاب)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خشخاشی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر پر مشل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر لینے کو چاہتا ہے۔ نہایت صحیح سرکاری استمبول کی مہر تصدیق لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۱۴ انچ وزن تقریباً ۸ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول ۸ روپیہ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خشخاشی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خشخاشی چکنا ۲ جلد قیمت ۸ روپیہ محصول بذمہ مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۴ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ محصول بذمہ مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع تکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول خشخاشی کاغذ قیمت ۲۲ روپیہ ۸ آنہ

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری قیمت ۱۵ روپیہ

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصری چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۲ روپیہ

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی کا استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت ایک بوتل چار اونس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی براہین چست روایات صحیح حوالجات درست مستند ہر کتاب کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور زبان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ زبور انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت ۱۲ محصول علاوہ

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بےمثل تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و احکام یوسفی کی تنقید اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت ۱۲ محصول علاوہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامی ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۱۲ جلد دوم ۱۲ علاوہ محصول حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بےضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر اشیاء سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھیے۔ قیمت فی بکس ۱۰ فی درجن ۱۰ روپیہ علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳ رنگون

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے آپ کا جو بال پکے نکلتا ہے اگر وہ میری بیرونی مالش تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینے کا اقرار ہے اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیریرنا آفس نمبر ۶ ڈاکخانہ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

(المحبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ بازار لیماران دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۶ ر صفر ۱۳۴۵ ہجری

مسئلہ حجاز اور موجودہ انتشار

وفود خلافت و جمعیت العلماء سفر حج سے واپس ہو کر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔ اگرچہ مسئلہ حجاز کے متعلق ہندوستان کی پالیسی متعین کرنے کیلئے ... کیٹی و جمعیت علماء کی تکمیل شدہ کے فیصلے صادر ہونے سے پہلے ...

[illegible]

نفرت انگیز پروپیگنڈا کا انسداد

[illegible]

مصطفیٰ کمال پاشا اور جمہوریت

[illegible]

جامع مسجد دہلی میں شاندار جلسہ

علماء و زعمائے ملت کی تقریریں

ارض مقدس کے حالات

۲۲ اگست کو بعد نماز مغرب مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب صدر جلسہ تھے خواجہ حسن نظامی صاحب نے مسلمانان دہلی کی جانب سے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جسے ہم صفحہ ۶ پر شائع کر رہے ہیں۔ جناب صدر نے ارکان وفد جمعیۃ و خلافت سے درخواست کی کہ وہ اپنے مشاہدات و تجربات بیان کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ علماء ہند نے تقریر فرمائی۔

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی تقریر

حضرات! میں سب سے پہلے اس خدائے قدوس کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے ناچیز بندوں کو اپنے گھر بلا کر یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ ...

[illegible]

مولانا سید سلیمان ندوی کی تقریر

[illegible]

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۶ ر صفر ۱۳۴۵ ہجری

مسئلہ حجاز اور موجودہ انتشار

وفود خلافت وجمعیت العلماء نے سفر حج سے واپس ہو کر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔ اگرچہ مسئلہ حجاز کے متعلق ہندوستان کی پالیسی متعین کرنے کے لئے ابھی ایک اور مرحلہ باقی ہے اور خلافت کمیٹی وجمعیت علماء کی مجلس منتظمہ کے فیصلے صادر ہونے سے پہلے کوئی قطعی رائے ظاہر کر دینا قبل از وقت معلوم ہوتا ہے لیکن …

تنگ نظری میں مبتلا ہے کہ ابن سعود چونکہ وہابی ہے اس لئے ملعون ہے، شیطان ہے اور حد یہ کہ کافروں سے بدتر ہے، دوسری جماعت پر یہ جاہلانہ حمیت مستولی ہوگئی ہے کہ ابن سعود چونکہ وہابی ہے اس لئے فرشتہ ہے بے عیب ہے، اور اپنی غلطیوں کے لئے بھی قابل ستائش ہے۔ ان دونوں جماعتوں نے اپنی حمیت جاہلیت کے جوش میں حجاز کی فلاح وبہبود کو نظرانداز کر دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے ملک میں یہ اختلاف کا ہنگامہ برپا ہے۔

حجاز کے مسئلہ میں اب تک مسلمانان ہند کی آواز جو ستدبے اثر رہی ہے اس کی وجہ صرف یہی اختلاف ہے ہم ایک نظام کی اصلاح کے لئے کوشش کرتے ہیں اور ہمارے ہی چند بھائی اسکی مزاحمت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم ایک غلطی کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں اور ہم ہی میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو کر اس کی حمایت کرنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہماری آواز کی جو کچھ وقعت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے تمام طبقے اس افتراق وانتشار کے نتائج پر غور کریں اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ طریقہ نتیجہ کے اعتبار سے کسی طبقہ کے لئے بھی عزت ووقعت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ عزت ووقعت تیجہ ہے قوت کا اور قوت نام ہے اجتماع واتحاد کا جب جمعیت ہوگی تو قوت بھی ہوگی۔ اور جب جمعیت نہ ہوگی تو قوت بھی نہ ہوگی۔ پس یہ انتشار وپراگندگی جس نے ہماری ملی نامہ کو پارہ پارہ کر رکھا ہے جلد سے جلد ختم ہونی چاہیئے۔ …

نفرت انگیز پروپیگنڈا کا انسداد

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت!

مصطفیٰ کمال پاشا اور جمہوریت

جامع مسجد دہلی میں شاندار جلسہ

علماء وزعمائے ملت کی تقریریں

ارض مقدس کے حالات

۲۲ راگست کو بعد نماز مغرب مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب صدر جلسہ تھے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے مسلمانان دہلی کی جانب سے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جسے ہم صفحہ ۶ پر شایع کر رہے ہیں۔ جناب صدر نے ارکان وفود جمعیۃ وخلافت سے درخواست کی کہ وہ اپنے مشاہدات وتجربات بیان کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رئیس وفد جمعیۃ علماء ہند نے تقریر فرمائی۔

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی تقریر

حضرات! میں سب سے پہلے اس خدائے قدوس کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اپنے ناچیز بندوں کو اپنے گھر بلا کر یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ حج جیسے مقدس فریضہ کو ادا کریں۔ ہزار ہزار شکر ہے اس مالک حقیقی کا جس نے باوجود تکالیف سفر کے ہمیں اس قابل بنایا کہ راستہ کی مشکلات سے بالکل پریشان نہ ہوئے۔ اور اسکے حرمین کی زیارت سے مشرف …

مولانا سید سلیمان ندوی کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

"فارورڈ" (کلکتہ) کے دفتر کی تلاشی لی اور آج کے اخبار کا ایک پرچہ اور ایک تحریر کا مسودہ جس کا عنوان "پیروی اشتعال انگیز" تھا جو اسی پرچہ میں شائع ہوئی ہے، لے گئی۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہ آئی +

پنجاب کونسل کا آئندہ انتخاب

خواجہ محمد یوسف صاحب کی امیدواری

"خواجہ محمد یوسف صاحب (علیگ) رئیس ٹھیکیدار لدھیانہ مجلس وضع قوانین پنجاب کے انتخاب میں جنوبی مشرقی اسلامی حلقہ سے کھڑے ہونگے"۔

بنگال میں طغیانی

پانچسو مکانات گر گئے سو گاؤں ڈوب گئے

مدناپور ۲۱ر اگست۔ تملوک میں طغیانی آنے کی وجہ سے تقریباً سو گاؤں بالکل ڈوب گئے ہیں۔ پانچسو مکانات کے تباہ ہونے کی خبر ہے۔ ...

دار الحکومت

وفود خلافت و جمعیۃ علماء کی آمد

مسلمانان دہلی کا عظیم الشان استقبال

...

کھاری باؤلی کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

...

خبر قیامت

سپاسنامہ میں ارکان وفود کو اس بات پر مبارکباد دی گئی کہ انہوں نے سعادت حج حاصل کی۔ اور حجاز کی صورت حالات کے متعلق موتمر میں بے دھڑک اپنی رائے کا اظہار کر دیا علی الخصوص قیام جمہوریت اور حجاج کیلئے مناسب انتظامات کرنے کے متعلق۔ سپاسنامہ میں سیاسیات دنیائے اسلام کی موجودہ نازک حالت کا بھی حوالہ دیا گیا۔ اور ان رہنماؤں سے اپیل کی گئی کہ وہ مسلمانان ہند کی رہنمائی کے لیے ایک تسلی بخش نظام عمل تجویز کریں۔ اسوقت یہ رہنما ایک زبردست اجتماع کے روبرو مشہور و معروف "خالق دینا ہال" میں تقریریں کر رہے ہیں۔ جہاں پانچ سال پہلے اسی ماہ میں "اسیران نوسے" کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی گئی تھی۔

بلدیہ کراچی کی طرف سے کل شام کو ایک سپاسنامہ مولانا محمد علی کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ مقامی کالجوں کے طلبہ کل سہ پہر کو مولانا محمد علی و شوکت علی سے ملاقات کرینگے۔ آج قومی اسکول۔ اور امدادی مدرسہ سندھ مسلمانان سندھ کا واحد ہائی اسکول۔ ان رہنماؤں کے ورود کے اعزاز میں بند کر دیا گیا ہے۔ جملہ ارکان وفود جمعہ کی شام کو لاہور میل سے روانہ ہو کر یکشنبہ کو بوقت صبح دہلی پہونچ جائیں گے۔ تمام ارکان خوش و خرم معلوم ہوتے ہیں۔ البتہ مولانا شبیر احمد صاحب کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔

سید سلیمان ندوی مولانا محمد کفایت اللہ اور مولانا محمد علی و شوکت علی نے ...

...

حکومت برطانیہ بال بال بچ گئی

مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے پر مقدمہ اٹھا لیا گیا

...

"فارورڈ" کے دفتر کی تلاشی

...

عالم اسلامی

ٹرکی

مصطفےٰ کمال پاشا کے ارادے

کیا جمہوریت کا پردہ اٹھنے والا ہے؟

پیرس ۱۸ر اگست۔ یہ خبر ملی ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا فرانسیسی حکومت کا یہ ایما لے رہے ہیں کہ اگر انہوں نے سلطنت ترکی قائم کر کے دولت کمالیہ کی بنیاد ڈالی تو کیا وہ انہیں بادشاہ تسلیم کر لے گی؟ کہا جاتا ہے کہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر کمال پاشا جمہوریت کو الٹ دینا چاہتے ہیں۔

ایران

ایران میں مزید بغاوت

الہ آباد ۲۱ر اگست۔ پاینیر کا نامہ نگار طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سالار الدولہ جو سابق شاہ ایران کا چچا ہے۔ اور جس نے ۱۱-۱۹۱۲ء میں کردستان میں اپنے بھائی سابق شاہ محمد علی کی جانب سے بغاوت کی تھی دوبارہ ظاہر ہوا ہے۔ اور سرحد میں جو ریونڈ کے جنوب و مشرق میں ہے داخل ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ قبائل کی ایک مختصر جماعت ہے۔ جس کی تعداد معلوم نہیں ہے۔ حکومت ایک فوج تیار کر رہی ہے۔ اور تمام فوجی موٹروں کو یہ حکم دیدیا گیا ہے کہ جلد سے جلد فوجوں کو اس رقبہ میں پہنچا دیا جائے۔ حکومت کی افواج کو بغاوت فرو کرنے میں بہت کم دشواری ہوگی۔ کیونکہ اس امر کا کوئی امکان نہیں ہے کہ قبائل کو سالار الدولہ پر اعتماد ہوگا

ہندوستان

کراچی میں وفود خلافت و جمعیۃ العلماء کا ورود مسعود

...

...

چندو بابیوں کی مفسدانہ کوشش

...

مولانا محمد علی صاحب کی تقریر

...

رنگون کا سیلاب

...

ایک جدید اسلامی انگریزی روزنامہ کا اجراء

...

سپاسنامہ منجانب مسلمانانِ دہلی

بخدمت وفد خلافت و جمعیۃ العلماء ہند

رہنمایانِ قوم! اُن صادقانہ اور پرخلوص مساعی خدمات کیلئے جو آپنے ارض مقدس حجاز میں پہنچکر موتمر عالم اسلامی کے اندر اور باہر انجام دی ہیں۔ ہم باشندگان دہلی کی جانب سے مختصراً ہدیہ تبریک و تہنیت قبول فرمائے۔

سرداران ملت! آپ حضرات کی رہنمائی کی بنا پر مسلمانانِ ہند بجاطور پر فخر کرسکتے ہیں۔ کہ ان کی سب سے بڑی نمایندہ جماعت کی مسلسل اور متواتر کوششوں سے عالم اسلامی کی ایک نمایندہ موتمر مکہ معظمہ میں منعقد ہوسکی اور بحیثیت پہلی موتمر کے اسکے نتائج یقیناً مسرت انگیز اور آئندہ کیلئے امید افزا کہے جاسکتے ہیں اور امید ہے کہ یہ موتمر آئندہ چند برسوں کے اندر دنیائے اسلام کے لئے اہم ترین چیز ہوگی خصوصاً ارض مقدس حجاز کی خیر و صلاح حفظان الصحت اور راستوں کی درستی اور حجاج کی راحت و آسایش کی ضامن اور کفیل ثابت ہوگی۔

رہنمایان قوم! خدا کا شکر ہے کہ آپ حضرات مفوضہ خدمات بوجہ احسن انجام دیکر اور حج کعبہ اور زیارت روضۂ مقدسہ کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوکر پھر ہمارے درمیان ہماری رہنمائی کیلئے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرات کی مساعی جمیلہ مسلمانانِ ہند کے باہمی اختلافات کو دور کرکے انکو ایک مرکز پر لانے میں کامیاب ہونگے اور وہ ایک رشتۂ اتحاد میں منسلک ہوکر اپنے ملی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں متحدہ طریقہ پر ساعی اور کوشاں ہونگے۔

محترم ارکان وفود! آپ کی قومی ملی اور مذہبی خدمتگذاریوں کی فہرست پہلے ہی سے بہت طویل تھی اور اپنی قوم، اپنے مذہب اور اپنے ملک کی ہر تحریک اصلاح و فلاح اور ترقی و بہبود کے ساتھ جو محبت و شیفتگی آپکے قلوب میں خدا نے ودیعت کی ہے اس نے نہ صرف مسلمانانِ دہلی بلکہ مسلمانانِ ہند کے قلوب کو جذبات تشکر و امتنان سے معمور کر رکھا ہے لیکن آپکے اس مبارک و مقدس سفر کیساتھ جو توقعات قوم نے وابستہ کررکھی تھیں۔ الحمد للہ کہ آپکے مخلصانہ اور صادقانہ عمل سے وہ اس طرح پر پوری ہوئیں کہ مسلمانانِ ہند کے اندرونی اختلافات جو مسئلہ حجاز کے متعلق عرصہ سے پیدا ہوگئے تھے وہ بڑی حد تک ختم ہوجائینگے اور آپکی رپورٹ انشاء اللہ انکو ایک مرکز پر لانے میں بہت کچھ کامیاب ثابت ہوگی۔

جس جرأت و صداقت کے ساتھ آپنے حق و انصاف کا اظہار فرمایا ہے اور جس خلوص اور ہمدردی کیساتھ مقدس سرزمین حجاز کی اصلاح اور حجاج و زائرین کی راحت و آسایش کیلئے موتمر میں آپنے مساعی کی [illegible] حفظان الصحت کی تمام تجاویز [illegible] [illegible]

کہا تھا۔ اُسوقت ہندوستان کی حالت ناگفتہ بہ تھی اور ہر طرف فتنہ و فساد برپا تھا یقیناً ایک محب وطن کی حیثیت سے آپکی دلی تمنا اور آرزو ہوگی کہ واپسی پر اپنے پیارے وطن کو ہر قسم کے باہمی مناقشات اور نزاعات سے پاک دیکھیں لیکن ہم اہل ہند کی بدقسمتی ہے کہ حالات میں خوشگوار تبدیلی کی بجائے ملک کے اندر اور زیادہ ابتری اور بدحالی کا اضافہ ہوگیا ہے۔ مسلمانوں اور اُن کے ہمسایہ بھائیوں کے درمیان پہلے سے زیادہ کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ ہندوستان کی موجودہ ناخوشگوار حالت ایسی نہیں ہے کہ محترم ارکان اس پر افسوس نہ کریں۔ اس مذموم اور قابل نفرین حالت نے نہ صرف متحدہ ہندوستان کے مفاد عمومی کو خطرہ میں ڈال دیا ہے اور اُس کے مستقبل کو ہر ایک لحاظ سے تاریک بنا دیا ہے۔ بلکہ مختلف فرقوں کے جداگانہ مفاد کی ترقی و تحفظ کیلئے کوئی پرسکون امکان باقی نہیں رہا۔ عمدہ سے عمدہ اور مفید مقاصد کے لئے ایماندارانہ سرگرمیاں بھی شک و شبہ اور بدظنی اور بے اعتمادی کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں اور یہ مسموم فضا اور بے اعتمادی کی آب و ہوا کا خاصہ ہے۔ غرضکہ ہمارے وطن کی کیفیت ایسے انتشار اور اختلال کی ہے کہ اگر جلد اس طرف توجہ نہ کی گئی تو ہندوستان اور اس کی آغوش کی پروردہ یافتہ تمام فرقوں کے لئے سخت ہلاکت آفرین ثابت ہوگی۔

اس تاریکی اور ظلمت کے بادلوں میں امید کی ایک شعاع بھی نظر آنے لگی ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں ایک طرف باہمی فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہے۔ وہاں دوسری طرف ملک کے ہر سنجیدہ حلقہ اور گوشہ سے امن اور اتحاد کی صدائیں پہلے سے زیادہ بلند آہنگی کے ساتھ سنائی دے رہی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ موجودہ مذموم حالت سے عاجز آچکے ہیں کہ جلد سے جلد اس تباہ کن اور بربادی بخش حالت کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک مخلص محبان وطن کی صاحب عزم و ارادہ جماعت اسکے لئے مستعد اور آمادہ ہوجاسکے۔ چنانچہ محترم ارکان وفد یہ سنکر خوش ہونگے کہ ایسے مبارک آثار ظاہر ہونے لگے ہیں جن سے توقع قائم ہوتی ہے کہ انشاء اللہ مستقبل قریب میں اصلاح کی کوئی صورت نکل سکیگی۔

باشندگان دہلی کو یقین ہے کہ آپ کی تشریف آوری اس پاک مقصد میں بہت مددگار ثابت ہوگی اور جلد وہ مبارک زمانہ آئیگا جب ایک طرف مسلمانوں کے باہمی اندرونی اختلافات کا خاتمہ ہوجائےگا اور دوسری طرف ان کے تعلقات اپنے ہمسایوں سے بھی خوشگوار ہوجائینگے۔ اور دونوں اقوام وطن کی آزادی کے لئے دوش بدوش ساعی و کوشاں ہونگی۔

ہم آخر میں پھر اپنے محترم ارکان وفود کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ کی مخلصانہ اور بے پایاں خدمات کے لئے ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ جس اعتماد اور امید کے ساتھ مسلمانانِ ہند نے آپ کو اپنا بناکر موتمر کی شرکت کے لئے بھیجا تھا۔ آپ حضرات نے اس اعتماد کا اہل اپنے کو پوری طرح ثابت کردیا ہے۔ خداوند تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اپنی قوم اور ملک و مذہب کی خدمت گذاری کی توفیق دے۔

ہم ہیں آپ کے مخلص

دہلی ۲۴ راگست ۱۹۲۶ء **مسلمانانِ دہلی**

موتمر میں کیا انصاف کا خون ہوگا۔ حق یہ ہے کہ آپ نے مسلمانانِ ہند کی نمایندگی نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی جس کے لیے ہم مجلس خلافت اور جمعیۃ العلماء کو آپ جیسے ایثار مجسم مخلص اور قابل حضرات کے انتخاب پر مبارکباد دیتے ہیں کہ جنھوں نے موتمر کو حکومت حجاز کی ناجائز اغراض کا آلۂ کار بننے نہ دیا۔ اور اپنی قابلیت سے دونوں جمعیتوں کی حیثیتوں کو عالم اسلام کی نظروں میں بہت بلند کردیا۔

بزرگان قوم! آپ کی روانگی حجاز کے بعد سیاسیات ہند نے جو پیچیدہ صورت اختیار کرلی ہے۔ اس کا علم آپ کو تھوڑے ہی عرصہ بعد ہوجائیگا۔ اسوقت کہ آپ تین ماہ کی مسلسل مفارقت۔ اور صعوبت سفر کے بعد سرزمین ہند پر قدم رکھ رہے ہیں ہم اپنی اندرونی کشاکشوں کا حال سناکر آپ کی جمعیت خاطر کو زیادہ پریشان کرنا نہیں چاہتے۔ مختصراً اس قدر عرض کردینا کافی ہوگا۔ کہ ہماری خانہ جنگیوں نے اب ناگوار صورت اختیار کرلی ہے۔ اور اس فضا میں حکومت حجاز کی اصلاح تو درکنار۔ ڈر ہے کہ کہیں ہماری قومی ہستی ہی فنا نہو جائے۔

ہمیں آپ کے مسلمہ تدبر اور خلوص و نیک نیتی سے کامل توقع ہے کہ آپ حضرات ان تمام حالات پر نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا متفقہ اور موثر لائحہ عمل ہمارے لئے وضع فرمائیں کہ جس سے ہمارا موجودہ افتراق و انشقاق۔ اتفاق و اتحاد سے مبدل ہوجائے۔ جزیرۃ العرب کی آزادی بحال ہے۔ غیر مسلم اقوام کو اس میں کسیصورت میں بھی دست اندازی کا موقع نہ ملے۔ حجاز میں جمہوریت قائم ہو اور موالد و آثار مقدسہ از سر نو بحال کئے جاویں۔

آخر میں ہم نہایت ادب سے سمع خراشی کی معافی چاہتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالی آپ کو ملک و ملت کی خدمات کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دستخط

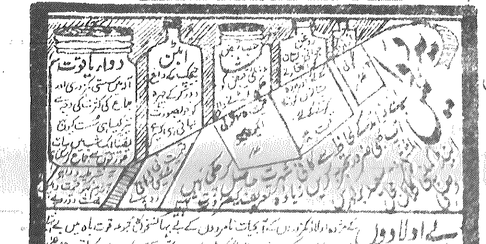

بے اولادوں [illegible]

جونز اینڈ کمپنی لال کنواں دہلی

[illegible]

چشمہ حیات دہلی

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں ایسا رسالہ آج تک دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ جو صاحب پانچ خریدار بنا کریں گے ان کو ایک جیبی گھڑی مفت۔ دس خریدار بنانے والوں کو ایک سنہری دستی گھڑی مفت

منیجر چشمہ حیات دہلی

بائیس کیرٹ گولڈن رسٹ واچ

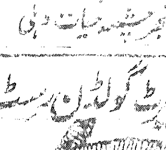

قیمت صرف ... گارنٹی تین سال

[illegible]

ایجنٹ ... سوداگر گھڑی چاندنی چوک دہلی

وفود خلافت و جمعیۃ العلماء کی خدمت میں

مسلمانانِ کراچی کا سپاسنامہ

حضرات رہنمایانِ ملت و علمائے کرام!

[illegible]

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲ کلکتہ

کیا آپنے ابھی تک نام بھی نہیں سنا؟

عورتوں میں غل مچا ہوا ہے کہ مستورات کی زینت بڑھانے اور انکے سنگھار کو درست کرنے کے لئے دہلی کے سنگھار بکس خوشنما و سستی کامعہ پانچ اشیاء و انعام کے حکیم صاحب نے ایجاد کیا ہے۔

زنانہ سنگھار بکس (رجسٹرڈ)

پیارے ناظرین مستورات کو ضرور اس بکس کو منگادیں اس میں سنگھار کا پورا سامان ہے یہ ولٹ کا بکس بنا ہے (۱) پریجال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار آئل ۲ تولہ شیشی (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) خوشبودار مسی شیشی ایک تولہ (۵) پان کی بہار ایک ڈبیہ اور ۶ ماشہ سرمہ مفت فی بکس ایک روپیہ (علاوہ) پتہ

حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

[illegible]

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر [illegible]

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

چاہ نکاح کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

[illegible]

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ ...

عروس زندگی

روحانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی مذاق کے موافق مضامین سے پر۔ نتیجہ خیز، علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی باتصویر ضخیم کتاب۔ ظریفانہ اور طبی اصولوں کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال [illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و جاڑے کی دوا

بخار کا ملک الموت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

[illegible]

داد کا مرہم

[illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ ڈاکٹر اودھ دیر سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار طحال ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی تیر بہدف دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی ہی خوراک سے بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار، باری کا بخار، تپ لرزہ اور جاڑہ وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ فائدہ نہ دکھائے۔ اسکے استعمال سے بخار کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ [illegible] قیمت فی شیشی ۸ر دو شیشی ۱۴ر چار شیشی [illegible] ایک درجن [illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبہ میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو اجرائے زرِ قیمت پیشگی دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

سفوف مُراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اعتدال اور طاقت تمام اعضائے رئیسہ میں پیدا کرتی ہے۔ [illegible] یہ ایسی دوائی ہے جس کے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے [illegible] دل، دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت، جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ سرخ، بارونق، تر و تازہ، ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط، ہاضمہ درست [illegible] جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتا ہے [illegible] اسکے استعمال سے آئے دن کی بیماریاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں [illegible] قیمت ایک خوراک [illegible] محصول [illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو مخصوص ناقص ہو، رگ و پٹھے بیکار ہوں، نرمی ہو، کوتاہی ہو [illegible] اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

جوہر حیرت [illegible] قیمت [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ [illegible] ہے۔ اندر کی جلد بیل سنہری ہیں اور اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر [illegible] کو چاہتا ہے۔ صحت بیں لکھہ سرکاری استنبول کی مہر آخر صفحہ لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ [illegible] طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۸ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول [illegible] سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ کا رنگ خاکی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ [illegible]

تفسیر البیضاوی کامل، حاشیہ پر تفسیر جلالین، کاغذ خاکی چکنا ہے، مجلد قیمت [illegible] مع محصول برشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت [illegible] سابق میں [illegible] روپیہ قیمت تھی۔ محصول برشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جلد طبع عثمانیہ استنبولی خاکی کاغذ قیمت [illegible]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر [illegible]

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر [illegible] قیمت [illegible]

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت [illegible]

اشتہار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴۔ بمبئی نمبر ۹

مفت !!! مفت !! مفت !

سفید داغ

زمانہ سے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بالکل آرام کر دکھاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجئے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲ر) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ [illegible] برص سفید بھیڑ سفید دھبہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کر سکتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) [illegible]

خضاب

راجہ جید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب ہمارا [illegible] بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱ر۲) چھوٹی شیشی کی قیمت [illegible] دیگر دواؤں [illegible] ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج ویدسری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ۔ راج وید کلکتہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

[illegible] کی تصنیفات کا اسلوب نرالا، عبارت شستہ [illegible]

(۱) سفرنامہ حجاز

[illegible] قیمت بلا محصول [illegible]

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف [illegible] قیمت بلا محصول [illegible]

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین [illegible] ملنے کا پتہ [illegible] رحمۃ للعالمین [illegible] ریاست پٹیالہ

نمک سعدی

[illegible] ایک بوتل نمک سعدی [illegible] استعمال [illegible]

حکیم محمد ابراہیم احمد [illegible] سورت

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں [illegible]

قیمت اخبار الجمعیۃ

مالک غیر سے سالانہ آٹھ روپے آٹھ آنے۔ ششماہی پانچ روپے۔ ہندوستان سے سالانہ [illegible] ششماہی تین روپے چار آنے۔ فی پرچہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یَدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم یکشنبہ ۱۹ صفر ۱۳۴۵ھ ہجری ۔ مطابق ۲۹ راگست ۱۹۲۶ء	نمبر ۱۶

عالم اسلامی کی پہلی بین الملکی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے پندرہویں اجلاس کی کارروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

جمعہ کے دن ۲۱ ذی الحجہ کو موتمر اسلامی کا پندرہواں اجلاس منعقد ہوا۔ ۶۶ ممبروں میں سے ۴۰ ممبر حاضر تھے۔ پہلے جلسہ سابقہ کی کارروائی پڑھکر سنائی گئی۔ پھر جلالۃ الملک کا فرمان پڑھا گیا۔ اور اس کے بعد صدر نے حکم دیا کہ وفد مصری کی پیش کردہ تجویز پر بحث کی جائے۔

محمد علی — میں درخواست کرتا ہوں کہ قاعدہ کے مطابق پہلے میری تجویز پر بحث کی جائے جو کل ناتمام رہ گئی تھی۔

صدر — میں مناسب سمجھتا ہوں کہ زیادہ اہم کو غیر اہم پر مقدم رکھوں۔ آپ کی تجویز جلسہ کے آخر میں پیش ہوگی۔

محمد علی — کل ہم اس بات کی شکایت کر چکے ہیں کہ قاعدہ کی پابندی نہیں کی جاتی۔ آج پھر ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

صدر — جو مسائل موجب مناقشہ ہیں ان کو موخر کرنا ضروری ہے۔

محمد علی — موخر کرنا یا نہ کرنا موتمر کا حق ہے نہ کہ صدر کا۔

صدر — معاملات کی اہمیت اور نوعیت کو پیش نظر رکھکر تقدیم و تاخیر کرنا صدارت کا کام ہے۔ تاہم میں جلسہ سے بھی رائے لیتا ہوں کہ محمد علی صاحب کی تجویز کو موخر کر دیا جائے یا اسی وقت زیر بحث لایا جائے۔

یوسف یاسین — مذکورہ تجویز پر طویل مناقشہ ہو چکا ہے اور وہ کافی ہے۔ لہٰذا یہ رائے لی جائے کہ جلسہ اسے منظور کرتا ہے یا نہیں۔

صدر — نہیں میں تقدیم و تاخیر کے متعلق رائے لیتا ہوں جو حضرات اسے مقدم کرنا چاہتے ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

محمد علی — میرا مطالبہ یہ ہے کہ تجویز پڑھکر سنائی جائے اور اس پر حاضرین سے رائے لی جائے کہ وہ اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

اس کے بعد صدر نے منظور کر لیا اور سکرٹری نے تجویز پڑھکر سنائی۔

صدر — اب جو لوگ اسی وقت اس پر رائے لینے کے حامی ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

سکرٹری — چالیس میں سے دس رائیں موافق ہیں۔

صدر — اب جو لوگ اسے آئندہ کے لیے التوا رکھنے کے موافق ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

سکرٹری — چالیس میں سے بیس رائیں موافق ہیں۔

اس پر تجویز کے متاخر ہونے کا اعلان کیا گیا اور اس کے بعد وفد مصری کی پیش کردہ تجویز پڑھی گئی۔ جو نہایت طویل تھی۔ اس میں جدہ اور مکہ کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرنے کے لیے ایک اسکیم پیش کی گئی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اس کے اخراجات کو دو حصوں پر تقسیم کیا جائے۔ نصف حصہ موتمر سرمایہ کمپنی ادا کرے گی۔ اور باقی نصف مسلمانوں کے چندے سے پورا ہوگا۔ اسی طرح منافع کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ نصف موتمر سرمایہ کمپنی کو ملے اور بقیہ نصف میں سے ۲۰ فی صدی حکومت کو اور ۳۰ فی صدی حجاز اور حجاج کے مصالح میں صرف کیا جائے۔

یوسف یاسین — یہ تجویز تو بہت اچھی اور مناسب ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ ریلوے مسلمانوں کی ملکیت ہوگی یا کمپنیوں کی [illegible] ہوگی۔ اور اگر یہ کمپنیاں ہوں گی تو اس کی کیا صورت ہوگی؟ پھر موتمر سرمایہ کمپنی کی تخمینی کس نے کی ہے؟ کیا اس نے اپنے اوپر ذمہ داریاں لینے کا کوئی وعدہ کر لیا ہے؟ اور کیا اس معاملہ میں حکومت کی رائے لی گیا اور اس کے مشورہ سے کام کرنا ضروری نہیں ہے؟

شیخ بلہ دون — (شام) ہم میں سے کوئی شخص بھی اس لائن کی ضرورت کا منکر نہیں۔ لیکن اگر ہم تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو یہ بڑی پیچیدگی کا کام ہے اور ہمارے بس کا نہیں ہے۔ اسلیے میری رائے یہ ہے کہ موتمر اس تجویز کو اسی ابتدائی حالت میں منظور کر کے مجلس تنفیذیہ کے سپرد کر دے تاکہ وہ حکومت کے مشورہ سے ایک مستقل مکمل اسکیم تیار کر کے پیش کرے۔

ابو زید — (مجلس تنفیذیہ کے سپرد کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس تجویز کو معطل کر دیا جائے۔ حالانکہ موتمر کے سامنے یہ بڑی اہم اور مفید تجویز آئی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اصول میں سب اس سے اتفاق رکھتے ہیں اور اب ضرورت ہے کہ اسے منظور کر کے [illegible] قوم ڈالدی جائے تاکہ وہ اپنی قوم [illegible] مسلمان سے [illegible] کی تکمیل میں [illegible] ہم [illegible] کام کیا ہے۔ اگر آپ اس کے منافع کی [illegible] اصول منظور کر لیں [illegible] روپیہ دے اس کو [illegible] کامیابی کے لیے زیادہ مفید ہوگا۔

صدر — آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ کیا اسے حکومت کے سپرد کیا جائے؟

ابو زید — اگر ہم نے اسے حکومت یا مجلس تنفیذیہ کے سپرد کیا تو گویا ہم نے کچھ بھی نہ کیا ۔

یوسف یاسین — اصل میں ہم سب متفق ہیں مگر اختلاف صورت عمل میں ہے۔ مثلاً یہ سوال ہے کہ راس المال کمپنی کا ہوگا یا چندوں سے حاصل کیا جائیگا؟ اس کے لیے حکومت کا مشورہ ضروری ہے۔

ابو زید — یہ کوئی سیاسی موضوع نہیں ہے کہ حکومت یا مجلس کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس کا تعلق مسلمانوں اور حاجیوں کی عام مصلحت سے ہے۔ موتمر کا کام یہ ہے کہ وہ اس کے لیے ضروری سرمایہ مقرر کرے۔ رہا یہ سوال کہ لائن کیونکر کھولی جائے۔ اور کام کس طرح ہو تو اس کا تعلق ماہرین فن سے ہے۔ اس کے لیے جتنے روپے کی ضرورت ہوگی وہ مسلمان دیں گے۔ اور نمائندہ مصر ہونے کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ میرا ملک اپنے حصہ کی رقم ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔

یوسف یاسین — اس مسئلہ کا تعلق خطابت سے نہیں بلکہ عمل سے ہے اور اس کے لیے پہلے اہل فن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔

شیخ بلہ دون — یوسف یاسین صاحب کی رائے کو اگر مان لیا جائے تو یہ تجویز آئندہ سال ہی کی موتمر میں پیش ہو سکیگی کیونکہ ماہرین فن اور حکومت سے مشورہ لینے میں دو مہینہ تو کم سے کم لگ ہی جائینگے۔

حسن المکی — (حجاز) یہاں تمام ممالک کے نمائندے موجود ہیں۔ اس لیے یہ پوچھ لیا جائے کہ آیا وہ اس حصہ کو ادا کرنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں جو ان کے ذمہ عائد کیا جائے۔ اور کیا اس کے لیے حکومات مستقلہ کی رائے لینی تو ضروری نہیں ہے؟

ادیب ثروت — (ترکی) اگر مقصد یہ ہے کہ اس اسکیم میں اسلامی حکومتیں بھی روپیہ دیں تو میں کہتا ہوں کہ جمہوریہ ترکیہ اسوقت ایک پیسہ دینے کے قابل بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا بجٹ اس کی اجازت نہیں دیتا۔

غلام جیلانی خان — (افغانستان) میں جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے کی رائے کو درست سمجھتا ہوں۔

ابو زید — اگر جمہوریہ ترکیہ کچھ نہیں دے سکتی تو ہم اسے مجبور نہیں کرتے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ اسلامی قومیں عموماً اس تجویز میں مالی حیثیت سے حصہ لے سکتی ہیں۔

ادیب ثروت — میں یقین دلاتا ہوں کہ ترک اپنے مصری بھائیوں کی اس تجویز کو پسند کرتے ہیں۔

غلام جیلانی خان — میں بھی افغانیوں کی جانب سے یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے مصری بھائیوں کی تجویز سے پوری موافقت رکھتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۹ صفر ۱۳۴۵ ہجری

سرحد کے دو مظلوم باشندے

صوبہ سرحدی اپنی بے آئینی اور جابرانہ حکومت کے لئے عام طور پر بہت بدنام ہے اور اس کی شکایتیں ہمیشہ ملکی مجالس اور اخبارات میں ہوتی رہتی ہیں۔ اس بدنامی اور عام شہرت کا یہ اثر ہے کہ اب اگر اس صوبہ کے متعلق کوئی شکایت کی جاتی ہے تو خواہ عمومی حیثیت سے وہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو مگر محض سرحد کی نسبت سے اسکو کوئی بڑی اہمیت نہیں دیجاتی۔ کیونکہ لوگ اس کی بے آئینی حکومت کے متعلق اس سے بھی زیادہ شدید شکایات سننے کے عادی ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک اس ظلم اور صریح بے انصافی کے خلاف پبلک میں کوئی ایجی ٹیشن پھیلانے کی کوشش نہیں کی گئی جو آج ۴ سال سے سرحد کے دو مظلوم باشندوں کے ساتھ کی جارہی ہے۔ حالانکہ اگر کسی دوسرے صوبہ کی حکومت کسی شخص کو بغیر کوئی الزام قائم کئے اور بغیر مقدمہ چلائے اس طرح اس کے گھر بار سے نکال دیتی اور اسے ہمیشہ کے لئے اپنے عزیزوں اور دوستوں سے ملنے اور اپنے وطن کی صورت دیکھنے سے محروم کر دیتی تو یقینا اس پر سخت احتجاج کیا جاتا۔ اور اس حکومت پر سارے ملک کا دباؤ ڈالکر اس بے انصافی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن سرحد کی بدنامی کو اس کی بدعملی کے لئے سپر بنالینا کوئی صحیح اصول نہیں ہے۔ اس لئے آج ہم مولانا محمد عرفان صاحب اور مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی کی طویل جلاوطنی کے متعلق پبلک اور حکومت دونوں کو توجہ دلاتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ اسمبلی کے غیر سرکاری ممبروں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کو پیش کر کے حکومت سے صاف اور قطعی جواب حاصل کریں تاکہ آخری طور پر یہ معلوم ہو سکے کہ حکومت سے انصاف حاصل ہونے کی کوئی امید کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

آج سے سات سال پہلے جب ہندوستان کے مسلمانوں میں خلافت اسلامیہ کی بربادی اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی پر حکومت کے خلاف سخت نفرت و ناراضی کے جذبات پھیلے ہوئے تو سخت اندیشہ تھا کہ صوبہ سرحدی کی آتش گیر سرزمین میں اس سے کہیں آگ نہ لگ جائے۔ سرحد کی آبادی ۹۵ فی صدی مسلمان ہے۔ آزاد قبائل ان کے بالکل پہلو میں آباد ہیں جہاں سے ایک ادنیٰ اشارہ پر ہزارہا مسلح آدمی انگریزی علاقہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر ان کے خون عام ہندوستانیوں کی طرح ٹھنڈے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی جوشیلی طبیعتیں بہت جلدی مشتعل ہو جاتی ہیں اور ان میں ایک دفعہ آگ لگنے کے بعد اس کا ٹھنڈا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھکر ۱۹۱۹ء میں حضرت مولانا محمد عرفان صاحب صوبہ متحدہ کے کام کو چھوڑ کر اپنے وطن ہزارہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں مولانا محمد اسحاق صاحب سے ملکر انہوں نے تحریک خلافت کو ایک باضابطہ اور منظم تحریک کی صورت دیدی جس سے سرحدیوں کی تمام توجہات آئینی جدوجہد کی طرف منعطف ہو گئیں۔

چند ماہ کے بعد جب ہندوستان کے رہنماؤں نے محسوس کیا کہ محض جلسوں، احتجاجی ریزولیوشنوں اور تاروں سے حکومت برطانیہ کو انصاف کی طرف مائل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے ساتھ کچھ قوت کی بھی ضرورت ہے تو ملک میں ترک موالات کی تحریک شروع کی گئی۔ اور سرحد کے ان دونوں رہنماؤں نے یکم اگست ۱۹۲۰ء سے اپنے صوبہ میں اس تحریک کو شروع کر دیا۔ لیکن ابھی پورے ۷ دن بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ صوبہ سرحدی کی حکومت کو اس میں بغاوت اور فتنہ کے آثار نظر آنے لگے اور اسکو یہ وہم پیدا ہو گیا کہ یہ تحریک اس کا تختہ الٹ دیگی۔ چنانچہ اس نے ۷ اگست کو اپنی فوج سے سارے شہر مانسہرہ کا محاصرہ کر لیا اس کے تمام ناکوں اور سڑکوں پر گورکھا فوج کے پہرے بٹھا دیئے اور مولانا محمد اسحاق اور مولانا محمد عرفان دونوں حضرات کو ریگولیشن ۳ ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار کر کے ایبٹ آباد پہنچا دیا۔ ایبٹ آباد میں ان پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا بلکہ بارہ دن تک ایک کوٹھری میں قید رکھا گیا۔ اس شان سے کہ ایک پورا گارد اس کوٹھری کے چاروں طرف متعین تھا۔ جب رفع حاجت کے لئے باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی تو چھ گورے سپاہی بھری ہوئی بندوقوں کے ساتھ انہیں جائے ضرور تک لیجاتے اور وہاں اس خطرناک عمارت کا بھی (جب تک یہ جنگی قیدی اس میں رہتے) باقاعدہ محاصرہ کر لیا جاتا۔ ۱۲ دن تک اس طرح رکھنے کے بعد انہیں ایبٹ آباد سے روانہ کیا گیا ایک لاری میں فوجی سپاہیوں کے ساتھ یہ دونوں قیدی بٹھائے گئے۔ اور اس کے آگے اور پیچھے دو لاریاں متعین کی گئیں۔ جو مسلح فوج سے بھری ہوئی تھیں۔ اس طرح انہیں ایبٹ آباد سے سرائے کالا پہنچا یا گیا۔ جو تقریبا ۱۰ میل دور ہے۔ حالانکہ اسکے قریب ہی چند میل پر حسن ابدال اسٹیشن موجود تھا۔ شاید اس پھیر کا مطلب یہ تھا کہ ہزارہ کی آبادی کو ان لوگوں کی بو بھی نہ پہنچ جائے۔ سرائے کالا اسٹیشن پر مارشل لا ختم ہوا اور سول گورنمنٹ کی پولیس نے ان دونوں جنگی قیدیوں کا چارج لے لیا۔ پشاور سے اس خاص مقصد کے لئے ایک یورپین سپرنٹنڈنٹ دو سب انسپکٹر (ایک سکھ اور ایک مسلمان) اور دو دستے (جن میں سکھ اور مسلمان مخلوط تھے) پولیس کے بھیجے گئے تھے۔ ریل کے ایک درجہ میں انکو بٹھایا گیا اس کی کھڑکیاں کیلیں ٹھونک کر بند کر دی گئیں۔ پولیس آفیسر اپنی ماتحت جماعت کے ساتھ ان کے ساتھ بیٹھے۔ اور دروازوں پر دو دو مسلح سپاہی متعین کر دیئے گئے۔ مولانا محمد عرفان صاحب کو بنارس اور مولانا محمد اسحق صاحب کو الہ آباد پہنچا دیا گیا۔ مگر یہاں بھی ان دونوں خطرناک قیدیوں پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ حتی کہ انہیں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ انہوں نے کس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اس نامعلوم جرم کی سزا انہیں کب تک بھگتنی پڑے گی۔ صوبہ متحدہ کی پولیس کا کام صرف اتنا تھا کہ وہ انہیں اپنے قفس میں رکھے۔ چنانچہ اس نے انہیں جیل پہنچا دیا۔ جہاں انکو تمام قیدیوں سے الگ بالکل تنہائی میں رکھا گیا۔

یہاں ان تکالیف کو بیان کرنا خارج از بحث ہے جو جیل میں ان حضرات کو اٹھانی پڑیں۔ اگر کسی شخص کو ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں بند کر دیا جائے۔ سردی و گرمی میں رات دن وہ اسی کوٹھری میں مقفل رہے۔ اس کو کسی سے بات چیت کرنے اور کہیں باہر نکلنے کی اجازت نہ ہو۔ اور پھر اسکو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس کی عمر کا کتنا زمانہ اس حال میں گذر ریگا۔ بلکہ اسے ساری عمر اسی حالت میں رہنے کی امید ہو تو ہر شخص خود اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ قید اس کے لئے کیسی جسمانی و روحانی اذیت ہوگی۔ بہر حال ان دونوں حضرات کو اس سخت مصیبت میں دو سال تک رکھا گیا اور غالباً ستمبر یا نومبر ۱۹۲۲ء میں انہیں رہا کر دیا گیا۔ بنارس جیل میں مولانا محمد عرفان صاحب سے اولا یہ شرط لکھوانے کی کوشش کی گئی کہ وہ صوبہ متحدہ اور صوبہ سرحدی کبھی نہ رہیں گے مگر انہوں نے اس شرط پر رہائی قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر صوبہ متحدہ کی قید اٹھا کر صرف صوبہ سرحدی میں نہ جانے کا وعدہ لینے کی کوشش کی گئی۔ مگر جب انہوں نے اسے بھی قبول نہ کیا تو یہ حکم سنا کر انہیں رہا کر دیا گیا کہ آپ کو صوبہ سرحدی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے جیل سے رہا ہو کر مولانا محمد عرفان صاحب اپنے وطن ہزارہ کیجانب روانہ ہوئے۔ مگر سرائے کالا اسٹیشن پر انہیں روک کر واپس کر دیا گیا۔ اسوقت سے یہ دونوں حضرات اپنے وطن سے دور پنجاب اور دہلی میں پڑے ہوئے ہیں۔ انکی آنکھیں اپنے محبوب وطن۔ اپنے گھر بار۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے دیکھنے کو ترس گئی ہیں اگرچہ ان کے اخلاق جمیلہ نے یہاں بھی ان کیلئے بہت سے عزیز و دوست پیدا کر دیئے ہیں مگر غریب الوطنی خود ایک مصیبت ہے جس کے زخم کو صرف وطن ہی مندمل کر سکتا ہے۔

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی میکرد — میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

جسوقت ان کی روح ان وادیوں کے لئے تڑپتی ہے جو ہزارہ اور مانسہرہ کی پہاڑیوں کو چھوکر آتی ہیں تو دنیا کی کوئی چیز بھی اسکے لئے تسکین کا سامان مہیا نہیں کر سکتی۔

ان واقعات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کتنی شدید بے انصافی ہے جو سرحد کے ان دو بے گناہ عالموں پر کی جارہی ہے ان کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے ایک اشتعال پذیر اور جوشیلی آبادی کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور ملک کی آزادی کے لئے غیر آئینی ذرائع استعمال کرنے سے روکا۔ اور اس کے جوش کو نظم و آئین کا پابند بنانے کی کوشش کی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو تمام صوبہ سرحدی میں آگ لگ جاتی۔ اور نہ معلوم کس قدر ہولناک تباہی پر اس کا خاتمہ ہوتا لیکن اگر انسانیت کی یہ خدمت حکومت کے نزدیک جرم بھی تھی اور پھر وہ سزا کے مستوجب بھی تھے تو سوال یہ ہے کہ اب اس سزا کو بدستور مستمر رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ خلافت کی تحریک تقریبا سرد پڑ چکی ہے، نان کوآپریشن کی تحریک کو مرے ہوئے عرصہ گذر گیا، ملک کی مختلف جماعتیں مدت ہوئی کہ آپس کے جھگڑوں میں آزادی کے خواب کو بھول چکیں۔ اب اگر وہ سرحد میں داخل ہوں گے بھی تو کونسا غدر برپا ہو جائیگا۔ یہ کارروائی اگر جائز بھی تھی تو اس زمانہ میں جائز تھی جب طبیعتوں میں جوش پھیلا ہوا تھا اور اسے صرف اسی وقت تک جاری رکھنا صحیح ہو سکتا تھا جب تک وہ تحریک زندہ تھی۔ مگر حالات بدلجانے کے باوجود ایسے احکام کو بحال رکھنا جنسے کسی شخص کے انسانی و شہری حقوق سلب ہوتے ہوں غالبا خود واضعین قانون کے منشا کے بھی خلاف ہے۔

ہم صاف طور پر اس بات کو ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت ان مظلوم سرحدیوں کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے اس بات کا انتظار کر رہی ہے کہ وہ خود اس کا مطالبہ کریں تو یہ قیامت تک نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں نے جیل کی مصیبتوں سے نجات پانے کے لئے بھی حکومت کی شرائط منظور کرنا گوارا نہ کیا ہو ان کے لئے ہجر وطن سے مجبور ہو کر عرض مدعا کی ذلت گوارا کرنا مشکل ہے اور شاید وہ اس کے مقابلہ میں ساری عمر اسی طرح وطن سے دور رہنا زیادہ پسند کریں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کے لئے محض اس بنا پر کسی کے ساتھ بے انصافی کرنا جائز ہے کہ وہ اس سے انصاف کا مطالبہ کرنا نہیں چاہتا؟ کیا کسی کے حقوق صرف اس لئے چھینے جا سکتے ہیں کہ وہ حق طلبی کی درخواست کرنے کے لئے تیار نہیں ہے؟ کیا انصاف کی التجا نہ کرنے کی سزا بے انصافی اور حق کی بھیک نہ مانگنے کا بدلہ حق تلفی ہے؟ ظاہر ہے کہ جب حکومت نے ان کی درخواست اور خواہش کے بغیر انہیں جلاوطن کیا تھا تو اب اسے ان کی درخواست اور خواہش کے بغیر ہی ان کو داخلہ کی اجازت بھی دینی چاہیئے۔ قانون کی پابندیوں کو اٹھانا کسی کی خواہش اور درخواست کے تابع نہیں بلکہ انصاف کی ضرورت پر مبنی ہے، اور اس منشائے انصاف کو پورا کرنا ہر انسانی حکومت کا فرض ہے۔

باجہ کا مسئلہ

مولانا محمد علی نے باجہ کے مسئلہ پر خوب فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ کبھی نہ پیدا ہوتا اگر شدت غیظ و غضب سے دونوں قوموں کی عقل خبط نہ ہو جاتی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے جھگڑے جن پر افاقہ کی حالت میں لڑنے والوں کو خود شرم آتی ہو گی صرف ایک جاہلانہ تعصب کا نتیجہ ہیں، ورنہ اگر دونوں قوموں میں ہمسایگی کے حقوق کی رعایت اور باہمی رواداری کے جذبات پیدا ہو جائیں تو وہ کبھی رونما نہیں ہو سکتے۔ بدقسمتی سے دونوں قوموں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ باجہ بجانا اور باجہ روکنا ان کا مذہبی فرض ہے، جس کی ادائیگی میں جان دیدینا اور جان لے لینا ضروری ہے۔ اس خیال کو ان لوگوں نے قصداً ترقی دی ہے جو اپنی عظمت شان اور رفع درجات کے لئے ایسے ذلیل طریقے اختیار کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی تعلیمات سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان باجہ کا سوال ایک قومی عزت کا سوال بن گیا ہے اور دونوں قومیں اس پر یہ سمجھکر لڑ رہی ہیں کہ بس اسی پر دونوں کی قومی عزت کے بقا و فنا کا فیصلہ ہے یہی وجہ ہے کہ آج اس کے تصفیہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوتی اور جو کوشش بھی اس کو حل کرنے کے لئے کی جاتی ہے وہ طرفین کی افراط و تفریط کے باعث ناکام ہو جاتی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ ایک بعد کا سوال ہے کہ مذہبی اور قانونی حیثیت سے اس مسئلہ میں دونوں قوموں کی پوزیشن کیا ہے؟ پہلا سوال تو یہ ہے کہ اس جوش جنون کو کس طرح کم کیا جائے جس کی موجودگی میں سنجیدگی کے ساتھ مذہبی و قانونی حیثیت کی تحقیق کسی

طرح نہیں کی جا سکتی۔ آج کیفیت یہ ہے کہ اگر دونوں طبقوں کے سنجیدہ اور اہل علم و عقل حضرات ملکر کوئی صحیح فیصلہ صادر بھی کر دیں تو وہ جماعتیں اسے تسلیم کرنے کے لئے کسی طرح تیار نہ ہونگی جن کے جذبات اس فیصلہ سے مطمئن نہ ہونگے اور پھر ان لوگوں پر سب و شتم کی بوچھاڑ شروع کر دی جائیگی جنہوں نے بزعم عوام اپنی قوم کی صحیح ترجمانی نہیں کی۔ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا مسئلہ درپیش ہو تو صحیح فیصلہ کسی بیچ کے طریقہ پر نہیں ہو سکتا بلکہ جانبین میں سے کسی ایک کی طرف ہوگا۔ اب اگر دونوں فریق بہر صورت اپنی خواہش پر اڑے ہوئے ہوں اور انہوں نے پہلے ہی سے یہ طے کر لیا ہو کہ جو فیصلہ ان کی خواہش کے خلاف ہو وہ قطعاً ناقابل قبول ہے، تو ایسی حالت میں نہ کوئی شخص فیصلہ کرنے کی جرأت کر سکتا ہے اور نہ یہ جرأت کسی طرح مفید ہو سکتی ہے پس اسوقت اولین ضرورت ہے کہ ملک کے تمام باشعور طبقے بلا اس لحاظ کے کہ اس مسئلہ میں کون حق پر اور کون ناحق پر، محض اس جذبۂ جانفروشی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کریں جو دونوں قوموں کو ایسے حقیر مسئلہ پر لڑنے مرنے کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اس کے ٹھنڈا ہونے کے بعد ہی وہ پرسکون فضا پیدا ہو سکتی ہے جس میں اس مسئلہ کا کوئی صحیح تصفیہ کیا جا سکیگا۔

حکومت اور کالا پانی

اس مرتبہ اسمبلی میں پھر جزائر انڈمان سے موپلوں کی واپسی کا مسئلہ پیش کیا گیا اور حکومت نے ملک کی اس متفقہ خواہش کو پھر ٹھکرا دیا۔ ابتک تو حکومت یہ اعلان کر رہی تھی کہ وہ ان جزائر کو ایک تعزیری مسکن کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتی اور ابسے پانچ سال پہلے انڈین جیل کمیٹی کی سفارشات پر یہانتک وعدہ کر لیا گیا تھا کہ اس داغ کو تھوڑی مدت میں مٹا دیا جائیگا مگر اب سر الگزنڈر مڈیمن صاحب ان جہنم ارضی کے اتنے مداح ہو گئے ہیں کہ انہیں کسی قسم کی خرابی کو تسلیم ہی نہیں کرتے اور دنیا کو یقین دلا رہے ہیں کہ وہاں ترقی کے بہترین مواقع ہیں اسی وجہ سے بعض حلقوں میں یہ تجویز ہو رہی ہے کہ ان جزائر کو جزائر انڈمان کے بجائے "جزائر خوشحالی" سے موسوم کیا جائے۔ مگر اس سوال کا حکومت کے پاس کیا جواب ہے کہ جس ملک کے مکانوں میں تو مہینہ تک کیچڑ بھری رہتی ہے اور جہاں ایک عورت کئی کئی مردوں کی بیوی بنکر رہ سکتی ہے، وہاں موپلوں کی عورتوں

بقیہ صفحہ اول

اس کے بعد صدر نے پھر سوال اٹھایا کہ اس تجویز کو حکومت کے سپرد کیا جائے یا نہیں۔ یوسف یاسین نے اپنی پچھلی رائے پر اصرار کیا اور کہا کہ فی الحال تفصیلات کو چھوڑ کر صرف اسکیم کے بنیادی امور پر حکومت سے مشورہ کر لیا جائے۔ وفد مصری کے رکن المسیری نے کہا کہ کسی کمپنی کا قیام مقصود بالذات نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ کوئی کمپنی حکومت کے اتفاق سے سرمایہ لگانے کے لئے تیار ہو جائے۔ ڈاکٹر دملوجی نے رائے دی کہ اس موضوع پر پہلے ماہرین فن سے مشورہ کر لیا جائے۔ مگر المسیری نے کہا کہ یہ تضییع وقت ہے۔ یوسف یاسین نے کہا کہ ایسے اہم معاملہ میں عجلت مضر ہے۔ حاج امین مقصود نے جاوا کی طرف سے تجویز کی تائید کی۔ حافظ وہبہ نے حکومت کیجانب سے یقین دلایا کہ جو مفید اور کارآمد تجویز پیش کی جائے گی اسے حکومت بلاتامل قبول کرلے گی۔ بہجت البیطار نے کہا کہ پہلا سوال روپیہ کا ہے اور جب ترکی حکومت جیسی زبردست اسلامی سلطنت روپیہ دینے سے عاجز ہے تو وہ قومیں جو اجنبی تصرف میں ہیں بدرجہ اولی عاجز ہوں گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ کمپنی قائم کرکے اسی کے ذریعہ اس اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس مباحثہ پر مصری وفد کے صدر ظواہری کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے حاضرین کو اصل تجویز کی طرف توجہ دلائی۔ کہا اس میں تمام شکوک کو رفع کرنے کا سامان خود بخود موجود ہے انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کا نقطہ نظر بھی خود اسی کے نمائندے کی زبان سے معلوم کر چکے ہیں۔ شریف علی بن حسین نے اس پر اعتراض کیا کہ ریلوے لائن کی اسکیم اونٹ والوں کو تباہ کرے گی۔ اور اسی وجہ سے ہم ہمیشہ ترکوں کے زمانہ میں بھی اس کی مخالفت کی ہے مگر ظواہری نے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی تجویز میں اس کی رعایت بھی رکھ لی ہے۔ اونٹ والے اپنے اونٹوں کے بجائے کمپنی کے حصے خرید کر معنوی اونٹ چلا سکتے ہیں جنسے انہیں دوگنا فائدہ ہوگا۔

اس کے بعد نماز ظہر کے لئے جلسہ ملتوی ہوا۔

ایک گھنٹہ کے بعد اجلاس پھر شروع ہوا اور سکرٹری نے دوبارہ مصری وفد کی تجویز پڑھکر سنائی۔

رشید رضا — میں نہیں سمجھ سکتا کہ موٹر سروس کمپنی کی قید کیوں لگائی ہے۔

ظواہری — میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہم نے اپنی صوابدید کے مطابق حجاز کی مصلحت کو پیش نظر رکھکر یہ قید لگائی ہے اگر آپ لوگ اس قید کو نہیں رکھنا چاہتے تو جس اسلامی کمپنی سے بھی معاملہ ہو سکے اسکو ہم قبول کر سکتے ہیں۔

رشید رضا — یہ بہتر ہے۔ کیونکہ کسی خاص کمپنی کی قید سے حکومت کو موقع ہے کہ اسے رد کر دے۔

دملوجی — امتیاز عطا کرنا حکومت کا حق ہے اور اس میں مداخلت مناسب نہیں ہے۔

ظواہری — ہم صرف حجاز کی بہتری چاہتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق اس کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اگر آپ لوگ چاہیں تو ہم حکومت سے بھی اس میں استصواب کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد ظواہری کی درخواست پر ان کی تجویز پھر پڑھی گئی۔

سید سلیمان ندوی — مجھے یاد پڑتا ہے کہ اسی قسم کی ایک تجویز اس سے پہلے منظور ہو چکی ہے۔ اور اس میں ہم طے کر چکے ہیں کہ ریلوے لائن قائم کرنے کا کام کمپنیوں کے ذریعہ نہیں بلکہ مسلمانوں کے چندہ سے کیا جائے۔ پس اگر ہم اس تجویز کے بعد اس تجویز کو بھی قبول کر لیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آج ہم اس چیز کو رد کر رہے ہیں جسے کل طے کر چکے ہیں۔

المسیری — اگر راس المال میں کمپنی کا حصہ نہ ہو تو یہ اسکیم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے اور وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کر سکتے ہیں جو حمل و نقل پر گذارہ کر رہے ہیں۔ مساہمت تو یہ ہو سکتا ہے کہ اونٹ اور جانوروں کے مالک سرمایہ اور منافع میں حصہ لے سکتے ہیں۔

توفیق شریف — میں سید سلیمان ندوی صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔ میری رائے میں مسلمانوں کے چندہ ہی سے ریلوے لائن قائم ہونی چاہیئے۔

منع ہارون — یہ ظاہر ہے کہ ایسی بڑی اسکیم کا محض چندوں سے پورا ہونا مشکل ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ایک کمپنی کام کرتی رہے اور مسلمان اس کی مدد پر مستعد رہیں۔

ابو زید — اگر ہم صرف چندوں ہی پر حصر کریں تو کامیابی مشکل ہے۔ حجاز ریلوے کی مثال پیش نظر ہے جو دولت عثمانیہ کی کوششوں کا نتیجہ تھی جس کی صولت اور نفوذ و اقتدار کسی کو بھی حاصل نہیں ہے وہ جس طرح چندے حاصل کر سکتی تھی۔ آپ نہیں کر سکتے۔ پس ضروری ہے کہ تمام ممکن وسائل سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور مسلمانوں پر اس اسکیم کے لئے جو ٹیکس لگائے جائیں وہ بھی وصول کرنے چاہئیں۔

ظواہری — شرع شریف مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کی اجازت نہیں دیتی روپیہ حاصل کرنیکا شرعی ذریعہ یہ ہے کہ آپ زکوۃ اور خراج وغیرہ کا روپیہ حاصل کریں۔ جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے ہم ایک اسلامی ملک میں ہیں۔ اور یہاں غیر شرعی ذرائع سے روپیہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

ابو زید — کیا شرع کہتی ہے کہ ایسا کام نہ کرو جس میں مسلمانوں کی مصلحت ہو؟ اور کیا وہ ایسے عمل صالح سے منع کرتی ہے؟ یہاں رجال شرع موجود ہیں انسے رجوع کر لیا جائے۔

ظواہری — شرع میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کے جواز کا حکم نکلتا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اس سے بدرجہا زیادہ اہم امور اسلامی کے لئے روپیہ کے محتاج ہوتے تھے۔ مگر آپ نے ہمیشہ شرعی آمدنی مثل زکوۃ و خراج پر بھروسہ کیا یا مسلمانوں کو ترغیب دیکر راہ خدا میں اعانات حاصل کیں۔ آپ علماء متقدمین یا متاخرین میں سے ایک کو بھی پیش نہیں کر سکتے جو مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کو جائز رکھتا ہو۔ سلطان ابن سعود نے خود کہا ہے کہ ہم کسی ایسے کام کے لئے تیار نہیں ہیں جس کی وجہ میں اصلیت نہ ہو۔ ہمیں شرعی ذرائع معلوم و مشہور ہیں انہی کو اختیار کرنا چاہیئے۔

العقیل — حق ظواہری کے ساتھ ہے۔ حکومت خود بھی غیر مشروع ذرائع استعمال نہیں کرنا چاہتی میری رائے میں کمپنی کی تجویز زیادہ مناسب ہے۔ شرائط کے معاملہ کو حکومت پر چھوڑ دیجئے

امین حسینی — ہمارا مقصد یہ ہے کہ جدہ سے مکہ اور عرفات تک اور پھر مکہ سے مدینہ تک ریلوے لائن تعمیر کی جائے تاکہ بلاد حجاز یہ ایک دوسرے سے مربوط ہو جائیں۔ یہ کام جس صورت سے بھی ہو سکے کرنا چاہیئے اور اس کی صورتوں کی تعیین ماہرین فن پر چھوڑ دینی چاہیئے تاکہ وہ ایک محفوظ، مفید اور صحیح طریقہ دریافت کریں۔ البتہ میرا خیال یہ ہے کہ محض چندوں پر اعتماد کرنا مفید نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے لئے ایک طویل مدت تک انتظار کرنا پڑیگا حکومت اور مجلس تنفیذیہ کے مشورہ سے وہ ذرائع معلوم کرنے چاہئیں جن سے اس اسکیم کو اچھی طرح عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہو۔

رشید رضا — کتب فقہ میں معروف و مقربات تو وہی ہے جو استاذ ظواہری نے بیان کی ہے۔ البتہ بعض علماء اور خصوصاً مالکیہ نے باب المعاملات میں ان ذرائع کا ذکر بھی کیا ہے جو استاذ ابو زید نے بیان کئے ہیں۔ اور انہیں "مصالح مرسلہ" کے ذیل میں داخل کیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ ایک اصول ہے جسے وقت ضرورت اولی الامر برتا کر سکتے ہیں۔ پس مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق بعض علماء نے جواز کا فتوی دیا ہے۔ اور اس کو صورت مسئولہ پر جب ہم منطبق کرتے ہیں تو مالکیہ کا فتوی اس کے جواز میں ہے جیسا کہ شاطبی کی کتاب الاعتصام میں مذکور ہے۔

سید سلیمان ندوی — میں دیکھتا ہوں کہ آپ اصل تجویز سے ایک علمی مسئلہ میں داخل ہو گئے۔ بہتر ہو کہ اصل موضوع کی طرف رجوع کرکے ہم اسی کے دائرہ میں اس بحث کو محدود رکھیں۔

بہجت البیطار — اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے۔ کہ ایک اسلامی کمپنی اس کام کو انجام دے اور یہ شرط بھی منظور ہو چکی ہے کہ اس کے حصے کسی اجنبی کے ہاتھ نہ فروخت کئے جائیں۔

توفیق شریف (سکرٹری) — اس موضوع میں ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو ایک قرارداد منظور کی جا چکی ہے جس کا منشا یہ تھا کہ جدہ سے مکہ اور پھر مکہ سے رابغ کے راستہ مدینہ تک ایک ریلوے لائن قائم کی جائے۔ اور جیسا کہ سید سلیمان ندوی صاحب ظاہر کر چکے ہیں موتمر نے اس میں یہ طے کر دیا ہے کہ وہ لائن اسلامی چندوں سے تعمیر کی جائے گی پس ایسا اس جدید قرارداد کو منظور کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم پچھلی قرارداد کو بدل رہے ہیں

سید رشید رضا صاحب نے شریعت کی رائے جو کچھ ظاہر کی ہے اس کو معلوم کرنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جدید ٹیکس نافذ کرکے ہی اس کام کو انجام نہیں دے سکتے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ یہ مصالح حجاز کے خلاف ہونے کے ساتھ ہی احکام شرعیہ کے بھی خلاف ہے۔

حافظ وہبہ (نجدی) — اور یہ جو حجاز میں ٹیکس لگائے گئے ہیں کیا ان کے متعلق بھی آپ نے شرعی فتوی حاصل کر لیا ہے؟

توفیق شریف — مجھے نہیں خبر۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ریلوے لائن تعمیر کرنا ضروری ہے۔ مگر وہ مسلمانوں کے چندہ سے تعمیر ہونی چاہیئے۔

صدر — میں سمجھتا ہوں کہ آپ سب تجویز کے اصول سے متفق ہیں۔ اور چونکہ آپ کو معلوم ہے اس معاملہ میں مقامی حکومت کی رائے ایک وزن رکھتی ہے۔ لہذا میں تجویز کرتا ہوں کہ ہم حکومت کی رائے حاصل کریں۔ اگر وہ اسے منظور کرلے تو فبہا ورنہ ہمارے پاس اسے مجبور کرنے کی کوئی قوت نہیں ہے۔ پس جو لوگ اس تجویز کو حکومت کے پاس بھیجدینے کے موافق ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

حافظ وہبہ — جناب صدر — مجھے ڈر ہے کہ اس طریقہ سے یہ تجویز معطل ہو جائے گی۔ حالانکہ یہ نہایت اہم عملی تجاویز میں سے ہے۔ اگر ہماری تمام تجویزوں اور بحثوں کا نتیجہ صرف یہی ہو کہ انہیں فلاں کمیٹی یا حکومت کے سامنے پیش کر دیا جائے تو ہم مسلمانوں کو اپنے کام کی کیا روداد سنائیں گے؟ میں جانتا ہوں کہ حکومت میں معمولی سے معمولی کام کے لئے بھی دو دو مہینے لگ جاتے ہیں۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم دو یا تین یا چار آدمیوں کو منتخب کریں جو اس موضوع پر بادشاہ سلامت سے تبادلہ خیال کرلیں اور موتمر کے ختم ہونے سے پہلے ہم کو اس کے نتیجہ کی اطلاع کر دیں۔

حاضرین — اتفاق ہے۔

صدر — اچھا تو حافظ صاحب ان چار آدمیوں کے نام تجویز کریں۔

حافظ وہبہ — میں تجویز کرتا ہوں کہ تجویز کے محرک المسیری صاحب، سید امین الحسینی صاحب، سید رشید رضا صاحب، اور سید سلیمان ندوی صاحب اس وفد کے رکن ہوں۔

حاضرین نے ان ناموں سے اتفاق کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

(باقی)

خبر قیات

عالم اسلامی

ریف

ریف میں جہاد کی روح تازہ ہو رہی ہے

فرانس اور ہسپانیہ کیخلاف کارروائیاں

طنجہ یکم اگست ۔ آج اور کل فرانسیسی محاذ پر ہر جگہ مجاہدین نے بغاوت کر دی تھی ۔ بنی مکہ ۔ اور بنی توقیہ غزوی نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا جو فرانس کے ہمدرد اور شریک کار ہیں اور کئی دیہات میں آگ بھی لگا دی ۔ ہسپانی محاذ پر بھی سردار جزیرو اور مولائی البقار قبیلہ خمس اور دیگر قبائل کو منظم کر رہے ہیں تاکہ شیشوان کی طرف اقدام کر کے ہسپانیوں کا مقابلہ کریں ۔ ہسپانی دستوں کو نومان کے قریب الخمیس میں روک لیا گیا ہے کیونکہ اس مقام پر ہر لحظہ سخت جنگ ہونے کا اندیشہ کیا جا رہا ہے ۔ ہسپانیوں اور فرانسیسیوں کو اس مصیبت سے نجات کی صرف ایک چیز سے امید ہے اور وہ یہ کہ ان قبائل کے پاس غازی محمد ابن عبد الکریم جیسا کوئی سردار موجود نہیں ہے مگر باوجود اس کے بغاوت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ اسے نہایت اہم خیال کیا جاتا ہے ۔ اور ہسپانی فوجوں کی امداد ناگزیر ہے ۔
"ویسٹ منسٹر گزٹ"

ٹرکی

انجمن اتحاد و ترقی کے خلاف الزامات

ترکی حکومت کی مجنونانہ کارروائیاں

قسطنطنیہ ۲۴ اگست ۔ انگورا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی کے ان سابق ارکان کے مقدمہ میں جن پر مصطفیٰ کمال کو ہلاک کرنے کی سازش کا الزام لگایا گیا تھا مدعی عمومی نے ۲۵ صفحات کی ایک تحریر پڑھ کر سنائی ۔ اور انجمن مذکور کی گذشتہ تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جنگ عظیم میں دول وسطیٰ کی جانب سے ترکی کی شرکت کے باعث جو مہلک نتائج پیدا ہوئے وہ اسی انجمن کے بد اخلاقی اثرات کا نتیجہ تھے ۔ مدعی عمومی نے مطالبہ کیا کہ اس انجمن کو پھانسی کی سزا ملنی چاہیئے ۔ سات کو جلا وطن کر دینا چاہیئے اور باقی کو سزا کر دینا چاہیئے ۔

مشرق کی اسلامی جمعیۃ اقوام

آستانہ کے اخبارات میں اس خبر کا برابر چرچا ہو رہا ہے کہ کابل، اور طہران کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اسلامی جمعیۃ اقوام قائم کی جائے جس میں ترکی، افغانستان ۔۔۔ شامل ہوں ۔
آستانہ کے اخبار یہ لکھکر تحریر کرتے ہیں کہ اگر اس خیال نے جامہ پہن لیا ۔ تو مشرق اسلامی کی زندگی اور اس کے ۔۔۔ پر یہ چیز غیر معمولی طریق سے بہتر اثر ڈالے گی ۔

البانیا

البانیا میں شورش

احمد زوغو کے خلاف انقلابی تحریک

ایتھنز ۲۲ اگست ۔ باوجود سرکاری تردید کے سالونیکا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ جنوبی البانیا میں ایک نہایت زبردست انقلاب رونما ہوا ہے جس کا مقصد جمہوریہ البانیہ کے صدر احمد زوغو کی طاقت کو خاک میں ملانا ہے ۔ سینکڑوں مصیبت زدہ زیکو سلافیا کو بھاگ گئے ہیں ۔ (برٹش یونائیٹڈ پریس)

ممالک غیر

یونان میں پُر امن انقلاب

پانگالوس کی مطلق العنانی کا خاتمہ

ایتھنز ۲۲ اگست ۔ جنرل کانڈیلس نے جو ایک چوٹی کا انقلاب پسند ہے جنرل پانگالوس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ۔ موسیو کونڈوریٹس سابق صدر نے صدارت کا عہدہ لے لیا ہے ۔ ایتھنز کی فوج اور جنگی جہاز انقلاب پسندوں کے ساتھ مل گئے ہیں ۔ پانگالوس کو قید کر لیا گیا ہے ۔ اور تمام سرکاری عمارتوں پر خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر قبضہ ہو گیا ہے ۔ "برٹش یونائیٹڈ پریس"

برطانیہ میں بے روزگاروں کی تعداد کم ہو رہی ہے

رگبی ۲۵ اگست بے روزگاروں کی تعداد میں گذشتہ ہفتہ پھر کسی قدر کمی ہوئی ہے ۔ یعنی یہ تعداد گذشتہ ہفتہ سے تیرہ ہزار چھ سو کم تھی ۔

افریقہ میں گیارہ حکومتوں کی کانفرنس

نیروبی ۱۰ اگست ۔ افریقہ کی گیارہ حکومتوں کے مندوبین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جن میں بلجیم، اطالیہ اور پرتگال بھی شامل ہیں ۔ گورنر نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ یہ کانفرنس اس بات کی علامت ہے کہ مختلف قوموں کو افریقہ کی ترقی میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے ۔ یہ کانفرنس دس دن تک رہے گی ۔ اور اس میں زراعت اور کپاس کے متعلق بحث و تمحیص ہو رہی ہے ۔

ہندوستان

لکھنؤ میں ایک نئی حجاز کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ ۲۳ اگست مسلمانان لکھنؤ نے اپنے ایک عام جلسہ میں یہ تجویز منظور کی ہے کہ حجاز کی موجودہ نازک صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر ضروری ہے کہ ستمبر میں ایک آل پارٹیز انڈین مسلم ۔۔۔ سے اس غرض سے طلب کی جائے کہ وہ کوئی مؤثر کارروائی کرے ۔ مہاراجہ محمود آباد ۔ راجہ جہانگیر آباد اور مولانا حسرت جلسہ میں موجود تھے ۔

ہندوستانی مؤتمر حجاز کی تیاریاں

لکھنؤ ۲۵ اگست ۔ ہندوستانی مؤتمر حجاز کے انعقاد کے لئے تیزی کے ساتھ تیاریاں کی جا رہی ہیں ۔ کل جہانگیر آباد میں مجلس استقبالیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس کے صدر نواب صاحب جہانگیر آباد تھے ۔ جس میں سرمایہ اور چندے جمع کرنے کے لئے مجالس ماتحت قائم کی گئیں اور خیر مقدم ۔ قیام و طعام پنڈال اور رضا کاروں کے متعلق جملہ انتظامات پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے ۔ مؤتمر کی صدارت کے لئے ہز ہائی نس آغا خاں ۔ سر ابراہیم رحمت اللہ اور مسٹر حسن امام کے اسماء پیش کئے گئے نیز مہاراجہ صاحب محمود آباد کو اختیار دیا گیا کہ وہ بالترتیب ان اشخاص سے صدارت کے متعلق گفت و شنید کریں ۔ مجلس استقبالیہ کا آئندہ جلسہ ۲۵ اور ۲۶ ستمبر کو منعقد ہوگا ۔ اور مؤتمر قیصر باغ کی بارہ دری میں منعقد کی جائے گی ۔ مجالس ماتحت نے سرگرمی کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا ہے ۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد اور راجہ صاحب جہانگیر آباد اعلان کر چکے ہیں کہ وہ اس مؤتمر کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ دیں گے ۔ نیز دوسرے لوگوں نے بھی مالی امداد کے وعدے کئے ہیں ۔

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی علالت

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رکن وفد جمعیۃ العلماء ہند ابھی ابھی سفر حجاز سے واپس تشریف لائے ہیں ، دیوبند پہنچ گئے ہیں ۔ سفر کی تکالیف اور تکان کے باعث آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہے ۔ دعا ہے کہ شافی مطلق آپ کو جلد صحت عطا فرمائے ۔

"حیدر آباد ٹیچر" کا اجراء

حیدر آباد دکن ۲۳ اگست مسٹر محمد مارماڈیوک پکتھال کی ادارت میں "حیدر آباد ٹیچر" کے نام سے ایک جدید رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے یہ نصف اردو اور نصف انگریزی میں ہے ۔

مقدمات راولپنڈی

مولانا محمد اسحاق مانسہروی اور دیگر رہنمایان ملت کا مقدمہ

راولپنڈی ۲۳ اگست ۔ آج مسٹر جے اے کیو اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں رہنمائے قوم حضرت مولانا محمد اسحاق مانسہروی پریزیڈنٹ مجلس خلافت اور دیگر بزرگوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت پھر شروع ہوئی ۔ استغاثہ کی طرف سے سردار بے انت سنگھ سرکاری وکیل مقدمہ کے پیروکار تھے ۔ رہنمایان قوم کی جانب سے ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ ڈی ہائی کورٹ لاہور مسٹر ایم ۔ اے جان بیرسٹر مسٹر نذیر احمد بیرسٹر لودھی ۔ راجہ عبد الرحمٰن خاں پلیڈر قاضی نذیر احمد ایڈووکیٹ وکیل مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے ۔ مولانا محمد اسحاق صاحب دیا بانی اکابر ملت کی جانب سے صفائی کے گواہ پیش ہوئے ۔
آئندہ مقدمہ کی سماعت ۳۰ اگست ۱۹۲۶ء کو ہوگی ۔ اور اسی تاریخ کو بقایا شہادت صفائی بھی پیش کی جائے گی ۔

سجن سنگھ کے خلاف مقدمہ

راولپنڈی ۲۵ اگست ۔ کل مسٹر کیو خاص مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کی سماعت پھر شروع کی جس میں دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے ماتحت چودھری سجن سنگھ اور چند دیگر ہندوؤں کے خلاف الزامات عائد کئے گئے ہیں ۔ ملزم ہری رام نے صفائی پیش کرنے سے انکار کیا ۔ اور دوسرے ملزموں نے گواہ پیش کئے ۔
سردار گلاب سنگھ وکیل ۔ ٹھاکر سنگھ سپرنٹنڈنٹ چنگی راولپنڈی ۔ کرپال سنگھ صراف ۔ ہری کشن سنگھ بیرسٹر عطر سنگھ اور دوسرے گواہوں نے مساجد کے سامنے باجا بجانے کے مسئلہ کے متعلق شہادتیں دیں ۔ ایک دوسرے گواہ کی شہادت کے بعد مقدمہ کی سماعت ۲۹ اگست پر ملتوی کر دی گئی ۔

اس سال کے حاجیوں کی تعداد

شملہ ۲۳ اگست ۔ شیخ مشیر حسین قدوائی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بھور نے کہا کہ امسال تقریباً ۱۹۵۰۰ حاجی ہندوستان سے گئے تھے ان میں سے تقریباً ۱۱۵۰۰ حاجیوں نے واپسی کے ٹکٹ لئے تھے ۔ واپس آنے والے حاجیوں کی تعداد کے متعلق حکومت کو ہنوز مکمل اطلاع نہیں پہنچی ہے ۔

امیر شریعت صوبہ بہار کی واپسی

پھلواری شریف ۲۴ اگست ۔ مولانا عثمان غنی صاحب ناظم امارت شرعیہ الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ :-
حضرت امیر شریعت صوبہ بہار حج بیت اللہ کے فریضہ کو ادا کرنے اور زیارت حرمین شریفین کے بعد مکہ معظمہ سے واپس تشریف لے آئے ۔ آپ ۲۲ اگست کو پونے چار بجے دینا پور اسٹیشن پر پہنچے بنارس سے ہمیں امیر صاحب کی تشریف آوری کی خبر بذریعہ ٹیلیفون مل گئی تھی ۔ آپ کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر ہزاروں آدمیوں کا ہجوم تھا ۔ حضرت امیر شریعت نے ٹرین ہی میں کھڑے ہو کر اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبودی کے لئے دعا کی ۔ لوگ آمین کہتے جاتے تھے ۔ اللہ اکبر کے نعروں میں آپ ٹرین سے اترے اور موٹر پر سوار ہو کر سیدھے پھلواری شریف لے گئے ۔ مولانا نور الحسن ناظم بیت المال اور قاضی احمد حسین بھی ۲۴ اگست کی صبح کو پہنچ گئے ہیں ۔

کلکتہ میں مشترکہ مجلس مصالحت کی ناکامی

نواب صاحب مرشد آباد کا بیان

کلکتہ ۲۴ اگست ۔ کل نواب بہادر مرشد آباد نے اسٹیٹسمین کے نمائندے سے بیان کیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے جذبات کو بہتر بنانے میں اب تک مشترکہ بورڈ کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے ۔
نواب بہادر ہندوؤں اور مسلمانوں کے اس نمائندہ بورڈ کے صدر ہیں جو فرقہ وارانہ فسادات کے بعد ہی گذشتہ اپریل میں قائم ہوا تھا ۔ اور جس میں سری ۔ این ۔ متر کے سفر کلکتہ سے دوبارہ جان پڑ گئی ہے ۔
نواب بہادر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بہت سے جلسے کئے مگر بعض اراکین کے طرز عمل سے کوئی تصفیہ ابھی تک نہیں ہو سکا اور نہ کوئی اسکیم اس طریق کار کے متعلق قرار پائی جو موجودہ صورت حال کو درست کرنے کے لئے اختیار کرنا چاہئے ۔

کلکتہ میں دس ڈاکو گرفتار کئے گئے

کلکتہ ۲۴ اگست ۔ جنوبی علاقہ میں پولیس نے کئی مکانات پر دھاوے کئے اور دس ڈاکوؤں کی ایک جماعت گرفتار کی ۔ حال ہی میں کلکتہ میں کئی مقامات پر نقب زنی کے واقعات ہوئے ہیں ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہی لوگ نقب زنی کرتے تھے ۔ ان میں سے ایک شخص کو تو پہلے ۱۷ مرتبہ سزا ہو چکی ہے ۔ اس شخص نے ایک مسلمان کا بھیس بدل رکھا تھا پولیس کی آمد پر اس نے پولیس کو متنبہ کیا کہ اگر اس کے جسم کو ہاتھ بھی لگایا گیا تو وہ پولیس والوں کو جلا کر خاک کر دیگا ۔ بہرحال وہ بھی گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

اسمبلی میں جدید تجویزیں

کالے پانی کی سرکاری بہشت

مذہبی تیوہاروں کے قواعد کا مسئلہ

شملہ ۲۴ اگست ۔ منگل کے روز مجلس وضع قوانین ہند میں تین تجاویز پیش ہوئیں ۔ جن میں سے دو تو کثرت رائے سے مسترد کر دی گئیں اور ایک پر مباحثہ جاری رہا ۔ سب سے پہلے مسٹر رام اینگر نے اپنی تجویز پیش کی جو انڈیمان کے اسٹیشن کو قائم رکھنے کے متعلق تھی ۔ حکومت کی طرف سے اس تجویز کی مخالفت کی گئی اور اسے کثرت آراء سے مسترد کر دیا گیا ۔

دوسری تجویز سید مرتضیٰ صاحب کی تھی جس کا مفاد یہ تھا کہ کالے پانی کی سزا دینے کے لئے ملزمین کو انڈمن نہ بھیجا جائے ۔ کرنل کرافورڈ اور کرنل گڈنی نے حکومت کی جانب سے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستانی جیلوں کے مقابلہ میں جزیرۂ انڈمن کی حیثیت ایسی ہے جیسے کہ دوزخ کے مقابلہ میں بہشت ۔ سر الیگزینڈر مڈیمین نے کہا کہ حکومت نہیں چاہتی تھی کہ اس سلسلہ کو بند کرنے کا جو اعلان کر چکی ہے ۔ اس پر قائم نہ رہے گو بہت سی مشکلات پیدا ہو گئیں اور اب اس مسئلہ کے لئے وقت کی ضرورت ہے ۔ اس وقت ان جزائر میں جو سات ہزار آدمی موجود ہیں ان کے رکھنے کے لئے ہندوستانی جیلوں میں کافی جگہ نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ اس دوران میں بہت سی ترقی بھی ہو چکی ہے ۔ چنانچہ تجویز کثرت آراء سے مسترد ہو گئی ۔
تیسری تجویز مسٹر محمد یعقوب نے پیش کی جو ہندوستان کے مذہبی تیوہاروں کی تنظیم کے متعلق تھی بمسٹر رنگا چاریہ نے ایک ترمیم پیش کی جس کا مفاد یہ تھا کہ ہندوستان کے مذہبی تیوہاروں کی ادائیگی کے واسطے قواعد بنانے کے متعلق سفارشات پیش کرنے کو لیڈروں اور سرکاری عہدہ داروں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے ۔ اس تجویز پر ابھی مباحثہ جاری ہے ۔

سوراج پارٹی کے ایک رکن کا استعفا

شملہ ۲۴ اگست ۔ مسٹر شیو دیال مصرا رکن مجلس وضع قوانین ہند نے سوراج پارٹی کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے ۔

شرح تبادلہ کے متعلق حکومت کا اعلان

شملہ ۲۴ اگست ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ :-
بعض حلقوں میں اس امر پر شبہات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ مجلس وضع قوانین میں کرنسی بل پر مباحثہ کو ملتوی کر دینے کا سبب یہ ہے کہ حکومت روپیہ کی شرح تبادلہ ایک شلنگ ۶ پنس ہی رکھنا چاہتی ہے ۔ چنانچہ حکومت ہند یہ چاہتی ہے کہ اس امر کو صاف کر دے کہ ۴ اگست ۱۹۲۶ء کے سرکاری اعلان کے مطابق وہ اس قسم کی تدابیر اختیار کرتی رہے گی جو روپیہ کی شرح تبادلہ میں غیر مناسب کمی و بیشی نہ ہونے دیگی تاکہ شرح تبادلہ کو سونے کے زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم معیار کے درمیان محدود کر دیا جائے ۔ ایک شلنگ چھ پنس کو روپیہ کی قیمت قرار دیکر سب سے اونچا معیار ایک شلنگ ۶ $\frac{3}{16}$ پنس اور سب سے نیچا ایک شلنگ ۵ $\frac{3}{4}$ پنس قرار دیا گیا ہے ۔

لالہ لاجپت رائے کا نیا رنگ

سوراجی سے انڈی پنڈنٹ ہو گئے

شملہ ۲۵ اگست ۔ آج سوراج پارٹی کی رکنیت سے مستعفی ہونے کے بعد لالہ لاجپت رائے مجلس وضع قوانین ہند کے اجلاس میں شریک ہوئے ۔ ۱۲ $\frac{1}{2}$ بجے وہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کی پچھلی بنچوں پر جا کر بیٹھے تو سرکاری ارکان نے تالیاں بجا کر ان کا خیر مقدم کیا ۔ ان کی آج کی حاضری خاص طور پر بار کونسل بل سے متعلق ہے جس میں وہ ایک ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ قانون مذکور لاہور کے ہائی کورٹ پر حاوی ہو سکے ۔

مسئلہ حجاز کے متعلق مولانا حسرت موہانی کا بیان

ابن سعود کو نکالا جائے اور صدر جمہوریہ کو خلیفہ بنایا جائے

کانپور ۲۵ اگست ۔ مولانا حسرت موہانی نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ مسلمانوں کی مختلف جماعتوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہونے کی کوئی توی امید نہیں ہے ۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک جماعت ابن سعود کو حجاز سے نکال دینے پر تلی ہوئی نہیں ہے ۔ بالفاظ دیگر وہ لوگ موجودہ صورت حال کی اصلاح کی تیاریاں کر رہے ہیں حالانکہ اس کا ختم کر دینا ہی واحد علاج ہے ۔ آپ نے آگے چل کر فرمایا کہ خلافت کمیٹی کا حقیقی مقصد نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ کیونکہ خلافت کا سوال اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ حجاز کو ابن سعود سے آزاد نہ کرا لیا جائے ۔ جب تک ابن سعود وہاں موجود ہے اس کا امکان نہیں کہ کسی دوسرے شخص کو خلیفہ تسلیم کر لیا جائے ۔ ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر اس قسم کے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جن سے ابن سعود حجاز چھوڑنے پر مجبور ہو جائے اور جمہوریہ کے منتخب شدہ صدر کے واسطے جگہ خالی کر دے ۔ یہی صدر خلیفہ بھی ہو ۔ اس کی خلافت اس کی شخصی حیثیت پر مبنی نہ ہو بلکہ وہ بحیثیت خلیفہ یا اجلاس کونسل ہونے کے اس منصب پر قائم رہے ۔ ظاہر ہے کہ یہ ذرائع صرف اخلاقی دباؤ تک ہی محدود نہیں رہینگے جیساکہ وفد کے بعض ارکان نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے ۔ یہ دعویٰ کہ مؤتمر اسلامی کو تقویت دینے سے حجاز میں سوراج قائم ہو سکتا ہے ویسے ہی انتہائی معقول ہے جتنا یہ کہنا کہ کونسلوں میں داخل ہو کر تجاویز منظور اور مسترد کرنے سے ہندوستان کو سوراج مل سکتا ہے ۔

فرقہ وارانہ لٹریچر کی ضبطی کا قانون

مجلس وضع قوانین ہند کی منظوری

شملہ ۲۶ اگست ۔ مجلس وضع قوانین ہند نے وہ مسودۂ قانون منظور کر دیا جس سے ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء میں ترمیم کی گئی ہے اور جس کی رو سے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ لٹریچر کو ضبط کر سکے ۔
مسٹر رنگا چاریہ کی یہ تحریک کہ مسودۂ قانون مذکور کو صرف دو سال کے لئے محدود کر دیا جائے ۔ ۴۸ آراء کی کثرت سے مسترد کر دی گئی ۔ غیر سرکاری اراکین حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ اس قانون کا غلط استعمال نہ کرے ۔

دار الحکومت

دہلی میونسپلٹی کی فیاضی

جامعہ ملیہ کو دو سو روپیہ ماہانہ کی امداد

دہلی ۲۵ اگست ۔ دہلی میونسپلٹی نے اپنے آج کے اجلاس میں یہ طے کیا ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کو دو سو روپیہ ماہوار کی امداد دی جائے ۔

دو مسلمان طلباء کو ہندوؤں نے جمنا میں پھینکدیا

ایک طالب علم کی حسرتناک موت

دہلی ۲۵ اگست ۔ کل صبح مدرسہ عبد الرب کے دو بنگالی طالب علموں کو جو مچھلی کا شکار کھیلنے کے لئے مرگھٹ کی جانب جا نکلے تھے ہندوؤں کی ایک جماعت نے زد و کوب کیا اور جمنا میں پھینکدیا ۔ ایک طالبعلم جو تیرنا جانتا تھا تیر کر باہر نکل آیا اور اس نے بدقت تمام کشمیری دروازہ کے تھانہ میں جا کر رپورٹ لکھا دی ۔ دوسرا طالب علم جو زیادہ زخمی ہو گیا تھا غالباً ڈوب کر مر گیا ۔ اب تک ایک ہندو گرفتار ہو چکا ہے اور مزید گرفتاریوں کی امید کی جاتی ہے ۔

مولانا محمد علی کا سفر لکھنؤ

دہلی ۲۶ اگست ۔ کل شام کو ساڑھے چھ بجے کی گاڑی سے مولانا محمد علی صاحب لکھنؤ گئے ہیں ۔ آپ کل صبح کو واپس آ جائینگے ۔
مولانا شوکت علی صاحب ابھی دہلی میں تشریف رکھتے ہیں ، اور غالباً ایک ہفتہ اور قیام کرینگے ۔

مسیح الملک کی آمد و روانگی

دہلی ۲۶ اگست ۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب آج صبح کو منصوری سے واپس تشریف لائے اور آج رامپور جا رہے ہیں ۔

حوادث و احکام

استفتاء

ایک عورت کی شادی جس کی عمر سولہ سال کی ہے سات برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ شادی کے بعد ایک سال تک وہ کبھی شوہر کے گھر اور کبھی اپنے گھر رہی مگر اس عرصہ میں خلوت صحیحہ کبھی نہیں ہوئی۔ شوہر اس کا آٹھ سال سے مفقود الخبر ہے۔ عورت بالغ ہے اور مصارف خورد نوش کی حاجتمند ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جب اس عورت کا نکاح محقق ہے اور یہ بھی کہ اس کے باپ نے کم سنی میں شادی کردی تھی تو نکاح ہنوز باقی ہے۔ شوہر کے غائب و لاپتہ ہونے سے جس کی مدت صرف ۸ سال گذری ہے۔ شوہر کے وفات کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔

لیکن امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مسلک پر یہ حکم ہے کہ جب عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو عورت کو چاہئے کہ قاضی شریعت سے فسخ نکاح کا حکم حاصل کرکے بعدہ عورت چار ماہ دس دن مدت وفات گذار کر دوسرے سے عقد پڑھا سکتی ہے۔

اگرچہ استفتاء سے پہلے چالیس پچاس برس بھی مرد غائب ہو تو ان کا اعتبار نہیں ہے۔ یہ تمام تفصیل مدونہ میں موجود ہے پس صورت مذکورہ میں کسی قاضی شریعت کے پاس استغاثہ دائر کرنا چاہئے۔ اگر قاضی نہ ہو تو پہلے شہر کا ایک قاضی ان معاملات کیلئے اہل شہر کے مشورہ سے مقرر کر لیجئے۔ اور جمعیۃ علماء ہند کو اس کی اطلاع دیجئے میں آپ کا مشکور ہونگا، اگر جلد از جلد تقرر قاضی کی کوشش کیجئے۔

جمعیۃ علماء ہند نے اپنے کلکتہ کے اجلاس میں اسکیلئے حکم دیا ہے کہ شہر میں مسلمان اپنا قاضی مقرر کریں۔ مگر افسوس لوگ غافل ہیں۔

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارہ میں کہ ایسے وقت جبکہ سرکار انگریزی مسلمانان ہند کے ساتھ خصوصاً اور تمام دنیائے اسلام کے ساتھ عموماً ابھی تک ظلم و بے انصافی کا رویہ باقی رکھتی ہے اور موجودہ کونسلوں میں ایسے نمائندوں کے ذریعہ جو فی الحقیقت گورنمنٹ پرست ہیں اور اسلام اور اپنے وطن کے مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیتے ہیں۔ برابر اپنا کام نکالتی ہے تو کیا آئندہ انتخاب کے موقع پر مسلمان ووٹ دہندہ ایسے گورنمنٹ پرست مسلمانوں کو اپنا ووٹ دیں یا ان لوگوں کے لئے سہولت پیدا کریں جو عرصہ دراز سے خلافت کی تحریک میں نمایاں حصہ لیچکے ہیں اور ملکی و سیاسی جد و جہد میں بھی شریک رہے ہیں۔

(۲) ایک مسلمان ممبر جس نے گذشتہ تین سالہ نمائندگی میں صرف قوم پرستوں کا ساتھ ہی نہیں دیا ہے۔ بلکہ خاص کر شراب کے مسئلہ میں اپنے دینی و ملکی مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیکر اس مسئلہ کو پاس کرایا ہے۔ آیا اس ممبر کو جو دوبارہ کونسل میں جانے کے لیے کھڑا ہوا ہے مسلمان اپنا ووٹ دیکر روانہ کریں۔ یا کسی دیندار قابل شخص کو جو دینی و ملکی تحریک میں آزادی کے ساتھ بہ سالہا حصہ لے رہا ہو؟

اس کی تائید کریں۔ بینوا توجروا

الجواب

ترک موالات کی بابت جمعیۃ علماء ہند نے ابھی تک کوئی جدید حکم نافذ نہیں کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں یہ نہیں لکھ سکتا کہ توم پرست لوگوں کو ووٹ دیا جائے، بالخصوص جبکہ معلوم ہے کہ وفاداری کی حلف ابھی تک لی جاتی ہے۔ اور ہر ممبر کو وفاداری تاج کی قسم کھانا ضروری ہے۔ فقط

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

خریداران الجمعیۃ توجہ فرمائیں

حضرات ذیل کی مدت خریداری ۲ر ستمبر ۱۹۲۶ء کو ختم ہو جائیگی۔ لہذا التماس ہے کہ مزید مدت کے لئے چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ ورنہ بصورت عدم وصول منی آرڈر وی پی ارسال خدمت کیا جائیگا جس کا وصول کرنا جناب کا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

(منیجر)

محمد شریف خان صاحب ۱۵۲۷ — حافظ نور محمد صاحب رئیس ۱۵۲۳
مولوی محمد امین صاحب ۱۵۲۹ — مولوی محمد لطیف صاحب ۱۵۳۹
ای اے دواجی برادرس ۱۵۴۹ — مولوی سراج الدین صاحب ۱۵۵۴
...
بیرسٹر شجاع الدین عرف پیر مولانا ۱۹۰۷ — محمد ابو خان صاحب رئیس ۱۱۸۲
قاضی حسین الدین احمد صاحب ۱۵۲۵ — مولوی حافظ عبدالرشید صاحب ۱۵۳۰
شیخ عبدالرحیم صاحب ۱۵۴۵ — پیش امام صاحب سونتی مسجد ۱۵۵۱
مولانا غلام علی شاہ صاحب ۱۵۵۵ — ...
داؤد محمد اچھا صاحب — ...
انجمن دعوت الاسلام — ...
مولوی عبدالباری صاحب ۲۱۵۶ — شیخ سراج الحق صاحب ۲۱۵۸
شاہ شہاب الدین صاحب ۲۳۰۴ — عبدالرزاق صاحب ۲۳۰۹
مولوی عبدالحلیم صاحب ۲۳۱۱

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بکڈپو دہلی سے طلب فرمائیے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہئے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ پھوہڑ ہو جائیں گی اور ان کی زندگی تلخی سے گزریگی اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

ضمیمہ اخبار الجمعیۃ

دہلی میں سنگھٹن کے جدید نتائج

چاندنی چوک میں مسلمانوں پر ہندوؤں کی یورش

لاٹھیاں چلائی گئیں اور پتھر برسائے گئے

۲۵ مسلمان اور ۴۲ ہندو زخمی ہوئے

فساد کی ابتدا کیونکر ہوئی؟

پنجاب نیشنل بنک کے ایک ہندو چپراسی کی شرارت

کل ۲ر اگست کو تقریباً ۱۰ بجے حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر پنجاب نیشنل بنک کا ایک ہندو چپراسی بلٹی کی نقل لیکر آیا۔ جس وقت اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ بلٹی مال گاڑی سے چھڑائی جائے گی یا سواری گاڑی سے تو اس نے بیہودہ جوابات دینے شروع کر دئے۔ اس بیہودہ گوئی کی شکایت فوراً منیجر بنک سے کی گئی (بنک مذکور دوکان کے اوپر ہی واقع ہے) منیجر نے چپراسی کو بلا کر کہا کہ یا تو ان سے معافی مانگو یا بنک سے نکل جاؤ۔ چپراسی نے اس کے جواب میں کہا کہ میں ان کو سمجھتا کیا ہوں ان کی ٹانگ پر ٹانگ رکھکر چیر دوں گا۔ اس پر شجاع الدین نے (جو حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر کام کرتے ہیں) منیجر سے کہا کہ یہ خود آپ کے سامنے کس طرح سے پیش آرہا ہے۔ منیجر نے چپراسی مذکور کو بنک سے نکال دیا اور شجاع الدین اپنی دوکان پر واپس چلے آئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد بنک کی چھٹی ہوگئی چھٹی کے بعد وہی چپراسی دوکان مذکور پر آیا اور کہنے لگا کہ "اب تم میں کون آدمی ہے جو میرا مقابلہ کرے میں بنک سے آگیا ہوں" یہ کہکر بے تحاشا گالیاں دینے لگا اور دوکان پر چڑھکر شجاع الدین کے گریبان میں ہاتھ ڈالدیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بالکل از خود رفتہ ہوگیا ہے اور کسی نہ کسی طرح اشتعال دلانے پر تلا ہوا ہے۔ مارنے مرنے کے لئے آمادگی ظاہر کرنے لگا۔ یہ ہنگامہ دیکھکر بنک کے بابو اور چپراسی جو وہاں رہ گئے تھے معہ بنک کے پہرہ والے سپاہی کے جس کے ہاتھ میں بندوق تھی نیچے آئے۔ تھوڑی دیر بعد منیجر بھی پہنچ گیا اور سب لوگ بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

نیل کے کٹرہ پر ہندوؤں کا اجتماع

پنجاب نیشنل بنک کے چپراسی کی شرارت کا علم ہوتے ہی ہندوؤں نے یہ افواہ مشہور کردی کہ چاندنی چوک میں ایک ہندو کو پیٹا گیا ہے اور نیل کے کٹرہ کے مقابل راہگیروں کے لئے جو پٹڑی ہے اسپر فتحپوری سے لیکر کٹرہ نیل تک ہندوؤں کا ہجوم نظر آنے لگا۔ سارے ہندوؤں کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں اور وہ نہایت جوش کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ پورا مجمع کٹرہ نیل کے دروازہ پر آکر جمع ہوگیا۔ جوان اور لڑکے جن کے ہاتھوں میں دو دو اور تین تین انچ کی موٹی لاٹھیاں تھیں جو پلنگوں کی پٹیوں کے برابر معلوم ہوتی تھیں، چاندنی چوک میں کھڑے ہوکر مسلمانوں کو جنگ کی دعوت دینے لگے اور بالاعلان کہنے لگے کہ اگر مسلمانوں میں دم ہے تو آکر مقابلہ کریں۔ ان کے سامنے بلیماران کے نکڑ پر چند نہتے مسلمان راہگیر کھڑے ہوئے تھے۔ مولانا ابوالمعارف محمد عرفان صاحب ناظم شعبہ تبلیغ جمعیۃ علمائے ہند نے موقعہ پر پہنچکر مسلمانوں کو صبر اور ضبط کی تلقین کی۔

ہندوؤں کی چھتوں سے پتھروں کی بارش

فتحپوری سے لیکر نیل کے کٹرہ تک ہندوؤں کی تمام چھتوں سے پتھر برس رہے تھے۔ جن سے کئی راہگیروں کے چوٹیں بھی آئیں اور کئی مسلمان زخمی ہوئے۔ تھوڑی دیر میں ڈپٹی کمشنر مسٹر ... بھی موقعہ پر پہنچ گئے۔ مولانا محمد عرفان صاحب نے ان سے کہا کہ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ ہندوؤں کی جماعت لاٹھیوں سے مسلح کٹرہ نیل میں موجود ہے اور چھتوں پر سے برابر پتھر آرہے ہیں مسلمانوں کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہے اور وہ بالکل نہتے ہیں۔ ہندوؤں نے اسی مقام کو اپنی جنگ کا محاذ بنالیا ہے۔ آپ یہاں پر ... انتظامات کریں...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

جائز کام کیجئے

لطف شباب کیا ہے، سقوف وطلاء

حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی

حوادث و احکام

استفتاء

ایک عورت کی شادی جس کی عمر سولہ سال کی ہے سات برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ شادی کے بعد ایک سال تک وہ کبھی شوہر کے گھر اور کبھی اپنے گھر رہی مگر اس عرصہ میں خلوت صحیحہ کبھی نہیں ہوئی۔ شوہر اس کا آٹھ سال سے مفقود الخبر ہے۔ عورت بالغ ہے اور مصارف خورد و نوش کی حاجتمند ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جب اس عورت کا نکاح محقق ہے اور یہ بھی کہ اس کے باپ نے کم سنی میں شادی کر دی تھی تو نکاح ہنوز باقی ہے۔ شوہر کے غائب و لاپتہ ہونے سے جس کی مدت صرف ۸ سال گزری ہے۔ شوہر کے وفات کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔

لیکن امام مالک رحمۃ اللہ تعالےٰ کے مسلک پر یہ حکم ہے کہ جب عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو عورت کو چاہئے کہ قاضی شریعت سے فسخ نکاح کا حکم حاصل کرے بعدہ عورت چار ماہ دس دن مدت وفات گزار کر دوسرے سے عقد پڑھا سکتی ہے۔

اگرچہ استفتاء سے پہلے چالیس پچاس برس بھی مرد غائب ہو تو ان کا اعتبار نہیں ہے۔ یہ تمام تفصیل مدونہ میں موجود ہے پس صورت مذکورہ میں کسی قاضی شریعت کے پاس استغاثہ دائر کرنا چاہئے۔ اگر قاضی نہ ہو تو پہلے شہر کا ایک قاضی ان معاملات کیلئے اہل شہر کے مشورہ سے مقرر کر لیجئے۔ اور جمعیۃ علماء ہند کو اس کی اطلاع دیجئے۔ میں آپ کا مشکور ہونگا، اگر جلد از جلد تقرر قاضی کی کوشش کیجئے۔

جمعیۃ علماء ہند نے اپنے کلکتہ کے اجلاس میں اسکیلئے حکم دیا ہے کہ شہر میں مسلمان اپنا قاضی مقرر کریں۔ مگر افسوس لوگ غافل ہیں۔

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارہ میں کہ ایسے وقت جبکہ سرکار انگریزی مسلمانان ہند کے ساتھ خصوصاً اور تمام دنیائے اسلام کے ساتھ عموماً ابھی تک ظلم و بے انصافی کا رویہ باقی رکھتی ہے۔ اور موجودہ کونسلوں میں ایسے نمائندوں کے ذریعہ جو فی الحقیقت گورنمنٹ پرست ہیں اور اسلام اور اپنے وطن کے مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیتے ہیں۔ برابر اپنا کام نکالتی ہے تو کیا آئندہ انتخاب کے موقع پر مسلمان ووٹ دہندہ ایسے گورنمنٹ پرست مسلمانوں کو اپنا ووٹ دیں یا ان لوگوں کے لئے سہولت پیدا کریں جو عرصہ دراز سے خلافت کی تحریک میں نمایاں حصہ لیچکے ہیں اور ملکی و سیاسی جد و جہد میں بھی شریک رہے ہیں۔

(۲) ایک مسلمان ممبر جس نے گزشتہ تین سالہ نمائندگی میں صرف قوم پرستوں کا ساتھ ہی نہیں دیا ہے۔ بلکہ خاص کر شراب کے مسئلہ میں اپنے دینی و ملکی مفاد کے خلاف گورنمنٹ کا ساتھ دیکر اس مسئلہ کو پاس کرایا ہے۔ آیا اس ممبر کو جو دوبارہ کونسل میں جانے کے لئے کھڑا ہوا ہے مسلمان اپنا ووٹ دیکر روانہ کریں۔ یا کسی دیندار قابل شخص کو جو دینی و ملکی تحریک میں آزادی کے ساتھ چھ سال سے حصہ لے رہا ہو؟

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خوبیوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ سالم مثنوی کے شعر بالکل بعض بعض اعراب کر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھ کر علم معانی۔ علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا ہے اس کا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہو گا۔ لکھائی، چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم ... سائز کے سوا ... صفحہ قیمت ... مجلد ... اور جلد چہارم کتاب کا نام سنہری ... ہے ... علاوہ محصولڈاک۔ وعدہ۔ کتاب حسب اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جاینگے دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب منتخب مذاہب مفت طلب فرمائیے ...

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

الجواب

اس کی تائید کریں۔ جمہوری تدبیر ...

ترک موالات کی بابت جمعیۃ علماء ہند نے ابھی تک کوئی جدید حکم نافذ نہیں کیا ہے مجھے افسوس ہے کہ میں یہ نہیں لکھ سکتا کہ توم پرور لوگوں کو ووٹ دیا جائے، بالخصوص جبکہ معلوم ہے کہ وفاداری کی حلف ابھی تک لی جاتی ہے۔ اور ہر ممبر کو وفاداری تاج کی قسم کھانا ضروری ہے۔ فقط

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ

خریداران الجمعیۃ توجہ فرمائیں

حضرات ذیل کی مدت خریداری ۲ر ستمبر ۱۹۲۶ء کو ختم ہو جائیگی۔ لہذا التماس ہے کہ مزید مدت کے لئے چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ ورنہ بصورت عدم وصول منی آرڈر وی پی ارسال خدمت کیا جائیگا جس کا وصول کرنا جناب کا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

(منیجر)

محمد شریف خاں صاحب	۱۴۷۰	حافظ نور محمد صاحب رئیس	۱۵۲۳
مولوی محمد امین صاحب	۱۵۲۹	مولوی محمد لطیف صاحب	۱۵۳۹
ای اے ورا جی برادرس	۱۵۴۹	مولوی سراج الدین صاحب	۱۵۵۴
دار الافتا سورتی	۱۵۵۸	مدرسہ ہدایت المسلمین	۱۵۶۲
مدرسہ تعلیم الاسلام	۱۵۶۶	مدرسہ عطائیہ	۱۵۷۰
حاجی میو بھائی صاحب	۱۵۷۴	بیسرس باگیا برادرس	۱۵۷۸
ابراہیم محمد مینی صاحب	۱۵۸۲	حاجی اسمٰعیل یوسف اسمٰعیل	۱۵۸۷
مولوی مشتاق احمد صاحب	۱۵۹۱	بیسرز ای سلمان دریا والا	۱۵۹۵
بہشتاع الدین عرف ہیرو میاں صاحب	۱۹۰۷	محمد ایوب خاں صاحب رئیس	۱۱۸۲
قاضی حسین الدین احمد صاحب	۱۵۲۵	مولوی حافظ عبد الرشید صاحب	۱۵۳۰
شیخ عبد الرحیم صاحب	۱۵۴۵	پیش امام صاحب سورتی مسجد	۱۵۵۱

مولانا غلام علی شاہ صاحب	۱۵۵۵	ای سی بدہا برادرس	۱۵۵۹
داؤد محمد اچھا صاحب رنگون	۱۵۶۳	مسلم اسکول	۱۵۶۷
انجمن دعوت الاسلام	۱۵۷۱	مدرسہ قوت الاسلام	۱۵۷۵
اعظم ہاشم علی صاحب	۱۵۷۹	سلیمان محمد منی صاحب	۱۵۸۴
حاجی یوسف اسمٰعیل صاحب	۱۵۸۸	محمد احمد داؤد صاحب	۱۵۹۲
اسمٰعیل حسین صاحب سورتی	۱۵۹۶	محمد حسین عبد اللہ صاحب	۱۶۰۱
فیاض احمد خاں صاحب	۲۱۴۵	مولانا شاہ علی مرتضیٰ صاحب	۱۳۳۳
محمد عبد الحق صاحب	۱۵۳۲	عبد الرحمٰن صاحب	۱۵۴۰
بھائی میاں صاحب	۱۵۵۲	مدرسہ تہذیب الاسلام	۱۵۵۶
نور الاسلام	۱۵۶۰	داؤد محمد اچھا صاحب مو	۱۵۶۴
ہاشم قاسم پٹیل	۱۵۶۸	ابراہیم ہاشم اسمٰعیل صاحب	۱۵۷۲
حکیم خان دیس مکھ صاحب	۱۵۷۶	معلم قطب الدین صاحب	۱۵۸۰
ابراہیم ماموں کاکا صاحب	۱۵۸۵	ابراہیم اچھا کرو صاحب	۱۵۸۹
حاجی عبد الرحمٰن صاحب	۱۵۹۳	محمد بشیر الحق صاحب	۱۶۰۳
فرزند علی صاحب	۲۱۴۹	مظفر الدین صاحب	۱۳۵۹
مولوی مراج احمد صاحب	۱۵۳۴	داؤد ماموں صاحب	۱۵۴۶
مدرسہ حنفیۃ الاسلام	۱۵۵۳	مدرسہ رونق الاسلام	۱۵۵۷
نذیر احمد خاں صاحب	۱۵۶۱	انڈین مسلم اسکول	۱۵۶۵
سورتی سنی مسجد	۱۵۶۹	سورتی محمڈن ایسوسی ایشن	۱۵۷۳
غلام حسین اسمٰعیل بو صاحب	۱۵۷۷	محمد داؤد جی دادا بھائی صاحب	۱۵۸۱
ابراہیم حسن جی ملا صاحب	۱۵۸۶	میسرس اے ای ایم داؤد جی عید منتظر	۱۵۹۰
ایم اے بھیات صاحب	۱۵۹۴	محمد حنیف صاحب	۲۱۵۲
مولوی محمد عبد الواحد صاحب	۲۱۵۴	عبد الحمید خاں صاحب	۲۱۵۵
مولوی عبد الباری صاحب	۲۱۵۶	شیخ سراج الحق صاحب	۲۱۵۸
شاہ شہاب الدین صاحب	۲۳۰۴	عبد الرزاق صاحب	۲۳۰۹
مولوی عبد الحلیم صاحب	۲۳۱		

کتابیں

اگر آپکو کتابیں منگانی ہوں تو الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمائیے جس میں ہر قسم کی کتابیں مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جسکا منافع جمعیۃ علماء ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔

ٹیلیفون نمبر ... اگر حسب اعلان مفید ثابت نہ ہو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیں۔ نمائش کا پتہ: حکیم راج نرائن دہلی

ہماری ایجاد مشہور تر بارہ سال سے ملک کے ہر گوشہ میں استعمال ہو رہی ہے جس کے ہزار سے زائد سارٹیفکٹ آئے ہیں اسکے علاوہ تمام اخبارات نے پر زور ریویو کئے ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بھی رجسٹرڈ ہیں۔

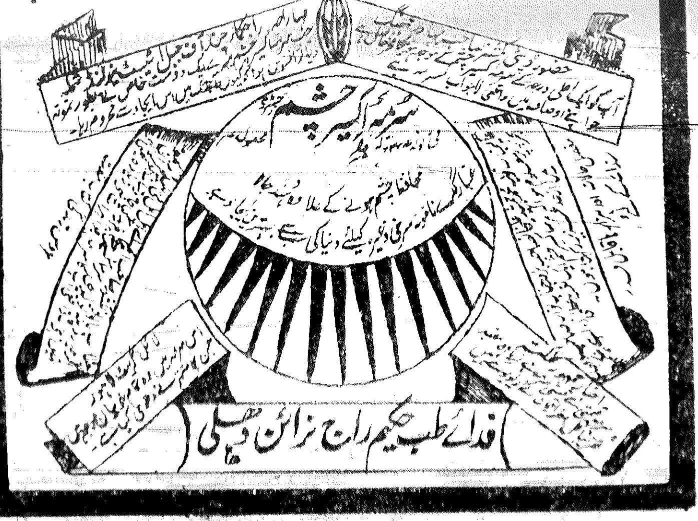

ضمیمہ اخبار الجمعیۃ

دہلی میں سنگھٹن کے جدید نتائج

چاندنی چوک میں مسلمانوں پر ہندوؤں کی یورش

لاٹھیاں چلائی گئیں اور پتھر برسائے گئے

۲۵ مسلمان اور ۲۴ ہندو زخمی ہوئے

فساد کی ابتدا کیونکر ہوئی؟

پنجاب نیشنل بنک کے ایک ہندو چپراسی کی شرارت

کل ۲۷ر اگست کو تقریباً ۵ بجے حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر پنجاب نیشنل بنک کا ایک ہندو چپراسی بلٹی کی نقل لیکر آیا۔ جس وقت اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ بلٹی مال گاڑی سے چھڑائی جائے گی یا سواری گاڑی سے تو اس نے بیہودہ جوابات دینے شروع کر دئے۔ اس بیہودہ گوئی کی شکایت فوراً منیجر بنک سے کی گئی (بنک مذکور دوکان کے اوپر ہی واقع ہے) منیجر نے چپراسی کو بلا کر کہا کہ یا تو ان سے معافی مانگو یا بنک سے نکل جاؤ۔ چپراسی نے اس کے جواب میں کہا کہ میں ان کو سمجھتا کیا ہوں ان کی ٹانگ پر ٹانگ رکھکر چیر دوں گا۔ اس پر شجاع الدین نے (جو حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دوکان پر کام کرتے ہیں) منیجر سے کہا کہ یہ خود آپ کے سامنے کس طرح سے پیش آرہا ہے۔ منیجر نے چپراسی مذکور کو بنک سے نکال دیا اور شجاع الدین اپنی دوکان پر واپس چلے آئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد بنک کی چھٹی ہوگئی چھٹی کے بعد ہی چپراسی دوکان مذکور پر آیا اور کہنے لگا کہ "اب تم میں کون آدمی ہے جو میرا مقابلہ کرے میں بنک سے آگیا ہوں" یہ کہکر بے تحاشا گالیاں دینے لگا اور دوکان پر چڑھ کر شجاع الدین کے گریبان میں ہاتھ ڈالدیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بالکل ازخود رفتہ ہوگیا ہے اور کسی نہ کسی طرح اشتعال دلانے پر تلا ہوا ہے۔ مارنے مرنے کے لئے آمادگی ظاہر کرنے لگا۔ یہ ہنگامہ دیکھکر بنک کے بابو اور چپراسی جو وہاں رہ گئے تھے معہ بنک کے پہرہ والے سپاہی کے جس کے ہاتھ میں بندوق تھی نیچے آئے۔ تھوڑی دیر بعد منیجر بھی پہنچ گیا اور سب لوگ بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

نیل کے کٹرہ پر ہندوؤں کا اجتماع

پنجاب نیشنل بنک کے چپراسی کی شرارت کا علم ہوتے ہی ہندوؤں نے یہ افواہ مشہور کردی کہ چاندنی چوک میں ایک ہندو کو پیٹا گیا ہے اور نیل کے کٹرہ کے مقابل راہگیروں کے لئے جو پٹری ہے اسپر فتحپوری سے لیکر کٹرہ نیل تک ہندوؤں کا ہجوم نظر آنے لگا۔ سارے ہندوؤں کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں علاوہ ازیں نہایت جوش کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ ہجوم کٹرہ نیل کے دروازہ پر آکر جمع ہوگیا۔ جوان العمر لڑکے جن کے ہاتھوں میں دو دو اور تین تین انچ کی موٹی لاٹھیاں تھیں (جو پلنگوں کی پٹیوں کے برابر معلوم ہوتی تھیں) چاندنی چوک میں کھڑے ہوکر مسلمانوں کو جنگ کی دعوت دینے لگے اور بالاعلان کہنے لگے کہ اگر مسلمانوں میں دم ہے تو آکر مقابلہ کریں۔ ان کے سامنے بلیماران کے نکڑ پر چند نہتے مسلمان راہگیر کھڑے ہوئے تھے۔ مولانا ابوالمعارف محمد عرفان صاحب ناظم شعبہ تبلیغ جمعیۃ علمائے ہند نے موقعہ پر پہنچکر مسلمانوں کو صبر اور ضبط کی تلقین کی۔

ہندوؤں کی چھتوں سے پتھروں کی بارش

فتحپوری سے لیکر نیل کے کٹرہ تک ہندوؤں کی تمام چھتوں سے پتھر برس رہے تھے۔ جن سے کئی راہگیروں کے چوٹیں بھی آئیں اور کئی مسلمان زخمی ہوئے۔ تھوڑی دیر میں ڈپٹی کمشنر مسٹر ... بھی موقعہ پر پہونچ گئے۔ مولانا محمد عرفان صاحب نے ان سے کہا کہ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ ہندوؤں کی جماعت لاٹھیوں سے مسلح کٹرہ نیل میں موجود ہے اور چھتوں پر سے برابر پتھر آرہے ہیں مسلمانوں کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہے اور وہ بالکل نہتے ہیں۔ ہندوؤں نے اسی مقام کو اپنی جنگ کے واسطے محاذ بنا لیا ہے۔ آپ یہاں پر مستحکم انتظامات کرنے کے بعد ...

لڑکیوں کو بچپن سے شب عروسی تک کیا کرنا چاہئیے

اس کا جواب ہماری دس کتابوں کا مجموعہ زنانہ بستہ دیگا

زنانہ بستہ

ضروریات زندگی کی طرح یہ بستہ بچیوں کی تعلیم کیلئے بیحد ضروری ہے ورنہ پھوہڑ ہو جائیں گی اور ان کی زندگی تلخی سے گزریگی اس بستہ میں کیا کیا کتابیں ہیں۔ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردہ کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز جو کتاب جس مضمون پر لکھی ہے وہ مکمل کر دیا ہے۔ فی جلد مجموعہ اکیروپیہ (عہ) مجلد معہ بستہ کپڑا (عہ)

پتہ! منیجر محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین جست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں آپ کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں ہیں۔ قیمت بلا محصول عہ

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ہے جلد دوم للعہ محصول علاوہ جلد سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر فروش دروازہ سنیٹ پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار دانے علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

جہاز نکاح بھیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو یہ معلوم ہوگا ... [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

[illegible]

المشتھر۔ حکیم مولوی نذیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتھر، شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

سفوف مُراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاف عصمت پچیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ہے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ بشاش بشاش۔ رگ دپٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں۔ جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے بمنزلہ تریاق ہے، آب حیات ہے، جام شفا ہے، پیام عیش و عشرت ہے نامردی، جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا قیمت۔ اخوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ۱۰ر۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ دپٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے ... [illegible]

جوب حیرت! امساک پیدا کرنے کی ترکیب ... [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونیکے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کا عرق بخار طحال ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی تریاقی دوائی ہے اکثر اوقات اسکی پہلی ہی خوراک سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ اور دو تین روز میں مہینوں کا بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ ہر قسم کا آنیوالا سے آنے والا۔ لرزہ اور جاڑہ دیکر آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کیلئے اکسیر ہے ... استعمال سے قبض دور ہوتا ہے۔ بھوک کھلتی ہے۔ اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ طحال خواہ کتنا ہی بڑا اور پرانا ہو چندہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ... درجن شیشی ... چالیس شیشی ... ایک درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جس کے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت صاف اور واضح نظر آتی ہے تصدیق شدہ ہے قیمت ... اکیروپیہ (عہ)

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

[illegible]

جدید رعایتی نرخ نامہ اخبار الجمعیۃ دہلی

مدت اشاعت	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	⅛ کالم
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چار بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پانچ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سات بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آٹھ بار (ایک ماہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

جائے۔ ورنہ یہاں پر سخت فساد کا اندیشہ ہے اس پر مسٹر لنکن نے جواب دیا کہ میں ابھی پانچ منٹ کے بعد پھر آتا ہوں اور میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور وہ چلے گئے۔

ہندوؤں کی بزدلانہ حرکت

بڑی دیر تک پتھر برسانے اور اکا دکا مسلمانوں کو مارنے کے بعد جب ہندوؤں نے دیکھا کہ بلیماران کے نکڑ پر مسلمان بھی جمع ہو رہے ہیں تو انھوں نے کٹڑہ نیل کے اندر جاکر دروازہ بند کر لیا۔ جب یہ لوگ دیکھتے تھے کہ کوئی اکا دکا مسلمان ان کی زد میں ہے تو نکل کر اس پر حملہ کر دیتے تھے۔ اور پھر اندر جاکر دروازہ بند کر دیتے تھے۔ غرض تھوڑی دیر تک یہی کیفیت جاری رہی اور مسلمانوں پر اوپر سے برابر پتھر برستے رہے۔

حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دکان پر چڑھائی

کہا جاتا ہے کہ مسٹر لنکن ڈپٹی کمشنر کی آمد سے قبل نیل کے کٹرہ سے آٹھ دس آدمی لاٹھیاں لئے ہوئے حافظ وحید الدین محمد یوسف کی دکان پر پہنچ گئے۔ اور انھوں نے دکان کے کام کرنے والوں کو پیٹنا شروع کیا اور جو بیچ بچاؤ کرنے آئے تھے ان کو بھی پیٹا۔ ڈپٹی کمشنر کی آمد پر مولانا محمد عرفان صاحب کی موجودگی میں حافظ وحید الدین نے ان سے کہا کہ وہ دکان کا معائنہ کریں مجھے ہندوؤں نے لوٹ لیا ہے اور میں کا کئی ہزار کا نقصان ہوا ہے ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ انہیں کام اور بہت سے انتظامات کرنے ہیں اس لئے وہ خود نہیں دیکھ سکتے۔ مگر انھوں نے حاجی عبد الغنی کو ان کے ساتھ کر دیا دکان پر پہنچکر مولانا محمد عرفان صاحب اور نمائندہ الجمعیۃ نے دیکھا کہ دکان کا سامان بہت سا باہر پڑا تھا۔ اور دکان کے آدمیوں کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔

بعض ذمہ دار ہندو اشتعال دلا رہے تھے

جس وقت کوچہ برج ناتھ۔ کوچہ گھاسی رام اور نیل کے کٹرہ کے ہندو نکل نکل کر حملہ کر رہے تھے تو سنا جاتا ہے کہ حویلی حیدر قلی کے بالمقابل بعض ذمہ دار ہندو اپنے ہم قوموں کو مسلمانوں کے مارنے پیٹنے کی ہدایت کر رہے تھے۔ اور انہیں جوش دلا رہے تھے۔

ایک ہندو کو بلیماران میں امان دی گئی

ذرا سی دیر میں جنگ کی آگ فتحپوری سے کٹرہ نیل۔ گھنٹہ گھر کچھ باغ۔ اور دریبہ تک مشتعل ہو گئی۔ گھنٹہ گھر پر نئی سڑک کے مفسدہ پردازوں نے آکر لاٹھیوں کی جنگ شروع کر دی۔ اسی جگہ سب سے زیادہ مجروح ہوئے ہیں جس وقت ہندو نہایت بزدلی کے ساتھ اکا دکا مسلمانوں کو مار پیٹ کر زخمیوں کی تعداد میں اضافہ کر رہے تھے۔ مولانا محمد عرفان کو ایک ہندو مسمی بابو رگھناتھ پرشاد ٹکٹ کلکٹر ریلوے اسٹیشن بلیماران میں مل گیا۔ اس کی عاجزانہ درخواست پر مولانا نے فوراً اسکو محمد تقی صاحب وکیل کے دفتر میں پناہ دی۔

زخمیوں کی تفصیل اور تعداد

نمائندہ الجمعیۃ نے شفاخانہ میں جاکر زخمیوں سے ملاقات کی تھی اور ہاؤس سرجن سے بھی تعداد بھی معلوم کی تھی۔ آج صبح تک ۲۴ ہندو اور ۲۵ مسلمان مجروحین داخل ہو چکے ہیں بعض مسلمان زخمیوں کی تفصیلی حالت حسب ذیل ہے۔

نمبر	نام مجروح	کہاں کا رہنے والا ہے	کہاں زخمی ہوا	کس قدر چوٹ آئی
۱	ممتاز الدین	کشن گنج	بازار سیتا رام چمڑہ والا	سر۔ بازو اور پیٹھ پر چوٹ ہے
۲	نامعلوم الاسم	شاہدرہ	کوچہ قابل عطار	سر پر شدید زخم بیہوش ہے نام نہیں بتا سکا
۳	محمد نذیر خاں	کوچہ قابل عطار	بزازوں کی طرف سے گھنٹہ گھر	سر اور گھٹنے پر چوٹ ہے
۴	چھوٹے خاں	〃		پنڈلی پر چوٹ ہے
۵	محمد رضا خاں	〃	〃	سر پر پتھر لگا
۶	احمد علی	نئی سڑک پر چیک کی دکان	〃	سر پر۔ داہنی آنکھ، ہاتھ، کولہے پر شدید زخم ہیں
۷	عبد اللہ	کوچہ رحمان	کوچہ چیک کے نکڑ پر	سر پر شدید چوٹ ہے
۸	عوض حال	کوچہ فتح اللہ خاں	کچا باغ	ہاتھوں اور سر پر چوٹ ہے
۹	الہ بخش	فراشخانہ	〃	سر پر چوٹ ہے
۱۰	حیات محمد	لال کنواں	〃	پیٹا گیا ہے
۱۱	نورا احمد	بلیماران		گدی پر لکڑی کی شدید چوٹ ہے
۱۲	محمد احمد بہرکن	〃	متصل کچا باغ	سر پر، ٹانگوں پر، کلائیوں پر چوٹیں ہیں (مارنیوالوں کو پہچانتے ہیں)
۱۳	ابراہیم عمر ۱۷ سال	〃	حویلی حیدر قلی کے نکڑ پر	سر پر لکڑی لگی ہے
۱۴	افتخار	پانی پت	دریبہ	گردن سر اور ٹانگوں پر سخت زخم ہیں بات چیت نہیں کر سکتا
۱۵	محمد یاسین	کھڑکی فراشخانہ		سر پر اور ہاتھوں پر سخت چوٹ ہے

یہ ان زخمیوں کے حالات ہیں جن کے بیانات مولانا محمد عرفان صاحب نے بحیثیت نمائندہ الجمعیۃ لئے ہیں۔ باقی کے حالات ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے ہیں۔

ہندوؤں نے اس مرتبہ بھی اپنی عادت کے مطابق اپنے محلوں میں اکا دکا مسلمانوں کو زد و کوب کیا شفاخانہ میں جس قدر مجروحین اسوقت موجود ہیں ان میں سے نہایت کثیر تعداد ایسے زخمیوں کی ہے جو اسی طرح پیٹے گئے ہیں ان میں بعض ایسے پردیسی بھی ہیں جو دہلی میں صرف کاروبار کی خاطر آئے تھے۔

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے خاص خاص مقامات پر پولیس کا پہرہ ہے اور کل شام کو امرد کاریں (مسلح گاڑیاں) بھی گشت لگا رہی تھیں۔ چاندنی چوک کی دکانیں آج بہت دیر سے کھلی ہیں مگر اب کاروبار جاری ہو گیا ہے۔

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۳ صفر ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۷

عالم اسلامی کی پہلی بین الملی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے سولہویں اجلاس کی کاروائی

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

ہفتہ کے دن ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو موتمر کا سولہواں اجلاس منعقد ہوا۔ ۷۰ میں ۶۴ ارکان حاضر تھے پہلے جلسہ گذشتہ کی رپورٹ پڑھی گئی۔ اور اس کے بعد ریزولیوشن نمبر ۲ اٹھایا گیا جو وفد افغان۔ وفد ترکی، وفد یمنی، اور وفد مسلمانان روس کی جانب سے پیش کیا گیا تھا۔ اس پر بہت دیر تک بحث و مناقشہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور مولانا شوکت علی۔ مولانا محمد علی، حافظ وہبہ، اور استاذ ظواہری وغیرہ حضرات نے طویل تقریریں کیں اور وہ ریزولیوشن حسب ذیل صورت میں پاس ہوا۔

۱۔ ہماری خواہش ہے کہ حجاج کے راستے محفوظ ہوں۔ اور بلاد مقدسہ میں ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ اور ان کے آرام و آسائش کا مکمل انتظام ہو۔ اس موسم حج میں ہم نے شاہ حجاز کی جانب سے ایسے انتظامات دیکھے ہیں جو ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان کی یہ توجہ ہمیشہ قائم رہے گی اور حجاج کی راحت و رفاہیت کے لیے انتظامات میں مزید ترقی کی جائے گی۔

۲۔ تدابیر صحت کی تکمیل اور تمام کنوؤں میں پانی کھینچنے کے نل لگانے اور ریلوے لائن جاری کرنے کے لیے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے اسے حجاج کرام سے اس طریقہ پر وصول کیا جائے۔

(الف) بندر جدہ میں اترنے والے حاجیوں میں سے ہر شخص پر ۲۰ قرش لگائے جائیں۔

(ب) ہر کشتی۔ اونٹ خچر اور موٹر پر چونگیں حکومت حجاز مناسب سمجھے لگا سکتی ہے۔

(ج) منیٰ اور عرفات میں لوگوں سے اختیاری چندے وصول کیے جائیں۔ اور اسی طرح عالم اسلامی کے تمام ممالک سے بھی چندے بھیجے جائیں گے۔

(د) منیٰ میں جتنی قربانیاں کی جائیں ان پر فی قربانی دس قرش (موتمر نے ان چندوں کو بطور امانت جمع کرنا منظور کیا۔)

۳۔ حکومت حجاز کو لازم ہے کہ وہ ہر موسم میں وسائل نقل و سفر کے متعلق ایک بیان شائع کر دیا کرے۔ اور اسے تمام حجاج یا ان کے اعیان تک پہنچا دے تاکہ وہ ان لوگوں کی ترکیبوں سے بچیں جو بغیر کسی حق کے حاجیوں کا مال لوٹتے ہیں۔

(موتمر نے اس تجویز کو حکومت کے پاس بھیجنا منظور کیا)

اس کے بعد جلسہ ملتوی ہوا۔ اور عصر کے بعد پھر کارروائی شروع ہوئی۔ وفد مصری کی دوسری تجویز حضرت امیر الاے محمد احمد المسیری رکن وفد مصری نے پیش کی۔ اور ایک ایک کر کے اسکے تمام دفعات کی توضیح کی۔ چنانچہ جلسہ نے اسکو بالاجماع منظور کیا۔ اس کے تمہیدی جملوں کو حذف کر کے ہم ذیل میں اس تجویز کو درج کرتے ہیں

۱۔ تمام وفود کو چاہیئے کہ وہ اپنی حکومت یا قوم کو اس امر کی طرف توجہ دلائیں کہ ہر موسم حج میں وہ اپنے حاجیوں کے ساتھ ایک طبی وفد بھیجا کرے۔

۲۔ حجازیوں کے لیے مستقل شفاخانے قائم کیے جائیں جن میں تمام طبی سامان مکمل موجود ہو اور اس میں اسلامی حکومتیں بھی مدد کریں۔

۳۔ ایک دورہ کرنے والی طبی جماعت ہر موسم حج میں بنائی جائے جس کے کارکن تمام ان مقامات میں چکر لگاتے رہیں۔ جہاں بیماریوں کے پھیلنے کا اندیشہ ہو مثلاً منیٰ۔ و عرفات اور مکہ و جدہ کے درمیان ٹھہرنے کی منزلیں۔ ان لوگوں کو پھرنے کے لیے حکومت کی طرف سے بائسکلیں اور آلات و ادویہ مہیا کیے جائیں

۴۔ چونکہ حکومت کے لیے حجاج کی راحت اہم و اقدم ہے اس لیے منیٰ میں ذبح خانے قائم کرنے ضروری ہیں۔ جو لوگوں کے ٹھہرنے کی جگہوں سے دور ہوں۔ اور قربانیاں صرف وہیں کی جائیں۔

۵۔ مکہ۔ مدینہ اور جدہ میں متعدد مقامات پر ضروری طبی دوائیں فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور ان میں اصلی قیمت پر حاجیوں کو دوائیں دی جایا کریں

۶۔ اطبا میں سے ایک جماعت کی نگرانی میں مکھیوں اور مچھروں کے مارنے کا انتظام کیا جائے اور اسی کا یہ کام بھی ہو کہ بازاروں میں جو کھانے کی چیزیں فروخت ہوتی ہیں ان کی دیکھ بھال کرے۔

۷۔ جہاں جہاں حجاج ٹھیرا کرتے ہیں وہاں طرز جدید کے پیخانے بنائے جائیں۔

۸۔ جدہ، مکہ اور ینبع وغیرہ مقامات میں حاجیوں کو صاف اور پینے کے قابل پانی نہ ملنے کی وجہ سے سخت دقتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور اکثر اوقات انہیں مقدرت سے بھی زیادہ قیمت دیکر پانی خریدنا پڑتا ہے اور وہ بھی پاک صاف نہیں ہوتا۔ جس کے جراثیم سے امراض پھیلتے اور اموات واقع ہوتی ہیں لہذا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مکہ اور اس کے باہر جو پانی کے چشمے اور کنوئیں وغیرہ ہیں ان کی اصلاح اور صاف پانی حاصل کرنے کے وسائل کی ترقی کے لیے کوشش کی جائے۔ شہروں میں جو پانی کے کنوئیں ہیں ان پر آب کشی کے آلے لگائے جائیں۔ منیٰ اور عرفات میں پینے کے پانی کو آب مستعمل کی آمیزش سے بچایا جائے۔ اور جدید طرز کے نہانے کے آب بنائے جائیں جو حجاج کی ضرورت کو کافی ہوں۔

اس کے بعد المسیری نے وفد مصری کی تیسری تجویز پیش کی اور ان کی تشریحی تقریر کے بعد اسکو بھی جلسہ نے بالاجماع منظور کر لیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

۱۔ اگرچہ حجاز کے کارکن اور عمال خود اہالی حجاز میں سے ہونے چاہئیں لیکن اہل فن مثلاً اطبا اور انجینیر وغیرہ ممالک اسلامیہ سے آنے ضروری ہیں اور لازم ہے کہ وہ سب مسلمان اور ارباب صلاح و تقویٰ ہوں۔

۲۔ بندرگاہ جدہ کو تا بحد امکان درست کیا جائے اور روشنی کے منارے قائم کیے جائیں۔

۳۔ مختلف اقطار اسلامیہ سے جتنے حجاج آئیں ان کے نام مخصوص رجسٹروں میں ملکی تقسیم کے اعتبار سے الگ الگ لکھے جایا کریں۔ تاکہ موتمر کو ہر سال آنے والے حاجیوں کی تعداد معلوم ہو سکے اور ان سے اور نیز ہر کے لیے چندے حاصل کرنے میں آسانی ہو۔

۴۔ باہر سے آنے والے جو مسلمان اپنا مال چھوڑ کر مر جائیں ان کے ترکوں کا حساب الگ لکھا جائے۔ اور جو کچھ روپیہ اور اسباب وہ چھوڑیں اسے ایک بیت المال میں جمع کر کے حکومت کی معرفت اسے ان کے ملکوں کو منتظم طریقے سے واپس بھیجدیا جائے۔

اسکے بعد استاذ العلامہ محمد احمد الظواہری نے تقریر کی اور بیان کیا کہ مصر ان حجازی طالب علموں کا خیر مقدم کرنے کے لیے تیار ہے جو مصری یونیورسٹیوں میں طب۔ ہندسہ، قانون یا نظم حکومت کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجے جائیں۔ اور وہ ان کی مدد کرنے اور ان کے راستے سے ہر قسم کی مشکلات کو دور کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیگا۔ استاذ ظواہری کے اس بیان کا موتمر نے بہت خوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔

پھر وفد ترکی کی تحریک اور وفد افغانی و وفد یمنی۔ اور وفد مصری کی تائید سے وہ تحریک پیش کی گئی جس میں موتمر کے نظام اساسی کی تصدیق و توثیق کو اس وقت تک کے لیے ملتوی کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ جب تک خود مختار اسلامی حکومتوں کے

(باقی صفحہ ۳ پر)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ ولایتی ... سنہری ... خط بہت ہی خوبصورت ... اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے ...

المشتہر مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۲ بمبئی نمبر ۹

ملکی صنعت کی قدر کریں

نولکھا انجمن سیویاں

اس نولکھے کے سب سے پہلے کارخانہ قائم شدہ ۱۹۱۴ء سیویوں کی تیار کردہ مشین خرید کر فائدہ اٹھائیں

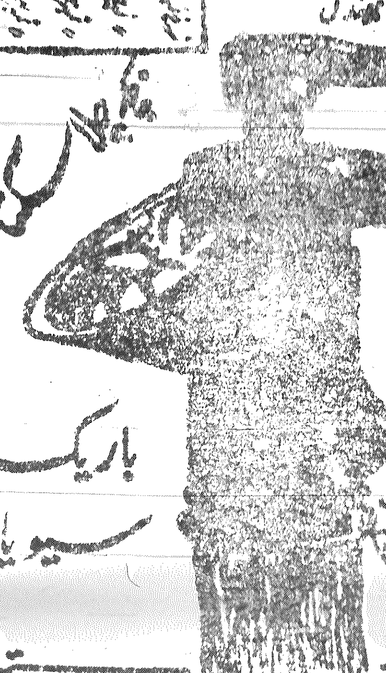

بڑے مختصر مضبوط سستوں میں باریک اور موٹی سیروں سیویاں تیار کریں

منیجر کارخانہ ... قادیان (پنجاب)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین ...

ایس اے عزیز کی ہمت ... رنگون

سفید بالوں ... کالا

منیجر ...

اگر صحت میں فرق آئے تو زندگی بیکار ہے

شربت ...

تازہ شہادت ...

ملنے کا پتہ ایس اے بی بخشی ... کلکتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۳ صفر ۱۳۴۵ ہجری

دہلی کا نیا ہنگامہ

۷ ۲اگست کو دہلی میں جو ہنگامہ برپا ہوا اس کی روداد اشاعت گزشتہ میں درج کی جاچکی ہے۔ ایک معمولی چپراسی کا ایک دوکاندار سے لڑنا۔ اس کا چند لمحوں میں ایک قومی سوال بنجانا اور پھر اس پر ہزارہا آدمیوں کا اینٹوں پتھروں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر قومی عزت کا فیصلہ کرنے کے لیے نکل آنا، یہ قومی جنون کا ایسا مظاہرہ تھا جو دنیا کے سامنے ہندوستانیوں کی دماغی حالت کی بدترین تصویر پیش کرتا ہے اب تک تو گائے پر، یا مساجد کے احترام پر، یا پیپل کی ٹہنیوں پر، یا ایسے ہی دوسرے مسائل پر لڑائی ہوتی تھی جس میں مذہب نہیں تو مذہبیت کا رنگ ضرور تھا۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ مذہبی تعصب یا تنگ نظری کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد کم ازکم ایک شریف جذبہ پر قائم ہے۔ مگر اب ایک چپراسی اور ایک دوکاندار کے شخصی معاملہ پر قومی جنگ برپا ہونے سے یہ راز فاش ہو گیا ہے کہ ہمارے اہل وطن پر درحقیقت باہمی حسد، باہمی منافست اور جنگجوئی و فساد پسندی کا شیطان مسلط ہو گیا ہے جس کو اب کسی بڑے بہانہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ بلکہ شیرہ کا ایک قطرہ بھی درندگی و حیوانیت کا ہنگامہ برپا کرنے کے لیے کفایت کرتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ یہ فساد کسی پہلے سے سوچے ہوئے نقشہ کا نتیجہ نہیں تھا چپراسی کی لڑائی سے چند لمحے پہلے بھی کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ جنگ ہونیوالی ہے۔ لیکن باوجود اس کے جس تیزی کے ساتھ سپاہی میدان جنگ میں نکل آئے، کوٹھوں پر پتھر مہیا ہو گئے۔ اور لڑائی کے کام کی لمبی لمبی لاٹھیاں برآمد ہو گئیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ہر وقت کیل کانٹے سے درست رہتا ہے۔ اور چند لمحوں کے نوٹس پر میدان جنگ میں اپنی قوت مجتمع کر سکتا ہے۔ پہلے جتنے ہنگامے ہوئے تھے ان میں تو کسی نہ کسی طرح یہ کہا جا سکتا تھا کہ جنگجو لوگوں نے پہلے سے تیاری کر رکھی تھی کیونکہ ان کے اسباب معلوم و معروف تھے۔ لیکن اب یہ جدید ہنگامہ تو اس حقیقت پر صاف دلالت کر رہا ہے کہ اس پردہ کے پیچھے کوئی مکمل جنگی نظام تیار ہو چکا ہے جو معمولی سے معمولی بہانوں پر بھی فساد برپا کرا دینے کی قوت رکھتا ہے۔ اگر ہمارا یہ خیال صحیح نہیں ہے تو ماننا پڑیگا کہ ہر مقسد میں روشن ضمیری کی صفت بھی موجود ہوتی ہے یا یہ کہ نجومیت کے نصاب میں فن نجوم بھی داخل ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ اس نظام کے متوسلین کون لوگ ہیں۔ اور کن کی رہنمائی میں وہ کام کر رہا ہے۔ لیکن اس کے ہمدردوں اور پردہ پوشوں کی معرفت کا شرف ہمیں بھی حاصل ہے اور اگرچہ قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس نظام سے باقاعدہ تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس کی بیش قیمت خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کی کیفیت یہ ہے کہ جب کوئی ہنگامہ برپا ہوتا ہے تو وہ مجرموں کے اعمال پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے جرائم کو دوسروں کے سر تھوپتے ہیں ان کی بدترین کارروائیوں کو معصومیت کے لباس میں پیش کرتے ہیں اور ایک مجرم کی ہمت افزائی کے لیے جو جو بالائی طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں ان کے اختیار کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرتے۔ اس حقیقت کو روشنی میں لانے کے لیے ہم ان مختلف رپورٹوں کو پیش کرتے ہیں جو اس ہنگامہ کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔

تیج لکھتا ہے کہ:-

پنجاب نیشنل بینک کے خزانہ برانچ کا ایک کلرک مسمی اندر نرائن وحیدالدین محمد یوسف نام کی لیس فیتے کی دکان پر ایک بلٹی لیکر گیا۔ وہاں باتوں ہی باتوں پر تکرار ہو گئی۔ دوکاندار نے بنیجر بنک سے اندر نرائن کی شکایت کی جس پر اسے منیجر بنک نے معطل کر دیا۔ اندر نرائن پیچھے الزا تو دوکانداروں سے پھر تکرار ہوئی اور انھوں نے دوکان کے اندر گھسیٹ کر اس کو مارا جہاں سے بینک منیجر اسکو چھڑا لایا۔ دوکاندار کے ساتھ آس پاس کی مسلمان دوکانوں کے آدمی مل گئے اور انھوں نے پٹڑی پر اور لوگوں کو خوب پیٹا۔ دوکانداروں نے اپنا کچھ سامان دکان سے باہر پھینکدیا۔ لڑائی کی خبر چاندنی چوک میں پھیل گئی۔ اتنے میں بلیماران سے کچھ مسلمان لاٹھی اور اینٹ پتھر لے کر نکل آئے۔ اور راہگیر ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔

ہندوستان ٹائمز لکھتا ہے کہ:-

پنجاب نیشنل بنک کا ایک چپراسی میاں وحیدالدین کی دکان پر ایک بلٹی دینے کے لیے پیچھے الزا۔ کہا جاتا ہے کہ دوکاندار نے پوچھا کہ یہ ریلوے پارسل گاڑی کی ہے یا سواری گاڑی کی۔ چپراسی نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم تم بینک سے پوچھ سکتے ہو۔ لیس اس جواب پر دوکاندار بھڑک اٹھا۔ اس کا بیان ہے کہ جواب کا لہجہ سخت تھا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ:-

بظاہر اس ہنگامہ کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ پنجاب نیشنل بینک کا ایک چپراسی ایک بل کی ادائیگی کا مطالبہ کرنے کے لیے ایک مسلمان کی دوکان پر گیا تھا۔ اس قضیہ نے ایک جماعتی نزاع کی صورت اختیار کر لی۔

ان مختلف بیانات میں نزاع کے جو کچھ اسباب بیان کیے گئے ہیں ان پر ہم نے خط کھینچ دیئے ہیں۔ ان کو پڑھکر آپ بالکل نہیں معلوم کر سکتے کہ اس چپراسی نے دوکاندار کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا کس طرح ان کو گالیاں دیں۔ کس طرح ان پر چڑھ کر آیا اور کس طرح اس نے ہنگامہ کی ابتدا کی۔ اگر یہ حرکت کوئی مسلمان چپراسی کسی ہندو دوکاندار کے ساتھ کرتا تو یہی اخبار اور خبر رساں ایجنسی کے نمائندے اس کے جرم کی داستان نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کرتے لیکن چونکہ یہ ایک ہندو کی حرکت تھی لہذا اس "معصوم" نے دکان پر جا کر نہایت شرافت سے بات کی، دکاندار کا دماغ خراب تھا اس لیے وہ شریفانہ جواب پر بگڑ بیٹھا۔ (یا یہ کہ تکرار باختیار خود ہو پڑی) پھر اس بیچارے کو بیجا کر معطل کرا دیا۔ اور جب وہ بینک سے اتر کر آیا تو اسے سڑک پر سے کھینچکر مارنے کے لیے لے آیا!

یہ طرز عمل مجرموں کی ہمت افزائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ مجرم خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا سکھ، بہرحال وہ انسانیت کا دشمن ہے اور درحقیقت سب سے زیادہ خود اپنے ہم مذہبوں کی ملامت کا مستحق ہے۔ کیونکہ وہ اپنے عمل سے اپنے مذہب کی غلط نمایندگی کرتا ہے مگر یہاں یہ کیفیت ہے کہ اگر ہندو کہیں فساد کی آگ بھڑکاتا ہے تو ہندو اس کے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر کسی مسلمان سے یہ حرکت سرزد ہوتی ہے تو مسلمان اس کے جرم کو چھپاتے ہیں۔ اس ذہنیت کا یہ نتیجہ ہے کہ ایسے مجرم اپنے آپ کو قومی ہیرو سمجھنے لگے ہیں ان کے دماغوں میں یہ ہوا بھر گئی ہے کہ وہ بازاروں میں سر پھٹول کر کے اپنی قوم کی کوئی بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں اور اس لیے وہ اپنی حرکات پر شرمندہ و نادم ہونے کے بجائے فخر و ناز کرتے ہیں۔ اگر آج یہ طریقہ بدل جائے اور تمام شریف اور امن پسند انسان ایسے شریر لوگوں کے خلاف بالاتفاق اظہار نفرت کرنے لگیں اور کسی طرح ان کی امداد و اعانت یا ہمت افزائی نہ کریں تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جتنی جنگ برپا کرنے والی جماعتیں بن گئی ہیں وہ سب اپنی موت آپ مر جائیں۔ اور ایک لمحہ کے لیے بھی انہیں پنپنا نصیب نہ ہو۔

اخبار نویسوں کے لیے تو خیر اس میں فائدہ کی یہی ایک صورت ہے۔ کیونکہ ضمیر کا خون کر کے وہ کم ازکم مادی فائدہ ہی اٹھا لیتے ہیں مگر سب سے زیادہ حیرت ہمیں تاجروں کی جماعت پر ہے۔ یہی وہ طبقہ ہے جس کی کمائی سے یہ نفرت کی آگ بھڑکانے والی انجمنیں پھل پھول رہی ہیں۔ اسی کے چندے ان مفسدانہ تحریکات کے خون حیات بنے ہوئے ہیں۔ اسی کا روپیہ ان مقدمات میں پانی کی طرح بہتا ہے۔ جو فسادات کے بعد مہینوں اور برسوں تک جاری رہتے ہیں۔ مگر ان ہنگاموں اور تحریکوں سے سب سے زیادہ جس جماعت کو نقصان پہنچتا ہے وہ یہی ہے۔ لوٹ مار میں انہی کی دکانیں لٹتی ہیں۔ بدامنی سے انہی کی تجارت برباد ہوتی ہے۔ منافرت سے انہی کے خریدار بگڑتے ہیں اور لڑائی سے انہی پر تباہی نازل ہوتی ہے۔ کسی بڑے شہر میں جب ہنگامہ برپا ہوتا ہے تو کئی کئی دن تک بازار بند رہتے ہیں جن سے ہزاروں لاکھوں روپے روزانہ کا نقصان ہوتا ہے۔ بدامنی فرو ہو جانے کے بعد دوکانیں کھل جاتی ہیں۔ مگر منافرت کے جذبات اسقدر شدید ہوتے ہیں کہ مہینوں تک ہندو مسلمان کی دکان پر نہیں آتا اور مسلمان ہندو کی دکان پر۔ پھر جب باہر کے شہروں میں اس کی خبریں پہنچتی ہیں تو مفصلات کے تاجروں پر ہول طاری ہو جاتا ہے اور وہ مہینوں تک اس شہر میں جا کر خرید و فروخت کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ یہ نقصانات اگر کسی مقدس مقصد میں برداشت کیے جائیں۔ اگر ملک کی آزادی۔ یا مذہب کی حقیقی حفاظت میں یہ قربانیاں صرف ہوں تب بھی وہ ایک روحانی تسکین کا باعث ہو سکتی ہیں لیکن جیسا کہ ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے، یہ دوہرے نقصانات جس مقصد کے لیے برداشت کیے جا رہے ہیں وہ دراصل ایک مفسدانہ مقصد ہے اور اسے مذہب ملک یا قومیت کے مفاد سے ذرہ برابر بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برعکس وہ ملک، قوم اور مذہب سب کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے ملک کے تاجر جو کچھ روپیہ صرف کرتے ہیں۔ وہ گویا خود ان کی اپنی ہی بربادی میں صرف ہوتا ہے۔ اسوقت قومیت کے جھوٹے جوش میں ان کی آنکھیں بند ہیں اور وہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار رہے ہیں۔ مگر کبھی نہ کبھی تو آخر ان کی آنکھیں کھلیں گی ہمیں یقین ہے کہ جس روز تمام ہندو اور مسلمان تاجر بالاتفاق فرقہ وارانہ تحریکات سے اپنا تعلق منقطع کر لیں گے اور ان سانپوں کو دودھ پلانا بند کر دیں گے جو پیٹ بھر کر انہی کو ڈسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی روز ان تمام فسادات کی آگ بجھ جائے گی۔

افسوس کہ اس آواز کو ہندوؤں میں بلند کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

ٹرکی کا مقدمۂ سازش

ٹرکی کے مقدمۂ سازش کے سلسلہ میں جتنی خبریں آرہی ہیں وہ روز بروز مسلمانوں کے رنج و افسوس میں اضافہ کرتی جاتی ہیں۔ اب یہ بات ایک حد تک بالکل صاف معلوم ہوتی ہے کہ اقدام سازش کو بہانہ بنا کر حکومت انگورہ نے ان تمام لوگوں کو قطعاً فنا کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے جنھوں نے کبھی اس کے طرز عمل کی مخالفت کی تھی پرانے پرانے مسائل کھود کھود کر نکالے جا رہے ہیں، جنگ عظیم کے زمانہ کی غلطیوں کی تحقیق کی جا رہی ہے "اتحاد و ترقی" کی حیثیت اور اخلاقی اثرات کی تفتیش ہو رہی ہے اور حد یہ ہے کہ جنگ عظیم میں حصہ لینے کی ذمہ داری پر بھی بازپرس کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے گویا کہ انگورہ کا محکمۂ استقلال وہ خدمت انجام دینے کے لیے اٹھا ہے جو اختتام جنگ کے بعد برطانیہ و فرانس کرنا چاہتے تھے!

قسطنطنیہ کی ان اطلاعات میں سب سے زیادہ رنجدہ خبر یہ ہے کہ منجملہ اور لوگوں کے جاوید بے کو بھی پھانسی دیدی گئی۔ شہید جاوید بے انجمن اتحاد و ترقی کے ان ارکان میں سے تھا جنھوں نے ترکی کو سب سے پہلے آزادی کا عملی سبق پڑھایا تھا اور وہ ٹرکی کے بہترین ماہرین مالیات میں شمار کیا جاتا تھا۔ یہ اسی کی قابلیت تھی جس نے جنگ عظیم کے ابتدائی زمانہ میں ٹرکی کو کامل اقتصادی تباہی سے محفوظ رکھا۔ اور جیسا کہ خود اس نے اپنی آخری تقریر میں کہا کہ جنگ کے زمانہ میں اگر وہ زر کاغذی کی اصلاح نہ کرتا تو نوٹوں کی تعداد ۱۰ کروڑ پونڈ تک پہنچ جاتی آج اس کی قدیم ملکی خدمات کا اسے یہ صلہ ملا ہے کہ اس کو برسر عام پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور اس کی لاش کو عوام کے نظارہ کے لیے لٹکائے رہنے دیا گیا تاکہ دنیا کو عبرت ہو کہ ٹرکی کی خدمت کرنے کا کیا انجام ہے۔

اگر رؤف بے ان لوگوں کے ہاتھ آجاتے تو شاید ان کی لاش بھی کسی چوراہے پر لٹکی نظر آتی، مگر غنیمت ہے کہ وہ یورپ میں تھے اور صرف سزائے جلاوطنی ہی پر خیر گذر گئی۔ بہرحال اب معلوم ہوتا ہے کہ خانوادۂ کمالیہ کی بادشاہی کے اعلان کا وقت قریب آ گیا ہے کیونکہ ایسی بادشاہیوں کی بنیاد مضبوط کرنے کیلئے جن ابتدائی بھینٹوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ چڑھائی جا چکی ہیں اور اب غالباً ٹرکی میں کوئی ایسا قابل و با اثر آدمی باقی نہیں رہا ہے جو مصطفیٰ کمال پاشا کی غلامی سے انکار کی جرأت کر سکتا ہو۔

لالہ لاجپت رائے اور مذہب

لالہ لاجپت رائے نے یورپ کی غیر مذہبی فضا سے واپس آکر ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ ہندوستان کی تمام موجودہ خرابیوں کا باعث مذہب و سیاست کی آمیزش کو قرار دیتے ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ سیاست میں جب مذہبی نقطۂ نظر شامل ہو جاتا ہے تو تعصب و بد ذوقی کے عناصر اس پر غالب آجاتے ہیں اور ایسے ہی جھگڑے اور اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایک ہندو کے نزدیک مذہب کا صحیح تصور کیا ہے اور اس لیے لالہ جی کے اس خیال پر کوئی رائے زنی کرنا ہمارے لیے مشکل ہے لیکن ایک مسلمان کے نقطۂ نظر سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری سیاست اور ہمارے تمام دنیاوی معاملات کی خرابی مذہب کی آمیزش کے باعث نہیں ہے بلکہ سچی مذہبی اسپرٹ سے خالی ہو جانے کی بدولت ہے اگر ہمارے دنیاوی معاملات میں سچی مذہبی روح پیدا ہو جائے اور ہماری سیاست مذہب کے صحیح اخلاقی اصولوں پر مبنی ہو تو یہ کشمکش، یہ جنگ و جدل اور یہ منافرت ہرگز پیدا نہ ہو۔ اور مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے کی جو ناجائز خواہشات پیدا ہوتی ہیں وہ یک قلم ناپید ہو جائیں ہمارا خیال ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی (اگر وہ بالکل وحشیانہ ہو) اپنے پیروؤں کو یہ تعلیم نہیں دیتا کہ بدامنی یا فساد پھیلاؤ یا اپنے فقدوں اور کمزوروں کو قتل کرو، یا اپنے جیسے انسانوں سے بلاوجہ نفرت کرو۔ یا بلا کسی حق کے لوگوں کے حقوق غصب کر لو۔ بلکہ اگر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر مذہب انسانی مذہب اپنی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے پیدا ہوتا ہے اور جب کبھی مذہبی روح مردہ ہو کر انسانی معاملات میں خودغرضی ویسے دیسی کے عناصر داخل ہو جاتے ہیں تو یہ خرابیاں بھی عود کر آتی ہیں۔ البتہ یہ انسانی فطرت کا دھوکہ ہے کہ وہ اپنی ناجائز اغراض کو حاصل کرنے کے لیے اکثر مذہب سے ایک مقید آلہ کی حیثیت سے کام لیتی ہے مگر درحقیقت وہ مذہب نہیں ہوتا۔ بلکہ مذہبیت کا ایک غلط تصور ہوتا ہے۔

مدیر الامان کی گرفتاری

ہمیں ابھی معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی مقامی حکومت نے مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) مقدمہ چلا دیا ہے جس کی پیشی کل ۳ ستمبر ۲۶ء کو ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ہوگی۔ اسوقت ہمیں تفصیلات کا علم نہیں ہے اور نہ دوران مقدمہ میں کسی قسم کی تنقید کی جا سکتی ہے مگر ہم صرف ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ کیا حکومت کو تیج میں بھی کوئی ایسی چیز ملی ہے یا نہیں۔

"ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند"

ہندوستان کے خادمان خلافت پر ایک سنگین الزام اسوقت یہ لگایا جا رہا ہے، کہ سلطان عبدالعزیز بن سعود دام اقبالہ کی ملوکیت حجاز کے اعلان پر ساری آزاد دنیائے اسلام خاموش ہے، اور اعتراض کرنے والے صرف ایک غلام ملک (ہندوستان) کے چند رہنمایان تحریک خلافت ہیں! یہ الزام اگر "غیروں" کی جانب سے ہوتا، تو کوئی مضائقہ نہ تھا، لیکن تقدیر کا کرشمہ یہ ہے کہ "غیروں" اور "بیگانوں" کی نہیں "اپنوں" اور "یگانوں" کی زبان سے یہ اعتراض بار بار دہرایا جا رہا ہے! اول تو جو واقعہ ظاہر کیا جاتا ہے یعنی دوسرے اسلامی ممالک کی خاموشی اور رضامندی، وہ بجائے خود ابھی پوری طرح ثابت نہیں، لیکن بالفرض صحیح ہو بھی، تو یہ شے قابل الزام ہوئی یا مستحق داد؟ دنیا میں اگر باطل کی حکومت چھا جائے، اور ہر زبان اُس کے سامنے گنگ ہو جائے، اور صرف ایک آواز اُس کے خلاف اُٹھے، تو اس آواز کو بھی اُس کے تنہا ہونے کی بنا پر دبا دینا چاہیئے، یا اس کی اور زیادہ قدر و عظمت کرنی چاہیئے؟ یزید کے زمانہ میں، سرزمین حجاز و عراق و شام مسلمانوں سے بھری ہوئی تھی، اور بہت سے بہترین مسلمان بھی موجود تھے، لیکن کربلا کا میدان، تو صرف حسینؓ اور اُن کے گنتی کے چند ساتھیوں کے لیے مخصوص ہو چکا تھا، ہر ایک قسمت تو اس دولت کو نہ حاصل کر سکی! پچھلی جنگ عظیم کے موقع پر، اسلام کے نام لیوا "آزاد" ممالک تو بہت سے موجود تھے، لیکن خلیفہ و خلافت کی جو خدمت، باوجود اپنی ہر قسم کی بیکسی اور بے بسی کے، اس غلام آبادی کے بعض افراد نے انجام دی تھی وہ کسی "آزاد" ملک کے نصیب میں آئی؟ آزادی، حق گوئی، حق پرستی، کا دعویٰ ہر زبان پر ...... رہتا ہے، لیکن امتحان میں پوری اُترنیوالی صرف چند ہی ہوتی ہیں۔ حجاز کی آزادی و خود مختاری کا اصول، یعنی یہ تسلیم کر لینے کے بعد، کہ حجاز صرف حجازیوں کا نہیں، بلکہ ساری امت اسلامیہ کا ہے، پھر اس خطۂ زمین کو (جو اپنی پاکیزگی اور قدوسیت کے لحاظ سے زمین نہیں، آسمان کا ایک ٹکڑا ہے) ملوک و سلاطین کے زیر نگیں تسلیم کرنا دو نقیضوں کا جمع کرنا ہے۔

(سچ)

بقیہ صفحہ اوّل

نمائندے اپنے اپنے ملکوں کو واپس جا کر اپنی رائے حاصل نہ کر لیں مجلس افتراحات نے اس تجویز پر نوٹ لکھا تھا کہ نظام اساسی ان ممالک کے لیے نافذ العمل ہوگا جنھوں نے اسے قبول کر لیا ہے اور ان کے لیے موقوف ہوگا جنھوں نے ابھی تک قبول نہیں کیا ہے مؤتمر نے مجلس کی اس رائے کو بحال رکھا۔ اور تجویز میں یہی ترمیم کر دی گئی۔

پھر شعیب قریشی صاحب نے غلاموں کی آزادی کے لیے تجویز پیش کی۔ مگر چونکہ مجلس افتراحات میں ایسی ہی ایک تجویز مولانا محمد کفایت اللہ صاحب نے پیش کر دی تھی۔ اس لیے اس نے مولانا کی تجویز کو کافی سمجھا اور شعیب صاحب نے اپنی تجویز واپس لے لی مجلس نے مولانا کفایت اللہ صاحب کی تجویز پر یہ رائے ظاہر کر کے اسے مؤتمر کے سامنے پیش کیا تھا کہ حکومت حجاز سے غلامی کے اس طریقہ کو موقوف کرنیکی سفارش کی جائے جو غیر مشروع ہے۔ چنانچہ مؤتمر نے اس رائے کو قبول کر لیا۔

اس کے بعد جلسہ دوسرے دن کے لیے برخاست ہو گیا۔

سترہواں اجلاس

اتوار کے دن ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ کو مؤتمر اسلامی کا سترہواں اجلاس منعقد ہوا۔ ۶۹ میں سے ۴۳ ارکان حاضر تھے۔ صدر نے حکومت ادریسیہ کے نمائندوں کا خیر مقدم کیا جو پہلی مرتبہ مؤتمر کے اجلاس میں شریک ہوئے تھے۔ اور انھوں نے رئیس حکومت ادریسیہ سید حسن ادریسی کا وثیقہ اعتماد پیش کیا۔ اور سید محمد امین استنقیطی نے اپنے وفد کی جانب سے صدر کے کلمات ترحیبیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد اس کے وفد کی طرف سے جو ریلوے لائن کی اسکیم کے متعلق سلطان ابن سعود کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے کے لیے بھیجا گیا استاذ سید رضا کھڑے ہوئے اور انھوں نے ملاقات کا نتیجہ ان الفاظ میں سنایا کہ:-

جلالۃ الملک نے بصراحت فرمایا ہے کہ میں ہر مفید تجویز کی تکمیل میں عملی مساعدت کرنے سے نہ صرف یہ کہ باز نہیں رہوں گا بلکہ اس میں کسی سے پیچھے نہ رہونگا بشرطیکہ اس کے پیچھے اجنبی مداخلت کا شائبہ تک نہ ہو۔ لہذا وہ اس معاملہ میں پوری احتیاط کرتے ہیں اور کسی کمپنی کو خواہ وہ کیسی ہی ہو یہ کام سپرد کرنے کے لیے راضی نہیں ہیں۔ ان کی رائے میں اس کی تکمیل صرف عالم اسلامی کے چندوں ہی سے ہونی چاہیئے نیز اپنی رعایا کے ساتھ شفقت و عنایت کی بنا پر وہ چاہتے ہیں کہ ریلوے لائن کی تعمیر پہلے جدہ سے مکہ تک ہو اور پھر اسے تجویز کے مطابق آگے بڑھایا جائے۔ اس اثنا میں ضرورت ہے کہ بدویوں کے مصالح کی حفاظت اور ان کے حال کی رعایت پر بھی غور کر لیا جائے۔ جلالۃ الملک نے تجویز کے محرک حضرت المسیری بک کے اس بیان کو بہت خوشی سے سنا کہ مصر اس اسکیم کے لیے سب سے زیادہ چندہ دیگا۔ خود جلالۃ الملک نے بھی وعدہ کیا کہ ان کی مقدرت میں جو کچھ ہے اس سے وہ اس اسکیم کی تکمیل میں پوری مساعدت کریں گے۔

پھر جلسہ میں چندے وصول کرنے کے ذرائع پر بہت دیر تک بحث ہوتی رہی اور اس کے بعد بعض حجازی ارکان نے تقاضا کیا کہ بدویوں کے مصالح کی رعایت پر غور کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے جنکی روزی کا ذریعہ اونٹ ہیں اور جو ریلوے لائن بنجانے کے بعد بالکل بے کار ہو جائیں گے شیخ محمد اسعد الفضل نے کہا کہ جلالۃ الملک کی رائے یہ ہے کہ حرمین کے اوقاف جو متعدد ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سے بدویوں کی پرورش کا سامان ہونا چاہیئے۔ یہ کوئی انصاف نہیں ہے کہ ریلوے لائن بدوؤں کو روٹی سے محتاج کر کے کھولی جائے۔ اور انہیں بھوکا مرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔ مؤتمر نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ جس طرح ریلوے کی تعمیر کے وسائل پر غور کرنا ضروری ہے اسی طرح بدویوں کے مسئلہ کو بھی حل کرنا ضروری ہے۔ تاکہ وہ تباہ ہونے سے محفوظ رہیں۔

استاذ ظواہری نے تجویز پیش کی کہ یہ مجوزہ ریلوے لائن وقف علی المسلمین ہوگی۔ اور اس کے منافع میں سے کچھ حصہ حجاز کے مصالح عامہ میں صرف کیا جائیگا جن میں بدوؤں کے مصالح بھی شامل ہیں۔

اس کے بعد مؤتمر نے حسب ذیل تجویز منظور کی۔

یہ مؤتمر ریلوے کی اسکیم کو مجلس تنفیذیہ کے سپرد کرتی ہے اور اسی کو اختیار دیتی ہے کہ ہر ملک کے ارکان مؤتمر کی کمیٹیاں بنائے۔ جو اپنے اپنے ملک میں چندے جمع کریں اور وہ ارکان اس کو اپنی تمام کارروائیوں کی اطلاع اور چندوں کے حسابات بھیجتے رہیں، نیز یہ اموال معتبر بینکوں میں سے کسی بینک میں جمع کیے جائیں، اور انہیں مجلس تنفیذیہ کے حکم کے بغیر کہیں نہ خرچ کیا جائے۔ اسکے ساتھ ہی مؤتمر یہ بھی تجویز کرتی ہے کہ یہ ریلوے لائن وقف اسلامی ہوگی جس کے منافع حجاز کے مصالح عامہ میں خرچ کیے جائینگے۔ اور ان مصالح کی تفصیل وقف نامہ میں کی جائے گی۔

اس کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست ہوا اور دوبارہ جلسہ کے موقع پر صدر نے حاضرین کو مطلع کیا کہ علمائے سوڈان مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہیں۔

پھر صدر نے وہ احتجاج پیش کرنے کی اجازت دی جو حجازیوں کی جانب سے اس غلہ کی تقسیم کے متعلق پیش کیا گیا تھا جو مصر سے بھیجا جاتا ہے۔ اس پر اعتراض کیا گیا کہ یہ معاملہ مؤتمر کے حدود سے خارج ہے حجازیوں نے اس اعتراض کو قبول نہ کیا اور احتجاجی تجویز پیش کرنے پر اصرار کرتے رہے۔ آخر بہت مناقشہ کے بعد طے ہوا کہ جلسہ کے اختتام پر کثرت رائے سے اس کا فیصلہ کیا جائیگا کہ یہ مسئلہ مؤتمر کے حدود میں داخل ہے یا نہیں۔

اس کے بعد صدر نے شاہ حجاز کے اس بیان پر بحث کرنے کی اجازت دی جو مؤتمر کے پچھلے اجلاس میں پڑھا گیا تھا۔ شیخ رشید رضا نے کہا کہ وہ تو ایک نصیحت تھی جسے مؤتمر نے سن لیا۔ اب اس پر بحث کی کیا حاجت ہے؟ بعض نے اصرار کیا کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے بعضوں نے کہا کہ اس کی پچھلی تلاوت ہی کو کافی سمجھا جائے۔ اور اسکو کسی بحث و مذاکرہ کا موضوع نہ بنایا جائے۔ چنانچہ اسی پر اتفاق ہو گیا مگر وفد مصری اور وفد یمنی نے مطالبہ کیا کہ ان کی جانب سے حسب ذیل تحریری نوٹ ثبت کر لیا جائے۔

ہم یہ بات منضبط تحریر میں لے آنا چاہتے ہیں کہ جلالۃ ابن سعود نے اپنے بیان میں جو دینی و سیاسی پالیسی پیش کی ہے اس کے لیے ہم مقید نہیں ہیں اور اس باب میں اپنے حق کو پوری طرح محفوظ رکھتے ہیں۔

چنانچہ اسے جلسہ کی کارروائی میں ثبت کر لیا گیا۔

پھر جلسہ نے چوبیسویں تجویز کو بالاتفاق منظور کیا جو زبان عربی کی ترویج کے متعلق استاذ بیطار نے پیش کی تھی سید رشید رضا نے اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ اس تجویز کا موضوع کتاب و سنت اور ائمہ اربعہ کی رائے کے مطابق واجب شرعی ہے۔

اس کے بعد تجویز شعیب قریشی اور محمد علی صاحب نے پیش کی جس میں تاکید کی گئی تھی کہ حرم میں نماز کسی خاص مذہب کے امام کے لیے مخصوص نہ ہو۔ بلکہ تمام مذاہب کے امام ہوں۔ اس پر کہا گیا کہ یہ پہلے ہی معمول ہے۔ پھر شاہ اسعد صاحب نے حج کے انتظام کیلئے ایک مستقل مجلس بنانے کی تجویز پیش کی جسے قبول کر لیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بھی معمول ہے۔

پھر جب مؤتمر کے سامنے کوئی کام باقی نہ رہا تو جناب صدر نے امیر محمل مصری کے خلاف حجازیوں کو احتجاج پڑھنے کی اجازت دیدی۔ اور اس کی تلاوت شروع ہو گئی اس پر وفد مصری یہ کہکر اٹھ کھڑا ہوا کہ مؤتمر ایک ایسے احتجاج پر توجہ کر رہی ہے جو اسکے حدود سے خارج ہے اور امیر محمل مصری کے خلاف پیش کیا جا رہا ہے اثنائے تلاوت میں جمعیت خلافت ہند کا وفد بھی عدم مراعات نظام کی شکایت کرتے ہوئے اٹھ گیا۔ احتجاج کا خلاصہ یہ تھا کہ امیر محمل نے ان لوگوں کو خیراتی غلہ کی قیمت میں سے کچھ نہیں دیا جنکا حق سالہا سال سے ثابت چلا آ رہا ہے اور یہ حجت پیش کر دی کہ یہ صدقۂ جاریہ کسی خاص شخص یا اشخاص کا ثابت و مقرر حق نہیں ہے بلکہ مکہ و مدینہ میں ہم جن لوگوں کو محتاج و ضرورتمند دیکھتے ہیں ان کو تقسیم کرتے ہیں۔ اس حجت کی بنا پر وہ غلہ کچھ لائے تھے انہیں سے تھوڑا سا تقسیم کر کے باقی سب واپس لے گئے۔ اس احتجاج پر ۸۰ کے قریب حجازیوں کے دستخط تھے۔

اس موقع پر صدر وفد یمنی نے توجہ دلائی کہ جلسہ میں کورم پورا نہیں ہے چنانچہ صدر نے تحقیق کی اور آخر کار جلسہ برخاست کر دینے کا اعلان کر دیا۔ (باقی)

مولانا مظہر الدین کی گرفتاری

جناب اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب الامان الجمعیۃ کو مطلع فرماتے ہیں کہ :-

آج پولیس نے جناب مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان پر زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) دفتر الامان میں وارنٹ گرفتاری کی تعمیل کی اور پانچسو روپیہ کی ضمانت لیکر چلی گئی۔ کل ۲ ستمبر کو مسٹر لنکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ۔ انکی پیشی ہوگی۔

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ بانگر کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے۔ ایسی کفر خیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے مخیر مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف و کرم زکوٰۃ خیرات، صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب عظیم حاصل فرما دیں۔ حق تعالیٰ ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا۔

المشتہر

مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

ریلوے ریگولیٹر واچ

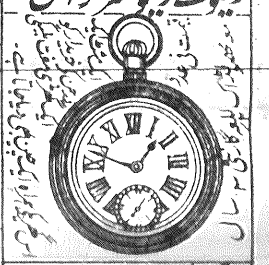

[illegible]

جرمنی کی ٹائم پیس فی عدد معہ محصول ڈاک [illegible]

لے۔ ایم۔ صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بو بازار فیرلین [illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا سے

کسکو فائدہ نہیں ہوا ؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا تمسک المؤثر ہے

اسکے فائدے کیا ہیں ؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہوجاتا ہے۔ پھر دن کے بعد سے خون کا زور ہوتا ہے۔ اور جسم ترو تازہ ہوکر بخار جڑ سے نابود ہوجاتا ہے بار بار کا بخار کثرت جگر اور طحال وغیرہ کی اقسام میں سے ہیں بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی [illegible] قیمت چھوٹی شیشی [illegible] بڑی شیشی [illegible] ایک روپیہ ڈاک محصول [illegible]

داد کا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا پرانا داد خارش جیسا ہی کیوں نہو یہ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک بار لگاتے ہی نصف جاری آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہوجاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۶ آنہ محصول ڈاک چھ شیشی تک ۷ آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ ۔ ڈاکٹر لودھ ویرسنگھ ۔ چاندنی چوک ۔ دہلی

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت [illegible] بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

قیمت اخبار الجمعیۃ

ممالک غیر سے سالانہ آٹھ روپیہ آٹھ آنے ششماہی پانچ روپے [illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر اتوار بدھ جمعہ [illegible]

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

[illegible]

جنرل [illegible] کشمیری بازار ۔ لاہور

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ نہایت عام پسند ۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کردیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ۱۰ فی درجن صہ علاوہ محصول وغیرہ تاجروں اور ایجنٹوں کے لیے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرمائیں۔

المشتہر

ایس ۔ اے ۔ عزیز گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳ رنگون

اگر سب اعلان مفید ثابت نہو تو آج ہی اخبار میں شکایت چھپوائیں

5650

[illegible]

سرمہ اکسیر چشم

حب مراد

چار قیمتی تحفے

بال صفا پوڈر

عروس جمال

[illegible]

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بوٹی ہیر تائیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس بشرط اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر تا آئل نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کیجائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ خشخاشی ریشمی ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے بہت عمدہ [illegible] استنبولی کی چھپی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف [illegible] سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ خشخاشی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۷ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خشخاشی [illegible] قیمت [illegible] مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول خشخاشی کاغذ قیمت [illegible]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر [illegible]

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصر [illegible] کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر [illegible] جلد قیمت [illegible]

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

دس پیسہ ماہوار

گھر بیٹھے بہترین ماہوار رسالہ [illegible] مفید مضامین دلچسپ چھوٹے چھوٹے قصے [illegible] لطائف اور مفید کارآمد باتیں ہوں گی۔ اس رسالہ کا نام تفریح ہے [illegible] سال بھر دو روپیہ میں۔ چھ مہینہ ایک روپیہ چار آنہ میں آسکتا ہے۔

منیجر رسالہ تفریح قاضی اسٹریٹ بجنور (یوپی)

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری تقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجاویں تو حسب بیان آپ کو پوری قیمت واپس اعتبار نہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں قیمت فی بکس تین روپیہ (سہ)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

جائز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات لکھکر [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

[illegible]

المشتہر ۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگلش دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۸

عالم اسلامی کی پہلی بین الملکی کانفرنس

تاریخ اسلام کا بے نظیر اجتماع

موتمر اسلامی کے اٹھارہویں اجلاس کی کارروائی

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

دوشنبہ کے دن ۲۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ کو موتمر اسلامی کا اٹھارہواں اجلاس دار الموتمر میں منعقد ہوا۔ ۶۶ ارکان میں سے ۴۴ ارکان حاضر تھے۔ جلسہ سابقہ کی رپورٹ پڑھے جانے کے بعد معاہدہ عقبہ و معان کی تجویز پر بحث شروع ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں:-

چونکہ عقبہ و معان کا علاقہ ارض حجاز کا جزو ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے اور جسے شریف علی بن حسین نے اسے حجاز سے الگ کرکے شرق اردن سے ملحق کرنے کے بے اتفاق کرلیا تھا اور پہلے ایک ارادہ سنیہ شائع کرکے اس کے مطابق اس علاقہ کو پیدا کردیا تھا۔ اور چونکہ شریف علی شرعی حیثیت سے حجاز کا بادشاہ نہیں تھا کیونکہ اسے خود اسی کے چند ساختہ و پرداختہ آدمیوں نے جو مملکت حجاز کے اہل حل و عقد نہیں تھے ایسے وقت میں بادشاہ منتخب کیا تھا جبکہ اس کے قبائل اور اراضی کا بڑا حصہ سلطان نجد کے ماتحت آگیا تھا اور چونکہ حجاز کے شرعی اولی الامر کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ اپنے شخصی ارادے یا کسی اور طریقہ سے اسکے کسی حصہ کو دوسروں کے حوالہ کردے اور چونکہ منطقہ شرق اردن ایک غیر مسلم حکومت کے انتداب میں ہے اور یہ بات اس الحاق کے عدم جواز کو المضاعف کردیتی ہے کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت کے بالکل خلاف ہے جسے نافذ العمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور جس کے مطابق حجاز کی خالص اسلامی سرزمین میں کسی غیر مسلم کو سکونت یا سیادت یا نفوذ احکام کا حق نہیں ہے۔ لہٰذا ہم موتمر اسلامی سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ جو کچھ کارروائی ہوئی ہے اس پر وصیت نبویہ کے مطابق احتجاج کرے۔ اور حجاز کے موجودہ ولی امر سے مطالبہ کرے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے منطقہ عقبہ و معان کو دوبارہ مملکت حجاز میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اور مسلمانان عالم سے اپیل کرے کہ وہ اس خدمت دینی میں ان کی پوری اعانت کریں۔

محرک — سید رشید رضا۔

موید — سید سلیمان ندوی۔

مولانا عبد العلیم صدیقی — وصیت تو عام ہے۔ تنہا عقبہ و معان کے لیے مخصوص نہیں ہے۔ پھر آپ نے موضوع کو صاف ہی کیوں نہ کردیا۔

سید رشید رضا — میرے بھائی نے صرف مقدمہ ہی پر نظر کی ہے جس پر تجویز کی بنیاد رکھی گئی ہے، مگر میں نفس تجویز کے موضوع میں مناقشہ کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ کیونکہ مقدمہ تو محض تدلیل و حجت ہے ۔۔۔ اگر تجویز میں قوت پیدا ہو اور لوگ اس کی اہمیت کو محسوس کریں۔ ورنہ اس کو کوئی جوہری حیثیت حاصل نہیں ہوتی۔ مقدمات کو کوئی شخص چاہے تسلیم کرے یا نہ کرے اس کا اثر نفس موضوع پر نہیں پڑتا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میری تجویز کے موضوع میں کسی کو بھی دینی حیثیت سے اختلاف نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر اور دوسرے علماء نے جزیرۃ العرب کی جو کچھ حدود بیان کی ہیں ان میں منطقہ عقبہ و معان سے زیادہ علاقے شامل ہیں بلکہ ہمارے ہندوستانی بھائی تو شام اور عراق کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ پہلے شخص جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو نافذ کیا وہ عمر ابن الخطاب فاتح عراق و شام و مصر تھے۔ لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ ہم مسائل جغرافیہ علمیہ میں نہ پڑیں اور اصل تجویز تک اپنی توجہ کو محدود رکھیں۔ البتہ اگر کسی صاحب کو اصل تجویز سے اختلاف ہو، جس کی مجھے امید نہیں ہے تو وہ بلا تردد اظہار کردیں۔

اس پر وفد مصری نے اعلان کیا کہ یہ موضوع ہمارے حدود اختیار سے خارج ہے۔ لہٰذا ہم اس کی بحث میں کوئی حصہ نہ لیں گے صدر وفد افغانی نے بھی اپنی اور صدر وفد ترکی کی جانب سے یہی اعلان کیا۔

پھر مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنی تقریر میں دلائل و براہین سے عقبہ و معان پر حجاز کا حق ثابت کیا۔ اور اس کے بعد ان وفود کے علاوہ جنہوں نے بحث میں حصہ نہ لینے کا اعلان کیا تھا سب نے بالاجماع اس تجویز کو منظور کرلیا۔

اس کے بعد مجلس تنفیذیہ کے انتخاب کا مسئلہ پیش ہوا مولانا شوکت علی صاحب نے تفصیل کے ساتھ اس امر پر بحث کی کہ تین مہینہ کے لیے اس انتخاب کو ملتوی کردیا جائے کیونکہ موتمر عالم اسلامی جیسی وسیع جماعت کی نمائندگی کرنے والی مجلس کا انتخاب اس عجلت کے ساتھ نہیں ہونا چاہیئے۔ سید رشید رضا نے اس خیال کی تائید کی۔ مگر انہوں نے کہا کہ اس کے لیے نظام اساسی میں ایک استثنائی دفعہ کا اضافہ کردیا جائے۔ اور جب تک مستقل مجلس منتخب ہو اس وقت تک کے لیے ایک عارضی مجلس منتخب کرلی جائے۔ اس کے ساتھ ریلوے اسکیم کے لیے روپیہ جمع کرنے والی مجلس بھی ملحق ہونی چاہیئے۔

عبد الواحد قاری نے وفد روس کی جانب سے اعلان کیا کہ ہم مجلس تنفیذیہ کے انتخاب میں کوئی حصہ نہیں لیں گے۔ کیونکہ تنفیذ کا حق حکومت حجاز کو ہے۔

پھر چند تقریروں کے بعد غیر رسمی مشاورت کے لیے جلسہ ملتوی کیا گیا اور ۱۵ منٹ کے بعد دوبارہ مجتمع ہوکر موتمر نے حسب ذیل استثنائی دفعہ نظام اساسی میں بڑھا دی۔

اس سال مجلس تنفیذیہ اور جنرل سکرٹری کا انتخاب ۳ مہینہ کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے اور عارضی طور پر امور ضروریہ کی انجام دہی کے لیے ایک مجلس بنائی جاتی ہے جو صدر، حافظ وہبہ، عبد العزیز عتیقی، سلیمان قابل اور محمد نصیف سے مرکب ہوگی۔ اس مجلس کا کام مجلس کے نمائندہ ارکان اور جنرل سکرٹری کے پہنچنے کے بعد ختم ہوجائیگا۔

پھر مجلس امانات کے مسئلہ پر طویل گفتگو شروع ہوئی جس میں بہت سے ارکان نے حصہ لیا۔ آخر یہ طے ہوکر موتمر کا ۔۔۔ مجلس کا ممبر ہوگا اور صدر موتمر ہی اسکا صدر ہوگا۔ جلالۃ الملک کے بیٹے امیر فیصل اس کے اعزازی صدر ہوں گے۔

پھر آثار و مقابر کے متعلق مولانا شوکت علی کی تجویز پر رد و کد شروع ہوئی۔ اور طے ایک مجلس علماء کے سپرد کرنا طے ہوا کہ وہ اس مسئلہ پر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں غور و بحث کریں۔

اس طرح موتمر کی رسمی کارروائی ختم ہوگئی اور محمد علی حسن نامہ نگار جریدہ اللواء سلیمان شفیق پاشا کمالی۔ اور موتمر کے پریذیڈنٹ کے شکریہ ادا کئے گئے۔ آخر میں صدر نے اختتامی تقریر پڑھی اور اس کے بعد مولانا شبیر احمد عثمانی نے عربی میں ایک طویل بیان پڑھا اور اجلاس برخاست ہوا۔

صدر موتمر اسلامی کی اختتامی تقریر

شکر ہے اس خدا کا جس نے اس طرف ہماری ہدایت کی حالانکہ اگر وہ ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ تھے اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں یہ عظیم الشان موتمر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خود مختار حکومتوں اور اسلامی قوموں کے نمایندوں نے جلالۃ الملک کی دعوت کو قبول کرکے جو شدید تکالیف

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ ہو)

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو (۵۰۰) روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پیران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو اور دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پیران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہوچکے تھے، صرف "پیران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہوچکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کردیں کہ "پیران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت، ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (عـــہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:- "پیران داتا" مہندرو (پٹنہ)

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید ریش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کردیتی۔ ہم جھٹکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار شکل قدرتی بالوں کے ہوجاویں گے۔ رازداری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتلیں تیار کرسکتا ہے۔ بے روزگاروں کے لیے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بخوبی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کرلو کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور بے ضرر ہے۔ نہ بدبو ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنانے سے اس کی لاگت مع لیبل شیشی کا رک سو ٹکا پڑتی ہے۔

نوٹ جو اصحاب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ۔

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک چال ۵۵ بمبئی نمبر ۸

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ ترو تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوئی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار ناکارہ سے ناکارہ ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کرچکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہوچکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کردیتی ہے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے دلی قوتیں ابھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہوکر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کردیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہوگیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ۳ محصول ۵، بیس خوراک ۵ محصول ۷، چالیس خوراک ۸ محصول ۱۰۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۳ محصول ۶، درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں ڈالتا فی شیشی ۲ محصول ۴، چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۸ محصول ۱۰، ۴۰ خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام ۶ محصول ۱۰۔

جوہر حیرت ۔۔۔ قیمت فی شیشی ۔۔۔

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی خوراک سے بخار دور ہوکر مریض تندرست ہوجاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ ہر روز آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ فائدہ نہ دکھائے اسکے استعمال سے تیلی دور ہوتی ہے۔ بھوک کھلتی ہے۔ اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہوجاتی ہیں۔ طحال خواہ کتنی ہی بڑا اور پرانا ہو چند ہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پاچکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۴ ، درجن شیشی ۱۲، چار شیشی ۳ محصول ۸۔ ایک درجن ۴۔

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہوجاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لیے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کرسکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت سلیس شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی معانی ۔۔۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہونا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الہٰی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت با محصول ۶ر۔

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر بعنت اور تفسیر احادیث کے اسرار و مقامات یونانی فلسفہ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت با محصول ۶ر۔

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۲، جلد دوم ۳ علاوہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ دو خواتین جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نہایت مفید ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دھلی

۲۷ صفر ۱۳۴۵ ہجری

حجاز کا قانون اسلحہ

حال میں حکومت حجاز نے ایک بلاغ عام شائع کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ حجاز میں تجارتی اغراض سے اسلحہ کی درآمد اور خرید و فروخت قطعاً بند کر دی جائے اور جو اسلحہ بحالت موجودہ لوگوں کے پاس موجود ہیں ان کو بھی سرکاری اجازت کا پابند کر دیا جائے تاکہ حکومت اسلحہ کی کمیت کیفیت اور ان کے مالکوں سے واقف ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اس قسم کا حکم نافذ کرنے کے لئے حکومت حجاز کو کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ اور حجاز میں وہ کونسے حالات پیدا ہو گئے تھے جن کی بنا پر اس قانون کا نفاذ مناسب سمجھا گیا۔ البتہ مولانا محمد علی صاحب کے ایک مضمون سے جو کیم ستمبر کے ہمدرد میں شائع ہوا ہے صرف اتنا معلوم ہوا کہ سلطان ابن سعود ایک عرصہ سے اس قانون کو نافذ کرنا چاہتے تھے اور موتمر میں بھی اس قسم کی ایک تجویز پیش کی گئی تھی جس کا منشا یہ بتایا گیا تھا کہ حرمین میں امن قائم کرنے کے لئے حجاز کو غیر مسلح کر دینے کی ضرورت ہے۔ مگر نمایندگان خلافت وجمعیت العلما اور دیگر اسلامی ممالک کے نمایندوں نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ بہرحال اس قانون کے نفاذ کی وجوہ خواہ کچھ ہوں ہمارے خیال میں یہ ایک نہایت غیر مدبرانہ اور غیر منصفانہ قانون ہے۔ اس سے حجاز پر نجدی تسلط کی ایک نہایت بدنما حیثیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ ارض مقدس حجاز کی آزادی اور حفاظت کے لئے حد درجہ مضرت رساں ہے۔

ایک ملک کو اسلحہ کی آزادی سے محروم کرنے کا سب سے پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کی مردانگی وشجاعت بزدلی و نامردی سے بدل جاتی ہے۔ اور اسکا جوہر سپاہگری جو اس کی آزادی کا ضامن ہوتا ہے۔ بالکل فنا ہو جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی قومی حکومت بھی ایسی نہیں ہے جو اپنی قوم کے اس جوہر کو مٹانے کی کوشش کرتی ہو۔ بلکہ عام طور پر قومی حکومتیں اس کو تربیت دینے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور جبریہ فوجی ملازمت یا سپاہیانہ فنون کی ہمت افزائی یا دوسرے طریقوں سے اپنی قوم کو ایک جوانمرد قوم بناتی ہیں۔ تاکہ اس کی آزادی کو کوئی دوسری قوم سلب نہ کر سکے۔ البتہ اس قسم کے قوانین کی ضرورت اس وقت پیش آیا کرتی ہے۔ جب ایک قوم دوسری قوم کو مغلوب کر کے اس پر اپنی حکومت قائم کر لیتی ہے۔ اور اسے اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں اس کے محکوموں کے دماغ میں آزادی کی ہوا نہ بھر جائے۔ اور ان کی بہادری و سپاہیانہ شجاعت (انہیں) غلامی کی زنجیریں کاٹ دینے میں معین و مددگار نہ ہو۔ ایسے موقعہ پر جابر حکومتیں عموماً اسلحہ کی ممانعت کر دیتی ہیں اور تمام ممکن طریقوں سے کوشش کرتی ہیں کہ محکوم قوم کے افراد "امن پسند شہری" بنجائیں۔

حکومت حجاز کے اس جدید بلاغ کا سب سے زیادہ بدنما پہلو یہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاز کی موجودہ حکومت کوئی قومی حکومت نہیں ہے۔ جیسا کہ اب تک ہمیں یقین دلایا جا رہا تھا۔ بلکہ دراصل وہ "ایک قوم کی حکومت دوسری قوم پر" ہے۔ اور اسلئے اس میں بھی وہی خصوصیت موجود ہے جو ایسی حکومتوں میں ہوا کرتی ہے۔ ہم اب تک اس دھوکہ میں تھے کہ حجاز، نجد سے الگ ایک خود مختار سلطنت ہے جس میں حجازیوں کو حاکمیت ملکیہ کے حقوق حاصل ہیں، لیکن اس قانون نے یہ راز فاش کر دیا ہے کہ وہ نجد کا غلام ہے اور ویسا ہی غلام ہے جیسا ہندوستان، انگلستان کا ہے۔ جس طرح انگلستان نے خود آزادی اسلحہ سے متمتع ہونے کے باوجود ہندوستان کو اپنا غلام رکھنے کے لئے نہتا کر دیا ہے۔ اسی طرح نجد بھی آج خود آزادی اسلحہ سے فائدہ اٹھانے کے باوجود حجاز سے ہتھیار لئے رہا ہے تاکہ وہ کبھی اس کی غلامی سے نکلنے کی جرأت نہ کرے۔

اس نفس کی دلیل زیادہ سے زیادہ یہ کی جا سکتی ہے کہ حجاز میں قیام امن کے لئے اس کی ضرورت پیش آئی ہے، مگر اول تو انگریزی حکومت بھی ایسے قانون اسلحہ کے لئے ایسی ہی تاویل پیش کرتی ہے جس سے کوئی شخص مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نجد میں امن قائم کرنے کے لئے بھی اسی قانون سے کام لیا گیا تھا؟ اگر نہیں لیا گیا اور اس کے بغیر ہی وہاں امن قائم ہو گیا تو حجاز کے لئے یہ مخصوص طریقہ قیام امن کا اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ امتیازی سلوک خود بتا رہا ہے کہ نجدی سلطان کے ماتحت نجد و حجاز کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۔۔۔ اور یہ فرق اس فرق سے زیادہ افسوسناک ہے جو گنگ جارج کے ماتحت انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ہے۔ کیونکہ انگریز دل اور ہندوستانیوں کے درمیان تو انسانیت کے سوا کوئی چیز مشترک نہیں ہے، مگر حجازی تو عرب اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے نجدیوں کے قومی و دینی بھائی ہیں اور ان کے ساتھ حاکم و محکوم کا امتیاز انگریزوں کے امتیازی سلوک سے زیادہ بدتر ہے۔

جو شخص وحدت عربیہ کا خواب دیکھ رہا ہو اور جس نے ہمیشہ یہ تمنا ظاہر کی ہو کہ تمام عرب ایک علم کے نیچے جمع ہو جائے اس کے لئے یہ طرز عمل انتہائی عجیب و غریب ہے کہ جب ہندوستان سے عرب جانے کے لئے کوئی شخص چین کی جانب سفر شروع کرے۔ دنیا کو [illegible] کرنا کہ اتحاد و اتفاق اور تفریق کا [illegible] دو متضاد چیزیں ہیں جو ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ مگر سلطان ابن سعود کی دانشمندی قابل داد ہے کہ ایک طرف تو وہ امت عربیہ میں اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف عرب کی دو قوموں کے درمیان یہ امتیاز پیدا کر رہے ہیں۔ ایک عرب ہونے کی حیثیت سے دو ہم سے زیادہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ عرب کی خودداری اس ذلت کو کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ خواہ حجازی اس وقت کمزور ہونے کے باعث اس کے خلاف کوئی آواز بلند نہ کریں، مگر اس امتیازی سلوک سے ان کے دل میں جو [illegible] پیدا ہوگا وہ اس طرح حجازیوں اور نجدیوں کے درمیان ایک مستقل دیوار بن جائے گا جو انہیں کبھی ایک نہ ہونے دے گی۔

ایک مسلمان کی نقطہ نظر سے سلطان کا یہ فرض خاص تھا کہ ارض مقدس کے معاملے میں حجازیوں کو [illegible] خلافت اور حجاز کی حفاظت کا [illegible] حرمین شریفین کی حفاظت کے سب سے بڑی ضمانت اگر کوئی ہو سکتی ہے تو یہی ہو سکتی ہے کہ حجازیوں کی پوری قوم کو ایک جنگجو قوم بنا دیا جائے اور ان میں قوت پیدا کی جائے تاکہ دنیا کی کوئی سلطنت ارض مقدس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے۔ مگر افسوس ہے کہ سلطان ابن سعود اس کے بالکل برعکس پوری حجازی قوم کو نامرد اور بزدل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا صاف مقصد تو صرف اتنا ہے کہ حجازیوں کو نجد کے مقابلہ پر سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں کسی کے مقابلہ کی بھی جرأت نہ ہوگی۔ اور اگر کبھی نجدی حکومت کسی مصیبت میں مبتلا ہو کر دوسری طرف مشغول ہو گئی تو حجازیوں میں اتنی قوت نہ ہو گی کہ وہ کسی اجنبی دشمن سے اپنی اور اس پاک سرزمین کی حفاظت کر سکیں۔ آج جبکہ یورپ کی استعماری سلطنتیں مشرقی قوموں کو ہڑپ کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں اور دنیا کی سب سے بڑی استعماری سلطنت ہندوستان کے راستہ کو محفوظ رکھنے کے لئے بحر احمر کے سواحل کو غیر مسلح دیکھنا چاہتی ہے، ایک عربی سلطان کا خود یہ کام کرنا حقیقت میں اسلام اور مسلمین کی کوئی خدمت نہیں ہے بلکہ اس سے [illegible] کا صحیح حل کر دینا ہے۔

ہم سلطان کو خیر خواہانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ [illegible] نہیں کہ وہ دنیا کے مسلمانوں کو [illegible] اس کے ساتھ [illegible] سلطان ابن سعود جیسے زمانہ شناس اور ہوشیار بادشاہ سے جو حجاز میں خوش تدبیری اور حسن سیاست کا بہترین مظاہرہ کر رہے ہیں، یہ امید ہے کہ وہ اس روز افزوں بدظنی اور بدگمانی کو دور کریں گے جو ان کی حکومت کی طرف سے حجاز میں نجدیوں کی غلط کاریوں اور [illegible] کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ اپنے نقائص کے بجائے اصلاحات کی فکر کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی بہت سی غلطیاں [illegible] حجاز کے لئے جدید مشکلات [illegible] ان غلطیوں میں جو [illegible] اعتقادی [illegible] اور [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ان کی [illegible] کا [illegible] جمع ہو

بہرحال میں ایک بھی صحیح الفکر اور صائب الرائے آدمی نہیں ہے اور ان کے دماغوں کی فضا اسقدر تنگ ہے کہ چھوٹی چھوٹی منفعتوں کے دائرے سے نکلکر وہ حقیقی اور عالمگیر منافع کے احاطہ سے بالکل عاجز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلطان ابن سعود سے پے در پے ایسی غلطیاں سرزد ہو رہی ہیں جن سے ان کا سارا وقار خاک میں مل رہا ہے۔ اور دنیائے اسلام کے لئے ان کی قوت سے فائدہ اٹھانے کے امکانات کم ہوتے جا رہے ہیں۔

روضہ نبوی کا مستقبل

جب سے ہدم جنت البقیع کا افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے۔ مسلمانوں میں عام طور پر یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ نجد کے غالی علماء گنبد خضرا کو منہدم کرائے بغیر نہیں مانیں گے۔ ہم نے اس اندیشہ کی تردید یا تائید میں اب تک کوئی خیال ظاہر نہیں کیا کیونکہ مستقبل کے متعلق کوئی حکم لگانا ہمارے امکان سے باہر ہے اور محض ظن پر کوئی رائے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔ البتہ اہل نجد کی جانب سے ہم برابر کسی ایسے بیان کا انتظار کر رہے ہیں جس سے اس معاملہ میں نجدیوں کا طرز عمل قطعی معلوم ہو سکے۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک کوئی ایسا معتبر بیان شائع نہیں ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے مسلمانوں کے شبہات برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اب تک ہمارے سامنے صرف دو بیان آئے ہیں۔ ایک سلطان ابن سعود کے صاحبزادے امیر فیصل کا وہ تار جو انہوں نے مسٹر الفضل کے ذریعہ ہندوستان میں شائع کرایا۔ اور دوسرا "ام القریٰ" کا مضمون جو اس نے ۲۷ محرم الحرام کی اشاعت میں درج کیا ہے۔ مگر یہ دونوں بیانات چند وجوہ سے ناقابل اطمینان ہیں۔ سلطان نے اس سے پہلے متعدد وعدے اور اعلانات کئے ہیں جنمیں سے بعض بحلف شرعی تھے لیکن بعد میں انہوں نے انکی خلاف ورزی کی اور جب پوچھا گیا تو ہر مرتبہ یہ عذر پیش کیا کہ مجھ پر میری قوم نے دباؤ ڈالا اور خلع طاعت کی دھمکی دی جس سے مجبور ہو کر میں نے ایسا کیا۔ ان عذرات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نجد کی اصلی طاقت خود سلطان کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ نجدی علماء کے ہاتھ میں ہے اور وہ اتنی قوت رکھتے ہیں کہ سلطان کو تمام دنیا کے سامنے وعدہ خلافی و عہد شکنی کی ذلت برداشت کرنے پر بھی مجبور کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں سلطان کا کوئی وعدہ خواہ وہ کیسی ہی قسموں کے ساتھ ہو اسوقت تک قابل اطمینان نہیں ہے جب تک اس پر نجد کے اکابر علما اور رؤسائے قبائل کی توثیق نہ ہو۔ کیونکہ اگر بعد میں ان لوگوں نے سلطان پر دباؤ ڈالا کہ اس "صنم اکبر" (معاذ اللہ) کو بھی توڑ دو تو سلطان کو پھر بدامنی و فساد کے اندیشہ یا اپنے تخت کے خوف سے اس کام کو کرنا پڑے گا اگرچہ وہ "بادل ناخواستہ" ہی کیوں نہ ہو۔

ام القریٰ کے بیان میں پیروی کتاب و سنت کے بلند بانگ دعووں اور ابتغائے مرضات اللہ کی خواہش کے اظہار کے سوا ہم کو اور کوئی چیز نظر نہیں آتی نفس مسئلہ کے متعلق اس نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ ہم ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہتے اور اگر ہمارے بار بار یقین دلانے پر بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ لیکن جو چیز مطلوب ہے وہ یہ جب زبانی وعدہ کا ہی نہیں ہے بلکہ قبہ رسول کے متعلق علمائے نجد کا عقیدہ ہے دنیا یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ علمائے نجد قبہ نبوی کو واجب الہدم سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں تو آپ کے اور آپ کے سلطان کے یہ سارے اعلانات سب دھرے رہ جائیں گے۔ اور ایک دن دنیائے اسلام کے مرکز آمال پر کدال چل کر رہے گی۔ اور اگر وہ ایسا نہیں سمجھتے تو ہمیں آپ کے اعلانات کی حاجت نہیں ہے۔ صرف ان علماء کا متفقہ فتویٰ کفایت کرتا ہے اسے پیش کر دیجئے پھر دنیا کم از کم اس طرف سے پوری طرح مطمئن ہو جائے گی۔

حضور نظام کے خلاف پروپیگنڈا

آج سے چند سال پہلے حضور نظام کے خلاف جو تحریک مدراس اور مہاراشٹر سے شروع ہوئی تھی وہ اب تمام ہندوستان کے سنگھٹنی حلقوں میں پھیل گئی ہے اور نہایت وسیع پیمانہ پر یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کو جس طرح ممکن ہو بدنام کیا جائے۔ ان کوششوں کی ایک تازہ ترین مثال یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نظام دکن کے ایک اصلاحی فرمان کو جو بغرض تنظیم امور کے لئے جاری کیا گیا تھا، اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے کہ گویا اعلیٰ حضرت نے حکومت برطانیہ سے دبکر ایسا کیا ہے۔ چنانچہ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار اس فرمان کا خلاصہ اپنے اخبار کو بھیجکر لکھتا ہے کہ

"حضور نظام نے ان تمام اصلاحات کو قبول کر لیا ہے جو حکومت ہند نے پیش کی ہیں اور ان کی پہلی قسط جریدہ میں شائع کر دی گئی ہے"

لیکن اس فرمان کو ہم کسی دوسری جگہ بجنسہ درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ وہ اپنی قسم کا کوئی نیا فرمان نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت ہمیشہ اس قسم کے اصلاحی فرامین صادر فرماتے رہتے ہیں۔ اس سے پہلے مشرق کے اصول عدل و انصاف کے مطابق ہر شخص مجاز تھا کہ جب چاہے حضور شاہی میں دادرسی کی درخواست کرے۔ مگر اس عام اجازت سے لوگ غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے اور بالعموم اس قسم کی غرضداشتیں گذرا کرتی تھیں جنکی کوئی بنیاد نہیں ہوتی تھی۔ یا اگر ہوتی بھی تھی تو محاکم متعلقہ میں انہیں پیش کر کے آسانی کے ساتھ دادخواہی کی جا سکتی تھی۔ اسلئے اعلیٰحضرت نے اپنے اوقات کو دوسرے اہم اور مفید کاموں کے لئے محفوظ کرنے کی خاطر اس قسم کے غیر ضروری معروضات کو بند کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسے فرمان کو کیونکر حکومت ہند کے دباؤ کا نتیجہ کہا جا سکتا ہے؟ اعلیٰ حضرت کو اختیار ہے کہ اپنے امور حکومت کو انجام دینے کے لئے جس طریقہ کو بہتر سمجھیں اسے اختیار کریں۔ اس کا تعلق خالصتہً ان کے اپنے طرز جہانبانی سے ہے۔ حکومت ہند کو اس سے کیا واسطہ؟

فساد کی جڑ

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے بعض تاجر وفد لیکر مسٹر اڈ سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس پہنچے تھے اور ان سے شکایت کی تھی کہ شہر میں فسادات ہونے کی وجہ سے تجارت پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے انہیں بند کرنے اور امن قائم کرنے کی پوری کوشش کیجئے یہ خواہش اگر حقیقتہً دل سے نکلی ہو تو نہ صرف قابل قدر بلکہ امید افزا بھی ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں ابھی تک کوئی صحیح احساس پیدا نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں تمام مفسدانہ تحریکات انہی کے روپیہ سے پرورش پا رہی ہیں۔ وہی ہیں جو منافرت پھیلانے والی انجمنوں کو بیش قرار چندے دیتے ہیں، انہی کی دکانوں پر صندوقچیاں رکھی ہوئی ہیں جن میں ہر خریدار سے پیسے ڈلوائے جاتے ہیں۔ انہی کی دکانوں سے بدمعاشوں کو تنخواہیں ملتی ہیں۔ انہی کا روپیہ فسادات کے مقدموں میں پانی کی طرح بہتا ہے۔ اور حد یہ ہے کہ انہی کی انجمنوں میں بائیکاٹ کی تحریکیں پاس کی جاتی ہیں۔ پھر جب یہ تخم ریزی اور آبپاشی پھل لاتی ہے تو اس پر شور مچانے سے کیا حاصل؟ ابھی چند روز ہوئے ہم نے سنا ہے کہ دہلی کلاتھ مارکیٹ میں بائیکاٹ کا ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ یہ نفرت کی اسپرٹ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی جڑ ہے اور جب تک اسے دل سے نہ نکالا جائیگا۔ فساد اسی طرح ہوتے رہیں گے اور تجارت اسی طرح برباد ہوتی رہے گی۔

محکمہ انہار پنجاب

اسی اشاعت میں ہم ایک مراسلہ درج کر رہے ہیں جو محکمہ انہار پنجاب میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے تناسب کے متعلق ہے۔ ہم سرکاری محکموں میں اس سوال کو پیدا کرنا صحیح نہیں سمجھتے لیکن جہاں یہ سوال پیدا ہو گیا ہو۔ وہاں اس کی اصلاح کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ انتظامی محکموں میں جماعتی کشمکش نظم و نسق کے لئے سخت برہم کن ہے۔ اور اس سے لازمی طور پر رعایا کو بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس مراسلہ میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں اگر وہ فی الحقیقت صحیح ہیں تو ان کے خلاف محکمہ انہار کے مسلمانوں کی شکایت کو کسی طرح بھی بیجا نہیں کہا جا سکتا حکومت کو اپنے محکموں کی اندرونی سیاست سے اس طرح غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ اور خصوصاً ان نقصانات سے تو اسے کبھی چشم پوشی کرنی ہی نہیں چاہئے جو کسی محکمہ میں ایک خاص جماعت کو ملازمتوں کا اجارہ دیدینے سے دوسری جماعتوں کو برداشت کرنے پڑتے ہیں ہمیں امید ہے کہ پنجاب کونسل کے کوئی مسلمان رکن اپنے صوبہ کی حکومت کو ان شکایات کی طرف توجہ دلائیں گے۔

۔۔۔ نہیں پہنچ رہا۔ کیونکہ انکی بیجا طرفداری کی وجہ سے لوگ ابن سعود کی زیادہ مخالفت کر رہے ہیں۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ شاید یہی ایک وجہ ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث کا یہ اعلان کہ ابن سعود ہماری طرح غیر مقلد اور ہمارا ہم خیال ہے مقلدین کو ابن سعود کا مخالف بنا رہا ہے حالانکہ حقیقت ایسی نہیں ہے۔

محمد یحییٰ عفی عنہ۔ صدر مجلس خلافت لودھیانہ

حالات حجاز

مولانا حبیب الرحمن لودھیانوی کا بیان

ایک مقامی اخبار نے مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مجلس خلافت لودھیانہ کی حج سے واپسی پر پہلی تقریر کو جو حالات حجاز پر مشتمل تھی اس انداز طریق سے پیش کیا جس نے اصلی تقریر کو قطعاً ایک نئی صورت دیدی جس کی وجہ سے بمجبوراً یہ بیان علیحدہ اخبارات میں شائع کرنے کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے۔ گو جمعیۃ خلافت ہند وجمعیۃ العلماء کے موعودہ بیانات کے شیوع کا انتظار مقتضیات حالات میں سے تھا۔ مگر یہ ایک مجبوری اقدام ہے۔

مولانا حبیب الرحمن صاحب نے ۱۸ اگست کو ایک عظیم الشان جلسہ میں جو کئی ہزار سامعین پر مشتمل تھا اہل شہر کا شکریہ ادا کرنے اور موجودہ افتراق و انتشار کے خطرات سے متنبہ کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

حالات حجاز پر غور کرنے سے قبل آپکو ابن سعود، اس کی قوم اور ہندوستان کی اہل حدیث جماعت اور باشندگان حجاز کو الگ الگ سمجھنا چاہئے۔ ایک کے حالات کو دوسرے کے حالات سے مخلوط کرنے سے بہت زیادہ غلط فہمیوں کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ابن سعود اس کی قوم حنبلی المذہب مگر غالی اور متشدد ہے۔ نجدی قوم سیاست شرعیہ سے قطعی ناواقف ہے۔ نجدی قوم نے جنت معلی اور جنت البقیع کے تمام قبے گرا دئے۔ اگرچہ مذہبی طور سے ان کا گرانا کسی امام کے نزدیک بھی ناجائز ثابت نہیں ہو سکتا۔ مگر موجودہ حالت میں سیاست شرعیہ اس امر کی مقتضی تھی کہ ابن سعود اور اس کی قوم کوئی ایسی حرکت نہ کرتی جس سے مسلمانان عالم میں مزید اختلاف کی آگ بھڑکتی۔ اور دشمنان اسلام کو ہمیں اور کمزور کرنے اور نقصان پہنچانے کا موقع ملتا۔

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو ابن سعود کو اور اس کی قوم کو پیغمبروں کی طرح معصوم اور بے گناہ ثابت کرتے ہیں۔ نہ ان میں سے ہوں جو اس کو شیطان اور دجال کہکر پکارتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ ایک غیر مآل اندیش مسلمان ہیں۔ اور ضرورت سے زیادہ اپنے کو ہی دیندار تصور کرتے ہیں۔ ابن سعود کی حکومت نے حجاز میں بہتر سے بہتر کام بھی کئے ہیں۔ مثلاً قیام امن۔ چوری۔ ڈکیتی۔ زنا اور شراب کا قطعی انسداد۔ یہ ایسی اسلامی خدمات ہیں جن کا شکریہ ہر مسلمان کو ادا کرنا چاہئے۔ بالخصوص قیام امن تو ایک ایسی خدمت ہے جس کی نظیر میرے نزدیک خلفاء راشدین کے بعد کہیں تاریخ میں نہیں ملتی۔ مکہ سے لیکر مدینہ منورہ تک عرب کے صحرا میں جو امسال حجاج کے لئے امن و اطمینان تھا۔ اس کی نظیر اسوقت دنیا کی کوئی مہذب سے مہذب حکومت بھی صحرا میں پیش نہیں کر سکتی۔ میرے قریب ضلع فیروزپور ہے جس کے جنگل میں ہمیشہ مسافروں کے قتل کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اور اکثر لاشیں نہر سے برآمد ہوتی ہیں۔ مگر مدینہ طیبہ کے سفر کی یہ کیفیت تھی کہ پہاڑ اور جنگلوں کے کسی حصہ میں قافلے سے کتنا ہی دور کوئی حاجی جسوقت چاہے۔ دن ہو یا رات چلا جائے۔ خواہ اس کے پاس کتنا ہی روپیہ کیوں نہ ہو کوئی اس کی راہ میں مزاحم نہیں ہوتا تھا۔ جہاں نجدی حکومت کے یہ اوصاف ہیں وہاں ان کی برائیاں بھی موجود ہیں۔ مثلاً (مؤتمر کے فیصلہ کا انتظار کئے بغیر) مدینہ طیبہ کے قبوں کو گرا کر مسلمانان عالم میں اختلاف کی آگ کو مشتعل کرنا نجدی قوم کی انتہائی جہالت یہ ہے کہ وہ اپنے اور چند اہل حدیث کے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو مشرک خیال کرتے ہیں۔ بہت سی جزوی تکالیف جو حجاج کو ان کے ہاتھوں پہنچیں وہ ان کے اسی جاہلانہ عقیدہ کا نتیجہ تھیں۔ اور اس عقیدہ کو زیادہ مضبوط کرنے والے ہندوستان کے فرقہ اہل حدیث کے وہ چند خود غرض علماء تھے جو ہندوستان سے اسلئے گئے تھے کہ وہ ان کو یقین دلا دیں کہ ان کے گروہ کے سوا ہندوستان میں کوئی تمہارا حامی نہیں۔ اور صرف ہمارا ہی فرقہ ہندوستان میں اہل توحید کا فرقہ ہے اور باقی سب عباد قبور اور مشرکین میں سے ہیں۔ اکثر نجدیوں سے جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہندوستان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ہندوستان کے فرقہ اہل حدیث کا حوالہ دیا۔

نجدی حکومت نے قبوں کے ساتھ ساتھ آثر (یادگاریں) کو بھی مٹا دیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اس مکان کو بھی برباد کر دیا گیا ہے جس میں آنحضرت (روحی فداہ) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائیس سال تک قیام فرمایا۔ جب میں نے اس منہدم شدہ مکان کو دیکھا تو مجھے سخت صدمہ ہوا کیونکہ اسمیں کثرت کے ساتھ غلاظت پڑی ہوئی تھی۔ اس کا ذکر میں نے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی (اہل حدیث) سے مکہ معظمہ میں کیا جنہوں نے نہایت بے باکی سے کہدیا کہ کیا ہوا۔ اس مکان میں خدیجہ بھی تو پاخانہ پھرا کرتی تھیں۔ اس جواب نے میرے دل کو اور بھی صدمہ پہنچایا۔ اسوقت میں نے خیال کیا کہ نجدی قوم کی ان حماقتوں میں ہندوستان کے اہل حدیث بھی پورے طور سے شریک ہیں۔

بیت اللہ شریف میں بھی یہ ظلم دیکھا کہ جس وقت ابن سعود طواف کرنے کے لئے آتے تو لوگوں کو چھڑیوں سے ہٹایا جاتا تھا اور بالخصوص جس دن ابن سعود کا والد رات کے گیارہ بجے طواف کرنے کے لئے آیا تو تمام لوگوں کو جبراً مطاف سے نکالا گیا اور اس طرح صرف تن تنہا اسکو طواف کرایا گیا۔ ایک اور زبردست انتظامی نقص یہ بھی تھا کہ جن ٹیکسوں اور کرایوں کا اعلان قبل از حج تمام دنیا میں اخبارات کے ذریعہ کیا تھا اور اسی حساب کے مطابق حجاج گھر سے روپیہ لیکر گئے تھے۔ اس میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا۔ اگرچہ میرے نزدیک وہ اضافہ بھی ہندوستان کے ٹیکسوں کے مقابلے میں کچھ زیادہ نہ تھا۔ مگر اس سال جبکہ حجاج مشتہرہ اعلانوں کے مطابق روپیہ لے گئے تھے۔ اس طرح ٹیکسوں کو زیادہ کرنا ایک زبردست انتظامی نقص تھا جس سے حجاج کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی۔ اور کمی روپیہ کی وجہ سے انہیں بہت پریشان ہونا پڑا۔

سب سے اہم سوال جو لوگ مجھ سے کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نجدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ مبارک کے ساتھ کیا سلوک کرینگے۔ اس کے متعلق میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ نجدی حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو تو کبھی نہ گرائیں گے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں کیونکہ وہ اس کی خدمت اور عزت کرتے ہیں۔ مگر قبہ مبارک کے متعلق میں نفی و اثبات میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا کرینگے۔ ہاں اگر ہندوستان کے اہل حدیث کے نیک مشورے ان کو پہنچتے رہے تو وہ اس عظیم الشان غلطی کے بھی شاید مرتکب ہو جاویں۔

حجاز کی شہری آبادی غیر حجازیوں پر مشتمل ہے۔ اور ان کی زندگی کا مقصد محض روپیہ جمع کرنا ہے۔ جنگل کی آبادی یعنی بدوی قوم کی یہ حالت ہے کہ ان میں سے ننانوے فیصدی اسوقت قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے۔ مجھ سے یہ بھی پوچھا جاتا ہے کہ کیا عرب میں جمہوریت قائم ہو سکتی ہے۔ میرے نزدیک یہ بہت خوبصورت تخیل ہے۔ مگر حجازی موجودہ حالت میں جمہوریت کے مفہوم کا صحیح تصور بھی نہیں کر سکتے۔ شاید آج سے پچاس سال بعد اور وہ بھی مکمل اصلاح کے بعد کوئی جمہوریت قائم ہو سکے۔ مگر میں یورپ کی ساختہ پرداختہ جمہوریت کو عرب کے لئے پسند نہیں کرتا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابن سعود کو حجاز سے نکال دیا جائے مگر یہ کوئی نہیں بتلاتا کہ اس کے بعد کس مسلمان حکمران کو وہاں لایا جائے گا۔ امام یحییٰ یمنی زیدی شیعہ ہے۔ مصری علاوہ غلام ہونے کے اسقدر یورپ کی تہذیب میں رنگے جا رہے ہیں۔ کہ ان کے کسی مرد یا عورت میں اسلامی تہذیب کا استغفر نظر نہیں آتا۔ نیز دو انقلابوں کی وجہ سے جو افلاس اہل حجاز پر طاری ہو گیا ہے اس نے انہیں موت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ اور وہاں شریف سے شریف مرد اور عورت سائل کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ جو شخص انقلاب چاہتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو لیکر حجاز میں جا رہے اور بعد میں انقلاب کی دعا کرے۔ تاکہ اسے انقلاب کے نتائج سے خود بھی متمتع ہونے کا موقع ملے۔

میری رائے میں نجدی قوم کی اصلاح اسطرح ہو سکتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان انکے اچھے کاموں کی تائید کریں اور تمام بیہودہ کاموں کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں اور انکے عقائد کے تشدد کو شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب پرنسپل دار العلوم دیوبند مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اور حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا طویل قیام مکہ اور ان کے علماء کیساتھ محبت سے بحث و مناظرہ ہی کم کر سکتا ہے۔ اور نیز ہندوستان کے اہل ثروت مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جدے میں گودی۔ اور جدے سے عرفات تک اور مکہ سے مدینہ منورہ تک سڑکیں بنوانے کے لئے ایک کمپنی تیار کریں تاکہ حجاج کو جو تکالیف گودی اور سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں وہ دور ہو جائیں۔ بہرحال مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ جس طرح انہوں نے حزب الاحناف اور خدام الحرمین کے فتنوں کو روکا۔ اسی طرح انکا فرض ہے کہ وہ اہل حدیث کے فتنوں کے روکنے کی بھی کوشش کریں۔ میرے نزدیک ہندوستان میں جسقدر نقصان نجدی حکومت کو اہل حدیث ہند کی غلط کاریوں سے پہنچ رہا ہے اور کسی جماعت سے (ص ۲)

اقتباسات

حجاز میں قانون اسلحہ کا نفاذ
آلات حرب پر لائسنس لگا دیا گیا

حکومت حجازہ کی جانب سے حسب ذیل "بلاغ عام" شائع ہوا ہے۔

دفعہ اول۔ کسی شخص کے لیے بندوق۔ کارتوس۔ ریوالور یا اسی قسم کے دوسرے ہتھیار اپنے پاس رکھنا بغیر اس کے جائز نہیں ہے کہ وہ محکمۂ پولیس میں اس کا اندراج کرا کے لائسنس حاصل کرلے

دفعہ دوم۔ اسلحہ کی تجارت بالکل ممنوع ہے جس کسی کے پاس تجارت کی غرض سے کوئی ہتھیار ہو۔ عام اس سے کہ وہ بندوق ہو یا کارتوس یا اسی قسم کا کوئی اور آلہ حرب اس کو چاہیے کہ اسے حکومت کے حوالہ کردے۔ حکومت بازار کے نرخ کے مطابق اسے قیمت ادا کردے گی۔

دفعہ سوم۔ تمام لوگوں پر اس حکم کی پابندی فرض ہے۔ اس اعلان کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر اندر اس پر عملدرآمد ہو جانا چاہیئے۔ اس مدت کے بعد جس کسی کے پاس کوئی ہتھیار بغیر لائسنس کے نظر آئیگا یا اس کے پاس ایسے تجارتی اسلحہ ملیں گے جو حکومت کے حوالہ نہ کئے گئے ہوں تو انہیں ضبط کرلیا جائیگا۔ اور ان کے مالک کو وہ سزا دیجائے گی جس کا وہ مستحق ہوگا۔

۹ محرم ۱۳۴۵ھ نائب جلالۃ الملک فیصل

ٹیونس میں فرانسیسی استبداد
عربی قومیت پر ایک شدید حملہ

حکومت فرانس نے دنیا کو دہوکہ دینے کے لیے بائے تونس کو برائے نام بادشاہ بنا رکھا ہے۔ مگر اس بادشاہ کی یہ حالت ہے کہ ایک فرانسیسی افسر اس پر اس طرح مسلط ہے جس طرح چڑیا خانہ کے جانوروں پر ان کا محافظ مسلط ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ بائے نے ایک موٹر خریدنی چاہی جو اسے بہت پسند آئی تھی۔ مگر اس افسر نے روپیہ دینے سے انکار کردیا۔ کیونکہ خریداری کے لیے اس سے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ اس نے اپنے محل کے لیے ہسپانیہ سے ایک ڈائنیمو منگایا تھا مگر اس افسر نے اسے نصب کرنے کی اجازت نہیں دی جب بادشاہ کا یہ حال ہے تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ رعایا کا کیا حال ہوگا۔

حال میں فرانسیسی سرکاری وکیل نے ایک تونسی پر یہ مقدمہ قائم کیا ہے کہ اس نے تانگہ کا کوڑا چرالیا ہے جس کی قیمت نصف قرش (۵ پیسہ) سے زیادہ نہیں ہے۔ اس مقدمہ کو پیش کرتے وقت اس نے جو تقریر کی اس میں یہ الفاظ خاص طور پر زور دے کر کہے کہ

> ایک عرب ماں کے پیٹ سے جو پیدا ہوتا ہے اور اس کی نظر جس چیز پر پڑتی ہے وہ اسے چرالینے ہی کی فکر میں رہتا ہے۔

غور کیجیے کہ جس حکومت کے یہ خیالات ہیں اس کے ماتحت تونس کس قدر ذلت کی زندگی بسر کررہا ہوگا۔ (الشوریٰ)

حدیدہ میں وفد عربی کا استقبال

مصر سے جو وفد احمد زکی پاشا اور نبیہ بک العظمہ کی قیادت میں یمن گیا تھا اسکا بندرگاہ حدیدہ پر شاندار استقبال کیا گیا۔ حدیدہ کے نائب گورنر قاضی حسین الحلالی خود بندرگاہ پر موجود تھے، باقاعدہ فوج اور والنٹیر کثیر تعداد میں صف باندھے کھڑے تھے اور شہر کے اکابر و معززین بھی حاضر تھے۔ جب وفد اترا تو فوج نے سلامی دی نائب گورنر نے جلالۃ الامام کا پیغام پہنچایا۔ وفد نے تار کے ذریعہ امام کا شکریہ ادا کیا جسکا امام نے تار پر جواب دیا اور گورنر کو حکم دیا کہ ایک دن حدیدہ میں ٹھیر کر وفد کو بذریعہ موٹر صنعا بھیجدیا جائے۔ (الشوریٰ)

شام میں فرانسیسی درندگی کا ایک اور منظر
ایک ہسپتال جلادیا گیا اور زخمیوں کو قتل کیا گیا

غوطہ دمشق سے ہمارے پاس اطلاع آئی ہے کہ فرانسیسی فوجیں کسی طرح قریہ انتریس پر قبضہ کرلینے میں کامیاب ہوگئیں۔ جہاں مجاہدین شام نے اپنے زخمیوں کا ہسپتال بنا رکھا تھا اور جس پر سید علم اڑ رہا تھا۔ وہاں داخل ہوتے ہی ان وحشیوں نے ہسپتال پر حملہ کردیا اور ۰۰ زخمیوں کو جو اسوقت صاحب فراش تھے۔ قتل کر کے عمارت میں آگ لگادی۔ مجاہدین کو جب خبر ہوئی تو وہ بدلہ لینے کے لیے آئے مگر فرانسیسی بہادران کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

فرانسیسیوں کے اس شرمناک جرم کو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ تہذیب انسانی کے علمبردار اب کیسی درندگی و وحشت پر اتر آئے ہیں (الشوریٰ)

بقیہ صفحہ اول

برداشت کی ہیں۔ اور جس طرح انھوں نے مختلف اہم مسائل پر عمیق غور و خوض میں اپنا وقت صرف کیا ہے اور حرمین کی تحسین حال کی بھی خواہش اور موجودہ حکومت کی بہی خواہی کا جیسا مظاہرہ کیا ہے اس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ یہ اپنی قسم کی پہلی موتمر اسلامی تھی جس میں بڑی بڑی اسلامی حکومتوں۔ اور قوموں کے نمائندے جمع ہوئے تھے۔ ایسے عظیم الشان کام کا ابتدائے امر ہی میں بہمہ وجوہ مکمل ہونا مشکل ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم نے ارکان موتمر میں تعاون و تناصد اور استقلال فکر کی ایسی روح دیکھی ہے جس سے امید ہے کہ یہ موتمر اسلام کی حیات جدیدہ کے لیے تمہید صحیح ثابت ہوگی۔

حکومات مستقلہ اسلامیہ کے نمایندوں نے جس بھی دوستی اور عنایت کا اظہار کیا ہے اسکو دیکھتے ہوئے ہمارے امکان میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ ان کی مہربانی اور اس کوشش کا شکریہ ادا کریں جو انہوں نے موتمر کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں صرف کی ہے۔ ہم ان کے درجہ اور ان کی سرکاری حیثیت کا پورا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی طرف دوستی و اخلاص کا ہاتھ اسی طرح بڑھاتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھایا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری امیدوں کو پورا کرے اور آئندہ سال انعقاد موتمر کے موقع پر عالم اسلامی ایسے بہتر حالت میں ہو اور موتمر کا ہر وفد بلکہ ہر رکن اپنے ملک کو اس طرح واپس ہو کہ اس کا دل راضی ہو اور ہماری غیر ارادی تقصیروں سے ناخوش نہ جائے۔

حمد الٰہی کے بعد میں دوبارہ اپنے معزز رفیقوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے موتمر اسلامی کے اس پہلے دور میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور حجاز و حرمین شریفین کی بھلائی کے لیے بہترین کام کئے ہیں۔ آخر میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے قدم اس راستہ کی طرف چلائے جو سیدھا اور صحیح ہو۔ اور میرے آقا بادشاہ معظم کی تائید کرے جن کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کا شیرازہ اس طرح بندھ گیا۔

میں جریدہ اللواء کے نامہ نگار محمد علی حسن آفندی کا شکریہ بھی ادا کرنے میں قاصر نہیں رہنا چاہتا جنہوں نے ہمارے دفتر کتابت عمومی میں پیہم رضاکارانہ خدمات انجام دی ہیں۔ اور ایسی محنت کی ہے جس کا اثر ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہیگا لیس موتمر کی جانب سے میں ان کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں خدا ان کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا کرے۔ حضرات موتمرین سے میری درخواست ہے کہ وہ کاتب عام طو جنرل سکرٹری کے پاس اپنے پورے نام اور پتے لکھوادیں۔

مراسلہ

محکمۂ انہار پنجاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا متناسب تعداد

اخبار مسلم آؤٹ لک مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۲۶ء نے مسلمانان محکمۂ انہار پنجاب کی حالت زار کا جو ذکر کیا ہے ہم اس کے ساتھ بالکل متفق الرائے ہیں۔ واقعی اس محکمہ میں بدرجہ غایت مسلمانوں کی کمی ہے اور اس کمی کا سبب صرف حکومت کی بے توجہی اور بے اعتنائی ہے ورنہ جس محکمہ کے دس سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے ۱۹۱۶ء میں چار ہیڈ کلرک مسلمان تھے۔ آج اس محکمہ کے ۱۶ سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے صرف ایک ہیڈ کلرک مسلمان نظر آتا ہے۔ اور وہ بھی برائے نام ۱۹۱۶ء میں مسلمانوں کے شور و غوغا مچانے سے ہیڈ کلرکی کی آسانی کے لئے براہ راست گریجویٹ بھرتی کرنے کی گورنمنٹ نے منظوری ضرور دی تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو امیدوار اس طرح رکھے گئے تھے اُن میں مسلمان صرف دو تھے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بڑے غور و خوض کے بعد ایک ذریعہ مسلمانوں کی کمی پورا کرنے کے لئے نکالا جاتا ہے لیکن اس ذریعہ پر بھی یاران وطن قابض ہو جاتے ہیں اور مسلمان دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو نسبت مسلمانوں کی سب ڈویژنل کلرکی میں دو اور گیارہ کی اخبار مذکور نے تحریر کی ہے صرف نہر جمن غربی ہی پر ہے یا دوسرے سرکلوں میں بھی مسلمانوں کی بدقسمتی اور بے کسی کا یہی حال ہے۔ سنتے ہیں کہ سب اور سیرلائن میں مسلمانوں کی کمی کو پورا کرنے کا سرکار دولت مدار کو خیال ہوا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن افسران بالادست کو سب اور سیرس کی تعیناتی کے اختیارات حاصل ہیں وہ اپنے زبردست افسران کے نام حکم صادر فرما دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا خیال رکھو جس کا کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد یہ اثر رونما ہوتا ہے کہ وہی افسران بالادست جب سب اور سیروں کی کالجوں سے تعیناتی فرماتے ہیں تو اُن میں یاران وطن ہی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ حکومت یقیناً دونوں فریق کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتی ہے لیکن یاران وطن ایک نہیں چلنے دیتے اور مختلف قسم کے دلائل پیش کر کے اپنا ہی مہرہ آگے رکھتے ہیں۔ یہ افسوسناک حالت اس صوبہ کی ہے جس میں مسلمانوں کی ۵۲ فیصدی آبادی ہے دوسرے صوبوں کی نسبت جہاں مسلمانوں کی آبادی قلیل ہے پبلک اندازہ کرسکتی ہے کہ حالت کس قدر بد سے بدتر ہوگی۔

نہر جمن غربی کے سرکل میں مسلمانوں کی بدبختی سے سرکل ہیڈ کلرک ایک کائیستھ صاحب ہیں جو نہایت سنجیدہ اور قوم پرور واقعہ ہوئے ہیں۔ جب سے یہ صاحب سرکل سیکنڈ کلرکی کی کرسی پر جلوہ افروز اور متمکن ہوئے ہیں مسلمانوں کی جڑوں پر نہایت بیدردی کے ساتھ آرے چلا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چند ذمہ دار جگہوں پر جو مسلمان تھے یکے بعد دیگرے بیخ و بن سے اُن کا استیصال کردیا۔ اور برعکس اسکے بعض ہندو ایسے خوش قسمت ہیں کہ ایک ہی ڈویژن میں سالہا سال سے جمے ہوئے ہیں جیسا کہ بھائی ہیرا سنگھ جو دہلی ڈویژن میں ۱۹۱۶ء کے قریب سے تعینات ہوئے تھے اور آج تک اسی ڈویژن میں ہیں۔ اور کوئی نہیں پوچھتا۔ آج کل اس سرکل میں ایسی کائیستھ گردی ہوئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ سرکل افسر ہیڈ کلرک کائیستھ۔ سرکل سیکنڈ کلرک کائیستھ۔ سرکل ڈسپیچر کائیستھ۔ سرکل ٹریسر کائیستھ۔ کرنال ڈویژن کا ہیڈ کلرک کائیستھ۔ رہتک ڈویژن صاحب مہتمم کائیستھ غرض یہ ہے کہ متعدد سب ڈویژنل افسر کلرک تار بابو ٹریسر اور سیر سب اور سیر کائیستھ ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے اس تمام کائیستھ گردی کا سبب ہیڈ کلرک سرکل آفس کا وجود ہے کیونکہ آج اس سرکل میں کائیستھ قوم کا لالہ صاحب کی بدولت جو سرچڑھا ہے کبھی نہ چڑھا تھا۔ نیز سنگھٹن سورماؤں کی دفاتر میں آج کل وہ طوطی بول رہی ہے جو کبھی نہ بولی تھی اور ان سنگھٹنیوں کا سوائے مسلمانوں کے زیر و زبر کرنے کے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو بدرجہ اتم مغلوب کرنے میں وہ کامیاب ہوگئے ہیں۔ حالانکہ ایسی صورت حکومت کے نقطۂ نظر کے خلاف ہے۔ اس حالت زار کی طرف حکومت کی توجہ بارہا مبذول کرائی جاچکی ہے لیکن افسوس ہے کہ جو کچھ اس سرکل میں ہو رہا ہے اس کی طرف حکومت کی تاحال کوئی توجہ نہیں ہوئی مختصراً عرض ہے کہ لالہ جگت نرائن کی ملازمت زیادہ تر نہر جمن غربی سرکل میں گذری ہے۔ اب اس سرکل کو ان کی خونی خدمات سے نجات بخشی جائے غالباً کوئی مسلمان ہیڈ کلرک اس سرکل میں نہیں بھیجا جاسکتا کیونکہ سوائے ملک احمد بخش صاحب کے اور کوئی مسلمان ہیڈ کلرک نہیں ہے۔ اور وہ بھی پنشن یاب ہونے والے ہیں۔ ہم بادب گذارش کرینگے کہ اس سرکل میں کسی عیسائی ہیڈ کلرک کو تبدیل کر کے ممنون فرمایا جائے۔

دویم۔ بھائی ہیرا سنگھ اور سیر کی تمام ملازمت ایک ہی ڈویژن میں ہونے کی وجہ سے عام طور پر سرکاری ملازموں کو تکلیف پہونچ رہی ہے۔ کیونکہ اُن کا غیر معمولی اثر جو انہوں نے پبلک اور افسروں میں حاصل کیا ہوا ہے اون کے زبردست عملے کے لئے وبال جان ہوگیا ہے۔ اگر ان کا تبادلہ ہماری اس عرضداشت پر عمل میں آگیا تو بہت اچھا ہے ورنہ ہم اُن کے پوست کندہ حالات حوالہ قلم کرنے پر مجبور ہونگے۔ سویم۔ ہم گورنمنٹ سے مستدعی ہیں کہ ہیڈ کلرکی کی اسامیوں پر مسلمان گریجوایٹ مقرر فرمائے جائیں گے تاکہ کچھ مدت کے بعد یہ لوگ مذکور بالا مدات پر مسلمانوں کی کمی کو پورا کرسکیں۔

راقم۔ فریاد مظلوم

مشرقیات

عالم اسلامی

ٹرکی میں پھانسیوں کا منظر
تائی بے کی بہادرانہ موت

قسطنطنیہ ۲۷ اگست۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی زندگی کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں چار مدعیان۔ تائی بے۔ ناظم بے اور حلمی بے کو پھانسی دینے سے تھوڑی دیر پہلے رات کے وقت جگایا گیا اور انہیں سزائے موت کا حکم سنا کر اس حال میں پھانسی کے مقام پر لے گئے کہ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اور صرف قمیضیں اور پاجامے پہنے ہوئے تھے۔

جاوید بے نے کہا کہ ہتھکڑیاں تھوڑی دیر کے لیے اتار لی جاویں تاکہ وہ اپنی بیوی کو ایک خط لکھ سکیں۔ مگر اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور کہا گیا کہ جو کچھ وہ اپنی بیوی کو لکھنا چاہتے ہیں اسے زبانی بیان کردیں۔ مگر ایسا کرنے سے انھوں نے انکار کردیا۔

حلمی بے پھانسی کے مقام سے زمین پر گر پڑے اور ان کے چہرے سے خون بہنے لگا۔ ان کا منہ دہلایا گیا اور خاک آلودہ قمیض کے بجائے۔ ایک دہلی ہوئی قمیض پہنا دی گئی۔ اس کے بعد اوپر لیجا کر پھانسی دی گئی۔

تائی بے نے طنزاً کہا کہ "مجھ کو پھانسی دئے جانے کا فیصلہ بہت منصفانہ تھا" اور کرسی پر بیٹھ کر رسی کے پھندے کا انتظار کرنے لگے۔ جس وقت انہیں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تو وہ بڑے زور سے جلاد کو دیکھ کر ہنسے اور کہا کہ "یہ میرا پہلا تجربہ ہے اس سے قبل مجھے کبھی پھانسی نہیں دی گئی" عین پھانسی کے وقت انہوں نے جج کو طنزاً سلام کہلا بھیجا۔

ناظم بے نے آخری وقت اپنی معصومیت کا اعلان کیا۔ برٹش یونائیٹڈ پریس۔

محکمۂ استقلال کا فیصلہ
عبدالقادر کو پھانسی کا حکم

قسطنطنیہ یکم ستمبر۔ انگورہ کے محکمۂ استقلال نے عبدالقادر کو پھانسی کی سزا کا حکم سنادیا۔ آج شب میں پھانسی دیدی جائے گی۔

سلطان وحیدالدین مرحوم کی اہلیہ کا عزم خودکشی

قاہرہ یکم ستمبر۔ سلطان محمد وحیدالدین مرحوم کی اہلیہ نے دریائے نیل میں غرق ہوکر اپنے مصائب کے خاتمہ کی کوشش کی لیکن انہیں بچالیا گیا جس وقت سلطان مرحوم ٹرکی سے رخصت ہوئے تھے تو آپ مصر تشریف لے آئی تھیں۔ انگورہ سے جو پنشن آپ کو ملتی تھی وہ گذشتہ تین ماہ سے بند تھی چنانچہ حال ہی میں ایک خیراتی انجمن نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا۔

حکومت مصر کی مجلس مالیات کا فیصلہ
عثمانی قرضہ آئندہ ادا نہ کیا جائے

قاہرہ یکم ستمبر۔ مالیات کے کمیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۸۵۵ء والے عثمانی قرضہ میں سے جو ۴ فیصدی شرح سود پر لیا گیا تھا اور جس کی ضامن حکومت مصر تھی اب کوئی رقم ادا نہ کی جائے۔ اسکی دلیل یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلے تو یہ رقوم دولت عثمانیہ کے تقاضہ پر ادا کی جاتی تھیں۔ مگر اب مصر پر دولت عثمانیہ کی کوئی سیادت باقی نہیں رہی۔ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ جب تک حکومت کے قرض کا فیصلہ بذریعہ عدالت ہو۔ اس وقت تک اس کا سود بنک میں جمع رہے۔

افغانستان کا جشن استقلال

کابل ۱۹ اگست۔ افغانستان کا یوم آزادی منانے کے موقعہ پر بادشاہ ایک اونچے چبوترہ پر کھڑے ہوئے تھے اور ان کی ایک طرف ایک جھنڈا لہرا رہا تھا۔ تین شہزادوں نے زبردست مجمع کے سامنے تقریریں کیں۔ اعلیٰ حضرت نے بینڈ کو حکم دیا کہ وہ مخصوص نظم باجہ میں بجائی جائے جو خاص طور پر یوم آزادی کے سلسلہ میں تصنیف کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد ایک تقریر میں اپنے قدرتی جذبات کا اظہار بغیر کسی قسم کے تصنع کے شروع کردیا۔ اس تقریر کے ختم ہونے پر انھوں نے شنواری سرداروں کو طلب کر کے ان سے مصافحہ کیا اور شاہانہ سادگی کے ساتھ اپنی رعایا سے بے تکلفانہ ملتے رہے۔ لوگوں کی مبارکباد قبول کرتے تھے اور انہیں اپنی طرف سے مبارکباد دیتے تھے۔

یورپین سفارتخانوں کی پوری طرح نمایندگی کی گئی تھی۔ برطانی۔ جرمن۔ روسی۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ ایرانی۔ اور ترکی سفیر خاص طور پر نمایاں تھے۔ ہندوستانیوں کی بھی ایک تعداد موجود تھی مثلاً حاجی شمس الدین لاہوری۔ مسٹر رستم جی دوباش اور بمبئی کے کپتان پیرو رہت (جو وہاں کے محکمہ ہوائی میں کام کرتے ہیں) اور متعدد سکھ بھی تھے۔ جسوقت رعایا کی جانب سے سپاسنامہ پڑھکر سنایا جارہا تھا تو ہوائی جہاز سروں پر اڑ رہے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت امان اللہ خاں پر پھولوں کی بارش کررہے تھے۔ مسٹر نریمان نے ایران لیگ آف پرشین بمبئی اور نائب قنصل ایران متعینہ کراچی سے مبارکباد کے تار پہنچائے۔ اس کارروائی کے بعد ایک ہفتہ تک افغانستان کے یوم آزادی کی خوشی میں تعطیل رہی۔

افغانستان اور روس کا معاہدہ

ماسکو یکم ستمبر۔ افغانستان کے دارالحکومت سرائے پغمان میں جشن استقلال کے موقعہ پر وکیل مختار دولت روس اور وزیر خارجہ افغانستان نے ایک غیر جانبداری اور مواخات کے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کا مفاد یہ ہے کہ اگر دونوں معاہد سلطنتوں میں سے کسی ایک پر کوئی تیسری طاقت حملہ کرے تو دوسرا فریق مکمل غیر جانبداری برتے۔ اور نہ آپس میں فریقین ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ اور ایک دوسرے کے دشمنوں سے مخالفانہ معاہدہ کرنے سے محترز رہیں اور نہ ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں دخل دیں۔

وزیر اعظم ایران پر اظہار اعتماد

طہران ۳۱ اگست۔ مجلس کے ایک مخفیہ اجلاس نے وزیر اعظم پر کثرت رائے سے اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔

سپہ سالار خراسان کی رہائی

طہران ۳۱ اگست۔ مشرقی فوج کے سپہ سالار عمومی جن کو شاہ کے سفر خراسان کے دوران میں گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کردئے گئے ہیں۔

ہندوستان

حیدرآباد میں اصلاح کا جدید قدم
حضور نظام کا فرمان

اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن نے مندرجہ ذیل فرمان جاری کیا ہے۔

ایک عرصہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ اہل مقدمات روزانہ کثیر تعداد میں اپنے عرائض لیکر میری ڈیوڑھی پر حاضر رہا کرتے ہیں اس سے بحث نہیں کہ ان کے مقدمے جاندار ہوں یا نہیں۔ بلکہ بعض وقت ایسا دیکھا گیا ہے کہ منفصلہ کاروائیوں کو تازہ کرنے کی استدعائیں کی جاتی ہیں اور بعض مقدمات کی دریافت میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیش کردہ مقدمات محض لغو اور من گھڑت ثابت ہوئے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس طریقہ کار سے رئیس کی تضیع اوقات کا وہ موجب ہوتے ہیں۔ نظر برآن حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ سے اہل مقدمات کو چاہیے کہ پہلے صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اگر وہاں سے دادخواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اور اگر وہاں سے دادخواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ کا مرافعہ باب حکومت میں کریں (جو منسٹر کے فرائض انجام دیرہا ہے) اور خاص خاص حالات میں بشرطیکہ مقدمہ جاندار ہو اور اہمیت رکھتا ہو باب حکومت کا مرافعہ اگر کرنا ہو تو سرکار میں عرائض بتوسط رجسٹری پیش کریں۔ تو اس حالت میں سرکار پہلے باب حکومت سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہو تو کیفیت کے ذریعہ صادر کرے گی (بشرطیکہ کوئی دیرینہ یا منفصلہ مقدمہ نہو) ورنہ اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی اہل مقدمات کریں گے اور اس ضابطہ کی پابندی نکریں گے تو ان کے حق میں بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔

(۲) البتہ وہ مقدمات جو کہ خاص صرف خاص سے تعلق رکھتے ہوں ان کے متعلق اہل مقدمات اپنے عرائض پیشی صرف خاص میں پیش کرسکتے ہیں اور اگر کمیٹی کا مرافعہ پیش کرنا ہو تو بتوسط رجسٹری سرکار میں پیش کرسکتے ہیں جس پر سرکار کمیٹی سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہوگا کمیٹی کے نام صادر کرے گی۔ اور اس طریق کار سے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی اور کام باضابطہ چلے گا۔ (کسی حالت میں منفصلہ و کہنہ مقدمات تازہ نہیں کئے جاسکتے)

(۳) البتہ جو عرائض کہ امدادی ہوں وہ دفتر پیشی میں بتوسط رجسٹری داخل کئے جائیں گے۔ جس سے اگر ضرورت سمجھی جائے گی تو کوتوال سے پہلے واقعات سرکار دریافت کرے گی اور اگر مقدمہ قابل لحاظ ہوگا تو حکم مناسب صادر ہوگا۔ ورنہ داخل دفتر کردیا جائے گا۔

(۴) بعض اوقات اس قسم کی بھی درخواستیں پیش ہوتی ہیں جو کہ خصومات شرعی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے متعلق ہدایت دیجاتی ہے کہ فریق شاکی کو عدالت مجازہ میں پہلے رجوع ہونا چاہیئے۔ جہاں باضابطہ کارروائی ہوکر غالباً اس کی دادرسی ہوگی۔ اور احیاناً دادرسی نہ ہو تو ایسی حالت میں فریق شاکی باظہار وجوہ اپنی شکایت باب حکومت میں پیش کرسکتا ہے۔ اور مماثل مقدمات میں جو کہ صرف خاص سے تعلق رکھیں اس قسم کی اگر کوئی شکایت ہو تو مہتمم محلات کے ہاں پیش ہو جو کہ ایک رکن ہے کمیٹی صرف خاص کا تاکہ وہ حکم مناسب کے لیے سرکار میں پیش کرے یہ حکم جریدہ غیر معمولی میں طبع کردیا جائے۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس

علی گڈھ ۳۱ اگست۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس بڑے دن کی تعطیلات میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔

اقتباسات

حجاز میں قانون اسلحہ کا نفاذ

آلات حرب پر لائسنس لگا دیا گیا

حکومت حجاز کی جانب سے حسب ذیل "بلاغ عام" شائع ہوا ہے۔

دفعہ اول۔ کسی شخص کے لیے بندوق یا کارتوس یا پستول یا اسی قسم کے دوسرے ہتھیار اپنے پاس رکھنا بغیر اس کے جائز نہیں ہے کہ وہ محکمہ پولیس میں اس کا اندراج کرا کے لائسنس حاصل کر لے۔

دفعہ دوم۔ اسلحہ کی تجارت بالکل ممنوع ہے جس کسی کے پاس تجارت کی غرض سے کوئی ہتھیار ہو۔ عام اس سے کہ وہ بندوق ہو یا کارتوس یا اسی قسم کا کوئی اور آلہ حرب اس کو چاہیے کہ اسے حکومت کے حوالہ کر دے۔ حکومت بازار کے نرخ کے مطابق اسے قیمت ادا کر دے گی۔

دفعہ سوم۔ تمام لوگوں پر اس حکم کی پابندی فرض ہے۔ اس اعلان کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر اندر اس پر عملدرآمد ہو جانا چاہیے۔ اس مدت کے بعد جس کسی کے پاس کوئی ہتھیار بغیر لائسنس کے نظر آئیگا یا اس کے پاس ایسے تجارتی اسلحہ ملیں گے جو حکومت کے حوالہ نہ کئے گئے ہوں تو انہیں ضبط کر لیا جائیگا۔ اور ان کے مالک کو وہ سزا دیجائے گی جس کا وہ مستحق ہوگا۔

۹ محرم ۱۳۴۵ھ نائب جلالۃ الملک فیصل

ٹیونس میں فرانسیسی استبداد

عربی قومیت پر ایک شدید حملہ

حکومت فرانس نے دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے بائے تونس کو برائے نام بادشاہ بنا رکھا ہے۔ مگر اس بادشاہ کی یہ حالت ہے کہ ایک فرانسیسی افسر اس پر اس طرح مسلط ہے جس طرح چڑیا خانہ کے جانوروں پر ان کا محافظ مسلط ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ بائے نے ایک موٹر خریدی جو اسے بہت پسند آئی تھی۔ مگر اس افسر نے رسید دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ خریداری کے لیے اس سے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ اس نے اپنے محل کے لیے ہسپانیہ سے ایک ڈائینمو منگایا تھا مگر اس افسر نے اسے نصب کرنے کی اجازت نہیں دی جب بادشاہ کا یہ حال ہے تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ رعایا کا کیا حال ہوگا۔

حال میں فرانسیسی سرکاری وکیل نے ایک توم پیر مدیر پر یہ مقدمہ قائم کیا ہے کہ اس نے تاگر کا گولہ چرا لیا ہے جس کی قیمت نصف قرش (۵ پیسہ) سے زیادہ نہیں ہے۔ اس مقدمہ کو پیش کرتے وقت اس نے جو تقریر کی اس میں یہ الفاظ خاص طور پر زور دے کر کہے کہ

> ایک عرب ماں کے پیٹ سے جو پیدا ہوتا ہے اور اس کی نظر جس چیز پر پڑتی ہے وہ اسے چرانے ہی کی فکر میں رہتا ہے۔

غور کیجیے کہ جس حکومت کے یہ خیالات ہیں اس کے ماتحت تونس کسقدر ذلت کی زندگی بسر کر رہا ہوگا۔ (الشوریٰ)

حدیدہ میں وفد عربی کا استقبال

مصر سے جو وفد احمد زکی پاشا اور نبیہ بک العظمہ کی قیادت میں یمن گیا تھا اسکا بندرگاہ حدیدہ پر شاندار استقبال کیا گیا۔ حدیدہ کے نائب گورنر قاضی حسین الحلالی خود بندرگاہ پر موجود تھے، باقاعدہ فوج اور والنٹیر کثیر تعداد میں صف باندھے کھڑے تھے اور شہر کے اکابر و معززین بھی حاضر تھے۔ جب وفد اترا تو فوج نے سلامی دی نائب گورنر نے جلالۃ الامام کا پیغام پہنچایا۔ وفد نے تار کے ذریعہ امام کا شکریہ ادا کیا جسکا امام نے فوراً جواب دیا اور گورنر کو حکم دیا کہ ایک دن حدیدہ میں ٹھیر کر وفد کو بذریعہ موٹر صنعاء بھیجدیا جائے۔ (الشوریٰ)

شام میں فرانسیسی درندگی کا ایک اور منظر

ایک ہسپتال جلا دیا گیا اور زخمیوں کو قتل کیا گیا

غوطہ دمشق سے ہمارے پاس اطلاع آئی ہے کہ فرانسیسی فوجیں کسی طرح قریہ افتریس پر قبضہ کر لینے میں کامیاب ہو گئیں۔ جہاں مجاہدین شام نے اپنے زخمیوں کا ہسپتال بنا رکھا تھا اور جس پر سپید علم اڑ رہا تھا۔ وہاں داخل ہوتے ہی ان وحشیوں نے ہسپتال پر حملہ کر دیا اور ۷ زخمیوں کو جو اس وقت صاحب فراش تھے۔ قتل کر کے عمارت میں آگ لگا دی۔ مجاہدین کو جب خبر ہوئی تو وہ بدلہ لینے کے لیے آئے مگر فرانسیسی بہادران کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

فرانسیسیوں کے اس شرمناک جرم کو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ تہذیب انسانی کے علمبردار اب کیسی درندگی و وحشت پر اتر آئے ہیں (الشوریٰ)

بقیہ صفحہ اول

برداشت کی ہیں۔ اور جس طرح انھوں نے مختلف اہم مسائل پر عمیق غور و خوض میں اپنا وقت صرف کیا ہے اور حرمین کی تحسین حال کی بھی خواہش اور موجودہ حکومت کی بہی خواہی کا جیسا مظاہرہ کیا ہے اس کے لیے میں ان کا شکرگزار ہوں۔ یہ اپنی قسم کی پہلی موتمر اسلامی تھی جس میں بڑی بڑی اسلامی حکومتوں۔ اور قوموں کے نمائندے جمع ہوئے تھے۔ ایسے عظیم الشان کام کا ابتدائی امر ہی میں بہمہ وجوہ مکمل ہونا مشکل ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم نے ارکان موتمر میں تعاون و تعاضد اور استقلال فکر کی ایسی روح دیکھی ہے جس سے امید ہے کہ یہ موتمر اسلام کی حیات جدیدہ کے لیے تمہید صحیح ثابت ہوگی۔

حکومات متفقہ اسلامیہ کے نمایندوں نے جس بھی دوستی اور عنایت کا اظہار کیا ہے اسکو دیکھتے ہوئے ہمارے امکان میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ ان کی مہربانی اور اس کوشش کا شکریہ ادا کریں جو انہوں نے موتمر کے مقاصد کو کامیاب بنانے میں صرف کی ہے۔ ہم ان کے درجہ اور ان کی سرکاری حیثیت کا پورا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی طرف دوستی و اخلاص کا ہاتھ اسی طرح بڑھاتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھایا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری امیدوں کو پورا کرے اور آئندہ سال انعقاد موتمر کے موقع پر عالم اسلامی اس سے بہتر حالت میں ہو اور موتمر کا ہر وفد بلکہ ہر رکن اپنے ملک کو اس طرح واپس ہو کہ اس کا دل راضی ہو اور ہماری غیر ارادی تقصیروں سے ناخوش نہ جائے۔

حمد الٰہی کے بعد میں دوبارہ اپنے معزز رفیقوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے موتمر اسلامی کے اس پہلے دور میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور حجاز و حرمین شریفین کی بھلائی کے لیے بہترین کام کئے ہیں۔ آخر میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے قدم اس راستہ کی طرف چلائے۔ جو سیدھا اور صحیح ہو۔ اور میرے آقا پادشاہ معظم کی تائید کرے جن کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کا شیرازہ اس طرح بندھ گیا۔

میں جریدہ اللواء کے نامہ نگار محمد علی حسن آفندی کا شکریہ بھی ادا کرنے سے قاصر نہیں رہنا چاہتا جنہوں نے ہمارے دفتر کتابت عمومی میں پیہم رضاکارانہ خدمات انجام دی ہیں۔ اور ایسی محنت کی ہے جس کا اثر ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہیگا لیس موتمر کی جانب سے میں ان کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں خدا ان کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا کرے حضرات موتمرین سے میری درخواست ہے کہ وہ کاتب عام طو جنرل سکرٹری کے پاس اپنے پورے نام اور پتے لکھوا دیں۔

مراسلہ

محکمۂ انہار پنجاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا عدم توازن

اخبار مسلم آؤٹ لک مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۲۶ء نے مسلمانان محکمۂ انہار پنجاب کی حالت زار کا جو ذکر کیا ہے ہم اس کے ساتھ بالکل متفق الرائے ہیں۔ واقعی اس محکمہ میں بدرجہ غایت مسلمانوں کی کمی ہے اور اس کمی کا سبب صرف حکومت کی بے توجہی اور بے اعتنائی ہے ورنہ جس محکمہ کے دس سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے ۱۹۱۲ء میں چار ہیڈ کلرک مسلمان تھے۔ آج اس محکمہ کے ۱۶ سرکل ہیڈ کلرکوں میں سے صرف ایک ہیڈ کلرک مسلمان نظر آتا ہے۔ اور وہ بھی برائے نام ۱۹۱۲ء میں مسلمانوں کے شور و غوغا مچانے سے ہیڈ کلرکی کی آسامی کے لیے براہ راست گریجویٹ بھرتی کرنے کی گورنمنٹ نے منظوری ضرور دی تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو امیدوار اس طرح رکھے گئے تھے ان میں مسلمان صرف دو تھے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بڑے غور و خوض کے بعد ایک ذریعہ مسلمانوں کی کمی پورا کرنے کے لیے جاری ہوتا ہے لیکن اس ذریعہ پر بھی یاران وطن قابض ہو جاتے ہیں اور مسلمان دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو نسبت مسلمانوں کی سب ڈویژنل کلرکی میں دو اور گیارہ کی اخبار مذکور نے تحریر کی ہے صرف نہر جمن غربی ہی پر ہے یا دوسرے سرکلوں میں بھی مسلمانوں کی بدقسمتی اور سیہ بختی کا یہی حال ہے۔ سنتے ہیں کہ سب اور سپرلائن میں مسلمانوں کی کمی کو پورا کرنے کا سرکار دولت مدار کو خیال ہوا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن افسران بالادست کو سب اوورسیر کی تعیناتی کے اختیارات حاصل ہیں وہ اپنے زیردست افسران کے نام حکم صادر فرما دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا خیال رکھو جس کا کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد یہ اثر رونما ہوتا ہے کہ وہی افسران بالادست جب سب اوورسیروں کی کالجوں سے تعیناتی فرماتے ہیں تو ان میں یاران وطن ہی کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ حکومت یقیناً دونوں فریق کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتی ہے لیکن یاران وطن ایک نہیں چلنے دیتے اور مختلف قسم کے دلائل پیش کر کے اپنا ہی مہرہ آگے رکھتے ہیں۔ یہ افسوسناک حالت اس صوبہ کی ہے جس میں مسلمانوں کی ۵۷ فیصدی آبادی ہے دوسرے صوبوں کی نسبت جہاں مسلمانوں کی آبادی قلیل ہے پبلک اندازہ کر سکتی ہے کہ حالت کسقدر بد سے بدتر ہوگی۔

نہر جمن غربی کے سرکل میں مسلمانوں کی بدبختی سے سرکل ہیڈ کلرک ایک کائیت صاحب ہیں جو نہایت سنجیدہ اور قوم پرور واقعہ ہوئے ہیں۔ عجب سے یہ صاحب سرکل سیکنڈ کلرکی کی کرسی پر جلوہ افروز اور متمکن ہوئے ہیں مسلمانوں کی گردنوں پر نہایت بیدردی کے ساتھ آرے چلا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چند ذمہ دار جگہوں پر جو مسلمان تھے یکے بعد دیگرے بیخ و بن سے ان کا استیصال کر دیا۔ اور برعکس اسکے بعض ہندو ایسے خوش قسمت ہیں کہ ایک ہی ڈویژن میں سالہا سال سے جمے ہوئے ہیں جیسا کہ بھائی ہیرا سنگھ جو دہلی ڈویژن میں ۱۹۱۲ء کے قریب سے تعینات ہوئے تھے اور آج تک اسی ڈویژن میں ہیں۔ اور کوئی نہیں پوچھتا۔ آج کل اس سرکل میں ایسی کائیت گردی ہو رہی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ سرکل سپرنٹنڈنٹ ہیڈ کلرک کائیت۔ سرکل سیکنڈ کلرک کائیت۔ سرکل ڈسپیچر کائیت۔ سرکل [illegible] کائیت۔ کرنال ڈویژن کا ہیڈ کلرک کائیت۔ رہتک ڈویژن صاحب مہتمم کائیت غرض یہ ہے کہ متعدد سب ڈویژنل افسر کلرک تار بابو ٹریسر اور سیر سب اوورسیر کائیت ہیں۔ جن کی تفصیل کے لیے ایک دفتر درکار ہے اس تمام کائیت گردی کا سبب ہیڈ کلرک سرکل آفس کا وجود ہے کیونکہ آج اس سرکل میں کائیت قوم کا لالہ صاحب کی بدولت جو سر چڑھا ہے کبھی نہ چڑھا تھا۔ نیز سنگھٹن سورماؤں کی دفاتر میں آج کل وہ طوطی بول رہی ہے جو کبھی نہ بولی تھی اور ان سنگھٹنیوں کا سوائے مسلمانوں کے زیر و زبر کرنے کے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو بدرجہ اتم مغلوب کرنے میں وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ایسی صورت حکومت کے نقطۂ نظر کے خلاف ہے۔ اس حالت زار کی طرف حکومت کی توجہ بارہا مبذول کرائی جا چکی ہے لیکن افسوس ہے کہ جو کچھ اس سرکل میں ہو رہا ہے اس کی طرف حکومت کی تاحال کوئی توجہ نہیں ہوئی مختصر اً عرض ہے کہ لالہ جگت نرائن کی ملازمت زیادہ تر نہر جمن غربی سرکل میں گذری ہے۔ اب اس سرکل کو ان کی قومی خدمات سے نجات بخشی جانی چاہئے تھی کوئی مسلمان ہیڈ کلرک اس سرکل میں نہیں بھیجا جا سکتا کیونکہ سوائے ملک احمد بخش صاحب کے اور کوئی مسلمان ہیڈ کلرک نہیں ہے۔ اور یہ بھی پنشن یاب ہونے والے ہیں۔ ہم باادب گذارش کرینگے کہ اس سرکل میں کسی عیسائی ہیڈ کلرک کو تبدیل کر کے ممنون فرمایا جائے۔

دویم۔ بھائی ہیرا سنگھ اوورسیر کی تمام ملازمت ایک ہی ڈویژن میں ہونے کی وجہ سے عام طور پر سرکاری ملازموں کو تکلیف پہونچ رہی ہے۔ کیونکہ ان کا غیر معمولی اثر جو انہوں نے پبلک اور افسروں میں حاصل کیا ہوا ہے ان کے زیردست عملے کے لیے وبال جان ہوتا ہے۔ اگر ان کا تبادلہ ہماری اس عرضداشت پر عمل میں آ گیا تو بہت اچھا ہے ورنہ ہم ان کے پوست کندہ حالات حوالہ قلم کرنے پر مجبور ہونگے۔ سویم۔ ہم گورنمنٹ سے ملتجی ہیں کہ ہیڈ کلرکی کی اسامیوں پر مسلمان گریجوایٹ مقرر فرمائے جائیں گے تاکہ کچھ مدت کے بعد یہ لوگ مذکور بالا دات پر مسلمانوں کی کمی کو پورا کر سکیں۔

راقم۔ فریاد مظلوم

خبرقیات

عالم اسلامی

ٹرکی میں پھانسیوں کا منظر

تائلی بے کی بہادرانہ موت

قسطنطنیہ، ۲۷ اگست۔ مصطفی کمال پاشا کی زندگی کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں جاوید بے۔ تائلی بے۔ ناظم بے اور حلمی بے کو پھانسی دینے سے تھوڑی دیر پہلے رات کے وقت جگایا گیا اور انہیں سزائے موت کا حکم سنا کر اس حال میں پھانسی کے مقام پر لے گئے کہ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اور صرف قمیضیں اور پاجامے پہنے ہوئے تھے۔

جاوید بے نے کہا کہ ہتھکڑیاں تھوڑی دیر کے لیے اتار لی جاویں تاکہ وہ اپنی بیوی کو ایک خط لکھ سکیں۔ مگر اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور کہا گیا کہ جو کچھ وہ اپنی بیوی کو لکھنا چاہتے ہیں اسے زبانی بیان کر دیں۔ مگر ایسا کرنے سے انھوں نے انکار کر دیا۔

حلمی بے پھانسی کے مقام سے زمین پر گر پڑے اور ان کے چہرے سے خون بہنے لگا۔ ان کا منہ دھلایا گیا اور خاک آلودہ قمیض کے بجائے۔ ایک دھلی ہوئی قمیض پہنا دی گئی۔ اس کے بعد اوپر لیجا کر پھانسی دی گئی۔

تائلی بے نے طنزاً کہا کہ "مجھ کو پھانسی دیئے جانے کا فیصلہ بہت منصفانہ تھا" اور کرسی پر بیٹھ کر رسی کے پھندے کا انتظار کرنے لگے جس وقت انہیں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تو وہ بڑے دھڑے جلاد کو دیکھ کر ہنسے اور کہا کہ "یہ میرا پہلا تجربہ ہے اس سے قبل مجھے کبھی پھانسی نہیں دی گئی"۔ میں پھانسی کے وقت انہوں نے جج کو طنزاً سلام کہلا بھیجا۔

ناظم بے نے آخری وقت اپنی معصومیت کا اعلان کیا۔

برٹش یونائیٹڈ پریس۔

محکمۂ استقلال کا فیصلہ

عبدالقادر کو پھانسی کا حکم

قسطنطنیہ یکم ستمبر۔ انگورہ کے محکمۂ استقلال نے عبدالقادر کو پھانسی کی سزا کا حکم سنا دیا۔ آج شب میں پھانسی دیدی جائے گی۔

سلطان وحیدالدین مرحوم کی اہلیہ کا عزم خودکشی

قاہرہ یکم ستمبر۔ سلطان محمد وحیدالدین مرحوم کی اہلیہ نے دریائے نیل میں غرق ہو کر اپنے مصائب کے خاتمہ کی کوشش کی۔ لیکن انہیں بچا لیا گیا جس وقت سلطان مرحوم ٹرکی سے رخصت ہوئے تھے تو آپ مصر تشریف لے آئی تھیں۔ انگورہ سے جو پنشن آپ کو ملتی تھی وہ گذشتہ تین ماہ سے بند تھی چنانچہ حال ہی میں ایک خیراتی انجمن نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا۔

حکومت مصر کی مجلس مالیات کا فیصلہ

عثمانی قرضہ آئندہ ادا نہ کیا جائے

قاہرہ یکم ستمبر۔ مالیات کے کمیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۸۵۵ء والے عثمانی قرضہ میں سے جو ۴ فیصدی شرح سود پر لیا گیا تھا اور جس کی ضامن حکومت مصر تھی اب کوئی رقم ادا نہ کی جائے۔ اسکی دلیل یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلے تو یہ رقوم دولت عثمانیہ کے تقاضہ پر ادا کی جاتی تھیں۔ مگر اب مصر پر دولت عثمانیہ کی کوئی سیادت باقی نہیں ہے۔ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ جب تک حکومت کے قرض کا فیصلہ بذریعہ عدالت ہو۔ اس وقت تک اس کا سود بنک میں جمع رہے۔

افغانستان کا جشن استقلال

کابل ۱۹ اگست۔ افغانستان کا یوم آزادی منانے کے موقعہ پر بادشاہ ایک اونچے چبوترہ پر کھڑے ہوئے تھے اور ان کی ایک طرف ایک جھنڈا لہرا رہا تھا۔ تین شہزادوں نے زبردست مجمع کے سامنے تقریریں کیں۔ اعلیٰ حضرت نے بینڈ کو حکم دیا کہ وہ مخصوص نظم باجہ میں بجائی جائے جو خاص طور پر یوم آزادی کے سلسلہ میں تصنیف کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد ایک تقریر میں اپنے قدرتی جذبات کا اظہار بغیر کسی قسم کے تصنع کے شروع کر دیا۔ اس تقریر کے ختم ہونے پر انھوں نے نشنواری سرداروں کو طلب کر کے ان سے مصافحہ کیا اور شاہانہ سادگی کے ساتھ اپنی رعایا سے تپاک سے ملتے رہے۔ لوگوں کی مبارکباد قبول کرتے تھے اور انہیں اپنی طرف سے مبارکباد دیتے تھے۔

یورپین سفارتخانوں کی پوری طرح نمایندگی کی گئی تھی۔ برطانی۔ جرمن۔ روسی۔ فرانسیسی۔ اطالوی۔ ایرانی۔ اور ترکی سفیر خاص طور پر نمایاں تھے۔ ہندوستانیوں کی بھی ایک تعداد موجود تھی مثلاً حاجی شمس الدین لاہوری۔ مسٹر رستم جی دوباش اور بمبئی کے کپتان پیرو دہن (جو وہاں کے محکمہ ہوائی میں کام کرتے ہیں) اور متعدد سکھ بھی تھے۔ جسوقت رعایا کی جانب سے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جا رہا تھا تو ہوائی جہاز سروں پر اڑ رہے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت امان اللہ خاں پر پھولوں کی بارش کر رہے تھے۔ مسٹر نریمان نے ایران لیگ آف پرشین بمبئی اور نائب قنصل ایران متعینہ کراچی کے مبارکباد کے تار پیش کئے۔ اس کارروائی کے بعد ایک ہفتہ تک افغانستان کے یوم آزادی کی خوشی میں تعطیل رہی۔

افغانستان اور روس کا معاہدہ

ماسکو یکم ستمبر۔ افغانستان کے دارالحکومت سرائے پغمان میں جشن استقلال کے موقعہ پر وکیل مختار دولت روس اور وزیر خارجیہ افغانستان نے ایک غیر جانبداری اور مواخات کے معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کا مفاد یہ ہے کہ اگر دونوں معاہد سلطنتوں میں سے کسی ایک پر کوئی تیسری طاقت حملہ کرے تو دوسرا فریق مکمل غیر جانبداری برتے۔ اور نہ آپس میں فریقین ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ اور ایک دوسرے کے دشمنوں سے مخالفانہ معاہدہ کرنے سے محترز رہیں اور نہ ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں دخل دیں۔

وزیر اعظم ایران پر اظہار اعتماد

طہران ۳۱ اگست۔ مجلس کے ایک خفیہ اجلاس نے وزیر اعظم پر کثرت رائے سے اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔

سپہ سالار خراسان کی رہائی

طہران ۳۱ اگست مشرقی فوج کے سپہ سالار عمومی جن کو شاہ کے سفر خراسان کے دوران میں گرفتار کیا گیا تھا۔ رہا کر دیئے گئے ہیں۔

ہندوستان

حیدرآباد میں اصلاح کا جدید قدم

حضور نظام کا فرمان

اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن نے مندرجہ ذیل فرمان جاری کیا ہے۔

ایک عرصہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ اہل مقدمات روزانہ کثیر تعداد میں اپنے عرائض لیکر میری ڈیوڑھی پر حاضر رہا کرتے ہیں اس سے بحث نہیں کہ ان کے مقدمے جاندار ہوں یا نہیں۔ بلکہ بعض وقت ایسا دیکھا گیا ہے کہ منفصلہ کارروائیوں کو تازہ کرنے کی استدعا میں کی جاتی ہیں اور بعض مقدمات کی دریافت میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیش کردہ مقدمات محض لغو اور بیح کثرت ثابت ہوئے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس طریقہ کار سے رعیت کی تضیع اوقات کا وہ موجب ہوتے ہیں۔ نظر بر آں حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ سے اہل مقدمات کو چاہیے کہ پہلے صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اگر وہاں سے دادخواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ میں رجوع ہوں اور اگر وہاں سے دادخواہی نہ مل سکے تو صیغہ متعلقہ کا مرافعہ باب حکومت میں کریں (جو منسٹر کے فرائض انجام دیرہا ہے) اور خاص خاص حالات میں بشرطیکہ مقدمہ جاندار ہو اور اہمیت رکھتا ہو باب حکومت کا مرافعہ اگر کرنا ہو تو سرکار میں عرائض بتوسط رجسٹری پیش کریں۔ تو اس حالت میں سرکار پہلے باب حکومت سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہو گا کونسل کے ذریعہ صادر کرے گی (بشرطیکہ کوئی دیرینہ یا منفصلہ مقدمہ نہو) ورنہ اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی اہل مقدمات کریں گے اور اس ضابطہ کی پابندی نکریں گے تو ان کے حق میں بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔

۲۔ البتہ وہ مقدمات جو کہ خاص صرف خاص سے تعلق رکھتے ہوں ان کے متعلق اہل مقدمات اپنے عرائض کمیٹی صرف خاص میں پیش کر سکتے ہیں اور اگر کمیٹی کا مرافعہ پیش کرنا ہو تو بتوسط رجسٹری سرکار میں پیش کر سکتے ہیں جس پر سے سرکار کمیٹی سے واقعات دریافت کر کے جو کچھ حکم دینا ہو گا کمیٹی کے نام صادر کرے گی۔ اور اس طریق کار سے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی اور کام باضابطہ چلے گا۔ (کسی حالت میں منفصلہ و کہنہ مقدمات تازہ نہیں کئے جا سکتے)۔

۳۔ البتہ جو عرائض کہ امدادی ہوں وہ دفتر پیشی میں بتوسط رجسٹری داخل کئے جائیں گے۔ جس سے اگر ضرورت سمجھی جائے گی تو کوتوالی سے پہلے واقعات سرکار دریافت کریگی اور اگر مقدمہ قابل لحاظ ہوگا تو حکم مناسب صادر ہوگا۔ ورنہ داخل دفتر کر دیا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات اس قسم کی بھی درخواستیں پیش ہوتی ہیں جو کہ خصومات شرعی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے متعلق ہدایت دیجاتی ہے کہ فریق شاکی کو عدالت مجاز میں پہلے رجوع ہونا چاہیے۔ جہاں باضابطہ کارروائی ہو کر غالباً اس کی دادرسی ہوگی۔ اور اگر تا دادرسی نہ ہو تو ایسی حالت میں فریق شاکی باظہار وجوہ اپنی شکایت باب حکومت میں پیش کر سکتا ہے۔ اور مماثل مقدمات میں جو کہ صرف خاص سے تعلق رکھیں اس قسم کی اگر کوئی شکایت ہو تو مہتمم محلات کے ہاں پیش ہو جو کہ ایک رکن ہے کمیٹی صرف خاص کا تاکہ وہ حکم مناسب کے لیے سرکار میں پیش کرے یہ حکم جریدۂ غیر معمولی میں طبع کر دیا جائے۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس

علی گڈھ ۳۱ اگست۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس بڑے دن کی تعطیلات میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔

انڈین نیشنل یونین کا ابتدائی جلسہ

شملہ یکم ستمبر۔ مسٹر نائیڈو اور پنڈت موتی لال نہرو ۴ ستمبر کو شملہ سے روانہ ہونگے۔ ۵ ستمبر کو میرٹھ میں مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر انصاری ان سے ملاقات کرینگے اور کانگریس کی طرف سے انتخابی جدوجہد کا آغاز کیا جائے گا، ۶ ستمبر کو یہ لوگ مظفر نگر پہونچیں گے، اور ۸ کو دہلی پہونچیں گے، دہلی میں ڈاکٹر انصاری کے مکان پر ۳ بجے شام کو انڈین نیشنل یونین کا ابتدائی جلسہ منعقد ہوگا۔ اس کے بعد مسز نائیڈو وزٹ وفد جنوبی افریقہ سے ملاقات کرنے کی غرض سے بمبئی روانہ ہوجائیں گی، اور مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو صوبجات متحدہ کا دورہ کرینگے۔

فرقہ وارانہ انجمنوں کے متعلق پنڈت موتی لال نہرو کی تصریحات

پنڈت موتی لال نہرو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے:-

"مجوزہ انڈین نیشنل یونین کے سلسلہ میں دو امور کے متعلق بہت کچھ خطرہ ظاہر کیا جاتا ہے، پہلی بات یہ ہے کہ فرقہ وارانہ انجمنوں میں سب سے پہلے ہندو سبھا کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن اسلامی انجمنوں کو یہ لقب نہیں دیا جاتا۔ اور اس مزعومہ امتیاز سے مختلف نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس تحریک کے حامیوں نے ہنوز یہ اعلان نہیں کیا کہ وہ فرقہ وارانجمنوں سے تمام تعلقات منقطع کرچکے ہیں۔ حقیقت میں ہمارا یہ ارادہ نہ تھا کہ مختلف ہندو و مسلم فرقہ وارانجمنوں کے درمیان کسی طرح بھی کوئی امتیاز قائم کیا جائے اگر الفاظ کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ ہندو سبھا صحیح معنی میں فرقہ وار قرار دی گئی تھی کیونکہ اس میں شدھی اور سنگھٹن جیسے ہندوانہ نظام شامل ہیں۔ مسلمانوں کی انجمنیں مسلم لیگ۔ خلافت اور تنظیم ایک دوسرے پر انحصار نہیں رکھتیں۔ لہٰذا وہ سب مسلم فرقہ وارانجمنوں کے عام جملہ میں شامل کی گئیں۔ بعض مسلمان خلافت کو فرقہ وارانجمن نہیں سمجھتے۔ لیکن مکتوب پر دستخط کرنے والوں اور بہت سے دوسرے اشخاص کی رائے میں اس نے اپنے گذشتہ جلسۂ دہلی میں ایک امتیازی فرقہ وار نوعیت حاصل کرلی ہے۔ اور یقیناً ہمارا یہ مطلب تھا کہ وہ مذکورہ عام جملہ میں شامل ہے۔

یہ یاد رکھنا لازم ہے کہ مجوزہ انجمن کے متعلق مکتوب مذکور میں نہایت مجمل خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اور ان لوگوں کو حمایت و اشتراک عمل کی دعوت دی گئی جو اس کے اصلی مقصد کے ساتھ اتفاق رائے رکھتے ہیں اس مجوزہ انجمن کے آئین کا انحصار اس بحث و تمحیص پر ہے۔ جو ستمبر میں مجوزہ انجمن کے حامیوں اور ہمدردوں کے درمیان شروع ہوگی۔ توقع ہے کہ جلسہ میں بعض اصول مقرر کردیئے جائیں گے۔ اور ایک دو روز کے متواتر مباحثہ کے بعد اس کی مجلس ماتحت ضروری قواعد مرتب کرکے آئندہ جلسہ میں پیش کردے گی۔ اس جلسہ میں قواعد و ضوابط کے متعلق آخری منظوری صادر کی جائے گی۔ اور عہدیدار مقرر کئے جائیں گے اس کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ "انڈین نیشنل یونین" معرض وجود میں آگئی۔ دوسری بات کے متعلق بھی یہی تصریحات کافی ہیں۔

فی الحال کسی فرقہ وارانجمن سے علیحدگی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جب مجوزہ انجمن کا باقاعدہ افتتاح ہوجائے گا۔ اسوقت اس کے حامیوں کو حسب وعدہ ایسی انجمنوں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑے گی جن کی رکنیت قواعد و ضوابط کے ماتحت ممنوع قرار دی جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرقہ وار ادارہ کی رکنیت سے روکا جائے مثلاً مسلم یونیورسٹی و ہندو یونیورسٹی جو مسلمہ طور پر فرقہ وار ہیں، لیکن ظاہر ہے کہ ایسے ادارات کا کوئی ذکر نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ بیان تمام اندیشوں کو دور کردے گا"

بنگال میں انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی کا قیام

کلکتہ ۲ ستمبر۔ آئندہ انتخابات میں اپنے امیدواروں کو کھڑا کرنے کے لئے ایک انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی قائم کی گئی ہے۔ اس جماعت کا یہ مقصد ہوگا کہ مسلمانوں کے حقوق و مفاد کا تحفظ کرے۔ مزید سیاسی ترقی کے لئے ہر امکانی سعی عمل میں لائے اور مکمل ذمہ دار حکومت کے قیام کے واسطے پوری کوشش کرے۔

ایک ہندو کا قبول اسلام

۳۰ اگست ۱۹۲۶ء کو موہن ولد بھگی قوم اہیر عمر ۲۰ سال حضرت مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی کے ہاتھ پر دفتر تبلیغ الاسلام بدایوں میں مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام حبیب اللہ رکھا گیا۔

دار الحکومت

دھلی میں قیام امن کی مساعی

دہلی ۳۱ اگست۔ فتحپوری، چاندنی چوک، بلیماران، کٹرہ نیل، کوچہ گھاسی رام۔ کوچہ قابل عطار، کوچہ نٹواں، نئی سڑک، اور بعض دیگر محلوں کے ہندو اور مسلمان معززین کو کل پولیس نے بلایا تھا ملک دیوی دیال صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے قیام امن میں ان سے مدد دینے کی درخواست کی۔ آپ نے کہا کہ دہلی جو کسی وقت میں امن کے لئے ضرب المثل تھی آج فرقہ وارانہ فسادات کا ماخذ بن گئی ہے وہی جگہ جس نے ۱۹۱۹ء میں اتحاد کیلئے سبقت کی تھی۔ آج پھر مرکز فسادات ہے ہر مسئلہ پر ہندو مسلم رنگ چڑھا دیا جاتا ہے آپ نے ان ممتاز افراد سے کہا کہ اگر فسادات جاری رہے تو انہی لوگوں کو سخت مصیبتیں پیش آئینگی ان کا کاروبار تباہ ہوجائیگا۔ آپ نے دونوں فرقوں سے درخواست کی کہ اگر شہر میں امن قائم رکھنا ہے تو انہیں ان بدمعاشوں کی مدد نہ کرنی چاہیئے۔ جنہوں نے شہر کو بدنام کردیا ہے۔ جب تک آپ لوگ ہمیں مفسدہ پردازوں کے نام نہ بتائیں ہم کس طرح امن قائم کرسکتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ اصلی مجرمین کو سزا مل جائے تو پھر کسی کی ہمت نہ پڑے گی۔ کہ فسادات میں حصہ لے۔ لیکن آپ لوگ بے گناہ لوگوں کے نام لے دیتے ہیں اور اس طرح اصلی مجرم آزاد رہتے ہیں کہ پھر بدمعاشیاں کیا کریں۔

ہندو مسلمانوں کی جانب سے بعض تجاویز پیش کی گئیں چنانچہ مسٹر لوز محمد نے کہا کہ تمام فرقہ وارانہ اخبارات اور فرقہ وارانہ جماعتوں کے لیڈروں کی بڑی بڑی ضمانتیں لے لی جائیں کیونکہ ان کے خیال میں یہی لوگ نقض امن کے ذمہ دار ہیں۔ خان بہادر عبدالعزیز اور بعض ہندو صاحبان کی رائے ہوئی کہ کرایہ کے لڑنے والے اور کٹھ پتلیوں کو نچانے والے دونوں فرقوں میں ان فسادات کے موجب و ذمہ دار ہیں تاوقتیکہ انہیں کافی سزا نہ ملیگی امن کا قیام محال ہے پولیس کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ ان نچانے والوں۔ اور ان کرایہ کے لٹھ بازوں کو شہر سے نکالے۔ مسٹر عبدالغنی بیرسٹر ناصقول اور مسٹر جگن لال نے صلاح دی کہ دو ہندو اور دو مسلمان ممبروں کی سب کمیٹیاں ہر محلہ میں بنادی جائیں اور ان کا یہ فرض ہو کہ اہل محلہ کو قیام امن کی نصیحت کرتے رہیں، اور مفسدہ پردازوں کی اطلاع پولیس کو دیتے رہیں۔

اس تجویز سے ملک دیوی دیال نے اتفاق کیا۔ اور اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ اہل شہر نے فسادات کے خطرات کو محسوس کرلیا۔ اور صورت حالات کی درستی پر آمادہ ہیں۔

مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ

دہلی ۳۱ اگست۔ معاصر تیج نے پہلے سے یہ خبر شائع کردی تھی کہ ۳۱ اگست مسماۃ اصغری حال شانتی دیوی کا مقدمہ ہوگا اس لیئے بہت سے ہندو مسلمان دس بجے احاطہ کچہری میں پہونچ گئے تھے پولیس کا انتظام نہایت معقول تھا۔ تقریباً ایک سو سپاہی اور کئی سب انسپکٹر انتظام میں مصروف تھے۔ پونے ۱۰ بجے اصغری معہ اپنے دونوں بچوں اور پنڈت اندر کے موٹر میں آئی۔ موٹر کے دونوں طرف دو لٹھ بند والنٹیر سیاہ دوپٹے باندھے ہوئے کھڑے تھے جس وقت موٹر احاطہ عدالت میں پہنچا پولیس نہایت مستعدی سے چاروں طرف پھیل گئی ۱۱ بجے مقدمہ پیش ہوا۔ سوامی جی وغیرہ ملزموں کے کٹہرے میں کھڑے ہوئے تھے انکی طرف سے بابو رنگ بہاری لال وغیرہ وکلاء موجود تھے۔ عبدالحلیم خاں مستغیث کی طرف سے بابو عظمت اللہ صاحب وکیل حاضر ہوئے اور مستغیث کی علالت کا

سارٹیفکٹ پیش کیا۔ عدالت نے کہا کہ میں سول سرجن صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ مستغیث کب تک حاضری کے قابل ہوجائیگا اس کے بعد تاریخ دیجائے گی۔ اسوقت مقدمہ ملتوی کیا گیا۔

۲ ستمبر۔ مقدمہ کی آئندہ پیشی کے لیئے یکم اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔

مولانا شوکت علی کی روانگی

دہلی کے فساد پر اظہار افسوس

دہلی یکم ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب گذشتہ شب بمبئی روانہ ہوگئے۔ انہیں دہلی کے گذشتہ ہندو مسلم فسادات پر بہت زیادہ افسوس تھا۔ ایک ملاقات کے دوران میں انھوں نے کہا کہ ہندو اور مسلمان دونوں پاگل ہوگئے ہیں اور ان خطاب یافتہ لوگوں کے ہاتھوں میں کٹ پتلی کی طرح کھیل رہے ہیں جن کی ترک موالات کے زمانہ میں کوئی عزت نہ تھی اور جنہیں غدار کے نام سے موسوم کرکے ٹھکرا دیا جاتا تھا۔

قلعہ میں چند عورتوں اور مردوں کی گرفتاری

دہلی یکم ستمبر۔ کل جسوقت لال قلعہ پر پانچ عورتیں تین لڑکے اور دو مرد گرفتار کئے گئے تو ایک سنسنی پھیل گئی۔

حقیقت حال یہ ہے کہ قلعہ کے اندر جب کام کرنے والوں اور تماشائیوں کے پاس جا پہنچے تو پانچ عورتوں تین لڑکوں اور دو مردوں کے پاس کوئی پاس برآمد نہ ہوا۔ فوراً پولیس کو ٹیلیفون دیا گیا۔ اور دسوں آدمی حراست میں لے لیئے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد تین عورتیں چھوڑ دی گئیں اور باقی آدمیوں کی ضمانتیں لے لی گئیں۔

مولانا مظہر الدین صاحب کا مقدمہ

دہلی ۲ ستمبر۔ آج تقریباً پونے ۱۲ بجے مولانا مظہر الدین صاحب کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) ڈپٹی کمشنر دہلی کی عدالت میں پیش ہوا۔ کچہری میں مسلمانوں کی خاصی تعداد موجود تھی بعض معززین شہر بھی پہنچ گئے تھے۔ عدالت کے کمرہ میں صرف پانچ آدمیوں کے داخلہ کی اجازت دی گئی۔ باقی اصحاب باہر بیٹھے ہوئے کارروائی کا انتظار کرتے رہے۔

مولانا مظہر الدین صاحب نے کارروائی شروع ہونے سے قبل کہا کہ چونکہ مجھے ابھی تک مقدمہ کی نوعیت اور اس مضمون کا علم نہیں تھا جس پر کہ مقدمہ چلایا جارہا ہے۔ اس لیئے میں نے کوئی وکیل نہیں کیا ہے۔ عدالت خاموش رہی۔

ڈپٹی اکرام الحق صاحب نے گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر بیان کیا کہ میں نے لوکل گورنمنٹ کی اجازت لیکر (جو فائل میں موجود ہے) مولوی مظہر الدین ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) مقدمہ دائر کیا ہے۔ ایک عرصہ سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ ہیں اور اب بد سے بدتر ہوتے ہیں ۷ اگست کے الامان میں "طعام ہنود کے متعلق علماء کا فتویٰ" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے وہ قابل اعتراض ہے اور اس کے عنوان اور مضمون پر میں نے مقدمہ دائر کیا ہے۔

کارروائی کے دوران میں مولانا نے کھڑے ہوکر کہا کہ میں عدالت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ مجھے مضمون وغیرہ کے متعلق علم نہیں تھا۔ اس لیئے کارروائی شروع کرنے سے قبل مجھے مہلت دیجائے کہ میں وکیل کو تیار کرسکوں۔ عدالت نے دریافت کیا کہ آپ کو نوٹس کب ملا تھا۔ مولانا نے جواب دیا کہ کل۔ اس پر عدالت نے کہا کہ آپ نے مسل کا معائنہ کیوں نہیں کیا۔ بہرحال ابتدائی شہادت کے بعد آپ کو مہلت دیجائے گی۔

ڈپٹی اکرام الحق صاحب کے بیان کے بعد مسٹر عبدالرحمٰن انچارج پریس برانچ سی۔ آئی۔ ڈی کی شہادت ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ۷ اگست کے الامان کا یہ مضمون میرا ہی ترجمہ کیا ہوا ہے اور بالکل صحیح ہے۔ اس پرچہ کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر مولوی مظہر الدین صاحب ہیں۔

عدالت نے ۱۵ ستمبر کے لیئے مقدمہ ملتوی کردیا۔

مولانا نے مزید مہلت کی درخواست کی جو نامنظور کردی گئی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا سے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و تلی کی دوا

بخار کا "ملک الموت" ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہوجاتا ہے پھر دن بدن سے خون کا بڑھا ہوتا ہے۔ اور جسم تر و تازہ ہوکر بخار جڑ سے نابود ہوجاتا ہے باری کا بخار، کثرت و تجاری اور جو پیلاسی کے اقسام میں سے ہیں۔ بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بیلیکا دوا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۔ اور بڑی شیشی ایک روپیہ ڈاک محصول ۔

داد کا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا پرانا داد خارش جیسا ہی کیوں نہ ہو یہ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک بار لگانے ہی سے بیماری آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہوجاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۶ محصول ڈاک چھ شیشی تک ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ ڈاکٹر بودھ و یر سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

ضرورت مدرسین

حلقۂ ارتداد میں نو مسلم بچوں کو تعلیم دینے کے لیئے چند ایسے لائق مدرسین کی ضرورت ہے جو اردو و حساب کتاب کیساتھ قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دے سکیں۔ تجربہ کار اور اردو مڈل پاس اشخاص کو ترجیح دیجائیگی۔ تمام درخواستیں معہ نقول سندات پتہ ذیل پر آنی چاہییں۔

ناظم عمومی شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام

جمعیۃ علماء ہند دھلی

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ یا اگر کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے۔ ایسی کفر خیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ مجبور مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف و کرم زکوٰۃ خیرات صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرماکر ثواب عظیم حاصل فرمادیں حق تعالیٰ ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا۔

پتہ

مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب کر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کیئے گئے ہیں ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا ہے، اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت بلا جلد ... مجلد ... علاوہ محصولڈاک۔

وعدہ۔ کتاب کو موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دیئے جائیں گے۔ دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمادیں۔ ملنے کا پتہ

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری نمبری جڑی بوٹی کے ایکدن تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس، اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار لکھالیں قیمت فی بکس تین روپیہ (سے ۳)

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

دس پیسہ پاہوار

میں آپ کو گھر بیٹھے بہترین ماہوار رسالہ مل سکتا ہے جس میں مفید مضامین، دلچسپ چھوٹے قصے مسلسل ناول، ظرافت اور مفید کارآمد باتیں ہوں گی۔ اس رسالہ کا نام تفریح ہوگا جو ۱۹۲۶ء کی تعطیل سیاہ ستمبر سے ماہوار شائع ہوگا۔ ضخامت تقریباً ۸۰ صفحہ ہوگی مضامین کی خوبی اور ترتیب کی دشواری کے باوجود جس علمی ذوق کو پیدا کرسکتی ہیں آمدنی اس کے اعتبار سے قیمت صرف ۱۰ ماہوار ہے گویا تفریح آپ کی خدمت میں سال بھر دو روپیہ میں، چھ مہینہ ایک روپیہ چار آنہ میں آسکتا ہے۔

مینیجر رسالہ تفریح، قاضی اسٹریٹ بجنور (یوپی)

مصنوعی جواہرات کی نفیس انگشتریاں

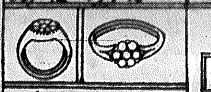

یہ انگوٹھیاں حال ہی میں آئی ہیں ان کے نگینوں کی چمک دمک بیحد ہے ... یہ انگوٹھیاں کبھی خراب نہیں ہوتیں کیونکہ پیتل کی نہیں ہیں۔ بلکہ جنگ برنگ کے ... کی بنی ہوئی ہیں۔ یہ انگوٹھیاں منگواکر عورتوں اور بچوں میں بطور تحفہ کے تقسیم کردیجیئے ... قیمت ... [illegible]

مجل کی رسٹ واچ

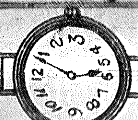

آپ کو اگر کم خرچ بالانشین گھڑی کی تلاش ہے تو یہ گھڑی منگوا لیجیئے کیونکہ یہ گھڑی سیپ کی خوبصورت پرزوں کی مضبوط چال کی پکی ہے بڑی بڑی قیمتی گھڑیوں سے مقابلہ کرتی ہے گارنٹی تین سال کی ہے قیمت فی عدد معہ محصولڈاک للعہ

خضاب لاجواب

یہ خضاب ... بالوں کو رنگنے کی ضرورت نہیں ... [illegible]

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرس لین ۴۳/۱ کلکتہ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے مرعمر کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے۔ اس خرابی کو دور کر کے بدنیں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی چہرے پے بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجدیجئے۔

ملنے کا پتہ: ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۲۰ کولوٹولہ اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴۔ کلکتہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پھڑک جاتا ہے صحت میں محکمہ سرکاری استمبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۳۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے مجلد قیمت ۰-۸-۶ مصارف بذمہ مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذمہ مشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول حنائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴۔ بمبئی ۹

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے ہم کو ایک چیز سفید داغ بہ قیمت آرام کر دیتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجکر نمونہ کی دوا منگا جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سعہ) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام سے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا ۲ آنہ (۲ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب ہے۔ ۲ آنے (۲ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ۵ر بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ ہیضہ سال درجنوں اور مرگی وغیرہ سخت بیماریاں۔ دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

جرمنی کی

جنگ عظیم کے بعد سب سے پہلی ایجاد

خضاب چاند تارا ہے

خضاب چاند تارے کے استعمال کے بعد کوئی دوسرا خضاب اگر آپ پسند کریں تو ہمارا ذمہ

المشتہر:۔ شمس الحق مشتاق احمد کولوٹولہ اسٹریٹ نمبر ۱۲۔ کلکتہ

عزیزیہ خضاب ۲۱/۲۴

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے۔ نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب بطور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویہ سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱۰ ارفی درجن صہ علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔

المشتہر

ایس۔ اے عزیز گلی نمبر ۳۷ مکان نمبر ۳۰ رنگون

بیروزگاری کی ایک عام شکایت

سفید پوش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ رازداری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتلیں تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کیلئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بھی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور بے ضرر ہے۔ نہ بو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنانے سے اس کی لاگت بمعہ لیبل شیشی کارک ۲ر پڑتی ہے۔

نوٹ جو صاحب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپیے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:۔

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ پیرایہ چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶ر

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت او تفسیر احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۶ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول عہ جلد دوم للعہ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر فاروقی ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو اور دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے۔ صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا اپنی جیبھی درجہ میں رونق بین اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں ابھی بھر کر پوری کر دیتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ہے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ با مسرت۔ بھوک تیز خوب پکے بیارے۔ ہمارا دو ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اکثر سے کمزور اصحاب جو کچھ کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ در گور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں، نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ہے محصول ۴ر، بیس خوراک عہ محصول ۷ر، چالیس خوراک عہ محصول ۱۰ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص عہ محصول ۴ر۔ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں ڈالتا فی شیشی ۶ر محصول ۴ر۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت عہ محصول ۱۰ر۔ ۴۰ خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام للعہ محصول ۱۰ر

حبوب حیرت امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا و گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کیا مجال کہ تکان یا کمزوری محسوس ہو۔ مبتلا کو ہرگز انزال نہ ہوگا۔ قیمت فی درجن عہ۔ دو درجن عہ۔ پانچ درجن للعہ محصول ہر صورت ۴ر

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوا کی عدم دستیابی کے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کا عرق بخار معمولی ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی شرطیہ دوا ہے۔ اکثر اوقات اسکی ایک ہی خوراک بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ تیزی بخار ہو یا ہرر آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ دور کرتا ہے لیکن اس کے کمال دکھانے اسکے استعمال سے بھوک کھلتی ہے۔ اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اصل نسخہ ہے۔ اسکے استعمال سے بہزاروں اشخاص صحت پا چکے ہیں قیمت فی شیشی ۸ر دو شیشی ۴ر چار شیشی ۶ر۔ ایک درجن ہے۔

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبہ میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائیں منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

یدُ اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۹

محمود ندیم بے کے مشاہدات

یمن اور حجاز کے سیاسی حالات

(حضرت محمود ندیم بے جو پہلے دولت عثمانیہ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے اور اب حجاز کی ترکی سفارت میں اٹاچی مقرر ہوئے ہیں۔ استانبول سے جدہ جاتے ہوئے اسکندریہ اترے وہاں سے جریدہ "فتح العرب" کے نامہ نگار نے ملاقات کی اور بہت دیر تک یمن اور حجاز کے حالات دریافت کرتا رہا۔ اس ملاقات کے دوران میں موصوف نے بعض نہایت اہم واقعات بیان کئے ہیں جنہیں ہم یہاں درج کرتے ہیں:-)

محمود ندیم بے نے فرمایا کہ جب جنگ ختم ہوئی اور داماد فرید پاشا کی وزارت قائم ہوئی تو میری غیرت نے ایسی خائن وطن حکومت کے احکام و اوامر پر عمل کرنا گوارا نہ کیا۔ اور میرے اور اسکے درمیان طویل نامہ و پیام ہوتے رہے جس کے بعد اس نے میرے سزائے موت کا حکم صادر کر دیا۔ مگر چونکہ میں یمن میں اس کی پہنچ سے دور تھا اس لئے وہ کچھ نہ کر سکی۔ اس نے مجھے تار دیا تھا کہ "تمہارے پاس جتنے ذخائر حرب اور اسلحہ ہیں انہیں اتحادیوں کے سپرد کر دو"۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا کہ "تم خائن وطن اور خدا اس کے رسول کے دشمن اور خود اپنے بھی دشمن ہو اسلئے ہر محب وطن کا فرض ہے کہ تمہاری اطاعت سے انکار کرے"۔ اس پر داماد فرید نے پھر تار دیا کہ "ہم سے حکومت انگریزی نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہیں پورے آرام و اطمینان سے یہاں پہنچا دیگی ملک اس نازک ساعت میں تم جیسے لوگوں کی خدمت کا سخت محتاج ہے لہذا تم اپنے آپ کو حکومت برطانیہ کے سپرد کر دو۔ اور اس کے مطالبات مان لو۔ اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے"۔ میں نے اس کے جواب میں آخری پیغام یہ بھیجا کہ "اس چکمہ کو تو بچے بھی سمجھ سکتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ میری محافظت حقوق وطن کا معاوضہ آپ کی وزارت کے پاس پھانسی کے سوا اور کچھ نہیں ہے"۔

یمنی افواج کی تنظیم

یہ جواب دیکر میں نے بلاد یمن میں مستقل قیام کر کے اس کا نظام درست کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اور اس میں میرے دوست امام یحییٰ حمید الدین نے میری مدد کی یمن کی اپنے وطن سے خالص محبت اور اس کی سعادت و بہتری کے لئے فدا کارانہ سرگرمی مشہور ہے میں نے صنعاء میں یمن کے اعیان و اکابر اور وہاں کے قبائل کو جمع کیا اور ان کے درمیان گہری دوستی کے تعلقات قائم کرائے۔ اور انہیں دعوت دی کہ صلح و سلامتی کے ساتھ اپنے ملک کی تنظیم کریں چنانچہ ان کی مدد سے میں نے بہترین اسلوب جدید پر یمنی افواج کی ترتیب شروع کی اور تھوڑی ہی مدت میں ترکی و یمنی افسروں کی ماتحتی ۳۰ ہزار کا لشکر تیار کر لیا۔ جو کیل کانٹے سے درست اور نہایت منظم تھا۔

آپ پوچھیں گے کہ اس کام کے لیے تمہارے پاس ہتھیار کہاں سے آئے؟ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بلاد یمن میں دشمنوں کے مقابلہ کے لیے ہماری جو جمعیتیں کام کر رہی تھیں ان کے ذخائر اسلحہ سے میں نے کام لیا۔ اس کے علاوہ خود یمن کے پاس بھی چھوٹی بڑی توپیں، صنعا الیوذ اور گولہ بارود بنانے والی مشینیں موجود ہیں جو ایک لشکر کثیر کو مسلح کرنے کے لیے کافی ہیں۔ یہ سب سامان ترکی لشکر یہاں چھوڑ گیا تھا۔ اور اس کے علاوہ میں نے صنعاء میں متعدد جنگی اور ملکی مدارس قائم کئے جن سے ہر سال فنون حرب اور جدید نظم و نسق کے ماہرین کی کافی تعداد نکلتی ہے۔

سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یمنی قوم شجاعت و بسالت، صبر و ثبات اور محبت وطن میں بہت شدید ہے۔ اور اس کی یہ صفات ایسی ہیں جو اجنبی حریفوں کے مقابلہ میں ایک مضبوط بند ہیں۔ یمنی سپاہی فن جنگ اور اس کے اسلوبوں کو ۲۰ دن میں اچھی طرح سمجھ جاتا ہے اور اسلحہ کا استعمال تو یمن کا ہر بچہ ۷ برس کی عمر ہی میں سیکھ لیا کرتا ہے۔

میں نے اس کے ساتھ ہی یمن کے ان اجزاء کو بھی کرنے کی کوشش کی جو اعداء کے نفوذ و اثر میں تھے چنانچہ میری کوشش سے "نواحی التسعہ" کا علاقہ اس میں شامل ہو گیا۔ جو حضر موت۔ اور رداع تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کے باشندوں کی تعداد ۱۰ لاکھ ہے یہ اجنبی دشمنوں کے زیر اثر تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کبھی آئندہ زمانہ میں کھلیں گی۔

ابن سعود اور امام یحییٰ

نامہ نگار نے پوچھا کہ امام یحییٰ حمید الدین کے جمہوریہ ترکیہ سے کیسے تعلقات ہیں اس کے جواب میں محمود ندیم بے نے کہا کہ ان دونوں حکومتوں کے تعلقات دوستی اور خالص محبت کی بنیادوں پر قائم ہیں جو کسی کے اثر سے متاثر نہیں ہو سکتے۔ صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ابھی انگورہ سے چلتے وقت مجھے امام یحییٰ کا ایک خط ملا تھا جس میں انہوں نے "والی یمن" کہکر خطاب کیا ہے۔

سوال:- جناب کی اس معاملہ میں کیا رائے ہے کہ ابن سعود اور امام یحییٰ کے تعلقات کیسے ہیں؟

جواب:- دونوں میں دوستانہ تعلقات ہیں مگر میں کہہ سکتا ہوں کہ اتنے دوستانہ نہیں ہیں جتنے جمہوریہ ترکیہ اور امام کے تعلقات ہیں مجھے یہ بھی ظاہر کرنے میں تامل نہیں ہے کہ میں نے سید یحییٰ حمید الدین اور سلطان ابن سعود کے درمیان ایک سمجھوتہ کرایا تھا جس کی رو سے دونوں حکومتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جب ایک پر دشمن حملہ کرے تو دوسری اسکی مدد کرے اس سے ان خبروں کی تردید ہو سکتی ہے جو ان دونوں اسلامی حکومتوں کے متعلق لوگ پھیلا رہے ہیں۔

سوال:- کیا یہ صحیح ہے کہ امام یمن اور انگریزوں کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں؟

جواب:- ہرگز نہیں یہ افترا محض ہے۔ میں نے مصر کے ایک عربی اخبار میں ایک مضمون دیکھا ہے جس میں ایک معاہدہ کی بعض دفعات درج کی گئی ہیں۔ مگر اس معاہدہ کا وجود لکھنے والے کے تخیل کے سوا اور کہیں نہیں ہے۔ امام یحییٰ نے جب اسے پڑھا تو بولے "ارباب غرض کو کذب و افترا کی کیسی جرات ہو گئی ہے"۔

یمن کی سیاسی وعلمی اور قومی حالت

میں آپ سے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ امام یحییٰ حمید الدین اور کسی اجنبی دولت کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ بلاد یمن مالی، انتظامی اور قومی حیثیت سے بالکل خود مختار ہے اور اجنبی نفوذ کو اس میں مطلق کوئی اثر حاصل نہیں ہے یمن کی آبادی تقریباً ۴۰ لاکھ ہے جس میں راسخ العلم علماء اور ادباء و فضلا و شعراء کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے اور آپ یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ان میں شاعرہ عورتیں بھی ہیں جنکے وطنی قصائد میں حماست کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور جنہیں بچے جوان، بوڑھے۔ ملاح ساربان سب گاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یمن کے باشندوں میں ۸۰ فی صدی آدمی لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اور اس میں کچھ بھی مبالغہ نہیں ہے۔

سوال:- یمن میں اندازاً کتنی بندوقیں ہوں گی۔

جواب:- مجھے یقین ہے کہ باشندوں کے پاس ۲۰ لاکھ بندوقوں سے کم نہ ہوں گی جو زیادہ تر ماوزر۔ یا مارٹینی قسم کی ہیں، اسقدر کثرت سے اسلحہ کی موجودگی ان غیر ملکی سلطنتوں کی ممنون ہے جنہوں نے اپنی استعماری اغراض کے لیے انہیں یمن میں بھیجا تھا۔ مگر یمنیوں کی وطنیت صادقہ نے اسکے بالکل برعکس نتیجہ پیدا کر دیا اور اسلحہ کی کثرت نے باشندوں کو اتنا طاقتور بنا دیا کہ اب انہیں غلام بنانا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

سوال:- انگریزی جنرل جیکب نے جو گفت و شنید کی تھی اس کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

جواب:- وہ جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے اور کوئی غرض حاصل نہ ہو سکی۔ مجھے یمن کے تمام حالات معلوم ہیں کیونکہ مجھکو مدا ہیں آئے

(باقی صفحہ ۳ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

ردّ مرزائیت

تاریخ

ادبیات

تمام پچھلے مذاہب اسلام ہیں انہیں گمراہ کون کرتا ہے؟

دینیات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

متفرقات

تاریخ القرآن

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش صحیح پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جا سکے خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

انگورہ کا مقدمۂ سازش

انور پاشا شہید پر ناپاک اتہامات

انگورہ کے مقدمۂ سازش قتل کے متعلق جو مقدمات چلائے گئے ہیں ان پر ہم اس سے پہلے متعدد مرتبہ اظہار خیال کر چکے ہیں [illegible]

[illegible] کی صفائی پیش کرنے کے لئے زندہ بھی نہیں ہیں۔ جو لوگ ملک و ملت کی خدمت میں اپنی جانیں تک قربان کر چکے ہوں، ان کے دامن کو محض اس بنا پر داغدار کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ موجودہ برسر اقتدار جماعت سے متفق نہ تھے یا ان کا طریق عمل ان کے نقطۂ نظر سے غلط تھا، ایک ایسی غیر شریفانہ کوشش ہے جو غازی مصطفے کمال اور ان کی جماعت کے مفاخر میں کوئی قابل تعریف اضافہ نہیں کر سکتی۔ اگر آج ہندوستان میں ترک موالات کی ناکامی کے بعد کوئی اور انقلابی تحریک کامیاب ہو جائے اور پھر اس کی حکومت گاندھی اور محمد علی پر اس الزام میں مقدمہ چلا دے کہ ان لوگوں نے ملک کو برباد کر دیا، تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس کی یہ کارروائی دنیا میں کس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

ہمیں سب سے زیادہ افسوس یہ دیکھ کر ہوا کہ انگورہ کے مقدمہ میں مدعی عمومی (سرکاری وکیل) نے جو ادعا نامہ یا الزام نامہ پیش کیا ہے اس میں انور پاشا شہید اور ان کی جماعت کی صرف سیاسی غلطیوں ہی پر خوردہ گیری نہیں کی گئی ہے، بلکہ ان پر اغراض نفسانی اور ذاتی جاہ و منزلت کی خواہش کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:—

"جنگ سے قبل برسر حکومت لوگوں نے قانون اساسی کے بالکل خلاف اور محض اپنی اغراض نفسانی کی خاطر ملک کو جنگ کی آگ میں دھکیل دیا۔ جو آخر کار ہماری تباہی کا باعث ہوئی"

اس کے بعد آگے چلکر انور پاشا کی بعد جنگ سرگرمیوں کا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:—

"(انور پاشا) قفقاز پہنچکر یہ ارادہ رکھتے تھے کہ رخصت شدہ افواج کو پھر جمع کر کے قارص اور مشرقی و شمالی ترکیہ میں ایک حکومت موقتہ بنائیں جب اس میں کامیابی نہ ہو سکی تو ماسکو گئے اور پھر برلن پہنچے۔ آخر پھر باکو میں آکر ایک جمعیۃ "اسلام اختلال جمعیتلری اتحادی" کے نام سے بنائی اور اس کی کانگریس میں تیسری بین الملل کے ساتھ شامل ہو کر اس کے صدر بنے۔ پھر ماسکو میں اس نئی انقلابی پارٹی کا نام "خلق شوری جمعیتی" رکھا۔ اور اصل میں یہ نام "اتحاد و ترقی" پارٹی کو دیئے گئے تھے اور یہ اس وقت ہو رہا تھا جبکہ اغیار کے مقابلہ کے لئے اناطولیہ میں مصطفے کمال ملی تشکیلات بنا رہے تھے۔ اس کے بعد انور پاشا نے ایک کانگریس باطوم میں منعقد کی اور اپنے فرقہ کے پروپیگنڈا کو اناطولیہ میں پھیلانے کے لئے آدمی روانہ کئے۔ اس زمانہ میں ہمارا ملک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ یونانیوں کا حملہ شروع ہو چکا تھا اور ہماری فوج اسکی شہر اور افیون قرہ حصار بھی خالی کرنے پر مجبور ہو چکی تھی۔ انور پاشا کی یہ کارروائیاں ان کی عداری قفقاز کی شکست سے بھی زیادہ افسوسناک تھیں"

یہ الزامات آج اس شخص کے مرنے کے بعد اس پر لگائے گئے ہیں جو کسی زمانہ میں مصطفے کمال پاشا کی طرح ٹرکی کا نجات دہندہ سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ انور پاشا، طلعت پاشا، جمال پاشا اور ان کی جماعت کے تقریباً تمام سربرآوردہ رکن شہید ہو چکے ہیں لیکن واقعات و حقائق اب بھی زندہ ہیں اور ان کی روشنی میں ہم تحقیق کر سکتے ہیں کہ ان الزامات کی کیا حقیقت ہے۔

جنگ میں ٹرکی کی شرکت کو آج ملک کے ساتھ غداری کہا جاتا ہے محض اس وجہ سے کہ خلاف توقع اس میں ناکامی ہوئی، لیکن ۱۹۱۴ء کے نازک ایام میں جو حالات درپیش تھے، ان پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اتحاد و ترقی نے اسوقت جو کچھ کیا وہ اسپر مجبور تھی اور اس کے لئے شرکت جنگ کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ انور پاشا اور طلعت پاشا نے اپنی صفائی میں جو کچھ کہا ہے اسپر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ وہ "صفائی" کی کوشش تھی، مگر جیسا کہ ہم آگے چلکر بتائیں گے اسوقت ٹرکی میں جو غیر ترکی ارباب سیاست موجود تھے وہ بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ ٹرکی حقیقتاً اس وقت جنگ میں شریک ہونے اور جرمنی کا ساتھ دینے کے لئے مجبور تھا۔ اس مجبوری کی تشریح کے لئے ضرورت ہے کہ اعلان جنگ کے وقت کی پوزیشن کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔

۱۹۱۴ء میں جبکہ جرمنی اور روس اپنے اپنے حلفا کے ساتھ ملکر ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار ہو رہے تھے تو دونوں کے سامنے سب سے اہم سوال درۂ دانیال کا تھا۔ درۂ دانیال اسوقت روس کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا تھا۔ کیونکہ جنگ چھڑنے کی صورت میں اس کے لئے صرف یہی ایک راستہ تھا جس سے وہ اپنے حلفا کے ساتھ تعلق قائم رکھ سکتا تھا۔ نقشہ پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ روس کے لئے چار بحری راستے ہیں۔ ایک بحر بالٹک کی طرف جو گویا جرمنی کے قابو میں تھا۔ دوسرا بحر منجمد شمالی میں آرکنجیل کا بندرگاہ جو سال کے اکثر مہینوں میں منجمد رہتا ہے، تیسرا بحر الکاہل میں ولادی واسٹک کا بندرگاہ جو قلب روس سے ۵ ہزار میل دور واقع ہے۔ اور چوتھا درۂ دانیال۔ جنگ کی حالت میں اول الذکر تینوں راستے اس کے لئے قطعاً بیکار تھے، اور صرف ایک درۂ دانیال کا راستہ ایسا تھا جس سے وہ اپنی خام پیداوار بھیجکر باہر سے اپنی ضروریات منگا سکتا تھا اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنے حلیف انگلستان و فرانس سے ذخائر حرب حاصل کر سکتا تھا۔ پس درحقیقت اس درہ پر جنگ کی کامیابی و ناکامی کا انحصار تھا۔ اس کے بند ہونے کے معنی یہ تھے کہ روس کا گلا گھونٹ کر مار دیا جائے، اور اسے کھلا رکھنے کے معنی یہ تھے کہ اتحاد ثلاثہ کی متحدہ قوت جرمنی کو پیس کر رکھدے۔ ایسی حالت میں ٹرکی کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ روس اور جرمنی دونوں کی خواہش کو پورا کر سکے۔ اسے فیصلہ کرنا تھا کہ درہ کو بند کر کے روس اور اس کے حلفا کو اعلان جنگ دے، یا اس کو کھلا رکھکر جرمنی کا الٹی میٹم قبول کرے۔ اس کے سامنے غیر جانبداری کا کوئی سوال نہیں تھا۔ کیونکہ غیر جانبداری کے حقیقی معنی یہ تھے کہ وہ درہ کے راستہ روس کو کسی قسم کا سامان جنگ نہ پہنچانے دیتا اور ایسی پابندی پر اصرار کرنے کا نتیجہ وہی ہوتا جو بعد میں یونان کا ہوا، یعنی یہ کہ سالونیکا کی طرح قسطنطنیہ پر فوجیں اتار دی جاتیں، درۂ دانیال پر فوجی قبضہ کر لیا جاتا اور روس کو اپنی وہ دیرینہ آرزو پوری کرنے کا موقع مل جاتا جو پیٹر اعظم سے لیکر زار نکولس ثانی تک تمام شاہان روس کی منزل مقصود تھی۔

پس یہ کہنا کہ اتحاد و ترقی کی وزارت نے جنگ میں شریک ہو کر ٹرکی کو برباد کرایا ایک لغو بات ہے، کیونکہ اگر ٹرکی شریک نہ ہوتا تو اسے جبراً شریک کیا جاتا اور وہ اسی طرح برباد ہوتا جس طرح جنگ میں شکست کھا کر ہوا۔ البتہ ان دونوں صورتوں میں ایک فرق تھا جسے انور اور طلعت نے محسوس کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ اگر ٹرکی جنگ میں شریک نہ ہوا تو روس نہ صرف یہ کہ زندہ رہجائے گا بلکہ اور زیادہ طاقتور ہو کر ایک قضائے مبرم کی طرح سر پر مسلط رہیگا اور اگر وہ جنگ میں شریک ہو گیا تو روس کا فنا ہو جانا یقینی ہے، جس کے بعد شکست کی صورت میں بھی ٹرکی کو کم از کم روس کی غلامی نصیب نہ ہوگی۔ اس خیال کو اسوقت طلعت پاشا مرحوم نے ظاہر بھی کر دیا تھا، چنانچہ انہوں نے امریکن سفیر مارگن تھا سے کہا تھا کہ:—

"روس ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اور ہمیں اس سے خوف ہے۔ اگر اسوقت جبکہ جرمنی اسپر حملہ کر رہا ہے، ہم اس کو ایک زبردست ٹھوکر مار کر بے کار کر سکتے ہیں تو ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ کھوئیں"

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ روس انگلستان اور فرانس نے پہلے سے ٹرکی کی تقسیم کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ اپنے اس پروگرام کو ہر حال میں پورا کرتے۔ جنگ کے آغاز میں جب ترکی حکومت نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اتحادی حکومتیں غیر جانبداری کے صلہ میں اس کو کیا دینگی تو بقول مسٹر مارگن تھا کے ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی انعام نہیں تھا کہ "ہم سلطنت عثمانیہ کی سلامتی کے ضامن ہونگے" اور اگر امیر شکیب ارسلان کا بیان صحیح ہے تو اس ضمانت کی بھی یہ حقیقت تھی کہ "روس صرف ۲۰ سال تک ٹرکی پر حملہ نہ کرنے کا وعدہ کرنے کے لئے تیار تھا"۔ اس کے مقابلہ میں دیکھیے کہ جرمنی اور آسٹریا کیا پیش کر رہے تھے؟ آسٹرین سفیر قسطنطنیہ، پالاوِسینی نے صاف کہدیا تھا کہ "ہم عہد نامہ بخارسٹ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس کی بدولت اسپر دیا سلاف نسل اقوام کا مرکز آمال بن گیا ہے، اس لئے ہم اسے منسوخ کرا کر رہینگے" عہد نامہ بخارسٹ کی تنسیخ کے معنی یہ تھے کہ جنگ بلقان میں ٹرکی کے یورپین مقبوضات کی جو تقسیم ہوئی تھی وہ کالعدم ہو جاتی اور مقدونیہ کا ایک بڑا حصہ ترکوں کو واپس مل جاتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی سنا گیا ہے کہ جرمنی اور ٹرکی کے درمیان روسی ممالک کی تقسیم کے لئے بھی کوئی سمجھوتہ ہو گیا تھا۔

(باقی)

خلافت کمیٹی اور پنڈت نہرو

انڈین نیشنل یونین کے نام سے مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت موتی لال نہرو نے جو اتحادی جماعت قائم کی ہے اس کے اعلان کیا تھا کہ وہ ہر قسم کی فرقہ وارانہ تحریکات کی مخالفت کریگی اور اس کی رکنیت صرف انہی لوگوں کا حق ہوگا جن کا تعلق کسی ایسی تحریک سے ہو۔ اس سلسلہ میں ہندوؤں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ جس طرح ہندوؤں کی فرقہ وارانہ انجمن ہندو مہاسبھا کا نام لیکر ذکر کیا گیا ہے اس طرح مسلمانوں کی کسی ایسی انجمن کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ اس کے جواب میں پنڈت موتی لال نہرو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں وہ مسلمانوں کی فرقہ وارانہ انجمنوں کے نام گناتے ہوئے خلافت کمیٹی کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ ان کا ارشاد ہے کہ:—

"بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو خلافت کمیٹی کو ایک فرقہ وارانہ نظام نہیں سمجھتے، مگر پارٹی کے اعلان پر دستخط کرنے والوں اور دوسرے بہت سے لوگوں کی رائے میں اس نے اپنے حال کے اجلاس دہلی میں ایک نمایاں فرقہ وارانہ حیثیت اختیار کر لی ہے"

ہمارے نزدیک پنڈت جی نے یہ رائے قائم کرنے میں غلطی کی ہے اور اگر اس رائے میں کچھ اور لوگ بھی شریک ہیں تو وہ بھی غلطی پر ہیں۔ خلافت کمیٹی نے جن حالات میں اپنا گذشتہ اجلاس خصوصی منعقد کیا تھا وہ انعقاد سے پہلے خود پنڈت جی

اور مسٹر نائیڈو کے سامنے پیش کر دیئے گئے تھے اور مسلک کی تبدیلی کا صرف اس وقت اعلان کیا گیا تھا جب انہوں نے اصلاح و تغیر کی تمام امیدوں سے مایوسی ظاہر کی تھی تاہم خلافت کمیٹی نے کبھی وہ حیثیت اختیار نہیں کی جو ایک فرقہ وارانہ انجمن کی ہوتی ہے۔ اس نے ہندوؤں کے خلاف کوئی پروپیگنڈا نہیں کیا، ہندوؤں اور مسلمانوں میں منافرت پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی، مسلمانوں کو سنگھٹن کے جواب پر کوئی جنگی نظام قائم کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ اور کوئی ایسا فعل نہیں کیا جو اصطلاحی حیثیت سے فرقہ وارانہ نوعیت کا کہلا یا جا سکتا ہو۔ البتہ اگر فرقہ وارانہ حیثیت کے معنی یہ ہیں کہ اس نے مسلمانوں کا مذہبی و اجتماعی نظام درست کرنے، ان کی اقتصادی حالت کو سنوارنے اور انہیں ایک طاقتور قوم بنانے کے لئے ایک دستور العمل اختیار کیا ہے تو اس کے لئے گذشتہ اجلاس خصوصی کی قید بے کار ہے، کیونکہ اس قسم کا ایک پروگرام ڈاکٹر کچلو اس سے دو سال پہلے بلگام کانفرنس میں پیش کر چکے تھے۔ ہمیں حیرت ہے کہ انڈین نیشنل یونین کے نقطۂ نظر میں یہ فروگذاشت کیونکر رہ گئی حالانکہ خود خلافت کانفرنس کے صدر محترم اس کے رکن رکین ہیں۔

پنڈت موتی لال جی کی اس توضیح سے ایک اور سوال پیدا ہو گیا ہے۔ انہیں اب صفائی کے ساتھ اس بات کی وضاحت کر دینی چاہیئے کہ وہ "فرقہ وارانہ" حیثیت سے کیا مراد لیتے ہیں؟ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہر تحریک یا انجمن جو کسی ایک فرقہ سے تعلق رکھتی ہو اس کی حیثیت "فرقہ وارانہ" ہوگی۔ اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جو تحریکیں یا انجمنیں تفرقہ و اختلاف کے جذبات پیدا کرتی ہوں ان کو "فرقہ وارانہ" حیثیت حاصل ہوگی ان دونوں معنوں میں بڑا فرق ہے۔ اور اس کی توضیح کئے بغیر ہمیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ کس قسم کی جماعتوں کو "فرقہ وارانہ" جماعت قرار دے کر ان کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔

نومسلم کانفرنس

ستمبر کے آخر میں کراچی کے مخلص کارکنان ملت ایک نومسلم کانفرنس منعقد کر رہے ہیں جس کا مقصد نومسلموں میں اسلامی زندگی پیدا کرنا اور انہیں خدمت دین کے لئے تیار کرنا ہے۔ یہ مسئلہ ایک عرصہ سے مسلمانوں کی توجہ کا محتاج تھا اور ہمیں خوشی ہے کہ اس کی طرف توجہ کرنے کا شرف برادران کراچی کو حاصل ہوا۔ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم سوال نومسلموں کی اصلاح و تربیت کا ہے۔ نومسلموں کی عام حالت یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ایک انسان کی زندگی میں جو تغیر ہونا چاہیئے وہ ان میں رونما نہیں ہوتا۔ نہ ان کے اخلاق میں کوئی بلندی پیدا ہوتی ہے، نہ ان کی تہذیب و معاشرت میں کوئی علو پیدا ہوتا ہے۔ نہ ان کی روح حیات میں کوئی تازگی پیدا ہوتی ہے، بلکہ اس کے برعکس وہ اپنے اصلی درجہ سے بھی گر جاتے ہیں اور عموماً اپنے مسلمان ہونے کا حال لوگوں کے سامنے بیان کر کے گھر گھر اسلام کے نام پر بھیک مانگتے پھرتے ہیں جس سے دنیا کے سامنے اسلامی تعلیم کا ایک بہت برا نمونہ پیش ہوتا ہے اور غیر قومیں یہ رائے قائم کرتی ہیں کہ یہ دنائت اسلامی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اس خرابی کی اصلی وجہ یہ ہے کہ ہماری تبلیغی جماعتیں اپنا فرض صرف اتنا سمجھتی ہیں کہ لوگوں کو کلمہ پڑھوا دیں اور سند ایمان عطا کر کے رجسٹر میں نام لکھ لیں۔ حالانکہ تبلیغ اسلام صرف آبادی بڑھانے کا نام نہیں ہے، بلکہ اس میں تہذیب اخلاق اصلاح حال اور تعلیم دین سب کچھ شامل ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ ہمارے نومسلم بھائیوں میں جو تعلیم یافتہ اور صاحب استطاعت ہیں وہ اپنی برادری کی اصلاح کے لئے کوشش کریں اور ایسے ذرائع اختیار کریں جن سے وہ لوگ صرف نام کے مسلمان نہیں بلکہ کام کے مسلمان بنیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کی تمام تبلیغی و اصلاحی جماعتیں اس مبارک کام میں نومسلم کانفرنس کی اعانت کریں گی۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

اقتباسات

شام اور فرانس کی گفتگوئے صلح

اس ہفتہ جو اطلاعات ہم کو موصول ہوئی ہیں ان سے اس گفتگو کا حال معلوم ہوتا ہے جو پیرس میں شامی نمائندوں اور حکومت فرانس کے درمیان جاری ہے۔ فریقین کا اس اصول پر اتفاق ہو گیا ہے کہ فرانس اور شام کے درمیان اسی قسم کا ایک معاہدہ ہو جائے جیسا عراق و انگلستان کے درمیان ہو چکا ہے۔ البتہ عراقی۔ انگریزی معاہدہ کے بعض فروع میں اختلاف ہے۔ کیونکہ شامی نمائندے انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، وہ فرانسیسی حکومت کو ایسے وسیع اختیارات نہیں دینا چاہتے جو حکومت وطنیہ کے حقوق میں مخل انداز ہو سکتے ہوں۔ اس لئے وہ شامی فرانسی معاہدہ کو اس سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو دوستانہ و صلح جویانہ اصول پر ہو رہی ہے۔ اور اب تک کوئی مایوس کن اختلاف پیدا نہیں ہوا ہے۔ (الفیحاء)

یمن میں اٹلی و برطانیہ کی رقابت

لندن ٹائمز میں ایک سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ دولت برطانیہ کو اپنے باب المندب کی حفاظت کے لئے اس سے زیادہ زمین کی ضرورت نہیں ہے جو اسے اسوقت حاصل ہے۔ اس لئے وہ یمن کے کسی حصہ کے الحاق کی کوشش نہیں کرتی اور امام یحیی حمید الدین سے اس کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں بلکہ وہ ان کے استقلال کی حامی ہے لیکن صورت واقعہ اس سے ذرا مختلف ہے اول اول تو برطانیہ نے جنگ عظیم کی ابتدا میں یمن پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی تھی۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ حدیدہ اور اس کے ملحقہ علاقہ پر اٹلی کا دندان آز تیز ہو رہا ہے تو تقاضائے مصلحت کے خاطر اس نے یمن سے اتفاق کر لیا۔ اور اس کی آزادی تسلیم کر کے دولت یمن کے موجودہ حدود میں اس کے استقلال کا اعتراف کر لیا۔ برطانیہ اسے پسند نہیں کرتا کہ بحر احمر کے سواحل کسی طاقتور یورپین سلطنت کے پاس چلے جائیں اس لئے وہ یمن کو موجودہ حالت میں باقی رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ برطانوی و اطالوی سیاست کے اس تزاحم سے یمن انشاء اللہ فائدہ اٹھائیگا۔ (الفیحاء)

سلطان ابن سعود کے حاشیہ نشین

مدیر جریدہ الفیحاء جو سلطان ابن سعود کے بہترین مداحوں میں سے ہے اپنے حالات سفر بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

ہم نے قارئین کرام سے وعدہ کیا تھا کہ جلالۃ الملک الحجاز کے حاشیہ نشینوں کی کیفیت بھی انہیں سنائیں گے۔ یا بالفاظ دیگر انہیں اس حاشیہ کے بعض ایسے لوگوں کے حالات بتائیں گے جن کی ہم نے اپنے زمانۂ قیام حجاز میں ایسی باتیں سنی اور دیکھی ہیں جو کسی مخلص سے مخفی نہیں ہو سکتیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ان باتوں کو چھپانا حجاز، نجد، حامۂ مسلمین۔ اور خود جلالۃ الملک کے اپنے مصالح کے لئے مضر ہے۔ اس لئے ہمارا وجدان اور ہمارا دین انہیں چھپانے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم اللہ کے سامنے اس کتمان کے وبال سے بری ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہیں منظر عام پر لانے کا ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر پہلے سے اس اہم حقیقت کی طرف توجہ کی گئی تو لوگ ان کے نقصانات سے بچ جائیں گے۔ اور ہمیں جزائے خیر اور ہمارے ضمیر کو راحت نصیب ہوگی۔

(اس کے بعد جریدہ مذکورہ بادشاہوں کے حاشیہ نشینوں کو ان خطرناک نتائج کی طرف توجہ دلاتی ہے جو ان کی بداعمالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ لکھتا ہے کہ:—)

یہ بادشاہوں کے حاشیہ نشین اور مقربین بارگاہ، یہ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ صرف ان کی خدمت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی وسیع سلطنت اور کثیر رعیت کو اللہ سوائے اس کے اور کسی مقصد کے لئے عدم سے وجود میں نہیں لایا ہے کہ وہ ان تاوانوں کو ادا کرتے رہیں جو لوگ ان پر ڈالتے ہیں، رہا مخدوم کے ساتھ اور اس کی رعیت کے ساتھ اخلاص برتنا یا اپنے اعمال کو ذاتی اغراض سے پاک رکھنا، سو اس کا تو خیال تک ان کے دل میں نہیں آتا۔

ہم جانتے ہیں کہ نجد و حجاز کی معظم مجلس حکومت میں سوا اس النحاس شیخ حافظ وہبہ سے محفوظ ہے جن کے اعمال سے ملک چیخ اٹھا ہے اور باشندے عاجز آگئے ہیں۔ وہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جو بادشاہوں کے تقرب کو خلقت پر ظلم کرنے اور حرام یا حلال ہر طریقے سے اپنی جیبیں بھرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ قارئین کرام کو میں اس کے کیا کیا اعمال بتاؤں؟ کیا ان مختلف قسم کے حجازی ٹکٹوں کی طباعت کا حال بیان کروں جو اس نے مصر میں چھپوائے تھے اور جن کا حکومت حجاز یا شاہ حجاز کو کچھ بھی علم نہیں؟ یا لوگوں کو تمید کرنے اور جلا وطن کر دینے کی حرکات کا حال سناؤں جو لوگوں کے مال کھانے کے لئے وہ شخص کیا کرتا ہے؟ یا ان ۵ ہزار گنیوں کی کیفیت سناؤں جو اسے جدہ میں تقسیم کرنے کے لئے دی گئی تھیں اور جن کے متعلق خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئیں؟ یا جدہ کے "کنداسہ" کی خریداری کا قصہ سناؤں جس کا حال کسی سے مخفی نہیں ہے؟ ان تمام امور کو ہم مفصل شائع کریں گے تاکہ وہ لوگ اسے واقف ہو جائیں جن کے لئے یہ اہمیت رکھتے ہیں اور وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔

سر گلبرٹ کلیٹن کا جدید عہدہ

خبر گرم ہے کہ سیاہات عرب کے مشہور ماہر جنرل سر گلبرٹ کلیٹن عنقریب سوڈان کے گورنر مقرر کئے جائیں گے۔ اسی طرح یہ بھی خبر ہے کہ فلسطین کی ہائی کمشنری پر لارڈ پلومر کے بجائے لارڈ النبی فائز ہونے والے ہیں اور ان کے ماتحت شرق اردن کی ریاست فلسطین سے ملحق کر کے دونوں علاقوں کے چیف سکرٹری کی جگہ رکابی پاشا مامور کئے جائیں گے جو لارڈ النبی کے خاص دوست ہیں۔ (ام القری)

فلسطین میں کونسل کا قیام

حکومت فلسطین اب پھر کونسل قائم کرنے کی فکر کر رہی ہے پہلے اس نے اس خیال کو ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ ملک نے بالاتفاق اس کونسل کا مقاطعہ کر دیا تھا جو اس سے پہلے قائم کی گئی تھی۔ (ام القری)

شاہزادہ فیصل کا سفر یورپ

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود کے صاحبزادے اور ان کے نائب شاہزادہ فیصل ممالک یورپ کی سیاحت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سفر کا پروگرام مرتب ہونے کے بعد شائع کیا جائیگا۔ (ام القری)

حجاز میں شعبۂ اطلاعات عمومی کا قیام

امر عالی صادر ہوا ہے کہ مطبوعات و مخابرات کا ایک محکمہ قائم کیا جائے جس کے منتظم یوسف یاسین (ایڈیٹر ام القری) ہوں اور مددگار منتظم عبدالعزیز العتیقی۔ (ام القری)

بقیہ صفحہ اول

ایک سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اور اب تک میرے اور امام یحیی کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہے۔

ٹرکی اور ابن سعود

سوال:۔ جمہوریہ ترکیہ اور جلالۃ الملک حجاز کے تعلقات کیسے ہیں؟

جواب:۔ بہترین دوستی و محبت پر مبنی ہیں جس وقت میں مکہ میں تھا تو جلالت ابن سعود نے میرے پاس ایک قاصد کے ہاتھ خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ میرے بھائی غازی مصطفے کمال پاشا بطل الاسلام نے سقاریہ کے سلسلے جو فتح عظیم حاصل کی ہے اس نے ہم سب کے دلوں کو اس قدر مسرت بخشی ہے جسکے وصف سے قلم عاجز ہے۔ اس فتح پر میری قوم نے جشن منایا اور پہاڑوں پر روشنی کی گئی ہے ٹرکی سے جو محبت ہے اسے دنیا کی کوئی چیز مٹا نہیں سکتی کیونکہ وہ مشرق کی

انتقادات

آئینہ حقیقت نما } مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی کا یہ جدید تاریخی سلسلہ ہے جس میں انہوں نے ہندوستان کے عہد اسلامی کی تاریخ اس نقطۂ نظر سے لکھنی شروع کی ہے کہ یورپین مورخین اور ان کے تتبع میں ہندو مورخین نے مسلمانوں پر جو غلط الزامات عائد کئے ہیں ان کو رفع کیا جائے اور اسلامی عہد کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جائے۔ اس سلسلہ کی پہلی جلد ہمارے زیر تبصرہ ہے جس کے مقدمہ میں مولانا نے سب سے پہلے اسلام کے اصول سیاست کو بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ غیر قوموں کے ساتھ رواداری و مسالمت کا برتاؤ کرنا اور دنیا میں امن و سلامتی کو قائم کرنا مسلمانوں کے طرز جہانبانی کا اصل الاصول ہے اور مسلمانوں نے ہمیشہ اسی اصول پر حکومت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ان برکات کو بتفصیل بیان کیا ہے جو مسلمانوں کے ہندوستان آنے سے ہندو قوم پر نازل ہوئیں۔ مقدمہ کے بعد اصل کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے جن میں فتح سندھ سے لیکر خلجی خاندان کی حکومت تک کے صحیح حالات لکھے گئے ہیں اور ان تصویریوں کا تار و پود بکھیر کر رکھدیا گیا ہے جو یورپین مورخین نے اسلامی حکومت کے متعلق قائم کی ہیں۔ ان کے جواب میں مصنف نے خود بھی بعض تصویریں قائم کی ہیں جو اگرچہ تاریخی حیثیت سے زیادہ مستند دلائل کی محتاج ہیں، لیکن ان یورپین مورخین کی قائم کردہ تصویریوں سے یقیناً بہت زیادہ مضبوط ہیں۔ بہرحال ہم خصوصیت کے ساتھ ہندوؤں کو اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیتے ہیں، کیونکہ اس کے "آئینہ" میں انہیں مسلمانوں کی اصلی صورت نظر آئے گی جو خوش قسمتی سے ایک "ہندو کش" کی نہیں بلکہ "ہندو پرور" کی سی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کہیں کہیں مولانا نے مناظرانہ انداز بھی اختیار کر لیا ہے جس سے ہندوؤں کی اصلاح خیال میں ذرا دقت واقع ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ اس سلسلہ کی آئندہ جلدوں میں یہ رنگ شامل نہ ہوگا۔

قیمت فی جلد عہ۔ دفتر رسالہ عبرت نجیب آباد سے طلب کیجئے۔

یاران قدیم } اردو کا ایک علمی و ادبی رسالہ ہے جو عربک اسکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے زیر ادارت سید محمد رؤف علی صاحب (بیرسٹرایٹ لار) ہر ماہ دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اگست کا تازہ نمبر اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ سب سے پہلے ابو المعالی مولانا خلیقی صاحب کے لکھے ہوئے چند شذرات "بصیرت و بصارت" کے عنوان سے ہیں جن میں مختلف ممالک اسلامیہ کے سیاسی و اصلاحی مسائل پر نہایت قابلیت اور واقفیت کے ساتھ اظہار رائے کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مولانا ابرار حسین صاحب فاروقی کا تاریخی مضمون "خلیفہ ابن المعتز عباسی" خاص طور پر مستحق داد ہے۔ نظموں میں مولانا آصف علی صاحب کی "پنہیاری" دیکھنے کے قابل ہے اور موصوف کی طرز خاص کا ایک اچھا نمونہ پیش کرتی ہے۔ ایک طویل افسانہ بھی ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ البتہ "چٹکلے" "فضولیات" اور "تہوریت ادب" میں ایسا انداز اختیار کیا گیا ہے جو ہمارے خیال میں ایک "علمی و ادبی" رسالہ کی شان سے بہت زیادہ گرا ہوا ہے۔

لکھائی چھپائی معمولی ہے۔ ٹائیٹل خوشنما ہے۔ سائز ۲۰×۲۶ ہے اور سالانہ چندہ تین روپے (عہ ر) ہے۔ ملنے کا پتہ۔ یاران قدیم دہلی

خیر المصادر } فارسی اور اردو کے صرف و نحو کا ایک نہایت مفید رسالہ ہے جسے مولوی حکیم محمد حنیف صاحب بہاری نے نہایت قابلیت کیساتھ مرتب فرمایا ہے۔ اگرچہ اس رسالہ کا حجم صرف ۴۸ صفحات ہے مگر صرف و نحو کے تقریباً تمام قواعد نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ مولف نے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ طلبا محض اس کو پڑھ کر اس کے تمام مطالب سمجھ سکیں اور ہر موقعہ پر استاد کی امداد کے محتاج نہ رہیں۔ طرز بیان سلیس اور سادہ ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اردو اور فارسی کے طالب علم اس کو اپنے لئے بہت مفید پائیں گے۔ قیمت صرف ۶ ر۔

ملنے کا پتہ۔ حسینہ کالج دہلی یا الجمعیۃ بک ایجنسی دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

دار العلوم امینیہ دہلی میں عظیم الشان اجتماع

ارکان وفود جمعیۃ العلماء و جمعیۃ الخلافہ کی دعوت

۲۹ اگست کو دہلی کے مشہور و معروف مدرسہ امینیہ کے طلباء نے ایک عظیم الشان اجتماع شام کے چار بجے منعقد کیا یہ اجتماع طلباء نے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر المدرسین و مہتمم مدرسہ کی واپسیٔ حجاز کی خوشی میں منعقد کیا تھا جس میں علامہ موصوف اور ارکان وفود جمعیۃ و خلافت اور دیگر معززین شہر کی دعوت کی گئی تھی ایک سپاسنامہ ارکان وفود کی خدمت میں پیش کیا گیا اور ایک سپاسنامہ قبلہ مفتی صاحب کی خدمت میں بحیثیت مہتمم و مدرس اعلیٰ کے پیش کیا گیا۔ اور اس کے بعد چند قصائد پڑھے گئے۔ پھر مولانا شوکت علی صاحب اور قبلہ مفتی صاحب نے سپاسنامہ کے جواب میں یکے بعد دیگرے اپنی دلپذیر تقاریر سے حاضرین کو مستفیض فرمایا اور شکریہ کے بعد چند انمول نصائح طلباء کو عمل پیرا ہونے کے لئے اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے۔ ازاں بعد نہایت پر تکلف ٹی پارٹی (دعوت چاء) کے بعد سب مہمان رخصت ہوئے۔

امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ اور جمشید پور

جناب ایڈیٹر صاحب زیدہ الطافکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج سے ۲۵۔۳۰ سال پہلے جمشید پور کے نام سے بھی کوئی واقف نہ تھا اور نہ کوئی آبادی تھی۔ جب سے ٹاٹا اسٹیل آئرن کمپنی نے اپنا کارخانہ قائم کیا۔ اس کی آبادی بھی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ آبادی بڑھی اور ایسے ہی مسلمانوں کا اجتماع شروع ہوا جو سب کے سب مزدور پیشہ تھے اور مذہب اور احکام خدا اور رسول سے نا آشنا تھے۔ معدودے اصحاب ایسے بھی تھے جو نہ بالکل مذہب سے آشنا تھے۔ اور ان کے دل میں مذہب کا کچھ درد تھا۔ انہی حضرات نے ایک انجمن بنام حمایت اسلام قائم کی۔ مگر راہ عمل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس عرصہ میں اسلام اور مسلمانوں کی کوئی صحیح خدمت نہ کر سکے۔

تحریک خلافت کے زمانہ میں جب علماء کرام نے اپنے فرائض کو محسوس کر کے کام شروع کیا اور علماء بہار نے حیات ملی کا صحیح راستہ مذہب کی روشنی میں بصورت امارت شرعیہ قوم کے سامنے پیش کر کے دعوت دینی شروع کی تو جمشید پور کے بعض اصحاب نے ارکین امارت کو زبانی اور تحریری طور پر وہاں کے مسلمانوں کی حالت کی طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ صفر ۱۳۴۳ھ میں امارت کے وفد نے بسر کردگی حضرت نائب امیر شریعت جمشید پور کو مستفیض کیا اور آنکھیں کھلیں۔ بچشم خود مسلمانوں کی اتنی بڑی آبادی کی زبوں حالت دیکھکر اس کی حالت درست کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ چند ماہ بعد مولانا نور الدین صاحب مبلغ امارت شرعیہ و رکن جمعیۃ علماء ہند کو خاص جمشید پور میں اصلاح اور تبلیغ کے لئے متعین کیا۔ مولانا موصوف نے جس سادگی اور جانفشانی سے کام شروع کیا۔ اس سے خاص کر جمشید پور کی پبلک خوب واقف ہے۔ انہوں نے مختلف محلوں میں درس ترجمہ قرآن کا سلسلہ قائم کیا۔ اور وعظ کی مجلسیں قائم کر کے صحیح طور سے مسلمانوں کی اصلاح شروع کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہاں کی کثیر آبادی میں مذہبی جذبہ پیدا کر دیا۔ یہاں کی اجتماعی زندگی کے لئے مولانا موصوف نے انجمن حمایت اسلام کو جو دم توڑ رہی تھی زندہ کرنے کی کوشش کی۔ اور ان کی توجہ دیکھکر ارکین انجمن نے ان سے فرمائش کی کہ انجمن کے لئے اغراض و مقاصد و قوانین و ضوابط مرتب کر دیجئے تاکہ مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے کام شروع کیا جائے۔ چنانچہ مولانا موصوف نے قوانین مرتب کر دئے جنہیں "دھتکی ڈیہہ" کی مسجد میں ہر محلہ کے تقریباً دو سو آدمیوں کے ایک جلسہ نے بالاتفاق منظور کیا اور قرار پایا کہ اس کو چھپوا کر عام مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے اور پھر عام جلسہ کر کے تمام مسلمانوں کی رضامندی کے ساتھ متحدہ طریقہ پر کام شروع کیا جائے۔

مگر اسلام کی تاریخ کے ہر دور میں دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی نیک کام شروع کیا جاتا ہے تو کچھ ذاتی وجاہت پسند اور نفس پرست روڑے اٹکانے شروع کر دیتے ہیں۔ یہ صورت یہاں بھی پیدا ہوئی اور کچھ لوگ تفریق و انتشار کے درپئے ہوئے۔ قوانین کے مبادیات میں ایک یہ دفعہ بھی ہے کہ "یہ انجمن زیر نگرانی امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ رہیگی" اسپر یہ غلط پروپیگنڈا شروع کیا گیا کہ امارت کے زیر نگرانی رہنے میں بہت بڑے بڑے مفاسد ہیں۔ اور عوام کو خصوصیت سے یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ جب انجمن زیر نگرانی امارت ہوگی تو سارا سرمایہ انجمن کا امارت لے لیگی حالانکہ قوانین میں یہ تصریح ہے کہ "جمع خرچ اور اس کی حفاظت ارکین انجمن کے اختیار میں ہوگی۔ اور سرمایہ بنک میں رہیگا" وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم قطعاً امارت سے تعلق رکھنا نہیں چاہتے جس کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی اس بکھری ہوئی جماعت کو جس جمعیت اور پریشانی سے مولانا موصوف نے ایک مرکز پر جمع کیا تھا پھر انتشار اور تفریق شروع ہوگئی۔ اللہ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے اور سمجھ دے۔ آمین۔

ان تمام واقعات کو سامنے رکھنے کے بعد گذارش ہے کہ

(۱) آیا مسلمانان صوبہ بہار و اڑیسہ کو شرعی نقطۂ نظر سے امارت شرعیہ کے زیر اثر رہنا چاہئے یا نہیں۔

(۲) اگر امارت شرعیہ مذہبی چیز ہے تو جو لوگ اس کے خلاف مسلمانوں کو ابھار کر تفریق و انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ شریعت کے نزدیک مجرم ہیں یا مصلح۔

(۳) کیا زیر نگرانی کا یہ مفہوم ہوتا ہے کہ امارت شرعیہ سرمایہ پر قبضہ کرلیگی۔

(۴) مسلمانوں کو امارت شرعیہ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مالی امداد دینا چاہیے یا نہیں۔ فقط

خادم اسلام و مسلمین

محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ ٹائپسٹ۔ دھتکی ڈیہہ جمشید پور

(الجمعیۃ۔ آپ نے جو حالات لکھے ہیں وہ یقیناً افسوسناک ہیں مسلمانوں کے لئے کام کرنے کا صحیح شرعی طریقہ یہی ہے کہ وہ ایک مرکزی نظام کے ماتحت اپنے امور کی تنظیم کریں اور مسلمانان بہار کی خوش قسمتی ہے کہ ایسا نظام ان کے صوبہ میں قائم ہوگیا ہے۔ آپ جمشید پور کے مسلمانوں کو مطلع کر دیجئے کہ امارت شرعیہ ان کے لئے ایک چشمۂ سعادت ہے جس سے علیحدگی کا مشورہ دینے والے ان کے خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ ہیں۔ امارت کے زیر نگرانی ہونے کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ جمشید پور کی انجمن کا سارا سرمایہ مرکز امارت کو منتقل ہو جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس چھوٹے سرمایہ کا ایک بڑے سرمایہ سے تعلق قائم ہو جائے اس طرح کہ جب جمشید پور کو ضرورت ہو تو مرکزی خزانہ اس کی مدد کرے اور جب مرکزی خزانہ کو ضرورت ہو تو جمشید پور اس کی معاونت کرے۔ یہی تعاون باہمی کا تعلق خلافت راشدہ کے مرکزی بیت المال اور مقامی بیوت المال میں بھی تھا۔)

رجسٹری نکاح و طلاق کے متعلق مسلمانان حسین پور کا مطالبہ

جلسہ ہذا ۳ ستمبر ۲۶ء کو منعقد ہوا جس میں ہر طبقہ کے لوگ بکثرت شریک تھے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش ہوئے اور بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

نمبر ۱۔ نکاح و طلاق کے لئے رجسٹری کی قید لگانا اور اس کے لئے قانون بنانا مذہبی دست اندازی ہے۔

نمبر ۲۔ اس معاملہ کو مذہبی نقطۂ نظر سے غور کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے، وہ خالص علماء کی جماعت نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو اس کے فیصلہ پر اعتماد نہیں ہے۔

نمبر ۳۔ گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی احساس کا لحاظ کر کے اس تحریک کو قطعاً مسترد کر دے۔

نمبر ۴۔ اس روئیداد کی نقول گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے سکرٹری صاحب کی خدمت میں اور مشہور اخبارات کو بھیجی جاوے۔

خبریات

عالم اسلامی

ایرانی پارلیمنٹ میں وزارت کی بے قدری

طہران ۳ ستمبر۔ کل نئی وزارت کا مجلس میں تعارف کرایا جانے والا تھا۔ مگر اسوجہ سے ملتوی کر دیا گیا کہ اگرچہ مجلس نے وزیر اعظم پر اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔ مگر وہ باقی دوسرے ارکان سے متفق نہیں ہے۔ صورت حال ابتک نازک ہے۔

ہندوستان

پولیس افسروں کی رشوت ستانی

بمبئی ۳ ستمبر۔ ایک کمپنی کے ایک پارسی ملازم نے جو ایک دوسرے پارسی سے رشوت دینے کے لیے روپیہ وصول کیا تھا۔ اور اسپر مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک بمبئی پولیس کا ہندوستانی سب انسپکٹر برخاست کیا گیا اور ایک یورپین انسپکٹر پولیس کا ڈپٹی انسپکٹری پر تنزل کر دیا گیا۔ یہ ان بہت سی مثالوں میں سے ایک مثال ہے جن میں بمبئی کے موجودہ کمشنر پولیس نے رشوت ستانی کے خلاف سخت کارروائیاں کی ہیں۔

پنجاب میں جیلخانوں کا نیا قانون

لاہور ۳ ستمبر۔ گورنر باجلاس کونسل کے ایک اعلان کے مطابق جیل خانوں کا قانون ۱۹۲۶ء ۱۵ ستمبر سے پنجاب میں نافذ ہو جائیگا۔

پنڈت مالویہ اور پنڈت نہرو

انتخابات کیلئے سمجھوتہ کی گفت و شنید

شملہ ۴ ستمبر۔ آج سہ پہر کو ممالک متحدہ میں انتخابات کے متعلق جد و جہد کرنے کے واسطے روانہ ہونے سے قبل پنڈت موتی لال نہرو نے پنڈت مدن موہن مالوی سے ایک طویل ملاقات کی یہ معلوم ہوا ہے کہ دونوں کے مباحثہ کے نتیجہ میں بعض اہم تجاویز سپرد قلم کی گئی ہیں۔ جو مختلف جماعتوں کے سربرآوردہ لیڈروں کے پاس بھیجی جائیں گی۔ ان تجاویز کا مقصد یہ ہے کہ سوراجیوں اور جوابی تعاون والوں کے درمیان کوئی عملی معاہدہ ہو سکے۔

آل انڈیا مسلم حجاز کانفرنس کی تیاریاں

جونپور۔ ۴ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم حجاز کانفرنس کے ایک وفد نے جو مولانا باقر علی صاحب اور مولانا اکرم علی پر مشتمل تھا فیض آباد کا دورہ کیا۔ سر راجہ ابو جعفر اور راجہ سید توکل حسین نے ایک ایک ہزار روپے پیش کئے۔ وفد کا ہر جگہ خیر مقدم کیا گیا۔ بعمو صاراجہ [illegible] حسین فرزند راجہ توکل حسین نے بہت زیادہ تپاک کا اظہار کیا۔ قصبے سیئوں اور قصبوں کے ایک بہت بڑے جلسہ میں تقریریں کیں۔ جو دو آدمیوں نے اپنی خدمات بحیثیت رضاکارانہ اور [illegible] بحیثیت ارکان [illegible] پیش کیں۔ وفد آج جونپور پہنچا ہے۔

مہاراجہ بھوٹان کا انتقال

کلکتہ ۴ ستمبر۔ کالمپانگ میں سر اگیون ڈنگو ہوک مہاراجہ بھوٹان کے انتقال کی خبر موصول ہوئی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اواسط اگست میں مہاراجہ نے ۶۵ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

مقدمات کلکتہ

آنند پتر کا مقدمہ

کلکتہ ۳ ستمبر۔ مجسٹریٹ نے آج پھر اس مقدمہ کی سماعت کی جس میں آنند پتر کا کے اڈیٹر اور پرنٹر پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے ۱۲ جولائی کو ایک مضمون شایع کر کے فرقہ وارانہ فساد برپا کرایا۔ ملزم کی یہ خواہش تھی کہ سرکاری اعلان اور آنریبل مسٹر برلے کے اس جواب کو داخل کرے جو انہوں نے مجلس وضع قوانین بنگال میں فسادات پبنہ کے متعلق دیا تھا اور جس کی بنا پر کہ مضمون مذکور میں تنقید کی گئی ہے۔ مجسٹریٹ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔

اڈیٹر نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ میں نے اپنے مضمون میں نوجوانوں سے صرف یہ درخواست کی تھی کہ وہ پبنہ جا کر مصیبت زدگان کی مدد کریں۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا۔

"آتما شکتی" کے اڈیٹر کا مقدمہ

کلکتہ ۳ ستمبر۔ آتما شکتی کے اڈیٹر اور پرنٹر کو جو حال ہی میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ آج چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان پر بغاوت کا جرم عائد کیا گیا ہے۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا ہے اور ملزم ضمانت پر رہا کر دئے گئے۔

بنگال میں سنگھٹن اور حکومت کا مقابلہ

مالوی اور موبخے کی تقلید میں اجتماعی قانون شکنی کا آغاز

پٹواکھالی ۲ ستمبر۔ پٹواکھالی میں جنم اشٹمی کے دن حکام نے سارے شہر میں ہندوؤں کو ڈھول اور باجے کے ساتھ جلوس نکالنے کی اجازت دی تھی اور بعض سڑکوں کے بعض محدود مقامات میں ڈھول بجا کر جلوس لیجانے کی ممانعت کر دی تھی اس پر ہندوؤں کی سنگھٹنی حرارت ترقی کر گئی ہے۔ اور پنڈت مالوی اور ڈاکٹر موبخے نے انہیں ابھی حال میں جو سبق حکومت کے مقابلہ اور حکام کے احکام کی نافرمانی کا پڑھایا ہے اسپر وہ عمل کر رہے ہیں۔ کل اس نافرمانی یا ستیاگرہ کا دوسرا دن تھا جو لائسنس دیا گیا ہے اس کے مطابق جلوس کا وقت تین بجے دن سے چھ بجے شام تک ہے جلوس پانچ بجے نکلا اس سے بہت پہلے پولیس اپنی پوری قوت کے ساتھ ممنوعہ علاقہ پر پہنچ گئی تھی، پرسوں بھی ایسا ہی ہوا تھا، مگر ہندو ممنوعہ علاقہ میں آگے بڑھے اور یہ دیکھکر کہ راستہ پولیس والوں نے بند کر رکھا ہے وہیں کھڑے ہو گئے اور سوا چھ بجے تک ناچتے کودتے، اور ڈھول بجاتے رہے۔ جب ایس۔ ڈی۔ او نے ان سے منتشر ہونے اور ڈھول باجہ موقوف کرنے کے لئے کہا تو سنگھٹنی سورماؤں نے اپنے پوجیہ پاد بھارت بھوشن مالوی جی اور ڈاکٹر موبخے کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سرکاری حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ حکام نے مجبور ہو کر بارہ آدمیوں کو گرفتار کر لیا، (پہلے دن آٹھ آدمی گرفتار ہوئے۔ ان کے مقدمہ کی سماعت کل سے شروع ہوگئی ہے۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سب انسپکٹر پولیس کی گواہی لے لی گئی ہے۔ آج پھر اس کی مزید سماعت ہوگی۔)

دوسرے دن گیارہ آدمی گرفتار ہوئے ان کے مقدمہ کی سماعت آج شروع ہوگی۔

باریسال ۲ ستمبر۔ پٹواکھالی کے ہندوؤں کا شور رشن ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ یہاں کے ہندو بھی اسپر تلے ہوئے ہیں کہ جنم اشٹمی کا جلوس معہ ڈھول اور باجے تمام سڑکوں پر نکالیں اور ضرورت ہو تو اپنے آپ کو گرفتار کرا دیں۔

باریسال کا اردت رضا کار تیار کر رہے ہیں تاکہ یہاں سے وہ رضا کار سول نافرمانی کرنے کے لئے پٹواکھالی بھیجے جائیں اور حکومت کو اسی طرح شکست دیں جس طرح پنڈت مالوی نے کلکتہ میں دی ہے۔

حکومت بنگال نے پنڈت مالوی اور موبخے کے معاملہ میں جو کمزوری دکھائی ہے وہ اب رنگ لا رہی ہے، ہندوؤں کی ہمتیں بڑھی ہوئی ہیں اور حکومت کے مقابلہ کے لئے یوں آسانی سے تیار ہو رہے ہیں۔

اب بھی اگر حکومت نے سختی کے ساتھ ان شورشوں کو نہ روکا تو ملک کے امن و امان کا خدا ہی حافظ ہے۔

کلکتہ کے قریب ایک اور فساد

باجہ بجانے پر ہندوؤں کا اصرار

کلکتہ ۵ ستمبر۔ کلکتہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر واٹ گنج میں آج دوپہر کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہوگیا ایک ہندوستانی پولیس انسپکٹر، ایک یورپین سارجنٹ، تین کانسٹیبل اور کئی شخص زخمی ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوؤں کا جنم اشٹمی کا جلوس گارڈن ریچ روڈ پر گذر رہا تھا۔ جب جلوس ایک مسجد کے قریب پہنچا جو اس سڑک پر واقع تھی تو مسلمانوں نے جلوس والوں سے کہا کہ مسجد کے سامنے باجہ بند کر دیں۔ ہندوؤں نے باجہ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ اسپر جھگڑا ہوگیا۔ اس جھگڑے نے پھر لڑائی کی صورت اختیار کر لی۔ اینٹوں کی بارش ہونے لگی۔ اور ہندو اور مسلمان خوب لڑنے لگے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے لڑائی کو روکنے کی کوشش کی۔ اس دوران میں پولیس کے آدمی بھی زخمی ہوئے۔

جلوس بالآخر اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے راستہ سے گذر گیا۔ اب حالت پرسکون ہے۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان

ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوؤں سے باجہ بند کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے اس بنا پر انکار کر دیا کہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے باجہ ان کے مذہبی رسوم کا ایک حصہ ہے اور جس حد تک پولیس کا لائسنس اجازت دیتا ہے ان کو باجہ بجانے کا حق حاصل ہے جلوس کے ساتھ جو کانسٹیبل تھے انہوں نے فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہی تھانہ میں اطلاع دی۔ ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کے ہیڈ کوارٹروں سے بھی جمعیت آگئی۔ جس مقام پر فساد ہوا ہے وہاں زیادہ تر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ گو حالت پرسکون ہے۔ مگر دلوں کے جذبات اب بھی مشتعل معلوم ہوتے ہیں۔

ایک ہندو سیٹھ کا شریفانہ طرز عمل

باجہ نہ بجانے کے رواج کو قائم رکھا

کلکتہ ۵ ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ کے دن ورما ہٹہ اسٹریٹ سے ایک ہندو سیٹھ کا جلوس ڈھول اور باجے کے ساتھ شام کے وقت چار بجے نکلا۔ یہ جلوس ورما ہٹہ سے نکل کر نیم تلا ہو کر بدن اسٹریٹ اپر سرکلر روڈ ہوتے ہوئے پھر لوٹ گیا۔ راہ میں چار مسجدیں پڑیں اور ہر مسجد کے سامنے جلوس نے دستور کے مطابق ڈھول اور باجہ بند کر دیا۔ درحقیقت یہی طرز عمل ہے جو صلح اور امن کی بنیاد ڈالنے والا ہے۔ جلوس والے ہندوؤں کا طرز عمل قابل تعریف ہے کہ انہوں نے پرانی رسم و رواج کو ملحوظ رکھا۔

کانگرس کے آئندہ صدر کا انتخاب

گوہاٹی ۸ ستمبر ۔ آج مجلس استقبالیہ کے اجلاس میں انڈین نیشنل کانگرس کے اکتالیسویں اجلاس کی صدارت کے لئے جو یہاں منعقد ہوگا ۔ مسٹر سرینواس آئینگر کا انتخاب عمل میں آیا ۔

گاندھی جی سے رہنمایان ملت کی اپیل

ملک کو تباہی سے بچائیے

بمبئی ۔ ۸ ستمبر ۔ ...

... میں بھیجی گئی ہے ۔ اپیل میں درخواست کی گئی ہے کہ جس زمام قیادت کو انھوں نے بطور خود چھوڑ دیا ہے اسے پھر ہاتھ میں لے لیں ۔ دستخط کنندگان کو گاندھی جی کے موجودہ طرز حکومت سے جنگ کے بنیادی اصول پر پورا بھروسہ ہے سیاسی حالات حاضرہ کی توضیح کے بعد اپیل میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہندو قوم کا مخلص راہ نما اپنے گوشۂ عافیت سے اس نازک موقعہ پر باہر نکلے ۔ اس بات کا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر لوگوں کے نمایندوں میں یا ہمی افتراق کا اسی طرح اندیشہ رہا ۔ جیسا کہ اس زمانہ میں نئی نئی پارٹیاں بنانے سے ظاہر ہو رہا ہے تو جمعیۃ مقننہ ۔ اور مجالس مقننہ قوم پروروں کے مخالفین سے بھر جائیں گی ۔ یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ ملک میں اب بھی قومی خیالات موجزن ہیں اور صرف ایک بے نفس راہ نما کی ضرورت ہے دستخط کنندگان کی گاندھی جی سے التماس ہے کہ وہ ملک کی درخواست کو پذیرائی بخشیں ۔ اور پھر اس کمیٹی کی ناخدائی قبول کریں جس میں افراد کی نمائندگی نہ ہو ۔ بلکہ مختلف فرقوں کے مفاد کی تاکہ اس میں مالوی جی کے لئے بھی جگہ ہو ۔ اور سر عبد الرحیم کے لئے بھی ۔ اور مسٹر جیکر بھی شامل ہو سکیں ۔ اور مسٹر جناح بھی ۔ کانگرس کا اجلاس خصوصی طلب کرنے کو نا مناسب بتایا گیا ہے کیونکہ کانگرس کے نظام اور کارروائی کے طرز کی وجہ سے اس بات کا موقعہ نہ ملیگا کہ جذبات اور خیالات کا آزادانہ تبادلہ ہو سکے ۔ اور دستخط کنندگان کی رائے میں یہی ایک طریقہ ہے جس سے وہ غلط فہمیاں اور تعصبات دور ہو سکتے ہیں جو فرقوں کے باہمی جھگڑوں کی تہ میں پنہاں ہیں ۔ اگرچہ دستخط کرنے والوں کو احساس ہے ۔ کہ گاندھی جی بھی اعتراضات سے محفوظ نہ رہ سکے ۔ اگر انھوں نے مندرجہ بالا تجویز پر عملدرآمد کیا ۔ لیکن وہ گاندھی جی کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کی (گاندھی جی کی) نیت شبہات سے بالا تر ہے اور وہ جو کچھ کریں گے صحیح معنوں میں قومی مفاد کے موافق ہوگا ۔

حیدرآباد کا صدر اعظم کون ہوگا؟

الجمعیۃ کو بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے صدر اعظم کے منصب کے لئے ۔ سر علی امام اور مہاراجہ کشن پرشاد کو پسند کیا ہے ۔ اور دونوں کے درمیان انتخاب حکومت ہند کے مشورہ سے ہوگا ۔

انجمن شباب المسلمین بٹالہ کا سالانہ اجلاس

انجمن شباب المسلمین بٹالہ کا پانچواں سالانہ جلسہ بٹالہ میں ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۶ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے ۔ مقتدر علمائے کرام تشریف فرما ہوں گے ۔

کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کانگرس کی مجلس عاملہ کا ملتوی شدہ جلسہ ۱۱ ستمبر کو دہلی میں ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر تین بجے دن کو منعقد ہوگا ۔ اس جلسہ میں نہایت اہم ہندو مسلم سوالات پیش ہوں گے ۔

دار الحکومت

دہلی میں شدید آتش زدگی

دہلی ۸ ستمبر ۔ گزشتہ شب دہلی میں ... شدید آگ لگی ...

... بعد بیہوش ہو گئے ۔

گزشتہ فساد کے سلسلہ میں مزید گرفتاریاں

دہلی ۸ ستمبر ۔ کل گزشتہ فسادات کے سلسلہ میں دو مسلمانوں اور ایک ہندو کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۔ دریبہ میں ایک معمولی سا ہندو مسلم مناقشہ بھی ہو گیا ۔

نواح دہلی میں ہیضہ

دہلی ۸ ستمبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ نئی بستی مانکپور میں ہیضہ شروع ہو گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وبا اصلی باعث کنوئیں کا خراب پانی ہے ۔

فسادات عید الاضحی کے مقدمات

۳۶ ہندو ملزمین کا مقدمہ

دہلی ۸ ستمبر ۔ کل مسٹر لوئس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں فسادات عید الاضحی کا مقدمہ پیش ہوا ۔ ۳۶ ہندو ملزمین حاضر عدالت تھے ۔ حسب معمول کچہری میں آدمی کافی تعداد میں جمع ہو گئے تھے ۔ پانچ گواہان استغاثہ کی شہادت ہوئی ۔

محمد عثمان (کوچہ چیلاں) نے بیان کیا کہ فساد کے دن وہ کشمیری دروازہ جا رہے تھے کہ نئی سڑک پر ہندوؤں نے انہیں گردن پکڑ کر لاٹھیوں سے زدوکوب کیا اور انہیں گرا دیا ایک ہندو کے پاس چاقو بھی تھا ۔ گواہ نے چرنجی کو پہچان لیا جس نے اسکو گردن سے پکڑا تھا ۔

محمد علیم اور تین دوسرے گواہوں نے بھی مختلف مقامات کے فسادات کا حال بیان کیا ۔

شام کو مجسٹریٹ نے خود ان مقامات کا معائنہ کیا جہاں کہ فسادات رونما ہوئے تھے ۔

ایڈیٹر ریپبلک انڈیا کی گرفتاری

دہلی ۸ ستمبر ۔ مسٹر پی گوپال پلائی کو یکم ستمبر کو گوالیار میں دفعہ ۵۰۰ اور ۵۰۱ کی رو سے گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

مسماۃ غفورن کے بچوں کی تولیت کا مقدمہ

مسماۃ غفورن جو پہلے ہندو تھی اور اب مسلمان ہو چکی ہے اس کے بچوں کی تولیت کا مقدمہ پہلے لالہ گوپال داس کی عدالت میں تھا ۔ جہاں دونوں بچوں کی ایک ایک ہزار روپیہ ضمانت لے لی گئی تھی ۔ اب یہ مقدمہ لالہ روپ نرائن صاحب کی عدالت میں آگیا ہے ۔ آپ نے دونوں بچوں کی سابقہ ضمانت منسوخ کر کے جدید ضمانتیں دو دو ہزار کی لے لی ہیں ۔ اور غفورن اور اس کے شوہر پھول خاں کی بھی ضمانتیں لی ہیں ۔

صغریٰ بیگم کا مقدمہ

دہلی ۸ ستمبر ۔ اس مقدمہ کی تاریخ ۹ ستمبر مقرر کی گئی ہے ...

عدالت سشن سے ایک مسلمان کی برائت

دہلی ۔ لالہ روپ نرائن صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک مسلمان مسمی کریم اسد کو ایک چماری کے مقدمہ میں چار سال کی سزا دی تھی ۔ مگر عدالت سشن نے آج اسکو بے قصور سمجھ کر بری کر دیا ۔

الجمعیۃ کا انعامی مضمون

جمہوریت اور ملوکیت

آج کل جمہوریت اور ملوکیت کی بحث اخباری دنیا میں دائر ہے اور چونکہ جمہوریت یا ملوکیت کی حقیقت نوع انسانی کے مفاد اور نظم عالم کے لئے ایک لازمی اساس ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کو نہایت واضح طور سے منقح کر دیا جائے نظر بریں تمام اہل علم اور اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ حسب ذیل سوالات کے جواب پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ تحریر فرمائیں ۔ بہترین مضمون پر پچاس روپے بطور انعام پیش کئے جائیں گے ۔ بہترین مضمون کا فیصلہ ذیل حضرات کی کمیٹی کرے گی ۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب ۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب ۔

(۱) جمہوریت اور ملوکیت کی حقیقت اور ان کا باہمی فرق کیا ہے ۔

(۲) ان دونوں میں سے کونسی اصطلاح اور کونسا طریقہ قدیم ہے ۔

(۳) اسلام سے پہلے کونسا طریقہ رائج تھا ۔ اسلام نے آکر اسے قائم رکھا یا تبدیلی کی ۔ اور تبدیلی کی تو کن وجوہ سے اور خلفائے راشدین کی حکومت کا طریقہ کیا تھا ۔

(۴) طرز حکومت کے متعلق اسلام کی تصریحات کیا ہیں اور ان سے کونسا طرز صحیح ثابت ہوتا ہے ۔

(۵) شرعی الفاظ امامت یا امارت یا خلافت مذکورہ بالا دونوں اصطلاحوں کے موافق ہے یا کسی ایک کے اور کس کے ہر دعویٰ دلائل شرعیہ و عقلیہ اور شواہد واقعیہ کے ساتھ مبرہن کیا جائے ۔

تمام مضامین مدیر مسئول الجمعیۃ کے نام روانہ کئے جائیں مضمون نگار حضرات مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھیں ۔

(۱) تمام مضامین ۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء تک دفتر الجمعیۃ میں پہنچ جائیں ۔

(۲) کوئی مضمون واپس نہیں کیا جائیگا ۔

(۳) جملہ مضامین کا حق اشاعت صرف الجمعیۃ ہی کو حاصل ہوگا ۔

(۴) مزید خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنا چاہیئے ۔

(نوٹ) جو حضرات انعامی مقابلہ میں شریک نہ ہونا چاہیں وہ بھی اس اہم موضوع پر اپنے خیالات ظاہر کر سکتے ہیں ۔ ان کے مضامین انعامی مقابلہ سے الگ رکھے جائیں گے اور ان میں جو بہترین ہوگا اسے شائع کیا جائیگا ۔

ہلال احمد زبیری

مدیر معاون الجمعیۃ ۔ دہلی

علمائے جمعیۃ ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات ، حج کے معتبر واقعات ، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے مختلف تعلق ہونے کی کیفیت سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے ۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہٰذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بنئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر مجموعہ کو نہ کھو بیٹھیں اسلامی مسائل اور علمی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے

چندہ : ۔ سالانہ ... ششماہی ...

مینجر الجمعیۃ " بلیماران ۔ دہلی

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ باگر کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے ۔ ایسی کفر خیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے ۔ مخیر مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف و کرم زکوٰۃ خیرات ، صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب عظیم حاصل فرما دیں ۔ حق تعالیٰ ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا ۔

پتہ

مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات ... لطف شباب ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

...

المشتہر ۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ ... دہلی

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و جاڑا بخار کی دوا

بخار کا "ملک الموت" ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک ہی میں بخار کا آنا موقوف ہو جاتا ہے ۔ پھر دن کے پینے سے خون گاڑھا ہوتا ہے ۔ اور جسم تر و تازہ ہو کر بخار جڑ سے نابود ہو جاتا ہے ۔ باری کا بخار ، کثرت تھاری اور جو ہمیلا سی کے اقسام میں سے یہ بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہی ایک دوا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۔ ۔ ۔ بڑی شیشی ایک روپیہ ڈاک محصول ...

داد کا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو صرف ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے ۔ نیا پرانا داد خارش جیسا ہی کیوں نہ ہو ۔ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ ایک بار لگانے سے نصف بیماری آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہو جاتا ہے ۔

قیمت فی ڈبیہ ... محصول ڈاک ...

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ ۔ ڈاکٹر ... سنگھ ۔ چاندنی چوک ۔ دہلی

حسب اعلان مفید ثابت ہوسی خبار میں شکایت چھپوائیں

ٹیلیفون نمبر 5650

تار کا پتہ حکیم راج نرائن دہلی

رسٹ واچ رنگل کی

مصنوعی جواہرات کی نفیس انگشتریاں

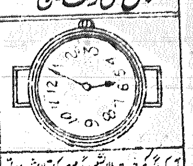

آپ کو اگر کم خرچ بالا نشین گھڑی کی تلاش ہے تو یہ گھڑی منگوا لیجئے کیونکہ یہ گھڑی سیپ کی خوبصورت ... کی مضبوط چال کی بنی ہے بڑی بڑی قیمتی گھڑیوں سے مقابلہ کرتی ہے ... سال کی ... قیمت فی عدد ... محصول ڈاک علیحدہ

یہ انگوٹھیاں ... کے نگینہ ... یہ انگوٹھیاں کبھی خراب نہیں ہوتیں کیونکہ پیتل کی نہیں ہیں بلکہ رنگ برنگ کے ... یہ انگوٹھیاں منگوا کر ... اور بچوں میں بطور تحفہ کے تقسیم کر دیجئے ... قیمت ... محصول ڈاک ...

ایک دفعہ منگوا کر ملاحظہ کیجئے کیونکہ قابل دید اور قابل قدر چیز ہے

خضاب لاجواب

یہ خضاب صرف دو منٹ میں بالوں کو بلا کسی دقت کے سیاہ اور ملائم کر دیتا ہے ... بالوں کو چمکدار اور ملائم کر دیتا ہے ... قیمت فی شیشی ...

ایس ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بڑا بازار فیرس لین ۱۳/۲۳ کلکتہ

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئے سر سے پڑ گئی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جس کی تعریف میں اعلیٰ کے ہیں معنی ادنیٰ

جسکی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری تقیری جڑی بوٹی کے ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس ... قیمت فی بکس تین روپیہ ...

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے قیمت فی بکس ۱۰ فی درجن ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۲۳ مکان نمبر ۳ رنگون

مدینہ کا خاص نمبر

سرکار مدینہ کی یاد میں

بیس ہزار کی تعداد میں

اکتوبر کو مدینہ کا وہ شاندار تاریخی، ادبی اور علمی پرچہ شائع ہوگا جو ہندوستانی صحافت میں تہلکہ برپا کر دیگا حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع حسنات زندگی مقدس کا یہ ایک آئینہ ہوگا ہندوستان کے بہترین ادبا، فضلاء اور شعراء کے افکار عالیہ موصول ہو رہے ہیں۔ تعداد اشاعت بیس ہزار ہوگی۔ اشتہار دینے والوں کے لئے توقف مضر ہوگا۔ نرخنامہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ نمونہ مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	¼ کالم	⅛ کالم	...
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (یوپی)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ اور موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے ... اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے ... نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی ... علم معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات ... بھی بیان کئے گئے ہیں ... آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے تشریح کی گئی ہے ... ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے ... کاغذ نہایت اعلیٰ ... علاوہ محصول ڈاک۔

وعدہ۔ ...

ملنے کا پتہ

جنرل ... بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

مفت!   مفت!!   مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بالکل آرام کر دیا جاتا ہے چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا منگائی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳) ... مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے ... پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے ... چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچے عورتوں ... بیماریاں اور جنون ... وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو اور دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کرے گی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقرباء، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (۳۰) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید ریش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ رازداری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتلیں تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کیلئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بخوبی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور سستا ضرور ہے۔ نہ بدبو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنانے سے اس کی لاگت بمعہ لیبل شیشی کا ... پڑتی ہے۔

نوٹ جو اصحاب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:۔

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار طبیعت ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے ... قیمت فی شیشی ... دو شیشی ... چار شیشی ... ایک درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرما میٹر

جس کے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے، جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں رگ رگ میں بجلی کی طرح فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور اور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شاہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد وہ صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے، چہرے کو سرخ، بارونق، تروتازہ، ہشاش بشاش۔ رگ پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط، ہاضمہ درست، بھوک تیز ... جو اصحاب بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں ... ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی، جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش، نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی امنگیں، نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... بیس خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے ... بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت ... محصول ...

جیوب حیرت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں۔ بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... علاوہ محصول ... حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کہ تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل ... علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۰

اقتباسات

جمہوریہ ترکیہ کی خارجی سیاست

ترکی، روس اور جرمنی کا اتحاد

اور

عالم شرقی و اسلامی پر اس کے اثرات

عنوان بالا کے ماتحت فرانس کے مشہور جریدہ "طان" کا نامہ نگار قسطنطنیہ موسیو ژنجیرون لکھتا ہے کہ:

جس قرار نے مجلس اقوام نے مسئلہ موصل کا فیصلہ برطانی نقطہ نظر کی موافقت میں صادر کیا ہے، انگورہ کے مدبرین کی سیاست میں ایک عظیم تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اب وہ ماسکو کی بین الدولی نظریہ کو بالکل ...

یہ تخیل اس بنا پر اور بھی زیادہ قوی ہو گیا کہ مشہور جمہوری لیڈر یونس نادی بے نے جو ترکی پارلیمنٹ کی مجلس خارجیہ کے صدر ہیں اپنے اخبار "جمہوریت" میں ہنڈنبرگ، ریکوف اور مصطفیٰ کمال پاشا کی تصویریں ایک ساتھ شائع کیں اور ان تینوں تصویروں کے نیچے یہ عبارت لکھی کہ۔

یہ ان تین حکومتوں کے صدر ہیں جو دول یورپ کے مطامع کے مقابلہ پر دوش بدوش جد و جہد کر سکتی ہیں۔

اسی اخبار نے ایک اور موقع پر لکھا کہ۔

انگورہ بھی تم کو دول یورپ کے شکنجہ سے نکلنے کے لیے ماسکو اور برلن کے پہلو بہ پہلو نظر آئے گا۔

یونس نادی بے نے اپنے اس مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ روسی جرمنی تحالف میں مشرق کی اور سلطنتیں بھی شامل ہونے والی ہیں جس کا اشارہ غالباً ایران اور افغانستان کی طرف تھا۔

ترکی کے ایک اور مشہور اخبار "وقت" نے روسی جرمنی معاہدہ پر ...

سلطنت اس کے حلیف روس کی دوست بن گئی ہے۔ ترکی نے جو خارجی سیاست اختیار کی ہے وہ سوویٹ روس سے کامل تعاون پر مبنی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ترکی اور روس کا تفاہم تمام مسائل شرقیہ پر حاوی ہے۔ اس کی وجہ سے وسط ایشیا میں بالشویک روس نے ان تمام پچھلی غلطیوں کی اصلاح کر دی ہے جو سابق حکومت روس نے کی تھیں۔ اس نے اپنے ملک میں بھی ترکوں کی وطنی سیاست کا اتباع کیا ہے یعنی یہ کہ خالص روسی ممالک کے علاوہ دوسرے علاقوں کو آزاد حکومت عطا کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں وسط ایشیا کی قومیں بھی اپنی جمہوریتوں کے ماتحت آزاد ہو گئی ہیں جن سے ترکی کا دینی و نسلی رشتہ ہے۔

ترکی اور روس کی یہ سیاست جس کو ہم تعاون "شرقی" کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایشیا کی دوسری آزاد حکومتوں تک وسعت اختیار کر رہی ہے۔ چنانچہ ایران اور افغانستان بھی اس حلقہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کا محرک دراصل ترکی ہے۔ ترکی کی اس تحریک کا ...

وہ اس جبہہ کے حدود دائرہ میں کوئی دست اندازی کرنے کی جرات نہ کر سکے۔ یہ توازن ان کمزور قوموں کو بچا لینا ضروری ہے جنہیں مسولینی جیسے لوگ دھمکی دے رہے ہیں۔ غرض یہ کہ جب ہم اس موضوع پر انگورہ اور قسطنطنیہ کے اخبارات کے اقوال پر نظر کرتے ہیں تو تحقیق ہوتا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہے کہ ایک بڑی یورپین ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے کامیابی آپ کے قدم چومیگی
(منیجر الجمعیۃ دہلی)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمائیے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمائیے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام
مندرجہ ذیل کتابیں جن میں اسلام کی حقانیت اور ...

ردِ مرزائیت
قادیانیوں کے ... تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی ...

تاریخ
علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب ...

ادبیات
علامہ راشد الخیری کو افسانہ نگاری میں جدید طرز کے ...

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء

تاریخ القرآن
یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا ...

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر رکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھیے ... آپ کی فرمائش ... آپ کی ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۰

اقتباسات

جمہوریۂ ترکیہ کی خارجی سیاست

ترکی، روس اور جرمنی کا اتحاد

اور

عالم شرقی و اسلامی پریس کے اثرات

عنوان بالا کے ماتحت فرانس کے مشہور جریدہ طان کا نامہ نگار قسطنطنیہ موسیو ژنتیمیرون لکھتا ہے کہ:۔

جس روز سے جمعیت اقوام نے مسئلہ موصل کا فیصلہ برطانی نقطہ نظر کی موافقت میں صادر کیا ہے، انگورہ کے مدبرین کی سیاست میں ایک عظیم تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اب وہ ماسکو کی بین الدولی تفریق کو بالکل صحیح سمجھنے لگے ہیں اور ان کا یہ اعتقاد بتدریج یقین کی حد کو پہنچ گیا ہے کہ جمعیت اقوام چند یورپین سلطنتوں کے مطامع کو پورا کرنے اور مشرق کو غلام بنانے کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ اور انہی کے اشارہ پر سب کام کرتی ہے۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ انگورہ اور ماسکو کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ ترکی سیاست میں اس جدید تغیر کی پہلی علامت یہ تھی کہ ترکی اور روس کے درمیان اس کے چند روز بعد ہی دوستی و حیادت کا عہد نامہ ہو گیا۔ اور اس پر پیرس میں روسی وزیر خارجہ چیچرین اور ترکی وزیر خارجہ توفیق رشدی بے کے دستخط ہو گئے۔ ترکی اخبارات نے اس زمانہ میں اس عہد نامہ کی تفسیر یہ کی تھی کہ "یہ اس جمعیت اقوام کے فیصلہ کا جواب ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ یورپین مصالح کی خادم ہے۔ مگر درحقیقت خاص برطانیہ کے مصالح کی خدمت گذار ہے جسے ترک مشرق کا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔"

اس وقت سے ترکی کے سیاسی حلقوں میں میثاق لوکارنو اور جنیوا کے خلاف سخت ناراضی کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں اور وہ اس کے جواب میں وہ جرمنی اور روس کے دوستانہ معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے بعض حلقوں میں تو یہاں تک شہرت ہو گئی ہے کہ ترکی بھی جرمنی و روس کے اتحاد میں شریک ہونے والا ہے۔

یہ تخیل اس بنا پر اور بھی زیادہ قوی ہو گیا کہ مشہور جمہوری لیڈر یونس نادی بے نے جو ترکی پارلیمنٹ کی مجلس خارجیہ کے صدر ہیں اپنے اخبار "جمہوریت" میں ہنڈنبرگ، ریکوف اور مصطفیٰ کمال پاشا کی تصویریں ایک ساتھ شائع کیں اور ان تینوں تصویروں کے نیچے یہ عبارت لکھی کہ۔

یہ ان تین حکومتوں کے صدر ہیں جو دول یورپ کے مطامع کے مقابلہ پر دوش بدوش جد و جہد کر سکتی ہیں۔

اسی اخبار نے ایک اور موقع پر لکھا کہ۔

انگورہ بھی بہت جلد دول یورپ کے ... کے لیے ماسکو اور برلن کے پہلو بہ پہلو نظر آئے گا۔

یونس نادی بے نے اپنے اس مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ روسی جرمنی تحالف میں مشرق کی اور سلطنتیں بھی شامل ہونے والی ہیں جس کا اشارہ غالباً ایران اور افغانستان کی طرف تھا۔

ترکی کے ایک اور مشہور اخبار "وقت" نے روسی جرمنی معاہدہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جرمنی اور روس کا اتحاد جمعیت اقوام کی چالبازیوں کا خاتمہ کر دیگا۔ اور اس کے بعد یورپین طاقتوں کے اس آلہ کار کو اتنی آزادی کے ساتھ اپنے مقاصد حاصل کرنے کا موقع باقی نہیں رہیگا۔ اس سلسلہ میں اس نے روسی و ترکی معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ وہ دونوں سلطنتوں کے مشترکہ مصالح پر مبنی ہے اور امید ظاہر کی کہ یہ تحالف کا حلقہ جرمنی کو بھی اپنے اندر شامل کر لیگا جو اب بھی ایک بڑی یورپین سلطنت ہے۔

ایک اور موقع پر جریدہ جمہوریت نے جرمنی اور روس کی فوجی طاقت پر ایک مضمون لکھا جس میں مغربی یورپ کی طاقتوں سے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اگر جنگ عظیم میں روس اور جرمنی متحد ہوتے تو جرمن فوج کو شکست دینا محال تھا۔ مگر اب بھی ان دونوں کے امکان میں ہے کہ وہ اس کام کو انجام دیں جسے ۱۹۱۴ء میں وہ انجام دے سکتے تھے۔ ان دونوں سلطنتوں کا فوجی اتحاد ۱۰۔ ۲۰ سال کی مدت ہی میں اپنے ماضی کی شوکت حاصل کر سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی اخبارات روسی و جرمنی اتحاد میں ایک جدید انقلاب کے آثار دیکھ رہے ہیں جو یورپ کی بین الدولی سیاست کا رخ بدل دیگا۔ ان کا خیال یہ ہے کہ جرمنی پہلے اس سیاسی عمل سے مشرق کے اسٹیج پر ایک زبردست کھیل کھیلیگا جس میں حصہ لینے کے لیے مشرق تیار بیٹھا ہے۔ جریدہ ملیت تو یہاں تک کہتا ہے کہ مغربی سلطنتوں کے مقابلہ پر ایک مضبوط مشرقی جتھہ تیار ہونا چاہیے تاکہ وہ اس جتھہ کے حدود و دائرہ میں کوئی دست اندازی کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ یہ لوازن ان کمزور قوموں کو بھی ... ہو گی جنہیں مسولینی جیسے لوگ دھمکی دے رہے ہیں۔ غرض یہ کہ جب ہم اس موضوع پر انگورہ اور قسطنطنیہ کے اخبارات کے اقوال پر نظر کرتے ہیں تو تحقیق ہوتا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہے کہ ایک بڑی یورپین سلطنت اس کے حلیف روس کی دوست بن گئی ہے۔ ترکی نے جو خارجی سیاست اختیار کی ہے وہ سوویٹ روس سے کامل تعاون پر مبنی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ترکی اور روس کا تفاہم تمام مسائل شرقیہ پر حاوی ہے۔ اس کی وجہ سے وسط ایشیا میں بالشویک روس نے ان تمام پچھلی غلطیوں کی اصلاح کر دی ہے جو سابق حکومت روس نے کی تھیں۔ اس نے اپنے ملک میں بھی ترکوں کی وطنی سیاست کا اتباع کیا ہے یعنی یہ کہ خالص روسی ممالک کے علاوہ دوسرے علاقوں کو آزاد حکومت عطا کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں وسط ایشیا کی قومیں بھی اپنی اپنی جمہوریتوں کے ماتحت آزاد ہو گئی ہیں جن سے ترکی کا دینی و نسلی رشتہ ہے۔

ترکی اور روس کی یہ سیاست جس کو ہم "تعاون شرقی" کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایشیا کی دوسری آزاد حکومتوں تک وسعت اختیار کر رہی ہے۔ چنانچہ ایران اور افغانستان بھی اس حلقہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کا محرک دراصل ترکی ہے۔ ترکی کی اس تحریک کا منشا اصلی یہ ہے کہ وہ برطانیہ کی اس مشرقی سیاست سے ناراض ہے جو ترکی قوم کی تضعیف اور ترکی ممالک کی تقسیم چاہتی ہے۔ اسی طرح روس بھی اس معاملہ میں ترکی کا ساتھ اس لیے دے رہا ہے کہ ایشیا میں انگلستان کی سیاست روسی سیاست سے بالکل متعارض واقع ہوئی ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ اب حالات کو دیکھ کر انگریزی سیاست میں تغیر ہو چلا ہے۔ پہلے انگلستان روس کے مقابلہ میں ترکی کی پشت پناہی کرتا تھا۔ ... سے اس کی سیاست بدلی۔ اور اس نے ترکی کو مٹانے کی کوشش شروع کی۔ روس کے ساتھ اتحاد اور یونان کو ترکی کے خلاف ابھارنا اسی سیاست کا ایک جزو تھا۔ مگر حال میں ترکوں نے اپنے قوانین اور اصول معاشرت میں جو تغیر کیا ہے اور الغائے خلافت کے بعد جو مقلدانہ روش اختیار کی ہے اس کو دیکھتے ہوئے۔ انگریزی مدبرین میں ایک جماعت ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ترکی کے ساتھ پہلے دوستانہ روابط کو پھر قائم کرنے اور اس کے خلاف معاندانہ روش چھوڑ دینے کے سوال پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہا ہے۔

نامہ نگار مذکور خصوصیت کے ساتھ کنزرویٹو پارٹی سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ ترکی کے متعلق اپنی سیاست میں دوستانہ روش اختیار کرنے والی ہے۔ وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ یہ تغیر کب تک ہو گا لیکن اس کی رائے میں مسئلہ موصل کے تصفیہ نے اس تغیر کے لیے مواقع پیدا کر دیے ہیں۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیجئے کامیابی آپ کے قدم چومیگی

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی، تاریخی، تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلاتکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ... ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

ردِّ مرزائیت

تاریخ

ادبیات

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء

تاریخ القرآن

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش صحیح پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جا سکے خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپ کی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے زیادہ ہو جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔

مالوی جی امن چاہتے ہیں!

آج کل گورنمنٹ کے تمام عہدہ دار بڑے سے لیکر چھوٹے تک اس بات پر زور لگا رہے ہیں کہ ہندوستان میں فسادات بند ہو جائیں یہ ایک ایسا شریف جذبہ ہے کہ ہر ہندوستانی کو اس کی قدر کرنی چاہیئے اس معاملہ میں کوآپریٹر اور نان کوآپریٹر دونوں جماعتوں کو گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ جب گورنمنٹ اپنے عجز کا اعتراف کر رہی ہے اور بار بار اس کے ذمہ دار ارکان ذی اثر اصحاب سے امداد کی درخواست کر چکے ہیں تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کیوں نہ کھلے دل سے گورنمنٹ کی اعانت کیجائے۔ گورنمنٹ کو اس کے منشا سے بہت زیادہ کامیابی ہو چکی ہے ...

... ایسے شخص کی قیادت کو قبول کرنے کی حقیقی صلاحیت پیدا ہو جائے گی جو ان کی متحدہ کوشش سے ہندوستان کے لئے متحدہ سوراج حاصل کرنا چاہتا ہو۔

الامان کا مقدمہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے حکومت دہلی کے اس طرز عمل پر سختی سے احتجاج کیا ہے کہ اس نے ایک شائع شدہ شرعی حکم کی اشاعت پر مولانا مظہر الدین صاحب کے خلاف مقدمہ چلا دیا۔ طعام ہنود کے متعلق جو فتویٰ "الامان" میں شائع ہوا تھا وہ حکومت کے نزدیک خواہ کتنا ہی قابل اعتراض ہو مگر بہر حال وہ ایک مذہبی فتویٰ ہے اور علمائے اسلام کے ایک بڑے طبقہ کے عقیدہ کی صحیح ترجمانی ہے۔ ہندوستان میں علماء کا ایک بڑا گروہ آج سے نہیں بلکہ مدتوں سے یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے، اور ٹھیک اسی طرح ان کے کھانے سے پرہیز کرنا ضروری ...

روس اور افغانستان

مسلمانان غازی پور پر ہندوؤں کا دعویٰ

الہ آباد ۹ ستمبر۔ غازی پور کے بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف اس غرض سے دعوے دائر کر دیا ہے کہ مساجد کے سامنے باجہ بجانے اور ان کے اسی قسم کے دوسرے حقوق کے متعلق اعلان کر دیا جائے۔ مسلمان جواب دہی کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

انگورہ کا مقدس سازش

انور پاشا شہید پر ناپاک اتہامات

(۲)

اشاعت گذشتہ میں جو کچھ عرض کیا گیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ عظیم کے آغاز میں ترکی کے سامنے غیر جانبداری کا کوئی سوال نہ تھا ...

... ان شہیدوں پر یہ حمول اٹھائے ہیں۔ (باقی)

گاندھی جی کی قیادت

چند روز ہوئے ملک کے چند ممتاز ارباب سیاست نے گاندھی جی سے درخواست کی تھی کہ وہ ملک کو موجودہ انتشار و پراگندگی کی حالت میں نہ چھوڑیں اور عزلت نشینی کے عہد کو توڑ کر عنان قیادت دوبارہ اپنے ہاتھ میں لیں۔ گاندھی جی نے اس درخواست کا جواب ایک حد تک انکار کی صورت میں دیا ہے۔ اگرچہ وہ امید دلاتے ہیں کہ ان کے عہد کی مدت ختم ہونے میں اب تھوڑا ہی زمانہ باقی ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی صاف کہدیا ہے کہ "میں فرقہ وارانہ نزاعات کی حالت میں کام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا، اس لئے مجھے اس وقت تک خاموش بیٹھا رہنا چاہیئے جب تک یہ طوفان گذر نہ جائے۔" ...

حوادث و احکام

استفتاء

کتاب الصلوۃ — متفرق مسائل

مسائل ذیل پر کیا فتوی شریعت کا ہے:-

(۱) کیا موجودگی مسجد متعدد مساجد بمقابلہ قلت نمازیان و تعداد مصلی و باقتضاء آبادی مسلم محلہ و قریہ تعمیر جدید مساجد کا ذاتی سرمایہ یا بحصول زر چندہ بلا لحاظ آبادی و بجبر و نقد مصلی وغیرہ کیسی ہے؟

(۲) کیا غیر مصلی کو مسلم بنانے کی فکر و کوشش اور صرف زر کرنا یا کرانا کیسا ہے؟

(۳) کیا غیر مسلم کو اسلام بنا کر مسلم بنانے کی فکر و کوشش کرنا یا کرانا کیسا ہے؟

(۴) کیا غیر مصلی مسلم کے ساتھ دنیاوی و دینی ارتباط و تعلقات رکھنا یا رکھانا کیسا ہے۔ اور کیا غیر مصلی کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا پڑھوانا کیسا ہے؟

(۵) کیا غیر مصلی مسلم و غیر مسلم میں باعتبار دینی و دنیوی کیا فرق ہے؟

(۶) کیا اتفاق و اتحاد بین المسلمین کے مٹانے کی فکر و کوشش کرنا یا کرانا کیسا ہے؟

(۷) کیا بہبودی و ترقی و فلاح دارین کا مسلم کی عمل و پابندی روزہ و نماز پر منحصر ہے یا کسی اور پر؟

الجواب

(۱) اگر کسی جگہ مسجدیں بقدر ضرورت موجود ہوں تو بلا ضرورت مسجد بنوانا نہ چاہیئے [illegible]

[illegible]

ابو المحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ

کراچی میں نہایت شدید بارش

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ۴۸ گھنٹے کی متواتر بارش نے نہایت شدید نقصان کیا ہے جس کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ کیا جاتا ہے۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

حلقۂ ارتداد کے تبلیغی مدارس کیلئے

ناظم جمعیۃ علماء ہند کی اپیل

جمعیۃ علماء ہند نے شدھی کے انسداد و استیصال کے لئے نو مسلموں کو تعلیم و تربیت دینے کی غرض سے حلقۂ ارتداد میں بہت سے مدارس قائم کر دئے تھے۔ بحمد اللہ ان کا اثر نہایت اچھا ہوا اگرچہ قوم کی بے توجہی اور چندہ کی کمی کے باعث بعض مدرسے تخفیف کرنے پڑے۔ تاہم جن مقامات پر شدید ضرورت تھی اب تک جمعیۃ علماء ہند کے مدارس موجود ہیں۔ چنانچہ ضلع آگرہ۔ متھرا۔ علی گڑھ۔ ایٹہ اور گوڑگانوہ میں یہ تبلیغی اصلاحی اور تعلیمی مدرسے نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

ہمارے مدرسین کی سعی اور ترغیب سے نو مسلم نماز کے پابند ہوگئے ہیں جو مسجدیں ویران تھیں وہ اب آباد ہیں۔ نو مسلموں نے بہت سی مشرکانہ رسمیں چھوڑ دی ہیں بعض مدرسین کی بروقت موثر تدابیر نے شدھی کو روک دیا۔ اور اکثر مرتدین کو تائب کرا کے دوبارہ حلقۂ اسلام میں داخل کر لیا ہے۔ یہ ایسے امورات ہیں جن سے پبلک اچھی طرح واقف ہے۔

لیکن افسوس کہ جمعیۃ کی ان تمام خدمات سے واقفیت رکھنے کے باوجود چندہ کی قلت نے ہمارے اعضائے عمل کو شل کر دیا ہے اور اندیشہ ہے کہ اگر یہی بے توجہی رہی تو موجودہ مدارس جن میں قرآن شریف۔ دینیات کے ساتھ اردو حساب و کتاب کی تعلیم ہوتی ہے، بند ہو جائیں۔ ہمدردان قوم سے میری پر زور التجا ہے کہ وہ جمعیۃ کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی کو برقرار رکھنے کے لئے فراخ دلی کے ساتھ دست اعانت بڑھائیں۔ اس سلسلہ میں مستقل اور ماہانہ امداد مدارس کی حفاظت کیلئے زیادہ موثر ہوگی۔

(مولانا) احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند

نو مسلم کانفرنس کراچی

کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی!

نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ نو مسلم کانفرنس جو ۱۸، ۱۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کو کراچی میں منعقد ہونے والی تھی ایک ماہ کیلئے ملتوی کر دی گئی ہے اور اس کا انعقاد ۱۶، ۱۷ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے یہ التوا کراچی میں ایک ایسے ناگہانی اور برباد خیز آفت کی وجہ سے معرض ظہور میں آیا ہے جس کی تلافی ایک ماہ تک بھی ہونی مشکل ہے۔ یعنی چالیس گھنٹے کی لگاتار بارش اور دریا کی طغیانی کی وجہ سے ہزار ہا مکان تباہ ہو گئے۔ مجموعی نقصان کا اندازہ ایک کروڑ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس نقصان سے کم و بیش سب کو حصہ ملا ہے مگر خاص طور پر مسلمان غربا اس کی لپیٹ میں زیادہ آئے ہیں۔ ان کی بربادی۔ فلاکت اور گھر سے بے گھر ہونا ایسی باتیں نہیں ہیں جو آسانی سے فراموش کر دی جائیں۔ اسلئے کانفرنس کا مقررہ تاریخوں میں منعقد ہونا کسی طرح سود مند نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہم بزرگان کرام کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس واجبی معذرت کو تسلیم کرتے ہوئے ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو فراموش نہ فرمادیں اور اسی عزم و ثبات کے ساتھ کانفرنس کو کامیاب بنانے کی سعی فرمادیں جو اب تک ان کا لازمہ رہا ہے۔

شیخ عبد المجید سکرٹری استقبالیہ کمیٹی نو مسلم کانفرنس
دفتر اخبار الوحید کراچی

صوبہ پنجاب کے جنوب مشرقی قصبات کی نیابت

اخبارات میں یہ پڑھ کر کہ خلافت کمیٹی لاہور نے رانا فیروز الدین صاحب کو حلقہ متذکرہ بالا کے واسطے اپنی طرف سے آئندہ انتخابات لیجسلیٹو کونسل کے لئے امیدوار منتخب کیا ہے نہ صرف سخت تعجب اور حیرت ہوئی۔ بلکہ مایوسی۔ رانا فیروز الدین صاحب ہوشیار پور کے باشندے ہیں۔ اور لاہور میں وکالت کرتے ہیں ہماری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اس حلقہ میں ان کے کیا حقوق ہیں ہمکو ایسی ایجنسیوں اور کمیٹیوں سے توقع رکھنے کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلوں میں حقوق العباد کا ضرور بالضرور خیال رکھیں گے۔ خدانخواستہ ہمکو رانا فیروز الدین صاحب سے کسی طرح کی کوئی کاوش نہیں لیکن اس حلقہ میں مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں۔

لدھیانہ۔ انبالہ۔ شملہ۔ کرنال۔ رہتک۔ گوڑگانوہ۔ حصار۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ خلافت کمیٹی لاہور کو ان اضلاع میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ملا جسکو وہ نامزد کر سکتی یا یہ کہ ان اضلاع کے اشخاص نے خلافت کمیٹی کی طرف سے انتخاب میں آنے کو پسند ہی نہیں کیا۔ ہم اس دن کے منتظر تھے کہ ان کمیٹیوں کے اختیارات میں اضافہ ہو۔ یہاں تک کہ سوراج حاصل ہو جاوے۔ اگر اس وقت بھی ریوڑیاں اسی طرح بانٹی جائیں گی تو ہم اپنی اس تمنا کو ابھی سے واپس لیتے ہیں۔

گورنمنٹ برطانیہ کو ہم سب ہندوستانی کہتے ہیں کہ اپنے معاملات کا انتظام کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے۔ لیکن کیا ہم خود اس اصول پر کاربند ہیں۔ اگر نہیں تو کسقدر ہماری حالت قابل افسوس ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ خلافت کمیٹی اپنے اس فیصلہ پر ضرور نظر ثانی کرے گی۔ اور اپنے احاطہ اقتدار کو چند متعدد اشخاص کے لئے مخصوص نہیں کرے گی۔ اپنا فرض سمجھکر عرض کر دیا۔ اگر غور کی جائے تو محنت وصول ہو جائے گی۔ فقط

ایک لائے دہندہ

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ:- سالانہ ۸ — ششماہی ۴

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

خبریات

عالم اسلامی

سلطان ابن سعود اور فرانس کا معاہدہ

فرانس اور سلطان ابن سعود کے درمیان تعلقات پیدا کرنے کی جو کوشش کی جارہی تھی پوری ہوگئی۔ دونوں سلطنتوں کے مابین معاہدہ ہوگیا۔ اور اس نے فرانس کا سرکاری نمائندہ حجاز پہونچ گیا دونوں سلطنتوں کو حکومت برطانیہ کے عمال نے اطمینان دلایا اسلئے اور زیادہ مصالحت کی کوشش کی گئی۔ ہمارا خیال ہے کہ فرانس اور ملک فیصل کے درمیان جو نزاع تھا وہ دور نہیں ہوا۔ اگرچہ ظاہر میں اس کے اثرات مٹ گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں بہت بڑا خدشہ ہے۔ خاصکر اس وقت جبکہ سلطان ابن سعود اور فرانس کے درمیان مصالحت ہوگئی ہے۔ اس مصالحت کا نتیجہ نہایت مہلک اور خطرناک ہے۔ کہ برطانیہ خلیج فارس کی جانب یورپ کا تسلط چاہے گی۔ اور وہاں سلطان ابن سعود کے وسیع سواحل ہیں (خلافت)

کیا ہسپانیہ مراکش سے دست بردار ہوجائیگا؟

پیرس ۸ ستمبر۔ یہاں کے اخبارات میں اس افواہ پر خوف کا اظہار کیا جارہا ہے کہ ہسپانیہ مراکش سے واپس چلے آنے پر غور کر رہا ہے اور اس کا بھی امکان ہے کہ وہ ۱۹۱۲ء کے عہد نامہ کو توڑ ڈالے۔

اخبار فگیرو نے اس افواہ پر یہ اظہار رائے کیا ہے کہ برطانیہ پر اس سلسلہ میں ایک خاص فرض عائد ہوتا ہے۔ کیونکہ بیس سال تک اس نے مراکش پر ہسپانی حکومت کی شرائط کی تلقین کی ہے۔ اور ان بین الاقوامی معاہدوں کی ضامن رہی ہے جو اس پر مبنی ہیں

ہسپانیہ مراکش کا تخلیہ نہیں کریگا

لندن ۸ ستمبر۔ لاجرنل کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ہسپانیہ کے وزیر خارجہ نے سرکاری طور پر اس اطلاع کی تردید کر دی ہے کہ ہسپانیہ مراکش کا تخلیہ کرنے والا ہے۔

ممالک غیر

جمعیۃ اقوام میں جرمنی کی جگہ

جنیوا ۸ ستمبر۔ جمعیۃ اقوام کی متفقہ رائے سے ایک مستقل جگہ جرمنی کے لئے اور تین مزید غیر مستقل جگہیں پیدا کی گئیں۔ اس کارروائی سے لوکارنو والی جماعت اور خصوصاً فرانس کی مکمل فتح ہوگئی ہے اس طرح ایک نیم مستقل جگہ تو پولینڈ کے لئے اور تین جگہیں اطالوی امریکن قوموں کے لئے جمعیۃ اقوام میں حاصل ہوگئی ہیں۔

بلغاریہ میں بالشویکی سازش کا انکشاف

صوفیہ ۸ ستمبر۔ تمام بلغاریہ میں ایک بالشویکی سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں چار سو آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

ہندوستان

ہندوستان

مرکزی مجلس خلافت کا نہایت اہم اجلاس دہلی میں

مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

چونکہ متعدد اہم امور مجلس خلافت کے غور اور تصفیہ کے لئے جمع ہوگئے ہیں اور وفد خلافت بھی حجاز مقدس سے واپس آچکا ہے جس کی رپورٹ کا ملک میں بے چینی سے انتظار ہو رہا ہے۔ لہذا ان تمام امور کیلئے مجلس مرکزی کا اجلاس بمقام دہلی بتاریخ ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس اہم اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں گے۔

مجلس مرکزی کے اجلاس سے ایک روز قبل یعنی بتاریخ ۲۲ ستمبر مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا۔

جملہ اراکین مجالس مرکزی سے استدعا ہے کہ اپنی تشریف آوری کی اطلاع صوبہ خلافت کمیٹی دہلی کو کر دیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) قواعد کی چند ضروری ترمیم۔
(۲) سالانہ اجلاس خلافت کانفرنس کے انعقاد کے متعلق فیصلہ۔
(۳) مرحوم عمر سوبانی صاحب کی جگہ خازن کا تقرر۔
(۴) رپورٹ وفد حجاز۔
(۵) موتمر اسلامیہ کی شاخ ہندوستان میں قائم کرنا۔ اور اس کے متعلق ضروری امور طے کرنا۔
(۶) حجاز مقدس کے متعلق آئندہ پالیسی اور پروگرام کا تعین۔
(۷) خلافت پریس کے متعلق اطلاع۔
(۸) مجلس خلافت کے تعمیری پروگرام اور خصوصاً تعلیمی پروگرام کے نفاذ کے متعلق تدابیر پر غور۔
(۹) مجلس کے مصارف اور منظور شدہ تجاویز کے نفاذ کے لئے ضروری اخراجات کے مہیا کرنے کی سبیل پر غور۔
(۱۰) دیگر امور جو جناب صدر کی اجازت سے پیش کئے جائیں گے۔

مکرر آنکہ چونکہ یہ نہایت اہم اجلاس ہے اور جملہ صوبہ جات کے نمایندوں کی شرکت ازبس لازمی ہے لہذا تمام ممبران سے استدعا ہے کہ وہ اس اجلاس میں انتہائی کوشش کر کے ضرور شریک ہوں

ڈھاکہ کے مسلمانوں کا صبر اور ہندوؤں کی شرارت

باوجود انتہائی احتیاط کے فساد ہوگیا

ڈھاکہ۔ اگر جلوس کے آخر میں معمولی فساد نہ ہوگیا ہوتا تو جنم اشٹمی بخیر و خوبی گذر گئی تھی۔ جلوس نئے بازار سے روانہ ہوا۔ اور بابو بازار اسلام پور۔ پٹواٹولی۔ بینکلہ بازار۔ نواب بازار اور جانسن روڈ سے ہوتا ہوا گذر گیا۔ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جلوس میں شریک تھے۔ سنگینوں کا پہرہ تھا۔ چونکہ مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کر دی تھی۔ اس لئے گھوڑا گاڑیاں وغیرہ نظر نہ آتی تھیں۔ مسلمان رضاکار مختلف مقامات پر کھڑے ہوئے مسلمانوں کو جلوس سے علیحدہ رہنے کی ہدایت کر رہے تھے۔ گورکھے بھی جگہ جگہ متعین تھے۔ جس وقت جلوس نئے علاقہ میں سے گذر رہا تھا ایک

مسجد کے قریب ہندو رضاکاروں اور لڑکوں نے شور مچانا شروع کیا۔ مسجد کے بعض مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ جس پر آپس میں جھگڑا ہوگیا۔ ہندو مسلمان زخمی ہوئے۔ اور ایک یورپین سارجنٹ بھی لپیٹ میں آگیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر مجمع کو منتشر کر دیا۔ گرفتار شدہ آدمیوں میں ہندو رضاکاروں کا کپتان بھی ہے۔ چار ہندو ایک مسلمان اور ایک یورپین سارجنٹ شفاخانہ بھیجے گئے۔

ڈاکٹر مونجے ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں

ڈاکٹر مونجے نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ ناگپور سے کلکتہ اور وہاں سے ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں۔

بعد کی اطلاع

ڈھاکہ ۹ ستمبر۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اکا دکا آدمیوں پر حملوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اور راہگیروں پر چھروں سے بھی حملے کئے گئے۔ جنم اشٹمی کا دوسرا جلوس بھی گذر گیا۔ دس ہندوؤں کی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

ہنگامہ کھضر پور کا مقدمہ

۱۰۵ مسلمان ماخوذ ہیں

مسٹر ایم علی چودھری۔ پولیس مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں واٹ گنج پولیس نے حافظ عبد المجید امام مسجد ہاپٹ روڈ اور ۱۰۴ اور مسلمانوں کو بلوہ کرنے۔ پولیس پر حملہ کرنے اور فرائض ادا کرنے میں مانع ہونے کے الزامات میں بھیجا ہے۔

ملزمین میں ایک اینگلو انڈین این داشن بھی ہے۔ مسٹر ایم داؤد وکیل بابو ہرش ناتھ بنرجی۔ اور بابو دوچند رناتھ بنرجی اور چند اور وکلا پیش ہوئے۔ اور ملزم کی جانب سے ضمانت کی درخواست دی۔ مجسٹریٹ نے تمام ملزمین کو دو دو سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم صادر کیا ہے اور مقدمہ ۱۸ ستمبر پر ملتوی کر دیا گیا۔

لالہ لاجپت رائے کا سیاسی ارتداد

ڈاکٹر انصاری کے خیالات

لالہ لاجپت رائے نے سوراجیہ پارٹی سے جو استعفی دیا ہے اس پر ڈاکٹر انصاری صاحب نے حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے جب میں نے سنا کہ لالہ لاجپت رائے نے سوراج پارٹی سے استعفی دیدیا ہے تو مجھے بہت افسوس ہوا۔ مگر اس بات پر حیرت ہوئی کہ آپ مجلس وضع قوانین ہند میں کیوں جا بیٹھے۔ لالہ جی کا یہ طرز عمل کے ساتھیوں کے نزدیک ان کا سیاسی تنزل ہے۔

ہندوستان کی بالشویک جماعت کا سالانہ اجلاس

دہلی ۸ ستمبر۔ ہندوستان کی کمیونسٹ جماعت کی دوسری کانگریس نومبر کے دوسرے ہفتہ میں بمقام دہلی منعقد ہوگی۔ ایک مجلس استقبالیہ ترتیب دے لی گئی ہے۔ مسٹر جے۔ بی بیگم ہٹا صدر اور مسٹر ایچ۔ اے نسیم ناظم مقرر ہوئے ہیں۔ اجلاس کی صحیح تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اجلاس کا ایجنڈا اور چندہ کی اپیل عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ مجلس استقبالیہ کے آئندہ اجلاس میں صدر کا قطعی انتخاب عمل میں آئے گا۔

ہندو مسلم مناقشات ترقی کا پیش خیمہ ہیں

رہنمایان ملت کی اپیل پر گاندھی جی کا جواب

احمد آباد ۸ ستمبر۔ ڈاکٹر سید محمود وغیرہم کی اپیل کا جواب دیتے ہوئے گاندھی جی نے ینگ انڈیا میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

چونکہ میری صحت کی خرابی اور آشرم کی مشغولیتیں مجھے اس کی اجازت نہیں دیتیں کہ سفر کی تکالیف اور پبلک مشاغل کا بار برداشت کر سکوں۔ اس لئے میں نے ایک سال کے لئے علحدگی اپنے اوپر جبرا

فائدہ کرتی ہے۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ میں پبلک زندگی سے دستبردار ہو گیا ہوں۔ میں کونسلوں کے معاملہ میں اس وجہ سے کچھ نہیں کہتا کہ مجھے اسپر اعتقاد نہیں ہے ہندو مسلم مناقشات میں میرا مداخلت کرنا میرے نزدیک سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس لیئے صرف چھوت چھات۔ قومی تعلیم۔ اور چرخہ تین چیزیں ایسی رہ جاتی ہیں جن پر میں اپنی تمام تر توجہ مرکوز کر رہا ہوں۔ مجھے موجودہ حالات کے باعث مایوسی نہیں ہے۔ ہندو یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ جسمانی حیثیت سے مسلمانوں سے کمزور ہیں اور مسلمانوں کا خیال ہے کہ وہ تعلیم اور دنیوی سامان کے اعتبار سے ہندوؤں سے کمزور ہیں۔ اور وہ دونوں آج کل وہی کر رہے ہیں جو تمام کمزور قومیں کرتی رہی ہیں۔ اس لیئے یہ جنگ خواہ کتنی ہی ناگوار کیوں نہو ترقی کا پیش خیمہ ہے۔

لالہ لاجپت رائے اور پنڈت موتی لال نہرو میں جو کشمکش ہو رہی ہے وہ بھی اسی کشمکش کا ایک حصہ ہے۔ لالہ لاجپت رائے کو سوائے فرقہ وارانہ تحریک کے اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ اور پنڈت موتی لال نہرو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مگر دونوں ملک کے بہی خواہ ہیں۔ قوم سر عبدالرحیم اور حکیم اجمل خاں دونوں کو نہیں چھوڑ سکتی۔ سر عبدالرحیم وہی ہیں جنھوں نے مسٹر گوکھلے کے ساتھ اسلنگٹن کمیشن پر نہایت وقیع مضمون لکھا تھا۔ اب انہیں ملک کا دشمن کون کہہ سکتا ہے۔ میرے دل میں ان سب کے لیئے جگہ ہے مگر فرقہ وارانہ تحریکات پر میرا عقیدہ نہیں اور نہ میں اس سلسلہ میں کوئی کام کرنے کے قابل ہوں۔ اس لیئے میں اسوقت تک ایک فاصلہ پر کھڑا ہوا تمام حالات کا مطالعہ کر رہا ہوں جب کہ طوفان ختم ہو جائیگا۔ اور دوبارہ تعمیر شروع ہوگی۔

آخر میں گاندھی جی نے اپیل پر دستخط کرنے والوں سے پر زور الفاظ میں درخواست کی کہ اگر وہ ان کو اپنا رہنما مانتے ہیں تو ان کی پیروی کرتے ہوئے چرخہ کی ترویج کریں۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

فطرۃ سلیمہ کی کشش

پچاس آدمیوں کا قبول اسلام

شعبہ تبلیغ کی جانب سے حضرات مبلغین کی خدمت میں اندراج مسلمین کے لیئے کتابیں ارسال کیجاتی ہیں جس کے ہر صفحہ میں دو حصہ ہوتے ہیں جو شخص اسلام قبول کرتا ہے ایک صفحہ اس کو بطور سند دیدیا جاتا ہے اور دوسرا بطور مثنیٰ مبلغ کے پاس محفوظ رہتا ہے۔ اور جب یہ کتاب پوری ہو جاتی ہے تو مبلغ تمام مثنے دفتر کو روانہ کر دیتا ہے۔ حال ہی میں حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب فرنگی محلی نے جو مثنے واپس کئے ہیں ان سے پچاس اصحاب کے قبول اسلام کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ہم طوالت کے خوف سے تفصیلی حالات کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف ان حضرات کے نام درج کئے دیتے ہیں جنہوں نے دائمی موت سے نجات پاکر ابدی راحت وسکون حاصل کیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومسلموں کو استقامت بخشے اور مولانا موصوف کو اپنے دین کی خدمت کے لیئے بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

فہرست نومسلمین

نمبر شمار	کفر کی حالت کا نام	اسلامی نام	نمبر شمار	کفر کی حالت کا نام	اسلامی نام
۱	مسماۃ سیتی	احمدی	۲۶	مسمی فتح بہادر	رمضان علی
۲	مسمی لالہ	عبداللہ	۲۷	؍؍ نیک راج شرما	عبدالحمید
۳	مسمی سورج بلی	عبدالقادر	۲۸	؍؍ بھگوانداس	عبدالکریم
۴	مسماۃ کیولا	زینب	۲۹	مسماۃ جھبو	عیدن
۵	مسماۃ رادھیا	قادری	۳۰	؍؍ پھول متی	آمنہ
۶	مسمی رام آدھین	نور محمد	۳۱	مسمی گنگا دین	خدا بخش
۷	؍؍ اشرفی لال	عبدالغنی	۳۲	مسماۃ جیا	کریمن
۸	مسماۃ پچھمن	قادری	۳۳	؍؍ جیودہ	اللہ رکھی
۹	مسمی نہال سنگھ	قمرالدین	۳۴	؍؍ سماگا	الھورن
۱۰	؍؍ موہن لال	عبدالقادر	۳۵	مسمی پرہلال	دین محمد
۱۱	مسماۃ ہیرونی	اللہ رکھی	۳۶	مسماۃ شہمالگا	نفیسین
۱۲	؍؍ سہلکرانا	رحیمن	۳۷	؍؍ ہیرانی	نصیبن
۱۳	؍؍ دلاسا	محمدی	۳۸	مسمی دہنی	خیراتی
۱۴	مسمی فیروزی	عبداللہ	۳۹	؍؍ بڑکو	خدا بخش
۱۵	مسماۃ ننہی	کریمن	۴۰	؍؍ گوکل	خدا بخش
۱۶	؍؍ سندری	احمدی	۴۱	؍؍ میوہ لال	محرم علی
۱۷	مسمی شنکر	عبدالحق	۴۲	مسماۃ چھدنیا	رمضانو
۱۸	؍؍ راجرن	عبداللہ	۴۳	مسمی جگدیش پرشاد	عبداللہ
۱۹	؍؍ سوہن	عبدالغفور	۴۴	؍؍ سیتارام	عبداللہ
۲۰	؍؍ بہادر سنگھ	عبداللہ	۴۵	؍؍ رام اندلال	ہدایت اللہ خاں
۲۱	؍؍ شیو نندن	عبدالکریم	۴۶	مسماۃ رگھرائی	محمدی
۲۲	مسماۃ پرباتا	شبراتن	۴۷	مسمی رام چندر	عبدالرحمن
۲۳	مسمی رگھنندن	عبداللہ	۴۸	مسماۃ اندرانہ	نفیسن
۲۴	؍؍ جان رونس	ممتاز حسین	۴۹	مسمی سورج لال	شمس الدین
۲۵	؍؍ سی کے نائیڈو	عبدالرحمن	۵۰	؍؍ آصرے	عبداللہ

دارالحکومت

مولوی مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان کا مقدمہ

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا تار وائسرائے کے نام

دہلی گورنمنٹ نے مولوی مظہر الدین ایڈیٹر الامان کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳-الف مقدمہ چلایا ہے جس مضمون پر مقدمہ چلایا گیا ہے وہ ایک مذہبی فتویٰ ہے جو بریلی میں شائع ہوا تھا الامان نے صرف اسکی نقل شائع کی ہے، مذہبی فتوے کی اشاعت پر مقدمہ چلانا نہ صرف مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت ہے بلکہ برطانوی آئین کے بھی خلاف ہے میں آپ کی توجہ مذکورہ بالا مقدمہ کی طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں تاکہ دہلی گورنمنٹ کی یہ کارروائی کسی اشتعال کی موجب نہ ہوجائے۔

دہلی میونسپلٹی کا اجلاس

دہلی ۹ ستمبر۔ کل دہلی میونسپلٹی کا اجلاس عمومی منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد کافی تھی مندرجہ ذیل امور پر غور کیا گیا۔

مویشیوں پر ٹیکس کا مسئلہ

جن لوگوں نے یہ درخواست دی تھی کہ چونکہ وہ مویشیوں کو صرف فروخت کرنے کے لیئے پالتے ہیں اور ان کے دودھ کو بیچ کر فائدہ حاصل نہیں کرتے اس لیئے ان پر ٹیکس نہ لگایا جائے ان کے متعلق یہ طے پایا کہ اس معاملہ پر سکرٹری صاحب غور کر کے اپنی رائے سے مطلع کریں۔

میونسپل لائبریریوں کے لیئے اخبارات

میونسپل لائبریریوں کے لیئے سب کمیٹی نے بج۔ بندے ماترم آج۔ لاہوری۔ ٹریبیون۔ نوجیون۔ مسلم آؤٹ لک تنظیم ہمایوں زمیندار اور ہمدرد کی سفارش کی تھی۔ لالہ مدن موہن نے ارجن اور ہندو سنسار کو اور شامل کرنے پر زور دیا۔ نواب ابو الحسن صاحب الامان اور مبلغ کے نام پیش کرئے۔ بالآخر معاملہ دوبارہ سب کمیٹی کے غور کرنے کے واسطے اس کے پاس بھیجدیا گیا۔

نئی سڑک کی پیاؤ

نئی سڑک کی پیاؤ کا مسئلہ ایک عرصہ سے معرض التوا میں چلا آرہا ہے۔ اس اجلاس میں اسے پھر پیش کیا گیا مگر مزید ڈیڑھ سال کے واسطے اسے پھر ملتوی کر دیا گیا۔

دہلی کی صحت عامہ کا مسئلہ

ماہ جون کی پیدائش واموات کے اعداد وشمار پر ایک دلچسپ بحث چھڑ گئی۔ اور تمام ارکان نے اس پر زور دیا کہ دہلی کی موجودہ حالت صحت کے اعتبار سے قابل اطمینان نہیں ہے۔ سڑی ہوئی اور گلی ترکاریاں اب تک فروخت ہو رہی ہیں اور انہیں کافی مقدار میں ضائع نہیں کیا جاتا۔ امرودوں کی کثیر فروخت کے باعث ہیضہ پھیل رہا ہے۔ ان کی بندش کا اہتمام ضروری ہے۔ اس مباحثہ کے بعد ہیلتھ آفیسر نے بعض دوسرے اضلاع سے دہلی کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے حلقہ کو بہتر حالت میں ثابت کرنے کی کوشش کی۔ پیدائش واموات کی رپورٹ منظور ہوگئی۔

فسادات عید الاضحیٰ کی صدائے بازگشت

۳۶ ہندو ملزمین کا مقدمہ

دہلی ۱۰ ستمبر۔ فسادات عید الاضحیٰ کے سلسلہ میں ۳۶ ہندو ملزمین کا مقدمہ کل پھر پیش ہوا۔ گواہان استغاثہ کی مزید شہادتیں لی گئیں۔ آج ملزم گو بند بھی موجود تھا جو پہلے مفرور ہو گیا تھا۔

پہلا گواہ محمد صدیق تھا جس کی شہادت اس وجہ سے ملتوی کر دی گئی کہ اسے جرجی پہلوان کی شناخت کرنی تھی جو بیمار ہو جانے کے باعث حاضر عدالت نہیں ہو سکا تھا۔

صدیق ساکن کوچہ نواب کی شہادت

صدیق ساکن کوچہ نواب نے بیان کیا کہ میں نے ۶۰ ہندوؤں کا ایک مجمع دیکھا جس میں سے ایک شخص نے ایک پتھر پھینک کر مارا جو میری ایک عزیزہ کے لگا۔ اس پر میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا۔ اور جب تک کہ امن نہ ہو گیا اندر ہی رہا۔ گواہ نے ملزمین کلو اور منوہر لال کی شناخت کی جنھوں نے اس کے مکان پر پتھر پھینکے تھے۔

رادھے شام کی شناخت

مسٹر نرائن سنگھ اسسٹنٹ ٹرلیبوے انسپکٹر نے رادھے شام کی شناخت کی جو ان لوگوں میں شامل تھا جو مجمع کو اشتعال دلا رہے تھے۔

کلو اور منوہر کی دوسری شناخت

حکیم محمد سعید نے کلو اور منوہر کی شناخت کی جو مجمع میں کوچہ نواب مرزا کے قریب دیکھے گئے تھے۔ اور گواہ کی بیوی کے بھی ایک پتھر آکر لگا تھا۔

تیسری شناخت

بشیری درزی نے بھی کلو اور منوہر کی شناخت کی جو مجمع کے لیڈر رہے ہوئے تھے۔

ابراہیم ساکن کٹرہ لمبا کو کا بیان

ابراہیم نے بیان کیا کہ مسلمانوں کا ایک مختصر مجمع پھاٹک حبش خاں میں داخل ہوا تو ہندوؤں نے کوٹھوں پر سے پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد گواہ نے منصدی لال کی شناخت کی۔

منصدی لال کی دوسری شناخت

محمد عثمان نے بیان کیا کہ مسلمانوں پر پتھر برسائے گئے تھے گواہ نے نتھو اور منصدی لال کی شناخت کی۔

منصدی لال اور نتھو کی مزید شناخت

محمد عمر مغل نے بیان کیا کہ بلوہ کے روز وہ کھاری باؤلی میں ترکاری خریدنے کے لیئے گیا ہوا تھا جبکہ مشمن ترکاری والے نے اس سے بھاگنے کے لیئے کہا۔ وہ بھاگ کر کٹرہ لمبا کو میں چلا گیا جہاں اسے ہندوؤں نے لاٹھیوں اور پتھروں سے مارا۔ گواہ نے منصدی لال اور نتھو کی شناخت کی۔

دہلی میں رہنمایان ملت کا ورود

دہلی ۱۱ ستمبر۔ نیشنل یونین کے جلسہ میں شرکت کی غرض سے پنڈت موتی لال نہرو اور مولانا ابو الکلام آزاد تشریف لے آئے ہیں۔ مسز سروجنی نائیڈو دہلی آگئی ہیں۔ آج شام کے ۷ بجے شکمیم تنظیم میں ایک پبلک جلسہ بھی منعقد ہوگا۔

چونکہ مولانا محمد علی صاحب لکھنؤ گئے ہیں اور مولانا شوکت علی صاحب بمبئی میں ہیں۔ اس لئے غالباً علی برادران اس جلسہ میں شریک نہ ہو سکیں گے۔

دہلی میں اب امن ہے

دہلی ۹ ستمبر۔ دہلی میں اب بالکل امن ہے پولیس کے پہرے اٹھالئے گئے ہیں۔ اور اب تک ۸۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

مصالحتی کمیٹیوں کا قیام

دہلی ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مختلف محلوں میں مصالحتی کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ کوچہ رائیان میں پانچ ہندوؤں اور پانچ مسلمانوں کی ایک کمیٹی بنی ہے جس نے اپنے ایک جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ تمام چوکیدار ایسے رکھنے چاہئیں جن کا چال چلن اچھا ہے کیونکہ وہی لوگ ایسے مواقع پر زیادہ حصہ لیتے ہیں۔

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید لشیں حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ رازداری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار دیا تلی تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کیلیئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بخوبی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کرئے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور بے ضرر ہے۔ نہ بدبو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنانے سے اس کی لاگت بمعہ لیبل شیشی کارک ۲ ر پڑتی ہے۔

نوٹ جو اصحاب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط وکتابت وترسیل زر کا پتہ:۔

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پیران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پیران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پیران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست واحباب، اعزا واقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب وجوار کے رہنے والوں کو خبر کردیں کہ "پیران داتا" تپ دق کے لیے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (۳۰ روپے) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ :۔ "پیران داتا" ہندو (پٹنہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی، براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں، بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ زبور وانجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۸ ر

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار وواقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۸ ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین ومورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیر کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۲ ر۔ جلد دوم للعہ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر فروش دروازہ سنور ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت وطاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد وصاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل ودماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ سرخ۔ پارہ دق۔ تر وتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ وپٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ بافراغت۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار ست۔ بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلیئے لذات دنیوی سے محروم وما یوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلیئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش وعشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتی ہے۔ بیخ وبن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور ومخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لیے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک سے ۳ ر محصول ۶ ر۔ بیس خوراک ۶ ر محصول ۷ ر۔ چالیس خوراک عہ ۸ ر محصول ۱۰ ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ وپٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا اور ہر عمر وہر مزاج کے مریض کیلیئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۔ ہے محصول ۶ ر۔ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں لاتا فی شیشی ۶ ر محصول ۶ ر۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت عہ محصول ۱۰ ر

۲۰ خوراک سفوف معہ طلاء درجہ عام ۸ ر محصول ۱۰ ر

جوب حیرت امساک پیدا کرنے کیلئے ایک ایسی تیر بہدف گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھایئے۔ کیا مجال کہ ٹکا سکا کمزوری محسوس ہو جبتک ترشی نہ کھائینگے انزال نہ ہوگا۔ قیمت فی درجن عہ دو درجن ۳ ر۔ محصول ہر صورت ۶ ر

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار دافع ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی خوراک سے بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ باری کا بخار۔ موسمی بخار کو شرطیہ دور کرتا ہے۔ بخار دور ہونے کے بعد اسکا استعمال کرنے سے بھوک کھل کر لگتی ہے۔ ہم اپنے دعوے پر قائم ہیں۔ اس کے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پاچکے ہیں قیمت فی شیشی ۸ ر۔ درجن شیشی ۱۴ ر۔ چار شیشی ہر چہار شیشی ۲ ر۔ ایک درجن ۶ ر

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجادات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے، جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگاکر فروخت کرسکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط وکتابت کیجیئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تین برس کے مرعمر کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت، رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی، چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے، ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ۔

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسن صاحب [illegible] شربت اکسیر [illegible] بموجب اشتہار [illegible] شربت اکسیر اور بھیجئے۔

ملنے کا پتہ: [illegible] ایجنسی، [illegible] کولوٹولہ اسٹریٹ [illegible]

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب کہیں نہ سر پہ چلیگی ہل چل

چاند تارے نے کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جس کی تعریف میں اعلیٰ ہیں کے معنی ادنیٰ

جس کی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

ہریتہ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء کو یاد رکھئے بھول نہ جائیے

مشتہرین کے لئے سنہری موقع

روزنامہ رہبر دکن کا سالانہ نمبر حسب معمول قدیم ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو کثیر تعداد میں نہایت آب و تاب سے شائع ہوگا جس میں ہندوستان اور دکن کے مشہور و معروف اہل قلم حضرات کے مضامین ہونگے۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء تک اپنا اشتہار مع رقم روانہ فرمائیے۔ [illegible]

نرخنامہ حسب ذیل ہے

ایک صفحہ [illegible] نصف صفحہ [illegible] چوتھائی صفحہ [illegible]

ایک کالم [illegible] نصف کالم [illegible] ½ کالم [illegible]

اخبار کا سائز ۱۶×۲۲ انچ ہے۔ ایک کالم میں (۶۶) سطور ہوتے ہیں۔ اشتہارات صاف ہوں ورنہ دفتر کسی غلطی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

رقم منیجر رہبر دکن (حیدرآباد دکن) کے نام بھیجی جائے

”اتحاد و اتفاق کا واحد ذریعہ“

کون ہے جو اس وقت مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا خواہاں نہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر مسلمانوں کے سچے خیرخواہ اور خون مسلم کی حقیقی حرمت کے قائل حضرت امام سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی تیار کئے گئے ہیں۔ آپ کے حالات [illegible] ابواب میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ [illegible]

[illegible] قیمت فی جلد [illegible] میں معہ محصول ڈاک۔

جن حضرات کو اسلام اور مسلمانوں کی خیرخواہی کا ذوق و شوق ہو ان کو خصوصیت سے سیرت الحسن کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

المشتہر: مرزا عطاء الرحمٰن فتحپوری۔ زیر مرکنٹائل بنک دہلی

قرآن شریف [illegible] حمائل صاحب دہلی

[illegible]

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس حمائل قیمت کا طباعت ہی خوبصورت ہے سادہ کاغذ کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی [illegible] ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر بیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے اعلیٰ قیمت ۸۔۰ مع مصارف بذریعہ رجسٹری مع [illegible]

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۱ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بذریعہ رجسٹری

روح المعانی تفسیر [illegible] کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول خاکی کاغذ قیمت ۲۳۔۸۔۰

[illegible] کامل ۱۰ جلد طبع میرٹھ [illegible]

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میرٹھی مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابوالسعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰۔۸۔۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۔ بمبئی ۹

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی انجمنات کی رائے ہے کہ گزشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل [illegible] کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ [illegible]

[illegible] وعدہ۔ کتاب گود انی اشتہار نہ ہو تو دام واپس ہو جائیگا [illegible] فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

اردو کا سب سے زیادہ دلچسپ اور شاندار با تصویر ماہوار رسالہ

”بہارستان“

ملک کے مشہور اور مستند اہل قلم کی سرپرستی میں ۱۹۲۵ء سے ملک کی گرانبہا ادبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ تمام رسائل و اخبارات نے متفقہ طور پر اس کی تعریف میں اعلیٰ درجہ کی رائیں ظاہر کی ہیں اور مشاہیر ملک نے اس کی علمی و ادبی رعنائیوں کی بے اختیار داد دی ہے۔ جو ایک دفعہ اس کو نمونتاً دیکھتا ہے اس کی ظاہری و باطنی خوبیوں کا گرویدہ ہو کر اس کا مستقل خریدار بن جاتا ہے۔ بلکہ نہایت فخر و شوق سے اپنے دوستوں کو بھی اس کی خریداری کی ترغیب دیتا ہے۔ ہر ماہ متعدد رنگین و سادہ تصاویر بھی شائع ہوتی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ حجم ۸۰ سے ۱۰۰ صفحات سائز ۲۰×۲۶ سالانہ چندہ پانچ روپیہ ششماہی تین روپیہ فی پرچہ ۸ آنے۔ ایک پرچہ طلب کیجئے اگر پسند نہ آئے تو واپس دفتر ہی بھیجکر قیمت منگا لیجئے۔

المشتہر: منیجر رسالہ ”بہارستان“ مزنگ لاہور

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

فریاد

ریاست جیند ملک ہریانہ باگڑ کا ایسا مقام ہے جسے کفرستان کہنا بجا ہے۔ ایسی کفرخیز سرزمین میں مدرسہ اسلامیہ محض خداوند عالم کے بھروسہ پر علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ مخیر مسلمانوں سے التجا ہے کہ وہ براہ لطف و کرم زکوٰۃ خیرات صدقات سے اس غریب مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب عظیم حاصل فرما دیں۔ حق تعالیٰ ایسے معاونین کی جان مال اور اولاد میں ترقی اور برکت عطا فرمائے گا۔

پتہ: مہتمم مدرسہ اسلامیہ ریاست جیند

کیف شباب

[illegible]

منیجر چشمۂ کامل۔ دہلی

لطف شباب

[illegible]

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جائیں تو [illegible] پوری قیمت واپس۔ [illegible]

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

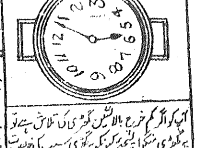
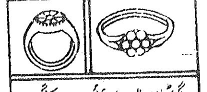

[illegible]

خضاب لاجواب

[illegible]

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرس لین ۱۳/۳ کلکتہ

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمائیے اور ہماری صداقت کا ثبوت لیجئے۔ قیمت فی بکس [illegible] علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرماویں۔

المشتہر: ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۲۷ مکان نمبر ۲۳ رنگون

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائیں

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

بخار کا ملک الموت ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہو جاتا ہے پھر دن بدن کے پینے سے خون گاڑھا ہوتا ہے۔ اور جسم تر و تازہ ہو کر بخار جڑ سے نابود ہو جاتا ہے۔ بیماری کا بخار ریکٹری، تجاری اور چھیلاسی کے اقوام میں سے ایسی بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بیسیک دوا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۔ اور [illegible] محصول [illegible] بڑی شیشی ایک روپیہ ڈاک محصول [illegible]

داد کا مرہم

بغیر تکلیف داد چلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا یا پرانا داد خارش کھجلی کیوں نہ ہو مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک ہی بار لگانے سے فوراً آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول ڈاک [illegible]

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: ڈاکٹر بالو دھوید سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

سفید بال [illegible] پیدا [illegible] ہمیشہ سیاہ رہیں گے [illegible]

[illegible]

نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء

امرتسر سے جو مستورات کیلئے زنانہ رسالہ ”نور جہاں“ نکلتا ہے اس کے پروپرائٹر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ عنقریب نور جہاں کا سالانہ نمبر موسومہ نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء نکالنے والے ہیں جس کے لئے ہندوستان کے اعلیٰ ترین مضمون نگاروں سے مفید نسواں مضامین منگوائے جا رہے ہیں۔ ہر مضمون با تصویر ہوگا۔ کاغذ چکنا آرٹ پیپر استعمال کیا جائے گا۔ اعلیٰ رنگین تصاویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ ٹائمز اینول کے مقابلہ میں اردو زبان کا یہ سب سے پہلا اینول ہوگا جو اس اعلیٰ پیمانہ پر شائع کیا جائیگا۔ اسکی قیمت دو روپیہ تک ہوگی۔ اگر آپ مفت حاصل کرنا چاہیں تو مالک رسالہ نور جہاں امرتسر کے نام ایک کارڈ لکھکر دریافت معلوم کریں کہ کیونکر نور جہاں اینول مفت مل سکیگا۔ نور جہاں رسالہ کا نمونہ عورتوں کو مفت دیا جاتا ہے۔ اور مردوں کو بشرطیکہ وہ الجمعیۃ کا حوالہ دیں نصف قیمت پر یعنی ۲ کے ٹکٹ بذریعہ لفافہ بھیجنے سے دیا جائے گا۔

ہر شہر و قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائیگی (منیجر)

[illegible]

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم شنبہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری۔ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۱

اقتباسات

حرب استقلال میں شام کی قربانیاں

مجاہدین شام کی عظیم الشان فتوحات

"نامہ نگار بغداد لکھتا ہے کہ:-

شام سے اب تک نہایت ہولناک خبریں آرہی ہیں عربی اخبار العلم العربی نے حرب استقلال کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ستمبر ۲۵ء سے اب تک دروزیوں اور شامی وطن پروروں کے ۱۱۸۰۰ سپاہی شہید ہو چکے ہیں اور ۵۹۰۰ ۳ شہریوں کو جنکا جنگ سے کوئی تعلق نہیں تھا حکومت فرانس قتل کر چکی ہے نیز اس لڑائی میں وطن پروروں کے مالی نقصانات کا اندازہ ۳۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ کیا گیا ہے۔

ایک دوسرا عربی روزنامہ ندار الشعب لکھتا ہے کہ حال میں فرانس اور مجاہدین کے درمیان جبل عرب میں ایک بہت بڑا معرکہ ہوا جس میں مجاہدین کے ۴۳۲ آدمی شہید ہوئے۔ لیکن اسکے مقابلہ میں فرانس کے نقصانات کی فہرست بہت طویل تھی۔ ان کے ایک ہزار آدمی مارے گئے ایک ہزار زخمی ہوئے ۱۵ گرفتار کئے گئے جنمیں ایک میجر اور ایک کپتان بھی تھا۔ ۹۰ رائفلیں ۱۹ چھوٹی اور ۸ بڑی مشین گنیں ۴ میدانی توپیں ۶ گاڑیاں ۵۹ گھوڑے۔ ۱۳۲ بکس جن میں ذخائر حرب بھرے ہوئے تھے ۲۰۰ تھیلے ۹۷۶ تھیلے ۲۱۲ سیلچے ۶۲۵ تبر ۲۸۵ آتش افروز بم ہاتھ آئے۔ اور ان کے علاوہ اور بہت سامان تھا جن میں ۸۷ فوجی کھیلے تھے اور بہت سی دستی گھڑیاں اور ایک بڑی مقدار میں خشک میوے تھے۔

دمشق کے فرانسیسی حلقوں میں حال کے ایک واقعہ سے سخت ہیجان برپا ہوگیا۔ حکومت نے دو آدمی ڈاکٹر شہبندر کے پیچھے لگا دیئے تھے تاکہ ان کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے رہیں۔ مجاہدین نے ان دونوں کو پکڑ کر ان کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ یہ ڈنڈے جاسوس جب دمشق پہنچے تو انہوں نے سارے شہر میں یہ دکھا کر ہیجان پیدا کرنے کی کوشش کی کہ مجاہدین نے ان کے ساتھ سخت وحشیانہ سلوک کیا ہے۔

طرابلس میں مجاہدین عرب کے انتصارات

روح جہاد کی روز افزوں ترقی

ترکی اخبارات میں طرابلس الغرب کے متعلق جو خاص اطلاعات شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مجاہدین طرابلس نے غازی کبیر سید عمر المختار کی قیادت میں اطالوی فوجوں پر جو جدید ترین مہلک اسلحہ اور ٹینکوں اور طیاروں سے مسلح تھے۔ ایک زبردست حملہ کیا جس میں اطالوی سخت نقصان کے ساتھ پسپا ہوئے۔ اور ایک ہزار سپاہی مقتول و مجروح چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس معرکہ میں مجاہدین نے دشمن سے بے حساب سامان لوٹا۔ منجملہ اور مال غنیمت کے ۴ توپیں ۵۰۰ بندوقیں اور دو پہاڑی توپیں بھی تھیں۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد خچر اور اونٹ بھی انکے ہاتھ آئے۔ اور دو اعلیٰ اطالوی افسر بھی گرفتار ہوئے جن میں سے ایک میجر تھا۔ اور دوسرا لفٹنٹ کرنل۔ قائد عمر المختار نے جب ان دونوں اسیروں سے گفتگو کی تو انہوں نے جان کی امان کا وعدہ لیکر بیان کیا کہ اٹلی نے ایک زبردست لشکر طرابلسیوں سے لڑنے کے لیے تیار کیا ہے جو وادی سماوس کے راستہ آگے بڑھ رہا ہے اس میں پیادہ فوج کے علاوہ ۶۰۰ سو سوار بھی ہیں۔ اور ان کی مدد کے لیے ۸ ٹینک اور کئی ہوائی جہاز ہیں۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد قائد موصوف نے اپنی فوج کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ اور ایک جرار لشکر لیکر وادی مذکور کی طرف روانہ ہوگئے۔ ابھی رات ختم نہیں ہوئی تھی کہ مجاہدین وہاں پہنچ گئے۔ اور اطالویوں سے ان کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ ۴ گھنٹہ تک دونوں طرف سے گولوں اور گولیوں کی بارش ہوتی رہی۔ آخر قائد نے اپنے بہادر سپاہیوں کو حکم دیا کہ تلواریں سونت لو اور اعداء دین پر جا ٹوٹو چنانچہ دست بدست لڑائی شروع ہوگئی۔ اور آناً فاناً میں اطالوی فوجیں کائی کی طرح پھٹ گئیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ اس جنگ میں مجاہدین نے دشمن کی سوار فوجوں میں سے ایک شخص کو بھی زندہ نہیں چھوڑا۔ اور انکے گھوڑوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان کے ہاتھ آگئی۔ پیدل فوج بھی اپنی زبردست ترتیب اور حفاظتی تاروں اور کثرت تعداد کے باوجود محفوظ نہ رہ سکی۔ اس کا ایک بڑا حصہ موت کے گھاٹ اترا اور اس کا سپہ سالار جو کرنل کا درجہ رکھتا تھا گرفتار ہوگیا۔ ایک اور افسر بھی ۴۰ سپاہیوں کے ساتھ پکڑا گیا جس کا رتبہ میجر کا تھا۔

سمرنا کے ایک ترکی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ مجھے قوی امید تھی کہ وادی سماوس کی جنگ میں مجاہدین کی فتح ہوگی مگر دشمن کے ساز و سامان اور کثرت تعداد کا حال سنکر ذرا مجھکو پریشانی لاحق ہوگئی تھی اور میں بے چینی کے ساتھ نتیجہ کا منتظر تھا۔ مگر مجاہدین کے صبر و ثبات اور ناقابل تسخیر قوت ایمانی نے تمام اندیشوں کو دور کر دیا اور دشمن کی صفوں کو الٹ کر رکھدیا۔ اس معرکہ میں مجاہدین کو بہت کچھ سامان جنگ ہاتھ آیا جس میں ۵۰ صندوق ذخائر حرب کے ۱۰ مشین گنیں۔ اور ۲ ہزار بندوقیں تھیں اطالویوں کے ایک دستہ نے یہ سامان جنگ واپس لینے کی کوشش کی۔ مگر اس پر ایسا رعب طاری تھا کہ خود ہی بھاگ گیا۔

اس فتح عظیم کی خبر نے تمام ملک طرابلس میں جہاد کی روح کو از سر نو تازہ کر دیا ہے اور تمام ابنائے عرب جوق جوق مجاہدین کی صفوں میں آکر داخل ہو رہے ہیں اب تک نئے مجاہدین کی تعداد ۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اور امید ہے کہ یہ تحریک اور پھیلے گی۔ (لسان الشعب)

شام کے تخت کا مسئلہ

پیرس سے جو اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح کی گفت و شنید اس سوال پر منقطع ہوگئی کہ شام کا تخت کسکو دیا جائے؟ شامی قوم کے نمائندے اپنے وطن کے لیے جمہوری حکومت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور امیر فیصل کا مطالبہ یہ ہے کہ وہاں بادشاہ ہو اور بادشاہت کے منصب پر ان کے بھائی امیر علی کو فائز کیا جائے جو ابھی حجاز کے تخت سے محروم ہو چکے ہیں۔ حکومت فرانس نے ابھی کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی۔ اشتراکی جماعت کی رائے ہے کہ شام میں کوئی ایسا نظام حکومت قائم ہو جس سے فرانس کا عملی اقتدار بدستور قائم رہے۔ جمہوری و دیمقراطی جماعت کی رائے ہے کہ انتداب کی شرائط کے مطابق شامیوں کو ایک حد تک آزادی دیدی جائے۔ اور جس طرح انگلستان نے عراق کو نیم خود مختار کر دیا ہے۔ اسی طرح شام کو بھی کر دیا جائے۔ اور اشتراکی جماعت کی خواہش یہ ہے کہ شام کو قطعاً آزاد کر دیا جائے۔ اس اختلاف نے گفتگوئے صلح کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ اور اس سے پیرس کی رائے عامہ میں ایک اضطراب برپا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب مؤتمر شامی کا اجلاس منعقد ہونے والا ہے جس میں یہ مسئلہ طے ہوگا کہ شام میں جمہوری حکومت قائم ہو یا شخصی اس کانفرنس میں امیر شکیب ارسلان بھی شریک ہوں گے جو شام میں خاندان ہاشمی کی حکومت قائم ہونے کے سخت مخالف ہیں۔ شام کے اکثر وطن پرور حضرات ان کے موئد ہیں۔ (البلاغ)

اعلان تعطیل

چونکہ تقریب عید میلاد دفتر "الجمعیۃ" میں تعطیل رہے گی۔ اس لیے قارئین کرام ۲۲ ستمبر کے پرچہ کا انتظار فرمائیں

منیجر الجمعیۃ

دہلی

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کیلئے خاص طور پر مفید ہیں۔

اسلام کی حقانیت — پیغام محمدی — آئینہ اسلام — عیسائیوں کے جوابات — مرآۃ الیقین — ابطال تناسخ ۳/ — آریہ دھرم کا انصاف ۲/ — آریہ دھرم کا فوٹو ۱/ — اسلام کی تعلیم — قاعدہ تعلیم الاسلام ۱/ ...

ردمرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جن میں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور ہر بات کا مسکت جواب دیا گیا ہے:-

فیصلہ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کذاب ہونے کے ثبوت ۱۲/ — دوسری شہادت آسمانی مرزا صاحب کے دعوے نبوت کا بطلان ۸/ — معیار صداقت۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی کی قلعی ۱/ — ہدیہ عثمانیہ۔ مرزا صاحب اور خواجہ کمال الدین کا صحیح مذہب — حقیقۃ المسیح ...

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہو رہے ہیں:-

اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر ۸/ — سوانح مولانا روم ۸/ — سیرۃ النعمان۔ امام اعظم — الغزالی ۸/ — المامون ۸/ — مقالات شبلی — مجموعہ رسائل شبلی ...

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے انکی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکی ہیں موصوف کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتابیں بھی بے مثل ہیں:-

صبح زندگی — شام زندگی — شب زندگی — نوحہ زندگی — امت کی مائیں — یاسمین شام — آفتاب دمشق — تیغ کمال ...

ستارہ روحوں کے اعمال نامے ۸/ — رباعیات عمر خیام مع سوانح باتصویر — جذبات آزادی ۲/

دینیات

دینیات کی مندرجہ ذیل کتابیں ہندوستان کے مسلم علماء و اکابر ملت کی تصنیف ہیں جن کا ایک ایک لفظ بے بہا ذخیرہ ہے:-

تفسیر مظہری پارہ اول — پارہ دوم ۸/ — اعجاز القرآن (از مولانا شبیر احمد عثمانی) ۸/ — قصہ معراج اور معجزہ شق القمر ۱/ — تاریخ القرآن — مراسلات مذہبی حصہ اول ۱/ — آئینہ کفر و اسلام ۲/ — نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب — سوانح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (از مولانا اشرف علی صاحب) — احکام موتی ۴/ — فیوض رحمانی ۸/ — غایۃ التنقیح ۴/ — احکام التراویح ۲/

انوار ایمانی — دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل کی نصیحت — جواب حقانی۔ مرزائی مبلغ کی غیر مہذب تحریر کا مہذب جواب ۴/ — نکات ربانی ۶/ — تائید ربانی ۴/ — اغلاط الماجدیہ — مسیح کاذب — اطلاع رحمانی — صحائف رحمانی — صاعقہ آسمانی — حقیقت مرزا — آئینہ کمالات مرزا — حق طلب کی کچی غذا — مسیح قادیان کی حالت ...

سفرنامہ روم و مصر — الفاروق — بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

متفرقات

دلائل الخیرات محشی و مترجم بروایت شیخ علی حریری مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ جو کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی ہے "کاغذ سفید چکنا" قیمت فی جلد ۲/ — دلائل الخیرات۔ زرد کاغذ والی — فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ۱۲/ — حصہ دوم ۱۲/ — حصہ سوم ۱۲/ — معجز نما پنجسورہ مترجم مجلد ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی ہدیہ فی جلد ۱۴/

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

خطبہ صدارت جناب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد جو لاہور میں پڑھا گیا ۴/ — خطبہ صدارت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند جو گیا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۱۲/ — خطبہ صدارت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی جو کوکناڈا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸/ — خطبہ صدارت حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب جو مراد آباد کے اسپیشل اجلاس میں پڑھا گیا — خطبہ صدارت حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی جو کلکتہ کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸/

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے قیمت

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مد ظلہم العالی۔ اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام پورا عبور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش صحیح پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جاسکے خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری

انگورہ کا مقتدر سازش

انور پاشا شہید پر ناپاک اتہامات

(۳)

جہاں تک جنگ عظیم میں شرکت کا تعلق تھا اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ اب ہم جنگ کے بعد انور پاشا مرحوم کی سرگرمیوں پر ایک نظر ڈالکر تحقیق کرنا چاہتے ہیں کہ ان میں ذاتی ترجیح اور حصول اقتدار کی خواہش کو کہاں تک دخل تھا اور غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے جہاد استقلال میں [illegible] غازی انور پاشا نے جو کارروائیاں کیں [illegible] مرحوم پر [illegible] برابر کے شریک ہیں۔

جنگ عظیم کے بعد انور پاشا کی زندگی میں جو انقلابات پیش آئے [illegible]

[illegible]

ہمیں موت آ جائے۔

یہ خیال تھا جس کی بنا پر انور پاشا شہید نے آخر وقت تک جد و جہد کرتے رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ [illegible]

[illegible] حکومت موجود ہوتی جسکا وجود ٹرکی کے لیئے ایک مضبوط پشت پناہ ثابت ہوتا۔ لیکن افسوس ہے انور پاشا کے ایجنٹوں کو یہ کہکر نکال دیا کہ ان کے وجود سے ملک میں نفاق و شقاق پیدا ہوتا ہے۔ پھر جب انور پاشا کے چچا خلیل پاشا طرابزون آئے تو مصطفیٰ کمال نے ان کو بھی نکال دیا۔ اس کے بعد جمال عزمی بے نے اناطولیہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ مگر انہیں بھی نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ حد یہ ہے کہ ترکی لشکر کے ان جنرلوں کو بھی الگ کر دیا گیا جو انور پاشا کے دوست سمجھے جاتے تھے۔ ان باتوں نے انور پاشا کے دل میں مصطفیٰ کمال پاشا کے خلاف سخت نفرت پیدا کر دی اور وہ ان کے مخالف ہو گئے۔

ٹرکی کے موجودہ ارباب بست و کشاد کہتے ہیں کہ انور پاشا نے اپنی انجمن کی شاخیں ٹرکی میں کھولکر حکومت ملیہ کے نظام میں اختلال پیدا کرنا چاہا تھا۔ لیکن یہ کوئی ایسی نزاع نہیں تھی جس کا تصفیہ نہ ہو سکتا ہو اگر مصطفیٰ کمال چاہتے تو وہ انور پاشا سے گفت و شنید کر کے حلقہ عمل کی تقسیم کر لیتے۔ اور ایسا معاہدہ ہو جاتا جس سے وہ دونوں ایک دوسرے کے مزاحم نہیں بلکہ مساعد ہو جاتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس کے برعکس معاندانہ طرز عمل اختیار کیا جس کا قدرتی جواب معاندانہ عمل ہی ہو سکتا تھا۔ رہا یہ الزام کہ انور پاشا نے حاجی سامی کو غازی پاشا کے قتل کے لیئے بھیجا تھا۔ سو اس کے متعلق ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ اس کی کیا حقیقت ہے۔ اگر فی الحقیقت یہ صحیح ہے تو کوئی شخص بھی یہ کہنے میں تامل نہیں کر سکتا کہ مرحوم کا یہ فعل نہایت [illegible] نادیبا تھا۔

بہرحال مصطفیٰ کمال پاشا نے اپنے حریف کی مخالفت میں صرف اتنا ہی نہیں کیا کہ ان کے دوستوں اور شرکائے کار کو نکلوا دیا۔ بلکہ خود ان کے لیئے ہی حکومت ماسکو سے درخواست کی کہ وہ ان کی حرکات کی نگرانی رکھے اور انہیں روپیہ اور اسلحہ سے مدد دینے کا جو وعدہ اس نے کیا ہے اسے پورا نہ کرے۔ چنانچہ سوویٹ حکومت نے انور کی اعانت سے انکار کر دیا۔ بلکہ اس نے ماسکو کے عظیم الشان قصر میں انکو ایک طرح سے نظر بند کر دیا۔ یہ انور پاشا اور روسی حکومت کی عداوت کا ایک اور سبب تھا۔ جس کے باعث انہیں بالشویکوں سے الگ ہو کر کام کرنا پڑا۔

پھر جب ۱۹۲۱ء میں یونان نے انگورہ کی طرف پیشقدمی شروع کی اور حکومت ملیہ کی افواج اسکی شہر اور افیون قرہ حصار کو خالی کر کے نہر سقاریہ کی طرف پسپا ہونے لگیں تو انور پاشا نے حکومت روس سے کہا کہ "اگر ترک اسی طرح ہٹتے رہے اور انگورہ ساقط ہو گیا تو میرے لیئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ جس قدر فوج ملسکے اسے جمع کر کے یونانیوں سے ایک آخری مقابلہ کر لوں"۔ چنانچہ بالشویکوں کی مدد سے وہ باطوم پہنچے اور جنگ کے نتیجہ کا انتظار کرتے رہے۔ مگر جب اطلاع آئی کہ ترکی فوج کو فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی ہے تو وہ اگست ۱۹۲۱ء میں چپکر باطوم سے نکلکر بخارا چلے گئے۔ اور وہاں جا کر انہوں نے بولشویک حکومت کے خلاف وہ جہاد کیا جسکا خاتمہ ان کی شہادت پر ہوا۔

ان تمام واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انور پاشا نے باکو میں جا کر جو کچھ کیا تھا اس کا مقصد ملک ملت کی خدمت کے سوا کچھ نہ تھا مگر مصطفیٰ کمال پاشا نے انہیں دوست بنا کر فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ انہیں حریف سمجھکر مقابلہ کیا۔ اب یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ دونوں میں سے کس پر نفسانیت غالب تھی لیکن ایسی حالت میں جبکہ وہ وہ گذر گیا۔ انور پاشا اس دنیا میں زندہ نہیں رہے اور اس دور کی کسی غلطی کا موجودہ دور کے امور پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ تو بہتر یہی ہے کہ ان سب باتوں کو نظر انداز کیا جائے۔ اور کسی پر بھی نفسانیت کا الزام نہ تھوپا جائے محض ذاتی کاوشات کی بنا پر آج انور پاشا مرحوم کی غلطیوں پر حرف گیری کرنا۔ جبکہ اس سے جذبہ انتقام کی تسکین کے سوا کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ ایک ایسا فعل ہے جو دنیا کی نظروں میں مصطفیٰ کمال پاشا کی وقعت کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ دنیائے اسلام میں غازی انگورہ کی خواہ کتنی ہی قدر و منزلت کیوں نہ ہو۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ ان کی خاطر ایک ایسے شخص کے خلاف ناپاک اتہامات کو برداشت کر لیگی جس نے صرف قضیہ ترکیہ ہی کیلیئے قربانیاں نہیں کیں۔ بلکہ ۱۲ سال تک قضیہ اسلامیہ کیلیئے شجاعانہ جہاد کرتا رہا۔ کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اس نے اپنی زندگی میں بہت سی غلطیاں کیں۔ اور ان غلطیوں سے ترکی قوم کو نقصان بھی پہنچا لیکن یہ ایک لمحہ کے لیئے بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے کوئی غلطی اپنی ذاتی اغراض کے لیئے کی یا جان بوجھ کر اپنے فائدہ کے لیئے ٹرکی کو نقصان پہنچایا۔

اسمبلی میں دہلی کی نمایندگی

اسمبلی کے آئندہ انتخابات عنقریب شروع ہونے والے ہیں جن کے لیئے ملک میں جد و جہد کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں دہلی کی طرف سے تین نمائندے کھڑے ہوئے ہیں ایک مسٹر آصف علی بیرسٹر ایٹ لا۔ دوسرے لالہ رنگ بہاری لال وکیل اور تیسرے لالہ شیو نرائن صاحب وکیل اگر دہلی میں ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی طرح حلقہائے نیابت جداگانہ ہوتے تو انتخاب کا مسئلہ کچھ زیادہ اہم نہ ہوتا۔ کیونکہ ہندو اور مسلمان الگ الگ اپنے مفاد کو پیش نظر رکھکر جس کو اپنے لیئے مفید خیال کرتے منتخب کر لیتے۔ لیکن یہاں حکومت نے دیگر امتیازی خصوصیات کے ساتھ ایک یہ خصوصیت بھی برتی ہے کہ حلقہ نیابت مشترک کر دیا ہے۔ اور دہلی کو صرف ایک نشست دی ہے جس کے لیئے ہندو اور مسلمان مجبور ہیں کہ ایک ہی شخص کو منتخب کریں۔ خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اس لیئے یہاں کے انتخاب کا مسئلہ تمام ہندوستان کے انتخابات سے ایک بالکل جداگانہ حیثیت رکھتا ہے اور ضرورت ہے کہ دہلی کے رائے دہندہ حضرات بھی اس پر جداگانہ نقطہ نظر سے غور کریں۔

ہر شخص جو ہندوستان کے سیاسیات سے دلچسپی رکھتا ہے اس حقیقت سے واقف ہے کہ ہندو اور مسلمان ارباب سیاست میں ایک مدت سے نیابت کے مسئلہ پر اختلاف چلا آتا ہے۔ ہندوؤں کی خواہش یہ ہے کہ نیابت مشترکہ ہو اور انتخابات مخلوط رکھے جائیں تاکہ ہندو اور مسلمان مشترکہ قومی مفاد کو پیش نظر رکھکر نمائندے منتخب کریں۔ اور مسلمان چاہتے ہیں کہ نیابت جداگانہ اور حلقہائے انتخاب الگ الگ ہوں تاکہ ہندو اور مسلمان اپنے جماعتی مفاد کی حفاظت کیلیئے ایسے نمائندے منتخب کر سکیں جن پر انہیں اعتماد ہو مسلمانوں کے مطالبہ پر ہندوؤں نے ہمیشہ یہ اعتراض کیا ہے کہ اس طریقہ سے ملک میں تفریق کی روح پیدا ہوتی ہے اور اس سے ہندوستان کبھی ایک قوم نہیں بن سکتا کیونکہ جب ہندو اور مسلمان اپنے اپنے جداگانہ مفاد کو پیش نظر رکھینگے تو ان کی ذہنیت پر فرقہ وارانہ احساسات ہمیشہ غالب رہینگے مگر مسلمان کہتے ہیں کہ تفریق کی روح فرقہ وارانہ نیابت سے پیدا نہیں ہوئی ہے، بلکہ وہ پہلے سے موجود ہے، پس جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہے کہ وہ مشترکہ قومی مفاد کے مقابلہ میں اپنے مخصوص فرقہ وارانہ مفاد کو نظر انداز کر سکیں تو نیابت اور انتخاب کو مخلوط کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس قوم کی اکثریت ہوگی اس کے نمائندے کونسلوں میں جائینگے اور جو تعداد میں کم ہے وہ نمائندگی سے بالکل محروم ہو جائیگی۔ اور اس طرح متحدہ قومیت کی تشکیل کا یہ مصنوعی طریقہ دونوں قوموں کے درمیان اور بھی زیادہ تفریق پیدا کر دیگا۔

ہندو اور مسلمان اہل سیاست میں اس مسئلہ پر یہ نزاع برپا ہے مگر دونوں محض ظن و تخمین کی بنا پر اپنے اپنے خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ ابھی تک انہوں نے عملی طور پر اسکا تجربہ نہیں کیا ہے کہ ہندو مسلمان رائے دہندوں میں مشترکہ ملکی مفاد کو فرقہ وارانہ مفاد پر ترجیح دینے کی کس حد تک صلاحیت موجود ہے؟ پس دہلی کا حلقہ انتخاب دراصل ایک تجربہ گاہ ہے جہاں رائے دہندوں کی اس صلاحیت کا ابتدائی امتحان ہونیوالا ہے۔ اگر یہاں کی ہندو اکثریت نے فرقہ وارانہ جذبات سے مغلوب ہو کر ایک ایسے ہندو نمائندہ کو رائے دی جس پر مسلمان اقلیت کو اعتماد نہیں ہے تو مسلمانوں کو یہ کہنے کا حق ہوگا کہ مشترکہ نیابت اور مشترکہ انتخاب ناممکن ہے۔ اور وہ دہلی کیلیئے بھی ایک الگ نشست کا مطالبہ کرنے میں بالکل حق بجانب ہونگے۔ لیکن اگر ہندوؤں نے

ایک ایسے شخص کو رائے دی جو ہندو اور مسلمان دونوں کے اعتماد کا مستحق ہے تو کم از کم ابتدائی درجہ میں یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ ہندو مسلمان رائے دہندوں میں ملکی مفاد کو ملحوظ رکھنے کی صلاحیت بھی موجود ہے اور اسکے بعد یہ ممکن ہوگا کہ مسلمان مزید امتحان کیلیئے کسی زیادہ بڑے حلقے میں مشترکہ نیابت کے اصول کو وسیع کرنے کی حمایت کریں۔

اس بحث سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ دہلی کے رائے دہندہ حضرات ایک مشترکہ حلقہ انتخاب کے رکن ہونیکی حیثیت سے اپنی پوزیشن کا صحیح احساس کریں، انہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اس حلقہ انتخاب میں انسے ہندو یا مسلمان ہونیکی حیثیت سے رائے طلب نہیں کی جائیگی بلکہ "دہلوی" ہونیکی حیثیت سے طلب کیجائیگی۔ اور ایسی حالت میں انہیں صرف اسی جماعت کے نامزد کردہ نمائندہ کو منتخب کرنا چاہیئے جو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے مفاد کو ملحوظ رکھ سکتی ہے۔ اس قسم کی جماعت ملک میں صرف کانگریس یا (کونسلوں میں اسکی نمائندہ جماعت ہونے کی حیثیت سے) سوراج پارٹی ہی ہو سکتی ہے۔ اسکے خلاف مسلمانوں کو خواہ کتنی ہی جزوی شکایات ہوں، مگر اصولاً صرف یہی ایک جماعت ہے جس پر ہندو اور مسلمان متفق ہو سکتے ہیں اس نے دہلی کی نمائندگی کیلیئے مسٹر آصف علی کو نامزد کیا ہے جنکے خیالات دہلی کے کسی ہندو اور مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ہر شخص کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کو عموماً انکے سوراجی کانگریسی خیالات سے اختلاف ہے اور ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جو انہیں ہندوؤں کا دست بغل کہتا ہے۔ پس اگر دہلی کے ہندو ایک ایسے معتدل الخیال مسلمان کو بھی رائے نہیں دیسکتے جو ہندو دوستی کیلیئے اپنی قوم میں بہت کچھ بدنام ہے، تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ دہلی میں کسی مسلمان کیلیئے بھی نمائندگی کا موقع نہیں ہے اور یہ نشست صرف ہندوؤں کیلیئے مخصوص ہے۔

یہاں ہندو سبھا یا انجمن اسلامیہ کا قطعاً کوئی سوال نہیں ہے۔ ایک مشترکہ حلقہ انتخاب میں اس قسم کی فرقہ وارانہ جماعتوں کی طرف سے نمائندے کھڑے کرنا اصولاً غلط ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے خود ہندو سبھا بھی اس حقیقت سے بیخبر نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت نہیں ہے اور نہ مسلمانوں کو اسپر اعتماد ہے۔ ایسی حالت میں اسکا دہلی کیلیئے کسی نمائندہ کو نامزد کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ اس حلقہ انتخاب میں مسلمانوں کو نمائندگی سے محروم کرنا چاہتی ہے اور بلا کسی حق کے اسپر قبضہ کرنیکی خواہشمند ہے اسی طرح اگر انجمن اسلامیہ کی طرف سے کوئی نمائندہ کھڑا کیا جائے تو یہ بھی ایک ناجائز فعل ہوگا۔ اسلیئے بہتر یہی ہے کہ یہاں صرف سوراج پارٹی کی طرف سے نمائندہ کھڑا ہو اور ہندو مہا سبھا اور انجمن اسلامیہ دونوں اس حلقہ میں انتخابی جد و جہد سے باز رہیں۔

نیشنل یونین اور فرقہ وارانہ تحریکات

اس سے پہلے ہم پنڈت موتی لال نہرو کے اس خیال پر تنقید کر چکے ہیں کہ وہ جن فرقہ وارانہ تحریکات کے خلاف جنگ کرنا چاہتے ہیں انمیں تحریک خلافت بھی انکے نزدیک شامل ہے۔ اسوقت تک ہمارا خیال تھا کہ یہ محض پنڈت جی کی ذاتی رائے ہے لیکن اب انڈین نیشنل یونین کے غیر رسمی اجلاس کی جو کارروائی شایع ہوئی ہے اس سے نہ صرف یہ معلوم ہوا کہ وہ اس پوری جماعت کی رائے بھی بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیشنل یونین کی رائے میں جمعیۃ العلماء بھی ایک فرقہ وارانہ انجمن ہے اور جن انجمنوں کے وجود کو مذکورہ یونین ملک میں متحدہ قومیت کی ترقی کیلیئے نقصان دہ سمجھتی ہے، انمیں وہ بھی داخل ہے۔ اس اظہار رائے سے کم از کم یہ بات بالکل صاف ہوگئی کہ یونین کی رائے میں فرقہ وارانہ جماعت سے مراد ہر وہ جماعت ہے جسکا تعلق کسی ایک فرقہ سے ہو، اور وہ بغیر اس لحاظ کے اسکی مخالفت کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ اس جماعت کی "فرقہ وارانہ" نوعیت کیا ہے؟۔ اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا نیشنل یونین مختلف فرقوں کی مخصوص فرقہ وارانہ ضروریات کو بھی تسلیم کرتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کرتی تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ وہ کسی فرقہ کے وجود کو بحیثیت ایک فرقہ کے باقی نہیں رکھنا چاہتی اور ایک طرح سے ہندوستان میں "لادینیت" کی بنیاد رکھنا چاہتی ہے۔ اور اگر ان ضروریات کو تسلیم کرتی ہے تو پھر انہیں پورا کرنے کی اسکے نزدیک صحیح صورت کیا ہے؟ کیا انڈین نیشنل کانگریس یا کسی اور متحدہ ملکی جماعت میں یہ صلاحیت ہو سکتی ہے کہ وہ مختلف فرقوں کی مذہبی و قومی ضروریات کو پورا کرے؟ مثال کے طور پر مسلمانوں کو ضرورت ہے کہ حرمین محترمین کی اصلاح حال ہو۔ دنیائے اسلام میں خلافت کو اسکی صحیح بنیادوں پر از سر نو قائم کیا جائے اور اسلام کو کفر و ارتداد کے خطرات سے محفوظ رکھا جائے جو ان کی جہالت اور اقتصادی کمزوری کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ کیا یہ امور نیشنل کانگریس کے حلقہ عمل میں آسکتے ہیں؟ اور اگر آ بھی جائیں تو کیا وہ مسلمانوں کے نقطہ نظر کے مطابق انہیں انجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ ہماری رائے میں ضرورت ہے کہ انڈین نیشنل یونین اس باب میں کسی مخصوص پالیسی کے اظہار سے پہلے ان تمام سوالات پر پوری طرح غور کرلے۔ اور اس کے بعد ایک مفصل بیان شایع کرے تاکہ ہندوستان کی پبلک اس کی نوزائیدہ تحریک کے متعلق کوئی صحیح فیصلہ کرسکے۔

کیا گورنمنٹ امن چاہتی ہے؟

(ایک صاف گو مسلمان کے قلم سے)

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے ایک مرتبہ اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا تھا کہ اگر گورنمنٹ نے ہندوؤں کے اس بڑھتے ہوئے خطرناک سیلاب کا انسداد نہیں کیا تو وہ دن قریب ہے کہ اس شورش انگیز تحریک کے جراثیم محکمہ پولیس کی انتظامی اور فرائض شناسی کی زندگی کا خاتمہ کر دیں گے۔ مولانا نے جو کچھ فرمایا تھا وہ بطور تجربہ تھا۔ کوئی الہام یا پیشینگوئی نہ تھی لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ سنگھٹن کے جراثیم نہایت سرعت کے ساتھ ہندو پولیس کی انتظامی صحت کو روز بروز خراب کر رہے ہیں اور مولانا کے الفاظ لفظ بلفظ صحیح ہو رہے ہیں

لارڈ ریڈنگ نے جو قیمت گاندھی جی کو ناکام کرنے کے لیئے طے کی تھی وہ اس سے زائد نہ تھی کہ ہندو قوم کو صرف اس قدر مضبوط کر دیا جائے کہ وہ حصول سوراج کے بعد بیرونی حملہ کو عموماً اور خصوصاً افغانستان کے حملہ کو شکست دیسکے۔ اس مضبوطی کی یہ حد مقرر کی گئی تھی کہ اگر مسلمان افغانی حملہ کے وقت ہندوؤں کا ساتھ نہ بھی دیں تو ہندو اس قدر مضبوط ہوں کہ تنہا افغانستان سے ہندوستان کو بچا سکیں۔ یہ قیمت خاصی معقول تھی۔ اور اس کے مقابلہ میں مالوی جی کا عدم تعاون کو ناکام بنا دینا متحدہ قومیت کے ساتھ غداری ہو تو ہو۔ لیکن ہندو قوم کے ساتھ غداری کے مراوف نہیں ہو سکتا۔ تاہم لارڈ ریڈنگ کا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ مالوی جی سوراج سے پہلے ہی اس ملک میں فساد برپا کر دیں اور ہندوؤں کو اس مضبوطی کے ساتھ مضبوط بنانا شروع کریں کہ گورنمنٹ کو انتظام قائم رکھنا مشکل ہو جائے۔ کاش اگر مالوی جی معاملہ کو صاف کر دیتے تو دہقان۔ وقوم اپنی آپے سے باہر ہوتی نہ مسلمان اس قدر مصیبت میں مبتلا ہوتے اور نہ سرکار عالیہ یہاں تک انتظام سے عاجز ہو کر پریشان ہوتی۔

ہم نے متعدد بار گورنمنٹ اور اس کی حلیف ہندو قوم کو سمجھایا ہے کہ سنگھٹن کے شعلے آہستہ آہستہ دیہاتی آبادی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس منحوس تحریک کی چنگاریاں حکومت کے انتظامی محکموں میں پہنچ رہی ہیں۔ اگر یہ آگ خدا نخواستہ عالمگیر ہوگئی تو پھر کسی طاقت کے بجھائے نہ بجھے گی۔ ہندوؤں کو تو ہماری اس چیخ پکار یا شریفانہ درخواست پر کیوں توجہ ہوتی۔ ان کی ذہنیت آج سے نہیں بلکہ سینکڑوں برس سے ہمیں معلوم ہے۔ اس لیئے اگر انہوں نے چند خود غرض لیڈروں کے کہنے میں آ کر اس قسم کی امن سوز حرکات شروع کر دیں تو چنداں مضائقہ نہیں تعجب تو گورنمنٹ کی دلچسپ خاموشی پر ہے۔ کہ اس نے کیوں اس خوفناک تحریک کی پرورش کی گورنمنٹ ملک کے امن کی ذمہ دار ہے۔ گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ مظلوم کی امداد کرے۔ اگر کوئی فریاد کرنے والا اس تک پہنچے تو اس کی فریاد رسی کرے۔ اگر کوئی غریب اس تک پہنچنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو وہ خود اس تک پہنچے۔ اور ظالم کو پوری سزا دے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ گورنمنٹ اپنے فرائض میں حد سے زیادہ تساہل کیا۔ اور جب سر سے پانی گذر گیا تو اب اس قسم کی باتیں شروع کیں کہ پھر اتحاد کرو۔ ہم امن قائم کرنے سے عاجز ہیں۔ بغیر معززین کی امداد کے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ گورنمنٹ کی یہ باتیں تعجب خیز ہی نہیں بلکہ مضحکہ خیز بھی ہیں۔

اگر واقعی گورنمنٹ جو کچھ کہہ رہی ہے وہ اس میں مبالغہ یا مذاق سے کام نہیں لے رہی ہے تو اخلاقاً وہ اپنی ناقابلیت کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہندوستان پر حکومت کرنے کا حق نہیں رکھتی۔ ہم خود اتنے دن سے کہاں سو رہی تھی۔ کیا اس کا محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی صرف اس لیئے تھا کہ علی برادران اور مہاتما گاندھی کی تقریریں اس تک پہنچائے۔ اور سرکاری وکیل صرف اس لیئے تنخواہ پاتے تھے کہ وہ انہی تقریروں کو قانونی نقطہ نگاہ سے دیکھکر مقدمہ مرتب کریں۔ لیکن۔ مالوی۔ شردھانند۔ بھائی پرمانند "ڈاکٹر مونجے" نیکی رام۔ مہاشہ ستیہ دیو۔ جو جا بجا کہتے پھریں۔ اور ان سے کسی قسم کی باز پرس نہ ہو سی آئی ڈی کا محکمہ اپنی خدمت انجام دے۔ اور نہ سرکاری وکیل مقدمہ مرتب کرے۔ بلکہ اگر کہیں دفعہ ۱۴۴ کے یہ لوگ خلاف بھی کر دیں تو یہ کہکر مقدمہ اٹھا لیا جائے کہ ان کی تقریر سے کوئی فساد نہیں ہوا۔ خدا جانے مالوی اور مونجے کے مقابلہ میں فساد کے کیا معنی ہیں۔ اور گاندھی و علی برادران کے مقابلہ میں فساد کے کیا معنی تھے۔

اب سے کچھ برس پہلے تو سول نافرمانی بہت بڑا فساد سمجھا جاتا تھا اگر واقعی اس لفظ کے معنی نہیں بدلے تو مقدمہ اٹھانے کا مطلب یہ ہوا کہ کسی مفسد کی تقریر سے اگر فساد نہ ہو تو اس پر مقدمہ نہیں چل سکتا۔ اگر وائسرائے بہادر گورنمنٹ کے مشورہ سے اس دفعہ کو تقریبات ہند میں داخل کرا دیں۔ تو ہم بڑے ہی شکر گزار ہونگے۔ بلکہ حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک بہت بڑا محضر نامہ بھی بطور شکریہ ارسال کرینگے۔ اس دفعہ میں اتنا اور بھی خلاصہ کر دیا جائے کہ عدم فساد کی مدت کیا ہے کیونکہ ابھی ان دونوں فسادیوں کی قانون شکنی کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ اسی قسم کا فساد ضلع باریسال کے ایک مشہور مقام میں شروع ہو گیا ہے۔

اگر یہی لیلی دنہا ہے اور گورنمنٹ اس ہندو نواز پالیسی پر قائم ہے تو ہم نہایت صفائی لیکن ادب کے ساتھ وائسرائے بہادر کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ تمام ہندو قوم اس قسم کی سول نافرمانی کے لیئے آمادہ ہو چکی ہے۔ یہ صرف بنگال اور باریسال کا معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان میں ایک دن یہی ہونیوالا ہے۔ گاندھی جی کی سول نافرمانی کے زمانہ میں تو جیل خانوں ہی میں جگہ باقی نہیں رہی تھی اور سنگھٹنی سول نافرمانی کے زمانہ میں جیلوں کا جو حشر ہوگا وہ ظاہر ہے گرفتار کرنیوالی پولیس ہی نہیں ملیگی۔ کیونکہ سنگھٹن کا زہر بلا اثر پولیس کے دماغ کو کافی حد تک ماؤف کر چکا ہے۔ اور جتنا باقی رہ گیا ہے وہ بھی وائسرائے کی چشم پوشی کے صدقہ میں ہوا جاتا ہے۔

کچھ عرصہ سے عام طور پر اس امر کی شکایت سنی جا رہی ہے کہ فساد کے موقع پر ہندو پولیس کی جانب سے کوتاہی کی جاتی ہے کلکتہ کے فسادات میں تو یہ چیز بالکل نمایاں ہی تھی لیکن دہلی میں بھی جب سے ملک میں دیال صاحب تشریف لائے ہیں اس تمام عرصہ سے اس امر کی شکایت سنی جا رہی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ملک جی ایک غیر متعصب اور گورنمنٹ کے پورے معتمد علیہ ہیں۔ اور آپ نے اپنے حسن تدبیر سے حکام پر پورا اعتماد حاصل کر لیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان آپ کے طرز عمل سے مطمئن نہیں ہیں۔ آپ کا طرز عمل اتنا صاف ہونا چاہیئے کہ جس طرح آپ کے حکام کا آپ پر اعتماد ہے اسی طرح مسلمان پبلک کو بھی آپ پر اعتماد ہو جائے۔ جب مسلمان دیکھتے ہیں کہ آپ کے دور حکومت میں فسادیوں اور شریروں کے ساتھ اغماض کا برتاؤ کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کی شکایات پر کم توجہ کی جاتی ہے تو انہیں خواہ مخواہ بدگمانی کا موقع ملتا ہے۔ اس بدگمانی میں صرف مسلمانوں ہی کا قصور نہیں۔ بلکہ آپ کے طرز عمل کو بھی بہت بڑا دخل ہے وہ پوچھتے ہیں کہ جن ہندوؤں نے عید الاضحی کے موقع پر قانون پر قبضہ کر کے گائے کو روکا اور ایک جائز راستہ کو ناجائز بنانے کی کوشش کی ان کو کیا سزا دیگئی؟ مسلمان بے چینی سے منتظر ہیں کہ ہندوؤں نے مسعود احمد خاں کے سامنے باجا بجایا اور ناظر کوہ ۵ منٹ تک موٹر کو روکا ان بدمعاشوں کا آپ نے کس دفعہ میں چالان کیا؟ مدرسہ عبد الرب کے ایک غریب پردیسی طالب علم کے معاملہ میں کیا کیا گیا؟ موتی بازار کے سامنے جن مسلمان راہگیروں کو پیٹا گیا اور ہندو ملازموں کو چھوڑا گیا اس سلسلہ میں اب تک کیا کارروائی ہوئی؟ مسمی پھول شکھ تھمباں کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟ اگر ان باتوں کا جواب مسلمانوں کو کچھ بھی دیا جائے تو وہ ملک صاحب کے خلاف بلا وجہ زبان شکایت کھولنے کے لیئے تیار نہیں ہیں۔

پھر افسوس یہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ بہادر کے پاس اگر کوئی مصیبت زدہ جاتا ہے تو آپ پہلے ہی سے یہ فرماتے ہیں کہ ہم پولیس کی شکایت نہیں سنیں گے۔ ہم نے خود ہی پولیس کیلیئے درخواست کر دی ہے ایک یوروپین افسر کی اس بے اعتنائی کے جواب میں ہم سوائے اسکے کیا کہ سکتے ہیں کہ بہت اچھا صاحب قصور ہوا اب آئندہ حضور کو تکلیف نہیں دیجائیگی چونکہ دہلی کی تمام پولیس میں فرشتے ملازم ہیں اس لیئے ان سے کسی غلطی کا امکان ہی نہیں۔ جب پولیس والوں سے کسی قسم کی غلطی ہو ہی نہیں سکتی تو پھر ان کی شکایات کیوں سنی جائے۔ رہا مزید پولیس کا معاملہ تو بڑھائے کو جتنا چاہے بڑھائیے لیکن دہلی والوں کو خواہ مخواہ پولیس زدہ کرنے کا شوق نہیں ہے کام تھوڑے آدمیوں سے چل سکتا ہے۔ بشرطیکہ کام کو کام کے سلیقہ سے کیا جائے کام کرنے والوں میں صحیح احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تعداد بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس جملہ معترضہ کے بعد ہم گورنمنٹ کو پھر توجہ دلاتے ہیں کہ اگر وہ واقعی فسادات سے اکتا گئی ہے اور ہندوستان میں امن کی خواہشمند ہے تو اسکا مقصد پورا ہو سکتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ فسادات کے اصلی اسباب کو جڑ سے رفع کرنے کی کوشش کرے اور بانیان فساد کی پوری نگرانی کا انتظام کر کے اس ملک کے پر امن باشندوں کو ظالموں سے نجات

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ زید کا ایجاب و قبول شرعی بحالت بالغی اس کے باپ نے ہندہ بالغہ کے ساتھ بولایت والد ہندہ ایک محفل معتبرین اہل اسلام میں منعقد کرایا اور وکیل شرعی نے بحضور دو گواہ کے ہندہ سے بھی اجازت حاصل کر لی۔ اور خطبہ نکاح بھی پڑھا گیا۔ علاوہ اس کے زید کے باپ نے زیور و پوشاک و دیگر لوازمات عروسی بھی ہندہ کے لئے بھیجا جن کو ہندہ کے باپ نے وصول کر کے ہندہ کو پہنوایا اور مہر بھی مقرر ہو گیا۔ عاقدین کے خاندان میں رسم برات شادی چڑھانے کی ہے جس میں وہ ڈھول وغیرہ بھی بجاتے ہیں اور منکوحہ کو شوہر کے ساتھ رخصت کرتے ہیں صرف یہی مرحلہ رہ گیا، باقی تمام امور شرعی ایجاب و قبول کے بجا لائے گئے۔ اب باوجود امور متذکرہ صدر ایک دوسرا شخص مثلاً عمرو زید کی منکوحہ کے ساتھ اپنا عقد نکاح بولایت والدہ ہندہ منعقد کرتا ہے۔ کیونکہ ہندہ کا باپ اس وقت وفات پا چکا تھا اور عمرو ہندہ کو اپنے قبضہ میں لے آیا ہے اور اس کے ساتھ آباد ہوتا رہا ہے جس کے نطفہ سے ہندہ کو ایک لڑکا اور دو لڑکیاں تولد ہوئی ہیں اور عمرو زندہ ہے۔ زید نے کوئی خلوۃ یا وطی ہمراہ ہندہ نہیں کی تھی۔ نکاح ثانی ہونے پر بعد تقاضا ہندہ کی والدہ نے زید کی اشیاء مرسلہ متذکرہ بالا کو بجانب زید واپس کر دیا مگر زید سے طلاق حاصل نہیں کی گئی۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عمرو کا نکاح شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اور لڑکے اور لڑکیوں کا نسب عمرو سے ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اب عمرو کا نکاح شرعاً جواز کی حد تک نہیں پہنچ سکتا تو ایسے نکاح کو کیا قرار دیا جا دیگا۔ اگر اسکو حرام اور زنا قرار دیا جاوے تو کیا نسب نکاح ہی سے ثابت ہوتا ہے یا زنا سے یعنی ملک سے وطی یا شبہ سے بھی۔ اگر نکاح کے سوا نسب ثابت نہیں ہوتا تو ولد الزنا کا نسب بصورت مقرر ہونے زانی کے شرعاً کس کی طرف منسوب ہوگا۔ اگر زانی کی طرف منسوب ہو تو کیا زانی ان کا وارث بھی ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

صورت مسئولہ میں عمرو کا نکاح ہندہ کے ساتھ جو منکوحہ زید تھی درست نہیں ہوا۔ اگر عمرو کو اس بات کا علم ہی تھا کہ یہ منکوحہ زید ہے تو وہ سخت ظالم گنہگار فاسق ہوا۔ اور اگر اسے علم نہ تھا تو معذور ہوگا اور دونوں صورتوں میں اس کی اولاد کا نسب ثابت ہوگا۔ وھذا اصح بان الشبہۃ فی المحل وفیھا یثبت النسب کمامر۔ (درمختار) ثبوت نسب سے نکاح کا جواز لازم نہیں آتا کیونکہ محل شبہ میں باوجود وطی حرام ہونے کے بھی نسب ثابت ہو جاتا ہے۔ اور صورت مسئولہ میں عقد کی وجہ سے شبہ پیدا ہو گیا اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک اس صورت میں نہ حد زنا آتی ہے اور نہ نسب سے محرومی۔ واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت فوت ہوئی اس کا شوہر اور باپ دونوں موجود ہوں تو ان میں سے کس کو خود نماز جنازہ پڑھانے یا پڑھنے کی اجازت دینے کا حق حاصل ہے۔

(۲) زن متوفاۃ کے کفن و دفن کا خرچ کس کے ذمہ ہے آیا باپ کے ذمہ ہے یا خاوند کے ذمہ۔

الجواب

(۱) میت کا باپ اور شوہر موجود ہوں تو نماز جنازہ پڑھانے یا اجازت دینے کا حق باپ کو ہے۔ نہ شوہر کو ولا ولایۃ عنھا للزوج لانقطاع الوصلۃ بالموت کذا فی الجامع الصغیر لقاضی خان فلا تذکر للمیت ولی فالزوج اولیٰ ثم الجیران اولیٰ من الاجنبی کذا فی التبیین۔ (ہندیہ)

(۲) کفن و دفن کا خرچ خاوند کے ذمے ہے۔ خواہ متوفیہ کا مال ہو یا نہ ہو۔ وعلیہ الفتویٰ کذا فی الھندیۃ وفتاویٰ قاضی خان۔ واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

کیا مسلمان تعلیم یافتہ بوجہ نصاب تعلیم کے عملی زندگی میں ناکام ہیں

(نوشتہ سید طفیل احمد۔ ولایت منزل۔ علیگڈھ)

جب ہندوستان میں انگریزی مدارس قائم ہوئے تو مسلمان ان سے اس لئے کنارہ کش رہے کہ ان میں مذہبی تعلیم کا انتظام نہ تھا۔ سرسید نے مدرسۃ العلوم علیگڈھ قائم کر کے اس میں دینی اور دنیوی تعلیم کا یکجا انتظام کیا مگر مسلمانوں نے یہاں کے نصاب کو غیر مکمل سمجھ کر لکھنؤ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء قائم کیا تاکہ اس سے روشن خیال علماء پیدا ہو کر مسلمانوں کی دینی اور دنیوی رہنمائی کریں مگر ترقی کا جو نصب العین مسلمانوں کے سامنے تھا وہ پرانے عربی مدارس علی گڈھ کالج اور دارالعلوم لکھنؤ کسی سے پورا نہ ہوا اور ہر طرف یہی شکایت رہی کہ انگریزی مدارس قوم کو غلامی سکھاتے ہیں۔ اور عربی مدارس دنیوی تعلیم سے معرا ہیں۔ ۱۹۲۰ء میں جب ترک موالات کی ہوا چلی تو مسلمانوں نے جامعہ ملیہ اور چند نیشنل اسکول قائم کر کے ان میں یورپ کے گریجویٹ اور مشرقی علوم کے ماہر یکجا جمع کئے جو سب کے سب مذہبی اور قومی رنگ میں رنگے ہوئے تھے ابھی پوری امید تھی کہ ان مدارس سے جو طلباء فارغ ہو کر نکلیں گے وہ قوم کی توقعات پوری کریں گے مگر طلباء تیار ہونے سے قبل ہی یہ درسگاہیں مختل ہو گئیں اور مسلمانوں کی تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔ ان پچاس سال میں مسلمانوں نے تعلیم کے متعلق صدہا منصوبے قائم کئے اور پچاسوں قسم کے نصاب مرتب کئے مگر ہنوز روز اول ہے اور وہ اپنی درسگاہوں کی تعلیم سے اس سے بھی زیادہ غیر مطمئن ہیں جیسے کہ ۱۸۷۵ء میں مدرسۃ العلوم علی گڈھ قائم ہونے سے قبل تھے۔

برخلاف اس کے برادران وطن نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جب سرکاری مدارس قائم ہوئے تو جیسی کچھ بھی بری بھلی تعلیم ان میں ہوتی تھی اس سے مستفیض ہونے لگے اور اسی سے مسٹر پروفیسر بوس اور پروفیسر رے اور ڈاکٹر ٹیگور کے ماہران علوم اور مسٹر پروفیسر گوکھلے اور تلک کے ماہران سیاست پیدا ہوئے۔ انہیں سرکاری مدارس سے ہندو اور مسلمان دونوں تعلیم پا کر بڑے بڑے جلیل القدر مناصب پر پہونچے۔ مگر ہندوؤں میں بکثرت ایسے لوگ ہیں جو اپنی ذات پر تکلیف اٹھا کر گرانقدر عطیات اپنی قوم کے لئے دیتے ہیں۔ سر ایس۔ پی۔ رے کی نسبت سنا ہے کہ وہ ہزاروں روپیہ ماہوار غریب بچوں پر صرف کرتے ہیں۔ بنگال کے ایک سیویلین مسٹر دت نے ہزاروں روپیہ ماہوار کے خرچ سے عورتوں کی صنعتی تعلیم کے لئے مدرسہ چلا رکھا ہے۔ سر گنگا رام انجینیر نے لاکھوں کروڑوں روپیہ کے کار خیر پنجاب میں جاری کئے ہیں۔ خود ہمارے علیگڈھ کالج کے ایک غیر معروف ہندو طالبعلم ڈاکٹر کامتا پرشاد نے جو فوج میں ڈاکٹر تھے پچاس ہزار روپیہ الہ آباد یونیورسٹی میں کمسٹری کی نباتاتی تحقیقات کے لئے دے دیا مگر مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتگان میں بجز مولوی کرامت حسین مرحوم اور چند دیگر اصحاب کے کسی کی نسبت نہیں سنا گیا کہ انہوں نے تعلیم کے لئے کوئی گرانقدر رقم دی ہو۔

یوں کمانے میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں مگر چونکہ وہ روپیہ بچا کر اسے بڑھانا نہیں جانتے اس لئے وہ اپنے روپیہ کے صحیح مصرف سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ جب روپیہ ان کے ہاتھ میں آتا ہے تو اسے محض صرف کر ڈالنا جانتے ہیں جس سے اپنے لئے اعلیٰ درجہ کے سوٹ اور گھر والوں کے لئے قیمتی ساڑھیاں بنوانا ان کا انتہائے نصب العین ہو جاتا ہے۔ دوسروں کو نیک کاموں میں صرف کرتے ہوئے دیکھ کر وہ دل میں ضرور کڑھتے ہیں۔ اپنے غریب بھائیوں کی امداد کرنے کی امنگ ان کے دل میں بھی پیدا ہوتی ہے وہ بھی ایثار کرنا اور دل سے قوم کی مفت خدمات کرنا چاہتے ہیں مگر مسرفانہ عادات کی وجہ سے اپنے جذبات پر قدرت نہیں رکھتے اور جو کچھ جس ذریعہ سے انہیں ملتا ہے اسے بلا ارادہ صرف کر ڈالتے ہیں۔ نمود و نمائش کی چیزوں میں صرف کر کے نام پیدا کرنے کی عادت انہیں علوم کے مطالعہ اور فنون کی تحقیقات سے بھی محروم رکھتی ہے جن کے لئے محض ضبط نفس کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ یونیورسٹیوں کی ڈگریوں یا اعلیٰ درجہ کے نصاب کی۔ جاپان چھوڑ یورپ میں ہزاروں ایسے موجد گذرے ہیں جنہیں یونیورسٹی کی تعلیم کی ہوا بھی نہ لگی تھی اور محض ضبط نفس اور کفایت شعاری سے وہ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ مدارج پر پہونچے۔

آریہ سماج اور سناتن دھرم

یہ امر مسلمہ ہے کہ آریہ سماج کے نزدیک گائے کی مذہبی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے یعنی یہ لوگ اس جانور کی مذہبی تقدیس کے قطعی قائل نہیں ہیں، مگر سناتن دھرم اس کو دیوتا مانتے اور اس کی عزت و عظمت کرتے ہیں۔ تاہم آریہ سماج میں بھی یہ ایک معرکۃ الآراء مسئلہ آج کل بن رہا ہے۔ آریہ سماج کے لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ صرف دودھ گھی کی وجہ سے اس کی محافظت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اس کے جواب میں بارہا بتایا جا چکا ہے کہ اس خیال سے بھینس زیادہ مستحق حفاظت ہے۔ علاوہ ازیں آج آٹا دال نمک وغیرہ غرض ہر چیز گراں ہے اور حقیقت میں غریب غرباء کو زندہ رہنا مشکل ہو رہا ہے لیکن ادھر کوئی توجہ نہیں ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ گائے کی پشت پر کچھ اور ہے۔

آریہ سماج سے سناتن دھرمی اسقدر متنفر اور علیحدہ ہو گئے تھے جسقدر مسلمان قادیانی سے۔ اس منافرت نے آریہ سماج کی اشاعت و تبلیغ کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ یہ کام اس وقت تک ناممکن العمل تھا جب تک کہ سناتن دھرمیوں میں اپنا رسوخ قائم نہ ہو جائے۔ اس کے لئے گائے کے مسئلہ کو آگے رکھ کر مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنا پڑا۔ مسلمانوں کو ہوا بنایا یہاں تک کہ بڑے بڑے سناتنی لیڈر کابل کو خواب میں دیکھ کر چونکنے لگے۔ اب اس وقت آریہ سماجی میدان عمل میں کود ے اور شدھی کا ہیولا بنا کر اس سرے سے اس سرے تک ملک میں آگ لگا دی جا بجا ہندو مسلم فساد ہوئے اور ہر فساد کو خاص رنگ میں رنگ کر ہندو مسلم نفاق کو تقویت پہنچاتے رہے۔

اس سے سناتن دھرم کو جو نقصان پہنچا وہ حسب ذیل ہے:

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ ہو)

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے متعلقہ واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ سالانہ ۵ روپے، ششماہی ۳ روپے

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران۔ دہلی

خبر و تبصرہ / برقیات

عالم اسلامی

مصر میں مفتی اعظم کا منصب برقرار رہیگا

قاہرہ، ۷ ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ کے دن ایوان مبعوثین میں مفتی اعظم کے عہدے کو توڑنے کی تجویز اس وجہ سے پیش نہیں کی گئی کہ ایوان مذکور کو دستور اساسی کی رو سے اس عہدے کو توڑنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس کے بعد ایوان نے اس قسم کی ایک تجویز منظور کی جس میں حکومت سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ وہ جلد سے جلد اس قسم کا ایک مسودہ قانون پیش کرے جس کا مقصد مذہبی نظام کو نظام کے حدود کے اندر از سر نو منظور کرنا ہو۔

حق و صداقت کی عظیم الشان فتح
فرانس مجاہدین شام کے سامنے شرائط صلح پیش کر رہا ہے

بیت المقدس ۸ ستمبر۔ عربی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسیوں نے دروزیوں کے سامنے شرائط صلح پھر پیش کی ہیں، چنانچہ سلطان پاشا اطرش نے تمام سرداروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے تاکہ ان شرائط پر غور کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجاہدین برابر دمشق پر حملے کر رہے ہیں۔

(ٹائمس آف انڈیا بحوالہ برٹش یونائیٹڈ پریس)

ایران کی وزارت عظمیٰ کا مسئلہ

طہران ۱۲ ستمبر۔ چونکہ مستوفی الممالک نے قطعی طور پر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے اور اپنے موسم گرما کی جائے قیام پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے مجلس نے مرزا حسین خاں پیرنیا (مؤتمن الملک) کے حق میں رائے دی ہے جن کو شاہ نے وزارت ترتیب دینے کے لئے طلب کیا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مجلس کی تمام جماعتوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی اور پیرنیا سے اس نے یہ درخواست کی کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی فرمائیں۔ انہوں نے پھر انکار کر دیا مگر اس کا وعدہ کیا کہ وہ مستوفی الممالک کو اپنے منصب پر واپس آنے کی ترغیب دلائیں گے اور اگر وہ اس میں ناکام رہے تو اپنے بھائی مرزا حسن خاں پیرنیا مشیر الدولہ سے درخواست کریں گے۔

ہندوستان

ریاست حیدرآباد میں حکومت ہند کی مداخلت
کابل کے ہندوستانیوں اور آزاد قبائل کا احتجاج

کابل، ستمبر۔ جمعہ کے دن ہندی تارکان وطن اور آزاد قبائل کے نمائندوں کا ایک جلسہ یہاں زیر صدارت سردار محمد اسلم خاں بلوچی منعقد ہوا۔ جس میں نظام حیدرآباد کی حکومت کے اندرونی امور میں حکومت ہند کی نامناسب مداخلت پر پرزور اظہار ناراضگی کیا گیا۔ تمام تقریریں پشتو میں ہوئیں۔ قرارداد میں پاس کر کے انڈین نیشنل کانگریس سے اپیل کی گئی کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کی حفاظت کرے۔ نیز حکومت ہند کی مداخلت کے خلاف اظہار بے چینی کی قرارداد پاس ہوئی۔

حیدرآباد کی صدارت عظمیٰ
کیا حکومت ہند نے سر علی امام کی سفارش کی ہے؟

مدراس ۱۱ ستمبر۔ "مدراس میل" کا نامہ نگار متعینہ سکندرآباد اطلاع دیتا ہے کہ زبردست افواہ ہے کہ حیدرآباد کی صدارت عظمیٰ کے لئے حکومت ہند نے سر علی امام کے تقرر کے واسطے سفارش کی ہے۔

مباہلہ!
مولانا ظفر علی خاں کے نام ایڈیٹر پیشوا کا تار

عزیز حسن نظامی مطلع فرماتے ہیں کہ میں نے مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:

اس پر پورا یقین رکھتے ہوئے کہ آپ نے دہابیوں سے روپیہ لیا ہے میں خواجہ حسن نظامی کا ادنیٰ خادم آپ کے مباہلہ کا چیلنج منظور کرتا ہوں جو زمیندار میں شائع ہو چکا ہے اور مولانا حسرت موہانی کو اس کے لئے مقرر کرتا ہوں کہ وہ کتاب و سنت کی رو سے شرائط کا فیصلہ کر دیں۔

جمعیۃ اقوام میں ہندوستان کا ذکر خیر
مہاراجہ کپورتھلہ اور برطانیہ کی مدح سرائی

جنیوا ۸ ستمبر۔ مہاراجہ کپورتھلہ نے جمعیۃ اقوام کے روبرو تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی تحریک قومیت کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ حکومت برطانیہ کی رہنمائی اور اعانت سے ہندوستان عنقریب ایک متحدہ اور خود مختار قوم بن جائے گی۔ مہاراجہ نے بیان کیا کہ تخفیف اسلحہ اور جنگ سے تباہ ہونے والے ملکوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے ہندوستان اشتراک عمل کر رہا ہے۔ مزدوروں کے متعلق اور عمرانی امور پر بہت سے قانون نافذ ہیں بعض ہندوستانی ریاستیں برطانوی ہند کی بہ نسبت عمرانی و تعلیمی ترقی میں سبقت لے گئی ہیں۔ کپورتھلہ میں مردوں اور عورتوں کی تعلیمی ترقی کی رفتار بہت تیز ہے لیکن چونکہ ہندوستان کے صنعتی و عمرانی مسائل کو یورپ کے اصول سے مختلف اصول پر حل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اسمبلی کو چاہئے کہ وہ ایشیا کے معاملات کی طرف خاص طور پر توجہ کرے۔

کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس
مسٹر اینڈروز کی خدمات کا اعتراف اور قلیل التعداد جماعتوں کے حقوق کا تحفظ

دہلی ۱۲ ستمبر۔ ہفتہ کے روز کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں:

"مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مسٹر اینڈروز کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات کو قدر و احترام کی نظر سے دیکھتا ہے جو آپ نے ہندوستان اور خصوصاً جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے متعلق انجام دی ہیں۔ یہ مجلس موجودہ نازک حالات میں جنوبی افریقہ میں آپ کے آئندہ دورہ کا خیر مقدم کرتی ہے اور آپ پر کامل اعتماد ظاہر کرتی ہے کہ جو کام آپ نے امن کے ایک پیامبر کی حیثیت سے کامیابی سے شروع کیا ہے وہ آپ جاری رکھیں گے تاکہ جنوبی افریقہ کے یورپینوں اور ہندوستانیوں میں صلح کرا سکیں۔"

مجلس عاملہ کی رائے ہے کہ ملک کے بہترین مفاد کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی قانون، کوئی تجویز یا کوئی ترمیم جو فرقہ وارانہ معاملات سے تعلق رکھتی ہو مجالس وضع قوانین میں اس وقت تک نہ پیش کی جائیگی اور نہ اس پر بحث کی جائے گی جب تک کہ اس کی متعلقہ قوم یا فرقہ کے ارکان کی تین چوتھائی اکثریت اس قانون، تجویز یا ترمیم کے پیش کرنے یا اس پر بحث کرنے کی مخالف ہو اور کانگریس پارٹی مجالس وضع قوانین میں ہر ایسی ممکن کارروائی کریگی جس سے یہ تجویز بہرحال عملی جامہ پہن سکے۔

پنڈت موتی لال کا مالوی جی کو صاف جواب
تصادم کا چیلنج

دہلی ۱۲ ستمبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے آج انتخابی جدوجہد کے سلسلہ میں دہلی سے روانہ ہونے سے پہلے پنڈت مالوی کے نام ایک خط ارسال کیا جس میں مالوی جی کی شرائط مفاہمت نامنظور کرنے کے متعلق انہوں نے اپنی اور اپنی پارٹی کا تعلق بیان کیا ہے۔ پنڈت جی لکھتے ہیں کہ جو تجاویز پیش کی گئیں میں نے وہ تمام ممبران سوراج پارٹی کے پاس بھیجیں۔ جو جوابات موصول ہوئے ہیں لالہ گردھاری لال امرتسری نے مجھے سے بہم میں دکھلائے آپ جانتے ہیں کہ آپ نے جو تجاویز شملہ میں پیش کی تھیں۔ میں ان سے متفق تھا اور میں اس بات پر اصرار کر رہا تھا کہ جن شرائط پر ہمیں عہدے منظور کرنے چاہئیں ان کو معرض تحریر میں لا کر مشتہر کرنا چاہئے۔ میری یہ بھی رائے تھی کہ اس حالت میں جب ہم کہ ہم پہنچ چکے ہیں ہمیں مصالحت کے لئے کوئی شرط پیش نہ کرنی چاہئے خواہ میں اور آپ اس پر رضامندی کیوں نہ ہو گئے ہوں۔ بہرحال بہ نظر انصاف میں نے اپنی رائے محفوظ رکھی تاکہ ہر شخص آزادانہ رائے دے سکے۔ اب ان کے جوابات موصول ہو گئے ہیں ان سے عام خیال یہ پایا جاتا ہے کہ اکثریت ان شرائط سے اتفاق نہیں کرتی جو ہم نے پیش کی ہیں۔ ان شرائط کو بہتر بنانے کے لئے چند تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں۔ لیکن اب یہ ظاہر ہے کہ ہم اب یہ سلسلہ خط و کتابت اس طرح جاری نہیں رکھ سکتے کہ ہم دونوں کے انتخابی جدوجہد میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اس لئے ان حالات میں اب یہی ایک صورت ہے کہ ہم اس گفت و شنید کو انتخاب کے ختم ہونے تک ملتوی کر دیں۔ شاید انتخاب کے بعد کوئی قابل سمجھوتہ ہو جائے۔ اس اثناء میں یہ مناسب نہیں ہے کہ کانگریس یا آپ کی جماعت اپنی جدوجہد کو روک دے اور لوگوں کو شش و پنج میں ڈالا جائے۔

بہرحال مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت کے بہت سے ممتاز ارکان دہلی آ گئے ہیں اور اکثر کل تک آ جائیں گے۔ اگر کسی حالت میں اس کا امکان پیدا ہو گیا کہ شملہ میں سیسل ہوٹل والی کانفرنس میں میں نے جو شرائط پیش کی تھیں وہ قبول کی جائیں۔ تو میں فوراً اطلاع ملنے کی صورت میں غور کروں گا کہ آپس کے تصادم کو روکنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے ورنہ انتخابات کے سلسلہ میں اس سے بچنا دشوار ہے۔

فسادات ڈھاکہ
سولہ بندوقیں گرفتار کی گئی ہیں

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ صورت حالات پر امن ہے۔ بہت سی دکانیں کھل گئی ہیں۔ آج تک ایک سو بہتر (۱۷۲) گرفتاریاں ہوئی ہیں جن میں ۱۲۵ ہندو ہیں۔ ۴۶ ہندو اور ۲۶ مسلمان زخمی اسپتال میں ہیں۔ پولیس نے ۱۶ بندوقیں گرفتار کی ہیں۔

حالت پرسکون ہے

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ مارپیٹ کے دو مزید واقعات کے علاوہ آج بہر صورت خاموشی رہی۔ اور شہر بھر میں کسی جگہ کوئی گڑبڑ یا اضطراب نہ تھا مسلح اور معمولی پولیس شہر میں پہرہ دے رہی ہے۔ سڑکوں پر خوب بھیڑ تھی اور ظاہر حالات سے کل تک معمولی حالت پیدا ہو جانے کی توقع ہے۔ سہ پہر میں بکثرت دکانیں کھل گئیں مجسٹریٹ ضلع

نے صبح کمیٹی کے ممبروں کا ایک جلسہ طلب کیا تاکہ اس بات پر غور کیا جائے کہ شہر کے ہندو مسلمانوں میں کس طرح دوستانہ تعلقات پھر قائم کئے جاسکتے ہیں۔ دوران مباحثہ میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ ایسی کوششیں کی جائیں کہ لوگوں کو کرایہ کی گاڑیاں استعمال کرنے کے متعلق اعتماد قائم ہوجائے۔

عدالت عالیہ حیدرآباد سے مولانا حبیب الرحمن صاحب کی علیحدگی

ہم عصر رہبر دکن رقمطراز ہے کہ:۔
سنا گیا ہے کہ مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانی مفتی عدالت العالیہ کو وظیفہ پر خدمت سے سبکدوش کرنے کا فرمان صدور ہو گیا ہے فتاوے کا کام تا انتظام مدرسہ نظامیہ سے لیا جائے گا۔

الہ آباد میں پھر فساد ہو گیا

دو مقتول اور پندرہ مجروح

الہ آباد ۱۳ ستمبر۔ شب گذشتہ میں دتکا مندو کے جلوس کے سلسلے میں ہلکا سا جھگڑا ہو گیا جس میں دو آدمی مارے گئے، اور تقریباً پندرہ زخمی ہوئے ہیں۔ مزید واقعات اور کچھ نہیں ہوئے۔ اور شہر میں سکون ہے۔

دارالحکومت

دہلی کے ہندو مسلمانوں کا ایک عام جلسہ

پنڈت موتی لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریریں

دہلی ۱۱ ستمبر۔ آج شام کے ۶ بجے سنگم تھیٹر میں باشندگان دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلمان بتعداد کثیر شریک تھے شہر میں پوسٹر کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ نیشنل یونین کے اغراض و مقاصد پر مولانا ابوالکلام آزاد، مسز سروجنی نائیڈو اور پنڈت موتی لال نہرو تقریریں فرمائیں گے مگر جلسہ کی تمام تقریریں محض سوراج پارٹی اور آئندہ انتخابات تک محدود رہیں نیشنل یونین کا کوئی خاص ذکر نہیں آیا۔

سب سے پہلے لالہ شنکر لال نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے مقاصد کا ذکر کرنے کے بعد پروفیسر اندر کو صدر جلسہ بنانے کی تحریک پیش کی جس پر سامعین نے بہت زیادہ شور مچایا اور "ہرگز نہیں" "ہرگز نہیں" کی صدائیں بلند ہونا شروع ہوگئیں۔ اس کا پرزور مطالبہ کیا گیا کہ چونکہ یہ جلسہ ہندو مہا سبھا کا نہیں ہے اور کانگریس کی جانب سے منعقد کیا گیا ہے اس لئے اس میں پروفیسر اندر جیسے متعصب شخص کو صدر بنانا بالکل غیر مناسب ہے۔ کوئی غیر متعصب صدر منتخب کیا جائے جو کانگریس کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہو۔ قریب تھا کہ جلسہ منتشر ہوجائے کہ لالہ شنکر لال نے مسز سالومن صاحبہ کا نام صدارت کے لئے پیش کیا۔ ہنوز اس پر اعتراضات شروع ہونے والے ہی تھے کہ مسٹر آصف علی نے کھڑے ہوکر خواتین کی عزت کرنے کی اپیل کی جو کامیاب ثابت ہوئی اور جنابہ صدر صاحبہ کا انتخاب باضابطہ عمل میں آگیا۔

پنڈت موتی لال نہرو کی تقریر

لالہ شنکر لال کی مختصر تقریر کے بعد پنڈت موتی لال نہرو نے ایک مبسوط تقریر فرمائی جس کا اقتباس حسب ذیل ہے:۔

"اس وقت ملک کی جو موجودہ فضا ہے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا ہاں آپ لوگوں سے اتنی درخواست کرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ جھگڑوں کے باوجود ملک کی آزادی کے لئے متفقہ کوشش کیجئے۔ اس میں ہندو اور مسلمانوں کا سوال نہ اٹھایئے۔ اب تک میرے ہندو بھائی سب سے بڑا اعتراض یہ کرتے رہے ہیں کہ ملک میں جداگانہ انتخابات نہ ہونے چاہئیں لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جب انتخابات مشترکہ ہونگے تو جو جماعت قلیل تعداد میں ہوگی اس کا انحصار ہمیشہ اس جماعت پر رہے گا جس کی تعداد زیادہ ہوگی۔ . . . .

اگر وہ جماعت چاہے گی کہ قلیل التعداد جماعت میں سے کسی کا انتخاب ہو تو ہوگا ورنہ نہ ہوگا۔ اس صورت میں ہندوؤں کو یہ چاہئے کہ اگر سوراج پارٹی کی طرف سے کوئی مسلمان امیدوار کھڑا ہوا ہے تو کسی فرقہ وارانہ جذبہ کے بغیر اسے پارٹی کا آدمی سمجھ کر ووٹ دیں ورنہ مسلمانوں کا یہ دعوے صحیح ثابت ہو جائے گا کہ مشترکہ انتخاب ان کے لئے مفید نہیں ہوسکتا ہے۔ ہندو مسلم جھگڑے باقی رہنے والے نہیں ہیں۔ میری اور تمام اہل الرائے اصحاب کی یہی رائے ہے کہ یہ ہنگامی صورت حال ہے"۔

جب تقریر کے آخر میں پنڈت جی نے مسٹر آصف علی کے لئے ووٹ دینے کی اپیل کی اور تقریر ختم کرکے بیٹھنے لگے تو ڈپٹی ل جینی نے اس سوال کی طرف توجہ دلائی کہ اگر کوئی امیدوار انتخاب کے بعد اپنے عہد سے پھر گیا تو آپ اسے کیا سزا دینگے اس کے جواب میں پنڈت جی نے فرمایا:۔

جب کوئی سپاہی اپنی فوج میں سے بھاگ کر پیٹھ دکھاتا ہے تو اس کے گولی ماردی جاتی ہے۔ میں ایسی گولیاں مار چکا ہوں اور اس معاملہ میں بہت سخت ہوں۔ میں نے اپنے دوستوں۔ بھائیوں اور عزیزوں کی رعایت نہیں کی ہے اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سزا ناکافی ہے۔ یہ وہ سزا ہے کہ جسے مل گئی ہے وہ اب اس قابل نہیں رہا ہے کہ اپنا منہ دکھا سکے۔ اور آئندہ جو کوئی ایسا کرے گا اسے یہی سزا دی جائے گی۔

مولانا ابوالکلام کے کھڑے ہوتے ہی پروفیسر اندر اور بعض ہندو خواتین جلسہ سے اٹھ گئیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر

مولانا ابوالکلام آزاد اللہ اکبر کے غلغلہ انداز نعروں میں کھڑے ہوئے اور موسم کی شدت اور وقت کی کمی کا اظہار کرنے کے بعد ایک نہایت موثر اور مدلل تقریر فرمائی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

بحیثیت ہندوستانی ہونے کے آپ کا یہ فرض ہے کہ اپنا ووٹ اپنے ملک اور وطن کی خاطر وقف کر دیں۔ اس وقت جو ملک کی حالت ہے وہ بے انتہا افسوسناک ہے مگر کیا ان بدقسمت حالات کے اندر ہندو اور مسلمان ہندوستان کی اس وسیع آبادی میں جس کا گوشہ گوشہ فرقہ وارانہ تحریکات کا معرکہ زار بن رہا ہے آپ ایک ذرا سا گوشہ بھی ایسا نہیں بنا سکتے جہاں ایک جگہ جمع ہوکر چند لمحوں کے لئے ہندوستان کی ترقی اور نجات کے ذرائع پر غور کرسکیں ایسی حالت میں اس بدنصیب ملک کے آسمان کے نیچے قومیت کی کوئی چٹان سوائے کانگریس کے نہیں ہے۔ یہی وہ گوشہ ہے جہاں آپ ایک جگہ جمع ہوسکتے ہیں۔ اگر آپ اس وقت ناموافق حالات کو نہیں بدل سکتے تو کم سے کم اس گوشہ میں جمع ہوکر ملک کی ترقی۔ آزادی اور نجات کی کوشش تو کیجئے۔ اس وقت کانگریس کی تمام مساعی انتخابات میں محدود ہوگئی ہیں تو کم سے کم اس کام میں تو فریقانہ جذبات کو دخل نہ دو اس بدقسمت ملک میں جس کے بازار جس کی سڑکیں جس کا آسمان صرف اس لئے رہ گیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے خون کا تماشا دیکھا کرے۔ ایک گوشہ تو رہنے دو جس کا نام کانگریس ہے۔ میں ہندوؤں سے تو کہوں گا ہی مگر خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں سے کہوں گا کہ بحیثیت انسان ہونے کے، بحیثیت ہندوستانی ہونے کے اور سب سے زیادہ بحیثیت مسلمان ہونے کے ان کا یہ پیدائشی فرض ہے کہ اپنے ملک اور اپنے وطن کی آزادی اور نجات کے لئے بغیر کسی قسم کی شرط پیش کئے ہوئے انتہائی سعی کریں۔ میرے لئے ہندوستان کی زندگی میں اس سے بڑھکر تکلیف دہ کوئی بات نہیں ہوئی جب کسی مسلمان یا کسی جماعت کی طرف سے یہ چیزیں پیش ہوتی ہیں کہ اگر فلاں شرط پوری ہوجائے گی تو ہم کوشش کرینگے ورنہ نہیں خواہ ۲۲ کروڑ ہندوؤں کا طرز عمل منصفانہ ہو یا ظالمانہ مصالحانہ ہو یا معاندانہ ہر مسلمان کا جو ہندوستان میں پیدا ہوا ہے اور اس کا گوشت پوست اس کی خاک سے بنا ہے یہ فرض ہے کہ اس کو آزاد کرائے۔ اس سے بڑھ کر کوئی اہانت نہیں ہوسکتی کہ اس کے لئے شرائط پیش کی جائیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی جماعت اپنے صحیح۔ جائز اور منصفانہ حقوق چھوڑ دے۔ اگر اس کے لئے کوئی جماعت کوشش کرتی ہے تو وہ بالکل بجا ہے۔ ہاں اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ فرائض میں منہمک ہوجائیں۔ لفظ "پیدائشی" پر

غور کیجئے۔ ظلم و انصاف۔ قہر و مہر کا سوال نہیں ہے۔ یہ تو وہ فرض ہے جو پیدا ہوتے ہی ہر ہندوستانی پر عائد ہوجاتا ہے۔ اگر تم اور کچھ نہیں کرسکتے تو کم سے کم دونوں دائروں کو علیحدہ تو کردو۔ جب تک تم آزادی کے دائرہ میں رہو متفق رہو۔ پھر مجبور اس کے کہ تمہارا قدم اس دائرے سے باہر نکلے تمہیں اختیار ہے کہ ایک دوسرے پر خونخوار نگاہیں ڈالو۔ تم نے دنیا کے سامنے آزادی کے جو بلند دعوے کئے تھے آج اس کی وجہ سے ہمارے سب کے سر جھکے ہوئے ہیں۔ ہمارے ماتھوں پر کلنک کا ٹیکا لگ گیا ہے۔ ہمارے منہ اس قابل نہیں رہے ہیں کہ کسی کو دکھا سکیں۔

آخر میں جنابہ صدر صاحبہ نے شکریہ ادا کیا اور جلسہ ختم ہو گیا۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

نہایت اہم مسائل زیر غور ہیں

بعض اہم معاملات پر غور کرنے کی غرض سے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۱ ستمبر کو دفتر جمعیۃ علماء ہند میں منعقد ہوگا وفد حجاز کی رپورٹ کے علاوہ بعض دیگر مسائل بھی زیر غور ہیں۔ ایجنڈا ارکان کی خدمت میں روانہ کیا جارہا ہے۔ ۲۱ کی صبح تک تمام ارکان کو دہلی پہنچ جانا چاہئے۔

احمد سعید سکرٹری جمعیۃ علماء ہند

نامہ نگار ہندوستان ٹائمز کی دروغ بیانی

۱۱ ستمبر کو سنگم تھیٹر میں باشندگان دہلی کا جو عام جلسہ منعقد ہوا تھا اس کی رپورٹ میں ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پروفیسر اندر کی صدارت کے متعلق معدودے چند مسلمانوں نے اعتراض کیا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے واقعہ یہ ہے کہ جلسہ کے اندر جس قدر مسلمان موجود تھے ان میں سے ایک بڑی تعداد نے اس تحریک پر احتجاج کیا اور کانگریس کے پلیٹ فارم پر متعصب لوگوں کو کسی قسم کی وقعت دینے سے پرزور اختلاف ظاہر کیا جیسا کہ ہماری رپورٹ سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ نامہ نگار مذکور نے اس کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ پروفیسر اندر کی صدارت کی تحریک مسترد ہونے کے بعد مسز سالومن کو صدر جلسہ بنایا گیا۔

دہلی کانگریس میں پروفیسر اندر کی گہرفشانی

ہندو کسی مسلمان کو رائے نہیں دیسکتے!

دہلی ۱۲ ستمبر۔ مقامی کانگریس کمیٹی کے دفتر میں کل ۳ بجے شام کو کانگریس کے کام کرنے والوں اور اس سے ہمدردی رکھنے والوں کی ایک کانفرنس اس غرض سے منعقد کی گئی تھی کہ کانگریسی امیدوار کے انتخاب پر غور کیا جائے۔ دوران بحث میں پروفیسر اندر نے ہندو مسلم سوال پیدا کردیا۔ انہوں نے یہ تجویز کیا کہ پنڈت موتی لال جی کو مالوی اور لاجپت رائے سے ایک اعلان شائع کرانا چاہئے جس میں ہندوؤں سے اس امر کی درخواست کی جائے کہ وہ دہلی کے معاملات کی مخصوص صورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مشترکہ انتخابات میں کانگریس کے مسلمان امیدوار کو ووٹ دیں ورنہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہندو ایک مسلمان کے لئے رائے دیں۔ یہ گویا ایک قسم کا دباؤ تھا جو آریہ لیڈروں کی طرف سے پنڈت جی اور مقامی کانگریس والوں پر ڈالا جارہا ہے گویا کانگریسی لیڈر ہندوؤں کے لیڈر رہی نہیں صرف فریقانہ تحریکات کے علمبردار ہی ان کے لیڈر رہیں۔

اڈیٹر الامان کا مقدمہ

دہلی ۱۵ ستمبر۔ آج مولوی مظہر الدین صاحب اڈیٹر الامان کا مقدمہ مسٹر ٹلکن کی عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ کوٹھی سے یہ اطلاع دیدی گئی کہ مقدمہ ۱۸ ستمبر کو پیش ہوگا۔

۵

بقیہ مضمون صفحہ ۴

(۱) نیچ قوموں کو اپنے میں ملانے کے پیرایہ میں استغفار اولیا اور موسمرتی کے احکام ٹھکرا دیئے گئے۔

(۲) وہ منافرت جو آریہ تبلیغ کے لئے سدباب تھی باقی نہ رہی

(۳) آریہ اور سناتن دھرم ملکر ایک نیا شاخسانہ کھڑا ہو گیا اور دھرم کوئی بھی نہ رہا جس طرح اکبر اعظم کے زمانہ میں ہندو مسلم دھرم ملکر ایک الگ دھرم بن گیا تھا جس پر مسلمانوں میں آج سر پھوٹتے ہیں۔

(۴) گائے کی قربانی جو ملک بھر میں بزمانہ کانگریس بہت قلیل رہگئی تھی آج پھر زور پر ہے اور اخبار الامان مورخہ ۱۵ مئی ۲۶ء میں زیر عنوان "مسلمانوں سے آریہ کیا کرائیں گے" ہر اس مسجد کے سامنے جہاں باجا بجایا گیا ہے سات سات گایوں کی قربانی کا نظارہ نظر سے گذرا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو مسجدیں شہید کی گئی ہیں ان کے کفارہ کے لئے کسقدر تعداد تجویز کی جاتی ہے۔

(۵) ہندو سبھا جب علی الاعلان کہہ رہی ہے کہ تمام سڑکیں ملک معظم کی ملکیت ہیں اور ان پر ہر ملک معظم کی رعیت کو آزادانہ حقوق حاصل ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ مسلمان اس بندش کے اٹھانے کے لئے کوشش نہ کریں گے جو بقر عید کے موقع پر حکام ضلع گائیوں کے راستے مقرر و محدود کرکے ان پر عاید کرتے ہیں۔

یہ بالاختصار چند واقعات ہیں جنکو تعصب کی عینک اتار کر ہر مسلمان۔ آریہ اور سناتنی ہندو کو ٹھنڈے دل سے دیکھنا چاہئے۔ ہمارا مقصد اظہار حق ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور وہ بھی اس لئے کہ اصلاح برائی سے ناممکن ہے۔ کاش کہ لوگ غور اور تامل کریں سوچیں اور سمجھیں۔

ضرورت

دفتر "الجمعیۃ" کو چند قابل اور تجربہ کار محرروں کی ضرورت ہے جو اخبار کے کام سے بخوبی واقف ہوں اور دیانتداری کے ساتھ خدمات مفوضہ کو انجام دے سکیں تنخواہ حسب لیاقت بیس سے پچیس روپے تک دی جائے گی۔ دیانتداری کی اسناد ہمرشتہ درخواست آنی چاہئیں۔

مینیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

میرے فرزند پیدا ہو گیا

اکسیر عرب

برادر گو آپ اخباری ادویات سے بدظن ہوگئے ہیں لیکن یہ آپکو واضح رہے کہ پانچوں انگلیاں خدا نے یکساں نہیں بنائی ہیں اسی طرح اخباری دوا نہ بھی یہ ایک پہونچے ہوئے درویش کا نسخہ ہے جو سالہا سال سے مرجھائے ہوئے دلوں کو خوش کر رہا ہے جو لوگ اولاد سے مایوس ہوچکے تھے وہ اکسیر عرب کو استعمال کرکے اپنی خوش قسمتی کی داد دے رہے ہیں۔ اکسیر عرب عورتوں کے امراض نہانی کے لئے بہا تحفہ ہے سفید پانی کا آنا چہرہ کا پیلا پڑنا بدن کا سوکھنا ماہواری کا ٹھیک نہ آنا ان سب کے دور کرنے میں اکسیر عرب کا حکم رکھتی ہے۔ بعورت کیسی ہی بانجھ کیوں نہ ہو اور اولاد کو ترستی ہو اکسیر عرب استعمال کرنے سے فوراً حاملہ ہوجاتی ہے اور کل امراض دور ہوجاتے ہیں۔ چہرہ پر رونق آنے لگتی ہے۔ اس دوا کو سات روز استعمال کرکے بعد صحبت کریں یقینی حاملہ ہوگی۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک تین روپے (للعہ)

ٹیلی گراف صابن

یعنی بواسیر کا علاج

یہ صابن جلی کا اثر رکھتا ہے تین دفعہ استعمال کرنے سے بواسیر کو جڑ سے کھو دیتا ہے بواسیر کیسی ہی کیوں نہ ہو یہ صابن اپنا بجلی کی طرح اثر دکھاتا ہے۔ بواسیر خونی ہو یا بادی بلاکسی تکلیف کے جڑ سے کھو دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱؎ معہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

مشرقی اوائل کمپنی ڈیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خوبیوں کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض اعراب کے نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کا ترجمہ ہے۔ علاوہ ازیں شعر کی تشریح نحو، معانی، علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ بڑے سائز کے سوا تین سو صفحے قیمت ہر جلد ...

اور مجلد جس پر کتاب کا نام سنہری درج ہے صرف ... علاوہ محصول ڈاک۔

وعدہ۔ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائیں گے۔ دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

جنرل مینیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

ملازموں کی ضرورت

کپڑا ریشم اونی سوتی رنگنے کے رنگ فروخت کرنے کے واسطے ہر جگہ ایجنٹ ملازموں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پچیس پچاس سو روپیہ۔ کمیشن ایک آنہ فی روپیہ قواعد کے واسطے ۳ کے ٹکٹ روانہ کرو۔

اگر آپ بیکار ہیں تو صابن بنانا سیکھ لیجئے۔ تین قسم کے صابن کی فیس ایک روپیہ چار آنہ۔ ۴۲ قسم کے یعنی تمام مروجہ بازاری صابن سکھانے کی فیس پندرہ روپیہ۔ گلیسرین پیرسوپ کی ٹکیہ بنانے کی مشین اس کے ہمراہ مفت۔ ... پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہوگی۔ بطور نمونہ تین صابن سیکھنے والوں کو بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

المشتہر

ڈاکٹر شفیع احمد جی۔ ایچ۔ ڈی۔ چاندنی چوک دہلی

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوائے

کسکو فائدہ نہیں ہوا؟

ہر سال لاکھوں مریضوں کی جانیں محفوظ رہتی ہیں

فصلی بخار و طحال کی دوا

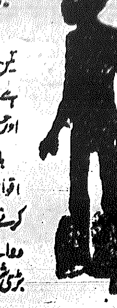

بخار کا "ملک الموت" ہے

اسکے فائدے کیا ہیں؟

تین چار خوراک میں ہی بخار کا آنا موقوف ہوجاتا ہے پھر دن کے بیچ سے خون گاڑھا ہوتا ہے۔ اور جسم ترو تازہ ہوکر بخار جڑ سے نابود ہوجاتا ہے بازی کا بخار کیتری بخاری اور جو پیاسی کے اقوام میں سے ان بخار کو جڑ سے نیست و نابود کرنے کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی بیلیک ہی دوا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۱۰ آنہ محصول ڈاک ... بڑی شیشی ... ایک روپیہ ڈاک محصول ...

داد کا مرہم

بغیر تکلیف اور جلن کے داد کو جڑ سے مٹانے والی دوا ہے تو یہی ایک ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ہے۔ نیا پرانا داد خارش جیسا ہی کیوں نہ ہو یہ مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک بار لگانے میں ہی نصف بیماری آرام ہوتی ہے اور دو تین بار کے لگانے سے جڑ سے نابود ہوجاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۳ چھ آنہ محصول ڈاک چھ شیشی تک ۶ چھ آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ ۱۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ ڈاکٹر لودھو سنگھ۔ چاندنی چوک۔ دہلی

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

۱۵

ہنگل کی رسٹ واچ

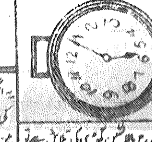

مصنوعی جواہرات کی قیمتی انگشتریاں

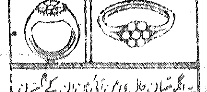

خضاب لاجواب

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فیرس لین ۳۳/۲ کلکتہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس بشرط اعتبار مہر لگا کر اقرار نامہ لکھالیں۔ قیمت فی کیس تین روپے (للعہ)

دفتر معالج برص نمبر ۱۱ در بھنگہ (بہار)

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سرِ نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست واحباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب وجوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ پران داتا تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت۔ ۳ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے پانچ روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طلبا بت پیشہ اصحاب کو دوا نہ (۲ فی روپیہ) کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

بے روزگاری کی ایک عام شکایت

سفید ریش حضرات سے کہدو کہ اب بازاری خضاب لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں کئی قسم کی زہریلی اور تیزابی ادویات ہوتی ہیں جو لگاتے ہی جلد کا ستیاناس کر دیتی۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے حلفاً اعلان کرتے ہیں کہ ہماری بتائی ہوئی ترکیب سے برف کی مانند سفید بال دو منٹ میں سیاہ چمکدار مثل قدرتی بالوں کے ہو جاویں گے۔ راز داری کی حلفیہ تحریر آنے پر سکھانے کی فیس پانچ روپے لی جاتی ہے ترکیب نہایت ہی آسان عام فہم ایک دن میں جاہل آدمی بھی دس ہزار بوتلیں تیار کر سکتا ہے۔ بے روزگاروں کیلئے ایک معقول روزگار ہے محنتی آدمی بخوبی ایک سو روپیہ ماہانہ کما سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ ہم نے دغا یا فریب سے روپیہ وصول کیا ہے۔ تو ہم اسے ایک سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لو۔ کہ ایسا نادر موقعہ کبھی ہاتھ نہ آئیگا۔ کیونکہ ایسے اشتہارات بار بار شائع نہیں ہوا کرتے۔ ہم دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب دنیا بھر کے خضابوں سے افضل اور بے ضرر ہے۔ نہ بدبو پیدا کرتا ہے اور نہ جلن۔ غرضیکہ ہمارا خضاب تمام عیبوں سے مبرا ہے گھر پر بنا لینے سے اس کی لاگت معہ لیبل شیشی کاک ۲ پڑتی ہے۔

نوٹ جو صاحب اس نسخہ کو سیکھنا چاہیں وہ آج ہی مبلغ پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں نسخہ بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جاویگا۔ آرڈر دینے پر نسخہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے۔

خط وکتابت وترسیل زر کا پتہ۔

منیجر دی یونین ٹریڈنگ کمپنی

ملک چال ۵۵۵ بمبئی نمبر ۸

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونے سے مر جاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار مطمل ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی خوراک سے بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار، ہر روز آنیوالا، ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ اور یقینی طور پر دور کرتا ہے۔ ... اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں قیمت فی شیشی ... بڑی شیشی ... ایک درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے، جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط وکتابت کیجئے۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چھوٹی روز میں اپنا نوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھرتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت وطاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ، اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ، بارونق، تر و تازہ، ہشاش بشاش۔ رگ وپٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط، پا مدرست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم دمایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام بہشت وعشرت ہے۔ نامردی۔ جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال، احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے، بیخ وبن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں، کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور ومخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... بیس خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ وپٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر وہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ... محصول ... درجہ عام ذرا تیز ... ۴ محصول ... چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ... محصول ... ۲۰ خوراک سفوف معہ طلاء درجہ عام ... محصول ...

جوب حیرت امساک پیدا کرنیکی شرطیہ دوا ہے ... محصول ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابیں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ زبور وانجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ وجغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار وتعلقات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب ... ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین ومورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ سنت پورہ پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ ... علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئے سر سے پڑیگی کھلبلی

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں عاجز ہیں معنی آدمی

جسکی توصیف میں ہے کند کام رد فاقل

المشتہر شمس الحق ...

عزیزیہ خضاب

دنیا کے تمام خضابوں سے بہترین۔ نہایت عام پسند۔ بالکل بے ضرر۔ اور رنگ میں سب سے پختہ۔ اس کے استعمال سے نہ سوزش ہوتی ہے نہ بو آتی ہے۔ نہ جلد پر کسی قسم کا دھبہ پڑتا ہے۔ دو منٹ میں بالوں کو سیاہ چمکدار اور ریشم کے موافق ملائم کر دیتا ہے۔ ہم اس بات کی گارنٹی کرتے ہیں کہ ہمارا خضاب سلور نائیٹریٹ اور پارہ جیسی مضر ادویات سے بالکل پاک ہے۔ ایک دفعہ آزمایئے اور ہماری صداقت کا ثبوت دیکھئے۔ قیمت فی بکس ۱۰ درجن ... علاوہ محصول وغیرہ۔ تاجروں اور ایجنٹوں کے لئے قیمت میں خاص رعایت رکھی گئی ہے۔ شرائط ایجنسی طلب فرما دیں۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ عزیز گلی نمبر ۲۷ مکان نمبر ۳ رنگون

مفت!   مفت!!!

مفت!! سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳)۔

برص سفید بھی سفید وسیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اُسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰۔ بچوں عورتوں اور بیگی وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر وحضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۷ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلد قیمت ۶-۸-۰ مصارف برمشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۲۶ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف برمشتری

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبولی حنائی کاغذ قیمت ۲۳-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ...

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳ جلد طبع میریہ مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰

ابنار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

کیف شباب

قیمت ... محصول ...

یہ کتاب رجوع الشیخ کا اردو ترجمہ ہے جو سلطان سلیم خاں ترکی کیلئے لکھی گئی تھی۔ نامردوں کیلئے آبحیات ہے ...

منیجر چشمہ کامل۔ دہلی

جائز نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن صرف ایک بات ... تمام بوالہوسوں کو دکھانا چاہتا ہوں لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت ... کو اس نے قربانی کو میدان ... کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور مجھ جھوٹا مشتہر بازوں کی طرح لغو تصور کرینگے اور میری حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرتا ہوں اسے حرف بحرف صحیح تصور کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

اس طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر ہمواری اور یکسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ جو سفوف میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھر آتا ہے ... کثرت جماع کے باعث جو طاقت زائل ہو چکی ہو وہ از سر نو پیدا ہو جاتی ہے وہ تمام عوارض جو کثرت ... سے پیدا ہو گئے ہوں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعضا میں نئی روح پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسلئے اس کیس کو صرف ... ہی منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت ... محصول ... جواب طلب کیلئے اسٹامپ بھیجئے۔

المشتہر:۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يدُ اللهِ على الجماعة

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی

ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۲

اقتباسات

مصر میں ٹرکی کی پھانسیوں کا اثر

جونہی جاوید بے اور ڈاکٹر ناظم بے کو پھانسی پر چڑھانے کی خبر قاہرہ پہنچی تو تمام شہر میں اس پر اظہار رنج و افسوس کیا گیا اور حکومت انگورہ کی اس حرکت پر سخت نفرت ظاہر کی گئی۔ جاوید بے مرحوم سابق حکومت عثمانیہ کے وزیر مال تھے اور موجودہ زمانہ میں صرف ٹرکی ہی کے نہیں بلکہ دنیا کے بہترین ماہرین اقتصادیات میں شمار کئے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ خطابت میں ان کو ایسا ملکہ حاصل تھا کہ دنیا کے معدودے چند خطیبوں میں انہیں شامل کیا جا سکتا ہے (الشوریٰ)

ولیعہد نجد اور عقبہ و معان

نامہ نگار "مقطم" قاہرہ امیر سعود ولیعہد نجد کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ عقبہ و معان کے مسئلہ میں آپ کے والد کی پالیسی کیا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس موضوع پر گفتگو نہ کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ہم نہیں سمجھ سکے کہ امیر سعود اس موضوع پر گفتگو کرنا کیوں نہیں چاہتے؟ اگر وہ کہہ دیتے کہ "عقبہ و معان حجازی علاقے ہیں اور انہیں ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے" تو اس میں کیا حرج تھا؟ (الشوریٰ)

بین الاقوامی نمائش میں برطانیہ و فرانس کا مال

آج کل میلانو میں ایک بین الاقوامی نمائش کی تیاریاں ہو رہی ہیں جس میں مصر کو بھی دعوت دی جا رہی ہے۔ اس نمائش میں برطانیہ کی طرف سے ۳ ہزار تبییں پیش کی جائیں گی جو حقیقت کے اعتبار سے کالی مگر رنگ میں سرخ ہوں گی۔ چار انتداب پیش کئے جائیں گے۔ جو در اصل لوہے کے ہیں مگر ان پر سونے کا کام کیا ہوا ہوگا۔ اور دو مشہور استعمار پیش کئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک آسٹریلیا کے اون کا ہوگا اور دوسرا ہندوستان کی روئی کا۔

اسی طرح فرانس اس بین الاقوامی بازار میں پہلا استبداد بھیجے گا جو سب خون سے رنگے ہوئے ہوں گے۔ اور سات سیاسی جوتے بھیجیگا جو فرانس کی بہترین مصنوعات میں سے ہیں۔ اور ۵ جنگی شکستیں بھی پیش کریگا جو حال میں اسے جبل الدروز سے حاصل ہوئی ہیں۔ (الناس)

دمشق پر مجاہدین شام کا ہجوم
نسیب بکری بے کا فاتحانہ داخلہ

پیرس کی گفتگوئے صلح کو کامیاب بنانے کے لئے مجاہدین نے اپنی جنگی کارروائیوں کو کچھ عرصہ کے لئے موقوف کر دیا تھا۔ مگر فرانسیسیوں نے اس کا مطلب یہ سمجھا کہ وہ سست پڑ گئے ہیں اور قتل و غارت کا بازار گرم کرنا شروع کر دیا۔ اس پر سلطان الاطرش پاشا نے عام حکم جاری کر دیا کہ مجاہدین تمام محاذات جنگ پر کارروائی جاری رکھیں چنانچہ زید بک الاطرش نے جبل الدروز میں فرانسیسی فوج پر حملہ کر کے اس کے کمانڈر کو گرفتار کر لیا اور اسے شکست دیکر کثیر التعداد سامان جنگ لوٹ لیا۔ اسی طرح جبل حرمون، اقلیم بلات اور وادی عجم کے مجاہدین نے امیر عادل ارسلان کی قیادت میں ۵ ہزار فرانسیسی لشکر کو شکست فاش دیکر بھگا دیا۔ لیکن سب سے زیادہ نمایاں کامیابی غوطہ دمشق میں ہوئی۔ یہاں عبدالقادر آفندی سکر اور نسیب بکری بے نے اپنے جتھوں کو لیکر ہیجنا۔ فوزی بے قاوقجی اور مصطفیٰ وصفی بے ان کے ساتھ شامل ہوگئے۔ اور ان سب نے ملکر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دمشق کی محافظ فوج نے نکلکر مقابلہ کیا۔ مگر شکست کھا کر اسے شہر میں پناہ لینی پڑی۔ اس کے بعد مجاہدین نے اپنے حلقہ کو اور تنگ کیا اور دمشق کے اتنے قریب پہنچ گئے کہ اپنے پچھلے بارکوں میں جا پہنچے۔ اس کے ساتھ ہی مجدل میں امیر عادل ارسلان سے ایک اور معرکہ ہوا جسمیں فرانسیسیوں کو ہولناک نقصانات اٹھانے پڑے۔

۲۶ اگست کو غوطہ کے مجاہدین نے دمشق پر پھر حملہ کیا اور تمام استحکامات کو توڑتے ہوئے فرانسیسی فوجوں کو شہر کے اندر دھکیل دیا یہاں تک کہ خاص شہر کی سڑکوں پر لڑائی ہونے لگی۔ سوق مدحت پاشا البزوریہ، باب الجابیہ اور محلہ شاغور میں خاص طور پر سخت معرکے ہوئے۔ اور نسیب بکری بے نے اپنے مکان میں قیام کیا جو عین وسط شہر میں واقع ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اب مجاہدین اگر چاہیں تو دمشق پر قابض رہ سکتے ہیں۔ مگر انہیں خوف ہے کہ کہیں پھر سال گذشتہ کی طرح شہر پر تباہی نازل نہ ہو جائے۔ اور عورتوں اور بچوں سے ان کی فتوحات کا بدلہ نہ لیا جائے۔ (الشوریٰ)

قضیہ ورقد کا تصفیہ

ناظرین کرام کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ آخر اس جھگڑے کا تصفیہ ہو گیا جو ورقد کے سلسلہ میں ہماری دولت علیہ اور سوویٹ روس کے درمیان پیدا ہو گیا تھا۔ ۲۷ قوس ۱۳۰۳ کو روس کے عساکر نے ہمارے وطن کی خاک مقدس پر تجاوز کیا۔ اور علاقہ بدخشاں کے مقام ورقد پر قبضہ کر لیا۔ پھر ۲۱ حوت ۱۳۰۳ کو روسی افواج نے ورقد کا تخلیہ کر دیا۔ اور دونوں سلطنتوں کی طرف سے اس مسئلہ کے آخری فیصلہ کے لئے ایک مخلوط کمیشن بٹھایا گیا۔ جس کے صدر دولت علیہ افغانستان کی طرف سے رعیس میرزا محمد خان معین اول وزارت خارجہ مقرر ہوئے۔ اور حکومت روس کی طرف سے آقائے اسکول نیکوف سابق وزیر مختار روس در کابل مقرر کئے گئے۔ یہ کمیشن ایک مدت تک ورقد میں مسئلہ کی تحقیقات کرتا رہا اور تمام واقعات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ایک فیصلہ پر متفق ہو گیا۔ ۲۰ اسد ۱۳۰۵ کو اس کمیشن کے ارکان کابل آئے اور انہوں نے اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ حکومت جماہیر شورویہ روس جزیرہ ورقد پر حکومت افغانستان کے حق کو تسلیم کرتی ہے۔ اور اپنے دعوے سے کلیۃً دست برداری اختیار کرتی ہے (امان افغان)

حضور نظام اور ترکی اخبارات

ہمعصر ہمدم کا نامہ نگار مقیم استانبول لکھتا ہے کہ:۔

ترکی جریدہ وقت مورخہ ۱۷ اگست میں اخبار ملت کے ایک رکن ادارت نے جو ایک ممتاز اہل قلم ہیں بیاض کے دستخط سے ایک مضمون بعنوان "شیر ہندی کو عرض سلام" حضور نظام کی تائید میں لکھا ہے مضمون لمبا اور نہایت ادیبانہ ہے۔ ہمدم کے ناظرین کے لئے اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ حضور نظام کے جواب کو جو انہوں نے وائسرائے کو دیا ہے صاحب مضمون نے اسیران ہندوستان کے لئے "پیغام حیات" کے نام سے یاد کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ پیغام مردہ دلوں میں ایک تازہ روح پھونکنے کا سبب ہوگا فدائی حریت پیدا کریگا۔ جو ملت اسیر کو غلامی سے چھڑائیں گے۔ اقبال جیسے قومی شاعر۔ اور گاندھی۔ حسرت۔ انصاری۔ اجمل خان۔ محمد علی جیسے ہزاروں قومی لیڈر پیدا ہوں گے۔ جو عصری باسٹل قید خانوں کو منہدم کریں گے۔ ایسے فدائیان حریت کے لئے۔ ترکی فضا میں صدائے آفریں گونج اٹھے گی۔ اور ہمدردی کے نعرے بلند ہوں گے۔ کیونکہ ترک قوم نے اپنی آزادی کو اپنی قوت سے حاصل کیا ہے۔ اور مشرق کو پیغام آزادی دیا ہے۔

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کیلئے خاص طور پر مفید ہیں۔

رد مرزائیت

قادیانیوں کے مرعوم پیغمبر مرزا آنجہانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولے حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے انکی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکی ہیں

تمام مذاہب کا اسلام پر حملہ
انہیں گمراہ کون کرتا ہے؟

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

خطبہ صدارت حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی جو کلکتہ کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے

بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی۔ اسکے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد ۶

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھیئے۔ آپ کی فرمائش بھیجنے سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جائے گی۔ صوبہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ جناب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے زیادہ ہو تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو گی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ علماء اور ترک موالات

بعض اخبارات میں کسی منفری سے یہ خبر شائع کرائی ہے کہ جمعیۃ العلماء کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس میں ترک موالات کے فتوے کو منسوخ کر دیا ہے۔ [illegible]

[illegible]

ہم امید کرتے ہیں کہ اشاعت آئندہ میں ہم مجلس عاملہ کی اصل تجویز بھی ناظرین کر سکیں گے اور اس وقت تمام غلط فہمیاں دور ہو کر مسئلہ صاف ہو جائیں گی۔

مجلس مفاہمت کی ناکامی

کچھ عرصہ سے ڈاکٹر کچلو صاحب اس امر کی کوشش کر رہے تھے کہ مسئلہ حجاز میں مسلمانان ہند کے درمیان جو شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے باعث اسلامی جمعیت میں تفریق و انتشار کا جو ہنگامہ برپا ہو گیا ہے اس کی اصلاح کی جائے۔ اور مسلمانوں کی مختلف الخیال جماعتوں کو کسی ایک نقطہ پر جمع کر دیا جائے جس پر سب متفق ہو سکیں اس مقصد کے لئے ڈاکٹر صاحب نے قوم کے اہل الرائے حضرات سے استصواب کرنے کے بعد ایک مجلس کی طرح ڈالی تھی تاکہ اس میں تمام مختلف الخیال جماعتوں کے نمائندے جمع ہو کر اپنے اختلافات کو دور کرنے کی کوئی صورت دریافت کریں۔ چنانچہ اعلان کے مطابق ۲۲ ستمبر کو جمعیت علمائے ہند کے دفتر میں اس کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور کئی گھنٹہ تک بحث و مذاکرہ کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ اس میں کوئی مفاہمت نہ ہو سکی۔ اور مجلس کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر منتشر ہو گئی چونکہ اسکی کارروائی پریس میں نہیں آئی ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس ناکامی کے اسباب و وجوہ کیا تھے۔ اور کونسے امور حل و تصفیہ کے ناقابل ثابت ہوئے لیکن اسباب و وجوہ خواہ کچھ ہی ہوں ہمارے خیال میں یہ ناکامی بہت افسوسناک ہے۔ موجودہ حالات میں اتفاق ملت اور اتحاد عمل وہ سب سے پہلی چیز ہے جس کی مسلمانان ہند کو ضرورت ہے۔ اور اس کے حصول میں جو کوشش بھی ناکام ہو اس پر ہمیں دلی رنج ہونا چاہئے۔ ان خطرات کو جانے دیجئے۔ جو ہندوستان میں مسلمانوں کے قومی وجود کو دھمکی دے رہے ہیں۔ اور ان تمام ضروریات سے بھی

[illegible]

ہوتے تو اے ہائے اپنی شومی قسمت اور بدنصیبی کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ خدا اس قوم کے حال پر رحم کرے جس کا ہر کام نفاق سے شروع ہوتا ہے اور نفاق ہی پر ختم ہوتا ہے۔

قبۂ خضرا

سلطان ابن سعود نے قبۂ خضرا کی حفاظت کا پھر ایک وعدہ کیا ہے جو پہلے تمام وعدوں سے زیادہ زوردار ہے۔ مگر ہم پہلے کی طرح کی طرح اب پھر عرض کرتے ہیں کہ یہ اور اس قسم کے دوسرے وعدے خواہ کتنے ہی کثیر التعداد کیوں نہ ہوں مؤکد بالالفاظ ہوں مسلمانان ہند کی تسکین کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اس بنا پر نہیں کہ مسلمانوں کو انکی قسموں اور ان کے وعدوں پر اعتبار نہیں ہے یا وہ ان کو خدانخواستہ جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ بلکہ اس بنا پر کہ وہ قبۂ خضرا کی حفاظت کے لئے تنہا ان کی ضمانت کو کافی نہیں سمجھتے۔ انہوں نے "والذی نفسی بیدہ" جیسی کڑی قسم کھا کر مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ میں حجاز کو ایک امانت سمجھتا ہوں جسے مسلمانوں کے منتخب کئے حاکم کے سپرد کر دوں گا لیکن جب ہند کے خود سر امراء و شیوخ نے اپنا زور دیا تو مجبوراً انہیں اپنی بادشاہی کا اعلان کرنا پڑا۔ اسی طرح انہوں نے وفد خلافت و جمعیت علماء ہند سے بار بار نہایت تاکید کے ساتھ وعدے کئے تھے کہ مکہ معظمہ میں فتح کے وقت جو کچھ ہوا تھا۔ وہ مدینہ میں نہ ہوگا۔ اور اس قسم کا ایک عام اعلان شائع بھی کیا تھا۔ مگر پھر نجدی علماء نے ضد کی اور انہیں فساد و ہنگامہ کی دھمکی دیکر اس بات پر مجبور کر دیا کہ جنت البقیع کے مزارات کو منہدم کرا دیں۔ ان پچھلے واقعات سے مسلمان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نجد کی اصلی قوت سلطان ابن سعود کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ وہاں کے علماء و شیوخ کے ہاتھ میں ہے اور وہ اسقدر خود سر ہیں کہ نہ سلطان کے حلفی وعدوں کا کوئی احترام کرتے ہیں اور نہ ان کے عزو وقار کی کوئی پرواہ کرتے ہیں جو یقیناً عہد شکنی و وعدہ خلافی کے صدمہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں اگر سلطان مسلمانوں سے کوئی وعدہ کریں اور اسکے ساتھ کوئی ایسا ثبوت موجود نہ ہو جس سے یہ اطمینان ہو سکے کہ نجدی علماء و شیوخ بھی اسے قبول کرتے ہیں۔ تو مسلمان اس پر بے اطمینانی کا اظہار کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ مانا کہ سلطان سچے دل سے یہ وعدے کرتے ہیں اور ان کا اپنی حقیقت وہی عقیدہ ہے جو انھوں نے ظاہر کیا ہے۔ لیکن اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ کل نجدی علماء پھر کھڑے ہو کر قبۂ خضرا کو بھی ڈھا دینے کا مطالبہ نہ کریں گے۔ اور سلطان "فتنہ و فساد" کے خوف سے ان کے مطالبہ کے آگے سر نہ جھکا دیں گے جس شخص کو ہمیشہ فتنہ و فساد کا خوف لاحق ہوتا رہتا ہو اور جو ہمیشہ اس خوف کے دیوتا پر وعدوں اور قسموں کی بھینٹ چڑھاتا رہا ہو۔ اس سے یہ کیونکر امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس مرتبہ غلاۃ نجد کی دھمکیوں کے مقابلہ میں جبل استقامت ثابت ہوگا۔ پس جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اصلی ضرورت محض سلطان کے وعدوں کی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں علماء نجد کا ایک فتویٰ بھی درکار ہے جس میں وہ صاف طور پر قبۂ خضرا کے متعلق اپنے عقیدہ کو ظاہر کر دیں۔ اور جس پر ان تمام علماء کے دستخط ہوں۔ جو اس سے پہلے فتنہ و فساد کی دھمکی دیکر سلطان کو مرعوب کر چکے ہیں یا آئندہ کر سکتے ہیں۔ کیا مولانا ظفر علی خان "جلا" اور "مفیدہ پرداز" کے اس مطالبہ کو بھی سلطان کی خدمت میں پیش کریں گے؟

ایک نکتہ چین

ہمارے مکرم و محترم جناب محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس دتاولی

اپنے ایک عنایت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"چونکہ اخبار الجمعیۃ نے بعض خبریں متعلق حجاز بلا تحقیق و دور از راستی خلاف طریق علماء شائع کی ہیں۔ لہذا میں اس کی خریداری سے معذور ہوں۔ اسی واسطے پرچہ واپس کیا گیا۔ حجاز کے معاملہ میں جو مسلک جمعیۃ علماء نے تجویز کیا ہے وہ حجاز کی جغرافی و علمی و مالی حالات کے متضاد ہے اور تیرہ سو سال سے جو طریق حکومت اہل اسلام پر کارفرما ہے اس کے بالکل خلاف ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جمعیۃ کے کارکن انگریزی خوانوں کے زیر اثر ہیں جو احکام شرعی کی چنداں پرواہ نہیں کرتے۔"

جہاں تک اخبار کی خریداری کو بند کرنے کا تعلق ہے یہ خط ہمارے لئے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ اس قسم کے خطوط آتے رہتے ہیں جن کی طرف کوئی ادنیٰ توجہ بھی نہیں کی جاتی۔ لیکن اس خط میں ہمارے محترم مکتوب نگار نے جمعیت العلماء اور الجمعیۃ پر جو الزامات عائد کئے ہیں وہ البتہ ایسے ہیں جنہوں نے خود بخود ہمیں اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ ہمارے لئے یہ انکشاف سخت حیرت انگیز ہے کہ ہم نے الجمعیۃ میں حجاز کے متعلق کوئی ایسی خبر شائع کر دی ہے جو علماء کے درجہ سے گری ہوئی۔ اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہے اسی طرح یہ راز بھی آج پہلی مرتبہ ہم پر منکشف ہوا ہے کہ حجاز کے متعلق جمعیت العلماء کا مسلک حجاز کے جغرافی و علمی و مالی حالات کے متضاد ہے۔ پھر سب سے زیادہ تعجب انگیز حقیقت تو یہ ہے کہ جمعیۃ کے کارکن انگریزی خوانوں کے زیر اثر آ گئے ہیں جو احکام شرعی کی چنداں پرواہ نہیں کرتے"۔ حالانکہ برسوں تک جمعیت اور اسکے کارکنوں کے ساتھ گہرا رابطہ رکھنے کے باوجود ہم اس المناک حقیقت سے باخبر نہ ہو سکے۔ ہم جناب محمد موسیٰ خاں صاحب کے بہت شکرگزار ہوں گے اگر وہ مہربانی کرکے ہمیں مطلع فرمائیں کہ الجمعیت میں وہ کونسی غیر محقق اور دور از راستی خبریں شائع ہوگئی ہیں جو طریق علماء کے خلاف ہیں؟ اور حجاز کے وہ کونسے جغرافی و علمی و مالی حالات ہیں جو جمعیت العلماء کے مسلک سے نسبت تضاد رکھتے ہیں؟ اور وہ کون سے انگریزی خواں حضرات ہیں جنھوں نے جمعیت العلماء کے کارکنوں کو اپنے اثر میں لے لیا ہے؟ نیز ان کی مہربانی ہوگی اگر وہ یہ بتا کر بھی ہمارے علم میں اضافہ فرمائیں کہ تیرہ سو برس سے جو طریق حکومت اہل اسلام پر کارفرما ہے اس کے خلاف کسی دوسرے طریق کی تائید کرنا کن شرعی احکام کی بنا پر ناجائز اور قابل اعتراض ہے؟

سوامی شردہانند کی عیاری

سوامی شردہانند جی نے ہندو مہا سبھا سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ ہندو مہا سبھا کا کونسلوں کے انتخاب میں حصہ لینا مناسب نہیں سمجھتے۔ سوامی جی کے اس فعل سے بعض حلقوں میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ "فرقہ پرستی" سے "وطنیت" کی طرف آ رہے ہیں۔ اور شاید یہاں تک بھی امید قائم کر لی گئی ہے کہ وہ ہندو مہا سبھا سے الگ ہو کر نیشنل پولیٹکس میں شریک ہو جائیں گے لیکن واقعہ یہ ہے کہ امت شردہانند جی کے اس ماہر فن شاطر نے اپنی علیحدگی کی محض ایک بناوٹی وجہ ظاہر کر دی ہے جس سے حقیقت پر پردہ ڈالنے کے سوا اور کوئی مقصود نہیں ہے ان کی علیحدگی کی اصلی وجہ صرف یہ ہے کہ مہا سبھا میں سناتن دھرمی عنصر زیادہ غالب ہو گیا ہے جسکی موجودگی میں وہ آریہ دھرم کا پرچار نہیں کر سکتے اور انہیں ہندوؤں کے مذہب میں آریہ اصولوں کو رائج کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ لیکن انھوں نے اپنا بھرم قائم رکھنے کے لئے یہ ایک غیر معقول سی وجہ پیش کر دی ہے۔ حالانکہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب پنڈت مالوی اور لالہ لاجپت رائے نے اپنی الگ پارٹی بنالی ہے۔ اور اس کے لئے وہ انتخابی جد و جہد کر رہے ہیں تو مہا سبھا کو اس میں حصہ لینے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔

عرض نیاز

سرکار مدینہ کی بارگاہ میں

(ذیل کا عریضہ سردار دو جہاں کے دربار میں باریابی کے وقت حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے پیش کیا تھا)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ فطاب من طیبھن القاع والاکم نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ فیہ العفاف و فیہ الجود والکرم الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔

میرے مولا! میرے آقا! حضور کا ایک گنہگار امتی دور دراز کا سفر کرکے خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ اے کونین کے بادشاہ آپ کو کچھ اپنی بیکس امت کی بھی خبر ہے جو ذلیل و خوار ہو رہی ہے جس دین کی خاطر آپ نے ہزارہا مصائب برداشت کئے ہیں۔ اور بیگانوں سے برائی اٹھائی۔ لوگوں کی گالیاں سنیں۔ پتھر کھائے۔ زخم اٹھائے۔ راتوں کی نیند اور دن کی بھوک کھوئی۔ جس دین کے لئے آپ جلا وطن کئے گئے۔ آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو بے خانماں کیا گیا۔ وہ آپ کا دین اور اس کے نام لیوا دشمنوں کے نرغہ میں ہیں اے دین و دنیا کے مالک آج تیری امت کی آبرو سخت خطرہ میں ہے مسلمان ٹکڑے ٹکڑے کو محتاج ہیں۔ زمین اپنی وسعت و پہنائی کے باوجود ان پر تنگ ہے یورپ ایشیا اور افریقہ کے کسی کونہ میں بھی ان کے رہنے کو جگہ نہیں ہے۔ دنیا کے تمام کافروں نے تیری بیکس اور مظلوم امت کے مٹانے کے لئے ایکا کر لیا ہے۔ بت پرستوں نے قسم کھائی ہے کہ خدائے وحدہ لاشریک کی پرستش کو دنیا سے مٹا کر چھوڑیں گے۔ صلیب پرستوں نے عہد کیا ہے کہ وہ عالم سے تیری پھیلائی ہوئی توحید کو مٹا دیں گے۔ اے دین و دنیا کے مالک تجھے کچھ خبر بھی ہے جس درخت کو تو نے اور تیرے صحابہ نے اپنے خون سے سرسبز کیا تھا دشمن اسکو جڑ سے اکھیڑنے کی فکر کر رہے ہیں مسجدوں کو بت خانہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اذان و اقامت کے بجائے مناروں پر گھنٹے اور ناقوس بجانے کی فکر ہے جن ممالک کو تیرے نام لینے والوں نے اپنا خون بہا کر فتح کیا تھا جس زمین پر پرستاران توحید کی برسوں اذانیں گونجی تھیں۔ آج وہ غیروں کے قبضہ میں ہے۔ آج وہاں شرک و کفر کی علی الاعلان اشاعت ہو رہی ہے اغثنی یا رسول اللہ ہم بیکس ہیں لاچار ہیں دنیا کے ستائے ہوئے ہیں ہماری وہی حالت ہے جو تیرے نواسہ مسلم بن عقیل کی کوفہ میں تھی۔ ہم بیکسوں کا نہ کوئی یار ہے نہ مددگار۔ نہ ہمارا کوئی حمایتی ہے نہ غمگسار یا رسول اللہ ہم اپنا درد کسے سنائیں اپنی فریاد کہاں لیجائیں اے تاجدار مدینہ جن زمینوں کو ہم نے غلامی سے آزاد کرایا تھا آج ہم خود وہاں غلام ہیں۔ آپ پر، آپ کے قرآن پر، آپ کے خدا پر شب و روز حملے کئے جاتے ہیں پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں۔ خود آپ کے نام لیوا آپ کے دین کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں مسلمانوں کے پاس نہ حکومت ہے۔ نہ صنعت نہ تجارت ہے۔ نہ امارت اور نہ باہمی اخوت۔ یورپ سے نکالے گئے۔ افریقہ سے بیدخل کئے گئے۔ عراق و فلسطین جا چکے ہندوستان چھن گیا اب میرے مولا! خاکم بدہن دشمنوں کی نظریں آپ کی خوابگاہ پر پڑ رہی ہیں۔ اعداء کا اثر حجاز میں پہنچ چکا ہے۔ ریگستان کے بدو آہستہ آہستہ یورپین تہذیب پر قربان ہو رہے ہیں۔ حجاز مقدس کے حدود اور اس کی چار دیواری تک دشمنوں کی توپیں پہنچ چکی ہیں حضور والا اگر یہی لیل و نہار ہے۔ اور سرکار کی شان استغنا اسی طرح قائم ہے تو آخر کیا ہوگا۔

یہ مسلم کہ ہم گنہگار ہیں۔ یہ مانا کہ ہم نالائق ہیں۔ یہ بھی تسلیم کہ ہم میں نہ صدیق کا سا علم ہے اور نہ فاروق جیسی شوکت اور نہ عثمان جیسی سخاوت ہے اور نہ علی و خالد کی سی شجاعت۔ ابوہریرہ اور ابوذر جیسا عمل بھی نہیں۔ بلالی محبت بھی مفقود ہو چکی ہے۔ ایسا ہی جو کچھ ہوا وہ ہماری ہی غفلت کا نتیجہ تھا۔ جو دین ہم حجاز سے لیکر نکلے تھے اس کی حفاظت ہم سے نہ ہو سکی۔ ہم تیرے دین کو نذر برہمن کر بیٹھے۔ تیرہ سو برس کی کمائی ہماری ہی نالائقی سے لٹ گئی۔ یہ سب کچھ ہم نے کیا اور ہمیں اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ ہمارے سردار ہم قصوروار ہیں خطاوار ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن آقا پھر بھی ہم تیرے دین کے نام لیوا ہیں۔ ہمیں غیروں کے سامنے رسوا نہ کر دشمنوں کو ہم پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔

اے ہمارے آقا! ہماری ذلت کی انتہا ہو چکی اس سے زیادہ ہم کو ذلیل نہ ہونے دے۔ کفار ہم پر ہنستے ہیں۔ ہمیں طعنے دیتے ہیں۔ ہماری جان ہماری اولاد اور ہمارے ایمان کے درپے ہیں۔ اے سرور دو جہاں۔ اے پیشوائے کون و مکاں! آخر بے نیازی کب تک کس چیز کا انتظار ہے کس وقت کے منتظر ہیں کونسی بات باقی ہے منزل کا آخری دور ہے۔ اٹھئے خدا کے لئے اٹھئے۔ اپنی امت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دیجئے۔ میرے آقا فاطمہ کا واسطہ اٹھئے اور ایک دفعہ نگاہ رحمت آلودہ اپنی امت کے گنہگاروں کو دیکھ لیجئے۔ اٹھئے شہیدان کربلا کا واسطہ اٹھئے۔ اور اپنی بزدل امت کو پھر ایک دفعہ دین پر مر مٹنے کی تعلیم دیدیجئے۔ آپ کی امت سخت اضطراب و بے چینی میں مبتلا ہو چکی ہے تاخیر کی گنجائش نہیں ہے۔ حضور والا اگر کچھ عرصہ خبر نہ لی گئی تو دنیا میں مسلم قوم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ توحید الٰہی کی بجائے صرف کفر و شرک ہی کی حکومت ہوگی اس لئے اٹھئے اور ہم بدنصیبوں کو ایک دفعہ دیکھ لیجئے۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ کی ایک نگاہ میں سب کچھ ہے۔ اگر آپ نے ہماری درخواست قبول کرلی تو اس مرجھائے ہوئے درخت میں دوبارہ بہار آجائے گی۔ آپ کی ایک نگاہ کرم میں گنہگاروں کا بیڑہ پار ہوتا ہے۔ اس لئے اٹھئے خدا کے لئے اٹھئے اور قصوروں کی جھولیاں بھر دیجئے۔ عاشق دامن مراد پھیلائے کھڑے ہیں انہیں مایوس نہ کیجئے۔

بہت سی سعید جانیں آپ پر قربان ہونے کو تڑپ رہی ہیں اور بہت سی سعادت مند روحیں اپنی قربانی کا تحفہ دامن میں لئے ہوئے باب السلام پر آپ کی منتظر ہیں۔ بہت سے عشاق باب رحمت اور باب جبریل پر اپنے دل تھیلیوں میں لئے بیٹھے ہیں اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے ہیں ہندوستان کے بدنصیب مسلمان آہ پشت مسلمان اور افتادہ مسلمانوں نے اپنی آنکھوں کا فرش بچھا رکھا ہے۔ اسلئے اٹھئے۔ بلال حبشی کا صدقہ اٹھئے۔ اور ٹوٹے ہوئے دلوں کی۔ روتی ہوئی آنکھوں کی تڑپتی ہوئی روحوں کی لاج رکھ لیجئے۔

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

ایک غلط فہمی کا ازالہ

الجمعیۃ کے بعض ناظرین کو یہ شبہ ہو گیا ہے کہ اس کے صفحات پر جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ ان کا محض الجمعیۃ میں شائع ہونا ہی ان کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ بعض حضرات نے ہم سے اس بات کی شکایت کی ہے کہ انھوں نے "الجمعیۃ" کے شائع شدہ اشتہارات کو دیکھ کر محض اس خیال سے چند چیزیں منگائیں کہ جمعیت العلماء کے ارگن میں شائع ہونے والے اشتہار غلط نہیں ہو سکتے۔ لیکن دیکھنے سے وہ بالکل بیکار ثابت ہوئیں۔ ایسے تمام حضرات کو جو اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں ہم مطلع کر دینا چاہتے ہیں کہ انہیں الجمعیت کی تجارتی حیثیت کو اس کی اخباری حیثیت سے بالکل الگ سمجھنا چاہئے۔ ان صفحات پر اجرۃً جو اشتہار شائع کئے جاتے ہیں۔ ان کی صحت و عدم صحت کے ذمہ دار خود مشتہرین ہیں اہم پر نہ ان کی کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور نہ ہمارے پاس ان کی صحت کے متعلق اطمینان کرنے کا کوئی ذریعہ ہے۔ بہتر ہو کہ ہمارے کرمفرما اس اعتماد و اعتبار کو صرف الجمعیۃ کے مضامین ہی تک محدود رکھیں۔

الجمعیۃ کا عملہ انتظامیہ

چونکہ کچھ عرصہ سے الجمعیۃ کے بعض خریداروں کی شکایتیں موصول ہو رہی تھیں جو الجمعیۃ کے لئے بالکل ایک نئی بات تھی اس لئے الجمعیۃ کے عملہ انتظامیہ میں نہایت مناسب تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ قصوروار تھے برخاست کر دئے گئے ہیں امید ہے کہ اب انشاء اللہ کسی صاحب کو الجمعیۃ کے عملہ انتظامیہ سے کوئی شکایت نہ ہوگی اور اگر خدانخواستہ کبھی ایسا موقع پیش آئے گا تو وہ فوراً مجھے اطلاع دیں گے۔

منیجر الجمعیۃ

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ ۔ مدرسہ امینیہ ۔ دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ غفرلہٗ ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

علامات قرب قیامت

جس طرح ایک بلا کے بعد دوسری بلا کے نزول کی مثال موتیوں کی لڑی کے ٹوٹنے پر موتیوں کے پے در پے گرنے سے دی گئی ہے بالکل اسی کے مطابق آج کل دینی مصائب مسلمانوں پر آتے دن نازل ہو رہے ہیں اور افسوس یہ ہے کہ ان میں سے اکثر مسلمانوں ہی کے ہاتھوں پیش آ رہے ہیں کوئی سود خوری کو مسلمانوں کی ترقی کا سبب قرار دیکر اس کی ترویج کے لئے کوشاں ہے کوئی خطبہ جمعہ کے بجائے اردو میں معاملہ حاضرہ پر لیکچر دینے پر زور دے رہا ہے (ممکن ہے آئندہ نماز بھی اردو ہی میں پڑھنے پر غور ہونے لگے) کوئی شرعی پردہ کو مسلمانوں کے تنزل کا سبب بتلا کر اس کے اٹھانے کے لئے مصروف سعی ہے کوئی جملہ دینی امور کو گورنمنٹ کے ہاتھ میں دینے کی اسکیم بنا رہا ہے۔ آخر الذکر تحریک اس قدر زور شور سے جاری ہے کہ ایک ایک دینی کام یکے بعد دیگرے سرکاری سرپرستی میں دیا جا رہا ہے۔

چند تام کے مسلمانوں کی تائید سے شریعت ۔ حج ۔ مذہبی اوقاف وغیرہ اہم دینی مسائل گورنمنٹ کے قانونی شکنجہ میں آ چکے ہیں۔ اب نکاح وطلاق اور اس کے اثر سے میراث جیسے نازک اور خالص دینی امور بھی قانونی جامہ پہننے والے ہیں۔ حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ ایک ممبر صاحب اسمبلی غور فرما رہے ہیں کہ مذہبی تہواروں کو بھی آئینی لباس پہنا دیا جاوے جس کی رو سے جمعہ وعیدین جماعتیں اور جلوس اور قربانی کا عمل بآسانی قانون کے تحت میں آ ہی جاویگا۔

صرف توحید کا مسئلہ باقی رہ جاتا ہے اس کے لئے کوئی اور نئے ایم۔ ایل۔ سی یا ایم۔ ایل۔ اے تثلیث کے منافی اور موجب فساد عالم قرار دیکر اس کے لئے بھی قیود قانونی کے لئے کوئی مسودہ بل تصنیف فرما رہے ہونگے۔

افسوس ہے دیگر اقوام نے اپنی قسم کے مذہبی کام ان اُن [illegible]

[illegible]

آج کل جو سلسلہ زیادہ زور دار ہے وہ نکاح وطلاق کی قانونی رجسٹری [illegible]

[illegible]

ابو سلمان [illegible]

رجسٹری نکاح و طلاق کے خلاف

مسلمانان بچھراؤں کا احتجاج

بصدارت مولوی ظہور علی صاحب مدرس اول مدرسہ مفتاح العلوم مسلمانوں کا ایک عام جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں ہر طبقہ کے لوگ بکثرت شریک تھے جب ذیل رزولیوشن پیش ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئے:۔

۱۔ مسلمانان قصبہ بچھراؤں ضلع مراد آباد کا یہ جلسہ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب ایم۔ ایل۔ سی کی تحریک رجسٹری نکاح وطلاق کو صریح طور پر مذہبی دست اندازی تصور کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے مستدعی ہے کہ وہ اپنی اس تحریک کو فوراً واپس لے لیں۔

محرک۔ مولوی عبید اللہ صاحب رئیس و ممبر ٹاؤن ایریا مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم۔

موئید۔ چودھری نظیر احمد صاحب رئیس بچھراؤں و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ مراد آباد۔

۲۔ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ چونکہ موجودہ کمیٹی منظور شدہ گورنمنٹ کے ممبران خالص علماء کی جماعت نہیں ہیں اور ہر طبقہ کے علماء کو اپنی جماعت میں سے انتخاب کا موقع نہیں دیا گیا ہے اس لئے یہ جماعت ہندوستان کے ہر طبقہ کی جائز و صحیح نمائندہ نہیں ہے۔

محرک۔ مولوی ظہور علی صاحب ۔ صدر جلسہ

۳۔ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ رزولیوشن متذکرہ بالا اخبارات ڈاکٹر شفاعت احمد خان صاحب اور سکرٹری صاحب گورنمنٹ ممالک متحدہ کو بھیجے جاویں۔

محرک۔ مولوی حکیم محبوب حسن صاحب ۔ رئیس قصبہ بچھراؤں ضلع مراد آباد۔

موئید۔ چودھری حکیم عبد الکریم صاحب زمیندار قصبہ بچھراؤں ضلع مراد آباد۔

محمد عبید اللہ از بچھراؤں ۔ ضلع مراد آباد

حیدر آباد چلے آیئے

ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں فرقہ وارانہ نزاع وفساد کا سلسلہ [illegible] وسیع ہوتا چلا جاتا ہے [illegible] ہر قسم کی روک تھام و حفظ ما تقدم کے کم ہوتا نظر نہیں آتا۔ [illegible] واقف ہیں کہ اب اخبارات میں زیادہ حصہ [illegible] آرائیوں کی چھوٹی [illegible] کے لئے وقف ہے [illegible] ذی اختیار [illegible] مسلمان قوم کر رہی ہیں [illegible] ہوگا وہ آئندہ نظر آ جائے گا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ قتل وغارت لوٹ مار کے واقعات نے امن پسند باشندگان ہند کو سراسیمہ اور خوفزدہ کر دیا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اب یہ فساد روزانہ سلسلہ واقعات کا ایک جزو بن گیا ہے۔ ہندو مسلمانوں کا وجود ان کے معابد ان کے مذہبی ورواجی مراسم ہمیشہ باقی رہیں گے اور اگر لیل ونہار یہی ہے تو اندیشہ قوی ہے کہ فساد کی جڑ مضبوط ہو جائے گی۔ اس کی اصلی وجہ جو کچھ بھی ہو ہم اس وقت تمام امن پسند ہندو مسلمانوں کو خاص طور پر توجہ دلانا فرض سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ان خونی نظاروں سے دل برداشتہ ہیں اور جان ومال وآبرو کی حفاظت اپنے ہی وحشی اور بہائم صفت بھائیوں سے چاہتے ہیں تو ترک وطن کر کے حیدر آباد دکن چلے آئیں جہاں آپ دیکھیں گے کہ بجز اخبارات کے صفحوں کے اور کہیں فرقہ واری قتل وغارت کا وجود بھی نہیں ہے سرمایہ دار اصحاب کے لئے تو کوئی بھی دقت نہیں۔ پیشہ ور اور تجار کے لئے ہر طرح سے آسانی ہے کہ وہ یہاں اپنا کاروبار جاری کر سکتے ہیں۔ زراعت پیشہ اصحاب کے لئے گورنمنٹ نظام اپنی ضرب المثل فیاضی سے کام لیکر محکمہ نو آبادیات کی معطل شدہ اسکیم اگر پھر نافذ فرما دے تو کافی گنجائش موجود ہو جائے گی۔ وطنی حکومت کی کشش بھی ہر [illegible] متوجہ کر دے گی۔ بہرکیف اس وسیع اور زرخیز خطہ ملک دکن میں بجز اتحاد و یکجہتی آرام و آسائش میل محبت کے کوئی فرقہ واری فلتہ نہیں ہے۔

صدیق احمد از سنگا ریڈی

مشرقیات

اخبار لا لوبوٹر لکھتا ہے کہ ترکی اور اطالیہ نے فرانس کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتا ہے ہماری مصالحت پسندی کی بھی کوئی حد ہونی چاہیے اگر لوگ لڑنا چاہتے ہیں تو انہیں صاف طور پر ایسا کہدینا چاہیے

زغلول پاشا اور وزارت کا اختلاف

اسلام کے خلاف ایک توہین آمیز کتاب

قاہرہ ۱۴ ستمبر۔ شب گذشتہ میں ایک بہت نازک صورت حال پیدا ہو گئی جس کا نتیجہ ایسا نکلتا معلوم ہوتا تھا کہ وزیر اعظم استعفا دے دیں۔ اس کا تعلق ایوان کی اکثریت کے اس مطالبہ سے تھا جس کی تائید زغلول پاشا نے بھی کی تھی کہ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر پر ایک ایسی کتاب شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے جس کا مضمون "قبل اسلام کی شاعری" ہے اور جو اسلام کے لئے توہین آمیز خیال کی گئی تھی۔

وزیر اعظم عدلی پاشا نے کہا کہ حکومت نے کچھ کارروائی کی ہے، اور اسے حکومت پر اعتماد کا مسئلہ بنا دیا۔

زغلول پاشا نے غصہ کے ساتھ بیچ میں دخل دیا اور کہا کہ میں ایسے ایوان کی صدارت نہیں کر سکتا جبکہ حکومت ایسی ہو جو اکثریت کی اطاعت نہ کرے اور کرسی چھوڑ کر چلدیئے۔

زغلول پاشا کے مکان پر ایک کانفرنس نصف شب تک ہوتی رہی جو دوستانہ تصفیہ پر ختم ہوئی۔ لیکن اب یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ حکومت کی بنیاد متزلزل ہو چکی ہے

ممالک غیر

یونان کے سابق ڈکٹیٹر کی حرکات

ٹرکی پر حملہ کی تیاریاں کر رہا تھا

ایتھنز ۱۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اخبار نے جنرل پانگالوس کے انکشافات شائع کئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل پانگالوس نے ترکی پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس مقصد کے لئے اس نے سامان حرب کی بڑی بڑی مقداروں کی فرمائشیں بھیجی ہیں اور جنگی بیڑے کو از سر نو درست کیا تھا، اور تجویز یہ تھی کہ مشرقی تھریس پر ناگہانی طور سے قبضہ کر لیا جائے، قبل اس کے کہ دیگر طاقتیں دخل دے سکیں۔

سہ پہر کے اخبارات نے مختلف طور پر اظہار رائے کیا ہے اس بیان پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے کہ جنرل پانگالوس نے ایک بیرونی طاقت کو بھی شریک کار بنا لیا تھا، اور ۲۵ اگست کو بلقان کے ایک بڑے فوجی حاکم سے ملاقات کے انتظام کر لئے گئے تھے لبرل خیالات کے اخبارات اس آخری بیان کو وقعت نہیں دیتے، اور اس خطرہ پر زور دے رہے ہیں جو حکومت کی مطلق العنانی سے فوجی مہموں کے متعلق ملک کو لاحق ہے۔

امیر فیصل بن سعود کا سفر انگلستان

لندن میں پہلی مسجد کا افتتاح

لندن ۲۰ ستمبر۔ سلطان ابن سعود کے صاحبزادے امیر فیصل جو لندن آ رہے ہیں اوائل اکتوبر میں اس مسجد کا افتتاح کرینگے جو سب سے پہلے لندن میں بنی ہے۔ اور ساؤتھ فیلڈس میں واقع ہے۔

عالم اسلامی

سلطان ابن سعود کا تار

گنبد خضراء کی حفاظت کا وعدہ

بمبئی ۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ۔ الجمعیۃ دہلی

ہز مجسٹی شاہ حجاز بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ گنبد خضراء کے متعلق جو افواہیں پھیل رہی ہیں وہ غلط اور بے بنیاد ہیں۔ جہاں تک گنبد خضراء کی حفاظت کا تعلق ہے ہز مجسٹی اس کے لئے اپنی جان مال اولاد اور زندگی کے عزیز ترین اشیاء قربان کر دینگے۔

جب تک ان کی رگوں میں خون ہے کوئی نقصان گنبد خضراء کو نہیں پہنچ سکتا۔ علی ہذا القیاس تمام بزرگوں کے مزارات کی حفاظت کی جائے گی اور ان کا احترام کیا جائے گا اور ان کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا جائے گا۔ ہز مجسٹی کا یہی اعتقاد ہے اور اس کو وہ حلفیہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور خدا کو گواہ بناتے ہیں۔ مزید براں مجھے انہوں نے اس بات کا اختیار دیا ہے کہ میں نہایت پر زور الفاظ میں ان تمام غلط افواہوں کی تردید کر دوں جو رابغ کو کسی معاہدہ کے ذریعہ سے انگریزوں کے حوالے کر دینے کے بارہ میں پھیلائی گئی ہیں۔ ہز مجسٹی نے کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا نہ کسی اجنبی سلطنت کے ساتھ ایسا معاہدہ کرنے کا خیال کرتے ہیں جس کی رو سے حجاز کی آزادی اور اس کے احترام میں کسی طرح خلل آئے۔

ابراہیم الفضل

ایجنٹ شاہ حجاز وسلطان نجد

ترکی حکومت کی جرأت

فرانسیسی جہاز کے کپتان کو سزا دے دی گئی

قسطنطنیہ ۱۵ ستمبر۔ فرانسیسی تجارتی جہاز کے افسر ڈسمان کو جسے حکومت ترکی نے جہازوں کے تصادم کی بنا پر گرفتار کر رکھا تھا ۸۰ یوم کی قید کی سزا دیدی گئی ہے۔

قسطنطنیہ ۱۵ ستمبر۔ ڈسمان کو ۲۲ ترکی لیرا جرمانہ کی سزا بھی دی گئی ہے۔ اس ترکی جہاز کے کپتان کو جو تصادم میں ڈوب گیا تھا۔ ۹۰ یوم قید اور ۳۰ ترکی لیرا جرمانہ کی سزا دی گئی ہے

متصادم جہازوں کی مالک کمپنیوں پر پانچ پانچ ہزار لیرا (ترکی پونڈ) جرمانہ کیا گیا۔ اس رقم سے حادثہ میں نقصان اٹھانے والوں کے نقصانات کی تلافی کی جائے گی۔

قسطنطنیہ ۱۶ ستمبر عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ٹرکی جہاز بولس کے سامنے گھوم کر آنے میں قصور وار تھا لیکن ڈسمان نے بھی تصادم سے بچنے کے لئے کسی قسم کی کوشش کا ثبوت نہیں دیا سشن کی عدالت کے فیصلہ تک کپتان ڈسمان ضمانت پر رہا ہو کر آزاد رہے گا۔

فرانسیسی اخبارات کا غیظ وغضب

پیرس ۱۶ ستمبر جہاز بولس کے متعلق ترکی عدالت کے فیصلہ نے یہاں کی آرا میں اشتعال پیدا کر دیا ہے۔ اخبارات لکھتے ہیں کہ فیصلہ میں انصاف کی ابتدائی اساس کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اور یہ فیصلہ فرانس کو اشتعال دلانے کے لئے عمداً صادر کیا گیا ہے

کیا یونان ٹرکی پر حملہ کریگا

ایتھنز ۱۲ ستمبر۔ ایک نیم سرکاری ذریعہ سے ان اطلاعات کی تردید کی گئی ہے جس سے یہ معلوم ہوا تھا کہ یونان ٹرکی پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

جمعیتہ اقوام میں جرمنی کا داخلہ

روس کا اظہار افسوس

ریگا ۱۳ ستمبر۔ جمعیتہ اقوام میں جرمنی کے داخلہ پر سوویٹ اخبارات اپنی بے اطمینانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اخبار "ازوستیا" لکھتا ہے کہ جرمنی بین الاقوامی جھگڑوں کے جال میں پھنس گیا ہے۔ جب میں شریر ماہرین سیاسیات حکومت سوویٹ کو بھی پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آخر میں اس نے یہ لکھا ہے کہ حکومت سوویٹ کے جرمنی سے دوستانہ تعلقات برابر قائم رہیں گے۔

چین سے ہندوستان کی ہمدردی

برطانی حزب العمال کو پنڈت موتی لال نہرو کا تار

الہ آباد ۱۷ ستمبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے مندرجہ ذیل برقی پیغام انگلستان کی مزدور پیشہ پارٹی کو ان کے اخبار ڈیلی ہیرالڈ کی معرفت بھیجا ہے:۔

چین کی قومی فوجوں کے خلاف اس جنگ میں جس کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کسی قسم کے ہندوستانی وسائل استعمال میں لانے کو سوراج پارٹی بہت ہی برا خیال کرے گی اور ہندوستان کے لوگ اسے بہت برا کہیں گے۔ برطانوی سرمایہ داری کے مفاد کی ترقی کی کوشش جو مشرقی اقوام کو آزادی سے محروم کر کے کی جائیں گی وہ اس اعتماد کو تباہ کر دیں گی جو برطانیہ پر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ برطانوی مزدور پیشہ جماعت ہندوستان اور دیگر ممالک مشرق کا ساتھ دیگی۔

فورڈ کی بیٹی کو نوے کروڑ روپے کا جہیز

لندن ۱۵ ستمبر۔ اخبار "ڈیلی نیوز" کے نامہ نگار مقیم پیرس کو وارسا سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہنری فورڈ نے (فورڈ موٹر کے کارخانہ کے مالک اور امریکہ کے مشہور ارب پتی) چھ کروڑ پونڈ کا جہیز اپنی لڑکی کو دینا طے کیا ہے۔

ہندوستان

ہندو ووٹروں کو مالوی اور لالہ لاجپت رائے کا مشورہ

ووٹ صرف انکو دو جو ہندو مقاصد کے حامی ہیں

راولپنڈی ۲۰ اگست۔ لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مدن موہن مالوی جو انڈیپنڈنٹ کانگریس کی طرف سے انتخابات کے سلسلہ میں دورے کر رہے ہیں گذشتہ شب کو انہوں نے راولپنڈی میونسپل گارڈین میں ایک عظیم جلسہ میں تقریر کی جو کچھ ان صاحبوں نے لاہور کے جلسہ میں کہا تھا وہ ہی یہاں بھی کہا۔ آپ نے رائے دہندوں سے درخواست کی کہ وہ اپنی رائے بہترین امیدوار کو دیں اور ان امیدواروں کو دیں جو ہندو مقاصد کے لئے سینہ سپر ہیں قوم پسند ہندوؤں کو مشورہ دیتے رہتے ہیں کہ "دوسری قومیں خواہ کچھ ہی کرتی رہیں ہندوؤں کو کوئی تعلق نہ ہونا چاہیے انہیں صرف سوراج حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیے" لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ میں ان مشوروں کو اس وقت تک ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں جب تک کہ مسلمان بھی حصول سوراج کے لئے ہندوؤں کے دوش بدوش رہکر سعی نہ کریں۔ ہندوؤں کے لئے یہ قیمت بہت گراں ہوگی

حالانکہ دوسری قومیں اپنی اپنی تنظیم میں مصروف رہیں گی۔ مخالف حریف امیدواروں سے ہندو رائے دہندوں کو دریافت کرنا چاہیے کہ ماضی میں انہوں نے ہندو مقاصد کے لئے کیا خدمات انجام دی ہیں۔ اور سہارنپور اور کوہاٹ کے فسادات کے مصیبت زدہ ہندوؤں کے مصائب و مشکلات دور کرنے میں انہوں نے کیا کام کیا ہے؟ جمعیۃ مقننہ کے گذشتہ اجلاس میں سوراجیوں نے قانون مطابع منظور ہوجانے دیا اور مجالس مقننہ سے اٹھکر چلے آئے۔ متعدد قوانین سکہ جات کی منظوری اتنی نقصان دہ نہیں ہے جتنی اخبارات کی آزادی کی تباہی"

پنڈت مالویہ نے نصیحت فرمائی کہ حکومت کی ماتحتی میں عہدے منظور کر لینے چاہئیں تاکہ جو وسائل و ذرائع ہمیں اس طرح حاصل ہوں ان سے ملک کو فائدہ پہنچایا جاسکے سردار جودہ سنگھ جلسہ کے صدر تھے آپ نے سکھ رائے دہندوں کو مشورہ دیا کہ وہ پنڈت جی اور لالہ جی کی تقلید کریں۔

انتخاب کے لئے لالہ اور پنڈت کی سرگرمیاں

راولپنڈی۔ ۲۰ ستمبر۔ پنڈت مالویہ اور لالہ لاجپت رائے نے راولپنڈی ہندو سبھا کے لیڈروں سے ملاقات کی اور انتخابات کے متعلق مشورے کرتے رہے۔ شہر اور چھاؤنی کے ہندوؤں کے وفود ان دونوں صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ راولپنڈی میں انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کی شاخ قائم ہو گئی ہے۔

نجیب آباد میں باجہ پر فساد

نینی تال ۱۹ ستمبر۔ ۱۷ ستمبر کو جمعہ کے روز نجیب آباد (ضلع بجنور) میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ فساد کا سبب حسب ذیل بیان کیا جاتا ہے۔ اسی تاریخ کو دوپہر کے قریب تقریباً ایک درجن ہندو جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے یاترا کے لئے گیا جی جانے سے قبل شہر میں ڈھول بجاتے ہوئے اور گاتے ہوئے گشت کر رہے تھے۔ جب یہ جماعت ایک مسجد کے قریب پہونچی تو کچھ مسلمانوں نے نکل کر باجا بند کرنے کی درخواست کی۔ اس پر تکرار شروع ہو گئی اور کہا جاتا ہے کہ ہندوؤں کی اس جماعت سے بہت سخت سلوک کیا گیا۔ اس کے بعد فوراً مختلف حصہ ہائے شہر میں کئی جگہ چھوٹے چھوٹے بلوے ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ مضروبین کی تعداد بہت کافی ہے۔ مقتولین کا اندازہ چار تک کیا جاتا ہے اور زخمیوں کی چالیس پچاس تک۔ ۱۸ تاریخ کا ایس پیش ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہمراہی سپرنٹنڈنٹ پولیس وقوعہ کے تھوڑی دیر بعد نجیب آباد پہونچ گئے، اور صورت حالات پر فوراً قابو حاصل ہو گیا۔ اب وہاں ہر طرف امن و سکون ہے۔

فساد نجیب آباد کے زخمیوں کی تعداد

نینی تال ۲۰ ستمبر۔ روہیلکھنڈ قسمت کے کمشنر کا پیام مظہر ہے کہ گذشتہ جمعہ کے دن جو فساد نجیب آباد میں ہوا ہے اس میں ایک مسلمان مارا گیا اور ۷ مسلمان زخمی ہوئے اور ۲۱ ہندو زخمی ہوئے۔ اب بالکل سکون ہے۔

زراعتی کمیشن ہندوستان آرہا ہے

لندن ۱۷ ستمبر۔ مارکوئس آف لنلتھگو (چیرمین) سر ہنری لارنس سر ٹھامس مڈلٹن، اور سر جیمس میکنا ارکان شاہی زراعتی کمیشن، بلی اینڈ او کمپنی کے جہاز "رینپورہ" سے ۲۴ ستمبر کو مارسیلز سے ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔

ریاست خیرپور کے پیچیدہ سیاسی حالات
یورپین منشیر مال سے نواب صاحب کا اختلاف

حیدرآباد (سندھ) ۱۸ اگست۔ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست خیرپور کی سیاسی فضا پھر طوفان خیز ہوتی جاتی ہے۔ ہز ہائینس میر صاحب اور جدید مقرر کردہ منشیر خزانہ مسٹر ہیلیکس کے درمیان کشمکش جاری تھی اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ موخر الذکر کو مستعفی ہونا پڑا۔ ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز ہائینس نے مسٹر مذکور کا استعفاء ۱۱ ستمبر کو منظور کیا تھا لیکن پھر ہیلیکس صاحب نے اپنے عہدہ سے اس وقت تک علیحدہ ہونے سے انکار کر دیا جب تک گورنمنٹ کے احکام ان کو نہ موصول ہوں۔ مسٹر موصوف کے اس طرز کی وجہ سے ان کو حکم دیا گیا کہ وہ نفیق محل نامی ریاست کے جس بنگلہ میں رہتے ہیں اسے خالی کر دیں اور سرکاری گاڑی کو بھی استعمال نہ کریں۔ ان حالات میں ان کو مجبور ہو کر کراچی جانا پڑا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس نے مسٹر ہیلیکس کی جگہ اپنے بھائی میجر غلام علی کو مقرر کیا ہے۔

"مسلم آؤٹ لک" پر ہتک عزت کا دعویٰ

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ آج ممتاز بیگم کے سوتیلے باپ محمد علی محمد یوسف نے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ڈی جی۔ اپسن اڈیٹر اور نور الحق پرنٹر "مسلم آؤٹ لک" لاہور پر مقدمہ ہتک عزت دائر کر دیا ہے۔ کے ایف نریمان وکیل نے مدعی کی طرف سے بیان کیا کہ اخبار مذکور نے اپنی ۱۲ جون کی اشاعت میں حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔

"اب چونکہ ممتاز بیگم نے ایک بڑے امیر آدمی سے شادی کر لی ہے اس لئے اب وہ اپنی اور اپنی لڑکی کی جائداد کی نگرانی اور حفاظت وزیر بیگم اور اسکے "پیشہ ور دلال" خاوند (مدعی) کی نسبت اچھی طرح کر سکتی ہے۔

مدعی نے کہا کہ اس نے کبھی دلالی کا کام نہیں کیا اور اخبار نے اسکی ہتک کی ہے وہ تو گھوڑوں کی تجارت کرتا ہے۔

مجسٹریٹ نے ملزموں کو نوٹس دیدیا ہے کہ وہ بیان کریں کہ ان کے خلاف سمن کیوں جاری نہ کئے جائیں۔

ناگپور میں فساد

ناگپور ۲۱ ستمبر۔ کل شب میں تقریباً دو ہزار مہار (ایک اچھوت قوم) گنپتی کا جلوس لیکر جا رہے تھے اور ان کے سرگروہ مسٹر میش رام تھے، ایک مسجد کے قریب اس جلوس پر حملہ ہوا جسکے متعلق خیال ہے کہ مسلمانوں نے کیا ہو گا۔ یہ مسجد ناگپور کے محلہ گڈن گڈم میں واقع ہے۔ سنگ باری سے گنپتی کی مورتی ٹوٹ گئی اور آٹھ آدمیوں کے خفیف چوٹیں آئیں۔ ایک آدمی اسپتال میں رکھا گیا اور باقی دو ادمی واپس کر دئے گئے۔ جس وقت حملہ ہوا تو خیال کیا جاتا ہے کہ ماہر لوگ بدلہ لینے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ موقعہ پر جو پولیس تھی اسنے صورت حالات کو قابو میں رکھا، اور ایک شدید بلوہ کو روکدیا۔ بجز اس ایک واقعہ کے گنپتی کے اور تمام جلوس جو تقریباً ۱۱ تھے، بخیریت گذر گئے۔ پولیس اس معاملہ کی سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے، اور اطلاع ملی ہے کہ بعض مسلمانوں کو شناخت کر لیا گیا ہے، اور ان کی گرفتاری کی توقع ہے۔ شہر میں کوئی خاص اضطراب نہیں ہے اور سب کام حسب معمول ہو رہے ہیں۔

اڈیٹر پیشوا اور مولانا ظفر علی خان کا مباہلہ

دہلی ۱۵ ستمبر۔ عزیز حسن صاحب بقائی اڈیٹر پیشوا تار دیتے ہیں کہ "میں نے مولانا ظفر علی خاں صاحب کو جو تار دیا تھا اس کے جواب میں غلام محمد نامی کوئی شخص مباہلہ کے لئے خود کو پیش کرتا ہے۔ چونکہ میں نے حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کو مطلع کیا تھا کہ آپ نے دہابیوں سے روپیہ لیا ہے لہذا آپ مجھ سے مباہلہ کریں۔ غلام محمد نے روپیہ وصول نہیں کیا ہے لہذا مباہلہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ مباہلہ کو مذاق نہ بنایئے۔

ہندو مہا سبھا سے سوامی شردہانند کا استعفیٰ

لکھنؤ ۱۰ ستمبر۔ سوامی شردہانند نے ہندو مہا سبھا کی رکنیت سے استعفا دیدیا ہے۔ انھوں نے معتمد ہندو سبھا کے نام مستعفی ہونے کے لئے جو خط روانہ کیا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔

چونکہ مہا سبھا نے مختلف صوبوں کی ہندو مہا سبھاؤں کو اجازت دیدی ہے کہ وہ اسمبلی اور کونسلوں کے لئے اپنے امیدوار بلا امتیاز مقرر کرائے۔ اور چند صوبوں نے واقعی یہ کارروائی شروع کر دی لہذا میں محسوس کرتا ہوں کہ اب میں ہندو مہا سبھا کا رکن ضمیر کشی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

وفد جنوبی افریقہ کا خیر مقدم

شملہ ۱۷ ستمبر۔ ہندوستان کی طرف سے ہز اکسلنسی وائسرائے نے آنریبل مسٹر ایف۔ ڈبلیو بیرا کو جہاز "ٹکھلیوا" پر تار بھیجا ہے جس میں انہیں اور جنوبی افریقہ کے وفد کے دیگر ممبران کو خلوص دل سے ان کی اس ملک میں آمد پر "خوش آمدید" کہا گیا ہے۔ ہز اکسلنسی کو قوی امید ہے کہ ان کی تشریف آوری [illegible]

انتقال پر ملال

آج کی ڈاک سے یہ معلوم ہوا ہے کہ منشی ضیاء الدین صاحب سابق منیجر الجمعیۃ کے والد ماجد اس سرائے فانی کو چھوڑ کر راہی ملک بقا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام ارکان عملہ الجمعیۃ کو منشی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دست بدعا ہیں۔

دار الحکومت

نئی سڑک پر ایک بنگالی کا قتل
چرخی پہلوان گرفتار کر لیا گیا

دہلی ۲۱ ستمبر۔ کٹرہ بھنگی (نئی سڑک) پر کل صبح کو چرخی پہلوان نے ایک خوبصورت نوجوان بنگالی پر بھالے سے حملہ کر دیا۔ بنگالی کے نہایت شدید زخم آئے جن سے وہ شفا خانہ میں پہنچکر جاں بر نہ ہو سکا۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ صرف معمولی سا جھگڑا ہوا تھا جس کے دوران میں اس نے بنگالی کو دھکا دیا تھا۔ مگر بھالے سے حملہ نہیں کیا۔ بعض عینی شہادتیں اس امر کی موجود ہیں کہ چرخی پہلوان ہی بنگالی کا قاتل ہے۔

چرخی پہلوان ان بہت سے مفسد بدمعاشوں میں سے ہے جو شہر کے امن کو آئے دن خطرے میں ڈالتے رہتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ خون بھی اس نے اپنے اکھاڑے کو رونق دینے کے سلسلہ میں کیا ہے۔

جمعیۃ خلافت کا اہم اجلاس

دہلی ۲۲ ستمبر۔ آج بعد مغرب مرکزی جمعیۃ خلافت کی جماعت عاملہ کا اجلاس ہے اور ۲۳ و ۲۴ ستمبر کو مرکزی جمعیۃ خلافت کے اجلاس ہوں گے۔ رپورٹ وفد حجاز کا بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے جناب مولانا شوکت علی صاحب۔ اور مسٹر شعیب قریشی۔ اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی ۲۰ ستمبر کو تشریف لے آئے تھے۔ مولانا ابو الکلام آزاد صاحب صدر مرکزی جمعیت خلافت آج ۲۲ ستمبر کی صبح کو منصوری سے آئے ہیں۔ بعض اور ممبران مرکزی جمعیت خلافت بھی تشریف لائے ہیں۔ ظفر علی خاں صاحب کی پارٹی بھی آگئی ہے۔

مجلس وضع قوانین ہند کیلئے دہلی کا نیا امیدوار

دہلی ۲۲ ستمبر۔ مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لئے دہلی کے امیدوار ہر ہفتہ بڑھتے ہیں۔ اب شمبھوناتھ چوبڑہ بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔

اڈیٹر مبلغ کے خلاف مقدمہ

دہلی ۲۲ ستمبر۔ قاضی حبیب الدین درابی مرچنٹ چاندنی چوک دہلی نے اڈیٹر مبلغ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو دعویٰ دائر کیا ہے اس کی پیشی کل چودھری صورت سنگھ کی عدالت میں ہوئی قاضی حبیب الدین صاحب نے بیان کیا کہ ان کے نام سے ایک غلط اور مفسدانہ خبر شائع کی گئی ہے جس کی اطلاع انھوں نے ..... کبھی نہیں دی تھی۔ غرض اس سے یہ تھی کہ ان کے کاروبار کو نقصان پہنچایا جائے۔ مقدمہ ۸ اکتوبر کے لیے ملتوی ہو گیا۔

جمعیۃ علمائے ہند و وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۔ ششماہی

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

ہمدرد کی خصوصیات

ہمدرد۔ دار السلطنت ہند کا واحد اسلامی روزانہ اخبار ہے۔
ہمدرد۔ مولانا محمد علی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جن کی صحافت و سیاست دانی مسلم ہے۔
ہمدرد۔ وہ اخبار ہے جو ملکی و قومی سیاسی و معاشرتی مسائل پر ہمیشہ بے تعصبی اور بلند نظری سے محققانہ بحث کرتا ہے۔
ہمدرد۔ عالم اسلام کی مصدقہ اور اہم خبریں جلد سے جلد مہیا کر دیتا ہے کیونکہ اسکے نامہ نگار ممالک غیر میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔
ہمدرد۔ میں خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ سب سے پہلے شائع ہوگی جس میں ارض مقدس کے حال و مستقبل کا صحیح خاکہ پیش کیا جائے گا۔
ہمدرد۔ کے وسائل لا انتہا ہیں اسوجہ سے ملک کے تازہ اور اہم ترین واقعات براہ راست اس میں درج ہوتے ہیں۔
ہمدرد۔ کے آپ مستقل خریدار بنجائیں تاکہ اہم ترین اور تازہ ترین اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کا روزانہ آپ کو صحیح علم ہو سکے۔
ہمدرد۔ کا چندہ سالانہ ششماہی سہ ماہی ہے۔

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

[illegible]

ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار [illegible]

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہیں کی جائے گی۔ (منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

[illegible]

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

پچاز نکاح کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف طلاء

[illegible]

المشتھر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء کو یاد رکھیے بھول نہ جایئے

مشتہرین کے لئے سنہری موقع

روزنامہ رہبر دکن کا سالگرہ نمبر حسب معمول ۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء کو کثیر تعداد میں نہایت آب و تاب سے شایع ہوگا جس میں ہندوستان اور دکن کے مشہور و معروف اہل قلم حضرات کے مضامین ہونگے۔ ۲۵ ستمبر تک اپنا اشتہار معہ رقم روانہ فرمائیں۔ [illegible] کوئی غیر مہذب اشتہار شائع نہ ہوگا۔ اور نہ نرخنامہ میں کمی ہوگی۔ مشتہرین کو چاہیے کہ اشتہار بھیجنے کے قبل مضمون اشتہار کو بغور دیکھکر اندازہ کر لیں کہ اشتہار کتنی جگہ میں شائع ہوگا۔ اسی کے لحاظ سے نرخنامہ کے مطابق رقم روانہ فرمائیں اور اس امر کو بھی پیش نظر رکھیں کہ ایک سطر میں اوسطاً (۱۳) الفاظ لکھے جا سکتے ہیں۔ جلدی کیجئے کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔

نرخنامہ حسب ذیل ہے۔

ایک صفحہ (۳۲ روپیہ) نصف صفحہ (۱۸ روپیہ) چوتھائی صفحہ (۱۰ روپیہ) ایک کالم (۸ روپیہ) نصف کالم (۴ روپیہ) ۱/۴ کالم (۲ روپیہ) ایک روپیہ دو آنہ فی انچ

اخبار کا سائز ۱۶ × ۲۲ انچ ہے۔ ایک کالم میں (۶۰) سطریں ہوتے ہیں۔ اشتہارات صاف ہوں ورنہ دفتر کسی غلطی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

رقم منیجر رہبر دکن (حیدرآباد دکن) کے نام بھیجی جائے

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا
شہرت و کامیابی کا ذریعہ ہے

دس موتیوں کی مالا
شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی بیش قیمت ہے اور کس شان و شوکت کی ہے، اسکا اندازہ آپکو خود ہو سکتا ہے اگر [illegible] اور بہو بیٹیوں کو نو علمی نور بنا دیتے ہیں۔

دس بہترین کتابوں (۱) تعلیم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) [illegible] کا اصلی مجموعہ کا نہایت بیش بہا مجموعہ ہے ہر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے مکمل ہے۔ اسی علمی مجموعہ کو زنانہ بستہ کہتے ہیں، لڑکیوں کیلئے بیش نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کر دیجئے۔ قیمت مکمل سٹ عہ مجلد عہ مع بستہ عہ

انچارج محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی ہیر آئل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دیئے جائیں گے اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر آئل [illegible] پوسٹ [illegible] سمری ضلع دربھنگہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں قیمت فی بکس عہ

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصے کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید قطرات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی۔ چہرے پر سے بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت: جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور۔ دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا للہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجد یجئے۔

ملنے کا پتہ:- ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۱۲ کولو ٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۴۶ کلکتہ

خضاب چاند تارا — پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب لگانے میں نہ سر سے پڑے کی بل چل — چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بڑا ہے عمل

جس کی تعریف میں عاجز ہیں معنی آرائے — جس کی تعریف میں اکثر کا مرا رہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپے (سے)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اُسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راجوید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ر۔ بچے عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کے لئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:- "راجوید کلکتہ")

میرے فرزند پیدا ہو گیا

اکسیر عرب

برادر گو آپ اخباری ادویات سے بدظن ہو گئے ہیں لیکن یہ آپکو واضح رہے کہ پانچوں انگلیاں خدا نے یکساں نہیں بنائی ہیں اسکو اخباری دوا نہ سمجھیں یہ ایک پہونچے ہوئے درویش کا نسخہ ہے جو سالوں سال سے مرجھائے ہوئے دلوں کو خوش کر رہا ہے جو لوگ اولاد سے مایوس ہو چکے تھے وہ اکسیر عرب کو استعمال کر کے اپنی خوش قسمتی کی داد دے رہے ہیں۔ اکسیر عرب عورتوں کے امراض نہانی کے لئے بے بہا تحفہ ہے۔ سفید پانی کا آنا چہرہ کا پیلا پڑنا بدن کا سوکھنا۔ ماہواری کا ٹھیک نہ آنا ان سب کے دور کرنے میں اکسیر عرب بجلی کا حکم رکھتی ہے۔ عورت کیسی ہی بانجھ کیوں نہ ہو اور اولاد کو ترستی ہو اکسیر عرب استعمال کرنے سے فوراً حاملہ ہو جاتی ہے سارے کل امراض دور ہو جاتے ہیں چہرہ پر رونق آنے لگتی ہے۔ اس دوا کو سات روز استعمال کرنے کے بعد میں صحبت کریں یقینی عورت حاملہ ہو گی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپیہ (سے)

ٹیلی گراف صابن

یعنی بواسیر کا علاج

یہ صابن بجلی کا اثر رکھتا ہے۔ تین روز استعمال کرنے سے بواسیر کو جڑ سے کھود دیتا ہے۔ بواسیر کیسی ہی کیوں نہ ہو یہ صابن اپنا بجلی کی طرح اثر دکھاتا ہے۔ بواسیر خونی ہو یا کہ بادی بلا کسی تکلیف کے جڑ سے کھود دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ مع محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

مشرقی اوائل کمپنی ڈیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

انعام! انعام!! انعام!!!

جو اصحاب اخبار پیغام صلح کیلئے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۶ء تک خریدار بہم پہنچانے کی کوشش فرمائیں گے۔ انکی خدمت میں مندرجہ ذیل انعام پیش کئے جائیں گے:-

(۱)	ایک ایک سال کیلئے	۲۰	خریدار دینے والے کو				ترجمۃ القرآن انگریزی یا بیان القرآن۔
(۲)	″	″	۱۰	″	″		اردو کی ہر دو کتب نصف قیمت میں
(۳)	″	″	۵	″	″		محمدی پرافٹ یا سیرۃ خیر البشر
(۴)	″	″	۳	″	″		خلافت راشدہ مجلد

جو کتابیں ایک دوسری کے عوض میں رکھی گئی ہیں انہیں سے انعام میں دو بھیجی جائیں گی جنہیں خریدار بہم پہنچانے والا لینا چاہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

مینیجر اخبار پیغام صلح۔ لاہور

نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء

امرتسر سے جو مستورات کیلئے زنانہ رسالہ "نور جہاں" نکلتا ہے اس کے پروپرائٹر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ عنقریب نور جہاں کا سالانہ نمبر موسومہ نور جہاں اینول ۱۹۲۷ء نکالنے والے ہیں جس کے لئے ہندوستان کے اعلیٰ ترین مضمون نگاروں سے مفید نسواں مضامین منگوائے جا رہے ہیں۔ ہر مضمون با تصویر ہو گا۔ کاغذ چکنا آرٹ پیپر استعمال کیا جائیگا۔ اعلیٰ رنگین تصاویر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ تا ہم اینول کے مقابلہ میں اردو زبان کا یہ سب سے پہلا اینول ہو گا جو اس اعلیٰ پیمانہ پر شائع کیا جائیگا۔ اسکی قیمت دو روپیہ تک ہو گی۔ اگر آپ مفت حاصل کرنا چاہیں تو ابھی مالک رسالہ نور جہاں امرتسر کے نام ایک کارڈ لکھکر حالات معلوم کریں کہ کیونکر نور جہاں اینول مفت مل سکے گا۔ نور جہاں رسالہ کا نمونہ عورتوں کو مفت دیا جاتا ہے اور مردوں کو بشرطیکہ وہ "الجمعیۃ" کا حوالہ دیں نصف قیمت یعنی ۲ر کے ٹکٹ بذریعہ لفافہ بھیجنے سے دیا جائے گا۔

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر حل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر بھڑک جاتا ہے صحت میں محکمہ سرکاری استمبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۲۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۸-۰-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے اعلیٰ قیمت ۹-۰-۰ مع مصارف بریلی الی استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۱ روپیہ سابق میں ۴۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف پر مشتری

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبولی حنائی کاغذ قیمت ۲۳-۰-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ

تفسیر کبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۰-۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ ... حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتب کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶ر

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اسرار و نکات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی اسرائیلی روایات کا انتخاب ... قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۶ر

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ع۲ جلد دوم للعہ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس ۸ر علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کر یگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جو کہ زندگی سے اور طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقرباء، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:- "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

سفوف (رجسٹرڈ) مراد

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا کی چندی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ کو بخشتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں از سر نو پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت و امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نہایت صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ، بارونق، تر و تازہ، ہشاش بشاش، رگ و پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط، ہاضمہ درست، بھوک تیز کرتا ہے۔ ... نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتا ہے۔ ... قیمت ۱۰ خوراک ۳ر محصول ۸ر۔ بیس خوراک عہ محصول ۸ر۔ چالیس خوراک ع۱۰ محصول ۱۰ر

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو، کوتاہی ہو، بار یکی ہو، کمزوری ہو تو اس طلا کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ ... قیمت فی شیشی ع۱ محصول ۸ر

جنوب جیرت: ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف مفید دوا کی عدم دستیابی کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ ہماری اکسیر عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوا ہے۔ ... قیمت فی شیشی ع۱ ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی دوا یات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

ابوالاعلیٰ مودودی ؔ — مدیر مسؤل محمد مخصوص

جلد ۴ | دہلی یوم چہار شنبہ ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری۔ مطابق ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۳

حکومت حجاز کا دستور اساسی

۲۱ صفر ۱۳۴۵ کو سلطان ابن سعود کی شاہانہ تصدیق کے ساتھ حکومت حجاز کا جو دستور اساسی شائع کیا گیا ہے اس کی اکثر دفعات قابل غور ہیں۔ اس لیے اس کا ہم پورا ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

۱۔ حکومت، اس کی شکل، اس کا مرکز اور سرکاری زبان

دفعہ (۱) مملکت حجازیہ اپنے حدود معلومہ کے اندر ناقابل تجزیہ والانفصال ہے جس کے اجزا ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں اور کسی حالت میں الگ نہیں ہو سکتے۔

دفعہ (۲) دولت عربیہ حجازیہ ایک اسلامی وشوروی اور شاہی حکومت ہے جو داخلی وخارجی حیثیت میں کلیۃً خود مختار ہے۔

دفعہ (۳) مکہ مکرمہ دولت حجازیہ کا دارالسلطنت ہوگا۔

دفعہ (۴) عربی زبان حکومت کی سرکاری زبان ہوگی۔

۲۔ ادارۂ حکومت، احکام، نیابت عمومی اور مسئولیت ادارہ

دفعہ (۵) حکومت حجازیہ کے تمام انتظامات صاحب الجلالۃ ملک عبدالعزیز الاول بن عبدالرحمن آل فیصل آل سعود کے ہاتھ میں ہوں گے اور جلالۃ الملک احکام شرع شریف کے پابند ہوں گے۔

دفعہ (۶) مملکت حجازیہ کے احکام ہمیشہ کتاب اللہ و سنت رسول اور اس طریقہ کے مطابق ہوں گے جس پر صحابہ و سلف صالح تھے۔

دفعہ (۷) صاحب الجلالۃ الملک کی جانب سے نائب عام[1] اور ضرورت کے مطابق امور حکومت کے انتظام کے لیے ناظم اور افسران اعلیٰ مقرر کئے جائیں گے۔

دفعہ (۸) چونکہ حکومت کے تمام محکموں اور ان کے تحت صیغوں کا مرجع نیابت عمومی ہے اس لیے تمام محکموں کے ناظم اور افسران اعلیٰ اپنے اپنے دائرہ عمل میں حسن انتظام قائم رکھنے کے لیے جوابدہ ہوں گے۔ اور نیابت عمومی صاحب الجلالۃ الملک کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

۳۔ امور مملکت حجازیہ

دفعہ (۹): تمام امور مملکت حجازیہ ۶ بنیادی اقسام پر منقسم ہوں گے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) امور شرعیہ (۲) امور داخلیہ (۳) امور خارجیہ (۴) امور مالیہ (۵) امور معارف عمومیہ (۶) امور عسکریہ۔

دفعہ (۱۰) امور شرعیہ سے مراد وہ امور و مسائل ہیں جو قضاء شرعی حرمین شریفین۔ اوقاف و مساجد اور تمام موسسات دینی سے تعلق رکھتے ہیں۔

دفعہ (۱۱) امور داخلیہ سے مراد امن عام، ڈاک، تار، صحت عامہ، بلدیات (میونسپلٹیاں) امور نافعہ (پبلک ورکس) تجارت، زراعت۔ صنائع معادن اور تمام موسسات خصوصی ہیں اور یہ محکمہ اپنی تشکیلات کے ساتھ براہ راست نیابت عامہ کے زیر انتظام ہوگا۔

دفعہ (۱۲) چونکہ امور داخلیہ اور ان کے معاملات کے حسن اجرار کی ذمہ داری نیابت عامہ پر عائد ہوتی ہے اس لیے امن عام، ڈاک، تار۔ اور صحت عامہ کے ناظم اپنے مفوضہ امور کو نیابت عامہ کے احکام کے مطابق انجام دیں گے۔

دفعہ (۱۳) دوائر بلدیات (میونسپل بورڈوں) کے اپنی ان ہدایات کے ماتحت کام کریں گے جو خاص امور بلدیہ کی تنظیم کے لیے ایک قانون کی شکل میں وضع کی جائیں گی۔ دارالحکومت کی بلدیہ کا تعلق براہ راست مدیر امور داخلیہ سے ہوگا۔ اور باقی دوسری بلدیات کا تعلق اپنے علاقہ کے سب سے بڑے انتظامی افسر سے۔

دفعہ (۱۴) مجلس انتظام حج نائب عام کی زیر صدارت ان محکموں کے افسران اعلیٰ سے مرکب ہوگی جو امور حج سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے علاوہ جلالۃ الملک ارباب اثر و اقتدار میں سے جن لوگوں کو چاہیں گے اس کا رکن مقرر کریں گے۔

دفعہ (۱۵) مجلس انتظام حج کو ان امور پر نگرانی رکھنے کا جو حج اور حجاج سے تعلق رکھتے ہیں اور ان تجاویز پر غور و خوض کر کے عملدرآمد کرنے کا پورا اختیار ہوگا جو بمقتضائے مصلحت و ضرورت لازمی ہوں۔

دفعہ (۱۶) مجلس انتظام حج کی تجاویز شاہی تصدیق کے بعد نیابت عامہ کی جانب سے نافذ کی جائیں گی۔

دفعہ (۱۷) امور خارجیہ سے مراد حکومت کی سیاست خارجیہ کو اس کے محور مطلوب پر چلانا ہے اور اس کے چار شعبے ہیں۔ سیاسی، اداری، حقوقی اور قنصلی۔

دفعہ (۱۸) امور خارجیہ کی ادارت جلالۃ الملک کی جانب سے ایسے شخص کے سپرد کی جائے گی جس میں اس کے مخصوص فرائض کو انجام دینے کی پوری پوری قدرت و اہلیت موجود ہوگی۔

دفعہ (۱۹) وزارت خارجیہ کا تعلق براہ راست ذات شاہانہ سے ہوگا۔ نگرادری (دفتر انتظام) اور قنصلی شعبوں کے متعلق اس کو تمام احکام نیابت عامہ کی جانب سے دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۲۰) امور مالیہ سے مراد حکومت کے مختلف ذرائع آمدنی اور مصارف عمومی کی کیفیت اجرار و تنظیم ہے اور اس کی تشکیلات حسب ذیل ہوں گی۔

ا۔ مدیر مالیہ
ب۔ مختلفات کی امانات اعمال
ج۔ آمدنی والے محکموں کے شعبہ ہائے حسابات۔
د۔ محکمہ چنگی۔

دفعہ (۲۱) مدیریہ (وزارت) مال اپنی مذکورۂ تشکیلات کے ساتھ نیابت عامہ کے ماتحت ہوگی۔

دفعہ (۲۲) تمام ماموریں محکمہ مال پر اپنے درجہ کے مطابق امور مالیہ کے حسن انتظام کی ذمہ داری عائد ہوگی۔

دفعہ (۲۳) امور معارف عمومیہ سے مراد مملکت حجازیہ کے اطراف واکناف میں علوم و معارف اور صنائع کی اشاعت، مکاتب و مدارس کا افتتاح اور معاہد علمیہ کی نگرانی و حفاظت ہے جس کے ساتھ اصول دین حنیف کی پوری رعایت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

دفعہ (۲۴) محکمہ معارف عمومی (تعلیمات) کا انتظام مدیر معارف کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اس کا تعلق نیابت عامہ سے ہوگا۔

دفعہ (۲۵) معارف عمومی کا قانون تدریج کے ساتھ بنایا جائیگا اور اس کے احکام کا اجرا بھی تدریجاً ہوگا۔ اور تمام انحائے مملکت میں دروس ابتدائیہ کی تعلیم مفت ہوگی۔

دفعہ (۲۶) امور عسکریہ عبارت ہے ان تشکیلات سے جو داخلی و خارجی حیثیت سے حکومت کی قوت اور اس کے اقتدار کی حفاظت کرتی ہیں۔

دفعہ (۲۷) امور عسکریہ اور ان کی فروعات سے جو فرائض متعلق ہیں انہیں خود جلالۃ الملک کے زیر نگرانی انجام دیا جائیگا۔

۴۔ مجالس۔

دفعہ (۲۸) دارالحکومت میں ایک "مجلس شوریٰ" کے نام سے قائم کی جائیگی۔ جو نائب عام اور ان کے مشیروں کے علاوہ چھ ارکان سے مرکب ہوگی جنہیں جلالۃ الملک صاحب لیاقت و اقتدار آدمیوں میں سے منتخب کریں گے۔

دفعہ (۲۹) مجلس شوریٰ ہفتہ میں ایک مرتبہ اور بوقت ضرورت ایک سے زائد مرتبہ نائب عام یا ان کے مشیروں میں کسی کے زیر صدارت منعقد ہوگی۔ اور نیابت عامہ کی جانب سے جو امور و مسائل اس کے غور و بحث کے لیے پیش کئے جائیں گے اپنے مباحثہ و مذاکرہ کرنے کے بعد کثرت رائے سے تجاویز پاس کریگی۔

دفعہ (۳۰) زیر بحث امور و مسائل کا جن محکموں سے تعلق ہوگا۔ ان کے افسران اعلیٰ کو حسب ضرورت دوران بحث میں نیابت عامہ کی جانب سے شرکت مجلس کی دعوت دیجائیگی۔

(باقی آئندہ)

[1] موجودہ نائب عام خود سلطان کے بیٹے امیر فیصل ہیں۔

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جاسکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

ردِ مرزائیت

تاریخ

ادبیات

تمام مذاہب کا اسلام ہی انہیں گمراہ کون کرتا ہے؟

دینیات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

متفرقات

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

بیان الامرا ترجمہ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی۔ اسکے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہو جاتا ہے۔

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھیے تاکہ آپ کی فرمائش صحیح پتہ سے آپ کی خواہش کے مطابق ارسال کی جا سکے خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپ کی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے اراکین مجلس مرکزیہ کی کثرت رائے سے فتوائے ترک موالات کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے وہ اس اشاعت میں کسی دوسری جگہ بجنسہٖ نقل کی جاتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے [illegible] خود بخود رفع ہو جائیں گی [illegible] ہیں، بلکہ مسلمانوں کو ان حالات [illegible] جن کے ماتحت [illegible] ہوگا کہ جہاں تک [illegible] حرام ہے جس طرح [illegible] بدل نہ جائے وہ [illegible] کے مختلف درجے [illegible] اور قدرت کے [illegible] لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا شریعت [illegible] قرار نہیں دیتی [illegible] ما لا یطاق نقصان [illegible] جمعیۃ العلماء نے [illegible] فرض قرار دیا تھا [illegible] ہونے کے باوجود [illegible] رکھتے تھے، [illegible] مسلمانوں کو زیادہ [illegible] دین کے تحفظ کا [illegible] تو اس حالت کی [illegible] جنگی حالت باقی [illegible] تعاون کا تعلق [illegible] تھا۔ بلکہ دوسرے [illegible] و مخالفت کا اظہار [illegible] کہ اپنی قوت کا [illegible] انکے مقابلہ پر [illegible]

[illegible]

اس رخصت کے عطا کرنے میں جمعیت نے جس قدر احتیاط برتی ہے [illegible]

[illegible]

حکم میں ترمیم و تغیر کرنے کی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کیا اور [illegible]

[illegible]

تا وقتیکہ حالات میں کوئی اہم اور قطعی تغیر نہ ہو جائے۔ ان میں کسی قسم کے تغیر کی جرأت نہ کرنی چاہیے۔

چین اور ہندوستان

پنڈت موتی لال نہرو نے اس امر کا اعلان کرکے ہندوستان کی سچی نمائندگی کی ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے چین کے خلاف ہندی فوج کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو ہندوستان کے باشندے اس فعل کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ برطانی حکومت ایک عرصہ سے مشرقی قوموں کو غلام بنانے کے لئے ہندوستان کی فوجوں کو استعمال کر رہی ہے اور مصر، افریقہ، فلسطین، عراق، ایران، افغانستان، ٹرکی، چین، غرض کوئی ملک ایسا نہیں چھوڑا ہے جہاں برطانی استعمار کی آبیاری کے لئے ہندوستانی خون نہ بہایا گیا ہو۔ برطانی ہند کی تاریخ میں ابھی تک کوئی موقع ایسا نہیں آیا ہے کہ خود ہندوستان کو کوئی خطرہ لاحق ہوا ہو اور اس کے مقابلہ پر ہندوستانی فوجوں سے کام لیا گیا ہو۔ لیکن ہندوستان کی حفاظت کے بہانہ سے کروڑہا روپیہ سالانہ خرچ کرکے ایک عظیم الشان فوج پرورش کی جا رہی ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جہاں کسی آزاد قوم کو غلام بنانے، یا کسی غلام قوم کی بندشیں جکڑنے کے لئے ضرورت پیش آئے دیاں یہ ہم پالتو بھیڑیے "لڑنے کے لئے بھیجدئے جائیں اور وہ صرف اسلئے کہ ان کے آقا انہیں دو روٹیاں کھانے اور چند پیسے تن پالنے کے لئے دیدیتے ہیں، جاکر ان بیگناہوں کا خون بہائیں جنہوں نے کبھی ہندوستان کو ضرر پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ حکومت کی اس جابرانہ حرکت کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں ہندوستانیوں کو ذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ قومیں جن کے خلاف انہیں استعمال کیا جا چکا ہے، ان کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں۔ یہ پچھلی ذلتیں ہمارے لئے کافی سے زیادہ ہیں اور اب ہمیں ان کا مزید ذخیرہ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے ہمیں نہایت صفائی کے ساتھ حکومت سے یہ کہدینا چاہیئے کہ چین کو اپنی اغراض کا غلام بنانے کے لئے جو جدوجہد اس نے شروع کردی ہے اور جس کے باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کرلینے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں ہم ہرگز اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

پٹیالہ میں مسلمانوں پر ناجائز قیود

ہمعصر زمیندار نے اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے یہ مضطرب انگیز خبر شائع کی ہے کہ ریاست پٹیالہ کے بعض حکام نے مسلمانوں کو مسجدوں میں قرآن پڑھنے اور مجالس وعظ منعقد کرنے کی ممانعت کردی ہے۔ اور خطبہ جمعہ پڑھنے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ایسی ریخدہ اور صبر شکن اطلاع ہے جسے ہر مسلمان سنکر بے چین ہو جاتا ہے۔ لیکن حکومت پٹیالہ کی جانب سے اب تک اس کی کوئی تردید نہ ہونے کے باوجود ہمارے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ پنجاب کے عین وسط میں پٹیالہ جیسی ریاست کے اندر اس قسم کے ظالمانہ احکام نافذ ہوں گے۔ جو تنگ نظری و تعصب اور مذہبی ناروا داری کی انتہائی

کریہہ صورت پیش کرتے ہیں۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ سے جو ایک روشن خیال اور تعلیم یافتہ فرمانروا ہیں مشکل ہی سے ایسے احکام کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اس لئے ہم کوئی اظہار رائے کرنے سے پہلے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ کی تحقیق کرلیں۔ کیا پٹیالہ کے کوئی مسلمان بزرگ ہمیں صحیح واقعات کی اطلاع دینگے؟ اگر فی الحقیقت حکام ریاست نے یہی جابرانہ طرز عمل اختیار کیا ہے اور وہاں کے مسلمان اصل واقعات ظاہر کرنے سے ڈرتے ہیں تو ہم انہیں یہ اطمینان دلانے کے لئے تیار ہیں کہ ان کے نام کسی حال میں ظاہر نہ کئے جائیں گے۔

ایک افسوسناک نزاع

۲۵ ستمبر کے ہمدم میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر قاضی حبیب الدین صاحب کی جانب سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے معاصر مبلغ کے خلاف اپنے جذبات غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ جہاں تک اصل نزاع کا تعلق ہے ہمیں اس کے واقعات بڑی حد تک معلوم ہیں اور ہمارے لئے وہی کچھ کم باعث افسوس نہ تھی مگر اب یہ دیکھکر تو ہمیں بہت افسوس ہوا کہ قاضی صاحب نے اس اہم نزاع کو غیروں کی محفل میں پہنچانیکی کوشش کی ہے اور انہیں بھی ایک ایسے اخبار کو منتخب کیا ہے جس نے مسلمانوں کی تذلیل اور بدخواہی میں خاص ناموری حاصل کرلی ہے وہ اپنے مراسلہ میں ان الزامات سے اپنی برأت پیش کرتے ہیں جو معاصر مبلغ نے ان پر لگائے ہیں اور مسلمانان دہلی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ انکی زندگی کا مقصد صرف خدمت دین و ملت ہے۔ مگر خود انکا یہ فعل کہ انہوں نے ہمدم کی معرفت یہ برأت پیش کی ہے ان کی پوزیشن کو اور زیادہ مشکوک بنا دیتا ہے اور مسلمانوں کو فی الواقع یہ باور کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ ان کا ہندؤں کی مفسدہ پرداز جماعت سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے ہم اپنے محترم قاضی صاحب کو یہ دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اول تو وہ اس افسوسناک نزاع کو ختم کردیں۔ اور اگر اس کے لئے ان کے دل میں کافی وسعت نہیں ہے تو کم از کم غیروں کے سامنے اسے پیش کرکے مسلمانوں کی جگ ہنسائی نہ کرائیں۔

مدیر الامان پر ایک اور مقدمہ

ہمیں یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ حکومت دہلی نے مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان پر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک اور مقدمہ دائر کر دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ان سے تحفظ امن کے لئے نیک چلنی کی ضمانت لی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حکومت دہلی نے الامان کی زندگی کو ختم کردینے کا تہیہ کرلیا ہے اور وہ مدیر الامان کو اس حد تک مشکلات میں مبتلا کر دینا چاہتی ہے کہ وہ ہندو پروپیگنڈا کے مقابلہ میں اپنی سرگرمیوں کو بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر فی الحقیقت حکومت کا یہی ارادہ ہے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ وہ اسلامی پریس کے ساتھ سخت بے انصافی کر رہی ہے کیونکہ جس حالت میں ہندو اور اسلامی پریس ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہے، حکومت کا ایک جانب اپنی قوت کو زیادہ صرف کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے، اور ایک کا ہاتھ باندھکر دوسرے کو پوری طرح کھلا موقع دے رہی ہے یہ ایسی بات ہے جس سے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف جائز طور پر شکایت پیدا ہوتی ہے اور حکومت کی غیر جانبدارانہ پوزیشن کے لئے سخت مضرت رساں ہے بہتر ہو کہ حکومت اس معاملہ میں کوئی صحیح اور عقلمندانہ روش اختیار کرے۔

مدیر حبل المتین اور حکومت

ہمیں مسٹر کبیر الدین احمد ممبر اسمبلی کے ایک تار سے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ حکومت نے آغا مؤید الاسلام مدیر حبل المتین کے اخراج کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور سر الیگزنڈر مڈی مین نے حکومت کی جانب سے اسمبلی کو یقین دلایا ہے کہ آغا صاحب موصوف خواہ کیسے ہی جرائم کے مرتکب ہوئے ہوں، لیکن انہیں خارج البلد نہیں کیا جائیگا یہ حکومت برطانیہ کے ان معدودے چند عقلمندانہ افعال میں سے ایک ہے جس پر ہم اس کے سخت نکتہ چین ہونے کے باوجود داد دینے پر مجبور ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ مؤید الاسلام جیسے بلند پایہ ادیب

[illegible]

گزین کی اعانت و امداد نہ ہوتی ہو نیز مذہب و قوم و وطن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو تو اس عمل میں وہ بقاعدہ غلبہ اجتہاد معذور ہوں گے۔ اور شرعاً قابل مواخذہ نہ ہوں گے۔

یہ حکم معذوری بھی اسی وقت تک ہے جب تک فضا کی تاریکی دور نہ ہو یا کوئی اور زیادہ عظیم الشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے۔

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مرکزیہ کے سامنے عرصہ سے یہ تجویز در پیش تھی کہ موجودہ صورت میں مسلمانوں کے لئے راہ نجات کیا ہے۔

مراد آباد کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۵ء میں اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنادی گئی۔ سب کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدرس دار العلوم دیوبند۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ جانشین حضرت شیخ الہند قدس سرہ۔

مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعت صوبہ بہار و اڑیسہ۔

مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری جمعیۃ اہل حدیث۔

اس سب کمیٹی کا جلسہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوا اور اس نے ایک تجویز کا مسودہ مرتب کیا جس کے متعلق اسی جلسہ میں طے ہوا کہ اسے ممبران مرکزیہ کے پاس بغرض استصواب بھیجا جائے۔ چنانچہ مسودہ مذکورہ ممبران کے پاس بھیجا گیا۔ اور ۸ مئی ۱۹۲۶ء کو مجلس عاملہ کے جلسے میں پیش کی گئیں۔ اس وقت تک صرف ۳۲ رائیں آئی تھیں جن میں سے ۳۰ موافق اور صرف ۲ مخالف تھیں۔ مگر مجلس عاملہ نے مزید آراء حاصل کرنے کے لئے اس کی اشاعت کو ملتوی رکھا۔ پھر ۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کو مجلس عاملہ کے دوسرے جلسے میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ اب حاصل شدہ آراء کی تعداد ۵۰ تک پہنچ چکی تھی۔ اس میں سے صرف ۳ مخالف تھیں۔ دو متبس تھیں اور باقی ۴۵ موافق تھیں۔ اس لئے مجلس عاملہ نے حسب تجویز منظور شدہ اجلاس مرکزیہ منعقدہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۶ء کثرت آراء کے فیصلے کو شائع کرنیکا اختیار تھا اسے منظور اور شائع کرنے کا فیصلہ کردیا۔ لہذا تجویز مذکور شائع کی جاتی ہے۔

تجویز

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوائے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوے میں تصریح کردی گئی تھی) لفظ موالات محاورہ عرب اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و تناصر (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے اور اصطلاح دین سے موالات دونوں معنی کے اعتبار سے حرام ہے۔

کفار محاربین سے ترک موالات کرنے کا حکم قرآن و سنت کا ایک منصوص حکم۔ دائمی۔ اجماعی۔ غیر متبدل اور عام حکم ہے۔ اور جو قوم یا افراد مسلمانوں کی جان۔ مال۔ آبرو۔ دین اور شعائر اسلام پر حملہ کریں یا اسکے لئے سازشیں کرکے ترغیب اور دعوت دیں اور اسلامی قومیت اور مسلمانوں کے مٹانے یا ضعیف بنانے اور کلمہ اسلام کو پست کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں یا بلاد اسلامیہ پر قبضہ کریں یا قبضہ کی کوشش کریں۔ ایسے غیر مسلموں اور دشمنان دین سے رشتہ موالات قائم کرنا حرام ہے یہ حکم دائمی ہے لیکن استطاعت کے مدارج اور ماحول کے تفاوت کے لحاظ سے اسکی تاکید و تخفیف میں تفاوت ہونا بھی شرعی حکم ہے اسی طرح وہ مصیبتوں میں مبتلا ہو جانیکے وقت اہون البلیتین (کم ضرر رساں مصیبت) کو اختیار کرلینے والا شرعاً معذور ہے۔ متفقہ فتوے کی تنفیذ و اشاعت کے وقت اول تو حکومت موجودہ کی مسلمان حکومتوں کے ساتھ بالفعل جنگی حالت قائم تھی اور مسلمانوں کو قتل کرنے انکا مال لوٹنے گھروں سے نکالنے بلاد اسلامیہ پر قبضہ و تسلط جمانیکی کارروائیاں ہو رہی تھیں دوسرے مسلمانان ہند بھی حکومت جابرہ کے جبر و تشدد سے خلاصی حاصل کرکے اور اپنے وطن کو دوبارہ دار الاسلام بنا کر آزادی کیساتھ شرعی فرائض پر عمل کرنیکیلئے متحدہ جذبۂ وطنیت کی فضا پیدا ہو جانیکی وجہ سے ہمہ تن مستعد ہوگئے تھے اور اس اجتماعی مستعدی نے صورت استطاعت پیدا کردی تھی۔

اس ماحول کی موافقت اور امکان استطاعت کی وجہ سے خاص خاص مدارج کے متعلق ترک موالات کا تاکیدی حکم متفقہ فتوے کی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے آج ہندوستان کی حالت متغیر ہوگئی اور خود ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب و جان و مال کو خطرات نے گھیر لیا اور ماحول کی ہیبتناک حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسلمانوں کے بہت سے بیدار مغز موقعہ شناس اہل الرائے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر وہ اپنی اسلامی قومیت کی حفاظت کیلئے سعی نہ کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی کوششوں کی مدافعت کے وسائل اختیار نہ کریں تو اسلامی قومیت کے استیصال اور مسلمانوں کی تضعیف و توہین کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی جمعیۃ علماء ہند کامل غور و احتیاط کے ساتھ تمام موجودہ حالات کا معائنہ کرکے اس نتیجہ پر پہنچی ہو کہ اگر موجودہ تاریک فضا میں اہل الرائے اور مخلص مسلمان اپنے مذہب اور اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے کیلئے کوئی ایسا عمل اختیار کرلیں جو اس مقصد کیلئے ضروری ہو اگرچہ صورۃً موہم موالات ہو لیکن حقیقۃً و معنیً وہ ممنوعہ موالات کا مقصود نہ ہو اور اعداء

خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانا

(نوشتہ سید طفیل احمد جوائنٹ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس)

اس ملک میں بالعموم اور مسلمانوں میں بالخصوص ہر طرف یہ شکایت ہے کہ اس زمانہ کی صنعت و حرفت اور جدید آلات اور ترقی کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمام ملک میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ان جدید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ جب کسی فرد یا کسی انجمن کے ذہن میں کوئی مفید خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنا خیال بذریعہ اخبارات یا اعلانات شایع کرکے سمجھتا ہے کہ وہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔ حالانکہ خواندہ لوگوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے اسے پڑھنے یا سمجھنے والوں کی تعداد لاکھوں تک بھی بمشکل پہونچ سکتی ہے۔ بدقسمتی سے اس ملک میں ایک سو آدمیوں میں سے (۹۳) ایسے ہیں جن کے لئے ڈاک اور تار کے مفید محکمے، کتب خانے اور دار الاخبار، گھنٹہ گھر اور سڑکوں کے سائن بورڈ، ریلوں کے اوقات کے نقشے اور مطبوعہ اعلانات مہمل اور بے معنی چیزیں ہیں۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہمارے ملک میں قریباً ۲۹ کروڑ اشخاص ایسے ہیں جن کی عقل کی آنکھوں پر ایسی پٹیاں بندھی ہیں کہ اُن کی وجہ سے وہ تمام کار آمد چیزوں کے دیکھنے تک سے محروم ہیں۔ پھر چہ جائیکہ اس زمانہ کی مفید ترین ایجادوں کو سمجھیں اور انہیں رائج کرکے اپنے ملک کی زراعت و فلاحت، صنعت و حرفت کو ترقی دیں۔

یہ حال تو اہل ملک کا ہے جو عرض کیا گیا۔ اب رہے مسلمان جو گذشتہ پچاس سال تک اہل علم سمجھے جاتے تھے۔ اُن کی حالت موجودہ زمانہ میں عام ملک کی حالت سے کہیں زیادہ گر گئی ہے۔ چنانچہ اُن کی قوم میں خواندہ لوگوں کی تعداد کل ۴ ر ۴ یعنی ۴½ فیصدی کے قریب ہے۔ ہندوستان کی دیگر اقوام کے خواندوں کی تعداد ۹ ر ۷ یعنی آٹھ فیصدی کے قریب ہے۔ اس حساب سے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زیادہ ہے، جو قابل توجہ ہے۔ یہ تو تمام ہندوستان کا حال ہے اور اگر فرداً فرداً ہر صوبہ کو دیکھا جائے تو بعض صوبوں کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ مثال کے طور پر چند صوبوں کے مسلمان خواندوں کی فیصدی تعداد درج ذیل کی جاتی ہے:-

ملک یا صوبہ	تعداد خواندہ مسلم فیصدی	تعداد خواندہ غیر مسلم فیصدی
کل ہندوستان	۴ ر ۰۶	۷ ر ۹
پنجاب	۲ ر ۰	۵ ر ۹
صوبہ سرحدی	۱ ر ۶	۲۷ ر ۹
بلوچستان	۱ ر ۷	۴۱ ر ۷

اس نقشہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی حالت نسبتاً اچھی سمجھی جاتی ہے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں صرف ایک ثلث ہے۔ اور صوبہ سرحدی میں اٹھارہواں حصہ اور بلوچستان میں صرف چوبیسواں حصہ ہے۔

کچھ عرصہ سے ملک میں پوری عمر کے لوگوں کو خواندہ بنانے کی تحریک جاری ہے اور اس میں برادران وطن نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے پڑھانے کے سہل ترین طریقے ایجاد کئے ہیں۔ جن سے ایک ہفتہ میں انسان اپنی دیسی زبان میں کچھ لکھنے پڑھنے لگتا ہے۔ بعض انجمنیں لوگوں سے اس امر کا اقرار لیتی ہیں کہ وہ آئندہ مردم شماری سے قبل جو ۱۹۳۱ء میں ہوگی کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادوں گا۔ اس قسم کے طریقوں سے امید ہے کہ آئندہ مردم شماری تک اُن کی تعداد کچھ نہ کچھ بڑھ جائے گی۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان بھی اپنے جاہل بھائیوں کو خواندہ بنانے اور اُن کی عقل کی آنکھوں سے پٹیاں کھول کر انہیں بینا بنانے میں نمایاں حصہ نہ لیں۔ اس وقت زندہ ممالک میں بالعموم خواندوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ ہمارے ملک میں ناخواندوں کی۔ اس میں شک نہیں کہ خواندوں کی تعداد بڑھانے میں سلطنت کے زبردست ہاتھ کی امداد کی بڑی ضرورت ہے۔ مگر سلطنت کو توجہ دلاکر روپیہ حاصل کرنا اور خود سلطنت کا تعلیمی کاموں میں ہاتھ بٹانا بھی تو ہمارا ہی کام ہے۔ مجھے خود معلوم ہے کہ صوبہ متحدہ میں ابتدائی تعلیم کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جو روپیہ مخصوص ہے، بعض وقت مقامی مسلمان اُس سے مستفید نہیں ہوتے اور اُس کا معتدبہ حصہ سال تمام پر سوخت ہو جاتا ہے۔

بہر حال سخت ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے اپنے مقامات میں ناخواندوں کو خواندہ بنانے کا تہیہ کرلیں۔ اس کے لئے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے ہندوستان کے ہر ضلع کے تعلیمی اعداد و شمار جدا جدا مرتب کرلئے ہیں۔ ہمارے میمنہ انڈسٹری کی بدولت صوبہ متحدہ کے مختلف اضلاع کے صنعتی حالات بھی جمع ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ تمام ہندوستان کے اضلاع کے مسلمانوں کی اقتصادی حالت کے متعلق بھی سامان فراہم کریں۔ امید کہ دردمند مسلمان ان کاموں میں حصہ لیکر ہماری مدد کریں گے۔

خواندوں کی تعداد میں کس طرح اضافہ ہو

اوپر جو کچھ تحریر کیا گیا اس سے کم از کم اتنا اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اب اس کے طریقوں کی نسبت حسب ذیل عرض ہے:-

(۱) جو اصحاب اپنے ضلع یا شہر میں کام کرنا چاہیں وہ اول تو مسلمان ناخواندوں کی نسبتی تعداد اور اس کی تفصیلات سپرنٹنڈنٹ صاحب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ سے طلب فرمائیں (چھوٹے قصبوں کی تعداد غالباً نہ مل سکے گی) اور موجودہ نقشہ کو پیش نظر رکھکر کام شروع کردیں۔

(۲) جو اصحاب کسی میونسپلٹی میں رہتے ہیں وہ دیکھیں کہ اُنکے شہر یا قصبہ میں جبریہ قانون کا اجراء ہو گیا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں ہوا تو ممبروں کو توجہ دلا کر اُس کا اجراء کرائیں۔

(۳) نیز یہ دیکھیں کہ پوری عمر کے لوگوں کے لئے رات کے مدرسے میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کی طرف سے کھلے ہیں کہ نہیں اگر نہیں کھلے تو ذمہ دار اصحاب سے اُن کے کھولے جانے کی تحریک کریں۔

(۴) صوبہ متحدہ کے شہروں قصبات اور دیہات میں دیکھیں کہ کافی تعداد میں امدادی اسلامیہ مکاتب و مدارس کھلے ہیں کہ نہیں۔ اگر کسی مناسب مقام پر نہ کھلے ہوں اور وہاں ۲۰ بچے فراہم ہو سکتے ہوں تو مقامی لوگوں کی طرف سے ایک درخواست مرتب کراکے چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ اسلامیہ مکتب کمیٹی کی خدمت میں بھیجدیں۔ اور مکتب یا اسکول کا اجراء کرالیں۔

(۵) باقی رہے وہ اصحاب جو ذاتی طور پر کام کرنا چاہیں وہ ارادہ کریں کہ کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادینگے۔ اس کے لئے یا تو وہ وقت نکال کر خود اپنے کسی ہمسایہ یا خدمتگار کو پڑھائیں ورنہ کم سے کم ایک بچہ کی فیس جو ایک دو آنہ ماہوار سے زیادہ نہ ہوگی دیکر اُسے کسی مدرسے میں پڑھوائیں۔ تاکہ ذاتی فرض سے سبکدوشی ہو۔

(۶) اب رہا یہ سوال کہ بچوں یا بڑی عمر کے لوگوں کو کس زبان کی تعلیم دی جائے۔ اس کی نسبت یہ عرض ہے کہ جن صوبہ جات میں اردو پڑھانے والے لوگ موجود ہیں اور اردو کے مدارس و مکاتب ہیں وہاں اردو اور قرآن شریف کی تعلیم سے ابتدا کی جائے۔ مگر بعض صوبہ جات ایسے ہیں جہاں اردو پڑھانے والے نہیں ملتے ایسے مقامات میں وہاں کی دیسی زبان اور حروف پڑھانے میں ہرگز تامل نہ کرنا چاہیئے کیونکہ محض ناخواندہ ہونے سے خواندہ ہونا بہر حال اچھا ہے۔ مثلاً جہاں اردو کی تعلیم کا انتظام ہو وہاں گورمکھی گجراتی تامل بنگالی ناگری کے حروف میں تعلیم دی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ انہیں حروف میں دینیات کے رسالے تیار کرکے شایع کئے جائیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ عالی جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے بعض زبانوں میں اور کلام پاک کے ترجمہ شایع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ بعض اصحاب کو اندیشہ ہوتا ہے کہ غیر زبانوں کے حروف میں تعلیم دینے سے مذہب میں خلل آئے گا۔ مگر جبکہ لاکھوں آدمی انگریزی پڑھکر عیسائی نہیں ہوتے اور لاکھوں ہندو اردو پڑھکر مسلمان نہیں ہوتے تو اس امر کا کوئی اندیشہ نہیں کہ مسلمان اپنے نواح کے حروف میں لکھنا پڑھنا سیکھ کر مرتد ہو جائیں گے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اول جب محض ناخواندہ لوگوں کو کسی زبان کے روزمرہ میں شد بد ہو جائے گی۔ اور اُس میں سمجھ پیدا ہوگی۔ اور معلومات میں اضافہ ہونے سے خیالات میں وسعت ہوگی تو وہ خود بخود اپنے مذہب اپنی تاریخ اپنے لٹریچر کی طرف اسی طرح متوجہ ہونگے جس طرح کہ بنگالی اور ہندو اپنے آبائی علوم کی طرف ..... انگریزی پڑھکر متوجہ ہوئے ہیں۔ بہرحال اس وقت مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار کو سمجھیں اپنا حساب کتاب لکھ سکیں۔ مہاجنوں کے پھندوں سے نکل سکیں۔ زراعت و صنعت کی کتابیں پڑھکر اپنے پیشوں میں ترقی کرسکیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ارکان مجلس مرکزیہ کی کثرت رائے سے فتوائے ترک موالات کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ بتمامہ نقل کی جاتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ وہ غلط فہمیاں خود بخود رفع ہو جائیں گی جو اس تجویز کے متعلق کسی مفتری نے پھیلادی ہیں، بلکہ مسلمانوں کو ان حالات اور حدود کا بھی ٹھیک ٹھیک علم ہو جائیگا جن کے ماتحت جمعیۃ نے انہیں رخصت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ جہاں تک نفس موالات کا تعلق ہے وہ اب بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح پہلے حرام تھی اور جب تک کفار کی حیثیت محاربہ بدل نہ جائے وہ بہرحال حرام رہیگی۔ لیکن اس کے ترک کر دینے کے مختلف درجے ہیں اور ان درجوں کو مسلمانوں کی استطاعت اور قدرت کے مدارج سے ایک گہرا تعلق ہے۔ بحکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا شریعت حقہ مسلمانوں کو کسی ایسے فرض کی بجا آوری پر مکلف قرار نہیں دیتی جسے انجام دینے کی ان میں قوت نہ ہو یا جس سے وہ مالا یطاق نقصان و مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔ اس اصول کے ماتحت جمعیۃ العلماء نے پہلے ترک موالات کی جس صورت کو مسلمانوں پر فرض قرار دیا تھا وہ اس کے علم و بصیرت کے مطابق سخت و شدید ہونے کے باوجود ایسی تھی کہ مسلمان اس پر عامل ہونے کی قدرت رکھتے تھے، نیز وہ وقت بھی اسلام کے لئے ایسا نازک تھا کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مصائب برداشت کرکے اعدائے دین کے حملہ کا مقابلہ کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن اب ایک طرف تو اس حالت کی نزاکت بڑی حد تک ختم ہو چکی ہے اور کم از کم بالفعل جنگی حالت باقی نہیں رہی ہے، دوسری طرف ہندوؤں سے اتحاد و تعاون کا تعلق قطع ہو چکا ہے جو مسلمانوں کی تقویت کا بہت بڑا سبب تھا۔ بلکہ دوستانہ مساعدت کے بجائے ان کی جانب سے دشمنی و مخالفت کا اظہار ہو رہا ہے جس سے بچنے کے لئے مسلمان مجبور ہیں کہ اپنی قوت کا ایک معتد بہ حصہ حکومت جابرہ کے مقابلہ سے ہٹا کر انکے مقابلہ پر لگائیں۔ اسلئے جمعیۃ العلماء نے مسلمانوں کی ہشت سالہ قومی حرمت کی حفاظت کے لئے یہ ضروری سمجھا کہ ان قیود کو ایک حد تک سست کر دیا جائے جو فتوائے ترک موالات کی رو سے ان پر عائد کر دی گئی تھیں، اور ان کے سیاسی ارباب حل و عقد کو ایسے طریقے اختیار کرنے کی اجازت دیدی جائے جو اسلامی مفاد و مصالح کی مدافعت کیلئے ناگزیر ہوں، اگرچہ صورت کے اعتبار سے موہم موالات ہی کیوں نہوں۔

اس رخصت کے عطا کرنے میں جمعیت نے جس قدر احتیاط برتی ہے، وہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ اس نے شرعی احکام کو بازیچۂ اطفال نہیں بنایا ہے۔ اس نے ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۴ء کا پورا زمانہ صبر و سکون کے ساتھ حالات کا مطالعہ کرنے میں بسر کر دیا اور انتظار کرتی رہی کہ شاید حالات درست ہو جائیں مگر جب ہندوؤں کا رویہ یہ مایوس کن حد تک خراب ہو گیا حتی کہ انہوں نے علانیہ کونسلوں، سرکاری محکموں اور صنعت و تجارت، تعلیم اور انتما دکے میدان میں مسلمانوں کے وجود کو دھمکی دینی شروع کر دی تو اس نے اصلاح کی امیدوں سے مایوس ہو کر جنوری ۱۹۲۵ء میں ایک سب کمیٹی اس سوال پر غور کرنے کے لئے مقرر کی کہ اس جدید خطرہ سے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے ترک موالات کی بندشوں میں کس حد تک سہولت پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟ یہ سب کمیٹی اگر محض مرعوب و تخیلات کی بنا پر کوئی فیصلہ کرنا چاہتی تو فوراً ایک تجویز مرتب کرکے پیش کر دیتی۔ لیکن اس نے اپنے کام کی اہمیت اور ایک شرعی تکمیل ترمیم و تنقیح کرکے اسکی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کیا اور مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالنے کے بعد ۱۱ اپریل ۱۹۲۶ء میں اپنی رپورٹ پاس کی جس کے ساتھ ایک تجویز کا مسودہ بھی تھا۔ یہ رپورٹ ارکان مجلس مرکزیہ کے پاس بھیجدی گئی [illegible] منظوری کا فیصلہ ان کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ اس لیے آخری تاریخ ۸ مئی ۱۹۲۶ء مقرر کی گئی تھی۔ چنانچہ اس تاریخ تک ۳۲ رائیں آگئیں جن میں سے ۳۰ مسودہ تجویز کی تائید میں تھیں۔ مگر جمعیت نے اس کثرت رائے کے باوجود ارکان مرکزی کے استقرار [illegible] ایسا اہم فیصلہ کردینا مناسب نہ سمجھا، اس لیے مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس پر چھوڑ دیا۔ اور ۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کے اجلاس میں ۳۵ رایوں کے مقابلہ میں ۵۰ رایوں کی اکثریت سے وہ فیصلہ منظور کیا جو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ [illegible]

[illegible]

چین اور ہندوستان

پنڈت موتی لال نہرو نے اس امر کا اعلان کرکے ہندوستان کی سچی نمائندگی کی ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے چین کے خلاف ہندی فوج کو استعمال کرنے کی کوشش کی تو ہندوستان کے باشندے اس فعل کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ برطانی حکومت ایک عرصہ سے مشرقی قوموں کو غلام بنانے کے لئے ہندوستان کی فوجوں کو استعمال کر رہی ہے اور مصر، افریقہ، فلسطین، عراق، ایران، افغانستان، ٹرکی، چین، غرض کوئی ملک ایسا نہیں چھوڑا ہے جہاں برطانی استعمار کی آبیاری کے لئے ہندوستانی خون نہ بہایا گیا ہو۔ برطانی ہند کی تاریخ میں ابھی تک کوئی موقع ایسا نہیں آیا ہے کہ خود ہندوستان کو کوئی خطرہ لاحق ہوا ہو اور اس کے مقابلہ پر ہندوستانی فوجوں سے کام لیا گیا ہو۔ لیکن ہندوستان کی حفاظت کے بہانہ سے کروڑہا روپیہ سالانہ خرچ کرکے ایک عظیم الشان فوج پرورش کی جا رہی ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جہاں کسی آزاد قوم کو غلام بنانے، یا کسی غلام قوم کی بندشیں جکڑنے کے لئے ضرورت پیش آئے وہاں یہ "پالتو بھیڑئے" لڑنے کے لئے بھیجدئے جائیں اور وہ صرف اسلئے کہ ان کے آقا انہیں دو روٹیاں کھانے اور چند پیسے تن پالنے کے لئے دیدیتے ہیں، جاکر ان بیگناہوں کا خون بہائیں جنہوں نے کبھی ہندوستان کو ضرر پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ حکومت کی اس جابرانہ حرکت کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں ہندوستانیوں کو ذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ قومیں جن کے خلاف انہیں استعمال کیا جا چکا ہے، ان کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں۔ یہ پچھلی ذلتیں ہمارے لئے کافی سے زیادہ ہیں اور اب ہمیں ان کا مزید ذخیرہ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے ہمیں نہایت صفائی کے ساتھ حکومت سے یہ کہدینا چاہئے کہ چین کو اپنی اغراض کا غلام بنانے کے لئے جو جدوجہد اس نے شروع کردی ہے اور جس کے باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر لینے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں ہم ہرگز اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

پٹیالہ میں مسلمانوں پر ناجائز قیود

ہمعصر زمیندار نے اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے یہ اضطراب انگیز خبر شائع کی ہے کہ ریاست پٹیالہ کے بعض حکام نے مسلمانوں کو مسجدوں میں قرآن پڑھنے اور مجالس وعظ منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور خطبہ جمعہ پڑھنے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ایسی رنجیدہ اور صبر شکن اطلاع ہے جسے ہر مسلمان سنکر بے چین ہو جاتا ہے۔ لیکن حکومت پٹیالہ کی جانب سے اب تک اس کی کوئی تردید نہ ہونے کے باوجود ہمارے لیے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ پنجاب کے عین وسط میں پٹیالہ جیسی ریاست کے اندر اس قسم کے ظالمانہ احکام نافذ ہوں گے۔ جو تنگ نظری، تعصب اور مذہبی ناروا داری کی انتہائی صورت پیش کرتے ہیں۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ سے جو ایک روشن خیال اور تعلیم یافتہ فرمانروا ہیں مشکل ہی سے ایسے احکام کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس لیے ہم کوئی اظہار رائے کرنے سے پہلے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ کی تحقیق کرلیں۔ کیا پٹیالہ کے کوئی مسلمان بزرگ ہمیں صحیح واقعات کی اطلاع دیں گے؟ اگر فی الحقیقت حکام ریاست نے یہی جابرانہ طرز عمل اختیار کیا ہے اور وہاں کے مسلمان اصل واقعات ظاہر کرنے سے ڈرتے ہیں تو ہم انہیں یہ اطمینان دلانے کے لیے تیار ہیں کہ ان کے نام کسی حال میں ظاہر نہ کئے جائیں گے۔

ایک افسوسناک نزاع

۵ ستمبر کے تیج میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر قاضی حبیب الدین صاحب کی جانب سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے معاصر مبلغ کے خلاف اپنے جذبات غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ جہاں تک اصل نزاع کا تعلق ہے ہمیں اس کے واقعات بڑی حد تک معلوم ہیں اور ہمارے لیے وہی کچھ کم باعث افسوس نہ تھی مگر اب یہ دیکھکر تو ہمیں بہت افسوس ہوا کہ قاضی صاحب نے اس باہمی نزاع کو غیروں کی محفل میں پہنچانیکی کوشش کی ہے اور انہیں بھی ایک ایسے اخبار کو منتخب کیا ہے جس نے مسلمانوں کی تذلیل اور بدخواہی میں خاص ناموری حاصل کرلی ہے وہ اپنے مراسلہ میں ان الزامات سے اپنی برات پیش کرتے ہیں جو ہمعصر مبلغ نے ان پر لگائے ہیں اور مسلمانان دہلی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ انکی زندگی کا مقصد وحید خدمت دین و ملت ہے۔ مگر خود انکا یہ فعل کہ انہوں نے تیج کی معرفت یہ برات پیش کی ہے ان کی پوزیشن کو اور زیادہ مشکوک بنا دیتا ہے اور مسلمانوں کو فی الواقع یہ باور کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ ان کا ہندوؤں کی مفسدہ پرداز جماعت سے کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے ہم اپنے محترم قاضی صاحب کو یہ دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اول تو وہ اس افسوسناک نزاع کو ختم کر دیں۔ اور اگر اس کے لیے ان کے دل میں کافی وسعت نہیں ہے تو کم از کم غیروں کے سامنے اسے پیش کرکے مسلمانوں کی جگ ہنسائی نہ کرائیں۔

مدیر الامان پر ایک اور مقدمہ

ہمیں یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ حکومت دہلی نے مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان پر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک اور مقدمہ دائر کر دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ان سے تحفظ امن کے لئے نیک چلنی کی ضمانت لی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حکومت دہلی نے الامان کی زندگی کو ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے اور وہ مدیر الامان کو اس حد تک مشکلات میں مبتلا کر دینا چاہتی ہے کہ وہ ہندو پروپیگنڈا کے مقابلہ میں اپنی سرگرمیوں کو بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر فی الحقیقت حکومت کا یہی ارادہ ہے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ وہ اسلامی پریس کے ساتھ سخت بے انصافی کر رہی ہے۔ کیونکہ جس حالت میں ہندو اور اسلامی پریس ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہے، حکومت کا ایک جانب اپنی قوت کو زیادہ صرف کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہے، اور ایک کا ہاتھ باندھ کر دوسرے کو پوری طرح حملہ کرنیکا موقع دے رہی ہے یہ ایسی بات ہے جس سے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف جائز طور پر شکایت پیدا ہوتی ہے اور حکومت کی غیر جانبدارانہ پوزیشن کے لیے سخت مضرت رساں ہے بہتر ہو کہ حکومت اس معاملہ میں کوئی صحیح اور عقلمندانہ روش اختیار کرے۔

مدیر حبل المتین اور حکومت

ہمیں مسٹر کبیر الدین احمد ممبر اسمبلی کے ایک تار سے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ حکومت نے آقائے موید الاسلام مدیر حبل المتین کے اخراج کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور سر ڈینس برے نے حکومت کی جانب سے اسمبلی کو یقین دلایا ہے کہ آقائے موصوف خواہ کیسے ہی "جرائم" کے مرتکب ہوئے ہوں، لیکن انہیں خارج البلد نہیں کیا جائیگا یہ حکومت برطانیہ کے ان معدودے چند عقلمندانہ افعال میں سے ایک ہے جس پر ہم اس کے سخت نکتہ چین ہونے کے باوجود داد دینے پر مجبور ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ موید الاسلام جیسے بلند پایہ ادیب

گاہیں کی امانت و امداد نہ ہوتی ہو نیز مذہب و قوم و وطن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو تو اس عمل میں وہ بقاعدہ غلبہ اہون البلیتین معذور ہوں گے۔ اور شرعاً قابل مواخذہ نہ ہوں گے۔ یہ حکم معذوری بھی اسی وقت تک ہے جب تک فضا کی تاریکی دور نہ ہو یا کوئی اور زیادہ مہتم بالشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے۔

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مرکزیہ کے سامنے عرصہ سے یہ تجویز درپیش تھی کہ موجودہ صورت میں مسلمانوں کے لیے راہ نجات کیا ہے۔

مرادآباد کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۵ء میں اس پر غور کرنے کے لیے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی۔ سب کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدرس دارالعلوم دیوبند۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ جانشین حضرت شیخ الہند قدس سرہ۔

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعت صوبہ بہار و اڑیسہ۔

مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری جمعیۃ اہل حدیث۔

اس سب کمیٹی کا جلسہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوا اور اس نے ایک تجویز کا مسودہ مرتب کیا جس کے متعلق اسی جلسہ میں طے ہوا کہ اسے ممبران مرکزیہ کے پاس بغرض استصواب بھیجا جائے۔ چنانچہ مسودہ مذکورہ ممبران کے پاس بھیجا گیا۔ اور ۸ مئی ۱۹۲۶ء کو حاصل شدہ آرا مجلس عاملہ کے جلسے میں پیش کی گئیں۔ اسوقت تک صرف ۳۲ رائیں آئی تھیں جن میں سے ۳۰ موافق اور صرف ۲ مخالف تھیں۔ مگر مجلس عاملہ نے مزید آرا حاصل کرنے کے لیے اس کی اشاعت کو ملتوی رکھا۔ پھر ۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کو مجلس عاملہ کے دوسرے جلسے میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ اب حاصل شدہ آرا کی تعداد ۵۳ تک پہنچ چکی تھی۔ اس میں سے صرف ۳ مخالف تھیں۔ دو تذبذب میں تھیں اور باقی ۴۸ موافق تھیں۔ اس لیے مجلس عاملہ نے حسب تجویز منظور شدہ اجلاس مرکزیہ منعقدہ ۲۱ اپریل ۱۹۲۶ء کثرت آراء کے فیصلے کو شائع کرنیکا اختیار تھا اسے منظور اور شائع کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ لہذا تجویز مذکور شائع کی جاتی ہے۔

تجویز

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوائے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوے میں تصریح کر دی گئی تھی) لفظ موالات محاورۂ عرب و اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و مناصرت (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے اور اعدائے دین سے موالات دونوں معنی کے اعتبار سے حرام ہے۔

کفار محاربین سے ترک موالات کرنے کا حکم قرآن و سنت کا ایک منصوص حکم، دائمی، اجماعی، غیر متبدل اور عام حکم ہے۔ اور جو قوم یا افراد مسلمانوں کی جان، مال، آبرو، دین اور شعائر اسلام پر حملے کریں یا اسکے لیے سازشیں کرکے ترغیب اور دعوت دیں اور اسلامی قومیت اور مسلمانوں کے مٹانے یا ضعیف بنانے اور کلمۂ اسلام کو پست کرنے کے لیے کھڑے ہو جائیں، یا بلاد اسلامیہ پر قبضہ کریں یا قبضہ کی کوشش کریں۔ ایسے غیر مسلموں اور دشمنان دین سے رشتہ موالات قائم کرنا حرام ہے یہ حکم دائمی ہے لیکن استطاعت کے مدارج اور ماحول کے تفاوت کے لحاظ سے اسکی تاکید و تخفیف میں تفاوت ہونا بھی شرعی حکم ہے اسی طرح دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جانیکے وقت اہون البلیتین (کم ضرر رساں مصیبت) کو اختیار کر لینے والا شرعاً معذور ہے۔ متفقہ فتوے کی تنفیذ و اشاعت کیوقت اول تو حکومت موجودہ کی مسلمان حکومتوں کے ساتھ بالفعل جنگی حالت قائم تھی اور مسلمانوں کو قتل کرنے انکا مال لوٹنے گھروں سے نکالنے بلاد اسلامیہ پر قبضہ و تسلط جمانیکی کارروائیاں ہو رہی تھیں دوسرے مسلمانان ہند بھی حکومت جابرہ کے جبر و تشدد سے خلاصی حاصل کرنے اور اپنے وطن کو جو صدیوں تک دارالاسلام رہچکا ہے آزاد کرانیکے شرعی فریضہ پر عمل کرنیکے لیے متحد جذبہ و جلبیت کی فضا پیدا ہو جانیکی وجہ سے بہمہ تن مستعد ہوگئے تھے اور اس اجتماعی مستعدی نے صورت استطاعت پیدا کر دی تھی۔ اس ماحول کی موافقت اور امکان استطاعت کی وجہ سے خاص خاص مدارج کے متعلق ترک موالات کا تاکیدی حکم متفقہ فتوے کی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے آج ہندوستان کی حالت متغیر ہوگئی اور خود ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب، جان و مال کو خطرات نے گھیر لیا اور ماحول کی ہیبتناک حالت یہانتک پہنچ گئی کہ مسلمانوں کے بہت بیدار مغز، موقعہ شناس اہل الرائے اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ اگر وہ اب بھی اسلامی قومیت کی حفاظت کیلئے سعی نہ کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹا دینے کی کوششوں کی مدافعت کے وسائل اختیار نہ کریں تو اسلامی قومیت کے سینہ صال اور مسلمانوں کی تضعیف و توہین کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی جمعیۃ علماء ہند کامل غور و احتیاط کے ساتھ تمام جدید حالات کا معائنہ کرکے اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگر موجودہ تاریک فضا میں اہل الرائے اور مخلص مسلمان اپنے مذہب اور اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے کیلئے کوئی ایسا عمل اختیار کریں جو اس مقصد کیلئے ضروری ہو اگرچہ صورۃً موہم موالات ہو لیکن حقیقتہً بمعنی و نیت موالات کا مقصود نہ ہو اور اعدائے

خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانا

(نوشتہ سید طفیل احمد جوائنٹ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس)

اس ملک میں بالعموم اور مسلمانوں میں بالخصوص ہر طرف یہ شکایت ہے کہ اس زمانہ کی صنعت و حرفت اور جدید آلات اور ترقی کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمام ملک میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ان جدید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ جب کسی فرد یا کسی انجمن کے ذہن میں کوئی مفید خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنا خیال بذریعہ اخبارات یا اعلانات شائع کرکے سمجھتا ہے کہ وہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔ حالانکہ خواندہ لوگوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے اسے پڑھنے یا سمجھنے والوں کی تعداد لاکھوں تک بھی بمشکل پہونچ سکتی ہے۔ بدقسمتی سے اس ملک میں ایک سو آدمیوں میں سے (۹۳) ایسے ہیں جن کے لئے ڈاک اور تار کے محکمے، کتب خانے اور دارالاخبار، گھنٹہ گھر اور سڑکوں کے سائن بورڈ، ریلوں کے اوقات کے نقشے اور مطبوعہ اعلانات مہمل اور بے معنی چیزیں ہیں۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہمارے ملک میں قریباً ۲۹ کروڑ اشخاص ایسے ہیں جن کی عقل کی آنکھوں پر ایسی پٹیاں بندھی ہیں کہ ان کی وجہ سے وہ تمام کارآمد چیزوں کے دیکھنے تک سے محروم ہیں۔ چہ جائیکہ اس زمانہ کی مفید ترین ایجادوں کو سمجھیں اور انہیں رائج کرکے اپنے ملک کی زراعت و فلاحت، صنعت و حرفت کو ترقی دیں۔

یہ حال تو اہل ملک کا ہے جو عرض کیا گیا۔ اب رہے مسلمان جو گذشتہ پچاس سال تک اہل قلم سمجھے جاتے تھے۔ ان کی حالت موجودہ زمانہ میں عام ملک کی حالت سے کہیں زیادہ گر گئی ہے۔ چنانچہ ان کی قوم میں خواندہ لوگوں کی تعداد کل ۴٫۲ یعنی ۴½ فیصدی کے قریب ہے۔ ہندوستان کی دیگر اقوام کے خواندوں کی تعداد ۹٫۷ یعنی آٹھ فیصدی کے قریب ہے۔ اس حساب سے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زیادہ ہے، جو قابل توجہ ہے۔ یہ تو تمام ہندوستان کا حال ہے اور اگر فرداً فرداً ہر صوبہ کو دیکھا جائے تو بعض صوبوں کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ مثال کے طور پر چند صوبوں کے مسلمان خواندوں کی فیصدی تعداد درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ملک یا صوبہ	تعداد خواندہ مسلم فیصدی	تعداد خواندہ غیر مسلم فیصدی
کل ہندوستان	۴٫۰۶	۷٫۹
پنجاب	۲٫۰	۵٫۹
صوبہ سرحدی	۱٫۶	۲۷٫۹
بلوچستان	۱٫۷	۴۱٫۷

اس نقشہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی حالت نسبتاً اچھی سمجھی جاتی ہے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں صرف ایک ثلث ہے۔ اور صوبہ سرحدی میں اٹھارہواں حصہ اور بلوچستان میں صرف چوبیسواں حصہ ہے۔

کچھ عرصہ سے ملک میں پوری عمر کے لوگوں کو خواندہ بنانے کی تحریک جاری ہے اور اس میں برادران وطن نمایاں حصہ لے رہے ہیں، اس کے لئے انہوں نے پڑھانے کے سہل ترین طریقے ایجاد کئے ہیں۔ جن سے ایک ہفتہ میں انسان اپنی دیسی زبان میں کچھ لکھنے پڑھنے لگتا ہے۔ بعض انجمنیں لوگوں سے اس امر کا اقرار لیتی ہیں کہ میں آئندہ مردم شماری سے قبل جو ۱۹۳۱ء میں ہوگی کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنادوں گا۔ اس قسم کے طریقوں سے امید ہے کہ آئندہ مردم شماری تک ان کی تعداد کچھ نہ کچھ بڑھے گی۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان بھی اپنے جاہل بھائیوں کو خواندہ بنانے اور ان کی عقل کی آنکھوں سے پٹیاں کھول کر انہیں بینا بنانے میں نمایاں حصہ نہ لیں۔ اس وقت زندہ ممالک میں بالعموم خواندوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ ہمارے ملک میں ناخواندوں کی۔ اس میں شک نہیں کہ خواندوں کی تعداد بڑھانے میں سلطنت کے زبردست ہاتھ کی امداد کی بڑی ضرورت ہے۔ مگر سلطنت کو توجہ دلا کر روپیہ حاصل کرنا اور خود سلطنت کا عملی تعلیمی کاموں میں ہاتھ بٹانا بھی تو ہمارا ہی کام ہے۔ مجھے خود معلوم ہے کہ صوبہ متحدہ میں ابتدائی تعلیم کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جو روپیہ مخصوص ہے، بعض وقت مقامی مسلمان اس سے مستفید نہیں ہوتے اور اس کا معتد بہ حصہ سال تمام پر سوخت ہو جاتا ہے۔

بہرحال سخت ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے اپنے مقامات میں ناخواندوں کو خواندہ بنانے کا تہیہ کریں۔ اس کے لئے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے ہندوستان کے ہر ضلع کے تعلیمی اعداد و شمار بڑا اہتمام سے مرتب کر لئے ہیں۔ ہمارے معینہ انسپکٹری کی بدولت صوبہ متحدہ کے مختلف اضلاع کے صنعتی حالات بھی جمع ہو گئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ تمام ہندوستان کے اضلاع کے مسلمانوں کی اقتصادی حالت کے متعلق بھی سامان فراہم کریں۔ امید کہ درد مند مسلمان اس کام میں حصہ لیکر ہماری مدد کریں گے۔

خواندوں کی تعداد میں کس طرح اضافہ ہو

اوپر جو کچھ تحریر کیا گیا اس سے کم از کم اتنا اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اب اس کے طریقوں کی نسبت حسب ذیل عرض ہے:۔

(۱) جو اصحاب اپنے ضلع یا شہر میں کام کرنا چاہیں وہ اول تو مسلمان ناخواندوں کی نسبتی تعداد اور اس کی تفصیلات سیکرٹری صاحب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ سے طلب فرمائیں (چھوٹے قصبوں کی تعداد غالباً نہ مل سکے گی) اور موجودہ نقشہ کو پیش نظر رکھکر کام شروع کر دیں۔

(۲) جو اصحاب کسی میونسپلٹی میں رہتے ہیں وہ دیکھیں کہ ان کے شہر یا قصبہ میں جبریہ قانون کا اجراء ہو گیا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں ہوا تو ممبروں کو توجہ دلا کر اس کا اجراء کرائیں۔

(۳) نیز یہ دیکھیں کہ پوری عمر کے لوگوں کے لئے رات کے مدرسے میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کی طرف سے کھلے ہیں کہ نہیں اگر نہیں کھلے تو ذمہ دار اصحاب سے ان کے کھولے جانے کی تحریک کریں۔

(۴) صوبہ متحدہ کے شہروں قصبات اور دیہات میں دیکھیں کہ کافی تعداد میں امدادی اسلامیہ مکاتب و مدارس کھلے ہیں کہ نہیں۔ اگر کسی مناسب مقام پر نہ کھلے ہوں اور وہاں ۲۰ بچے فراہم ہو سکتے ہوں تو مقامی لوگوں کی طرف سے ایک درخواست مرتب کرا کے چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ اسلامیہ مکتب کمیٹی کی خدمت میں بھیجدیں۔ اور مکتب یا اسکول کا اجراء کرالیں۔

(۵) باقی رہے وہ اصحاب جو ذاتی طور پر کام کرنا چاہیں وہ ارادہ کریں کہ کم سے کم ایک شخص کو خواندہ بنا دیں گے۔ اس کے لئے یا تو وہ وقت نکال کر خود اپنے کسی ہمسایہ یا خدمتگار کو پڑھائیں ورنہ کم سے کم ایک بچہ کی فیس جو ایک دو آنہ ماہوار سے زیادہ نہ ہوگی دیکر اسے کسی مدرسے میں پڑھوائیں۔ تاکہ ذاتی فرض سے سبکدوشی ہو۔

(۶) اب رہا یہ سوال کہ بچوں یا بڑی عمر کے لوگوں کو کس زبان کی تعلیم دی جائے۔ اس کی نسبت یہ عرض ہے کہ جن صوبہ جات میں اردو پڑھانے والے لوگ موجود ہیں اور اردو کے مدارس و مکاتب ہیں وہاں اردو اور قرآن شریف کی تعلیم سے ابتدا کی جائے۔ مگر بعض صوبہ جات ایسے ہیں جہاں اردو پڑھانے والے نہیں ملتے ایسے مقامات میں وہاں کی دیسی زبان اور حروف پڑھانے میں ہرگز تامل نہ کرنا چاہئے کیونکہ محض ناخواندہ ہونے سے خواندہ ہونا بہرحال اچھا ہے۔ مثلاً جہاں اردو کی تعلیم کا انتظام نہ ہو وہاں گورمکھی، گجراتی، تامل، بنگالی، ناگری کے حروف میں تعلیم دی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ انہیں حروف میں دینیات کے رسالے تیار کرکے شائع کئے جائیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ عالی جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے بعض زبانوں میں اور کلام پاک کے ترجمہ شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ بعض اصحاب کو اندیشہ ہوتا ہے کہ غیر زبانوں کے حروف میں تعلیم دینے سے مذہب میں خلل آئے گا۔ مگر جبکہ لاکھوں آدمی انگریزی پڑھکر عیسائی نہیں ہوتے اور لاکھوں ہندو اردو پڑھکر مسلمان نہیں ہوتے تو اس امر کا کوئی اندیشہ نہیں کہ مسلمان اپنے نواح کے حروف میں کتابیں پڑھکر مرتد ہو جائیں گے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اول جب بعض ناخواندہ لوگوں کو کسی زبان کے حروف میں شدبد ہو جائے گی۔ اور اس میں سمجھ پیدا ہوگی۔ اور معلومات میں اضافہ ہونے سے خیالات میں وسعت ہوگی تو وہ خود بخود اپنے مذہب اپنی تاریخ اپنے لٹریچر کی طرف اسی طرح متوجہ ہونگے جس طرح کہ بنگالی اور ہندو اپنے آبائی علوم کی طرف۔۔۔ انگریزی پڑھکر متوجہ ہوئے ہیں۔ بہرحال اسوقت مسلمان خواندوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے کاروبار کو سمجھیں اپنا حساب کتاب لکھ سکیں۔ مہاجنوں کے پھندوں سے نکل سکیں۔ صنعت و زراعت کی کتابیں پڑھکر اپنے پیشوں میں ترقی کر سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ارکان مجلس مرکزیہ کی کثرت رائے سے فتوائے ترک موالات کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے وہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ بتمامہ نقل کی جاتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ وہ غلط فہمیاں خود ...

حکم میں ترمیم و تغیر کرنے کی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کیا اور مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالنے کے بعد اپریل ۱۹۲۶ء میں اپنی پوری ... کے ساتھ ایک تجویز کا مسودہ ... ارکان مجلس مرکزیہ کے پاس بھیجدی گئی۔ اور تجویز کی منظوری کا فیصلہ ان کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ اس لیے آخری تاریخ ۸ مئی ۱۹۲۶ء مقرر کی گئی تھی۔ چنانچہ اس تاریخ تک ۴۳ رائیں آگئیں جن میں سے ۳۰ مجوزہ مسودہ تجویز کی تائید میں تھیں۔ مگر جمعیت نے اس کثرت رائے کے باوجود ارکان مرکزی کے اسقدر قلیل ارکان کی تائید سے ایسا اہم فیصلہ کردینا مناسب نہ سمجھا، اس لیے مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس پر اسے چھوڑ دیا۔ اور آخر اب ۲۲ ستمبر کے اجلاس میں ۳ رایوں کے مقابلہ میں ۵۰ رایوں کی اکثریت سے وہ فیصلہ منظور کیا جو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ جمعیت نے یہ رخصت عطا کرنے میں شرعی احکام کی حرمت ...

کر بہم صورت پیش کرتے ہیں۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ سے جو ایک روشن خیال اور تعلیم یافتہ فرمانروا ہیں مشکل ہی سے ایسے احکام کی توقع کی جا سکتی ہے ... ہم کوئی اظہار رائے کرنے سے پہلے ضروری سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ کی تحقیق کرلیں۔ کیا پٹیالہ کے کوئی مسلمان بزرگ ہمیں صحیح واقعات کی اطلاع دیں گے؟ اگر فی الحقیقت حکام ریاست نے یہی جابرانہ طرز عمل اختیار کیا ہے اور وہاں کے مسلمان اصل واقعات ظاہر کرنے سے ڈرتے ہیں تو ہم انہیں یہ اطمینان دلانے کے لیے تیار ہیں کہ ان کے نام کسی حال میں ظاہر نہ کئے جائیں گے۔

ایک افسوسناک نزاع

۲۵ ستمبر کے ... میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر قاضی حبیب الدین صاحب کی جانب سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے معاصر مبلغ کے خلاف اپنے جذبات غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے ...

چین اور ہندوستان

مدیر الامان پر ایک اور مقدمہ

مدیر حبل المتین اور حکومت

پٹیالہ میں مسلمانوں پر ناجائز قیود

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

ترک موالات کے پروگرام کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مرکزیہ کے سامنے عرصہ سے یہ تجویز درپیش تھی کہ موجودہ صورت میں مسلمانوں کے لیے راہ نجات کیا ہے۔

مراد آباد کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۵ء میں اس پر غور کرنے کے لیے ایک سب کمیٹی بنادی گئی۔ سب کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے۔

مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدرس دار العلوم دیوبند۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ جانشین حضرت شیخ الہند قدس سرہ۔

مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعت صوبہ بہار و اڑیسہ۔

مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری جمعیۃ اہل حدیث۔

اس سب کمیٹی کا جلسہ ... اپریل ۱۹۲۶ء کو منعقد ہوا اور اس نے ایک ...

تجویز

خواندہ لوگوں کی تعداد بڑھانا

(نوشتہ سید طفیل احمد جوائنٹ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس)

اس ملک میں بالعموم اور مسلمانوں میں بالخصوص ہر طرف یہ شکایت ہے کہ اس زمانہ کی صنعت و حرفت اور جدید آلات اور ترقی کے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمام ملک میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ان جدید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ جب کسی فرد یا کسی انجمن کے ذہن میں کوئی مفید خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنا خیال بذریعہ اخبارات یا اعلانات شائع کرکے سمجھتا ہے کہ وہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔ حالانکہ خواندہ لوگوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے اسے پڑھنے یا سمجھنے والوں کی تعداد لاکھوں تک بھی بمشکل پہونچ سکتی ہے۔ ...

فرداً فرداً ہر صوبہ کو دیکھا جائے تو بعض صوبوں کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ مثال کے طور پر چند صوبوں کے مسلمان خواندوں کی فیصدی تعداد درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ملک یا صوبہ	تعداد خواندہ مسلم فیصدی	تعداد خواندہ غیر مسلم فیصدی
کل ہندوستان	۴ء۰۶	۷ء۹
پنجاب	۲ء۰	۵ء۹
صوبہ سرحدی	۱ء۶	۲۷ء۹
بلوچستان	۱ء۷	۴۱ء۷

اس نقشہ کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی حالت نسبتاً اچھی سمجھی جاتی ہے مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام کے مقابلہ میں صرف ایک ثلث ہے۔ اور صوبہ سرحدی میں اٹھارواں حصہ اور بلوچستان میں صرف چوبیسواں حصہ ہے۔

خواندوں کی تعداد میں کس طرح اضافہ ہو

انتقادات

رُوداد مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کے اڑتیسویں سالانہ اجلاس کی رپورٹ ہمارے پاس بغرض تبصرہ آئی ہے۔ اس میں تقریباً ۹۰ صفحات پر کانفرنس کے گذشتہ اجلاس منعقدہ علیگڈھ کی کارروائی درج ہے جو صدر کے عالمانہ خطبہ اور متعدد تعلیمی اصلاحی مسائل پر قابل مقررین کی تقریروں کے باعث ایک سبق آموز چیز بن گئی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ صنعتی تعلیم پر محمد خلیل الدین صاحب ایرایانی کا لکچر نہایت کارآمد ہے جس کی طرف مسلمانوں کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ رپورٹ کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری واحد تعلیمی انجمن نے نواب صدر یار جنگ صاحب کے عہد نظامت میں کسقدر ترقی کی ہے۔ چند سال کے اندر اس کے ارکان کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کی تحریک میں جو وسعت پیدا ہوئی ہے اس کے ادبی و تعلیمی کارناموں نے جو ترقی حاصل کی ہے وہ اس میں نمایاں نظر آتی ہے۔ اور سب سے زیادہ یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ "خشک" اور "غیر دلچسپ" تعلیمی کام کرنے کے باوجود انھوں نے ایجوکیشنل کانفرنس کو اس کلیہ سے بھی مستثنیٰ رکھا ہے جو ہماری تمام قومی انجمنوں پر حاوی ہے اور کسی قسم کے سطحی شور و شغب کے بغیر اس کی آمدنی کے ذرائع میں اتنا اضافہ کر دیا ہے کہ وہ اپنے مصارف پورے کرنے کے بعد ۳۱ ہزار روپیہ کا سرمایہ جمع کر لینے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

جو حضرات اس روداد کو ملاحظہ کرنا چاہیں وہ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، سلطان جہاں منزل علیگڈھ کے پتہ پر طلب کر سکتے ہیں۔

مباحثہ گوشت خوری یہ ایک نہایت دلچسپ مباحثہ ہے جو گوشت خوری کے مسئلہ پر منشی عبدالرحمن خاں صاحب اور منشی گنگا سہائے صاحب کے درمیان ہوا ہے اس میں منشی عبدالرحمن خاں صاحب نے ہندوؤں کی تمام مشہور مذہبی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ ہندو مذہب میں گوشت کھانا جائز ہے اور گوشت سے پرہیز کرنے کی مذہباً کوئی اصلیت نہیں ہے اور اس کے علاوہ بہت سے عقلی دلائل بھی اس امر کے ثبوت میں پیش کئے ہیں کہ گوشت انسان کی قدرتی غذا ہے۔ اگرچہ عقلی حیثیت سے ان کے دلائل مکمل نہیں ہیں کیونکہ ان میں بہت کچھ اضافہ کی گنجائش ہے لیکن نقلی حیثیت سے انہوں نے رگ وید۔ سام وید۔ یجر وید۔ منوسمرتی۔ اپنشد۔ رامائن۔ مہابھارت اور ستیارتھ پرکاش سے ایسے ایسے صریح اور بین ثبوت پیش کئے ہیں جنہیں دیکھنے کے بعد حیرت ہوتی ہے کہ ہندوؤں میں اہنسا پرمو دھرما کا اصول کیونکر رائج ہو گیا۔

ملنے کا پتہ محمد عبدالغفور خاں صاحب رشیدی ضلع ایٹہ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔

عقائد الاسلام مولانا سید عبدالحی صاحب مرحوم سابق ناظم ندوۃ العلما کا ایک مختصر رسالہ ہے۔ جس میں انہوں نے نہایت عام فہم انداز میں اسلام کے عقائد بیان کئے ہیں اور مذہب کے متعلق ہر قسم کی ابتدائی معلومات درج کر دی ہیں جن سے ہر مسلمان بچے کو واقف ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۲؍ ملنے کا پتہ۔ نسیلی بک ڈپو لکھنؤ سے طلب کیجئے۔

تفہیمات الٰہیہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مشہور کتاب ہے جسے حقیقت و معرفت کا دریا کہا جا سکتا ہے۔ شاہ صاحب کی جامع شخصیت نے جس طرح اپنے اندر۔ حدیث، فقہ، تفسیر، سیاست، تاریخ فلسفہ تصوف سب کو جمع کر لیا تھا۔ اور جس طرح وہ حال و قال دونوں کا مجموعہ تھے۔ اسی طرح ان کی اس کتاب میں بھی ہر فن کے مسائل جمع ہو گئے ہیں۔ اور ایک عارف باللہ کی حیثیت سے انہوں نے حقائق و معارف کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ضمناً علم کلام۔ علم اسرار الدین۔ علم فقہ۔ علم حدیث وغیرہ کے سینکڑوں مباحث آگئے ہیں۔ طبقہ اہل تصوف میں اس کی مقبولیت کو پیش نظر رکھکر سید عبدالغنی صاحب مہتمم کتب خانہ سلطان التجارت نے اسے طبع کرایا ہے لیکن افسوس کہ ایسی بلند پایہ کتاب جس شان اور حسن ترتیب و تہذیب کے ساتھ چھپنی چاہیے تھی اسے ذرا ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اور کاغذ کتابت طباعت کسی اعتبار سے اس میں کوئی حسن پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور اس کتاب پر کیا موقوف ہے ہمارے ہاں مذہبی کتابوں کو چھاپنے کے لئے کچھ یہ اصول ہی مقرر کر لیا گیا ہے کہ انہیں جس قدر بدتر صورت میں شائع کیا جائے۔ امید ہے کہ جناب ناشر اس کے آئندہ ایڈیشن کو زیادہ بہتر صورت میں چھاپنے کی کوشش کریں گے۔

ملنے کا پتہ۔ کتب خانہ سلطان التجارت، دریبہ کلاں دہلی سے طلب کیجیے۔

فیوض الحرمین یہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی ایک اور کتاب ہے جو اردو ترجمہ اور اصل عربی عبارت کے ساتھ سید عبدالغنی صاحب نے شائع کی ہے اس کتاب میں شاہ صاحب نے ان روحانی و وجدانی مشاہدات کو بیان کیا ہے جو حرمین شریفین کی زیارت کے موقع پر انہیں نصیب ہوئے۔ اور ان فیوض و برکات کا ذکر کیا ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر سے انہیں حاصل ہوئے تھے۔ ضمناً شاہ صاحب نے اپنے خاص مذاق کے مطابق تصوف کے بڑے بڑے اہم مسائل بھی بیان کئے ہیں۔ جیسے شاہ صاحب جیسے جلیل القدر فقیہ و محدث بزرگ کے خیالات نہایت بصیرت افروز اور حقیقت آموز ہیں۔ اردو ترجمہ سے ان لوگوں کے لئے بھی آسانی پیدا ہو گئی ہے جو عربی زبان نہیں جانتے۔ مگر افسوس ہے کہ ترجمہ بہت برائی و ضع کا ہے۔

سید عبدالغنی صاحب جعفری کلیمی، سجادہ نشین خانقاہ کلیمی کلاں محل دہلی کے پتہ پر طلب کیجیے۔ قیمت ۱۲؍

معائنہ مدارس جمعیۃ علمائے ہند کی رپورٹ

نظیم تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علمائے ہند نے علاقہ ملکانہ میں نومسلموں کی اخلاقی و مذہبی اصلاح اور ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے بہت سے مدرسے قائم کئے ہیں جن کی مفصل فہرست مطبوعہ رپورٹوں میں شائع ہو چکی ہے۔

اوائل ستمبر میں منشی سلیم الدین صاحب نے بعض مدارس کے معائنہ کے لئے دفتر جمعیۃ کی جانب سے بھیجا گیا۔ جنہوں نے اپنے فرائض کو باحسن وجوہ انجام دیا۔ اور اپنے معائنہ کی تحریری رپورٹ دفتر ہذا میں پیش کی۔ ہم اس وقت صرف ایک مدرسہ کی رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کل رپورٹوں کو شائع کرتے رہیں گے۔

خلاصہ رپورٹ معائنہ مدرسہ موضع مان پور ڈاکخانہ حاجی ضلع ایٹہ

میں نے آج ۱۶ ستمبر ۱۹۲۶ء کو بعد ظہر جناب ناظم صاحب عمومی اس مدرسہ کا معائنہ کیا۔ رونق حسین صاحب مدرس کو حاضر پایا۔ طلباء کی تعداد حاضری رجسٹر میں ۳۸ ہے جن میں پانچ لڑکیاں اور ۳۳ لڑکے ہیں۔ معائنہ کے وقت ۳۴ طلبا حاضر تھے۔ اور ۴ غیر حاضر۔

مدرسہ ہذا میں حسب ذیل اقوام کے طلبا تعلیم پاتے ہیں

اقوام	لڑکے	لڑکیاں	میزان
مسلم راجپوت	۱۲	۹	۲۱
قدیمی مسلم اقوام	۱۰	۰	۱۰
غیر مسلم	۷	۰	۷
میزان کل	۳۳	۵	۳۸

جو طلبا غیر حاضر تھے ان کی غیر موجودگی کا سبب بیماری بتایا گیا۔ حاضر طلبا کا امتحان لیا گیا جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

نام درجات	تعداد طلبا	کامیاب	ناکامیاب
درجہ اول	۱۳	۱۲	۱
درجہ دوئم	۱۱	۱۱	۰
درجہ سوئم	۳	۳	۱
	۲۷	۲۱	۶

مدرسہ ہذا میں لوور پرائمری درجات تک تعلیم ہوتی ہے اردو حساب و املا کے ساتھ قرآن مجید بھی پڑھایا جاتا ہے۔ اور زبانی ارکان اسلام کے ساتھ نماز کی پابندی بھی عملاً لازم ہے۔

چار بچے قرآن مجید ختم کر چکے ہیں۔ اور باقی سیپارے و قرآن مجید پڑھتے ہیں جن میں سے دو کے قرآن شریف قریب الختم ہیں ۲۵ بچے نماز کے پابند پائے گئے۔

مدرسہ کا عام اثر

مدرسہ کا عام اثر نہایت اچھا ہے اور باوجود سرکاری مدرسہ موضع میں قائم ہونے کے عوام کو مدرسہ ہذا سے دلچسپی زیادہ ہے مسلمان طلبا کے علاوہ غیر مسلم طلبا کی موجودگی اس کی ہر دلعزیزی کی بین دلیل ہے۔

احمد سعید ناظم عمومی
دفتر جمعیۃ علمائے ہند دہلی

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

قصبہ نہٹور ضلع بجنور میں ایک مبلغ قادیانی کی توبہ

بمصداق ان الدین عند اللہ الاسلام مذہب اسلام میں اللہ پاک نے وہ جذبہ اور قوت مقناطیس رکھی ہے کہ روزانہ سینکڑوں ہزاروں منکرین ملحدین جذب ہوتے رہتے ہیں اور اگر کوئی بھولا بسرا اس جادہ مستقیم سے کچھ روز دل کو بھٹک جاتا ہے تو مطابق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام بہت جلد اپنے مرکز کی جانب رجوع کرتا ہے چنانچہ قصبہ نہٹور ضلع بجنور میں آج ۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء کو شیخ تجمل حسین صاحب ولد شیخ امتیاز حسین صاحب مرحوم قوم شیخ جو کہ عرصہ بیس بائیس سال سے اس مذہب باطلہ پر نہایت شد و مد سے قائم تھا اور برابر اپنی قادیانیت کی تبلیغ کرتا رہتا تھا جامع مسجد میں ایک بڑے مجمع میں توبہ کر کے مشرف با سلام ہو گیا ہے اور اس کی والدہ جن کی عمر ساٹھ ستر سال اور ایک لڑکا جس کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی ہے مذہب اسلام میں داخل ہو گئے خدا استقامت بخشے۔ اُن کا توبہ نامہ اُنہیں کے الفاظ میں جو خود اپنے دستخط سے مجمع عام میں پڑھکر سنایا درج کرتے ہیں۔

محمد رحمت اللہ خادم مدرسہ اسلامیہ قصبہ نہٹور ضلع بجنور

توبہ نامہ

آج واقعہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء کو میں خود اور میری والدہ جن کی عمر ساٹھ ستر سال کی اور ایک لڑکا جس کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی ہے اس مجمع میں جو کہ اہل اسلام قصبہ نہٹور ضلع بجنور کا ہے مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ مدعی نبوت تھا اور ہم تینوں اس مذہب میں عرصہ بیس بائیس سال سے شامل تھے اور میں تبلیغ بھی کرتا رہتا تھا اس مذہب باطل سے ہم تینوں توبہ کرتے ہیں اور اپنے آبائی مذہب دین اسلام کی تجدید کر کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھکر حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں کیونکہ مرزا کا دعویٰ بالکل جھوٹا اور وہ خود کذاب دجال مفتری تھا۔ ہم اُس کے مذہب باطلہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لہٰذا آپ تمام حضرات کو اپنے گمراہ اور ضال ہونے پر جو کہ عرصہ سے اس مذہب باطل کی پیروی سے ہم پر طاری تھا مستدعی ہیں کہ سب حضرات دعا فرمادیں کہ حق جل شانہ بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سابقہ لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہم کو راہ حق پر قائم دائم رکھے اور اسی مذہب اسلام پر ہمارا خاتمہ ہو۔

ایک مضمون توبہ نامہ بذریعہ رجسٹری مرکز قادیان کو خود اپنے قلم سے لکھکر بھیجدیا گیا ہے۔

تجمل حسین سابق قادیانی بقلم خود
ساکن قصبہ نہٹور ضلع بجنور
۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء

خبر و قیاسات

عالم اسلامی

ٹرکی پر یونانی حملہ کی افواہ

اخبارات کا اظہار آراء

لندن ۲۱ ستمبر۔ ایک نیم سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی پر حملہ کرنے کی تجویز کی جارہی تھی۔ بیان ظاہر ہے کہ اس تجویز کی نہ تو جنرل پانگالوس کو کوئی خبر تھی۔ اور نہ حکومت یونان کو اس کا کوئی علم تھا۔ بلکہ یہ صرف خیالی باتیں ہیں۔

حملہ کی خبر سب سے پہلے اتنہ کے ایک اخبار نے شائع کی ہے جس نے اس سلسلہ میں جنرل پانگالوس کی بہت سی کارروائیوں کا حوالہ دیا ہے۔ جنرل مذکور کثیر مقدار میں سامان حرب منگا چکے تھے اور بحری بیڑے کی درستی کا بھی انتظام کر رہے تھے۔ ان تمام باتوں سے غرض یہ تھی کہ مشرقی تھریس پر یکایک قبضہ کر لیا جائے۔ تاکہ غیر ملکی طاقتوں کو اس میں مداخلت کرنے کا بھی موقع نہ ملے۔

شام کے اخبارات نے اس واقعہ پر کئی طرح سے نکتہ چینی کی ہے۔ سب سے زیادہ اس خبر کو اہمیت دیجا رہی ہے کہ جنرل پانگالوس نے کسی غیر ملکی دول کو شرکت عمل کے لئے تیار کر لیا ہو اور ۲۵ اگست کو ایک اہم کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا ہے۔ جس میں بلقان کے ایک سربرآوردہ فوجی رہنما بھی شریک ہوں گے۔

لبرل جماعت کے اخبارات نے موخر الذکر واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اور ملک کو اس خطرہ سے متنبہ کیا ہے جو شخصی فوجی اقتدار کے قائم ہونے میں اسے پیش آئیگا۔

کابل میں حضور نظام کی تائید

ہندی اور سرحدی مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ فرمانروائے حیدرآباد دکن کی حمایت کے لئے ایک نہایت اہم جلسہ عزیز احمد صاحب مہاجر ہندی کے مکان پر منعقد ہوا جس میں مہاجرین ہندی کے علاوہ ایک کثیر تعداد متعین قبائل علاقہ سرحد کی بھی شامل تھی۔ اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن کے خلاف حکومت کی جابرانہ روش پر پُر جوش تقریریں ہوئیں۔ اور ان کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

تجویز نمبر ۱۔ مہاجرین ہندی اور آزاد سرحدی قبائل کے افغانوں کا یہ جلسہ حکومت ہند کی اس مداخلانہ کارروائی کے برخلاف جو حال میں اس نے حکومت نظام حیدرآباد دکن کے اندرونی نظم و نسق کے متعلق کرنا چاہی ہے۔ اس بنا پر کہ وہ نہ صرف بیجا اور معاہدات حکومتین کے سراسر منافی ہے بلکہ مزید براں وہ ہندوستانی ریاستوں کو کمزور کرنے کی خوفناک پالیسی کے تحت میں کی جارہی ہے اپنی انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

تجویز نمبر ۲۔ یہ جلسہ ہند کی واحد نمائندہ جماعت انڈین نیشنل کانگریس سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تعصب سے پاک رہ کر حضور شہریار نظام حیدرآباد دکن کی حمایت میں اپنی صدا بلند کرے۔ نیز اس کو چاہیے کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کو برٹش گورنمنٹ کی مداخلات سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے کی غرض سے اپنی آزادی کے پروگرام میں اپنی ہندوستانی ریاستوں کے تحفظ اور بقا کے مسئلہ کو بھی شامل کرے۔

تجویز نمبر ۳۔ یہ جلسہ تمام ہندوستان کے اخباروں سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ اسوقت فرقہ وارانہ مناقشات کو پس پشت ڈالکر حکومت نظام کے مسئلہ کو ہندوستان کا متفقہ اہم مسئلہ قرار دیکر پرزور ایجیٹیشن کریں۔

ایرانی پارلیمنٹ میں مُباحثہ

ایک وزیر پر رشوت ستانی کا الزام

طہران ۱۷ ستمبر۔ مجلس میں حکومت کے پروگرام پر بحث ہوئی ڈاکٹر مصدق نے جدید وزیر مالیہ وثوق الدولہ کی مخالفت اور ان پر الزام لگایا کہ جب ۱۹۱۹ء میں انگریزوں اور ایرانیوں کا معاہدہ ہوا تھا تو انہوں نے رشوت لے کر محکمہ مالیات اور دفتر حربیہ میں انگریز مشیروں کو ملازمت دے دی تھی۔ وثوق الدولہ نے نہایت شدت سے ان الزامات کی مخالفت کی اور کہا کہ اس معاہدے سے ایرانی حکومت پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہوتی تھی۔ بلکہ اس معاہدہ نے اس وقت ایران کو بہت فوائد پہنچائے۔ اسوقت اس کی سیاسی حالت بہت ردی تھی۔ آپ نے رشوت لینے کی زبردست تردید کی مدرس نے وثوق الدولہ کی حمایت کی۔

شاہزادہ فیصل بن سعود کا ورود لندن

لندن ۲۳ ستمبر (پایونیر کا خاص تار) جس وقت امیر فیصل بن ابن سعود نے پاڈنگٹن اسٹیشن لندن پر نزول اجلال فرمایا تو مسلمانوں کے ایک مجمع نے "اللہ اکبر" کے فلک بوس نعرہائے مسرت سے امیر موصوف کا خیر مقدم کیا، تاریک اور زاہد خشک کی طرح خاموش اسٹیشن میں ایک قسم کی عجیب و غریب جان پڑگئی، اور وہ اژدہام کثیر کی چہل پہل سے جگمگا اٹھا، معلوم ہوتا تھا گویا اسوقت الف لیلہ کے کسی قصہ کا کوئی دلچسپ منظر پیش نظر ہے۔ امیر فیصل جو اسوقت ایک حسین و جمیل "ہارون الرشید" کی طرح نظر آرہے تھے اپنے شاندار سیلون کے دروازہ پر استادہ تھے، اور ان کی زرق برق پوشاک اور زر و جواہر کی جگمگاہٹ آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

مسلمانوں نے امیر موصوف کے گلے میں نہایت شاندار پھولوں کے ہار پہنائے اور ان کی جماعت کے ارکان کو بھی گلاب و ہزارہ وغیرہ کے پھولوں سے سجایا، اسی اثنا میں دفعتاً فضلہ سے مختلف الالوان "سرخ زرد سنہری، قرمزی پنکھڑیاں برسیں" اور فرش پر اچھا خاصا خوبصورت قالین بنگیا، اسی قالین پر پاؤں رکھتے ہوئے امیر موصوف اپنے موٹر تک پہونچے آپ لندن کی پہلی مسجد واقع سار تھفیلڈ کا افتتاح فرمائیں گے۔ انگریز نومسلم بھی بہت موجود تھے، جنکے قائد لارڈ ہیڈلے تھے۔

جزیرہ ری یونین کی طرف غازی عبدالکریم کی روانگی

نیروبی ۲۴ ستمبر۔ اپنی جلا وطنی کی حالت کی قیام گاہ جزائر ری یونین کو جاتے ہوئے غازی عبدالکریم کلنڈیا ٹوسے گذرے انہیں گفتگو کرنے کی اجازت نہ تھی۔

مولائی حفیظ کا وظیفہ

پیرس ۲۲ ستمبر۔ سابق سلطان مراکش مولائی حفیظ کے لئے جنہیں ۱۹۱۲ء میں معزول کیا گیا تھا دس ہزار فرانک ماہوار وظیفہ مقرر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں اڑھائی ہزار فرانک ماہوار مکان کا الاونس بھی ملے گا۔

حالات غیر

ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ہوائی راستہ

رنگون ۲۳ ستمبر۔ ہندوستان اور انگلستان کے مابین ہوائی راستہ ۱۲ جنوری سے قائم ہو جائے گا۔

جیسا کہ قبل اعلان کیا جاچکا ہے کہ اس راستہ سے سب سے پہلا جو ہوائی جہاز گذریگا اس پر وزیر محکمہ طیران سر سیموئل ہور معہ لیڈی ماڈ ہور، ہندوستان آئیں گے۔ تین ہوائی جہاز ساتھ ساتھ روانہ ہونگے۔ ان میں سے ایک جہاز پر سر فلپ برنگر بھی ہونگے خیال یہ ہے کہ ۱۲ جنوری تک صرف تین ہوائی جہاز تیار ہو سکیں گے بقیہ بعد میں تیار ہونے کے بعد استعمال میں آئیں گے۔ ہر جہاز پر چودہ مسافروں کی گنجائش ہوگی۔

قاہرہ سے کراچی تک ڈھائی ہزار میل کا کرایہ تقریباً بہتر پونڈ (تقریباً گیارہ سو روپیہ) ہوگا۔ راستہ میں صرف یہی انتظام نہ ہوگا کہ جہازوں کے اترنے کا انتظام کیا جائے بلکہ نہایت خوبصورت اور شاندار ہوٹلوں کی تعمیر کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ ان میں سے قاہرہ اور بغداد کے درمیان ریگستان میں رطبہ کے قریب ایک نہایت خوبصورت ہوٹل ہوگا جس میں ہر قسم کی آسائش کا انتظام کیا جائے گا۔

روس کا ہوائی بیڑہ

لندن ۲۳ ستمبر "تمام دنیا کے ہوائی جہاز" نامی ایک کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ ۱۹۲۵ء میں حکومت سوویٹ کے ہوائی بیڑے میں ۶۲۵ ہوائی جہاز ایسے تھے جو دیکھ بھال کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ۲۹۶ لڑائی کے مصرف کے اور ۶۶ بم پھینکنے والے تھے ہوائی اسٹیشنوں کے قیام میں بھی اس عرصہ میں بڑی کوشش کی گئی چنانچہ بیس کے قریب عام چندوں سے تیار کئے گئے اور تو محکمہ جنگ کی طرف سے۔ ان سب اسٹیشنوں میں ہر قسم کی جدید ایجادات مہیا کی گئی ہیں۔

۱۹۲۶ء میں حکومت سوویٹ نے اس قسم کی ایک فوج تیار کی تھی جو جنگ کیلئے پورے طور پر مسلح تھی۔ اس میں سے ساٹھ ہوائی جہاز بحر بالٹک میں تھے اور تین سو بحر اسود میں۔ (پایونیر)

جمعیۃ اقوام اور ہندوستان

جنیوا ۲۱ ستمبر۔ جمعیت اقوام کے اجلاس میں مہاراجہ بردوان نے آج شرکت کی۔

رائٹر کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں مہاراجہ صاحب نے بیان کیا کہ ہندوستان کا اسی میں فائدہ ہے کہ جمعیت کامیاب ہو۔ چنانچہ جمعیت نے یہ موقع دیا ہے کہ ہندوستانی اس میں شریک ہوں۔

مہاراجہ بردوان اوچی میں مقیم ہیں۔ کل آپ لوسرن روانہ ہو جائیں گے۔

ہندوستان

لکھنؤ حجاز کانفرنس اور برطانیہ سے استمداد

الزام کی تردید

سکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ حجاز کانفرنس "ہمدم" کو تحریر فرماتے ہیں کہ:-

ہم کو اطلاع ملی ہے کہ بعض خود غرض اشخاص نے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے اور شرکت حجاز کانفرنس سے باز رکھنے کے لئے یہ افواہ اڑا رکھی ہے کہ یہ کانفرنس درستی معاملات حجاز میں برطانیہ سے امداد طلب کرنے اور اس طرح اس کو سرچشمہ اسلام میں مداخلت کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے طلب کی جارہی ہے یہ افواہ سراسر غلط و بے بنیاد ہے اور بانیان کانفرنس و مجلس استقبالیہ کو ہرگز اس قسم کا کوئی خیال نہیں۔ چنانچہ تجاویز کا جو مسودہ مجلس مذکور کی طرف سے سبجکٹ کمیٹی حجاز کانفرنس کے روبرو اس کی بحث بچانے کے خیال سے پیش کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے اس میں پہلی تجویز کا مضمون حسب ذیل ہے:

انڈین مسلم حجاز کانفرنس جس میں مسلمانان ہند کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے نمائندگان بمقام لکھنؤ مجتمع ہیں بطور ایک بنیادی اصول کے اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ وہ سرچشمہ اسلام ارض مقدس حجاز کو جملہ غیر مسلمین کے اثر و اقتدار سے خواہ وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ پاک ہ اور ان کی ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ رکھنا مسلمانوں کا اہم ترین فرض خیال کرتی ہے۔

امید ہے کہ پہلی تجویز کے مضمون کے اس خاکہ سے تمام لوگوں کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور وہ خود غرض اشخاص کی جھوٹی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔

ناگپور میں کانگریس کا اثر

مالویہ پارٹی کی ناکامی

ناگپور ۲۴ ستمبر۔ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے ممبروں کا ایک جلسہ کل شب میں صوبہ کی کانگریس کمیٹی کے لئے سات ممبروں اور ناگپور کانگریس کمیٹی کیلئے عہدہ داروں کا انتخاب کرنے کی غرض سے مسٹر ابھیانکر بیرسٹر ایٹ لا کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مندرجہ فہرست ۱۶۰ ممبروں میں سے پانچ ممبر سفید کھدر میں ملبوس شریک جلسہ تھے۔ غور کے لئے مختلف لوگوں کی پیش کردہ چھ فہرستیں تھیں مگر وہ سب یا تو واپس لی گئیں یا بجز دو ممبروں کے نہ ہونے کی وجہ سے مسترد ہو گئیں۔ سب سے آخر میں دفتر ہی کی تیار کردہ فہرست جس میں تمام پکے کانگریسی آدمیوں کے نام تھے پیش ہوئی اور بہت ہی بڑی اکثریت سے پاس ہو گئی۔ صرف ۲۴ آدمیوں نے مخالفت میں رائے دی تھی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کسی جوابی تعاونی کا انتخاب نہ تو صوبہ کی کانگریس کمیٹی کے لئے عمل میں آیا نہ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے لئے۔ مسٹر ابھیانکر نے تمام موجودہ ممبروں سے درخواست کی کہ وہ کانگریس کا ساتھ دیں اور آئندہ انتخابات کے موقعہ پر کانگریس ہی کے امیدواروں کو مدد دیں۔

اعلیٰحضرت نظام دکن کے اصلاحی فرامین

فضول خرچی اور اسراف کو بند کرنیکے احکام

فرمان مبارک مورخہ ۲۴ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۴ھ بہ ارشاد ذیل شرف صدور پایا ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہر وارڈ کو اس کے اسٹیٹ سے جو کچھ ماہانہ مقرر ہے اس کے سوا وہ فضولیات میں بہت کچھ روپیہ صرف کرتا ہے اور اس کی ادائی کا بار کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ پر ڈالا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ہر وارڈ کے گذارہ کیلئے جو کچھ ماہانہ رقم کورٹ سے مقرر ہے اس کے قطع نظر کسی دوسرے فضولیات مثلاً شاپوں کی بلیں یا اسی قسم کے ابواب... میں رقم کی منظوری کورٹ سے نہ دیجائے البتہ اگر اس پر بھی کوئی وارڈ بطور خود اس قاعدہ کے خلاف کریگا تو اس کی ادائی ماہانہ کی مقررہ رقم میں سے منہا ہوکر کردی جائے۔ البتہ اگر اہم ابواب درپیش ہوں۔ مثلاً شادی بیاہ کے اخراجات یا دوسرے اہم امورات کی بابجائی تو ایسی حالت میں میری منظوری حاصل کرکے منجانب کورٹ اس کا انتظام عمل میں آ سکتا ہے پس آئندہ سے اس ضابطہ کے موافق کام ہونے کیلئے ناظم کورٹ آف وارڈز کو حکم دیا جائے۔

سرکاری حکام کو فضول خرچی سے ممانعت

مجلس عالیہ عدالت سے کم ۱۳۳۵ف کا حسب ذیل گشتی

جاری ہوئی ہے۔

گشتی مجلس عالیہ عدالت ۱۳۳۵ ف مورخہ ۲۷ آبان ۱۳۳۵ ف

امتناع دعوت وتکلفات غیر ضروری بزمانہ دورہ مجلس عالیہ عدالت کو معلوم ہوا ہے کہ ایک منصف صاحب کے تبادلہ کی تقریب میں حسب اسناد علائے منصف صاحب یا تحریک وکلا وغیرہ جلسہ و داعی منعقد کیا گیا اور محفل رقص و سرود منعقد کرنے اور منصف صاحب کو کاسکٹ بیتی صند وقچہ نقرئی دینے کے لیئے پبلک سے چندہ فراہم کیا گیا۔ چونکہ غریب رعایا اور عامۃ الناس کی رقم سے ایسے خرافات اور نا زیبا امور کا انصرام حضرت اقدس و اعلیٰ کے منظوری صدارت عظمیٰ مندرجہ مراسلہ محکمہ سرکار ۲۱۸۴ مورخہ ۲۸ شہریور ۱۳۳۵ ف کے منشاء مبارک کے منافی اور عہدہ داران عدالت کے شایان شان نہیں لہذا بلحاظ احکام سابقہ حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ تبادلہ ترقی و رخصت کے مواقع پر رعایا۔ وکلا و عملہ کی دعوتیں اور تحائف قبول نہ کیے جائیں۔ اور نہ مذکورہ بالا مجالس کا انعقاد ہوا کرے۔

(رہبر دکن)

مس زکیہ سلیمان پر سیاحت ہند کے اثرات

احمد آباد ۲۳ ستمبر سیدہ زکیہ سلیمان ایک ان رات ستیاگرہ آشرم میں مقیم رہیں آپ آشرم کی زندگی کے سارے آداب بجالانی رہیں کھدر کا لباس زیب تن کیا۔ ۴ بجے صبح اٹھیں اور کھانے پکانے میں مس میرا بائی کی مدد کی مختلف مسائل کے متعلق مہاتما گاندھی کے ساتھ مبسوط مکالمہ ہوا۔

سیدہ سلیمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے کہا کہ یہاں کے اور دیگر ممالک کے لوگ مہاتما گاندھی کو بزرگ کہتے ہیں وہ فی الواقعہ بزرگ ہیں لیکن مجھے انہیں جو خاص بات دیکھی ہو وہ یہ ہے کہ دنیائے انسانیت کیا ہے وہ نہایت دبستی ہمدردی رکھتے ہیں۔ مجھے یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ آپکی طبیعت میں سرور انگیز ظرافت بھی موجود ہے اگر میں اپنے اوقات میں خود مختار ہوتی۔ تو کم ازکم ایک سال کیلئے تو مہاتما گاندھی کی شاگردی اختیار کر لیتی۔ اور کتابوں کی بجائے براہ راست ان کی تعلیمات سے مستفید ہوتی۔

آشرم کی فضا میں رونق و مسرت کا دور دورہ ہے خادمین کار ہی ہیں بچے اطمینان کی قدرتی زندگی بسر کرتے ہیں ہر چہرہ متبسم ہے۔

سیدہ زکیہ سلیمان بمبئی جا رہی ہیں اور وہاں سے ۲ رنومبر کو بذریعہ جہاز مصر روانہ ہو جائیگی آپ نے اپنی سیاحت ہند کے متعلق اعلان فرمایا کہ ہندوستان کی سیاحت سے میں نے راحت و مسرت اور معلومات کا بیش بہا ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ ہندوستانی مہمان نوازی کا گہرا اثر میرے دل میں پیدا کیا وہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔ مجھے ہوٹلوں میں ٹھیرنے کا کبھی موقع نہیں آیا۔ امید ہے کہ میں عنقریب دوبارہ ہندوستان آؤنگی اور اس سے بھی زیادہ خوش باد ہونگی میں اپنے ملک کو ہندوستان کے متعلق حالات سناؤنگی کیونکہ میری رائے میں ہندوستان و مصر کا ایک دوسرے کے حالات سے بے خبر رہنا نہایت افسوسناک ہے۔

صوبہ سرحد میں ہوائی جہازوں کی ممانعت

شملہ ۲۴ ستمبر۔ حکومت نے ایک امتناعی حکم جاری کیا ہے کہ زیر انتظام اضلاع صوبجات سرحدی برطانی بلوچستان اور سرحد اور بلوچستان کی پولیٹیکل ایجنسیوں کے علاقوں میں چیف کمشنر کے منظور کردہ لائسنس کے بغیر براہ خشکی ہوائی جہاز یا ان جہازوں کے پرزے نہ لائے جائیں۔

صوبہ سرحد کی پولیٹیکل ایجنسیوں میں قانون محصولات بحری کی بعض دفعات کے نفاذ کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اس کارروائی کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ محصول چوروں کی سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔

مدیر حبل المتین کو ممالک اسلامیہ سے دعوت

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ آقائے مؤید الاسلام مدیر حبل المتین کے متعلق یہ خبر تمام عالم اسلام میں بجلی کی طرح پہنچ گئی کہ حکومت ہند انکو ہندوستان سے نکالنا چاہتی ہے اور مسلمانان ہند آپ کے اخراج سے بیحد متاثر مضطرب اور رنجیدہ ہیں۔ قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز امپیریل مجسٹی رضا خان پہلوی شاہ ایران اور وزیر اعظم ایران نے حکومت ایران کیطرف سے مدیر موصوف کو لکھا ہے کہ آکی سکونت اور آسائش کیلئے یہاں تمام انتظامات کئے جائینگے۔ ہز مجسٹی امان اللہ خان شاہ افغانستان نے بھی ایسا ہی مضمون کا دعوت نامہ مدیر حبل المتین کو ارسال کیا ہے قسطنطنیہ کے ترکوں نے بھی ایسی دعوت دی ہے لیکن مؤید الاسلام ان دعوتناموں پر ابھی غور کر رہے ہیں۔

جمعیۃ مرکزیہ خلافت کا اجلاس

وفد حجاز کی رپورٹ پر مباحثہ

دہلی ۲۴ ستمبر۔ کل دو بجے دن میں مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس صدر مجلس خلافت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی صدارت میں حویلی صدر الصدور (ٹیا محل) میں منعقد ہوا۔ ارکان کی کثیر تعداد شریک جلسہ ہوئی۔ پنجاب سے تشریف لانے والوں میں مولانا ظفر علی خاں غازی عبدالرحمٰن صاحب ملک لال خاں، مولانا داؤد غزنوی، مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی، مولانا عبدالقادر صاحب قصوری اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مولانا حسین احمد صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی، مولانا سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب بھی شرکت جلسہ کے لئے تشریف لائے تھے۔

سب سے پہلے ڈاکٹر انصاری صاحب اور کنور عبدالوہاب خاں صاحب کا استعفےٰ پیش ہوا۔ کسی قدر مباحثہ کے بعد طے پایا کہ دونوں حضرات سے کہا جائے کہ وہ اپنا استعفےٰ واپس لے لیں۔ کنور عبدالوہاب خاں صاحب چونکہ جلسہ میں موجود تھے۔ انہوں نے اپنا استعفےٰ واپس لے لیا۔

اس کے بعد مولوی داؤد غزنوی صاحب نے سوالات پیش کئے جو انہوں نے مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی سے کئے تھے اور جو "زمیندار" میں شائع ہوئے ہیں۔ پہلے تو ان سوالات کے پیش ہونے پر بحث ہوتی رہی لیکن مولانا محمد علی صاحب نے ان کا پر زور جواب دیا۔

اس مختصر کارروائی کے بعد وفد حجاز نے اجازت چاہی کہ وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔ چنانچہ سکرٹری وفد مسٹر شعیب قریشی نے رپورٹ پڑھنی شروع کی۔ رپورٹ تقریباً ساڑھے تین سو فلسکیپ کے صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا پڑھا جانا آج شام کو تقریباً مغرب سے پہلے ختم ہوا۔ رپورٹ میں جزیرۃ العرب کی غیر اسلامی اثر سے آزادی کی ضرورت جتلانے کے بعد گزشتہ وفد حجاز کی کارروائیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ تمام خط و کتابت اور بعض بیانات شامل ہیں جو شریف علی کی حکومت اور پھر اس کے بعد سلطان ابن سعود اور خلافت کمیٹی کے مابین ایک ہوئے ہیں۔ سلطان ابن سعود کے مواعید کو پیش کرکے بتلایا گیا ہے کہ کس طرح سلطان نے باوجود قیام جمہوریت کے صریح وعدوں کے حجاز میں ملوکیت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد اراکین وفد نے حجاز کے مقدس مقامات اور آثار کے انہدام کی تفصیل اور حجاز کے مشتبہ حالات کا ذکر کیا ہے۔ اور اصلاح کی ضرورت جتلائی گئی ہے۔ ارکان وفد اور سلطان ابن سعود سے جو گفتگو ہوئی اسے بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز مؤتمر کی کارروائی کا ضروری خلاصہ بیان کرکے ان کارگزاریوں کی رپورٹ پیش کی گئی ہے جو وفد نے اپنے قیام حجاز میں انجام دیں۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد مجلس نے طے کیا کہ رپورٹ شائع کردی جائے اور آئندہ اجلاس مرکزی خلافت کمیٹی میں رائے زنی کی غرض سے پیش ہو جو اواخر اکتوبر میں منعقد کیا جائے۔

کمیٹی نے ایک تجویز منظور کرکے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو اختیار دیا ہے کہ وہ ہندوستان میں مؤتمر اسلامی کی ایک شاخ کے قیام کے لئے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں سے خط و کتابت کرے اور ان کے خیالات معلوم کرکے تمام مسلمانوں کو اس میں شرکت کی دعوت دے اور پھر آئندہ جلسہ مرکزی خلافت کمیٹی کے بعد مسلمانوں کی ہر جماعت کے نمائندوں کا ایک جلسہ منعقد کرکے مؤتمر کی شاخ قائم کی جائے۔

خلافت کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے لئے چونکہ گوہاٹی کے مسلمان اس کا انتظام نہیں کر سکتے۔ کلکتہ اور ڈھاکہ کے کارکنان خلافت سے خط و کتابت کرنے کے لئے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو ہدایت کی گئی۔

وقت کی قلت کی وجہ سے ایجنڈا کے دیگر امور پیش نہ ہو سکے اور آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے اور اجلاس آج آٹھ بجے کے قریب ختم ہو گیا۔

قصاب پورہ میں سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا

دہلی ۲۴ ستمبر۔ قصاب پورہ کے ۲۵ سکھوں اور ۴ مسلمانوں کا چالان کیا گیا ہے کہ وہ بتائیں کہ ان سے ایک سال کیلئے حفظ امن کے متعلق کیوں ضمانت د مچلکے نہ لئے جائیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قصاب پورہ میں مسجد اور گردوارہ قریب قریب ہیں۔ باجہ کے مسئلہ پر کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ کل مجسٹریٹ کے سامنے مذکورہ ۲۹ ملزم پیش ہوئے اور ضمانتوں پر رہا کئے گئے۔

دہلی سے ایک جدید روزانہ اخبار

ہمیں معلوم ہوا کہ دہلی سے عنقریب ایک روزانہ قوم پرور اردو اخبار کانگریس [illegible] داخل ہو گیا۔ لالہ شنکر لال صاحب اس کے ایڈیٹر ہونگے۔ ابھی تک اجراء کی تاریخ کا تعین نہیں ہوا ہے۔

اکابر ملت کا قصد لکھنؤ

دہلی ۲۵ ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب، مولانا محمد علی صاحب سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، گزشتہ شب میں براہ کانپور لکھنؤ تشریف لے گئے۔

دیگر ارکان مجلس بھی آج شب سے واپس جارہے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب اپنے دوسرے رفقاء غالباً آج یہیں رہیں گے۔

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۶ ششماہی ۳

SUGAR

MILKMADE

میٹھی چاء

خالص دودھ اور چینی کی بنی ہوئی اعلیٰ قسم کی خوشبودار خوش ذائقہ خوش رنگ طاقت بخش مفرح چاء۔ جس کا ایک چمچہ ایک پیالی کے لئے کافی ہوتا ہے گرم پانی میں ایک چمچہ ڈالنے سے ایک پیالی چاء تیار ہو جاتی ہے۔ نہ دودھ چاء چینی ڈالنے کی ضرورت نہ چھاننے کی۔

قیمت فی ٹین جس میں ۲۵ پیالی چاء تیار ہوتی ہے ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول۔

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی (ایجنٹوں کی ضرورت)

ریلوے ریگولیٹر واچ

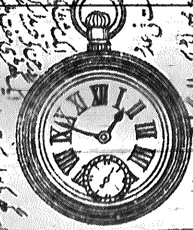

عرق بخار

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا روڈ لاہور

[illegible]

ہم کو اطلاع ملی ہے کہ بعض خود غرض اشخاص نے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالنے اور شرکت حجاز کانفرنس سے باز رکھنے کے لئے یہ افواہ اڑا رکھی ہے کہ یہ کانفرنس درستی معاملات حجاز میں برطانیہ سے امداد طلب کرنے اور اس طرح اس کو سرچشمہ اسلام میں مداخلت کا موقعہ بہم پہنچانے کے لئے طلب کی جا رہی ہے یہ افواہ سراسر غلط و بے بنیاد ہے اور بانیان کانفرنس و مجلس استقبالیہ کو ہرگز اس قسم کا کوئی خیال نہیں۔ چنانچہ تجاویز کا جو خاکہ مجلس مذکور کی طرف سے سبجکٹ کمیٹی حجاز کانفرنس کے روبرو اس کی محنت بچانے کے خیال سے پیش کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے اس میں پہلی تجویز کا مضمون حسب ذیل ہے:-

انڈین مسلم حجاز کانفرنس جس میں مسلمانان ہند کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے نمائندگان بمقام لکھنؤ مجتمع ہیں بطور ایک بنیادی اصول کے اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ وہ سرچشمہ اسلام ارض مقدس حجاز کو جملہ غیر مسلمین کے اثر و اقتدار سے خواہ وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ پاک اور ان کی ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ رکھنا مسلمانوں کا اہم ترین فرض خیال کرتی ہے۔

امید ہے کہ پہلی تجویز کے مضمون کے اس خاکہ سے تمام لوگوں کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور وہ خود غرض اشخاص کی جھوٹی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔

ناگپور میں کانگریس کا اثر

مالویہ پارٹی کی ناکامی

ناگپور ۲۷ ستمبر۔ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے ممبروں کا ایک جلسہ کل شب میں صوبہ کی کانگریس کمیٹی کے لئے سات ممبروں اور ناگپور کانگریس کمیٹی کیلئے عہدیداروں کا انتخاب کرنے کی غرض سے مسٹر ابھیانکر بیرسٹرایٹ لا کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مندرجہ فہرست ۱۶۰ ممبروں میں سے پانچسو ممبر سفید کھدر میں ملبوس شریک جلسہ تھے۔ غور کے لئے مختلف لوگوں کی پیش کردہ چھ فہرستیں تھیں مگر وہ سب یا تو ایس بی گپتا یا مجوزہ امیدوار کے نہ ہونے کی وجہ سے مسترد ہو گئیں۔ سب سے آخر میں دفتر ہی کی تیار کردہ فہرست جس میں تمام پکے کانگریسی آدمیوں کے نام تھے پیش ہوئی اور بہت ہی بڑی اکثریت سے پاس ہو گئی۔ صرف ۳۴ آدمیوں نے مخالفت میں رائے دی تھی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کسی جوابی تجاویز کا انتخاب نہ تو صوبہ کی کانگریس کی کمیٹی کے لئے عمل میں آیا نہ ناگپور ضلع کانگریس کمیٹی کے لئے مسٹر ابھیانکر نے تمام موجودہ ممبروں سے درخواست کی کہ وہ کانگریس کا ساتھ دیں اور آئندہ انتخابات کے موقعہ پر کانگریس ہی کے امیدواروں کو مدد دیں۔

اعلیٰحضرت نظام دکن کے اصلاحی فرامین

فضول خرچی اور اسراف کو بند کرنیکے احکام

فرمان مبارک مرقومہ ۱۴ ذیقعدہ الحرام ۱۳۴۴ھ بہ ارشاد ذیل شرف صدور پایا ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہر وارڈ کو اس کے اسٹیٹ سے جو کچھ ماہانہ مقرر ہے اس کے سوا وہ فضولیات میں بہت کچھ روپیہ صرف کرتا ہے اور اس کی ادائی کا بار کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ پر ڈالا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ہر وارڈ کے گذارے کیلئے جو کچھ ماہانہ رقم کورٹ سے مقرر ہے اس کے قطع نظر کسی دوسرے فضولیات کیلئے یعنی شادیوں کی بلیں یا اور ایسے مماثل ابواب ... میں رقم کی منظوری کورٹ سے نہ دیجائے البتہ اگر اس پر بھی کوئی وارڈ بطور خود اس قاعدہ کے خلاف کریگا تو اس کی ادائی ماہانہ کی مقررہ رقم میں سے منہا ہو کر دی جائے۔ البتہ اگر اہم ابواب درپیش ہوں۔ مثلاً شادی بیاہ کے اخراجات یا دوسرے اہم امورات کی بابجائی تو ایسی حالت میں میری منظوری حاصل کرکے منجانب کورٹ اس کا انتظام عمل میں آ سکتا ہے بس آئندہ سے اس ضابطہ کے موافق کام ہونے کیلئے ناظم کورٹ آف وارڈز کو حکم دیا جائے۔

سرکاری حکام کو فضول خرچی سے ممانعت

مجلس عالیہ عدالت ... کو حسب ذیل گشتی

جاری ہوئی ہے۔

گشتی مجلس عالیہ عدالت ... مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۳۵ ف امتناع دعوت ذی کلفات غیر ضروری بزمانہ دورہ مجلس عالیہ عدالت کو معلوم ہوا ہے کہ ایک منصف صاحب کے تبادلہ کی تقریب میں حسب اسناد علاء منصف صاحب یا تحریک وکلاء وغیرہ جلسہ وداعی منعقد کیا گیا اور محفل رقص و سرود منعقد کرنے اور منصف صاحب کو کاسکٹ یعنی صندوقچہ نقرئی دینے کے لئے پبلک سے چندہ فراہم کیا گیا۔ چونکہ غریب رعایا اور عامۃ الناس کی رقم سے ایسے خرافات ادر نا زیبا امور کا انصرام حضرت اقدس و اعلیٰ و بنظر منظوری صدارت عظمیٰ مندرجہ مراسلہ محکمہ سرکار ۲۱۸۴ مورخہ ۲۸ شہر یور ۱۳۳۵ ف کے منشاء مبارک کے منافی اور عہدہ داران عدالت کے شایان شان نہیں لہذا بلحاظ احکام سابقہ حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ تبادلہ ترقی و رخصت کے مواقع پر رعایا۔ وکلا و عملہ کی دعوتیں اور تحائف قبول نہ کئے جائیں۔ اور نہ مذکورہ بالا مجالس کا انعقاد ہو اکرے۔
(رہبر دکن)

مس زکیہ سلیمان پر سیاحت ہند کے اثرات

احمد آباد ۲۳ ستمبر سیدہ زکیہ سلیمان ایک رات ستیاگرہ آشرم میں مقیم رہیں آپ آشرم کی زندگی کے سارے آداب بجالائی رہیں کھدر کا لباس زیب تن کیا۔ ۴ بجے صبح اٹھیں اور کھانے پکانے میں مس میرا بائی کی مدد کی مختلف مسائل کے متعلق مہاتما گاندھی کے ساتھ مبسوط مکالمہ ہوا۔

سیدہ سلیمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا کہ یہاں کے اور دیگر ممالک کے لوگ مہاتما گاندھی کو بزرگ کہتے ہیں وہ فی الواقعہ بزرگ ہیں لیکن مجھے انہیں جو خاص بات دیکھی وہ یہ ہے کہ دنیائے انسانیت کیلئے وہ نہایت وسیع ہمدردی رکھتے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ آپکی طبیعت میں سرور انگیز ظرافت بھی موجود ہے اگر میں اپنے اوقات میں خود مختار ہوتی۔ تو کم از کم ایک سال کیلئے تو مہاتما گاندھی کی شاگردی اختیار کر لیتی۔ اور کتابوں کی بجائے براہ راست ان کی تعلیمات سے مستفید ہوتی۔

آشرم کی فضا میں رونق و مسرت کا دور دورہ ہے خادمین گا رہی ہیں بچے اطمینان کی قدرتی زندگی بسر کرتے ہیں ہر چہرہ متبسم ہے۔

سیدہ زکیہ سلیمان بمبئی جا رہی ہیں اور وہاں سے روز شنبہ مصر روانہ ہو جائیں گی آپ نے اپنی سیاحت ہند کے متعلق اعلان فرمایا کہ ہندوستان کی سیاحت سے میں نے راحت و مسرت اور معلومات کا بیش بہا خیرہ فراہم کیا ہے۔ ہندوستان کی مہمان نوازی کا گہرا اثر میرے دل میں پیدا کیا وہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔ مجھے ہوٹلوں میں ٹھیرنے کا کبھی موقع نہیں آیا۔ امید ہے کہ میں عنقریب دوبارہ ہندوستان آؤنگی اور اس سے بھی زیادہ خوش یادگی میں اپنے ملک کو ہندوستان کے متعلق حالات سناؤنگی کیونکہ میری رائے میں ہندوستان و مصر کا ایک دوسرے کے حالات سے بیخبر رہنا نہایت افسوسناک ہے۔

صوبہ سرحد میں ہوائی جہازوں کی ممانعت

شملہ ۲۴ ستمبر۔ حکومت نے ایک امتناعی حکم جاری کیا ہے کہ زیر انتظام اضلاع صوبجات سرحد و برطانوی بلوچستان اور سرحد اور بلوچستان کی پولیٹیکل ایجنسیوں کے علاقوں میں چیف کمشنر کے منظور کردہ لائسنس کے بغیر براہ خشکی ہوائی جہاز یا ان جہازوں کے پرزے نہ لائے جائیں۔

صوبہ سرحد کی پولیٹیکل ایجنسیوں میں قانون محصولات بحری کی بعض دفعات کے نفاذ کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اس کارروائی کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ محصول چوروں کی سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔

مدیر حبل المتین کو ممالک اسلامیہ سے دعوت

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ آقائے مویدالاسلام مدیر حبل المتین کے متعلق یہ خبر تمام عالم اسلام میں بجلی کی طرح پہنچ گئی کہ حکومت ہند انکو ہندوستان سے نکالنا چاہتی ہے اور مسلمانان ہند آپ کے اخراج سے بیحد متاثر مضطرب اور رنجیدہ ہیں۔ قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز امپیریل مجسٹی رضا خان پہلوی شاہ ایران اور وزیر اعظم ایران حکومت ایران کیطرف سے مدیر موصوف کو لکھا ہے کہ ان کی سکونت اور آسائش کیلئے ایران تمام انتظامات کئے جائینگے۔ ہز میجسٹی امان اللہ خان شاہ افغانستان نے بھی اسی مضمون کا دعوت نامہ مدیر حبل المتین کو ارسال کیا ہے قسطنطنیہ کے ترکوں نے بھی مدیر موصوف کو مدعو کیا ہے لیکن مویدالاسلام ان دعوتنامو پر ابھی غور کر رہے ہیں۔

جمعیۃ مرکزیہ خلافت کا اجلاس

وفد حجاز کی رپورٹ پر مباحثہ

دہلی ۲۴ ستمبر۔ کل دو بجے دن میں مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس صدر مجلس خلافت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی صدارت میں حویلی صدر الصدور (ٹیا محل) میں منعقد ہوا۔ ارکان کی کثیر تعداد شریک جلسہ ہوئی۔ پنجاب سے تشریف لانے والوں میں مولانا ظفر علی خاں غازی عبدالرحمٰن صاحب ملک لال خاں، مولانا داؤد غزنوی، مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی، مولانا عبدالقادر صاحب قصوری، اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مولانا حسین احمد صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی، مولانا سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب بھی شرکت جلسہ کے لئے تشریف لائے تھے۔

سب سے پہلے ڈاکٹر انصاری صاحب اور کنور عبدالوہاب خاں صاحب کا استعفے پیش ہوا کسی قدر مباحثہ کے بعد طے پایا کہ دونوں حضرات سے کہا جائے کہ وہ اپنا استعفے واپس لے لیں۔ کنور عبدالوہاب خاں صاحب چونکہ جلسہ میں موجود تھے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔

اس کے بعد مولوی داؤد غزنوی صاحب نے سوالات پیش کئے جو انہوں نے مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی سے کئے تھے اور جو "زمیندار" میں شائع ہوئے ہیں۔ پہلے تو ان سوالات کے پیش ہونے پر بحث ہوتی رہی لیکن مولانا محمد علی صاحب نے ان کا پرزور جواب دیا۔

اس مختصر کارروائی کے بعد وفد حجاز نے اجازت چاہی کہ وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔ چنانچہ سکرٹری وفد مسٹر شعیب قریشی نے رپورٹ پڑھنی شروع کی۔ رپورٹ تقریباً ساڑھے تین سو فلسکیپ کے صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا پڑھا جانا آج شام کو تقریباً مغرب سے پہلے ختم ہوا۔ رپورٹ میں جزیرۃ العرب کی غیر اسلامی اثر سے آزادی کی ضرورت جتلانے کے بعد گذشتہ وفود حجاز کی کارروائیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ تمام خط و کتابت اور تحریری بیانات شامل کیا جو شریف علی کی حکومت اور پھر اس کے بعد سلطان ابن سعود اور خلافت کمیٹی کے مابین ہوئے ہیں۔ سلطان ابن سعود کے مواعید کو پیش کرکے بتلایا گیا ہے کہ کس طرح سلطان نے باوجود قیام جمہوریت کے صریح وعدوں کے حجاز میں ملوکیت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد اراکین وفد نے حجاز کے مقدس مقامات اور آثار کے انہدام کی تفصیل اور حجاز کے پشمدید حالات کا ذکر کیا ہے۔ اور اصلاح کی ضرورت جتلائی گئی ہے۔ ارکان وفد اور سلطان ابن سعود سے جو گفتگو ہوئی اسے بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز مؤتمر کی کارروائی کا ضروری خلاصہ بیان کرکے ان کارگذاریوں کی رپورٹ پیش کی گئی ہے جو وفد نے اپنے قیام حجاز میں انجام دیں۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد مجلس نے طے کیا کہ رپورٹ شائع کر دی جائے اور آئندہ اجلاس مرکزی خلافت کمیٹی میں رائے زنی کی غرض سے پیش ہو جو اواخر اکتوبر میں منعقد کیا جائیگا۔

کمیٹی نے ایک تجویز منظور کرکے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو اختیار دیا ہے کہ وہ ہندوستان میں مؤتمر اسلامی کی ایک شاخ کے قیام کے لئے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں سے خط و کتابت کرے اور ان کے خیالات معلوم کرکے تمام مسلمانوں کو اس میں شرکت کی دعوت دے اور پھر آئندہ جلسہ مرکزی خلافت کمیٹی کے بعد مسلمانوں کی ہر جماعت کے نمائندوں کا ایک جلسہ منعقد کرکے مؤتمر کی شاخ قائم کی جائے۔

خلافت کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے لئے چونکہ گوہاٹی کے مسلمان اس کا انتظام نہیں کر سکتے، کلکتہ اور ڈھاکہ کے کارکنان خلافت سے خط و کتابت کرنے کے لئے دفتر مرکزی خلافت کمیٹی کو ہدایت کی گئی۔

وقت کی قلت کی وجہ سے ایجنڈا کے دیگر امور پیش نہ ہو سکے اور آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے اور اجلاس آج آٹھ بجے کے قریب ختم ہو گیا۔

قصاب پورہ میں سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا

دہلی ۲۴ ستمبر۔ قصاب پورہ کے ۲۵ سکھوں اور ۴ مسلمانوں کا چالان کیا گیا ہے کہ وہ بتائیں کہ ان سے ایک سال کیلئے حفظ امن کے متعلق کیوں ضمانت و مچلکے نہ لئے جائیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قصاب پورہ میں مسجد اور گردوارہ قریب قریب ہیں۔ باجہ کے مسئلہ پر کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ کل مجسٹریٹ کے سامنے ملزمان ۲۹ ملزم پیش ہوئے اور ضمانتوں پر رہا کر دیے گئے۔

دہلی سے ایک جدید روزانہ اخبار

ہمیں معلوم ہوا کہ دہلی سے عنقریب ایک جدید روزانہ قوم پرور اردو اخبار کا نکلنے والا تھا اس کا ... داخل ہو گیا۔ لالہ شنکر لال صاحب اس کے ایڈیٹر ہونگے ... اجرا کی تاریخ

اکابر ملت کا قصد لکھنؤ

دہلی ۲۵ ستمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب، مولانا محمد علی صاحب سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، گذشتہ شب میں براہ کانپور لکھنؤ تشریف لے گئے۔

دیگر ارکان مجلس بھی آج شب سے واپس جا رہے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب ... کے دوسرے رفقاء غالباً آج یہیں رہیں گے۔

کا تعین نہیں ہوا ہے۔

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ... ششماہی ...

SUGAR
MILKMADE
خالص دودھ اور چینی کی بنی ہوئی اعلیٰ ... میٹھی چاء
مشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

ریلوے ریگولیٹر واچ

عرق بخار

اعلان مفید نہوں تو اطلاع آنے پر دوگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں اس سے زیادہ اور کیا اطمینان ہو سکتا ہے

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی ہے؟ کس قیمت کی ہے، اور کس شان و شوکت کی ہے، اسکا اندازہ آپکو خود ہی ہو سکتا ہے۔ اگر میں یہ عرض کر دوں کہ یہ علمی موتی ہیں۔ انمول ہیں اور بہو بیٹیوں کو نور علی نور بنا دیتے ہیں۔

دس بیش بہا کتابوں (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز کا نہایت بیش بہا مجموعہ ہے۔ ہر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے مکمل ہے۔ اسی علمی مجموعہ کو زمانہ لبستہ کہتے ہیں، لڑکیوں کیلئے بہترین نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کر دیجئے۔

قیمت مکمل سٹ عہ ـ مجلد ـ مع لبستہ ـ

لیجئے محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

المشتہر حکیم مولوی نذیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰ بمبئی ۹

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نمیں نئے سر سے پڑے گی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے پڑا ہے عمل

جس کی تعریف میں علی کی ہیں معنی ادا نئے

جس کی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

پتہ: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر ٹکو ہیر نا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ...

منیجر ہیر ہیرنا آفس نمبر ۶۷ پوسٹ گنگنی سمری ضلع دربھنگہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم نمیں جڑ سے آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

ہمدرد کی خصوصیات

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

انعام! انعام!! انعام!!!

منیجر اخبار پیغام صلح لاہور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو ۵۰۰ روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پیران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے، مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پیران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پیران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پیران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت: ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تین روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:- "پیران داتا" ہندو (پٹنہ)

اکسیر عرب

میرے فرزند پیدا ہوگیا

مشرقی دواخانہ کمپنی ٹیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

ٹیلی گراف صابن

یعنی بواسیر کا علاج

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ نیجر قرآن منزل ... پٹیالہ

نمک سعیدی

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

سفوف مُراد (رجسٹرڈ)

نامردی - جریان - سرعت - رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنو

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی ہے، کس قیمت کی ہے، اور کس شان و شوکت کی ہے، اسکا اندازہ آپکو خود ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ہم یہ عرض کر دیں کہ یہ علمی موتی ہیں۔ انمول ہیں اور بہو بیٹیوں کو نور علی نور بنا دیتے ہیں۔

دس بیش بہا کتابوں (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز کا نہایت بیش بہا مجموعہ ہے۔ ہر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے مکمل ہے۔ اسی علمی مجموعہ کو زنانہ بستہ کہتے ہیں، لڑکیوں کیلئے بہترین نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کر دیجئے۔

قیمت مکمل سٹ عہ۔ مجلد عہر۔ مع بستہ ۴ عہ

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ذرا ایک نظر آپکی تمام بدگمانیوں کو دور کر دیتا ہے اسی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت امید ہے کہ ... آپ ہمارے بیان کو غلط ... اشتہار بازی کا ... تصور نہ کرینگے اور ... لطف شباب کے متعلق ... عرض کر دینگے ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس سے ... ہو کر ... اور یکسانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ جو بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھر آتا ہے۔ غلط کاریوں یا کثرت جماع کیوجہ سے جو طاقت زائل ہو چکی ہے وہ از سر نو واپس آ جاتی ہے۔ وہ تمام عوارض جو شرمناک ہیں پیدا ہو گئے ہیں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی جولانی اعضا میں نئی روح پیدا ہوتی ہے اور مادہ تولید کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے اسلئے اس کو صرف وہی اشخاص منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت ... للعہ محصول ... جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت ... موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے ... سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۲۰ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصاریف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصاریف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ ختائی چکنا ہے۔ ۲ جلدیں قیمت ۔-۶ مصاریف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۳۶ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی مصاریف بذمہ مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول ختائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن ہیں

پھر خضاب تو نہیں نئے سر سے پڑے گی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جس کی تعریف میں اعلیٰ کہا ہیں معنی ادنیٰ

جس کی توصیف میں اکثر کا مرادف ہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بیکو ... تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنٹی سمری ضلع دربھنگہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

مثنوی کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب بکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی مع علم معانی علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں ہر شعر کا مکمل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شرح میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا لکھائی، چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت ہر جلد ... اور مجلد جسپر کتاب کا نام سنہری درج ہے صرف ... علاوہ محصول ڈاک۔

وعدہ۔ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دیئے جائیں گے دیگر مذہبی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمادیں۔ ملنے کا پتہ:۔

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم نہیں جڑ سے آرام

اگر ہماری نفیری (جڑی بوٹی) کے ایک ان کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں قیمت فی بکس تین روپے (عہ)۔

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

انعام! انعام!! انعام!!!

جو اصحاب اخبار پیغام صلح کے لئے ۲۰ دسمبر ۲۶ء تک خریدار بہم پہنچانے کی کوشش فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں مندرجہ ذیل انعام پیش کئے جائیں گے:۔

(۱)	ایک ایک سال کیلئے ۲۰ خریدار دینے والے کو	ترجمۃ القرآن انگریزی یا بیان القرآن
(۲)	" " ۱۰ " "	اردو کی ہر دو کتب نصف قیمت میں
(۳)	" " ۵ " "	محمدی پیرافٹ یا سیرۃ خیر البشر
(۴)	" " ۳ " "	خلافت راشدہ مجلد

جو کتابیں ایک دوسری کے عوض میں رکھی گئی ہیں ان میں سے انعام میں وہ بھی جائیں گی جنہیں خریدار بہم پہنچانے والا لینا چاہے نمونہ کا پرچہ مفت۔

منیجر اخبار پیغام صلح۔ لاہور

ہمدرد (روزانہ) کی خصوصیات

ہمدرد۔ دار السلطنت ہند کا واحد اسلامی روزانہ اخبار ہے۔

ہمدرد۔ مولانا محمد علی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جن کی صحافت سیاست دانی مسلم ہے۔

ہمدرد۔ ہی وہ اخبار ہے جو ملکی و قومی سیاسی و معاشرتی مسائل پر ہمیشہ بے تعصبی اور بلند نظری سے محققانہ بحث کرتا ہے۔

ہمدرد۔ کے وسائل اتنا ہی ہیں اسوجہ سے ملک کے تازہ اور اہم ترین واقعات براہ راست اس میں درج ہوتے ہیں۔

ہمدرد۔ عالم اسلام کی مصدقہ اور اہم خبریں بہت جلد مہیا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے نامہ نگار ممالک غیر میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔

ہمدرد۔ میں خلافت کمیٹی کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ سب سے پہلے شائع ہوگی جس میں ارض مقدس کے حال و مستقبل کا صحیح خاکہ پیش کیا جائیگا۔

ہمدرد۔ کے آپ مستقل خریدار بنجائیں تاکہ اہم ترین اور تازہ ترین اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کا روزانہ آپ کو صحیح علم ہو سکے۔

ہمدرد۔ کا چندہ سالانہ ۱۵ عہ ششماہی ۸ عہ سہ ماہی ۴ عہ

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

میرے فرزند پیدا ہو گیا

اکسیر عرب

برادر گو آپ اخباری ادویات سے بدظن ہو گئے ہیں لیکن یہ آپکو واضح رہے کہ پانچوں انگلیاں خدا نے یکساں نہیں بنائی ہیں اس کو اخباری دوا نہ سمجھیں یہ ایک پہنچے ہوئے درویش کا نسخہ ہے جو سالوں سال سے مرجھائے ہوئے دلوں کو خوش کر رہا ہے جو لوگ اولاد سے مایوس ہو چکے تھے وہ اکسیر عرب کو استعمال کر کے اپنی خوش قسمتی کی داد دے رہے ہیں۔ اکسیر عرب عورتوں کے امراض نہانی کے لئے بے بہا تحفہ ہے سفید پانی کا آنا چہرہ کا پیلا پڑ جانا بدن کا سوکھنا ماہواری کا ٹھیک نہ آنا ان سب کے دور کرنے میں اکسیر میا ئی کا حکم رکھتی ہے۔ عورت کیسی ہی بانجھ کیوں نہ ہو اور اولاد کو ترستی ہو اکسیر عرب استعمال کرنے سے فوراً حاملہ ہو جاتی ہے اور کل امراض دور ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پر رونق آنے لگتی ہے۔ اس دوا کو سات روز استعمال کر کے بعد میں صحبت کریں یقینی عورت حاملہ ہوگی۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپے (عہ)

ٹیلی گراف صابن

یعنی بواسیر کا علاج

یہ صابن بجلی کا اثر رکھتا ہے۔ تین روز استعمال کرنے سے بواسیر کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ بواسیر کیسی ہی کیوں نہ ہو یہ صابن اپنا بجلی کی طرح اثر دکھاتا ہے۔ بواسیر خونی ہو یا کہ بادی بلا کسی تکلیف کے جڑ سے کھو دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ مع محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔

مشرقی اوائل کمپنی ڈیگ دروازہ متھرا ۱۵۵

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں، بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ قرآۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کا سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں ہیں۔ قیمت مع محصول ۶ عہ

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت مع محصول ۶ عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۶ عہ۔ جلد دوم للعہ محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو ۵۰۰ روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پُران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو اور دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزا و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کردیں کہ "پران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲ر) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پران داتا" ہندو (پٹنہ)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں رگ رگ میں (بجائے فوری) اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھرتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد وصاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے۔ بیخ و بن سے اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آتے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک عہ محصول ۶؍ بیس خوراک عہ محصول ۷؍ چالیس خوراک عہ محصول ۱۰؍

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریضوں کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ہے محصول ۶؍ درجہ عام ذرا تیز ... لیکن ابلا نہیں ڈالتا شیشی ... محصول ۶؍ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ... محصول ۱۰؍ ۲۰ خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام ... محصول ۱۰؍

جنوب حیرت: امساک پیدا کرتی شرطیہ یاد دلاتی ... لطف اٹھاتے ... قیمت ... محصول ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہو جاتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں مل سکتے ہزاروں مریض صرف عمدہ دوائی کے دستیاب نہ ہونے سے مر جاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے میں شرطیہ اثر رکھتا ہے ... قیمت فی شیشی ... ایک درجن ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جس کے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کے لئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تاجرانہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يدُ اللهِ على الجماعة

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم شنبہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۴

حکومت حجاز کا دستور اساسی

(گذشتہ سے پیوستہ)

دفعہ (۳۱) اس مجلس کی قراردادیں نیابت عامہ کی جانب سے جلالۃ الملک کے سامنے پیش کی جائیں گی اور تصدیق عالی کے بعد انہیں نافذ العمل کیا جائیگا۔

دفعہ (۳۲) جدہ اور مدینہ میں سے ہر جگہ ایک مجلس "مجلس ادارہ" کے نام سے قائم کی جائے گی۔ جو حاکم ضلع۔ اس کے معاون۔ افسران محکمہ جات کے علاوہ چار آدمیوں سے مرکب ہوگی جنہیں جلالۃ الملک صاحب لیاقت و اقتدار لوگوں میں سے منتخب کریں گے۔

دفعہ (۳۳) یہ دونوں مجلسیں دفعہ سابقہ کے مطابق ہفتہ میں ایک مرتبہ اور بوقت ضرورت ایک سے زائد مرتبہ حاکم ضلع یا اس کے معاون کی صدارت میں ان امور و مسائل پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا کریں گی۔ جو خاص ان کے حلقہ عمل سے متعلق ہوں گے اور ان کے غور و بحث کے لیے پیش کئے جائیں گے۔ ان مجلسوں میں بھی فیصلہ اکثریت رائے سے ہوگا۔

دفعہ (۳۴) جدہ اور مدینہ کی مجلس اداری کی قراردادیں نائب عام کے پاس بھیجی جائیں گی۔ اور وہ انہیں جلالۃ الملک کی خدمت میں پیش کرکے تصدیق شاہانہ حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ قانون کی صورت میں لے آئیگا۔ جیسا کہ دفعہ ۳۱ میں مذکور ہے۔

دفعہ (۳۵) تمام ایسی قراردادیں اور تنظیمات جنہیں تصدیق عالیہ شاہانہ حاصل ہوگی اور تمام ارادات (فرامین) سنیہ شاہی رجسٹر میں درج کرکے نیابت عامہ میں اجرائے عمل کے لیے بھیجی جائیں گی۔ . . . .

. . . . اور نیابت عامہ انہیں تمام محکموں اور انتظامی شعبوں میں شائع کردیگی۔

دفعہ (۳۶) جو لوگ دفعہ ۸ کے مطابق مجلس شوریٰ میں اور دفعہ ۳۲ کے ماتحت جدہ و مدینہ کی مجالس اداری میں متعین کئے جائیں گے۔ ان کی مدت رکنیت صرف ایک سال ہوگی۔ اور اس کے ختم ہو جانے کے بعد دوسرے لوگ مقرر کئے جائیں گے۔

دفعہ (۳۷) سابق ارکان کو دوبارہ متعین کرنا جائز ہوگا۔

دفعہ (۳۸) ہر ناحیہ (ضلع) کے مرکز میں اس کے افسر اعلیٰ کے زیر صدارت ایک مجلس قائم کی جائے گی جو معاون حاکم اور افسران محکمہ جات کے علاوہ ایسے لوگوں سے مرکب ہوگی جو باشندوں کے اعلیٰ طبقہ میں سے متعین کئے جائیں گے۔ اور اس مجلس کا اجتماع ہفتہ میں ایک مرتبہ یا ایک سے زائد مرتبہ ہوگا۔

دفعہ (۳۹) دفعہ سابقہ کے بموجب جو مجالس قائم کی جائیں گی ان کا کام ان کاغذات پر غور و بحث کرنا ہوگا جو ناحیہ کے حکام کی جانب سے انہیں بھیجے جائیں گے۔ اور وہ ضرورت مصلحت کے مطابق تجاویز پاس کریں گی۔

دفعہ (۴۰) ناحیوں کی مجالس جو قراردادیں پاس کریں گی وہ اس مدیریہ (کمشنری) کے حاکم کے پاس بھیجی جائیں گی جس کے ماتحت وہ ناحیہ ہوگا۔ اور وہ ان پر اپنے اظہار رائے کے بعد انہیں نائب عام کے پاس بھیجدیگا۔ اور نائب عام جلالۃ الملک کی پیشی میں بھیجدیگا۔ جہاں سے تصدیق شاہانہ حاصل ہونے کے بعد انہیں نافذ العمل کر دیا جائیگا۔

دفعہ (۴۱) ہر گاؤں یا باحیثیت قبیلہ کے مرکز میں اس کے بڑے شیخ کے زیر صدارت ایک مجلس قائم کی جائے گی جو نائب شرعی کے علاوہ دو آدمیوں سے مرکب ہوگی جنہیں اس کے اعلیٰ طبقہ میں سے متعین کیا جائیگا۔ اور وہ وہاں کے انتظامی اور دیگر معاملات پر ان طریقوں کے مطابق بحث کرے گی جو دیہات وغیرہ اور قریات و قبائل کے انتظام کے متعلق ایک نظام نامہ میں بیان کئے جائیں گے۔

دفعہ (۴۲) قریوں اور قبائل کی مجالس اس نظام نامہ کے مطابق جس کا ذکر مذکورہ بالا دفعہ میں کیا گیا ہے۔ ان تمام امور و مسائل کے لیے اپنے مراجع اداری کے سامنے جوابدہ ہوں گی جو ان کے حدود اختیار میں داخل ہیں۔

۵- دفتر محاسبات

دفعہ (۴۳) دار الحکومت میں دفتر محاسبات صدر اور تین ارکان سے مرکب ہوگا جنہیں حساب کتاب اور مالی معاملات پر قدرت رکھنے والے لوگوں میں سے جلالۃ الملک خود منتخب کریں گے اور اس دفتر کا تعلق نیابت عامہ سے ہوگا۔

دفعہ (۴۴) دیوان محاسبات کا بنیادی کام یہ ہوگا کہ وہ قانون موازنہ عامہ کے مطابق سرکاری محکموں کی آمدنی اور خرچ کے حسابات کی جانچ پڑتال کرے۔

دفعہ (۴۵) خزانہ حکومت سے کوئی رقم بغیر اس کے صرف کرنا جائز نہیں ہے کہ اس کے صرف کرنے کی ضرورت پر دفتر محاسبات کی تصدیق ہو۔ دفتر محاسبات کے حدود ایک الگ نظام نامہ میں مقرر کر دیئے گئے ہیں جس کے متعلق ابھی تک جلالۃ الملک کا فرمان صادر نہیں ہوا ہے

(باقی)

طائف کے قیدی

حج سے پہلے حکومت نے بعض لوگوں کو ایسی سرگرمیوں کے شبہ میں گرفتار کر لیا تھا جن سے ملک کے امن اور باشندوں اور حجاج کی راحت و سکون میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ تھا۔ حکومت کو بعض ایسے کاغذات ہاتھ آئے تھے جن سے انکی حیثیت مشکوک ظاہر ہوتی تھی اس لیے اس نے انہیں طائف کی حوالات میں قید کر دیا۔ بعد میں جلالۃ الملک نے ان کی حالت پر رحم۔ اور مصلحت عمومی کا لحاظ کر کے مناسب سمجھا کہ ان میں سے بعض کو جو زیادہ متہم ہیں ملک سے خارج کر دیں۔ اور ان کی حرکات کی نگرانی رکھیں اگر بعد میں وہ پرامن زندگی بسر کرنے کے عادی ہو جائیں تو انہیں واپسی کی اجازت دیدی جائے۔ اور اگر بدستور ملک کی مصلحت کے خلاف کوششیں کرتے رہیں تو ان کے لیے یہ جلاوطنی ہی کافی سزا کا کام دے۔ جن لوگوں کو اس فیصلہ کے مطابق جلاوطن کیا گیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

عباس فقیہ۔ حسین الصبان۔ علی عباس۔ محمد العوفی۔ عمر صالح صیرفی۔ محمد علوی السقاف۔ احمد علوی السقاف۔ یوسف ملکاوی۔ محمد الوہاب قزاز۔ عبدالحی قزاز۔ یسین طہ۔ محمد سعید باخدلق۔ (ام القریٰ)

طائف میں لاسلکی اور مکہ میں لاسلکی ٹیلیفون

ادارۂ برقی نے طائف میں لاسلکی کی مشین نصب کردی ہے جس سے خبررسانی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مکہ معظمہ میں لاسلکی ٹیلیفون کا آلہ بھی لگ گیا ہے جس ہر طرف کی خبریں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اور یہ آلہ اتنا مختصر ہے کہ اسے ہر ساتھ کے ساتھ ادھر سے ادھر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ (ام القریٰ)

ترکی کا تجارتی بیڑہ

جریدۂ "ملیت" بہت وثوق سے لکھتا ہے کہ ترکی حکومت نے آخری فیصلہ کر لیا ہے کہ دس بڑے بڑے تجارتی جہاز خرید کر موجودہ تجارتی بیڑہ میں اضافہ کیا جائے۔ ان جہازات کا کام صرف اس قدر ہوگا کہ سواحل اناطولیہ اور بحیرہ اسود کے درمیان سامان کی نقل و حرکت کی جا سکے۔

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

رد مرزائیت

تاریخ

ادبیات

تذکرۃ العارفین

تمام مذاہب کا مذہب اسلام ہے

رشحات معین مہمات التصوف

رباعیات عمر خیام

تعلیم الاسلام

دینیات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

متفرقات

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے قیمت

بیان الاسرار ترجمۂ تاریخ الخلفاء

مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی اسکے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد

جمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھیئے تاکہ آپ کی فرمائش بھیجنے میں آسانی ہو۔ اپنا پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ ہر کتاب کی تعداد صاف تحریر فرمایئے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ھ

حجاز کانفرنس لکھنؤ

لکھنؤ میں جس حجاز کانفرنس کی زبردست تیاریاں ہو رہی تھیں وہ اسی شان کے ساتھ منعقد ہوئی جس کی توقع تھی اور اس میں مسلمانان ہند کے اکابر اہل علم و سیاست اور بڑے بڑے امراء و اعیان نے شرکت کی جس کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کی نمائندہ کانفرنس تھی۔ اس کانفرنس کی یہ شان و شوکت اور ترقی اس تغیر کا نتیجہ ہے جو گذشتہ چند ماہ کے اندر مسئلہ حجاز میں رونما ہوا ہے۔ گذشتہ سال سنہ ۲۵ء میں یہی شہر لکھنؤ تھا اور یہی جمعیۃ خدام الحرمین تھی جس کے آغوش میں اسی قسم کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی تھی مگر حضرت مولانا عبد الباری مرحوم و مغفور کی مقناطیسی شخصیت کے باوجود اس کو کوئی بڑی اہمیت حاصل نہ ہو سکی اور چند انتہا پسند بزرگوں کے سوا ملک کے تقریباً تمام سنجیدہ ارباب فکر و رائے نے اس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن آج محض اس بناء پر کہ سلطان ابن سعود نے خود اپنی غلطیوں اور وعدہ خلافیوں سے مسلمانان ہند کے سواد اعظم کا اعتماد کھو دیا ہے اور ان کے نا عاقبت اندیشانہ اعمال سے تمام مسلمانوں کو (ماسوا اہل حدیث حضرات کے) شکایت پیدا ہو گئی ہے، اس جماعت کی قوت میں معتد بہ اضافہ ہو گیا ہے، اور وہ سب لوگ اس میں شامل ہو گئے ہیں جو پہلے ابن سعود کے مؤید تھے، یا کم از کم ان کے خلاف جد و جہد کرنا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ ابن سعود کی غلطیوں کا یہ ایک ایسا روشن نتیجہ ہے جس سے شاید آج تو وہ فتح و کامرانی کی نشہ میں کوئی سبق حاصل نہیں کریں گے، لیکن کسی مصیبت کے وقت ان کو ضرور معلوم ہوگا کہ مسلمانان ہند کی ہمدردی کو کھو دینا ان کے لئے کس قدر مضرت رساں ہے۔

کانفرنس کے خطبات اور تجاویز پر فی الحال ہم کوئی مفصل تبصرہ نہیں کر سکتے، کیونکہ ابھی تک ہماری جماعت نے وفد حجاز کی رپورٹ پر غور کر کے اس مسئلہ کے متعلق کوئی پالیسی طے نہیں کی ہے، تاہم اس حقیقت کے اظہار میں ہمیں کوئی تامل نہیں ہے کہ ابن سعود کے طرز عمل سے اختلاف رکھنے میں ہم اور حجاز کانفرنس خواہ کسی حد تک متفق ہوں، مگر اصول کے اعتبار سے ہمارے اور اس کے درمیان بدستور اختلاف موجود ہے جسے کسی حال میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں کے اجتماعی و سیاسی مسائل میں جمعیۃ العلماء کا مسلک یہ ہے کہ وہ کسی شخص کے مذہبی عقیدہ سے بحث نہیں کرتی، بلکہ صرف ملت کے مصالح کو پیش نظر رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص مصالح ملی کی مفید خدمت انجام دے تو خواہ وہ اسلام کے فقہی و کلامی مذاہب میں سے کسی کا پیرو ہو، جمعیت اس کی تائید و حمایت اور تقویت و اعانت اپنا فرض سمجھتی ہے، لیکن اگر کسی کا طرز عمل اس بنیادی مقصد کے لئے مضرت رساں ہو تو نہ اس کا نام و نسب جمعیت کی تائید حاصل کر سکتا ہے، اور نہ اس کا مذہب و مسلک اس کی سفارش کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ برخلاف اس کے جمعیت خدام الحرمین اور حجاز کانفرنس کے ارباب حل و عقد مذہب اور عقیدہ کو خاص اہمیت دیتے ہیں اور ان کے لئے امت کے سیاسی و اجتماعی مسائل میں بھی ایسے شخص کی تائید کرنا مشکل ہے جو ان کے عقیدہ کے مطابق کسی فرقہ ضالہ سے تعلق رکھتا ہو، عام اس سے کہ اس کا طرز عمل روادارانہ ہو یا غیر روادارانہ۔ اس اصول کے مطابق مؤخر الذکر حضرات بہر حال ابن سعود کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ ان کی مخالفت کی بنیاد مذہبی اختلاف پر ہے، لیکن جمعیت العلماء اس کی مخالفت صرف اس کے غلط اعمال کی بناء پر کرتی ہے اور اگر وہ اپنے ان اعمال کی اصلاح کر کے ایسا رویہ اختیار کرے جو مصالح ملت کے لئے مفید ہو تو آج بھی اس کی تائید و حمایت بلکہ عملی اعانت کے لئے تیار ہے۔

یہی اصولی اختلاف ہے جس کی بناء پر جمعیت نے حجاز کانفرنس کی شرکت قبول نہیں کی اور شاید اسی بناء پر خلافت کمیٹی نے بھی اس سے احتراز کیا، اگرچہ دونوں جمعیتوں کے بعض محترم ارکان شخصی طور پر اس میں شریک ہوئے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ دو جماعتوں کے درمیان جب اصولی اختلاف ہو تو وہ اپنی عملی جد و جہد کے کسی خاص درجہ میں تو باہم متحد ہو سکتی ہیں، لیکن تمام مدارج میں ان کا متحد ہونا مشکل ہے۔ کانفرنس کی بعض تجاویز سے یہ بات اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ اس نے ابن سعود کے خلاف وہ سخت سے سخت کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جو ہندوستان کے مسلمان ایک بیرونی طاقت کے خلاف کر سکتے ہیں بلکہ ایک طریقہ سے اس کے خلاف کھلا کھلا اعلان جنگ کر دیا ہے، لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے جمعیت علماء ہند اور جمعیت خلافت ایسی کوئی انتہا پسندانہ روش اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور حجاز کی اصلاح کے لئے مؤتمر اسلامی کی قوت کو استعمال کرنا ضروری اور مفید سمجھتی ہیں۔ بہر حال عمل اور نصب العین کے اعتبار سے ہمارے اور ان کے درمیان خواہ کتنا ہی اختلاف ہو، ہم تصادم یا تعارض کو قومی مصلحت کے خلاف سمجھتے ہیں اس لئے ان کی تحریک سے اگر ہم اتفاق نہ کریں گے تو اختلاف بھی نہیں کریں گے۔

معکوس ذہنیت

کسی قوم کو جب فرقہ وارانہ تعصب اور منافرت کی فضا میں پرورش کیا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ یہ جذبات اس کی ذہنیت پر اس قدر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں کہ اسے کسی خارجی تحریک کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ خود اس کے اندر اس قسم کی تخلیقی قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے وہ اپنے لئے منافرت کے اسباب آپ ہی آپ پیدا کر لیتی ہے۔ کج فطرتی اس درجہ میں پہنچ کر اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اس کے حواس ظاہری و باطنی ہر چیز کو تعصب اور نفرت ہی محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اور ایک سیدھی چیز بھی ان کے محدب آئینہ کے سامنے آ کر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ یہی حالت آج کل ہمارے ملک کی بھی ہے۔ فرقہ وارانہ خرافات نے فرزندان ہند کی ذہنیتوں کو اس قدر بدل دیا ہے کہ وہ کسی چیز کو تعصب کا رنگ دیئے بغیر نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں آپ خواہ کیسی ہی ستھری اور پاک باتیں ان کے سامنے کیجئے۔ وہ ان کا صحیح مطلب سمجھنے سے صاف انکار کر دیں گے۔ اور ان کی طبیعت خود بخود ان کے اندر سے برے معانی پیدا کر لیگی۔ اس کی ایک واضح مثال معصر ہندو نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں پیش کی ہے۔ قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے "الجمعیۃ" کے کالموں میں وہ عریضہ نیاز درج کیا گیا تھا جو حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے زیارت روضۂ اطہر کے موقعہ پر بارگاہ رسالت میں پیش کیا تھا۔ اس میں موجودہ عہد کے مسلمانوں کی دردناک حالت بیان کرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر ہمارے ہمعصر نے اس کے اندر بھی یہ معنی پیدا کر لئے کہ مولانا نے اس میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف ابھارا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

> علماء کسی نہ کسی لباس میں جہاد کا وعظ کرنے کا پہلو نکال لیتے ہیں مولانا محمد سعید رکن جمعیۃ العلماء نے (؟) جب اس دفعہ حج کیا تو ایک عریضہ رسول اکرم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ اور اب اس کی نقل اخبار جمعیت العلماء (؟) میں شائع ہوئی ہے۔ لکھا ہے کہ آپ کا دین اور اس کے نام لیوا دشمنوں کے نرغے میں ہیں مسلمان ٹکڑے ٹکڑے کو محتاج ہیں دنیا کے تمام کافروں نے تیری بیکس اور مظلوم امت کے مٹانے کے لئے ایکا کر لیا ہے...... الخ عذر کیا جائیگا کہ یہ صرف مذہبی بات ہے لیکن اس عریضہ کا جو کچھ مقصد ہے وہ صرف مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف بھڑکانا ہے۔

اس کج فہمی و معنی آفرینی کی اس سے زیادہ اور کیا داد دی جا سکتی ہے کہ جناب کا ذہن وہاں تک پہنچ گیا جہاں کا لکھنے والے کو تصور بھی نہ تھا۔ مگر اس کمال کی شان و صنعت کے اصلی مستحق آپ نہیں بلکہ وہ تنگ دل اقتدار ہیں جنہوں نے اس بد قسمت ملک میں قومی منافرت کی بنیاد ڈالی ہے۔

وچتر جیون کا مقدمہ

کچھ عرصہ ہوا کہ حکومت صوبہ متحدہ نے وچتر جیون کے مصنف پنڈت کالی چرن شرما کے خلاف مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا تھا اور صوبہ کی کونسل میں ہوم ممبر صاحب نے اس فیصلہ کا باقاعدہ اعلان بھی کر دیا تھا۔ مگر آج تک اس ناپاک کتاب کا مصنف جس نے اپنی دریدہ دہنی سے ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے بدستور آزاد ہے۔ اور اس سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا ہے ہم نے بعض ذرائع سے سنا ہے کہ مقدمہ چلانے کے احکام حکومت آگرہ کے پاس پہنچ چکے ہیں، اور الزامات قائم کرنے کا حکم بھی دیا جا چکا ہے مگر کسی وجہ سے اس میں تامل کیا جا رہا ہے شہر آگرہ میں عام طور پر اس تامل کی توجیہ یہ کی جاتی ہے کہ مقدمہ قائم کرنے اور استغاثہ کی پیروی کرنے کا تعلق جس عملہ سے ہے۔ اس کا غالب حصہ ہندو ہے اور وہ حتی الامکان اس میں دیر لگانے اور مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس خیال کی حقیقت کیا ہے۔ مگر آگرہ کے ایک ذمہ دار اسلامی جلسہ میں اس کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے اس سے کم از کم اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مقامی مسلمان ہندو پیروکار سرکار کے ہاتھ میں اس مقدمہ کی کارروائی دیئے جانے سے مطمئن نہیں ہیں اور انہیں قوی اندیشہ ہے کہ وہ استغاثہ کی ترتیب اور پیروی میں اس قسم کے نقائص ضرور چھوڑ دیگا جن سے مقدمہ خود بخود کمزور ہو جائیگا۔ ہمارے نزدیک حکام آگرہ کو معاملہ کے اس عملی پہلو کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اصولاً فرقہ وارانہ جذبات کی بناء پر سرکاری ملازموں کی نیک نیتی و فرض شناسی میں شک کرنا خواہ کتنا ہی غلط ہو لیکن عملی حیثیت سے یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ ایک ہندو وکیل نہ اس دلی صدمہ کا کوئی صحیح اندازہ کر سکتا ہے جو مسلمانوں کو اپنے پیغمبر کی توہین سے پہنچا ہے اور نہ وہ ایک ہندو مجرم کو اس قسم کی مذہبی دل آزاری پر سزا دلوانے کے لئے کما حقہ کوشش کر سکتا ہے۔ پھر اگر حکومت نے محض اپنے اصول کی خاطر اس عملی و نفسیاتی نکتہ کو نظر انداز کر دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کالی چرن کے خلاف یہ مقدمہ محض مسلمانوں کو بہلانے کا ایک حیلہ رہ جائیگا اور اسے کیفر کردار کو پہنچانا جو اصل مقصود ہے بدستور نا تمام رہے گا۔

دہلی اسٹیشن پر ڈولیوں کی ممانعت

دہلی کے تمام شرفا میں حکام ریلوے کے اس نادری حکم پر سخت ناراضی پھیل رہی ہے کہ انہوں نے اسٹیشن کے اندر ڈولی چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس حکم سے شریف خواتین پر ایک ایسی پابندی عائد کر دی گئی ہے جو ان کے لئے صرف تکلیف ہی کا باعث نہیں ہے۔ بلکہ اپنے اندر اہانت کا پہلو بھی رکھتی ہے مسلمانوں کے متوسط اور اعلیٰ خاندانوں کی عورتیں بالعموم برقع اوڑھ کر عام مردوں کے پہلو بہ پہلو چلنا پھرنا پسند نہیں کرتیں۔ اور ریل کے پلیٹ فارموں پر جہاں بعض اوقات مسافروں کے ہجوم کی بدولت کھوے سے کھوا چھلتا ہے ان کے لئے ریل پیل کرا اپنا راستہ نکالنا بہت مشکل ہے۔ علاوہ بریں اسٹیشن پر متعدد پل ہیں جنہیں عبور کرنا خصوصاً تنگی وقت کی حالت میں عورتوں کے لئے سخت دقت کا موجب ہے۔ اسی وجہ سے عام طور پر شرفا کی عورتیں ڈولیوں میں بیٹھ کر ریل پر جایا کرتی ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ ریلوے کے حکام شہر میں رہنے کے باوجود شہر کے رسم و رواج اور معاشرتی حالات سے ناواقف ہیں۔ یا اگر ایسا نہیں ہے تو وہ اس قدر بے حس ہیں کہ انہیں خواتین کے لئے مشکلات پیدا کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ بہر حال خواہ کوئی صورت ہو۔ ہمارے نزدیک ان کا یہ حکم سخت افسوسناک ہے اور ضرورت ہے کہ وہ جلد سے جلد اسے منسوخ کر دیں۔

مولانا خجندی کا مراسلہ

مولانا نذیر احمد صاحب خجندی نے ہمارے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں انہوں نے وفد حجاز کی رپورٹ اور حجاز سے متعلق دیگر مسائل پر حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب سے کچھ سوالات کئے ہیں۔ لیکن چونکہ جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ عنقریب شائع ہونیوالی ہے جس میں ان تمام سوالات کا اطمینان بخش جواب موجود ہے اس لئے ہم اس مراسلہ کی اشاعت کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ امید ہے کہ مولانا تھوڑے سے انتظار کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

حجاز کانفرنس کا اجلاس

خطبۂ صدارت مسٹر صالح بھائی بڑودہ والا

ذیل میں مسٹر صالح بھائی بڑودہ والا شریف بمبئی کے خطبۂ صدارت کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

جناب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کرنے اور ملا طاہر سیف الدین کی پر زور تائید اور مولانا عبد الباری کی وفات پر اظہار تاسف کے بعد فرمایا۔

علماء کرام و معزز حاضرین!

حجاز کے مسئلہ کے متعلق مسلمانوں کے بے چینی کی ابتداء تو اس روز سے ہوتی ہے جس روز سے کہ خلافت عثمانیہ اور حجاز کا ظاہری تعلق منقطع ہوا۔ مگر یہ بے چینی بر بناء سیاست تھی اس لحاظ سے اصلی بے چینی اس روز سے شروع ہوتی ہے جس روز کہ ماہ صفر ۱۳۴۳ھ کی پہلی تاریخ تھی اور خالد بن لوئی کے زیر قیادت نجد کے وحشی طائف کے غیر مصافی و امن خواہ باشندوں کو تہ تیغ بیدریغ کرنے کے منصوبے گانٹھ رہے تھے۔ کیونکہ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ اس نے مسلمانوں کا کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا سب کچھ تلخ کر دیا۔

مسئلہ حجاز اور مسلم جماعتیں

اس مسئلہ کے متعلق اب سے پہلے مسلمانان ہندوستان چار مستقل جماعتوں میں منقسم تھے۔

ایک وہ جماعت جو نجدیوں کی وحشت، بربریت، اخلاق، عقائد اور تاریخ سے واقف ہونے کے باعث اُن کی تمام حرکات مشتہرہ کی تصدیق کرتی تھی۔

دوسری وہ جماعت جو کچھ ان امور سے ناواقف تھی اور کچھ اس کو یہ خیال تھا کہ اس روشنی تہذیب کے زمانہ میں نجدی قوم کی وہ حالت نہیں رہی ہوگی جو ۱۳۱۶ھ اور ۱۳۲۰ھ کے درمیان دیکھی جا چکی ہے، نیز اُس کو کچھ یہ حسن ظن بھی تھا کہ جب ہم اُس قوم اور اس کے سرداروں سے ملیں گے تو ان کی ہر غلطی کی اُن سے تلافی کرا لیں گے، اور اس بناء پر وہ نجدیوں کی حرکات مشتہرہ کی مصدق بھی نہیں تھی اور اُن کی پردہ پوشی کرنا قرین مصلحت بھی جانتی تھی۔

تیسری وہ جماعت جو نجدی قوم کی ہم عقیدہ و ہم مذہب اور حمایتی تھی اور ہے اور یہ جماعت طبعاً اس امر کے لئے مجبور تھی اور ہے کہ وہ نجدیوں کی حرکات مشتہرہ کو برا نہ سمجھے اور یہی نہیں بلکہ اُن کو اچھا سمجھے اور یہ چاہے کہ ان کی اچھائیوں سے ہر مسلمان بلکہ ہر انسان واقف ہو جائے۔

چوتھی وہ جماعت جو پالیٹکس، تجارت اور مادی فوائد کی تحصیل میں بخیال خود تقسیم عمل کے اصول پر اتنی منہمک ہے کہ اُس کے دماغ کو ان امور کے علاوہ کسی اور مسئلہ پر غور و فکر کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور یہ جماعت نہ کسی خبر کی مصدق تھی، نہ مکذب۔

لیکن اب کہ ۱۳۴۴ھ کے حج سے فارغ ہو کر ہزارہا مسلمان حجاز سے وہاں کے حالات دیکھ کر واپس آ گئے ہیں اور تمام مشتہرہ خبروں کی تصدیق اور توثیق ہو چکی ہے اور جن لوگوں کو نجدی قوم کے اخلاق و عقائد کے متعلق کسی قدر ناواقفیت و غلط فہمی تھی وہ رفع ہو گئی ہے مسلمانوں کی بلحاظ جماعت متذکرۂ صدر تقسیم باقی نہیں رہی کیونکہ سوائے تیسری جماعت کے پہلی دوسری اور چوتھی جماعتیں مل کر تقریباً ایک خیال ہو گئی ہیں اور ایک اصول پر آتی جا رہی ہیں اور تیسری جماعت کے سنجیدہ افراد بھی بلحاظ سیاست نجدیوں کے معلومہ اعمال و حرکات کو اچھا نہیں سمجھتے، اور وہ بھی اس باعث سب میں ضم ہو گئے ہیں۔ الا ماشاء اللہ مگر ان کی حیثیت الشاذ کالمعدوم کے ماتحت ہے۔

میں بذات خود ہر ایک جماعت کو اُس کے اصول و ماحول کے لحاظ سے نیک نیت سمجھتا ہوں اور اُس کی مساعی کو قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، اور کسی جماعت کے کسی شخص نے بھی اگر کوئی قومی ملکی یا مذہبی اور علمی کام کیا ہے تو وہ میرے عقیدہ کے مطابق لائق توقیر ہے۔ میری یہ غرض اتحاد، اتفاق، باہم مشاورت اور اُس کے ذریعہ کسی نتیجہ تک پہونچنے کے لئے بنیادی اصل ہے، اس پر ہم سب کو کاربند ہونا چاہیئے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ مسئلہ حجاز کے متعلق اس وقت تک جو کچھ کسی جانب سے کہا جا چکا ہے ہم اُس پر نظر و بحث ...

جماعتوں میں صورت اتفاق

[illegible]

الحجاز للحجازیین کا اصول

[illegible]

دونوں جماعتوں میں برادرانہ اتحاد کی صورت

[illegible]

انتظام حجاز کی تاریخ

[illegible]

مسئلہ خلافت و مسئلہ حجاز کا باہمی تعلق

[illegible]

جذبات کا احترام کریں۔ ان کو آزادی کے ساتھ مناسک حج و مراسم زیارت کی ادائیگی کا موقعہ دیں۔

آخر میں جناب صدر نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ مجلس اقوام نے حجاز کو ایک آزاد اسٹیٹ تسلیم کر لیا ہے اور [illegible] نجدی حکومت کے طرز عمل پر نہایت سخت احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم صاف کہہ دیتے ہیں کہ ارض مقدس حجاز کی ضروریات کی ادائیگی ہمارا مذہبی فرض ہے [illegible] حالت ختم نہ ہوجائے۔

انتقادات

مولوی کا رسول نمبر دہلی کے اسلامی رسائل میں بعض مخصوص خوبیوں کے باعث مولوی کو جو وقعت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ آج ہمارے سامنے اس کا "رسول نمبر" پیش ہے جسے مفتی عبدالحمید صاحب نے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع فرمایا ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ ایک ماہوار رسالہ جسکا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے سال میں ایک مرتبہ ۸۰ صفحہ کا ایسا شاندار نمبر کس طرح شائع کر سکتا ہے جس میں طباعت کتابت اور کاغذ کی ظاہری خوبیوں کے علاوہ معنوی خوبیاں بھی بہت زیادہ ہیں شروع سے لیکر آخر تک تمام پرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر سے لبریز نظر آتا ہے۔ ملک کے مختلف مضمون نگاروں نے مضامین نظم و نثر سے کافی امداد فرمائی ہے سوائے "کشکول" کے جس میں جناب ایڈیٹر نے بعض غیر متعلق مباحث چھیڑ کر مضامین کی یکرنگی اور یکسانیت کو توڑ دیا ہے باقی تمام پرچہ ہر طرح "رسول نمبر" کے حقیقی معیار کو پورا کرتا ہے۔

قارئین کرام حمیدیہ پریس کوچہ دہلی سے طلب فرمائیں۔

یاد ایام یہ صوبہ گجرات کی ایک مختصر مگر محققانہ تاریخ ہے جو مولانا عبدالحی مرحوم سابق ناظم ندوۃ العلماء جیسے فاضل کے قلم سے نکلی ہے۔ گجرات ہندوستان کے ان علاقوں میں سے ہے جہاں مسلمانوں نے صدر اسلام ہی میں فاتحانہ قدم رکھا تھا۔ چنانچہ عربی تاریخوں کی رو سے اس کے سواحل پر مسلمانوں کا پہلا حملہ فاروق اعظم کے عہد میں یعنی سندھ کے حملہ سے بھی تقریباً ۸۰ برس پہلے ہوا تھا۔ اس اولیت کے علاوہ عہد قدیم میں یہ اسلامی علوم و فنون اور اسلامی مجد و شرف کا مرکز رہا ہے جس کی خاک سے بڑے بڑے علماء و فضلا اور صلحا و اتقیا پیدا ہوئے ہیں مگر مسلمانوں کو اس تاریک اور دور افتادہ صوبہ کی یہ خصوصیت بہت کم معلوم ہے مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی سکریٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف توجہ کی اور ایک ایسے شخص کو اس کی ترتیب تالیف کیلئے منتخب کیا جسے ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر عبور کامل حاصل تھا۔ اس کتاب میں مصنف نے گجرات کی سیاسی و تمدنی تاریخ۔ امراء و سلاطین کے کارنامے۔ علماء و مشائخ کے حالات اور صنعت، تجارت، معاشرت وغیرہ امور کو ایک محققانہ انداز میں تحریر کیا ہے اور اس کے ذریعہ اردو زبان میں صوبہ گجرات کے متعلق وہ معلومات آگئی ہیں جو عربی و فارسی کی بیسیوں مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں میں چھپی ہوئی تھیں اور کہیں ایک جگہ نہیں مل سکتی تھیں۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) اور پانچ نسخوں کے خریدار کو پانچ روپیہ۔ شبلی بک ڈپو لکھنؤ سے طلب کیجئے۔

احسن الوظائف سلسلہ نقشبندیہ کے اوراد و وظائف کا مجموعہ ہے جس میں جناب محمد احسن صاحب اختر نقشبندی نے اپنے سلسلہ کے حالات بیان کرنے کے علاوہ تصوف کے بعض عام مسائل بیان کر دئے ہیں۔ جن سے یہ کتاب ان لوگوں کیلئے بھی دلچسپ ہو گئی ہے جو طریقہ نقشبندیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ تصوف کا ذوق رکھنے والے حضرات اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت [illegible] مصنف سے کوچہ پنڈت دہلی کے پتہ پر طلب کیجئے۔

حوادث و احکام

استفتاء

مسائل ذیل سے مطلع فرمائیں:—

(۱) اپنی سوتیلی ماں کی بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

(۲) جو شخص رسول اللہ صلعم کو زبان سے بندہ کہے اور دل سے نکہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔

(۳) جو بغیر علم کے مسئلہ حل کر دے یعنی جواب دے اس کا حکم ماننا چاہئے یا نہیں۔ مذاق کے معنی کا خلاصہ لکھکر مطلع فرمائیے۔ جانور جو حلال کئے جاتے ہیں وہ غیر اللہ کونسے ہیں جن کا کھانا قرآن شریف میں منع ہے غیر اللہ کا خلاصہ لکھئے۔ حضرت رسول خدا صلعم کو بندہ اور بشر ماننا چاہئے یا نہیں جواب باصواب طریقہ سنت والجماعت مذہب حنفیہ مع مہر ثبت ہونا چاہئے۔

الجواب

(۱) سوتیلی ماں کی بہن سے نکاح درست ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ حضور کو زبان سے بندہ کہنا اور دل سے خدا کا بندہ سمجھنا ضروری ہے۔ جو شخص کہ حضور کو بندہ نہیں سمجھتا تو آخر کیا سمجھتا ہے۔ اور جب زبان سے بندہ کہتا ہے تو دل سے نہ سمجھنے کے کیا معنے۔ کیا وہ کلمہ شہادت کے اس جملہ کو واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ دل سے نہیں مانتا۔ اور حضور صلعم کو عبد کی جگہ معبود قرار دیتا ہے اگر ایسا ہی ہے تو اسکے ایمان کی خیر نہیں۔

(۳) بغیر علم کے مسئلہ بیان کرنا بتانا گناہ ہے۔ اور لوگوں پر بھی ایسے شخص کی بات ماننا ضروری نہیں۔ اگر صحیح مسئلہ بتائے تو مان لینا چاہئے۔ لیکن صحت میں شک ہو تو کسی عالم سے تصدیق کر لینی چاہئے۔

(۴) جو جانور کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کو خوش کرنے اور قربت حاصل کرنے کے لئے ذبح کئے جائیں وہ ما اہل لغیر اللہ میں داخل ہیں اور ان کا کھانا حرام ہے۔

(۵) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشر بھی تھے اور خدا کے بندے اور مخلوق بھی۔ قرآن پاک میں آپکو بندہ اور بشر فرمایا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام ائمہ عظام اور علماء و مجتہدین کا یہی مذہب ہے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے زمانہ شیر خوارگی میں اپنی نانی کا ایک دو مرتبہ دودھ پیا ہے اب وہ شخص اپنی حقیقی خالہ زاد لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے از روئے شرع شریف کوئی امر مانع تو نہیں ہے۔ جواب مفصل بہت جلد مرحمت فرمایا جاوے۔

الجواب

جس بچے نے شیر خوارگی کی عمر میں اپنی حقیقی نانی کا دودھ پیا ہے اس کی شادی حقیقی خالہ کی لڑکی سے نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ لڑکی اس کی رضاعی بھانجی ہوگئی ہے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق ثلثہ دیا۔ بعدہ ہندہ معاذ اللہ مرتدہ ہوگئی۔ چند دنوں کے بعد ہندہ دوبارہ مسلمان ہوگئی تو اب زید مذکور کا نکاح ہندہ مذکورہ سے بلا حلالہ صحیح ہوگا یا نہیں۔ اور ارتداد کی وجہ سے حکم طلاق ثلثہ باطل ہوگا یا نہیں۔

الجواب

ارتداد زوجہ مطلقہ سے طلاق ثلثہ کا حکم باطل نہیں ہوتا۔ ضرورت تحلیل باقی رہتی ہے۔ فی الہندیۃ ولو ارتدت المطلقۃ ثلاثا ولحقت بدار الحرب ثم استرقہا وطلق من وجہ الامۃ ثنتین ثم ملکہا فی ہاتین لا یحل لہ الوطی الا بعد زوج آخر کذا فی النہر الفائق۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔)

دولت آصفیہ پر الزامات کی بوچھاڑ

انگریزوں کے تقررات کی ضرورت

دولت آصفیہ کی سلطنتی بدنظمیوں کے متعلق انڈین ڈیلی میل میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں ان کے منجملہ یہ بھی ہے کہ اعلی عہدہ داران مال و پولیس اور صدر اعظم انگریز ہوں۔ ہماری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا کہ آیا یہ رائے یا خواہش کن مصالح کی بنا پر ظاہر کی گئی ہے۔ کیا اس سے رشوت ستانی کا انسداد مقصود ہے۔ یا ملک کی بدنظمی دور کرنا۔ یا محض چند انگریزوں کی پرورش کا خیال دامنگیر ہے اگر مؤخر الذکر ہے تو دولت آصفیہ یہ بار کیوں برداشت کرے۔ کیا انگریزی عملداری اس کی کفیل نہیں ہوسکتی۔ برخلاف اس کے حکومت برطانیہ دولت آصفیہ کی فلاح و بہبودی کی نیت سے بدنظمی کے ارتفاع کی خاطر رائے دے رہی ہے تو یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ جب ان میں انتظام کا مادہ قدرت نے اس طرح ودیعت کر رکھا ہے تو چاہئے تھا کہ وہ جہاں جہاں ہیں وہاں کا انتظام نہایت اعلی وارفع رہتا لیکن اس کے بالکل برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ برٹش انڈیا کا دامن بھی جہاں انگریز ہی انگریز اعلی عہدوں پر مامور ہیں رشوت ستانی سے پاک نہیں ہے ۳۰ ڈان کے انتظامی امور کی نسبت حالات حاضرہ شاہد ہیں۔ ان پر روشنی ڈالی جائے تو بخوبی انکشاف ہوجائیگا۔ کلکتہ اور دیگر شہروں میں جہاں پولیس کے علاوہ فوج بھی ہے خونریزی ہو رہی ہے۔ اور یونانیوں نا اتفاقی پذیر ہے۔ ہم دریافت کرتے ہیں کہ وہاں کے انگریزوں نے کیا کیا۔ وہاں جب کچھ نہ کرسکے تو یہاں کیا کریں گے۔ ان سے بدنظمی کی اصلاح جب وہاں نہ ہوسکی تو ان سے کس امر کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اپنی بدنظمی کو حضور نظام کی حکومت کے سر تھوپتے رہیں۔ علاوہ بریں جتنے انگریزوں نے اب تک حیدرآباد میں ملازمت اختیار کی ہے ان کا زمانہ کیسا رہا۔ نہایت وثوق کے ساتھ بتلایا جاسکتا ہے کہ ایسی ابتری پھیلی ہوئی تھی کہ شاید کسی وقت ہوئی ہوگی۔ اگر ان کی کارگزاریوں پر تنقیدی نظر ڈالی جائے تو روز روشن کی طرح ظاہر ہوجائیگا کہ کیسی بدنظمی رہی۔ ایک تو معقول تنخواہوں کا بوجھ سلطنت اٹھائے اور حاصل کچھ نہیں چند سال قبل یہاں مسٹر گلنسی تھے ڈنلاپ تھے۔ مکنزی تھے۔ ان لوگوں کے عہد میں کیا ہو رہا تھا اگر اس وقت ابتری کی شکایت ہے تو جب اس سے دگنی تھی۔ رعایا بھی پریشان تھی کہ کیا کرے۔ ادھر سلطنت کا کثیر نقصان ہو رہا تھا۔ گذشتہ کا کیا ذکر ہے موجودہ زمانہ کی حالت دیکھئے جو اس وقت ہو رہا ہے فی الوقت حیدرآباد میں مسٹر گیلمن ناظم محکمہ برقی و دار الضرب وغیرہم ہیں۔ کئی سال سے یہاں کا نمک کھا رہا ہے۔ مگر ان کے عہد میں غریب عمال کی کیا گت ہے۔ سرکاری رقم کس بے دردی سے خرچ کی جا رہی ہے کس عمال کا دم ناک میں ہے بدنظمی کی حالت ابتر ہے۔ سرکاری رقم دن دہاڑے لوٹ لیجا رہی ہے۔ اور ملک کے چند بے وفا بھی اس سے نفع ناجائز اٹھا رہے اور اٹھا رہے ہیں۔ نفع بھی صدہا کا ہزارہا کا۔ بنگلوں کی تعمیر کرالی۔ بنگلہ بھی چار پانچ ہزار کا نہیں کئی ہزار کا اور ماہواروں کی حقیقت دیکھی جائے تو تین سے چار سو تک۔ اور خود ناظم صاحب نے مختلف طریقوں سے کہیں کمیشن کی حیثیت سے اور کہیں کچھ کہیں کچھ اور انکو جن سے کمیشن ملتا ہے قطع تعلق کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کسی نہ کسی حیلہ سے مزید توسیع کی اجازت منگوا ہی لیتے ہیں اور اینگلو وارڈل انجینئرنگ کمپنی اور کیالینڈر کیبل کمپنی وغیرہ کا حساب یونہی چل رہا ہے۔ اس پر اکتفا نہیں۔ جب سے آپ کا قدم میمنت لزوم اس ریاست میں آیا ہے۔ اب تک کوئی دس بارہ مرتبہ تغلبات ہوئے۔ چوریاں ہوئیں سبھوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ غالباً اس خوف سے کہ کہیں اپنے راز کا افشا نہ ہو ابھی حال میں ایک تغلب ۱۲ ہزار کا ہوا ہے۔ جس کا مقدمہ فوجداری بلدہ میں اس وقت چل رہا ہے۔ جس آدکا بائینہ یہ ہے ان کی عملی ۲۲ تھا

خبریات

عالم اسلامی

شاہ ایران کے خلاف سازش

متعدد معززین کی گرفتاریاں

طہران ۲۸ر ستمبر۔ حکومت کے پروگرام پر نہایت گرم مباحثہ کے بعد مجلس نے ۱۲ رایوں کے مقابلہ میں ۸۵ رایوں سے حکومت پر اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا۔

شاہ کے خلاف سازش کا انکشاف ہونے پر متعدد سربرآوردہ عہدہ داروں اور معززین کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ اخبارات خاموش ہیں

ہندوستان

حجاز کانفرنس کا اجلاس

حجاز کو ایک آزاد اسلامی ریاست بنایا جائے

لکھنؤ ۔ ۵ ستمبر۔ آج قیصر باغ بارہ دری میں حجاز کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ وقت سے پہلے ہی لوگوں کا اجتماع شروع ہوگیا۔ مسٹر صالح بھائی بڑودہ والا صدر کانفرنس بمبئی ایکسپریس سے تشریف لائے تھے۔ اور اسٹیشن پران کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبروں میں مہاراجہ صاحب محمود آباد۔ راجہ صاحب جہانگیر آباد۔ آنریبل راجہ نواب علی صاحب اور دیگر اصحاب تھے۔ ممتاز شرکاء جلسہ حسب ذیل تھے۔

مہاراجہ صاحب محمود آباد۔ آنریبل راجہ نواب علی صاحب مولانا حسرت موہانی۔ مولوی محمد نسیم۔ مولانا قطب الدین عبد الوالی فرنگی محلی۔ مولانا سید نجم الحسن۔ مولانا سید ابن حسن راجہ سید ابو جعفر۔ راجہ صاحب سلیم پور۔ مہاراجہ صاحب پورنیہ سید آل نبی۔ مولانا عبد الماجد بدایونی۔ مولانا عبد الماجد دریابادی۔ مولانا شاہ سلیمان پھلواروی۔ مولانا انیس احمد نگرامی۔ سید حبیب شاہ۔ پیر غلام مجدد۔ مولانا عبد القدیر سجادہ نشین کچھوچھہ۔ متولی اجمیر۔ مولانا فاخر الہ آبادی۔ مولانا محمد علی۔ مولانا شوکت علی۔ مسٹر شعیب قریشی، حافظ ہدایت حسین۔ چودھری خلیق الزماں۔ مولانا مظہر الدین صاحب وغیرہم۔

جن حضرات نے کانفرنس کے مقاصد سے اظہار ہمدردی کیا ہے ان میں ہز ہائینس آغا خاں۔ سر علی امام مسٹر حسن امام۔ مسٹر ایم اے جناح۔ مولانا مظہر الحق۔ ڈاکٹر اقبال۔ نواب سرفراز حسن خاں۔ نواب عبد الصمد خاں لفٹنٹ نواب جمشید خاں قاضی عزیز الدین صاحب اور دیوان اجمیر قابل ذکر ہیں۔

خطبۂ استقبالیہ اور خطبۂ صدارت

کلام پاک کی تلاوت سے کارروائیوں کا افتتاح کیا گیا۔ اور اس کے بعد راجہ صاحب جہانگیر آباد صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبہ پڑھا جس میں ارض حجاز پر نجدیوں کی زیادتیوں کا ذکر کرکے مسلمانوں کی بیچارگی اور بے بسی پر اظہار افسوس کیا گیا آپ نے تمام مسلمانوں سے درخواست کی کہ متفق ہو کر کام کریں اور ایسی تدابیر اختیار کریں کہ حجاز کو سلطان ابن سعود کی بے ادب حکومت کے پنجہ سے رہائی دلائی جاسکے۔ اس کے بعد مولانا قطب الدین عبد الوالی فرنگی محلی نے باضابطہ طریقہ سے مسٹر صالح بھائی بڑودہ والا کا نام صدارت کے لئے تجویز کیا۔ اور مولانا نجم الحسن مجتہد نے اسکی تائید کی۔ اس تجویز کی تائید مزید مہاراجہ صاحب پورنیہ سید حبیب شاہ اور پیر غلام مجدد نے فرمائی۔ اور صدر جلسہ کرسی صدارت پر متمکن ہوگئے۔

مسٹر بڑودہ والا نے اپنے خطبۂ صدارت کا ابتدائی حصہ انگریزی میں پڑھکر سنایا۔ اور اس کے بعد آپ نے اردو زبان سے کافی طور پر آشنا نہ ہونے کا عذر پیش کرکے اجازت چاہی کہ خطبہ کا اردو ترجمہ حکیم ابو یوسف اصفہانی سنائیں۔ چنانچہ باقیماندہ خطبہ حکیم صاحب نے اردو میں پڑھا جس کا خلاصہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔

مجلس اقتراحات

صدارتی ایڈریس پڑھے جانے کے بعد سبجکٹ کمیٹی کے ارکان کا انتخاب شروع ہوا اور مجلس استقبالیہ میں سے نو مقامی علماء میں سے ۴ کانفرنس کی طرف سے ۳ خدام الحرمین۔ خلافت کمیٹی۔ شیعہ کانفرنس۔ بزم صوفیہ۔ سنی کانفرنس۔ تنظیم کمیٹی خریطۂ حجاز مسلم لیگ اور مسلم پریس کانفرنس کی طرف سے دو دو نمائندگان منتخب کئے جانے لگے۔

اس اثناء میں مولانا شوکت علی صاحب نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ انہیں اور مولانا محمد علی یا مسٹر شعیب قریشی کو سبجکٹ کمیٹی کی شرکت سے معاف رکھا جائے کیونکہ خلافت کمیٹی نے جس کے وہ ذمہ دار کارکن ہیں انہیں اس قسم کا کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔ آپ نے کانفرنس کے مقاصد کے ساتھ اپنی پوری ہمدردی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ اس کے لئے تیار ہیں کہ وہ کانفرنس کو جس قدر مدد دے سکتے ہیں دیں۔ اور جس قدر مشورہ دے سکتے ہیں مشورہ دیں یا حق و اتفاقات سے مطلع کر سکتے ہیں مطلع کریں۔ لیکن جس حیثیت میں ہیں اس کی بنا پر خلافت کمیٹی کو ایسے امور سے پابند کرنا نہیں چاہتے جس کے لئے انہیں کوئی اجازت نہیں دیگئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ آپ کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ اگر خلافت کمیٹی کی طرف سے دوسرے لوگوں کو لے لیا جائے۔ لیکن کانفرنس نے مولانا شوکت علی صاحب کے اس عذر کو تسلیم نہیں کیا اور متعدد مقررین نے علی برادران سے درخواست کی کہ وہ اس عذر کو واپس لے لیں لیکن علی برادران اپنی معذوری ظاہر کرتے رہے کیونکہ خلافت کمیٹی کی طرف سے وہ منتخب ہوکر نہیں آئے تھے۔ لیکن بالآخر مولانا شوکت علی کو سبجکٹ کمیٹی کی رکنیت قبول کرنی پڑی۔ اور مولانا شوکت علی و مولانا محمد علی اور مسٹر شعیب قریشی اپنی ذاتی حیثیت سے کمیٹی کے رکن بنائے گئے۔

اس کے بعد کانفرنس کا اجلاس ملتوی ہوگیا اور شام کو ۵ بجے سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ جو گذشتہ شب رات گئے ملتوی ہوا لیکن پھر بھی تمام تجاویز پیش نہ ہوسکیں۔

منظور شدہ تجاویز میں سے مندرجہ ذیل تجاویز اہم ہیں۔

انہدام آثار اور نجدی مظالم پر رنج و غصہ کا اظہار

انڈین مسلم حجاز کانفرنس جس میں مسلمانان ہند کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے نمائندگان بمقام لکھنؤ مجتمع ہیں اپنا عمیق رنج و غصہ ذیل کے واقعات پر ثبت کرتی ہے جو ارض حجاز میں نجدیوں کیطرف سے پیش آئے ہیں۔

الف۔ مآثر متبرکہ و مشاہد مقدسہ و مساجد اور کا انہدام و بے حرمتی۔

ب۔ تفاسیر قرآن و کتب فقہ کا جلانا اور تلف کرنا اور بزرگان دین و مشاہیر علمائے کرام کی تذلیل و اہانت و آثار رسالت [illegible]

ج۔ بیگناہ مسلمانوں کا قتل عام [illegible] رسائل و مکانات کی تاراجی و [illegible] لوٹ کھسوٹ وغیرہ۔

د۔ حجاج کے اپنے مذہبی احکام و رواج کے بموجب مناسک حج کی ادائیگی اور دیگر عبادات و اعمال میں مزاحمت۔

ہ۔ حاجیوں پر [illegible] کے کرایہ کا اضافہ اور بھاری محصولات کا عائد کرنا۔

و۔ اپنے فرقہ کے سوا تمام دیگر فرق اسلامیہ کو مشرک و بے دین قرار دینا۔

سلطان ابن سعود کے اخراج کی تدابیر

اس کانفرنس کے نزدیک [illegible] ارض مقدس حجاز پر کوئی حق نہیں تھا [illegible] اور اعلانات [illegible] ذکر تجویز نمبر اول میں ہوا ہے اپنے آپ کو حجاز کی حکومت کے لئے اور بھی ناقابل ثابت کر دیا ہے

لہذا کانفرنس قرار دیتی ہے کہ مسلمانان ہندوستان ان کو ہرگز مالک حجاز تسلیم نہیں کرتے۔ اور ان کے اخراج کے بارہ میں ہر ممکن تدابیر پر فوری عمل کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔

حجاز کا طرز حکومت کیا ہونا چاہئے

انڈین مسلم حجاز کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ حجاز میں ایسی حکومت قائم ہو جو بالکل آزاد ہو اور احکام شریعہ اسلامیہ کے خلاف نہ ہو اور شخصی و موروثی نہ ہو اور اس کے اراکین کا تقرر ایک میعاد معینہ کے لئے ہوا کرے۔ اور اس کی تشکیل اہل حجاز کی آزاد رائے سے "الحجاز للحجازیین" کے اصول پر عمل میں آئے۔

حجازیوں کے اسلحہ کی ضبطی کیخلاف ناراضی

انڈین مسلم حجاز کانفرنس نجدی حکومت کے ان طریقوں کے خلاف سخت ناراضگی ظاہر اور پرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے جو اہل حجاز کے اسلحہ ضبط کرکے انکو حفاظت خود اختیاری کے مسلمہ حق سے محروم کرنے کے متعلق حال میں شروع کئے گئے ہیں اور جو اسلام کی روایات کے صریح منافی ہیں۔

التوائے حج کی ضرورت

انڈین مسلم حجاز کانفرنس کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ چونکہ یہ بات معلوم و مشہور ہوگئی ہے کہ حجاز کی موجودہ نجدی حکومت اور نجدی جماعت اپنے سوا دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر مشرک و مباح الدم اور ان کے اموال کو غنیمت تصور کرتی ہے اور حجاج کے اپنے مذہبی احکام کی بموجب مناسک حج کی ادائیگی و دیگر عبادات و اعمال میں مزاحم ہوتی ہے۔ لہذا مسلمانوں کے تحفظ نفوس و اموال کیلئے و بغرض اخراج حکومت نجدیہ ضروری ہے کہ تا اختتام حالت موجودہ حج کا التوا کیا جائے۔ اور اس امر کا مشورہ کانفرنس جملہ مسلمانان عالم کو دیتی ہے۔ اس کانفرنس کو اہل حجاز کے مصائب و تکالیف سے کامل ہمدردی ہے اور وہ ان تمام تدابیر پر عمل پیرا ہونے کو تیار ہے جن سے اہل حجاز کی وہ مشکلات رفع ہوسکیں جو التوائے حج سے ان کو پیش آئیں گی۔

جزیرۃ العرب میں غیر مسلم مداخلت گوارا نہیں ہے

یہ کانفرنس مسلمانوں کے اس عزم صمیم کی پھر تشہیر کرتی ہے کہ جزیرۃ العرب میں کسی غیر مسلم کی مداخلت بالواسطہ یا بلاواسطہ مسلمانوں کو ہرگز گوارا نہیں۔

اسلامی مرکزوں کو وفود کی روانگی

انڈین مسلم حجاز کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ جو مقصد اس وقت مسلمانوں کو مدنظر ہے اس کی تکمیل کے لئے بااثر نمائندگان کے وفود بدین غرض ترتیب دئے جائیں کہ وہ اس مقصد و مدعا کو حاصل کرنے کے لئے۔ دنیا کے اہم اسلامی مرکزوں میں دورہ کریں۔

نجدی حکومت کے ماتحت اجرائے ہوائی میں مدد دینے سے انکار

انڈین مسلم حجاز کانفرنس اہل حجاز کی مصائب و تکالیف سے جو اسوقت نجدیوں کے تسلط کے دوران میں ان پر نازل ہوئی ہیں۔ دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ اور ان کو ہر ممکن مدد پہنچانے کے لیے آمادہ و مستعد ہے۔ مگر نجدیوں کے اقتدار کو ختم کرانے کے لیے یہ کانفرنس صاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کرنے پر مجبور ہے کہ مسلمانان ہند ارض حجاز میں توسیع و اجرائے ریلوے و دوستی وسائل سفر حج کی اسکیموں میں اسوقت تک کوئی مدد دینے کے لیے تیار نہیں ہے جب تک حجاز میں تشکیل حکومت کا مسئلہ اہل حجاز کی آزاد مرضی اور مسلمانان عالم کی خواہشوں کے مواقف طے نہ ہو جائے۔

چندہ کی اپیل

انڈین مسلم حجاز کانفرنس مسلمانوں سے یہ استدعا کرتی ہے کہ جب تک ارض مقدس حجاز کی صورت حال اصلاح پذیر ہو ہفتہ میں ایک روز ترک لذات کریں اور جو روپیہ اس طریقہ سے بس انداز ہو اس کی آمد حجاز فنڈ میں دیں۔

ریاست جے پور میں تعلیمی کمیشن کا تقرر

انگریزوں کی پرورش کا نیا ذریعہ

اجمیر ۲۵ ستمبر۔ ریاست جے پور کے تعلیمی نظام اور طرز کی تحقیقات کے متعلق مہاراجہ نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہے کہ وہ تعلیمی ترقی کے متعلق اپنی تجاویز و سفارشات پیش کرے۔

ریاست کی کونسل کے فائنانشل ممبر صدر ہیں۔ چیف کورٹ کے بج سیشن جج۔ مہاراجہ کالج کے ایک سابق پروفیسر ایک یورپین سلیج اور ایک ٹھکانہ کے سردار کمیشن کے ارکان ہیں۔ کمیشن کے اکثر ارکان کو تعلیم کے متعلق بہت ہی کم تجربہ ہے۔ عوام کو بہت کچھ شبہ ہے کہ اس کمیشن کا نتیجہ غالباً یہ نکلے گا کہ یورپین کثیر تعداد میں ریاست میں بلائے جائیں گے اور محکمہ تعلیم میں فیس مقرر کر دی جائے گی۔

دھاروا میں مسجد کے سامنے باجہ کی ممانعت

پونا ۵ ستمبر۔ دھاروا میں ایک مسجد کے قریب گنپتی کے جلوس میں بھجن پارٹی اور باجہ کو مجسٹریٹ نے روک دیا ہے ہندوؤں نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ گنپتی کا جلوس اور بت اس وقت تک نہ نکالیں گے جب تک لیزرڈوک کے جلوس کے ساتھ باجہ بجانے کی اجازت نہ دیجائے مجسٹریٹ کے امتناعی حکم کے سلسلہ میں آج ایک جلسہ عام ہوا۔ مسٹر ابی نے جلسہ میں تقریر کی اور مجسٹریٹ کے حکم کو ناجائز اور غیر منصفانہ بتایا۔

جبلپور میں بارش کا طوفان

۲۴ گھنٹے میں ۴۵ء۱ انچ بارش

جبلپور ۲۶ ستمبر۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں ۴۵ء۱ انچ بارش ہوئی لیکن آج سورج نکل آیا ہے۔ اب تک بعض پختہ عمارات پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں اور لوگ کشتیوں میں سوار ہو کر مکانوں سے نکل سکتے ہیں۔ اگر چند روز تک اسی طرح کھلا رہا تو نقصان کا اندازہ کیا جا سکیگا۔ آگرہ۔ الہ آباد۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ اور جبلپور کے درمیان اب تار کا سلسلہ درست ہوا ہے۔ عام راستوں اور ٹرینوں کے راستوں کی درستی اور مرمت میں ابھی زیادہ دیر ہے۔

لاہور میں پنڈت موتی لال نہرو کی تقریر

انڈی پنڈنٹ پارٹی کا مضحکہ خیز طرز عمل

لاہور ۲۶ ستمبر۔ آج شام کو بیرون موری دروازہ پنڈت موتی لال نہرو نے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی۔ کانگریس کے نظام عمل اور ان اصول کی تشریح کی جن کے مطابق آیندہ انتخابات کے سلسلہ میں عمل کرنا چاہیے۔ آپ نے رائے دہندوں سے درخواست کی کہ وہ کانگریس کو زندہ رکھیں اور تمام حملوں سے کانگریس کی مدافعت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ سوراج پارٹی سے لڑینگے وہ پارٹی مذکورہ کو اس قسم کی خالی دھمکیاں ہی نہیں دے رہے ہیں بلکہ وہ حقیقتاً کانگریس کے اقتدار کے خلاف اعلان جنگ کر چکے ہیں میں کانگریس کے ایک ادنی خادم ہونے کی حیثیت سے کانگریس کے خلاف تمام حملوں کی مدافعت کرونگا یعنی کہ اس مدافعت میں مجھے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں ہے۔

میں کانگریس انڈی پنڈنٹ پارٹی کے طرز کو نہیں سمجھ سکتا کہ یہ لوگ کانگریس کے ارکان کس طرح رہ سکتے ہیں۔ جبکہ وہ کانگریس سے انڈی پنڈنٹ (آزاد) ہونے کے بھی مدعی ہیں؟ ان لوگوں کی حالت تو اس مسلمان کے مانند ہے جو مسلمان ہونے کا دعوے بھی کرتے لیکن اسلام پر ایمان نہ رکھے یا اس ہندو کی حالت کے مانند ہے جو خود کو ہندو کہے لیکن وید دں پر ایمان نہ رکھے۔ سوراج پارٹی کا یہ دعوے کہ وہ کانگریس کا جزو لاینفک ہے بالکل صحیح اور منطقیانہ ہے کیونکہ سوراج پارٹی کے ارکان دیانتداری اور خلوص سے کانگریس کی ماتحتی میں جمعیت اور مجالس مقننہ کے اندر بھی کام کر رہے ہیں۔

اکالی قیدیوں کی عام رہائی

لاہور ۲۷ ستمبر۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ آج صبح کو تمام صوبہ میں اکالی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جن اکالیوں کو لاہور میں رہا کیا گیا ہے وہ امرت سر روانہ ہونے سے قبل اپنے جاں نثار رہنما سردار کھڑک سنگھ کا انتظار کریں گے۔ امرت سر میں ان کے استقبال کی عظیم الشان تیاریاں ہو رہی ہیں۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے تین دن کے لیے اپنے دفتر میں تعطیل کر دی ہے۔ اور چھٹی منائی جا رہی ہے۔

کلکتہ کے گاڑیبانوں میں فساد کی وبا

کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ آج گاڑیبانوں کی جماعتوں میں فساد ہو گیا باعث نزاع کسی سامان کا لادنا یا اتارنا تھا۔ لڑائی شروع ہو گئی اور لاٹھیاں آزادی کے ساتھ استعمال کی جانے لگیں آٹھ آدمی مجروح ہوئے جن میں سے دو کے سخت چوٹیں آئیں۔ پولیس نے مجمع کو منتشر کر دیا۔ اور ۲۸ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

انتخابات کونسل کے متعلق مولانا شوکت علی کا بیان

نمایندگان پنجاب کے لیے اپیل

ہر شخص کو علم ہے کہ میں ترک موالات کے مسئلہ میں آج بھی وہی رائے رکھتا ہوں جو اول سے تھی۔ اپنے لیے ایک طریقۂ عمل اختیار کر لیا ہے جس کو دینی و دنیوی بہبودی کا ذریعہ سمجھتا ہوں کونسلوں میں داخل ہونیکو میں آج بھی بیکار سمجھتا ہوں۔ مگر میرے بہت سے بھائی اور کام کے ساتھی اس بارے میں دوسری رائے رکھتے ہیں وہ بھی کونسلوں کو بہت اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر پھر بھی مجبوراً ان کے ذریعہ سے کچھ کام نکالنا چاہتے ہیں۔ مجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ میں ان پر جبر کروں یہ حالت ہوتے ہوئے۔ جبکہ لوگ کونسلوں میں جاتے ہیں تو میں ضرور یہ رائے رکھتا ہوں کہ جانیوالوں میں سے مسلمانان پنجاب ان خادمان قوم کو منتخب کریں۔ جو کونسلوں میں جا کر ذاتی مفاد کے لیے کوشش نہ کریں۔ بلکہ قومی مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ اس سلسلے میں نہایت خوشی کے ساتھ پنجاب کے مسلمان امیدواروں میں سے رانا فیروز الدین خاں۔ چودھری افضل حق ڈاکٹر محمد اقبال۔ شیخ محمد صادق۔ ڈاکٹر محمد عالم۔ مولوی مظہر علی اظہر اسد خان۔ محمد عظیم خاں کو جنھیں پنجاب خلافت کمیٹی کے الیکشن بورڈ نے پنجاب کونسل کے لیے امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے بہترین امیدوار سمجھتا ہوں۔ یہ حضرات خلافت کی خدمت کر چکے ہیں۔ اسلام کے حامی ہیں اور اب بھی ہر مسئلہ میں جاں فروشی کے ساتھ اسلامی و ملکی مفاد کی پوری پوری تائید کریں گے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ مسلمانان پنجاب ان کا ساتھ دیں گے۔ دکھاوٹی لوگوں سے زیادہ انہیں آزمائے ہوئے کارکنان اسلام کو اپنی رائے دیکر کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور ان کے علاوہ جس امیدوار کو پنجاب خلافت کمیٹی پنجاب کونسل کے دیگر حلقہ جات یا اسمبلی کے لیے منتخب کرے۔ ان کے لیے بھی اسی طرح سعی و کوشش کریں گے

مولانا شوکت علی۔ خادم کعبہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا پشاور میں ورود مسعود

مسجد مہابت خاں میں عظیم الشان جلسہ

پشاور ۲۰ ستمبر۔ حضرت مولانا الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند آج کل پشاور میں تشریف فرما ہیں۔ مسلمانان پشاور حضرت مولانا کے قیام سے جو جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں ہے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مختلف مقامات پر آپ کے وعظ میں سامعین کی کثرت سے ان کے اشتیاق کا اظہار ہوتا ہے۔ قیامگاہ پر ملاقات کرنیوالوں کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے امید کی جاتی ہے کہ پشاور میں مولانا کا قیام مسلمانوں کی مذہبی بیداری اور ملی ترقی کا باعث ہوگا۔ اور جمعیت علماء ہند کے ساتھ ان کا تعلق بہت گہرا ہو جائیگا۔

مسجد مہابت خاں میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ سامعین کی کثرت اسقدر تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریریں ہوئیں۔ جن سے مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی جذبات کا دریا جوش مارنے لگا۔ ایک جلسہ مولانا محمد عرفان صاحب کے داخلہ کے متعلق منعقد ہوا ناظم الجمعیۃ کی تقریر بھیجا ہوں۔

(مولانا کی تقریر آئندہ پرچہ میں شائع کی جائے گی الجمعیۃ)

(نامہ نگار خصوصی)

دار الحکومت

مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ

مستغیث کا بیان

دہلی ۲۹ ستمبر۔ آج مسٹر لوئس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مسماۃ اصغری بیگم کا مقدمہ پیش ہوا سوامی شردھانند۔ اندر ویش بند ہو اور سکھدیو وغیرہ ملزمین حاضر تھے۔ عبد الحلیم شوہر اصغری بیگم کا بحیثیت مستغیث بیان ہوا جس میں انہوں نے مسماۃ مذکور کا کراچی سے روانہ ہو کر غائب ہو جانا اور پھر اس کی تلاش میں ان کے خسر کا مختلف مقامات پر جانا۔ اور دہلی میں اکران کو تار دیکر بلانا بیان کیا۔ اور اس تمام گفتگو کا بھی ذکر کیا جو ان سے سوامی شردھانند اور ان کے چیلوں نے کی تھی۔ کارروائی جاری ہے۔

دسہرہ کی تیاریاں

کیا مسلمان ہی قصوروار ہیں

اکسٹھ مسلمان زیر دفعہ ۱۰۷ عدالت میں اس لیے طلب ہوئے ہیں کہ وجہ ظاہر کریں کہ اُن سے قیام امن کی ضمانت کیوں نہ لی جائے۔ اڑسٹھ آدمیوں کا پولیس نے اور چالان کیا ہے۔ دہلی کے مسلمانوں کو حیرت ہے کہ حکومت نے یہی کارروائی عید الاضحیٰ کے موقعہ پر کیوں نہ کی۔

مقدمہ الامان کی آیندہ پیشی

الامان کا دوسرا مقدمہ جو زیر دفعہ ۱۰۸ دائر ہوا ہے یکم اکتوبر کو پیش ہوگا۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ تشریف لے آئے ہیں اور دفتر الامان میں مقیم ہیں۔ اس مقدمہ میں بھی دہلی کے وکیل صاحبان پیش ہونگے جو پہلے مقدمہ میں تھے۔

مقدمات فساد

عید کا مقدمہ فساد جس میں ۳۷ ہندو ماخوذ تھے دوسرے مقدمہ کے اختتام تک ملتوی ہو گیا ہے۔

دوسرا فساد کا مقدمہ جس میں ۲۵ ہندو ماخوذ ہیں۔ ۲۸ ستمبر کو پیش ہوا۔

گیارہ مسلمانوں کے خلاف مقدمہ ۲۷ ستمبر کو پیش ہوا۔ ڈاکٹر ربیل کی شہادت ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۴

کی عدالت فوجداری میں پیش کی جا چکی ہے یہ ہے انگریزوں کا حسن انتظام اگران وجوہات کے مدنظر حضور نظام نے اصلاح کی خاطر ایک ایک کر کے نکالا تو کیا برا کیا۔ ہمارے خیال میں انگریزوں کی ملازمت پر زور دینا دیسی ریاستوں پر دست تنظیم بڑھانے کا مترادف ہوگا۔

اگر ضرورت لاحق ہوئی تو ہم نے انگریزوں کا اہم ذکر کیا ہے ان سب کی کارگذاریوں پر کافی روشنی ڈالی جائے گی تاکہ اندازہ لگایا جاسکے کہ ان کے عہد میں انتظام کی کیا حالت تھی۔

(ایک صاف گو)

مولانا فاخر کی گرفتاری پر تبلیغ الاسلام بدایوں کا احتجاج

۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء کو دفتر انجمن تبلیغ الاسلام میں اراکین انجمن کا جلسہ منعقد ہوا حسب ذیل تجویز منظور ہوئی:۔

" اراکین انجمن تبلیغ الاسلام بدایوں کا یہ اجلاس حضرت مولانا فاخر الہ آبادی سجادہ نشین و مولانا شاہ ولایت حسین صاحب کی گرفتاری پر اپنے دلی غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ہر دو بزرگوں سے فوراً مقدمہ اُٹھالے ورنہ ایسے مقدس نفوس پر جو ہندوستان کے صوفیا و علماء و مشاہیر کی یادگار ہیں مقدمہ قائم کرنا مسلمانوں کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ اپنے جذبات و احساسات کو قابو میں نہ رکھ سکیں۔ انجمن تبلیغ الاسلام بدایوں اعلان کرتی ہے کہ گورنمنٹ نے اگر مسلمانوں کے جذبات و احساسات کے خلاف کارروائی کی تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا حکومت کا فرض ہے کہ وہ خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کرے ورنہ مسلمانوں کے جذبات اس درجہ مشتعل ہو جائیں گے کہ پھر گورنمنٹ کو پچھتانا پڑے گا۔

فقیر محمد عبد الحامد قادری بدایونی
ناظم انجمن تبلیغ الاسلام بدایوں

لادھوکا ضلع فیروزپور میں انجمن اتحاد و ترقی اسلام کا اجراء

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

چند ہمدردان قوم نے مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے قصبہ لادھوکا ضلع فیروزپور میں انجمن اتحاد و ترقی اسلام قائم کی ہے جس کے مقاصد ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ انجمن کی بنیاد ۸ اگست ۱۹۲۶ء سے رکھی گئی ہے

(۱) نماز اور دیگر ارکان اسلام کی پابندی کرنا اور دوسروں کو ان پر آمادہ کرنا۔

(۲) مسائل اختلافیہ کو نظر انداز کر کے اتحاد بین المسلمین۔ اور رواداری پیدا کرنا۔

(۳) (الف) مسلمانوں کو تجارت کی ترغیب دینا۔ اور دکانداری سے جو شرم و حجاب زمانہ ان کے درمیان جاری ہے اسکو دور کرنا۔

(ب) مسلمان دکانداروں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(۴) (الف) ہر قسم کی فضول خرچی کے خلاف پر زور تبلیغ کرنا

(ب) مسلمانوں کو قرض کی خرابیوں سے آگاہ کرنا۔

(۵) لادھوکا کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا۔

(۶) اسلامی کتب اور تقریروں کے ذریعہ نوجوانوں میں صحیح جذبات پیدا کرنا

(۷) صحت جسمانی کے لیے ورزشی کھیلوں کا انتظام کرنا۔

انجمن ہذا نے اپنے پہلے مقصد کو عمل کرنے کے لیے چند نوجوان ممبروں کی دو پارٹیاں بنائی ہیں۔ جو باری باری صبح کے وقت اٹھتی ہیں۔ اور چند پنجابی موزوں نظمیں جو کہ نماز کے متعلق ہیں۔ بازاروں اور گلیوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ جن کا اثر چند دنوں میں اتنا ہو گیا ہے کہ اب قصبہ ہذا میں بہت کم بے نمازی نظر آتے ہیں۔ اور وہ بھی انشاء اللہ جلدی ہی نماز کے پابند ہو جائیں گے۔ ابھی تک لوگوں کو زبانی کہنے یا کسی طرح سے تنبیہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ نماز کے اوقات میں مسجدوں میں نمازیوں کی تعداد بہت تسلی بخش ہوتی ہے چنانچہ یہاں کی جامع مسجد میں جہاں بیس یا پچیس آدمی جماعت میں شامل ہوتے تھے۔ اب وہاں سو سوا سو کے قریب ہوتے ہیں۔ اسی طرح باقی مسجدوں میں بھی بہت رونق ہو گئی ہے۔

علی محمد جائنٹ سکرٹری انجمن اتحاد و ترقی اسلام لادھوکا۔

کتب خانہ نذیریہ کو کتابوں کا عطیہ

جناب مولوی حافظ محمد ظفر صاحب کاندھلوی نے حال ہی میں کتب خانہ نذیریہ دہلی کو کتب ذیل مرحمت فرمائی ہیں۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اعانت کتبخانہ کی توفیق دے۔ ہم کارکنان کتبخانہ موصوف کے اس مخلصانہ عطیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ترجمان القرآن بلطائف البیان حصہ پنجم ایک جلد۔ السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح مسلم مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم ایک جلد۔ نفحۃ الطیب من ذکر المنزل الحبیب و حضرات التجلی من نفحات التجلی والتاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول مجلد۔ خزانۃ اللغات مکمل مرتبہ نواب شاہجہاں بیگم یک نسخہ۔ محاربات تہسلی ہر سہ حصہ معہ رسالہ مفردہ معہ مظالم ارمینیہ مجلد ایک۔ خلاف بیانی جماعت قادیانی مجلد ایک۔ براہین احمدیہ مجلد ایک۔ دیوان حافظ مجلد ایک مجموعہ میزان الصرف۔ صرف میر مراح الارواح مجلد ایک۔ رسالہ وقف علی الاولاد مؤلفہ علامہ شبلی مجلد ایک۔

نواب کنور جمشید علی خاں صاحب بھی کتبخانہ کا معائنہ کرنے کے واسطے تشریف لائے تھے۔ بہت دیر تک مختلف کتابوں کو دیکھتے رہے اور ہر طرح اطمینان کا اظہار کیا۔ موصوف نے کتبخانہ کی امداد کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

عاجز۔ سید محمد عبد الرؤف مہتمم کتب خانہ نذیریہ پھاٹک حبش خان۔ دہلی

اخبار الجمعیۃ

کے لیے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں (منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی)

سبز چادر ملنے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

ایک مسلمان دشمن کے مقابلہ میں

اس پر آشوب زمانے کی حالت دیکھکر جبکہ اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور ہر قوم ان کو مٹا دینا چاہتی ہے ایک اہل درد مسلمان نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر "مجموعہ خدا و ند" مصنفہ علامہ راشد الخیری کا مطالعہ کیا جائے تو ایک مسلمان دشمن غیر مسلم پر حاوی ہونیکی حقیقت سے آشنا ہو سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں یہ کتاب قرون اولیٰ کے پرجوش مسلمانوں کی جانبازیوں کا حیرتناک مرقع اور اسلامی جوش اور سلف صالحین کی محبت پیدا کرنیکا بہترین ذریعہ ہے قیمت فی جلد ۱۲ محصول ۴

منیجر جنرل سپلائی سٹور دہلی

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لیے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ سالانہ ۸ ششماہی ۴

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران۔ دہلی

پاکٹ کی شب چراغ واچ	شب چراغ رسٹ واچ
قیمت للعہ معہ محصول ڈاک	گارنٹی ۳ سال قیمت ۶ معہ محصول ڈاک

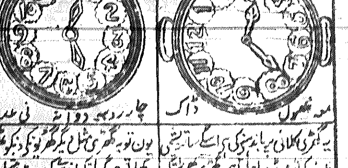

یوں تو یہ گھڑی مثل دیگر گھڑیوں کے وقت دکھاتی ہے مگر اندھیرے میں بجلی کی طرح چمکتی ہے جس سے بخوبی ٹائم دکھائی دیتا ہے گھڑی شیپ کی خوبصورت ٹائم کی پکی مشین کی مضبوط گارنٹی تین سال کی ہر گھڑی کے ہمراہ ایک چین بھی دیا جاتا ہے ایک شیشی خوشبو دار شربت کی دیجائیگی۔ قیمت فی عدد معہ محصول ڈاک چار روپیہ۔

یہ گھڑی کلائی پر باندھنے کی ہے اسکے ساتھ چمڑے کا تسمہ دیا جاتا ہے یہ گھڑی بھی شب چراغ روشنی کے ٹائم دکھاتی ہے یہ گھڑی ٹائم کی پکی ہے مضبوط شیپ خوبصورت گارنٹی ۳ سال ہے قیمت فی عدد معہ محصول ڈاک چھ روپیہ ہر گھڑی کے ہمراہ ایک شیشی خوشبو دار شربت کی دیجائیگی۔

اے ایم صدیق سوداگر کلکتہ ڈاکخانہ بوبازار فرپن ۳۱

عروس زندگی

انسانی زندگی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی ہر مذاق کیساں مفید مضامین پر نہایت خیز علمی ادبی اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی ضخیم کتاب علم کا خزانہ اصولوں کا خزانہ معہ محصول ڈاک ... بالکل مفت پتہ ذیل سے طلب فرمائیں اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن بھی تیار ہو گیا ہے
پتہ ملنے کا: حکیم راج نراین دہلی

پاؤ بھر سونا یا پانچ سَو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پُران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پُران داتا از سر نو نئی زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف پُران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی بدولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست واحباب، اعزا واقرباء، اپنے ہمسایوں اور قرب وجوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پُران داتا" تپ دق کے لئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت: ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (للعہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "پُران داتا" مہندرو (پٹنہ)

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ کے سراہنے والوں کی تعداد ہیں اس عجیب وغریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر بڑے سے بڑے نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا، سرعت وقت واحتلام کیواسطے شربت اکسیر دافعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبت کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بے اعتدالی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو سستی پیدا ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی ہمیشہ کے لئے دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہٰذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج بھیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ الیس اے بی بخشی اینڈ کمپنی مہد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۔ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

سفوف مُراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

[illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

[illegible]

جوب حیرت

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

عرق بخار

[illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

[illegible]

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین بک ایجنسی ... پٹیالہ

نمک سعیدی

[illegible]

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب یوں ہیں نئے سے سر پہ ڈرگی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بڑا ہے عمل

جسکی تعریف میں علی کے ہیں معنی آدنے

جسکی توصیف میں کثر کا ہوا ہے قلم

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیرپوٹی بیرنائیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ، چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر پیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنسی سمری ضلع دربھنگہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو صلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اقبال نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (سے) ...

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

یہ مالا کیسی ہے، کس قیمت کی ہے، اور کس شان وشوکت کی ہے، اسکا اندازہ آپ کو خود ہی ہو سکتا ہے اگر میں یہ عرض کر دوں کہ یہ علمی موتی ہیں اور بہو بیٹیوں کو نور علی نور بنا دیتے ہیں۔

دس تمثیل کتابوں (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) ...

[illegible]

ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی قرولباغ دہلی

ہفتہ وار ہمدرد کی خصوصیات

ہمدرد — دار السلطنت ہند کا واحد اسلامی روزانہ اخبار ہے۔

ہمدرد — مولانا محمد علی کی ادارت میں ...

[illegible]

منیجر اخبار ہمدرد کوچہ چیلان دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

[illegible]

جنرل منیجر قومی کتب خانہ ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں، سفر وحضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۱۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۔۔۸۔۔۱ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلد قیمت ۔۔۸۔۔۴ مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۱ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول حنائی کاغذ قیمت ۔۔۸۔۔۲۲

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری مصر ۔۔۔۔۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۔۔۸۔۔۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب

بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴ بمبئی نمبر ۹

کیف شباب

[illegible]

منیجر چشمہ کمال۔ دہلی

ساری دنیا ایک بھی نہیں یقین کا بیڑا پار

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

[illegible]

المشتہر ڈاکٹر ایم۔ اے۔ وقف ہند کوکلان مسجد دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہار شنبہ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۵

پشاور میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تقریر
اصلاحات سرحد کے مسئلہ پر مولانا کے بیش بہا خیالات

جناب صدر اور معززین حاضرین -

آپ کے جلسہ کی . . . کارروائی تقریباً ختم ہو چکی ہے ہر ایک تجویز پر مفصل بحث و مباحثہ بھی ہو چکا ہے - اور میرے خیال میں اب کسی مزید تقریر کی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ حضرات کے اصرار نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں بھی چند الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں -

صوبہ سرحد میں جہاں تک ریفارم کا تعلق ہے یہ ایک ایسا جائز اور صحیح مطالبہ ہے کہ کسی عقلمند آدمی کو اس کی معقولیت سے انکار نہیں ہو سکتا - میں چند یوم سے یہاں آیا ہوا ہوں - شہر میں چلتا ہوں پھرتا ہوں - کل چھاؤنی بھی گیا تھا - میں نے تو یہاں کے باشندوں میں کوئی ایسی وحشت اور جہالت نہیں پائی جس کے باعث ان کو ان کے انسانی حق سے محروم رکھا جائے - انکی تہذیب - ان کا تمدن - راستہ میں واپس آنے کا چال - قانون کا احترام - آخر ان میں وہ کونسی نئی بات ہے جس کے باعث ان کو سخت سے سخت قانونی شکنجہ میں جکڑا گیا ہے - میں تو پنجاب بلکہ دہلی اور یوپی کے لوگوں میں اور یہاں کے باشندوں میں کوئی فرق نہیں دیکھتا -

آپ کو معلوم ہے کہ چند سال پیشتر ہندوستان میں ترک موالات کی تحریک کا کیا حال تھا - اس کا نام چاہے عدم تعاون رکھو - یا تحریک آزادی کہو یا اس کو آپریشن سے تعبیر کرو - بہر حال ایک ایسی مبارک اور متفقہ جد و جہد تھی کہ جس نے گورنمنٹ کے دانت کھٹے کر دئے تھے - اتنی زبردست طاقت کے گھٹنے ٹوٹ چکے تھے واؤنڈ ہمیل کانفرنس کے لئے گورنمنٹ خوشامد کر رہی تھی گورنمنٹ کی وسعت خاک میں مل چکی تھی - کیا اتنی زبردست اور کامیاب تحریک کے زمانے میں ان جاہل اور وحشی پٹھانوں سے کوئی حرکت یا کوئی فعل عدم تشدد کے خلاف ظہور پذیر ہوا - ؟ اس نازک زمانہ میں اس صوبہ کے باشندوں نے جس امن پسندی کا ثبوت دیا کیا گورنمنٹ اس سے واقف نہیں ہے - تمام صوبہ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا جس پر انگلی اٹھائی جا سکے - اتنی زبردست تحریک کو ناکام کرنے کا الزام بھی چوری چورا پر ہے جو یہاں سے ایک ہزار میل دور ہے - یہ کس قدر تعجب ہے کہ چوری چورا تو آج اصلاح سے سود مند ہے - لیکن یہ شریف وفادار اور پر امن صوبہ امن فرمنی اصلاح سے محروم ہے -

عزیزان من اگاندھی ایرون فیل ہونے کے بعد ایک دوسرا دور شروع ہوا جس کا سہرا مالوی شردھانند - لاجپت رائے جیسے لیڈروں کے سر پر باندھا گیا - یہ دور بہت خطرناک تھا - اس تحریک کے بانیوں نے ابتداہی اس منحوس تحریک کی بنیاد تشدد پر قائم کی - ماوہی جی تمام ملک میں انگارے اچھالنے پھرے اور شردھانند نے آگرہ میں آگ کی چنگاریاں پھیلائیں - ترک موالات کے زمانہ میں یہ عذر کیا جا سکتا ہے کہ وہاں ایک زبردست طاقت کا مقابلہ تھا اس لئے صوبہ سرحد با امن رہا لیکن مالوی تحریک کے دور میں تو دو مساوی طاقتوں کا مقابلہ تھا اور وہ سابقہ خطرہ بھی نہ تھا - مگر باینہمہ صوبہ سرحد نے جس رواداری کے ساتھ اقلیت کی حفاظت کی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی - صرف ایک کوہاٹ کا معمولی سا معاملہ ہے اگرچہ وہ بھی یقیناً قابل افسوس ہے لیکن اگر اس میں سے غلط پروپیگنڈے کا حصہ حذف کر دیا جائے تو وہ ایک معمولی سا جھگڑا رہ جاتا ہے - اس کے ماسوا اس صوبہ کے وحشیوں کا دامن بالکل صاف ہے

مالوی نے بیگانہ ہی جی کو شکست دینے کے لئے جو کھیل کھیلا تھا اور جس وفادارانہ طریقہ سے لارڈ ریڈنگ کی خدمت انجام دی تھی اس کا مقتضا تو یہ تھا کہ سب سے زیادہ یہ زمین پہلے آئین مالوی کے لہر پہلے اترے متاثر ہوتی لیکن خدا کا شکر ہے کہ صوبہ سرحد جہاں سلمان نناوے فی صدی ہیں اس وقت تک پر امن ہے یہاں کی اقلیت - یوپی اور سی پی کی اکثریت سے بھی زیادہ آرام اور عیش میں ہے - پھر نہ معلوم کہ گورنمنٹ کیا چاہتی ہے - صوبہ سرحد کے باشندوں سے کس قسم کا ثبوت مطلوب ہے - ؟ اگرچہ جس چیز کا نام اصلاح رکھا گیا ہے وہ ہمارے نزدیک لغو اور بے کار چیز ہے - ہم اسے انگریزوں کی ایک چوسی ہوئی خشک ہڈی سمجھتے ہیں - جو پھینک دیا گیا ہے وہ مردے کے برابر ہے - جہاں اصلاحات کا دور دورہ ہے وہاں کیا نہیں ہو رہا ہے - اصلاحی صوبوں میں کیا گورنمنٹ کی خواہشات پوری نہیں ہو رہی ہیں - سینکڑوں تجویزیں پاس ہوتی ہیں - اور ان پر عمل نہیں ہوتا - خود اسی صوبہ کا معاملہ باوجود پاس ہو جانے کے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے - اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ آخر اس پر کب عمل ہوگا -

میرے عزیزو! میں اس وقت ان چیزوں کا ذکر کرنا نہیں چاہتا - جو اس صوبہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی خدمات انجام دی گئی ہیں - یہ ایک بھولی ہوئی بات ہوگی کہ ہم اپنی جان نثاریوں کے احسانات جتائیں - محکوم قوموں کا جان اور مال اس لئے ہوتا ہے کہ وہ حاکم قوم پر قربان کیا جائے - رعایا اس لئے ہوتی ہے کہ وہ راعی کی مصیبت کے وقت اپنی تمام قربانیاں پیش کرے - ہم نے جو کچھ کیا وہ ہمارا اخلاقی اور قانونی فریضہ تھا جو ہم نے پورا کیا - اگرچہ بقول شخصے (مولانا ظفر علی خاں کی گرفتاری کے بعد جب گاندھی جی لاہور تشریف لائے تو نہایت سادگی کے ساتھ اپنی تقریر میں فرمایا " مولوی ظفر علی نے اپنا بچہ بچا لیا - اب تم اپنی بچھڑی بچاؤ " لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا - اب گورنمنٹ بھی اپنا فرض ادا کرے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ زبردست پر کوئی چیز فرض نہیں ہوا کرتی

میں تو کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کا اس صوبہ کو اصلاح نہ دینا خود گورنمنٹ کے عدل و انصاف بلکہ اس کی تہذیب پر ایک بدنما داغ ہے - دنیا کی مہذب سلطنتوں کی صف میں برطانیہ کا کیا پوزیشن ہوگا - جب کہا جائیگا کہ گورنمنٹ سو سال میں بھی ایک صوبہ کو اس قابل نہ بنا سکی جو اصلاح کا مستحق ہوتا - اگر شاگرد کی نالائقی کا تذکرہ ہوگا تو استاد کی لیاقت کا بھی اعتراف نہیں کیا جا سکتا -

ہمارا ریفارم کو طلب کرنا محض اپنے فائدہ کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم گورنمنٹ کے سفید اور صاف دامن کو نالائقی کی آلودگی سے بچانا چاہتے ہیں - ابھی ہی ایک دوست نے کہا ہے کہ گورنمنٹ بتدریج ہندوستانیوں کو آزادی دینا چاہتی ہے میں اس تدریج کا اعتراف کرتا ہوں - بیشک جس دن حضرت اسرافیل صور پھونکتے ہوں گے - اس دن غالباً لندن سے آزادی ہند کا تار آ رہا ہوگا - (چیرز)

بہر حال ہمیں اس سے بحث نہیں کہ وہ تدریج کب ختم ہوگی جب اس صوبہ نے نازک سے نازک موقع پر اپنی وفاداری و تہذیب کا ثبوت دیا ہے تو پھر اس کو خواہ مخواہ ظلم و ستم میں مبتلا کرنا کہاں کا انصاف ہو سکتا ہے - کیا دفعہ ۴۰ - اور دفعہ ۳۶ وغیرہ دفعات بھی اس قابل ہیں کہ وہ اس بیسویں صدی میں انسانوں اور پھر اس قدر کے وفادار انسانوں پر عائد کی جائیں - اور پھر وہ بھی اس گورنمنٹ کی جانب سے جس پر یہاں کے لوگ گذشتہ سالوں میں اپنی جان اپنا مال اور اپنا ایمان تک قربان کر چکے ہیں (چیرز) خدا کی قسم مجھے حیرت ہوتی ہے کہ جب ایک پٹھان سے گولی چلانے کو کہا جاتا ہے تو وہ بدون کسی تحقیق کے حکم کی تعمیل کرتا ہے - اور اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس کی گولی سے ایک کلمہ گو کا سینہ چھلنی ہو رہا ہے - لیکن اتنی جبری خدمت کے بعد جب وہی پٹھان اصلاح کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو گورنمنٹ اسے ٹال دیتی ہے - حالانکہ وہ صرف وہ مانگتا جو اوروں کو مل رہا ہے

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی - تاریخی - تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمائیے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر مطلب فرمائیے فوراً تعمیل کی جائے گی - اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں - یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے - اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے - ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں - ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں -

رد مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ نبی مرزا غلام احمد کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں

تبیان العارفین

تمام یورپ کا مذہب اسلام ہے

بعض مہمات التصوف

رباعیات عمر خیام

نظام نغمیہ یعنی خلاصہ سائنس اور اسلام

دینیات

تاریخ القرآن

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

بیان الاسرار ترجمہ تاریخ الخلفاء

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ھ

کونسلوں میں مسلمانوں کی فرقہ آرائی

اس وقت ہمارا ملک ایک عجیب دور پراگندگی سے گذر رہا ہے اس کی وطنی سیاست جس کا شیرازہ ترک موالات کی ناکامی کے بعد ہی درہم و برہم ہو گیا تھا، انتشار و بحران کے آخری نقطہ پر پہنچ گئی ہے۔ ملک کے سامنے کوئی ایک نصب العین، کوئی ایک طریق کار کوئی ایک پالیسی اور کوئی ایک نظام عمل نہیں ہے جس پر تمام قوتیں جمع ہو سکیں۔ فکر و عمل کی آزادی جو مرکزی نظام کی برہمی کا دوسرا

یں وہ بایں ہمہ اقلیت رکھتے ہیں اور ان کے پاس اپنی آواز کو مؤثر بنانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے لیکن باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ اس اقلیت میں بھی وہ متحد نہیں ہیں۔ نہ ان کی کوئی مشترکہ پالیسی ہے نہ کوئی مشترکہ پروگرام ہے، اور نہ کسی ایک طریق کار پر متحد ہیں۔ ایک طبقہ جداگانہ مسلم پارٹیاں بنا رہا ہے۔ دوسرا طبقہ سوراج پارٹی کی حمایت کر رہا ہے۔ ایک جماعت ہندوؤں کے خلاف صف آرائی کرنا چاہتی ہے، دوسری جماعت گورنمنٹ کی دست و بازو بن کر وزارتوں کے حصول کی خواہشمند ہے۔ ایک جماعت کامل مزاحمت کی پالیسی کو مفید سمجھتی ہے دوسری جماعت جزوی تعاون کی قائل ہے۔ ایک جماعت حکومت کی آلہ کار بن کر ہندوؤں کو شکست دینے کا دعویٰ کر رہی ہے۔ دوسری جماعت حکومت کے ساتھ تعاون کر کے اصلاحات کو کامیاب بنانے کی حامی ہے اور ان سب سے الگ ایک اور جماعت ہے جو اس ہنگامہ سے بالکل ہی بے تعلق رہنا چاہتی ہے۔ یہ سوال بعد کا ہے کہ ان مختلف خیالات میں کونسا صحیح ہے اور کونسا غلط۔ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ یہ اختلاف فی نفسہٖ اپنے اندر ایک خرابی رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس نے مسلمانوں کی قومی آواز کو اس حد تک کمزور کر دیا ہے کہ اگر وہ کونسلوں میں کوئی مؤثر کام کر بھی سکتے تھے تو اب نہیں کر سکتے۔

موجودہ وقت کی نزاکت اس کی متحمل نہیں ہے کہ مسلمانوں کے مختلف طبقے اپنے اپنے سیاسی مزعومات پر حد سے زیادہ اصرار ...

پٹیالہ میں مسلمانوں کی حالت

ہمیں پٹیالہ کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ "زمیندار" میں ریاست کے بعض حکام کی جانب سے خطبہ نماز جمعہ اور درس حدیث و قرآن کی بندش کے متعلق جو اضطراب انگیز خبر شائع ہوئی تھی وہ غلط ہے اس کی تائید ریاست کے ایک بزرگ نے بھی کی ہے جو خود ہمارے دفتر میں آئے تھے اور اس واقعہ کو غلط بتلاتے تھے۔ واقعہ کی اصلیت صرف یہ معلوم ہوئی ہے کہ ریاست میں باہر سے آنے والے بعض علماء و مقررین کے مواعظ و خطبات کی ممانعت کر دی گئی ہے اور یہ بھی خود مسلمانوں کی اپنی بدبختی و بدعملی اور فرقہ آرائی کا نتیجہ ہے جس طرح ہندوستان کے مسلمان بالعموم آپس کی حرب عقائد میں مشغول ہیں۔ اسی طرح کچھ عرصہ سے پٹیالہ میں بھی حنفی وہابی کا جھگڑا برپا ہے اور جماعت یہ کوشش کرتی ہے کہ جس طرح ممکن ہو حریف کو نیچا دکھائے خواہ اس میں غیروں سے مدد ہی کیوں نہ طلب کرنی پڑے اور غیروں کے سامنے اسلام کی تذلیل و رسوائی ہی کیوں نہ ہوتی ہو۔ یہی زمانہ تھا جب یہ ناپاک اسپرٹ مسلمانوں میں تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی تھی تو حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب پٹیالہ تشریف لے گئے اور وہاں مسلمانوں کو اس رسواکن دین رزم (؟) سے روکنے کے لئے وعظ فرمانا چاہا۔ گروہ گروہ جو مسلمانوں کے باہمی نفاق و شقاق ہی میں اپنی فلاح و کامرانی کا سامان تلاش کرتا ہے، مولانا کے اس ارادہ سے قدرتی طور پر چراغ پا ہو گیا۔ اور اس کی جانب سے پہلے ...

[illegible]

مجلس عزا یا محفل نشاط؟

کا دروازہ بند نہ ہوگا اور اسی طرح وہ خدا کی زمین میں خستہ و پامال رہیں گے۔

ہم عصر خلافت کی ایک خبری اشاعت میں یہ اشتہار نظر سے گذرا کہ اصطبل میں کسی تاج الدین صاحب کے زیر نگرانی ایک "قابل دید" محفل "اور دلچسپ مشاعرہ منعقد کیا جا رہا ہے جس کا مصرع طرح یہ ہوگا کہ

خاک و خوں میں جب سے شبیر غلطاں ہو گیا

یہ کس قدر دلدوز و روح فرسا الفاظ ہیں کہ مجلس عزا بزم مشاعرہ کی صورت میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اس کو قابل دید دلکش اور دلپسند قرار دیا جا رہا ہے گویا کوئی محفل عیش و طرب ہے اور اس میں لوگوں کے لطف و تفریح کے لیے اس ذات پاک کے سر کو خاک و خون میں لٹایا جا رہا ہے جس کی شان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسینؓ منی و انا من حسین ...

[illegible]

بقیہ صفحہ اول

لالہ لاجپت رائے کی منطق

[illegible]

الجمعیۃ کا انعامی مضمون

جمہوریت اور ملوکیت

آج کل جمہوریت اور ملوکیت کی بحث اخباری دنیا میں جاری ہے۔ اور چونکہ جمہوریت یا ملوکیت کی حقیقت نوع انسانی کے مفاد اور نظم عالم کے لئے ایک لازمی اساس ہے، اسلئے ضروری ہے کہ اس کو نہایت واضح طور سے منقح کر دیا جائے۔ ...

[illegible]

بلال احمد زبیری

مدیر معاون الجمعیۃ دہلی

خلافت کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس

[illegible]

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کے ارشادات

آزادی کی طرف بڑھو

مسلمانو! تم اس امر سے بخوبی واقف ہو کہ انگریزی حکومت جو تم پر مسلط ہے اس نے تمہارے ملک کو تم سے چھین کر قبضہ کر لیا اور اس کے حاکمانہ اقتدار نے تمہارے تمدن و معاشرت و اخلاق کو اسقدر مسخ کر دیا ہے کہ تمہاری روحیں بھی مسخ ہو چلی تھیں۔ اعلان حق سے تمہاری زبانیں گنگ تھیں۔ جہاد کا لفظ زبان سے بولنا ناممکن تھا۔ کلام مجید کی آیتوں میں تحریف معنوی ہو رہی تھی۔ انگریزوں کی اطاعت کو فرض و واجب کہا جاتا تھا۔ انگریزوں سے تم اسقدر ڈرتے تھے جس قدر کسی مسلمان کو صرف خدا سے ڈرنا چاہیے۔ ابھی چند سال ہوئے کہ تم نے ان حالتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یہ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے واقعات اور حالات کی بنا پر ملک کے اندر۔ ایک ایسی فضا پیدا کی جس نے تمہاری آنکھوں کو کھول دیا۔ تمہاری زبانیں برملا اعلان حق کے لیے وقف ہو گئیں تم نے سمجھ لیا کہ انگریزی حکومت کا تسلط سم قاتل ہے اسلامی قانون کے رو سے حکومت جابرہ ایک عذاب الٰہی۔ اس سے خلاصی اہم فریضہ دینی ہے۔ اور نہایت ایثار و قربانی اور جرأت و دلیری کے ساتھ تم نے قدم آگے بڑھایا۔ ہندوستان کی دیگر قوموں کے اندر بھی تم نے صحیح آزادی کا جذبہ پیدا کیا۔ اور تم نے وقتی حکومت سے جنگ کرنے کا ایک مشترکہ محاذ تیار کیا جس کا نام کانگریس ہے۔ مگر نہایت افسوس اور سخت افسوس ہے کہ آج تم اپنی تمام آرزوؤں کو خاک میں ملاتے ہو۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پھر اسی تاریک غار میں گرے جاتے ہو جس سے تم نکل چکے تھے۔ اور اسی گمراہی و ضلالت کی طرف قدم بڑھا رہے ہو جس سے تم نے نجات حاصل کر کے اللہ کی خوشنودی حاصل کی تھی۔ تم چاہتے ہو کہ پھر انگریزی حکومت کی گود میں اپنے کو ڈال دو۔ اور وہ تمہارے سروں پر اپنے تلطف آمیز ہاتھوں کو پھیر کر تمہاری روحوں کو مسخ کرے۔ اور آج پھر تم اس سے خوفزدہ ہو رہے ہو۔ یہ کیوں۔ صرف اس لیے کہ ہندوؤں کی ایک جماعت اپنی حماقت سے یا انگریزوں کے بہکانے سے مسلمانوں سے لڑنے لگی۔ اور آج تک لڑ رہی ہے۔ اس لیے تم بھی صرف انہیں کی طرف متوجہ ہو گئے اور گویا تم نے سمجھ لیا کہ اصلی دشمن اور سب سے قوی دشمن تمہارے یہی ہیں۔

آج تم ہندوؤں کی ظالمانہ حرکتوں سے خفا ہو اور بجا خفا ہو نا اور رہنا چاہیے اور ان سے رنجیدہ ہوں۔ اور ان کے تمام ظالمانہ کارروائیوں کے مقابلہ کے لیے جو شخص سب سے پہلے مضبوطی سے آگے بڑھا وہ یہ احقر میں تھا۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ رہوں گا۔ مگر یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سب سے بڑے دشمن کو فراموش کر دیا جائے۔

میں جانتا ہوں کہ مسلمانوں کا ایک اچھا خاصا گروہ جو حکومت کے مقابلہ میں صف آرا تھا آج اس سے منہ پھیر چکا ہے۔ مگر یقین جانو کہ یہ فیصلہ غلط ہے۔ شریعہ اور مقصد ...

[illegible]

پس مسلمانو! تمہارا فرض ہے کہ ہوش کرو۔ ...

[illegible]

اصلی کے ساتھ تم اپنی اندرونی اصلاح و اپنے جماعتی ... کی کوشش کرو ...

[illegible]

احقر العباد ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ له

ساکن موضع پنہیہ۔ ضلع پٹنہ

دار الاسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کے متعلق ایک ضروری تصحیح و تشریح

اخبار الجمعیۃ مطبوعہ ... ۱۹۲۹ء میں اخبار سہ روزہ ... سے الفاظ ذیل نقل کیے گئے ہیں۔

"سنا گیا ہے کہ مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانی مہتمم دار العلوم ..."

[illegible]

طالبان علوم دین کو مژدہ!

مدرسہ قاسم العلوم ... ۱۳۴۸ھ ...

[illegible]

المعلن۔ صدر انجمن خدام الدین مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ لاہور

[illegible]

المعلن۔ خاکسار طاہر بن احمد القاسمی کان اللہ له

منشی المدیر القاسم۔ دار العلوم دیوبند

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ ہو)

خبر حیات

عالم اسلامی

شاہ ایران کیخلاف سازش کا انکشاف

پولیس کی سرگرمیاں

طہران ... اکتوبر۔ آقای رضا شاہ کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں مندرجہ ذیل اشخاص بھی شامل ہیں۔

[illegible]

امیر فیصل لندن میں

ایک مسجد کی رسم افتتاح ادا کرنے پر تشدد کا اظہار

[illegible]

بعد کی اطلاع

[illegible]

ہندوستان

صوبہ بہار کونسل کے لیے گیا کا امیدوار

[illegible]

باشندگان پشاور کا پرزور احتجاج

رہنمایان ملت کو وطن واپس آنے کی اجازت دی جائے

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء کی تقریر

[illegible]

امتحان سول سروس کے نتائج

۳۵ کامیاب طلباء میں صرف ۵ ہندوستانی ہیں

[illegible]

علی گڑھ کے ہندوؤں کا ناروا احتجاج

رام لیلا کا جلوس نہیں نکالینگے

علی گڑھ ... ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڑھ نے آئندہ رام لیلا کے تیوہار پر فساد وغیرہ کی پیش بندی کے لیے ہندوؤں اور مسلمانوں کے نمائندوں کو بلایا اور ہندوؤں سے درخواست کی کہ نماز مغرب کے وقت جو مسجد کے سامنے سے گذریں تو باجا بند کر دیں اور پچاس گز کے فاصلہ پر جا کر پھر شروع کر سکتے ہیں۔ ہندوؤں نے دوسرے دن اس معاملہ کو اپنی مجلس مشاورت کے روبرو پیش کیا اور نہایت بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ وہ امسال جلوس ہی نہیں نکالیں گے۔

اخبار "بمبئی کرانیکل" کے جدید مالک

پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا

بمبئی ... ستمبر۔ آج سہ پہر کو انڈین نیوز پیپر کمپنی لمیٹڈ کے اجارہ داروں کی طرف سے میسرز ... اینڈ کمپنی نیلام کنندہ نے بمبئی کرانیکل پریس کو مع اس کی موجودہ حیثیت کے نیلام کر دیا۔ بولی بولنے والوں میں مسٹر ... اور مسٹر ... تھے۔ بولی ایک لاکھ روپیہ سے شروع ہوئی ... نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار تک قیمت لگائی۔ لیکن مسٹر ... نے پانچ ہزار بڑھا کر ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ قیمت لگائی۔ اس امر کے متعلق بہت کچھ خیال آرائیاں ہو رہی ہیں کہ مسٹر ... کے پردہ میں اصلی خریدار ...

[illegible]

فسادات بنگال کا نتیجہ

ایک جدید قانون کا نفاذ

[illegible]

جمعیۃ علمائے ہند و فد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہٰذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ: سالانہ ... ششماہی ...

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

ایک مسلمان دس کے مقابلہ میں

اس پر آشوب زمانے کی حالت دیکھ کر جبکہ اسلام پر ہر طرف سے حملہ ہو رہا ہے اور ہر قوم انکو مٹا دینا چاہتی ہے ایک اہل درد مسلمان نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر مجاہد بیدار مصنفہ علامہ راشد الخیری مطالعہ کیا جائے تو ایک مسلمان دس غیر مسلم پر بھاری ہونے کی حقیقت سے آشنا ہو سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب قرون اولیٰ کے پر جوش مسلمانوں کی جانبازیوں کا عبرتناک مرقع اور اسلامی جوش اور سلف صالحین کی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنے (محصول ...)

منیجر جنرل اسلامی سٹور دہلی

طب اسلامی کو یونانی کہنا بالکل ایسا ہے کہ کوئی شخص اپنی ولدیت میں بجائے باپ کے نام کے حضرت آدم علیہ السلام کا نام لکھائے۔ میں یہاں تک کہنے کو تیار ہوں کہ طب اسلامی کو یونانی کہنا اس کی اور اس کے حاملین کی اہانت کرنا ہے۔ میری اس تحریک کی تائید اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ممتاز طبی جرائد ملاحظہ فرمائیے۔

بہرحال خدا کا شکر ہے کہ اطباء حیدرآباد نے صحیح معنی میں ہماری رہبری کی اور اطباء لاہور، دہلی اور اکثر اطباء بھوپال نے اس پر صدق دل سے لبیک کہا۔ میں اس وقت جملہ اطباء کرام اور تمام اہل اسلام حضرات سے پر زور استدعا کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اور اپنی عزیز طب کے لئے، اب یونانی لفظ کو قطعاً خیرباد کہدیں اور جلد کہدیں۔ اور بجائے اس کے اسلامی کے زرین و مطبوع خطاب سے اپنی مرحوم طب کو یاد کریں۔ ان کا یہ احسان طب پر ہوگا اور اطباء متقدمین اہل اسلام پر ہوگا کہ جن کا ڈوبا ہوا نام صفحہ ہستی پر از سر نو چمکیگا۔ مجھے امید ہے کہ حضرات مدیران جرائد اور جملہ اہل علم حضرات کی طرف سے میں اپنی اور حق کی تائید میں عملی صورت کو دیکھوں گا۔ والسلام

خادم فن: حکیم مولوی "لطافت حسین راشد" (گورنمنٹ بھوپال)

تمام خریداروں کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

سبز چائے ملنے کا پتہ: بشیر اسٹور پشاور

بقیہ مراسلات

قابل توجہ اطباء کرام و جملہ اہالیان اسلام

میں آج آپ حضرات کی توجہ جناب نواب سر امین جنگ بہادر کے اس خطبۂ صدارت پر مبذول کرانا چاہتا ہوں جو انہوں نے انجمن اطباء حیدرآباد کی صدارت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا اور جو فروری ۲۶ء کے "مشیر الاطباء لاہور" میں شائع ہو چکا ہے اور نیز رسالہ "المسیح دہلی" ماہ ستمبر ۲۶ء کے مضمون "طب عربی" کی طرف منعطف کرانے کا شرف حاصل کرتا ہوں، جن میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ طب یونانی کو یونانی کہنا کسی طرح موزوں اور مناسب نہیں بلکہ اس کو طب اسلامی کہنا ضروری اور انسب ہے۔ اس رائے اور تجویز کو اکثر اطباء نے نہایت خوشی کے ساتھ منظور کر لیا ہے اور میرے خیال میں ہر روشن خیال، وسیع النظر طبیب اس امر کے تسلیم کرنے میں متأمل نہ ہوگا کہ طب یونانی درحقیقت طب اسلامی ہے۔ اس کی نشوونما اسلام کے سایہ میں ہوئی۔ مسلمانوں نے اس کو مکمل اور مدون کیا۔ اس میں مسلمانوں نے اسقدر اضافے کئے کہ اس کی صورت تو بالکل ہی تبدیل ہو گئی۔ صرف مسلمانوں ہی نے اس کو بام عروج و کمال تک پہنچایا۔ اور آج جبکہ خاص خطۂ یونان میں اس کا کوئی نام تک نہیں جانتا اور تمام دنیا میں سوائے مسلمانوں کے اس کا کوئی سرپرست نظر نہیں آتا تو اس صورت میں اس کو طب یونانی کہنا حقیقت اور انصاف کا خون کرنا ہے۔ صداقت کے گلے پر چھری پھیرنا ہے۔ اگر اصل ماخذ ہی کا لحاظ و خیال کیا جائے تو پھر ایلوپیتھک کو بھی طب یونانی کہنا چاہیے۔ لیکن کوئی ایسا نہیں کرتا۔

[illegible]

[illegible]

صحت، زندگی، علمی، ادبی، اخلاقی، طبی، فنی، مذاق کے مطابق ایک ضخیم کتابچہ صد سالہ کلینڈر کے اردو یا ہندی میں بالکل مفت طلب کریں

مسئلہ حجاز کے متعلق ناظم جمعیۃ علماء ہند کے خیالات

التوائے حج کی تجویز ایک شرعی غلطی ہے

جناب علی گل خاں صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی پشاور الجمعیۃ کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند نے دوران تقریر میں مسئلہ حجاز کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ابن سعود سے یقیناً بعض سیاسی و مذہبی غلطیاں واقع ہوئی ہیں لیکن بحالت موجودہ نظام حکومت کو درہم برہم کرنا نہ صرف اہل حرمین کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ بلکہ براہ راست انگریزی حکومت کو دعوت دینے کا پیش خیمہ ہے۔

اس سلسلے میں التوائے حج کا مشورہ نہ صرف غیر معقول ہے بلکہ شرعی نقطۂ نگاہ سے بھی سخت غلط ہے۔ اگرچہ بعض ائمہ کے نزدیک حج فرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی گنجائش ہے۔ لیکن تاخیر کرنے والا اگر ادائے حج سے پیشتر مر جائے تو بالاتفاق گنہگار ہوگا۔ البتہ اگر کسی شخص کو دوسرے سال تک اپنی زندگی کا پورا اطمینان ہو تو تاخیر کر سکتا ہے۔

میدان عرفات، منیٰ، صفا، مروہ، بیت اللہ یہ تمام چیزیں اپنی اپنی جگہ موجود ہیں۔ راستہ بھی پرامن ہے۔ ایسی حالت میں حج کو ملتوی کرنا ایک عامیانہ بلکہ مجرمانہ خیال ہے۔

دار الحکومت

اڈیٹر "پیشوا" کا مقدمہ

گواہان صفائی کی شہادت اور ملزم کا بیان

دہلی یکم اکتوبر۔ آج مسٹر ٹنکن کی عدالت میں زیر دفعہ ... ضابطہ فوجداری اڈیٹر "پیشوا" کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزم نے اپنے بیان میں کہا کہ

"تین سال کا عرصہ ہوا کہ میں خلافت اور کانگریس کی تحریکوں میں پر جوش کارکن رہا ہوں اور فرقہ وارانہ امن و اتحاد کے لئے میں ہمیشہ جوش و خروش سے کام کرتا رہا ہوں"۔

سات گواہان صفائی پیش ہوئے ان میں ملک دیوی دیال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ اکرام الحق۔ نذیر الحق انسپکٹر پولیس۔ ایس ایم عبد اللہ میونسپل کمشنر۔ پیرزادہ محمد حسین خاں سی آئی ای بھی شامل ہیں۔ سب گواہوں نے بیان کیا کہ وہ ملزم کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں کہ وہ دہلی کا ایک امن پسند باشندہ ہے۔ غور اک میں زہر دینے کے معاملہ میں مسلمانوں کی عام رائے تھی کہ سات ہندوؤں نے مسلم خاندان کو زہر دیا ہے۔ لیکن ملزم ان چند مسلمانوں میں سے ہے جو ابتدا ہی سے اس خیال کے خلاف اپنی رائے رکھتے تھے۔ ملزم نے آخر وقت تک اپنی رائے ظاہر کی اور اپنا خیال ثابت کیا۔ مقدمہ کی آئندہ پیشی ۵ر اکتوبر کو ہوگی اس روز وکلاء کی بحث ہوگی۔

(ہمدرد)

مسلمانان پہاڑ گنج کا احتجاج

انجمن محافظ المسلمین پہاڑ گنج دہلی نے حسب ذیل تجویز گذشتہ جلسہ میں باتفاق رائے منظور فرمائی ہے۔

[illegible]

اصغری بیگم کا مقدمہ

استغاثہ کی جانب سے شہادتیں

[illegible] کی عدالت میں اصغری بیگم کے مقدمہ کے متعلق [illegible] کی شہادت کے بعد جس میں مساۃ مذکور اور اس کے بال بچوں کے اغوا کے واقعات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ماسٹر محمد رشید (کراچی) اور سید صابر علی وکیل کی شہادتیں استغاثہ کی طرف سے پیش ہوئیں۔ سید صابر علی نے اپنے بیان میں منجملہ دیگر امور کے اصغری بیگم کی خط و کتابت کا بھی انکشاف کیا جس سے اصل مقدمہ پر بہت زیادہ روشنی پڑتی ہے۔

مولانا مظہر الدین کا دوسرا مقدمہ

آئندہ پیشی ۱۱ر اکتوبر کو ہوگی

دہلی ۴ر اکتوبر۔ آج مسٹر جانسن کی عدالت میں مولانا مظہر الدین صاحب کا دوسرا مقدمہ پیش ہو کر ۱۱ر اکتوبر کے لئے ملتوی ہو گیا۔

تاریخہائے اشاعت

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں۔

صوبہ متحدہ میں آزاد مسلم پارٹی کا قیام

مولانا حسرت موہانی کا اعلان

[illegible]

... مضمون کا حلف اٹھائے۔

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ پارٹی کے اغراض و مقاصد و قواعد و ضوابط کی پیروی کرونگا"۔

کلکتہ میں پولیس کی مسلمانوں پر "نظر عنایت"

کلکتہ ۲ر اکتوبر۔ اس غیر معمولی گزٹ کی اشاعت کے بعد ہی جس میں پریسیڈنسی سیکیورٹی ایکٹ کے ماتحت بنگال میں خطرہ کا اعلان کیا گیا تھا بدمعاشوں کو پولیس نے گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بکثرت گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ بہت سے پٹھان اور ہندوستانی مسلمان شامل ہیں۔

فساد پٹنہ کے مقدمات

دو ملزمین کو سزا

کلکتہ ۲ر اکتوبر۔ (پٹنہ یکم اکتوبر) فساد پٹنہ کے سلسلے میں محمد منیر الدین اور ظہیر الدین پر زیر دفعات ۲۹۵، ۲۹۷ اور ۴۳۶ مقدمات چلائے گئے تھے۔ ان پر الزامات تھے کہ سیتلا کی پوجا کے لئے جو جھونپڑا تیار کیا گیا تھا اس کو آگ لگا دی تھی۔ کالی، ہری اور شبو کی مورتیاں توڑ ڈالی تھیں۔ مسٹر نانی گوپال کر جی سشن جج نے آج مذکورہ مقدمات کا فیصلہ سنا دیا۔ جیوری کے ارکان میں سے تین نے ملزمین کے خلاف اثبات جرم کا فتویٰ دیا اور دو ارکان نے ملزمین کی بے گناہی کا فتویٰ دیا لیکن جج نے ارکان کی اکثریت کے فیصلے سے اتفاق کرتے ہوئے منیر الدین کو زیر دفعہ ۲۹۵ ایک سال قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ زیر دفعہ ۲۹۷ ایک سال قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور زیر دفعہ ۴۳۶ تین سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اور ظہیر الدین کو زیر دفعہ ۲۹۵ ایک سال قید سخت کی سزا دی اور زیر دفعہ ۲۹۷ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ قید کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے کے بعد شروع ہونگی۔

بہار میں آزاد مسلم پارٹی کا قیام

صوبہ بہار کے چند مسلمان وکلا اور دیگر حضرات نے ایک آزاد مسلم پارٹی قائم کی ہے۔ جس کے مقاصد اور قواعد حسب ذیل ہیں۔ یہ پارٹی کانگریس کو مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے کافی نہیں سمجھتی اس لئے الگ ہو کر کام کرنا چاہتی ہے۔

(۱) حصول حکومت خود اختیاری کے ہر جائز اور پر امن طریقہ پر کوشش کرنا (۲) ہندو مسلم اتحاد کی کوشش کرنا (۳) مسلمانوں کے تمام سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا۔ خصوصیت کے ساتھ جداگانہ نیابت کے حقوق کو محفوظ رکھنا۔ اور لوکل باڈیز۔ مثلاً ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپلٹی وغیرہ میں اس حق کے حصول کی کوشش کرنا (۴) صوبہ بہار کی عدالتوں اور سرکاری دفاتر میں اردو کے اجرا کا مطالبہ کرنا۔ (۵) سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ دینے کا مطالبہ کرنا (۶) مسلمانوں کی تعلیم کی نگہداشت کرنا (۷) مسلمانوں کی مذہبی آزادی کی حفاظت کرنا اور احکام شریعت کی بجا آوری میں بیجا مداخلت کو روکنا (۸) مسلم رائے دہندگان کو صحیح سیاسی تعلیم دینا اور انکو اپنے فرائض اور مفاد قومی سے مطلع کرنا (۹) آئیندہ حکومت خود اختیاری میں مسلمانوں کو پورا حصہ دلانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں کے خلاف سیاسی پروپیگنڈا کا جواب دینا (۱۰) مسلمانوں کے ہر قسم کے مفاد کیلئے کوشش کرنا۔

ہر ایک بالغ مسلمان جو سیاسیات میں حصہ لے سکتا ہو اس کا ممبر ہو سکیگا۔ اس کی ممبری کی سالانہ فیس ایک روپیہ ہوگی۔ پارٹی کے تمام اراکین کے لئے جو کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر ہوں گے لازم ہوگا کہ وہ تمام معاملات میں ہمیشہ پارٹی کی مرضی اور رائے کے مطابق ووٹ دیں۔ مجلس انتظامیہ و مجلس مرکزی کے فیصلہ اور حکم کی پیروی ان پر فرض ہوگی۔ پارٹی کا کوئی رکن جو کونسل، اسمبلی یا کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر ہو کوئی سرکاری ملازمت یا عہدہ یا خطاب اسوقت تک منظور اور قبول نہیں کر سکتا جب تک پارٹی اسکو اجازت نہ دے۔ [illegible]

خضاب چاند تارا

بیبنٹ ڈیزئن میں

پھر خضابوں میں ٹیسری پڑگئی ہلچل

چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی اداتے

جسکی توصیف میں اکثر کا مراد آقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت !!! مفت !! مفت !

سیفد داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سیفد داغ بلاقیمت آرام کردیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے

چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)

برص سیفد یعنی سیفد و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر)۔ ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایکروپیہ دو آنہ (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ر بچوں عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری یامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کمشی سمری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر تمام پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بطرف تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائے گا۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ ۱۲۵ املی ان دہلی

کیف شباب

قیمت حصہ اول ۱، ۲ ۔ حصہ دوم ۔ حصہ سوم حکایات

منیجر چشمۂ کامل ۔ دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ مطبوعہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے بہت سی خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اس مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ ہے اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم بڑے سائز کے سوا تین سو صفحہ قیمت بلا جلد کیلئے ہے۔ اور مجلد جسپر کتاب کا نام سنہری درج ہے۔ صرف ہے علاوہ محصولڈاک و عدہ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دیے جاینگے دیگر ہر قسم کی کتابوں کیلئے فہرست کتب مفت طلب فرمادیں ملنے کا پتہ:-

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

دس موتیوں کی مالا

شریف بہو بیٹیوں کیلئے

(۳) چپل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) نماز کی کتاب (۶) کھانا پکانے کی کتاب (۷) تندرستی کی کتاب (۸) تہذیب کی کتاب (۹) پردے کی کتاب (۱۰) دلہن کا اصلی جہیز کا نہایت بیش بہا مجموعہ ہر کتاب اپنے مضمون کے لحاظ سے مکمل ہے۔ یہی مجموعہ تو شائستہ بنچکے ہیں۔ لڑکیوں کے لئے بہترین نصاب تعلیم ہے۔ فوراً اپنی صاحبزادی کو اس علمی زیور سے آراستہ کردیجئے۔ قیمت مکمل سٹ

محمد یوسف خان منیجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی

ساری دنیا ایک جیسی نہیں یقین کا بیڑا پار

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

نیگ ٹانک پلز طاقت و مقوی کیلئے اکسیر اور لاجواب دوائی ہے جو شخص اپنی طاقت کو بچپن کی غلط کاریوں یا کسی دیگر وجہ سے زائل کرچکے ہوں انکے استعمال سے یقیناً تندرست و توانا ہوجاتے ہیں۔ بوڑھوں میں جوانی کی امنگ اور جوانوں میں شل بہاری جوانی بھا شباب لاتی ہیں۔ خون صاف کرنے میں یگانۂ زمانہ ہے ہر قسم کے ضعف و عصبی درد کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت فی شیشی

المشتہر ڈاکٹر ایم اے رؤف اینڈ کو کلاں مسجد روڈ۔ دہلی

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرما میٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابنا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۸ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

(۱) سفر نامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

آپ کا فرض

(منیجر)

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دنیا میں

تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربکار ڈاکٹر مایوس ہوچکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہوچکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزہ و اقربا اور اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کردیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

ملنے کا پتہ: "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد عثمانی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۶

حکومت حجاز کا دستور اساسی

(بسلسلۂ اشاعت ۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

۶۔ مفتشیہ عامہ

دفعہ ۴۶۔ مفتشیہ عامہ کا کام تمام محکموں اور سرکاری معاملات کی نگرانی کرنا ہوگا اور وہ یہ دیکھ بھال کریگی کہ سب انتظامات درست اور کام ٹھیک چل رہے ہیں یا نہیں۔

دفعہ ۴۷۔ جلالۃ الملک جس شخص میں اہلیت و تجربہ اور اس محکمہ کے مخصوص فرائض کو انجام دینے کی قابلیت دیکھینگے اسے مفتشیہ عامہ کے عہدہ پر مامور کرینگے۔

دفعہ ۴۸۔ مفتش عام کا تعلق بلاواسطہ مقام عالی شاہانہ سے ہوگا اور وہ حسب حاجت تفتیش کے حلقے مقرر کرکے ہر حلقے کیلئے ماتحت مفتش مقرر کرینگے۔

دفعہ ۴۹۔ مفتش عام اور مفتش حلقہ جات کو حق ہوگا کہ وہ محکموں کے کاغذات اور معاملات کی تفتیش کریں۔ اگر کوئی کام خلاف قاعدہ دیکھیں تو اسے فوراً بند کر دیں۔ اگر اہلکاروں یا افسروں کو غلطیاں کرتے دیکھیں تو روک دیں اور جن ملازموں سے کوئی قصور سرزد ہو ان پر مقدمہ چلائیں۔

دفعہ ۵۰۔ جو سرکاری ملازمین ناقابل ہوں انہیں مفتش عام الگ کرنے کا مطالبہ کرے گا اور اس کے لئے اس با اختیار حاکم سے گفت و شنید کرے گا جس کے ہاتھ میں اس کے عزل و نصب کا اختیار ہو۔

دفعہ ۵۱۔ مفتش عام اپنی تفتیش و تدقیق کی رپورٹیں جلالۃ الملک کے پاس بھیجے گا۔

دفعہ ۵۲۔ مفتشین حلقہ جات اپنی رپورٹیں مفتش عام کو بھیجیں گے اور وہ انہیں جلالۃ الملک کے پاس بھیجدیگا۔

دفعہ ۵۳۔ مفتشین حلقہ جات ہر مہینہ کے آخر میں اپنے اپنے حلقہ کی عام کیفیت لکھکر مفتش عام کو بھیجیں گے اور وہ ان رپورٹوں کو اپنے ملاحظات (نوٹس) کے ساتھ جلالۃ الملک کی خدمت میں پیش کرے گا۔

دفعہ ۵۴۔ تمام محکموں کے افسروں کا فرض ہوگا کہ وہ مفتش عام اور مفتشین حلقہ جات کو ان کی تفتیش کے کام میں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائیں اور وہ جو تنبیہات و ہدایات کریں ان پر عمل کریں۔

دفعہ ۵۵۔ جو حکام و ملازمین دفعہ سابقہ کے خلاف عمل کرینگے اور قانونی طریق سے ان پر خلاف ورزی کا جرم ثابت ہو جائے گا ان کو سخت سزا دی جائے گی بلا اس لحاظ کے کہ ان کا درجہ کیا ہے۔

۷۔ ملازمین

دفعہ ۵۶۔ مجالس کے ارکان اور سرکاری محکموں کے افسران و ملازمین میں حسب ذیل اوصاف موجود ہونے لازمی ہیں:۔

۱۔ جلالۃ الملک کی فرمانبرداری

۲۔ اہلیت و قابلیت

۳۔ اخلاق فاضلہ و صفات حسنہ سے متصف ہونا

۴۔ حقوق مدینہ و شرعیہ کو ملحوظ رکھنا۔

دفعہ ۵۷۔ حکومت حجاز کو جن لوگوں کی خدمات درکار ہوں اور وہ جلالۃ الملک کی رعایا نہ ہوں انہیں ایک مدت مقررہ کے لئے مخصوص شرائط پر بطریق معاہدہ ملازم رکھ لیا جائے گا۔

دفعہ ۵۸۔ جو شخص دفعہ ۵۶ کے مطابق حکومت کی ملازمت میں داخل ہوگا اس کے تمام حقوق اور عزت کی خود حکومت محافظ ہوگی۔

دفعہ ۵۹۔ جس ملازم سے حسن خدمت کا اظہار ہوگا اسے بغیر اس کی مرضی کے ایک خدمت سے دوسری خدمت پر منتقل نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۶۰۔ جس ملازم پر قانونی تحقیقات میں جرم ثابت نہ ہوگا اسے خدمت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکیگا۔

دفعہ ۶۱۔ مامورین حکومت کے لئے ایک الگ قانون وضع کیا جائے گا جس میں ان کی تعیین، ترقی، مشاہرات، حقوق، فرائض، درجات، استعفیٰ، معطلی اور بصورت تہمت قانونی تحقیقات وغیرہ امور کی تمام کیفیت مندرج ہوگی۔

۸۔ مجالس عمومیہ بلدیہ (میونسپل کمیٹیاں)

دفعہ ۶۲۔ پایہ تخت اور مدینہ و جدہ کی میونسپلٹیوں میں ایک ایک مجلس قائم کی جائے گی جس کا نام مجلس عمومی بلدی ہوگا۔

دفعہ ۶۳۔ مجلس عمومی بلدی کے ارکان کا انتخاب ایک کمیٹی کے ہاتھ میں ہوگا جو اصحاب اوقاف و عقارات شاہی، اہل ان حرفتوں اور صنعتوں کے ممتاز پیشہ وروں سے جن کی تعیین قانون بلدیات میں کردی جائے گی، اور ان صاحب حیثیت لوگوں سے جنہیں جلالۃ الملک یا نائب عام نامزد کرینگے، مرکب ہوگی۔

دفعہ ۶۴۔ کسی رکن کی رکنیت تصدیق عالیہ شاہانہ کے بغیر معتبر نہ ہوگی۔

دفعہ ۶۵۔ پایہ تخت میں مجلس عمومی بلدی کے ارکان کی تعداد ۱۲ سے متجاوز نہ ہوگی اور مدینہ و جدہ میں ۸ سے۔

دفعہ ۶۶۔ رکنیت مجلس بلدیہ کے لئے یہ لازمی شرط ہوگی کہ ایسا شخص جلالۃ الملک کی رعایا ہو، ۳۰ سال سے کم عمر نہ ہو، اپنی خدمت کو انجام دینے کی قابلیت و قدرت رکھتا ہو، عربی زبان میں لکھنا پڑھنا خوب جانتا ہو، اپنے مدنی و شرعی فرائض کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتا ہو اور چال چلن اور اخلاق کی خوبی کے لئے معروف ہو۔

دفعہ ۶۷۔ مجالس عمومیہ بلدیہ ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور بوقت ضرورت ایک سے زائد مرتبہ کسی ایک رکن کے زیر صدارت منعقد ہوں گی جسے ارکان مجلس اپنے میں سے منتخب کرینگے۔

دفعہ ۶۸۔ مجالس عمومیہ بلدیہ کو بلدیات کے متعلق تمام امور و مسائل پر غور و نظر کرنے اور ان کے حسن اجرا و انتظام کے لئے تجاویز منظور کرنے کا اختیار ہوگا۔

دفعہ ۶۹۔ پایہ تخت میں مجلس عمومی بلدی کی قراردادیں نیابت عامہ کو بھیجی جائیں گی، اور جدہ و مدینہ میں قائم مقام (حاکم ضلع) کے پاس، جو انہیں اپنی مجلس میں غور و خوض کے لئے پیش کرنے کے بعد نیابت عامہ میں بھیجدیگا۔ ان سب مجالس کی قراردادوں کو نائب عام مجلس شوریٰ میں پیش کریگا اور اسکی تصدیق و تدقیق کے بعد انہیں نیابت عامہ کی طرف سے جلالۃ الملک کی خدمت میں پیش کر دیا جائیگا۔

دفعہ ۷۰۔ بلدیات کے امینوں پر فرض ہوگا کہ مجالس عمومیہ بلدیہ کی جو قراردادیں جلالۃ الملک کی تصدیق کے بعد نافذ ہوں انکی حرف بحرف تعمیل کریں اور پوری دقت و اہتمام سے کام لیں۔

دفعہ ۷۱۔ مجالس عمومیہ بلدیہ کو بلدیات کے میزانیہ کی تنظیم، تعدیل اور بوقت ضرورت توسیع کا حق ہوگا۔ مگر بجٹ کا اجرا تصدیق عالیہ شاہانہ کے بعد ہوگا۔

دفعہ ۷۲۔ بلدیات کے امین مجالس بلدیہ عمومیہ کے سامنے جوابدہ ہونگے، اسلئے ان پر فرض ہوگا کہ اگر مجالس کے ارکان جو سوالات کریں یا جو توضیحات طلب کریں ان کا پورا اور اطمینان بخش جواب دیں۔

دفعہ ۷۳۔ مجالس عمومیہ بلدیہ کے جو حدود و اختیارات متعین کئے گئے ہیں اور جو آئندہ قانون بلدیات میں متعین کئے جائینگے ان سے تجاوز کرنے کا ارکان کو کوئی حق نہیں ہوگا۔

دفعہ ۷۴۔ ہر مجلس کی مدت رکنیت ۲ سال ہوگی اور اسکے بعد حسب دفعہ ۶۳ جدید انتخاب ہوگا۔

دفعہ ۷۵۔ سابق ارکان کا دوبارہ انتخاب جائز ہوگا۔

دفعہ ۷۶۔ ارکان مجالس بلدیہ اپنے فرائض بلا معاوضہ انجام دینگے۔

۹۔ بلدیات کی انتظامی کمیٹیاں

دفعہ ۷۷۔ تمام بلدیات کے محکموں میں ایک انتظامی کمیٹی امین بلدیہ کے زیر صدارت قائم کی جائے گی جو مختلف شعبوں کے افسروں سے مرکب ہوگی۔

دفعہ ۷۸۔ دفعہ سابقہ کے مطابق جو کمیٹیاں بنائی جائیں گی انکا کام یہ ہوگا کہ وہ مجالس بلدیہ کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی صورتوں پر غور کرینگی اور جو کاغذات و معاملات ان کے سامنے پیش کئے جائینگے ان پر بحث و مذاکرہ کرینگی۔

دفعہ ۷۹۔ انتظامی کمیٹیاں ہفتہ میں ایک مرتبہ اور بوقت ضرورت ایک سے زائد مرتبہ اجلاس کرینگی۔

۲۰ صفر ۱۳۴۵ھ

۔ ۴ ۔

مسلمانوں کے لئے اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

اگر آپ کو اردو کی ادبی۔ تاریخی۔ تبلیغی اور دینی کتابوں کی تلاش ہے تو الجمعیۃ بک ایجنسی کو ایک کارڈ ڈال کر ہر قسم کی کتابوں کی قیمتیں دریافت فرمایئے اور اگر آپ خود یہ فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے صرف اسی کتب خانہ سے تمام کتابیں منگائیں گے تو بلا تکلف آرڈر بھیج کر طلب فرمایئے فوراً تعمیل کی جائے گی۔ اور کتابوں کو نہایت احتیاط سے دیکھ بھال کر حفاظت کے ساتھ بند کیا جائے گا تاکہ آپ وی پی چھڑانے کے بعد مطمئن ہو جائیں۔ یہی ایک ایسا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں اور جس کا منافع جمعیۃ علمائے ہند کے ماتحت قومی و مذہبی مقاصد کی تکمیل میں صرف ہوتا ہے۔ اس طرح اس بک ایجنسی سے معاملہ کرنا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض کتابوں کی فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور دوسری کتابوں کی قیمت بھی استفسار کرنے پر لکھی جا سکتی ہے۔

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کیلئے خاص طور پر مفید ہیں۔

اسلام کی حقانیت — پیغام محمدی — آئینہ اسلام — عیسائیوں کے جوابات — مرآۃ الیقین — ترانۂ حجازی — آریوں کے جوابات — ابطال تناسخ — آریہ دھرم کا انصاف — آریہ دھرم کا فوٹو — اسلام کی تعلیم — قاعدہ تعلیم الاسلام — تعلیم الاسلام — اسلام اور آریہ سماج — ردکفر — کفر توڑ — سر توڑ

ردمرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ نبی مرزا قادیانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں۔

فیصلہ آسمانی — دوسری شہادت آسمانی — معیار صداقت — حقیقۃ المسیح — چشمہ ہدایت — حقیقت رسائل اعجازیہ — حقیقت مرزا — آئینہ کمالات مرزا

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہو رہے ہیں۔

الغزالی — المامون — مقالات شبلی — مجموعہ رسائل شبلی — مجموعہ نظم شبلی — اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر — سوانح مولانا روم — سیرۃ النعمان — واقعات

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اس کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انکی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکی ہیں۔

امت کی مائیں — یاسمین شام — آفتاب دمشق — تیغ کمال — سمرنا کا چاند — ماہ عجم — عروس کربلا — محبوبۂ خداوند — تائید غیبی — منازل السائرہ — صبح زندگی — شام زندگی — شب زندگی — نوحۂ زندگی — طوفان حیات — الزہرا

حقیقت مہمات التصوف

تمام مذاہب اسلامی

دینیات

متفرقات

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی خطبے

بیان الامراء ترجمۂ تاریخ الخلفاء

تاریخ القرآن

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

کتابوں کا آرڈر لکھتے وقت جہاں تک ممکن ہو صاف لکھئے تاکہ آپ کی فرمائش بھیجنے میں آپ کی خواہش کے مطابق تعمیل کی جائے۔ خصوصاً پتہ اور کتابوں کے نام لکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیجئے۔ اور اگر آپکی فرمائش کی مجموعی قیمت دس روپیہ سے بڑھ جائے تو براہ کرم نصف قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرمادیجئے تاکہ آپ کے اس کتب خانہ کو کسی قسم کا نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

۲۱ صفر ۱۳۴۵ھ کو سلطان ابن سعود کی تصدیق سے مملکت حجازیہ کا جو آئین حکومت شائع ہوا ہے اس کی دو فصلیں ہم اس سے پہلے شائع کر چکے ہیں۔ اور آج کسی دوسری جگہ ہم نے اسکا بقیہ حصہ درج کیا ہے۔ ہم اس آئین پر جو حجاز کی حکومت کا اساسی و بنیادی آئین ہے اور جس پر تمام مسلمانان عالم کے مرکز دینی کی آئندہ خوشحالی و بدحالی کا انحصار ہے اس سے پہلے ہی اظہار رائے کرنا چاہتے تھے۔ مگر ہم نے مناسب سمجھا کہ پہلے اسکو تمامہ قارئین کرام کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اور بعد میں اسکے حسن و قبح پر نظر ڈالی جائے۔ تاکہ اس بحث کے تمام پہلو اچھی طرح واضح ہو جائیں۔

حجاز کے دستور حکومت یا آئین اساسی کو جانچنے سے پہلے ضرورت ہے کہ قارئین کرام مختصراً حکومت کے مفہوم اور احوال بشری پر اس کی مختلف صورتوں کے اثرات کو ذہن نشین کر لیں۔

ایک ملک کی حکومت سے مراد وہ قوت فاعلہ ہے جو اسکے داخلی و خارجی امور کی تنظیم کرتی ہے۔ اور اس کی قوتوں کو منضبط اور مجتمع کر کے اس کی سیاسی و اجتماعی زندگی میں نظام عدل قائم کرتی ہے۔ بیرونی حملوں سے ملک کو بچانا۔ ملک کی متفرق و متضاد قوتوں کو اخلاقی حدود کا پابند بنانا، قوی کو ضعیف پر تعدی سے روکنا۔ امن و امان کی حفاظت کرنا۔ تجارت صنعت۔ اور زراعت وغیرہ انسانی اشتغال و اعمال کے لئے ایک پرسکون ماحول پیدا کرنا، اور ملک کے ذرائع و وسائل کو باشندگان ملک کی فلاح و خوشحالی کے لئے استعمال کرنا یہ ایک حکومت کی زندگی کے بنیادی مقاصد ہیں اور انہی کاموں کے لئے انسانی جماعت کو ایک حکومت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی ملک کے نظام حکومت سے مراد انہی فرائض و ضروریات کو انجام دینے کی صورت و کیفیت ہے۔ نظام حکومت درست ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ حکومت ان مقاصد کو ٹھیک ٹھیک انجام دے سکے جن کے لئے ایک حکومت قائم کی جاتی ہے۔ اور اس کے خراب ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ ان مقاصد کو پورا نہ کر سکے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایک ملک کی حکومت کا اصلی مقصد خود اس ملک کے باشندوں کی خدمت ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں (اس کی قوت خود قوم کی قوت ہوتی ہے) اور اس قوت کا حقیقی مصرف خود قوم ہی کی خدمت ہے۔ اگر تاریخی واقعات سے قطع نظر کر کے محض اصول کے اعتبار سے دیکھا جائے تو حکومت کی صحیح صورت یہ ہے کہ قوم اپنی حکومت کے لئے خود اپنے افراد میں سے ان لوگوں کو منتخب کرے جو انتظام کی قدرت و صلاحیت رکھتے ہوں جن کے حسن تدبیر پر اسے اعتماد ہو، جنہیں وہ اپنی دولت اور قوت کا امین بنانے کا اہل سمجھتی ہو اور جن کے ماتحت رکھ کر وہ اپنے معاملات کو انجام دینا پسند کرتی ہو۔ وہ لوگ باہمی مشورہ سے اس قومی امانت کی حفاظت اور بحیثیت امین کے اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے جو صورت مناسب سمجھیں اسے اختیار کریں اور تنظیم امور کیلئے اپنے اندر سے جس شخص کو سب سے زیادہ قابل دیکھیں اسے اپنا امیر یا سردار منتخب کریں قوم کو پورا اختیار ہو کہ جس شخص کو وہ خیانت یا ادائے فرض میں کوتاہی کرتے دیکھے اسے الگ کر دے اور جسے اپنی سرداری و حکمرانی کا اہل سمجھے اس کو بلا تامل منتخب کر لے یہ قوم کی حکومت قوم پر اور قوم ہی کے لئے ہوتی ہے اور صرف ایسی ہی حکومت کے ماتحت ایک قوم صحیح معنوں میں آزاد مستقل

اور خوشحال ہو سکتی ہے۔

انسانی فطرت ایسے ہی نظام حکومت کی متقاضی ہے۔ اور انسان کے ابتدائی دور تمدن میں جب نظام حکومت فطری سادگی پر بنی تھا مختلف شعوب و قبائل اپنے سرداروں کو خود ہی منتخب کرتے تھے اور باہمی مشورہ سے تمام امور و معاملات طے ہوتے تھے لیکن اس نظام کو انسان کے اخلاقی رذائل ہمیشہ درہم برہم کرتے رہتے ہیں۔ عام طور پر جن لوگوں میں حوصلہ و قوت ہوتی ہے۔ وہ حریص بھی ہوتے ہیں اور ان میں اقتدار پسندی و استبداد کی خواہش بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جن میں حوصلہ و قوت کی کمی ہوتی ہے۔ عموماً بزدل بھی ہوتے ہیں اور بزدلی ان کو غلامی و تعبد کی ذلیل زندگی بسر کرنے پر قانع کر دیتی ہے۔ ان اخلاقی کمزوریوں سے حکومت شخصیہ و استبداد کی بنیاد پڑتی ہے۔ [illegible]

مجلس فی المسجد فکان عمر یجلس معہم فیہ و یحدثہم عما ینتہی الیہ امر الآفاق یعنی مسجد نبوی میں مہاجرین کی ایک کونسل تھی جس میں حضرت عمر ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے تمام معاملات کے متعلق گفتگو فرماتے۔

اسلام میں حکمراں کا مفہوم ایک امین اور ایک خادم سے زیادہ نہیں ہے مشہور ارشاد ہے کہ سید القوم خادمہم یعنی مسلمانوں کا سردار ان کا خادم ہے اور مخدوم کو حق ہے کہ جب خدمت میں کوتاہی دیکھے تو اسے الگ کر دے اور جس کو خدمت کا اہل پائے اسے منتخب کر لے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ:۔

یا ایہا الناس قد ولیت امرکم ولست بخیر منکم و ان اقواکم عندی الضعیف حتی اخذ لہ بحقہ وان اضعفکم عندی القوی حتی آخذ منہ ایہا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فان احسنت فاعینونی وان زغت فقومونی۔

یعنی اے لوگو! مجھے تمہاری حکومت کا کام سپرد کیا گیا ہے، حالانکہ میں تم میں سے بہترین نہیں ہوں۔ تم میں جو طاقتور ہے وہ کسی کا حق چھین لے تو میرے نزدیک ضعیف تر ہو گا اور جو ضعیف ہے اس کا اگر حق چھن جائے تو میرے نزدیک قوی تر ہو گا۔ سا جو! میں پیروی کرنے والا ہوں کوئی نئی چیز پیدا کرنے والا نہیں ہوں۔ پس اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرو اور اگر بھٹک جاؤں تو مجھے سیدھا کر دو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ما انا الا کاحدکم فاذا رأیتمونی قد استقمت فاتبعونی وان زغت فقومونی۔ یعنی میں تم ہی میں سے ایک فرد کی حیثیت رکھتا ہوں، اگر دیکھو کہ ٹھیک ٹھیک چل رہا ہوں تو میری پیروی کرو اور اگر بھٹکوں تو مجھے سیدھا کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے خطبہ میں فرمایا کہ:۔

انما انا ومالکم کولی الیتیمان استغنیت استعففت وان افتقرت اکلت بالمعروف لکم علی ایہا الناس خصال فخذونی بہا لکم علی ان لا اجتبی شیئا من خراجکم ولا مما افاء اللہ علیکم الا من وجہہ ولکم علی اذا وقع فی یدی ان لا یخرج منی الا فی حقہ

یعنی تمہارے مال سے میرا تعلق اتنا ہی ہے جتنا یتیم کے ولی کو ہوتا ہے۔ اگر میں مالدار ہوں تو کچھ نہ لونگا۔ اگر فقیر ہو جاؤں تو جائز طور پر جو میرا حق ہو گا وہ لے لونگا۔ تمہارے مجھ پر حقوق ہیں اور تم ان کا مواخذہ مجھ سے کر و تاکہ میں تمہارے خراج اور غنیمت میں سے کوئی چیز بیجا نہ جمع کروں اور جو میرے پاس آئے اسے ناجائز طور پر نہ خرچ کروں۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مسلمانوں کا صحیح حکمراں اسی شخص کو سمجھتی ہے جو درحقیقت قوم کا خادم ہو قوم ایک متولی کی حیثیت سے اس کو اپنا کام سپرد کر دے وہ قوم کے خزانہ کو قوم ہی کا سمجھ کر خرچ کرے اور اس کے کاروبار کو اسی کا سمجھ کر چلائے۔ قوم کو اس سے باز پرس کرنے کا پورا حق ہو، اس کے تمام کاموں کی سختی سے نگرانی کرے اور جب وہ بل کھائے تو اس کے بل نکال دے۔ اسلام خدا کے بندوں پر کسی ایسے حکمراں کو مسلط کرنا نہیں چاہتا جو تلوار کے زور سے ان کو اپنا محکوم بنائے ان کو ہر حال میں اپنی غلامی پر مجبور کرے، انہیں اس کے عزل و نصب کا کچھ اختیار نہ ہو اور وہ جس طرح چاہے ان کے کاروبار کو چلائے اور جس طرح چاہے ان کے مال کو خرچ کرے۔

(باقی)

افیون فروش حکومت

حکومت برطانیہ کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ وہ اپنے دعوائے حب انسانیت کے عملی اظہار کے لئے صرف انہی کاموں کو منتخب کر لیتی ہے جن میں اس کو کسی قسم کی قربانی نہیں کرنی پڑتی اور اگر کسی کام میں اسے انسانیت کی خدمت کے ساتھ خود بھی کچھ نقصان برداشت کرنا پڑے تو وہ نہایت بے باکی کے ساتھ ایسی مضرت رساں انسانیت کو خیرباد کہہ دیتی ہے۔ مثال کے طور پر افیون کی تجارت کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ مسلم ہے کہ افیون ایک خطرناک زہر ہے جس کے استعمال سے انسان کے اعضائے رئیسہ پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔ اور تیلیں کمزور ہو جاتی

ہیں حکومت برطانیہ اپنے وطن میں اس کی تجارت کو کسی قیمت پر بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور انگلستان میں دوا خانوں کے سوا ایک ماشہ بھر افیون بھی کسی دکان پر نہیں ملتی۔ لیکن ہندوستان میں وہ اس کی باقاعدہ تجارت کرتی ہے افیون کی تمام پیداوار پر جو ۴۰۰ ۷۰ من سالانہ کے قریب ہے اس کا واحد اجارہ ہے۔ ہندوستان میں یہ زہر ۱۴ ہزار من سالانہ خود اس کی جانب سے فروخت کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ۳۳ ہزار من سے زیادہ مقدار میں وہ ہندوستان سے باہر مشرق کے دوسرے ملکوں میں لیجا کر اسے فروخت کرتی ہے چین اس کا ایک مستقل خریدار ہے جس نے ایک دفعہ یہ زہر دوا دن وودرسرخریدن کا سودا کرنے سے انکار کر دیا تھا تو دولت برطانیہ نے باینہمہ دعوائے انسانیت و تہذیب اس پر حملہ کر دیا۔ اور اسے مار مار کر افیون خریدنے پر مجبور کیا۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں مجلس اقوام نے مہلک دواؤں کی تجارت کو باستثنائے ضروریات طبی قطعاً بند کر دینے کی تجویز کی تو وہی برطانی حکومت جو غلاموں کی تجارت کو بند کرنے کی سب سے بڑی حامی تھی، اس بربادی و ہلاکت کی تجارت کو بند کرنے کی سب بڑی مخالف نظر آئی۔ اور اس نے صاف کہدیا کہ ہم افیون کی تجارت کو صرف مناسب حدود تک محدود کر سکتے ہیں۔ گویا اس کے نزدیک افیون کی تجارت کے لئے بھی کوئی مناسب حد ممکن ہے۔ ہندوستان کی قومی تحریک مسکرات کی بندش کے لئے جب کوشش کی گئی تو اس وقت بھی یہی افیون فروش حکومت تھی جو اس اخلاقاً مفید مگر مالی حیثیت سے سخت نقصان دہ تحریک کی مخالفت میں اپنے قانونی ہتھیار سنبھال کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اپنا سارا زور مسکرات یا مہلکات کی حفاظت میں صرف کر دیا۔ ان تمام حرکات کے باوجود برطانیہ کا دعوائے حب انسانیت بدستور اپنی جگہ قائم ہے اور جب کبھی دنیا میں اس دعوے کے اظہار کا موقع ملتا ہے تو برطانیہ کی آواز تمام دوسری قوموں سے زیادہ بلند ہوتی ہے۔

ہندوستان میں موتمر اسلامی کی شاخ

گذشتہ صدی میں مسلمانان عالم پر جن مصائب و آفات کا نزول ہوا ہے اس نے اس حقیقت کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ اگر اسلام کے نام لیوا دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں تو انہیں تحریک اتحاد اسلامی کو عملی جامہ پہنانا پڑے گا۔ خصوصاً اس وقت مصر، ٹرکی، ایران افغانستان، ریف، ہندوستان اور سب سے زیادہ حجاز مقدس کے موجودہ حالات اسکا پر زور مطالبہ کر رہے ہیں کہ مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو کر اپنی دینی و دنیوی نجات کے ذرائع پر غور کریں اور تبادلہ خیالات کے بعد جو کچھ راہ عمل قرار پائے اس پر کاربند ہوں۔ حج کے موقعہ پر مکہ میں موتمر اسلامی کے نام سے مسلمانان عالم کے نمایندوں کا جو اجتماع ہوا وہ اس سلسلہ میں ایک ایسی فال نیک ہے جس کو دیکھکر ہم آئندہ کے لئے بہتر توقعات قائم کر سکتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت موتمر اسلامی کے سامنے صرف حجاز مقدس ہی کے حالات زیر بحث تھے لیکن اگر وہ حجاز کی گتھیاں سلجھانے میں کامیاب ہو گئی تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ سعود سے عرصہ بعد علماء اسلام کے منتشر شیرازہ کو ایک جگہ جمع کر دینا بھی اسی کا کارنمایاں ہو گا۔ جنگ بلقان کے زمانہ سے لیکر اب تک ہندوستان کے مسلمانوں میں اتحاد اسلامی کا جو جذبہ پیدا ہو گیا ہے اس کا یہ تقاضا تھا کہ موتمر اسلامی کو کامیاب بنانے میں ہمارے نمایندے سب سے زیادہ سرگرمی اور جوش کے ساتھ حصہ لیں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جمعیۃ علماء ہند و مجلس خلافت کے نمایندگان نے ہندوستان کی نمایندگی کا پورا حق ادا کر دیا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اب جبکہ تحریک اتحاد اسلامی کی دیرینہ آرزو کو عملی جامہ پہنانے کا وقت آیا ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اپنے قومی و مذہبی جوش اور قوت عمل کا کیا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں مرکزی مجلس خلافت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے آئندہ اجلاس کے سلسلہ میں ہندوستان میں موتمر کی شاخ قائم کرنے کے لئے دعوت دے۔ تاکہ حجاز مقدس کی حفاظت اور فریضہ حج کی ادائیگی کے انتظام میں ہر عقیدہ اور ہر خیال کے مسلمان حصہ لیسکیں۔ اور اس وقت ہندوستان میں آپس کی جنگ و جدل کا جو افسوسناک منظر پیش ہے وہ ختم ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ یہاں وہابیت و حنفیت کی بیکار و لاطائل بحث کو جاری رکھنے کے بجائے اپنے نمایندوں کو موتمر کی شرکت کیلئے بھیجنا اور وہاں اصلاح حجاز کی عملی تجاویز پر غور کرنا ہی موجودہ مسائل کو حل کر سکتا ہے مسلمانان ہند کو چاہئے کہ مجلس خلافت کی اس صدا پر لبیک کہیں اور ہندوستان میں موتمر اسلامی کی ایک کامیاب شاخ قائم کر کے اتحاد اسلامی کے خواب کو

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

۵ ستمبر ۱۹۲۶ء کو انجمن اسلامیہ شملہ کے سالانہ اجلاس میں مسٹر عبداللہ یوسف علی سی۔ بی۔ ای پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے جن کی ذات گرامی ایک مفکر اور مصنف اور مقرر کی حیثیت سے محتاج تعارف نہیں ہے۔ "اخوت اسلامی" پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

جناب صدر و حاضرین جلسہ!

آج میں آپ حضرات کے سامنے جو تقریر کرنے والا ہوں وہ کوئی رسمی تقریر نہ ہو گی بلکہ میں اسے حتی الامکان عملی صورت میں پیش کروں گا۔ بعض اوقات رسم و رواج کی پابندی سے یکسر قطع نظر ہو جانا ہی زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ اس امر کا اندازہ لگانے کے لئے کہ ہم رسمی تقریر سے کس قدر دور جا رہے ہیں میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرے نزدیک ایسے موضوع پر رسمی تقریر کیا ہو سکتی ہے۔ مثلاً میں آپ کے سامنے آکر یہ کہنا شروع کرتا کہ

"برادران عزیز! اسلام دنیا کی بہترین برادری ہے۔ اسلام ہمیں ہمیشہ پاک و صاف گھریلو زندگی کی تعلیم دیتا ہے اور ہمارے سامنے سادہ تمدنی۔ پرہیزگاری اور خلوص کے بلند ترین معیار پیش کرتا ہے۔ عربی زبان کی شاندار سادگی اور قوت نے تاریخ کے صفحات پر اپنے نشانات جما دئے ہیں۔ اور آج ہم سب کو اس زبان اور اس ادب کے مطالعہ میں اپنی زندگیاں صرف کرنی چاہئیں جس کے اندر اس زبردست پیغام کا دفینہ مضمر ہے جو ہمارے رسول برحق نے ہم تک پہنچایا تھا۔ ہمارے آباؤ اجداد نے علوم و فنون کو عملی جامہ پہنایا۔ ہمیں بھی دنیا میں چمکنا چاہئے اور ان ترقی یافتہ قوموں کے دوش بدوش کھڑا ہونا چاہئے جنہوں نے "فطرت" اور "انسانی دماغ" کے رازہائے سربستہ کا انکشاف کیا تھا"

یہ نہایت دلفریب جذبات ہیں مگر آپ حضرات میں سے کسی ایک کو بھی نہ ایسی تقریر سے کسی قسم کا اختلاف ہو گا اور نہ آپکے علم میں کسی طرح کا اضافہ ہو سکے گا۔ میرے ایک عزیز ہندوستانی دوست ایک مرتبہ انگلستان میں ایک مجمع کے سامنے تقریر کر رہے تھے اور ان سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ "اقتصادی ترقی کے بہترین ذرائع" پر اظہار خیالات کریں۔ انہوں نے "بنک آف انگلینڈ" اور اس کے اثرات کے متعلق ذکر کرنا شروع کیا اور تقریباً ساری تقریر میں ان کی تان بنک آف انگلینڈ ہی پر ٹوٹتی رہی۔ آخر میں کسی شخص نے (غالباً وہ صدر جلسہ ہی تھے) مذاق کے طور پر کہا کہ "ہاں بنک آف انگلینڈ کے متعلق تقریر کرنا بہت خوب ہے کیونکہ کوئی شخص آپ سے اختلاف رائے نہ کرے گا۔ مگر بنک آف انگلینڈ کا سبق رٹنا آپ کو دولت مند نہیں بنا سکتا ہے"

اسی طرح اسلام کے گذشتہ شاندار کارناموں کا ذکر کرنا حقیقتاً خوب ہے اور اس مذہب کی تمام خوبیاں اور عملی قدر و قیمت ظاہر کرنا ایک اچھا مشغلہ ہے مگر جب تک کہ آپ ان حقائق کو اپنی زندگیوں میں نہ لے آئیں اور جب تک کہ آپ اپنے نفوس پر ایک تنقیدی نظر ڈال کر تاریخ کی روشنی میں اس کا فیصلہ نہ کر لیں کہ آپ نے رسول اکرم کی تعلیم کو کہاں تک عملی جامہ پہنایا ہے اس وقت تک آپ ایسے رہیں گے کہ گویا آپ تک وہ مقدس تعلیم پہنچی ہی نہیں ہے۔ اگر ہم اسلام کے دائرہ سے باہر ہوتے تو بھی ہماری حالت ایسی ہی ہوتی۔ اگر آپ ایسے دوسرے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ جو مسلمان نہ کہلانے کے باوجود ایسے نیک کام کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے مسلمان آباؤ اجداد کو بلند مرتبہ تک پہنچایا تھا اور ہم تنگ اسلام ان کاموں سے کوسوں دور ہیں تو پھر صرف اسلام کا تمغہ امتیاز ہمارے واسطے کیا مفید ہو سکتا ہے۔ کیا ہم نے گذشتہ ایک یا دو صدیوں میں اپنے مولیٰ، خدا کے اس فیصلہ کی روشنی میں تلاش کئے ہیں جو اس نے صادر فرمایا ہے۔ ہم اکثر "خدا" کا لفظ پڑھتے ہیں ہمارے بچے بھی پڑھتے ہیں اور ہماری خواتین بھی اکثر اس لفظ کو تعظیم و تکریم کے ساتھ ہمارے دلوں پر منقش کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر ان صدیوں میں ہماری طرف سے کس بات کا اظہار ہوتا ہے

انسانی تجربہ کا فلسفہ

یقیناً آپ حضرات کو وہ آیۂ کریمہ یاد ہو گی جو قرآن کریم میں بار بار آئی ہے۔

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔

دنیا میں ہر قوم اور قبیلہ کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ ان کا کیا انجام ہوا جو نیک تھے اور ان کا کیا انجام ہوا جو بد تھے) کیا آپ نے کبھی ان الفاظ کی قوت کو سمجھا ہے۔ ان الفاظ نے میری روح میں ایک آگ مشتعل کر رکھی ہے۔ ان الفاظ سے انسانی تجربہ کا فلسفہ حاصل ہوتا ہے۔ اگر آپ کو کسی راہ عمل کے متعلق آپس میں اختلاف ہے تو اس پر غور کیجئے کہ جو لوگ اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں اب اور ہمیشہ سے ایک مستقل مسافر ایک بہت بڑا سیاح ہوں۔ بعض اوقات کوتاہ بین لوگ کہتے ہیں کہ "یہ آدمی ہماری قوم کے لئے کسی مصرف کا نہیں ہے۔ جب کبھی اسے کوئی موقعہ ملتا ہے وہ اپنے ہم قوموں کو چھوڑ کر چل دیتا ہے۔ وہ ملک غیر میں سفر کرتا رہتا ہے۔ ہمیں اس سے کیا امید ہو سکتی ہے" مگر کیا آپ کو ان بیکل راتوں کی بھی خبر ہے جن کو یہ آوارہ گرد زمین کے دور و دراز گوشوں میں بغیر ایک لمحہ سوئے ہوئے گذار دیتا ہے اور کیا آپ ان پر خلوص دعاؤں سے بھی واقف ہیں جو یہ انسان نہ صرف دن میں پانچ مرتبہ بلکہ بعض اوقات دن کے ہر منٹ میں اپنے خدا سے کرتا ہے کہ اے رب العالمین میری قوم کے سامنے بھی وہی چیز آ جائے جو میرا یہ ناچیز بندہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہے۔ اے قادر مطلق اگر مجھے وہ نیکیاں نظر آئی ہیں جن کی تعلیم ہمیں دی گئی ہے اور جنہیں دوسروں نے اچھی طرح یاد کر لیا ہے اور ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تو ہم میں بھی وہ قوت دے کہ ہم ان خوبیوں کو دوبارہ حاصل کر سکیں۔ اے رحیم و کریم اپنے اس بے خانماں ان تھک آوارہ گرد کو ایسا موقعہ دے کہ وہ ایسے چند آدمیوں کو پا جائے جو اس کی آنکھوں سے دیکھیں اور رسم و رواج اور تعصب کے زنگ کو دور کر کے کوئی ایسی ادنیٰ خدمت کر سکے جس سے اس کی قوم مجموعی حیثیت سے بلند مرتبہ ہو جائے۔

"سیروا فی الارض" کے حکم کی تعمیل کرنے کے متعدد طریقے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو زمین پر اپنی خوشی یا منافع یا صحت کیلئے چلتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو کسی مخصوص آب و ہوا کو پسند کرتے ہیں یا مختلف جماعتوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں بہت سے ایسے بھی منچلے ہیں جو اپنی ہی جسمانی۔ دماغی یا شاعرانہ تفریح تلاش کرتے ہیں۔ مگر جس سفر کا میں عادی ہوں وہ اس قسم کا نہیں ہے۔ میری روح اسقدر سخت درد و کرب میں مبتلا رہ چکی ہے کہ وہ اب اپنی خواہشات کا خیال بھی نہیں کر سکتی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر وقت اور ہر جگہ مجھے رسول کریم کی امت مرحومہ کا خیال دامنگیر رہتا ہے۔ اور میں اس کی کوشش کرتا ہوں کہ اگر ممکن ہو سکے تو ممالک غیر سے تجربہ حاصل کر کے اپنی قوم کے مفاد کی خاطر اس تجربہ کی قدر کروں حتیٰ کہ تنہائی میں بھی میں اپنی خواہش کو پورا کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کی کوشش کرتا ہوں کہ ارادہ کو عام مقصد کے مطابق کر لوں مگر یہ جاننے کے لئے کہ ایسا کرنا کس طرح ممکن ہے پوری ایک زندگی کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات مجھے اس امر پر تعجب ہوتا ہے کہ حالی جنہوں نے اردو کی وہ بہترین قومی نظم لکھی ہے جس پر ہماری زبان بجا فخر کر سکتی ہے، اپنے ماحول کو دیکھکر کس طرح مایوسی پر فتح پا سکے۔ انہوں نے تاریخ میں مد و جزر کا نظارہ دیکھا مگر انتہائی درد و کرب کی آواز میں وہ یہ پکار اٹھے کہ "میری قوم کا یہ جزر کیسا ہے کہ جس کے مد کی کوئی امید ہی نظر نہیں آتی" آپ کو سمندروں میں گرنے والے ایسے دریا نظر آئیں گے جو مد کے وقت پانی کو اپنے دہانوں میں کھینچ لیتے ہیں۔ آپ سمندر کے کنارے ایک دن میں دو مرتبہ یہ تماشا دیکھ سکتے ہیں کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی زمین خشک پڑی تھی اور پانی اس سے کوسوں دور چلا گیا تھا اور ابھی وہی زمین پھر پانی سے بھری ہوئی ہے۔ مگر امام غزالی اور خالد، نظام الملک اور ابن بطوطہ اور بہت سے دوسرے مجاہدوں فلسفیوں۔ مدبروں۔ سیاحوں۔ سائنس دانوں اور ہمدردان بنی نوع انسان کی اولاد آجکل ایسی غفلت کی نیند سو رہی ہے کہ اسکے جاگنے کی کوئی امید باقی نہیں۔ وہ ایک عالم نزع کی درد انگیز صدا تھی جس سے یہ مسدس عالم وجود میں آیا۔ ہماری قوم کے ہر لڑکے اور لڑکی کو چاہئے کہ اسے حفظ کر لے۔

(باقی)

ایشیائی اقوام کی بیداری

تحریک اتحاد امم ایشیا

عالم شرقی کی پہلی اتحاد کانگریس

گذشتہ ماہ اگست میں کیوٹو میں جو پان ایشیاٹک کانفرنس (موتمر اتحاد ایشیا) منعقد ہوئی تھی اور جس میں چین ہندوستان ترکی فلپائن سیام ۔ ریا ستہائے ملایا۔ منگولیا اور جاپان سے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ اس کی کارروائی ہم عصر سوراجیہ نے اپنے نامہ نگار خصوصی کے حوالے سے شائع کی ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس کانفرنس کے داعیان کا یہ خیال ہے کہ خود زندہ رہنے اور دوسروں کو زندہ رہنے دینے کے اصول کو عملی سانچے میں ڈھالنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پان ایشیاٹک لوگوں کے حقوق۔ اور مفاد کی حفاظت کی جائے۔ کانفرنس کے مشیروں میں جاپان کے سابق وزیر جنگ۔ سابق وزیر خارجہ اور کئی دیگر اشخاص شامل ہیں۔

کانفرنس کا افتتاح وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں یکم اگست کو دن کے دو بجے شام کو ہوا۔ اجلاس شروع ہونے سے پیشتر چین کے ڈیلیگیٹوں نے یہ آواز بلند کی کہ ۲۱ مطالبات کے معاہدہ کی منسوخی کا سوال بھی ایجنڈا میں شامل کیا جائے۔ اس سے چین اور جاپان کے ڈیلیگیٹوں میں زبانی طور پر بحث چھڑ گئی۔ اول الذکر یہ کہتے تھے کہ اس قسم کی بات پر موجودہ کانفرنس میں بحث کرنا مناسب نہیں۔ اور یہ معاملہ پان ایشیاٹک لیگ کے قیام کے بعد اس کے سپرد کر دینا چاہیے۔ جاپانی ڈیلیگیٹوں نے چینی ڈیلیگیٹوں سے درخواست کی کہ وہ یہ تجویز واپس لے لیں۔

چینی ڈیلیگیٹوں نے غیر مصالحانہ رویہ دکھایا اور باہر چلے گئے۔ آخر جاپانیوں نے ایجنڈا میں یہ شامل کرنا منظور کیا کہ چین جاپان اور دیگر تمام غیر ممالک سے یکطرفہ معاہدے توڑ دئے جائیں۔

چینیوں کی رائے تھی کہ جب تک جاپان کے چین کے ساتھ یک طرفہ معاہدے منسوخ نہیں ہوتے اس وقت تک ایشیائی اقوام گوری نسلوں کے ساتھ مقابلہ پڑنے پر اپنے حقوق طلب نہیں کر سکتیں۔

اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے یکطرفہ معاہدات کی منسوخی کا سوال ایجنڈا میں شامل کر لیا گیا۔ جاپانی وفد کے بعض ممبروں نے کانفرنس کی منتظم کمیٹی کے ممبر ہونے سے انکار کر دیا۔ اور یہ کہا کہ یہ چینی جاپانی معاملات کے ساتھ کسی ایسے فیصلہ جات کا تعلق ہے جو اس قدر جلد منسوخ نہیں کئے جا سکتے۔ یہ کہکر وہ ہال سے چلے گئے۔

ایشیا کی حالت زار

جب اجلاس کا افتتاح ہوا تو مسٹر جنت رو ماسٹو نے انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے ایک تقریر کی جس میں انھوں نے ایشیائی لوگوں کی اس قابل رحم حالت کا ذکر کیا جو گوری قوموں کے فوجی اور مالی دباؤ کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے موجودہ حالت میں دنیا میں مساوات۔ انصاف انسانی محبت۔ بہبودی۔ اور مسرت پیدا کرنا ناممکن ہے۔ انہوں نے ان کوششوں پر بے اطمینانی کا اظہار کیا جو اسلحہ میں تخفیف کرنے یا بین الاقوامی قانون بنا کر امن قائم کرنے کے لئے ہو رہی ہیں انھوں نے انسانوں کے روحانی انقلاب تعلیمی زندگی اور نسلوں میں محبت پر زور دیا اور کہا کہ ان سب امور کی بنیاد محبت انصاف اور بہتری و بہبودی پر ہونی چاہیے۔

ہندوستانی نمائندہ کی تقریر

مسٹر آر۔ بی۔ بوس۔ ہندوستانی ڈیلیگیٹ کی تجویز پر مسٹر راما سٹو کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے۔ اور ایک چینی ڈیلیگیٹ نے وہ حالات بیان کئے جن کی وجہ سے پان ایشیاٹک کانفرنس منعقد کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی کانفرنس کرنے کا خیال پان ایشیاٹک فیڈریشن پیکنگ کو ہوا تھا۔ اور ہندوستان چین اور دیگر ممالک کی انجمنوں نے اس کی تائید کی تھی۔ کانفرنس کا مقصد ایشیائی تہذیب کی زیادہ اچھی اور واضح تشریح کرنا اور ایشیائی نسلوں کو مغربی نسلوں کے دباؤ اور رسوخ سے آزاد کرنا ہے۔

کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کے ایک جاپانی ممبر نے کہا کہ آج دنیا کی تمام طاقتیں جاپان کو اپنا مشترکہ دشمن بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن جاپان نے صرف چین سے رشتہ اتحاد باندھنے کی خاطر تمام معاہدے منسوخ کر دئے ہیں۔ گویا پورٹ آرتھر اور ڈیرن چین کو واپس دیدئے ہیں۔

راجہ مہندر پرتاپ پر ناجائز بندش

اس کے بعد راجہ مہندر پرتاپ ڈیلیگیٹ افغانستان کا تار پڑھ کر سنایا گیا جس میں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا تھا کہ وہ کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جاپان نے انکے داخلہ کی ممانعت کر دی ہے۔ راجہ صاحب کا پاسپورٹ اور سامان چوری ہو جانے کے باعث انہیں کوبے اور موجی میں اترنے کی اجازت نہ ملی۔

اوساکا بھی وہ اس شرط پر اترنے کہ وہ شہر سے باہر نہ جائیں گے۔ آخر وہ ایک ہوٹل میں ٹھیرے۔ اور بعد ازاں جہاز میں سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

کانفرنس کے اجلاس میں مسٹر سوامی ٹینا کا (جاپان) مسٹر بوس (ہندوستان) اور مسٹر ولیسو سر (فلپائن) ڈیلیگیٹوں کی بھی تقریریں ہوئیں۔ مسٹر بوس نے پان ایشیاٹک لیگ یا انجمن اقوام ایشیا بنانے کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈیڑھ ارب کالی نسل کے لوگ علیحدہ تنظیم صرف اس لئے کرتے ہیں کہ دنیا کے پانچ ارب لوگوں کے مفاد کی حفاظت ہو سکے۔

۲۱ مطالبات کے معاہدہ پر ایشیائی کانفرنس میں ہیجان پھیل گیا۔ اور دوسرے دن ایک بجے دوپہر تک بحث ہوتی رہی۔ چینی اور جاپانی نمایندوں نے اپنے اپنے دلائل پیش کئے۔ دیگر اقوام کے نمایندوں کو بھی اس بحث میں مداخلت کرنی پڑی۔ بہر حال اس امر کا چینیوں کی خواہش کے مطابق فیصلہ ہو گیا۔

مجمع ملل ایشیا کا قیام

دوپہر کو کمیٹی کے جلسے میں مندرجہ ذیل امور کا متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔

(۱) ایشیاٹک لیگ (مجمع ملل ایشیا) انصاف اور مساوات پیچینی، من علمہ نظام کی بحالی نیز مذہبی، نسلی، اخلاقی تمام نسلوں میں خوشی اور آزادی پیدا کرنے کی غرض سے قائم کی جاتی ہے۔

(۲) لیگ یہ مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ ایشیائی روحانی و مادی تہذیب کی بحالی ان ایشیائی نسلوں کے حالات میں تبدیلی جو غیر ملکی قبضہ میں ہیں۔ ایشیائی ممالک میں یک طرفہ معاہدات کی منسوخی۔ اقتصادی۔ سیاسی و دیگر معاملات میں تعاون۔ ایشیائی پیداوار و ساخت کی حوصلہ افزائی۔

(۳) لیگ کے صدر دفاتر ٹوکیو میں ہوں گے اور شاخیں مختلف جگہوں میں کھولی جائیں گی۔

(۴) ۲۵ ممبروں کی ایک کونسل سب با اختیار رکن ہو گی

(۵) کمیٹی اہم معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے سالانہ جلسہ بلایا کرے گی۔

(۶) ایشیا کی ۱۰۰ انجمنیں جن کے مقاصد لیگ کے مطابق ہوں گے وہ بمنظوری کونسل اپنے نمایندے بھیج سکیں گی۔

(۷) کونسل جنرل اجلاسوں میں ان لوگوں کو مدعو کر سکتی ہے جنھوں نے ایشیا کی کوئی خاص خدمت کی ہو۔

(۸) کونسل کے ممبر ایک سال کے عرصہ کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ کونسل کے دس ممبر منتخب کئے جائیں جن میں جاپان چین۔ اور ہندوستان دو دو۔ اور فلپائن۔

بنگلیہ آسام اور افغانستان ایک ایک نمائندہ بھیج سکیں سپیشل کمیٹی کی میٹنگ ڈھائی بجے بعد دوپہر ختم ہو گی۔

تحریک اتحاد ایشیائی کی عملی کارروائی

دوشنبہ ۱۲ اگست کو ایشیائی کانگریس کی کمیٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) کانگریس لیگ اقوام کے پاس کردہ نسلی بل میں مساوات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۲) چین اور جاپان میں سمجھوتہ کرانے اور اعلیٰ جذبہ پیدا کرانے کے لئے ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ امر نہایت صاف ہے کہ تعلقات میں کشیدگی صرف غلط فہمی سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳) تمام ایشیا میں استعمال کے لئے ایک مشترکہ زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(۴) جاپان میں چینی تاجروں اور انجینیروں کا داخلہ ممنوع نہ ہو۔

(۵) ایک پان ایشیاٹک (ایشیائی) یونیورسٹی قائم کی جائے۔

(۶) ایک جھنڈا یا ایشیائی لوگوں کا نشان بنایا جائے

جب ایشیائی کانگریس کا اجلاس منگل ۱۳ اگست کو ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا تو مسٹر بوس صدر انجمن مسودات قوانین نے کمیٹی کی رپورٹ پڑھی جو منظور کر لی گئی۔ مندرجہ ذیل بل پاس کئے گئے۔

(۱) ایشیائی نسلوں میں سلسلہ خط و کتابت کے خاص ذرائع قائم کئے جائیں۔

(۲) ایک بین الایشیائی (ایشیائی) ریلوے بنائی جائے۔

(۳) ایک ایشیائی ہال تعمیر کیا جائے۔

(۴) ایشیائی نسلوں کے لئے خاص مالی مراعات پیدا کی جائیں۔

(۵) پان ایشیاٹک صنعتی مراعات مقرر کی جائیں۔

(۶) سارے ایشیا کے لئے ایک مشترکہ زبان رائج کی جائے۔

(۷) ایک ایشیا یونیورسٹی بنائی جائے۔

(۸) لیگ اقوام کی اسمبلی میں اس کی مساوات کے لئے ایک بل پاس کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۹) پان ایشیائی نسلوں کی شناخت کے لئے ایک خاص نشان مقرر کیا جائے۔

(۱۰) پان ایشیاٹک لیگ کی طرف سے ایک انسٹی ٹیوٹ بنایا جائے۔ جو چین اور جاپان کے تعلقات کے متعلق تحقیقات کرے۔

(۱۱) جاپان اس بات پر متفق ہو جائیگا کہ جاپان میں چینی تاجروں اور مزدوروں کے ساتھ برا سلوک نہ کیا جائے۔

بیداری ایشیا کے لیڈروں کا شکریہ

ایک ہندوستانی ڈیلیگیٹ کی تجویز پر یہ فیصلہ ہوا کہ ایشیائی لیگ کی طرف سے ان لوگوں کا جنھوں نے گذشتہ عرصہ میں ایشیائی تحریک کی بہت مدد کی ہے شکریہ ادا کیا جائے۔ ان لوگوں میں امیر افغانستان۔ صدر جمہوریہ ترکی۔ مہاتما گاندھی ڈاکٹر ٹیگور۔ مرحوم ڈاکٹر سن یاٹ سن۔ مسٹر تویاما۔ اور اوکاچ اور دیگر کئی اصحاب شامل ہیں۔

اس سلسلہ میں لیگ نے یہ قاعدہ بھی منظور کیا کہ جس شخص نے لیگ کی کوئی خدمت کی ہے یا کریگا آنریری ممبر بنا لیا جائے گا۔

۱۳ اگست کو کانگریس کی آخری نشست ہوئی جس میں گیارہ بل پاس ہوئے۔ ڈیلیگیٹ اس بات پر متفق ہو گئے کہ ایشیائی لیگ کا آنریری صدر مقرر کیا جائے۔ مسٹر بوس کی تجویز پر حسب ذیل فیصلہ ہوا۔

(۱) نکاسل کے لوگوں کی عزت کی جائے۔

(۲) ۵۔ آنریری ڈائرکٹر ان لوگوں میں سے بنائے جائیں جنھوں نے لیگ بنانے میں مدد دی ہے۔

(۳) ان لوگوں کے ساتھ تعاون جو لیگ کے مقاصد کو مانتے ہیں اور اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہوئے انہیں پھیلانے میں کوشاں ہیں

بعد ازاں کانگریس کے صدر نے مندرجہ ذیل ڈائرکٹر مقرر کئے مسٹر جنت راؤ ماسٹو (جاپان)

(باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

خبریات

عالم اسلامی

مسئلہ حجاز کے متعلق حکومت ایران کی کارروائی

طہران ۳ اکتوبر۔ مجلس نے آج ایک ریزولیوشن اس تجویز کی حمایت میں پاس کر دیا کہ بارہ ارکان کی ایک کمیٹی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں وہابیوں کے مظالم کے مسئلہ کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کی جائے۔ یہ کمیٹی حجاز کے مستقبل کے مسئلہ پر بھی غور کرے گی۔

مصری افسروں کے خلاف برطانی پروپیگنڈا

لندن ۳ اکتوبر۔ فرانسیسی جرائد میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے سرکاری محکموں میں بہت بڑی خرابیاں موجود ہیں اور یہ بات انہیں محکموں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے انگریز افسر نکالدئے گئے ہیں۔

تازہ ترین مثال جس سے قاہرہ میں بےچینی پھیل گئی ہے یہ ہے کہ صوبجاتی محکمہ پولیس کے افسران نے باہم ملکر یہ سازش کر رکھی تھی کہ وسیع پیمانہ پر بندرگاہوں سے حشیش منگا کر اندرون ملک میں فروخت کی جائے۔

افغانستان کا دور ترقی

مسٹر نریمان کا بیان

لاہور ۴ اکتوبر۔ مسٹر جی کے نریمان جو بمبئی کے ایک مشہور اور متقدر باشندے ہیں۔ اور مشرقی زبانوں کے ماہر ہیں۔ افغانستان کے معنی خیز دورہ کے بعد لاہور واپس پہنچے ہیں۔ آپ نے اخبارات کو جو بیان دیا ہے۔ اس میں افغانستان کے متعلق بعض دلچسپ اطلاعات بھی ہیں۔ نریمان صاحب فرماتے ہیں کہ

میں نے تمام مقامی حالات کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میں نے وہاں کی زراعت۔ باغبانی۔ فنون لطیفہ۔ دیسی مصنوعات اور گھوڑوں کی پرورش کے طریقہ وغیرہ تمام حالات کا بچشم خود معائنہ کیا ہے۔ میں ہر طبقہ کے لوگوں سے آزادی کے ساتھ ملا جلا تھا۔ مجھے ان حالات سے یقین ہو گیا ہے کہ افغان زندگی کے ہر شعبہ میں نہایت تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تعدد ازدواج کے دستور میں۔ اب کمی ہے۔ مردوں اور عورتوں کی تعلیم پر کافی روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ اور رعایا کی آسائش و عافیت کا عام طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ پردہ کا رواج بھی زوال پذیر ہو رہا ہے۔ اور مغربی طرز کے لباس کی حکومت کی طرف سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جو سڑکیں انگریزی علاقہ کے شہروں سے ملتی ہیں ان کے علاوہ تمام سڑکیں عام طور پر پختہ اور اچھی بنی ہوئی ہیں اور تعمیرات کے بعض اہم اور ضروری تجاویز کی تکمیل ہو رہی ہے۔

ہندوستان کے مقابلہ میں افغانستان میں جان و مال زیادہ محفوظ ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں حفظان صحت کا انتظام اور حالت نہایت عمدہ اور تعجب انگیز ہے اس انتظام میں ترقی کی گنجائش اب بھی باقی ہے۔ علم آثار قدیمہ کے ایک ماہر کی حیثیت سے میں نے ایرانیوں کے نہایت دلچسپ آثار

واشیار کو دیکھا خصوصاً بدھ کے آثار۔ بمقام بامیان بدھ کے دیوہیکل بت اور خانقاہیں موجود ہیں۔ جو پہاڑیوں میں کھود کر بنائی گئی ہیں۔

خلیج سمرنا کے ایک جزیرہ کا مقدمہ

حکومت ترکی پر ۵۰ ہزار پونڈ کا دعویٰ

قسطنطنیہ ۴ اکتوبر۔ خلیج سمرنا میں بمقام قرہ بار دین کے سامنے ۸ میل کے فاصلے پر دروس نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ واقع ہے جس کی ملکیت کا دعویٰ ایک نوجوان انگریز انطونی ایڈورڈس نے کیا ہے۔ اس مقدمہ کی سماعت ایک انگریزی ترکی مخلوط عدالت بہت جلد کرنے والی ہے۔

تقریباً سو برس گذرے کہ ایک انگریز فوجی افسر چارلس ایڈورڈس سمرنا میں جا بسا تھا۔ وہاں اس کے ایک لڑکا انطونی پیدا ہوا۔ جو بڑا ہو کر صحیفہ نگار بن گیا۔ اس شخص نے ۱۸۶۸ء میں خلیج سمرنا کے اندر ایک چھوٹا سا جزیرہ دریافت کیا۔ اور اسکو حکومت ترکیہ سے خرید لیا۔

گذشتہ جنگ کے زمانہ میں یہ راز کھلا کہ جنگی نقطہ نظر سے یہ چھوٹا سا جزیرہ نہایت اہم ہے۔ لہذا جرمنوں نے موجودہ دعویدار انطونی ایڈورڈس کو نظر بند کر کے تمام جزیرہ کو قلعہ بند کر دیا۔ اب یہ شخص سمرنا کے برطانوی قنصل خانہ میں ملازم ہے

جب ترکان احرار کی افواج تھا رنے ایشیائے کوچک میں پیشقدمی کی تو اس جزیرہ کو منطقہ جنگ میں داخل قرار دیا گیا۔ اور مدعی کو وہاں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعی کو جتا دیا گیا کہ یہ جزیرہ اس کو ہرگز واپس نہیں دیا جا سکتا۔

مدعی نے ۵۰ ہزار پونڈ کی نالش کی ہے۔

امیر فیصل اور مسجد لندن کی رسم افتتاح

عدم شرکت کی وجہ

لندن ۴ اکتوبر۔ ساؤتھ فیلڈس کی مسجد کی رسم افتتاح میں امیر فیصل کی غیر حاضری کی وجہ جو بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ امام صاحب مسجد نے ایک اخبار کے نمایندے سے ملاقات کی تھی۔ چنانچہ اس نے اخبارات میں جو بیان دیا اس کا مفہوم یہ تھا کہ امام صاحب نے یہ کہا ہے کہ اس عمارت کی حیثیت ایک اسلامی عبادت گاہ (مسجد) کی سی نہ ہوگی۔ بلکہ گرجہ کی طرح ہوگی۔ اسی بیان کا ترجمہ مصر کے اخبارات میں شائع ہوا۔ اور پھر وہاں سے یہ خبر مکہ معظمہ میں پہنچ گئی۔ سلطان ابن سعود نے اس خبر کے سننے کے بعد امیر فیصل کو بذریعہ تار ہدایت کی کہ وہ رسم افتتاح میں شریک نہ ہوں۔ ہندوستان کے بعض مسلمانوں کی طرف سے بھی اسی قسم کے احتجاجی تار امیر فیصل کو ملے تھے۔

ہندوستان

مولانا شوکت علی کا دورہ

احمد آباد ۔ ۳ اکتوبر۔ آج صبح مولانا شوکت علی بمبئی سے مہاتما جی سے ملاقات کرنے کو یہاں پہنچے ۵ تاریخ تک یہاں ٹھیر کر پھر بمبئی کو لوٹ جائیں گے۔ اس کے بعد وہاں سے لکھنؤ ۹ اکتوبر تک پہنچ جائیں گے۔ تاکہ خلافت کمیٹی کے اجلاس میں وہاں شریک ہو سکیں۔ صوبجات متحدہ میں موتی لال نہرو کے زیر ہدایت وہ پندرہ روز تک دورہ کریں گے۔ اور آئندہ انتخابات میں کانگریس کے امیدواروں کی طرفداری ان کا مقصد ہوگا۔

سراج گنج میں ہندو مسلم اتحاد

سلاپ ۳ اکتوبر۔ مشترکہ مصالحتی ہندو مسلم بورڈ کا اجلاس بمقام سراج گنج ۸ ستمبر کو منعقد ہوا۔ اور ذیل کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

"سراج گنج میونسپلٹی کی سڑک پر ہر جماعت ہر وقت باجا بجاتی ہوئی گذر سکتی ہے۔ لیکن کوئی جماعت کسی وقت بھی اگر دریائے دہینہ سے گذرے اور باجا اس کے ساتھ ہو تو بازار والی مسجد کے سامنے باجہ فوراً بند کر دے گی۔"

اسی جلسہ میں پی سی نیوگی اور آنند بابو بشنا چارج کو درخواست کی گئی کہ انہوں نے عبد الستار کے خلاف جو مقدمات دائر کر رکھے ہیں وہ واپس لے لیں۔

مسلم یونیورسٹی کو راجہ جہانگیر آباد کا عطیہ

لکھنؤ ۔ ۴ اکتوبر۔ راجہ اعجاز رسول خاں صاحب والی جہانگیر آباد (اودھ) نے ۱۴۰۰۰ روپے کے پرامیسری نوٹ بدین غرض حیدرآباد و قاف کے خزانچی کو سپرد کئے ہیں کہ اس سے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں سر ولیم میرس بالقابہ گورنر صوبجات متحدہ کے نام سے ایک مستقل وظیفہ قائم کیا جائے۔

ڈاکٹر کچلو اور مسئلہ حجاز کا حل

ڈاکٹر کچلو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے ملاقات میں افسوس ظاہر کیا کہ مسئلہ حجاز پر مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ پارٹی بازی کی سپرٹ خاص زوروں پر تھی۔ امید ہے کہ جلد ہی اس پیچیدہ سوال کو حل کرنے کے لئے کوئی راستہ ضرور ڈھونڈ لیا جائے گا۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علما کی علالت

۴ اکتوبر۔ مولانا احمد سعید صاحب آج پشاور سے راولپنڈی جانے والے تھے کہ دو بجے دفعۃً مولانا کو کھانسی کے ساتھ خون کا دورہ شروع ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں منہ سے اسقدر خون گیا کہ سفر کو ملتوی کیا گیا۔ حکیم عبد الجلیل صاحب ندوی نے نسخہ تجویز کیا علاج شروع کر دیا ہے۔ خون میں کسی قدر کمی ہو گئی ہے لیکن بلغم کے ساتھ ملا ہوا خون آ رہا ہے۔ اطبا نے ہلنا پھرنا غیر معمولی حرکت کرنا بلکہ بولنے اور گفتگو کرنے کو بھی مضر بتایا ہے۔ پنجاب کا دورہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا۔ علاج نہایت توجہ کے ساتھ کیا جا رہا ہے اہل پشاور اس اچانک علالت سے سخت مضطرب اور دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

سید محمد قاسم نائب معتمد مجلس خلافت پشاور

صوبہ بہار میں آزاد مسلم پارٹی کی مخالفت

پٹنہ ۔ ۴ اکتوبر۔ کل رات دلکشا میں بصدارت خان بہادر سید محمد اسمٰعیل سربرآوردہ مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ قرار پایا کہ آئندہ انتخابات مجالس کے لئے اس صوبہ میں انڈیپنڈنٹ پارٹی نہ بنائی جائے۔ حاضرین میں۔ سر سید علی امام۔ سر سید فخر الدین۔ مسٹر مبارک علی۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر سید عبد العزیز مسٹر اطہر حسین۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ اور مسٹر یونس ایم۔ ایل۔ سی بھی شامل تھے۔

صوبہ بنگال کا آئندہ گورنر کون ہوگا؟

لندن ۔ ۴ اکتوبر۔ کرنل جیکسن کو بہت جلد کنسرویٹو جماعت کی چیرمینی سے مستعفی ہونے والے ہیں۔

لارڈ لٹن کی میعاد پوری ہونے پر صوبہ بنگال کی گورنری دی جائے گی۔

گوشوارہ آمد و صرف مصارف شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند

بابتہ ماہ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ

آمد

تفصیل آمدنی	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۳ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۸	۱۲	۸۸٬۶۹۶			
آمدنی از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
متفرق	۰	۱۲	۳۱	۰	۱۲	۳۱	۸	۸	۸۸٬۷۲۸

صرف

تفصیل مصارف	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
صرف از رجب ۱۳۴۳ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۱	۵	۸۷٬۴۹۳			
صرف از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
تنخواہ مبلغین و معلمین و کارکنان صدر دفتر	۰	۱۰	۲۲۰						
مصارف ڈاک	۰	۱۰	۵						
مصارف تار	۰	۱۵	۳						
مصارف مہمانان دفتر		۷	۰						
کرایہ مکان و روشنی دفتر	۰	۱۱	۱۹						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۰	۱۳۰						
متفرقات		۳	۰						
سائر خرچ مدارس	۰	۱۴	۰	۰	۶	۳۸۱	۱	۱۱	۸۷٬۸۷۴
(تفصیل بقایا)									
تحویل				۰	۱۲	۶۸			
حساب طلب				۰	۴	۷۷۸			
خزانہ				۷	۱۳	۶	۷	۱۳	۸۵۳
میزان							۸	۸	۸۸٬۷۲۸

بقیہ صفحہ چار

اور تعارف دونوں سے مستغنی ہے۔ مجاہدین موصوف کی عظمت کی داستان سے وقتاً فوقتاً اسلامی جرائد کے کالم ...

جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ کے لیے سرمایہ کی اپیل

مرا سلات

سرزمین بے آئین اور مظلوم مجاہدین کی حیرت انگیز داستان

جریدہ مارننگ پوسٹ نے کرنل جیکسن کی جانشینی کے لیے مارکوئس آف لنتھگو کا نام لیا ہے۔

الہ آباد میں رام لیلا کے جلوس کا قضیہ

الہ آباد ۵ راکتوبر۔ رام لیلا کے آئندہ جلوس کے متعلق حکام ضلع اور جلوس کمیٹی کے درمیان قضیہ جاری ہے۔ جلوس کمیٹی کے صدر مسٹر باسو کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کا ایک خط ملا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں کہ جلوس غروب آفتاب سے قبل جمنا کو پہنچ جائے۔ یا پھر مغرب کی نماز کے وقت مساجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے۔ اس خط کا جواب دیتے ہوئے مسٹر باسو نے لکھا ہے کہ مذہبی جلوسوں کے متعلق ہندو وہی آئینی ذرائع اختیار کر سکتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور اس طرح وہ باجے کی بندش کا اپنا نام نہاد حق منوانا چاہتے ہیں۔ اس قضیہ در قضیہ کا اثر ہندوؤں پر نہایت افسوسناک ہوگا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ ضلع نے مسٹر باسو کو جواب دیا ہے کہ وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے کہ وہ اپنی اس ہی تجویز پر اصرار کریں کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں جس سے نقض امن کا کم از کم خطرہ ہو۔

اب مسٹر باسو نے گورنر کو تار دیا ہے کہ وہ ہندوؤں کو حسب معمول جلوس کے ساتھ رام لیلا منانے کی اجازت دیں۔

کالی چرن کو گرفتار کر لیا گیا

کلکتہ میں سانپوں کی کثرت

ایک فٹ لمبا اور ۱۸ انچ موٹا اژدہا

مالوی جی کی اشتعال انگیز تلقین صبر

مجسٹریٹ کے حکم پر اظہار ناراضی

پرہیز کریں۔ ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ہر بات کو صبر سے برداشت کریں۔ امن قائم رکھیں۔ البتہ وہ قانونی چارہ جوئی کریں۔

تجویزیں منظور کی گئیں مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف ناراضی کا اظہار کیا گیا۔ اور گورنر اور وائسرائے سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔

فرخ آباد میں ۴۲ مسلمانوں کے خلاف مقدمات

الہ آباد ۵ راکتوبر۔ فرخ آباد میں دادا کھنڈ جلوس کے متعلق جو فساد ہوا تھا۔ اس کے سلسلے میں ۴۲ مسلمانوں پر مقدمات ...

دار الحکومت

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت

حضرت مولانا الحاج مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند آج کل بعارضہ تپ و لرزہ علیل ہیں۔ آپ کے اکثر متعلقین بھی اس بلائے عام میں مبتلا ہیں۔ کل سہ پہر کو حضرت مولانا کی صاحبزادی نے جن کی عمر تین ماہ ہوگی انتقال کیا۔

اس فطری و حقیقی صدمہ پر ہمیں حضرت مولانا ممدوح کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق آپ کو صبر و سکون اور صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

مولانا ابوالمعارف محمد عرفان صاحب کی علالت

مجلس وضع قوانین ہند کے انتخابات

انتخابات کے لیے دہلی کی سرگرمیاں

کانگریس کا جلسہ عام

خون سے رنگے ہوئے تھے۔

مطبع تیج کے خلاف ایک اور مقدمہ

دہلی کے دوسرے فساد کا مقدمہ

۲۵ ہندوؤں کے خلاف مقدمہ فساد

[illegible]

جریدۂ مارننگ پوسٹ نے کرنل جیکسن کی جانشینی کے لیے مارکوئس آف لنتھگو کا نام لیا ہے۔

الہ آباد میں رام لیلا کے جلوس کا قضیہ

الہ آباد ۵ راکتوبر۔ رام لیلا کے آئندہ جلوس کے متعلق حکام ضلع اور جلوس کمیٹی کے درمیان قضیہ جاری ہے۔ جلوس کمیٹی کے صدر مسٹر باسو کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کا ایک خط ملا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں کہ جلوس غروب آفتاب سے قبل جمنا کو پہنچ جائے۔ یا پھر مغرب کی نماز کے وقت مساجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے۔ اس خط کا جواب دیتے ہوئے مسٹر باسو نے لکھا ہے کہ مذہبی جلوسوں کے متعلق ہندو وہی آئینی ذرائع اختیار کر سکتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور اس طرح وہ باجے کی بندش کا اپنا نام نہاد حق منوانا چاہتے ہیں۔ اس قضیہ در قضیہ کا اثر ہندوؤں پر نہایت افسوسناک ہوگا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ ضلع نے مسٹر باسو کو جواب دیا ہے کہ وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے کہ وہ اپنی اس ہی تجویز پر اصرار کریں کہ جلوس کے اوقات اس طرح مقرر کیے جائیں جس سے نقض امن کا کم از کم خطرہ ہو۔

اب مسٹر باسو نے گورنر کو تار دیا ہے کہ وہ ہندوؤں کو حسب معمول جلوس کے ساتھ رام لیلا منانے کی اجازت دیں۔

کالی چرن کو گرفتار کر لیا گیا

مولوی عبدالصمد صاحب سکرٹری خدام رسول شہر آگرہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ کل کالی چرن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۵۳-الف کے ماتحت گرفتار کر لیا اور پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ مقامی بیانات کے لیے ۱۲ر اور ۱۳ر اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اور باہر والوں کے لیے ۲۹ر اور ۳۰ر اکتوبر۔ جو مسلمان وکلا دلچسپی رکھتے ہوں وہ حصہ لے سکتے ہیں آنے سے پہلے اطلاع دینی چاہیے۔

کلکتہ میں سانپوں کی کثرت

ایک ۱۶ فٹ لمبا اور ۱۸۔ انچ موٹا اژدہا

کلکتہ ۵ راکتوبر۔ گذشتہ چند روز سے کلکتہ میں اس قدر سانپ پیدا ہو رہے ہیں کہ لوگ بہت وحشتناک ہو گئے ہیں کل یہاں عجیب سنسنی سی پھیلی ہوئی تھی۔ جبکہ قلیوں نے ایک کشتی کو کھینچتے وقت ایک اژدہا کو دیکھا۔ جو بے دم و سر تھا۔ ان میں سے بعض نے دلیری سے کام لیا۔ اور اس کی تحقیقات کے درپے ہوئے لیکن جب انھوں نے اس کی خوفناک آواز اور اس کو بل کھاتے دیکھا تو چھوڑ کر فوراً عرشہ پر پہنچے اور سانپ سانپ کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔

تمام جہاز میں یہ خبر ایک دم پھیل گئی آفیسر اپس میں اس کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ لیکن کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ آگے قدم بڑھائے۔ اور اس سے کو حل کرے۔ ناچار پولیس کی امداد طلب کی گئی۔ اس اثنا میں وہ غائب ہو گیا۔ لیکن دور جا کر پھر ابھرا اور فوراً گولی سے مار لیا گیا۔ ناپنے پر ۱۶ فٹ لمبا اور ۱۸۔ انچ موٹا پایا گیا۔

مالوی جی کی اشتعال انگیز تلقین صبر

مجسٹریٹ کے حکم پر اظہار ناراضی

الہ آباد ۵ راکتوبر۔ آج شام کو پرشوتم داس پارک میں ایک جلسۂ عظیم منعقد ہوا۔ اور رام لیلا کے جلوس کے متعلق حکام ضلع نے جو قیود و شرائط عائد کی ہیں ان کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ پنڈت مالویہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ

مجسٹریٹ کا یہ حکم کہ نماز کے اوقات میں مساجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے قانوناً جائز نہیں ہے۔ اس قسم کے احکام صادر کر کے حکام نے برطانی اقتدار کو صدمہ پہنچایا ہے۔ میں ہندوؤں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ صبر کریں

پرہیز کریں۔ ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ہر بات کو صبر سے برداشت کریں۔ امن قائم رکھیں۔ البتہ وہ قانونی چارہ جوئی کریں۔

تجویزیں منظور کی گئیں مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف ناراضی کا اظہار کیا گیا۔ اور گورنر اور وائسرائے سے مداخلت کی درخواست کی گئی۔

فرخ آباد میں ۴۲ مسلمانوں کیخلاف مقدمات

الہ آباد ۵ راکتوبر فرخ آباد میں دادیکھنڈ جلوس کے متعلق جو فساد ہوا تھا اس کے سلسلے میں ۴۲ مسلمانوں پر مقدمات

دار الحکومت

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت

حضرت مولانا الحاج مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند آج کل بعارضہ تپ و لرزہ علیل ہیں۔ آپ کے اکثر متعلقین بھی اس بلائے عام میں مبتلا ہیں۔ کل سہ پہر کو حضرت مولانا کی صاحبزادی نے جن کی عمر تین ماہ ہوگی انتقال کیا۔

اس فطری وحقیقی صدمہ پر ہمیں حضرت مولانائے ممدوح کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق آپ کو صبر و سکون اور صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب کی علالت

آج کل دہلی میں تپ و لرزہ کی عام شکایت ہے۔ حضرت مولانا الحاج ابو المعارف محمد عرفان صاحب ناظم مالیات جمعیۃ علماء ہند بھی سخت علیل ہیں دعا ہے کہ شافی مطلق مولانائے ممدوح کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔ اور اس بلائے عام سے اہل شہر کو نجات دے۔ آمین۔

مجلس وضع قوانین ہند کے انتخابات

دہلی ۴ راکتوبر۔ قواعد انتخاب مجلس وضع قوانین ہند کے قاعدہ (۱۱) (الف) (ب) (ج) کے ماتحت چیف کمشنر دہلی نے (الف) ۱۱ راکتوبر امیدواران کی نامزدگی کے واسطے۔ (ب) ۱۶ راکتوبر تحقیقات نامزدگی کے واسطے۔ اور (ج) ۲۸ راکتوبر انتخابات کے لیے متعین کی ہے۔

انتخابات کے لیے دہلی کی سرگرمیاں

کانگریس کا جلسۂ عام

دہلی ۶ راکتوبر۔ کل رات کانگریس کے انتخاب کا مسئلہ ایک عام جلسہ میں شروع کیا گیا۔ مسٹر آصف علی امیدوار کانگریس نے اس امر پر سخت افسوس ظاہر کیا کہ وہ لیڈر جنھوں نے قوم کے نام پر قربانیاں کیں۔ اس وقت ایک لا طائل کشمکش میں پڑ گئے ہیں۔ وہ لیڈر جو کل جمہوری حکومت کی صدائیں لگا رہے تھے آج اس اساسی اصول کو پائے حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں۔ خلاف علم بغاوت بلند کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسے وقت میں نیک نیت اور سمجھدار لیڈروں کے لیے سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ کار نہیں کہ وہ موجودہ کشمکش سے بچ کر کانگریس کے اصول کی پیروی کریں۔ کانگریس کا پروگرام جیسا کہ اس وقت صحیح تھا۔ اب بھی ہے۔ صرف لوگوں میں اختلاف ہو گیا ہے۔

لالہ شنکر لال نے کہا کہ کانگریس کو آپ اپنی مدد کرنے پر یقین تھا اور کسی رائل کمیشن یا برطانوی پارلیمنٹ پر بھروسہ نہ تھا کانگریس ہندوؤں اور مسلمانوں کے شکستہ دلوں کو جوڑنے کا مرہم تھا جو اکتالیس سال سے آزادی کی خاطر سرپیکار ہے۔ لیکن افسوس کہ ملک کے بعض راہ نما بزعم خود صدر ہند و مہاسبھا نام نہاد لیڈروں نے اس وقت بھی سرمایہ بنگال اور دارالخلافہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جبکہ ان کے ہاتھ بلبل باغ کے

خون سے رنگے ہوئے تھے۔

مطبع تیج کیخلاف ایک اور مقدمہ

دہلی ۵ راکتوبر۔ قانون کار روائیاں کے ماتحت تیج کے خلاف ایک اور مقدمہ اس الزام میں چلایا گیا ہے کہ اس میں نابالغ لڑکوں کو ملازم رکھا جاتا ہے۔

دہلی کے دوسرے فساد کا مقدمہ

دہلی ۴ راکتوبر۔ دوسرے فساد کا مقدمہ جس میں مسلمانوں کا مشترکہ اسپیشل مجسٹریٹ کے سامنے چالان کیا گیا ہے۔ آج پیش ہوا مسٹر ذکر الرحمن کی جرح جاری رہی اور اس گواہ نے کہا کہ میں نے زیادہ کچھ نہیں جانتا تاہم میں نے اپنے ابتدائی بیان میں کہا گواہ نے بار بار عدالت سے کہا کہ مجھ جرحی سوالات سے تنگ کیا جا رہا ہے میں ایک سیدھا سادہ آدمی ہوں اور صرف اسی قدر جانتا ہوں کہ مجھے بری طرح زخمی کر دیا گیا تھا۔

امرناتھ نے کہا کہ میں فساد کے سات دن پہلے دو آدمیوں کی شناخت کی جی ہیرالال اور بنارسی داس مجھے معاملہ کو تولا لگی ہے اور شناخت کرنے سے پہلے میری کسی شخص سے فساد کے متعلق گفتگو نہیں ہوئی۔

بلدیو نے کہا کہ میں اکیلا کوتوالی گیا تھا میں نے عدالت کے احاطہ میں کسی جیراسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے مقتول شخص کی شناخت کرنے کے لیے کوتوالی میں کا لی وقت نہیں دیا گیا۔ [illegible]

[illegible]

۲۵ ہندوؤں کے خلاف مقدمہ فساد

دہلی ۵ راکتوبر۔ فسادات کا دوسرا مقدمہ جس میں ۲۵ ہندو زیر دفعات ۲۵ و ۱۴۸ تعزیرات ہند ماخوذ ہیں ۴ر اکتوبر کو مسٹر لوئس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔

[illegible]

گوشوارہ آمد و صرف مصارف شعبۂ تبلیغ و حفاظت اسلام جمعیۃ علماء ہند

بابتہ ماہ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ

آمد

تفصیل آمدنی	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
آمدنی از رجب ۱۳۴۱ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۸	۱۲	۸۸،۶۹۶			
آمدنی از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
متفرق	۰	۱۲	۳۱	۰	۱۲	۳۱	۸	۸	۸۸،۷۲۸

صرف

تفصیل مصارف	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے	میزان: پائی	میزان: آنے	میزان: روپے	میزان کل: پائی	میزان کل: آنے	میزان کل: روپے
صرف از رجب ۱۳۴۱ھ لغایتہ آخر محرم ۱۳۴۵ھ				۱	۵	۸۷،۴۹۳			
صرف از یکم صفر ۱۳۴۵ھ لغایتہ آخر صفر ۱۳۴۵ھ									
تنخواہ مبلغین و معلمین و کارکنان صدر دفتر	۰	۱۰	۲۲۰						
مصارف ڈاک	۰	۱۰	۵						
مصارف تار	۰	۱۵	۳						
مصارف مہمانان دفتر	۰	۷	۰						
کرایہ مکان و روشنی دفتر	۰	۱۱	۱۹						
امداد اخبار الجمعیۃ	۰	۰	۱۳۰						
متفرقات	۰	۲	۰						
سیاحت و ترویج مدارس	۰	۱۴	۰	۰	۶	۳۸۱	۱	۱۱	۸۷،۸۷۴
(تفصیل بقایا)									
تحویل				۰	۱۲	۶۸			
حساب طلب				۰	۴	۷۷۸			
خزانہ				۷	۱۳	۶	۷	۱۳	۸۵۳
میزان							۸	۸	۸۸،۷۲۸

بقیہ صفحہ چار

مسٹر شوبل اوکاوا	(جاپان)
مسٹر ہانگ کنگ شو	(چین)
مسٹر سن کنگ یو	(چین)
مسٹر آر۔بی۔بوس	(ہندوستان)
مسٹر لیٹینا	(ہندوستان)
مسٹر ورسوسا	(فلپائن)

اس کے بعد ہر ایک ایشیائی قوم کے نمایندوں نے دنیا میں امن قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور کہا کہ یہ مقصد ایشیائی نسلوں پر حاوی قوت سے حاصل ہو سکتا ہے۔

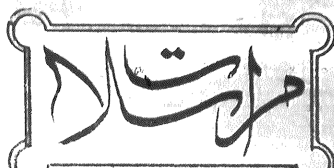

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

سرزمین بے آئین

اور

مظلوم مجاہدین کی حیرت انگیز داستان

سرزمین بے آئین کے جلاوطن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی۔ ابو المعارف حضرت مولانا محمد عرفان صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند کی ذات بابرکات تعریف اور تعارف دونوں سے مستغنی ہے۔ مجاہدین موصوف کی مظلومیت کی داستان سے وقتاً فوقتاً اسلامی جرائد کے کالم سیاہ ہوتے رہتے ہیں حکومت صوبہ سرحد نے متواتر عرصہ چھ سال میں مجاہدین موصوف کی ذات گرامی پر ایسے ایسے انسانیت سوز مظالم روا رکھے ہیں جو کہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ حکومت سرزمین بے آئین کا جبر و تشدد و استبداد صوبہ سرحد ہی پر نہیں بلکہ تمام پنجاب و ہندوستان پر اچھی طرح ہویدا ہو چکا ہے۔ مجاہدین ملت کو حکومت صوبہ سرحد نے ریگولیشن ۳ و ۱۸۱۸ء کے تحت میں ڈہائی سال جیلخانہ جات متحدہ میں مقید رکھنے کے باوجود اسوقت تک بد معاملات برداشت کرنے کے اکابر ملت کو اس وادی پر خار میں رنگ برنگ مصائب کا شکار بنایا ہوا ہے۔ مجاہدین موصوف کی گرفتاری کے لیے کئی دستے فوج صوبہ سرحد علاقہ مانسہرہ میں جمع کی گئی جس سے باشندگان صوبہ سرحد کے جذبات مشتعل ہونے کے علاوہ بلا ضرورت اجتماع فوج نے سرحدی آزاد قبائل میں غیر معمولی جوش و خروش پیدا کر دیا۔ لیکن مولانا محمد اسحاق صاحب و مولانا محمد عرفان صاحب ہی کا وجود مقدس تھا کہ جنھوں نے اپنے حسن تدبیر و امن پسندانہ طبیعت سے پانچ لاکھ مسلح سرحدی پٹھانوں کو جو کہ شیرازہ خلافت کے منتشر ہونے پر جو اپنی جانوں کو قربان کرنے کا تہیہ کر چکے تھے تشدد و بدامنی سے باز رکھا۔ اور کوئی ناگفتہ بہ واقعہ پیش نہیں ہونے دیا۔ جس کا اعتراف حکومت مانسہرہ کر چکی ہے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق کی گرفتاری کے وقت حکومت کے حامی مہاجنوں نے مولانا کا مال و اسباب۔ جو کہ دس ہزار سے کم نہ تھا۔ برباد و تباہ کیا۔ جس کا اسوقت تک کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔ اس حقیقت کی ایک مستقل داستان ہے۔ جو کہ بوقت ضرورت پیش کی جا سکتی ہے۔ حکومت نے مجاہدین ممدوح کو بغیر مقدمہ چلانے گرفتار کر کے نامعلوم جگہ پر رکھا گلا خبارات کے شور و غل کرنے سے اتنا ظاہر کر دیا کہ مولانا محمد اسحاق صاحب سنٹرل جیل ملتان و مولانا محمد عرفان صاحب

سنٹرل جیل بنارس کی تنگ و تاریک کوٹھریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہاں پر انکو بحیثیت ایک معمولی قیدی کے رکھا گیا۔ ڈیڑھ سال کے بعد مولانا محمد اسحاق صاحب کو مذکورہ بالا جیل سے فتح گڑھ جیل ضلع فرخ آباد میں منتقل کر دیا گیا۔ مجاہدین ملت جیل خانہ کے تاریک غیر مہذبانہ۔ خلاف قانون برتاؤ سے مختلف امراض مہلکہ میں مبتلا ہو چکے تھے۔ ۱۹۲۲ء ماہ ستمبر میں غیر متعین وقت تک جیل خانہ میں مقید رکھنے کے بعد انکو رہا کیا گیا۔ رہائی کے بعد مجاہدین موصوف چار سال کا عرصہ بحالت نظر بندی کاٹ چکے ہیں۔ لیکن بحیثیت ایک شاہی قیدی ہونے کے کوئی امداد گورنمنٹ سے نہیں ملتی اس حالت نظر بندی میں مجاہدین موصوف کی جان لادی کے علاوہ ذاتی مصارف تین سو روپے سے کم نہیں ہیں۔ رہائی کے متعلق باشندگان صوبہ سرحد و معززین اہل ہزارہ متعدد مطالبے حکومت سرزمین بے آئین سے کر چکے ہیں۔ مگر بجز مایوسی کے اور کوئی چارہ کار نہیں

راقم عبدالرحیم بقلم خود۔ از راولپنڈی

جمعیت تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ

کے لیے

سرمایہ کی اپیل

جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ۔ سابق مجلس نمایندگان تبلیغ نے جو خدمات شروع ۱۹۲۳ء سے اسوقت تک انسداد ارتداد اور تحفظ اسلام و مسلمین کی انجام دی ہیں وہ نہایت شاندار اور قابل تذکرہ ہیں۔ اگر یہ جماعت اور اس کی دیگر ملحقہ انجمنیں اور ان کے کارکنان پوری سرگرمی اور محنت سے کام نہ کرتے تو اضلاع آگرہ و متھرا اور علیگڈھ کے ساڑھے چار لاکھ ملکانے جنکو اپنے نقطہ نظر سے سوامی شردھانند صاحب نے شدھ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا اور جن کے لیے پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنے کی اپیل ہندوؤں سے کی تھی اور اس رقم کو فراہم بھی کر لیا تھا۔ یقینی طور پر مرتد ہو جاتے۔ اور پھر ان کا واپس ہونا بھی ناممکن تھا۔ سب سے بڑی خدمت اور کارگذاری اس جماعت کی یہی ہے کہ اتنی بڑی تعداد باوجود بالکل جاہل اور ناواقف مسلم آبادی کو فتنہ ارتداد سے بچا لیا۔ باوجود اس کوشش اور جد و جہد کے مسلمانوں نے بہت کم توجہ اس جماعت کی مالی امداد کے لیے کی ہے اور آج تک اس کے ذمہ داران کارکنان وقتی اور ہنگامی چندوں سے بے نیاز نہ ہو سکے۔ ہمکو یہ معلوم کر کے سخت رنج و افسوس ہوا کہ آج کل یہ جماعت سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور ذمہ داران کارکنان جو تین سال سے مسلسل کوشش اور محنتیں کر رہے ہیں مسلمانوں کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں۔ اشد ضرورت ہے کہ مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی و جناب کنور عبدالوہاب خاں صاحب (جو اس جماعت کے صدر و سکرٹری ہیں) ایسے مخلص و محنتی بے لوث کام کرنے والوں کی مسلمان حوصلہ افزائی کریں۔ اور کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ کریں۔ یہ معلوم کر کے انتہائی رنج ہوا کہ باوجود "ہمدم" کی اپیل کے جو اس نے اس جماعت کی مالی اعانت کے لیے کی تھی مسلمانوں نے اسوقت تک خاموشی سے جواب دیا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے۔ اور خصوصاً اس صوبہ کے مسلمانوں سے ان کے مذہب کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ جلد از جلد اس جماعت کی مالی اعانت کے لیے ہاتھ بڑھائیں۔ تاکہ یہ جمعیت قائم رہے اور اس کا کام جاری رہے ورنہ یاد رکھنا چاہیے کہ سخت رسوائی و ذلت کا سامنا کرنا ہوگا۔ کل روپیہ بنام کنور عبدالوہاب خاں صاحب ناظم کلیات جمعیت تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ لکھنؤ کے نام روانہ کیا جائے۔

خادمان قوم

خان بہادر شیخ مسعود الزمان بیرسٹر و ڈپٹی لیڈر ایم۔ ایل۔ سی۔
دل آب مولوی محمد عبدالرحمن خاں شیروانی رئیس بھیکن پور
مولوی عبدالصمد انصاری بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل ملیح آباد

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بڑا ہوا عمل

پھر خضاب بوسمیں نئے سر سے پڑیگی جان چل

جسکی توصیف میں اکثر کا مرادا قاصر ہے

جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادا

پتہ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۲۱ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دربار رسالت کا ایلچی

کاغذی لباس میں آپکا دنیا سے وہ روزہ اخبار

غازی

کے نام سے پکاریگی جو اپنے آغوش میں دلچسپ اور مفید مضامین کا مجموعہ لئے ہوئے مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا اسمیں موجودہ واقعات پر نہایت دلچسپ اور البیلے انداز میں بحث کیجائیگی مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپیوں کے علاوہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تدابیر اس میں بتائی جائیں گی۔ پہلا پرچہ ۴ نومبر کو شائع ہوگا۔

سالانہ چندہ تین روپے (سے ر) نمونہ مفت۔

اخبار غازی کے لئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن بہت معقول دیا جائیگا

منیجر اخبار غازی دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا استعمال آپ کے جسمانی نظام کے لئے ... دوا نہیں ہے بلکہ ...

جریان خواہ کتنا ہی پرانا ہو ... شربت اکسیر ...

تازہ شہادت

ملنے کا پتہ ایس اے پی بخش ایجنسی

کوٹھی کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۹۱ کلکتہ

خوبصورتی، صباحت و ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے

پیو جمال صابون

زنانہ سنگار بکس

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن پچکاں ...

مفت!!! مفت!!! مفت!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (للعہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے ر) برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (للعہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ...

بچوں عورتوں اور ... بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ وغیرہ بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں

الملتمس

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دو گنے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنٹی سمسری ضلع دربھنگہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں، مگر ان کے والدین انہیں گمراہ کردیتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اور اپنے بچوں کو شروع سے خدا کے سچے دین پر قائم رکھنے کے متمنی ہیں تو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمایئے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱ر تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۱ر تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۲ر تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۳ر تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۵ر قیمت مکمل سٹ ۱۳ر علاوہ محصول ڈاک۔

رباعیات عمر خیام مع سوانح باتصویر

عمر خیام کی رباعیاں مختلف طریقوں اور رنگ ڈھنگ کی ایجادوں کیساتھ شائع ہوگئی ہیں لیکن مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۲۶۲ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو منظوم ترجمہ بطور رباعی درج ہے ...

تکمیل الیقین یعنی خلاصہ سائنس اور اسلام

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کیساتھ سائنس کو طبیعیات کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ یہ کتاب زیادہ تر ان تعلیمیافتوں کیواسطے تالیف کیگئی ہے جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہوکر شبہات میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ باعتبار رفتار زمانہ یہ کتاب دیندار مسلمانوں کیلئے ازبس ضروری اور اسکا مطالعہ نہایت نافع ہے ...

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا جوہر ہے ...

اسلامی تاریخ

الکشف عن مہمات التصوف

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

عروس زندگی

بشیر اسٹور پشاور

آپ کے پاندان کا خرچ کیا ہے

یقیناً وہ تین پیسے ماہوار سے زیادہ ہوگا

لیکن آپکو قیامت میں اور دنیا میں سرخرو کرنیوالا ماہوار رسالہ

اسلامی دنیا

صرف تین پیسے ماہوار یا ۲ آنے سال میں آپ کی خدمت میں دلچسپ مضامین پیش کریگا۔ خیالات میں بلندی پیدا کرکے اعلیٰ درجہ کے مضامین سے آپکے دماغ کو روشن کرکے دونوں جہان میں سرخرو کریگا نمونہ مفت سالانہ چندہ نو آنے (۹ر)

منیجر رسالہ اسلامی دنیا جامع مسجد دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض ...

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تبلیغی ...

کیف شباب

منیجر ... دہلی

خان بہادر چودھری امیر حسن خاں رئیس سہسپور " " "
خان بہادر مولوی شیخ الدین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر ... " " "
خان بہادر حافظ ہدایت حسین بیرسٹر کانپور " " "
ملک محمد عبد المجید خاں رئیس ضلع مظفر نگر " " "
مولوی حکیم محبوب علی خاں رئیس آنولہ ضلع بریلی " " "
خان بہادر محمد اسلم سیفی رئیس میرٹھ " " "
مولوی محمد ظہور الدین بی اے ایل ایل بی وکیل " " "
خان بہادر محمد عاشق حسین رئیس محمود آباد ضلع مراد آباد " " "

حجاز کانفرنس سے جماعت اہلحدیث ناراضی

انجمن اہلحدیث امرتسر حجاز کانفرنس لکھنؤ کی کل کارروائی متعلقہ حجاز کو عموماً اور بندش حج کو خصوصاً سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور بنصوص شرعیہ قرآن و حدیث کے احکام متعلقہ حج کے صریح مخالف جانکر اعلان کرتی ہے کہ جلسہ حجاز کانفرنس کی کارروائی کسی اسلامی مذہب کے موافق نہیں۔

انجمن ہذا ذمہ داران اسلام ندوۃ العلماء جمعیۃ العلماء اور علماء دیوبند کو خاصکر حجاز کانفرنس کے خلاف شریعت کارروائی پر توجہ دلاتی ہے کہ وہ اس موقع پر احکام اسلام کی عموماً اور فریضہ حج کی خصوصاً حفاظت کریں۔ ورنہ ذمہ داری ان پر عائد ہوگی۔

خاکسار۔ ابراہیم (دشال مرچنٹ)

ناظم انجمن اہلحدیث امرتسر۔

تاریخہائے اشاعت

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور تیسویں

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجازی کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجازی کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ: سالانہ سے ر، ششماہی ہہ

منیجر الجمعیۃ۔ بلیماران دہلی

پرنٹر و پبلشر ... مطبوعہ ... دہلی سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

يد الله على الجماعة

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد [illegible] — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۷

اقتباسات

فرانسیسی حکومت اور اخبارات کی غلط بیانیاں

شام کی بادشاہت کا کوئی سوال درپیش نہیں ہے

پیرس میں شام کا جو وفد مفاد ممنات صلح کے لئے مقیم تھا اس نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

ہمیں بعض شامی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شام کی فرانسیسی حکومت اخبارات کی اس رپورٹ کو بے بنیاد قرار دیتی ہے کہ ہمارے اور فرانس کے درمیان پیرس میں صلح کے متعلق کوئی گفت و شنید ہوئی ہے۔ اس تکذیب سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی معلومات کے ذرائع بہت خراب اور محدود ہیں۔ اصل معاملہ یوں ہے کہ شامی وفد کو خود بخود پیرس جانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور [illegible] سرکاری دعوت کے بغیر پیرس جا بھی نہیں سکتا تھا۔ اگر صلح کی گفتگو جو چند جلسوں میں برابر زیر بحث رہی آخری فیصلہ تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکی تو اس کی ذمہ داری وفد پر نہیں ہے۔ بلکہ خود حکومت فرانس کے ارباب حل و عقد کے درمیان اختلاف آراء ہو جانے کے باعث گفتگوے صلح کا خاتمہ ہوا۔

اس کے ساتھ ہی ہم ایک اور غلط بیانی کی بھی تردید کر دینا چاہتے ہیں۔ پیرس کے بعض جرائد نے یہ خبر شائع کی ہے کہ ہمارے اعضاء وفد کے درمیان باوفد اور ہز ہائینس شاہ فیصل کے درمیان جو اس گفت و شنید میں شریک بھی نہ تھے کوئی اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے اور یہ کہ اختلاف کا باعث شامی تخت کا مسئلہ تھا۔ حالانکہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ آج حکومت مستقبلہ کی تعیین کا سوال جو ہر حالت میں شامی قوم کے ارادہ پر موقوف ہے بالکل قبل از وقت ہے کیونکہ شامی قوم پوری آزادی حاصل کئے بغیر اس مسئلہ پر گفتگو نہیں کر سکتی۔ (الشوریٰ)

مجلس اقوام میں شامی وفد کی عرضداشت

مصر میں شامی مجلس تنفیذیہ کو وفد سوری مقیم سوئٹزرلینڈ کا ایک تار اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ وفد مذکور نے ایک [illegible] اور

بیموریل کے ذریعہ مسئلہ شام اور وہاں کے حالات اور فرانسیسی مظالم کو جمعیۃ الاقوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ نیز یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ پیرس میں معاہدہ صلح کی گفت و شنید کس طریقہ پر ہوئی۔ اور اپنے میموریل کو فرانسیسی کا زمانے کے احتجاج اور فوری مداخلت کی درخواست پر ختم کیا ہے۔ (الشوریٰ)

غازی عبدالکریم کی گرفتاری کا راز

ریف کا جہاد حریت

ریف میں جہاد حریت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اور تمام جنگی کارروائیاں اس طرح جاری ہیں کہ گویا امیر عبدالکریم کی حوالگی سے ریفیوں کے دست و بازو میں کوئی کمزوری نہیں آئی۔

یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ امیر عبدالکریم نے کسی ضعف یا بزدلی کی بنا پر اپنے آپ کو فرانس کے حوالہ نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی اس مجاہد وطن کے جذبہ ایثار و قربانی کا ایک مظہر عظیم ہے۔ فرانسیسیوں نے یہ خبر مشہور کی تھی کہ جب ہم بارہا یورپ میں یہ اعلان کر چکے ہیں کہ عبدالکریم سے صلح ہرگز نہ کریں گے۔ تو ہمیں اب اس سے صلح کرتے ہوئے شرم آتی ہے لہذا اگر امیر اپنے آپ کو ہسپانیہ و فرانس کی شہرافت کے سپرد کر دیں تو اس کے عوض ہم ریف کے استقلال کامل کو تسلیم کر لیں گے۔ ریفی قوم نے اس دھوکہ میں آ کر اپنے محبوب سردار کو سپرد کر دیا اور ہسپانیہ و فرانس نے یہ سمجھ کر کہ ریف کی اصلی قوت ٹوٹ گئی اپنے عہد کو بالائے طاق رکھ دیا۔ لیکن یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ ریفی قوم پھر مولانا احمد البقار کی قیادت میں تلوار لیکر اٹھ کھڑی ہوئی۔ [illegible] نے پھر وہی دم خم دکھانے شروع کر دئے جو عبدالکریم کے زمانہ میں تھے۔

امیر عبدالکریم کو اب ان بدعہدوں نے جزیرہ ری یونین بھیجا ہے جہاں انہیں نظربند رکھا جائیگا تین چار روز ہوئے کہ ان کا جہاز سرزمین مصر کے سواحل سے گذرا تھا۔ اللہ اس مجاہد کو جزائے خیر عطا کرے۔ (الشوریٰ)

حجاز کا قائم مقام نائب عمومی

فرمان شاہی صادر ہوا ہے کہ شاہزادہ فیصل کی غیر موجودگی میں امیر مشاری بن جلوی کو عارضی طور پر نائب عمومی کی جگہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ امیر موصوف جلالۃ الملک کے چچازاد بھائی ہیں اور انہوں نے گذشتہ جمعرات سے اپنے کار مفوضہ کو انجام دینا شروع کر دیا ہے۔ (ام القریٰ)

شام میں نجدی ریزیڈنٹ

نجدی حکومت نے سید یاسین رواف کو جو ایک سادہ لوح آدمی ہے دولت عربیہ نجدیہ سے دمشق کا ریزیڈنٹ مقرر کیا ہے۔ کیا بلاد عرب کی اسقدر ناگفتہ بہ حالت ہے کہ ماہر سیاست دانوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ملتا جو اس سادہ لوح انسان کے بجائے اس رتبہ کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (الشوریٰ)

حجاز کا قائم مقام وزیر خارجیہ

فرمان شاہی صادر ہوا ہے کہ شیخ یوسف یاسین (مدیر ام القریٰ) کو جو ایک مدیر مطبوعات و مخابرات حجازیہ تھے مدیر امور خارجیہ کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے۔ (ام القریٰ)

حجاز میں ابتدائی تعلیم

مملکت حجازیہ کے جدید مدیر معارف عمومی استاذ شیخ کامل القصاب نے نشر تعلیم کے لئے جو نظام نامہ اور میزانیہ مرتب کیا ہے اسے مجلس الشوریٰ الاہلی نے منظور کر لیا اور شاہی منظوری کے لئے کاغذات بھیجدئے گئے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مکہ، مدینہ، طائف جدہ اور الوجہ میں جو مدارس قائم ہو چکے ہیں اور جو عنقریب قائم کئے جانے والے ہیں ان کی تعداد اس حد تک پہنچتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

مکہ ۔	مدرسہ دینیہ عالیہ ۱ ۔ ابتدائی ۱ ۔	تحضیری ۵
مدینہ ۔	ابتدائی ۱ ۔	تحضیری ۲
جدہ ۔	ابتدائی ۱ ۔	تحضیری ۲

طائف، الوجہ اور ینبع میں ایک ایک تحضیری اور ایک ایک ابتدائی مدرسہ ہے۔ اب وزارت معارف ثانوی مدارس قائم کرنے کی فکر میں ہے۔ (ام القریٰ)

قیمت

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ ۔	[illegible]	[illegible]
ششماہی ۔	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی طاقت تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ [illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

[illegible]

عرق بخار

[illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

[illegible]

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

[illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استنبولی

[illegible]

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

[illegible]

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین [illegible]

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل [illegible]

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ [illegible]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق [illegible]

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری [illegible]

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود [illegible]

ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴۔ بمبئی نمبر ۹

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کردے کہ موجودہ دُنیا میں تپ دق کیلئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو، دق کسی درجہ میں کیوں نہ پہنچ گیا ہو مریض میں

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی۔ تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے، صرف "پران داتا" کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بنا پر

ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست و احباب، اعزہ و اقربا، اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے۔

قیمت ۳۰ یوم کے لئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپے (۳۰ روپیہ) علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طبابت پیشہ اصحاب کو دو آنہ (۲) فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ: "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ [illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

[illegible]

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر [illegible]

(۳) رحمۃ للعالمین

[illegible]

ملنے کا پتہ: شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین [illegible]

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار ہم پہنچا دیں۔ (منیجر)

[illegible] برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر الجمعیۃ سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۲)

انتخاب کے متعلق اسلام نے کوئی خاص صورت مقرر نہیں کی ہے اور نہ مقرر کی جاسکتی ہے یہ مسئلہ منصب نبوت سے تعلق نہیں رکھتا کہ اس کے متعلق متعین احکام کی ضرورت ہو بلکہ ان مسائل سے تعلق رکھتا ہے جن کے متعلق مسلمانوں کے علماء اور اہل الرائے حالات وقت کے مطابق خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔ اصل شے انتخاب ہے اور اس کا مدعا یہ ہے کہ مسلمانوں کا امیر انکی مرضی سے منتخب ہو اور وہ ایسا شخص ہو جس کی اہلیت و قابلیت پر مسلمانوں کی اکثریت اطمینان رکھتی ہو۔ اس کے لئے ساری قوم کی طرف سے ارباب حل و عقد کا منتخب کرلینا بھی کافی ہے کیونکہ وہ قوم کے [illegible] ہیں اور اسی چیز کا نام نمائندگی ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کا منتخب کیا ہوا امیر اپنی صوابدید کے مطابق کسی شخص کو اہل سمجھکر نامزد کردے تو یہ بھی کافی ہوسکتا ہے کیونکہ انتخاب فی الاصل موجود ہے اور ایسے شخص کے ہاتھ میں مسلمانوں کے مصالح محفوظ ہوسکتے ہیں لیکن موجودہ زمانہ میں علماء اسلام کے لئے جائز ہے کہ دوسری بہتر صورتیں بھی وضع کریں کیونکہ کسی نص کی رو سے ہم قدیم طریقہ ہی پر حصر کرنے کے لئے مجبور نہیں ہیں۔ بہرحال حریصانہ تغلب کو اسلام پسند نہیں کرتا چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابو موسیٰ کی روایت ہے کہ انا لا نولی ھذا من سالہ ولا من حرص علیہ۔ ہم اس خدمت کو ایسے شخص کے سپرد نہ کرینگے جو اس کی خود خواہش کرے یا جسے اس کی حرص دامنگیر ہو۔ اسلام کی نگاہ میں وہی امام یا امیر اچھا ہے جسے لوگ چاہیں اور پسند کریں۔ چنانچہ مسلم شریف کی [illegible]

[illegible]

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اگرچہ مایوسی کی یہ درد انگیز صدا فطری ہے تاہم اس سے ہمارے مرض کی دوا نہیں ہوسکتی۔ ماضی کے لئے افسوس کرنا اور حال کی فکر نہ کرنا کسی طرح ہماری مدد نہیں کرسکتا۔ ہم اس لئے صدائے درد بلند کرتے ہیں کہ ہمارے جذبات ہمیں بے قابو کردیتے ہیں۔ نہیں ہم کو چاہیے کہ اپنی صدائے درد پر قابو حاصل کریں اور دوبارہ سرگرم کار ہوجائیں۔

تزکیہ نفس کا طریقہ

اپنے نفس کی اصلاح کا صحیح طریقہ صرف یہی ہے کہ اپنے اعمال کو خدائی فیصلوں کی روشنی میں دیکھا جائے۔ آپ حضرات ان حیرت انگیز الفاظ سے ضرور واقف ہیں جنھیں مختلف روایات قصص اور تواریخ کو قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ تمام زمین پر سفر کریں۔ ہم وقت اور جگہ دونوں پر سفر کرسکتے ہیں۔ جب ہم [illegible]

[illegible]

وفد حجاز کی رپورٹ

[illegible]

جمعیت العلماء پر جنبہ داری کا الزام

[illegible]

(باقی)

(باقی آئندہ)

افغانستان کی روز افزوں ترقی

ایک نامور پارسی مبصر کے مشاہدات

پارسی مصنف اور اخبار نویس مسٹر جے کے نریمان نے جو حال ہی میں افغانستان کی سیاحت کر کے واپس آئے ہیں۔ ایک ملاقات کے دوران میں ملک کی ترقی پر تحیر کا اظہار کیا۔ آپ پشاور سے کابل گئے وہاں سے آپ بدھ کے زمانہ کی بڑی بڑی مورتیوں کا معائنہ کرنے کے لئے بامیان وغیرہ کی طرف چلے گئے۔ اور معائنہ کرنے کے بعد واپس آئے۔ آپ غزنی قندھار اور چمن کی راہ ہندوستان واپس آئے۔

مسٹر نریمان کا بیان ہے کہ بادشاہ غازی افغانستان کی جان ہیں۔ وہی اس ملک کو زمانہ حاضرہ کے مطابق لا رہے ہیں۔ کابل شہر میں بجلی کی روشنی اور پانی کے نلوں کا نہایت اعلےٰ انتظام ہے۔ بجلی کابل سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر جبل السراج پنجان میں پیدا کی جاتی ہے۔ جو نہایت عمدہ پر فضا پہاڑی مقام ہے۔ اور جس کی آب و ہوا نہایت اعلےٰ ہے۔ ملک کے اندر موٹر کی نہایت اعلیٰ سڑکیں ہیں۔ سڑکوں کی حالت صرف اس علاقہ میں خراب ہے جہاں پر یہ ہندوستان کی سرزمین میں داخل ہوتی ہیں۔ دیہات کی حالت خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن وہاں کے دیہات یہاں کی ریاستوں کے دیہات سے زیادہ پیچھے نہیں۔ قندھار اور غزنی اس ترقی اور تمدن کی دعوت کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ جو بادشاہ افغان کی طرف سے دی جا رہی ہے۔

غزنی اور کابل کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ جب مسٹر نریمان وہاں تھے تو دو چار دن کے اندر تار برقی کا سلسلہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا تھا۔

مسٹر نریمان سے سیاسی حالت کے متعلق استفسار کیا گیا تو انہوں نے چنداں جوش کا اظہار نہیں کیا۔ آپ نے کہا کہ افغانستان میں امن اور تحفظ قائم ہے۔ تجارتی شاہراہیں ڈاکوؤں سے یکسر محفوظ ہیں۔ وہ خود کسی قسم کے بدرقہ یا محافظ کے بغیر سفر کرتے رہے ہیں۔ افغانستان کی تنہا شاہراہوں پر ہر روز موٹریں نہایت حفاظت سے آمد و رفت رکھتی ہیں۔ اور ایسا امن اور راستہ کی ایسی حفاظت برطانی ہندوستان کے بعض حصص میں بھی مفقود ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آیا افغانستان زیادہ دیر تک اپنے استقلال و آزادی کو قائم رکھ سکے گا جس پر وہ اسقدر نازاں ہے۔ وہاں بہت سے یورپین نظر آئے۔ انگریزوں کی تعداد کم تھی مگر پرواز میں تمام و کمال روسی بھرتی کئے گئے تھے۔ صرف ایک مرہٹہ ماہر پرواز اس سے مستثنیٰ تھا۔ بولشویک اپنے ان منصوبوں کو خفیہ نہیں رکھتے۔ کہ وہ ہندوستان پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہ وہ اس امر کو چھپاتے ہیں۔ کہ انہیں اہل برطانیہ سے خصومت ہے۔ سوویٹ کی دو نئی جمہوری سلطنتیں ازبکستان اور ترکمانستان افغانستان کی سرحد سے ملحق ہیں۔ اور اس سے پیٹرول۔ چینی کے برتن۔ چھاپنے کے حروف اور دیگر مال کی درآمد جاری ہے۔ بولشوزم کا اصول نوع انسانی کے لئے مفید ہو یا نہ ہو لیکن روسی چاہتے ہیں کہ ہندوستان ضرور ایک دفعہ ان اصول کا مزا چکھ لے۔ برطانی سفیر سر ڈانسس ہمفریز صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے اہل ہیں اور بادشاہ غازی ان کو شخصی حیثیت سے بہت پسند کرتے ہیں۔

مسٹر نریمان نے کہا کہ ان تمام باتوں کے باوجود میں اس خیال کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتا کہ بعض لوگ واقعات کو حد سے زیادہ امید سے بھری ہوئی نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں ہرات کا محل وقوع ایسا ہے جو روس کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور روس کا وہاں تک پہنچ جانا بھی چنداں مشکل نہیں۔ اور یہ بات مجھے محض وہم و خیال ہی پر مبنی معلوم نہیں ہوتی کہ کسی نہ کسی روز ترقی پسند اور وطن خواہ امیر اچانک سن لیگا کہ ہرات کے متعلق روسی سرزمین ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں نے تو ماسکو کی جدید سرگرمیوں کو نفی میں جواب دیدیا ہے لیکن افغانوں کی صورت یہ نہیں۔ آخر میں مسٹر نریمان نے اس گمنام مقرر کے خیالات سے اظہار اتفاق کیا جس نے گذشتہ ماہ مارچ میں سنٹرل ایشین سوسائٹی میں افغانستان کے متعلق تقریر کی تھی۔ اور پرنس راسنو دسکی کے ان خیالات کی تائید کی جو انہوں نے ایشیاٹک ریویو میں ظاہر فرمائے تھے۔

آپ نے کہا کہ ظاہری علامات سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ جدید روس بھی وہی زار کے زمانہ کا روس ہے (اور بس)

(سول اینڈ ملٹری گزٹ)

خریداران ”الجمعیۃ“ کا اخلاقی فرض

”الجمعیۃ“ کو اب تک جس اعلیٰ اور بلند معیار پر چلایا گیا ہے اس کا یہ تقاضا تھا کہ ملک کے اندر کم سے کم دس ہزار خریدار بہم پہنچ جاتے مگر افسوس کے ساتھ اس امر کو ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ الجمعیۃ کی اشاعت ابھی تک دو ہزار سے متجاوز نہیں ہوئی ہے۔ اگرچہ جمعیۃ علماء ہند نے اپنے اس واحد ترجمان کو برابر مسلسل زندہ رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے مگر خود الجمعیۃ کے خریداروں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کی توسیع اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹا کر الجمعیۃ کو نہایت مستحکم بنیاد پر قائم کر دیں تاکہ ہر شعبہ کو مناسب ترقی دی جائے اس لئے ہم پر زور اپیل کرتے ہیں کہ ہر خریدار جلد سے جلد پانچ خریداروں کے نام دفتر میں بھیجدے۔ جو صاحب اس قسم کی امداد فرمائینگے ان کے اسمائے گرامی ماہوار فہرستوں میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائینگے۔

مینیجر الجمعیۃ

نقل معائنہ مدرسہ اسلامیہ موضع بھوپت پور

ڈاکخانہ ندھولی۔ ضلع ایٹہ

بسلسلۂ معائنہ جات مکاتب و مدارس جمعیۃ علماء ہند

یکم ربیع الاول ۱۳۴۵ھ کو مدرسہ ہذا کا معائنہ کیا گیا منشی اشتفاق حسین صاحب مدرس کو حاضر مدرسہ پایا۔ معائنہ کے ضروری نوٹ درج ذیل ہیں۔

قیام مدرسہ

مدرسہ ابتدائے تحریک تبلیغ سے قائم ہے اور اب تک جمعیۃ علماء ہند کی سرپرستی میں تعلیمی خدمات کو انجام دے رہا ہے۔

قابلیت مدرس و حیثیت مدرسہ

موجودہ مدرس اردو اور دینیات کی تعلیم دینے کے اہل ہیں حساب بھی بقدر ضرورت جانتے ہیں۔ محنتی اور جفاکش نوجوان ہیں۔ ابتدائے تحریک تبلیغ سے اب تک اپنے خدمات متعلقہ کو خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے ہیں۔ اس وقت ان کا مشاہرہ مبلغ اٹھارہ روپیہ ماہوار ہے۔ جون ۲۶ء سے ڈسٹرکٹ بورڈ نے بھی بارہ روپیہ ماہوار امداد دینی منظور کر لی ہے۔ اس وقت علاوہ قرآن شریف و دینیات لور پرائمری درجات تک اردو کی تعلیم دی جاتی ہے احکام اسلام کی زبانی تعلیم کے ساتھ نماز کی پابندی عملاً لازم ہے۔ اس وقت تک سات بچے قرآن شریف ختم کر چکے ہیں۔ طلبائے مدرسہ کی تعداد مندرج رجسٹر ۲۲ ہے۔ جن میں دو لڑکیاں اور بیس لڑکے ہیں۔

مدرسہ ہذا میں مندرجہ ذیل اقوام کے بچے تعلیم پاتے ہیں:۔

اقوام	لڑکے	لڑکیاں	میزان
مسلم راجپوت	۱۳	۲	۱۵
قدیمی مسلم اقوام	۵	۰	۵
ہندو نجار	۱	۰	۱
اچھوت	۱	۰	۱
میزان کل	۲۰	۲	۲۲

مندرجہ بالا تعداد میں سے بوقت معائنہ ۱۸ طلبا حاضر تھے۔ جن کا امتحان لیا گیا۔ نتیجہ امتحان حسب ذیل ہے:۔

نام درجات	تعداد طلباء	کامیاب	ناکام
درجہ اول	۸	۶	۲
درجہ دوئم	۴	۳	۱
درجہ سوئم	۰	۰	۰
درجہ چہارم	۶	۵	۱
	۱۸	۱۴	۴

مدرسہ کا عام اثر

مدرسہ ہذا حلقہ ارتداد کے کامیاب مدرسوں میں شمار کیا جانے کا مستحق ہے۔ ۱۵ طلبا موضع بھوپت پور کے ہیں اور سات بچے قرب و جوار کے مواضعات سے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے مدرسہ کی مرکزی حیثیت ہے۔ جو اس کی بہتری اور ہر دلعزیزی کی دلیل ہے۔ یہ امر بھی موجب مسرت ہے کہ مدرسہ نے اچھوت اقوام کو بھی تعلیم دینے میں سبقت کی ہے۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جمعیۃ علمائے ہند کانفرنس کی صدارت

بطور شکوہ و تعریض نہیں بلکہ بلحاظ واقعہ یہ امر ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اب تک جمعیۃ علمائے ہند کی جتنی کانفرنسیں سالانہ ہوئی ہیں انکی صدارتیں ایک مخصوص جماعت یا مخصوص خیال حضرات سے نامزد ہوتی رہی ہیں اگر جمعیۃ کی کانفرنس کی صدارت کیلئے بھی اُسکے ارباب حل و عقد نے یہی اُصول مفالطہ دہ طے کر رکھا ہے۔ جیسا الجمعیۃ اخبار کے لئے رہا ہے کہ کہنے اور لکھنے کو ”جمعیۃ کا واحد ترجمان“ عام مسلمانان ہند کا آرگن مگر عملاً ایک مخصوص عقیدہ و جماعت کے خیالات کا ترجمان و آرگن“ تو اس کو صاف اور واضح کر دینا چاہئے تاکہ ہر عقیدہ و خیال کا مسلمان اپنی رکنیت و شرکت کا حق یقین نکرے ورنہ عام مسالمانہ روش اختیار کرتے عملاً اس کا اظہار ہونا چاہئے کہ جمعیۃ مخصوص و جنبہ داری اور اندرون اسلام فرقہ وارانہ جماعت نہیں ہے۔ ورنہ لب گور جمعیۃ کا خاتمہ (خدانخواستہ) بہت سی بدگمانیوں کے ساتھ ہوگا جس کی ذمہ داری اُس کے ارباب حل و عقد پر ہمیشہ رہیگی۔

اخبارات سے معلوم ہوا کہ اس سال جمعیۃ کی سالانہ کانفرنس پشاور میں ہوگی۔ ہمارے محترم دوست ناظم صاحب جمعیۃ اپنے اخلاص و مسلسل مساعی کے ساتھ وہاں سرگرم کار ہیں۔ جماعت استقبالیہ بن رہی ہے یا عنقریب بننے والی ہے۔ (واقعی ناظم صاحب جمعیۃ بڑی مستعدی و فلاح طلبی و پرزور مساعی سے جمعیۃ کے لئے اپنے آپکو وقف کئے ہوئے ہیں جزاہم اللہ) اس موقعہ پر خاص طور پر انتخاب صدر کی طرف توجہ لازمی ہے۔ ہمیں ضابطہ اور بے ضابطہ ایسے تمام انتخابات کے کوائف سے آگاہی ہے صوبوں سے رائے طلبی کی حالت بھی ظاہر و معلوم ہے اور صدر دفتر مرکزی اور جماعتہائے استقبالیہ کی سفارشات کا وزن و طریقۂ انتخابات بھی ہم جانتے ہیں۔ لہٰذا محض جمعیۃ کی فلاح و بحالی اقتدار وسعت اثر کے لحاظ سے بحیثیت رکن مرکزی جمعیۃ یہ رائے دیتے ہیں کہ اس سال پشاور کے اجلاس میں ”جناب مولانا مولوی قطب الدین عبدالوالی صاحب لکھنوی“ صدر منتخب کئے جائیں جو ذاتی علم و فضل اور خاندانی عظمت و عزت کے علاوہ جمعیۃ کے ساتھ دیرینہ ہمدردی و حمایت کا عملی جذبہ رکھتے ہیں۔ پشاور کی جماعت استقبالیہ اور مرکزی جمعیۃ

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ ہو)

دستر قیات

عالم اسلامی

امیر فیصل ملک معظم کی بارگاہ میں

سی۔ ایم۔ جی کا برطانوی خطاب عطا کیا گیا

لندن ۹ر اکتوبر۔ آج ہز میجسٹی ملک معظم نے قصر بکنگھم میں امیر فیصل ابن سعود ملک الحجاز کو شرف باریابی بخشا۔ شہزادہ موصوف کے ساتھ ان کے وزیر خارجہ سر جان چوڈان برطانوی قنصل متعینہ جدہ اور میجر ٹنگ متعلقہ دفتر مستعمرات بھی موجود تھے۔

ملک معظم نے امیر فیصل سے تقریباً نصف گھنٹہ نہایت پر خلوص ملاقات فرمائی۔ اور انکو کمانڈر آف دی آرڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج کا اعزاز عطا فرمایا۔ امیر فیصل نے ملک معظم اور حکومت برطانیہ کا زبان عربی میں شکریہ ادا کیا۔ کہ انہیں کی عنایت سے ارض حجاز کی جدید تنظیم عمل میں آئی۔ اپنے پر مسرت قیام انگلستان پر بھی اظہار خوشنودی کیا۔

سہ شنبہ کے روز امیر موصوف ہالینڈ تشریف لیجائینگے جہاں وہ ملکہ ہالینڈ سے ملاقات کریں گے۔ بعد ازاں وہ پیرس پہنچکر پریسیڈنٹ فرانس سے ملیں گے۔

ہندوستان

مولانا احمد سعید صاحب کی صحت

۱۰ر اکتوبر۔ مولانا کی حالت بدستور ہے خون بالکل بند ہو چکا ہے حکیم عبدالجلیل صاحب ندوی کا علاج نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض کا ازالہ ہو چکا ہے صرف کمزوری باقی ہے۔ غالباً آٹھ دس یوم میں مولانا راولپنڈی تشریف لیجائیں گے۔

(نامہ نگار خصوصی)

بعد کی خبر سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا بخیریت تمام راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔ اور مولانا محمد اسحٰق صاحب صدر خلافت کمیٹی کے مکان پر مقیم ہیں۔ اس وقت تک آپ کے دو وعظ ہو چکے ہیں۔

دو مسلمان بچوں کا اغوا

گوردیال آریہ کو ایک سال قید سخت کی سزا

صوفی بشیر الدین صاحب ناظم اشاعت تبلیغ اسلام بریلی اطلاع دیتے ہیں کہ

۷ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو حاکم پرگنہ قاضی آباد کی عدالت سے پنڈت گوردیال ملزم کو جس نے دو مسلمان لڑکوں کو اغوا کر کے آریہ سماجی یتیم خانہ میں بھیجا اور تبدیل مذہب پر مجبور کیا تھا ایک سال قید سخت کی سزا دی۔

لکھنؤ میں مجلس مرکزیہ خلافت کا آئندہ اجلاس

حجاز کے متعلق مسلمانوں کی ایک عام کانفرنس

مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

مرکزی خلافت کمیٹی کے گذشتہ اجلاس منعقدہ دہلی مورخہ ۲۳ و ۲۴ر ستمبر ۱۹۲۶ء کی قرارداد کے بموجب آئندہ اجلاس بمقام لکھنؤ بتاریخ ۳۰ و ۳۱ر اکتوبر ۱۹۲۶ء (یوم شنبہ و یکشنبہ) ہونا قرار پایا ہے۔ رپورٹ وفد حجاز ایک ہفتہ میں طبع ہو کر ممبران مرکزی و اخبارات کو روانہ کر دی جائے گی۔

مرکزی خلافت کمیٹی کے اجلاس کے بعد یکم نومبر کو لکھنؤ میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ تاکہ موتمر اسلامی کی شاخ ہندوستان میں قائم کی جائے۔ اس کانفرنس میں تمام مسلمانان ہند جو مسئلہ حجاز سے دلچسپی رکھتے ہیں شریک ہو سکتے ہیں۔ ممبران مرکزی اپنی آمد کی اطلاع مولانا ظفر الملک علوی الناظر پریس سکریٹری اودھ خلافت کمیٹی لکھنؤ کو بھیجیں۔

مرکزی خلافت کمیٹی کی میٹنگ کا اجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) رپورٹ وفد حجاز پر اظہار رائے۔

(۲) موتمر اسلامی کی شاخ کا ہندوستان میں قیام

(۳) دیگر امور جو جناب صدر کی اجازت سے پیش ہوں۔

جملہ ارکان مجلس مرکزیہ سے خاص طور پر استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اس اہم اجلاس اور کانفرنس میں ضرور بالضرور شرکت فرمائیں۔ اور تمام اپنے احباب کو جو اس مسئلہ سے دلچسپی رکھتے ہوں ہمراہ لائیں۔

تمام حضرات کو جو مجلس مرکزی کے ممبر نہیں ہیں اپنے طعام و قیام کا انتظام خود کرنا ہوگا جو لکھنؤ میں بآسانی ممکن ہے۔

مجلس وضع قوانین پنجاب

آخری اجلاس میں بعض ضروری تجاویز

لاہور ۱۰ر اکتوبر۔ مجلس وضع قوانین کے آخری اجلاس کے زمانہ میں اول روز جو کارروائی ہوگی اس میں حسب ذیل غیر سرکاری اہم تجاویز پیش ہونگی۔

لالہ موہن لال پہلی تجویز پیش کریں گے کہ مجلس کی نامزدگی یا انتخاب کے لئے مجلس کی جو قیود ہیں وہ منسوخ کر دی جائیں چودھری افضل حق تجویز پیش کریں گے کہ گداگری قانوناً ممنوع کی جائے اور ایسے نادار لوگوں کے لئے محتاج خانے کھولے جائیں۔ جو جسمانی یا دماغی حیثیت سے اپاہج ہوں۔ سردار جودھ سنگھ تجویز پیش کریں گے کہ صنعت پارچہ بافی کی موجودہ حالت کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ تاکہ اس صنعت کو جدید اصول کے ماتحت ترقی دی جا سکے پروفیسر رچی رام ساہنی تجویز پیش کریں گے کہ صوبہ میں تعلیم نسواں کی حالت کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ اور پختہ اصول و ضوابط کے ماتحت تعلیم کی فوری ترقی کے لئے ضروری کارروائی کی جائے۔

فساد کلکتہ کے مقدمات

کلکتہ ۱۰ر اکتوبر۔ کلکتہ میں ماہ اپریل جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ آج ان کے مقدمات کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۴۲ مسلمانوں پر بلوہ کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ جن میں سے ۳۰ کو تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور باقی چھوڑ دیئے گئے۔ ایڈیٹر و پرنٹر چینی گزٹ پر بلوہ و فساد کو [illegible] والے مضامین شائع کرنے کے الزام میں جو مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ آج چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ

نے اس کا فیصلہ سنا دیا۔ اور مضامین کو سنجیدہ قرار دیکر ملزموں کو چھوڑ دیا۔ لیکن اسی الزام میں ایک اسلامی اخبار ترقی کے ایڈیٹر و پرنٹر پر تین تین سو روپیہ جرمانہ کیا۔

پنڈت نہرو اور پنڈت مالوی کا مقابلہ

مسٹر سی۔ ایس رنگا آئر کی دھمکیاں

لکھنؤ ۱۰ر اکتوبر۔ پنڈت موتی لال نہرو کے مقابلہ میں پنڈت مدن موہن مالویہ کے امیدوار ہونے کی خبر کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ایک ملاقات کے دوران میں مسٹر سی ایس رنگا آئر نے فرمایا کہ سوراج پارٹی نے پنڈت مدن موہن مالوی کے مقابلہ میں قسمت ہائے الہ آباد و جھانسی کی طرف سے اسوجہ سے کوئی اپنا امیدوار کھڑا نہیں کیا تھا کہ اس کی رائے میں باوجود عقائد و خیالات کے اختلاف کے مالوی جی اپنی طویل پبلک خدمات کے لحاظ سے اسی عزت کے مستحق تھے۔ لیکن اگر یہ خبر صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مالوی جی نے اس نیک سلوک کا اعتراف نہیں کیا۔ چونکہ مالوی جی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ مشرقی روایات سے ان کا قلب مملو ہے اسوجہ سے یہ امر اور زیادہ تعجب خیز ہے کہ انھوں نے دوستی کا بدلہ دشمنی سے دیا ہے۔ کانگریس مدافعت کرے گی پنڈت مالوی جی کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اگر وہ پیشقدمی کریں گے تو کانگریس اور سوراج پارٹی جنگ کرنے سے تامل نہ کرے گی۔ کانگریس کی طرف سے جارحانہ کارروائی نہیں کی جا رہی ہے لیکن وہ مدافعت کے متعلق اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرے گی۔ مالوی جی کے اعلان جنگ سے بھی ہمارے کارکنوں کے دلوں میں اور زیادہ جوش پیدا ہو جائیگا مجھے امید ہے کہ مالوی جی اس خبر کی تصدیق یا تردید کریں گے مسٹر اسکو کے مقابلہ کرنے کا۔ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر میکڈانلڈ کے مقابلہ کرنے کا مسٹر بالڈون کبھی خیال بھی نہیں کریں گے۔ لیکن مالوی جی ایک جدید ۔ ۔ ۔ ۔ تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی پبلک زندگی ذاتی عناد و بغض سے پُر ہے۔ اور اگر خبر صحیح ہے تو پنڈت مدن موہن مالوی کا رویہ اس کا ثبوت ہے کہ فرقہ پسند پنڈت نے اپنے چہرے سے نقاب اتار کے پھینکدی ہے۔ اور کانگریس ان کے مقابلہ کے لئے بخوبی تیار ہے۔

فسادات کلکتہ کے مقدمات

۳۰ مسلمانوں کو سزا

کلکتہ ۹ر اکتوبر۔ گذشتہ اپریل میں جو سب سے بڑا بلوہ کلکتہ میں ہوا تھا آج ایڈیشنل پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے اس کے مقدمات کا فیصلہ سنا دیا۔ بلوہ کے الزام میں ۴۲ مسلمان ماخوذ تھے ان میں سے ۳۰ کو تین ماہ قید سخت کی کس سزا ہوئی اور باقی بری کر دئیے گئے۔

کوئلہ کی کان کا ایک [illegible]

نٹال میں ۱۵۴ آدمی [illegible]

ڈیونڈی (نٹال) ۹ر اکتوبر۔ [illegible] کی کان میں ایک خانہ کے اندر آگ لگی [illegible] اور ۵۰ دیسی مزدور دب کر رہ گئے۔ [illegible] دیسیوں کی لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں [illegible]

ریاست بھوپال کے خطاب

بھوپال کی ریاست کے سرکاری گزٹ میں [illegible] وعطایا نے کی فہرست شائع ہوئی ہے جو ہز ہائنس نواب صاحب بھوپال نے جشن سالگرہ کے موقع پر افسران ریاست و دیگر کاربرداروں کو عنایت فرمایا تھا۔

اول درجہ کے خطابات یعنی معین الملک کا خطاب خان

بہادر محمد متین الزماں صاحب کو۔ راجہ کا رلسے بہادر اودھ نراین صاحب دمبر مال کو۔ نصیر الممالک کا چیف جسٹس سید لیاقت علی صاحب کو ملے ہیں۔

درجہ دوم کے یعنی عالی قدر کا جسٹس سلام الدین کو ملا۔ لفٹنٹ کرنل امیر احمد کو کرنیل کا عہدہ اور مسٹر سعید محمد خاں صاحب ڈائرکٹر سی آئی ڈی کو آنریری میجر کا عہدہ دیا گیا۔ نئی جاگیریں ان اصحاب کو دی گئیں جنہوں نے اعلیٰ کارگذاریاں کی تھیں۔ مثلاً رائے بہادر اودھ نراین صاحب اور جسٹس سلام الدین اور میجر سعید محمد خاں صاحب کے مشاہرہ میں ترقی کی گئی۔ چار افسروں کو نقدی یعنی کرنیل امیر احمد خان کو دس ہزار۔ میجر سعید محمد خاں کو سات ہزار دیئے گئے۔ انکے علاوہ بہتوں کو خلعت۔ مراعات۔ اور مالگذاری میں تخفیف و دیگر انعامات دیئے گئے۔

کیا مالوی جی امن چاہتے ہیں

حکومت صوبہ متحدہ کو مغالطہ دینے کی سعی

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ الہ آباد کے جلوس رام لیلا کے متعلق حکومت صوبہ متحدہ کی طرف سے جو تار موصول ہوا تھا پنڈت مدن موہن مالویہ نے حکومت صوبہ مذکورہ کے چیف سکرٹری کو اس تار کا جواب ارسال کر دیا ہے۔ پنڈت جی کہتے ہیں کہ "رام لیلا کمیٹی کے نمائندوں کی متفقہ رائے ہے کہ وہ حکام ضلع کی عائد کردہ شرائط میں سے کوئی شرط بھی منظور نہیں کر سکتے۔ اس قسم کی قیود و شرائط ہندو شہریوں کے حقوق میں ناجائز دست اندازی ہیں۔ حالانکہ ہندو اپنے مذہبی اور دوسرے جلوس عام شاہراہوں سے پر امن طریقہ سے لیجایا کرتے ہیں۔ ہندو ہمیشہ سے اسی طرح اپنے جلوس نکالتے رہے ہیں اور یہ تو ایک بین دلیل ہے کہ الہ آباد میں یہ دستور نہیں ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجا بند کر دیا جائے۔ سالہا سال سے اور خصوصاً جب سے الہ آباد میں برطانیہ کی حکومت قائم ہوئی ہے اس حق کو شان و شوکت سے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور یہ ایسا معاملہ ہے جس سے الہ آباد کے لاکھوں شہریوں اور الہ آباد سے باہر کروڑوں انسانوں کا گہرا تعلق ہے۔ اس حق پر گذشتہ عام دستور کے خلاف کسی طرح اثر نہ پڑنا چاہیئے اور پھر ایسی حالت میں کہ نہ اس کے متعلق ہندوؤں سے کچھ دریافت کیا گیا اور نہ ان کو کوئی اطلاع دی گئی۔

مجھے اس امر سے اتفاق ہے کہ اس قسم کے حقوق کا فیصلہ کرنا دیوانی عدالتوں کا کام ہے لیکن ہندوؤں کی شکایت یہ ہے کہ ان کو لائسنس دینے سے دو مرتبہ انکار کیا گیا۔ اس سال تو خود مجسٹریٹ ہی نے جماعتوں کے قانونی حقوق کے متعلق فیصلہ سنا دیا۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ خطرناک بلوہ کا ہو جانا یقینی تھا تو حکام ضلع ذرا جرأت سے کارروائی کرتے اور ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرتے تو کسی خطرناک بلوہ کا ہونا یقینی نہ تھا۔ میں ایک ہزار معزز اور سنجیدہ رضاکار دینے کو تیار ہوں کہ وہ پولیس کے ساتھ کام کریں۔ میں آخر میں منجملہ دیگر وجوہ کے ایک سب سے زیادہ زبردست وجہ بیان کر دینا چاہتا ہوں جس نے رام لیلا کمیٹی کے ممبروں کو زیر بحث اختیاری شرائط نامنظور کرنے پر آمادہ اور مجبور کر دیا وہ یہ ہے کہ ان کو یقین ہے کہ ان شرائط کی منظوری دونوں قوموں میں اختلاف و کشیدگی کو دور کرنے کی بجائے ان میں آئندہ کے لئے تازہ مناقشات اور تنازعات کا کامیاب ذریعہ بنجائے گی۔ اگر یہ کہکر جذبہ مشتعل کرنے کا موقع دیا گیا کہ مسجد کے پاس سے باجا بجاتے ہوئے گذرنا مسجد کی بیحرمتی کا باعث ہے تو ایسی حالت میں بلوؤں کا ہونا اور فضول مصیبت کا نازل ہونا یقینی ہے۔"

آزاد مسلم پارٹی صوبہ متحدہ کے انتخابی بورڈ کا جلسہ

کانپور ۱۱ اکتوبر۔ آزاد مسلم پارٹی کے انتخابی بورڈ کا ایک جلسہ کل منعقد ہوا۔ ۲۵ ارکان میں سے ۱۶ ارکان شریک جلسہ تھے۔ مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی۔ مسٹر شوکت علی بیرسٹر۔ سید ظہور احمد (لکھنؤ) ڈاکٹر عبد الکریم (بنارس) شیخ عبد اللہ (علیگڈھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مجلس وضع قوانین ہند و صوبہ متحدہ کے لئے امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مسٹر شاکر علی الہ آباد اور گورکھپور

پٹیالہ میں مذہبی مداخلت کی خبریں غلط ہیں

وزیر خارجہ کا سرکاری بیان

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ وزیر خارجہ نے حسب ذیل اطلاع شائع کی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا اخبارات میں یہ بیان شائع ہوئے ہیں کہ ہز ہائینس کی حکومت نے ریاست پٹیالہ میں اسلامی حقوق و مراسم پر شرائط و قیود عائد کر دی ہیں۔ ہز ہائینس کی مسلم رعایا کے بہت سے افراد نے مذکورہ بیانات کی خود آزادی سے تردید کر دی ہے ظاہر ہے کہ یہ لوگ اپنے گھر کا حال زیادہ اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ ہز ہائینس کی حکومت اب اعلان کرتی ہے کہ ریاست پٹیالہ کا ہمیشہ سے طغرائے امتیاز رہا ہے کہ بغیر قیود اور شرائط کے تمام مذہبوں سے عام رواداری کا اظہار کرے۔ حکومت کی اس قدیم حکمت عملی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

دار الحکومت

تیلی واڑہ کا امن خطرہ میں ہے

۳۳ ہندوؤں کی جانب سے استغاثہ

تیلی واڑہ کے ۳۳ ہندوؤں نے ... قمر الدین ... کے خلاف [illegible]

(۱) [illegible]

[illegible] ہم پہنچایا جاتا۔ لہذا استغاثہ ہذا داخل کرکے امیدوار ہوں کہ ملزمان سے مچلکہ حفظ امن لئے جائیں۔

دہلی کلاتھ ملز کے خلاف مقدمہ

ایک مزدور کی موت کی اطلاع

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ ۱۷ اگست کو دہلی کلاتھ ملز میں ایک حادثہ کی وجہ سے ایک مزدور مر گیا تھا۔ مسٹر مدن موہن لال پروپرائٹر اور ایچ۔ ایس مرچنٹ منیجر کے خلاف انڈین فیکٹری ایکٹ کے ماتحت استغاثہ دائر ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے مزدور کی موت کی اطلاع ٹھیک وقت پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور انڈسٹریل سرویئر کو نہ دی۔ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں کل مقدمہ پیش ہوا۔ مسٹر لنکن سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور محافظ دفتر موجود نہ تھے اس لئے ان کی شہادت نہ ہو سکی مسٹر مکھن لال ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ایک کلرک نے شہادت دی کہ ۱۷ اگست کو حادثہ ہوا تھا اور ۱۸ اگست کو دفتر میں اطلاع موصول ہوئی۔

منجانب صفائی کہا گیا کہ انہوں نے ۱۷ اگست ہی کو اطلاع ارسال کر دی تھی وہ چار گھنٹہ کے اندر اندر حادثہ کی اطلاع دینے کے ذمہ دار تھے۔

منجانب استغاثہ کہا گیا کہ حادثہ کی اطلاع ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں چار گھنٹہ کے اندر پہونچنی چاہیئے تھی۔

۱۲ اکتوبر کو اس مقدمہ کی پھر سماعت ہوگی۔

پہاڑ گنج میں دو ڈاکے

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج کے قریب ریلوے کوارٹروں میں پہاڑ گنج میں دو ڈاکے پڑے۔ بابو بکھیر چند کے مکان میں چور گھس گئے اور ۱۵۰۰ روپے کے زیورات اور گھر کا سامان لے کر چلے گئے۔

بابو عظمت اللہ [illegible] کے مکان میں بھی چور داخل ہوئے۔ لیکن وہ خوش قسمتی سے ہوشیار ہو گئے لیکن پھر بھی چور ۵۰ روپیہ اور ایک ریشمی دوپٹہ لے گئے۔ ابھی تک چوروں کا پتہ نہیں چلا۔

تیج کا تعصب اور غلط بیانی

تاریخ کے تیج میں مولوی امام الدین کی چوری کے متعلق جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کو دیکھکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دہلی کے آریہ اخبارات مسلمانوں کے متعلق خبریں شائع کرنے میں کس قدر تعصب اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ تحقیق حال کرنے پر [illegible] ایک شخص مسمی امام الدین نے جو پہلے بھی اکثر اسی قسم کے جرائم میں ماخوذ ہو چکا ہے [illegible] کے جوتے چرائے تو ملزم کو فوراً پکڑ کر کوتوالی پہنچا دیا گیا۔ اس خبر کو تیج نے مولانا امام الدین صاحب کی چوری کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اور اسے ایک معزز مسلمان کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔

مقدمات الامان کی تاریخوں میں تبدیلی

۱۶ اکتوبر مقرر ہوئی ہے

دہلی ۸ اکتوبر۔ آج دفتر الامان میں پھر تاریخوں کی تبدیلی کی اطلاع موصول ہوئی ۱۰۸ کے مقدمہ کی تاریخ ۱۱ اکتوبر سے آگے بڑھا کر ۱۶ اکتوبر کر دی گئی۔ اور دفعہ ۱۵۳ الف کے مقدمہ کی تاریخ ۲۲ اکتوبر سے پیچھے ہٹا کر ۱۶ اکتوبر کی گئی۔ لہذا دونوں مقدمات ۱۶ اکتوبر کو بوقت دس بجے دن پیش ہونگے۔

چرنجی پہلوان کا مقدمہ قتل

دہلی ۹ اکتوبر۔ چرنجی پہلوان کا مقدمہ قتل پیش ہوا۔ دو اور ہندو پہلوانوں کی اسی سلسلہ میں گرفتاری عمل میں آئی ہے جو چرنجی کے معاون و مددگار بتائے جاتے ہیں۔ استغاثہ کی بعض شہادتیں پیش ہوئیں۔

اڈیٹر مبلغ کا مقدمہ

دہلی ۹ اکتوبر۔ اڈیٹر مبلغ پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ پیش ہوا۔ اڈیٹر سے پانچسو کی ضمانت اور پانچسو کا مچلکہ لے لیا گیا۔ آئندہ پیشی ۲۹ اکتوبر کو ہوگی۔

لوٹن سنگھ کو تین ماہ قید سخت کی سزا

ایک سال تک امن قائم رکھنے کے مچلکے

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ دہلی کے مفسدوں کے مشہور سرغنہ چودہری لوٹن سنگھ کو تین ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ایک قضیہ کے سلسلہ میں بعض جاٹوں نے لوٹن سنگھ کو زدوکوب کیا تھا چنانچہ اس نے استغاثہ دائر کر دیا تھا۔ اس استغاثہ کے جواب میں ان جاٹوں نے بھی دعویٰ کیا تھا۔ دونوں مقدموں کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جاٹ تو بے قصور قرار دیئے گئے اور چودھری صاحب کو سزا دی گئی۔

لوٹن سنگھ سے ایک سال تک کے لئے امن قائم رکھنے کی ضمانت بھی لی گئی ہے۔ کیونکہ گذشتہ دو سال میں چھ مقدمات اس پر چلائے گئے ہیں اور دو دفعہ اسپر چالان ہوئے ہیں۔ ان مقدمات میں سے ایک مقدمہ میں اسپر ۵۰ روپیہ جرمانہ بھی ہو چکا ہے۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وجود امن کے لئے مستقل خطرہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

کے ممبران کو خصوصی طور پر ہم اس انتخاب کے لئے متوجہ کرتے ہیں۔ والسلام۔

فقیر محمد عبد الماجد القادری البدایونی۔ رکن جمعیۃ علمائے ہند
۲۹ ربیع الاول شریف ۱۳۴۷ھ

مسئلہ حکومت حجاز

جناب من! اگر آپ اجازت دیں تو اس اہم انقلابی مسئلہ کی نسبت چند سطریں ناظرین الجمعیۃ کی خدمت میں پیش کروں تمام اسلامی اخبارات میں صرف الجمعیۃ ہی ایک ایسا بہترین اخبار ہے جس نے اس مسئلہ پر نہایت متانت و تہذیب۔ اور معقول رائے کے اظہار سے مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے مگر اب اندیشہ پایا جاتا ہے کہ دہلی کے مجالس خلافت و جمعیت العلماء کی تجاویز کے مطابق الجمعیۃ بھی ایک ایسی پالیسی اختیار کرے۔ جو بے نتیجہ اور بیجا ہوئی ہے۔ خلافت کانفرنس اور لکھنؤ کی کانفرنس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ سلطان ابن سعود کو حکومت حجاز سے علیحدہ کئے جانے کی فکر کی جائے۔ امر اول کی نسبت میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ براہ کرم غور فرمائیں کہ سلطان ابن سعود کو نکالنے کی کیا تدبیر ہے۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ جس شخص نے بزور قوت حکومت حاصل کی ہے وہ محض تجاویز سے حکومت سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔ دیگر اسلامی حکومتوں مثلاً افغانستان ایران۔ ترکی سے یہ توقع رکھنا کہ وہ بزور شمشیر وہابی حکومت کا استیصال کریں گے سراسر وہم پر مبنی ہے۔ موتمر حجاز میں نمایندگان افغانستان و ترکی کا خود یہ حکومت حجاز کی نسبت رہا ہے اور نمائندہ ترکی نے واپسی کے بعد جو خیال نسبت حکومت حجاز ظاہر کئے ہیں وہ پڑھکر کون شخص یہ امید قائم کر سکتا کہ افغانستان و ترکی فوج کشی کریں گے۔ کیا تنہا حکومت ایران جنگ برپا کرے گی۔ یہ بھی قرین عقل نہیں ہے۔ کیا یمن کے امام یحییٰ فوجکشی کریں گے ممکن ہے مگر ان کا کامیاب ہونا غیر یقینی ہے۔ پس ایک تجویز ایسی مرتب کرنا جس کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو۔ کونسی دانشمندی کی بات ہے۔ نقصان سراسر ظاہر ہے کہ سلطان ابن سعود کو اصلاحات و انتظامات کی جانب راغب کرنا بھی مفقود ہو جائیگا۔ جب حکومت حجاز یہ معلوم کرے گی کہ مسلمانان ہند۔ ان کے استیصال کے درپے ہیں تو موتمر حجاز کا بھی خاتمہ ہے اور ساری توقعات اور اصلاحات کے لحاظ کی امید کا بھی خاتمہ ہے۔ بلکہ زعمائے خلافت و جمعیۃ العلماء و خدام الحرمین کا حجاز پہونچنا بھی دشوار ہو جائیگا صرف ایک تدبیر باقی رہتی ہے جو اختیاری ہے۔ کہ مسلمانان ہند کو حج سے روک دیا جائے۔ اہم شرعی خرابی اس تجویز میں یہ ہے کہ یقیناً یہ ایک مسئلہ فرض ہے عمداً بلا وجہ روکر دوائی ہے کیونکہ ایک سیاسی کامیابی کی تدبیر کے لئے ترک فرض پر اصرار کرنا جائز نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ راستہ خطرناک ہو امن و امان مفقود ہو۔ استطاعت نہ ہو۔ اور کوئی صورت حج سے امتناع کی نہیں ہے پس یہ سمجھ میں نہیں کہ اس کی جرأت کیونکر کی جاتی ہے۔ کہ باوجود حصول امن و امان راہ کے جس کا اقرار ہر ایک شخص کو ہے حج سے روکنے کی تجویز پاس کی جاتی ہے۔ کیا علمائے دین ایسا فتویٰ مرتب کریں گے۔ اور اس تجویز پر صاد کریں گے۔ اگر ایسا ہوگا تو وہ اپنی وقعت پر خود اپنے ہاتھ سے ضرب کاری لگائیں گے۔ کیونکہ کسی تاویل کی گنجائش باقی نہیں جاتی نیز دیگر اسلامی ممالک پر اس تجویز کا کیا اثر پڑے گا۔ کیا دیگر اسلامی ممالک بھی اس کی تقلید کریں گے۔ دیکھئے تک تو یہ خلاف شرع آواز فقط ہندوستان کے مسلمانوں کی ایجاد ہے۔

انسداد اور خاموش بخش صورت فقط یہی ہے کہ سلطان حجاز کی تائید کے ساتھ ان کی حکومت کی خرابیوں کی رفع کرنے پر توجہ دلائی جائے۔ وہابی عقائد و خیالات کی بنا پر دیگر فرق اسلامیہ کے عقائد کی توہین کو روکا جائے مقابر و آثار کی از سرنو تعمیر پر زور دیا جائے۔ اور آئندہ تحفظ کا اطمینان کیا جائے اگرچہ اس وقت تک ایسی سعی کارگر نہیں ہوئی مگر امید رکھنا چاہیے کہ آگے چلکر حکومت حجاز اس مشورے پر کاربند ہو جائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ سالانہ حج اور کانفرنس حجاز میں شرکت کی جائے اور تمام نمائندگان موتمر حجاز بالاتفاق سعی کریں مگر افسوس ہے کہ اخراج سلطان کی تجویز پاس کرنے اور حج سے رک جانے کی صورت میں تو کامیابی کی کوئی سبیل ہی نظر نہیں آتی پس میں تمام سمجھدار ناظرین اخبار الجمعیۃ اور فاضل مدیر سے التجا کرتا ہوں کہ اس مسئلہ اخراج سلطان پر بکرر غور کریں کہ اس کا نتیجہ بجز خرابی اور بربادی کے کچھ بھی نہیں ہے۔

دوسرا مسئلہ جمہوریہ اسلامیہ کا قیام ہے۔ یہ ایک نہایت خوش آیند تجویز و خیال ہے مگر غور کرنا چاہیے کہ جمہوریہ اسلامیہ شرعیہ کا وجود عرب اور تمام ممالک اسلامیہ میں ہزاروں برس سے بھی باقی نہیں ہے بلکہ بقول مولانا محمد علی صاحب کے حکومت بنوامیہ کے قیام کے ہی زمانہ سے جمہوریہ اسلامیہ کا خاتمہ ہو چکا ہے پس اب سوال یہ ہے کہ ترکوں کے عہد حکومت حجاز میں یہ آواز کبھی بلند نہیں کی گئی جو سراسر شخصی سلطنت تھی۔ شریفی حکومت کے دور میں یہ مطالبہ نہیں کیا گیا اب دفعتاً اور فوری طور پر اس مطالبہ کی شدت اور قوت کی کیا وجہ ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ خلافت راشدہ کے نمونہ پر جمہوریہ اسلامیہ قائم نہ ہو یا قائم کرنے کی تجویز نہ کی جائے۔ ضرور کی جائے مگر ایسے طریقہ پر کہ اس کا یہ نتیجہ ہو کہ محض اس وجہ سے کہ سلطان ابن سعود شخصی حکمران ہیں ان کے خلاف مسلمانوں کو متحد کر دیا جائے اور دشمنی مول لی جائے۔ ایران و افغانستان کے حکمران کی نسبت کیا یہی خیال پیدا کیا گیا ہے کیا غازی کمال اتاترک کی حکومت جمہوریہ ترکیہ جمہوریہ اسلامیہ ہے۔ کیا جمہوریہ ترکیہ رائے عامہ کی پابند ہے۔ ان سب سوالات کا جواب یقیناً نفی میں ہے اس لئے قیام جمہوریہ اسلامیہ کی تجویز میں کوئی شدت ہونا چاہیے ہزاروں برس سے اسلامی دنیا جمہوریہ اسلامیہ سے محروم چلی آتی ہے۔ پس دفعتاً اس کا نفاذ بظاہر دشوار ہے اس سے تو عملی طور پر قابل نفاذ یہ صورت معلوم ہوتی ہے کہ سلطان ابن سعود ایک دار الشوریٰ قائم کریں جس کے ذریعہ سے وہ حکومت کا انتظام کریں۔ خواہ سلطان موجودہ اور ان کا خاندان صدر کہلائے یا سلطان کہلائے دونوں صورتیں واحد ہیں۔ میں نے صاف اور مختصر طور پر بلا کسی تمہید اور طوالت کے اپنی ذاتی رائے عرض کی ہے۔ مقصود میرا یہ ہے کہ [illegible]

الفاروق

تعلیم الاسلام

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

بستان العارفین

رباعیات عمر خیام

مناقب و فضائل خلفائے راشدین

خیر المصادر

الصرف والنحو

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

حمایت اور بیجا مخالفت دونوں باتوں سے احتیاط لازم ہے۔ کام اور بات ایسی کرنی چاہئے جو نتیجہ خیز اور مفید ہو۔

ناچیز صدیق احمد منگاریڈی

انجمن اہلسنت والجماعت لائلپور کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز بدھ جمعرات گول باغ میں انجمن اہل سنت والجماعت کا پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ طالبان حق و صداقت اور فدائیان توحید و سنت کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا مژدہ روح پرور اور جانفزا ہوگا کہ انجمن ہذا کے اس سالانہ جلسہ میں حنفی المذہب کے علمبردار مشاہیر علماء کرام و مشائخ عظام جناب حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب و علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و مولانا بدر عالم صاحب دیوبندی و علامہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ و حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند دہلی و مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری۔ و پیر سید احمد شاہ صاحب مشہور واعظ ہزاروی تشریف لاکر اپنے ارشادات فصیحانہ و مواعظ عالمانہ سے رہروان جادۂ شریعت و تشنگان بادۂ طریقت کو مستفیض فرماویں گے۔ لہذا جمیع اہل اسلام کی خدمت بابرکت میں گذارش ہے کہ تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشیں اور کارکنان انجمن کو قدمے۔ درمے۔ سخنے ممنون فرماکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

نوٹ۔ پروگرام جلسہ بعد میں شائع کیا جائیگا۔

الداعی الی الخیر

خان بہادر مولوی غلام باری بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایم۔ ایل۔ اے۔ صدر انجمن اہلسنت والجماعت لائل پور

فتوائے شریعت کی اشاعت پر ناجائز پابندی

ریزولیوشن پاس کردہ مجلس مؤید الاسلام فرنگی محل لکھنؤ منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء۔

مولوی مظہرالدین صاحب ایڈیٹر الامان دہلی پر طعام ہنود کا فتویٰ شائع کرنے پر جو مقدمہ چلایا گیا وہ مذہبی مداخلت ہے نیز علمائے فرنگی محل کی متفقہ رجماعت یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ جب یہ فتویٰ ایک عرصہ سے بریلی میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے اور آج تک کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ تو ایک اسلامی اخبار میں درج کرنے پر وہ کیوں قابل اعتراض قرار دیا گیا۔ برطانوی روایات اور متعدد اعلانات ہر گروہ و جماعت کی مذہبی آزادی کے حامی رہے ہیں۔ لیکن حکومت دہلی کی یہ کارروائی اس کے یکسر برخلاف ہے اور جس قدر جلد سے جلد یہ مقدمہ واپس لیا جائیگا اسی قدر بہتر و مناسب ہوگا۔

خاکسار محمد سلامت سکرٹری

ضرورت ہے؟

بیکار ہیں	تو کام
آمدنی کم ہے	تو زیادہ آمدنی
تنگدست ہیں	تو فراغت
گمنام ہیں	تو شہرت
اشانت ہیں	تو شانتی
تاجر ہیں	تو کاروباری ذوق

آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھکر ہماری بونس اسکیم طلب کیجئے

المشتہر

منیجر اخبار سوراجیہ کا نگریس دہلی

سبز چاء ملنے کا پتہ بشیر اسٹور پشاور

کیا آپ کی جیب میں نو آنے ہیں

اگر آپ نو آنے کی وہ گرانقدر رقم جسے صبح سے شام تک پان اور سگرٹ کی نذر کردیتے ہیں کسی مفید اور کارآمد کام میں لگانا چاہتے ہیں تو ماہوار رسالہ

اسلامی دنیا

نو آنے بھیجکر ایک سال کیلئے جاری کرا لیجئے۔ یہ دلچسپ اور مفید مضامین پیش کرتا ہے۔ خیالات بلند ہوتے ہیں زبان شستہ اور عام فہم ہوتی ہے اس میں مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں کا علاج ہے نمونہ مفت چندہ سالانہ نو آنے۔

منیجر رسالہ اسلامی دنیا جامع مسجد۔ دہلی

ضرورت کتاب کی

میں ایک غریب عربی کا طالب علم ہوں اور مجھے سخت ایک نسائی شریف کی سخت ضرورت ہے بسبب بے سرمایگی کے میں کتاب مذکور کو خرید نہیں سکتا، لہذا کوئی صاحب کرم داہجود مجھے ایک نسائی شریف خرید کر یا اس کی قیمت پتہ ذیل سے بھیجدے اور اللہ سے صدقہ جاریہ کا ثواب پا کر جنت بے بہا کا حقدار بنے۔

عبیدالرحمٰن طالب علم مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے دربھنگہ

تاریخہائے اشاعت

ہر انگریزی مہینے کی دوسری، چھٹی، دسویں، چودھویں، اٹھارہویں، بائیسویں، چھبیسویں اور انتیسویں۔

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... تمام بدگمانیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

... کی اجازت ہے۔ قیمت ... محصول ... جواب طلب کیلئے ۱ر کا ٹکٹ بھیجئے

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

ریشمی کپڑے

کوٹ، سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر۔ بھاگلپور | دوکان سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ: سالانہ ۶ر، ششماہی ۳ر

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

برسات کے بعد ملیریا شروع ہوتا ہے!

موذی بخار انسان کو بالکل ناکارہ کردیتا ہے ایسے بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے اس سے تلی وغیرہ بڑھکر تمام شکل ہو جاتی ہے افسوس کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی نہیں سمجھا ہے کہ ملیریا کیا ہے؟ کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے کن کن صورتوں میں پیدا ہوکر کس طرح ایک انسان سے یا آبادی سے بھی دور کیا جاسکتا ہے اور علاج کیسے ہونا چاہیئے؟

ان تمام باتوں کا مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے جو کہ بقیمت ۵ر مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے اور رفاہ عام کیواسطے انہی باتوں کا ایک چھوٹا سا رسالہ ملیریا اور موسمی بخار خورد بھی لکھا ہے۔ جو کہ طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے!

عرق بخار

کوی وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کا تیار کردہ

قیمت فی شیشی ۸ر

جسکی تین دن میں ۸ خوراک کھانے سے ۹۹ فی صدی حالتوں میں ملیریا کا بخار دور ہو جاتا ہے چاہے متواتر ہو چاہے ... ہو یا تیسرے یا چوتھے پہلے ہی دن رک جاتا ہے اگر ملیریا کے دنوں میں اسکی نصف یا ایک خوراک روزانہ پی جاوے تو ملیریا نہیں ہوتا۔ قیمت

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور ... امرت دھارا ۲۲

SUGAR TEA

MILK MADE

میٹھی چاء

دودھ کی بنی ہوئی

خوش ذائقہ خوشبودار

خالص دودھ اور چینی کی بنی ہوئی اعلیٰ درجہ کی مقوی

خوش ذائقہ چاء جس کا ایک چمچہ ایک پیالی کے لئے کافی ہے نہ دودھ و چینی ڈالنے کی ضرورت نہ چاء کی۔ صرف گرم پانی میں اس کا ایک چمچہ ڈالنے سے خوش ذائقہ و خوشبودار چاء کی ایک پیالی تیار ہو جاتی ہے۔ قیمت فی ٹکس جس میں ۲۵ پیالی چاء تیار ہو سکتی ہے ایک روپیہ۔ علاوہ محصول

المشتہر: سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

کیا اشدھی کی ظلمت میں توحید کا نور چھپ جائیگا

یہ ناممکن ہے اس کا ثبوت آپ کو روزانہ اخبار

غازی

دیگا۔ جو غریب مسلمانوں کی غریب بستی دہلی سے مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا جس میں موجودہ واقعات پر نہایت ایسے انداز میں بحث کی جائیگی۔ نیز مذہبی صاحب کے مفید دلچسپ ایسے ایسے مضامین۔ مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپ کیساتھ مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر بتائی جائینگی۔ پہلا پرچہ ۱۴ نومبر کو شائع ہوگا۔ چندہ سالانہ تین روپے ... اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن بہت معقول ...

منیجر اخبار غازی دہلی

عرق بخار

... ہر قسم کے موسمی بخار ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جس کے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری (ہی) ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی ... تمام ... کمزوری ... کو دور کر دیتی ہے ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

... قیمت ... محصول ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد شقیقہ، درد سر، چوٹ، جلے، دکھنے، زخم، لقوہ، فالج، رعشہ، گٹھیا، قبض، تپ دق، لرزہ، نزلہ، کھانسی ڈبہ اطفال جھوکا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر ...

تازہ ترین شہادت۔ از عالیجناب مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب ... آباد دکن ... آپ کا تیار کردہ روغن احمر قانی میں نے دو مریضوں میں (ایک تو ... کوڑھ ہو گیا تھا اور دوسرے ... درد میں) استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپ کے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین۔

شرح احمر صدہا امراض میں فوری اثر دکھلاتا ہے سفر و حضر میں رکھنے کے قابل ہے فی شیشی ۱ر مفصل اشتہار کلاں طلب کرکے ملاحظہ فرمائیں۔

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تلیلی پارہ ضلع ہوگلی

خوبصورتی، صباحت و ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے

جو لوگ اس بات کے مؤید ہیں ان کے لئے دو نایاب چیزیں

پری جمال صابون!

یہ صابون بیگمات بھی استعمال کرتی ہیں اور مرد بھی، بچے بھی اسکے عاشق ہیں اور لڑکیاں بھی دیوانی ہیں، سرکار سے رجسٹری شدہ اور پبلک سے سند یافتہ ہے اسکے استعمال سے تمام داغ دھبے ... جاتے ہیں ... قیمت ۳ ٹکیہ مع صابندانی ...

زنانہ سنگھار بکس

یہ بکس رجسٹری شدہ ہے اور ہندو مسلم خواتین نے بیحد پسند کیا ہے۔ اس میں حسب ذیل پانچ چیزیں اور ایک انعام ہے (۱) پری جمال صابون ایک ٹکیہ (۲) ... (۳) بال صفا صابون ایک ٹکیہ (۴) پان کی بہار ایک ٹکیہ (۵) خوشبودار سرمہ ایک تولہ ... قیمت فی بکس ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن پری جمال منزل دہلی

موجب اعلان مفید نہوں تو اخلاقاً و قانوناً دوگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

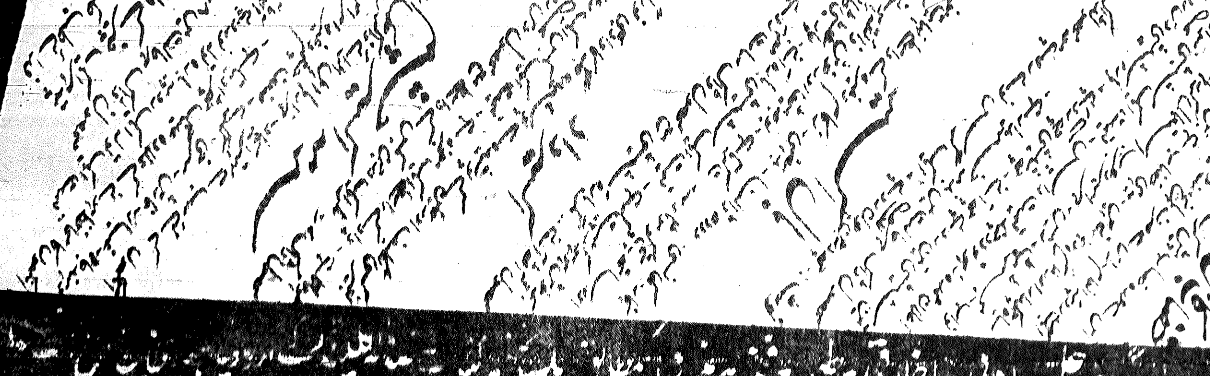

... علمی - ادبی - اخلاقی - طبی ... مطابق ...

خضاب چاند تارا
پیٹنٹ ڈیزائن میں
پھر خضاب ہو نہیں سکتی پڑیگی ہل چل
چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل
جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادنے
جسکی توصیف میں اکثر کا مرادا قل

ملنے کا پتہ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی کیجاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں المحکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۹ انچ عرض ۶ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع محصولڈاک ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی نقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصولڈاک ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ۲ جلدیں قیمت ۰-۸-۶ محصولڈاک بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ۔ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ محصولڈاک بر مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصری ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳ جلد طبع مصری سفید کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۲

اپنا رہو لوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۲۰ بمبئی نمبر ۹

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دوا خانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲عہ/) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳عہ/)
برص سفید یعنی سفید دسیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۲/) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ بچوں عورتوں اور مردوں کی بیماریاں اور جنوں وغیرہ کی بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راجوید کلکتہ")

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، حوالہ جات درست۔ ۔۔۔ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا بیان کہ متعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کی ہے۔ تورات و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۸/

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار و حقائق یوسفی کی تنقید اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۸/

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ ۔۔۔ اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۸/ جلد دوم ۸/ علاوہ محصول حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی دیر نا تیل سے ۱۲ دن ۔۔۔ تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شیشی منگا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

مشتہر
منیجر بیر پیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ گنگی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس ۸/ علاوہ محصول ڈاک
حکیم محمد ابراہیم راندیری ضلع سورت

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔
(منیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۸

افغانستان کی حربی و جغرافی پوزیشن

ایک ترکی ماہر حربیات کا عمیق تبصرہ

استانبول کے اخبار ملیت نے اپنے فوجی نامہ نگار کا ایک نہایت اہم مراسلہ شائع کیا ہے جس میں وہ افغانستان کی جنگی پوزیشن پر معنی خیز روشنی ڈالتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے ایک جماعت ہمارے ملک میں اس غرض سے آئی ہے کہ وہ ہمارے لشکر میں داخل ہوکر فوجی قواعد کی تعلیم حاصل کرے۔ اس سے یقینی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو افغانستان خلوص دل سے ہماری حکومت کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کرنا چاہتا ہے دوسرے وہ اپنی فوج کی تنظیم اور اسکو نئے جنگی فنون کے موافق ترقی دینے کا خیال رکھتا ہے۔

میں افغانستان کو ماہرین فن کے غور و بحث کیلئے چھوڑتا ہوں کہ مشرق میں ترکی کے پہلو بہ پہلو ایک اور مضبوط و مستقل اسلامی حکومت کے وجود سے کسقدر فوائد جلیلہ مترتب ہوں گے۔ فی الحال میں صرف فوجی و جغرافی حیثیت سے افغانستان کی تاریخ تک اپنی بحث کو محدود رکھنا چاہتا ہوں۔ اور اس میں بھی حتی الامکان اختصار کو پیش نظر رکھوں گا۔

اس امر میں ہماری رائے بالکل درست ہوگی کہ ایشیا میں افغانستان کی وہی حیثیت ہے جو سوئٹزرلینڈ کو یورپ میں فوجی اور جغرافی اعتبار سے نصیب ہے اور سچ تو یہ ہے کہ افغانستان کے استقلال کی حفاظت اور دوسروں کی دست اندازی کو روکنے میں سب سے زیادہ جن عوامل کو دخل ہے وہ یہ ہیں۔

۱- قوم افغان میں آزاد زندگی سے فائدہ اٹھانے کا طبعی میلان ہونا۔ اور اس آزادی کی بنا پر بوقت مدافعت رغبت صادقہ کا موجزن ہونا۔ جنگ و جدل کے موقعہ پر شجاعت و بسالت سے کام لینا۔

۲- ملک میں بہت سے عوارض طبعیہ کا ہونا جن سے حریفوں کی کوششیں ناکام رہتی ہیں اور جن کی بدولت اس پر تسلط محال تو نہیں مگر دشوار ضرور ہو جاتا ہے۔

۳- سرزمین افغانستان میں قدرتی خزانوں کی کمی ایک ایسا امر ہے جو توآبادی کے طالبوں کو اس پر قبضہ کرنے سے روکتا ہے۔

پس اس مملکت کو جو ملکتیں محیط ہیں ان کی خواہش ہے کہ سوئٹزرلینڈ کی طرح ایک آزاد حکومت کا وجود ہوتا کہ ان کے درمیان فصل ہو جائے۔ اور حصول توازن کے لئے افغانستان کو اپنی جانب راغب کرنے کی معمولی کوشش سے کام لینا پڑے۔

گذشتہ ایام میں مملکت افغانستان کے بعض حصوں پر برطانیہ نے جو دست درازی کی تھی ان کی غرض ہم اس کے سوا کچھ نہیں بتا سکتے کہ وہ ہندوستان میں اپنا قدم جما تا اور ان ممالک بعیدہ میں اپنا اثر قائم کرنا چاہتا تھا اور افغانیوں کو دوسری جانب روس کے ساتھ اتحاد کرنے سے روکنا چاہتا تھا۔ ۱۸۳۸ء میں جب انگریزوں کو افغانستان پر روسی قبضہ کا اندیشہ پیدا ہوا تو انہوں نے ہندوستان میں ایک فوج جو ۱۶ ہزار جنگ آزماؤں پر مشتمل تھی تیار کی۔ اور امیر دوست محمد خاں کے عہد میں انہیں لیکر افغانستان پر چڑھ آئے۔ اسی سنہ میں ۲۳ جون کو قندہار اور ساتویں اگست کو کابل پر قابض ہو گئے۔ امیر دوست محمد خاں نے ۵ نومبر ۱۸۴۰ء کو اپنے تئیں انگریزی فوج کے حوالہ کر دیا لیکن اس کے بڑے بیٹے اکبر خاں نے انگریزی فوج کے خلاف افغانی قوم کو برانگیختہ کیا۔ اور ایک جرار فوج نے کابل پر حملہ آور ہوا۔ تمام انگریزی فوج کو جو اس جگہ تھی چند دنوں کی معرکہ آرائی میں تباہ و برباد کر دیا۔ بقیہ فوج کابل کے قریب کسی قلعہ میں اس خیال سے محصور ہو گئی کہ درہ خیبر کے راستہ سے ہندوستان پہنچ جائے۔ لیکن افغانی سردار کو اس امر کا پتہ چل گیا۔ چنانچہ درہ میں مورچہ بندی کرکے بقیہ تمام انگریزی فوج کو نیست و نابود کر دیا ۱۸۴۲ء میں افغانیوں نے ہندوستان کے ایجنٹ کو قید کر لیا اس بنا پر انگریزوں نے دوسری فوج کرنیل کے زیر قیادت دو غرض سے روانہ کی (۱) تسلط کے لئے افغانیوں سے لڑنا۔ (۲) ایجنٹ کو چھوڑانا۔ اس فوج نے کابل پر حملہ کیا اور اس پر قابض ہو گئی۔ راستہ میں جس قدر کھیت اور گاؤں ملے انہیں جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ پھر امیر دوست محمد خاں کو کابل کا بادشاہ بنایا، اس نے حکومت انگریزی سے ۱۸۵۵ء میں اور دوسرا ۱۸۵۷ء میں معاہدہ کیا۔ بموجب ان دونوں معاہدوں کے امیر دوست محمد خاں کو برطانیہ کی جانب سے ماہانہ تنخواہ ملنے لگی جس کی مقدار دس لاکھ پچاس ہزار تھی۔

۱۸۷۶ء میں کوئٹہ پر جو قندہار سے جنوب میں واقع ہے انگریزوں کا تسلط ہوا۔ یہ جنگ امیر شیر علی خاں کے ساتھ اس بنا پر ہوئی کہ اس نے اپنا میلان روسی حکومت کی طرف ظاہر کیا اور اپنے دار السلطنت میں روسی سفیر سے نہایت تپاک کے ساتھ ملا۔ اس لئے انگریزوں نے دوبارہ افغانستان پر قابض ہونے کا ارادہ کیا چنانچہ تین بڑی فوجیں سرکردگی لارڈ رابرٹس روانہ کیں۔ وہ سرزمین افغانستان میں داخل ہوکر کابل پر قابض ہو گئیں۔ یعقوب خاں ولد امیر شیر علی خاں کو جو ترکستان کیطرف فرار ہو گیا تھا گرفتار کرکے ہندوستان کی جانب جلا وطن کر دیا۔ انگریزوں نے امیر شیر علی خاں کے ساتھ جو آخری معاہدہ کیا اس سے ان کی غرض یہ تھی کہ افغانستان کے جنوب اور سلسلہ جبال سلیمان میں جو اہم درے واقع ہیں ان پر قبضہ کرکے اسکو انگریزی افغانی سرحد مقرر کریں۔ اور دوسری طرف صحرا کو چھوڑ دیں جسے بیابستان کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن کے لئے جو افغانستان پر قبضہ کرنا چاہے یہ ناگزیر ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی فوج کو کابل کی طرف روانہ کرے۔ کیونکہ پایہ تخت پر قابض ہوئے بغیر وہ ملک کے بقیہ حصص پر مسلط نہیں ہو سکتا یہی مانع ہے کہ انگریز ہمیشہ اپنی فوج کو سیدھا کابل پر بھیجتے تھے۔ اور اس پر قابض ہو جاتے تھے۔

جو فوج سلسلہ جبال سلیمان کے راستہ سے آئے وہ دو راستوں سے کابل پر قبضہ کرنے کے لئے جا سکتی ہے اور اس کی اولین دلیل یہ ہے کہ انگریز ۱۸۳۹ء میں جب درہ خیبر دگند سکی تو اس راستہ کو چھوڑ کر قندہار و غزنی کے راستے سے کابل پہنچے اور ان پر مسلط ہو گئے۔ اب انگریزوں نے درہ خیبر تک ریلوے لائن بچھا دی ہے اور دوسری طرف ریلوے لائن کے ذریعہ درہ کو جاک سے مقام کوئٹہ ملا دیا ہے۔ اور منطقہ مذکورہ کے راستہ کی خوب اچھی طرح قلعہ بندی کر دی ہے۔ اور آئندہ وہ ان ضروری وسائل کو کام میں لانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں جن سے تیسری ریلوے لائن کوئٹہ اور قندہار کے درمیان

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری چھٹی۔ دسویں۔ چودھویں۔ اٹھارہویں بائیسویں۔ چھبیسویں اور انتیسویں۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۵	۸
ششماہی	۲/۸	۵
فی پرچہ	۱/	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۳)

لیکن ان ادارات اور شعبوں کی تقسیم کو نظام حکومت میں کوئی بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ کسی عمارت میں دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہوتی کہ اس میں کمروں اور دالانوں کی ہیئت کس قسم کی ہے؟ مکانیت ضروریات مکان کے مطابق ہے یا نہیں؟ رنگ و روغن اور شان و آرائش کا سامان کیسا ہے؟ اور عمارت کو مختلف قطعات میں کس طرح تقسیم کیا گیا ہے؟ ان سوالات کو مکینوں کے آرام و آسائش کے ساتھ ایک تعلق ضرور ہے۔ لیکن صاحب نظر سب سے پہلے یہ سوال کرتا ہے کہ عمارت کی بنیاد کس حد تک مضبوط ہے؟ اسکے قواعد کس حد تک صحیح ہیں؟ اور اسکا مایہ تعمیر کیسا ہے؟ اگر کوئی عمارت کمزور بنیادوں پر قائم ہو، اس کے قواعد میں استواری نہ ہو اسکا سامان تعمیر خراب ہو تو اسکے نقشے کا درست ہونا یا اس کے ذکار کا حسین ہونا اس کے لیے ذرہ برابر مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسی عمارت کا جلد یا بدیر پیوند خاک ہونا اور اپنے مکینوں کے لیے سامان کلفت و زیاں بنجانا مقدرات طبعیہ سے ہے ٹھیک یہی کیفیت ایک حکومت کی بھی ہے۔ اگر کسی حکومت کے بنیادی اصول صحیح نہیں ہیں اور اس کا نظام غلط بنیادوں پر تعمیر کیا گیا ہے تو خواہ اس کی موجودہ انتظامی اداری حالت کیسی ہی اچھی ہو، ہمیں اس سے ہرگز دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔

[illegible]

... کے اعتبار سے دولت اسلامیہ حجازیہ ایک خالص ملکی یا شاہی حکومت ہے۔

(باقی)

دورخی چال

لارڈ برکن ہیڈ نے ہندوستانی طلبہ کے سامنے جو تقریر کی ہے اس میں وہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ جھگڑوں پر افسوس دکھاتے ہیں۔ یا دلی افسوس کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

ہندوستان میں اسوقت تک حقیقی معنوں میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی جب تک ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں اچھی طرح اس بات کو محسوس نہ کرلیں کہ انہیں اسی ملک میں ساتھ ساتھ رہنا ہے۔

یہ ایسے الفاظ ہیں جن کی صداقت میں ادنیٰ سے شک و شبہ کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ اور ہندوستان کا ایک سچا بہی خواہ بھی یہی کہہ سکتا ہے۔ لیکن ان الفاظ کا حقیقی مفہوم خود ان کے ...

[illegible]

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

صدائے خلق

ہمارے بنی نوع کا فیصلہ بعض اوقات مفید بھی ثابت ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کسی اردو کے شاعر نے کہا ہے کہ

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

اگرچہ یہ فیصلہ قطعی نہیں ہوتا مگر بہت مفید اور اہم ضرور ہوتا ...

[illegible]

... کو ملحوظ رکھیں۔ میں نے رسمی تقریر کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کے سامنے ۵-۶ نقرے بیان کئے تھے۔ اب ہمیں ان پر ایک ایک کرکے غور کرنا چاہیئے۔

بہترین برادری

اسلام بہترین برادری ہے آپ کو پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کے آخری الفاظ یاد ہوں گے جن میں انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اب اپنی حقیقی زندگی کو دیکھیے۔ اپنے چاروں طرف زید، عمر، بکر، پھر جن کو آپ جانتے ہیں نظر ڈالئے اور مجھے بتلائیے کہ آیا وہ ان اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔ مجھے بتایئے کہ کیا آج ہماری اجتماعی زندگی میں دوسری اقوام سے زیادہ تفریق موجود نہیں ہے۔ ہم اپنی سیاسی زندگی میں کبھی متفق ہی نہیں ہوئے۔ حق کہ ہمارے ...

[illegible]

... زبان ہو کر اس پر عمل پیرا ہونیکا تہیہ کرلیں گے۔ مگر کیا وہ ایسا ہی ہے میں اس کا جواب آپ حضرات پر چھوڑتا ہوں یہ ہماری برادری ہے۔

گھریلو زندگی کی نظافت

دوسری چیز جس پر کہ ہمیں غور کرنا ہے وہ گھریلو زندگی کی نظافت ہے رسول کریم نے فرمایا ہے کہ خدا ان لوگوں سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے جو اپنے خاندان کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں اور میں اپنے خاندان کے ساتھ تمام لوگوں سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔ کیا ہم اس مثال کی پیروی کرتے ہیں۔ ہماری خواتین شریعت کے مطابق کسی دوسری قوم سے کم حقوق نہیں رکھتی ہیں ... تقریریں کرتے ہیں اور مردوں کے لیے لکھتے ہیں شریعت کے مطابق عورتوں کا حق مردوں سے نصف ہونا چاہیئے۔ اس لیے ہمیں ...

[illegible]

حیدرآباد کی خوشحالی

اگر یہ صحیح ہے کہ ایک حکومت کی خوشحالی اور حسن انتظام کا اندازہ اس کے بجٹ سے کیا جا سکتا ہے تو ہمیں کہنا چاہیئے کہ دولت آصفیہ اس وقت نہ صرف ہندوستان کی دیسی ریاستوں کے لیے بلکہ خود حکومت ہند کے لیے بھی خوشحالی و خوش تدبیری کا بہترین نمونہ ہے۔ ... کے لیے اس کے قابل وزیر مال نواب حیدر نواز جنگ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کا مالیہ ہر سال نصف کروڑ سے زائد رقم عام ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اصلاح و ترقی کی اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے اور وسائل تمدن و تہذیب کو وسعت دینے کے لیے بچا لیتا ہے۔ گذشتہ ...

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۱۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۳)

لیکن ان ادارات اور شعبوں کی تقسیم کو نظام حکومت میں کوئی بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ کسی عمارت میں دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہوتی کہ اس میں کمروں اور دالانوں کی ہیئت کس قسم کی ہے؟ مکانیت ضروریات مکاں کے مطابق ہے یا نہیں؟ رنگ و روغن اور نقش و آرائش کا سامان کیسا ہے؟ اور عمارت کو مختلف قطعات میں کس طرح تقسیم کیا گیا ہے؟ ان سوالات کو مکینوں کے آرام و آسائش کے ساتھ ایک تعلق ضرور ہے۔ لیکن صاحب نظر سب سے پہلے یہ سوال کرتا ہے کہ عمارت کی بنیاد کس حد تک مضبوط ہے؟ اسکے قواعد کس حد تک صحیح ہیں؟ اور اسکا پایہ تعمیر کیسا ہے؟ اگر کوئی عمارت کمزور بنیادوں پر قائم ہو، اس کے قواعد میں استواری نہ ہو اسکا سامان تعمیر خراب ہو تو اسکے نقشے کا درست ہونا یا اس کے نقش و نگار کا حسین ہونا اس کے لئے ذرہ برابر مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسی عمارت کا جلد یا بدیر پیوند خاک ہونا اور اپنے مکینوں کے لئے سامان کلفت و زیاں بننا مقدرات طبیعہ سے ہے۔ ٹھیک یہی صورت ایک حکومت کی بھی ہے۔ اگر کسی حکومت کے بنیادی اصول صحیح نہیں ہیں اور اس کا نظام غلط قواعد پر تعمیر کیا گیا ہے تو خواہ اس کی موجودہ انتظامی و اداری حالت کیسی ہی اچھی ہو۔ ہمیں اس سے ہرگز دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی یہ اچھائی ایک غیر طبعی کیفیت ہے جس کا اصولی خرابی کے برے نتائج سے زیادہ عرصہ تک محفوظ رہنا ناممکن ہے پس ہمیں دیکھنا چاہیے کہ اس قانون اساسی کی رو سے حکومت حجاز کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ اور وہ کس حد تک صحیح یا غلط ہیں۔

قانون اساسی کی دوسری دفعہ میں بیان کیا گیا ہے کہ "دولت عربیہ حجازیہ ایک دولت اسلامیہ ملکیہ و شوریہ ہے جو داخلی و خارجی حیثیت سے بالکل خود مختار ہے" اس سے معلوم ہوا کہ حکومت حجاز اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک ملکی یا شاہی حکومت ہے جو شوریٰ کی شرط سے مشروط کر دی گئی ہے۔ ہمیں اس قانون میں کوئی ادنیٰ سا اشارہ بھی ایسا نہیں ملا جس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہوں کہ یہاں جو لفظ ملکی یا شاہی استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد وہ معروف معنی نہیں ہیں جو اس لفظ سے عموماً سمجھے جاتے ہیں بلکہ اس کے برخلاف وہ تمام قرائن موجود ہیں جن سے اس کے وہی معنی سمجھے جا سکتے ہیں جن میں وہ عموماً بولا جاتا ہے۔ بادشاہ کے لئے انتخاب کی کوئی شرط نہیں ہے۔ دفعہ پنجم میں عبدالعزیز الاول کا اشارہ صاف بتلاتا ہے کہ بادشاہت موروثی ہوگی۔ اور آل فیصل کے ظاہر ہے اہل حجاز کی قسمتوں کی نگہبانی کے واحد اجارہ دار ہوں گے خواہ ان میں اسکی اہلیت ہو یا نہ ہو۔ بادشاہ کے سامنے حکومت کے تمام شعبے جوابدہ ہوں گے۔ مگر بادشاہ قوم کے سامنے جوابدہ نہ ہوگا۔ نائب عام اور وزراء یا مدیروں کا تقرر خود بادشاہ کریگا۔ اور قومی خواہش کو یہاں بھی کوئی دخل نہ ہوگا۔ تمام قوانین کی تدوین اور ان کا نفاذ بادشاہ کی منظوری کے تابع ہوگا۔ اور بادشاہ کو اختیار ہوگا کہ جن قوانین کو پسند نہ کرے یا اپنی مرضی کے مطابق نہ پائے انہیں مسترد کر دے۔ قومی دولت کی کنجی بھی بادشاہ کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور وہ مختار ہوگا کہ اسے جس طرح چاہے خرچ کرے۔ قوم کو نہ اپنے روپے کا حساب مانگنے کا حق ہوگا۔ نہ وہ آمد و خرچ کے متعلق کوئی محاسبہ کر سکے گی اور نہ اپنے اوپر ٹیکس عائد کرنے یا اپنی دولت کے مصارف تجویز کرنے میں اس کی آواز کو کوئی دخل ہوگا۔ یہ تمام خصوصیات وہی ہیں جو ایک شخصی استبدادی بادشاہت میں ہوتی ہیں اور اس اعتبار سے حجاز کی حکومت ان غیر فطری استیلائی حکومتوں کے ذیل میں آ جاتی ہے جن کے متعلق ہم اپنے تمہیدی مباحث میں تصریح کر چکے ہیں۔

اس ملکیت کے ساتھ شوریت کی قید لگائی گئی ہے جس سے حکومت مشروطہ کا گمان ہوتا ہے۔ اور ایک شخص یہ امید قائم کر سکتا ہے کہ یہاں اگر انتخاب نہیں تو کم از کم شوریٰ ضرور موجود ہوگی جو ایک صحیح طرز حکومت کی دوسری لازمی شرط ہے لیکن قانون اساسی میں شوریٰ کی جو صورت پیش کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی قوم کی رائے کو کوئی دخل نہیں ہے۔

[illegible]

یہ اس شوریٰ کی حقیقت ہے جس سے ملوکی استبداد کو پابند [illegible]

[illegible] سے اپنے عربی اور مسلم محکوموں پر اتنا بھی اعتبار نہ کیا جتنا ایک غیر مذہب غیر قومیت رکھنے والی حریص استعمار حکومت نے ہندوستانیوں پر کر لیا ہے۔ ہمارے خیال میں اس شوریٰ کو لفظ شوریٰ سے تعبیر کرنا بھی اس لفظ کی توہین ہے۔ کیونکہ یہ استبداد ہی کی دوسری صورت ہے جسے بطریق ایہام شوریٰ سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ شوریٰ کی اصل یہ ہے کہ حکومت ایک شخص کی مرضی کی تابع نہ ہو بلکہ ملک و قوم کے جو بہترین دماغ ہوں ان سب کے مشورہ سے اس کے کام انجام دئے جائیں۔ اس کی جو صورتیں زمانہ قدیم میں اختیار کی گئی تھیں وہ ان زمانوں کے لئے موزوں ہوں گی۔ لیکن موجودہ حالات اور زمانہ کے تجربات اس کے متقضی ہیں کہ شوریٰ کی بنیاد قومی انتخاب پر رکھی جائے۔ اور حکومت کے معاملات میں صرف انہی اہل الرائے لوگوں سے مشورہ لیا جائے جنہیں قوم کی پسندیدگی و مقبولیت حاصل ہو۔ مگر یہاں صورت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ایک شخص کی مرضی تمام قوم پر حاوی ہے وہ جس کو اہل سمجھتا ہے وہی اہل ہے جس کو نااہل سمجھتا ہے وہ نااہل ہے جس سے چاہتا ہے مشورہ کرتا ہے جس سے نہیں چاہتا اس سے نہیں کرتا جس کی رائے پسند کرتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے اور جس تجویز کو ناپسند کرتا ہے اسے رد کر دیتا ہے۔ پس ہر جگہ اسی کی مرضی اور اسی کی خواہش کارفرما ہے اور قوم یا قوم کے ارباب حل و عقد کا مشورہ کوئی چیز نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں "دولت اسلامیہ ملکیہ" کے ساتھ "شوریہ" کی قید بالکل بے معنی اور بے اثر ہے اور حقیقت کے اعتبار سے دولت اسلامیہ حجازیہ ایک خالص ملکی یا شاہی حکومت ہے۔

(باقی)

دورخی چال

لارڈ برکن ہیڈ نے ہندوستانی طلبہ کے سامنے جو تقریر کی ہے اس میں وہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ جھگڑوں پر افسوس (غالباً بناوٹی افسوس) کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

ہندوستان میں اسوقت تک حقیقی معنوں میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی جب تک ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں اچھی طرح اس بات کو محسوس نہ کریں کہ انہیں اسی ملک میں ساتھ ساتھ رہنا ہے۔

یہ ایسے الفاظ ہیں جن کی صداقت میں ادنیٰ سے شک و شبہ کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ اور ہندوستان کا ایک سچا بہی خواہ بھی یہی کہہ سکتا ہے۔ لیکن ان الفاظ کا حقیقی مفہوم خود ان کے ایک اور فقرہ میں موجود ہے جو ان کے اور تمام برطانی مدبرین کے دلی ارادوں کو ظاہر کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:-

دو امور پر اس بات کے فیصلہ کا انحصار ہے کہ آیا ہندوستان کی موجودہ حالت میں کوئی تغیر ممکن ہے یا نہیں۔ ایک یہ کہ تمام جماعتیں ملکر آئینی اصلاحات کو کامیاب بنائیں اور دوسرے یہ کہ ذمہ دار ہندوستانی فرقہ وارانہ جھگڑوں کو مٹانے کے لئے حکومت کے ساتھ مخلصانہ اشتراک عمل کریں۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہندوستان ..... میں فرقہ وارانہ مناقشات کا سلسلہ جاری ہے اس ..... لئے جب تک یہ فرو نہ ہو اس وقت تک کسی قسم کی اصلاحی ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کی یہ پرانی چال ہے۔ کہ وہ خود ہی وجوہ و اسباب پیدا کرتی ہے۔ اور خود ہی ان کو علت قرار دیکر اپنے ناجائز اعمال کے لئے حیلہ بنا لیتی ہے اس نے پہلے ہندوستانیوں کو غیر مسلح کر کے ان کی فوجی روح کو کچل دیا اور پھر اسی کو علت قرار دیکر انہیں فوج کے اعلیٰ عہدوں سے محروم کر دیا۔ اسی طرح اس نے ہندوستانیوں کو خود ہی زیور جہل سے آراستہ کیا اور پھر خود ہی اسے ان کی نااہلی و ناقابلیت کا بہانہ بنا لیا۔ یہی چال اب توسیع اصلاحات کے معاملہ میں کی جا رہی ہے۔ موجودہ ہندو مسلم منافرت اور فرقہ وارانہ نزاع جس پر ہمارے ہمدرد لارڈ صاحب اس قدر افسوس فرماتے ہیں اپنی پیدائش کے لئے خود انہی کی حکومت کی رہین منت ہے اسی نے مدتوں سے دوستوں اور بھائیوں کی طرح رہنے والی قوموں کے درمیان نفرت پھیلائی۔

اسی نے مدرسوں اور کالجوں میں تاریخی عداوت کی تعلیم دی، اسی نے ہندوستان کے مختلف فرقوں اور طبقوں کو باہم لڑا کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور جب اسکا یہ بویا ہوا بیج درخت بنا اور پھل پھول لایا تو اب وہی کہتی ہے کہ جب تک یہ شجر خبیث کٹ نہ جائے اسوقت تک تمہاری نجات ممکن ہی نہیں ہے اور اس پر کمال یہ ہے کہ زبان سے یہ ارشاد ہو رہا ہے۔ اور ہاتھ اس درخت کی آبیاری میں مشغول ہیں۔

لارڈ برکن ہیڈ کی یہ تقریر درحقیقت نہایت معنی خیز ہے۔ ایک طرف کونسلوں کے انتخاب کی جد و جہد جاری ہے۔ اس لئے انہوں نے ہندوستانیوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر تم نے کونسلوں میں حکومت کی ہاں میں ہاں ملانیوالوں کو نہ بھیجا تو ہم ہندوستان کو آئینی ترقی کے لئے نااہل قرار دیں گے اور آئندہ اصلاحات میں کوئی توسیع نہ کریں گے۔ اور دوسری طرف چونکہ ۱۹۲۹ء کا زمانہ قریب آ رہا ہے جس میں مزید آئینی اصلاحات کا سوال پیش ہوگا۔ اس لئے پہلے سے پیش بندی کر دی گئی ہے کہ اگر موجودہ فرقہ وارانہ مناقشات کا سلسلہ جاری رہا اور بظاہر یقین ہے کہ ضرور جاری رہیگا) تو اس سوال پر ادنیٰ سا غور بھی نہیں کیا جائیگا۔ یہ شاطرانہ سیاست ہے جس پر برطانی تدبر کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

حیدرآباد کی خوشحالی

اگر یہ صحیح ہے کہ ایک حکومت کی خوشحالی اور حسن انتظام کا اندازہ اس کے بجٹ سے کیا جا سکتا ہے تو ہمیں کہنا چاہیئے کہ دولت آصفیہ اس وقت نہ صرف ہندوستان کی دیسی ریاستوں کے لئے بلکہ خود حکومت ہند کے لئے بھی خوشحالی و خوش تدبیری کا بہترین نمونہ ہے ۱۳۳۶ فصلی (یعنی اکتوبر ۱۹۲۶ء تا اکتوبر ۱۹۲۷ء) کے لئے اس کے قابل وزیر مال نواب حیدر نواز جنگ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کا مالیہ ہر سال نصف کروڑ سے زائد رقم عام ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اصلاح و ترقی کی اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے اور وسائل تمدن و تہذیب کو وسعت دینے کے لئے بچا لیتا ہے۔ گذشتہ تین سال کے اندر اس کے پاس ۲ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے کی عظیم الشان رقم جمع ہو گئی ہے جس میں سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ریلوے [illegible] کی توسیع کے لئے، ۱۵ لاکھ سڑکوں کی تعمیر کے لئے، ۵ لاکھ محکمہ آب رسانی کے لئے، ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار انسداد قحط کے لئے، دو لاکھ روپیہ گھوڑوں اور مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے، ۳ لاکھ اعلیٰ تعلیم کے لئے اور ۲ لاکھ عثمانیہ ہسپتال کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اورنگ آباد، جالنہ، رائچور اور ورنگل کو ٹیلیفون کے سلسلہ میں منسلک کرنے کی منظوری دی گئی ہے اور ایک عظیم الشان رقم آبپاشی کے لئے مقرر کی گئی ہے جس سے "نظام ساگر" کی اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ سال آئندہ کے بجٹ میں آمدنی کا اندازہ [illegible] لاکھ کیا گیا ہے اور خرچ کا ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ۔ اس حساب سے تقریباً ۹ لاکھ کی بچت ہونے کی امید ہے۔ لیکن کئی سال سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ بجٹ کے تخمینہ سے آمدنی زائد ہوتی ہے اور خرچ کم ہوتا ہے اس لئے یہ امید کرنا بیجا نہ ہوگا کہ سال آئندہ کی بچت اس تخمینہ سے بہت زیادہ ہوگی اور ضروری مدات کو نکالنے کے بعد کم از کم ۶۰ لاکھ روپیہ خالص بچت کی مد میں نکل آئیگا۔

ریاست کی یہی خوشحالی ہے جو بد خواہوں کو خار کی طرح کھٹک رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک طرف برطانی مستعمرین اسکے بیدار مغز حکمراں کے خلاف طرح طرح کے حیلے تراش رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سنگھٹنی حاسدین اس کی مخالفت میں خفیہ و علانیہ ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں، مگر انشاء اللہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

ہندوستان میں اسلام کی عظمت رفتہ کا یہ نقش جس کو مٹانے کے لئے مدتوں سے بے سود کوششیں کی جا رہی ہیں، اتنا کمزور نہیں ہے جتنا حاسدوں نے اسے سمجھ رکھا ہے بلکہ دراصل اس کی بنیادیں، کروڑ مسلمانوں کے قلوب پر قائم ہیں جنہیں اکھاڑ پھینکنا انسانی قوت سے باہر ہے*

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

صدائے خلق

ہمارے بنی نوع کا فیصلہ بعض اوقات مفید بھی ثابت ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کسی اردو کے شاعر نے کہا ہے کہ

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

اگرچہ یہ فیصلہ قطعی نہیں ہوتا مگر بہت مفید اور اہم ضرور ہوتا ہے۔ ذرا باہر جا کر دیکھئے کہ یورپ کیا کہتا ہے۔ امریکہ کیا کہتا ہے اور عیسائی اور ہندو کیا کہتے ہیں۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان نہایت حیرت انگیز آدمی ہیں اور ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟ وہ قوم بھی جو صدیوں تک آپ کی محکوم رہ چکی ہے آج آپ پر ہنس رہی ہے ان میں سے بعض تو آپ کو نظر انداز کر دینا چاہتے ہیں اور دوسرے اس پر آمادہ ہیں کہ آپ کی آپ کے مذہب اور آپ کے مقامات مقدسہ کی توہین کریں۔ آپکی حالت اسقدر خراب ہے کہ آپ کے دوستوں کو بھی آپ کی جانب سے معذرت کرنی پڑتی ہے اور وہ آپ کو ایک ایسا بار سمجھتے ہیں، جو انہیں اپنی ترقی کی راہ میں گھسیٹنا پڑتا ہے۔ تو کیا آپ خود پسندی کے ساتھ یہ کہیں گے کہ ہم بہت اچھے ہیں، ہم ایسے ہی ہیں جیسا کہ ہم کو ہونا چاہیئے۔ یہ صرف ان لوگوں کی غلط دماغی اور تعصب کا تقاضہ ہے کہ وہ ہمیں ایسا کہتے ہیں، اگر یہ ان کا تعصب ہی ہے تو ذرا سی دیر میں غلط ثابت ہو جائے گا۔ صرف تاریخی واقعات باقی رہتے ہیں۔ یہ دیکھیئے کہ خدا کا فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اس نے ہم کو کس قدر عظیم الشان مواقع بخشے اور ہم نے ان کو کس طرح استعمال کیا۔ آپ کو معلوم ہے ایک وقت مسلمان دنیا کے بہت بڑے حصہ پر حکومت کرتے تھے۔ میں کچھ عرصہ سے ابن بطوطہ کی سوانح عمری اور اس کے حالات سیاحت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس کی سیاحت کسی ایک عرض البلد یا طول البلد تک ہی محدود نہ تھی اور نہ کسی ایک قسم کے ملک زبان یا نسل سے تعلق رکھتی تھی بلکہ ہر معلوم نسل کو اس نے اپنے سفر میں دیکھا تھا۔ دنیا کے ہر گوشہ میں جہاں کہیں بھی وہ گیا، اس کی عزت اور اس کے اسلام نے اس کی مدد کی۔ ہسپانیہ میں، مراکش میں، افریقہ کے شمالی ساحل پر، افریقہ کے مشرقی ساحل پر، مغربی سوڈان میں، شام میں، عرب میں، ایشیائے کوچک میں، ایران میں، جنوبی ایشیا میں، وسط ایشیا میں، چین میں اور ایشیا و افریقہ اور مشرقی یورپ کے تمام مشہور مقامات پر اس نے سفر کیا اور مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ ہر جگہ اپنے نفوذ و اثر کے اعتبار سے بلند مرتبہ ہیں۔ اور اب ہمارا کیا حال ہے! مگر ہمیں اس سے کیا سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ ہماری قوم کوئی بہت بڑی اور حیرت انگیز قوم تھی اور محض اتفاق سے اس کو تنزل ہو گیا۔ میں اتفاقات کا قائل نہیں ہوں۔ اس سے جو سبق ہمیں حاصل کرنا چاہیئے وہ صرف آنسوؤں کی جھڑی کے ساتھ ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ خدا نے ہمیں اس وقت یہ مواقع عطا فرمائے تھے مگر ہم نے ان سے کیا حاصل کیا۔ آج کیا آپ اپنے سینوں پر ہاتھ رکھکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا آپ کی عزت کرتی ہے یا لوگ آپ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے واسطے آتے ہیں، جیسا کہ کسی زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ اگر نہیں تو کیا آپ اس کو خدا کا فیصلہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیا آپ اس تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس پر ہم سب کا ایمان ہے یعنی کہ اگر ہم خدا کے سچے بندے رہیں تو وہ ہم کو مایوس نہیں کریگا۔ خدا ہم کو اپنی تمام نعمتیں عطا کرتا ہے۔ اگر آپ سچے مسلمان ہیں تو اس کا قدرتی نتیجہ آپ کی زندگی میں نظر آنا چاہیئے۔ آپ کو اچھا شہری، اچھا تاجر، اچھا مدبر، اچھا مورخ، اور اچھا ماہر تعلیم ہونا چاہیئے۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ اگر ہم ایسے نہیں تو کیا ہم کو خدا کو مورد الزام بنانا چاہیئے۔ کیا ہم کو چاہیئے کہ قسمت کا شکوہ کریں۔ نہیں ہمیں الزام اسی پر رکھنا چاہیئے جو اس کا مستحق ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ خود اپنے دلوں۔ اور ارادوں کو ٹٹول کر دیکھیں۔ میں نے رسمی تقریر کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کے سامنے ۵-۶ فقرے بیان کئے تھے۔ اب ہمیں ان پر ایک ایک کر کے غور کرنا چاہیئے۔

بہترین برادری

اسلام بہترین برادری ہے آپ کو پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کے آخری الفاظ یاد ہوں گے جن میں انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اب اپنی حقیقی زندگی کو دیکھیے۔ اپنے چاروں طرف زید، عمر، بکر، بیر جن کو آپ جانتے ہیں نظر ڈالئے اور مجھے بتلایئے کہ آیا وہ ان اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔ مجھے بتایئے کہ کیا آج ہماری اجتماعی زندگی میں دوسری اقوام سے زیادہ تفریق موجود نہیں ہے۔ ہم اپنی سیاسی زندگی میں کبھی متفق ہی نہیں ہوئے۔ حج کے ہمارے سرپرست اور وہ آدمی بھی جب حج کو چلاتے ہیں اور وہاں سے واپس آتے ہیں تو اس میں اختلاف و انشقاق کا بازار گرم ہو جاتا ہے اب اختلافات اور تنازعات ناگزیر ہیں لیکن جس چیز کو آپ دور کر سکتے ہیں وہ تلخی ہے۔ دو بھائی ایک ہی چیز کو مختلف نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور پھر بھی ایک جگہ جمع ہو کر آزادی اور بے تکلفی کے ساتھ کسی قسم کے تصادم کے بغیر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ مختلف امور پر غور بھی کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک ہی وقت میں اخوت کو بھی قائم رکھ سکتے ہیں اپنے اخبارات کی جنگ کو دیکھیے۔ کیا وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔ اپنی پبلک زندگی کو دیکھیے۔ کیا آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی پاک و صاف ہے کہ جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو انہیں اپنی دوستی کا یقین ہوتا ہے اپنے چھوٹے سے صوبہ پنجاب ہی پر غور کیجیے۔ میں صرف تھوڑے عرصہ سے یہاں اقامت گزیں ہو گیا ہوں جب تک میں یہاں نہ آیا تھا تو خیال کرتا تھا کہ دوسرے تمام صوبوں کے لئے تو مشکلات ہیں مگر پنجاب جس میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے ایک بہترین صوبہ ہوگا۔ ایک ایسا صوبہ ہوگا جس میں اگر کوئی شخص کوئی معقول بات زبان سے نکالے گا تو سب ایک زبان ہو کر اس پر عمل پیرا ہونیکا تہیہ کر لیں گے۔ مگر کیا وہ ایسا ہی ہے میں اس کا جواب آپ حضرات پر چھوڑتا ہوں یہ ہماری برادری ہے۔

گھریلو زندگی کی نظافت

دوسری چیز جس پر کہ ہمیں غور کرنا ہے وہ گھریلو زندگی کی نظافت ہے رسول کریم نے فرمایا ہے کہ خدا ان لوگوں سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے جو اپنے خاندان کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں اور میں اپنے خاندان کے ساتھ تمام لوگوں سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔ کیا ہم اس مثال کی پیروی کرتے ہیں۔ ہماری خواتین شریعت کے مطابق کسی دوسری قوم سے کم حقوق نہیں رکھتی ہیں ایک زنانہ رسالہ نے مجھے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ آپ مردوں میں تقریریں کرتے ہیں اور مردوں کے لئے لکھتے ہیں شریعت کے مطابق عورتوں کا حق مردوں سے نصف ہونا چاہیئے۔ اس لئے ہمیں کم سے کم اپنی تصنیفات کا ½ حصہ ہی دیدیجیئے۔ میں نے اس کا یہ جواب لکھا کہ ہاں شریعت اور قانون میراث کے اعتبار سے عورت کو ½ حصہ ملنا چاہیئے۔ مگر اجتماعی زندگی میں وہ نصف کی مستحق ہیں۔ لیکن چونکہ بہت سی صورتوں میں ان کے حقوق دبا دیئے گئے ہیں اس لئے اگر انہیں ½ حصہ بھی دیا جائے تو بھی ہم اس کمی کو بہت مشکل سے پورا کر سکتے ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق میرے جذبات بہت قوی ہیں۔ آپ کو اپنے گھر اور باہر کی زندگی میں کمل انصاف اور صداقت سے کام لینا چاہیئے۔ تمام دنیا کو یہ دکھایئے کہ آپ کے تعلقات اپنی بیویوں اپنی بہنوں، اپنی بیٹیوں اپنے بیٹوں کے ساتھ ویسے ہیں اس کے جناب پیغمبر اسلام (روحی فداہ) کے احکام کی پیروی کریں کہ زندگی کی نظافت کے معنیٰ صرف حصص میراث دیدینے سے بہت زیادہ ہیں وہ تو بہت آسان ہے۔

اگر آپ دولتمند ہیں تو آپ سائل کیساتھ روپیہ دیتے ہیں لیکن زندگی کی نظافت کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے گھر والے آپ کے خیالات آپکی سوسائٹی اور آپ کی روحانی نعمتوں میں شریک ہوں۔ میں آج انجمن کی رپورٹ میں لڑکیوں کی تعلیم کیلئے پر زور اپیل دیکھکر بہت خوش ہوا یہ ایک ایسا قدم ہے جو صحیح سمت کو اٹھایا جا رہا ہے۔ لیکن جب تک کہ گھریلو اور اجتماعی زندگی میں عملی جامہ نہ پہنایا جائے...

مرکزی اور دوسری حکومتوں اور ہندوستان کی تمام جماعتوں اور طبقوں سے دوش بدوش رہ کر ہر مقام پر بہاد جوش و خلوص سے استقبال کیا۔ ہمارے ساتھ نہایت مہمان نوازی، مہربانی، اور اخلاق سے سلوک کیا گیا۔ آپ کا ملک عجیب ملک ہے۔ آپ کی یادگاریں حیرت انگیز ہیں اور آپ کے مسائل دلکش ہیں۔ ہم بخلوص قلب آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہندوستان اور ہندوستانیوں کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سر اقبال کی حمایت

لاہور میں عظیم الشان جلسہ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ ڈاکٹر سر اقبال کی تائید میں آج چوک نواب صاحب میں ایک عظیم الشان جلسہ عام ہوا۔ نواب محمد علی خاں صاحب صدر تھے۔ [illegible]

گاندھی جی پھر ملک کا دورہ کریں گے

الہ آباد میں ہندوؤں کی ہڑتال

حکام کے خلاف احتجاج

سرقات

عالم اسلامی

ترکی کے خلاف اٹلی کے جارحانہ منصوبے

انگورہ میں فوجی نقل و حرکت

قسطنطنیہ ۱۱ اکتوبر۔ بمقام نگھارن میں جو ملاقات حال ہی میں مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان ہوئی تھی اس سے ترکی جرائد بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔

لندن سے ایک سنسنی پیدا کرنے والی رپورٹ آئی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ دولت اطالیہ اس فکر میں ہے کہ جس ترکی علاقہ پر پہلے اس کا اثر تھا۔ وہاں وہ اب پھر اپنا اثر [illegible]

امیر فیصل کی لندن سے روانگی

امریکہ میں سابق قنصل جنرل ایران کی ناگہانی موت

ساتویں منزل سے گر کر جان بحق تسلیم ہوئے

ہندو سبھا کے نائب صدر کا استعفیٰ

ہندوستان

رائے بریلی کی ہندو سبھا مالوی جی کی مخالف ہے

انتخاب میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ

رائے بریلی ۱۲ اکتوبر۔ رائے بریلی ہندو سبھا کی مجلس عاملہ کا جلسہ کل شام کو لالہ سندر بہادر سنگھ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کمیٹی کا جلسہ اس خاص غرض سے طلب کیا گیا تھا کہ آیا مقامی ہندو سبھا کو انتخابات میں کوئی حصہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ بعد بحث و مباحثہ بالاتفاق رائے یہ قرار دیا گیا کہ ہندو سبھا کو کسی امیدوار کی تائید نہ کرنی چاہیئے۔ [illegible]

جنوبی افریقہ کا وفد

ہندوستان سے روانگی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

یدخلون فی دین اللہ افواجا

ویرم گاؤں میں اشاعت اسلام

انجمن تبلیغ الاسلام ویرم گاؤں گجرات کی طرف سے جناب حاجی محمد عبدالمجید صاحب فدوی تبلیغ کا کام نہایت خوبی کے انجام دے رہے ہیں۔ اور گجرات کاٹھیاواڑ میں برابر دورہ کرتے رہتے ہیں۔ نہایت جوش کے ساتھ کام کرتے ہیں اور قریب قریب ہر جگہ ان کی تقریر کے بعد کوئی نہ کوئی ہندو آریہ مسلمان ہو ہی جاتا ہے چنانچہ مسلمان ہونے والوں کے نام ذیل میں درج ہیں۔

	قدیم نام		اسلامی نام
۱	سری کرشن۔ قوم چھتری ساکن آیودھیا	مقرر کا نام	عبدالرحمن
۲	لنٹورام۔ قوم کہار ساکن ریواڑی	"	عبدالکریم
۳	رام چندر۔ قوم پنڈت ساکن ملتان	"	کریم اللہ
۴	منوہر لال قوم جاٹ ساکن شاہدرہ پنجاب	"	عبداللہ
۵	[illegible]	"	واحد علی
۶	[illegible]	"	عبداللطیف
۷	[illegible]	"	دین محمد
۸	[illegible]	"	عبداللہ
۹	[illegible]	"	محمد نبی

[illegible]

پٹیالہ میں اسلام محفوظ ہے

بقیہ صفحہ اول

[illegible]

حلقہ دہلی کا انتخاب

انتخابی کارندے کے تقرر کا اعلان

[illegible]

حضرت مولانا احمد سعید راولپنڈی میں

جامع مسجد میں عظیم الشان اجتماع

۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز جمعہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند راولپنڈی رونق افروز ہوئے۔ اسٹیشن پر معززین شہر نے استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی کے ہمراہ آپ موٹر میں تشریف لے گئے۔ مجلس خلافت کی جانب سے انعقاد جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ جامع مسجد راولپنڈی میں نماز جمعہ کے بعد تلاوت قرآن کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جمع تھے۔ جناب حکیم امیر علی صاحب نے حضرت مولانا احمد سعید کا تعارف کرایا اور اسکے بعد حضرت مولانا نے تقریباً ۱½ گھنٹہ تقریر فرمائی۔

ابتدائے تقریر میں مولانا نے اپنی علالت کا عذر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پشاور میں دفعتہً بیمار ہونے کے باعث بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ میری حاضری کی غرض راولپنڈی میں تقریریں کرنا نہیں ہے۔ بلکہ محض حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں جو میرے اکابرین سے ایک قابل فخر بزرگ [illegible]

حضرت ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا تار

وائسرائے ہند کے نام

آپ ماہ اکتوبر میں پہلی مرتبہ صوبہ سرحد کے دورہ کے لیے جا رہے ہیں۔ میں آپ کی توجہ صوبہ سرحد کے ان مظلوم باشندوں کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں جو بیگناہ تقریباً چار سال سے جلاوطنی کی مصیبت برداشت کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ دورہ صوبہ سرحد کے مظلوم اور بے گناہ جلاوطنوں کی آزادی کے لیے پیام عدل و انصاف ہوگا اور پرامن باشندوں کو اصلاحی اسکیم سے فائدہ حاصل کرنے میں دوسرے صوبجات کے ساتھ ہمقدم کر دے گا۔

صوبہ متحدہ کی کانگریس کمیٹی میں بدنظمی

مولانا شوکت علی کا اعلان

بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے بحیثیت صدر پراونشل کانگریس کمیٹی صوبہ جات متحدہ اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ ۱۷ نومبر کو پنڈت گوری شنکر مصرا اور پنڈت جوتی شنکر ڈکشت کی جانب سے پراونشل کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ کا جو جلسہ طلب کیا گیا ہے وہ ناجائز ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کو جلسہ طلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور ان کے استعفے منظور ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب تو پنڈت مدن موہن مالوی کی پارٹی سے مل گئے ہیں اور دوسرے صاحب کانگریس کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ اور ان کا استعفے حال ہی میں .... منظور کیا جا چکا ہے میں تمام کانگریسیوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ کانگریس کی حمایت کریں اور کسی ایسے جلسے میں شرکت نہ کریں جو میرے دستخط یا میرے حکم سے طلب نہ کیا گیا ہو۔

مولانا شوکت علی کی مسلم رائے دہندوں کو نصیحت

مدراس ۱۴ اکتوبر۔ سر یاکوب اور دو مسلمان لیڈروں کی جانب سے مدراس کے مسلم ووٹروں کے نام جو اپیل شائع کی گئی ہے اس کے سلسلہ میں مولانا شوکت علی صاحب نے اپنی جانب سے حسب ذیل مشورہ دیا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں ہم مسلمانوں کو سب بڑی قومی تحریک سے علیحدگی اختیار نہ کرنی چاہیے جو ہندو مسلم اتحاد کی حامی ہے۔ ملک ان لوگوں کو کبھی معاف نہ کریگا جنھوں نے کانگریس سے دغابازی کی ہے۔ جو لوگ بہادر ہیں وہ ڈوبتی ہوئی کشتی کبھی نہیں چھوڑیں گے اور خدا نے چاہا تو قومی کشتی (انڈین نیشنل کانگریس) کبھی غرق نہ ہوگی۔

بریلی کی انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی ٹوٹ گئی

دہرہ دون۔ ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر ستیہ مورتی اور بابو موہن لال سکسینہ بریلی سے میرٹھ جاتے ہوئے دہرہ دون پہنچے۔ جہاں ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بریلی کی انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی ٹوٹ گئی۔ ۱۴ ممبروں میں سے ۹ ممبروں نے بہ شمول سکرٹری پارٹی سے استعفا دیکر سوراج پارٹی میں شامل ہو گئے۔

سوراج پارٹی کی سرگرمیاں

دہرہ دون۔ ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر ستیہ مورتی اور بابو موہن لال سکسینہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کو کانپور۔ علیگڈھ۔ اور بریلی پہنچے۔ کانگریسی امیدواروں کی تائید میں انھوں نے پبلک جلسوں میں تقریریں کی اور انڈیپنڈنٹ کانگریسی پارٹی کے پروگرام کی خرابی ظاہر کی اور لالہ لاجپت رائے کانگریس کی مخالفانہ پالیسی کو حق بجانب ثابت کرنے کے لیے جو غلط دلائل پیش کرتے ہیں ان کی قلعی کھولی۔ اور ووٹروں پر ...

ثابت کیا کہ صرف کانگریس کا پروگرام ایک علمی پروگرام ہے اور پنڈت مدن موہن مالوی اور ان کے حامیوں کو چیلنج دیا کہ کوئی ایک مثال پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ کانگریس نے ہندو مفاد کے ساتھ بے اعتنائی کی ہو۔

پنڈت مالوی پنڈت موتی لال جی کا مقابلہ نہیں کرینگے

الہ آباد ۱۴ اکتوبر۔ آئندہ انتخابات کے لیے انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی نے اپنے امیدواروں کا [illegible] پنڈت مدن موہن مالویہ پنڈت موتی لال جی کے خلاف [illegible] ہوں گے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس

مسئلہ حجاز کے متعلق تجویزیں

الہ آباد ۱۴ اکتوبر۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت نواب محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] منعقد ہو [illegible]

ریاست حیدرآباد کے لیے صدر اعظم کی جستجو

بمبئی ۱۴ اکتوبر۔ صدر اعظم کے لیے حضور نظام کی جستجو ابھی تک جاری ہے۔ [illegible] مہاراجہ سرکشن پرشاد [illegible] حضور نظام [illegible] سالار جنگ [illegible] مہاراجہ سرکشن پرشاد [illegible]

صدر اعظم خواہ کوئی کیوں نہ ہو حکومت ہند اس امر پر مصر ہے کہ نائب صدر [illegible] کا تقرر کیا جائے اور ان ہی دو عہدہ داروں پر تمام انتظامی طاقت کا دار و مدار ہے [illegible] کا نام نائب صدر [illegible] جارہا ہے۔

نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا اعلان

امارت شرعیہ کونسل کے انتخابات میں کوئی حصہ نہیں لیگی

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بعض لوگوں کے خطوط سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجلس وضع قوانین کے آئندہ انتخاب میں امارت شرعیہ کی شرکت کے متعلق مختلف مقامات پر بعض غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں یا لوگوں نے عمداً پیدا کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ۲۰ ربیع الاول کے "امارت" میں یہ صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ مجالس وضع قوانین کے انتخابات ابھی تک امارت شرعیہ کے اصول و حدود سے باہر ہیں۔ میں پھر اس کا اعلان کرتا ہوں کہ نہ امارت شرعیہ نے اب تک انتخاب میں کوئی حصہ لیا ہے اور نہ آئندہ اس کا ارادہ ہے۔ اس نے اپنے کام کرنے والوں کو انتخابات کے متعلق کسی قسم کی ہدایات نہیں دی ہیں۔ تمام عمال و مبلغین جب تک کہ وہ امارت شرعیہ کے ماتحت کام کرتے ہیں نہ انتخابات میں کوئی حصہ لے سکتے ہیں۔ اور نہ امارت شرعیہ کے احکام و اصول کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں کونسل کے تمام امیدواروں اور ان کے کام کرنے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی کامیابی کے لیے یہ ظاہر نہ کریں کہ انھیں [illegible] بعد بھی کوئی شخص کوئی اشتہار یا پمفلٹ امارت شرعیہ کے نام سے شائع کرے گا تو میں اس کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور ہوں گا۔

ریاست حیدرآباد میں عازمین حج کیلئے مراعات

جمیع عہدہ داران صاحبان کے نام بمتابعت فرمان خسروی صدر مجالس سرکار عالی سے گشتی جاری ہوئی ہے کہ حج و زیارت حرمین شریفین کے لیے اگر وظیفہ خوار۔ منصب دار و ماہوار یاب رعایتی جانا چاہیں۔ ملازمان کو بھی یہ مماثل ملازمین سرکاری بشرط ذیل مجوزہ صیغہ امور مذہبی چھ ماہ کی پیشگی ماہوار بحال ہوا کرے گی۔

(۱) منظوری عطائے ماہوار اولاً محکمہ فینانس سے حاصل کی جائے گی۔

(۲) کسی گزیٹڈ افسر یا محکمہ امور مذہبی کی تصدیق پر نصف ماہوار پیشگی حوالہ ماہوار یاب ہو سکے گی۔

(۳) باقی نصف ماہوار بمبئی میں اس افسر امور مذہبی کے معرفت دی جائے گی۔ جو انتظام حجاج کے لیے بجانب سررشتہ امور مذہبی روانہ کیا جاتا ہے۔

(۴) خاص حالات اور کامل اطمینان کی صورتوں میں یہ منظوری صدر محاسب سرکار عالی کامل ماہوار بلدہ میں بھی حوالہ رخصت یاب ہو سکے گا۔

راولپنڈی میں بھی رام لیلا نہیں منائی جائیگی

راولپنڈی ۱۴ اکتوبر۔ مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق بعض پابندیاں عائد کرنے کے باعث راولپنڈی کی ہندو سبھا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے اس سال رام لیلا کے جلوس کو موقوف کر دے۔ دسہرہ کے دن شہر میں مکمل ہڑتال کی جائیگی اور ہندو برت بھی رکھیں گے۔

دار الحکومت

ہندوؤں کے خلاف مقدمہ فساد

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ آج مسٹر ای۔ ایس لونس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ۱۳ ہندوؤں کے خلاف بلوے کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ تقریباً ۶ گواہان استغاثہ کے بیان لیے گئے۔ یہ مقدمہ دسہرہ کی تعطیل کے بعد پیش ہوگا۔ عدالت ۱۳ اکتوبر سے ۱۷ اکتوبر تک بند رہے گی۔

تماشا ختم ہو گیا

مولانا مظہر الدین صاحب اور دوسرے اڈیٹروں کے مقدمات واپس لیلئے گئے

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ آج مسٹر جانسن کی عدالت میں الامان۔ پیشوا، تیج اور شدھی سماچار کے مقدمات پیش ہوئے۔ وکیل سرکار نے ان تمام مقدمات کو واپس لے لیا۔ جن کا سلسلہ کم و بیش پانچ ماہ سے برابر جاری تھا۔

تیلی واڑہ کا قضیہ

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ تیلی واڑہ کے ۵۰ ہندو اور مسلمانوں پر اذان اور آرتی کے جھگڑے کے متعلق مقدمہ پیش تھا اس محلہ میں ایک مسجد اور مندر بالکل قریب بنے ہوئے ہیں۔ یہ مقدمہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب اور محمد صادق صاحب کی درخواست پر ۲۲ اکتوبر کے لیے ملتوی ہو گیا ہے۔ صاحبان موصوف نے عدالت کو یقین دلایا ہے کہ یہ معاملہ باہمی مصالحت سے طے ہو جائے گا۔

روحانی ڈاکٹر کے مشورے

غازی

پیش کرے گا جو مسلمانوں کی مٹی ہوئی یادگار دہلی سے مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شایع ہوگا اس میں موجودہ واقعات پر نہایت اچھے انداز میں بحث ہوگی۔ فہمی صاحب کے مفید دلچسپ لطیفے مضامین۔ مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپیوں کے ساتھ مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر بتائی جائیں گی پہلا پرچہ ۴ نومبر کو شایع ہو جائیگا نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ تین روپے۔

اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائیگا۔

مینجر اخبار غازی۔ دہلی

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن قمیص۔ کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دکان سے خریدیے۔ نمونہ مفت منگا لیجے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور | دوکان سندر باپی ۶۰ کلکتہ

خوبصورتی، صباحت، ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے جو لوگ اس بات کے خواہش مند ہیں ان کے لیے دو نایاب چیزیں

پری جمال صابون

یہ صابون بیگمات بھی استعمال کرتی ہیں اور مرد بھی، بچے بھی اسکے عاشق ہیں اور بچیاں بھی دیوانی ہیں، سرکار سے رجسٹری شدہ اور پبلک سے سند یافتہ اسکے استعمال سے تمام داغ دھبے مٹ جاتے ہیں بہاسے دور ہو کر چہرہ نہایت ملائم اور گلرنگ ہو جاتی ہے۔ نہایت نفیس خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے، قیمت ۳ ٹکیہ مع محصول ڈاک

زنانہ سنگھار بکس

یہ بکس رجسٹری شدہ ہے اور ہندو مسلم نے بیحد پسند کیا ہے اسمیں حسب ذیل پانچ چیزیں ہیں وہ ایک انعام ہے (۱) پری جمال صابون ایک ٹکیہ (۲) پری بہار ہیر آئل (۳) ... (۴) ... (۵) خوشبودار مسی ایک تولہ اور ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت۔ قیمت فی بکس عہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن پری جمال منزل دہلی

عروس زندگی

انسانی ہستی پر پوری پوری روشنی ڈالنے والی ہر زمانہ کی مطابق مضامین سے تیار شدہ علمی ادبی اخلاقی، تاریخی، باتصویر ضخیم کتاب ... سعادتوں کا خزانہ مع صد سالہ کیلنڈر بالکل مفت پتہ ذیل سے طلب فرمائیں اس کتاب کا ہندی ایڈیشن بھی تیار ہو گیا ہے

ملنے کا پتہ حکیم رام نراین دہلی

میٹھی چاء دودھ کی بنی ہوئی

شوگر ٹی

دودھ کی بنی ہوئی خوشبودار خوش ذائقہ چاء۔ دودھ، چاء، چینی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک چمچہ صرف ایک پیالی کے لیے کافی ہوتا ہے ایک بکس ۲۵ پیالی قیمت ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

المشتہر: سعید برادرس اینڈ کو کلاں دہلی نمبر ۱۱

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ جسے مولانا شبلی مرحوم کے حقیقت نگار قلم نے نہایت جامعیت اور تحقیقات کے ساتھ کھینچا ہے۔ صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو یہ بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کس قدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائپ کی خوشنمائی کاغذ کتابت طباعت ہر طرح دیدہ زیب قیمت صرف دو روپے (عہ)

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے بچیاں اور بچے مسلمان پیدا ہوتے ہیں اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی یا دین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلیے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا بواسطہ طلب کیجئے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے سلسلہ تعلیم الاسلام کی تعلیم الاسلام نمبر ۱۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ... تعلیم الاسلام نمبر ۴ ... مکمل سٹ ۱۲

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

یہ غلط ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوؤں پر جور و ظلم کیا حقیقت یہ ہے کہ اس مسلمان بادشاہ نے ہندوستان کی تمام قوموں کے ساتھ مساویانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھا جس کے لیے ہندوؤں کو آج بھی مسلم قوم کا شرمندۂ احسان ہونا چاہئے۔ اس کی مفصل کیفیت مولانا شبلی کی اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے قیمت صرف آٹھ آنے (۸)

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا چیز ہے بالخصوص واعظین اسلام کو وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں انکے لیے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے یہ عظیم کتاب ۸۵ ابواب پر تفصیل کیساتھ بحث کرتی ہے۔ ۹۲ صفحہ کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت للّٰہی حضرات واعظین کے رعایتی قیمت ...

رباعیات عمر خیام

عمر خیام کے مفصل سوانح حیات اور ... تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کیے گئے ہیں ... کی شرح کے بعد فارسی رباعیات کے تحت میں اردو منظوم ترجمہ بطور رباعی درج کی گئی ہے ... فارسی رباعیات اردو رباعیات ...

مناقب و فضائل خلفائے راشدین

عالم باعمل جامع شریعت و طریقت شیخ ابو الخیر شاہ عبد المجید المعروف بہ حضرت شاہ محمد معصوم صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے یہ کتاب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب میں بہت بلند پایہ ہے۔ قیمت صرف ۸ ر

خیر المصادر

فارسی و اردو کے صرف و نحو کی آسان ترین کتاب ہے جس میں سلاست بیان کے ساتھ ساتھ تمام پیچیدگیوں کو ذہن نشین کرا دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ...

الصرف والنحو

عربی کے صرف و نحو میں یہ رسالہ بینظیر ہے۔ مؤلف نے عربی کے قواعد کو ایسی اچھی طرح بیان کیا ہے کہ طالب العلم بغیر کسی غور و فکر کے سمجھتا چلا جاتا ہے۔ عربی کے طالب العلم کو ہر حال ایک نسخہ طلب کرنا ضروری ہے قیمت ...

ملنے کا پتہ: مینجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی وسیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد ومتفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۶؎ ششماہی ۳؎

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران، دہلی

چار نکاح کیجیے

دنیاوی حالات کے لحاظ سے آپ کو میری گزارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن غور کریں کہ آپ کی ... ہی ... الا ... علی الکاذبین ... ہے ... تصدیق کریں گے ...

لطف شباب کیا ہے ؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کج عضو درست ہوکر ہمواری اور یکسانگی پیدا ہوجاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ جو سب بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہوکر رنگ نکھرتا ہے ... دوبارہ واپس آجاتی ہے ... اس قدر پیدا ہوتی ہے ... کہ ایک بیوی پر قناعت دشوار ہے ... زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ... طلب امور کیلئے ۱؎ کا ٹکٹ بھیجیے۔

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی للہوی کمرہ نمبکش دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم، ورم، چوٹ، جلد کٹے زخم، لقوہ، فالج، رعشہ، گنٹھیا، نقرس، لرزہ، نزلہ، کھانسی ... وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے جس کی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گزرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر ...

تازہ ترین شہادت: از جناب حکیم محمد اسحاق صاحب، حیدرآباد دکن ... روغن احمر قانی میں نے دو مرضوں میں (ایک تو میری شیر خوار بچی کو ... دوسرے درد میں) استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپ کے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین

مرہم احمر ... صدہا امراض میں ... اکسیر ... رکھنے کے قابل ہے ... مفصل اشتہار طلب کرکے ملاحظہ فرمائیں۔

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

اسلامی دنیا

کیوں آپ سے تو آنکے قرض مانگتا ہوں اور یہ قرض کو قسط وار ہر ماہ کاغذی اوراق کی شکل میں تبدیل کرکے دونگا ... ایک رسالہ کے اوراق ... جس کا نام

اسلامی دنیا

ہے۔ یہ ہر ماہ دلچسپ اور مفید مضامین پیش کرتا ہے۔ خیالات میں بلندی پیدا کرتا ہے۔ اسکی زبان عام فہم اور درست ہوتی ہے۔ اسے مذہبی صحیفہ کہا جائے تو بیجا نہیں۔ نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ ...

منیجر رسالہ اسلامی دنیا جامع مسجد دہلی

ضرورت ہے ؟

بیکار ہیں	تو کام
آمدنی کم ہے	تو زیادہ آمدنی
تنگدست ہیں	تو فراغت
گمنام ہیں	تو شہرت
اشاعت ہیں	تو شائع
تاجر ہیں	تو کاروباری ترقی

آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھکر ہماری بونس اسکیم طلب کیجیے

المشتہر

منیجر روزنامہ "کانگریس" دہلی

اگر صحت میسر ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ بیس برس کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب وغریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست ونابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا، سرعت، رقت واحتلام کے لئے شربت اکسیر اکسیر کا کام کرتا ہے ... سفید دھات ... ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتا ہے۔ بچپن کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو کمزوری ہوجاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے ... دل اور دماغ کی کمزوری کو دور ... آپ ہمارے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ، محصول علاوہ۔

تازہ شہادت: جناب چودہری ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور ... دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی حسب اشتہار پایا ... فرماکر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجیے۔

ملنے کا پتہ: ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی حوصلے جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت طاقت ... پیدا ہوتی ہے ... خون صالح پیدا کرتا ہے ... ہاضمہ درست ... نامردی، جریان، ضعف باہ، سرعت انزال، احتلام ... کو فنا کرکے ... قیمت ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداحتیاطیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ نرمی ہو۔ کوتاہی ہو ... تو اس طلاء کا استعمال کیجیے۔ اسکے استعمال سے تمام مردانہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ... قیمت فی شیشی درجہ خاص ... درجہ عام ... محصول ...

عرق بخار

... ہر قسم کے بخار ... ہر قسم کے بخار کو دور کرتی ہے ... قیمت فی شیشی ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہوجاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجادی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط وکتابت کیجیے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئے سرے سے پڑگئی ہلچل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادنیٰ

جسکی توصیف میں اکثر کا ہے مراد اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطر ہے ... موتیوں کی لڑی ... ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے ... ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر وحضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۱۰ انچ عرض ۱۴ انچ ... مع مصارف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں۔ جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ ختائی چکنا ۲ جلدیں قیمت ۰-۸-۶ مصارف برمشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ۔ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف برمشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی ختائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۰ روپیہ۔

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابوالسعود طبع مصر قیمت ۰-۸-۲۲

اہنار مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ ... ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ وجغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت مسعود سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت عنداللہ ہے۔ محدثین ومورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی، جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن حمایت اسلام لاہور، نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ۔ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

مفت!! سفید داغ مفت!!!

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲؍) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳؍)

برص سفید بہق سفید وسیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاسکتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہوجاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ آٹھ آنہ (۸؍)۔ ڈاک محصول تین آنہ (۳؍)۔ چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب۔ چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچوں، عورتوں اور پلیگ، ہیضہ، ملیریا، بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ مختلف بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویردار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بائیداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی کے تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنتی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر وہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک وقوم کی جو جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچادیں۔

(منیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

ابو الاعلیٰ مودودی — مدیر مسئول محرر خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۹

اقتباسات

حجاز کا دستور اساسی اور اسکے نقائص

ماہ گذشتہ میں حجاز کا دستور اساسی شائع کر دیا گیا۔ اور حکومت کے سرکاری اخبار "ام القریٰ" میں اس کے دفعات ہماری نظر سے گذرے۔ اس دستور کو موجودہ حکومت حجاز نے وضع کیا ہے اور جلالۃ الملک حجاز نے اس کی منظوری صادر کر دی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسے خود حجازیوں کی ایک ہیئت منتخبہ کے سامنے پیش کیا جاتا اور اس کی رائے سے حجاز کا آئندہ نظام حکومت وضع کیا جاتا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اور حکومت نے ایسے اہم معاملہ میں اپنی رائے کو مقدم رکھا۔ ہم ایک رسمی حکومت سے اس خودرائی کے صدور کو پسند نہیں ...

فلسطین کے اعلیٰ افسروں کی قابلیت

عمان کی وزارت پر سلیمان پاشا بارونی کا تقرر

سید جمال الدین افغانی کی قبر

حجاز اور جمعیت اقوام

ناظرین الجمعیۃ کیلئے رعایت

محبت کا تیر — حل المشکلات دارین

سرمایۂ شوق

واجد علیشاہ

سیرۃ الصدیق

مسلمان

سوانح امام بخاری

بیان الامام — تاریخ الخلفاء

تذکرۃ السلوک

ترکی تعلیم

ترکان احرار

آزادی کا سہرا

بیداری

اشاعتی کتب خانہ جمعیت بک ایجنسی دہلی سے طلب فرمائیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

حکومت حجاز کا قانون اساسی

(۴)

اب یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ جب کسی حکومت کے تمام اختیارات ایک شخص کے ہاتھ میں دیدئے جائیں، وہ تمام سیاہ سپید کا مختار ہو، اپنے کسی فعل کے لئے کسی کے سامنے مسئول نہ ہو اور اس پر شوریٰ کی بھی کوئی حقیقی قید نہ ہو تو ایسے نظام حکومت میں ایک شخص کی اچھائی اور برائی کا قوم کی فلاح و بہبود پر کتنا عمیق اثر ہوگا۔ اگر وہ کوئی قابل اور ہوشمند انسان ہو تو یقیناً وہ اپنے گرد اچھے مشیر جمع کریگا۔ قابل آدمیوں کو حکومت کے عہدے دیگا۔ قومی دولت کو صحیح مصرف میں صرف کرے گا۔ اور اس کی قابلیت حکومت کے ہر شعبے میں اپنا اثر دکھائے گی۔ لیکن اگر وہ نا قابل ہو تو یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ تنہا اسی کی نا قابلیت ساری قوم کو برباد کردے گی۔ اس کے گرد خوشامدی مشیر جمع ہوں گے۔ حکومت کے مناصب نا اہلوں کو دے جائیں گے۔ ملک کے انتظام میں اختلال برپا ہوگا اور سرچشمہ کی گندگی تمام شاخوں کو گندہ کردیگی۔ قوم کی دولت، ذہانت اور قوت سب اس کی تباہی پر صرف ہوگی۔ اور یہ سب کچھ صرف ایک شخص کے خراب ہونے کا نتیجہ ہوگا۔ جمہوری و لامرکزی طرز حکومت کا یہی فائدہ ہے کہ اس میں قوت اور اختیارات کو ایک جماعت پر تقسیم کردیا جاتا ہے۔ ایک صاحب اختیار شخص کی خرابی کا اثر زیادہ سے زیادہ اس کے اپنے حلقہ تک محدود رہتا ہے۔ اور جب تک قوم کی بدقسمتی یا اس کے انحطاط کی بدولت ساری حکمران جماعت نااہل نہ ہو جائے۔ قوم پر کوئی عام تباہی نازل نہیں ہوسکتی۔

شخصی و مرکزی نظام حکومت کو اس خرابی سے صرف ایک چیز محفوظ رکھ سکتی ہے اور وہ انتخاب ہے۔ اگر قوم یا اسکے مسلم ارباب فکر و تدبیر کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ اپنے اندر سے جس شخص کو سب سے زیادہ اہل سمجھیں اسے حکومت کے لئے منتخب کریں تو ایسے نظام حکومت میں خرابی کے امکانات خوبی سے مبدل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک مرکزی و مختار کل حکمران اگر حقیقی معنوں میں خدا ترس، عادل، مدبر، مردم شناس، مستقیم الارادہ اور صحیح الفکر انسان ہو تو اس کی حکومت کے سامنے جمہوری حکومت بھی ہیچ ہے۔ . . . . . .

. . . . . . لیکن اگر قوم کو یہ اختیار حاصل نہ ہو۔ اور حکومت و فرمانروائی کو خود غرضی و استبداد کی بنا پر کسی ایک خاندان کی میراث قرار دے لیا گیا ہو جو سراسر حق و انصاف کے خلاف ہے تو دوسرے درجہ میں یہ شرط اس کی خرابی کو روک سکتی ہے کہ بادشاہ کے اختیارات محدود کر دئے جائیں۔ حکومت کا نظم و نسق شوریٰ کے تابع رہے اور قوم کے منتخب کئے ہوئے نمائندوں کی رائے کے بغیر بادشاہ کوئی کام کرنے کا مجاز نہ ہو۔ اس صورت میں بادشاہ کی نااہلی و نا قابلیت کا قوم پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ اور قوم کا زیادہ سے زیادہ یہ نقصان ہوتا ہے کہ اس کی دولت کا ایک حصہ جسکا صحیح مصرف اس کے غرباء و محتاجین ہیں۔ حکمران خاندان کے عہدی اور نکمے افراد کی شاہ خرچیوں اور عیاشیوں میں بلا کسی حق کے برباد ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ بھی نہ ہو۔ موروثی حکومت کے ساتھ بادشاہ کے اختیارات غیر محدود بھی ہوں۔ اس پر شوریٰ کی کوئی قید بھی نہ ہو تو پھر ایسی حکومت ہمیشہ ایک نظام کے لئے انسانی آبادی کے لئے ایک لعنت اور بلاء عظیم ہے [illegible]

[illegible] اور کسی چیز کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اور مستند سے اگر نقصان بھی ہوتا ہے تو وہ اس کی غلطی رائے کی بنا پر نہ کہ جہالت کی بنا پر۔

بدقسمتی سے سلطان عبد العزیز نے حجاز پر جو طرز حکومت مسلط کیا ہے وہ اسی آخری قسم کا ہے۔ اس کے وضع کردہ دستور اساسی میں کوئی ایسی بندش نہیں رکھی گئی ہے جو ان کی نسل کے کسی نااہل حکمران کو بر سر اقتدار آنے سے روک سکے۔ یا کسی نالائق بادشاہ کی دست درازیوں سے حجازی قوم کو بچا سکے اس میں حکمران خاندان کے لئے تو سب کچھ حاصل کرلیا گیا ہے۔ مگر حجازی قوم کو کچھ بھی نہیں دیا گیا حتیٰ کہ مدافعت کی ایک ڈھال بھی۔

اس لئے ہمیں صفائی کے ساتھ کہنا چاہیئے کہ انہوں نے حجاز کے ساتھ وہ شدید سے شدید بے انصافی کی ہے جو وہ کر سکتے تھے۔ اور اس پاک سرزمین میں ایک خبیث بیج بویا ہے جس سے ایک خبیث ہی درخت اگیگا۔ اور تمام ارض حجاز کو خارزار بنا دیگا ہمیں خاص سلطان عبد العزیز کی حکومت سے بحث نہیں، ممکن ہے کہ وہ دنیا کے بہترین حکمران ہوں یا جیسا کہ ان کے قصیدہ خواں حضرات ثابت کرنا چاہتے ہیں، انہیں ہم تھوڑی دیر کیلئے فاروق اعظم کا مثیل بھی مان لیتے ہیں۔ مگر اس بات کی آخر کیا ضمانت ہے کہ ان کی نسل میں ہمیشہ فرشتے ہی پیدا ہوتے رہیں گے اور اس نوح کی اولاد میں کوئی کنعان پیدا ہی نہ ہوگا۔ پھر اگر حجاز میں حکومت شخصیہ استبدادیہ کا شیطانی دور شروع ہوگیا تو کیا یہ سلطان عبد العزیز ہی کا بویا ہوا تخم خبیث نہ ہوگا جس کی بدولت لاکھوں بندگان خدا اور ہزاروں وافدین بیت اللہ مبتلائے مصائب ہوں گے۔ اور جس کی بدولت حجاز اور عالم اسلامی کو دوبارہ ان مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا جو فتنۂ شریفی میں وہ دس سال تک بھگت چکے ہیں؟ ہمیں سلطان عبد العزیز سے کوئی ذاتی عناد یا پرخاش نہیں۔ مگر انہوں نے حجاز میں جس نظام حکومت کی بنیاد ڈالی ہے اسے ہم شرور و فتن کا سرچشمہ سمجھتے ہیں اس لئے اس سے نفرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ حجاز کی سرزمین اس خود غرضانہ و نفس پرستانہ طرز حکومت سے خوب برباد ہو چکی ہے اور مسلمانان عالم کا دل بھی اپنے مرکز دینی کی تباہیوں کے مناظر دیکھتے دیکھتے پک گیا ہے اب ان کیلئے بہت مشکل ہے کہ وہ اس پاک سرزمین کو پھر شخصی اقتدار پسندیوں کی جولانگاہ بنتے دیکھیں اور ایک فتنہ کا استیصال ہو جانے کے بعد دوسرے فتنہ کی تخم ریزی کو برداشت کریں۔ سلطان عبد العزیز کی فتح حجاز کے بعد جیسے خود انہوں نے تطہیر قرار دیا تھا ہر مسلمان کو یہ امید ہو گئی تھی کہ اللہ کا گھر اب کبھی فرعونوں اور نمرودوں کی تختگاہ نہ بنے گا۔ اور وہاں منہاج خلافت راشدہ پر ایک شرعی جمہوریت قائم کردی جائے گی۔ مگر افسوس کہ وہاں تو پھر وہی پرانا ساغر و مینا جمع کرکے اسی میخانہ کا رنگ جمایا جارہا ہے۔ اور مسلمانوں سے کہا جاتا ہے کہ ابھی فتنوں کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔ تمہیں مزید مصائب و آلام کا انتظار اور اسکے بعد ایک اور انقلاب کی بلاخیز تباہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کیا یہ پیغام خوشی سے سن لیا جائے؟

ہمارے بعض نکتہ چین دوست کہتے ہیں کہ صرف ایک ابن سعود ہی کی حکومت دنیا میں شخصی و استبدادی حکومت نہیں ہے۔ بلکہ اور بھی بہت سی اسلامی حکومتیں اسی نہج پر قائم ہیں پھر ان کی مخالفت کیوں نہیں کرتے؟ مگر ہم کہتے ہیں کہ ان میں اور ابن سعود کی حکومت میں بڑا فرق ہے انہیں سے کسی نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہم نے محض خالصۃً مد ملوا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم اللہ کی زمین کو فتنہ و فساد سے پاک کرکے مسلمانوں کے سپرد کردیں گے تاکہ وہ جس طرح مناسب سمجھیں اس کا انتظام کریں۔ ان میں سے کسی نے نہیں کہا تھا کہ یہ ملک ہمارے پاس محض ایک امانت ہے جسے ہم خود اہل ملک کے منتخب کئے ہوئے حاکم کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان میں کسی نے مسلمانوں سے وعدہ کرکے نہیں توڑا۔ اور کسی نے ان کو امیدیں دلاکر ان کا خون نہیں کیا۔ پھر ان سے مسلمان باز پرس کریں تو کس بناپر؟ اس کو یہی جانے دیجئے۔ ہمیں دنیا کے دوسرے اسلامی ملکوں سے صرف اخوت اسلامی کا تعلق ہے۔ ان کی خوشی کو دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور رنج کو دیکھکر رنجیدہ اگر وہ کسی حکومت سے خوش ہوں تو ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ وہ حکومت کیسی ہے۔ اور اگر وہ اس سے ناراض ہوں تو ہم صرف اس لئے برا سمجھیں گے کہ وہ انہیں راضی نہیں رکھتی۔ لیکن حجاز سے صرف اخوت اسلامی ہی کا تعلق نہیں ہے۔ بلکہ قلب و جسم کا سا تعلق ہے اس میں جو خرابی پیدا ہوگی اس کا براہ راست ہم پر اثر پڑیگا۔ اس میں جو فتنہ برپا ہوگا وہ ہماری دینی زندگی کے سکون میں خلل ڈالدیگا اس میں بدامنی ہوگی تو ہمارے حاجی لٹیں گے۔ اس کی حکومت ظالم ہوگی تو ہمارے حج و زیارت میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اس میں الحاد و بیدینی کا زور ہوگا تو ہماری دینداری کی بنیادیں بھی ہل جائیں گی۔ اس میں غیر اسلامی تہذیب و مدنیت پھیلے گی تو ہماری دینی غیرت کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہوگا اور اگر اس میں بندگان خدا کے لئے امن و سکون نہ ہوگا تو دنیا میں گویا مسلمانوں کے لئے وہ آخری دامن بھی باقی نہ رہے گا۔ پس تمام مسلمانوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ حجاز کی حکومت پر نظر رکھیں۔ اور اگر وہاں کوئی غلط نظام حکومت قائم ہوتا ہو جس سے فتنہ و شر کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو ان کا فرض ہے کہ اسکی اصلاح کی کوشش کریں اس معاملہ میں حجاز اور دوسرے اسلامی ممالک برابر نہیں ہیں۔ بلکہ حجاز کی حکومت کا مسئلہ ہر اس مسلمان کیلئے جو اسے اپنا مرکز دینی سمجھتا ہو۔ اتنا ہی اہم ہے جتنا خود اسکے اپنے وطن کی حکومت کا مسئلہ ہوسکتا ہے۔

حجاز کی خصوصیت ایک اور وجہ سے بھی ہے آپ کسی شخص کو کوچہ و بازار میں شراب پیتے دیکھیں تو آپکو ناگوار ہوگا اور دلمیں اس سے نفرت کریں گے لیکن اگر کوئی شخص مسجد میں شغل بادہ نوشی کررہا ہو تو آپ قابو سے باہر ہو جائینگے اور شاید پاپوش نوازی سے بھی دریغ نہ کریں لیکن اگر کہیں کوئی ملعون خاص بام حرم پر یاراں صلائے عام ہست گرمی کنید کی صدا بلند کرے تو آپکے غیظ و غضب کی حد نہ رہے گی اور فوراً اسے نکا بوٹی کرڈالیں گے یہی فرق حجاز اور دوسرے اسلامی ملکوں کا ہے اسلامی ملکوں میں سب کچھ ہوتا ہے اور آپ طوعاً و کرہاً برداشت کرتے ہیں۔ مگر حرم کی سرزمین میں وہ سب کچھ نہیں ہوسکتا۔ کہ یہ جائے ادب ہے یہاں وہ نہ ہونا چاہیئے جو سب جیسا ہو۔ بلکہ وہ ہونا چاہیئے جو سب سے بہتر ہو۔

اب رہا یہ سوال کہ ہمارے پاس اس غلط نظام حکومت کی اصلاح اور اسکی جگہ ایک صحیح نظام حکومت قائم کرنے کیا ذرائع ہیں سو یہ اس مقالہ کے موضوع بحث سے خارج ہے لیکن اگر بفرض محال ہمارے پاس اسکی اصلاح کا کوئی ذریعہ نہ ہو تب بھی ہم سے یہ فرض ساقط نہیں ہوتا کہ جس چیز کو ہم غلط اور مستقبل حجاز کیلئے مضر سمجھتے ہیں اس کی غلطی و مضرت کا اعلان کردیں اور اپنے سکوت سے اس کی تائید نہ کریں۔ شریف حسین کے زمانہ میں ہمارے پاس کونسے ذریعے تھے جن سے ہم اسکو نکال سکتے تھے؟ لیکن باوجود اسکے ہم نے کبھی اس کی غلط کاریوں کے اعلان سے اس بناپر سکوت نہیں کیا۔ کہ ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ پھر سلطان عبد العزیز میں کیا خصوصیت ہے کہ ہم ان کی غلطیوں پر پردہ ڈالیں؟

تمسک بالدین

آج کل دولت حجازیہ کے نائب عام اور سلطان ابن سعود کے صاحبزادے امیر فیصل صاحب یورپ کا سفر کررہے ہیں اور انگلستان، فرانس، ہالینڈ، اٹلی وغیرہ یورپین ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی سعی مفید میں مشغول ہیں۔ اس سفر کے دوران میں انہوں نے تمسک بالکتاب والسنۃ کی بہت سی مثالیں پیش کیں جن سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اصطلاح نجد میں اس لفظ کے کیا معنی ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ وہ لندن کے ایک مشہور تھیٹر کی زیارت کو تشریف لے گئے جہاں فرنگی مزامیر کے ساحرانہ نغموں، اور حسن عریاں کے ہیجان انگیز نظاروں اور رقص و سرود کی روح پرور تفریح نے انہیں بہت لطف اندوز کیا۔ اور اس طرح یہ باریک نکتہ بھی حل ہوگیا کہ زیارت قبور حرام مگر زیارت تھیٹر حلال و طیب، محفل میلاد ناجائز مگر محفل رقص جائز ہے۔ ایک اور موقع پر وہ فٹ بال دیکھنے گئے اور کھیل بہت پسند آیا، کہنے لگے کہ حجاز میں بھی اسے رائج کرنا چاہتے ہیں۔ ٹیم کا کپتان کوئی چالاک استعماری آدمی تھا، موقع غنیمت سمجھ کر اس نے عرض کیا کہ ہم اپنی ٹیم حجاز لانے کے لئے تیار ہیں، چنانچہ یہ تجویز قبول کرلی گئی۔ لیکن سب سے زیادہ دلچسپ و سبق آموز واقعہ یہ ہے کہ جب انہیں شہنشاہ انگلستان کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تو ہز مجسٹی نے انہیں "کمانڈر آف دی آرڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج" کا تمغہ عطا کیا جسے انہوں نے خوشی سے قبول کرکے سینے پر لگایا۔ یہ تمغہ عموماً ملک معظم کے ان وفادار خادموں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے مستعمرات میں کوئی اہم خدمت انجام دی ہو۔ اس پر ایک صلیب بنی ہوئی ہے، دو تصویریں ہیں اور سونے اور چاندی کے استار ہیں۔ دنیادار تو خیر اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے اس سے زیادہ شدید معصیتوں کے مرتکب ہوتے ہیں، مگر ان دینداروں سے جن کی زبان پر تمسک بالکتاب والسنۃ اور "صالحات علیہ السلف الصالح" کی تسبیح ہر وقت جاری رہتی ہے۔ یہ صلیب پوشی، اور یہ تصویر آرائی موجب حیرت ہے۔ اگر نجد کی کوئی اور کتاب و سنت ہے جس میں صلیب پہننا اور سینہ پر تصویر لٹکانا جائز ہے تو یہ دوسری بات ہے، ورنہ اگر وہ بھی اللہ کی کتاب اور محمد رسول اللہ کی سنت پر ایمان رکھتے ہیں جس میں یہ افعال سخت حرام بلکہ صریح الکفر ہیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کے دعوائے اتباع شریعت کے ساتھ یہ فعل کیونکر نبھ سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ اس معصیت کا ارتکاب مصلحتہً کیا گیا تو ہم عرض کریں گے کہ اس سے بدرجہا اہم اور اس کے مقابلہ میں اغراض اسلامی کے لئے بدرجہا مفید مصلحتیں اور بھی تھیں جن کے لئے شاید اس سے بہت ادنیٰ درجہ کی "معصیت" کا ارتکاب بھی کافی ہوسکتا تھا۔ پھر اس وقت کیوں کہا گیا کہ یہاں تو صرف وہی ہوگا جو خلفائے راشدین کے عہد میں ہوتا تھا؟ کیا یہ مصلحتیں صرف کفار کی خوشنودی حاصل کرنے ہی کے لئے ہیں؟ ان میں سے مسلمانوں کو کچھ بھی حصہ نہیں مل سکتا۔

الجمعیۃ پر ملیریا کا حملہ

دہلی کی آب و ہوا پر ملیریا کا اس قدر سخت اثر ہوا ہے کہ کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جسے بخار نہ آیا ہو۔ چنانچہ ہمارے پریس کا تمام عملہ اسی مرض میں مبتلا ہے۔ ڈاکخانہ کے کلرک بھی اکثر بیمار ہیں۔ خود دفتر کے عملہ میں سے تقریباً ہر شخص کو بخار آرہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود ہمارے جدید انتظامات مکمل ہو جانے کے۔ اخبار کبھی کبھی لیٹ ہو جاتا ہے امید ہے۔ کہ قارئین کرام ہماری دشواریوں کو ملحوظ رکھ کر معاف فرمائیں گے۔

اخوت اسلامی کا فلسفہ

مسٹر عبداللہ یوسف علی کا ایک سبق آموز خطبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

خلوص و تقویٰ

اس کے بعد آپ نے زہد و تقویٰ اور خلوص کے بلند ترین اصول کا ذکر کیا تھا۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ خصوصیات ہم میں موجود ہیں کیا ہم اپنی زبان میں ہمیشہ خلوص کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ خود اردو زبان کو لے لیجئے۔ میں نے کئی مرتبہ یہ کوشش کی ہے کہ اردو زبان کی ایک تاریخ لکھوں جو ہماری قوم کے دماغ کی صحیح تصویر ہو۔ غالباً آپ حضرات مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ ایسی کتنی تحریریں موجود ہیں جو ہم بیویوں یا بہنوں کے سامنے نہیں پڑھ سکتے کیا یہی زہد و تقویٰ اور خلوص کی مثال ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ قرآن مجید میں بہشت کی جو تصویر کھینچی گئی ہے اس میں ایک نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے۔

لا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا

وہ اس کے اندر لغو یا جھوٹی باتیں نہیں سنیں گے۔ کیا حقیقت میں یہی ہمارا معیار ہے۔ کیا ہماری گفتگو، ہمارے لٹریچر، ہمارے اخبارات ہمارے جلسوں میں لغویت و دروغ کو نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ نہیں ہم اس سے کوسوں دور ہیں۔

ہم ان لوگوں کی ہنسی اڑانے میں خوش ہوتے ہیں جو باقی دوسرے آدمیوں سے کسی قدر ترقی یافتہ ہیں۔ ہم ہمیشہ عیوب کو تلاش کرنا چاہتے ہیں ہم تو لوگوں کی پگڑیاں اچھالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ بعض حیثیتوں پر تنقید ضروری ہوتی ہے۔ مگر عیب جوئی اور غیبت بالکل مختلف چیزیں ہیں۔ یہ دیکھکر میرے دل کو دکھ پہنچتا ہے کہ اگر ایک آدمی کسی خاص طریقہ سے مذہبی تعلیم دیتا ہے اور دوسرے لوگ اس سے اتفاق نہیں کرتے تو وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آدمی بدمعاش ہے یہ تمام لوگوں کو گمراہ کررہا ہے۔ اور کسی قسم کی عزت کا مستحق نہیں۔ اختلافات کو دور کرکے اپنی زندگی پیدا کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔

اس کے بعد میں نے عربی زبان کی شاندار سادگی اور قوت کا ذکر کیا تھا حضرات مجھے ضرورت نہیں ہے کہ اس مسئلہ پر کچھ زیادہ بیان کروں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ یہ زبان کس قدر پیاری زبان ہے۔ اگر اسے حقیقی برادرانہ محبت کے لئے استعمال کیا جائے تو ہماری مدد کرے گی اگر ہم اسے صرف قواعد کا سوال بنالیتے ہیں۔ جس سے ہماری کچھ امداد نہیں ہوتی۔ ہمارے ادب کو دیکھئے کیا اس کی بنیاد اسی سادگی صفائی اور سلاست پر ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس کے برخلاف ہم نے تصنع اور مبالغہ کو اپنا شعار بنالیا ہے۔ ہمیں عربی کی روح کا صحیح علم حاصل کرنا چاہیئے۔ صرف اسی پر قانع نہ رہیئے جو آج سے صدیوں پیشتر کیا اور کہا جاتا تھا۔ اپنے علم کو عملی مفید اور حقیقی بنایئے جیسا کہ مصری، شامی اور عرب کررہے ہیں۔ چاہیئے اور سب سے بڑی خوبی کے ساتھ علم حاصل کیجئے نہ کہ محض الفاظ۔ جب تک آپ ایسا نہ کرینگے آپ ان بہت سے پیچیدہ مسائل کو حل نہیں کرسکتے جو اس وقت آپ کے سامنے پیش ہیں۔ علوم و فنون کو عملی جامہ پہنایئے اور جدید انکشافات سے آنکھیں نہ چرایئے۔

مسئلہ تعلیم

مجھے افسوس ہے کہ وقت بہت تیزی کے ساتھ گذر رہا ہے اسلئے مجھے اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہیئے مگر میں تعلیم کے متعلق چند الفاظ کہے بغیر ہرگز ایسا نہیں کرسکتا۔ تعلیم صحیح بھی ہوتی ہے اور غلط بھی میں خود اپنی قوم کی خدمت کے متعدد راستے اختیار کرچکا ہوں سب سے پہلے میں نے یہ خیال کیا کہ میں انتظام حکومت میں رہ کر قوم کی سب سے بہتر خدمت کرسکوں گا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ غالباً ایک ادیب کی حیثیت میں رہنا زیادہ مفید ہوگا۔ میں قانون کی طرف بھی گیا مگر افسوس کہ میں بہت تھوڑے آدمیوں کی مدد کرسکا سب سے آخر میں میں نے تعلیم کا خیال کیا مگر افسوس کہ تعلیم میں بھی ہم صرف قدیم طریقوں کی پیروی کرنے ہی پر قانع ہیں اور اگر جدید طریقے اختیار بھی کئے جاتے ہیں تو ان کا استعمال غلط ہوتا ہے اور وہ قدیم طریقوں سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ انگریزی تعلیم میں بہت سے نقائص ہیں جنہیں ہم کو دور کرنا چاہیئے۔ میں خود بھی انگریزی تعلیم کے بلند ترین درجوں میں تعلیم پاچکا ہوں۔ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شیکسپیر اور ملٹن سے تھوڑی سی واقفیت حاصل کرنے کے بعد ان پر صرف یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ایک سونے کی موٹھ کا بید ہاتھ میں لے کر اکڑتے ہوئے چلیں اور اس طرح بات کریں کہ گویا وہ دوسروں کی نسبت اعلیٰ مخلوق ہیں۔ یہ تعلیم نہیں ہے۔ یہ آپ کی مدد نہیں کرے گی بلکہ آپ کے سد راہ ہوگی۔ ہر عورت اور مرد کو جو مغربی تعلیم حاصل کرتا ہے اسکا احساس کرنا چاہیئے کہ تعلیم باوجود اپنی اہمیت کے ایک سیڑھی کا پتھر ہے مثل تمام دوسرے پتھروں کے اس کا رنگ بھی اسی زمین کے رنگ کے مطابق ہوتا ہے جس میں سے کہ وہ کھودا جاتا ہے اگر آپ پہاڑ پر جائیں اور سرخ پتھر دیکھیں تو اس بحث میں نہ پڑیئے کہ اس کی تخلیق میں لوہے یا کسی اور شئے کے باعث سرخ رنگ پیدا ہوگیا ہے۔ اگر آپ عقلمند ہیں تو آپ کا صرف یہ کام ہے کہ پتھر کو لیکر اس کام میں استعمال کیجئے جس کے لئے کہ وہ موزوں ہے۔ یعنی آپ تمام صحیح علم ہر جگہ سے حاصل کیجئے اور اپنی ضروریات میں اسے استعمال کیجئے۔ اچھا آدمی ہمیشہ اچھائی کو پالیتا ہے جیسے کہ برے آدمی کو ہمیشہ برائی مل جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خصوصیات خود ان میں موجود ہیں۔ اس کا تہیہ کرلیجئے کہ آپ ہمیشہ بہترین چیز حاصل کرینگے کیونکہ بہترین چیز مشرق یا مغرب، ایشیا یا یورپ کا حصہ نہیں ہے۔ بہترین نعمت ہمیشہ خدا کی طرف سے ملتی ہے اور خدا کی تمام مخلوق اس کی مستحق ہے مگر چونکہ ہمارے پاس ایک ایسی کنجی موجود ہے جو ہم کو خدا کے ایک محبوب ترین بندے نے آج سے ۱۳۴۵ سال قبل دی تھی اسلئے ہم اسی کو لے کر خدا کی بہترین نعمت کی تلاش کرینگے۔ ہم ایک گودام تیار کرینگے اور اس کنجی سے ان بہت سے کمروں کو کھول لیں گے جہاں تک ان لوگوں کی رسائی نہیں ہے جن کے پاس یہ کنجی موجود نہیں ہے۔ یہ وہ روح ہے جس کے ماتحت میں چاہتا ہوں کہ آپ مغربی یا مشرقی یا جنوبی یا شمالی تعلیم حاصل کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس تعلیم کو اپنا بنالیں۔ اسے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کریں اور واسطے ان عظیم الشان مذہبی اور اخلاقی حقائق کی روشنی میں سمجھیں جن کی طرف سے آپ نے عمداً اپنی آنکھیں بند کرلی ہیں مجھے امید ہے کہ آپ ان الفاظ کے لئے مجھے معاف فرمائیں گے مگر اس مسئلہ کے متعلق میرے احساسات بہت قوی ہیں۔

اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں اس موضوع پر پوری تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کرتا کیونکہ میں نہایت خلوص و صداقت کے ساتھ اسلام کا ایک خادم بننا چاہتا ہوں۔ میں اسلام اور مسلمانوں دونوں کی خدمت کرنے کا خواہشمند ہوں میں اپنے بھائیوں کی خدمت کرنا چاہتا اور میں اپنے بھائیوں کے دائرہ کو وسیع کرنا چاہتا ہوں تاکہ جہاں آج کل ۲۰ کروڑ مسلمان ہیں وہاں کل ۱۰ کروڑ مسلمان ہو جائیں اگر میں آپ کو صرف یہ کہوں کہ آپ نہایت اچھے آدمی ہیں اور سوائے اس کے کہ آپ اپنی خوبیوں کی تعریف کرتے رہیں اور آپ کو کوئی کام نہیں ہے تو میں ایک جھوٹا خادم ہوں گا۔ اس کے برعکس آپ کو اپنی تمام طاقت اس مسابقت پر صرف کرنا ہے جو کہ آئندہ آنے والی ہے۔ حالانکہ یہ مسابقت ہر وقت موجود ہے مگر اس وقت جو جدوجہد آپ کے سامنے پیش ہے وہ آپ کی تاریخ میں سب سے زیادہ اہم ہے اور جب تک کہ آپ اس کے لئے انکسار و احتساب نفس کے ساتھ تیاری نہ کرینگے اور اپنی دماغی، روحانی اور جسمانی طاقت پر بھروسہ کرنا نہ سیکھیں گے تو آپ غلط راستے پر چلتے رہیں گے اور خدا نخواستہ اصحاب الفیل کی طرح دلدل میں پھنس جائیں گے۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ :-	سے ؎	؎
ششماہی :-	؎	؎
فی پرچہ :-	؎	

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

جمعیۃ علمائے ہند کا آئندہ اجلاس

اور اس کی صدارت

جمعیۃ علمائے ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ کلکتہ میں سنہ [illegible] کے لیے مسلمانان پشاور کی دعوت منظور ہو چکی ہے۔ امسال عید میلاد کے موقع پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کو اس ہی غرض سے مدعو کیا جا رہا ہے کہ اپنے مواعظ حسنہ کے ساتھ [illegible]

[illegible]

اس مسئلہ میں بعض باتیں ایسی بھی ضروری ذکر کی ہیں جو صورت غلط [illegible] بنا دی ہیں۔ بلکہ اہل علم کی شان سے بھی گری ہوئی ہیں۔ کانفرنسوں کی صدارت ہمیشہ بڑی بڑی شخصیتوں کو دی جاتی ہے، صوبوں کی طرف سے نامزدگیاں عمل میں آتی ہیں انتخابات بھی ہوتا ہے، ہر فریق اپنی نامزدگی پر دلائل و براہین پیش کرتا ہے جس بزرگ کا نام لیا جاتا ہے ان کی بڑی خدمات کا تذکرہ ہوتا ہے لیکن کمیٹی کے ارباب حل و عقد کی نیت پر حملہ کرنا، غلط واقعات بیان کرنا اور بچوں کی سی باتیں کہ ایک دفعہ ہمارا صدر ہو گیا ہے تو اب ہمارا ہی ہونا چاہیے۔ یہ اس قسم کے بیانات اور مجھ سے ہو رہیں جن کا کسی مہذب سائٹی کے ارکان سے ظاہر ہونا قابل افسوس ہے۔ بالخصوص جمعیۃ علماء کے ارکان کی روشن خیالی سے تو یہ بہت ہی مستبعد ہے کہ ان کی قلم سے بھی کسی تنگ خیالی اور کم ظرفی کا اظہار ہو۔ جناب نے اس مختصر مراسلہ میں مولانا عبدالباری کا نام ہی نہیں پیش کیا۔ بلکہ اپنے بچنے کا پورا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ پھر لب گو جمعیۃ کو بند اور کور کرنے کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔ آپ نہ بھولتے ہیں کہ اب تک جمعیۃ علماء کی تمام کانفرنسوں کے صدر مخصوص جماعت یا مختص الخیال حضرات ہوتے رہے ہیں۔ مسلمانان پشاور اپنی سادگی اور کم علمی کے باعث اس عہدہ کے بچنے سے معذور ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے جمعیۃ علمائے ہند کے حسب ذیل حضرات صدر ہوتے رہے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا عبدالباری صاحب قبلہ مرحوم و مغفور (امرتسر)

(۲) حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (شیخ الہند) قدس سرہ (دہلی)

(۳) امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد (لاہور)

(۴) حضرت مولانا عبدالباری صاحب مرحوم و مغفور (اجمیر)

(۵) حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند (گیا)

(۶) حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی (کوکناڈا)

(۷) حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب (مراد آباد)

(۸) حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی (کلکتہ)

ہم مولوی عبدالمجید صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ تمام بزرگ ایک ہی خیال کے ہیں۔ اگر یہ سب علماء ایک خیال کے ہیں تب تو سمجھنا چاہیے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی قسمت کھل گئی۔ کیونکہ جب علماء متحد الخیال ہو گئے تو سمجھیے کہ اس ملک سے افتراق کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اگر یہ حضرات متحد الخیال نہیں ہیں تو پھر مولانا کا یہ اعتراض صحیح نہیں۔ بلکہ اس امر کو تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ سعادت کم و بیش ہر طبقہ کے بزرگوں کے حصہ میں آ چکی ہے۔

(۲) آپ نے اخبار الجمعیۃ پر بھی اسی قسم کا رکیک حملہ کیا ہے کیا آپ مہربانی فرما کے بتائیں گے کہ الجمعیۃ نے کب فرقہ وارانہ حمایت کی۔ اور کون سے فرقہ کی حمایت کی۔ کیا کبھی کوئی لفظ جمعیۃ علماء کی پالیسی کے خلاف لکھا۔ اگر جمعیۃ کی تجاویز فرقہ وارانہ ہیں تو بے شک ان تجاویز کی تائید بھی فرقہ وارانہ ہوگی۔ میں بڑا ممنون ہوں گا اگر جناب اس الزام کی وضاحت فرمائیں گے۔

حوادث و احکام میں ایک دفعہ کسی فتوی کا جواب حضرات دیوبند کے عقائد کے موافق شائع ہو گیا تھا تو فوراً ہی جناب مدیر نے اس پر اظہار افسوس کا اعلان کر دیا تھا۔ کیا یہی فرقہ وارانہ حمایت ہے۔؟

مولانا کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے بحیثیت رکن جمعیۃ کے آج تک الجمعیۃ کی قلمی یا مالی کس قدر امداد کی ہے؟

(۳) آپ نے اپنے مضمون میں جمعیۃ علماء کے خاتمہ کی بھی دھمکی دی ہے " ورنہ لب گور جمعیۃ کا خاتمہ خدا نخواستہ بہت سی بدگمانیوں کے ساتھ ہوگا "

اگر باوجود ارباب حل و عقد کی انتہائی رواداری کے آپ کی یہ منشا ہے تو بسم اللہ اس شوق کو پورا کر لیجیے۔ آخر جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کو آپ زندہ درگور کر ہی چکے ہیں مرکزی جمعیۃ کو بھی ختم کر دیجیے۔ تاکہ علماء کرام کا مقدس گروہ بھی جہاں سے چلا تھا وہیں پہنچ جائے۔ اور امت کے ان پیشواؤں کا شیرازہ بھی ہمیشہ کے لیے منتشر ہو جائے۔ کیا اچھا ہو کہ یہ مبارک تحریک آپ کے ہی ہاتھ سے انجام پائے۔

(۴) رہا صدارت کا مسئلہ۔ تو ناظم صاحب نے یہاں اس امر کی خواہش ظاہر کی تھی کہ مولانا نثار احمد صاحب کانپوری یا مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی کانفرنس کے صدر ہوں تو اچھا ہے۔ لیکن ہم نے ان سے اپنا مخلصانہ مشورہ عرض کر دیا تھا کہ اگر پشاور میں جمعیۃ علماء کے جلسہ کو کامیاب کرنا ہے تو مولانا ابوالکلام صاحب یا علماء دیوبند میں سے کسی کی صدارت ضروری ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر پنجاب کے مشائخ میں سے کسی صاحب کو کانفرنس کا صدر بنایا جائے۔ جن بزرگوں کا آپ نے یا ناظم صاحب نے نام لیا یہاں سے ہمارا صوبہ بالکل ناآشنا ہے ہم سب لوگ علماء فرنگی محل سے خاص عقیدت رکھتے ہیں۔ اگر آپ کو جمعیۃ علماء کی سود و بہبود مقصود ہے تو خدا کے لیے صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھیے۔ اور تنگ نظری سے کام نہ لیجیے۔

آپ کا مخلص

(مولوی) عبدالرحیم پشاوری۔

نظام کانفرنس لاہور

نظام کانفرنس بہت جلد لاہور میں منعقد ہونے والی ہے۔ ریاست حیدرآباد کے حالات دن بدن خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ اور متفق ہیں کہ تمام مسلمانان ہندوستان فرقہ بندی اور تعصب و اختلافات سے علیحدہ ہو کر اصلاح حال کے لیے کوئی ضروری قدم اٹھائیں۔ ہیں بے کسی پارٹی کی خصوصیت کے بغیر کانفرنس کی صدارت کو قبول کیا ہے میں تمام مسلمانان ہندوستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حالات کی نزاکت کا احساس کریں اور ذاتیات اور فرقہ بندی کے احساسات کو ترک کر کے کانفرنس میں جوق در جوق شامل ہوں۔ تاکہ متحدہ غور و فکر کے بعد کانفرنس اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔

شیخ صادق حسن

صدر استقبالیہ کمیٹی نظام کانفرنس

رویائے صادقہ

ایک مسلمان کو نبی کریمؐ کی زیارت

(محمد عاشق صاحب جن کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں ایک صالح اور متقی آدمی ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ چونکہ اس خواب میں مسلمانوں کے لیے بعض نصائح ہیں اس لیے ہم اسکو شائع کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا کرے۔)

محرم الحرام کی دسویں شب کو میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں کسی جنگل میں ہوں جس میں چند پہاڑیاں ہیں۔ ان میں سے یکایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور کچھ اشخاص مشعلیں لیے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ میرے نزدیک آ کر انہوں نے جگہ کو صاف کیا اور فرش بچھا کر بیٹھ گئے ان کے بیٹھنے کے بعد کچھ اور اشخاص آنے شروع ہوئے۔ اور اسی فرش پر بیٹھتے۔ یہ ماجرا میں دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ ایک طرف سے اور روشنی نمایاں ہوئی جو کہ پہلی روشنی سے زیادہ تیز تھی۔ اس روشنی سے میری آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔ جب وہ روشنی میرے قریب آئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک تخت سفید اور چمکیلا جسکو میں نہیں بتا سکتا کہ کس چیز کا تھا۔ اس تخت پر ایک بزرگ لمبی داڑھی۔ سفید پوش۔ عمامہ سبز اور داہنی جانب ایک صاحب سبز پوش اور بائیں جانب ایک شخص سرخ پوش اور پشت پر ایک اور بزرگ تشریف رکھتے تھے۔ جن کو دیکھ کر تمام اشخاص تعظیم کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ جو شخص کہ کھڑے تھے ان میں سے ایک شخص سے میں نے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ یہ ادب کا مقام ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کے داہنی جانب امام حسنؓ اور بائیں جانب امام حسینؓ اور پشت پر حضرت علیؓ۔ یہ سنکر میں نے باادب ہاتھ باندھے اور سکوت میں کھڑا رہا۔ حضرت نے انگلی کا اشارہ کیا اور تمام اشخاص اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا۔ مجھے ابھی بیٹھے ہوئے کس قدر دیر ہوئی تھی۔ کہ حضرت نے اشارہ کر کے مجھے بلایا۔ دریافت کیا کہ تو یہاں کیسے اور کیوں آیا۔ میں نے دست بستہ عرض کیا۔ حضور گنہگار ہوں۔ تب حضرت نے فرمایا کہ اے عاشق تجھ سے ممکن ہو سکے تو ہمارے پیروان دین کو اس امر کی ہدایت کرے کہ یہ دین روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ مسلمانوں نے نماز چھوڑ دی۔ ایک کو دوسرے کی ہمدردی نہیں رہی۔ ایک کا دوسرے نے ساتھ دینا چھوڑ دیا۔ نماز، روزہ چھوڑ کر حرام پر کمر باندھی۔ ان حالات کو دیکھ کر مجھے ان کی بخشش سے اندیشہ ہے۔ پس اے عاشق جس طرح ہو سکے تو مسلمانوں کو متنبہ کر تاکہ وہ ان باتوں کو اختیار کریں ورنہ ایسی تباہی کے غار میں پڑیں گے کہ دین اور دنیا دونوں خراب ہوں گی۔ اول نماز باجماعت پڑھیں دوم جا بجا ایسے مدرسے کھلوائیں جہاں غریب اور یتیم بچے پڑھیں۔ تیسرے جو عورتیں بیکس اور بیوہ ہیں جو باہر نہیں نکل سکتیں ان کی امداد کرو چوتھے مسلمانوں کے دولت مند لوگ مفلس مسلمانوں کو سود کی لعنت سے بچائیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے مسلمان بہت جلد اس کا انتظام کریں۔

آپکا خادم محمد عاشق۔ ادلے سینڈ

خبر قیاسات

عالم اسلامی

سلطان مراکش اور اسکے بیٹے کی شادی

لاکھوں فرانک برباد کئے جائیں گے

پیرس ۱۵ اکتوبر۔ ۲۵ اکتوبر کو سلطان مراکش کے صاحبزادے اور انعلادی پاشا کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے۔ بیشمار رنگ ہیں اور دوسرے کاریگر شاہی محل کو سجا رہے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ صرف روشنی پر ۳۰ لاکھ اور دعوتوں پر دس لاکھ فرانک خرچ ہونگے غربا کو روٹی وغیرہ کھلانے کے لیے ۲ لاکھ فرانک منظور ہوئے ہیں۔ اور شادی کے تحائف کی قیمت ایک کروڑ فرانک بتائی جاتی ہے۔

افواہ ہے کہ سلطان اور انعلادی بھی از سر نو شادی کرنے والے ہیں۔ انعلادی کی جو بیگم تھوڑا عرصہ ہوا مری ہے وہ اسے نہایت عجیب و غریب حالات میں ہاتھ لگی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک ترک اور انعلادی جوا کھیل رہے تھے جب ترک کے پاس کچھ نہ رہا تو اس نے اپنی بیوی بھی داؤں پر لگا دی اور ہار گیا۔ مگر انعلادی نے ان میاں بیوی میں جدائی ڈالنے سے انکار کر دیا تاہم بیوی چونکہ ترک سے تنگ آ گئی تھی اس لیے اس نے اصرار کیا۔ اور اس طرح وہ بیوی انعلادی کے نکاح میں آ گئی۔ اور اسے مرے بھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔

فرانس و ہسپانیہ کی گفت و شنید

طنجہ کے حصے بخرے کرنیکی تجویز

پیرس ۱۵ اکتوبر (ڈیلی ٹیلیگراف کا خاص تار) فرانسیسی جرائد بیان کرتے ہیں کہ موسیو بریاں اور ہسپانوی سفیر کی ملاقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب اس معاملہ پر کہ منطقہ طنجہ کا نظام حکومت بدل دیا جائے۔ فرانس و ہسپانیہ کے درمیان مذاکرات سرگرمی سے شروع ہو جائیں گے۔

برطانیہ کو بھی مذاکرات میں شرکت کے لیے مدعو کیا جائیگا اور جب تینوں کا کسی بات پر اتفاق ہو جائیگا تو اس وقت اطالیہ کو بھی شرکت کی دعوت دیجائے گی۔

جریدہ لا پتی پیریزیاں رقمطراز ہے کہ چونکہ آج کل میڈرڈ اور رومۃ الکبریٰ میں مصالحانہ اسپرٹ نظر آ رہی ہے اس لیے یہ بات خیال میں آ سکتی ہے کہ موجودہ نظام نامہ طنجہ کی حدود کے اندر طنجہ کے میونسپل نظم و نسق میں اطالیہ و ہسپانیہ کی شرکت کے متعلق کچھ ترمیم و تنسیخ کر دیجائے۔

اخبار ماطان کو معلوم ہوا ہے کہ وقت ہسپانیہ صرف یہ چاہتی ہے کہ شہر کے انتظامات اور دیسی آبادی پر حکومت کرنے میں اسکو زیادہ حصہ دیا جائے۔

امیر فیصل لندن میں

پہلی مرتبہ تھیٹر دیکھا

شاہزادہ فیصل خلف ابن سعود شاہ حجاز نے دارالخلافہ میں پہلی مرتبہ تماشہ دیکھا۔ آپ نے لندن کے مغربی حصہ کی دکانیں بھی دیکھیں۔

امیر فیصل ہالینڈ میں

اعزاز و تمغہ

ہیگ ۱۴ اکتوبر۔ امیر فیصل بن ابن سعود نے ملکہ ہالینڈ کے دربار میں باریابی حاصل کرلی۔ اور ملکہ نے ان کو گرانڈ کراس آف آرینج اور ناسو کا اعزاز عطا فرمایا۔

امیر محمد بن عبدالکریم ری یونین پہونچ گئے

پیرس ۱۵ اکتوبر۔ غازی ریف امیر محمد بن عبدالکریم جزیرہ ری یونین میں پہونچ گئے ہیں۔

ہندوستان

ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب صدر ہوں گے

صفی الدولہ حسام الملک شمس العلماء سید محمد علی حسن خاں ناظم ندوۃ العلماء مطلع فرماتے ہیں کہ

میں نہایت مسرت کے ساتھ اس کا اعلان کرتا ہوں کہ حسب اطلاع سابق ندوۃ العلماء کا اجلاس بست و ہفتم و ۵-۶-۷ نومبر ۲۶ء بروز جمعہ۔ شنبہ۔ یکشنبہ کو شہر کانپور میں منعقد ہونے کو ہے اس کے صدر بالاتفاق جناب مسیح الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی منتخب ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس آپ کی صدارت اور رہبری میں شاندار کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوگا جلسہ کو بارونق بنانے کے واسطے مجلس استقبالیہ پوری کوشش کر رہی ہے اور دیگر بزرگان قوم کی توجہ بھی اس طرف مبذول ہے اب تک جو اطلاعیں آئی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے متعدد حضرات اس اجلاس میں شریک ہونگے۔ آخر میں ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی خواہان ندوۃ العلماء سے خصوصاً مستدعی ہوں کہ وہ کثرت سے اس اجلاس میں شریک ہو کر اپنی دلی اور سچی ہمدردی کا عملی ثبوت دیں اور عنداللہ مشکور و عنداللہ ماجور ہوں۔

مسٹر ہارنی مین کا نیا اخبار

لاہور ۱۴ اکتوبر کل پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے دیوان چمن لال نے بتایا کہ مسٹر ہارنیمین کے اخبار کے بیس ہزار خریدار بن چکے ہیں۔

لکھنؤ میں ایک قبرستان کی بیحرمتی

لکھنؤ ۱۵ اکتوبر جناب گورنر کی خدمت میں ڈالی گنج کے مسلمانوں نے حسب ذیل برقی پیغام روانہ کیا ہے۔ مسلمانان ڈالی گنج جناب گورنر سے مقامی حکام کو یہ ہدایت کرنے کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر پیالال کو ایک قدیم قبرستان تکیہ کلو شاہ میں قبروں کی مزید بے حرمتی سے روک دیں۔ بہت سی قبریں پہلے ہی مسمار کی جا چکی ہیں جس سے مسلمانوں کے جذبات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہم جناب گورنر سے مودبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ تحقیقات کی غرض سے ڈپٹی کمشنر یا کسی دوسرے یورپین افسر کو متعین کریں۔

لاہور میں رام لیلا

راون کیساتھ سات آدمی مر گئے اور ۳۳ زخمی ہوئے

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ اگرچہ دسہرہ کا تہوار امن و امان سے گذر گیا۔ مگر آخر میں ایک حادثہ ایسا پیش آیا جس نے سارا مزا کرکرا کر دیا۔

ہفتہ کے روز جبکہ راون جل رہا تھا۔ ایک گولہ پھٹا جس سے تماشائیوں کے سخت زخم آئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک اس قسم کا بم تھا جو جنگ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس کا ایسے موقعہ پر پھٹنا ایک پراسرار معاملہ ہے۔ بہر حال اب تک ۷ آدمیوں کے مرنے اور ۳۳ کے مجروح ہونے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔

الہ آباد میں شورش پسندوں کی ناکامی

مکمل ہڑتال نہ ہو سکی

الہ آباد ۱۶ اکتوبر۔ آج کے دن رام لیلا کا بڑا زور شور ہوتا اور جلوس نکلتا لیکن کوئی جلوس نہیں نکالا گیا۔ اور شہر میں ہڑتال رہی۔ لیکن ہڑتال ایسی مکمل نہ تھی۔ جیسا کہ بانیان ہڑتال کا پہلے خیال تھا۔ بڑے بازاروں میں کئی دکانیں کھلی رہیں مزید مسلح پولیس شہر میں متعین کر دی گئی ہے۔ لیکن تار دینے وقت تک کوئی غیر معمولی حادثہ پیش نہیں آیا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے کرایوں میں تخفیف

شملہ ۱۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریلوے بورڈ نے حال میں ای آئی ریلوے کے ایجنٹ کی ان تجاویز کو منظور کر لیا ہے۔ جو اس نے کرایوں میں معقول کمی کی غرض سے پیش کی تھیں لیکن چونکہ ضروری انتظامات کی تکمیل کے لیے کافی وقت درکار ہے۔ لہذا ان تجاویز پر ۲۷-۱۹۲۶ء کے ابتدائی حصوں میں عملدرآمد کیا جائے گا۔ کرایوں کی تخفیف ان مثالوں سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے۔

پہلے ہوڑہ سے دہلی تک درجہ اول کا ٹکٹ ۹۴ روپیہ ۶/ میں آتا تھا۔ اب اس کی قیمت ۸۰ روپیہ ۱۴/ ہو جائے گی اسی طرح دوسرے درجہ کے ٹکٹ کی قیمت ۴۷ روپیہ ۶/۶ کے بجائے ۴۳ ۱/- اور تیسرے درجہ کے ٹکٹ کی قیمت ۱۳ ۶/۶ کے بجائے ۱۱/۱/۶ ہوگی۔ ساتھ ہی یہ طریقہ بھی جاری ہو جائے گا کہ اول دوم اور انٹر درجے کے واپسی ٹکٹ معمولی کرایہ سے ڈیوڑھی قیمت پر دیے جائیں گے۔ اسی طرح ان تینوں درجوں کا واپسی ٹکٹ لینے میں کم از کم ۴۴ ۱۴/- ۴۲/۱/۶ اور ۹/۷/۳ کی بچت ہوگی۔ آج کل واپسی ٹکٹ کی قیمت درجہ اول دوم اور انٹر کلاس کے لیے ۱۸۸-۳-۹۴/۱-۳۷/۳/۱۳ ہے۔

امید ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کی قائم کردہ مثال کی دوسری ریلوے بھی پیروی کرنگی ریلوے بورڈ کی کمیٹی کا ایک جلسہ شنبہ ۲۳ اکتوبر کو پھر منعقد ہوگا تاکہ مسودہ دو ویر غور و خوض کیا جائے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی بعض اہم تجاویز

شیعہ کالج کیلئے ایک تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

امروہہ ۱۶ اکتوبر۔ شیعہ کانفرنس کا آج پھر جلسہ ہوا۔ اور کالج کی اصلاح کے متعلق ضروری تجویزیں منظور ہوئیں۔ ایک تجویز کا یہ مطلب ہے کہ ٹرسٹیوں نے کالج کے ضوابط میں جو تبدیلیاں کی ہیں وہ کالج کے مفاد کے لیے مہلک ہیں کیونکہ تبدیل کردہ ضوابط کے مطابق کالج کا حلقہ اثر اثنا عشری شیعوں تک محدود کر دیا گیا ہے اور مجلس علماء کو ٹرسٹیوں کے بورڈ سے آزاد کر کے خود مختارانہ اختیارات دیدیے گئے ہیں کہ جس ٹرسٹی کو

وہ مفاد کالج کے لئے خطرناک خیال کرے اسے بورڈ سے نکال دے ٹرسٹیوں کے اوصاف کے متعلق جو ترمیم منظور کی گئی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ٹرسٹیوں کے بورڈ کا دروازہ ایسے لوگوں کے لئے بند کردیا جائے جن کی شرکت بورڈ کے ترقی یافتہ عنصر کو بڑھائی اور ایسے لوگوں کو بورڈ میں داخل کیا جائے جو کسی طرح بھی کالج کے لئے مفید نہیں ہوسکتے بلکہ ان کی وجہ سے صرف رایوں کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

دوسرے روز کانفرنس نے یہ تجویز منظور کی کہ موجودہ یونیورسٹی ایکٹ اور گذشتہ حالات کو دیکھتے ہوئے شیعہ کالج اپنے مقاصد کی تکمیل نہیں کرسکتا۔ لہٰذا کالج کو کسی دوسرے مقام پر منتقل کردیا جائے۔ ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی بنائی گئی کہ وہ کالج کے موجودہ قواعد و ضوابط پر نظر کرکے تحقیقات کرے۔ اور پھر اپنی سفارشات پیش کرے۔ ٹرسٹیوں کے بورڈ کے قواعد و ضوابط کے متعلق اس قسم کی ترمیمیں کی جائیں جن سے کہ بورڈ ایک حقیقی نمائندہ جماعت بنجائے اور کالج کا کام صحیح طور پر ہوتا رہے۔

یہ کمیٹی ایک ٹیکنیکل اسکول کے قیام کی موزونیت کے متعلق بھی رپورٹ کریگی جس کا تذکرہ کالج کے قواعد و ضوابط میں ہے۔ متقدر اور با اثر لوگوں کا ایک وفد ہز ایکسلینسی گورنر اور وزیر تعلیم کی خدمت میں حاضر ہوگا اور کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز ان کے سامنے پیش کرے گا اور درخواست کرے گا کہ وہ اپنے اختیارات استعمال کریں۔

آغا حیدر بیرسٹر کو پنجاب ہائیکورٹ میں جج کے تقرر پر مبارکباد کی ایک تجویز منظور کی گئی اور آغا محمد الاسلام مدیر "حبل المتین" سے ہمدردی ظاہر کی گئی۔ آج شام کو کانفرنس کے اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوگئے۔

جنوبی افریقہ کی کانفرنس کیلئے ہندوستانی نمائندے

شملہ ۱۶ ر اکتوبر۔ حکومت جنوبی افریقہ نے منظور کرلیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں مسئلہ ایشیائیکے تمام ممکن ذرائع معلوم کرنے کے لئے اس کے نمائندوں اور حکومت ہند کے نمائندوں کی موتمر منعقد کی جائے۔ یہ موتمر ۲۰ دسمبر کو کیپ ٹاؤن میں منعقد ہوگی۔ حکومت ہند کے نمائندے حسب ذیل ہوں گے۔

آنریبل خان بہادر سر محمد حبیب اللہ صاحب بہادر کے سی آئی ای۔ جو تعلیم صحت اور اراضی کے شعبہ کے ناظم ہیں اس وفد ہند و بین کے صدر ہوں گے۔ آنریبل مسٹر جی ایل کاربٹ سی آئی ای۔ سی ایس جو حکومت کے شعبہ تجارت کے سکرٹری ہیں نائب صدر ہوں گے۔ ان کے علاوہ مائٹ آنریبل مسٹر وی ایس سرینواس شاستری مسٹر فاری سی لنڈے آنریبل سر فیروز سیٹھنا سر جارج پیڈیسن مسٹر جی ایس باجپائی آئی سی ایس اس وفد کے ارکان ہیں۔ آخر الذکر وفد کے سکرٹری ہوں گے۔

گاندھی جی کو وفد کے ارکان پر اعتماد ہے

احمد آباد ۱۸ ر اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے گاندھی جی سے ملاقات کی اور حکومت ہند کی طرف سے جو وفد افریقہ کی راونڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کے لئے جانے والا ہے اس کے ارکان کے متعلق گاندھی جی کے خیالات دریافت کئے۔ گاندھی جی نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ارکان وفد کا انتخاب احتیاط سے کیا گیا ہے۔ سر محمد حبیب اللہ وفد کے رئیس ہیں۔ میرے خیال میں یہ تجویز درست ہے۔ وفد کو جو پیچیدہ مسائل طے کرنا ہیں ان کے متعلق کاربٹ کو بہت کچھ تجربہ حاصل ہے سر ڈارسی لنڈے یوروپین تاجروں کے نمائندہ ہیں۔ انہیں جنوبی افریقہ میں خاص وقعت حاصل ہے۔ اگر وفد میں سری نواس شاستری نہ ہوتے تو وفد غیر مکمل رہتا۔ شاستری صاحب نو آبادیات کے مسائل سے بخوبی واقف ہیں وہ جنوبی افریقہ کے مدبروں کو بھی جانتے ہیں۔ ان کی محنت و قابلیت پر کسی کو چون و چرا کرنے کی جرات نہیں ہوسکتی۔ سر فیروز سیٹھنا کی شرکت کا سمجھ لینا بھی کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ سر جارج پیڈیسن کے گذشتہ وفد میں ان کی قابلانہ کارگذاری کی وجہ سے وفد میں ان کی شرکت لازمی تھی۔ باجپائی کا سکرٹری بننا پہلے سے ہی معلوم تھا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض ہمدردی نام ۔۔۔ گئے تھا۔ لیکن یہ کوئی

زیادہ اہم معاملہ نہیں ہے۔ یہ امر محسوس کرلینا کافی ہے کہ وفد میں جو حضرات شریک ہیں وہ سب معقول اور اچھے آدمی ہیں اور مختلف عقائد و مفاد کی نمایندگی کرتے ہیں اہم ہیں۔ جو لوگ اس وفد کو غیر نمایندہ اور غیر مکمل سمجھیں، میری خواہش ہے کہ ان کو بھی اور پبلک کو چاہیئے کہ وہ اخلاقاً وفد پر پسندیدگی اور اعتماد کا اظہار کریں اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے، وہ سب اطمینان بخش ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ آئندہ کانفرنس جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں اور حکومت ہند کو کم از کم سانس لینے کا موقع تو ضرور دے گی اگر کانفرنس اپنا فرض انجام دے اور نو آباد کاروں کی حیثیت میں ترقی ہوتی رہی تو ایک سال کی فرصت میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ عدل و انصاف کے ماتحت میں وہی حاصل ہوگا جس کے ہم مستحق ہیں۔

حوادث کلکتہ

کلکتہ ۱۶ ر اکتوبر۔ کلکتہ کی پبلک کے لئے یہ امر موجب اطمینان و آرام ہے کہ آج کے درگا پوجا کے جلوس امن و عافیت سے گذر گئے۔ اور بغیر کسی غیر معمولی حادثہ کے شہر کے مختلف گھاٹوں میں بالنے سے زیادہ مورتیوں کو غرق کرنے کی رسم ادا کی گئی عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ امن و سکون ہز ایکسلینسی لارڈ لٹن کی خاص دلچسپی اور سرگرمی کا نتیجہ ہے۔ رخصت سے واپسی کے بعد گورنر نے بذات خود قیام امن کے متعلق نمایاں حصہ لیا۔ جلوسوں کے نکلنے کے موقع پر آپ نے شمالی کلکتہ میں تزک و احتشام سے حالات کا معائنہ کیا۔ لیکن وہ چھوٹے چھوٹے حادثوں کی وجہ سے امن و سکون کی یہ مسرت بخش فضا قائم نہ رہ سکی۔ کلکتہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر کنکنارہ چوبیس پرگنہ کے ضلع میں جلوس میں گڑبڑ ہی ہی بھی اور خشت باری کی وجہ سے ایک ہندو زخمی ہوا۔ دوسرا حادثہ باڑہ میں ہوا۔ یہاں جلوس پر مسلمانوں نے حملہ کردیا اور ایک پولیس کے افسر اور چند ہندوؤں کے خفیف سے زخم آئے۔

پھر فساد ہوگیا

پولیس کو گولیاں چلانی پڑیں

کلکتہ ۱۸ ر اکتوبر۔ آج صبح تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ کل واشنگنج میں ایک جلوس ممنوعہ وقت میں باجا بجاتا ہوا مسجد کے قریب پہنچا پولیس نے جلوس کو روکا اور بھیجہ کے خاموشی سے گذرنے کو کہا بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت میں ہندوؤں نے شور مچانا شروع کردیا۔ اس پر مسجد کی جانب سے خشت باری اور سنگباری ہونے لگی۔ فوراً پولیس نے فائر کئے۔ اور حالت پر قابو حاصل کرلیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے کارتوسوں کی چار مشتباں چلائیں اور سات شخصوں کو گرفتار کیا۔

ہوڑہ کا فساد

چالیس مسلمانوں کی گرفتاری

کلکتہ ۱۸ ر اکتوبر۔ درگا پوجا کی مورتی کے سلسلہ میں گذشتہ شب کو رام کرشن پور ہاوڑہ میں خطرناک فرقہ وارانہ فساد ہوگیا فساد میں اکیس آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ہسپتال میں مرگیا۔ آج یہاں کی دکانیں بند ہیں۔ اور لوگوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ گرد و نواح میں بھی جلوس پر حملے ہوئے۔ پولیس نے چالیس مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کردی ہے۔ اور پانچ یا پانچ سے زیادہ آدمیوں کے مجمع کو لاٹھیاں یا دوسرا ہتھیار رکھنا ممنوع قرار دیا ہے۔

پولیس کی مزید جمعیت کیلئے درخواست

رام کرشن پور کے فٹبال کلب کے سکرٹری نے ہز ایکسلینسی گورنر کو تار دیکر درخواست کی ہے کہ پولیس کی مزید جمعیت ارسال کی جائے۔

دو کشتیاں دریا میں الٹ گئیں

کلکتہ ۱۷ ر اکتوبر۔ ایک اور افسوسناک حادثہ یہی ہوا کہ گذشتہ شام کو مورتیوں کو غرق کرنے کی رسم ادا کرنے کے سلسلہ میں ساحل دریا سے کچھ فاصلہ پر دو کشتیاں الٹ گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین بنگالی اور پندرہ اور بالکل لاپتہ ہیں۔ کنارہ سے جب یہ واقعہ دیکھا گیا تو دوسری کشتیوں کے ذریعہ سے بعض لوگوں کو بچالیا گیا۔

گوہاٹی کانگریس کی تیاریاں

شلانگ کی اطلاع مظہر ہے کہ گوہاٹی میں منعقد ہونے والی کانگریس میں شامل ہونے والے ڈیلیگیٹوں کے لئے ۵ ہزار جھونپڑے تیار کرائے جارہے ہیں۔ کانگریس کا خیمہ کلکتہ میں تیار ہورہا ہے جس کا خرچ دس ہزار روپیہ آئے گا۔ استقبالیہ کمیٹی ایک ہزار روپیہ ادا کرچکی ہے۔ اور آسام کی عورتوں نے ۴ ہزار روپیہ کا کھدر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

نظام کانفرنس کا اجلاس

وائسرائے ہند کے پاس وفد بھیجنے کی تجویز

لاہور ۱۸ ر اکتوبر۔ کل آل انڈیا نظام کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جناب صدر نے حضور نظام اور حکومت برطانیہ کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسئلہ برار پر تقریر فرمائی۔ مولانا نے اس پر زور دیا کہ حضور نظام کی حمایت کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہندوستان کی مختلف اقوام میں اتحاد ہو۔

یہ تجویز منظور کی گئی ہے کہ وائسرائے ہند کے پاس ایک وفد روانہ کیا جائے گا جو سر محمد شفیع۔ سر عبدالرحیم۔ سر فضل بھائی کریم جالی۔ مسٹر حسن امام۔ ڈاکٹر کچلو۔ نواب مہاراجہ محمود آباد وغیرہ پر مشتمل ہوگا۔

دار الحکومت

اسمبلی کے لیے دہلی کے اُمیدوار

دہلی ۱۰ ر اکتوبر۔ مسٹر سیل سشن جج نے آج ان کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال شروع کی۔ جو مسٹر آصف علی نمائندہ کانگریس۔ اور مسٹر شو نرائن۔ مسٹر رنگ بہاری لال اور مسٹر پھمن داس کی طرف سے پیش ہوئے تھے۔ یہ سب حضرات حلقہ انتخاب دہلی کی طرف سے مجلس مرکزی وضع قوانین کی ایک ہی جگہ کے امیدوار ہیں۔ جو اعتراضات کئے گئے تھے وہ غلط ثابت ہوئے۔ اور چاروں معترضات کے متعلق یہ اعلان ہوا کہ وہ باقاعدہ طریق پر نامزد ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پھمن داس رنگ بہاری لال کے حق میں دست بردار ہوجائیں گے۔

قصاب پورے میں ہندوؤں کا جھگڑا

دہلی ۱۸ ر اکتوبر۔ قصاب پورہ کے کھٹیکوں میں سے کچھ تو آریہ ہوگئے ہیں اور کچھ نے سکھوں کا مذہب اختیار کرلیا ہے۔ اب ان میں ایک دھرمشالہ کے متعلق نزاع ہے اور معاملہ پولیس اور عدالت تک پہنچ گیا ہے۔ پولیس ۲۷ سکھوں اور ۱۴ آریہ سماجیوں کا چالان کردیا ہے جن سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ ان سے کیوں نہ ضمانت لے لی جائے۔ مقدمہ میں ۲۴ ر اکتوبر مقرر ہوئی ہے۔ اور دو ملزمین کے خلاف وارنٹ جاری کردئے گئے ہیں۔

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

دہلی ۱۸ ر اکتوبر۔ ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ۳۱ ر اکتوبر کو لاہور میں منعقد ہوگا۔

بہار کونسل کیلئے ایک مسلمان عالم کی امیدواری

کرمی جناب مدیر الجمعیۃ زاد لطفکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ جناب مولانا حاجی محمد اسحاق صاحب رحمانی شاگرد خاص حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی اکثر بہی خواہان قوم و مخلص احباب کے اصرار سے آئندہ انتخاب کونسل کے لیے بھاگلپور کمشنری سے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ علماء کے طبقہ میں مولانا ممدوح کے مقابلہ میں مسٹر ابو الحسن صاحب اور خان بہادر مسٹر عبد الوہاب خاں صاحب اور مولوی محمد رفیع صاحب وکیل امیدوار ہیں۔

آخر الذکر کے متعلق یہ افواہ گرم ہے کہ انہوں نے اپنا نام امیدواروں کی جماعت سے اٹھالیا ہے۔ باقی دو صاحبان میں ایک مسٹر ابو الحسن صاحب ایک بیرسٹر ہیں اور بھاگلپور میں پریکٹس کرتے ہیں انہوں نے آج تک کوئی ایسا کارنمایاں اور قومی خدمت نہیں انجام نہیں دی ہے جو باعث ترجیح ہوسکے۔ اب رہے مسٹر عبد الوہاب خاں صاحب وہ گذشتہ تین سال تک بہار کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں ان کی قومی و ملکی و مذہبی خدمات میں سب سے قابل الذکر بات یہ ہے کہ ۱۹ ر فروری ۱۹۲۳ء میں جبکہ بہار کونسل میں ایک تجویز متعلق انسداد شراب ایک مسلمان ممبر نے پیش کی تھی۔ اس کے مخالفین میں خان بہادر بھی تھے۔ اسی سے آپ ان کی خدمات کو بھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اسی ریزولیوشن کے کچھ عرصہ بعد جناب سرکار خان بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا تھا۔

محمد ابو اصغر رحمانی۔ مونگیر ۱۴ ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

ہندوستان کے

بڑے بڑے شہروں میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائیگا

(منیجر)

نو آنے سالانہ یا تین پیسے ماہوار میں اپنے رنگ کے مخصوص مضامین پیش کرنیوالا ماہوار رسالہ

اسلامی دنیا

ملاحظہ کیجیے جس میں مضامین دلچسپ۔ خیالات بلند۔ زبان شستہ اور عام فہم مسلمانوں کی اندرونی اور بیرونی پریشانیوں کا علاج اور مذہبی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔ نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ صرف نو آنے

منیجر رسالہ اسلامی دنیا۔ جامع مسجد دہلی

کاروبار کی رونق کا زمانہ آگیا

"الجمعیۃ" کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے

"الجمعیۃ" کی اشاعت میں جس غیر معمولی رفتار کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے وہ اس کی عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی کی بین دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اشتہارات کی تعداد روزانہ ترقی کررہی ہے۔ اور صفحات میں اضافہ کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

موسم سرما شروع ہو رہا ہے جو آپکے کاروبار کی رونق کو دوچند کردے گا۔ اس وقت کو غنیمت خیال کرکے الجمعیۃ کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے اور آج ہی نرخنامہ طلب کرکے اشتہار روانہ کردیجئے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ نرخنامہ پر جو شرائط موجود ہیں ان سے بڑھکر رعایت کی درخواست نہ فرمائیے۔

منیجر "الجمعیۃ"

ردّ مرزائیت

قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیلا رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا انسداد کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جن میں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور ہر بات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

فیصلہ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کذب نبوت کے ثبوت ۱۲
دوسری شہادت آسمانی۔ مرزا صاحب کے دعوائے نبوت کا بطلان ۸
ابطال اعجاز مرزا ۴
چشمہ ہدایت۔ مرزا صاحب کے فریبی ہونے کا ثبوت آپ ہی کے اقراروں سے ۴
حقیقت رسائل اعجازیہ ۴
انوار ایمانی ۴
دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل وکیل کی نصیحت ۳
جواب حقانی ۴
تحقیقات ربانی ۴
تائید ربانی ۴
مسیح کاذب ۴
اطلاع رحمانی ۸
صحائف رحمانی ۔ ۲۲ کتابوں کا پورا سٹ

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کرچکی ہیں چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہورہے ہیں:۔

اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر ۸	المامون ۱۲
سوانح مولانا روم ۱۲	مقالات شبلی ۲
سیرۃ النعمان۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی لائف	مجموعہ رسائل شبلی ۱۲
واقعات دار الحکومت دہلی ۱۲	مجموعہ نظم شبلی ۸
سفرنامہ روم و مصر و شام	بیان الامراء ترجمہ
الفاروق ۶	تاریخ الخلفاء ۶
الغزالی ۱۲	قصہ معراج اور حج و الکمال ۱
	تاریخ القرآن ۱۲

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو افسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہوچکی ہیں۔ موصوف کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتابیں بھی بے مثیل و بے نظیر ہیں۔

صبح زندگی ۱۲	صبح کمال ۱۲
شام زندگی ۱۲	شمرنا کا چاند ۱۲
شب زندگی ۶	ماہ عجم ۱۲
نوحۂ زندگی ۱۲	عروس کربلا ۱۲
طوفان حیات ۸	منازل السائرہ
جذبات آزادی ۲	قطرات اشک ۱۲
یاسمین شام ۱۲	جوہر قدامت ۱۲
آفتاب دمشق ۱۲	ستارۂ دوراں ۸

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں:۔

اسلام کی حقانیت	دیانند کی لیلا لیونی کرم
پیغام محمدی ۱۲	اور اس کا پھیر ۲
آئینہ اسلام	تحفۂ آریہ ۶
عیسائیوں کے جوابات	ستیارتھ پرکاش کا انڈ ۴
مرأۃ الیقین ۶	معین الواعظین ۲
ترانۂ حجازی	ویدک جیون اول دوم
آریوں کے جوابات	صداقت اسلام ۲
اسلام اور آریہ ایدیاچ ۱۲	حدوث مادہ ۱
رد کفر ۸	حدوث روح ۱
کفر توڑ ۸	ابطال تناسخ ۴
سر توڑ ۸	آریہ دھرم کا انصاف ۲
علم الکلام ۴	آئینہ دھرم پال ۱
ابدی نجات ۴	اسلام کی تعلیم
روح و مادہ ۱	قاعدہ تعلیم الاسلام
مسئلہ قربانی ۲	تعلیم الاسلام نمبر ۱
آریہ کا لیونی کرم ۱	نمبر ۲
دیانندی ستیہ خانہ ۴	نمبر ۳
قصیدہ دیانند ۱	نمبر ۴
ملکانوں کی للکار ۲	مکمل سٹ تعلیم الاسلام

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے بچے اور سچے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمائیے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقاء کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳۔ تعلیم الاسلام نمبر ۴۔ قیمت مکمل سٹ ۱۳

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں کی ایسی ہوگئے ہیں۔ تو یہ کتاب آپکو ضرور منگانی چاہیے۔ جسمیں بزرگوں کے معمول و نماز کا ۔۔۔ قیمت ۲

جملہ کتابیں ملنے کا پتہ

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

دہلی کا مشہور و معروف ماہوار رسالہ

مولوی

... حضرت خواجہ حسن نظامی کی رائے ...

... اخبار ہمدرد کی رائے ...

مولوی کا رسول نمبر

... جمعیۃ علمائے ہند کے اخبار الجمعیۃ کی رائے ...

مولوی کا رسول نمبر

حمیدیہ پریس دہلی

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ:- سالانہ ... ششماہی ...

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم درم چوٹ جلے و کٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گٹھیہ فتق تپ لرزہ نزلہ کھانسی ڈبہ اطفال جنون گاؤ وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں قیمت فی سیر ...

تازہ ترین شہادت از عالیجناب مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب از حیدرآباد دکن "مکرمی بعد تبلیغ سنت ... واضح ہو کہ جناب کا تیار کردہ روغن احمر قانی میں نے دو مریضوں میں (ایک تو میری شیر خوار بچی کو ڈبہ ہو گیا تھا اس دوسرے درد میں) استعمال کیا بہت زود اثر اور مفید پایا۔ اللہ آپکے کارخانہ کو ترقی دے۔ آمین"

... مفصل اشتہار کلاں طلب کر کے ملاحظہ فرمایئے۔

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تلیلی پارہ ضلع ہوگلی

خوبصورتی، صباحت ملاحت اور حسن و جمال عجیب نعمت ہے
جو لوگ اس بات کے مؤید ہیں ان کیلئے دو نایاب چیزیں

پری جمال صابون

یہ صابون بیگمات بھی استعمال کرتی ہیں ...

زنانہ سنگھار بکس

یہ بکس رجسٹری شدہ ہے اور ہندو مسلم ...

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن ہر سبجال ...

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

...

عرق بخار

...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

...

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

آسمانی حکومت سے تار آیا ہے

ایک نورانی فرشتہ اسے لایا ہے۔ اس فرشتہ کا نام اخبار

غازی (ہفتہ وار)

ہے۔ یہ ہر دس یوم کے بعد مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا۔ اس میں موجودہ واقعات پر نہایت دلچسپ اور البیلے انداز میں بحث کیجائیگی۔ مذہبی معلومات۔ ادبی دلچسپیوں کے علاوہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تدابیر اس میں بتائی جائیں گی۔ پہلا پرچہ ... نومبر کو شائع ہو جائیگا۔ سالانہ چندہ تین روپے ... نمونہ مفت۔ اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن بہت معقول دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار غازی دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... کرا اس آیۃ قرآنی کو درمیان میں رکھنے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے جھوٹے اشتہار باز ... لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء ہی کی بدولت کمزوری دور ہو کر ہمواری اور یکسانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے جوب ... بدن میں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھرتا ہے۔ ... تمام اعضاء ... سفوف کے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ... دشوار ... ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ ...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

دودھ کی بنی ہوئی مٹھی چاء

SUGAR TEA

شوگر ٹی

دودھ کی بنی ہوئی خوشبودار خوش ذائقہ چاء۔ دودھ، چاء، چینی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک چمچہ صرف ایک پیالی کیلئے کافی ہوتا ہے۔ ایک ٹین ۲۵ پیالی قیمت ایک روپیہ محصول علاوہ

المشتہر:- سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل گلی نمبر ۱

ہر قسم کی سبز چادر ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

...

تسری ریشمی کپڑے

کوٹ، سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور ساڑھی اور چادر رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: تانتی نگر، بھاگلپور
دوکان: ۵۶ سندریا پٹی کلکتہ

اخباری دنیا میں تہلکہ

روزانہ "کانگریس" اخبار کی آمد

شہر دہلی سے عنقریب روزانہ "کانگریس" اخبار جاری ہوگا۔ جو ... کی بڑی تقطیع کے ۱۲ سے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا۔

اس کی خصوصیتیں

اس میں دیس پردیس کی تازہ بتازہ خبریں۔ تجارتی منڈی کے حالات، سائنس، طب وغیرہ پر ماہرین کے قابل ترین مضامین، دل کو تڑپا دینے والی قومی نظمیں، پر لطف قصے اور معنی خیز کہانیاں، غرضیکہ اخباری دنیا میں کانگریس اخبار اپنی نظیر آپ ہی ہوگا۔

اس کا مقصد

...

منیجر روزانہ "کانگریس" اخبار دہلی

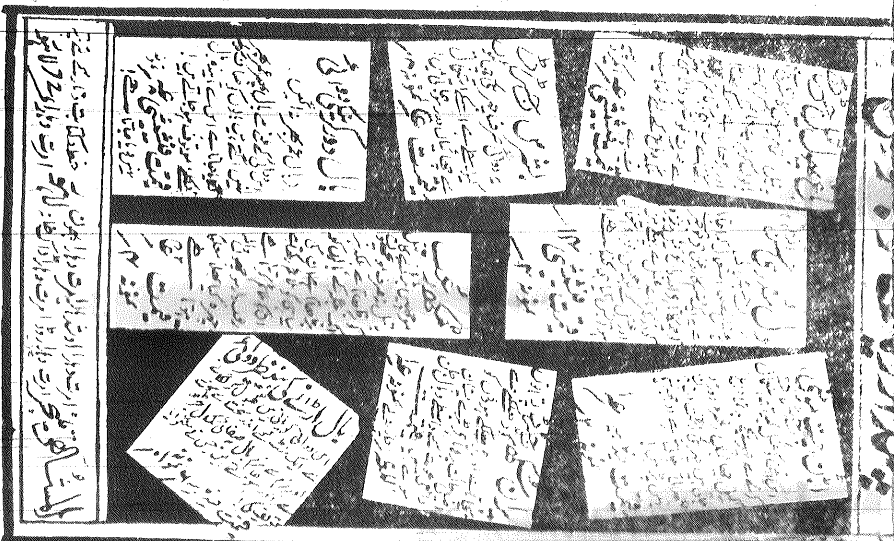

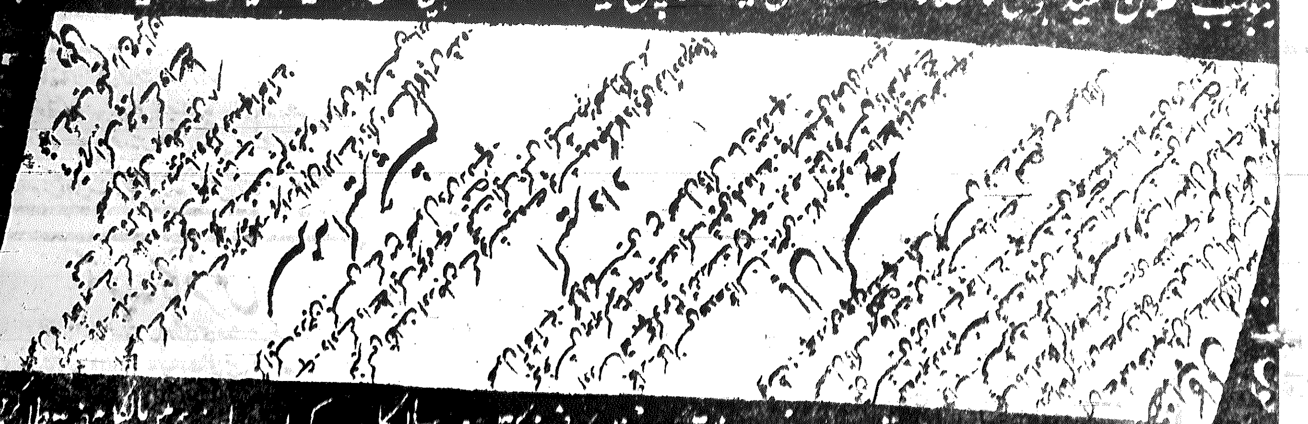

... اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

... ایک نسخہ کتاب ... مفت طلب ...

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ہجری مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳

ہندوستان کے فسادات ترکوں کی نظر میں

دائمی امن قائم کرنے کیلئے ایک ترکی اخبار کی تجویز

ان فسادات کے حل کے متعلق جس قسم کی تجاویز پیش کی ہیں جنہیں ہمارے لیڈروں کو کم از کم غور ضرور کرنا چاہیے۔

ہندوستان میں جہاں ہر قسم کے انسان کا ایک بڑا حصہ آباد ہے۔

حکومت حجاز کے متعلق ترکی قوم کی رائے

ابن سعود کی حکومت بدترین استبدادی حکومت ہے

قیمت اخبار الجمعیۃ

ہندوستان

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نہیں سر پر پڑیگی ہل چل

چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کریں معنی ادا

جسکی توصیف میں اکثر کا مراد اقبل

پتہ: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

بچھو کی دوا

خضاب

راج وید خضاب

راج وید ہری بابو... اسی کبیراج نمبر ۱۵ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ضرورت

نمک سلیمانی

آپ کا فرض

قرآن شریف مع حمائل مذہب اسلامی

دلائل المعجزات سنہری اسٹول

قاضی محمد میاں صاحب منصور پوری

(۳) رحمۃ للعالمین

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳ — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد رضی عثمانی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ — دہلی یوم سہ شنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ ہجری مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء — نمبر ۳۰

ہندوستان کے فسادات ترکوں کی نظر میں

دائمی امن قائم کرنے کیلئے ایک ترکی اخبار کی تجویز

۱۸ ستمبر کے جریدہ "صوت" میں اس کے ایڈیٹوریل اسٹاف کے ایک مشہور اہل قلم رضا بک نے جنکو مشرقی مسائل سے پوری واقفیت اور مشرقی اقوام سے گہری وابستگی ہے، ایک مقالہ لکھا ہے جس میں ان فسادات کے حل کے متعلق بعض ایسی تجاویز پیش کی ہیں جنپر ہمارے لیڈروں کو کم سے کم غور ضرور کرنا چاہیئے۔

رضا بک لکھتے ہیں کہ ایک خبر سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے اس سال فسادات میں سینکڑوں انسان قتل اور زخمی ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں بنی نوع انسان کا ایک بڑا حصہ آباد ہے، دین کو جو انسانوں کے درمیان دوستی اور محبت پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے باہمی فسادات کے لئے آلہ بنانا ایک ایسا ہی قابل افسوس واقعہ ہے جیسا ان جھگڑوں کا اس زمانہ میں جبکہ اس کی آزادی کے لئے پوری جدوجہد ہو رہی تھی اور ابھی ہونی چاہئے تھی پیدا ہونا اور ایک خطرناک صورت اختیار کر لینا ایک المناک امر ہے۔

اس وقت ہمارا روئے سخن ان تدابیر کی طرف ہے جو اس قتل و غارت کو روکنے کے لئے اختیار کی جانی چاہئیں کیونکہ ہندوستانیوں میں دراصل صرف دو ہی بڑے فرقے ہیں یعنی ہندو اور مسلمان جنکو آپس میں متحد کر دینا اور ان میں رشتہ اخوت کا پیدا ہونا ناممکن نہ ہونا چاہیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہاں کس طرح سے صلح و مصالحت ممکن ہے، تاکہ ہندوستان کی تحریک آزادی کو ضعف نہ پہنچے۔

بلاشبہ وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ یہ اختلافات رفع نہ ہوں اور تحریک آزادی ترقی نہ کرے اور یہ ملک ہمیشہ دوسروں کے قبضہ میں رہے وہ ہرگز ایسی تجاویز پر غور کرنا پسند نہیں کرتے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ ہندوستان ایک چھوٹا سا ملک نہیں ہے بلکہ ایک بر اعظم ہے، جس میں مختلف قومیں آباد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی ایک جداگانہ زبان ہے، جداگانہ طرز معاشرت ہے، جداگانہ دین ہے لہذا ہندوستان میں امن چین قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ اقوام ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم کریں اور ایک دوسرے کی سیاسی اور اقتصادی ضروریات کا خیال رکھیں، اور پھر اس قسم کا ایک باہمی سمجھوتہ کر لیں کہ اگر آپس میں کوئی تصادم ہو تو کس طرح سے اس کا فیصلہ ہوا کریگا۔

آپس کے فرقہ وارانہ تصادم کا حل صرف اسی صورت سے ممکن ہے کہ ہندوستان کو ایسے ٹکڑوں میں منقسم کر دیا جائے جہاں ایک زبان بولی جاتی ہے اور جہاں کے رہنے والوں کی اقتصادی و معاشرتی حالت یکساں ہو۔ ہندوستان کو اس طرح تقسیم کرنے سے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ ایک مذہب کے پیرو کسی نہ کسی حصہ ملک میں اکثریت حاصل کر لیتے ہیں اور اس وجہ سے دینی جھگڑے خود بخود مٹ جاتے ہیں۔ اس تقسیم کے بعد ہندوستان باہمی جھگڑوں کا شکار ہونیکی بجائے معقول طور پر تنظیم شدہ اجزاء کا ایک "کل" بن سکتا ہے۔

قدرت نے ہندوستان کو تین حصوں میں جغرافی حیثیت سے تقسیم کیا ہے یعنی شمالی مغربی، شمالی مشرقی اور جنوبی ان تینوں حصوں میں سے ہر ایک میں ایسی ایسی بہت سی قومیں آباد ہیں۔ جن کی زبان ایک اور معاشرت یکساں مگر باقی دوسری قوموں سے علیحدہ ہے۔

مثال کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ شمالی مغربی حصہ میں دس مندرجہ ذیل زبانیں بولی جاتی ہیں اور لہذا دس ہی ایسی قومیں آباد ہیں جن کی معاشرت ایک دوسرے سے جدا ہے۔

سندھی، سندھ کی۔ بلوچی بلوچستان کی۔ پشتو، صوبہ سرحدی کی۔ کشمیری، کشمیر کی۔ پھواری پنجابی شمالی پنجاب یعنی راولپنڈی اور اس کے مضافات کی۔ ملتانی پنجابی، جنوبی مغربی پنجاب کی۔ خالص پنجابی، جنوبی مشرقی پنجاب کی۔ مغربی ہندی دہلی اور اس کے گرد و نواح کی۔ ہندی، راجپوتانہ کی۔ گجراتی، گجرات کی۔

ہندوستان کے دو باقی حصوں کی بھی تقسیم اسی طرح ہو سکتی ہے، کیونکہ وہاں بھی زبانوں کا فرق موجود ہے۔ لہذا ان سب قوموں کو خوش کرنے اور باہمی طور پر دوست رکھنے کے لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ ان کی زبان اور ان کی جداگانہ ہستی کو تسلیم کر لیا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا بلکہ ایک دوسرے کو ان میں ترجیح دی گئی یا ایک دوسرے پر مسلط کیا گیا تو یہ جھگڑے باقی رہیں گے۔ کانگریس نے جو زبان کے لحاظ سے ہندوستان کی تقسیم کی ہے وہ کافی نہیں ہے، بلکہ صوبہ بنگال پنجاب جیسے بڑے بڑے اور ایک ہی زبان بولنے والے صوبوں کو معاشرت کی یکسانیت کے مطابق چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔

ہندوستان کو بچانے والی بہترین اور معقول ترین سیاسی تدبیر یہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے لیکن اس تدبیر کو قوۃ سے فعل میں لانے والا کون ہے؟ کیا انگریز ہیں؟ وہ تو ہندوستان کی حالت کو صحیح معنوں میں سمجھنے والے اور مندرجہ بالا تدبیر کے مطابق ہندوستان کے اختلافات کو مٹانے والے ہندوستانی قوم پرستوں کے سیاسی پروگرام کو ضبط کر رہے ہیں۔ اسلئے ان سے ایسی توقع فضول ہے۔ ان کا تو مقصد یہی ہے کہ ایسی تجاویز جو ان اختلافات کو رفع کرنے میں مدد دیں، ملک کو معلوم نہ ہوں تاکہ ان کا قبضہ ہمیشہ ہندوستان پر قایم رہے۔

لیکن امید ہے کہ یہ ہندوستانی قوم پرست اس سے اور ہمت پکڑیں گے کیونکہ ان کے اہل وطن کی راحت اور آسائش نقد ان کی کامیابی کے ساتھ وابستہ ہے۔ در نہ یہ جھگڑے یونہی جاری رہیں گے۔

حکومت حجاز کے متعلق ترکی قوم کی رائے

ابن سعود کی حکومت بد ترین استبدادی حکومت ہے

استانبول۔ ۲۹ ستمبر۔ بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ سلطان ابن سعود۔ جس نے ملوکیت حجاز کا اعلان کیا ہے۔ ترکی قوم نے اس کی طرف سے اپنی ہمدردی ہٹا لی ہے کیونکہ اس دستور اساسی نے اس کی مطلق العنانی کو قانونا جائز قرار دیدیا ہے۔ جو ابن سعود نے وہاں قائم کر دی ہے اخبار "وقت" نے حجاز کے آئین کا خلاصہ شائع کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان کے نامزد کردہ لوگوں کی ایک کونسل ہوگی جس میں اہل حجاز کے نمایندوں کو داخلہ کا موقع نہیں دیا جائیگا۔ محکمہ جنگ، امور خارجی، اور مالیات پر سلطان کو پورا اختیار حاصل ہے۔ وہ اس کا وعدہ کرتے ہیں کہ قوانین شریعت کی پابندی کی جائے گی۔ لیکن وقت یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ظالم و سفاک سلاطین اور مطلق العنان خلفانے قوانین شریعت کی پابندی کا حلف نہیں لیا تھا۔ ابن سعود نے حجاز میں جو حکومت قائم کی ہے وہ بدترین مطلق العنانی ہے۔ اس کے عہد حکومت میں اسلامی قوانین کی علانیہ خلاف ورزی ہو رہی ہے اور اسلامی مفاد کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سیاسی ضروریات کی بنا پر حکومت ترکی سلطان ابن سعود کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم رکھے گی۔ مگر ترکی قوم جس نے ہر طرح کی خود مختار حکومت کی زنجیروں کو توڑ پھینکا ہے اسکو ملک حجاز سے کسی طرح کی ہمدردی نہیں ہو سکتی ہے۔

قیمت اخبار الجمعیۃ	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	للعہ	۱۲
ششماہی	۴/۸	۴
فی پرچہ	۱	

خضاب چاند تارا — پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئے سر سے پڑیگی ہلچل — چاند تارے کا کچھ اس طرح سے پڑا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کو ہیں معنی ادنیٰ — جسکی توصیف میں اکثر کا ہے مصرا دا قل

ملنے کا پتہ: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ اسکولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سے) برس ہا برس کے سفید و سیاہ داغ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فورا رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ بچوں عورتوں اور بیکٹ فونوٹک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شہد لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

المشتہر: نیجر بیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ گنتی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس عہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی بیلیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے جلد میں محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریبا ۲۴ تولہ مجلد منقش قیمت مع محصول ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی بیلیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ۲ جلد قیمت ۶-۸-۰ محصول بذمہ مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۳۱ روپیہ سابق میں ۱۱۰ روپیہ قیمت تھی۔ محصول بذمہ مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبولی حنائی کاغذ قیمت ۲۳-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۰ روپیہ

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر قیمت ۲۲-۸-۰

المشتہر مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۲۴ بمبئی نمبر ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ، دلائل قوی، بیان پختہ، روایات صحیح، حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کو ہر مسلمان گھرانے میں موجود رکھنا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات، احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کی بابت جو جو گفتگو ہے ان کی بابت بیان ہیں۔ تاریخی جغرافی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں ہیں۔ قیمت بلا محصول

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر، لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریبا ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت عام ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن، انجمن ہدایت اسلام بمبئی نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول جلد دوم۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

ملنے کا پتہ: خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مینجر دفتر رحمۃ للعالمین دروازہ ریاست پٹیالہ

آپ کا فرض

اخبار الجمعیۃ نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچادیں۔

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۸ر ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

نکاح مُرتدہ

(از حضرت مولانا احمد سعید صاحب)

ہندوستان میں کچھ عرصہ سے مسلمان عورتوں نے فسخ نکاح کے لئے ایک عجیب خطرناک صورت اختیار کرلی ہے۔ بعض اپنے خاوندوں کی عدم توجہ یا مالی افلاس کے باعث اور بعض اُن کی بدخوئی و بدمزاجی کے سبب اُن سے طلاق لینے کے لئے نہایت غیر مشروع طریقہ اختیار کرتی ہیں۔ اس تمام خرابی کی وجہ خاوندوں کی اپنے فرائض سے ناواقفیت اور عورتوں کی جہالت کے سوا ایک اور چیز بھی ہے اور وہ انگریزی حکومت میں ایک محکمہ شرعیہ کا فقدان ہے۔ باقاعدہ قاضی کے عدم تقرر کے باعث بے گناہ عورتوں کے خاوندوں نے من مانی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور ان سے عورتوں کو بجا طور پر یہ شکایت پیدا ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ اُن کے خاوند اچھا سلوک نہیں کرتے۔ شریعت اسلامیہ نے اس صنف نازک پر کوئی ایسی دفعہ نہیں لگائی ہے جس کی رو سے خاوند کو اپنی عورت پر ہر قسم کے مظالم کی اجازت دی گئی ہو۔ بلکہ قرآن کریم نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے نہایت پر زور اور روشن طریق پر فرمایا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔

اسقدر مختصر اور اتنا جامع قانون حقوق نسواں کے متعلق کسی دوسرے مذہب کی کتابوں میں آج تک نظر سے نہیں گذرا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو تقریر حقوق ازدواج پر فرمائی ہے وہ اس آیت کی کامل اور نہایت واضح تفسیر ہے۔ باوجود مذہب کی ان تصریحات کے آج کل مسلمان جو سلوک اپنی عورتوں کے ساتھ کر رہے ہیں وہ یقیناً قابل افسوس بلکہ مذہب کی توہین ہے۔ آج صد ہا لڑکیاں برسوں سے اپنے ماں باپ کے ہاں بیٹھی ہوئی ہیں نہ اُن کو روٹی کپڑا دیا جاتا ہے اور نہ اُن کو طلاق دی جاتی ہے۔ گورنمنٹ کا کوئی قانون ایسا نہیں ہے جو مرد کو طلاق پر مجبور کر سکے۔ استغاثے دائر ہوتے ہیں لیکن نتیجہ بجز اسکے کچھ نہیں ہوتا کہ عورت کو ایک نالائق اور نااہل خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اس مصیبت پر گورنمنٹ کو تو غرض ہی کیا تھی کہ وہ توجہ کرتی مگر بدقسمتی سے کسی مسلم جماعت نے بھی آواز بلند نہیں کی۔ عورتوں نے اس بے بسی اور بے کسی سے مجبور ہو کر اپنے لئے ایک غلط اور سخت مہلک راہ عمل تجویز کرلی۔ اس ناقصات العقل جماعت کی عقل نے اسے جو راستہ دکھایا وہ مرتد ہو کر نکاح سے آزادی حاصل کرنا تھا۔ اس معاملہ میں قانون انگریزی نے ان کی امداد و رہنمائی کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہزاروں کی تعداد میں مسلمان عورتیں محض خاوندوں کے ظلم سے مرتد ہو چکی ہیں۔ بعض ان میں سے فسخ نکاح کے بعد پھر اسلام میں واپس آگئیں لیکن ایسی تعداد بھی ہزاروں تک پہنچتی ہے جو اس وقت نہ صرف مرتد ہیں بلکہ غیر مسلموں کی مردم شماری بڑھانے کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔

قانون انگریزی میں اگر ایک مسلمان عورت دوسرا مذہب اختیار کرلے تو اُس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے لیکن اگر ایک ہندو یا عیسائی عورت مسلمان ہو جائے تو اُس کے خاوند کو ہندو اور عیسائی قانون کے موافق حق زوجیت باقی رہتا ہے۔ اب تک بیشمار واقعات اس قسم کے پیش ہو چکے ہیں کہ مرتدہ عورت مسلمان خاوند کو واپس نہیں دلائی گئی۔ اور اگر کسی عورت نے اسلام قبول کرلیا تو وہ اُسکے غیر مسلم خاوند کو واپس دلائی گئی، بلکہ بعض مقدمات میں تو فرضی خاوند عدالت کے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ عورت اُسکے خاوند ہونے سے انکار کر رہی ہے وہ کہتی ہے میرا نکاح ہی نہیں ہوا لیکن فرضی خاوند کا فرضی ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ کئی مقدموں میں آریوں کو اس مصنوعی کارروائی میں کامیابی بھی ہوئی۔ نومسلمہ فرضی خاوند کو واپس ہی نہیں دیگئی بلکہ مسلمان خاوند کو بسلسلہ اغوا سزا بھی کردی گئی۔ ان حالات میں اسلام اور مسلم قومیت کو جس ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے وہ ظاہر ہے۔

بعض حضرات نے اس مصیبت سے بچنے کے لئے خلع پر زور دیا ہے اخبارات میں خلع کی ضرورت پر مضامین بھی لکھے گئے ہیں۔ لیکن خلع اس مصیبت کا حقیقی علاج نہیں۔ جن لوگوں نے اس پر آواز بلند کی تھی ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ خلع کی حقیقت سے واقف نہ تھے۔ خلع بھی ایک قسم کی طلاق ہے۔ جو خاوند کی رضامندی پر موقوف ہے۔ اگر خاوند روپیہ لے کر بھی طلاق نہ دے تو عورت اُسے مجبور نہیں کر سکتی۔ یہ ظاہر ہے کہ حضرات علمائے کرام ہی اس مصیبت میں امت کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ نفاذ کی طاقت علماء کے قبضہ میں نہیں ہے۔ لیکن اگر جمعیۃ علماء متفقہ طور سے مذہبی نقطۂ نظر سے کسی مسئلہ کو طے کر دے تو پھر مسلمان گورنمنٹ کو مجبور کر سکتے ہیں اور کونسل کے مسلمان ممبر اس قسم کا قانون وضع کر سکتے ہیں جو اس صنف نازک کی مذہبی اور روحانی حفاظت کے لئے مفید ہو۔

سب سے پہلے جس چیز پر غور کرنا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کا ارتداد فسخ نکاح کا موجب قرار نہ دیا جائے۔ کوئی عورت جو کسی مسلمان کی منکوحہ ہو وہ اسلام کے علاوہ خواہ کوئی مذہب اختیار کرلے لیکن تبدیلئ مذہب سے نکاح فسخ نہ ہوگا اور خاوند کو مثل سابق اپنی منکوحہ پر حق زوجیت باقی رہے گا۔ اگر اس پر علماء کا اتفاق ہو جائے تو یہ چند خاوندوں کی تکلیف سے جو عورتیں ارتداد قبول کرتی ہیں اُس کا انسداد کر دے گی نہ صرف عورتوں کے ارتداد کا دروازہ بند ہو جائے گا بلکہ ناجائز طریقہ سے طلاق حاصل کرنا بھی موقوف ~~مسدود~~ ہو جائے گا۔

لیکن ہماری مصیبت کا خاتمہ صرف اس ہی چیز پر نہیں ہوتا کیونکہ یہ قانون عورتوں کو تو ضرور ارتداد سے محفوظ کر دے گا لیکن اس کے ساتھ ہی ظالم خاوندوں کے ہاتھ اور مضبوط کر دیگا۔ اس کے بعد عورت جائز یا ناجائز کسی طریقہ سے بھی ظالم اور نااہل خاوند سے گلوخلاصی نہ حاصل کر سکیگی۔ اس لئے ہمیں ایک دم قانون کی بھی ضرورت ہے جس میں مجسٹریٹ کو اختیار دیا جائے کہ وہ نالائق اور نااہل خاوند کو طلاق پر مجبور کرے۔ اگر خاوند مجسٹریٹ کے حکم کو بھی نہ مانے تو خود مجسٹریٹ نکاح فسخ کر کے عورت کو اجازت دیدے کہ وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ مجسٹریٹ کو یہ حق کس صورت میں دیا جا سکتا ہے یہ حضرات علماء کا کام ہے۔ جمعیۃ علماء موجودہ حالت میں جبریہ طلاق کی جو وجوہات مقرر کر دے اُس ہی کے موافق قانون وضع کرانے کی کوشش کیجائے۔ ہمیں امید ہے کہ علماء بہت جلد اپنے خیالات سے مطلع کریں گے کہ آئندہ سالانہ اجلاس میں ان معاملات کا متفقہ فیصلہ کیا جا سکے۔ حضرات علماء سے درخواست ہے کہ وہ جو مضمون روانہ کریں اُس میں عربی عبارت کا ترجمہ ضرور کر دیں تاکہ عوام بھی اُس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں جناب مولانا محمد اکرم صاحب صدر مدرس اورینٹل کالج لاہور کے دو مضمون نکاح مرتدہ کے متعلق شائع کریں گے۔ پہلا مضمون تو مولانا موصوف نے موجودہ واقعات سے متاثر ہو کر لکھا تھا لیکن اس کے بعد ہی حضرت مولانا کو حسن اتفاق سے جسٹس رینڈا ور جسٹس جیٹرجی کا ایک فیصلہ مل گیا جو جج صاحبان نے ۱۹۰۵ء میں ہدایہ اور عالمگیری کی تصریحات پر کیا تھا۔ اس فیصلہ میں مرتدہ کے نکاح کا فسخ تسلیم کیا گیا ہے۔ مولانا نے اس فیصلہ کو پڑھ کر فوراً ہی دوسرا مضمون لکھا جو درحقیقت جج صاحبان کے فیصلہ پر تبصرہ ہے۔ ہم انشاء اللہ دونو مضمون یکے بعد دیگرے "الجمعیۃ" میں شائع کریں گے ہم علماء سے عموماً اور ممبران جمعیۃ علماء سے خصوصاً مکرر درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات سے جلد از جلد دفتر کو مطلع کریں۔

امید ہے کہ دوسرے اسلامی جرائد بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے +

امپیریل کانفرنس میں ہندوستانی نمائندگی

ہندوستان سے باہر بین الاقوامی اجتماعات میں حکومت کی طرف سے جو لوگ ہندوستان کی نمائندگی کے لئے بھیجے جاتے ہیں وہ دراصل ہندوستان کی نہیں بلکہ اس کی غلامی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہاں تو ان کی خفیف الحرکتیاں خیر کچھ تہ بھی جاتی ہیں، اگر دنیا کی دوسری آزاد و خود مختار قوموں کے سامنے جب وہ حکومت کی قصیدہ خوانی اور اپنی غلامانہ زندگی پر اظہار قناعت بلکہ تفاخر کرتے ہیں تو وہ وقت غریب ہندوستان کے لئے ڈوب مرنے کا ہوتا ہے۔ آج کل اسی قسم کی شرمناک نمائندگی کا ارتکاب مہاراجہ بردوان صاحب فرما رہے ہیں جنہیں حکومت ہند نے امپیریل کانفرنس میں خود مختار برطانی مستعمرات کے نمائندوں کے پہلو بہ پہلو بیٹھنے کا شرف عطا کیا ہے۔ جنوبی افریقہ، کینیڈا، اور اسٹریلیا وغیرہ کے نمائندوں کے ساتھ ہندوستان کے اس غلام نمائندے کا جوڑ بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے مخمل میں ٹاٹ کا پیوند۔ ان کی آزادخیالیاں تو اس حد تک بڑھی ہوئی ہیں کہ وہ برطانی کامن ویلتھ میں خود برطانیہ کے مساوی حصہ مانگ رہے ہیں، اور داخلی معاملات تو درکنار انہیں خارجی معاملات میں بھی برطانیہ کی بالادستی ناگوار ہے، مگر ان حضرت کا یہ حال ہے کہ آقائے ولی نعمت کی حمد ثنا کے ترانوں سے زبان سوکھی جاتی ہے اور آزاد قوموں کو بہلانے کے لئے اپنے صیاد اور کنج قفس کی اس طرح تعریفیں کر رہے ہیں کہ جیسے آپ کو خاص اسی مقصد کے لئے پالا گیا ہے۔ کانفرنس میں جب جنوبی افریقہ کی آزاد قوم کا نمائندہ جنرل ہرٹزوگ کھڑا ہوا تو اس نے صاف صاف کہدیا کہ ہم برطانی سلطنت میں صرف اس شرط کے ساتھ شامل رہ سکتے ہیں کہ یہ آزاد قوموں کی مشترکہ سلطنت ہو نہ کہ غلام قوموں کی۔ برطانیہ کی دولت مشترکہ کا بقا اس کے تمام ارکان کی آزاد خواہش پر منحصر ہے اور یہ آزاد خواہش اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ انہیں سلطنت میں رکنیت کے کامل مساویانہ حقوق حاصل ہوں۔ لیکن جب ہمارا غلام نمائندہ کھڑا ہوا تو اس نے یہ شرمناک تقریر کی کہ:-

"فطرۃً ہر نمک حلال ہندوستانی کو دامن برطانیہ سے وابستگی پر فخر کرنا چاہئے اور یہ پختہ یقین رکھنا چاہئے کہ صرف انگلستان سے ہندوستان کا تعلق ہی ہندوستان کو یہ شرف بخش سکتا ہے کہ وہ عظیم الشان دولت مشترکہ برطانیہ کا ایک معزز رکن بن جائے۔ ہندوستان برطانی سلطنت میں اپنے درجہ پر نازاں ہے۔ ہندوستان کی مختلف الخیال اور مختلف الاصل قوموں کو سب سے زیادہ جو چیز ایک رشتہ میں منسلک کئے ہوئے ہے وہ صرف سلطنت برطانیہ کی وفاداری کے عمیق جذبات ہی ہیں"

یہ ایسے الفاظ ہیں کہ اگر آزاد قوموں کے مجمع کے بجائے ہندوستانی خان بہادروں کی کسی امن سبھا میں کہے جاتے تو زیادہ موزوں ہوتے۔ ہماری رائے میں آئندہ اسمبلی کے تمام ہندوستانی نمائندوں کو حکومت سے دست بستہ عرض کرنا چاہئے کہ وہ اب کسی ہندوستانی کو بین الاقوامی اجتماعات کی شرکت کا فخر عطا نہ کرے اور اگر ہندوستانی نمائندگی کی کوئی شدید ضرورت ہو تو یہ جلیل القدر خدمت کسی صاحب بہادر ہی کے سپرد کر دی جایا کرے +

وائسرائے کا دورہ سرحد

ہز اکسلنسی وائسرائے ہند صوبہ سرحد میں پہلی مرتبہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ یقین ہے کہ حکومت کے وفاداروں کا طبقہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر بڑے بڑے ایڈریس پیش کریگا جنمیں شاندار الفاظ کے ساتھ حکومت کی تعریف و توصیف کی جائیگی اور ان برکات کو ایک ایک کر کے گنایا جائیگا جو انگریزی حکومت کی بدولت صوبہ سرحد پر نازل ہو رہی ہیں۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں اس ظلم کی تلافی کا بھی مطالبہ کر دیا جائے جو سرحد کے چند غریب الوطن باشندوں پر حکومت نے برپا کیا ہے تو شاید نامناسب نہ ہوگا کیا عجب کہ ان مقبولان بارگاہ حکومت کی بدولت وائسرائے سے ایک ایسا کام بھی ہو جائے جو مبنی بر انصاف کہا جا سکتا ہو اور ان مظلوموں کو جو عرصہ سے غربت وطن کی تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں دوبارہ اپنے وطن کی سرزمین پر قدم رکھنے کا موقع مل جائے +

اعلان

کانگریس کا انقراض

تمام ہندوستان میں صرف کانگریس ہی ایک ایسی جماعت رہ گئی تھی جسے ہندوستانیوں کی مشترکہ قومی جماعت کہا جا سکتا تھا مگر اب مالوی جی نے جدید انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی قائم کر کے اس میں بھی انتشار پیدا کر دیا ہے اور اگرچہ ابھی تک انتخابات کی وجہ سے یہ محض دو سیاسی پارٹیوں کا سوال بنا ہوا ہے مگر آخر کار اس کا انجام یہی نظر آتا ہے کہ جب تمام ہندو ایک علیحدہ پارٹی میں منظم ہو جائیں گے تو کانگریس کے اندر بھی خود بخود ہندو مسلم سوال پیدا ہو جائے گا۔ ہندوستان کی اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے کہ اس کی وہ انجمن بھی جو آج تک آزادی اور حریت کے مطالبات پیش کرتی رہی تھی اور ہمیشہ اتحاد و اتفاق کی تلقین اس کے پروگرام کا جزو لاینفک بنی رہی تھی آپس کی جنگ میں مصروف نظر آ رہی ہے۔

صوبہ متحدہ کی کانگریس کمیٹی کے متعلق جو افسوسناک واقعات اخباروں میں شائع ہو رہے ہیں اُن کو دیکھکر ہندوستان کے وطن پرستوں کی موجودہ ذہنیت پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے قوم کے وہی معزز لیڈر جو آج سے تین چار سال قبل حکومت کے ساتھ عدم تعاون کر رہے تھے آج اسی حکومت کی عدالتوں میں ایک دوسرے پر مقدمے دائر کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں اور اغیار کو اپنا تماشہ دکھا کر دنیا کو ہنسنے کا موقعہ بہم پہنچا رہے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بنارس کے ایک پنڈت نے ان سب پر ایسا کونسا جادو کر دیا ہے کہ اب نہ انہیں ملک کے مشترکہ مفاد کا خیال ہے، نہ ہندو مسلم اتحاد ان کے نزدیک کوئی وقعت رکھتا ہے اور آزادی کا وہ نصب العین جسے وہ ہمیشہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اب ان کے سامنے باقی رہا ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں ہماری تو یہ رائے ہے کہ جب تک یہ ہندو مسلم مناقشات باقی ہیں، اور چند خودغرض و متعصب رہنماؤں کے پیچھے ہندوؤں کی پوری قوم بھیڑ بکریوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے چل رہی ہے اس وقت تک کے لئے تمام ملک کی کانگریس کمیٹیوں کو بند کر کے ان کے دفاتر میں قفل ڈال دئے جائیں تاکہ کم سے کم ملک کی یہ جماعت تو مناقشات کی وبا سے محفوظ رہے +

اسمبلی میں مسلمانان دہلی کی نمائندگی

دہلی کے انتخابات اسمبلی کے متعلق پنڈت مالوی اور لاجپت رائے کے جس اعلان کا عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا وہ اب شائع ہو گیا ہے اور اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ دونوں اصحاب اسمبلی میں دہلی کی نشست کو ہندوؤں کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ سوامی شردھانند نے بھی اپنے ایک اعلان میں اس خیال کی تائید و توثیق کر دی ہے۔ اب اس کے بعد یہ امید کرنا لاحاصل ہے کہ ہندو اکثریت کے مقابلہ میں مسلمان اقلیت کسی نمائندہ کو بھیجنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ سنگٹھن کے یہ آقائے ثلثہ ہیں، جس طرف جائیں گے ہندو قوم بھی اسی طرف جائے گی، اور ان کا فتویٰ صادر ہونے کے بعد ہندوؤں سے کسی وسیع النظری یا بے تعصبی کا ظہور قطعاً محال ہے۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کو مایوس نہ ہونا چاہئے اور اپنی طرف سے ہر امکانی کوشش کرنے کے بعد پھر نتیجہ کو دیکھنا چاہئے۔

اس موقعہ پر اگر دہلی کے مسلمانوں نے انتخابات میں پورا حصہ نہ لیا یا کم تعداد میں شریک ہوئے تو یہ ان کی نہایت سخت غلطی ہوگی۔ اور اگر مسٹر آصف علی خدانخواستہ کامیاب نہ ہو سکے تو یہ کہنے کو ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی عدم شرکت کے باعث کانگریس کے امیدوار کو ناکامی ہوئی اسلئے ہماری پرزور رائے یہی ہے کہ اس مرتبہ ہر مسلمان رائے دہندہ انتخاب میں حصہ لے کر مسٹر آصف علی کو رائے دے تاکہ اتمام حجت ہو جائے اور ہم یہ کہہ سکیں کہ مخلوط انتخاب کی موجودگی میں مسلمانوں کے مفاد و حقوق کی حفاظت قطعی غیر ممکن ہے کیونکہ اگر تمام مسلمان مل کر بھی کسی امیدوار کو منتخب کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ یہی ایک ایسی تجویز ہے جس پر عمل کر کے ہم حکومت اور قوم دونوں سے اپنے اس حق کو تسلیم کرا سکتے ہیں کہ ہمیں ہندوؤں سے علیحدہ حق انتخاب ملنا چاہئے +

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں + (مینیجر)

اقتباسات

غازی عبدالکریم کی ناکامی کے اسباب

خود غازی کی زبان سے

حال کے واقعات میں جس واقعہ نے دنیا کو سب سے زیادہ حیران کیا ہے وہ ریف کے مجاہد اعظم غازی محمد بن عبدالکریم کی خلاف توقع شکست اور جلاوطنی ہے۔ ہر شخص اس غیر متوقع انقلاب کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اور لوگوں کے استغراب کو مطمئن کرنے کے لئے مختلف حلقوں سے مختلف وجوہ بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ معتبر اور مستند وہ بیان ہے جو اس معاملہ میں خود غازی ممدوح سے حاصل کیا گیا ہے۔ دوران میں جبکہ غازی عبدالکریم کو ارض مراکش سے جزیرہ ری یونین کی طرف منتقل کیا جا رہا تھا۔ تو ایک شخص بڑی مشکل سے ان تک پہنچا۔ اور اس نے جہاد ریف کی ناکامی اور ان کی جلاوطنی کے اسباب دریافت کئے۔ اس کے جواب میں انہوں نے جو کچھ فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

میں چاہتا تھا کہ ریف کو فرانس اور ہسپانیہ کی طرح ایک خود مختار ملک بناؤں اور وہاں ایک آزاد اور صاحب سیادہ حکومت قائم کروں۔ جو کسی بیرونی طاقت کی حمایت یا وصایت کے ماتحت نہ ہو۔ لیکن سب سے پہلے میں نے اپنے اہل وطن کو یہ تعلیم دی کہ جب تک وہ ایک دیوار کے اجزاء کی طرح باہم مربوط و متصل نہوں گے اور قبائلی عصبیت کو مٹا کر صدق و اخلاص کے ساتھ ایک قوم نہ بنجائیں گے اسوقت تک دنیا میں ان کا عزو شرف کی زندگی بسر کرنا محال ہے میں نے یہ حقیقت ان کے ذہن نشین کردی۔ کہ جس طرح ان کا ایک دین ہے۔ اسی طرح ایک وطن بھی ہے۔

مجھ پر بعض نکتہ چینوں نے اکثر اعتراض کیا ہے کہ میں نے وحدت کی گفتگو نے صلح میں معنی استقلال کی تحدید کو قبول کرلیا تھا۔ مگر یہ تحدید ضروری تھی۔ ہمیں الفاظ اور اصطلاحات سے کچھ غرض نہیں ہے۔ مقصود حقیقی یہ ہے کہ ہمیں اپنے اندرونی معاملات میں کامل آزادی ہو۔ اپنے ملک میں ہم تنظیم و ادارہ کی جو صورت چاہیں اختیار کریں۔ اور بیرون ملک میں جس سلطنت سے بھی چاہیں سیاسی و اقتصادی تعلق قائم کریں یہ آزادی عمل جس صورت سے حاصل ہو وہی ہمارا استقلال ہے۔

میں نے اور میرے بھائی نے ۱۹۲۳ء میں اپنی حکومت کا نام جمہوریت ریف رکھا تھا۔ اور خاص میں جو مہر کاری بنا کر طیار کرائے تھے ان پر بھی یہی الفاظ لکھوائے تھے۔ اس سے ہماری مراد یہ نہ تھی کہ ہماری حکومت کوئی نیابتی اور پارلیمنٹری حکومت ہے، بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ وہ مختلف حلیف و متفق قبائل سے مرکب ہے۔ اگرچہ حقیقی معنوں میں اسے جمہوریت بنانے کا ارادہ ہمارے دل میں موجود تھا۔ مگر موجودہ حالت اس کے لئے مناسب نہ تھی۔ کیونکہ جب کوئی قوم بن رہی ہو تو ابتدا کار میں اسے ایک مضبوط ہاتھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو منتشر اجزا کو جوڑ دے۔

مگر بدقسمتی سے چند گنتی کے آدمیوں کے سوا مجھے کسی نے نہ سمجھا۔ میرے مخلص ترین مددگاروں کو بھی جو علم اور ذکاوت کے لحاظ سے بھی کچھ کم نہ تھے یہ غلط فہمی رہی کہ جمہوریت کا منشاء ہر قبیلہ کو کلیتہً آزاد چھوڑ دینا ہے اور فتح حاصل کرنے کے بعد مجھے ایسا ہی کرنا پڑیگا۔ حالانکہ وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قبائلی استقلال قومی شیرازہ کو پارہ پارہ کر دیگا۔

میری ناکامی کا اگر واحد سبب نہیں تو کم از کم سب سے بڑا سبب مذہبی تعصب ہے۔ ریف میں مشائخ طریقت کو مغرب اقصیٰ اور تمام اسلامی ممالک سے زیادہ نفوذ و اثر حاصل ہے اور ان کی مدد کے بغیر میرے لئے ہلنا بھی مشکل تھا۔ اور پھر ان کے اعتماد کے لئے مجھے مجبور ہونا پڑتا تھا۔ میں نے ابتدا ہی [illegible]

براہین سے ان لوگوں کو اپنا حامی بنا لیا تھا۔ مگر خانوادۂ حملاشہ کے سوا جن کا شیخ میرے والد کا دوست تھا باقی تمام خانوادوں نے میری مدد سے انکار کر دیا۔ بلکہ جب میں نے سامان جنگ کی خریداری کے لئے اوقاف کا روپیہ استعمال کیا تو یہ لوگ علانیہ میری مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے لاکھ سمجھایا کہ یہ اموال جہاد استقلال سے زیادہ کسی صحیح اور مقدس مقصد کی راہ میں خرچ نہیں ہو سکتے۔ مگر تنگ نظری نے انہیں کچھ نہ سمجھنے دیا۔

میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ بعض مواقع پر میری سیاست میں عواطف دینی نے بہت کچھ میری مساعدت بھی کی ہے۔ مثال کے طور پر جب اجدیر پر ہسپانیہ کا قبضہ ہوا تو اس کی فوج نے ایک مسجد کو اپنا اصطبل بنا لیا۔ میں نے یہ حال سنا تو دو تین قائدوں کو جو ورع و تقویٰ کے لئے مشہور تھے، وہاں بھیجا تاکہ خود تحقیق کرائیں۔ چنانچہ ان کے آنے کے بعد جب میری فوج کو حقیقت حال کا علم ہوا تو ان کی حماست و فداکاری میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔ مگر افسوس ہے کہ یہ دینی غیرت و حمیت کے جذبات جہالت سے ملوث ہو کر تعصب و تنگ نظری میں تبدیل ہو گئے ہیں اور ان سے فائدہ کی جگہ نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام تعصب اور خرافات کا دشمن ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے مغرب اور الجزائر کے عام مسلمان اس اسلام سے بہت دور جا نکلے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے۔ جو لوگ اپنے تئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بتاتے ہیں وہ اسلام کی کوئی خدمت کرنے کے بجائے، قوم میں اپنے شخصی اقتدار کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے آپکو لات و منات کی طرح بت بنا لیا ہے جسے جہلاء پوجتے ہیں جس چیز کا نام انہوں نے طریقہ دینی رکھا ہے اس سے مراد ایک مرتب لشکر ہے جو ان کی اغراض شخصیہ کی خدمت کرتا ہے۔ حالانکہ اسلام تقدیس اشخاص سے کوسوں دور ہے۔ اگر ان لوگوں میں صحیح دینی روح موجود ہوتی تو وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق، دشمن کے مقابلہ میں بھائی بھائی بن جاتے اور حریت و استقلال کی راہ میں جانیں قربان کر دیتے مگر مشائخ طرق اور نام نہاد رؤسائے دینی نے اپنی نفسانی خواہشات اور ذاتی عیش و آرام کے آگے کتاب اللہ و سنت رسول کو ٹھکرا دیا اور گھروں میں آرام سے بیٹھ رہنے کیلئے بہانہ یہ نکالا کہ وطن کے لئے جنگ کرنے کی دین میں کوئی اصل نہیں ہے!

آخر مجھے اپنے جہاد کی راہ صاف کرنے کے لئے ان مشائخ کے خلاف بھی اپنی قوت صرف کرنی پڑی جو حریت و استقلال کی ہر کوشش کے مخالف تھے۔ مگر میری اور خود ریفیوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے مجھ کو نہیں سمجھا۔ مشائخ طریقت جو میرے اور وطن کے شدید دشمن تھے میری کوششوں پر پانی پھیرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے تمام ملک کے طول و عرض میں یہ خبر پھیلانی شروع کر دی کہ میں ترکوں کی پیروی کرنا چاہتا ہوں، میں نے ملک کے عادات اور رسم و رواج کو بدل دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے، میں اب عورتوں کو آزادی دینے والا ہوں اور میری کوشش ہے کہ ریف کی عورتیں فرنگنوں کے سے لباس پہنکر بے حجاب نکلا کریں۔ یہ لوگ اپنے ملک میں نہایت گہرے اثرات رکھتے تھے اسلئے ان کی ریشہ دوانیوں نے بہت جلدی میرے کام کی جڑیں کھوکھلی کر دیں۔ اور آخر جہل و تعصب کا بول بالا ہو گیا۔

میں اتنا اور ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ ریف میں اس وقت میری اصلاحی مساعی کا مددگار کوئی بھی نہیں ہے۔ صرف فاس اور الجزائر میں ایک قلیل جماعت ایسی ہے جس نے مجھے سمجھا ہے اور میری کوششوں کی قدر کی ہے۔ وہ لوگ دنیا دیکھے ہوئے ہیں اس لئے انہیں معلوم ہے کہ ملک کی حقیقی مصلحت کس طریقہ میں ہے اس ناکامی کے بعد مجھے یہ سبق ملا کہ میں نے اصلاح کا کام قبل از وقت شروع کیا جس کے لئے ابھی زمین تیار نہ تھی۔ تاہم امید ہے کہ دنیا کے حوادث اور تغیرات احوال بہت جلدی میری قوم کی آنکھیں کھول دینگے اور وہ کبھی نہ کبھی اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا دینگے جسے میں نے شروع کیا تھا +

(الشوریٰ)

(باقی اقتباسات صفحہ ... ملاحظہ ہو)

السابقون الاولون

حضرت پیر سید فضل شاہ صاحب مدظلہ کا ایثار

علاقہ ارتداد کے مدارس کا تذکرہ کرتے ہوئے جناب مولانا احمد سعید صاحب نے مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ اگر وہ ان مدارس کا بقا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن میں ملکانہ نومسلموں کے بچے آج کل قرآن شریف حفظ کر رہے ہیں تو وہ جمعیۃ علماء کی مالی اعانت فرمائیں۔ ورنہ چند روز میں یہ مدارس بند ہو جائیں گے۔ اور جن بچوں کی تعلیم پر جمعیۃ علماء کا اس وقت تک ہزاروں روپیہ خرچ ہو چکا ہے وہ سب ضائع ہو جائے گا۔

الحمد للہ اس صدائے درد پر جس نے سب سے پیشتر لبیک کہا وہ حضرت سید پیر فضل شاہ صاحب سجادہ نشین جلالپور شریف کی ذات گرامی ہے۔ آپ نے یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء سے ان مدارس کے لئے مستقل ۲۵ روپیہ ماہوار کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت شاہ صاحب موصوف کی پر تبلیغی مساعی قابل شکریہ ہیں آپ نے زمانہ ارتداد میں بہ نفس نفیس علاقہ ارتداد کا دورہ فرمایا تھا۔ اور ایک عرصہ تک مبلغ یک صد روپیہ ماہوار سے جمعیۃ علماء کی امداد فرماتے رہے ہیں۔ مدارس کی موجودہ حالت سے حضرت قبلہ بے حد متاثر ہوئے۔ اور فوراً اپنی جیب خاص سے مبلغ ۲۵ روپیہ ماہوار کا دائمی وظیفہ مقرر فرما دیا۔ حضرت شاہ صاحب پنجاب کے ان روشن خیال بزرگوں میں سے ہیں جن کی تقلید ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ شاہ صاحب نے "اخبار الجمعیۃ" کی امداد کا بھی خاص طور سے وعدہ فرمایا ہے۔

محمد عرفان
ناظم مالیات جمعیۃ علماء ہند

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

ہر ترقی کرنے والی قوم کے ذہن میں ترقی کی ایک تعریف ہوتی ہے — ایک مقصد اس کے سامنے ہوتا ہے۔ جس کے پیچھے وہ دوڑتی ہے اور کچھ اصول اور قاعدے مقرر کر کے دوڑتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا یہ حال نہیں ہے۔ ....

....

... ترقی کے جو معنی ان کے مذہب نے بتائے تھے ان میں اور جو معنی آج کل کی دنیا کر رہی ہے اس میں کشمکش جاری ہے اور ابھی تک کسی ایک تعریف یا ایک مقصد پر اتفاق نہیں ہوا۔ پیچھے دوڑنا اور اصول اور قاعدے بنا کر دوڑنا تو بعد کی باتیں ہیں۔

جس زمین میں ہمیشہ خربوزے اور تربوز بوئے گئے ہوں وہاں آم اور جامن کا پھل لگانے کے لئے بہت وقت چاہئے ہوتا ہے۔ مسلمان ایک روحانی قوم ہے اور گو اس کی روحانیت مٹ چکی ہے لیکن مٹے ہوئے نقوش ابھی اتنے باقی ہیں کہ ان کا اُجال لینا آسان ہے اور مادیت کو ان کی جگہ دینی مشکل۔

دنیا دنیا پر دنیا کے ذریعہ قبضہ کر رہی ہے۔ اور دنیا کے علاوہ اسے کسی اور چیز کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ مسلمان بھی یہ اکہری کامیابی حاصل کر سکتے ہیں لیکن کب؟ جبکہ خدا اپنے دین کی حفاظت چھوڑ دے اور دوسری اقوام کی طرح ان کے ہاں کی تعلیمات بھی ادھوری رہ جائیں اور دوسری اقوام

کی طرح ان کا نام صرف مسلمان ہو۔ مسلمانی سے انہیں برائے نام بھی واسطہ نہ رہے اور یہ بھی تو پھر بھی اس میں شبہ ہی ہے کیونکہ آج کل جسے قوم کہتے ہیں وہ ایک ملک میں محدود ہوتی ہے اور مسلمان ملکوں ملکوں پھیلے ہوئے ہیں یہ کہاں کہاں مسلمان کہلائیں گے۔

میرے عزیز! تم ہنسو گے تو سہی کہ اس شخص کی تان ہمیشہ نماز، روزہ پر جا کر ٹوٹتی ہے مگر کیا کروں کہ مسلمانوں کی ترقی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی کی جائے اور ان ارکان کے ظاہر و باطن سے فائدہ اٹھایا جائے۔

آپ منکر ہیں۔ علاج بھی نہیں ملتی ہے
سلطنت کر گئے عقبیٰ سے ڈرانیوالے

مسلمان مادیت کے راستے سے نہ کبھی دنیا پر قابض ہوئے تھے نہ اب ہو سکتے ہیں جس وقت تک تم اسلام کو حقیقی طور پر اختیار نہ کرو گے تم سر ٹپک ٹپک کر مر جاؤ ترقی نہیں کر سکتے۔ مسلمان کی قسمت میں تو دوہری کامیابی لکھی ہے۔ وہ اکہری کے پیچھے پڑے گا تو دونوں سے جائے گا۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اسلام کو چمکائے۔ پھر اس کا چمکتا اسلام کا کام ہے اور اسلام نہ رہبانیت سکھاتا ہے نہ قارونیت۔

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون
(جو کچھ ہو رہا ہے تم اس سے) شکل اور شکست نہ ہو اور (مطلق) غم نہ کھاؤ تم (سب مصائب پہاڑ اور سب مصائب لانے والوں پر) غالب آؤ گے (مگر ایک شرط ہے)

ان کنتم مومنین
اگر تم مسلمان ہو

یعنی تمہارے اندر ایمان کی قوت ہو اللہ اور اللہ کی باتوں کو سچے دل سے مانتے ہو اور اس کے احکام پر عامل ہو ایسا ایمان دنیا میں کم از کم کچھ کام نہیں دے سکتا۔ جسے عمل سے دشمنی ہو۔ یہ تو گویا ان بدبختوں کی تقلید ہے۔ جنہوں نے کہا تھا۔ سمعنا وعصینا الٰہی ہم نے تیری باتیں تو سب سن لیں لیکن ان کی تعمیل ہم نہیں کریں گے۔

ساقہ واحدی ایڈیٹر نظام المشائخ و درویش و نائب حضرت خواجہ حسن نظامی۔ دہلی

مسلمانوں کا نکاح و طلاق

اور اس کی جبریہ رجسٹری

آج کل صوبہ جات متحدہ کی کونسل میں ایک مسلمان ممبر صاحب کونسل نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ حیدرآباد وغیرہ کی طرح انگریزی علاقہ میں بھی نکاح و طلاق کی باضابطہ اطلاع سرکار انگریزی میں دی جایا کرے۔ گویا اس کی رجسٹری لازمی قرار دی جاوے اور اس کے لئے قانون بنا دیا جائے۔ افسوس ہے کہ اس تحریک کے محرک صاحب اور ان کے مؤیدین نے اس معاملہ کے دینی نقطہ نظر سے چشم پوشی کی اور یہ خیال نہیں کیا کہ کہاں اسلامی ریاستوں کی شرعی دار القضاء اور کہاں غیر مسلم حکومت کے مذہبی معاملات میں ناجائز دست اندازی۔

بجائے اس کے کہ نکاح و طلاق کو اسلامی ریاستوں کی تقلید میں غیر مسلم حکومت کے اہلکاروں کے ہاتھ میں کھلونا بنایا جائے مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ اپنی گورنمنٹ سے اپنے لئے جداگانہ محکمہ قضاء کے حاصل کرنے کے لئے پرزور درخواست کرتے جس میں ان کے تمام دینی معاملات کا فیصلہ شرع شریف کے موافق ہوا کرتا۔ غیر مسلم حکام کے اجلاسوں میں دینی معاملات کا انفصال انگریزی علاقہ کے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی سے شرعاً کس قدر شرمناک ہے چہ جائیکہ اب رہا سہا نکاح خوانی کا مسئلہ بھی سرسری نقائص کے احتمال اور اس کی خیالی اصلاح کے سبز باغ کی بنا پر گورنمنٹ انگریزی کے قانون کے ماتحت دے کے جانے کی تحریک و تائید بجز دستبرداری مذہب و شریعت ... [illegible]

تمام دینی معاملات تو آپ نے گورنمنٹ کے سپرد کر دئے اور ان کے نقصانات کا رونا آپ کو رونا پڑتا ہے۔ اب نکاح و طلاق اور اس کے اثر سے میراث کی باگ بھی غیر مسلم حکومت کے ہاتھ میں دینے کے لئے تیار ہیں۔ ... [illegible]

... [illegible]

(باقی صفحہ ... ملاحظہ ہو)

صوبہ متحدہ کے قصبات میں انگریزی تعلیم کا انتظام

... [illegible]

خبر تحقیقات

عالم اسلامی

ترکی میں ہوائی جہازوں کا کارخانہ

آستانہ۔ ۱۵ اکتوبر۔ کل قیصریہ میں ہوائی جہازوں کے سب سے پہلے کارخانہ کا غازی عصمت پاشا کے ہاتھ سے افتتاح ہوگا۔ غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے وعدہ کیا ہے کہ آپ بھی کارخانہ جاری ہو جانے کے بعد عنقریب اس کا معائنہ کریں گے۔

کانگریس کمیٹی صوبہ متحدہ میں انتشار

دفتر بند کر دیا گیا

الٰہ آباد۔ ۲۰ اکتوبر۔ پنڈت گوری شنکر مصر کے حسب الطلب آج بہت سے ممبران کانگریس دفتر کانگریس میں بغرض شرکت جلسہ تشریف لائے لیکن دفتر کے کمروں میں قفل پڑے ہوئے تھے۔ اور مولانا شوکت علی صدر پراونشل کانگریس کمیٹی کا یہ اعلان چسپاں کر دیا گیا تھا کہ ممبران کانگریس کسی جلسہ میں شرکت نہ کریں جو میرے دستخط سے طلب نہ کیا جائے مسٹر رفیع احمد قدوائی سکریٹری کا یہ اعلان بھی صدر دروازہ پر چسپاں تھا کہ کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ کے دفاتر صدر کی حسب ہدایت آج بند کیا گیا کیونکہ انہوں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ پنڈت گوری شنکر مصرا در جتی شنکر دکشت کو جلسہ طلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اسلئے میں یہ اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص قفل توڑ کر زبردستی دفتر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو مداخلت بیجا کا مرتکب ہوگا۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ مولانا حسرت موہانی نائب صدر بھی پہنچ گئے تھے بہت سے ممبروں نے قفل توڑنے پر اصرار کیا، لیکن بقیہ ممبروں نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ اس کے بعد پنڈت گوری شنکر مصر کے مکان پر ممبروں کا پرائیویٹ جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا حسرت موہانی نے کی اور بہت سی تجاویز پاس کی گئیں، ایک تجویز مسٹر رفیع الدین احمد قدوائی اور پنڈت ... کے تنقل کی بابت بھی پاس کی گئی۔

غلط فہمی کا ازالہ

میر حسن شوکت صاحب سکرٹری سفارتخانہ افغان (بمبئی) نے بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے کہ:—

ہز ایکسیلنسی سفیر نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ اخبار "خلافت" مورخہ ۱۹ اکتوبر میں جو بیان شائع ہوا ہے اس میں کسی قدر غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ ہز ایکسیلنسی نے نہ تو اس قسم کی کوئی بات کہی اور نہ ہز مجسٹی شاہ افغانستان نے اس قسم کا کوئی خیال ظاہر فرمایا ہے۔ حجاز کے متعلق حکومت افغانستان کے جو کچھ خیالات ہیں وہ اس کے اپنے اہل حجاز نمائندگان افغانستان نے حجاز سے واپسی کے بعد جو رپورٹ پیش کی ہے وہ ابھی زیر غور ہے۔ علاوہ بریں میں برادران اسلام کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ دولت افغانستان اسلام کی ترقی اور اس کی قوت کے لئے ہر ممکن کوشش کے واسطے آمادہ ہے۔

جمعیۃ علمائے ہند نے متفقہ فتویٰ واپس نہیں لیا

حضرت ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

بعض لوگ کونسل میں جانے کی غرض سے ترک موالات کے فتویٰ کی منسوخی کا اعلان کر کے مسلمانوں کو شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ میں تمام مسلمانوں کو مطلع کرتا ہوں کہ جمعیۃ علماء نے اپنا فتویٰ ہرگز واپس نہیں لیا ہے، نہ جمعیۃ علماء نے تعاون کی پالیسی اختیار کی ہے۔ بلکہ محض متفقہ فتوے میں بعض تصریحات و تشریحات کا عارضی طور پر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ میں کونسل میں جانے والے اصحاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بجائے کسی غلط پروپیگنڈے کے اپنی صحیح خدمات پیش کر کے جائز طریقہ پر رائے حاصل کریں۔ جمعیۃ علماء کی اصل تجویز اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ جو صاحب اصل تجویز ملاحظہ کرنا چاہیں وہ اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء دفتر سے بلا قیمت طلب کر سکتے ہیں۔

(مولانا) احمد سعید

ہندوستان

وائسرائے کی کونسل میں سر حبیب اللہ کا جانشین

سر عبد الرحیم کو وائسرائے کا جواب

کلکتہ ۱۸ اکتوبر۔ سر عبد الرحیم نے وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کو تار دے کر مطالبہ کیا تھا کہ سر محمد حبیب اللہ کی عدم موجودگی میں کسی مسلمان کو منتخب کیا جائے۔ وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری نے جواب دیا ہے کہ عام حالات کے لحاظ سے وائسرائے کو قدرتاً اس امر کا خواہاں ہونا چاہئے کہ گورنمنٹ آف انڈیا میں مسلمان نمائندہ ہو لیکن اس مطالبہ کو بطور اصول تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ وائسرائے ہمیشہ اور ہر حالت میں اس کے پابند ہی ہوں گورنر جنرل با جلاس کونسل کو آزاد ہونا چاہئے کہ مفاد عامہ کے مطابق جسے مناسب سمجھیں مقرر اور منتخب کریں۔

سر عبد الرحیم نے سکرٹری کو پھر لکھا ہے کہ میری تجویز کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ میں وائسرائے کے اختیارات یا انتخاب پر شک و شبہ کروں۔ بلکہ مجھے یقین کامل ہے کہ مفاد عامہ کے لحاظ سے وائسرائے کی مجلس انتظامیہ کو موجودہ حالت میں قلیل عرصہ کے لئے بھی مسلم نمائندہ کے بغیر نہ رہنا چاہئے۔

بمبئی میں مولانا شوکت علی کی تقریر

حکومت افغانستان مولانا کے ساتھ ہے

بمبئی۔ ۱۸ اکتوبر۔ مسلمانوں کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مولانا شوکت علی نے مسلمانان بمبئی سے اپیل کی وہ مجلس مرکزیہ خلافت کے ارکان بن جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجلس کا کام چلانے اور ہندوستان کو آزاد کرانے کی غرض سے مجلس خلافت کے ہاتھوں کو مضبوط کرنا لابدی ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے افغان قونصل سے ملاقات کی ہے۔ اور آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ حکومت افغانستان کے مندوبین نے مجھے یقین دلایا ہے کہ حکومت افغانستان مقصد اسلام کی اعانت کرنے میں میرے ساتھ ہے۔

ریاست پٹیالہ میں "مذہبی مداخلت"

خواجہ حسن نظامی کا بیان

دہلی ۲۰ اکتوبر۔ پٹیالہ کی سرکاری تردیدی اطلاع کے متعلق خواجہ حسن نظامی صاحب نے ذیل کا بیان ایسوسی ایٹڈ پریس کو بھیجا ہے:—

"مسلم" جرائد میں دو ہفتے تک یہ بیانات مسلسل طور پر شائع ہوتے رہے کہ مسلمانوں کو پٹیالہ میں مذہبی آزادی سے محروم کر دیا گیا اس عرصہ میں مذکورہ بیانات کی کوئی تردید نہیں کی گئی۔ مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ یہ بیانات صحیح ہیں، پٹیالہ میں مسلمانوں کے حقوق روندے جا رہے ہیں اور ان کی مذہبی آزادی چھین لی گئی ہے، اس حالت میں مجبور ہو گیا کہ میں مسلمانوں کو مذہبی آزادی کی حفاظت کرنے کیلئے دعوت دوں۔ ہر صوبہ سے مسلمان بکثرت آمادہ ہو گئے کہ وہ اپنی جدوجہد کے لئے پٹیالہ جائیں، ریاست پٹیالہ اور حکومت ہند کو تار دئے گئے، ہزاروں مسلمانوں کے مجھے بیانات وصول ہوئے کہ وہ پٹیالہ جانے پر آمادہ ہیں۔

بہرحال یہ امر موجب اطمینان ہے کہ پٹیالہ کی حکومت نے ایک بیان شائع کر دیا ہے کہ پٹیالہ میں مسلمانوں کے حقوق آزاد ہیں اور رہیں گے، میں اس اعلان کا بہ تشکر خیر مقدم کرتا ہوں، میری آرزو تھی کہ یہ اعلان پہلے ہی شائع کر دیا جاتا تاکہ مجھے اس معاملہ پر توجہ کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی بہرحال حکومت پٹیالہ اس کارروائی کے لئے مستحق شکریہ ہے جس سے مسلمان ایک عظیم کشمکش اور جدوجہد سے بچ گئے جس کے لئے وہ بالکل تیار تھے۔

لاہور میں خدام الحرمین کانفرنس کا اجلاس

رحمت اللہ صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ آل انڈیا جمعیۃ خدام الحرمین کانفرنس کا اجلاس بروز جمعہ شروع ہوا۔ اور اتوار کو ختم ہوا۔ کل دو اجلاس ہوئے ایک کی صدارت حضرت سجادہ نشین صاحب سیال شریف اور دوسرے کی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے فرمائی۔ صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا پرزور مدلل خطبہ ارشاد فرمایا۔ پریذیڈنٹ صاحبان نے بھی پرزور تقاریر فرمائیں۔ حاضرین میں لکھنؤ۔ بمبئی۔ کانپور۔ دہلی۔ بریلی کے علماء شریک تھے۔ اور صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کی نمایندگی۔ رؤسا پیرسٹروں۔ زمینداروں اور شرفاء کی تھی۔ جو محض شرکت اجلاس کے لئے دور دراز فاصلے طے کر کے تشریف لائے تھے۔ اجتماع کثیر تھا۔ پاس شدہ ریزولیوشنوں کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ مولانا عبد الباری صاحب مرحوم کی ناوقت وفات حسرت آیات پر اظہار رنج و غم

۲۔ آل انڈیا حجاز کانفرنس لکھنؤ کا شکریہ جس نے جمعیۃ خدام الحرمین کو حجاز کے متعلق عملی تدابیر سوچنے کے لئے منتخب کیا۔

۳۔ وفد حجاز اور اس کے صدر سید حبیب شاہ مالک جریدہ سیاست لاہور کا شکریہ۔
۴۔ اس یقین کا اظہار کہ ابن سعود انگریزوں کے اثر میں ہے اور حجاز پر حکومت کرنے کے قابل نہیں۔
۵۔ پنجاب میں ایک دینی یونیورسٹی کا افتتاح۔
۶۔ وفد حجاز کی رپورٹ کی اشاعت معہ روزنامچہ سید حبیب شاہ۔
۷۔ حجاز کے معدود معاون جرائد کی تائید و حمایت اور مسلم آوٹ لک اور زمیندار کا مقاطعہ۔
۸۔ جزیرۃ العرب میں غیر مسلم مداخلت کے خلاف اظہار ناراضی۔
۹۔ وہابیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لیے علماء کا تقرر۔
۱۰۔ ایک وفد کابل بھیجا جو علمائے دین اور صاحب اثر لوگوں پر مشتمل ہو۔
۱۱۔ مسلمانان ہند چاہتے ہیں کہ تمام ممالک عرب اس طرح متحد ہو جائیں جیسے اتحاد ریاست ہائے امریکہ ہے یہ ریزولیوشن سید حبیب شاہ نے پیش کیا۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس بمبئی کا اجلاس

مسلمانوں کو تعلیمی ترقی کی تلقین

پونہ ۲۰ اکتوبر۔ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ بمبئی کا اجلاس ...

آگرہ میں تبلیغی جلسہ

حوادث کلکتہ

دکانیں کھل رہی ہیں

... آستے بیٹھنے کا حکم دیا بعض چھوکروں نے اینٹیں پھینکیں مسجد کے اندر سے کوئی اینٹ نہیں پھینکی گئی۔ پولیس نے مسلمان راہگیروں پر حملے کئے اور بعض بری طرح مجروح ہوئے۔

کلکتہ میں پولیس کی ہندو نوازی

مسلمانوں کو مسجد سے نکال دیا گیا

کلکتہ ۲۱ اکتوبر۔ ہندوؤں کی طرف سے لکھشمی پوجا کا تیوہار کل شام کو منایا گیا۔ پولیس کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ نماز کی ادائگی کے بعد مسلمانوں کو مسجدوں سے نکال دیا گیا تھا۔ سیکورٹی ایکٹ کے ماتحت ۹ مسلمانوں کو اخراج کا حکم دیا گیا۔ دو مسجدوں کے تین اماموں کو گرفتار کر لیا گیا چونکہ انھوں نے امن قائم رکھنے کے لئے ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا اسلئے انہیں حراست میں رکھا۔

ایک سوتیلی ماں کی سنگدلی

سوتیلے بچہ کو پکا کر باپ کو کھلا دیا

فیض آباد سے اس ہولناک واقعہ کی اطلاع ملی ہے کہ ایک عورت نے اپنی ایک سہیلی کے اغوار و امداد سے اپنے سوتیلے ننھے سے بچے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت پکا کر اس بچہ کے باپ یعنی اپنے شوہر کو کھلا دیا۔ بچہ کے نہ ملنے پر تجسس و تفتیش سے یہ راز کھلا اور اس عورت نے اپنے قصور کا اقبال کر لیا تو شوہر جس کو اس کے بچہ کا گوشت کھلایا گیا تھا اس کے غیظ و غضب کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اور اگر اس کا بس چلتا تو وہ ایسی ظالم اور بیدرد عورت کو کتوں سے پھڑوا ڈالتا۔ عدالت نے اس عورت اور اس کی مددگار کو قانون کی انتہائی سزائیں دیں۔

ایک سوراجی امیدوار نے خطاب واپس کر دیا

کلکتہ ۲۱ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انتخابی دورہ کے سلسلہ میں ۱۹ اکتوبر کو مسٹر جے۔ ایم۔ سین گپتا کرشنا گڈھ تشریف لے گئے اور اسی شام کو ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں آپ نے بنگال کونسل کے کانگریسی امیدوار رائے بہادر ...

مرکزی خلافت کمیٹی کے اجلاس و موتمر کا التوا

... کہ خلافت کمیٹی نے تمام ممبروں کو اس امر کے لئے تیار ہو کر آئیں گے کہ وہ اپنے صوبوں میں اس طریقہ کو رواج دیں۔

امیر فیصل کی پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات

پیرس ۲۱ اکتوبر۔ آج موسیو دومرگیو پریسیڈنٹ جمہوریہ فرانس نے امیر فیصل بن سلطان ابن سعود کو شرف باریابی بخشا۔

دار الحکومت

دہلی خلافت کمیٹی کا جلسہ

مجلس انتظامیہ کا سالانہ انتخاب

۲۹ اکتوبر کو جمعہ کے دن جامع مسجد میں ہوگا جو حضرات چار آنہ چندہ دیکر خلافت کمیٹی کے رکن بن چکے ہیں امید ہے کہ وہ اپنی رسید رکنیت لیکر اور جس کے پاس نہ ہو وہ دفتر خلافت کمیٹی سے اپنی رسید کا مثنیٰ حاصل کر کے جامع مسجد میں تشریف لائیں۔ اور انتخابات میں حصہ لیں وہ حضرات جو خلافت کمیٹی کے رکن نہیں ہیں انتخابات میں کوئی حصہ نہ لے سکیں گے۔ اس لیے جو لوگ اب تک رکن نہ بنے ہوں وہ خود دفتر خلافت میں تشریف لاکر ۴ر داخل کر کے خلافت کمیٹی کے ممبر بنجائیں تاکہ اپنی خواہش کے مطابق عہدیداروں کو منتخب کر سکیں۔

اصغری بیگم کا مقدمہ

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ آج گیارہ بجے مسٹر لوئیس کی عدالت میں ...

بقیہ صفحہ ۴

مقامات میں بھی پورا نہیں ہوتا۔ جہاں مسلمان نسبتاً خوشحال ہیں۔ مثلاً ضلع بلند شہر میں مسلمان خوشحال سمجھے جاتے ہیں۔ مگر اب تک تمام ضلع میں مسلمانوں کا کوئی مڈل اسکول بھی نہیں ہے حالانکہ اسی ایک ضلع کے مختلف قصبات و دیہات میں برادران وطن کے سات ہائی اسکول ہیں۔

بہرحال مسلمانوں کے عام افلاس کی حالت دیکھکر یہ عرض ہے کہ جن قصبات میں سرکاری اردو اسکول ساتویں جماعت تک ہیں وہاں مسلمان کوشش کریں کہ سرکاری طور پر ایک انگریزی ماسٹر مقرر ہو جائے۔ جو پانچویں۔ چھٹی اور ساتویں جماعت کو انگریزی زبان بطور ایک اختیاری مضمون کے پڑھائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اہل قصبہ انسپکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کو درخواست دیں کہ تحصیلی اسکول میں ایک انگریزی ماسٹر مقرر کر دیا جائے۔ جسکی نصف تنخواہ کا خرچ اہل قصبہ برداشت کریں گے۔ اور نصف سررشتہ تعلیم سے لے۔ اہل قصبہ اگر کوشش کریں تو یہ نصف خرچ جو ان کے ذمہ ہے۔ وہ قصبہ کی پنچایت یا میونسپلٹی سے بھی دیا جا سکتا ہے۔ ورنہ مقامی لوگ ۲۵۔ ۳۰ روپیہ ماہوار کا چندہ اپنے طور پر کر لیں۔ یہ خرچ اس سے کہیں کم ہے جو قصبات کے لوگ جداگانہ انگریزی مدرسہ قائم کرنے میں برداشت کرتے ہیں۔ جو بچے تحصیلی مدارس میں اس طریقہ انگریزی بطور اختیاری زبان کے پڑھ لیتے ہیں وہ ساتویں جماعت پاس کر کے انگریزی مدارس میں داخل ہو سکتے ہیں صوبہ متحدہ کے اکثر قصبات میں اس قسم کا انگریزی تعلیم کا انتظام ہے۔ پس جن قصبات میں یہ انتظام نہیں ہے وہاں کے اصحاب جو تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ ضرور یا الضرور اس کے لیے کوشش کریں۔

جن اصحاب کو اس بارہ میں مزید تفصیلات دریافت کرنی ہوں وہ سپرنٹنڈنٹ صاحب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ سے خط و کتابت کریں۔

اسمبلی کا انتخاب

اور

اہل دہلی کا فرض

مسٹر آصف علی کو رائے دیجیے

مسلمانوں کی ترقی مطلوب ہے یا اسلام کی

بقیہ اقتباسات

حجاز کے مظلوم جلا وطن

حکومت عربیہ اور حکومت اجنبیہ میں کیا فرق ہے

راقم
واحدی۔ ایڈیٹر نظام المشائخ و درویش
و نائب حضرت خواجہ حسن نظامی دہلی

حکومت سے کبھی نو تو قع نہیں کر سکتے (الشوریٰ)

اٹلی اور یمن کا معاہدہ

روما سے ۲ ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ حکومت یمن اور حکومت ایطالیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس کے بنیادی نقاط یہ ہیں

۱۔ اٹلی نے یمن کے استقلال تام اور اس کی حاکمیت علیہ کو تسلیم کر لیا ہے۔

۲۔ دونوں حکومتوں نے اپنے اپنے علاقوں میں ایک دوسرے کے لیے تجارتی آسانیاں پیدا کرنے کا وعدہ کیا۔

۳۔ حکومت یمن نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ یمن اقتصادی و صنعتی ترقی کے لیے اٹلی سے ماہرین فن اور مایحتاج حاصل کرے گی اور اٹلی نے ان ضروریات کو پورا کرنے کی حتی الامکان سعی کا وعدہ کیا ہے۔

۴۔ جن اشیا کے داخلہ کو دونوں حکومتیں اپنے ہاں ناجائز قرار دیں گی انہیں نکال دینے یا ضبط کر لینے کا انہیں حق ہو گا۔

۵۔ اس معاہدہ کی مدت عمل ۱۰ سال رکھی گئی ہے۔ (الشوریٰ)

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہو گی لیکن فرمائیے ...

لطف شباب کیا ہے

... المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار

رجسٹرڈ شربت اکسیر

... جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیوا سطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے ...

تازہ شہادت ...

کوٹھی نمبر ... کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس کلکتہ

کتابیں مفت ملسکتی ہیں

... منیجر الجمعیۃ دہلی

آپ حلال خور کو کیا تنخواہ دیتے ہیں

اسلامی دنیا

... منیجر رسالہ اسلامی دنیا جامع مسجد دہلی

تبلیغ اسلام

ادبیات

تاریخ

رد مرزائیت

تعلیم الاسلام

احسن الوظائف

الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران

جملہ کتابیں ملنے کا پتہ

شوگر ٹی نئی ایجاد

چائے ہی پیجئے میں ضرور پیو! یہ خالص دودھ کی بنی ہوئی چاء خوشبودار و خوش ذائقہ ہے اس میں نہ دودھ چاء و چینی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ چھاننے کی۔ صرف پانی کو گرم کر کے ایک پیالی میں ایک چمچہ شوگر ٹی کا ڈالدیجیے بس چاء تیار ہے۔ اس کی خاصیت بالکل خالص چاء کی ہے اور مضر چیزوں سے قطعی پاک ہے۔ ایک ڈبہ میں ۲۵ پیالی تیار ہوتی ہے قیمت ایک روپیہ ...

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

ہمیں انگریزوں سے جنگ کرنی چاہیے یا ہندوؤں سے دست و گریباں ہونا چاہیے اسکا جواب آیندہ روزنامہ اخبار

غازی

دیگا۔ جو اسلامی حکومت کے مٹے ہوئے کھنڈروں سے جیسے دہلی کہتے ہیں مفتی شوکت علی صاحب فہمی کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا

اس میں موجودہ واقعات پر نہایت اچھوتے انداز میں بحث کیجائے گی۔ فہمی صاحب کے مفید دلچسپ اچھوتے مضامین مذہبی معلومات اور ادبی دلچسپیوں کے ساتھ مسلمانوں کی موجودہ پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کی تدابیر بتائی جائیں گی۔ پہلا پرچہ ۴ ر نومبر کو شائع ہوگا

نمونہ مفت۔ سالانہ چندہ تین روپے۔ (سے ۳ ر)

اخبار غازی کیلئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائیگا

منیجر اخبار غازی دہلی

روغن احمر قانی

...

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

خضاب چاند تارا

بہترین ڈیزائن میں

پھر خضابوں نئے شہرت پر یگی چل

چاند تارے کا کچھ سطح سے بڑا ہے عمل

جسکی توصیف میں اکثر کا مراد ہے

جسکی تعریف میں اعلیٰ کرتے ہیں معنی ادنیٰ

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ الجمعیۃ کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

سالانہ ششماہی

چندہ ۶ ۔ ۳

منیجر الجمعیۃ بلیماران۔ دہلی

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ

برکت اسٹور پشاور

ریشمی کپڑے

... نالہ کا محلہ بہاگلپور

ہندوستانی مسلمان

قوم

روزنامہ کانگریس

منیجر روزنامہ اخبار کانگریس دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ اکسیر جڑ سے آرام

دفتر معالج برص نمبر ۲ دربھنگہ (بہار)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ ۔ جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان ۔ تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ ۔ سہ روزہ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوصی ۔ ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ ۔ دہلی یوم سہ شنبہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۵ہجری ۔ مطابق ۲ نومبر ۱۹۲۶ء ۔ نمبر ۳۱

خطبۂ صدارت

شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر

صدر نو مسلم کانفرنس سندھ

السلام علیکم

معزز بھائیو! میں پہلے تو آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس مبارک کانفرنس کی صدارت کی عزت بخشی ہے۔

صاحبان! ان معزز بزرگوں کی موجودگی میں جن کو میں آج یہاں دیکھتا ہوں ہرگز اپنے کو اس عزت کے قابل نہیں سمجھتا۔ مگر چونکہ میں اسکو خدمت اسلام کا جس کے لیے میرے دل میں جوش ہے ایک موقع سمجھتا ہوں۔ میں بڑی خوشی سے اس کا استقبال کرتا ہوں۔

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

آپ میں سے بعض صاحبان شاید یہ جاننے کے خواہشمند ہوں کہ میں نے کیوں اسلام اختیار کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب میں آپ صاحبان کے سامنے عرض کرتا ہوں۔

مجھے ہمیشہ مذہب سے نہایت دلچسپی رہی ہے۔ جس مذہب میں میں پیدا ہوا یعنی جین مذہب اس سے میری بالکل تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جین مذہب اللہ تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی یہ تعلیم ہے کہ دنیا ہمیشہ سے قائم چلی آتی ہے۔ اور انسانی روحیں ہمیشہ سے چاہ ضلالت میں پڑی ہوئی ہیں اور وہ رہبانیت کی زندگی اختیار کرنے سے اس چاہ ضلالت کی حالت سے نکلکر ہر ایک جدا جدا خدا بنجاتی ہیں اس مذہب والوں کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں ہر جگہ زندہ جو نظر چھپے ہوئے ہیں جو کہ ہمارے نہانے اور سانس لینے سے بھی فوت ہوجاتے ہیں۔ پس نہانا اور سانس لینا بھی پاپ یعنی گناہ ہے۔ غرضیکہ اس مذہب پر عمل کرنے سے کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔

جب میری اس مذہب میں تسلی نہ ہوئی تو میں نے آریہ مذہب، ویدانت، بدھ مذہب، عیسائیت، اور اسلام کا مطالعہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے دیکھا کہ وہ تمام خوبیاں جو دوسرے مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ اسلام میں پوری پوری موجود ہیں لیکن وہ تمام نقص جو اور مذاہب میں پائے جاتے ہیں ان سے اسلام بری ہے۔

مثلاً آریہ مذہب کی تعلیم یہ ہے کہ ان کا خدا خود ہی نیچر کے اٹل قانونوں میں جکڑا ہوا ہے اور ان قانون کے آگے اس کا کچھ بس نہیں چلسکتا۔ وہ ان قانونوں کا بنانیوالا نہیں بلکہ اس کی حیثیت ایک کمپنی کے منیجر سے بڑھکر نہیں جس کو کمپنی کے قواعد کے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے۔ وہ کسی روح کو اس کے گناہوں سے نجات نہیں دے سکتا۔ بلکہ روحوں کو ہر حالت میں اپنی نیکی بدی کا خمیازہ نئی جونوں میں بھگتنا پڑتا ہے۔ وہ کسی کے گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ اور نہ وہ نیستی سے کوئی چیز ہستی میں لا سکتا ہے۔ غرض اس کی طاقتوں کا اندازہ انسانی طاقتوں پر کیا گیا ہے۔ بلکہ آریہ درت یعنی ہندوستان کو اس کا وطن قرار دے دیا گیا ہے پس وہ سوائے اس ملک کے اور کسی ملک میں کسی روحانی رہنما یا رشی کو پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ آریوں کے خیال کے مطابق تو دوسرے ملکوں میں جس قدر پیغمبر اور اولیا مانے جاتے ہیں وہ سب نعوذ باللہ جھوٹے اور مکار فریبی ہوتے تھے۔

اسی طرح عیسائی مذہب کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا انصاف اس کی رحمت پر غالب ہے۔ وہ بغیر حضرت عیسیٰ کی مدد کے کسی کے گناہ معاف نہیں کرسکتا۔ دنیا کے گناہوں کو معاف کرنے کے لیے اسکو اپنا بیٹا پیدا کرکے پھانسی پر لٹکانا پڑا۔ بھلا ایسے خدا کا ذرا اسلام کے ارحم الراحمین سے تو مقابلہ کرکے دیکھو جو کہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور شفیق ہے جو کہ واحد ہے۔ لاجواب ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ثانی ہے۔ فریادوں کا سننے والا۔ دعاؤں کا قبول کرنے والا اور اپنے بندوں پر سو والدینوں سے زیادہ مہربان۔

سناتن دھرم مذہب کیا ہے۔ لاکھوں خداؤں۔ دیوتاؤں پریوں اور شیطانوں کی پرستش کا مجموعہ۔ گائے بھی خدا۔ اور چیچک بھی خدا۔ گنیش یعنی ہاتھی بھی خدا اور ہنومان یعنی بندر بھی خدا۔ سانپ بھی خدا اور آگ بھی خدا۔ ذات پات کی تفریق ایسی کہ ایک انسان کا سایہ پڑجانے سے دوسرا ناپاک ہوجاتا ہے۔ سمندر کا سفر کرنے سے انسان کا دھرم ہی ڈوب جاتا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ کوئی ہندو رام کو مانتا ہے۔ کوئی شیو کو کوئی آگ کو پوجتا ہے تو دوسرا پیپل کا پیڑ پیتا ہے۔ کوئی بکروں کی قربانی کو اپنی نجات کیلئے ضروری سمجھتا ہے۔ تو دوسرا کہتا ہے کہ جانور کو مارنے سے انسان دوسری زندگی میں اسی جانور کے جسم میں جنم پاتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ ہندو مذہب کیا ہے ایک نہایت محال مسئلہ ہے۔ جو شخص ہندو کے گھر میں پیدا ہوا خواہ اس کا اعتقاد کچھ ہی ہو بشرطیکہ وہ گائے کو متبرک سمجھتا ہو وہ ہندو کہلا سکتا ہے۔ چنانچہ لاہور کے ہندو اخبار ٹریبیون نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ ہندو سبھا کے جلسہ میں صرف ایک ہی مسئلہ ایسا تھا جس پر سب ہندوؤں کا اتفاق تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ گائے مقدس جانور ہے۔ باقی ہر مسئلہ پر ہر ہندو کی رائے مختلف تھی۔

بدھ مذہب کے بارے میں یہ بات وثوق کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی کہ حضرت گوتم بدھ کی تعلیم کیا تھی آج کے بدھ دھرمیوں کا تو یہ اعتقاد ہے کہ یہ زندگی مصیبت ہی مصیبت ہے۔ پس اس کا علاج یہی ہے کہ ہر قسم کی خواہش کو دل سے مٹا دینا چاہیے۔ جب خواہش مٹ گئی تو یہ انسانی ہستی اس طرح ختم ہو جائے گی جس طرح وہ جلتی ہوئی موم بتی جبکہ بجھا دیا جائے۔ پس تمام مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائیگا ایسے مذہبی عقائد سے جب انسان کا دل ہی بجھ گیا تو بھلا وہ کیا ترقی کرنے کی کوشش کریگا۔ اور اپنی حالت کو سدھارنے اور مخالف حالات کے برخلاف جد و جہد کی طاقت اس میں کہاں سے آئیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسری قوموں کے مضبوط دل اور جد و جہد کرنیوالے افراد آکر ان پر حکومت کرینگے اور ان سے غلاموں کی طرح کام لینگے۔

باقی رہا ویدانت۔ اس کی یہ تعلیم ہے کہ جو کچھ ہے برہم ہی ہے۔ یہ دنیا سب مایا یعنی دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ اصل میں اس دنیا کی کوئی ہستی نہیں ہے۔ خدا نے ہماری آنکھوں پر مایا کا پردہ ڈال رکھا ہے۔ جس سے ہم اس دنیا کو اصل سمجھتے ہیں۔ پس ہمکو گیان یعنی روح کا علم حاصل کرکے اسی کے آنند یعنی لذت میں مگن یعنی محو ہو جانا چاہیئے۔ ایک بڑی حد تک یہ ویدانت تصوف کی تعلیم سے ملتا جلتا ہے۔ بلکہ میرے خیال میں جو مسلمان ہمہ اوست کے فلسفہ میں یقین رکھتے ہیں۔ ان میں اور ویدانتیوں میں کوئی زیادہ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ مگر یہ ایسی تعلیم ہے جس کو فلاسفر ہی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ عام آدمیوں کے لیے یہ تعلیم چنداں مفید نہیں۔ اسی لیے ویدک بزرگوں۔ مثلاً منو مہاراج وغیرہ نے یہ فتویٰ دیدیا تھا کہ شودروں وغیرہ کو اس تعلیم کا حاصل کرنا حرام ہے۔ اور اگر وہ کہیں سے اس کے بارہ میں کچھ سن پائیں تو ان کے کانوں میں پگلتا ہوا رانگ ڈالدینا چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سنکر کہ خود ہی خدا ہیں شرع یعنی قانون کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیں۔ اور ہر طرح کی طوائف الملوکی کو ملک میں پھیلا دیں۔

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

قرآن شریف مطبع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

تفسیر ابن عباس ۔ تفسیر جلالین ۔ تفسیر روح البیان ۔ تفسیر خازن ۔ تفسیر فخر الدین الرازی

اپتا: مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۰ بمبئی ۹

عرق بخار

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی جریان ۔ سرعت ۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

(۱) الجمال والکمال

(۲) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ اللعالمین مطبوعہ دروازہ ریاست پٹیالہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں ۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہوسکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو یک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جس کو آج کل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس امیر و غریب استعمال کررہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی عہ تین شیشی بڑی عہ محصول ہر حالت یکں بذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بچوں کا کھانسی دودھ ڈالنا بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہوکر پیتا ہے قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی عہ بارہ شیشی مع محصول عہ

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور ملنے کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہوجاتا ہے

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد۔ ہزارہا اہل الرائے ڈاکٹر حکما کا پاس شدہ دھند جالا غبار خارش سرخی گکرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ ۔ ۱۲ تولہ لعہ محصول ڈاک ہر حالت میں

عروس زندگی

علمی ۔ ادبی ۔ اخلاقی ۔ طبی ۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب مع صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی ہیر تیل سے ۱۷ انہ نکلے تو دو نے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر نائل نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانت دار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں:

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچادیں۔

(منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

کانگریس اور اسکے مخالفین

ہندوستان کیلئے کس کی سیاست مفید ہے؟

انڈین نیشنل کانگریس کی جماعت عاملہ کی جانب سے جو انتخابی اعلان شائع کیا گیا ہے وہ ان صادقانہ جرأت دلیرانہ کی روایات میں قابل قدر اضافہ کرتا ہے جو ہمیشہ ہندوستان کی اس واحد وطنی جماعت کے ساتھ مخصوص رہی ہیں۔ کانگریس آج کل ایسے خطرات سے گذر رہی ہے کہ شاید ہی اس کی تاریخ میں کوئی ایسا پر خطر زمانہ آیا ہو۔ ایک طرف آزادی کی جنگ میں ناکام ہونے سے اس کا اثر ملک میں کم ہو گیا ہے، دوسری طرف کوئی موثر سیاسی پروگرام نہ ہونے کے باعث ملک میں ایک عام ذہنی طوائف الملوکی پھیلی ہوئی ہے اور طبیعتیں کسی مرکزی جماعت کی قیادت و رہنمائی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تیسری طرف مختلف فرقوں کی باہمی کشمکش اور تصادم اغراض نے ایک متحدہ وطنی جماعت اور متحدہ سیاسی جدوجہد کے تخیل کو دماغوں سے دور کر دیا ہے اور ہندوستان کی تمام قومیں اپنے اپنے مفاد کی حفاظت میں اسقدر منہمک ہیں کہ انہیں کسی مشترکہ وطنی مفاد کی طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں کانگریس کا اسی طلب آزادی کی پرانی آواز کو بلند کرنا، حب وطن کے لئے اسی متحدہ جدوجہد کی دعوت دینا، اجنبی اقتدار کے مقابلہ میں اسی طرح صف آرا ہونے کے لئے سوئی ہوئی قوتوں کو صلائے عام دینا، ایک غیر معمولی جرأت کے سوا کسی چیز پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ کانگریس کے ارکان میں ہندو، مسلمان، سکھ، پارسی، عیسائی، سب ہی قوموں کے لوگ شامل ہیں اور ان میں سے شاید کوئی بھی بے دین نہیں ہے۔ وہ اپنے اپنے قومی و ملی مفاد کی بھی قدر کرتے ہیں، مگر باوجود اس کے انہیں یہ احساس موجود ہے کہ ہندوستان کی تمام مشکلات اور مصائب کا واحد علاج [illegible]

[illegible]

[illegible]

ماناکہ آج فرقہ وارانہ اغراض و مفاد کے تصادم نے ہمارے لئے بہت سے اہم سوالات پیدا کر دیئے ہیں اور وہ اتنے اہم ہیں کہ کسی حیثیت سے بھی ان کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ آرتی اور اذان کا قضیہ، مسجد کے سامنے باجہ بجانے [illegible] کا سوال، کونسلوں [illegible] سرکاری ملازمتوں میں ہندو مسلمانوں کے تناسب کا مسئلہ، اور ایسے ہی دوسرے مسائل ہندوستان کے امن، اس کے باشندوں کے باہمی حسن سلوک، اس کی آبادی کے سکون و اطمینان، اور اس کے مختلف فرقوں کے درمیان عدل اور توازن قائم رکھنے کے لئے جسقدر اہمیت رکھتے ہیں اس سے کوئی بالغ النظر اور عملی انسان انکار نہیں کر سکتا اور اگر کوئی شخص ان کو حقیر مسائل قرار دیکر نظرانداز کرنا چاہتا ہو تو وہ عملی سیاست میں ایک ناکارہ آدمی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان مسائل کے حل کی صحیح صورت کیا ہے؟ اور نہ صرف ہندوستانی بلکہ فرقہ وارانہ نقطۂ نظر سے بھی ہندو مسلمانوں کی حقیقی فلاح کونسی صورت میں ہے؟ ان کے حل کی ایک صورت یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان اپنے اپنے انتہائی مطالبات کو منوانے کے لئے حکومت کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں قومیں اپنے اندرونی اختلافات کو آپس ہی تک محدود رکھیں، اور اجنبی حکومت کے مقابلہ میں آزادی کی جدوجہد کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پہلی صورت میں ہم آپس میں دشمن اور غیروں کے دوست ہونگے۔ دوسری صورت میں ہم آپس میں دشمن، مگر غیروں کے مقابلہ میں دوست ہونگے۔ پہلی صورت میں ہم کو ہمیشہ ایک تیسری طاقت کی ضرورت ہوگی جو ہمیں ایک دوسرے کا ٹیٹوا چبانے سے روک دے۔ دوسری صورت میں ہم اس تیسری طاقت کے بغیر اپنے اندر اتنا احساس پیدا کرلیں گے کہ اپنی اپنی حدود سے تجاوز نہ کرسکیں۔ پہلی صورت میں ہم کو اپنے فرقہ وارانہ مفاد کی حفاظت کے معاوضہ میں اپنے وطن کی آزادی ایک تیسری طاقت کے ہاتھ بیچنی پڑیگی۔ دوسری صورت میں ہم اپنے فرقہ وارانہ مفاد کی حفاظت بھی کرلیں گے اور وطن کی آزادی بھی حاصل کرسکیں گے۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں سے کونسی صورت بہتر ہے؟ ایک سچے ہندوستانی، ایک سچے ہندو اور ایک سچے مسلمان کو ان میں سے کونسی صورت اختیار کرنی چاہیئے؟ ایک عقلمند اور صاحب عقل و ہوش انسان ان میں سے کس صورت کو ترجیح دے گا؟ اس سوال کا جواب ہر شخص کی عقل خود دے سکتی ہے۔

کانگریس کے مخالفوں میں ہندو اور مسلمان دونوں ہیں بڑے بڑے باوقار اور قابل لوگ ہیں۔ اپنے ساتھ دلائل کے انبار اور براہین کے پشتارے رکھتے ہیں۔ مگر وہ کسی قوت سے بھی ہمیں یہ اطمینان نہیں دلا سکتے کہ وہ وطن فروشی کے بغیر فرقہ وارانہ مفاد کی حفاظت کے لئے حکومت کی مدد حاصل کرسکیں گے۔ ہماری طرح وہ بھی خوب جانتے ہیں کہ جو قوم ۷ ہزار میل سے آکر ان پر حکومت کر رہی ہے وہ کوئی بیوقوف قوم نہیں ہے۔ وہ بلا معاوضہ آپ کی خدمت نہیں کرسکتی۔ اس کا اصول یہ ہے کہ جب تک کسی شخص سے سو روپے کا فائدہ نہ ہو، اسے ایک روپیہ دینا حرام ہے۔ اگر آپ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے تو وہ آپ سے ہزار گنا زیادہ فائدہ اٹھائے گی۔ اسلئے یہ خیال کرنا کہ آپ اپنی اغراض میں اس سے مدد حاصل کرینگے اور اس کی اغراض میں اس کی مدد نہ کرینگے، انتہا درجہ کی سادہ لوحی ہے۔

ہر ہندو اور مسلمان کو جو حکومت کی امداد لیکر فرقہ وارانہ مفاد کی حفاظت کرنا چاہتا ہو، یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اسے حکومت کا آلۂ کار بننا پڑے گا، ہندوستان کو برباد کرنے کے تمام منصوبوں میں اسے حکومت کا ساتھ دینا ہوگا، ہندوستان کو برباد کرنے کے تمام منصوبوں میں اسے حکومت کا ساتھ دینا ہوگا۔ ہندوستان اور برطانیہ کے مفاد جب کبھی متصادم ہوں تو اسے ہندوستان کو چھوڑ کر برطانیہ کا ساتھ دینا ہوگا، اپنے فرقہ کی وفاداری کے ساتھ اسے ہندوستان کی غداری بھی کرنی پڑے گی اور اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو حکومت کے آستانہ سے اس کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ جو ہندو اور مسلمان رائے دہندے ایسے خیالات رکھنے والے امیدواروں کو رائے دینا چاہتے ہوں ان کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے، اور اگر یہ سمجھنے کے بعد بھی وہ اس سودے کو فائدہ مند سمجھتے ہوں تو ان کی عقل و خرد کا خدا حافظ۔

اس مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جو ہندو اور مسلمان حکومت کی مدد سے فرقہ وارانہ مفاد کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں وہ اس حقیقت سے بیخبر نہیں ہو سکتے کہ حکومت کو ہندوؤں اور مسلمانوں سے اس کے سوا کوئی علاقہ نہیں ہے کہ دونوں اس کی رعیت ہیں۔ اس کا کسی سے مذہبی یا نسلی یا سیاسی رشتہ نہیں ہے کہ ایک کے ساتھ خصوصیت برتے اور دوسرے کو راندۂ درگاہ قرار دے۔ وہ ایک کی خاطر دوسرے کو نہیں چھوڑ سکتی۔ اسے اپنے کام کے لئے دونوں کی یکساں ضرورت ہے اور وہ بہرحال دونوں سے کام نکالنا چاہتی ہے۔ ایسی حالت میں جو ہندو یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت سے ملکر مسلمانوں کو شکست دے دینگے، اور جو مسلمان یہ امید رکھتے ہیں کہ حکومت کی مدد حاصل کرکے ہندوؤں کو دبا لینگے، وہ دونوں دھوکہ میں ہیں اور انہیں اپنے ارادہ میں کامیابی ہونا قطعی محال ہے۔ حکومت دونوں کو فرداً فرداً یہ یقین دلائیگی کہ وہ صرف انہی کی حامی و مددگار ہے لیکن وہ دراصل اپنی اغراض کے سوا کسی کی بھی حامی و مددگار نہیں ہے۔ وہ دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرے گی۔ دونوں سے اپنا کام نکالیگی اور دونوں کو الو بنائے گی۔ جہاں ہندوؤں کو ابھرتا دیکھیگی وہاں مسلمانوں کے ساتھ اپنا وزن شامل کرکے انہیں دبا دیگی، جہاں مسلمانوں کو ابھرتے دیکھیگی وہاں ہندوؤں کے ساتھ اپنا وزن شامل کرکے انہیں دبا دیگی۔ کبھی ہندو سمجھیں گے کہ حکومت ہمارے ساتھ ہے، کبھی مسلمان سمجھیں گے کہ حکومت ہمارے ساتھ ہے، مگر جب نتیجہ پر نظر ڈالی جائے گی تو معلوم ہوگا کہ وہ نہ ہندوؤں کے ساتھ تھی نہ مسلمانوں کے ساتھ۔ نہ ہندو ابھر سکے، نہ مسلمان۔ پس جو لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہو کر اس پالیسی کو اختیار کر رہے ہیں وہ بھولے اور سادہ لوح ہیں اور جو جانتے بوجھتے ایسا کرتے ہیں وہ غدار، وطن فروش اور انتہا درجہ کے خائن ہیں اور نہ صرف ہندوستانی مفاد کو بلکہ خود اپنی قوم کے بھی حقیقی مفاد کو برباد کر رہے ہیں۔

مسلمانوں میں ہمیشہ سے یہ عیب رہا ہے کہ وہ جو کام کرتے ہیں کھلے بندوں کرتے ہیں اور اپنی اصلی غرض کو کبھی پوشیدہ نہیں رکھتے۔ اسلئے ان میں جو لوگ اس موخر الذکر پالیسی کو پسند کرتے ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا صاف اعلان کر دیا ہے۔ لیکن ہندوؤں میں جو بزرگ اس افسوسناک پالیسی کو اختیار کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی اصلی غرض کو چھپا کر اسے دوسرے لباس میں پیش کر رہے ہیں، جس کی وجہ شاید یہ ہو کہ وہ خود بھی اپنے دل میں اس کی کراہت و ناپاکی کے قائل ہیں۔ لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مالویہ نے کانگریس کے خلاف جو علم بلند کیا ہے اور اس کے مقابلہ پر انڈی پنڈنٹ کانگریس پارٹی کے نام سے جو پارٹی قائم کی ہے اس کے وہ بہت سے وجوہ بتا رہے ہیں مثلاً یہ کہ کانگریس سوراج پارٹی کی پالیسی اصولاً غلط ہے، سیاسی حیثیت سے ناکارہ ہے، کونسلوں میں مفید نہیں ہو سکتی، منطق کے معیار پر پوری نہیں اترتی، نہایت مضحکہ انگیز ہے، بچوں کا کھیل معلوم ہوتی ہے۔ مگر در حقیقت اس کی واحد نہیں تو سب سے بڑی غرض یہی ہے کہ وہ کانگریس اور سوراج پارٹی کے ساتھ مل کر اس لائن پر فرقہ وارانہ مفاد کی حفاظت نہیں کر سکتے جو انہوں نے تجویز کی ہے۔ ان کا اصلی منشا یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف حکومت سے اتحاد کریں، کونسلوں میں اسلامی مفاد کے خلاف تجویزیں پیش کرکے ہندو اکثریت سے انہیں منظور کرائیں اور حکومت کی مدد سے ان کو نافذ کریں، سرکاری ملازمتوں کا اجارہ ہندوؤں کے لئے محفوظ رکھیں، آرتی، باجہ، قربانی گاؤ وغیرہ اختلافی مسائل میں حکومت کی مدد سے مسلمانوں کو شکست دیں اور "ہندو مسلم اتحاد" کے بجائے "ہندو انگریز اتحاد" قائم کریں۔ کانگریس اور سوراج پارٹی کے ساتھ مل کر ہندو جاتی کی یہ بے معنی اور معکوس خدمت انجام نہیں دی جا سکتی اس لئے انہیں مجبور ہو کر اس سے بغاوت کا اعلان کرنا پڑا اور اب وہ ہندوؤں میں نہایت جوش و خروش کے ساتھ کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ سوراج پارٹی سے لالہ لاجپت رائے کی علیحدگی کے وقت پنڈت موتی لال نہرو سے ان کی جو طویل خط و کتابت ہوئی تھی، اسے جن لوگوں نے مطالعہ کیا ہے وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اس جدید پارٹی کے قیام کی اصلی غرض کیا ہے اور یہ لالہ و پنڈت کی ہی ہلٹ کیا گل کھلانا چاہتی ہے۔ مگر افسوس ان ہندوؤں کی دماغی حالت پر آتا ہے جو اندھے ہو کر ان دونوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔

ودیچتر جیون کا مقدمہ

آگرہ میں ودیچتر جیون کے مصنف پنڈت کالیچرن شرما پر دفعہ (۱۵۳) الف کے ماتحت جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں مجھے بطور گواہ استغاثہ کے طلب کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۲۹ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں میری شہادت ہوئی۔ بیان کافی طویل ہے اور خصوصاً ڈھائی تین گھنٹہ کی جرح نے اس کو اور بھی طویل کر دیا ہے، اس لئے اس اشاعت میں اس کا درج کرنا مشکل ہے۔ البتہ مقدمہ کی عام کیفیت مسلمانوں کی توجہ اور دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

کالیچرن کی طرف سے مقدمہ میں تقریباً تیس پینتیس ہندو وکلاء پیروی کر رہے ہیں، جن کے متعلق آگرہ میں عام طور پر مشہور ہے کہ کسی نے بھی محنتانہ نہیں لیا ہے۔ ہندو پبلک بھی کافی دلچسپی لے رہی ہے اور مفلس و دولتمند، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہندو سب اس دلچسپی میں یکساں شریک ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (اگر باہر کے نہیں تو) کم از کم آگرہ کے ہندو ایسے لوگوں کے ساتھ ضرور ہمدردی رکھتے ہیں جو اپنے مذہب کو ادنیٰ فائدہ پہنچائے بغیر محض جذبۂ تعصب کی تسکین کے لئے دوسری قوموں کے مذہبی پیشواؤں پر ناپاک حملے کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ اخلاق و انسانیت کے آئین میں کسی مذہبی بزرگ یا مذہبی شعار کے ادب و احترام کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ انسانوں کی ایک جماعت اس کو مقدس سمجھتی ہو، عام اس سے کہ دوسری جماعتیں اس کے تقدس سے اتفاق رکھتی ہوں یا نہ رکھتی ہوں۔ اس لحاظ سے کم از کم شرافت کا مقتضیٰ تو یہی ہونا چاہیئے کہ ہمارے ہندو بھائی بھی ایسے لوگوں سے نفرت کریں جو ان کے مسلمان ہمسایوں کے نازک ترین مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچاتے ہیں، لیکن افسوس ہے کہ ان کا طرز عمل اس کے بالکل خلاف معلوم ہوتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت دیکھیئے۔ اعلیٰ طبقہ کے حضرات اس معاملہ سے بڑی حد تک بے تعلق ہیں، گویا ان کے رسول کی کچھ توہین ہی نہیں کی گئی ہے، یا جس ذات کی توہین کی گئی ہے اس سے انہیں کچھ واسطہ ہی نہیں ہے۔ فنعوذ باللہ من شرور مولانا و اھوائنا۔ البتہ غریب مسلمانوں کے دل کو لگی ہوئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ واقعی ان کے اندر کوئی چیز ہے جو نبی عربی کی بیحرمتی پر کل سے بے کل ہو گئی ہے۔ جس وقت وہ لوگ بیتابی کے ساتھ مقدمہ کی کیفیت سننے کے لئے جمع ہو جاتے تھے تو مجھے ان کے پریشان چہروں پر اس صادق و مصدوق کا یہ قول لکھا نظر آتا تھا کہ بدأ الاسلام غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء۔ البتہ ارباب وجاہت میں سے چند بزرگوں کی دینی حمیت لائق تحسین ہے جن میں آگرہ کے بعض مسلمان وکلاء بیرسٹر صاحبان کے علاوہ جناب عبدالباری صاحب بیرسٹر ایٹ لاء میرٹھ بھی شامل ہیں۔

مقدمہ کی پیروی مسٹر شیودت بھارگو وکیل سرکار کر رہے ہیں ان کی نیت پر کسی مسلمان کو بھی شبہ نہیں ہے، لیکن وہ اسلام کے مذہبی مسائل، مذہبی علوم اور مسلمانوں کے مذہبی عقائد و حسیات سے تقریباً نابلد ہیں اور ایسی بہت سی باتوں کی کنہ کو نہیں سمجھ سکتے جو مذہبی معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اور اس مقدمہ پر اثر ڈالنے والی ہیں۔ اسلئے مسلمان تنہا ان کی پیروی سے مطمئن نہیں ہیں اور انہیں اندیشہ ہے کہ مسٹر شیودت اپنی اعلیٰ قانونی قابلیت اور نیک نیتی کے ساتھ اداء فرض کی کوشش کے باوجود اس مقدمہ کی پیروی اتنی کامیابی کے ساتھ نہ کرسکیں گے جس کی ضرورت ہے۔ اسی خیال کو پیش نظر رکھکر مسلمانان آگرہ کے ایک وفد نے ستمبر کے آخر میں کلکٹر صاحب سے درخواست کی تھی کہ یا تو وہ کسی دوسرے صوبہ کے مسلمان وکیل سرکار کی خدمات مستعار لے لیں یا پھر کسی قابل و تجربہ کار مسلمان وکیل کو بھی مسٹر شیودت کے ساتھ شریک پیروکار مقرر کر دیں۔ مگر نہ معلوم کن مصالح کی بنا پر انہوں نے ان دونوں صورتوں کو پسند نہیں کیا اور محض مسلمانوں کی تسکین کے لئے جناب یٰسین خاں صاحب اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر کو بطور ایک مشیر کے مقرر کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ پیروکار کی حیثیت سے مقدمہ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لے سکتے۔ اس صورت سے اگر مقدمہ میں کوئی خامی پیدا ہو گی اور کما حقہ مسلمانوں کو انصاف نہ حاصل ہو سکا تو یقیناً اس کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی اور مسلمان اس سے شکایت کرنے میں بالکل حق بجانب ہونگے۔ حکومت اس معاملہ میں جو کچھ پیروی کر رہی ہے وہ اپنی رعایا کے ایک حصہ کی امین یا نمائندہ یا ٹرسٹی ہونے کی حیثیت سے کر رہی ہے، پس اگر اس کا انتظام پیروی رعایا کے اس حصہ کے لئے قابل اطمینان نہ ہو جس کی وہ امین ہے تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ حق امانت کیوں کر ادا کر سکتی ہے۔ امید ہے کہ اس معاملہ کی طرف صوبۂ متحدہ کے ذمہ دار حکام جلدی توجہ کرینگے۔

آخر میں میں مقدمہ کی کیفیت مختصراً بیان کر دیتا ہوں جو میں نے خود دیکھی ہے۔ جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں ملزم کی طرف سے تیس پینتیس ہندو وکیل پیروی کر رہے ہیں۔ یہ سب لوگ پوری تیاری کے ساتھ آتے ہیں۔ احادیث و سیر کی بہت سی مترجم کتابیں ساتھ لاتے ہیں۔ گواہوں سے جرح کرنے میں نبی اکرم کے واقعات زندگی کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کالیچرن نے ودیچتر جیون میں جو واقعات لکھے ہیں وہ صحیح ہیں۔ میرے سامنے ان کے کسی سوال پر وکیل سرکار نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ وہ غیر متعلق ہے اور میں نے سنا ہے کہ ابتدا سے مقدمہ میں ان کا یہی طرز عمل رہا ہے کہ گواہ کا بیان لکھوانے کے بعد وہ جرح کے دوران میں بیٹھے رہتے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب کبھی کبھی کسی سوال پر پوچھ لیتے ہیں کہ "کیا یہ غیر متعلق نہیں ہے"؟ مگر میں نے دیکھا کہ جرح کرنیوالے وکیل کا ..... یہ جواب سنکر ..... وہ سوال کی اجازت دیدیتے کہ وہ جواب بالکل متعلق ہے۔ مجھ سے وکلائے ملزم نے بعض ایسے سوالات کیے جو میرے نہایت نازک مذہبی اعتقادات سے تعلق رکھتے تھے اور انکے الفاظ سوال کا پابند رہ کر جواب دینا میرے لئے مشکل تھا۔ مگر انہوں نے اصرار کیا کہ میں انکے الفاظ سوال کا پابند ہی رہکر جواب دوں اور عدالت نے انکے اصرار کو جائز رکھا۔ بعض سوالات ایسے بھی کئے گئے جو نہایت وسیع دینی مسائل سے تعلق رکھتے تھے اور ان کا صحیح جواب دینے کے لئے میں مجبور تھا کہ تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان کروں۔ مگر انہوں نے اصرار کیا کہ میں محض ہاں یا نہیں سے انکا جواب دیدوں۔ ایسے مواقع پر میں نے کئی مرتبہ کہا کہ ان سوالات کا صحیح جواب تشریح کے بغیر نہیں دیا جا سکتا، مگر عدالت نے اسکی طرف توجہ نہیں کی۔

میں احترام عدالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان واقعات پر اپنی رائے کو محفوظ رکھتا ہوں۔ مگر میری رائے میں مسٹر شیودت وکیل سرکار کو عدالت کی توجہ اس حقیقت کی طرف ضرور مبذول کرانی چاہیئے کہ دفعہ ۱۵۳ (الف) کے مقدمہ میں مذہبی مناظرہ کی مجلس گرم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نیز وہ عدالت کو یہ بھی بتلادیں کہ اگر گواہوں پر جرح کا یہی طریق جاری رہا تو کوئی مسلمان ایسی حالت میں گواہی دینے کیلئے تیار نہ ہوگا اور جو لوگ شہادت کیلئے طلب کئے جائینگے انہیں سخت اذیت برداشت کرنی پڑے گی۔ مسلمانوں نے گورنمنٹ سے کالیچرن پر مقدمہ چلانے کی درخواست اس لئے نہیں کی تھی کہ ان کی دل آزاری میں جو کچھ کسر باقی رہ گئی ہو وہ بھی پوری کر دی جائے، اور آج ۱۳ سو برس بعد ایک انگریزی عدالت میں اس بات کی تحقیق کی جائے کہ نبی عربی کی تاریخی و مذہبی حیثیت کیا تھی۔ اگر انگریزی حکومت میں انصاف کا طریقہ اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے تو مسلمانوں کو ایسے انصاف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(ابوالاعلیٰ)

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

ایک اعرابی جنکا نام موسیٰ تھا ایک مسجد میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ حسن اتفاق سے غسلخانہ میں کوئی صاحب اشرفیوں کی ایک تھیلی بھول گئے تھے۔ اعرابی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جلدی سے تھیلی اٹھا کر آستین میں چھپائی۔ اور گھبراہٹ میں جلدی سے بغیر وضو کے جماعت میں شامل ہوگئے۔ امام صاحب سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے وما تلک بیمینک یا موسیٰ تو اعرابی صاحب جن کی دائیں آستین میں مال مسروقہ چھپا ہوا تھا بہت سٹ پٹائے۔ اور جلدی سے بولے۔ انت ساحر واللہ (خدا کی قسم تو امام نہیں بلکہ جادوگر ہے) اشرفیوں کی تھیلی آستین سے نکالکر امام صاحب کے سامنے پھینکدی۔ اور مایوس ہوکر چلے گئے۔

ایک اور سادہ لوح اعرابی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جماعت کی پہلی صف میں شریک ہوئے امام صاحب نے سورۂ والمرسلات شروع کی جب آیت الم نھلک الاولین پر پہنچے تو اعرابی پہلی صف سے پچھلے قدم ہٹ کر دوسری صف میں آگیا۔ امام نے پڑھا ثم نتبعھم الاخرین یہ اعرابی سب سے پچھلی صف میں جا کھڑا ہوا۔ امام نے تیسری آیت کذلک نفعل بالمجرمین پڑھی۔ چونکہ اعرابی کا نام بدقسمتی سے مجرم تھا اس لئے اب ان سے ضبط نہ ہو سکا۔ اور سمجھے کہ یہ سب کچھ میرے ہی تباہ کرنے کی تدابیر ہیں۔ چنانچہ نیت توڑ کے چلے ہوئے۔ واپسی میں کسی صاحب نے دریافت کیا تو غصہ میں فرمانے لگے۔ آج مسجد میں خونی امام آگیا ہے اور پچھلوں کو ہلاک کرکے میرے پیچھے پڑا۔ میں تو بہج جان بچا کر بھاگ نکلا۔

انتخاب کے زمانہ میں ہمارے کونسلر حضرات بھی عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہیں۔ آج کل یہ بزرگ جذبات کے صلہ میں جہاں اور باتیں ذکر کرکے مسلمان پبلک کے ووٹوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں وہاں ابن سعود کے قضیہ سے بھی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش میں مشغول ہیں چنانچہ پنجاب کے ایک بزرگ فرماتے ہیں "میں راسخ العقیدہ حنفی ہوں۔ اور میں نے بزرگان دین کے بڑے بڑے مزارات کی زیارت کی ہے"۔ اس قسم کے سادہ لوح بزرگوں کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ گورنمنٹ آئین یا سرع بدیں کے متعلق کوئی قانون بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی اور نہ اس کا منشا کونسلوں کو خانقاہ بنانے کا ہے جہاں آپ کی زیارت قبور سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔ کونسلوں میں مزاروں کے سماع اور عدم سماع کی بحث بھی نہیں ہو گی پھر اگر آپ نے بہت سی قبروں کی زیارت کی ہے یا آپ حنفی ہیں تو [illegible] بزرگوں کی خدمات کونسل میں بیکار ہیں بلکہ آپ تو باہر گورنمنٹ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ مالوی جی ہندو مسلمانوں میں فساد کرا رہے ہیں مسلمانوں میں بھی تو کوئی ایسا روشن خیال لیڈر ہو جو مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر گورنمنٹ کی صحیح خدمت انجام دے۔

ایک اور صاحب کی سنئے وہ فرماتے ہیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمام مساجد اور مقابر کے تحفظ میں پوری کوشش اور سعی کرونگا۔ شاید ان کو پرائیویٹ طریقہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ گورنمنٹ تمام مساجد اور مقابر کو منہدم کرنیوالی ہے۔ ہم ان بزرگ سے درخواست کرینگے کہ آپ ذرا توقف کیجئے اب کی دفعہ موتمر اسلامی کے لئے آپ کو نمائندہ منتخب کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک تاراج ابن سعود کچھ تو حرام ہی ہوگا لیکن اگر آپ نمائندہ منتخب ہو جائیں تو اوہیب ثروت ہے کی طرح اودھرا اودھر بھٹکتا ہوگا۔ اور عین ذی الحجہ کی ۱۳ تاریخ کو جدہ پہنچکر حق نمائندگی ادا کر دیجیے گا۔

اقتباسات

حجاز کا شاہزادہ آستانۂ فرنگ پر

پچھلے ہفتہ ولایتی اخبارات کی جو ڈاک موصول ہوئی وہ امیر فیصل فرزند سلطان ابن سعود کے حالات سے لبریز ہے جو سیاحت فرنگ کے لیے تشریف لے گئے تھے ٹائمس ڈیلی میل۔ ویسٹ منسٹر گزٹ، مانچسٹر گارڈین، ڈیلی ہیرالڈ سنڈے ٹائمز۔ مارننگ پوسٹ۔ ڈیلی نیوز۔ شاید ہی لندن اور مضافات لندن کا کوئی اخبار ایسا ہو جس میں شہزادہ موصوف کی تصویر نہ شائع ہوئی ہو۔ حالانکہ ابو الہیاج اسدی کی جس حدیث سے اہل نجد پختہ مزارات کے گرانے پر دلیل لاتے ہیں، ٹھیک اسی حدیث میں بالکل برابر درجہ کا حکم تصویر شکنی کا بھی موجود ہے۔ اس سے بھی قطع نظر کیجئے۔ شہزادہ کا سن ۲۰ سال سے زائد نہیں۔ اس عمر میں آپ کے مشاغل کی فہرست شائع ہوئی ہے وہ سنڈے ٹائمز کی روایت کے مطابق حسب ذیل ہے۔

انگریزی معاشرت کا مشاہدہ، عجائب خانوں کی سیر یونیورسٹیوں کا معائنہ۔ گھوڑ دوڑوں اور فٹ بال میچوں کی سیر۔ سرکاری لنچ اور ضیافتوں میں شرکت اور تھیٹروں کی سیر۔ گویا "خدا کے گھر" کا نظارہ کرتے کرتے آنکھیں تھک چکی ہیں۔ اب خدا کی شان اور قدرت کے نمونے دیکھنا منظور ہیں۔ چنانچہ بعض تصویروں میں آپ کا فٹ بال میچ اور تھیٹر کے لیے تشریف لیجانا بھی دکھایا گیا ہے۔ گویا یہ مشاغل عین اتباع کتاب و سنت ہیں۔ ولایتی اخبارات آپ کی آمد پر جن خیالات و جذبات کا اظہار کر رہے ہیں اسکا خلاصہ بھی خود انہیں کی زبان سے سننا بہتر ہوگا۔

مشرقی مہمان ہماری سرزمین پر بہت سے آچکے ہیں لیکن اس کمسن شاہزادہ کا سا حسین کوئی نہیں آیا۔ شاہزادہ کا بیان ہے کہ میں پہلی ہی نظر میں لندن پر عاشق ہوگیا ہوں
(اسٹار)

ہمارے نمائندہ سے شہزادہ نے کہا کہ میں تو لندن کی زندگی دیکھ دیکھ کر عش عش کرتا جاتا ہوں مجھے آپ کے ملک کی سیر کی تمنا سالہا سال سے تھی اور میں شاہ انگلستان کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں کہ انھوں نے میرے والد کی حکومت حجاز کو تسلیم کر لیا۔
(سنڈے ٹائمس)

شہزادہ نے جس وقت پلیٹ فارم پر قدم رکھا ہے یہ معلوم ہوتا تھا کہ الف لیلہ کے کسی باب کا عملی نمونہ نظروں کے سامنے ہے۔ چہرہ پر تبسم۔ حسن و رعنائی میں ممتاز۔ لباس زرنگار۔ صدہا مغربی عورتیں اس حسن کی داد دے رہی تھیں۔
(ڈیلی نیوز)

ان کنواریوں کی مسرت کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے جنہیں مدتوں کی آرزو کے بعد اس حسین و جمیل جواہر پوش و خوش پوشاک نوجوان کا دیدار نصیب ہوا ہے۔
(دایسٹ انگلین ڈیلی ٹائمس)

یہ کس کا تذکرہ ہو رہا ہے؟ صحرائے عرب کے ایک سپاہی اور سپاہی زادہ کا یا اندر سبھا کے شہزادہ گلفام کا؟ ایک مجاہد فی سبیل اللہ کا یا فسانہ عجائب کے جان عالم کا؟ سب سے بڑھ کر عبرت انگیز بیان برمنگھم پوسٹ کا ہے۔ جو ۲۴ ستمبر کے پرچہ میں بکمال مسرت و اطمینان لکھتا ہے کہ لیجئے اب عالم اسلامی کا سب سے بڑا سردار بھی اپنا ہو گیا ایک زمانہ تھا جب ہم کو سلطان نجد کی دوستی و ہمدردی کا سودا کرنے کے لیے ۶۰ ہزار پونڈ (۹ لاکھ روپیہ) سالانہ کی قیمت دینا پڑتی تھی۔ لیکن ہمارے سیاسی شاطروں کے زر کاغذی نے اب اس زر فلزی کو غیر ضروری بنا دیا ہے۔ اب سلطان ہمارے ہیں اور ہم سلطان کے۔

سلطان کے مخالفوں سے نہیں۔ دوستوں۔ اور ہوا خواہوں کی خدمت میں باادب عرض ہے کہ اس اتحاد اس ارتباط۔ اس خلوص و محبت اس ساز و باز پر آپ اپنے تئیں تہنیت و مبارکباد کا مستحق سمجھ رہے ہیں یا تعزیت و ہمدردی کا۔؟ وہ تو آپ کے جیسے کچھ ہو سکتے ہیں، آپ خوب جانتے ہیں۔ لیکن آپ اگر ان کے ہو گئے تو پھر اس دوستی کے بعد کسی اور کی دشمنی کا انتظار ہی باقی رہ جاتا ہے؟ مغربی تمدن۔ مغربی سیاست۔ مغربی حکومت۔ ان میں سے کسی کی دوستی کا مزید تجربہ کرنا ابھی باقی ہے؟

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو
(ہمدم)

نجدیوں کے خلاف مصری حجاج کا احتجاج

ارباب حکومت و علمائے اسلام سے اپیل

استغاثہ بخدمت اعلیحضرت سلطان مصر مجلس نمائندگان ملت، علماء دینی مصر، ارباب حکومت، علمائے اسلام، سلاطین اسلام، امرائے اسلام، شرق و غرب کے تمام فرق اسلام۔

از جانب حجاج مصری واضح ہو کہ

ہم مصری حجاج نے جو تکالیف اور مصائب فریضہ دینیہ کی ادائیگی میں اٹھائے نہایت سخت اور جانکاہ ہیں جو ہر ہر قدم پر ہمیں پیش آتی تھیں۔ پہلے دن سے جبکہ ہم نے جدہ میں قدم رکھا مکہ، منیٰ، عرفات اور تمام مناسک حج میں ایک نہ ایک تکلیف کا ہم کو سامنا کرنا پڑا۔ پریشان کن مناظر، حیرت انگیز واقعات دیکھے۔ ہم نے دیکھا کہ صحرائے نجد سے ظلم و ستم کا ایک تیرہ و تاریک ابر اٹھا اور حجاز میں برس پڑا اور اب ہر ہر قدم پر کوئی نہ کوئی تکلیف اور ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہم تمام اوقات آتے جاتے اٹھتے بیٹھتے اس کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔

ایک روز آدھی رات کو ہماری خوابگاہ پر نجدی ٹوٹ پڑے مرد و عورت کی جیب و بغل ٹٹولے، اسباب سفر دیکھے، صندوقچہ مقفل کھلوائے اور جو چیز ہاتھ میں پڑی اور پسند آئی اسے خورد برد کیا گیا۔ لیکن یہ جامہ تلاشی بھی نہایت ہی چالاکی اور مکر و فریب سے کی گئی۔ بہانہ یہ تھا کہ شاید تمباکو وغیرہ ان کے پاس ہو۔ حجاج کی ایک جماعت نے روکنا چاہا تو نجدیوں نے طمانچے لگائے اور اسلحوں کی دھمکی دی۔ ہم سب نے چاہا کہ اس تعدی کی ارباب حل و عقد اور حکام امن و نظم سے فریاد کریں لیکن تمام دروازے ہمارے لیے مسدود تھے۔ ہم نے پاسبانوں کو دیکھا کہ وہ اوروں سے زیادہ خونخوار اور ظالم ہیں۔

مطوفین اور خدام جو مناسک حج کی تعلیم دیتے ہیں اور سب کے سب مکی ہیں انہوں نے ہم کو نصیحت کی اور سخت ممانعت کر دی کہ ہم ان امور کا اظہار نہ کریں اور نہ ان کی حرکات کا زبان پر ذکر لائیں اسلئے کہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم بھی تمہارے ساتھ نہ پس جائیں۔ یہ ادنیٰ مصائب ہیں جو ہم کو پہونچیں۔

قبور شہداء و صالحین کے ساتھ جو کچھ انہوں نے کیا بیان سے باہر ہے۔ کوئی متبرک مقام نہیں ہے جس کی اہانت و تحقیر نہ کی ہو۔ مولد نبی اکرم کو خراب کیا۔ مقام سیدہ آمنہ، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وغیرہ مکہ میں۔ قبر حوا جدہ میں۔ جنت البقیع کے مزارات کو منہدم کیا اور اس کے اسباب و اثاث لوٹ لیگئے اور اس آثار متبرکہ کو جسے انہوں نے ڈھا دیا اور اب اس کو محل [illegible] رکھا ہے بغیر کسی شرم اور ندامت کے کہتے ہیں کہ یہ وہی آثار ہیں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ محمل مصری کا واقعہ جو پیش آیا سب واقف ہیں۔

اس لیے ہم شاکی ہیں اور احتجاج کرتے ہیں۔

اول۔ حکومت حجاز پر اس لیے کہ وہ ان نازیبا حرکات کی درستگی اور اصلاح مفاسد سے قاصر ہے۔

دوم۔ حکومت مصر سے جس نے محمل اٹھانے اور حجاج کو جانے کی اجازت دی اور سلطان حجاز کے وعدوں پر اعتماد کر لیا اور اس حادثہ سے قبل اس نے اپنی رعایا کے لیے راحت و آسائش کے وسائل نہیں پیدا کیے۔

سوم۔ اس وقت تک حجاز کے سفر کی سخت ممانعت کی جائے جب تک کہ دول اسلامیہ قطعی اطمینان حاصل نہ کر لیں کہ نجدی امور حج میں مداخلت نہ کرینگے یا ایک مجلس شوریٰ عامہ مسلمین کی مکہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر منعقد ہو اور حجاز کے تمام امور معین اور جمیع مراحل صاف کر دے۔ اس لیے کہ نجدیوں کو شرافت حجاج کا پاس نہیں ہے اور وہ کبھی نہ چاہیں گے کہ دنیائے اسلام کے تمام ممالک، اور فرق اسلامیہ اپنے خیال کے مطابق عملدرآمد کریں۔ اور ہر فرقہ کو آزادی ہو۔ چنانچہ رئیس محکمہ شرعیات ابن سعود کے ساتھ گفتگو کر کے اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں اور اُن کی تمام گفتگو سے یہی مترشح ہوتا ہے۔

(خلافت)

حوادث و احکام

استفتاء

(۱) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور بکر نے اگلے ہی روز نکاح پڑھوا لیا۔ اور عدت تین ماہ دس دن پوری نہیں کی۔ ایسی صورت میں نکاح جائز ہے کہ نہیں۔ زوجہ زید ایک سال سے اپنے باپ کے ہاں بیٹھی تھی۔ اور اپنے شوہر کے ہاں جانا نہیں چاہتی تھی۔ اس واسطے شوہر نے مجبوراً طلاق دی۔ اور طلاق نامہ لکھدیا۔ ایسی صورت میں جبکہ زید نے طلاق نامہ لکھدیا تو کیا پھر زبان سے بھی تین مرتبہ طلاق دینا واجب ہے کہ نہیں۔ یا طلاق نامہ لکھنے ہی سے طلاق پڑ سکتی ہے۔ اور جس شخص نے نکاح پڑھایا اور گواہان نکاح کے نکاح میں بھی کچھ فرق آیا کہ نہیں۔ اگر گواہان اور نکاح خواں کے نکاح میں فرق آگیا۔ یعنی نکاح ٹوٹ گیا تو پھر وہ کس طرح اپنے نکاح کو درست کر سکتے ہیں۔ اور بکر جو مطلقہ کا شوہر بنا ہے۔ اس کے لیے شرعی حکم کیا ہے اور بکر کی پہلی عورت بھی موجود ہے۔

(۲) زید نے اپنی سالی سے نکاح کیا۔ زید کی بیوی پہلے فوت ہو چکی تھی۔ اور جس سے نکاح کیا وہ سالی بھی تھی اور رشتہ میں بچی بھی تھی۔ یہ نکاح درست ہے یا نادرست۔

برادری نے نکاح خواں اور گواہان پر جتی یعنی تاوان برادری لگایا یہ تاوان جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) ایک پنچ نے یہ لفظ کہے کہ کس سسرے نے ایسی شرع بنائی ایسے لوگوں پر کیا سزا واجب ہے۔ براہ مہربانی ان کا مفصل جواب تحریر فرمادیں۔

الجواب

(۱) اگر زید کی بیوی مدخولہ تھی یا اس کے ساتھ خلوت ہو چکی تھی تو اس پر عدت لازم تھی اس کا کچھ اعتبار نہیں کہ وہ سال بھر سے ماں باپ کے یہاں بیٹھی تھی اس صورت میں دوسرا نکاح عدت کے اندر ہوا اور ناجائز اور حرام ہوا۔ مگر نکاح پڑھانے والے اور گواہوں کے نکاح نہیں ٹوٹے۔ ہاں اگر ان کو یہ معلوم تھا کہ عورت معتدہ ہے تو وہ سب گنہگار ہوئے۔ ان کو توبہ کرنی چاہئے۔ اور شوہر ثانی بکر کو لازم ہے کہ وہ اس عورت کو فوراً علیحدہ کر دے اور جب عدت ختم ہو جائے تو پھر از سر نو نکاح پڑھا لے۔ طلاق دینے لکھدینے سے بھی طلاق ہوتی ہے اگر خاوند اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے یا اس کے کہنے سے کوئی اور لکھے تو پھر زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) بیوی کے انتقال کے بعد اس کی بہن سے نکاح کرنا درست ہے۔ رشتہ کی بچی ہونا بھی نکاح کے جواز کا مانع نہیں۔

برادری کا تاوان لگانا اس صورت میں ناجائز ہے۔ تاوان واپس کرنا چاہئے۔

(۳) جس شخص نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ کس سسرے نے ایسی شرع بنائی۔ اس کا پورا واقعہ معلوم ہونا چاہئے کہ کس بات پر اور کس موقعہ پر اس نے یہ کہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ آیا اس کے یہ الفاظ شریعت اور شارع کی توہین قرار دئے جاسکتے ہیں یا نہیں۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ دہلی

بقیہ صفحہ اول

لیکن میرے بھائیو! اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ ہر طبقہ اور ہر عمر اور ہر منزل کے مرد اور عورت کے لیے اپنے اندر دنیاوی اور روحانی تعلیم رکھتا ہے اور ایک وحشی کو جو اسپر عمل کرے بتدریج ایک ولی کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اور چونکہ یہ انسان کی فطرت کے موافق ہے انسان کو اسپر عمل کرنے سے لذت اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے۔

اسلام کا عقیدہ کیا ہے کہ خدا ایک ہے۔ وہ ارحم الراحمین ہے ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔ ہر امر پر قدرت رکھتا ہے اس دنیا کو اس نے دار العمل بنایا ہوا ہے اور اس زندگی کے بعد انسان کے اعمال کے مطابق اس کی روحانی ترقی جاری رہتی ہے۔ لیکن چونکہ ارحم الراحمین ہے بہت سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ چونکہ تمام فیاضوں میں زیادہ فیاض ہے اس لیے استحقاق سے بڑھکر انعام دیتا ہے۔ چونکہ اسکی قدرت اس ہی دنیا پر ختم نہیں۔ انسانی روحوں کو [illegible] اسی دنیا میں دھکیلنے کی بجائے۔ اور دوسرے عالموں میں ان کی روحانی ضرورت کے مطابق بھیجتا ہے۔ ان کی تعلیم اور رہنمائی کے لیے ہر ملک اور قوم میں پیغمبر اور رہنما بھیجے [illegible] چونکہ اس نے قرآن پاک میں انسان کے مذہب کو مکمل کر دیا ہے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا ہے۔

قرآن شریف کھول کر دیکھو اس کی تعلیم کس قدر فطرت کے مطابق ہے اس میں بار بار انسان کو کہا گیا ہے کہ سوچو۔ دیکھو غور کرو۔ فکر کو کام میں لاؤ۔ اپنی تمام روحانی اور جسمانی طاقتوں کا جائز استعمال کرو۔ خدا کی برکتوں کو اس دنیا میں بھی حاصل کرو اور آخرت میں بھی اس کی رحمتوں اور برکتوں کے امیدوار بنو۔ اور اس کے قانونوں کے خلاف جو کہ تمام فطرت کے مطابق ہیں چلکر اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یہ کیا ہی اچھی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ یہ دنیا میں نے کھیل اور مذاق کے طور پر پیدا نہیں کی۔ بلکہ میرے ہر کام میں ایک مقصد ہے پس غلط فہمی میں پڑکر اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔ کبھی تم گھاٹے میں پڑ جاؤ۔ بلکہ دوسری امتوں کی تاریخ پر غور کرو۔ اور اس سے نصیحت پکڑو۔

قرآن شریف میں دوسری امتوں کا ذکر ہے تاکہ ہم اس سے نصیحت پکڑیں۔ قدرتی مناظر کا ذکر ہے تاکہ ہم اس پر غور کر کے مفید نتائج اخذ کرلیں۔ اور صاف اور کھلی کھلی ہدایتیں ہیں۔ تاکہ ہم ان پر عمل کر کے اس دنیا میں اور آخرت میں فائدہ اٹھائیں۔ یوروپ کے لوگوں نے قرآن شریف کی تعلیم کے اس حصہ پر عمل کر کے جو کہ ہماری دنیاوی زندگی سے تعلق رکھتا ہے بڑا بھاری فائدہ حاصل کیا ہے۔ ایک ہزار سال کے پہلے عربوں نے قرآن پاک کی دنیاوی اور روحانی دونوں تعلیموں پر عمل کر کے دنیا اور آخرت میں عزت اور بزرگی حاصل کی تھی لیکن افسوس کہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے قرآن پاک کی نہ تو دنیاوی تعلیم پر عمل کیا اور نہ روحانی پر۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم ہر جگہ ذلیل و خوار ہیں۔

دنیاوی تعلیم کیا ہے جو کہ قرآن پاک ہمیں سکھاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ بنی نوع انسان پر احسان کرو۔ ماں باپ رشتہ داروں کی خدمت کرو۔ انصاف سے کام لو۔ کسی پر ظلم مت کرو۔ تعلیم حاصل کرو۔ اور اپنے بچوں کو تعلیم دو۔ تجارت کرو۔ اور حلال روزی کما کر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالو۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ جب تولو تو جھکتا ہوا تولو جس چیز کو اپنے لیے برا سمجھتے ہو۔ اپنے بھائیوں کے لیے بھی برا سمجھو۔ ایک دوسرے کو سلام کرو۔ اور سب کی خیر خواہی چاہو۔ امن کو قائم کرو۔ اور فساد سے بچو صفائی اختیار کرو۔ کیونکہ خدا صاف ہے اور صفائی رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ خدا کی نعمتوں کو ضائع مت کرو فضول خرچی سے بچو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خرچوں کو دوست نہیں رکھتا بخل مت کرو۔ عورتوں کے ساتھ احسان سے پیش آؤ۔ جھوٹ مت بولو۔ اور حرام چیزوں سے پرہیز کرو رشوت مت لو۔ [illegible] جب وعدہ کرو تو اس کا ایفا کرو۔ [illegible] ہے۔ اگر غفلت میں زندگی گذاردی تو پھر یہاں لوٹنے کا موقعہ نہیں دیا جائیگا۔

روحانی تعلیم یہ ہے کہ عاقبت پر ایمان لاؤ۔ یہ مت خیال کرو کہ قبر میں پہونچنے پر ہماری زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے موت کے بعد جزا اور سزا کا وقت آنے والا ہے۔ تمہاری پیدائش کا مقصد اعلیٰ اپنے رب کی پرستش ہے۔ پس اسی کا ذکر کیا کرو۔ تاکہ تمہارے دل آرام پکڑیں پنج وقت نماز میں حاضر ہوا کرو۔ اور اپنے گناہوں کی معافی چاہا کرو۔ اور صراط مستقیم پر چلنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد کی درخواست کیا کرو۔ اور نیز دنیاوی اور روحانی برکتوں کے لیے استدعا کیا کرو۔ اور اپنے اندر یہ سپرٹ پیدا کرو کہ تمام مسلمان ایک ہی کنبہ ہیں۔ اور ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی کرو۔ اور ایک دوسرے کے غمگسار بنو۔ اور ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل مت کرو۔ سلف ریسپکٹ یعنی خودداری کو سیکھو اور جو برکت تمہیں اسلام سے حاصل ہوئی ہے اس کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچانے کی کوشش کرو۔ اپنے نفسوں کو مارو۔ اور اپنی اعلیٰ روحانی قوتوں کو ابھارو۔

لیکن اپنے نفس کی جائز ضرورتوں کو بھی پورا کرو تاکہ تم افراط و تفریط کی نیند سے نجات پاؤ۔ درمیانی راستہ اختیار کرو۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر چلو جو کہ اشرف انسان تھے۔ تاکہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بنجاؤ۔ کسی شخص سے صرف اس وجہ سے بغض و عداوت رکھو کہ وہ دوسری قوم کا ہے یا سیاہ فام ہے۔ یا نیچ ذات کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں تم سب اپنے اعمال سے جانچے جاؤ گے۔ دوسری قوموں میں تم سے پہلے جو پیغمبر بھیجے گئے ہیں ان کی بھی عزت کرو۔ اور جو لوگ تم سے مذہب میں نہیں جھگڑتے ان سے مت جھگڑو۔ ان کے اعمال ان کے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ ہاں اگر وہ تمہیں اسلام پر عمل کرنے سے جبراً روکیں تو انکے برخلاف جہاد کرو۔ کیونکہ اسلام کو کھو دینا اور کفر میں پڑ جانا موت سے بدتر ہے۔

یہ ہے اسلام کا ایک مختصر سا خاکہ لیکن جس طرح کسی انسان کی صرف ہڈیوں کے ڈھانچے کو دیکھنے سے اس کی خوبصورتی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اسی طرح میرے اس ناچیز خلاصے سے آپ اسلام کی خوبصورتی۔ دلربائی، نورانیت کا ہرگز اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے آپ قرآن اور اس کی تفسیروں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابیوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تب آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام کس برکت کا نام ہے۔ اور کتنی قدر کرنے کے لائق ہے۔ اور کس طرح یہ وحشی انسان کو ذلت سے نکالکر ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ دراصل یہی وہ اصل اکسیر ہے جس کی تلاش میں تمام قدیم فلاسفر بھٹکتے مرگئے۔ لیکن جو اللہ کے فضل و کرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابیوں کی قربانیوں سے ہم کو وراثت میں مل گئی ہے۔ لیکن اگر ایک طرف اسلام برکت ہی برکت ہے تو دوسری طرف اسکی ناقدری اللہ تعالیٰ کے قہر کو ابھارتی ہے۔ اگر ہمارا بادشاہ ہمیں محبت سے اپنے دسترخوان پر کھانا کھانے کے لیے بلائے۔ اور ہم اسکی دعوت کو نفرت سے ٹھکرا دیں تو ضرور ہے کہ وہ ہمارے دماغوں کو ٹھیک کرنے کے لیے ہمیں سزا دیگا۔ مولانا روم نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ ایک شیر تھا جس نے ایک بھیڑیے۔ اور ایک لومڑی کو اپنی صحبت سے فیضیاب کر رکھا تھا۔ اگرچہ وہ بھیڑیا اور لومڑی اس لائق نہ تھے کہ شیر جیسا ذی شان جانور ان کو اپنی صحبت میں رکھے۔ مگر اسی طرح پیغمبر اور ولی ہم جیسے انسانوں کو جو ہرگز ان کی صحبت کے لائق نہیں صرف اپنے فضل و کرم سے اپنی صحبت میں رکھ لیا کرتے ہیں آگے مولانا بیان فرماتے ہیں۔ شیر کی صحبت میں رہنے سے بھیڑیے اور لومڑی کو خوب کباب نصیب ہوتے تھے۔ اسی طرح نبیوں اور پیغمبروں کی صحبت میں رہنے والوں کو ہر طرح کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک دن شیر بہت سا شکار کر کے لایا اور بھیڑیے سے کہا اس کو تینوں میں تقسیم کر دو۔ بھیڑیے نے کہا۔ حضور یہ موٹی گائے تو آپ جناب کے لیے ہے۔ اور یہ بکری میرے لیے اور یہ خرگوش لومڑی کے واسطے۔ شیر نے جب بھیڑیے کی ناشائستگی کو دیکھا تو پنجہ مار کر اس کی گردن اڑا دی۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک دن شیر نے لومڑی سے کہا کہ لے یہ شکار کا مال تقسیم کر دے۔ لومڑی نے کہا کہ یہ موٹی گائے ہے یہ تو جناب کے ناشتہ کے لیے ہے۔ اور یہ بکری جناب کے دوپہر کے کھانے کے لیے اور یہ خرگوش جناب کے رات کے کھانے کے لیے۔ شیر نے کہا اے لومڑی تو نے یہ عدل کہاں سے سیکھا ہے۔ دراصل عدل اسی کا نام ہے کہ جو چیزیں ہمیں ہمارے مالک نے سپرد کی ہے ہم اسکو اسی ہی کے لیے حفاظت سے امانت میں رکھیں اور امانت میں خیانت نہ کریں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے جو ایمان ہمیں دیا ہے ہم اس کو صحیح سلامت اپنے آقا کے سامنے عاقبت میں لیجاویں۔ لومڑی نے جواب دیا حضور یہ عدل میں نے بھیڑیے کی ہڈیوں سے سیکھا جو نفس پرستی کر کے اپنی سزا بھگت چکا ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں کہ اسی طرح مبارک ہیں ہم جو کہ آخری امت ہیں کہ دوسری امتوں کی ہڈیوں سے جو ہمارے سامنے پڑی ہیں سبق حاصل کر سکتے ہیں اگر کسی پر پانی کے طوفان آگئے۔ اور کسی پر پتھر برسائے گئے۔ اور کتنے زمین میں دھنس گئے لیکن ہم اللہ کے حبیب حضرت رسول پاک کی برکت سے ایسی نعمت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ جب شیر نے لومڑی کا یہ عدل دیکھا تو خوش ہو کر فرمایا اے لومڑی چونکہ تو نے اپنے آپ کو ہمارے مقابلہ میں کچھ شئے نہ سمجھا تو ہماری ہوگئی۔ اور ہم تمہارے۔ اب بیشک ساتویں آسمان پر قدم رکھ۔ اسی طرح اگر ہم بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا سب کچھ سونپ کر خدمت اسلام میں لگ جائیں گے تو ساتویں آسمان ترقی پر قدم رکھیں گے۔ لیکن اگر ہم نے اس شاہی نعمت کی بے قدری کی جس طرح بھیڑیے نے شیر کی محبت کی بے قدری کی تو اس بھیڑیے کی طرح رسوائی میں ہی مارے جائیں گے۔ بس اب ہم کیا کریں۔ اور اسلام کو کس طرح پھیلائیں۔ صاحبان! عرب کے لوگ جہاں کہیں گئے۔ انھوں نے تبلیغ کا فرض ایسا اچھی طرح ادا کیا کہ قوموں کی قومیں مسلمان ہو گئیں۔ مثلاً شمالی افریقہ جس میں مراکو۔ ٹریپولی۔ مصر بھی شامل ہے۔ ایران۔ افغانستان۔ ترکستان اور جنوبی روس۔ لیکن افسوس کہ اس ملک میں عرب بہت تھوڑے آئے اور دوسروں نے اپنا فرض اچھی طرح نہ نبھایا چنانچہ اس ملک میں اسلام کا کام ادھورا ہی رہ گیا۔ البتہ یہ سندھ وہ علاقہ ہے جہاں عرب کے لوگوں نے آکر اپنی بستیاں ڈالیں۔ سبحان اللہ اور مرحبا کہ آپ لوگوں نے یہ ارادہ دل میں ٹھانا کہ اس ملک کے رہنے والوں کو بھی سب کے سب کو اسلامی برکت سے بہرہ ور کر دیا جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت ڈالے اور آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے میں چند ایک تجویزات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایک تو جس طرح سندھ میں نو مسلم کانفرنس منعقد کی گئی ہے ایک آل انڈیا نو مسلم کانفرنس ہر سال کانگریس کی طرح منعقد کیجائے جہاں ہندوستان میں اسلام پھیلانے کی عملی تجاویز سوچی جائیں۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کی کارروائیاں جاری کی جائیں۔ دوم اس کی شاخیں ہندوستان کے ہر ایک ضلع میں قائم کی جائیں۔ اور ان کے ذریعہ ہر ضلع میں یہ کام فوراً ہی جاری کر دیا جائے۔ ہر ضلع کی لوکل نو مسلم انجمنوں کے ممبران مسلمانوں کو بنائے جائیں۔ جن کے دلوں میں اسلامی جوش پایا جاتا ہے۔ ہر ایک لوکل ڈسٹرکٹ انجمن کے ساتھ ایک ایسا فنڈ ہو جو کہ سرکاری سیونگ بینک میں رکھا جائے۔ جس میں لوگ اپنا زکوٰۃ کا پیسہ بجائے نامستحق بھیک منگوں پر ضائع کرنے کے اس میں دے دیا کریں اور جس میں ان نومسلموں کی مدد کی جایا کرے۔ جو کہ مالی قربانی کر کے اپنی ہندو عیسائی سوسائٹی کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوں اگر وہ چھوٹی عمر کے ہوں تو ان کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے اگر وہ پڑھے لکھے ہوں تو ان کو کوئی دکان کھلوادی جائے۔ یا کسی اور مفید کام میں لگا دیا جائے۔ اور انجمن کے لوکل فنڈ میں سے ان کو روپیہ ادھار دیا جائے۔ اور اس کی ادائیگی کے لیے ان سے کاغذ لکھوا لیا جائے۔ تاکہ جب ان کا کام چل جائے تو وہ قسطوں کے ذریعہ ادھار لیا ہوا روپیہ بغیر سود کے ادا کر دیں۔ جو نئے لوگ اسلام میں آئیں ان کو فوراً اسلامی برادری کا ممبر بنا لیا جائے۔ اور ان سے پوری پوری ہمدردی

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو)

برقیات

عالم اسلامی

حکومت حجاز کے قوانین اسلحہ
شکاری بندوق کیلئے لائسنس کی شرط

احکام شاہی مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۴۵ھ جو ہتھیاروں کے متعلق شائع کئے گئے ہیں۔ اس میں شکاری بندوقوں کے متعلق احکام بھی بنائے گئے ہیں۔ اسلئے حکومت حجاز اعلان کرتی ہے کہ جس شخص کے پاس اس قسم کی شکاری بندوقیں ہوں اس کو چاہیئے کہ محکمہ امن عام کی طرف رجوع کرے اور اسکے استعمال کرنے کی غرض سے اجازت حاصل کرے۔ اگر حکومت کو اطلاع ملی کہ کسی کے پاس اس قسم کی بندوقیں بغیر اجازت کے ہیں تو اس کو (دس لیرا فرانسیسی) کی سزا ہوگی۔ اسلئے اطلاع عام کیلئے یہ شائع کیا جاتا ہے۔

عربوں پر انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

بغداد شریف ۲۳ اکتوبر۔ بغداد اور ساحل بحیرہ روم کے درمیان نصف مسافت پر بغداد سے ۳۰۰ میل دور ایک دور افتادہ چوکی کے قریب جو ریگستان سے عبور کرنے والے مسافروں کو بھی بہت کم معلوم ہے۔ مقام رطبہ میں انگریزی طیاروں اور سلح گاڑیوں نے جنگی کاروائیاں کیں۔

علاوہ ازیں ابن شاہی عربوں کے خلاف بھی مزید انتقامی اور تادیبی کارروائیاں عمل میں لائی گئیں۔ جنہوں نے جابرو کے ایک کانون کویت تالی پر حملہ کر کے ایک ہزار اونٹ لوٹ لئے تھے۔ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ لٹیرے مال غنیمت لئے ہوئے براہ رطبہ اپنے ملک کو واپس ہونگے۔ چنانچہ اُن کا راستہ روکنے کے لئے فوراً تیاریاں کر لی گئیں۔

بغداد میں خبر پہونچی کہ جمعہ کے روز انگریزی طیاروں اور انگریزی مسلح موٹروں نے رطبہ کے گرد و نواح میں لٹیروں کی دیکھ بھال کی۔ ایک گروہ نظر پڑا جس سے فوراً جنگ شروع کر دی گئی۔

عرب لوگ فرار ہو گئے اور اُن میں سے بہت سے گرفتار کر لئے گئے۔ بیشمار اونٹ بھی ہاتھ لگے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دیگر پارٹیاں بھی رطبہ کے آس پاس پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ اسی خیال سے جنگی کارروائی کا سلسلہ جاری ہے۔ اُن موٹروں کی نسبت اب کوئی خطرہ نہیں رہا جو صحرا کو عبور کر کے شام سے بغداد آتی ہیں، کیونکہ مقام رطبہ میں انگریزی فوج کی موجودگی خیر و عافیت کی کافی گارنٹی ہے۔

اعلیٰ حضرت شاہ ایران کا دورہ

طہران ۲۴ اکتوبر۔ ایک مختصر دورہ کے لئے شاہ کجکلاہ ایران مازندران تشریف لے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بدرقہ کی ایک موٹر کار میں جس میں اسلحہ سامان جنگ اور رقم لدے ہوئے تھے۔ دماوند سے ۴۰ میل دور دفعتاً دھماکا ہوا جس کی وجہ سے کئی افسر ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ان کی لاشیں دماوند لائی گئی ہیں۔ شاہ دورہ پر آگے بڑھ گئے۔

روس و ایران کا تجارتی معاہدہ

طہران ۳۰ اکتوبر۔ اطلاع آئی ہے کہ دول روس و ایران کے درمیان بہت جلد ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں جس کی رو سے دونوں حکومتیں سالہا سال تک ... کے سامان کا تبادلہ کیا کرینگی۔

روس ... روئی ... ہوگی۔ اور ایرانی مال ... اس معاہدہ کے مطابق ... ہونگے۔

ایرانی تاجروں کو اس مال کے لئے ... روس بھیجیں گے۔ مال کی قیمت بھی ... ادا کرے گی۔

ہندوستان

حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند کی سفر سے واپسی
اور
اجلاس ندوۃ العلماء کانپور کی شرکت کیلئے روانگی

حضرت مولانا الحاج مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند صوبہ سرحد و پنجاب کے دورہ سے فارغ ہو کر ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو بخیر دہلی تشریف لائے۔ دو روز دہلی میں قیام فرما کر ۲۸ اکتوبر کو دہرہ دون تشریف لیگئے۔

دہرہ دون سے یکم نومبر کو روانہ ہو کر براہ مراد آباد ۴ نومبر سنبھل اور ۵ نومبر کو امروہہ تشریف لے جائینگے۔ ۶ نومبر کی صبح کو لکھنؤ اور اسی روز شام کی گاڑی سے کانپور اجلاس ندوۃ العلماء میں شرکت کے لئے تشریف لے جائینگے۔ امید ہے کہ ۹ نومبر تک مولانا ممدوح دہلی مراجعت فرمائینگے۔

ساہوکارہ بل کا حشر
گورنر پنجاب کا اعلان

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ آج پنجاب کونسل کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ گورنر پنجاب نے ایک گھنٹے تک اپنا خطبہ پڑھا جس میں پنجاب صوبہ کی موجودہ تمام حالت پر تبصرہ کیا۔ خطبہ پڑھتے ہوئے آپ نے ساہوکارہ بل کے متعلق اعلان کیا کہ اگرچہ حکومت کو بل مذکور کے تمام اصولوں سے اتفاق ہے لیکن یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اس مسودہ قانون کو وائسرائے کی تصدیق کیلئے بھیجا جائے اسلئے انہیں اصولوں کی بنا پر ایک گورنمنٹ بل کونسل کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اس غیر متوقع اعلان سے مسلمان ممبر مایوس ہو گئے۔

گورنر کے چلے جانے کے بعد صدر نے ہر ایک ممبر سے مصافحہ کیا اور اجلاس برخاست ہو گیا۔

زمینداروں کی حفاظت کا قانون نامنظور کر دیا گیا۔

خلافت کمیٹی کے جلسہ کا التوا

مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ...

جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب صدر مجلس خلافت کی ہدایت کے بموجب مجلس مرکزی کا اجلاس جو ۶ نومبر کو بمقام لکھنؤ منعقد ہونے والا تھا۔ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اکثر ممبران بوجہ مصروفیت انتخابات کونسل شریک نہ ہو سکتے۔

اطلاع گذارش ہے کہ اجلاس کی صحیح تاریخوں کی اطلاع بعد میں دیجائے گی۔

کوائف پشاور
آتش زدگی سے پچیس لاکھ روپیہ کا نقصان

پشاور ۲۶ اکتوبر۔ آج رات کو تقریباً ۹ بجے بازار بل بن پشاور شہر میں ایک دوکان کی چھت لاری سے آگ لگی ... چاروں طرف پھیل گئی جس کی وجہ سے تمام دکانوں سے ایک پیسہ کا بھی مال نہ نکل سکا۔ نقصان کا اندازہ ۲۰-۲۵ لاکھ روپیہ کا بتایا جاتا ہے۔ آگ کے پھیلنے کی یہ وجہ ہوئی کہ فائر بریگیڈ ایک گھنٹہ کے بعد پہنچا۔ بوقت آگ بے قابو ہو چکی تھی۔ پھر انجن کی بھی مشین بگڑ گئی۔ انجن کی دیر ہونے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ جناب وائسرائے ہند کی آمد پر انجن شہر سے باہر چھڑکاؤ کی غرض سے گیا تھا۔

پولیس کے بعض سپاہیوں کی شرارت

پولیس کے چند سپاہیوں کی بے انتظامی سے لوگ سخت شکایت کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے کہ شیخ غلام محمد بیچارہ ایک سبزی فروش ہے جو وقت یہ شخص اپنی دکان پر آیا تو ایک پولیس مین اس کی دکان کے اندر موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ دکان میں کیا کرتے ہو پولیس کے آدمی ...... نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ پتھر اٹھا کر اس کے رسید کیا جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ گھبراہٹ اور اندھیرے کی وجہ سے پولیس والے کی شناخت نہ ہو سکی۔

(نامہ نگار از پشاور)

رام لیلا کا بم
لاہور کی پولیس ملزمین کا پتہ نہ لگا سکی

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ میو ہسپتال اور باہر کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ دسہرہ کے روز جو بم پھٹا تھا۔ اس سے ۵۹ آدمی زخمی ہوئے تھے ان میں سے اب تک ۹ مر چکے ہیں زخمیوں میں ۴ سکھ ۱۱ مسلمان اور ۴۴ ہندو تھے۔ ملزم کا پتہ چلانے میں پولیس پوری مستعدی اور سرگرمی سے مصروف تحقیقات ہے لیکن اب تک پولیس کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے تحقیقات کے سلسلہ میں ان پانچ آدمیوں کے مکانوں کی بھی تلاشی لی تھی جو حادثہ مذکور کی وجہ سے مر چکے ہیں۔ یا سخت زخمی ہوئے ہیں۔ لیکن ان تلاشیوں میں کوئی چیز ایسی برآمد نہیں ہوئی جس سے پولیس کو کچھ پتہ لگتا۔

صوبہ متحدہ کی آزاد مسلم پارٹی
امیدواروں کی فہرست

کانپور ۲۶ اکتوبر۔ آزاد مسلم پارٹی کے دوسرے جلسہ میں کل مسلمان امیدواروں کی مکمل فہرست منظور کر کے شائع کر دی گئی ہے۔

جمعیۃ مقننہ۔ حاجی وجیہہ الدین۔ شاکر علی۔ اظہر علی۔

مجلس مقننہ۔ ظہور احمد۔ اسلم سیفی۔ امداد حسین خان۔ جمشید علی خاں۔ شیخ عبد اللہ۔ سید حبیب اللہ۔ حامد حسن صدیقی۔ شفاعت احمد خاں۔ فصیح الدین۔ محمد صدیق۔ راجہ احمد علی خاں۔ فضل الرحمن۔ محبوب علی خاں۔ چودھری نعمت اللہ۔ مولانا حسرت موہانی نے عام غلط فہمی دور ...

کرنے کے لئے اعلان کیا ہے کہ آزاد کانگریس پارٹی پرانی تعاونی پارٹی یا نیشنلسٹ پارٹی سے ان کی ہمدردی اور ممبری صرف کانگریس کے عام کام اور سرگرمیوں تک محدود ہے۔

مالوی جی کی کانگریس پارٹی منتشر ہو رہی ہے

لکھنؤ ۲۸ اکتوبر۔ بابو کرشن بہاری لال بھارگو نے کل اپنی ممبری انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی سے استعفا دیدیا ہے اور اپنے خط میں پارٹی مذکور کے طرز عمل پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نامزدگیوں کی فہرست دیکھ کر انہیں سخت حیرت ہوئی کہ بعض ایسے امیدوار نامزد کئے گئے ہیں جنہوں نے کانگریس کے نصب العین یا ہندو سبھا کے عہد پر دستخط نہیں کئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے پنڈت رمیں بہاری تیواری کو لکھا ہے کہ وہ اپنے یہاں سے ان کا نام نکال دیں۔

کلکتہ میں مسجد کے قریب مسلمانوں پر بم گرا
مسلمانوں کے دشمنوں کی سرگرمیاں

کلکتہ ۲۸ اکتوبر۔ گذشتہ شب کو شہر کے شمالی علاقہ میں بڑی سنسنی پھیل گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ناخدا مسجد میں ۹ بجے شب کو عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مسلمان مسجد سے باہر نکلکر سامنے کی سڑک پر آئے تو اسی نواح میں ایک بم یا آتشبازی کا گولہ پھٹا جس سے چھ آدمی زخمی ہوئے۔ یہ بم یا گولہ مجمع کے وسط میں گرا تھا۔ پولیس اطلاع پاتے ہی فوراً موقع واردات پر پہنچ گئی۔ تین زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کی مرہم پٹی کے بعد مکان کو پہنچا دیا گیا۔ ابھی تک یہ معمہ حل نہ ہو سکا کہ یہ گولہ کس طرح اور کہاں سے پھینکا جا سکتا تھا۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

حکام ضلع کی عدم توجہی اور زیادتی کو ظاہر کیا۔ وکیل نے کہا کہ لوگوں کو اندھا دھند گرفتار کیا گیا تھا ان میں سے ۴۵ بالکل ضعیف آدمی تھے اور ۵ انو عمر بچے تھے سپلیٹ پھرتے لوگوں کو بغیر شناخت کے گرفتار کیا جاتا رہا۔ وکیل نے پھر شہادت استغاثہ کے نقائص اور خامیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ بعض گواہوں نے حکام کی محض خوشنودی کے لئے جھوٹی گواہیاں دی ہیں۔ اس موقع پر مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی گئی۔

مولانا شوکت علی صاحب کا دورہ

مولانا شوکت علی صاحب "خلافت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

چونکہ مرکزی خلافت کمیٹی کا جلسہ جو لکھنؤ میں ہونے والا تھا، ملتوی ہو گیا اس لئے میرا یو۔ پی کا دورہ بھی کم از کم دو ہفتہ کے لئے ملتوی رہیگا۔ میرا ذاتی کام بھی تھوڑا بمبئی میں تھا جس کے لئے میرا بمبئی میں رہنا چند دنوں کے لئے ضروری تھا اس لئے میں غالباً ۱۵ نومبر کے بعد کانگریس کی تائید میں دورہ کرنے نکل سکوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ ندوۃ العلماء کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکوں گا مگر اسکی تلافی جنوری میں مولانا مسعود علی صاحب کو دوبارہ بلا کر عمارت کے لئے اور روپیہ جمع کر کے کر سکوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ جو احباب مجھ سے اسٹیشن پر ملنے اور فنڈ کی رپورٹیں لینے آنے والے تھے ان کو زحمت ہوئی ہوگی۔ براہ مہربانی وہ دفتر سے بذریعہ خطوط رپورٹ دفتر خلافت کی جلدیں جلد منگالیں۔

اور غیر متعلق سوالات کی جانب بار بار منعطف کرائی گئی۔ سیٹھ عبد الرحیم آف بمبئی اور ہمدم والاان کے اڈیٹروں کی شہادت دوشنبہ کو ہوگی۔ پیغام صلح اور زمیندار کے اڈیٹر انبالہ کے مہربان علی صاحب اور خواجہ حسن نظامی صاحب یا خلیل داس چترویدی صاحب وغیرہم کو بعد میں پیش کیا جائے گا۔ آج عدالت نے اس حکم کا اعلان کیا کہ وچتر جیون کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ مراد آباد سنبھل اور دوسرے اضلاع میں آریہ بک ڈپو اور آریہ سبھائیں سرگرمی کے ساتھ وچتر جیون کو تقسیم کر رہی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ حکام پولیس فوری کارروائی عمل میں لائیں گے۔

سر محمد حبیب اللہ کے دورہ کا پروگرام

شملہ ۲۹ اکتوبر۔ کیپ ٹاؤن کی روانگی کے سلسلہ میں سر محمد حبیب اللہ کے دورہ کا پروگرام مرتب ہو گیا ہے سر موصوف ۱۳ نومبر کو دہلی سے روانہ ہوں گے، اور ۱۴ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے اسی شب کو آپ مدراس کو روانہ ہوں گے اور ۱۶ نومبر کی صبح کو مدراس پہنچیں گے ۱۷ سے ۲۱ نومبر تک مدراس میں مقیم رہیں گے اور پھر بمبئی روانہ ہو کر ۲۲ کی صبح کو بمبئی پہنچیں گے ۲۴ نومبر کو بعد دوپہر "کراپارا" جہاز میں ہندوستانی وفد کے رئیس کی حیثیت سے آپ جنوبی افریقہ کو روانہ ہو جائیں گے۔

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار
گورنر صوبہ متحدہ کے نام
وچتر جیون کے مقدمہ میں فوری اصلاح کی ضرورت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں "وچتر جیون" کے مصنف پر جو مقدمہ چل رہا ہے اس کی کیفیت اخبارات اور گواہان استغاثہ کی زبانی معلوم کر کے مجھے ضروری معلوم ہوا کہ میں آپ کی توجہ اس کی جانب منعطف کراؤں۔ مقدمہ مذکورہ کی کارروائی جس نوعیت سے جاری ہے وہ منشاء قانون کے صریح خلاف ہے۔ عدالت میں وکلائے صفائی کا طرز عمل اور اُن کے غیر متعلق سوالات جرح اس سے بدرجہا زیادہ نفرت اور توہین پھیلا رہے ہیں جس کی بناء پر وچتر جیون کے مصنف پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا عدالت میں پیغمبر اسلام کی حیات طیبہ کے متعلق کوئی تاریخی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ وکلائے صفائی کے اس دل آزار طرز عمل سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے اور اُن میں اضطراری اشتعال پیدا ہو جانے کا قوی خطرہ ہے جس کے نتائج سخت مہلک ہوں گے۔ براہ مہربانی اس صورت حال کی اصلاح کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہدایت کیجئے۔

(مولانا) محمد کفایت اللہ
صدر جمعیۃ علمائے ہند

دار الحکومت
انتخابات اسمبلی
دہلی میں مخلوط انتخابات کی ناکامی

دہلی ۲۹ اکتوبر۔ لالہ شیو نرائن حلقہ دہلی کی طرف سے اسمبلی کی رکنیت کے امیدوار تھے۔ کل رائے دہندگی کے وقت انہوں نے دیکھا کہ لوگ میرے حق میں بہت کم رائے دیتے ہیں۔ لہذا آج صبح انہوں نے امیدواری سے دست کش ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لالہ لاجپت رائے آج صبح یہاں آئے۔ اور لالہ شیو نرائن کو ترغیب دی کہ وہ آزاد پارٹی کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے امیدواری سے دست کش ہو جائیں۔ چنانچہ لالہ شیو نرائن اس مشورہ پر عامل ہو گئے۔ اب لالہ لاجپت رائے نے مسٹر رنگ بہاری لال کو حلقہ دہلی کی طرف سے آزاد کانگریس پارٹی کا امیدوار بنا لیا ہے۔ اور وہ جماعت مذکور کے مسلک پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

دہلی ۲۹ اکتوبر۔ آج اندراج آراء کا بڑا زور رہا خاص طور پر دوپہر کے بعد زور بہت بڑھ گیا۔ لالہ شیو نرائن کے بیٹھ جانے کے باعث ہندوؤں نے مسٹر رنگ بہاری لال کے حق میں رائے دی۔ مسلمانوں کے تمام ووٹ مسٹر آصف علی کے حق میں ... نے اس موقعہ پر سوراج پارٹی کے ساتھ محض مسلمان نمائندہ کی وجہ سے بڑی تنگ نظری سے کام لیا۔

حاجی بخش الٰہی صاحب کا انتقال

دہلی ۲۸ اکتوبر۔ خان صاحب حاجی بخش الٰہی سگریٹ والے آج صبح انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۶۷ سال کی تھی اور تقریباً ایک سال سے فالج میں مبتلا تھے۔ جنازہ کے ہمراہ خلقت کا ایک اژدہام تھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نواب صاحب لوہارو کا انتقال

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ جناب نواب اعظم مرزا صاحب دربار آف لوہارو (موجودہ فرمانروائے ریاست) کا گذشتہ شب میں دو بجے کے قریب انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

وچتر جیون کے مقدمہ کی کارروائی
وکلائے صفائی کا افسوسناک طرز عمل
وچتر جیون کی ضبطی کا اعلان

آگرہ ۳۱ اکتوبر۔ سید القادر صاحب مقتدری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

۲۷ اکتوبر سے ۳۰ اکتوبر تک وچتر جیون کے مقدمہ میں علاوہ سات مقامی گواہوں کے الجمعیۃ اور مدینہ کے اڈیٹروں اور نواب اسمٰعیل خاں صاحب کی شہادتیں ہو چکی ہیں۔ جرح کو بے کار طوالت دی جاتی ہے۔ عدالت کی توجہ وکلائے صفائی کے پریشان کن ...

پانی پت کا مقدمہ فساد

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ فساد پانی پت کے سلسلہ میں عدالت ابتدائی نے ۱۹ ہندوؤں کو زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند ایک ماہ سے تین ماہ تک مختلف میعادوں اور بعض کو مختلف جرمانوں کی سزا دی تھی۔ سیشن جج کرنال نے عدالت ابتدائی کا فیصلہ بحال رکھا تھا اب سیشن جج کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ پنجاب میں فیصلہ پر نظرثانی کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ جسٹس مارٹینو نے اپیل کی سماعت کی۔ ملزمین کے وکیل نے ملزمین کی بے گناہی اور پولیس کی بعض بے ضابطہ کارروائیوں کو ثابت کیا اور اپنی تقریر میں

برقیات

عالم اسلامی

حکومت حجاز کے قوانین اسلحہ
شکاری بندوق کیلئے لائسنس کی شرط

عربوں پر انگریزی ہوائی جہازوں کا حملہ

اعلیٰ حضرت شاہ ایران کا دورہ

روس و ایران کا تجارتی معاہدہ

طہران ۲۶ر اکتوبر۔ اطلاع آئی ہے کہ دول روس و ایران کے درمیان بہت جلد ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں جس کی رو سے دونوں حکومتیں ساڑھے تین کروڑ تومان کی مالیت کے سامان کا تبادلہ ہر سال کیا کریں گی۔

روسی مال میں خاص کر مٹی کا تیل اور شکر ہوگی۔ اور ایرانی مال میں کپاس (ایک کروڑ تومان) اون (ایک کروڑ) اور مختلف اجناس مثلاً چاول میوہ جات خشک وغیرہ (ایک کروڑ تومان) ہونگے۔

ایرانی تاجروں کو اُس مال کے لئے جو وہ روس بھیجیں گے روسی حکام متعینہ ایران سے اجازت حاصل کرنی پڑے گی۔ اور مال کی قیمت بھی دولت روس کی طرف سے مقرر ہوا کرے گی۔

ہندوستان

حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند کی سفر سے واپسی
اور
اجلاس ندوۃ العلماء کانپور کی شرکت کیلئے روانگی

ساہوکارہ بل کا حشر
گورنر پنجاب کا اعلان

خلافت کمیٹی کے جلسہ کا التواء

جناب مولانا ابو الکلام آزاد صاحب صدر مجلس خلافت کی ہدایت کے بموجب مجلس مرکزی کا اجلاس جو ۲ر ۳ر ۴ر نومبر کو بمقام لکھنؤ منعقد ہونیوالا تھا۔ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ بیشتر ممبران بوجہ مصروفیت انتخابات کونسل شریک نہ ہو سکتے۔

اطلاعاً گذارش ہے کہ اجلاس کی صحیح تاریخوں کی اطلاع بعد میں دیجائے گی۔

کوائف پشاور
آتش زدگی سے پچیس لاکھ روپیہ کا نقصان

پشاور ۲۶ر اکتوبر۔ آج رات کو تقریباً ۳ بجے بازار بل بہتنہ پشاور شہر میں ایک دوکان کی چھولداری سے آگ لگی جو دفعتہ چاروں طرف پھیل گئی جس کی وجہ سے تمام دکانوں سے ایک پیسہ کا بھی مال نہ نکل سکا۔ نقصان کا اندازہ ۲۰ – ۲۵ لاکھ روپیہ کا بتایا جاتا ہے۔ آگ کے پھیلنے کی یہ وجہ ہوئی کہ فائر بریگیڈ۔ ایک گھنٹہ کے بعد پہنچا۔ اسوقت آگ بے قابو ہو چکی تھی۔ پھر انجن آتے ہی بگڑ گیا۔ انجن میں دیر ہونے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ جناب وائسرائے ہند کی آمد پر انجن شہر سے باہر چھڑکاؤ کی غرض سے گیا تھا۔

پولیس کے بعض سپاہیوں کی شرارت

رام لیلا کا ہنگامہ
لاہور کی پولیس ملزمین کا پتہ نہ لگا سکی

صوبہ متحدہ کی آزاد مسلم پارٹی
امیدواروں کی فہرست

مالوی جی کی کانگریس پارٹی منتشر ہو گئی

کلکتہ میں مسجد کے قریب مسلمانوں پر بم گرا
مسلمانوں کے دشمنوں کی سرگرمیاں

کلکتہ ۲۰ر اکتوبر۔ گذشتہ شب کو شہر کے شمالی علاقہ میں

مولانا شوکت علی صاحب کا دورہ

سر محمد حبیب اللہ کے دورہ کا پروگرام

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار
گورنر صوبہ متحدہ کے نام
ورتمان کے مقدمہ میں فوری اصلاح کی ضرورت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں "ورتمان" کے مصنف پر جو مقدمہ چل رہا ہے اس کی کیفیت اخبارات اور گواہان استغاثہ کی زبانی معلوم کر کے مجھے ضروری معلوم ہوا کہ میں آپ کی توجہ اس کی جانب منعطف کراؤں۔ مقدمہ مذکورہ کی کارروائی جس نوعیت سے جاری ہے وہ منشاء قانون کے صریح خلاف ہے۔ عدالت میں وکلائے صفائی کا طرزعمل اور اُن کے غیر متعلق سوالات جرح اس سے بدرجہا زیادہ نفرت اور توہین پھیلا رہے ہیں جس کی بنا پر ورتمان کے مصنف پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا عدالت میں پیغمبر اسلام کی حیات طیبہ کے متعلق کوئی تاریخی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ وکلائے صفائی کے اس دل آزار طرزعمل سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے اور اُن میں اضطراری اشتعال پیدا ہو جانے کا قوی خطرہ ہے جس کے نتائج سخت مہلک ہوں گے۔ براہ مہربانی اس صورت حال کی اصلاح کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہدایت کیجئے۔

(مولانا) محمد کفایت اللہ

صدر جمعیت علمائے ہند

ورتمان کے مقدمہ کی کارروائی
وکلائے صفائی کا افسوسناک طرز عمل
ورتمان کی ضبطی کا اعلان

پانی پت کا مقدمہ فساد

دار الحکومت
انتخابات اسمبلی
دہلی میں مخلوط انتخابات کی ناکامی

حاجی بخش الٰہی صاحب کا انتقال

نواب صاحب لوہارو کا انتقال

بقیہ صفحہ ۵

کا اظہار کیا جائے جس طرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب کوئی نومسلم مکہ سے بھاگ کر مدینہ آتا تو انصار اس سے شفقت کا سلوک کرتے۔ اگر کسی انصار کے پاس دو بیویاں ہوتی تھیں تو وہ ایک کو طلاق دیدیتا تاکہ وہ اس نومسلم سے نکاح کرلے اور اپنی دولت وہ لوگ نومسلموں کے ساتھ آبانٹ دیا کرتے۔ بلکہ جو مال جہادوں میں ہاتھ لگتا وہ زیادہ تر نومسلموں کو ان کی دلجمعی کے لیے دیدیا جایا جاتا تھا۔ ایسی ہر ایک لوکل نومسلم انجمن کے ساتھ ایک لائق اور ہمدرد معلم ہونا چاہیے جو کہ ہر نومسلم کو اسلام کی تعلیم سے اچھی طرح آگاہ کرے اور جو شخص اسلام سے دلچسپی رکھتا ہو اس کو بتدریج اسلام میں کھینچنے کی کوشش کرے۔ اور اس کو اپنے ضلع کے ایسے مسلمانوں سے انٹروڈیوس کرائے جو کہ اسلامی زندگی کا بہترین عملی نمونہ پیش کرتے ہوں اور لوکل یعنی مقامی ڈسٹرکٹ انجمن کا ہر ایک ممبر اس بات کا ارادہ ٹھان لے کہ اپنے ہندو و عیسائی دوستوں میں سے وہ کم از کم آدھی درجن لوگوں کو آہستہ آہستہ تبلیغ اور اعلیٰ مثال دکھا کر اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کریگا۔ ہر ہفتہ تمام جامع مسجدوں میں ہندوستان کے ہندوؤں اور عیسائیوں کے مشرف با سلام ہونے کے لیے دعائیں کیجائیں۔ تاکہ اس بارے میں مسلمان اپنے فرائض کو پہچانیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے شامل حال ہو۔

ہر سال تمام مقامی ڈسٹرکٹ نومسلم انجمنوں کے ڈیلیگیٹ ہندوستان کے کسی بڑے شہر میں جہاں سالانہ کانفرنس منعقد کی جائے جمع ہو کر اپنے اپنے ضلع کی سال بھر کی کارروائی کی رپورٹ سنائیں۔ کہ کن کن وسائل کے اختیار کرنے سے ان کو کیا کیا کامیابی نصیب ہوئی۔ تاکہ دوسرے ضلع ایک دوسرے کی کوششوں کے نتیجہ سے سبق حاصل کریں۔ جن انجمنوں کے پاس زیادہ روپیہ ہو وہ ان انجمنوں کا ہاتھ بٹائیں جن کے پاس کم ہو۔ اور مقامی انجمنیں اور سنٹرل انجمن آپس میں مشورہ کرکے اگلے سال کا پروگرام تیار کریں۔

صاحبان! یہ تو ایک میری تجویز ہے اور جو تجویزیں آپ صاحبان پیش کریں گے۔ ان پر غور کیا جائے گا۔ آخر میں پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں کے سامنے اخلاق محمدی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں [illegible]

[illegible]

یا اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم سب حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابیوں کے نقش قدم پر چل کر دینی و دنیاوی ترقی حاصل کر سکیں [illegible] آمین۔

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اظہار حقیقت

یہ متحقق ہو جانے کے بعد کہ مولوی سید مبارک علی صاحب اس حلقہ انتخاب سے امیدوار ہوئے ہیں جس سے مولانا مظہر الحق صاحب کو صوبہ کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے امیدواری کے لیے نامزد کیا ہے۔ میں بحیثیت صدر صوبہ کانگریس کمیٹی اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ اس نامزدگی کے متعلق جسقدر واقفیت رکھتا ہوں پبلک کی آگاہی کے لیے شائع کروں۔ تاکہ اصل حقیقت لوگوں پر منکشف ہو جائے۔ شاید یہ بات کسی سے بھی مخفی نہ ہوگی کہ مولانا مظہر الحق صاحب کونسل جانے کے لیے کسی طرح بھی راضی نہ ہوتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ اپنی کوششوں میں ناکام ہو کر بالکل ہی مایوس ہو چکے تھے۔ اس لیے جو سوال ہم لوگوں کے سامنے ورکنگ کمیٹی میں پیش تھا وہ یہ تھا کہ خان بہادر محمد شفیع و مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبد الغنی صاحبان میں سے کسی ایک کو کانگریس کی طرف سے نامزد کیا جائے۔ مولوی محمد اسمعیل صاحب وکیل چھپرہ کی علمی قابلیت اور ان کی خدمات ملی و ملکی سے کون ہے جو واقف نہیں۔ مولوی عبد الغنی صاحب ابتدائے تحریک ترک موالات سے اسوقت تک جس خلوص ایثار و استقلال سے قومی ملکی۔ مذہبی۔ کاموں کے لیے اپنے کو وقف کیے ہوئے ہیں۔ صوبہ کا ہر خاص و عام اچھی طرح جانتا ہے۔ مگر باوجود اپنے بزرگوں کے رہتے ہوئے بھی جب مولانا شفیع صاحب داؤدی نے مولوی سید مبارک علی صاحب کا نام پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کانگریس عہد نامہ پر دستخط کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔ اسوقت ہم سبھوں نے یا یہ خیال کہ لوکل کونسل [illegible]

[illegible]

عہد نامہ کا مضمون آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا تیار کردہ تھا۔ جس میں صوبہ کی کمیٹی کو رد و بدل کرنیکا حق نہیں ہو سکتا تھا اگرچہ ان کے شرائط کے اصول سے ہم سبھوں کو بھی کامل اتفاق تھا اور ہے۔ مگر ساتھ ہی چونکہ قاعدہ کی پابندی بھی مد نظر تھی اس لیے اس روز کی میٹنگ میں پھر اس جگہ کی نامزدگی کسی آئندہ میٹنگ پر موقوف رکھی گئی۔ اس کے بعد ہی مولوی شفیع صاحب اور مجھکو شملہ چلا جانا پڑا۔ اور مولوی مبارک علی صاحب کو بھی کونسل کے سلسلہ میں رانچی جانا تھا اس لیے ان سے گفتگو کا موقع نہ مل سکا۔ شملہ سے واپس آنے کے فوراً ہی بعد ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ پٹنہ میں ہوئی گو کہ میں اپنی چند مجبوریوں کے سبب اس میں حاضر نہ ہو سکا مگر بعد کو مولوی شفیع صاحب سے معلوم ہوا کہ مولوی مبارک علی صاحب نے لکھنا فرمایا کہ اگر ان کو بجائے ترہٹ ڈویژن کے سارن ضلع سے کھڑا کیا جائے تو وہ بلا کسی شرط کے کانگریس عہد نامہ پر دستخط کر دینے کو تیار تھے۔ مگر وہ ترہٹ ڈویژن سے کسی حال میں بھی کھڑا ہونا نہیں چاہتے تھے۔ مگر پھر بھی انھوں نے اعادہ کیا کہ وہ مولانا مظہر الحق صاحب کے مقابلہ میں ہرگز کھڑے نہ ہوں گے۔ جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں ہم لوگوں کی خواہش تھی کہ مبارک علی صاحب کو کانگریس کی طرف سے کسی حلقہ انتخاب سے بھی ضرور کھڑا کرایا جائے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہم لوگ ایک طفل مکتب کو مولانا مظہر الحق صاحب جیسے مخلص اور تجربہ کار کے کسی طرح بھی آگے دیکھنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ مگر میرے تعجب کی انتہا نہ رہی جب میں نے یہ سنا کہ مبارک علی صاحب کو صرف یہی نہیں کہ کونسل کے شوق میں زبانی زبان کا مطلق پاس نہ رہا۔ بلکہ اگر یہ خبر صحیح ہے کہ انھوں نے مولانا مظہر الحق جیسی ہستی پر بھی جھوٹے الزامات اور صریح بہتان کے ساتھ اپنا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے تو ان کا یہ فعل یقینی قابل نفرت و ملامت ہے۔ کونسل جانے کی ہوس میں ایک ایسی بزرگ ہستی کی گذشتہ خدمات کو فراموش کر دینا کیا بدترین خود غرضی نہیں۔ اگر مبارک علی صاحب رانچی کی درباری فضا سے متاثر نہیں ہوئے ہوتے تو ہرگز مولانا مظہر الحق صاحب کے مقابلہ میں یہ طرز عمل اختیار کرنے کی جرات نہ کرتے ؎

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے

کون نہیں جانتا کہ صوبہ بہار میں مولانا مظہر الحق اور مولانا شفیع صاحبان کی دو ہستیاں یقینی ایسی ہیں جن پر مسلمانان ہند خصوصیت کے ساتھ فخر کر سکتے ہیں۔ مگر ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

شاہ محمد زبیر
صدر کانگریس کمیٹی صوبہ بہار

رانا فیروز الدین خاں صاحب کی قربانی و ایثار
اور
مسلمانان ضلع کرنال حصار رہتک لدھیانہ وغیرہ کا فرض

جب قوم و ملک نے مطالبہ کیا کہ ترک موالات کے تحت میں اسلام کے لیے قربانی کی جائے تو ایمان کے بندوں نے اپنے ہر قسم کے اعزاز ہر قسم کے عہدہ و منصب چھوڑ کر اور دنیوی منفعت پر لات مار کر صف مجاہدین میں شرکت کی اس صف میں ہمارے رانا صاحب کا نام بھی نمایاں ہے۔ آپ نے اصول ترک موالات کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ اور ایک عرصہ تک قومی و ملی خدمات انجام دیتے رہے جس سے مسلمان بخوبی واقف ہیں۔ جب ہندوؤں نے شدھی و سنگھٹن کا بگل بجایا اور کونسلوں کو بھی مسلمانوں کے بے تخریب کا آلہ بنایا تو مسلمانان پنجاب بھی اپنے احرار کو کونسلوں میں بھیجنے پر مجبور ہوئے چنانچہ رانا صاحب بھی ایک حلقہ

سے نہایت کامیابی کے ساتھ کونسل میں داخل ہوئے۔ انبالہ۔ لدھیانہ۔ رہتک۔ حصار۔ کرنال۔ گوڑگانوہ وغیرہ اضلاع کے مسلمانوں نے صاحب موصوف کی ایثار و قربانی کو پیش نظر رکھکر جس گرمجوشی سے آپ کو نمائندہ منتخب کیا تھا۔ وہ ہزار قابل تحسین و شکریہ ہے رانا صاحب نے کونسل میں جاکر اپنے فرائض کو انجام دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ قوم پر مرمٹنے والے ہر جگہ ہر مقام پر ایمانداری سے خدمت قوم کر سکتے ہیں۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ مسلمان وجاہت پرستی اور دوستی و مروت سے کام لیں۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ کام کا آدمی کون ہے اور آواز قوم پر مالی و جانی قربانی کرنے کے لیے کون تیار ہے۔ تحریک خلافت محبان قوم و ملت کے لیے ایک کسوٹی تھی اس موقعہ پر بڑے بڑے دعوے کرنے والے ایسے چھٹ گئے جیسے کھوٹا چنا۔ ہوس کے بندے حکومت کے پجاری الگ جا کھڑے ہوئے۔ اتنے بڑے امتحان کے بعد بھی اگر مسلمان اپنی رائے دینے میں وہی رویہ اختیار کریں جو ایک ناتجربہ کاری پر اختیار کر لیا جاتا ہے تو پھر مسلمانوں کا اللہ ہی بیلی ہے۔ میں نہایت ادب سے اپنے ان معززین کی خدمت میں جو رانا صاحب کے مقابلہ میں امیدواری کے لیے اپنا نام نامی پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں عرض کروں گا کہ آپ رانا صاحب کے حق میں دست بردار ہو کر مسلمانوں کو ممنون فرما دیں و نیز اپنے تمام حلقہ کے قابل تعظیم رائے دہندگان سے بھی دست بستہ عرض کروں گا کہ وہ بھی اپنی رائیں رانا صاحب کے لیے مخصوص فرمالیں۔ آپ کو رانا صاحب سے بہتر نمائندہ نہ ملیگا۔ اور نہ ہی کسی اور سے اپنے حقوق کی حفاظت حکومت اور ہندوؤں سے کرا سکتے ہو۔ امید ہے کہ میری درخواست سرہائے استحقار سے ٹھکرائی نہ جائے گی۔ اگر ایسا ہوا تو خود کردہ را علاج نیست کا مضمون ہوگا فقط والسلام۔ وما علینا الا البلاغ۔

مسلمانوں کا کفش بردار
صوفی پانی پتی

قادیانیوں کا مناظرہ سے فرار

امسال انجمن مرزائیہ برہمن بڑیہ کے سالانہ اجلاس میں قادیان سے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر اور مولوی غلام احمد مولوی فاضل صاحب رونق افروز ہوئے تھے جنکو منجانب جمعیۃ الطلبہ مدرسہ یونسیہ حنفیہ مناظرہ کی دعوت دی گئی تھی۔ اور ان کے مطبوعہ اشتہار و پروگرام پر چند اعتراض بغرض جواب بھی پیش کیے گئے تھے۔ مرزائی حضرات نے نہ ہماری دعوت مناظرہ کو قبول کیا۔ اور نہ ہمارے سوالات کے جوابات دیے۔ آخرکار جب ہماری طرف سے ان کا پورا تعاقب کیا گیا تو بہر وہ مہر درویش بر جان درویش تبادلہ خیالات پر راضی ہوئے۔ چنانچہ ۱۷ اکتوبر ۲۶ء ۱۰ بجے دن کو یہ مجلس تبادلہ خیالات منعقد ہوئی اور ان کی طرف سے مولوی غلام احمد مولوی فاضل اور جمعیۃ الطلبہ کی طرف سے حضرت مولانا الحاج سید محمد یونس صاحب بگھروی بانی مدرسہ یونسیہ تقریر کرنے کے لیے مقرر ہوئے۔ فریقین میں ایک گھنٹہ تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا قادیانی مقرر۔ حضرت مولانا کے کسی اعتراض کا جواب نہ دے سکا اور اپنی علیحدہ بانسری بجاتا رہا۔ حاضرین جلسہ نے تبادلہ خیالات کے بعد حضرت مولانا ممدوح کے حق میں ڈگری دی خدا نے باطل کے بالمقابل حق کو غلبہ دیا۔ جلسہ کی مفصل رپورٹ بزبان بنگلہ چھپ رہی ہے جو مفت تقسیم ہوگی۔ حضرات شائقین بپتہ ذیل ہر طلب فرما سکتے ہیں۔

خاکسار محمد اسمعیل سکرٹری جمعیۃ الطلبہ مدرسہ یونسیہ
برہمن بڑیہ۔ ضلع تپرہ۔ ملک بنگلہ

انجمن انصار المسلمین پانی پت کی درخواست
مسلمانان پانی پت کی خدمت میں

پنجاب کونسل کے انتخاب کا زمانہ قریب ہے جناب رانا فیروز الدین خاں صاحب اس انتخاب کے موقعہ پر پھر کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ کی خدمات ملی و قومی کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ آپ کی یہ خدمتگار جماعت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ آپ سے التجا کی جائے کہ آپ اپنی قیمتی رائے رانا صاحب ہی کو دیکر ہمیں ممنون ہونیکا موقعہ مرحمت فرمادیں۔ بزمانہ مصائب مسلمانان پانی پت کی صاحب موصوف نے پوری پوری مدد فرمائی ہے۔ تجربہ نے یہ بتا دیا ہے کہ رانا صاحب سے بہتر آپ کی کوئی نمائندگی نہیں کر سکتا۔

الملتمسین

حافظ خواجہ فیاض احمد انصاری (خواجہ) ابو عامر اقبال احمد انصاری (قاری مولوی) محمد عبد الحلیم انصاری۔ (حافظ خدا داد خاں (نواب زادہ) حافظ محمد صدیق احمد خاں انصاری (نواب زادہ) محمد یوسف علی خاں۔

مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی مشکلات اور انکا حل
مسلم ایجوکیشنل کانفرنس دہلی کے اجلاس میں

گذشتہ پچاس سال سے مسلمان اپنی قومی پستی کا احساس کر کے مسلسل قومی بہبودی کی تدابیر سوچتے اور ان پر عمل پیرا ہوتے رہے ہیں۔ اس دوران میں بہت سے مدارس قائم ہوئے۔ انجمنیں مجلسیں اور کانفرنسیں جاری کی گئیں۔ غرض کہ قومی بہبود کے لیے بہت سی تدابیر اختیار کی گئیں۔ تاہم یہ صاف عیاں ہے کہ مسلمان روز بروز پست اور مضمحل ہوتے جاتے ہیں۔ یہ اضمحلال قومی حیات کے لیے سم قاتل ہے ضرور ہے کہ پچاس سالہ تجربہ کی بنیاد پر اس قومی اضمحلال اور تعلیمی پستی کے اسباب پر غور کیا جائے۔ اور اس کے رفع کی مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس آخر دسمبر میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ ارادہ ہے کہ اس کے ایک جلسہ میں یہ اہم مسئلہ پیش کیا جائے۔ جن اصحاب کے ذہن میں مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی پستی کے اسباب اور ان کا علاج ہو وہ اپنے خیالات ایک مضمون کی شکل میں لکھ کر ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء سے قبل دفتر کانفرنس میں بھیجدیں۔ اس مضمون کا تعلق مسلمانوں کی تعلیمی اور اخلاقی حالت کی پستی اور اس کے وجوہ و اسباب اور ان کے رفع کرنے کی تدابیر سے ہوگا سیاسیات سے تعلق نہ ہوگا۔

یہ مضامین ایک کمیٹی کے سامنے پیش ہوں گے جو ان میں سے مفید اور کارآمد مضامین منتخب کرے گی۔ سب سے بہتر دو مضمونوں پر ایک طلائی اور نقرئی تمغہ پیش کیا جائیگا جن اصحاب نے مسلمانوں کے تعلیمی مسائل پر غور کیا ہے ان سے التجا ہے کہ اس نازک وقت میں بلا لحاظ اس کے کہ تمغہ قبول فرمائیں یا نہ فرمائیں اپنے مفید مشوروں کے اظہار میں دریغ نہ فرمائیں گے۔

محمد حبیب الرحمن خاں شروانی
آنریری سکرٹری
آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ

کتابیں مفت مل سکتی ہیں

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اخبار "الجمعیۃ" کے لئے خریدار بہم پہنچائیں گے انہیں حسب ذیل کتب مفت دی جائیں گی:۔

۵ سالانہ یا ۱۰ ششماہی ۴ سالانہ یا ۸ ششماہی	بستان العارفین الفاروق یا الکلام	۳ سالانہ یا ۶ ششماہی ۲ سالانہ یا ۴ ششماہی	رباعیات عمر خیام تعلیم الاسلام مکمل سٹ	ایک سالانہ یا ۲ ششماہی	احسن الوظائف

مینیجر "الجمعیۃ" دہلی

اگر آپ اپنے کاروبار کی رونق اور ترقی کے خواہشمند ہیں تو اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیجیے
مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	

ریشمی جیسی شوگری ٹی چاء

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاء جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ، زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ دودھ کی بچت ہوتی ہے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگری کا ایک پیالی پانی میں ڈال دیجیے نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چاء تیار ہے بس پی لیجیے پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجیے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بند ہے۔ قیمت ۵ پیالی کا بکس ۲ عہ ۱۰ پیالی ۱۲ / نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجیے۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن مقرر ہے۔

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

لٹری ریشمی کپڑے

کوٹ۔ سوٹ شیروانی اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر دردمال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دکان سے خریدیے۔ نمونہ مفت منگائیے

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور
دوکان ۱۵۶ لوئر چتپور روڈ سندریا پٹی کلکتہ

ایک عجیب جمتکار

میٹھا پھل (نعمت عظمیٰ)

ایک گولی کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے اگر لڑکی پیدا ہو تو دام واپس قیمت دس روپیے کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کیجائیگی

سارٹیفکٹ بیسیوں میں سے ۲-۴ بطور نمونہ

آپکی دوائی میٹھا پھل بالکل درست ثابت ہوئی ۲۵ روپیہ بطور انعام بھیجتا ہوں (نرائن داس سب اوورسیر برہما) اس سے پہلے بھی ۴ بار میٹھا پھل منگوایا اس میں سے تین میں کہ ایشور کی مہربانی سے کامیابی ہوئی تیسری میری عورت کو پھر حمل ہے میرا ارادہ ہے کہ اس بار استعمال کراؤں۔ جمنا داس عرضی نویس ملتان

آپ سے دو بار میٹھا پھل خرید کر استعمال کیا ہر بار خدا نے لڑکا دیا دونوں اینک تندرست و خوش و خرم ہیں (محمد الدین ٹیلیگراف کوہاٹ)

آپکے کارخانہ سے میٹھا پھل منگوایا تھا گورو مہاراج کی کرپا سے میرے گھر لڑکا ہوا میں آپکو آپکی اکسیر دوائی کے لئے دعائیں دیتا ہوں (بنتا سنگھ سب اوورسیر ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا سے لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ لاہور

مژدۂ جانفزا

روزنامہ "کانگریس" کا دہلی سے اجرا

اردو اخباری دنیا کا بہترین اخبار متحدہ قومیت کا علمبردار مختلف فرقوں میں اتحاد و اخوت پیدا کرنے کا دعویدار بہترین علم و ادب کی زیر نگرانی ۲۲ ۱۵ کے باٹ صفحوں پر شائع ہونے والا ہے۔ انگریزی اور دیسی ایجنسیوں کی تاریں براہ راست حاصل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ انگریزی اخبارات کی طرح ہر مذاق کی رعایت رکھی گئی ہے۔ اس کا التزام کیا گیا ہے کہ "کانگریس" جس کے ہاتھوں میں پہنچے اسے دیگر اخباروں سے بے نیاز کردے۔

چندہ	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار
	للعہ	للعہ	للعہ	عہ

المشتہر منیجر روزنامہ "کانگریس" اخبار دہلی

ہر قسم کی سبز چادر

ملنے کا پتہ بشیر اسٹور پشاور

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا بواسطہ طلب فرمائیے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقاء کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱، تعلیم الاسلام نمبر ۲، تعلیم الاسلام نمبر ۳، تعلیم الاسلام نمبر ۴ ... قیمت مکمل سٹ ۱۲/

دینیات

دینیات کی مندرجہ ذیل کتابیں ہندوستان کے مسلمہ علماء و اکابر ملت کی تصنیف ہیں جن کا ایک ایک نقطہ بے بہا اور نایاب ہے۔

تفسیر مظہری پارہ اول ۱۰/
پارہ دوم ۸/
اعجاز القرآن از مولانا شبیر احمد عثمانی ۸/
مہر اسلامیات ۱/
آئینہ بکفر و اسلام ۲/
احکام موتی ۴/
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب سوانح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (از مولانا اشرف علی صاحب)
فیوض رحمانی ۸/
غایۃ التحقیق ۳/
احکام التراویح ۲/

جمعیۃ علماء ہند کے صدارتی (خطبے)

خطبہ صدارت جناب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد جو لاہور میں پڑھا گیا ۴/
خطبہ صدارت حضرت مولانا حبیب الرحمن معین مہتمم دارالعلوم دیوبند جو گیا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۱۲/
خطبہ صدارت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی جو کوکناڈا کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸/
خطبہ صدارت حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب جو مراد آباد کے اسپیشل اجلاس میں پڑھا گیا ۸/
خطبہ صدارت حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی جو کلکتہ کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا ۸/

التکشف عن مہمات التصوف

یعنی حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب دام فیضہم کی نہایت ضروری اور عجیب کتاب۔ اس زمانہ میں بعض لوگوں نے تو قوالی کی بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا غرض سینکڑوں مشکلیں پیدا ہو گئیں ہیں مگر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطالعہ سے تمام اشکالات حل ہو جائینگے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری دیکھنے میں آوینگے جو نہایت کار آمد ہیں۔ صفحات ۵۲۰ تقطیع ۲۶×۲۲ کاغذ سفید قیمت صرف للعہ محصول ڈاک علاوہ۔

احسن الوظائف

تکمیل الیقین یعنی خلاصۂ سائنس اور اسلام

الصرف والنحو

بستان العارفین

رباعیات عمر خیام

الفاروق

متفرقات

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت

یہ معجون اسم بامسمیٰ قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے اگرچہ اسکے فوائد بہت ہیں لیکن قوت باہ و امساک کیلئے نہایت مفید و بے نظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے امساک اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ حسب دلخواہ لطف صحبت حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ معجون بھوک کو بڑھاتی اور کثرت سے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ دودھ وغیرہ جسقدر کھایا جائے وہ سب ہضم ہو کر جزو بدن بنجاتا ہے جن اشخاص کو بوجہ سستی اعصاب یا ضعف باہ کے جماع پر قدرت نہیں ہے وہ بخوبی جماع پر قادر ہوسکتے ہیں۔ سن رسیدہ اشخاص اور ان لوگوں کیلئے جو متعدد بیویاں رکھتے ہوں یا سرعت انزال کی وجہ سے نادم و پشیمان رہتے ہوں یہ معجون ایک غیر مترقبہ نعمت ہے قیمت فی تولہ ۱۰ علاوہ محصول ڈاک خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک

تحفۂ مستورات

یہ ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں کہ انکے رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہیں جسکی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ ...

حکیم حبیب الرحمن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یو۔ پی)

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد سر ورم چوٹ جلے و کٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گٹھیہ تپ و لرزہ نزلہ کھانسی ڈبہ اطفال وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں قیمت فی شیشی عہ

تازہ ترین شہادت از عالیجناب مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب ازجید آباد دکن

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

اگر بموجب اعلان

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہوسکتا ہے

خضاب کامل

بال اکسیر

سرمہ اکسیر چشم

عروس زندگی

اکسیر دوار

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن بھلے

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک منٹ میں جڑ سے آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱۱ دربھنگہ (بہار)

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

	سالانہ	ششماہی
چندہ	۶	للعہ

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

عرق بخار

بخار روکنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۲ ، جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم شنبہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ ہجری ۔ مطابق ۶ نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۲

تکفیر بین المسلمین

اور

اُس کے متعلق علما کی نکیر

(از قلم مولانا شاہ عزالدین صاحب پھلواروی)

حجاز کی موجودہ صورت حالات نے جہاں بیسیوں فتنے امت مسلمہ کے اندر پیدا کر دیئے ہیں وہاں سب سے بڑا فتنہ ان کے آپس کی تکفیر کا ہے ۔ نجدی جو اپنی قدیم مذہبی روایتوں کی بنا پر تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں وہ تو ایک حد تک اس کے لیے معذور ہیں کیونکہ ان کے مذہب کا اصل اصول انہیں اسی کی تعلیم دیتا ہے ۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ ادھر ہم میں بھی بعض ایسی ہستیاں موجود ہیں جو جہلا یا جہلا اہل سمجھ ہی کی نہیں ۔ بلکہ اکثر علماء اور ان جماعتوں کی تکفیر کرتی ہیں جنہوں نے امت کے ایک کثیر حصہ کو الحاد سے بچا لیا ہے لیکن یہ دونوں جماعتوں کی ایک کھلی غلطی ہے جس کا ارتکاب ان کے عوام اور خاص دونوں کی جانب سے ہو رہا ہے ۔ میں اس موقع پر اعاظم صوفیا اور اکابر علما کے چند اقوال نقل کرتا ہوں جن سے اس تکفیر مسلمین کا پردہ چاک ہو جائیگا اور عبرت بین نگاہوں کے لیے عبرت ہوگی ۔

کسی مسلم کی جو خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہو تکفیر کرنا عموماً اکابر علمار اسلام و متصوفین فقہا محدثین و متکلمین کے نزدیک غیر پسندیدہ اور ناجائز ہے

کشاف اصطلاحات الفنون جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۲ میں سید سند کی شرح مواقف سے منقول ہے والمعترف بنبوۃ محمد انما المخطی فی اصل من اصول الدین فقد اختلف فیہ فجمہور المتکلمین والفقہاء علی انہ لا یکفر احد من اہل القبلۃ انتہی

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ماننے والا اگر اصول دین محمدی میں غلطی کرے تو اس کے کفر میں اختلاف ہے ہاں جمہور متکلمین و فقہا فرماتے ہیں کہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرنی چاہیے ۔ اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی الیواقیت والجواہر صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں وکان ابوالمحاسن الرویانی وغیرہ من علماء بغداد قاطبۃ

لا یکفر احدا من اہل الملۃ اصحاب الاسلامیۃ لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فالنا ما لہ وعلیہ ما علینا ۔ یعنی ابوالمحاسن رویانی اور تمام علمار بغداد کہتے ہیں کہ مذہب اسلام کے کسی فرد کی تکفیر نہ کیجائے گی ۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری نماز ادا کرے اور میرے قبلہ کو قبلہ بنائے اور میرے ذبیحہ کو کھائے تو جو میرے لیے ہے وہ اس کے لیے ہے اور جو مجھ پر ہے وہ اس پر ہے ۔ یعنی وہ بھی اتحاد اسلامی میں منسلک اور اسی بو قبیتا کی دوسری جگہ شیخ شہاب الدین اذرعی کا ایک مکتوب ہے جو انھوں نے شیخ العلام تقی الدین سبکی کے پاس بغرض استفسار بھیجا تھا جو بہت بسیط ہے ۔ طوالت کے خوف سے عربی عبارت نکالکر اردو کا ترجمہ لکھتا ہوں صاحب کتاب لکھتے ہیں کہ میں نے ایک استفتا شیخ شہاب الدین اذرعی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ۔ جسے انھوں نے شیخ تقی کے پاس (بطور استفسار) بھیجا تھا جس کا مضمون یہ ہے کیا فرماتے ہیں ہمارے سیدنا و مولانا شیخ الاسلام اہل بدعت اور اہل ہوا کی تکفیر کے متعلق شیخ نے یوں جواب دیا جان تو اے برادر خدا تجھے اور مجھے توفیق دے کہ اہل اسلام کی تکفیر پر اقدام ایک بہت دشوار کام ہے ۔ جس کے دل میں ایمان ہو گا وہ اہل ہوا کی تکفیر کو باوجودان کے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے کے بڑا ہی امر عظیم سمجھے گا ۔ کیونکہ کسی کی تکفیر کرنا ایک بڑا ہولناک اور عظیم الخطر امر ہے ۔ جو شخص کسی انسان کی تکفیر کرتا ہے وہ درحقیقت اس بات کی خبر دیتا ہے کہ مکفر آخرت کی زندگی میں ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیگا ۔ اور دنیا میں اس کا قتل اور اس کا مال سب مباح ہے اور شرعاً وہ کسی مسلمان عورت سے نکاح کرنے پر قادر نہیں ۔ الغرض اہل اسلام کے جو ارکان ہیں وہ اس کی کسی زندگی میں جاری نہیں ہو سکتے ۔ اور کسی مسلمان کا قتل ایک ہزار کافر کو چھوڑ دینے سے گناہ میں زیادہ ہے اور پھر جن مسائل میں اہل بدعت پر تکفیر کا حکم لگایا جاتا ہے وہ بہت دقیق اور غامض ہیں اپنے فروعات کی کثرت اور دقیق المدارک اور مختلف الفراق ہونے کے سبب اور بسبب اختلاف بواعث جو اہل بدعت کو پیش آتے ہیں ۔

اور جو شخص ان مسائل میں امر حق کا احاطہ کرنا چاہے وہ اس بات کا محتاج ہے کہ تمام وجوہ خطا کے اقسام کا شناسا ہو اور تمام تاویلوں کی حقیقت اور ان کے شرائط سے جو اپنے محلوں اور مواقع میں ہونی چاہئیں شناسا ہو اور جو الفاظ محل تاویل اور غیر محتمل ہیں ان سب کی معرفت اسے حاصل ہو اور یہ امر اس بات کو چاہتا ہے کہ تمام قبائل عرب کی زبان کے طریقے اس کو معلوم ہوں یعنی ان قبائل کے استعمال حقیقی اور مجازی اور استعارات جانتا ہو ۔ علم توحید کے دقائق سے بھی واقفیت ہو وغیرہ وغیرہ ان تمام باتوں کا حصول تو علما ہی پر دشوار ہے غیر علمار کا ذکر ہی کیا ۔ اب اس سے معلوم ہوا کہ اہل بدعت کی تکفیر میں دو امر کا ہونا ضروری ہے اول تو کفر کے معتقد کو بلا کم زیادت کے محرور و ملخص کرنا یہ امر بڑا دشوار ہے کیونکہ کسی کے مافی الضمیر پر پورے طور پر بلا کم و زیادت اطلاع پانا مشکل ہے ایسا تو بہت دشوار ہے کہ کوئی شخص حاکم کے پاس اپنی باتیں کہے جس کے نقل سے وہ اپنے قتل کو یقینی سمجھتا ہو ۔ یہ بات کبریت احمر سے بھی زیادہ نایاب ہے اور اسی طرح کسی کے مافی الضمیر پر بینہ قائم کرنا اور پورا ثبوت دینا بھی دشوار ہے ۔

دوسرا امر یہ ہے کہ کسی معتقد اہل اسلام پر کفر کا حکم جاری کرنا بہت مشکل ہے اس سبب سے کہ استنباط کے مقامات بہت دشوار ہیں ۔ اور علم کلام ایک بڑا صعب علم ہے اور حق ناحق میں تمیز کرنا بھی ایک بڑی دشواری ہے ۔ کیونکہ یہ بات اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کا ذہن بھی صحیح و سالم ہو اور جس کا نفس بھی مرتاض ہو اور ہوا و ہوس سے پاک ہو علوم شرعیہ سے بھرا ہوا ہو اور اسرار علوم شریعت بھی اسے معلوم ۔ ائمہ مجتہدین کے مواقع اختلاف سے بھی خبردار ہو یہ باتیں بہت ہی قلیل الوجود ہیں اور انسان جب خود اپنے ہی اعتقاد کے بصورت تحریر لانے سے مجبور ہے تو پھر دوسروں کے اعتقاد کو بصورت تحریر بلا کم زیادت کیونکر پیش کر سکتا ہے ۔۔۔ ہو سکتی ہے ۔ پس ہر ایک مومن کو اہل ہوا و ہوس کی تکفیر سے نہایت ادب کے ساتھ اجتناب کرنا چاہیے ۔ علاوہ ازیں اکثر اہل ہوا و ہوس عوام ہوتے ہیں جنکو اپنے اعتقاد کی مخالفت دلیلیں معلوم ہی نہیں ہوتیں ۔ لیکن ہاں جب نصوص صریح غیر محتمل التاویل کی مخالفت عناداً و انکاراً کی جاتی ہو تو اس میں البتہ علمار کو تفکر کرنی چاہیئے ۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھو)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۶	۱۲
ششماہی	۳	۶
فی پرچہ	ا	۱

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینے کی دوسری چھٹی ۔ دسویں ۔ چودہویں اٹھارہویں ، بائیسویں چھبیسویں اور انتیسویں ۔

خضاب چاند تارا

پیٹنٹ ڈیزائن ہیں

پھر خضاب ولایتی ہیں نہیں رکھتی ہیں چل

چاند تارے کا کچھ سطرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کے ہیں معنی ادنی

جسکی توصیف میں اکثر کا ہمراد ہے اقل

شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کلوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

مفت ! مفت !!! مفت !!!

سفید داغ

ہمارے دوا لگانے سے جسم کا ہر قسم کا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے ۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے

چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ ۔ بڑی شیشی کی قیمت پانچ روپیہ

برص سفید بھی سفید داغ کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کیے جاتے ہیں ۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں ۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے ۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں ۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا ۔

خضاب

راج وید خضاب

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

المشتہر

منیجر پیر بیرناتھ نمبر ۷۶ پوسٹ کنٹی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ کمیشن معقول دیا جائے گا ۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجیے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ قیمت فی بوتل چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

آپ کا فرض

(منیجر)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے ۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں ۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں ۔ خط بہت ہی خوبصورت ۔ طرز تحریر ایسا کہ ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پڑھنے کو چاہتا ہے ۔ صحت میں سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے ۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں ۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے ۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ ۔ قیمت مع محصول ۔۔۔ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی ۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے ۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں ۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں ۔ جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے ۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں ۔ قیمت مع محصول ۳ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلدیں قیمت ۔۔۔ مع محصول برمشتری طبع استنبول ۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۔۔۔ روپیہ ۔ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی ۔ محصول برمشتری ۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۔۔۔ ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۔۔۔ جلد

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۔۔۔ قیمت ۲۳

احمد مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۲ ۔ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

ملنے کا پتہ : مکتبہ ہدایت ۔۔۔ دروازہ پٹیالہ

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر الجمعیۃ سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

مخلوط انتخاب کی ناکامی

یکم نومبر کو دہلی اسمبلی کے انتخاب کا نتیجہ شائع ہوگیا اور جیسی کہ امید تھی مسٹر آصف علی ناکام ہوئے۔ اور مسٹر رنگ بہاری لال کامیاب ہوگئے۔ یہ صرف دو شخصیتوں کی کامیابی و ناکامی کا فیصلہ نہیں ہے۔ بلکہ دراصل ایک اصول کی کامیابی اور دوسرے اصول کی ناکامی کا آخری اور قطعی فیصلہ ہے جس کے بعد ہندوستان میں اس کے متعلق کسی اختلاف رائے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مخلوط انتخاب جس کی بڑے زور شور سے ہندو دنیا میں وکالت کیا کرتے تھے۔ اور جس کی ظاہری چمک دمک پر ہمارے بعض مسلمان "قوم پرست" بھی فریفتہ تھے۔ اس انتخابی تجربہ نے اس کی صاف طور پر قلعی کھولدی۔ اور آفتاب کی روشنی میں یہ حقیقت نمایاں ہوگئی کہ مسلمانوں کا ہندو اکثریت پر اعتماد نہ کرنا اور جداگانہ نیابت و انتخاب پر زور دینا بالکل حق بجانب ہے مسلمانوں نے دہلی سے اپنا کوئی نمائندہ کھڑا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ ہندو اکثریت کے مقابلہ میں کامیابی کی کوئی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔ سوراج پارٹی نے محض قابلیت۔ ملکی خدمات اور سیاسی تجربہ کی بنا پر ایک مسلمان کو دہلی کا نمائندہ نامزد کیا جو مسلمانوں میں ہندوؤں کی حمایت کے لئے بدرجہ بدنام تھا جس نے ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے فرقہ وارانہ مفاد کی کبھی حمایت نہیں کی۔ جو ہمیشہ "ہندوستانی پہلے اور مسلمان بعد" کا نعرہ لگاتا رہا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دہلی میں صرف وہی ایک مسلمان تھا جس پر ہندو اعتماد کرسکتے تھے۔ اس امیدوار کو ملک کی ایک متحدہ سیاسی جماعت نے نامزد کیا اور دہلی کے ہندو مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ اس کو اپنا نمائندہ منتخب کرکے اسمبلی میں بھیجیں۔ لیکن ہندوؤں نے صرف اس بنا پر کہ وہ ہندو نہیں بلکہ مسلمان ہے اسے منتخب کرنے سے انکار کردیا اس کے مقابلہ میں ایک ہندو امیدوار کی تائید کی جو قابلیت۔ سیاسی تجربہ اور خصوصاً ملکی خدمات کے اعتبار سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ اپنی سنگھٹنی سرگرمیوں کے باعث مسلمانوں میں بہت بری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ۴۲۱۵ ہندو ووٹروں میں سے جنہوں نے انتخاب میں حصہ لیا تھا۔ چالیس پچاس سے زیادہ آدمیوں نے سوراجی مسلمان کو رائے نہیں دی۔ ہندوؤں کے اس طرز عمل کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خواہ وہ کیسا ہی حامی وطن اور خادم ملک ہو کسی حال میں رائے دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اور ان کے دماغوں پر قومی تعصب اس حد تک مسلط ہے کہ ایک قابل تجربہ کار اور سچے وطن پرور کے مقابلہ میں ایک ایسے شخص کو محض ہندو ہونے کی وجہ سے ترجیح دے سکتے ہیں جس کو ابھی ابھی خود سوامی شردھانند سیاست میں طفل مکتب قرار دے چکے ہیں۔

ہندوؤں نے اس معاملہ میں جس فرقہ وارانہ تنگ نظری سے کام لیا ہے اس کی حیثیت ظاہر کرنے کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایک اور واقعہ اس کو اور بھی تاریک بنا دیتا ہے دہلی سے ابتداءً دو ہندو نمائندے کھڑے ہوئے تھے۔ ایک لالہ رنگ بہاری لال اور دوسرے مسٹر شیو نرائن وکیل۔ ان دونوں میں سے پنڈت مالویہ لالہ لاجپت رائے اور سوامی شردھانند نے اپنے ایک مضمون میں یہاں تک لکھا کہ وہ ابھی بہت نو عمر ہیں اور ایک قانون ساز کی شاندار پوزیشن کے اہل نہیں ہیں لیکن باوجود اس کے وہ نہیں بیٹھے۔ اور برابر انتخابی جد و جہد کرتے رہے۔ ان کے اس عمل پر تیج میں اظہار افسوس تک کیا گیا۔ سناتن دھرم سبھا اور انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی نے ان کی حمایت سے (جس کے حاصل ہونے کا انہوں نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا) علانیہ اظہار برأت بھی کیا اور الکشن کے پہلے دن تک لاجپت مالویہ پارٹی ان کے خلاف جد و جہد کرتی رہی لیکن ۲۸ اکتوبر کی شام کو جب معلوم ہوا کہ ہندو ووٹوں کے تقسیم آراء سے مسلمان امیدوار کامیاب ہوجائے گا تو انہوں نے محض اس مسلمان کو ناکام کرنے کے لیے مسٹر شیو نرائن کو بٹھا دیا، لالہ لاجپت رائے فوراً موقع پر تشریف لائے، وہی رنگ بہاری جو طفل مکتب تھے، فرزانۂ روزگار ہوگئے کو انہیں ہندو نیتاؤں کا پورا اعتبار حاصل ہوگیا، اور فوراً ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں ان الفاظ کے ساتھ ہندوؤں کے فرقہ وارانہ جذبات سے اپیل کی گئی تھی کہ "ہندو دھرم کی لاج رکھو" گویا یہ ساری جنگ، دو صرف ہندو دھرم کی لاج رکھنے ہی کے لیے تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو جاتی نے (بقول خود) دھرم کی لاج رکھی، دوسرے دن طفل مکتب صاحب یعنی لالہ رنگ بہاری لال کو ۱۶۸۰ ووٹ حاصل ہوئے۔ اور وہ مسلمان جو کئی سال سے متحدہ قومیت، متحدہ سوراج اور اتحاد اتحاد کی رٹ لگا رہا تھا ایک بیاہی دودھ گوش نکال دیا گیا۔

ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ مخلوط انتخاب صرف ایک قومی بے انصافی کا آلہ رہجاتا ہے جس کا مقصد ایک پوری کی پوری قوم کو نمائندگی کے حق سے محروم کرنا ہے۔ مخلوط انتخاب صرف ایسی ہی صورت میں جائز ہوسکتا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی قومی تفریق، کسی قسم کا فرقہ وارانہ امتیاز اور کسی نوع کا اختلاف مفاد موجود نہ ہو۔ ایسی یگانگت و بے امتیازی کی حالت میں تو امید کی جاسکتی ہے کہ ہندو ہندو ہونے کی حیثیت سے اور مسلمان مسلمان ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ دونوں ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ووٹ دینگے اور تقسیم آراء صرف قابلیت اور ملکی خدمات کے موازنہ پر مبنی ہوگا۔ لیکن اگر دونوں قوموں کے درمیان تفریقی روح موجود ہو، دونوں کے قومی مفاد مختلف ہوں اور وہ اپنی قوت انتخاب کو قومی امتیاز سے ملوث کیے بغیر رائے نہ دے سکیں تو پھر مخلوط انتخاب کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا کہ جس قوم کے ووٹر تعداد میں کم ہیں۔ اس کا کوئی نمائندہ کونسلوں میں نہ جاسکیگا اور نمائندگی کا اجارہ صرف اکثریت رکھنے والی قوم کو حاصل رہیگا۔ اس سے دونوں قوموں میں متحدہ قومیت کا جذبہ پیدا ہونا تو درکنار، ان کے درمیان مزید کشیدگی پیدا ہوگی، اقلیت کی بے اطمینانی و ناراضی اکثریت کے استبداد سے ٹکرا کر مزید منافرت پیدا کردیگی اور ایک قوم بننے کا کوئی امکان باقی نہ رہیگا۔ دہلی کے انتخاب میں یہ نتیجہ ہر شخص نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ مسلمانوں کے ۱۶۴۰ ووٹروں میں سے ۱۴۰۰ نے انتخاب میں حصہ لیا۔ گویا مسلمانوں نے اپنی پوری قوت صرف کردی۔ برخلاف اس کے ہندوؤں کے ساڑھے تین ہزار ووٹروں میں سے صرف ۲۱۰۰ میدان انتخاب میں آئے۔ گویا ان کی قوت کا نصف سے کچھ زائد حصہ مقابلہ میں صرف ہوا۔ لیکن اس کے باوجود مسلمان جس کو منتخب کرنا چاہتے تھے اسے منتخب نہ کرسکے اور خالص ہندو ووٹوں سے مسٹر رنگ بہاری لال اسمبلی میں چلے گئے اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ ایسے مخلوط انتخاب میں جبکہ رائے دینے کا معیار ہندویت اور مسلمانیت ہو، مسلمان کبھی کسی مسلمان کو بھیجنے میں کامیاب نہ ہوسکینگے اور اسمبلی میں صرف ہندوؤں کا نمائندہ جایا کرے گا۔

مخلوط انتخاب کا ایک فائدہ یہ بتایا جاتا ہے کہ ہر امیدوار کو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے ووٹروں کے پاس رائے حاصل کرنے کے لئے جانا پڑے گا اور اسلئے ہر شخص جو کونسلوں میں جانا چاہتا ہو اس امر پر مجبور ہوگا کہ فرقہ بندی سے علیحدہ رہکر متحدہ مفاد کی خدمت کرے تاکہ وہ دونوں قوموں کو منہ دکھا سکے لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے رائے دہندگان مساوی تعداد میں ہوں۔ ایک قوم کی اکثریت اور دوسری کی اقلیت کی حالت میں یہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا جس جگہ ہندوؤں کی کثرت ہوگی اور مسلمان کم ہونگے وہاں مسلمان امیدوار تو ضرور مجبور ہوگا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندو ووٹروں کو خوش رکھے، مگر ہندو امیدوار کو ایسی کوئی مجبوری نہ ہوگی۔ بلکہ وہ الٹا ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی حمایت کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ دہلی میں ایسا ہی ہوا۔ مسٹر آصف علی نے ہمیشہ ہندوؤں کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو کبھی خوش نہ رکھ سکے۔ لیکن مسٹر رنگ بہاری کو مسلمان ووٹروں کی رضامندی حاصل کرنے کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ بلکہ دہلی کے فسادات میں انہوں نے سب سے زیادہ سنگھٹنی شورہ پشتوں کی پشتیبانی کی اور یہی خدمات آخر میں ان کے کام آئیں اب وہ مجبور نہیں ہیں کہ اسمبلی میں مسلمانوں کے مفاد کی بھی کوئی خدمت انجام دیں۔ پس اس حیثیت سے بھی مسلمان ہی نقصان میں ہیں۔ اگر مخلوط طریقۂ انتخاب سے مسلمان امیدواروں کو کونسلوں میں جانا نصیب ہو بھی گیا تو وہ مسلمانوں کے مفاد کی نہیں بلکہ ہندوؤں ہی کے مفاد کی خدمت کرینگے اور ان کی حیثیت ان غدار سپاہیوں کی سی ہوگی جو دشمن کی فوج میں ملکر خود اپنی قوم کے مقابلہ میں لڑتے آتے ہوں۔

بہرحال اس انتخاب کا جو کچھ نتیجہ ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب ہمیں آئندہ کے لئے ایک رائے قائم کرلینی چاہئے۔ یہ ظاہر ہے کہ آئندہ تین سال تک اسمبلی میں دہلی کے مسلمانوں کی کوئی نمائندگی نہیں ہوگی کیونکہ مسٹر رنگ بہاری شاید ایک مسلمان کے بھی نمائندے نہیں ہیں۔ مخلوط انتخاب کے ناجائز اصول نے دہلی کے ڈیڑھ لاکھ سے زائد مسلمانوں کو نمائندگی کے حق سے محروم کردیا لیکن مسلمان ہمیشہ کے لئے اس محرومی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہیں ابھی سے دہلی کے لئے ایک مسلمان نشست کا مطالبہ شروع کردینا چاہئے تاکہ آئندہ انتخاب تک مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق مل جائے۔ اور اگر اس میں ناکامی ہو تو پھر قطعی طور پر یہ فیصلہ کرلینا چاہئے کہ جب تک ان کا حق تسلیم نہ کیا جائے، وہ انتخاب میں کوئی حصہ نہ لینگے۔

اس کے ساتھ ہی ہم کو ان تمام ہندوستانی "قوم پرستوں" سے جو اب تک مخلوط انتخاب کی حمایت کرتے رہے ہیں، یہ پوچھنا چاہئے کہ کیا اب بھی آپ اس غلط اور ناجائز طریق انتخاب کی حمایت کرنے کی جرأت کرسکتے ہیں۔ اس تجربہ کے بعد اگر آپ میں انصاف کا تھوڑا سا بھی احساس موجود ہو تو آپ مجبور ہیں کہ جداگانہ انتخاب کے اصول کو تسلیم کریں اور مخلوط طریقہ کی حمایت کو ترک کردیں۔ لیکن اگر اب بھی آپ مسلمانوں کے مطالبہ کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ "متحدہ قومیت کی تعمیر" کے بہانہ سے مسلمانوں پر ہندو اکثریت کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اور دراصل آپ بھیڑیے ہیں جس نے دھوکا دینے کے لئے بکری کی کھال اوڑھ لی ہے۔

حمیّت جاہلیت کا ایک انمول نمونہ

ہم نے حجاز کے دستور اساسی پر جو مسلسل مقالات افتتاحیہ لکھے تھے ان کے متعلق ہمارے پاس ایک نہایت دلچسپ مضمون آیا ہے۔ اگر قارئین کرام کا وقت ضائع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو ہم پورا کا پورا مضمون شائع کردیتے۔ مگر وہ فلسکیپ سائز کے ۱۳ صفحات پر پھیلا ہے۔ اور ایسے ایسے مضامین عالیہ سے معمور ہے جنکو معمولی علم و عقل رکھنے والا آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے ہم محض اس کا خلاصہ ہی درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

ہمارے مضمون نگار صاحب نے سب سے پہلے اپنی تیغ قلم کا وار مدیر الجمعیۃ پر کیا ہے اور اسے محض اس بنا پر کہ اس غریب نے شامت اعمال سے حجاز کے موجودہ طرز حکومت کو خلاف منشاء شریعت قرار دیا۔ اسلام ہی سے خارج کردیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ "ان خیالات کے پڑھنے سے یہ ہرگز نہیں معلوم ہوتا کہ لکھنے والا کوئی مسلمان ہے۔ بلکہ ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کی لامذہبی اس کے رگ و پے میں سرایت کرگئی ہے اور اس نے اس کے دماغ پر اس قدر تسلط کرلیا ہے کہ اس سے حق و باطل میں امتیاز کی قوت بالکل مسلوب ہوگئی ہے"۔ ان کے نزدیک مدیر الجمعیۃ کی ناکامی و لامذہبی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ حکومت استبدادیہ موروثیہ کو صحیح اور جائز طرز حکومت نہیں سمجھتا اور اصرار کرتا ہے کہ اسلام کا منشاء ایسی حکومت قائم کرنا ہے جس کا رئیس مسلمانوں کا منتخب کیا ہوا ہو اور ان کے مشورہ سے امور حکومت کرے۔ مضمون نگار صاحب ایسی حکومت کو بالکل غلط اور خلاف اصول اسلام قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں صحیح اور اصول اسلام کے مطابق حکومت کا نقشہ پیش کرتے ہیں وہ ذرا دیکھنے کے قابل ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اسلام نے جس نظام حکومت کو پیش

کیا ہے وہ سراسر شخصی، قہری، استیلائی۔ اور استبدادی ہے اسلام کا اصلی فرمانروا اللہ ہے جو شخصی حیثیت سے اپنے بندوں پر حکومت کرتا ہے اور قہر و استبداد سے انکو بنائے ہوئے قانون پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ پھر چونکہ رسول۔ خدا کا خلیفہ یعنی نائب ہے اس لئے اس کی حکومت کی نوعیت بھی یہی قہری و استبدادی ہے اور اسی طرح امیر مسلمین چونکہ رسول کا خلیفہ یعنی نائب ہوتا ہے اس لئے علی ہذا القیاس اس کو بھی قہر و استبداد کے ساتھ شخصی حکومت کرنی چاہیے۔ گویا جو حیثیت خدا کو اپنے بندوں پر حاصل ہے (نعوذ باللہ) وہی حیثیت رسول کو اپنی امت پر اور بادشاہوں کو اپنی رعیت پر حاصل ہے۔ اس ارشاد گرامی کو اگر اصول قرار دیکر فروعات پر وسیع کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ خدا چونکہ قادر، خالق، رازق وغیرہ ہے اس لیے بادشاہ بھی نعوذ باللہ ایسا ہی ہے۔ اور چونکہ خدا حی و ممیت ہے اس لیے بادشاہ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ کیونکہ جب بادشاہ خدا کا نائب علی الاطلاق ٹھیرا تو جو خدا کے اختیارات ہوں وہی چھوٹے پیمانہ پر بادشاہ کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ اس سے یہ باریک نکتہ بھی حل ہوگیا کہ خدا اپنے بندوں پر ان کے مشورہ سے حکومت کرنے پر مجبور ہے کیونکہ اس نے اپنے خلیفہ کو حکم دیا ہے کہ وہ شاورھم فی الامر یعنی مسلمانوں سے امور حکومت میں مشورہ کرلیا کرو۔ اور مذکورہ بالا اصول کے مطابق اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب خدا کے خلیفہ کو لوگوں سے مشورہ لیکر حکومت کرنے کا حکم ہے تو خود خدا بھی ضرور اپنے بندوں سے مشورہ کرلیا کرتا ہوگا (نعوذ باللہ)

اسلامی حکومت کا یہ نقشہ پیش کرنے کے بعد جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام دنیا سے آزادی و حریت کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اور اسلام سے بڑھکر آزادی کا کوئی دشمن نہیں ہے؟ ضرور ثابت ہوتا ہے؟ اگر عالم خدا کا ملک ہے اور مخلوق خدا کی رعایا تو کسی کو کوئی حق نہیں کہ خدا کے ملک میں رہکر اور خدا کا عبد ہوکر آزادی و حریت کا دعویٰ کرے۔ اور خدا کے احکام ماننے سے انکار کرے۔ اور خدا کے نائبوں کی اطاعت سے سرتابی کرکے خدا کے ملک میں علم بغاوت بلند کرے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ آسمانی بادشاہت کے مجرم ہیں۔ نہ ان لوگوں کو کوئی موتمر بنانے کا حق ہے۔ اور نہ کوئی انجمن، یا جمعیت یا کانفرنس بنانے کا حق۔ اگر وہ ایسا کریں تو خلیفۃ اللہ فی الارض مجاز ہوگا کہ وہ ان باغیانہ جتھوں کو منتشر کرے"۔ اس گفتگو سے یہ راز منکشف ہوا کہ زمین کے بادشاہوں کی حکومت بعینہٖ آسمانی بادشاہت ہے اور ان کا قانون بعینہٖ الٰہی قانون ہے۔ اور جس طرح انسان خدا کے بنائے ہوئے قانون کے مقابلہ میں آزادی کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح بادشاہوں یعنی خدا کے نائبوں کے قانون سے بھی سرتابی کا اسے حق نہیں ہے۔ اسلام کے دنیا میں آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو بادشاہوں کی غلامی سکھائے۔ اور آزادی و حریت کو مٹائے۔ کیونکہ اس کی شریعت میں بادشاہی قوانین قانون قدرت کے مرادف ہیں اور ان سے آزادی کا دعویٰ کرنا شدید جرم ہے۔ اسلام کی اس سے بہتر ترجمانی اور کیا ہوسکتی ہے؟

ایک اور حقیقت جس کے انکشاف کا شرف ہمارے ان ترجمان اسلام دوست کو حاصل ہوا ہے یہ ہے کہ حجاز سے مسلمانوں کا تعلق ویسا ہی ہے۔ جیسا امریکہ سے عیسائیوں کا تعلق ہے۔ فرماتے ہیں "اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ حجاز سے تمام مسلمانوں کے حقوق متعلق ہیں اس لیے اس میں مداخلت کا سب کو حق ہے تو اسی طرح امریکہ والوں کے مقابلہ میں تمام عیسائی سلطنتیں بھی یہی کہہ سکتی ہیں کہ امریکہ کی سلطنت سے عیسائیت کے مفاد وابستہ ہیں اس لیے ہم کو اس میں مداخلت کا حق حاصل ہے۔ لیکن یہ عذر ان کا امریکہ والے کب سن سکتے ہیں"۔

یہ ایسے لچر خیالات ہیں جنکی تردید میں دلائل پیش کرنا فضول اپنا وقت ضائع کرنا ہے۔ انہیں پیش کرنے سے ہمارا مقصد قارئین کرام کو صرف یہ بتانا ہے کہ جو طبقہ آج ابن سعود کی حمایت کررہا ہے۔ اس کی ذہنیت کس قسم کی ہے۔ ان لوگوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس شخص کی بہرحال حمایت کریں گے۔ خواہ اس کی خاطر اسلام کی تعلیمات ہی میں تحریف کیوں نہ کرنی پڑے۔ اس سے کوئی غلطی سرزد ہو تو وہ ویسی ہی غلطی کا الزام خلفائے راشدین پر منسوب کردینا اس سے بہتر سمجھیں گے کہ اسے غلط تسلیم کریں۔ وہ کوئی گناہ کرے تو اس گناہ کو حدیث و قرآن سے جائز ثابت کرنا اس سے بہتر سمجھیں گے کہ اسے گناہ مانیں۔ اس سے اگر نفسانیت خود غرضی اور شخصی اقتدار کی خواہش کا اظہار ہو تو وہ اسے برا سمجھنے کے بجائے اسلام میں اسکا جواز بلکہ وجوب ثابت کرنا زیادہ آسانی سے گوارا کرلیں گے۔ اور حد یہ ہے کہ اس کا دامن بچانے کی خاطر اسلام میں ان برائیوں کو بھی تسلیم کرلیں گے جو اس کے دشمن اس میں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ گویا اسلام ابن سعود کی خاطر بدل سکتا ہے۔ مگر اسلام کی خاطر ابن سعود کے متعلق ان کا عقیدہ نہیں بدل سکتا۔ یہ حمیت جاہلیت کا وہ درجہ ہے جس کی اصلاح میں انبیاء کو بھی کامیابی نہیں ہوسکی۔

حضور نظام کے خلاف مفسدانہ کوششیں

مسلمانوں کے خلاف ہندو مفسدین کے جنگی پروگرام میں جہاں اور بہت سی دفعات ہیں، وہاں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدرآباد کو مشکلات میں مبتلا کرنے کی کوشش کی جائے اور پروپیگنڈا، سازش، خفیہ ریشہ دوانی اور علانیہ شور و شغب سے اس کی بنیادوں کو کمزور کیا جائے۔ اس سے ان لوگوں کی غرض و غایت یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی کوئی قوت ایسی نہ رہے جو کسی وقت ان کی پشت پناہ ہوسکے اور بحالت موجودہ جس سرچشمہ سے اسلامی ہند کے علوم و فنون اور تہذیب و آداب سیراب ہورہے ہیں اسکو سکھا کر اسلامی تہذیب پر موت طاری کردی جائے۔ اس مقصد کے لئے بہار، اڑیسہ اور مدراس میں کئی سال سے ایک بڑی تحریک جاری ہے جس کا جال خود ریاست میں بھی پھیلا ہوا ہے اور اس تحریک کے لیڈروں کی تمام تر کوشش یہ ہے کہ ریاست کو بدنام کرکے اور اس کی بدنامی کے اسباب پیدا کرکے حکومت ہند کو اس کے معاملات میں مداخلت پر آمادہ کیا جائے۔ گذشتہ ایام میں میسور کے نمونہ پر لیجسلیٹو اسمبلی قائم کرانے کی کوشش اور پھر فسادات گلبرگہ کے سلسلہ میں اس تحریک کا راز بہت کچھ افشا ہوچکا ہے۔ اور اب حکومت ہند سے دولت آصفیہ کے اختلافات کے سلسلہ میں مزید حقائق سامنے آرہے ہیں۔

ہمیں بمبئی کے ایک جلسہ کا حال معلوم ہوا ہے جس میں بہار، اڑیسہ اور چند مدراسی ایک جگہ اکٹھے ہوگئے اور انھوں نے حضور نظام کی رعایا کے نام یہ شور بپا ہنگامہ بلند کیا کہ "ریاست میں ہندوؤں کی جان و مال اور عزت و ناموس کی کوئی حفاظت نہیں ہے اور ریاست کا نظم و نسق بد سے بدتر ہوتا جارہا ہے"۔ جلسہ کے صدر کوئی سنگرالیس پرشاد صاحب تھے انھوں نے باشندگان ریاست کیلئے ذمہ دار حکومت (یعنی ہندو حکومت) کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ریاست کی ترقی (یعنی تباہی) اہل ریاست کے عزم صمیم (یعنی شورش و ہنگامہ) کے بغیر نہیں ہوسکتی ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس موقع کی مناسبت کو دیکھکر ایک عام کانفرنس منعقد کیا جانیوالی ہے جس میں حضور نظام کیخلاف وسیع پیمانہ پر جد و جہد کرنے کے ذرائع سوچے جائیں گے۔ اور حکومت ہند پر زور دیا جائیگا کہ وہ ریاست کے اندرونی معاملات کی تحقیق کیلئے ایک کمیشن مقرر کرے علاوہ ازیں ایک خفیہ وفد ولایت بھی بھیجنے کی تجویزیں کیجارہی ہیں۔ جو یہ بات انکے ذہن نشین کرانیکی کوشش کریگا کہ حیدرآباد کے معاملات میں مداخلت کی فوری ضرورت ہے۔ ان تمام تدبیروں کا رخ حیدرآباد کو صرف اسلئے بنایا جارہا ہے کہ وہ ایک اسلامی ریاست ہے ورنہ نظم و نسق کے اعتبار سے وہ ہندوستان کی تمام ریاستوں سے بہتر ہے اور اسکے مقابلہ میں بہت سی ہندو ریاستوں کی حالت ایسی ہے کہ ان کے خلاف اس سے بدرجہا زیادہ شور و شغب کی ضرورت ہے۔

صدر خلافت چوروں کی فہرست میں!

آج کل پانی پت میں مویشیوں کی بہت زیادہ چوری ہورہی ہے۔ تمام ضلع کے باشندے پے درپے نقصانات سے بہت تنگ آگئے ہیں۔ ضلع کے ڈپٹی کمشنر مسٹر لطیفی نے اس کے انسداد کے لیے تمام ضلع کے چوروں اور بدمعاشوں کی ایک فہرست مرتب کرائی ہے۔ تاکہ اس قسم کے لوگوں کی نگرانی میں آسانی ہو اور ان پر ایک تعزیری ٹیکس بھی لگایا جاسکے۔ مگر ہمیں یہ معلوم کرکے حکام پولیس کی ستم ظریفی پر حیرت اور دماغی حالت پر افسوس ہوا کہ انھوں نے بدمعاشوں کی جو فہرست کی تیار کی ہے اس میں جناب محمد حسین صاحب صدر خلافت کمیٹی ازلانہ تحصیل پانی پت کا نام بھی شامل کرلیا گیا ہے اور صدر صاحب موصوف پر مبلغ [illegible] روپیہ تعزیری ٹیکس بھی لگا دیا ہے۔ محمد حسین صاحب ایک شریف باعزت راجپوت

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

ہمارے ایشیائی شاعر بھی بمصداق "انہم یقولون ما لا یفعلون" اسقدر جھوٹ بولتے ہیں کہ خدا کی پناہ ایک ہی غزل میں متضاد مضامین کی بندش توان کے نزدیک عیب ہی نہیں۔ ان کی سوجھ بوجھ، دماغی کاوش تو یقیناً قابل داد ہوتی ہے وصل کے لیے ان کی جد و جہد بھی کسی مصیبت۔ یہ باتیں یقیناً پرلطف اور بعض دفعہ حیرت انگیز بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب کی تخیل پرواز ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔

پس مردن بنائے جائینگے ساغر ہمری گل کے
لب جاں بخش کے بوسے ملیں گے خاک میں ملکے

لب معشوق کے بوسوں کے لیے بیچارے نے کس قدر محنت اٹھائی ہے خدا مغفرت کرے۔

خالص دہلی آبادی کی جد و جہد ملاحظہ کیجیے۔ ارشاد ہوتا ہے

غبار راہ گشتم سرمہ گشتم تو تیا گشتم
بچندیں رنگ گشتم تا بچشمت آشنا گشتم

محبوب کی آنکھوں تک پہنچنے کے لیے فلور ملز کی چکیوں تک کے میر صاحب شرمندہ احسان ہے۔ لیکن ہمارا دل جن یاقوتوں سے گھسا جاتا ہے وہ ان کے متضاد خیال ہوتے ہیں۔ وہ رند جانے انہی میر صاحب کا ایک دوسرا شعر ہے۔ جس مصیبت سے ایک چیز کے حاصل کرنے کا اقرار کرچکے ہیں اس کے انکار میں بھی وہی دماغ سوزی تناسخ پرستی اور زور نظم موجود ہے۔ فرماتے ہیں۔

بہر صورت کہ گردیدم بسر بردم رہ در کیش
نوائے بلبل و بوئے گل و باد صبا گشتم

سبحان اللہ جب گلی تک پہنچنا بھی نصیب نہ ہوا تو چشم بد دور آنکھوں تک رسائی کیونکر ممکن ہوسکتی ہے۔ قربان جائیے اس اقرار و انکار کے۔

کبھی کبھی ہمارے شعراء جب ایک ہی تخیل کو مختلف بندشوں سے جکڑتے ہیں تو عجیب لطف ہوتا ہے۔ اور اگر ان مختلف شعراء کے زمانے بھی مختلف ہوں تو پھر زبان کی خوبی اور بھی مزہ دیتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبان کس طرح آہستہ آہستہ دوسری زبان کا پیوند قبول کرتی ہے۔ ایک تخیل اور مختلف بندشیں۔ اور یہی زبان کا فرق اہل ذوق کے لیے عجیب سماں پیدا کردیتا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو۔ میر تقی جو ایک پرانے استاد بلکہ اردو شاعری کے موجد ہیں فرماتے ہیں۔

[illegible]

سو برس پہلے کی اردو ہے۔ موت کی تعریف کا پروپیگنڈا ہے۔ بتجاسے مسیح و خضر پر چوٹ بھی کی تاکہ مرنے والوں کو اور بھی موت کا شوق ہو جائے۔ ذوق شاہان مغلیہ کی آخری یادگار ہیں۔ اسی تخیل کو ایک اور قالب میں ڈھالتے ہیں۔

مزے جو موت کے عاشق بیاں کبھو کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

نصف صدی کے بعد کی اردو ہے۔ ہمیں استادوں کے کلام کا مقابلہ مقصود نہیں ہے۔ بلکہ زبان کے اتار چڑھاؤ کو دکھانا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال پنجاب کے مشہور شاعر ہیں۔ اسی تخیل کو ایک نئے انداز میں پیش کرتے ہیں۔

تجھے کیا بتائیں ہمنشیں ہمیں موت میں جو مزہ ملا
نہ ملا مسیح و خضر کو بھی وہ نشاط عمر دراز میں

کم و بیش سو برس میں زبان کی پلٹیاں قابل استعجاب ہیں۔

۴ ہیں اور خلافت کمیٹی ازلانہ کے صدر ہونے کے علاوہ پنجاب خلافت کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کے رکن بھی ہیں پولیس نے ان کی عدم موجودگی میں اپنر یہ ناجائز تہمت قائم کی ہے

بقیہ صفحہ اول

انتھی۔ امام عبد الوہاب شعرانی کہتے ہیں کہ اس کلام کو میں نے شیخ کے لکھے ہوئے اپنے ہاتھ کے مسودہ سے نقل کیا ہے اور شیخ کا یہ کلام نہایت جید اور نفیس ہے۔ علامہ شیخ تقی الدین سبکیؒ کی اس جامع اور بے نظیر تحریر سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ کفر کے جتنے وجوہات کسی انسان کے متعلق قائم کئے جاتے ہیں اکثر غلط ہوتے ہیں اس لیے جب تک کہ کفر کے اندر نصوص صریحہ غیر محتمل التاویل کی کھلی مخالفت یا انکار کا جذبہ نہ ہو اسوقت تک کافر کا اطلاق نہ کیا جائیگا۔ اور اس بات کا پتہ لگانا کہ کونسی آیۃ محتمل التاویل ہے اور کونسی نہیں مذکورہ شرائط کا پورا جامع ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ نیز اکثر علماء نے بنہایت احتیاط یہانتک کہا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں ننانوے وجہ کفر ہو اور ایک وجہ عدم کفر کی تو بمقتضائے احتیاط عدم کفر کو ترجیح ہوگی۔ اور کفر کا فتویٰ نہ دیا جائیگا۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر ص۱۳۱ میں فرماتے ہیں۔ وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہ تسع وتسعون احتمالا واحد لنفیہ فالاولی للقاضی والمفتی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطاء فی ابقاء الف کافر اھون من الخطاء فی افناء مسلم واحد اور اسی مضمون کا خلاصہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے مکتوبات جلد۳ ص۸ میں ہے علماء فرمودہ اند اگر نود ونہ وجہ کفر ظاہر شود و یک وجہ اسلام یافتہ شود صحیح این وجہ باید نمود وحکم بکفر نہ باید کرد انتہیٰ۔ اسی طرح کسی کی مجمل یا مبہم عبارت سے جو ظاہراً اصول شرع کے خلاف ہو تکفیر یا تضلیل وتفسیق نہ کرنے چاہئے۔ بلکہ حتی المقدور اس کی تاویل کرنی چاہئے۔ اگر کوئی تاویل سمجھ میں نہ آئے تو قائل سے دریافت کرے یا دوسرے دیندار غیر متعصب علماء سے دریافت کرے اور قائل کے دوسرے اقوال واحوال پر بھی نظر کرے۔ علامہ شیخ تقی الدین سبکیؒ کی اسی مضمون کی تحریر کا ترجمہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ اب اسی یواقیت والجواہر سے دوسرے علماء کے عبارت نقل کی جاتی ہے۔ صاحب کتاب دوسری جگہ امام غزالی کا ایک ارشاد نامہ نقل فرماتے ہیں۔ وکان الامام الغزالیؒ یقول من اکبر الآثام تخطئۃ العلماء من غیر اطلاع علی مرادھم وحمل کلامھم علی حال قلاما بہ نصوا

یعنی امام غزالی فرماتے ہیں یہ بڑی بھاری گناہ کی بات ہے کہ علماء کی خطا بغیر ان کی مراد پر مطلع ہونے پکڑی جائے۔ اور ان کے کلام کو ایسے محمل پر حملہ کیا جائے جس سے وہ راضی نہیں اور دوسری جگہ پھر خود حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنی مکتوبات کی تیسری جلد ص۲۳ میں فرماتے ہیں مخدوما این شیخ عثمان کہ مبنی از اخفاء اسرار باشد واز اظہار معرفت ودر ہر وقتے از مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم بظہور آمدہ است وعادت مستمرہ این بزرگواران گشتہ است امرے نیست کہ این فقیر ابتدا کردہ باشد واختراع نمودہ لیس ھذا اول قارورۃ کسرت فی الاسلام چمن این ہمہ شور وغوغا چیست اگر لفظے صادر شدہ است کہ ظاہرش مطابق بعلوم شرعیہ نبود ... ظاہر صرف نمودہ مطابق باید ساخت ومسلمانے را متہم نہ باید کرد اشاعت فاحشہ وتفضیح فاسق ہرگاہ در شریعت حرام باشد تفضیح مسلمانے بمجرد اشتباہ چہ مناسب بود و شہر بشہر آن نشر کردن کدام مذہب باشد طریق مسلمانی وبہبودی آنست کہ کلمہ کہ ظاہرش مخالف علوم شرعیہ است اگر از شخصے صادر شود باید دید کہ قائل آن کیست اگر ملحد وزندیق بود وآن باید کرد در اصلاح آن نباید کوشید واگر قائل آن کلمہ گو از مسلمان بود وایمان بخدا ورسول داشتہ باشد در اصلاح سخن او باید کوشید ومحمل صحیح از برائے آن پیدا باید نمود یا از آن قائل حل آن باید طلبید اگر در حل آن عاجز آید نصیحتش باید کرد امر بمعروف ونہی عن المنکر برفق ادنی است کہ باجابت نزدیک است واگر مقصود باجابت نہ باشد وتفضیح مطلوب بود امر دیگر است اللہ تعالیٰ توفیق دہاد انتہیٰ۔ ان تمام ظواہر کے بعد بھی اگر ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو ہمارے لیے سوائے ذلت ورسوائی کے کیا رکھا ہے۔ یہ علماء ومحدثین جنکا اوپر ذکر کیا جا چکا۔ صرف صوفیوں کے ہی مقتدیٰ نہیں بلکہ امت مسلمہ کے ان تمام گروہوں اور افرادوں کے سرخیل ہیں جو اپنے آپ کو محدثین اور اہل الحدیث والاثر کے نام سے یاد کرتے ہیں

لیکن ایک طرف ان علماء کے یہ اقوال ہیں اور دوسری طرف ہمارے ممتاز روحانی جماعتیں ہیں جن کے دلی جذبات کا یہ حال ہے کہ معمولی سی معمولی باتوں پر کفر اور شرک کی سندیں تقسیم ہونے لگتی ہیں۔ انہیں اس کے عذر کی ضرورت نہیں کہ کفر کی سند نہیں دیجا رہی ہے۔ دانشمندان کے اقوال کیسے ہیں۔ یا ان کی جن تصنیفوں سے ان کے لئے کفر کا یہ نادر خزانہ جمع کیا گیا ہے وہ کہاں تک درست ہے بس کسی کے قول کو بغیر سمجھے بوجھے ہر پھر کفر والحاد کی بارش کی جا رہی ہے۔ خدا بخشے علامہ تیمیہ کو جنکے بعض اقوال حد درجہ اہل اسلام کے لیے دل شکن ہیں جن کا نتیجہ بے سمجھے ان کے بعض تلامذہ نے بھی کر لیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ان دیگر مقتداؤں کے لیے بھی خدا کی رحمت دریغ ہو۔ جنہوں نے بعض تصنیفوں اور اقوالوں کی مراد نہ سمجھ کر اپنی بے لگام زبان سے مصنفین کی تکفیر کر دی ہے کفر والحاد کوئی معمولی چیز نہیں کہ جسکا جی چاہا اس نے ایک دوسرے کی تکفیر کر دی۔ ایک مسلمان کو کافر کہدینا زیادہ گناہ کا موجب ہے ہزار کافروں کو مسلمان نہ بنانے سے۔ جیسا کہ اوپر کی عبارتوں میں گذر چکا ہے۔ بس خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور افراط وتفریط سے بچائے۔ والسلام۔

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں۔ کہ ایک شخص کے وارثوں میں دو بیٹے اور ایک بی بی ہے تینوں مدت ۲۰ سال تک ایک ساتھ ہم طعام رہا۔ دونوں لڑکوں نے جدا جدا کمائی وکسب کیا اور روزی کے مال غیر مخلوط رکھکر جدا جدا جائداد ومکانات خرید کیا۔ اسوقت وہ تینوں تفریق ہو گئے۔ اب وہ جائداد ومکانات کس طرح تقسیم ہوگا۔ آیا جو جائداد جس نے کیا وہ پائیگا یا وارث سب برابر برابر تقسیم ہوگا۔ جواب مع حوالۂ کتب عنایت فرما کر ثواب حاصل فرمائیں۔

الجواب

جبکہ لڑکوں نے جدا جدا کمایا اور جدا جدا جائداد بنائی تو ہر ایک اپنی کمائی اور جائداد کا جداگانہ مالک ہوگا۔ صرف ہم طعام ہونے سے جائداد مشترک نہیں ہو جاتی۔ ہاں باپ کا ترکہ سب وارثوں میں قاعدہ وراثت کے موافق تقسیم ہوگا۔ بی بی کو ہر اور یا حصہ میراث دیکر باقی دونوں لڑکوں کو بحصہ مساوی ملیگا

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

مسئلہ ذیل میں کیا حکم شرع شریف کا ہے۔

۱۔ زید کی عورت نے انتقال کیا۔ عورت متوفی کے ایک بیٹی وشوہر وماں وایک بھائی حیات ہیں۔ عورت متوفیہ کے نام جائداد وزمینداری ہے جو کہ اپنے والد کے ترکہ میں پایا تھا وہ ہے اب جائداد متوفیہ کے نام جو ہے اس بیٹی وشوہر وماں وایک بھائی جو حیات ہیں ان کو کس کس قدر پانا چاہیئے۔

۲۔ متوفیہ کا مہر پانے کا کون دعویدار ہو سکتا ہے اور کس کس کو کس کس قدر پانا چاہیئے تفصیل سے اطلاع دیجئے۔ سمت علی موضع اوڈیرہا ڈاکخانہ حسین گنج ضلع فتحپور ہسوہ

الجواب

مسئلہ ۱۲		ہندہ	
زوج	بنت	ام	اخ
۳	۶	۲	۱

صورت مسئولہ میں بعد ادائے حقوق متقدمہ علی الارث ہندہ کا تمام ترکہ بارہ سہام پر تقسیم کیا جائے۔ مہر بھی ترکہ میں شامل ہوگا۔ اس میں سے تین سہام خاوند کو اور چھ سہام بیٹی کو اور دو سہام ماں کو اور ایک سہام بھائی کو دیا جائیگا۔ کتبہ۔ فقیر محمد عبد التواب خاں (مولوی فاضل) مدرس عربی دہلی۔ ساکن جلال پور دہلی۔ ضلع رائے بریلی بتقبیل ولمنا۔

الجواب صحیح

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

براہ مہربانی استفتاء ذیل کا جواب دیکر مشکور فرمائیں۔ ہندہ کا نکاح عمرو سے ہوا ہوا ہے۔ ہندہ کے ایک سوتیلی بہن ہے (یعنی نطفہ سے کو ہندہ کے والد سے بطن سے دوسری ماں کے) بقید حیات ہندہ عمرو۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

یکے از ناظرین اخبار الجمعیۃ

الجواب

ہندہ کی موجودگی میں بمقتضائے آیت ان تجمعوا بین الاختین۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے (جو ہندہ کے والد کے نطفہ سے ہے) عمرو کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

کتبہ۔ محمد عبد التواب عفی عنہ مدرس عربی۔

گلابی اردو

دہلی کے زعفرانی فسادات

(حضور ضیاء الملک ملا رموزی کے ذاتی قلم سے)

اے دہلی کے محترم تانگے والو!

شتابی کرو تم اور دوڑو تم طرف واسطے سینا دہلی گے اور نماز پڑھو تم بیچ مسجدوں واسطے سینا دہلی کے کیونکہ قسم ہے گھنٹہ گھر دہلی کی کہ کل بیچ خواب کے کہا ہم سے خضر علیہ السلام نے کہ ویران پڑی ہیں مسجدیں واسطے سینا دہلی کی بسبب اس کے کہ ترک کر دیا ہے انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں نے عموماً اور مسلمانوں واسطے سینا دہلی نے خصوصاً پڑھنا نماز جماعت کا بیچ مسجدوں کے، اور سبب سے "پوزیشن" کے نہیں پڑھتے اور البتہ تحقیق نہیں پڑھتے نماز ساتھ جماعت کے امیر اور رئیس، بھی تاجر پس خاک بیچ منہ ان کے کے گویا مسجدیں رہ گئی ہیں واسطے جلاہوں کو قصائیوں اور قصابوں کے، پس جنہوں نے کہ ترک کیا ہے نماز جماعت مسجدوں کو تو حشر اون کا ہمراہ گوہر جان کلکتے والی کے ہوگا۔ اور راندے جائیں گے وہ مانند قلیوں ریلوے کے درگاہ اللہ مہربان قدرت والے کے، اور اگر ہو تم شک کے کرنے والے بیچ اس بات کے تو مثال مار دو تم ایسی کہ غلط ہو جائے یہ دعویٰ ہذا ہمارا۔

پس سنو تم اور سمجھو تم بھی سوچو اے رہنے والو دہلی کے کہ کیونکر ہوتے رہتے ہیں فسادات درمیان بھائیوں تمہارے کے اور درمیان بیٹوں تمہارے کے بھی درمیان مواشی تمہارے کے۔ مگر اے شرم بہت ہو جیو واسطے اس کے کہ لوٹے ہو تم، اور مجروح ہوتے ہو تم، اور مقتول ہوتے ہو تم، اور پٹے جاتے ہو تم، بھی مفقود الخبر ہوتے ہو تم، پھر طرف ہسپتالوں کے لوٹائے جاتے ہو تم مگر طرف خدا پیدا کرنے والے کے نہیں لوٹتے تم تاکہ محبت اور اتفاق کرا دے وہ درمیان تمہارے، پس بھو تم اس بات کو اور دوا ڈالو دواخانہ یونانی دہلی کو کہ اگر پوجا کی ہندو بھائیوں نے روزانہ اور نماز پڑھا ہی مسلمان بھائیوں نے روزانہ تو قلوب اون کے ہو جائیں گے روشن اور ترک کر دینگے وہ مارنا انسانوں کا جان سے ساتھ لاٹھیوں بانس کے، اب اگر چاہتے ہو تم کہ واقع ہو جائے درمیان تمہارے اتفاق تو خرید و تم جوتے بنے ہوئے کارخانہ لیدر ورکس بھوپال کے کہ نہیں ہوتے مضبوط اور زیادہ جوتوں لیدر ورکس بھوپال سے جوتے دنیا جہان کے، پس جس نے کہ خریدے جوتے اس کارخانہ کے اور خریدا اوس نے رسالہ "نور جہاں امرتسر" کہ ہوتے ہیں مضامین اوس کے واسطے اصلاح عورتوں کے تو بیچ دنیا کے ہوگا وہ افسر ائے افسر ہٰذا، اور بیچ عقبیٰ کے خوش رہیں گے وہ جو بیچ دنیا کے اتفاق اور محبت سے رہتے ہیں ساتھ بندوں خدا کے۔ بھی دعا دیں گے ہم اور دائسرائے ہندوستان کے اون دہلی والوں کو جو روکیں گے ہندو مسلمانوں کو لڑائی اور جھگڑے سے ورنہ سزا دیگے ہم بیچ آخرت کے حکم سے اللہ کے اون کو اور وائسرائے صاحب بیچ دنیا کے حکم سے بادشاہ کے اون لوگوں کو کہ کرتے ہیں وہ فساد بیچ بدلے اتفاق ومحبت کے

سبرقیات

عالم اسلامی

طہران میں ایک اضطراب انگیز حادثہ

ایک رکن مجلس پر قاتلانہ حملہ

طہران ۳۰ر اکتوبر۔ آج صبح مجلس کے ایک سربرآوردہ رکن پر جبکہ وہ اپنے گھر سے باہر جا رہے تھے حملہ کیا گیا۔ ابھی تک حملہ آور کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں کی گئی۔ حملہ آور نے ریوالور کے پانچ فیر کئے۔ اور رکن موصوف کے دونوں بازوؤں کو زخمی کر دیا پولیس کے ایک سپاہی نے حملہ آور کے گرفتار کرنے کی کوشش کی جسے حملہ آور نے گولی مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ بعد میں حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابھی تک حملہ کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ شہر کی آبادی میں ہراس پھیل رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ تین شخصوں نے حملہ کیا تھا ان میں سے دو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ رکن موصوف کو پہلے پولیس کے شفاخانہ میں پہنچایا گیا۔ بعد ازاں انہیں سرکاری ہسپتال میں لے گئے۔ جہاں پر کئی ڈاکٹروں نے ان کے زخموں کی مرہم پٹی کی ان کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے۔ ایک دکاندار کو بھی گولی لگی لیکن اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

وزارت اور مجلس کے تمام ارکان اور علماء رکن موصوف کی عیادت کے لیے ہسپتال گئے۔ استفسار کرنے پر انہوں نے کہا کہ میں اپنے حملہ آور کو جانتا ہوں۔ اس حادثہ میں پولیس کا ایک سپاہی تو جان سے مارا گیا اور رکن موصوف کا ایک دوست اور ایک دکاندار مجروح ہو گئے۔

اخبارات کو خبر شائع نہ کرنیکا حکم

طہران ۲ر نومبر۔ جس مدرس پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں ایک پولیس مین مارا گیا تھا۔ اس کی خبر کو اخباروں نے شائع کیا۔ حال ہی میں پولیس نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں اخباروں کو ہدایت کی ہے کہ آئندہ مدرس کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کریں۔

شاہ ایران نے مازندران سے بذریعہ تار مدرس کو پیغام ہمدردی بھیجا ہے۔ آج شاہ ایران کے طہران تشریف لانے کی امید کی جاتی ہے۔

مدرس کا بیان ہے کہ اس کا ذاتی دشمن کوئی نہیں۔ یہ واقعہ محض سیاسی ہے۔

وزارت عراق مستعفی ہوگئی

بغداد۔ یکم نومبر۔ کابینۂ عراق نے اس شکست کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دیدیا ہے جو حکومت کے نامزد امیدوار کو ایوان نمایندگان کی صدارت میں ہوئی ہے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر سیاست کی گرفتاری

لاہور ۲ر نومبر۔ پنڈت بدری ناتھ اسسٹنٹ ایڈیٹر سیاست کو ایک نامعلوم الزام کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہندوستان

وچتر جیون کے مقدمہ کا التواء

ملزم مقدمہ تبدیل کرانا چاہتا ہے

تازہ پرچہ گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ میں چونکہ پنڈت کالیچرن شرما ایڈیٹر اخبار آریا مسافر آگرہ کی مولفہ کتاب وچتر جیون بزبان ہندی۔ نیز اس کے ترجمہ کی تمام کاپیاں زیر دفعہ ۹۹ (الف) مجموعہ ضابطہ فوجداری بحق حضور شہنشاہ معظم ضبط کئے جانے کا اعلان شائع ہوا ہے اس لیے دوشنبہ واقعہ یکم نومبر کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کے اجلاس میں مقدمہ وچتر جیون کی کارروائی شروع ہونے پر وکلاء ملزمین کی طرف سے درخواست پیش کی گئی کہ چونکہ اس اعلان کی اشاعت سے لوکل گورنمنٹ نے اپنا یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ وچتر جیون میں اس قسم کا مضمون ہے جو زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) قابل سزا ہے اس لیے اب مقدمہ کی کارروائی مزید اس عدالت میں جاری نہیں رکھی جا سکتی ہے اور وہ عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں درخواست دیں گے کہ مقدمہ عدالت سے انتقال کر کے کسی دیگر صوبہ کی عدالت میں بھیجدیا جائے۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کے اس عذر کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ مگر ملزم کو ہائیکورٹ میں انتقال مقدمہ کی درخواست دینے کا موقع بہم پہنچانے کے لیے مقدمہ کی کارروائی ۳ ہفتہ کے لیے ملتوی کر دی اور وکلاء ملزم کو اطلاع دیدی کہ اگر وہ اس اثناء میں ہائیکورٹ کو درخواست دیکر کوئی حکم حاصل نہ کریں گے تو ۲۳ر نومبر کو مقدمہ کی کارروائی پھر عدالت ہذا میں اسی منزل سے شروع کی جائے گی۔ دوشنبہ کی کارروائی مقدمہ خلاف توقع ملتوی ہو جانے کے باعث ان ایڈیٹران اخبارات کو بلا شہادت لیے واپس کر دیا گیا جو مختلف مقامات سے بلائے گئے تھے دوشنبہ کو بمبئی کے مسٹر کے بعد سید جالب ایڈیٹر ہمدم اور مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان۔ دہلی کی شہادتیں ہونیوالی تھیں اور وہ تینوں اشخاص عدالت عالیہ کے باہر موجود تھے مگر التواء حکم صادر ہونے پر انکو اور دوسرے باہر کے گواہوں کو رخصت کر دیا گیا۔

اخبار الجمعیۃ ایک سال کیلئے نصف قیمت پر

قارئین الجمعیۃ میں سے ایک صاحب نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ تین کم استطاعت طلباء کے نام اخبار الجمعیۃ نصف قیمت پر جاری کر دیا جائے اور نصف قیمت انہوں نے خود ادا فرمائی ہے اس لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو حضرات اپنے آپ کو اس رعایت کا مستحق خیال فرمائیں وہ معتبر اسناد کے ساتھ درخواست فرمائیں ان کے نام الجمعیۃ صرف سے ۳ر (تین روپے) میں ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ یہ رعایت صرف علماء یا عربی کے طلباء کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

منیجر الجمعیۃ

حضور نظام پر حکومت ہند کا جبر

یوروپین عہدہ داروں کے تقرر کی افواہ

بمبئی یکم نومبر۔ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر جی سی کرافورڈ نواب لواز جنگ کی جگہ ڈائرکٹر جنرل پولیس مقرر کئے گئے ہیں حکومت ہند اور حکومت نظام کے درمیان جو شرائط طے ہوئی تھیں یہ کارروائی ان میں سے آخری شرط تھی۔

نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضور نظام اور برطانوی ریذیڈنٹ کے درمیان چند ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک موقع پر حضور نظام اپنی رائے بدلنے لگے تھے اور انکار کرنے لگے کہ میں مسٹر کرکو نظامت کونسل کا نائب صدر نہیں بناؤں گا۔ حضور نظام کا یہ کہنا تھا کہ میں نے تحقیقات پیش اپنے افسروں کو بالکل ٹھیک پایا اور ان کی جگہ یوروپین افسر مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ بعد میں حضور نظام نے یوروپین افسروں کے تقرر کو منظور کر لیا لیکن انہوں نے اس سے قطعی انکار کر دیا کہ یوروپین افسر باہر سے بلائے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضور نظام نے فرمایا کہ میں اس قسم کا برتاؤ برداشت کرنے پر حکومت سے دست بردار ہونے کو ترجیح دونگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کا جواب تین روز پہلے موصول ہو چکا ہے جس میں ان مطالبات کو پورا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ جو حکومت ہند کے پہلے مراسلہ میں پیش کئے گئے ہیں۔

نامہ نگار مذکور کا قول ہے کہ حضور نظام کو مطالبات کی تکمیل کے لیے ۵ر نومبر تک کی مہلت دی گئی ہے۔ بصورت دیگر کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام نے پہلی صورت منظور کر لی ہے اور تبدیلیوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

افواہ ہے کہ آج کونسل کے صدر اور ارکان چارج دیں گے۔ نیز اعلان کیا گیا ہے کہ نواب رحیم یار جنگ وزارت داخلہ اور مسٹر مفتی وزیر عدلیہ سبکدوش کر دیئے گئے ہیں۔

کانگریس کے جلسہ میں جوتا چل گیا

کلکتہ یکم نومبر۔ کل رات کو باغ بازار میں الکشن کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جلسہ انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کی طرف سے طلب کیا گیا تھا۔ تاکہ اپنے پیش کردہ امیدوار مسٹر جتیندر ناتھ بوس کی تائید وحمایت کی جائے۔ اسی نشست کے لئے مسٹر سوباش چندر بوس جو مانڈلے جیل میں مقید ہیں سوراج پارٹی کی طرف سے امیدوار ہیں قبل جلسہ سوراجیوں کا ایک جلوس گیت گاتا ہوا اور مسٹر سوباش چندر بوس اور دیش بندھو داس آنجہانی کی تصویریں ہاتھوں میں لیے ہوئے جلسہ میں داخل ہوا۔ جس پر جلسہ میں شور وغل مچا اور افسوسناک منظر دیکھنے میں آیا۔ ایک سوراجی صدر کی میز پر لیٹ گیا۔ اس کے بعد میز پر کرسی رکھی گئی جس پر دیش بندھو داس کی تصویر رکھی گئی دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے صدر کا انتخاب کیا لیکن شور وغل کی وجہ سے ایک گھنٹہ تک کارروائی رکی رہی۔ اسی اثناء میں مار پیٹ بھی ہوئی اور جوتے بھی چلے۔ بڑی دیر کے بعد سوراجی جلسہ سے اٹھکر چلے گئے اس کے بعد مسٹر جتیندر ناتھ بوس نے تقریر کی۔

ایڈیٹر سنگت قانونی شکنجہ میں

لاہور ۲ر نومبر۔ ایک مقامی اخبار "سنگت" کے خلاف دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اخبار مذکور نے فسادات راولپنڈی کے متعلق ایک اشتعال انگیز مضمون لکھا تھا۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ندوۃ العلماء کا جلسہ بجائے ۱۲ر نومبر کے ۵ر نومبر کو

مولوی فضل الرحمن صاحب کانپور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

ندوۃ العلماء کا آئندہ اجلاس بجائے ۱۲ر نومبر کے ۵ر نومبر کو شروع ہوگا۔

بقیہ صفحہ اول

[illegible] اس جامع اور مفصل تقریر سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ کفر کے فتوے میں [illegible] ... اکثر غلط ہوتے ہیں [illegible]

... علمائے فرمودہ اند اگر نود و نہ وجہ کفر ظاہر شود و یک وجہ اسلام یافتہ شود تصحیح این وجہ باید نمود و حکم بکفر نہ باید کرد انتہی۔ اسی طرح کسی کی مجمل یا مبہم عبارت سے جو ظاہر اصول شرع کے خلاف ہو تکفیر یا تضلیل و تفسیق نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ حتی المقدور اس کی تاویل کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی تاویل سمجھ میں نہ آئی تو قائل سے دریافت کرے یا دوسرے دیندار غیر متعصب علماء سے دریافت کرے اور قائل کے دوسرے اقوال و افعال پر بھی نظر کرے۔ علامہ شیخ تقی الدین سبکیؒ کی اسی مضمون کی تحریر کا ترجمہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ اب اسی یواقیت والجواہر سے دوسرے علماء کے عبارت نقل کی جاتی ہے۔ صاحب کتاب دوسری جگہ امام غزالی کا ایک ارشاد نامہ نقل فرماتے ہیں۔ وکان الامام الغزالی یقول من اکبر الآثام تخطئۃ العلماء من غیر اطلاع علی مرادہم وحمل کلامہم علی حال قلالہم نصوصا

یعنی امام غزالی فرماتے ہیں یہ بڑی ہی گناہ کی بات ہے کہ علماء کی خطا بغیر ان کی مراد پر مطلع ہوئے پکڑی جائے۔ اور ان کے کلام کو ایسے محمل پر حملہ کیا جائے جس سے وہ راضی نہیں اور دوسری جگہ پھر خود حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنی مکتوبات کی تیسری جلد ص ۲۳ میں فرماتے ہیں مخدوما این قسم سخناں کہ مبنی از افشاء اسرار باشد و از ظاہر مصروف و دوبہر و ہے از مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم بظہور آمدہ است و عادت مستمرہ این بزرگواران گشتہ استماع آن نے نیست کہ این فقیر ابتدا کردہ باشد و اختراع نمودہ لیس ہذا اول قارورۃ کسرت فی الاسلام پس این عجب شور و غوغا چیست اگر لفظے صادر شدہ است کہ ظاہر ش مطابق بعلوم شرعیہ نمادہ اند اندک توجہ از ظاہر صرف نمودہ مطابق باید ساخت و مسلمانے را متہم نہ باید کرد اشاعت فاحشہ و تفضیح فاسق ہرگاہ در شریعت حرام باشد تفضیح مسلمانے بمجرد اشتباہ چہ مناسب بود و تشہیر آن شادی کردن کدام دین باشد طریق مسلمانی و بہتری آنست کہ کلمہ کہ ظاہرش مخالف علوم شرعیہ است اگر از شخصے صادر شود باید دید کہ قائل آن کیست اگر ملحد و زندیق بود رد آن باید کرد و در اصلاح آن نباید کوشید و اگر قائل آن کلمہ گواز مسلمان بود و ایمان بخدا و رسول داشتہ باشد در صلاح سخن او باید کوشید و محمل صحیح از برائے آن پیدا باید نمود یا از آن قائل حل آن باید طلبید اگر در حل آن عاجز آید نصیحتش باید کرد امر بمعروف و نہی عن المنکر بر وفق ادبی است کہ با جابت نزدیک است و اگر مقصود با جابت نہ باشد و تفضیح مطلوب بود امر دیگر است اللہ تعالیٰ توفیق دہاد انتہی۔ ان تمام نصوص کے ملاحظہ کے بعد بھی اگر ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو ہمارے لیے سوائے ذلت و رسوائی کے کیا رکھا ہے۔ یہ علماء و محدثین جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا صرف صوفیوں کے ہی معتقد نہیں ہیں بلکہ امت مسلمہ کے ان مزاحم گروہوں اور افرادوں کے سرخیل ہیں جو اپنے آپ کو محدثین اور اہل الحدیث والاثر کے نام سے یاد کرتے ہیں

لیکن ایک طرف ان علماء کے یہ اقوال ہیں اور دوسری طرف ہماری ممتاز روحانی جماعتیں ہیں جن کے دلی جذبات کا یہ حال ہے کہ معمولی سی معمولی باتوں پر کفر اور شرک کی سندیں تقسیم ہونے لگتی ہیں۔ انہیں اس کے غور کی ضرورت نہیں کہ کفر کی سند جنہیں دیجا رہی ہے وہ فقہاً ان کے اقوال کیسے ہیں۔ یا ان کی جن تصنیفوں سے ان کے لیے کفر کا یہ نادر خزانہ جمع کیا گیا ہے وہ کہاں تک درست ہے بس کسی کے قول کو بغیر سمجھے بوجھے پکڑ کفر و الحاد کی بارش کی جا رہی ہے۔ خدا بخشے علامہ ابن تیمیہ کو جن کے بعض اقوال حد درجہ اہل اسلام کے لیے دل شکن ہیں جن کا نتیجہ بے سمجھے ان کے بعض تلامذہ نے بھی کر لیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ان دیگر مقتداؤں کے لیے بھی خدا کی رحمت دیجا ہو۔ جنہوں نے بعض تصنیفوں اور اقوالوں کی مراد نہ سمجھ کر اپنی بے لگام زبان سے مصنفین کی تکفیر کر دی ہے کفر و الحاد کوئی معمولی چیز نہیں کہ جسکا جی چاہا اس نے ایک دوسرے کی تکفیر کر دی۔ ایک مسلمان کو کافر کہدینا زیادہ گناہ کا موجب ہے ہزار کافروں کو مسلمان نہ بنانے سے۔ جیسا کہ اوپر کی عبارتوں میں گذر چکا ہے۔ پس خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور افراط و تفریط سے بچائے۔ والسلام۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں۔ کہ ایک شخص کے وارثوں میں دو بیٹے اور ایک بی بی ہے تینوں مدت ۲۰ سال تک ایک ساتھ ہم طعام رہا۔ دونوں لڑکوں نے جدا جدا کمائی و کسب کیا اور دونوں ہی کے مال بغیر مخلوط رکھکر جدا جدا جائداد و مکانات خرید کیا۔ اس وقت وہ تینوں تفریق ہو گئے۔ اب وہ جائداد و مکانات کس طرح تقسیم ہوگا۔ آیا جو جائداد جس نے کیا وہ پائیگا یا وارث سب برابر برابر تقسیم ہوگا۔ جواب مع حوالہ کتب عنایت فرما کر ثواب حاصل فرمایئے۔

الجواب

جبکہ لڑکوں نے جدا جدا کمایا اور جدا جدا جائداد بنائی تو ہر ایک اپنی کمائی اور جائداد کا جداگانہ مالک ہوگا۔ صرف ہم طعام ہونے سے جائداد مشترک نہیں ہو جاتی۔ ہاں باپ کا ترکہ سب وارثوں میں قاعدہ وراثت کے موافق تقسیم ہوگا۔ بی بی کو مہر اور ⅛ حصہ میراث دیکر باقی دونوں لڑکوں کو نصف نصف مساوی ملیگا

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

مسئلہ ذیل میں کیا حکم شریع شریف کا ہے۔

۱۔ زید کی عورت نے انتقال کیا۔ عورت متوفی کے ایک بیٹی و شوہر و ماں و ایک بھائی حیات ہیں۔ عورت متوفیہ کے نام جائداد و زمینداری مالگزاری یعنی اپنے والد کے ترکہ میں پایا تھا وہ ہے اب جائداد متوفیہ کے نام جو ہے اس بیٹی و شوہر و ماں و ایک بھائی جو حیات ہیں ان کو کس کس قدر پانا چاہیئے۔

۲۔ متوفیہ کا مہر پانے کا کون دعویدار ہو سکتا ہے اور کس کس کو کس کس قدر پانا چاہیئے تفصیل سے اطلاع دیجیے۔

بہمت علی موضع اوڑیرہا ڈاکخانہ حسین گنج ضلع فتحپور ہسوہ

الجواب

مسئلہ ۱۲ — ہندہ

زوج	بنت	ام	اخ
۳	۶	۲	۱

صورت مسئولہ میں بعد ادائے حقوق متقدمہ علی الوراثت ہندہ کا تمام ترکہ بارہ سہام پر تقسیم کیا جائے۔ مہر بھی ترکہ میں شامل ہوگا۔ اس میں سے تین سہام خاوند کو اور چھ سہام بیٹی کو اور دو سہام ماں کو اور ایک سہام بھائی کو دیا جائیگا۔

کتبہ۔ فقیر محمد عبدالتواب خاں (مولوی فاضل) مدرس دہلی۔ ساکن جالال پور دہلی ضلع رائے بریلی تحصیل دلمئو۔

الجواب صحیح

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

براہ مہربانی استفتاء ذیل کا جواب دیکر مشکور فرمائیں۔ ہندہ کا نکاح عمرو سے ہوا ہے۔ ہندہ کے ایک سوتیلی بہن ہے (یعنی نطفہ تو ہندہ کے والد سے لیکن بطن سے دوسری ماں کے) بقید حیات ہندہ عمرو۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

ایک از ناظرین اخبار الجمعیۃ

الجواب

ہندہ کی موجودگی میں بمقتضائے آیت ان تجمعوا بین الاختین۔ ہندہ کی سوتیلی بہن سے (جو ہندہ کے والد کے نطفہ سے ہے) عمرو کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

کتبہ۔ محمد عبدالتواب عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی۔

گلابی اردو

دہلی کے زعفرانی فسادات

(حضور ضیاء الملک ملا رموزی کے ذاتی قلم سے)

اے دہلی کے محترم تانگے والو!

شتابی کرو تم اور دوڑو تم طرف راستے سینا دہلی کے اور نماز بیں پڑھو تم بیچ مسجدوں راستے سینا دہلی کے کیونکہ قسم ہے گھنٹہ گھر دہلی کی کہ کل بیچ خواب کے کہا ہم سے خضر علیہ السلام نے کہ ویران پڑی ہیں مسجدیں راستے سینا دہلی کی سبب اس کے کہ ترک کر دیا ہے انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں نے عموماً اور مسلمانوں راستے سینا دہلی نے خصوصاً پڑھنا نماز جماعت کا بیچ مسجدوں کے، اور سبب سے "پوزیشن" کے نہیں پڑھتے اور البتہ تحقیق نہیں پڑھتے نماز ساتھ جماعت کے امیر اور رئیس، بھی تاجر پس خاک بیچ منہ ان کے کہ گویا مسجدیں رہ گئی ہیں واسطے جولاہوں، کو نجڑوں اور قصائیوں کے، پس جنہوں نے کہ ترک کیا ہے نماز جماعت مسجدوں کو تو حشر اون کا ہمراہ گوہر جان کلکتے والی کے ہوگا۔ اور ڈالے جائیں گے وہ مانند قلیوں ریلوے کے درگاہ اللہ مہربان قدرت والے کے، اور اگر ہو تم شک کے کرنے والے بیچ اس بات کے تو مثال مارو تم ایسی کہ غلط ہو جائے یہ دعویٰ ہذا ہمارا۔

پس سنو تم اور سمجھو تم بھی سوچو اے رہنے والو دہلی کے کہ کیونکر ہوتے رہتے ہیں فسادات درمیان بھائیوں تمہارے کے اور درمیان بیٹوں تمہارے کے بھی درمیان مواشی تمہارے کے۔ مگر اے شرم بہت ہو جیو واسطے اس کے کہ لڑتے ہو تم، اور مجروح ہوتے ہو تم، اور مقتول ہوتے ہو تم، اور پھر ہو تم بھی مفقود الخبر ہوتے ہو تم، پھر طرف ہسپتالوں کے لوٹائے جاتے ہو تم مگر طرف خدا پیدا کرنے والے کے نہیں لوٹتے تم تاکہ محبت اور اتفاق کرا دے وہ درمیان تمہارے، پس سمجھو تم اس بات کو اور دواؤں دواخانہ یونانی دہلی کو کہ اگر ہو جاتی ہندو بھائیوں نے روزانہ اور نماز بیں پڑھتے مسلمان بھائیوں نے روزانہ تو قلوب اون کے ہو جائیں گے روشن اور ترک کر دینگے وہ مارنا انسانوں کا جان سے ساتھ لاٹھیوں بانس کے، اب اگر چاہتے ہو تم کہ اتفاق ہو جائے درمیان تمہارے اتفاق تو خریدو تم جوتے بنے ہوئے کارخانہ لیدر ورکس بھوپال کے کہ نہیں ہوتے مضبوط اور ارزاں زیادہ جوتوں لیدر ورکس بھوپال سے جوتے دنیا جہان کے پس جس نے کہ خریدے جوتے اس کارخانہ کے اور خریدا اوس نے رسالہ "نور جہاں امرتسر" کہ ہوتے ہیں مضامین اس کے واسطے اصلاح عورتوں کے تو بیچ دنیا کے ہوگا وہ افسر اے افسر بڑا، اور بیچ عقبیٰ کے خوش رہیں گے وہ جو بیچ دنیا کے اتفاق اور محبت سے رہتے ہیں ساتھ بندوں خدا کے۔ بھی دعا دیں گے ہم اور وائسرائے ہندوستان کے ان دہلی والوں کو جو دیکھیں گے ہندو مسلمانوں کو لڑائی اور جھگڑے سے ورنہ سزا دینگے ہم بیچ آخرت کے حکم سے اللہ کے ان کو اور وائسرائے صاحب بیچ دنیا کے حکم سے بادشاہ کے ان لوگوں کو کہ کرتے ہیں وہ فساد بیچ بدلے اتفاق و محبت کے

برقیات

عالم اسلامی

طہران میں ایک اضطراب انگیز حادثہ

ایک رکن مجلس پر قاتلانہ حملہ

طہران ۳۰ اکتوبر۔ آج مجلس کے ایک سر برآوردہ رکن پر جبکہ وہ اپنے گھر سے باہر جا رہے تھے حملہ کیا گیا۔ ابھی تک حملہ آور کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں کی گئی۔ حملہ آور نے ریوالور کے پانچ فیر کئے۔ اور رکن موصوف کے دونوں بازوؤں کو زخمی کر دیا پولیس کے ایک سپاہی نے حملہ آور کے گرفتار کرنے کی کوشش کی جسے حملہ آور نے گولی مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ بعد میں حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابھی تک حملہ کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ شہر کی آبادی میں ہراس پھیل رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ تین شخصوں نے حملہ کیا تھا ان میں سے دو گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ رکن موصوف کو پہلے پولیس کے ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ بعد ازاں انہیں سرکاری ہسپتال میں لے گئے۔ جہاں پر کئی ڈاکٹروں نے ان کے زخموں کی مرہم پٹی کی ان کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے۔ ایک دکاندار کو بھی گولی لگی لیکن اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

وزارت اور مجلس کے تمام ارکان اور علماء رکن موصوف کی عیادت کے لیے ہسپتال گئے۔ استفسار کرنے پر انہوں نے کہا کہ میں اپنے حملہ آور کو جانتا ہوں۔ اس حادثہ میں پولیس کا ایک سپاہی تو جان سے مارا گیا اور رکن موصوف کا ایک دوست اور ایک دکاندار مجروح ہو گئے۔

اخبارات کو خبر شائع نہ کرنیکا حکم

طہران ۲ نومبر۔ جس مدرس پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں ایک پولیس مین مارا گیا تھا۔ اس کی خبر کو اخباروں نے شائع کیا۔ حال ہی میں پولیس نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں اخباروں کو ہدایت کی ہے کہ آئندہ مدرس کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کریں۔

شاہ ایران نے ماژندران سے بذریعہ تار مدرس کو پیغام ہمدردی بھیجا ہے۔ آج شاہ ایران کے طہران تشریف لانے کی امید کی جاتی ہے۔

مدرس کا بیان ہے کہ اس کا ذاتی دشمن کوئی نہیں۔ یہ واقعہ محض سیاسی ہے۔

وزارت عراق مستعفی ہو گئی

بغداد۔ یکم نومبر۔ کابینۂ عراق نے اس شکست کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دیدیا ہے جو حکومت کے نامزد امیدوار کو ایوان نمایندگان کی صدارت میں ہوئی ہے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر سیاست کی گرفتاری

لاہور ۲ نومبر۔ پنڈت بدری ناتھ اسسٹنٹ ایڈیٹر سیاست کو ایک نامعلوم الزام کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہندوستان

وچتر جیون کے مقدمہ کا التواء

ملزم مقدمہ تبدیل کرانا چاہتا ہے

تازہ پرچہ گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ میں چونکہ پنڈت کالیچرن شرما ایڈیٹر اخبار آریا مسافر آگرہ کی مؤلفہ کتاب وچتر جیون زبان ہندی۔ نیز اس کے ترجمہ کی تمام کاپیاں زیر دفعہ ۹۹ (الف) مجموعہ ضابطہ فوجداری بحق حضور شہنشاہ معظم ضبط کے جانے کا اعلان شائع ہوا ہے اس لیے دوشنبہ واقعہ یکم نومبر کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کے اجلاس میں مقدمہ وچتر جیون کی کارروائی شروع ہونے پر وکلاء ملزمین کی طرف سے درخواست پیش کی گئی کہ چونکہ اس اعلان کی اشاعت سے لوکل گورنمنٹ نے اپنا یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ وچتر جیون میں اس قسم کا مضمون ہے جو زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) قابل سزا ہے اس لیے اب مقدمہ کی کارروائی مزید اس عدالت میں جاری رکھنی بیکار ہے اور وہ عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں درخواست دیں گے کہ مقدمہ عدالت سے انتقال کر کسی دیگر صوبہ کی عدالت میں بھیجدیا جائے۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کے اس عذر کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ مگر ملزم کو ہائیکورٹ میں انتقال مقدمہ کی درخواست دینے کا موقع بہم پہنچانے کے لیے مقدمہ کی کارروائی ۳ ہفتہ کے لیے ملتوی کر دی اور وکلاء ملزم کو اطلاع دیدی کہ اگر وہ اس اثناء میں ہائیکورٹ کو درخواست دیکر کوئی حکم حاصل نہ کریں گے تو ۲۳ نومبر کو مقدمہ کی کارروائی پھر عدالت ہذا میں اسی منزل سے شروع کی جائے گی۔ دوشنبہ کی کارروائی مقدمہ خلاف توقع ملتوی ہو جانے کے باعث ان ایڈیٹران اخبارات کو بلا شہادت لیے واپس کر دیا گیا جو مختلف مقامات سے بلائے گئے تھے دوشنبہ کو بمبئی کے مسٹر [illegible] کے بعد سید جالب ایڈیٹر ہمدم اور مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان۔ دہلی کی شہادتیں ہونیوالی تھیں اور وہ تینوں اشخاص عدالت عالیہ کے باہر موجود تھے مگر التواء حکم صادر ہونے پر انکو اور دوسرے باہر کے گواہوں کو رخصت کر دیا گیا۔

اخبار الجمعیۃ ایک سال کیلئے نصف قیمت پر

قارئین الجمعیۃ میں سے ایک صاحب نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ تین کم استطاعت طلباء کے نام اخبار الجمعیۃ نصف قیمت پر جاری کر دیا جائے اور نصف قیمت انہوں نے خود ادا فرمائی ہے اس لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو حضرات اپنے آپ کو اس عنایت کا مستحق خیال فرمائیں وہ معتبر اسناد کے ساتھ درخواست فرمائیں ان کے نام الجمعیۃ صرف سے ۳ (تین روپے) میں ایک سال کے لیے جاری کر دیا جائے گا۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ یہ رعایت صرف علماء یا عربی کے طلباء کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

منیجر الجمعیۃ

حضور نظام پر حکومت ہند کا جبر

یورپین عہدداروں کے تقرر کی افواہ

بمبئی یکم نومبر۔ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر (پی۔ سی۔ کرافورڈ) نواب لواز جنگ کی جگہ ڈائرکٹر جنرل پولیس مقرر ہو گئے ہیں حکومت ہند اور حکومت نظام کے درمیان جو شرائط طے ہوئی تھیں یہ کارروائی ان میں سے آخری شرط تھی۔

نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضور نظام اور برطانوی ریزیڈنٹ کے درمیان چند ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک موقع پر حضور نظام اپنی رائے بدلنے لگے تھے اور انکار کرنے کو تھے کہ میں مسٹر کار کو ایگزیکٹو کونسل کا نائب صدر نہیں بناؤں گا۔ حضور نظام کا یہ کہنا تھا کہ میں نے تحقیقات پر اپنے افسروں کو بالکل ٹھیک پایا اور ان کی جگہ یورپین افسر مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ بعد میں حضور نظام نے یورپین افسروں کے تقرر کو منظور کر لیا لیکن انہوں نے اس سے قطعی انکار کر دیا کہ یورپین افسر باہر سے بلائے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضور نظام نے فرمایا کہ میں اس قسم کا برتاؤ برداشت کرنے پر حکومت سے دست ہونے کو ترجیح دونگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کا جواب تین روز پہلے موصول ہو چکا ہے جس میں ان مطالبات کو پورا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ جو حکومت ہند کے پہلے مراسلہ میں پیش کئے گئے ہیں۔

نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ حضور نظام کو مطالبات کی تکمیل کے لیے ۵ نومبر تک کی مہلت دی گئی ہے۔ بصورت دیگر کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام نے پہلی صورت منظور کر لی ہے اور تبدیلیوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

افواہ ہے کہ آج کونسل کے صدر اور ارکان چارج دیں گے۔ نیز اعلان کیا گیا ہے کہ نواب رحیم یار جنگ وزارت داخلہ اور مسٹر مفتی وزیر عدلیہ سبکدوش کر دیئے گئے ہیں۔

کانگریس کے جلسہ میں جوتہ چل گیا

کلکتہ یکم نومبر۔ کل رات کو باغ بازار میں الکشن کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کی طرف سے طلب کیا گیا تھا۔ تاکہ اپنے پیش کردہ امیدوار مسٹر جتیندر ناتھ بوس کی تائید و حمایت کی جائے۔ اسی نشست کے لیے مسٹر سوباش چندر بوس جو مانڈلے جیل میں مقید ہیں سوراج پارٹی کی طرف سے امیدوار ہیں قبل جلسہ سوراجیوں کا ایک جلوس گیت گاتا ہوا اور مسٹر سوباش چندر بوس اور دیش بندھو داس آنجہانی کی تصویریں ہاتھ میں لئے ہوئے جلسہ میں داخل ہوا۔ جس پر جلسہ میں شور و غل مچا اور افسوسناک مناظر دیکھنے میں آئے۔ ایک سوراجی صدر کی میز پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد میز پر کرسی رکھی گئی جس پر دیش بندھو داس کی تصویر رکھی گئی دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے صدر کا انتخاب کیا۔ لیکن شور و غل کی وجہ سے ایک گھنٹہ تک کارروائی رکی رہی۔ اسی اثناء میں مار پیٹ بھی ہوئی اور جوتے بھی چلے۔ بڑی دیر کے بعد سوراجی جلسہ سے اٹھکر چلے گئے اس کے بعد مسٹر جتیندر ناتھ بوس نے تقریر کی۔

اڈیٹر سنگت قانونی شکنجہ میں

لاہور ۲ نومبر۔ ایک مقامی اخبار "سنگت" کے خلاف دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اخبار مذکور نے فسادات راولپنڈی کے متعلق ایک اشتعال انگیز مضمون لکھا تھا۔ مقدمہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ندوۃ العلماء کا جلسہ بجائے ۶ نومبر کے ۵ نومبر کو

مولوی فضل الرحمن صاحب کانپور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:

ندوۃ العلماء کا آئندہ اجلاس بجائے ۶ نومبر کے ۵ نومبر کو شروع ہوگا۔

مولانا محمد علیؒ پر ایک غلط الزام کی تردید

ایڈیٹر زمیندار کے استفسار کا جواب

دہلی - کوچہ چیلاں -
۲ر نومبر ۱۹۲۶ء

مکرمی جناب مہر!

السلام علیکم ـ زمیندار مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء میں آپ نے مولانا محمد علی صاحب کے متعلق ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے ـ کہ انھوں نے عزمی پاشا سے دوران ملاقات میں یہ کہا کہ تم (یعنی حکومت مصر) حجاز پر حملہ کردو۔ ہم (مسلمانان ہندوستان) تمہاری مدد کریں گے ـ اور اس واقعہ کو مولانا محمد علی نے منیٰ میں ایک ایسی مجلس میں بیان کیا جس میں ہم تینوں موجود تھے ـ اور ہم کو مخاطب کرکے استفسار کیا ہے کہ اس واقعہ کی صحت و عدم صحت کے متعلق ہم اپنا بیان اخبار میں بھیجیں ـ اور بصورت سکوت واقعہ کی ہماری طرف سے تصدیق سمجھی جائے گی ـ

اگر یہ آخری جملہ نہ ہوتا تو ہم تو واقعی سکوت ہی اختیار کرتے ـ کیونکہ اس قسم کے مباحث میں سوائے تشویش اور افتراق کے اور کوئی فائدہ نہیں ـ

"واقعہ مذکورہ مولانا محمد علی نے ہم سے نہ منیٰ میں بیان کیا اور نہ کسی اور مقام پر ـ اور نہ کسی اور شخص نے اس واقعہ کو مولانا محمد علی کی طرف منسوب کرکے ہمارے سامنے ذکر کیا"

براہ کرم اس بیان کو اخبار میں شائع کر دیجئے ـ

جواب میں تاخیر کی وجہ خاکسار (کفایت اللہ) کی علالت اور مولانا عبد الحلیم صاحب کا سفر میں ہونا تھا ایک ماہ کے بعد کل مولانا دہلی واپس آئے ہیں ـ یہی بیان مولانا محمد عرفان صاحب و مولانا عبد الحلیم صاحب کا ہے ـ ان دونوں بزرگوں کے دستخط بھی ثبت ہیں ـ

محمد کفایت اللہ — محمد عرفان — عبد الحلیم الصدیقی

لاجپت رائے کے مقابلہ میں رائزادہ ہنسراج

لاہور یکم نومبر ـ جالندھر سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ رائے زادہ ہنسراج لالہ لاجپت رائے کا مقابلہ کریں گے ـ ۳۱ کو انھوں نے اپنی نامزدگی کے کاغذات داخل کر دئیے ـ لالہ لاجپت رائے نے ابھی تک اپنے کاغذات داخل نہیں کئے ہیں ـ

رائے زادہ ہنسراج بیرسٹر جالندھر سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کو مجلس عاملہ پنجاب کانگریس کمیٹی نے اسی نشست کے لئے دوبارہ نامزد کیا ہے ـ مجلس عاملہ انڈین نیشنل کانگریس نے پنجاب کانگریس کمیٹی کی اس کارروائی کو منظور کر لیا ہے ـ

رائے زادہ ہنسراج کی کامیابی کے لئے ضروری تیاریاں کی جا رہی ہیں چونکہ وہ بہت بااثر آدمی ہیں اس لئے ان کی کامیابی کی بہت امید ہے ـ لالہ شیام لال ـ مسٹر پیارے لال ـ گرداری لال ـ پنڈت درگا داس ـ اور ڈاکٹر ستیاپال اور دیگر سربرآوردہ کارکن مختلف مقامات کے انچارج مقرر کئے گئے ہیں ـ

کانپور کے ایک قبرستان کی توہین

حکومت صوبہ متحدہ توجہ کرے

ایڈیٹر صدائے مسلم کانپور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور کے مسلمان ڈاکٹر بینالال کے اس رویہ پر اظہار ناراضگی کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک مسلمان سے کلو شاہ کے تکیہ کے قبرستان کا حصہ خرید لیا ـ حالانکہ اس مسلمان کو کسی قسم کا حق نہیں تھا کہ وہ قبرستان کے کسی حصہ کو فروخت کرتا اور حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ مقامی حکام کی توجہ کو اس طرف منعطف کرائے ـ کہ وہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۷ کے ماتحت کارروائی کرے اور چند یورپین اصحاب کا ایک کمیشن مقرر کرے جو اس معاملہ کی تحقیقات میں کوشاں ہو ـ

لاہور کے ہندو اخبارات اور موتی لال جی کی توہین

بندے ماترم اور ملاپ کے خلاف دعویٰ دائر ہوگا

اخبار بندے ماترم اور ملاپ نے یہ لکھا تھا کہ پنڈت موتی لال نہرو نے مہاراجہ صاحب نابھ سے دو لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم بیوعدہ کرکے وصول کی تھی کہ وہ کانگریس کے ذریعہ انہیں نابھ کی گدی پر بحال کرانے کی کوشش کریں گے ـ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو اس بیان کی بنا پر ان دونوں اخبارات پر ہرجانہ کا دیوانی مقدمہ دائر کرنے والے ہیں اس سلسلہ میں سارے کاغذات ڈاکٹر سپرو کو دکھائے گئے ہیں اور انھوں نے پنڈت جی کو دیوانی مقدمہ دائر کرنے کا مشورہ دیا ہے ـ

نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس مقدمہ میں لالہ لاجپت رائے بطور گواہ طلب کئے جائیں گے ـ کہا جاتا ہے کہ پنڈت جی لالہ لاجپت رائے پر ایک ہفتہ تک عدالت میں جرح کریں گے ـ

دار الحکومت

مجلس وضع قوانین ہند

مخلوط انتخاب کی شکست

دہلی ـ یکم نومبر ـ دہلی کے حلقہ کی طرف سے مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لئے جو بھی امیدوار کھڑے ہوئے تھے ان میں سے مسٹر رنگ بہاری لال اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے ہیں اس لئے کہ انھوں نے ۱۶۰۰ ووٹ حاصل کئے ہیں ـ لالہ شیو نرائن جو آزاد پارٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے تھے پہلے دن ان کے صرف ۴۰۰ ووٹ تھے ـ اس لئے ۲۹ر اکتوبر کو لالہ لاجپت رائے کے مشورہ سے لالہ شیو نرائن امیدواری سے دست بردار ہوگئے اس پر لالہ لاجپت رائے نے مسٹر رنگ بہاری لال کو آزاد پارٹی کا نمائندہ قرار دیکر ان کی مدد فرمائی ـ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رنگ بہاری لال کانگریس کے رکن بنے ہیں مسٹر آصف علی کے کل ووٹ ۱۴۴۶ تھے ـ درج شدہ درست ووٹوں کی مجموعی تعداد ۶۵۰۰ تھی ـ یعنی صرف ۵۵ فی صدی رائے دہندوں نے رائے دی ـ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب مسلمانان دہلی حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ انہیں علیحدہ نمایندگی کا حق عطا کرے ـ کیونکہ دہلی میں ۵۰۰۰ ہندو رائے دہندوں کے مقابلہ میں مسلمان رائے دہندوں کی تعداد صرف ۱۸ سو ہے ـ اس طرح مسلمانوں کو اسمبلی میں اپنا نمائندہ بھیجنے کا کبھی موقع نہ ملے گا انتخاب کے دوران میں پنڈت موتی لال نہرو بھی دہلی گئے تھے ـ سابق رکن رائے صاحب لالہ پیارے لال تھے ـ اور ان سے پہلے اس حلقہ کی طرف سے دہلی کے مشہور سوداگر شیرینی مسٹر عبد الحمید منتخب ہوتے تھے ـ

مسلمانان دہلی کا ایک "شاندار" اجتماع

مولانا اسمٰعیل غزنوی کا پروپگنڈا

آج کل مولانا اسمٰعیل غزنوی صاحب دہلی میں تشریف لائے ہوئے ہیں ـ مختلف محلوں میں جہاں کچھ ان کے ہمعقیدہ حضرات آباد ہیں بڑے "شاندار" جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں ان جلسوں میں سے ایک نمونہ کے جلسہ کا حال لکھتا ہوں جو خالی از دلچسپی نہ ہوگا ـ

کل دن میں بازاروں اور کوچوں میں ایک ۲۰×۳۰ سائز کا ایک اشتہار چسپاں پایا گیا جس کا عنوان "مسئلہ حجاز پر اجتماع عظیم" یا کچھ اس سے ملتا جلتا تھا جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ احاطہ کالے صاحب میں مولانا کا وعظ ہوگا ـ اور مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کی جائے گی ـ چنانچہ گذشتہ شب کو گلی قاسم جان کی سڑک کے ایک گوشہ میں جو احاطہ کالے صاحب کے سامنے واقع ہے یہ وعظ بعد عشاء شروع ہوا ـ سامعین ہر طرف سے ٹوٹے پڑتے تھے ـ جن کی مجموعی تعداد کا اندازہ ڈیڑھ دو سو لگایا جاتا ہے ـ تمام جگہ بھر گئی اور سڑک پر راہگیروں کے لئے مشکل سے راستہ نکل سکا ـ مولانا کے سارے وعظ کا خلاصہ یہ تھا کہ "سب مسلمان متفق و متحد ہو جائیں اور سلطان ابن سعود کو کوئی برا نہ کہے" ـ گویا مولانا کے نزدیک یہی ایک ایسی چیز ہے جس پر کامل اتحاد ہونا ممکن ہے ـ

کچھ عجب نہیں کہ اسی جلسہ کی کارروائی پنجاب کے کسی اخبار میں "مسلمانان دہلی کا عظیم الشان اجتماع" اور "حضرت مولانا اسمٰعیل غزنوی کا نعرۂ حق" کے عنوانات سے شائع ہو ـ حالانکہ اس کی حقیقت صرف یہی ہے جو میں نے اوپر لکھی ہے ـ

نامہ نگار خصوصی

الجمعیۃ کا انعامی مضمون

جمہوریت و ملوکیت

قارئین کرام کا اصرار ہے کہ مندرجہ بالا موضوع پر مضامین لکھنے کے لئے جو مدت مقرر کی گئی ہے اس میں توسیع کی جائے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب آخری تاریخ بجائے ۱۰ر نومبر کے ۱۰ر دسمبر قرار دی گئی ہے ـ

اس سلسلہ میں یہ ظاہر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ اب تک جس قدر مضامین موصول ہوئے ہیں ان میں ملوکیت کے حامیوں کی کثرت ہے ـ (بلال احمد زبیری)

دہلی کے انتخابات

پنڈت موتی لال نہرو کے خیالات

بریلی ـ یکم نومبر ـ بدایوں میں ایک عظیم الشان جلسہ کے دوران میں پنڈت موتی لال جی نے اس نقصان عظیم کی طرف اشارہ کیا جو مالوی جی نے دہلی میں کانگریس امیدوار کی مخالفت کرکے ملک کو پہنچایا ہے ـ دہلی میں مشترکہ نیابت اور مشترکہ حلقۂ انتخاب کا طریقہ مروج ہے ـ گزشتہ اسمبلی میں دہلی کی طرف سے ایک ہندو نمائندہ تھا ـ اس مرتبہ کانگریس نے ارادتاً اپنی طرف سے ایک مسلمان امیدوار نامزد کیا تھا تاکہ ان لوگوں کو دندان شکن جواب دیدیا جائے ـ جو یہ کہتے ہیں کہ مشترکہ حلقہ انتخاب میں مسلمانوں کی نمایندگی نہیں ہو سکے گی ـ پنڈت مالوی جی کہتے تھے کہ اگر آپ حکیم اجمل خاں یا ڈاکٹر انصاری کو کھڑا کیجئے تو ہم مخالفت نہ کریں گے ـ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر مذکورہ بالا ہر دو اصحاب کھڑے نہیں ہو سکے لیکن اس پر میں نے (موتی لال جی) مالوی جی سے کہدیا تھا کہ جس مسلمان امیدوار کو چاہیں کھڑا کر دیں اور کانگریس اپنے مسلمان امیدوار کو ہٹا لیگی

بقیہ صفحہ ۴

پس اگر سیکھو اور سکھاؤ صنعت و حرفت بھائیوں ہندو اور مسلمان کو تو دور ہو جائے موجودہ افلاس تمہارا کہ شگفتہ کر دیا ہے اُس نے دماغوں تمہارے کا اور بیوی بچوں تمہارے کا ـ اب اگر عقل گلابی اُردو سمجھنے کی رکھتے ہو تم تو چلو اوپر اُس راہ سیدھی کے کہ چلے تھے اوپر اُس کے اگلے تمہارے ، کہ کہا ہے ـ

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

"کھلی چٹھی"

بخدمت جناب مولانا ابو القریح انوار الحق صاحب زید الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ میں نے عصر جدید مورخہ ۲۴ر ستمبر ۲۶ء میں ایک مضمون بعنوان (مسلمانان جمشید پور کا عظیم الشان جلسہ) کے ذیل میں علاوہ اور امور کے یہ بھی دیکھا:ـ

"صاحب صدر نے اتنے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دوسرے روز اکثر مقاموں میں لوگوں سے یہ کہا کہ مولانا موصوف غیر مقلدوں سے ملتے ہیں ـ اس کی کیا وجہ ہے ـ اُن کو غیر مقلدوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہئے ـ اور نہ ان لوگوں کو انجمن میں یا کسی مشورہ میں شریک کرنا چاہئے ـ وغیرہ وغیرہ ـ اور خصوصیت سے مولانا محمد شکر اللہ صاحب و منشی محمد حبیب اللہ صاحب کا نام لیا گیا"

جس سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ اہلحدیثوں کو عام مفاد اسلامی میں شریک نہ کرنا چاہئے ـ جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ اہلحدیث دائرہ اسلام سے خارج ہیں ـ اب جناب کی یہ تحریک اصول شریعت کو مدنظر رکھکر ہوئی ہے یا تفرق و انتشار کے لئے ـ اگر جناب کی یہ تحریک اصول شریعت کو مدنظر رکھکر ہوئی ہے تو مجھے جناب سے چند سوالات کرکے اپنی تشفی کرنا ہے تاکہ میں راہ راست پر آ جاؤں ـ میں امید کرتا ہوں کہ اہلسنت والجماعت کے مسلمہ اصولی عقائد کو سامنے رکھتے ہوئے میری تشفی فرماوینگے ـ

"سوالات"

۱ـ مسلمانوں کے موجودہ مختلف فرقوں میں سے وہ کون فرقہ ہے جس پر اہلسنت والجماعت کا اطلاق ہو سکتا ہے ـ

۲ـ تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں جو اصحاب ظواہر تھے ان کا کیا مسلک تھا ـ اور وہ لوگ کس امام کے پیرو تھے ـ اگر وہ ائمہ اربعہ کے پیرو نہ تھے تو کیا وہ اہلسنت والجماعت سے خارج تھے ـ

۳ـ کیا وہ فرقہ ہائے اسلامی جو عقائد اساسی میں بالکل متحد ہوں اور صرف فروعات میں مختلف ہوں تو کیا ان پر اصحاب باطل ہونے کا اطلاق ہو سکتا ہے ـ

۴ـ کیا آپ اس کی تشریح کر سکتے ہیں کہ فرقہ اہلحدیث جو صرف تقلید شخصی کا مخالف ہے کن کن وجوہات کے بناء پر مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے ـ

۵ـ کیا حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند و مولانا انور شاہ صاحب مدرس اول دار العلوم دیوبند و مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و مولانا حسین احمد صاحب قائمقام شیخ الہند و مولانا مرتضیٰ حسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند و مولانا محمد علی صاحب مونگیر ـ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر ـ و مولانا احمد سعید صاحب ناظم وغیرہ اکابرین احناف و اراکین جمعیۃ علمائے ہند آپ کے نزدیک اہل باطل اور غیر مقلد ہیں اسلئے کہ وہ حضرات حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب سردار، مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی و مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی وغیرہ اکابرین اہلحدیث و اراکین جمعیۃ علمائے ہند کے ساتھ ملکر عام قومی و مذہبی کاموں کو کرتے ہیں ـ کیا ان اکابرین احناف کا ایسا کرنا آپ کے نزدیک ناجائز ہے ـ

۶ـ کیا آپ اس کو ثابت کر سکتے ہیں کہ آنحضرت روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر و رفع یدین نہ کیا ہے ـ اور کیا اصحاب کبار رضوان اللہ آمین بالجہر، رفع یدین و قرأۃ خلف الامام نہ کرتے تھے ـ اور کیا یہ چیزیں حدیث میں مروی نہیں ہیں ـ اگر مروی ہیں تو اس پر عمل کرنے والا صرف اس وجہ سے کہ آپ اس کو ترجیح نہیں دیتے ہیں وہ لوگ باطل بلکہ جماعت مسلمین سے خارج شمار کئے جائیں گے ـ میں اس کو جناب کی خدمت میں پیش کرکے ملتجی ہوں کہ مفصل جواب بذریعہ اخبار جلد مرحمت فرما دیں تاکہ جناب کا جواب بھی مقامی مسلمانوں کے سامنے آ جاوے ـ اور علماء کرام بھی اس پر غور فرما دیں ـ میں ان سوالات کو اخبار عصر جدید ـ الجمعیۃ اور اہلحدیث میں بھیج رہا ہوں اور نیز یہ ملتجی ہوں کہ جواب بھی ان ہی اخباروں میں سے

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہٰذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر وقع کو نہ کھو بیٹھیں ـ

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے ـ

چندہ: سالانہ ۶ر ـ ششماہی ۴ر

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

لٹری ریشمی کپڑے

کوٹ، سوٹ ـ شیروانی ـ اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان ـ اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدئیے ـ نمونہ مفت منگائیے ـ

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان: ۵۶ سندر پاٹی کلکتہ

بھینی بھینی شوگرٹی میٹھی چاء

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاء جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ، زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے ـ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اسکے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں ـ اسکی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگرٹی کا ایک پیالی پانی میں ڈال دیجئے نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چاء تیار ہے ـ پیاس کو بجھاتی ہے ـ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے ـ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے ـ دو قسم کے ڈبوں میں بند ہے ـ قیمت ۲۵ پیالی کا بکس عہ ـ ۲۰۰ پیالی ۱۲ر ـ نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے ـ ایجنٹوں کیلئے معقول کمیشن مقرر ہے ـ المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

محبت کی نبری

بجانے والا فرقہ پرستی و رنگ آمیزی سے پاک رہنے والا

روزنامہ "کانگریس"

دہلی سے دیوالی کے قریب شائع ہونے والا ہے ـ جہاں تک انسانی کوشش میں ہے اس کی کوشش کی گئی ہے کہ "کانگریس" اپنا آپ نظیر ہو ـ اس کی معنوی اور صوری خوبیاں اتنی جاذب توجہ ہونگی کہ آجتک کسی اردو اخبار میں نہیں ـ آزادی رائے، سلاست مضامین، تازہ بتازہ خبریں، پرلطف کہانیاں، دلچسپ فسانے، علمی، ادبی، معاشی، اقتصادی اور سیاسی مضامین کا خزینہ ـ بہترین اہل قلم کی قلمکاریاں کا نمونہ دیکھنا چاہو تو "کانگریس" کے فوراً خریدار بن جاؤ ـ

چندہ سالانہ ـ ششماہی ـ سہ ماہی ـ ماہوار ـ المشتہر

منیجر روزنامہ "کانگریس" دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ سے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں ـ دس دس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے ـ

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے ـ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے ـ بچپن کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے ـ سستی ـ کاہلی ـ چہرہ کی بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے ـ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے ـ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں ـ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ـ محصول علاوہ

تازہ شہادت: ـ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور ـ دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہٰذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجدیجئے ـ

ملنے کا پتہ: ایس ـ اے ـ بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر

کوٹھی نمبر ۱ ـ کولوٹولہ اسٹریٹ ـ پوسٹ بکس ۱۱۴ ـ کلکتہ

کسی کے ذریعہ دیں۔ فقط والسلام۔
خاکسار بندہ
محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ ٹائپسٹ
دہاکی ڈیہہ۔ جمشید پور

(الجمعیۃ ہم نے ہمیشہ اس قسم کے اختلافی مضامین شایع کرنے سے احتراز کیا ہے۔ مگر ہمارے نامہ نگار کو سخت اصرار ہے کہ اس مضمون کو ضرور شایع کیا جائے۔ للہذا ہم اسے یہاں درج کرتے ہیں اور اگر اس کے جواب میں کوئی مختصر مضمون آئے گا تو اسے بھی ایک مرتبہ درج کر دینگے لیکن اس کے بعد اس مناظرہ کو آگے نہ بڑھایا جائیگا +)

الجمعیۃ پر بھی بخوبی روشن ہے کہ شرم و حیا کو بالائے طاق رکھکر الجمعیۃ کو مسجد کے دروازوں۔ بازاروں اور مدارس میں محض اشاعت حق کے لیئے فروخت کرتا پھرتا تھا لیکن جب تندرستی خراب ہونے لگی تو اس خدمت کو اور دیگر دینی خدمت کو انجام سے مجبور ہو گیا۔ اللہ واسطے سب صحت کے لیئے دعا فرمائیں۔

محمد احسان علی ۔ فیض آباد

گمشدہ کی تلاش

میرا چچازاد بھائی مسمی محمد اسحٰق ولد لعل محمد مرحوم ساکن اورنگ آباد ضلع گیا مفقود الخبر ہے۔ ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گذرا کہ وہ مکان سے جریا جانے کیلئے روانہ ہوا۔ مگر نہ تو جریا پہونچا اور نہ اس علاقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے۔ ہر چند تلاش کیگئی کوئی خبر نہیں ملی سخت تشویش ہے۔ عمر تقریباً ۱۴-۱۵ سال رنگ گورا صاف۔ چھریرا بدن۔ کتابی چہرہ۔ معمولی ...

کتابیں مُفت مل سکتی ہیں

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اخبار الجمعیۃ کے لئے خریدار بہم پہنچائیں گے انہیں حسب تفصیل ذیل کتب مفت دی جائیں گی:-

۵ سالانہ یا ۱۰ ششماہی	بستان العارفین	۳ سالانہ یا ۶ ششماہی	رباعیات عمر خیام	ایک سالانہ یا ۲ ششماہی	احسن اللطائف
۴ سالانہ یا ۸ ششماہی	الفاروق یا الکلام	۲ سالانہ یا ۴ ششماہی	تعلیم الاسلام مکمل سٹ		

مینیجر الجمعیۃ ۔ دہلی

درخواست دعائے صحت

معزز ناظرین اخبار الجمعیۃ کی خدمت میں التماس ہے کہ میرے بھتیجے عزیزی محمد ضمیر الدین صدیقی ماسٹر اندیبرانی اسکول رنگون متوطن اکبرپور فیض آباد کے لیے خدا واسطے دعائے صحت فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوی امید ہے کہ کسی مخلص بندے کی دعا ضرور مقبول ہو اور صحت کاملہ عطا ہو۔

ماسٹر مذکور چھ سات ماہ رنگون میں بعارضہ سخت کھانسی و بخار بیمار رہ کر دو ماہ کی چھٹی لیکر وطن آگئے ہیں۔ اور بستر علالت پر پڑے ہیں۔ کمزوری اسقدر ہے کہ تمام ضروریات لیٹے لیٹے پوری ہوتی ہیں۔ پاؤں کے ورم کی وجہ سے بیٹھنا بیحد مشکل ہے ماسٹر مذکور نے رنگون میں اشاعت حق کی جو خدمت کی ہے وہ میزان اہادی۔ النور۔ النجم۔ التبلیغ۔ القاسم۔ نیز اخبار ...

بُستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کے لئے ایک بیش بہا چیز ہے۔ بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں ان کے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے۔ اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ مباحث پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ ۲۰۰ صفحہ کاغذ نہایت عمدہ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت چار روپیہ (للعہ) حضرات واعظین سے رعایتی قیمت تین روپیہ (سے)+

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمائیے۔ جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے قاعدہ تعلیم الاسلام ا۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ا۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۲۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۴۔ تعلیم الاسلام نمبر ۵ ۔ قیمت کمل سٹ ۱۳ ۔ +

رباعیات عمر خیام

عمر خیام کے مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشۂ گمنامی میں پڑے تھے۔ اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کیے گئے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۱۴۷ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے۔ گویا ۱۴۷ فارسی کی رباعیاں ہیں اور اسی قدر اردو رباعیاں ہیں شروع میں عمر خیام کا عکسی فوٹو اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے۔ صفحات ۵۰۔ قیمت دو روپیہ چار آنے (للعہ)+

بیان الامراء ترجمۂ تاریخ الخلفاء

مؤلفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ مولانا مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری مدظلہم العالی۔ اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی جلد ۶ +

الصرف والنحو

عربی کے صرف و نحو میں یہ رسالہ بےنظیر ہے۔ مؤلف نے عربی کی قواعد کو اسقدر اچھی طرح بیان کیا ہے کہ طالب علم بغیر کسی غور و فکر کے سمجھ لیتا ہے۔ عربی کے ہر طالب علم کو اسکا ایک نسخہ طلب کرنا ضروری ہے قیمت ...

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ۔ جسے مولانا شبلی مرحوم کے حقیقت نگار قلم نے نہایت جامعیت اور تحقیقات کے ساتھ کھینچا ہے صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کسقدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائیٹل خوشنما کاغذ کتابت طباعت ہر طرح دیدہ زیب قیمت ...

مناقب وفضائل خلفائے راشدین

عالم باعمل جامع شریعت و طریقت شیخ اجل جناب شاہ عبد المجید المعروف بہ حضرت شاہ محمد معصوم صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے یہ کتاب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب میں بہت بلند پایہ ہے۔ قیمت صرف ۸ +

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

یہ غلط ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوؤں پر جور و ظلم کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسلمان بادشاہ نے ہندوستان کی تمام قوموں کیساتھ مصالحانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھے جس کیلئے ہندوؤں کو آج بھی مسلم قوم کا شرمندۂ احسان ہونا چاہیے۔ اسکی مفصل کیفیت مولانا شبلی کی "اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر" میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت صرف ...

تاریخ القرآن

یہ رسالہ قرآن مجید کے جمع اور ترتیب کی پوری تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید کے حرف بحرف محفوظ رہنے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ +

خیر المصادر

فارسی و اردو کے صرف و نحو کی آسان ترین کتاب ہے جس میں سلاست بیان کے ساتھ ساتھ تمام پیچیدگیوں کو ذہن نشین کرا دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۶ +

ملنے کا پتہ:- مینیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن تجربہ ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

... جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے قیمت ... محصول ... بجواب طلب ... ٹکٹ بھیجئے

المشتہر مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

۸ - آنے

سالانہ یا ۲ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہتے ہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جایئے۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہوا ہے

لیکن ہر سال جو رسول نمبر شایع ہوتا ہے اسکی قیمت ۸ رہتی ہے تو گویا مولوی نمبر کے علاوہ سال بھر مولوی صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کرکے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اسکا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت مفید رسول نمبر شایع ہوگیا ہے۔ آج ہی ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور میسر نہ ملسکے۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر رسالہ مولوی دہلی

الرشید

قیمت سالانہ (...)

اگر آپ دارالعلوم دیوبند کے ہزارہا فتاویٰ کا اقتباس اور ان کے مفید مضامین کا مطالعہ کرکے اپنی جملہ ضروریات کو شریعت محمدی کے موافق پورا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز گھر بیٹھے علمی و مذہبی معتبر معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو الرشید کے خریدار ہو جایئے سائز و صفحات وکاغذ طباعت مثل القاسم سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمایئے۔ یا ہم کو بذریعہ وی پی وصول کرنے کی اجازت دیجئے۔ پچیس خریدار بہم پہنچانے والے معاونین کو ایک کلام اللہ قاسمی مفت بھیجا جائیگا محصول اس کا بذمہ ساعی ہوگا۔ اگر آپ الرشید کے ساتھ القاسم کے بھی خریدار مستقل ہو جاویں گے اور دونوں کی قیمت (...) بذریعہ منی آرڈر بھیج دینگے تو آپ کو ایک نسخہ سوانح قاسمیہ کا ہدیۃً ارسال ہوگا۔

طاہر بن احمد القاسمی دارالعلوم دیوبند

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ و دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً دورد سر۔ قسیم۔ ورم۔ چوٹ۔ جلے وکٹے زخم۔ لقوہ۔ فالج۔ رعشہ ... بچوں کے امراض وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ...

تازہ ترین شہادت ... حکیم محمد اسحٰق صاحب انجمن حیدرآباد دکن ...

مینیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلی پاڑہ ضلع ہوگلی

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اطلاع آنے پر قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو ایک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہی خضاب ہے جس کو آج کل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دوچند واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ہے چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا بند ہونا زکام وغیرہ کیواسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے۔ بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچے خوش ہوکر پیتا ہے قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی عم بارہ شیشی معہ محصول ...

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے معجزہ ہے قیمت ... معہ محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ... ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ دھند جالا غبار ضعف بصر سرخی ککرے وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے قیمت ایک تولہ ... بارہ تولہ ... محصول ڈاک ہر حالت میں ...

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ جدید سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں +

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت یہ معجون اسم بامسمی قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے۔ اسکے فوائد بہت ہیں لیکن قوت باہ و امساک کیلئے نہایت مفید و بےنظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے امساک اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ حسب دلخواہ لطف صحبت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ معجون بھوک کو بڑھاتی اور کثرت سے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ دودھ و گھی جسقدر کھایا جائے وہ سب ہضم ہوکر جزو بدن بنجاتا ہے ... قیمت فی تولہ ... خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک

تحفۂ مستورات یہ ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں کہ انکے رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہے جسکی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ ہر وقت اعضا شکنی اور طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ اس رطوبت کیوجہ سے حمل بھی قرار نہیں پاتا یا ضایع ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو بخوبی رفع کرکے حمل پیدا کر دیتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ قیمت ڈیڑھ چھٹانک عہ علاوہ محصول ملنے کا پتہ:-

حکیم حبیب الرحمٰن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یوپی)

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو سٹامپ ڈاک کرا کر ... قیمت فی بکس تین روپیہ (عہ)+

دفتر معالج برص نمبر ۱ در بھنگہ (بہار)

سفوف مُراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین جوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت ... پیدا ہو جاتی ہے ... نامردی۔ جریان۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتی ہے ... قیمت ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلاتکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ... درجہ عام ...

جواب حیرت ...

عرق بخار

بہرحال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضایع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض مفید دوائی کے نہ ملنے کے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارا یہ عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کیلئے تریاق ہے ... قیمت فی شیشی ... چار شیشی ... چھ شیشی ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت صاف طور سے نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے ... قیمت ... ایک ...

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایجادات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو اصحاب نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں گے انکو کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

سہ روزہ — ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسؤل محمد خصوصی — ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہار شنبہ ۳ر جمادی الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۱۰ر نومبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۳

نکاح مرتدہ کے متعلق اسلامی قانون

(از مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور)

(حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے "نکاح مرتدہ" والے مضمون میں وعدہ فرمایا تھا کہ اس موضوع پر اورینٹل کالج لاہور کے فاضل پروفیسر مولانا نجم الدین صاحب کے دو مضامین الجمعیۃ میں شائع کئے جائیں گے چنانچہ اس سلسلہ کا پہلا مضمون آج ہم یہاں درج کرتے ہیں دوسرا مضمون اشاعت آئندہ میں درج کیا جائیگا۔)

عورت کی جانب سے قطع تعلق زوجیت کا صحیح طریقہ

قانون اسلامی نے تعلق زوجین کے منقطع کرنے کی دو صورتیں تجویز کی ہیں پہلی تو یہ ہے کہ مرد اپنی خوشی سے اسے چھوڑنا چاہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عورت اپنے آپ کو الگ کرنا چاہتی ہو۔ اس دوسری صورت میں عورت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کچھ دے دلا کر مرد کو طلاق دینے پر راضی کرلے۔ اس انقطاع کا نام شریعت اسلامی میں خلع ہے۔ لہذا اسکا حاصل یہ نکلا کہ اگر مرد چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتا تو عورت کچھ مال وغیرہ دیکر اپنی علیحدگی پر مرد کو راضی کرسکتی ہے۔

عورت کی جانب سے انقطاع زوجیت کا ناجائز طریقہ

عورتوں میں سے بعض نا عاقبت اندیش طبائع چھوٹے نفع کے لئے اپنا بڑا نقصان کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں وہ یہ کہ زوجیت کا تعلق منقطع کرنے کے لئے مذہب اسلام سے بیزاری کا اظہار کرتی ہیں۔ [illegible] یوں کہنا چاہئے کہ خاوند سے تعلق توڑنے کے بجائے پہلے اپنے خدا تعالیٰ سے تعلق توڑتی ہیں۔ تاکہ جابر خاوند [illegible] اور ہم باغی کہلائیں [illegible] الفاظ میں ارتداد کہا جاتا ہے [illegible]

انما الاعمال بالنیات

[illegible] اہل خاوند سے علیحدگی [illegible] حقیقت میں اسے اپنے مالک سے اظہار بغاوت مطلوب ہوتا ہے۔ اس لئے اس بنا پر مرتدہ کے نکاح کے متعلق فقہاء اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ دوسری جگہ تو نکاح نہیں کرسکتی۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اس کا نکاح سابق فسخ ہو گیا ہے یا باقی ہے بعض فقہاء عظام تو کہتے ہیں کہ اس مرتدہ کا نکاح فسخ ہی نہیں ہوا۔ بلکہ توبہ کرنے کے بعد پہلے کی طرح اس مرد کے گھر میں رہ سکتی ہے اور بعض کی رائے ہے کہ نکاح اول تو فسخ ہو گیا ہے لیکن قاضی توبہ کرنے کے بعد اپنی ولایت سے دوبارہ اسی مرد سابق سے نکاح پر مجبور کریگا۔ اور اپنی فقہاء کی یہ رائے ہے کہ عورت کو اس نکاح کی تردید کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ اس کی رضامندی ضروری ہے۔ حاصل تو اس کا یہی ہے کہ اگر عورت پہلے مرد کو ناپسند کرے تو کسی دوسرے کے ساتھ نکاح نہیں کرا سکتی۔

عبارات فقہاء عظام بمتعلقہ نکاح مرتدہ

مجتہدین بلخ اور سمرقند و ابو الولید وغیرہ علماء کرام کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے ارتداد سے نکاح فسخ ہی نہیں ہوتا۔ اور مشائخ بخارا میں سے بھی بعض علماء کا اسی پر فتویٰ ہے۔

(۱) خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم صفحہ ۳۸۳ میں ہے۔

واذا ارتدت المرءۃ قال مشائخ بلخ رحمہم اللہ منہم ابوحفص و ابو القاسم الصفار رحمہما اللہ لا توثر فی افساد النکاح ولا تؤمن بتجدید النکاح حسما لھذا الباب علیھن والقاضی یجبرھا قدر ما یری من حق ترجیم ونسلم والیہ کان یمیل الحاکم الشہید ومن مشائخ سمرقند رحمہم افتی ھکذا واسمعیل الزاہد من مشائخ بخاری رحمہم کان یفتی ھکذا وعامۃ علماء بخاری یقولون کما یعمل فی افساد النکاح لکنھا تجبر علی النکاح مع زوجھا

(۲) فتح القدیر جلد دوم صفحہ ۵۱۴ مطبوعہ بولاق میں ہے۔

وبعض مشائخ بلخ وسمرقند افتوا فی ردتھا بعدم الفرقۃ حسما لاحتیالھا علی الخلاص بأکبر الکبائر وعامۃ مشائخ بخاری افتوا بالفرقۃ وجبرھا علی الاسلام وعلی النکاح مع زوجھا الاول لان الحسم بذالک یحصل ولکل قاض ان یجدد النکاح بینھما بمھر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتعزر خمسۃ وسبعین

(۳) شامی صفحہ ۴۰۳ جلد ثالث مطبوعہ مصر باب المرتدین میں ہے۔

وقد افتی الدبوسی والصفار وبعض اھل سمرقند بعدم وقوع الفرقۃ بالردۃ ردا علیھا وغیرھم مشوا علی الظاھر ولکن حکموا بجبرھا علی تجدید النکاح مع الزوج وضرب خمسۃ وسبعین سوطا واختارہ قاضی خان للفتویٰ۔

(۴) قاضی خان کتاب السیر جلد چہارم صفحہ ۷۴۲ مطبوعہ مصطفائی میں ہے۔

(۵) ردۃ المرءۃ وابائھا لا یکون طلاقا وتقع الفرقۃ عند عامۃ الفقہاء بردتھا وعند البعض لا تقع

ترجمہ ان سب عبارتوں کا یہ ہے کہ:۔

(۱) خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم صفحہ ۳۸۳ میں ہے

جب عورت مرتد ہو جائے تو مشائخ بلخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بات اس کے نکاح کے فاسد کرنے پر کوئی اثر نہیں ڈالتی۔ اور اس عورت کو تجدید نکاح کا حکم دینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے تاکہ عورتوں پر یہ دروازہ کھلنے ہی نہ پاوے۔ ان مشائخ میں سے ابو حفص اور ابو القاسم الصفار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ قاضی اس مرتدہ کو اس وقت تک محبوس رکھے جب تک کہ وہ پھر دائرہ اسلام میں نہ آ جائے۔ حاکم شہید کا میلان بھی اس تحقیق کی طرف ہے مشائخ سمرقند اور بعض علماء کرام کا بھی یہی فتویٰ ہے اور مشائخ بخارا میں سے اسمٰعیل زاہد بھی اسی پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور بخارا کے عام علماء کہتے ہیں کہ اس عورت کا کفر اسکے نکاح کو فاسد کر جاتا ہے لیکن پھر اسی مرد کے ساتھ نکاح پر اسے مجبور کیا جاویگا۔

(۲) فتح القدیر جلد دوم صفحہ ۵۱۴ مطبوعہ بولاق میں ہے۔

اور بلخ اور سمرقند کے بعض مشائخ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے کہ عورت کے مرتد ہو جانے سے اس کا نکاح فسخ نہیں ہوتا تاکہ ایک بہت بڑے گناہ کبیرہ کے ہونے سے اپنے نکاح کے باقی (صفحہ ۴ پر دیکھو)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۶/	[illegible]
ششماہی	[illegible]	صہ
فی پرچہ	ار	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

خضاب چاند تارا — ہمیشہ ڈیزائن میں

پھر خضابوں میں نئی سرسی پڑیگی ہلچل — چاند تارے کا کچھ اسطرح سے بڑھا ہی عمل

جسکی تعریف میں اعلیٰ کی ہیں معنی ادنیٰ — جسکی توصیف میں اکثر کا ہے مراد اقل

ملنے کا پتہ: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مفت! — مفت!!

سفید داغ مفت الدا

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)

برص سفید بہق سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؎۲) چھوٹی شیشی کی قیمت [illegible] بچوں عورتوں اور پلیگ نیوملک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ بمنت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس دینگے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

پتہ: منیجر بیر بیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ گنجی سمری ضلع دربھنگہ

ضرورت

ہر شہر و ہر قصبہ میں اخبار الجمعیۃ کے لئے دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنے علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے صحت میں مکرر سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۱۰ تولہ جلد منقش قیمت مع محصول ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع محصول ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلد قیمت ۶-۸-۰ محصول بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت [illegible] سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی محصول بذمہ مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول حنائی کاغذ قیمت ۲۲-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میریہ مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میریہ مصر حنائی کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۲-۸-۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۳ بمبئی ۹

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے عبارت شستہ [illegible]

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

[illegible] قیمت بلا محصول

(۲) الجمال والکمال

[illegible] قیمت بلا محصول

(۳) رحمۃ للعالمین

[illegible] جامعہ ملیہ دہلی [illegible] ہندوستان کے اکثر اسلامیہ [illegible] نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] محصول علاوہ [illegible] درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ تاجر دفتر رحمۃ للعالمین عطرواں دروازہ ریگ پٹیالہ

آپ کا فرض

اخبار "الجمعیۃ" نے اس تھوڑی سی مدت میں ملک و قوم کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ہیں۔ پھر کیا آپ کا فرض نہیں ہے کہ آپ اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں اور ایک ایک جدید خریدار بہم پہنچا دیں۔

(منیجر)

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ

مخلوط انتخاب کے اصلی دشمن

دہلی میں اسمبلی کے انتخاب کا جو کچھ نتیجہ ہوا وہ دراصل مخلوط انتخاب کے مسئلہ میں ایک فیصلہ کن نتیجہ تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ اس واضح تجربہ کے بعد مسئلۂ انتخاب جداگانہ کے متعلق کوئی اختلاف رائے باقی نہ رہیگا اور تمام جماعتیں مسلمانوں کے اس مطالبہ کو کم از کم موجودہ حالات میں صحیح تسلیم کر لیں گی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج کچھ لوگ جن کی کوششوں سے مخلوط انتخاب کا تجربہ ناکام ہوا، اس کی وکالت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور باآواز بلند پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جداگانہ انتخاب کا اصول اب بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا اور مخلوط انتخاب بدستور قابل عمل ہے۔ جن لوگوں کے منہ سے یہ آواز پھر بلند ہو رہی ہے انہیں ہم جانتے ہیں۔ ان کے دلوں میں جو ارادے پنہاں ہیں وہ بھی ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ ہم کو خوب معلوم ہے کہ مخلوط انتخاب کی حمایت سے ان کا حقیقی منشا وہی ہے جو انہوں نے دہلی میں حاصل کر لیا۔ اس طریق انتخاب کی حمایت سے ان کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس سے متحدہ وطنیت کی تکمیل ہوتی ہے اور اہل ملک میں ملت کے اختلاف سے بالاتر رہ کر سیاسی مصالح کی ترقی و حفاظت کا احساس پیدا ہوتا ہے بلکہ ان کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مسلمان اس دھوکہ میں آکر اپنی قسمت کی باگیں ہندو اکثریت کے ہاتھ میں دیدیں اور پھر اکثریت جس طرح

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی ایکدفعہ سلطان ابن سعود سے مکالمہ فرما رہے تھے۔ آپ نے دوران ملاقات میں سلطان سے فرمایا کہ اگر آپکو مدینہ منورہ میں بھی وہی کرنا تھا جو مکہ معظمہ میں ہوا تو جناب نے دنیائے اسلام سے وعدہ کیوں کیا تھا، کہ ہم موتمر اسلامی کے فیصلہ تک مدینہ میں کوئی کارروائی نہ کرینگے۔ اول تو سلطان اسکے جواب میں کچھ متامل ہوئے پھر فرمانے لگے میرا خیال تھا کہ میں اس وعدہ کو پورا کر دونگا لیکن میری قوم کے پانچہزار آدمیوں نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں آثار کو منہدم نہ کرونگا تو وہ خود مدینہ پر چڑھ آئینگے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ خدا جانے وہ مدینہ پہنچکر کیا سخت کارروائی کرینگے۔ اسلئے میں نے اس ہی میں خیر دیکھی کہ اُن کا مطالبہ پورا کر دوں اور میں نے تو صرف وعدہ کیا تھا اگر میں قسم بھی کھا لیتا تو بھی بخاری شریف کی حدیث فلیات بالذی ھو خیر سے مجکو یہ حق پہنچتا تھا کہ میں خیر کو بجالاتا اور قسم کا کفارہ دیدیتا۔

اس تقریر کے بعد مفتی صاحب نے فرمایا۔ کیا جناب کو اپنی قوم کا حال معلوم نہ تھا جب آپ اُن کی وحشت و بربریت اور غلو فی الدین کو جانتے تھے، نیز اعلان ملوکیت کے وقت تجربہ بھی کر چکے تھے تو پھر آپنے ایسا وعدہ کیوں کیا۔ اس پر سلطان

بزم رحمۃ للعالمین میں علماء امت کا شاندار اجتماع

دہرہ دون کے مسلمانوں میں عرصہ سے ایسا جمود طاری ہے کہ شاید ہی اس کی نظیر کسی دوسری جگہ کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہو۔ دہرہ دون ایک ایسے گوشہ میں واقع ہوا ہے کہ جب

سرقات

عالم اسلامی

ترکی عراقی سرحد کا قضیہ

جینوا ۳ر نومبر۔ ترکی اور عراق کی سرحد کا مسئلہ بہت دنوں سے معرض التواء میں تھا۔ اس کے لئے تصفیہ کے لئے ۱۴ر نومبر کو انتدابی کمیشن کا اجلاس ہوگا اور مجلس اقوام نے کردوں کو مقامی حکومت دینے کے متعلق جو سفارش کی ہے اُس پر عمل درآمد کرنے کے لئے برطانوی تدابیر پر غور کیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے سر ہمفری ڈابس گئے ہیں جنہوں نے ایک عرضداشت پیش کردی ہے۔

حکومت عراق

انقلاب وزارت کے حالات

بغداد ۵ر نومبر۔ عراق میں حکومت کے نامزد کردہ ممبر کے صدر مجلس منتخب نہ ہونے کی بدولت وزارت کو استعفا دینا پڑا۔ اب معلوم ہوا کہ انتخاب صدارت میں ۱۵ اکرد ممبروں نے سرکاری امیدوار کی مخالفت کی تھی۔ ان ممبروں نے سابق وزیر اعظم سے یہ کہا کہ انہوں نے تو محض ذاتی خیال سے استعفا دیدیا تھا۔ انہیں اس کا یقین تک نہ تھا کہ اس کا اثر وزارت پر پڑیگا اور وہ مستعفی ہو جائے گی۔ وزیر اعظم نے اس عذر کو مان تو لیا۔ مگر وزارت ترتیب دینے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ مجلس کو برخاست کرکے از سر نو انتخاب کا حکم دیں۔ اسی اثناء میں جعفر پاشا نمائندہ عراق متعینہ لندن کو تار گیا ہے کہ وہ بغداد آکر وزارت ترتیب دیں۔ اطلاع یہ ہے کہ جعفر اس تجویز کو پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھتا۔

ممالک غیر

انقراض دولت برطانیہ کا آغاز

خارجی استقلال کی راہ میں آئرلینڈ کا پہلا قدم

پیرس ۳ر نومبر۔ جرنل ڈس ڈیباٹس کا نامہ نگار مقیم جنیوا اطلاع دیتا ہے کہ آئرش فری سٹیٹ کے اس فعل پر برطانوی حلقوں میں استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس نے ڈاک کے تبادلے کے متعلق حال ہی میں کینیڈا۔ ہندوستان۔ امریکہ۔ اور جرمنی کے ساتھ جتنے معاہدے طے کئے ہیں ان سب کو جمعیۃ الاقوام کے دفتر میں رجسٹرڈ کرا دیا ہے۔ آج سے دو سال پیشتر حکومت برطانیہ نے اس بات پر اعتراض کیا تھا اور کہا تھا کہ مستعمرات کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے معاہدے یا مواثیق کی رجسٹری جمعیۃ الاقوام کے پاس کرائے کیونکہ مستعمرات کے معاملات داخلی سیاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ فری سٹیٹ نے اسوقت بھی حکومت برطانیہ کے نقطہ نگاہ کو تسلیم نہ کیا تھا۔

مذکورہ بالا جرنل کا خیال ہے کہ برطانیہ کی طرف سے پھر اعتراض اٹھایا جائیگا۔ کیونکہ فری سٹیٹ نے امپیریل کانفرنس کے اجلاس کے وقت اس امر کا اقدام کیا ہے۔

فرانسیسیوں اور اطالویوں کے درمیان تصادم

لندن ۳ر نومبر۔ حال میں پیش آنیوالے واقعات کے باعث فرانس اور اٹلی کے درمیان پھر تصادم رونما ہوگیا ہے۔ فرانس واطالیہ کے سرحدی مقام وینٹی سگلیا میں اطالوی ملیشیا نے فرانس کے ریلوے ملازمین کو زد و کوب کیا اور ان کی ٹوپیاں اتارلیں۔ کیونکہ بینڈ پر فیسسٹی بینڈ گایا جارہا تھا۔ اس کے بعد ہی ایک فیسسٹی فرانسیسی قونصل خانہ میں داخل ہوگیا جس نے پیچھے پر کھڑے ہوکر تقریر کرنے کی کوشش کی لیکن اسے فوراً گرفتار کر لیا گیا بیوسولٹیل کے مقام پر اطالوی فیسسٹیوں اور فرانس کے کہہ پرانے فوجیوں کے درمیان دست بدست جنگ ہوئی۔

فرانسیسی جرائد بہت برافروختہ ہو رہے ہیں اخبارات جو حکومت کے حامی ہیں اور فرانس واطالیہ کے تعلقات کے سلجھاؤ کے لیے سائینور مسولینی اور موسیو برایاں کی ملاقات پر زور دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ واقعات اس ملاقات کے اقتضا کو اور بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔

جمعیت اقوام ایشیا کا سنگ بنیاد

انگورہ میں سفراء ممالک مشرق کا اجتماع

لندن ۳ر نومبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ راوی ہے کہ انگورہ میں سفیر چین متعینہ واشنگٹن الفرید سزے کی آمد اور روسی۔ ایرانی اور افغانی سفیروں کی موجودگی کو بہت اہمیت دیجا رہی ہے۔ اگرچہ ایران نے ترکی و ایران و روس کے سہ گانہ معاہدہ کی تردید شائع کردی ہے تاہم بہت ممکن ہو کہ ایک قسم کی جمعیت الاقوام بنانے پر غور کیا جائے جس میں چین اور افغانستان بھی شامل ہوں۔ اس تحریک کا رہنما روس ہے جو ایشیا کی مظلوم اقوام کی ہمدردی کا دعویدار ہے اور مشرقی اقوام کی اس بد اعتمادی سے فائدہ اٹھانے کا متمنی ہے۔ جو اس میں جینوا کی جمعیۃ الاقوام کے متعلق پائی جاتی ہے اس بد اعتمادی کی وجہ یہ ہے کہ جاپان کے سوا کسی کو جمعیۃ الاقوام کی مستقل کرسی نہیں دی گئی۔

ہندوستان

حضور نظام کے خلاف مفسدانہ مساعی

پونا میں ہندوؤں کا جلسہ عام

پونا ۲ر نومبر۔ ۲ نومبر کو پونہ میں ریاست حیدرآباد کی رعایا کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ چھٹیند کی رات کو کاشی پورہ بازار وہ بمبئی پر واقعہ تیلگو ہال میں بمبئی شہر کے تیلگو بولنے والے باشندوں کا ایک ابتدائی جلسہ منعقد ہوا جو اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد کی رعایا ہیں۔ یا جن کے ریاست حیدرآباد کے باشندوں کے ساتھ نزدیکی خانگی تعلقات و رشتہ داریاں ہیں۔

اس جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ ریاست حیدرآباد کے باشندوں کی شکایات پر غور و خوض کیا جائے۔ اور ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جن سے باشندگان ریاست حیدرآباد کی موجودہ سیاسی و دیگر قیود جن کے وہ گذشتہ چند سالوں سے شاکی ہیں دور ہو جائیں۔

رعایائے حضور نظام اور ان کے ہمدردوں کی ایک کثیر تعداد اس جلسہ میں شریک تھی۔ اس جلسہ کے صدر مسٹر شنکر ایس پرشاد تھے۔ جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے صدر نے مظالم حضور نظام کے من گھڑت افسانے بیان کئے اور کہا کہ منتہائے مقصود کو حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ رعایا عزم صمیم کے ساتھ منظم کوشش کرے تاکہ ان کی بیتی برحق شکایات کا ازالہ ہو اور ان کی جائز خواہشات برآئیں مگر یہ سعی بالکل آئینی طریقہ پر ہونی چاہیئے۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد کھلم کھلا تبادلہ خیالات ہوا۔ اور پھر یہ قرار پایا کہ اعلیٰ حضرت نظام کی رعایا کے تمام فرقوں اور ان کے ہمدردوں کی ایک کانفرنس بمبئی میں منعقد کی جائے۔ آئندہ انتخابات کونسل اسمبلی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قرار پایا کہ کانفرنس ۱۲ر نومبر کو منعقد ہو اور اس کانفرنس کا انتظام کرنے کے لئے مسٹر پرشاد۔ مسٹر ایس ایل سلیم اور مسٹر ایس۔ کے کوبالا سکرٹری بنائے گئے۔ کمیٹی ہذا کی ممبری کے لئے ایک روپیہ فی کس فیس مقرر کی گئی ہے۔ ڈیلیگیٹ اصحاب سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

اس کانفرنس میں جو اہم سوال زیر بحث آئیں گے ان میں حضور نظام عالی مقام سے مطالبہ کیا جائے گا کہ آزادی تقریر و تحریر اور آزادی مجالس عطا کریں اور کسی نہ کسی قسم کی ذمہ دار حکومت بھی قائم فرمادیں۔

حکومت ہند سے بھی استدعا کی جائے گی کہ وہ ریاست حیدرآباد کی کروڑہا زبان بند رعایا کی مصیبتوں کے تصفیہ میں زیادہ دلچسپی کا اظہار کرے۔ اور نظام کی شدید اور دیرینہ بدنظمی کی تحقیقات کرنے کے لیے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے۔

اغلب ہے کہ یہ بھی طے ہو کہ سرکردہ چیدہ اصحاب کا ایک وفد حضور وائسرائے بہادر کی خدمت میں حاضر ہو۔ کیونکہ وہ فارن پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلیٰ ہیں۔ یہ وفد وائسرائے بہادر کی خدمت میں عرض کریگا کہ وہ ریاست ہذا کے اندرونی امور میں فوری مداخلت کی بڑی ضرورت ہے۔ ریاست ہذا کی بہبودی سے جن لوگوں کو دلچسپی ہے۔ ان میں سے اکثروں نے کانفرنس ہذا کے مقصد سے ہمدردی کا داعیان کانفرنس کو یقین دلایا ہے۔

بہار میں کانگریسی امیدواروں کی کامیابی

پٹنہ ۳ر نومبر۔ مجلس مقننہ صوبہ بہار اڑیسہ اور اسمبلی کے امیدواروں کی نامزدگی تھی۔ مندرجہ ذیل کانگریسی امیدوار بلامقابلہ اسمبلی اور کونسل صوبہ بہار کے رکن تسلیم کر لئے گئے:۔

اسمبلی کے لئے (پٹنہ بشمول شاہ آباد) مسٹر ردپ بہاری کشور (سوراجی) بابو امبکا پرشاد سنگھ (قسمت۔ ترہت مسلم حلقہ) مولوی محمد شفیع داؤدی (کانگریس) مولوی محمد جمیل (پٹنہ و چھوٹا ناگپور بشمول اڑیسہ) خان بہادر سرفراز حسین خان (کانگریس) بلامقابلہ منتخب ہو گئے۔

بہار کونسل کے لئے مظفر پور مسلم دیہی حلقہ سے مولوی محمد اسحاق (کانگریسی) اور راجہ یعقوب حسن خاں و مولوی سید مہدی حسن۔ قسمت ترہت مسلم شہری حلقہ سے مولوی عبد الغنی (کانگریسی) اور مولوی مطیع الرحمن انتقل پرگنہ مسلم دیہی حلقہ سے مولوی عبد الباری (کانگریسی) اور مولوی امید علی۔ شاہ آباد مسلم دیہی حلقہ سے مسٹر سید اطہر حسین مشرقی پٹنہ غیر مسلم حلقہ سے بابو راجیکفری پرشاد شرما پٹنہ غیر مسلم شہری حلقہ سے بابو شام نرائن سنگھ شرما۔

مندرجہ ذیل امیدوار بلامقابلہ منتخب ہو گئے۔

مشرقی گیا غیر مسلم حلقہ سے مسٹر گنیش دت سنگھ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ پالامو غیر مسلم دیہی حلقہ سے بابو نیلکنٹھ چٹرجی (کانگریسی) شمالی بھاگلپور غیر مسلم دیہی حلقہ سے بابو بلکشی جگدمبر پرشاد لال (کانگریسی) مغربی گیا غیر مسلم دیہی حلقہ سے مسٹر آر ایل مہتہ کیولیا (کانگریسی) قسمت بھاگلپور حلقہ زمینداران سے رائے بہادر ڈیپ نرائن سنگھ اور قسمت پٹنہ حلقہ زمینداران سے راجہ بہادر امادان۔

عیدگاہ اور مسجد کی تعمیر کیلئے حکومت میسور کی برائے مشروط عطیہ

بنگلور ۵ر نومبر۔ شیموگہ کونسل نے سفارش کی تھی کہ اس مقام کے مسلمان باشندوں کی آسائش کے لیے مسجد اور عیدگاہ کی تعمیر کے واسطے جگہ مفت دیجائے۔ حکومت میسور نے دو شرطوں پر یہ سفارش منظور کی ہے۔ اول یہ کہ اس احاطہ میں قبرستان نہ بنایا جائے گا۔ اور دوم یہ کہ مسجد کے سامنے باجا بجانے پر اعتراض نہ کیا جائے۔ یہ درخواست گذشتہ جولائی میں دیگئی تھی لیکن ہندوؤں نے شورش بپا کررکھی تھی کہ یہ درخواست مذکورہ شرائط کے ساتھ بھی منظور نہ ہو۔ حکومت نے فرقہ وارانہ کشیدگی اور اس شورش کے خطرہ کو دیکھکر احکام کے اجراء سے قبل بہت کچھ تحقیقات کی ہے۔

کلکتہ میں دن دہاڑے لوٹ

ایک کارخانہ کے ہڑتالی مزدوروں کی شوریدہ سری

کلکتہ۔ ۵ر نومبر۔ بڑانگر جیوٹ فیکٹری کے مزدوروں کو آج صبح اجرت ادا کی جارہی تھی۔ کل سے ان مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ تقریباً دو سو مزدور بازار میں گئے۔ اور کئی دکانیں لوٹ لیں۔ دکان والوں نے ہڑتالیوں کو روکا اور اینٹیں بھی ماریں۔ ان میں سے دس زخمی ہوئے۔ باہر کے سات مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں جس علاقہ میں دس ہزار ہڑتالی مزدوروں کی آبادی ہے۔ وہاں مسلح پولیس گشت کررہی ہے۔ مسلح پولیس کی جمعیتیں بڑے بازاروں۔ ناکوں اور چوراہوں پر متعین کردی گئی ہیں۔ کلکتہ کے شمالی حصہ میں مسلح گاڑیاں گشت کررہی ہیں۔ یہ گشت دیوالی کے تہوار کی وجہ سے ہے دیوالی کے سلسلہ میں اب تک کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

الہ آباد میں علوم مشرقیہ کی کانفرنس

صحیح مہابھارت کی اشاعت کیلئے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ

الہ آباد ۵ر نومبر۔ علوم مشرقیہ کی کانفرنس کا چوتھا سالانہ اجلاس آج الہ آباد یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں شروع ہوا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے نمائندے آئے تھے۔ ڈاکٹر جے جے مودی جلسہ کے صدر تھے۔ ہندوستان اور یورپ کے ماہرین علوم مشرقیہ کے بیانات پڑھکر سنائے گئے۔ ڈاکٹر مودی صدر جلسہ نے بیان کیا کہ مہابھارت کا صحیح نسخہ شائع کرنے کیلئے پوری مستعدی سے کوشش کی جارہی ہے۔ پونہ کے دار التحقیق بھنڈارکر نے ۱۹۱۹ء میں یہ کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ یہ ایسا یادگار کام ہے کہ جس کے لیے ہندوستان اور دنیا کے ہر حصہ سے امداد کی ضرورت ہے اور اعلان کیا کہ اودھ کے ایک سردار نے مہابھارت کی تحریک کے سلسلہ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ ڈاکٹر مودی نے کہا کہ اصول مطالعہ۔ وسیع الخیالی۔ اور رواداری شامل ہونی چاہیئے۔ اور معاشرتی مسائل کا بھی بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ مثلاً ستی۔ شادی بیوگان وغیرہ۔

ہندوستان پر ایرانیوں اور وحشیوں نے جو حملے کئے ہیں ان کے متعلق بھی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ صدر کے خیال میں ان حملہ آور قوموں کی نسل مردن کے نام سے آج بھی راجپوتانہ میں موجود ہے ان کے بزرگوں نے پانچویں صدی میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ خطبہ ختم ہونے پر صدر کی شان میں۔ فارسی۔ عربی اور سنسکرت زبانوں میں قصیدے پڑھے گئے۔

اسمبلی کیلئے حلقہ ہائے پنجاب کے امیدوار

لاہور۔ ۵ر نومبر۔ آج کونسل اور اسمبلی کے امیدواروں کے لیے کاغذات نامزدگی پیش کرنے کا آخری دن تھا۔ جو لوگ پنجاب کے چار حلقوں کی طرف سے اسمبلی کی رکنیت کے امیدوار ہیں۔ اب ان کے اسماء معلوم ہوگئے۔

قسمت جالندھر مسلم حلقہ میں عوام کو سخت دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ اس حلقہ کی طرف سے۔ پانچ امیدوار ہیں۔ جیسا کہ اعلان کیا جاچکا ہے۔ رائے زادہ ہنسراج سوراجیہ جماعت کے امیدوار ہیں۔ لالہ لاجپت رائے نے بھی اپنے کاغذات نامزدگی پیش کردیئے ہیں۔ تیسرے امیدوار لالہ پرشوتم داس چوتھے امیدوار لالہ پرشوتم داس سوندھی مدیر روزنامہ بندے ماترم لاہور۔ اور پانچویں امیدوار مسٹر ہرلش چندر ہیں۔

لالہ لاجپت رائے مغربی پنجاب کے غیر مسلم حلقہ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس حلقہ کے دوسرے امیدوار دیوان چمن لال۔ ڈاکٹر نند لال۔ گوپی چند۔ اور لالہ بھیو رام ہیں۔

مغربی پنجاب کے سکھ حلقے کی طرف سے دو امیدوار ہیں۔ سردار گلاب سنگھ و سردار ہربنس سنگھ۔

حلقہ زمینداران پنجاب کی طرف سے پانچ امیدوار ہیں بخشی سوہن لال۔ سردار نو نہال سنگھ۔ راجہ محمد اکرام اسد خان۔ بے دیو سنگھ۔ اور محمد نواز خاں۔

مشرقی وسطی پنجاب کے مسلم حلقہ کی طرف سے صرف تین امیدوار ہیں۔ پیر تاج الدین۔ نواب سر ذوالفقار علی خاں۔ اور شیخ صادق حسن کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ۸ر نومبر کو ہوگی۔

رائے زادہ ہنسراج کے مقابلہ لالہ لاجپت رائے کی کامیابی

لاہور ۶ر نومبر۔ معاصر سوراجیہ اپنی ۵ر نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ۴ر نومبر کو صبح کے ساڑھے دس بجے سوامی شردھانند نے لالہ لاجپت رائے کو اس مضمون کا برقی پیغام بھیجا ہے کہ ملک کی بہتری اسی میں ہے کہ آپ حلقہ جالندھر سے مجلس وضع قوانین ہند کی رکنیت کے لیے کھڑے نہ ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہی اطلاع مالوی جی کو بھی دی گئی ہے۔

علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں خطابت کا مقابلہ

علیگڑھ ۱ر نومبر۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے یونین کلب میں ۱۵ر نومبر کو اس موضوع پر مباحثہ ہوگا کہ ہندوستان سوراج کے قابل نہیں۔ اس مباحثہ میں تمام ہندوستانی یونیورسٹیاں اور کالج حصہ لے سکتے ہیں۔ ہر کالج سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دو نمائندے بھیجے۔ جس کالج کے مقرر بہترین ہوں گے انہیں ایک نقرئی کاسہ دیا جائے گا نیز اول درجہ اور دوم درجہ کے مقرروں کو طلائی تمغے عطا کئے جائیں گے۔

بنگال کی مسموم فضا

شیمکور میں فساد ہوگیا

کلکتہ ۶ر نومبر۔ شیمکور کے سوا کلکتہ اور اس کے گردونواح میں دیوالی کے جلوس امن و خیریت سے گذر گئے۔ کالی کی مورتی کو ڈبونے کے بعد جلوس واپس آرہے تھے کہ اس مقام کے مسلمانوں نے نکاسی پارہ کے قریب جلوسوں پر حملہ کردیا اور اینٹیں ماریں۔ تین شخص جن میں دو گورے بھی شامل ہیں خفیف زخمی ہوئے۔ پولیس نے فساد روکا اور اس مقام پر حملہ کرکے کئی شخصوں کو گرفتار کیا مزید فساد کے انسداد کے لیے وسیع احتیاطی کارروائیاں کی گئی ہیں۔ مسلح پولیس بڑے بڑے راستوں پر متعین کردی گئی ہے۔ اور جس علاقہ میں فساد کا خطرہ ہے وہاں بڑے بڑے بازاروں اور گلیوں میں مسلح گاڑیاں گشت کررہی ہیں۔ پولیس کمشنر سر چارلس ٹیگرٹ حال ہی میں رخصت سے واپس آئے ہیں۔ آپ نے بھی اپنے ماتحت افسروں کی معیت میں تمام شہر کا گشت کیا۔ ہوڑہ میں دیوالی بخیریت گذر گئی۔

مسلم یونیورسٹی کو ۲۰ ہزار روپیہ کا عطیہ

علیگڑھ۔ مسلم یونیورسٹی کو ۲۰ ہزار روپیہ پروفیسر معین الدین احمد ولسن کالج بمبئی نے آرٹ گیلری بنانے کے لیے دیا ہے۔

جریدہ امارت کا مقدمہ

مولوی عبد السبحان صاحب پھلواری سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی عثمان غنی صاحب ایڈیٹر جریدہ امارت کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ الف آج ۷ر نومبر کو پھر خان بہادر مولوی عبد الحمید صاحب سینئر ڈپٹی مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا۔ مدعا علیہ کے پیروکار مسٹر محمد یونس بیرسٹر اور ان کے معاون مولوی مجیب الرحمن صاحب نے سب سے پہلے مقدمہ میں قانونی خامیوں کو بتایا اس کے بعد پھر جریدہ کے مضمون پر بحث کی۔ بحث آج ختم ہوگئی ہے ۱۲ر نومبر کو فیصلہ سنایا جائیگا۔

دار الحکومت

مقدمہ ورتمان کے متعلق مسلمانان دہلی کا مطالبہ

دہلی ۷ر نومبر۔ ۵ر نومبر کو جمعہ کے روز مسلمانان دہلی کا جلسہ جامع مسجد میں ہوا اور ذیل کی تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

یہ جلسہ صوبہ متحدہ کی حکومت کی اس کارروائی کی قدر کرتا ہے کہ اس نے کابھرن مشرا پر مقدمہ دائر کردیا اور اس کی کتاب ورتمان کو ضبط کرلیا۔ یہ جلسہ حکومت کی توجہ اس ضرورت پر منعطف کراتا ہے کہ وہ مقدمہ کی پیروی کے لیے ایسا سرکاری وکیل مقرر کرے جو قانون اور عربی سے بخوبی واقف ہو اور اسلامی روایات کو بھی جانتا ہو۔ تاکہ وہ دانشمندی اور مضبوطی سے وکلا صفائی کے غیر متعلقہ سوالات کو روک سکے جلسہ نے فیصلہ کیا کہ یہ تجویز حکومت صوبہ متحدہ اور اخبارات کے نام بھیجدی جائے۔

حکام دہلی کا معقول طرز عمل

ایک اشتعال انگیز ڈراما کو روک دیا گیا

دہلی ۸ر نومبر۔ کل دہلی کے غیور مسلمانوں کی ایک جماعت نے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کو اطلاع دی کہ ایک ڈرامہ "ید بیضا" کنفنسن تھیٹر پیلیس میں دکھایا جارہا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویریں بھی دکھائی جاتی ہیں اس لیے اس کو بند کرادینا مناسب ہے۔ حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کے حکم سے مولانا ابو المحاسن محمد عرفان صاحب ناظم الیات جمعیۃ علماء ہند نے ٹیلیفون پر چیف کمشنر دہلی کو اطلاع دی کہ چونکہ اس کھیل سے مسلمانان دہلی کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اس لیے اسے روک دیا جائے۔

چیف کمشنر نے مولانا کی ملاقات کے لیے ڈھائی بجے کا وقت مقرر کیا۔ اور جب مولانا نے ملاقات میں ان واقعات و حقائق پر روشنی ڈالی جو مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے والے ہوسکتے ہیں تو چیف کمشنر نے چند دیگر حکام اور مینیجر کمپنی کو بلاکر اس معاملہ میں مشورہ کیا۔ اور کئی گھنٹہ کی بحث و تحقیق کے بعد آخرکار اس کھیل کو بند کرنے کا حکم جاری کردیا۔

اصغری بیگم کا مقدمہ

انتقال مقدمہ کیلئے ہائیکورٹ میں اپیل

اصغری بیگم کے مقدمہ کے متعلق انتقال مقدمہ کی جو درخواست دہلی میں دی گئی تھی وہ نامنظور ہوگئی۔ اب پنجاب ہائیکورٹ میں اس کی اپیل کی جائے گی۔ لاہور کے بعض نامور وکلا نے بلا معاوضہ پیروی کرنی منظور کی ہے جن میں جناب پیر تاج الدین صاحب لاہور کے مشہور و نامور بیرسٹر بھی ہیں۔

نکاح مرتدہ کے متعلق اسلامی قانون

بسلسلہ صفحہ اول

فسخ کر دینا ہی لازم ہے۔ اور عام مشائخ بخاری نے اس عورت کی علیحدگی کا فتویٰ دیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ اسکو اسلام لانے اور پہلے مرد کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ بندش اسی طریقہ ہی سے ہو سکتی ہے اور ہر قاضی کو اختیار ہے کہ تھوڑے مہر سے ان کے نکاح کی تجدید کر دے۔ اگرچہ وہ ایک دینار ہی ہو۔ خواہ وہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ اور اس عورت کو پچھتر درے کی سزا دیجائے گی۔

(۳) شامی صفحہ ۳۰۴ جلد ثالث مطبوعہ باب المرتدین میں ہے

دبوسی، صفار اور بعض اہل سمرقند نے فتویٰ دیا ہے کہ ارتداد عورت سے نکاح میں فرقت واقع نہیں ہوتی اور دوسرے علماء ظاہر پر گئے ہیں لیکن ان لوگوں نے بھی اس عورت کو پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کرنیکا حکم دیا ہے اور اس کو پچھتر کوڑے مارے جائیں۔ اور قاضی خان نے بھی فتویٰ کے لیے اس کو اختیار کیا ہے۔

(۴) قاضی خان کتاب السیر جلد چہارم صفحہ ۲۰۸ مطبوعہ مصطفائی میں ہے۔

کہ عورت کا مرتد ہونا اور اسلام سے انکار کرنا اس سے طلاق نہیں ہوگی۔ اور عام علماء کے ہاں ردت سے فرقت واقع ہو جاتی ہے اور بعض کے ہاں واقع نہیں ہوتی۔

مندرجہ بالا عبارات فقہاء سے ظاہر ہے کہ اکثر مجتہدین امت مرحومہ تو اسی طرف گئے ہیں کہ ارتداد عورت کا اثر نکاح پر کچھ نہیں پڑتا۔ اور نکاح بالکل درست اور بحال رہتا ہے البتہ بخاری کے بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ مرتدہ عورت سے فرقت تو واقع ہو جاتی ہے لیکن اس عورت کو نہ تو مطلقہ سمجھا جائیگا اور نہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے بلکہ بعد استتابت اسے پہلے زوج سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جائیگا۔ اور جبر کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر زور دیا جائے۔ اور اس کے منہ سے کلمہ ایجاب نکلوایا جائے۔ بلکہ جبر کے یہ معنی ہیں کہ قاضی اپنے اختیار سے اس عورت کا نکاح پہلے مرد سے کر دے۔ عورت خواہ اسے منظور کرے یا نہ کرے۔ اس سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں۔ تو ان دونوں حالات اختلاف مذکور نزاع لفظی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ صورت اول میں بدستور حلالاً و مآلاً اسی مرد کی بیوی ہے جس کی منکوحہ ہے اور صورت ثانیہ کا مآل بھی یہی ہے۔ کہ تجدید اول سے نکاح ہو تو اس پر اتفاق ہوا کہ خاوند اول کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ اس کا تعلق نکاح قائم کرنا شرع محمدی کی رو سے خلاف شریعت ہے ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ۔ امام مالک رح امام شافعی رح۔ امام احمد بن حنبل رح) میں سے سوائے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے باقی حضرات تو مرتدہ کو واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ البتہ فقہاء احناف فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اسلام کے دائرہ میں واپس نہ آئے اسے قید رکھا جائے۔

اگرچہ باقی ائمہ تو مرتدہ کی ہستی کو نابود کرنے پر متفق ہیں۔ فقہائے احناف بھی اسے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ جب تک پھر مسلمان نہ ہو جائے اسے حبس دوام کا حکم دیتے ہیں۔ اور مسلمان ہو کر پھر پہلے ہی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے اور اسے کوئی اختیار نہیں کہ جہاں چاہے نکاح کرے۔ موجودہ زمانہ میں بعض عورتیں مذہب اسلام سے اسلئے مرتد ہوتی ہیں کہ ان کا نکاح فسخ ہو جائے۔ اور عدالت بھی ان کے فسخ نکاح کو جائز قرار دیتی ہے۔ یہ سراسر خلاف شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں قانون شرع محمدی کی جو صحیح تحقیق ہے وہ حکام سرکار کے گوش گذار نہیں ہوئی ہیں امید ہے کہ اس غلطی کی اصلاح ہوگی اور بیہودہ عورتوں کی خواہشات نفسانی شریعت محمدیہ کی توہین سے پوری نہیں کیجائیں گی۔ عدالتوں کے پیرو وکلا صاحبان کا فرض ہے کہ اپنے موافق نفس پرست عورتوں کی طرفداری نہ کریں۔ بلکہ جج صاحبان کو اسلامی قانون پر فیصلہ کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ دعا علینا الا البلاغ المبین۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس پشاور

حضرت مولانا انور شاہ صاحب کو صدر بنایا جائے

جناب مدیر الجمعیۃ۔ السلام علیکم

اخبارات میں مولوی عبد الحمید صاحب کی یہ تجویز دیکھکر کہ جمعیۃ علمائے ہند کے سالانہ اجلاس پشاور کا صدر مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب فرنگی محلی کو بنایا جائے مجھے سخت حیرت ہوئی۔ اول تو مولانا موصوف کے نام سے صوبہ سرحد کا کوئی شخص واقف ہی نہیں ہے اور جو مخصوص لوگ انہیں جانتے ہیں وہ بھی موجودہ حالات میں یہ پسند نہیں کر سکتے کہ صوبہ سرحد کے اجلاس کا صدر ایک ایسے غیر معروف مولانا کو بنائیں۔ میں اس سلسلہ میں رئیس المدرسین حضرت مولانا انور شاہ صاحب کا نام نامی پیش کرتا ہوں جن کی ذات گرامی سرحد کا سواد اعظم کامل واقفیت رکھتا ہے۔ اور جن کا بچہ بچہ معتقد ہے۔ علاوہ علمی تبحر اور ذاتی تقدس کے مولانا کی ذات ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لیے ایک کشش رکھتی ہے۔ اس لیے اگر صوبہ سرحد میں سالانہ اجلاس کو کامیاب بنانا ہے تو میں اس صوبہ کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے مجلس استقبالیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مولانا ممدوح ہی کو صدر منتخب کرے۔

علماء کا ایک خادم

انجمن رفاہ المسلمین کی فریاد

حامیان اسلام سے میری ایک قابل توجہ گذارش ہے کہ ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ یہاں میرا قیام ہوا تاکہ میں یہاں کے مسلمانوں کو اتحاد کی لڑی میں پرودوں لیکن افسوس کہ آجتک مجھ کو اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اسلئے آپ اراکین جمعیۃ العلماء سے عموماً اور امارت شرعیہ بہار سے خصوصاً التماس ہے کہ یہاں کی حالت زار پر رحم کھا کر اس جانب تشریف لاویں۔ اور مسلمانوں کی منتشر شدہ جماعت کو متحد بنانے کی کوشش کریں۔ امید قوی ہے کہ آپ حضرات کی بے ریا کوششوں سے یہاں کی حالت اصلاح پذیر ہو جائے گی۔ آپ حضرات کے فیض سے ہر گوشہ بہرہ اندوز ہو رہا ہے۔ لیکن صرف ایک یہ گوشہ ہے جو آج تک محروم ہے۔ لہٰذا ذیل میں پورا پتہ دیا جاتا ہے کہ تشریف آوری میں کوئی دقت درپیش نہ ہو۔

ملتمس۔ شیخ عبد الحی صدر انجمن رفاہ المسلمین
بھیریا۔ متعلقہ موضع گونجھی۔ ڈاک خانہ کسریا۔
اسٹیشن بارا چکیاب۔ ضلع چمپارن۔

آریوں کی ایک اور شرارت

ودیا جیون نئے روپ میں

کابہون مصنف ودیا جیون پر منجانب حکومت آگرہ میں زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ چل رہا ہے۔ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے ۲۷ اکتوبر کے گزٹ میں اسکو بحق مالک معظم ضبط کیے جانے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ سماجی حامیان فساد اس سے پہلے ہی واقف ہو چکے تھے۔ اور یہ یقینی ہو گیا تھا کہ اب ودیا جیون مصنفہ کابہون شرما کو مسلم قوم سے منافرت پھیلانے اور اس کی دل آزاری کرنے کے لیے ہندوؤں کے سامنے پیش نہ کیا جا سکے گا۔ لہٰذا اس کتاب کو ذریعہ منافرت بنانیکا یہ نیا طریقہ اختیار کیا کہ اسی کتاب کو نہایت معمولی تبدیلی الفاظ وترتیب کے ساتھ دوران مقدمہ میں پریم سرن نامی آریہ کی تصنیف ظاہر کرکے آگرہ میں شائع کرنا شروع کر دیا جس کے بڑے بڑے اشتہارات بھی نکل رہے ہیں اور مثل ودیا جیون مصنفہ کابہون شرما اس ودیا جیون کا طریق اشاعت بھی نفرت انگیز اور دل آزار ہے۔ ہم گورنمنٹ صوبہ متحدہ سے بزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ودیا جیون مصنفہ پریم سرن کو بھی جلد از جلد ضبط کرلے۔ اور پریم سرن مصنف پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ چلائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے ان مفسدہ پردازوں شر انگیزوں کا سد باب ہو جائے۔ اور ہندو مسلم قوموں کے درمیان منافرت کی خلیج وسیع نہ ہو سکے۔

محمد عبد الصمد مقتدری۔ بدایونی
سکرٹری خدام الرسول آگرہ

دعائے مغفرت کی درخواست

ناظرین اخبار الجمعیۃ سے التماس ہے کہ جناب ماسٹر محمد ضمیر الدین صاحب صدیقی اکبر پوری جن کا تعلق رانڈ ہیریہ ہائی اسکول رنگون سے تھا بوجہ زیادتی علالت رخصت لیکر اپنے وطن مالوف اکبر پور ضلع فیض آباد چلے گئے تھے تقریباً آٹھ ماہ سے مسلسل بخار و کھانسی کی شکایت تھی۔ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز پنجشنبہ کو ان کے بھائی محمد وجیہ الدین صاحب کا تار ملا کہ ماسٹر صاحب موصوف اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مولانا حکیم الامت مدظلہم کے خادموں میں سے ایک خادم تھے اور ذاکر شاغل متبع سنت تھے۔ رنگون میں اشاعت حق میں دل و جان [illegible]

[illegible]

شوگرٹی

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاء جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگر ٹی کا ایک پیالی پانی میں ڈالنے سے نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چاء تیار ہے بس پی لیجئے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بنتی ہے۔ قیمت ۵ پیالی کا بکس عہ ۲۰ پیالی ۱۲ مر نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن مقرر ہے۔ المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

۸ آنے

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ آٹھ آنہ ہوا ہے

منیجر رسالہ مولوی دہلی

اگر بموجب اعلان کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل — بال اکسیر — سرمہ اکسیر چشم — اکسیر دوا — عروس زندگی

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت — تحفۂ مستورات

حکیم حبیب الرحمن مہتمم دوا خانہ عثمانی بجنور (یو پی)

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

منیجر پیرپینا آفس نمبر ۶ پوسٹ کٹنی سمری ضلع دربھنگہ

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

سفید داغ

بچھو کی دوا

خضاب

راج وید خضاب

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: راج وید کلکتہ)

روغن احمر قانی

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ — سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم یکشنبہ ۷ جمادی الاول ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۴۴

نکاح مرتدہ

پنجاب چیف کورٹ کے ایک فیصلہ پر نظر

(از مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور)

گذشتہ اشاعت میں نکاح مرتدہ کے فسخ یا عدم فسخ کے متعلق شرعی نقطہ نگاہ سے ایک مضمون لکھا گیا جس میں کافی طور پر فقہا کی عبارات سے استشہاد پیش کئے گئے۔ کہ عورت کے مرتد ہونے سے اسکا نکاح اپنے شوہر سے فسخ نہیں ہوتا۔

بعد ازاں فیصلہ جات دیوانی کے سلسلے میں چیف کورٹ پنجاب کا ایک فیصلہ جو ۱۹۱۵ء میں جسٹس ریڈ صاحب اور جسٹس چیٹرجی نے صادر کیا نظر سے گذرا۔ اس فیصلہ میں ہمارے سابقہ مضمون کے خلاف ڈگری دی گئی ہے۔

فیصلہ مذکورہ کی بنا حسب ذیل امور پر ہے۔

(۱) مرتدہ کے نکاح کے فسخ یا عدم فسخ کے بارے میں خود فقہاء مختلف ہیں۔ بعض فسخ کے قائل ہیں اور بعض عدم فسخ کے۔ ہم مختلف فیہ صورتوں میں کسی ایک جانب کو قطعی قرار نہیں دے سکتے۔ اور دوسری جانب کو بین البطلان نہیں ٹھیرا سکتے۔

(۲) ہندوستان کی عام سنی آبادی آیا عدم فسخ کو ترجیح دیتی ہے یا نہیں اس میں ہم کو تامل ہے۔

(۳) ہندوستان میں فتاوی عالمگیری کو ہندوستان کے لوگ اپنے لیے دستور العمل اور مفتی بہ قرار دیتے رہے۔ وہ سراسر ہماری تائید میں ہے

(۴) ہملٹن صاحب کا ترجمہ ہدایہ بھی ہماری تائید کرتا ہے۔

(۵) عدم فسخ صرف صفار اور دبوسی اور بعض علماء سمرقند کا خیال ہے۔

ذیل میں ہم ان مذکورہ بالا وجوہ کا ترتیب وار جواب ذکر کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ احکام شرعیہ علل اور مصالح پر مبنی ہوا کرتے ہیں انہی علل و مصالح کو مدنظر رکھتے ہوئے اجرائے احکام یا فیصلہ صادر کیا جاتا ہے۔ زمانے کے تغیر۔ مکان کے تبدل اور عادات و عوائد کے انقلاب سے بہت سے فساد اور احکام میں تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ ہر مفتی کے لیے اس قاعدے کا سمجھنا اشد ضروری ہے۔ اس کے جہل کے باعث شریعت اسلامیہ پر بہت سی غلط فہمیوں اور تکالیف کا راستہ کھل گیا۔ شریعت اسلامیہ اس سے بالاتر ہے۔ کہ وہ مصالح معادی اور معاشی کو نظر انداز کرے بلکہ اس کے تمام احکام رحمت اور عدالت اور حکمت پر مبنی ہیں۔ اگر کوئی مسئلہ جادۂ عدل اور رحمت۔ طریق مصلحت اور حکمت سے خالی ہوگا تو شریعت اسلامی اس سے بری۔ اور دراز الورار ہوگی اس مسئلے کی وہ واضح ہیں تو فسخ کی چنداں ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ اظہر من الشمس۔ اور ابین من الامس ہے بطور مثال ہم دو ایک واقعہ کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

(الف) شریعت اسلامی میں امت محمدیہ پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو کڑا ترین فرض عائد کیا گیا ہے جس کے بغیر بقاء اسلام ہی ناممکن ہے۔ اس کی جس قدر قرآن و حدیث میں تاکید آئی ہے وہ کسی عقلمند پر مخفی نہیں۔ بایں ہمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے اجازت چاہی کہ جو امراء نماز کو اپنے وقت سے موخر کریں۔ کیا ہم ان سے لڑیں۔ آپ نے فرمایا لا ما اقاموا الصلاۃ اور فرمایا کہ جو کوئی اپنے امیر سے کسی قسم کی ناشائستہ بات دیکھے اس پر سکوت و صبر کرے۔ اور اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی فرضیت میں کسی کو کلام نہیں مگر حضور نے صحابہ کو ایسے امراء کے ساتھ نزاع مول لینے کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے کہ ایسے موقع پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک شدید ترین منکر کی طرف منجر ہو جایا کرتا ہے۔ جس کا ازالہ یا سرکرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔

خود آنحضرت کی زندگی کو ملاحظہ کیا جائے کہ آپ کے روبرو کفار سے بڑے منکرات رونما ہوئے۔ مگر مصلحت کی بناء پر آپ نے اس وقت انکار نہیں فرمایا۔

فتح مکہ کے بعد بنا ابراہیمی پر تعمیر بیت اللہ کو اسی لیے ملتوی کیا کہ نو مسلم لوگ کہیں اس سے بڑے جرم کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ اور یہ نہ کہنے لگیں کہ اچھے نبی آئے کہ بیت اللہ ہی گرا دیا۔

(ب) چور کا ہاتھ کاٹنے کے لیے نص قرآنی اور کثیر التعداد احادیث نبویہ موجود ہیں۔ مگر آنحضرت نے جہاد کے موقع پر چور کا ہاتھ کاٹنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ کیونکہ اس جرم کی کسی دوسرے وقت میں بھی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ اگر عین جنگ کے وقت کسی مسلمان کا ہاتھ کاٹا جائے تو بہت ممکن ہے کہ کوئی ضعیف الاسلام اسلام ہی سے دست بردار ہو کر کفار سے جا ملے۔

اس قسم کی بیسیوں مثالیں ہیں جن کی تفصیل یہاں غیر ضروری ہے کہ مصالح اور حکم کے باعث احکام میں تبدیلی ہوا کرتی ہے۔ اس کے بعد عرض ہے کہ فقہ میں بظاہر نکاح مرتدہ کے فسخ و عدم فسخ کے متعلق دو قول منقول ہوتے چلے آتے ہیں۔ جیسے ریڈ صاحب نے اپنے فیصلہ میں حوالہ دیا ہے۔ مگر فسخ کا قول ایک علت سے وابستہ تھا کہ مرتدہ کو قید میں رکھا جائے۔ اور جبراً اسے اسلام میں واپس لایا جائے۔ پھر پہلے ہی شوہر سے اسکا نکاح دوبارہ کیا جائے۔ اس کی رضا اور عدم رضا کا کوئی اعتبار نہیں جیسے فتاویٰ عالمگیری کی عبارت ذیل اس پر شاہد ہے۔

ولو اجرت كلمة الكفر على لسانها مغايظة لزوجها او اخراجا لنفسها عن حبالته او لا يستجاب المهر عليه بنكاح مستانف تجبر على تزوجها فتجبر على الاسلام ولكل قاض ان يجدد النكاح بادنى شيء ولو بدينار سخطت او رضيت وليس لها ان تتزوج الا بزوجها قال الهندواني الى اخذ بهذا قال ابو الليث وبه ناخذ كذا في التمرتاشي اه عالمگیریہ صفحہ ۱۲

دوسری جگہ اسی کتاب میں ہے وكذا لا يجوز نكاح مرتدة مع احد من مبسوط۔ سرخسی۔ ہدایہ۔ فتح القدیر۔ صنائع بدائع میں بھی یہی لکھا ہے۔

جب تک حکومت اسلامی قائم تھی اور حکام وقت شریعت اسلامیہ کے مطابق احکام نکاح و طلاق وغیرہ کو حسب منشا جاری کر سکتے تھے تو مرتدہ کے بارے میں بھی مذکورہ بالا فتوے دیتے تھے۔

لیکن زمانہ کے تبدل سے جب سلطنت اسلامی میں ضعف پیدا کر دیا اور اجانب کا تسلط روبہ ترقی ہوا تو مسلم حکام اور فقہا جس بنا پر مرتدہ کے نکاح کو فسخ کہتے تھے اور اسے جبراً السلام میں واپس لاتے تھے وہ بات ان کے بس کی نہ رہی تو انہوں نے عدم فرقت کو اپنا مسلک قرار دیا اور اسی کو مفتی بہ بنایا۔ تاہم اس میں اصلی حکم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی فقہا کا پہلا گروہ عورت کو بمنزلہ میت کے تصور کر کے اور روت کو حکم موت دیکر بوجہ قوت حکومت ہر قسم کے اختیارات اس پر نافذ کر سکتا تھا۔ ومنها ردة احد الزوجين لان الردة بمنزلة الموت لانها سبب مفض اليه والميت لا يكون محلا للنكاح ولهذا لم يجز نكاح المرتد في الابتداء فكذا في حال البقاء ولانه لا عصمة مع الردة وملك النكاح لا يبقى مع زوال العصمة الا انه لا يمكن ان يجعل الردة طلاقا لانها منزلة الموت وفرقة الموت لا يكون طلاقا لان الطلاق تصرف يختص بما يستفاد بالنكاح والفرقة الحاصلة بالردة فرقة واقعة بطريق التنافي لان الردة تنافي عصمة الملك وما كان طريقة التنافي لا يستفاد ملك النكاح فلا يكون طلاقا۔ ۱۲ بدائع صنائع صفحہ ۳۳۷ ج ۲

(باقی آئندہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چسپت۔ روایات صحیح حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابتہ جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول عہ

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار و آیات یوسفی کی تنقیح۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول عہ جلد دوم للعہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم میں جڑ سے آرام

اگر ہماری نیبری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل غائب نہ ہوں تو خلیفہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرارنامہ لکھا لیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (تے ر)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ سائی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں شل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پھڑک جاتا ہے بحث میں محکمہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک لفظ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۷ انچ عرض ۱۴ انچ وزن تقریباً ۱۲ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ حنائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ حنائی چکنا ہے ۲ جلد۔ قیمت ۰-۸-۰ مصارف برمشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۹ روپیہ سابق میں ۲۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف برمشتری۔

ردالمحتار شرح درالمختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی حنائی کاغذ قیمت ۲۳-۸-۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع بولاق مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میریہ مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۰ روپیہ۔

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰ بمبئی ۹

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں۔ جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہوانہ زور وہ مردانہ جوش وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی نہ ملے۔ دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوئی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز۔ غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتی ہے۔ رگ و پے میں اکھاڑ دینے والی قوتیں بھر دیتی ہیں۔ اسکے استعمال سے آتے دل کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں نیا جوش۔ نیا ولولہ نئی طاقت۔ اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب۔ پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایک دفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لیے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ۳ روپیہ محصول ۶ آنہ۔ بیس خوراک ۶ روپیہ محصول ۸ آنہ۔ چالیس خوراک ۱۱ روپیہ محصول ۱۰ آنہ۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ترقی ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۵ روپیہ محصول ۶ آنہ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن پائیدار نہیں لاثانی شیشی ۳ روپیہ محصول ۶ آنہ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۱۵ روپیہ محصول ۱۰ آنہ۔ چالیس خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام ۱۳ روپیہ محصول ۱۰ آنہ۔

محبوب حیرت کے امساک پیدا کرنیکی شرطیہ جادو اثر گولیاں ہیں گھنٹوں تک لطف اٹھایئے۔ کیا مجال کہ تکان یا کمزوری محسوس ہو بیتک بٹنی نہ کھانے کے انزال نہو گا قیمت فی درجن ۱ روپیہ دو درجن ۲ روپیہ پانچ درجن للعہ محصول ہر صورت ۶ آنہ

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض صرف مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونیکے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارا عرق بخار ملیریا ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی ہی خوراک سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ اور دو تین روز میں مہینوں کا بخار دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے ملیریا بخار۔ ہر روز آنیوالا۔ باری کا آنیوالا۔ لرزہ اور جاڑہ دیکر آنیوالا۔ ہر قسم کے موسمی بخار کو شرطیہ اور حکمی طور پر دور کرتا ہے ممکن نہیں کہ فائدہ نہ دکھائے اسکے استعمال سے قبض دور ہوتا ہے۔ بھوک کھلتی ہے اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں طحال خواہ کتنا بڑا ہو چھوٹا ہو جاتا ہے چند ہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ۔ تین شیشی ۲ روپیہ۔ چھ شیشی ۴ روپیہ ۸ آنہ درجن ۸ روپیہ

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو تجارتی نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

خضاب چاند تارا — پیٹنٹ ڈیزائن میں

پھر خضاب نہیں سر پڑے گی ہل چل — چاند تارے کا کچھ اس طرح سے بدلا ہے عمل

جسکی تعریف میں علی کو ہیں ادنیٰ — جسکی توصیف میں اکثر کا مراد ہے اقل

مینیجر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص۔ کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر۔ رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان: سندریا پٹی نمبر ۵۷ کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار اونس ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(مجبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ رجمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۱)

نکاح مرتدہ کے مسئلہ پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے الجمعیۃ کی ایک گذشتہ اشاعت میں جو مضمون لکھا تھا، اس نے مسلمانوں کے اہل علم و اہل قلم حضرات کو پھر ایک مرتبہ اس نازک اور اہم مسئلہ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے قیام کے وقت سے یہ فتنہ برپا ہے۔ اسلامی حکومت کے مٹنے اور اسلامی قوانین کی صحیح تنفیذ کے موقوف ہو جانے سے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی میں جو اختلال پیدا ہو جاتا ہے، اس کے بیشمار افسوسناک نتائج میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اور اس کا سلسلہ اسی وقت سے جاری ہے جب سے مسلمانوں پر غیر مسلم حکومت کی غلامی مسلط ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے تبلیغی مشن آج سے نہیں بلکہ مدتوں سے اپنے کام میں مصروف ہیں، آریوں کے مذہبی پرچار کو شروع ہوئے آج نصف صدی ہو چکی ہے، اور اس مدت میں ہزارہا مواقع ایسے پیش آئے ہیں جبکہ کسی اسلامی خاندان پر ان غارتگران دین و ایمان نے چھاپا مارا ہے اور اس سے مسلمانوں میں ایک عام بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں یہ پرانی بیماری ہے کہ جب کبھی ان پر کوئی شدید مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے تو دفعۃً غفلت سے چونک پڑتے ہیں اور ان کے ہیجان و اضطراب کو دیکھ کر زندگی کا شبہہ ہونے لگتا ہے۔ مگر جہاں سیلاب سر سے گذرا اور پھر ایسے سوتے ہیں کہ کسی کو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ ان پر کوئی مصیبت آئی تھی۔ چنانچہ اس معاملہ میں بھی یہی ہوتا رہا کہ جب کبھی کسی خاندان کی ہو بیٹی عیسائیوں یا آریوں کے دام میں گرفتار ہو کر دائرۂ اسلام سے نکلی تو تمام مسلمانوں میں اس پر شور برپا ہوا، انقدر جلسے کئے گئے، مضمون لکھے گئے، عدالتوں کے ناموافق اور غیر شرعی فیصلوں پر ناراضی کے اظہار کئے گئے، مگر اس کے بعد کبھی یہ تدبیر نہیں کی گئی کہ اس فتنہ کے اسباب پر غور کیا جاتا، اس کے اصلی منبع کو تلاش کیا جاتا اور اس کے سدباب کی کوئی عملی کوشش کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ سالہا سال سے یہ فتنہ بار بار ابھر رہا ہے اور بجائے کم ہونے کے روز بروز اس کا حلقۂ اثر وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ آریوں نے گذشتہ تین چار ہی سال کے عرصہ میں مسلمان عورتوں کی جہالت اور مسلمانوں کی خانگی نزاعات سے فائدہ اٹھا کر جس قدر کثرت سے عورتیں مرتد کی ہیں ان کا حال کسی اخبار بین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح عیسائی مشنریوں نے جیسی چالاکی کے ساتھ مسلمان عورتوں میں اس خیال کی اشاعت کی ہے کہ وہ عیسائیت قبول کر کے اپنے ظالم شوہروں سے نجات حاصل کر سکتی ہیں، اور اس سے جسقدر برے نتائج ظاہر ہوئے ہیں، وہ بھی تمام واقف کار لوگوں کو معلوم ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اب ان واقعات سے مزید چشم پوشی نہ برتی جائے اور بجائے دفع الوقتی کے اس مسئلہ پر تمام اہل علم اور معاملہ فہم مسلمانوں کو توجہ دلا کر ایسی عملی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے اس فتنہ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔

یہ ایک نہایت تشریح طلب مسئلہ ہے کہ عورتوں میں ارتداد کا فتنہ پھیلنے کے اصلی اسباب کیا ہیں اور ان کی اصلاح کی کیا کیا صورتیں ہیں۔ اس کے سلئے ہمیں اپنی قوم کی خانگی زندگی اور عورتوں کی تعلیمی و معاشرتی حالت کے نقائص کے متعلق تفصیلات میں جانا پڑے گا جن کا یہاں موقع نہیں ہے۔ سردست ہم اپنی بحث کو صرف ان خرابیوں تک محدود رکھتے ہیں جو موجودہ قوانین حکومت کے نقائص سے پیدا ہوتی ہیں، اور یہاں ہماری کوشش صرف انہی خرابیوں کے انسداد کی صورتیں بیان کرنے تک محدود رہیگی۔

انگریزی حکومت کے قیام کی ابتدا میں جبکہ ملک بالکل نیا نیا فتح ہوا تھا مسلمان اپنے قوانین کے ملکی سے پابند تھے، اور حکمرانوں کو سیاسی جوڑ توڑ اور لڑائیوں سے اتنی فرصت بھی نہیں ملی تھی کہ وسیع پیمانہ پر عدالتی انتظامات کر سکیں، مسلمانوں کے تمام مذہبی معاملات ان کی عدالتوں میں طے ہوتے تھے جو پہلے اسلامی حکومت کے عہد میں قائم تھیں۔ سنہ ۱۷۷۲ء میں وارن ہیسٹنگز نے اعلان کیا تھا کہ مسلمانوں کے تمام دیوانی معاملات میں ان پر قرآن اور اسلامی شرع کی حکومت رہیگی، چنانچہ اسی اعلان کے مطابق اس نے پرانے اسلامی طریقہ پر مسلمان علماء کو بطور قاضی مقرر کیا اور انہیں پورے پورے تنفیذی اختیارات عطا کئے۔ اول اول یہ نظام بنگال میں قائم ہوا، اور اس کے بعد ان علاقوں پر بھی اسے وسیع کیا گیا جو رفتہ رفتہ انگریزی حکومت کے زیر اثر آتے رہے۔ مگر غالباً اسی وقت سے انگریزوں کو یہ احساس تھا کہ مسلمانوں کا اس طرح سے عدالتی امور میں خود مختار رہنا اور اپنے قاضیوں کے سوا کسی کے فیصلوں کو قبول نہ کرنا ان کو غلامی کا عادی نہ ہونے دیگا، چنانچہ انہوں نے وارن ہیسٹنگز ہی کے زمانہ سے یہ کوشش شروع کر دی تھی کہ شرع اسلامی کو انگریزی زبان میں منتقل کر کے اس سے انگریز ججوں کو واقف کیا جائے اور رفتہ رفتہ "شریعت کی حکمرانی" کا وعدہ بحال رکھ کر تنفیذ کا اختیار مسلمان قاضیوں سے چھین لیا جائے۔

اسی خیال کے ماتحت ہدایہ، شریفیہ اور سراجیہ کے ترجمے اٹھارویں صدی کے ختم ہونے سے پہلے انگریزی زبان میں کرائے گئے اس کے بعد غالباً انیسویں صدی کی ابتدا میں مسٹر نیل بیلی نے "ڈائی جسٹ آف محمڈن لاء" کے نام سے فتاوائے عالمگیری کا ایک ملخص تیار کیا اور اسکے بعد انہی ماخذ سے چند اور کتابیں بھی لکھی گئیں۔

۱۸۳۳ء میں جب انگریزی حکومت کی بنیادیں بڑی حد تک مضبوط ہو چکی تھیں اور ہندوستان کے باشندوں میں غلامی کا مادہ خوب راسخ ہو گیا تھا، پہلی مرتبہ یہ ارادہ کیا گیا کہ فصل قضایا کے پرانے طریقہ کو موقوف کر کے جدید طریقہ اختیار کیا جائے جس کے ماتحت عدل و انصاف کے تمام اختیارات انگریزی عدالتوں کے ہاتھ میں آجائیں۔ لارڈ میکالے کے زیر صدارت انڈین لاء کمیشن مقرر کیا گیا جس نے محاکم عدلیہ کی تنظیم جدید اور ان کے ضابطۂ عمل کے متعلق نہایت وسیع سفارشات کیں۔ ۱۸۵۵ء میں لارڈ رومِلی کے رایل کمیشن نے ان سفارشات پر مزید غور و خوض کیا اور اس کے بعد ۱۸۶۱ء میں ہائی کورٹس ایکٹ نے پرانی عدالتوں کو ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا جس کے ساتھ وہ سارے قاضی بھی رخصت ہوئے جو شرعی طریق پر قوانین شرعیہ کے اجراء و تنفیذ کی خدمت انجام دیتے تھے۔ چنانچہ ۱۸۶۴ء کے بعد ہندوستان میں اس قسم کا کوئی قاضی یا منصف باقی نہیں رہا۔

اب انگریزی حکومت کا وہ وعدہ تو بدستور باقی رہا کہ دیوانی عدالتوں میں تم پر قرآن کی حکومت رہے گی، مگر اس حکومت کی باگیں ان لوگوں کے ہاتھ میں دیدی گئیں جو نہ قرآن کو سمجھتے ہیں، نہ اس کی زبان سے واقف ہیں، نہ ان قوانین کا صحیح علم رکھتے ہیں جو اس سے ماخوذ ہیں، اور نہ ان علوم سے آگاہ ہیں جن کے بغیر قرآنی شریعت کی روح کو کوئی شخص سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ مسلمانوں کے دیوانی معاملات پر قرآن کی حکومت ہے مگر عمل یہ ہے کہ قرآن عربی کا قرآن نہیں بلکہ انگریزی کا قرآن ہے۔ شریعت کا ایک دھندلا سا غیر مکمل خاکہ انگریزی زبان میں کھینچ لیا گیا ہے، اس پر انگریزی تعبیرات کے رنگ روغن چڑھائے گئے ہیں، اس میں رومن لاء کی اسپرٹ داخل کی گئی ہے، اسکو انگریزی حکومت کے سیاسی مصالح کے مطابق ڈھالا گیا ہے اور اس کا نام اسلامی شریعت کا قانون رکھ لیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں، انگریزی زبان میں شرع اسلامی کے اصلی ماخذ بہت کم منتقل ہوئے ہیں، صرف چند مشہور اور بڑی کتابوں کے ترجمے یا ملخص کرائے گئے ہیں اور انہی کی بنیاد پر محمڈن لاء کی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بعض لوگوں نے قرآن مجید، احادیث اور فقہ کی مستند کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے، لیکن اصلی دقت یہ ہے کہ ہر شخص جو ہدایہ اور شامی کو پڑھ لے یا بخاری و مسلم کا مطالعہ کر لے، اسلامی قانون کا ماہر نہیں ہو سکتا۔

اسلامی قانون کی اسپرٹ کو سمجھنے اور اس کی جزئیات پر عبور حاصل کرنے کے لئے عربی زبان کی مہارت، ادب و لغت کی واقفیت اور تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و متعلقات حدیث، فقہ و اصول فقہ کی باقاعدہ تحصیل ضروری ہے۔ بغیر اس کے چند کتابوں کا مطالعہ کر کے ایک کتاب لکھ دینے سے شرع اسلامی کی صحیح ترجمانی نہیں ہو سکتی۔ پھر جو لوگ ان غیر مکمل کتابوں کو انگریزی زبان میں، انگریز معلموں سے پڑھ کر ججی کی کرسی پر زینت افروز ہوں، وہ جیسے کچھ شرع اسلامی کے رمز شناس ہو سکتے ہیں اس کی حقیقت ظاہر ہے۔

اس حقیقت کا خود ایک ممتاز انگریز مصنف نے اعتراف کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"ہم نے اس امر کی ضمانت لی تھی کہ نکاح، وراثت، ولایت اور دیگر مذہبی رسوم و معاملات میں جن کا تعلق مسلمانوں سے ہے، خود مسلمانوں ہی کا قانون و رواج بحال رکھا جائیگا۔ پس بحیثیت ایک قوم کے اس امر کا لحاظ رکھنا ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کے ان معاملات کا تصفیہ کرتے ہیں آیا وہ پوری طرح ان کے قوانین کو سمجھتے بھی ہیں یا نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری حکومت کے ابتدائی عہد میں اس ضروری فرض کو انجام دینے کی کچھ کوشش کی گئی، اگر سچ یہ ہے کہ ابھی یہ کہنے کے لئے کہ ہم نے اپنا فرض انجام دیدیا ہے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اسلامی شریعت کی بہت سی اہم کتابیں ابھی تک ہماری عدالتوں کی دسترس سے باہر ہیں، کیونکہ وہ ایسی زبان میں ہیں جس سے یورپین افسر ناواقف ہوتے ہیں۔

انگریزی حکومت نے یہ احتیاط تو ضرور ملحوظ رکھی کہ اپنے قانون سازی کے اختیارات کو محمڈن لاء تک وسیع نہیں کیا اور لارڈ رِپلی کی سفارش کے مطابق اس اصول کی پابند رہی کہ کوئی برطانی مقنن اسلامی قانون نہیں بنا سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے کبھی اس طرف بھی توجہ نہیں کی کہ مسلمانوں کے مستند علماء کو جمع کر کے ایک مکمل مجموعۂ قوانین اسلامی مرتب کرا لیتی۔ مصر میں اب سے تقریباً ۵۰ سال پہلے مسلمانوں کی مذہبی ضروریات کو محسوس کر کے حکومت نے اسلامی قوانین کا ایک نہایت مبسوط اور مکمل مجموعہ مرتب کرا لیا تھا جسے قدری پاشا کے زیر صدارت علمائے ازہر کی ایک مجلس نے مہینوں کی محنت سے ترتیب دیا۔ لیکن ہماری حکومت کو اپنے فرائض عدل کی صحیح انجام دہی اور مسلمانوں کی ضروریات و مشکلات کے احساس کی کیا ضرورت ہے۔ وہ آج تک انہی چند ٹوٹے پھوٹے غلط سلط ترجموں اور چند ناقص محمڈن لاء کی کتابوں کے بل پر اپنی عدالتوں میں انصاف کر رہی ہے اور پھر بھی اس کا یہ دعویٰ ناقابل انکار ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات پر قرآن کی حکومت ہے"۔

(باقی)

مولانا حسرت اور لالا لاجپت رائے

مولانا حسرت موہانی کی سیاسی زندگی میں جو جدید انقلاب ہوا ہے، وہ ان کے ہر قدیم عقیدتمند کے لئے موجب حیرت و افسوس ہے۔ تھوڑی ہی مدت میں ان کا کٹر انتہا پسند سے اعتدال پسند اور انقلابی سے موالاتی ہو جانا ایک ایسا عجیب تغیر ہے جس کی امید کسی شخص کو بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہم نے اول اول جب سنا تھا کہ وہ سوراج پارٹی کے خلاف ہیں تو ہمیں چنداں حیرت نہ ہوئی تھی۔ کیونکہ ایک انقلابی آدمی کبھی سوراجی پالیسی سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب ہمیں معلوم ہوا کہ وہ سوراج پارٹی کے مقابلہ میں جوابی تعاون کی پالیسی کو صحیح سمجھتے ہیں بلکہ لبرل حضرات تک کی تائید کے لئے تیار ہیں تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی تاہم یہ انقلاب بھی کسی نہ کسی طرح تاویل کر کے قابل برداشت بنایا جا سکتا تھا، مگر کچھ عرصہ سے انہوں نے ایک اور پلٹا کھایا ہے جس میں کسی تاویل و توجیہ کی گنجائش ہی نہیں ہے یعنی یہ کہ اب ہمارے مولانا، پنڈت موتی لال نہرو کے خلاف پنڈت مالوی اور لالا لاجپت رائے سے ہاتھ ملا رہے ہیں اور ان کی انڈی پنڈنٹ کانگریس پارٹی کے ساتھ مل کر اس کے لئے پروپیگنڈا میں مشغول ہیں۔

انڈی پنڈنٹ پارٹی جن ارادوں کو لیکر قائم ہوئی ہے، جن اسباب و وجوہ کی بنا پر لالہ لاجپت رائے سوراج پارٹی سے علیحدہ ہوئے ہیں اور جس اصول پر ان کی یہ جدید جماعت کام کر رہی ہے وہ کسی واقف کار آدمی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کونسلوں میں جا کر یہ لوگ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اس سے بھی ہر شخص واقف ہے۔ ان سب باتوں کو جان بوجھ کر مولانا کا ان سے اتحاد کرنا اور ان کی کامیابی کے لئے کوشش کرتے پھرنا اس کے سوا اور کچھ معنی نہیں رکھتا کہ وہ اپنی دوستی کے لئے مسلمانوں کے دشمنوں کو زیادہ موزوں سمجھتے ہیں۔

نومبر کی ابتدا میں کانپور کے سنگھٹنی ہندوؤں نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا جس کا مقصد سوراج پارٹی کی اس حرکت کے خلاف اظہار ناراضی کرنا تھا کہ اس نے ہندو جاتی کے مایۂ ناز نیتا لالہ لاجپت رائے کے مقابلہ پر رائے زادہ ہنسراج کو کھڑا کیا ہے۔ اس جلسہ میں مولانا حسرت موہانی صاحب شریک ہوئے اور اظہار ناراضی کے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے لالہ لاجپت رائے صاحب کی شان میں جو الفاظ فرمائے وہ ذرا سننے کے قابل ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

"لوکمانیہ تلک کے بعد اگر کوئی شخص سیاسیات میں سب سے مقدم ہے، تو وہ لالہ لاجپت رائے ہیں۔ حتیٰ کہ بین الاقوامی سیاست میں بھی وہ مہاتما گاندھی کے بعد دوسرا درجہ رکھتے ہیں۔ لالہ جی سالہا سال سے ہندوستان کے اندر اور باہر قضیہ ہندیہ کی حمایت کر رہے ہیں اور جب کبھی وہ گھڑی آئے گی کہ مادر ہند کی غلامی کی زنجیریں توڑی جائیں تو وہ لالہ لاجپت رائے ہی ہونگے جو آزادی کی طرف ہماری رہنمائی کرینگے"۔

یہ قصیدہ اس شخص کی شان میں کہا گیا ہے جس نے شدھی سنگھٹن جیسی زہریلی فرقہ وارانہ تحریکات کی علمبرداری کر کے ہندوستان کو آزادی کی منزل مقصود سے کوسوں دور ہٹا دیا ہے، اور جو ابھی ابھی لارڈ برکنہیڈ سے ہندوستان کی آزادی کا سودا کر کے آیا ہے تاکہ مسلمانوں کی سیاسی زندگی کو کچلنے کے لئے حکومت کی اعانت حاصل کر سکے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مولانا حسرت کے اس انقلاب ذہنیت کی کیا توجیہ کی جا سکتی ہے۔

الوداع!

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کی جدائی کی اطلاع آج ہم دلی رنج کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ دفتر جمعیۃ العلماء کے ساتھ مولانا کے تعلقات اسقدر دیرینہ ہیں کہ آپ کو اس کا جزو لاینفک کہنا بیجا نہ ہوگا۔ آپ نے اس دور ابتلا میں جبکہ صدائے حق بلند کرنے والوں کے لئے جیل کے دروازہ کھلے ہوئے تھے اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب اپنی حق گوئی کی سزا پا چکے تھے، جمعیۃ علمائے ہند کی نظامت کے حوصلہ آزما منصب کو سنبھالا اور انہی کی خدمات انجام دیتے ہوئے جیل تشریف لے گئے۔ اس کے بعد جمعیۃ کے نائب ناظم منتخب ہوئے اور ایک مدت تک اس منصب پر فائز رہے۔ پھر جب ہندوستان کی اسلامی تاریخ میں یادگار رہنے والا فتنہ ارتداد اٹھا اور جمعیۃ العلماء نے شعبۂ تبلیغ قائم کیا تو مولانا کو اس کی عارضی نظامت تفویض کی گئی اور شعبہ کی باقاعدہ تنظیم کے بعد آپ کو مستقل ناظم مالیات منتخب کیا گیا۔ ان مختلف حیثیات سے پانچ سال کی طویل مدت میں ممدوح نے جمعیت اور مسلمانوں کی جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں ان کے تذکرہ کے لئے ایک دفتر چاہیے۔ ہماری دلی تمنا تھی کہ مولانا جیسے دردمند اور مخلص بزرگ کی ذات سے دفتر جمعیت کا تعلق بدستور قائم رہے مگر انسان ہر اس چیز کے حصول پر قادر نہیں ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہو مولانا نے اپنی علمی خدمات کے لئے اب دار العلوم ندوۃ العلماء کو منتخب فرمایا ہے، اور اگرچہ جمعیت بدستور ان کے مشوروں سے مستفید ہوتی رہے گی، لیکن دفتر جمعیت ان کی علمی و دماغی قابلیتوں کے فیض سے محروم ہو جائے گا۔ جدائی کے اس صبر آزما موقع پر جو ہر رابطہ اور تعلق کا یقینی انجام ہے، ہم دلی رنج و ملال کے ساتھ مولانا کی خدمت میں الوداع کہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ کم از کم الجمعیۃ ان کے الطاف و عنایات سے کبھی محروم نہ ہوگا۔

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

یورپ کے سرمایہ داروں کی تقریباً تمام جماعتیں کتوں سے زیادہ محبت رکھتی ہیں۔ اور چونکہ یہ جانور چوکیداری میں ضرب المثل ہے اس لئے مالدار لوگ اس قدرتی چوکیدار کی خوب دل سے آؤ بھگت کرتے ہیں۔ یورپین سرمایہ داروں کی دیکھا دیکھی ہندوستان کے نیتاؤں نے بھی کتوں کی پرورش شروع کر دی ہے۔ بعض نیتاؤں کو تو کتے سے ایسی محبت دیکھی ہے جیسے گائے سے۔ اگر کوئی مسلمان کتے کو مارے تو یہ ایسا ہی برا مانتے ہیں جیسے گائے کی قربانی سے۔

احمد آباد کے ہندوؤں نے تو یہاں تک اس معاملہ میں ترقی کی کہ ایک مقام کا نام کتا نگری ہی رکھ دیا۔ جہاں کتوں کی خوب دودھ دہی سے تواضع کی جاتی ہے۔ اگرچہ احمد آباد میں بعض انسان فاقوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں لیکن کتوں کو دونوں وقت پکا پکایا بھوجن خوب پیٹ بھر کے دیا جاتا ہے۔

خیر اس دہارمک کرم کی بھی کچھ الٹی سیدھی توجیہ کی جا سکتی ہے لیکن اور سنئے، ۷ ہر اکتوبر کو احمد آباد کی میونسپلٹی نے ایک تجویز بدیں مضمون پاس کی کہ شہر کے تمام باولے کتوں کو دوسری جگہ میں منتقل کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ کمبخت اپنے کرموں کا پھل بھوگتے بھوگتے دوسروں کو بھوگنے لگے۔ اس تجویز کا پاس ہونا تھا کہ ہندو جنتا میں کھلبلی مچ گئی۔ میونسپلٹی کی یہ تجویز وید مقدس کی تعلیم اور ہندو دھرم کے خلاف سمجھی گئی۔ اور اسکے خلاف شہر میں چند مقامات پر جلسے کئے گئے۔ اور ایک نہ دو پورے تیس کتا پرستوں کی طرف سے نوٹس دیا گیا۔ چنانچہ دوبارہ یہ معاملہ میونسپلٹی میں پیش کیا گیا تیس اور سولہ کی نسبت سے تجویز مسترد کر دی گئی۔ "بولو کتے دیوتا کی جے"۔

پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ جن عقل کے دشمنوں نے یہ خطرناک اور امن سوز رائے دی ہے ان میں سے ہر ایک کو باولا کتا تین تین مرتبہ کاٹے۔

جب سے سنگھٹنی دیوتا نے جنم لیا ہے عام طور سے آریہ اخباروں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جب تک جہاد کی آیتیں قرآن سے خارج نہ کی جائیں گی ہندو مسلم اتحاد ناممکن ہے جب تک قرآن میں بتوں کی توہین موجود ہے سوراج نہیں ملسکتا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ سیاسی معاملات میں مذہب کو دخل نہ دیں کیونکہ اسلام موجودہ ترقی کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ غرض ان وطن کے دشمنوں کی ہر تان ناموس اسلام پر ہی ٹوٹتی ہے لیکن ذرا ویدک دھرم کی وسیع خیالی ملاحظہ کیجئے۔ اسمبلی میں شراب کا مسئلہ پیش ہوتا ہے تو دھرم کی حضرات صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں کیونکہ شراب پینا انکا دھرم ہے۔ گداگری کا سوال پیش ہوتا ہے تو سوامی شردھانند رو ٹھ جاتے ہیں کیونکہ سنیاسی کو بھیک مسلنا ضروری ہے۔ باولے کتوں کے قصے میں جیسی آ بھگتے ہیں مسئلہ کتوں کی رکھشا ان کا دھرم ہے۔ قربان جائیے۔ کیا خلیجہ دنیا کی کوئی برائی بھی اس میں نہیں چھوڑی گئی کونسل میں کوئی ممبر صاحب زنا کا قانون بھی پیش کر دیں تو بڑی کرپا ہو ہمیں معلوم ہو جائے کہ اس مبارک فعل کی ہندوؤں کا کونسا فرقہ تائید کرتا ہے۔

گذشتہ انتخاب اسمبلی میں جب دہلی کے بابو پیارے لال اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے تھے تو مسٹر آصف علی بابو صاحب کیلئے بڑی جدو جہد کر رہے تھے تمام مسلمانوں کو ترغیب دیتے تھے کہ اپنے ووٹ بابو پیارے لال کو دو کیونکہ انہیں کانگریس نے کھڑا کیا ہے اسدفعہ جب مسٹر آصف علی کو کانگریس نے کھڑا کیا تو انہی بابو صاحب کے ایک برخوردار آصف علی کے خلاف جدوجہد کر رہے تھے کسی صاحب نے مسٹر آصف علی کو بھی یہ تماشہ دکھلایا اور کہا کیوں جناب یہ اسی باپ کا بیٹا ہے جسکی خاطر آپ نے مسلمانوں کی کڑوی کسیلی باتیں سنی تھیں۔ آصف علی صاحب یہ دیکھکر کچھ خشم آلود مجبور سے ہوئے اور اس موقعہ نے حضرت سعدی کا یہ شعر پڑھ دیا

٭ نکوئی با بداں کردن چنان است کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

ترک موالات کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

عام طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ کونسلوں کے لئے کھڑے ہونے والے امیدوار جمعیۃ علمائے ہند کے فیصلہ کو نہایت غلط طریقہ پر پیش کر کے انتخابی جدو جہد میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اسلئے ہم ایک مرتبہ پھر اس فیصلہ کے اصل الفاظ شائع کئے دیتے ہیں تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو سکے:۔

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوائے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوے میں تصریح کر دی گئی تھی) لفظ موالات محاورۂ عرب و اصطلاح شرع میں بھی محبت (دوستی) و مناصرت (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے اور اعدائے دین سے موالات دونوں معنی کے اعتبار سے حرام ہے۔

کفار محاربین سے ترک موالات کرنے کا حکم قرآن و سنت کا ایک منصوص حکم۔ دائمی۔ اجماعی۔ غیر متبدل اور عام حکم ہے۔ اور جو قوم یا افراد مسلمانوں کی جان۔ مال۔ آبرو۔ دین اور شعائر اسلام پر حملے کریں۔ یا اس کے لئے سازشیں کر کے ترغیب اور دعوت دین اور اسلامی قومیت اور مسلمانوں کے مٹانے یا ضعیف بنانے اور کلمۂ اسلام کو پست کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں یا بلاد اسلامیہ پر قبضہ کی کوشش کریں۔ ایسے غیر مسلموں اور دشمنان دین سے رشتۂ موالات قائم کرنا حرام ہے۔ یہ حکم دائمی ہے لیکن استطاعت کے مدارج اور احوال کے تفاوت کے لحاظ سے اس کی تاکید و تخفیف میں تفاوت ہونا بھی شرعی حکم ہے۔ اسی طرح دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جانے کے وقت اہون البلیتین (کم ضرر رساں مصیبت) کو اختیار کر لینے والا شرعاً معذور ہے، متفقہ فتوے کی تنفیذ و اشاعت کے وقت اول تو حکومت موجودہ کی مسلمان حکومتوں کے ساتھ بالفعل جنگی حالت قائم تھی اور مسلمانوں کو قتل کرنے ان کا مال لوٹنے گھروں سے نکالنے بلاد اسلامیہ پر قبضہ و تسلط جمانے کی کارروائیاں ہو رہی تھیں۔ دوسرے مسلمانان ہند بھی حکومت جابرہ کے جبر و تشدد سے خلاصی حاصل کرنے اور اپنے وطن کو (جو صدیوں تک دار الاسلام رہ چکا ہے) آزاد کرانے کے شرعی فریضہ پر عمل کرنے کے لئے متحدہ جذبۂ وطنیت کی فضا پیدا ہو جانے کی وجہ سے بہت مستعد ہو گئے تھے اور اس اجتماع مستعدی نے صورت استطاعت پیدا کر دی تھی۔ اس ماحول کی موافقت اور امکان استطاعت کی وجہ سے خاص خاص مدارج کے متعلق ترک موالات کا تاکیدی حکم متفقہ فتوے کی صورت میں شائع کیا گیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے آج ہندوستان کی حالت متغیر ہو گئی اور خود ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب اور جان و مال کو خطرات نے گھیر لیا اور ماحول کی ہیبتناک حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسلمانوں کے بہت سے بیدار مغز، موقعہ شناس، اہل الرائے اس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں کہ اگر وہ اب بھی اسلامی قومیت کی حفاظت کیلئے سعی نہ کریں اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹا دینے کی کوششوں کی مدافعت کے وسائل اختیار نہ کریں تو اسلامی قومیت کے استیصال اور مسلمانوں کی تضعیف و توہین کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی۔

جمعیۃ علماء ہند کامل غور و احتیاط کے ساتھ تمام جدید حالات کا معائنہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگر موجودہ تاریک فضا میں اہل الرائے اور مخلص مسلمان اپنے مذہب اور اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی ایسا عمل اختیار کر لیں جو اس مقصد کے لئے ضروری ہو اگرچہ صورۃً موہم موالات ہو۔ لیکن حقیقۃً معنیً و نیۃً موالات کا مقصود نہ ہو اور اعدائے دین کی اعانت و امداد نہ ہوتی ہو۔ نیز مذہب و قوم و وطن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو تو اس عمل میں وہ بقاعدۂ اختیار اہون البلیتین معذور ہوں گے۔ اور شرعاً قابل مواخذہ نہ ہونگے۔

یہ حکم معذوری بھی اسی وقت تک ہے جب تک فضا کی تاریکی دور نہ ہو یا کوئی اور زیادہ اہتم بالشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے۔

حکومت دہلی کا فرض

"دیچتر جیون" میں رسول اللہ کی ذات مقدس پر ناپاک حملے کر کے مسلمانوں کی جیسی شدید دل آزاری کی گئی ہے اس کے لئے کم از کم یہ سرکاری ثبوت بہت کافی ہے کہ حکومت صوبہ متحدہ نے اسکو قابل ضبطی قرار دیا ہے۔ مگر ہمیں افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دہلی کی حکومت ابتک اس معاملہ میں غفلت سے کام لے رہی ہے اور اسکے دائرہ اختیار میں جج کے دفتر سے یہ نفرت انگیز کتاب شہر بشہر شائع ہو رہی ہے۔ کیا مسلمان رعایا کے مذہبی جذبات کی حفاظت کا کوئی فرض دہلی گورنمنٹ پر عائد نہیں ہوتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۷ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۱)

نکاح مرتدہ کے مسئلہ پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے الجمعیۃ کی ایک گذشتہ اشاعت میں جو مضمون لکھا تھا اس نے مسلمانوں کے اہل علم و اہل قلم حضرات کو پھر ایک مرتبہ اس نازک اور اہم مسئلہ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کے قیام کے وقت سے یہ فتنہ برپا ہے۔ اسلامی حکومت کے مٹنے اور اسلامی قوانین کی صحیح تنفیذ کے موقوف ہو جانے سے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی میں جو اختلال پیدا ہو جاتا ہے اس کے بیشمار افسوسناک نتائج میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اور اس کا سلسلہ اسی وقت سے جاری ہے جب سے مسلمانوں پر غیر مسلم حکومت کی غلامی مسلط ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے تبلیغی مشن آج سے نہیں بلکہ مدتوں سے اپنے کام میں معروف ہیں، آریوں کے مذہبی پرچار کو شروع ہوئے آدھ نصف صدی ہو چکی ہے، اور اس مدت میں ہزار ہا مواقع ایسے پیش آئے ہیں جبکہ کسی اسلامی خاندان پر ان غارتگران دین و ایمان نے چھاپا مارا ہے اور مسلمانوں میں اس سے ایک عام بےچینی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن مسلمانوں [illegible]

[illegible]

اسلامی قانون کی اسپرٹ کو سمجھنے اور اس کی جزئیات پر عبور حاصل کرنے کے لئے عربی زبان کی مہارت، ادب و لغت کی واقفیت اور تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و متعلقات حدیث فقہ و اصول فقہ کی باقاعدہ تحصیل ضروری ہے۔ بغیر اس کے چند کتابوں کا مطالعہ کر کے ایک کتاب لکھ دینے سے شرع اسلامی کی صحیح ترجمانی نہیں ہو سکتی۔ پھر جو لوگ ان غیر مکمل کتابوں کو انگریزی زبان میں، انگریزی مطلبوں سے پڑھ کر ججی کی کرسی پر زینت افروز ہوں، وہ جیسے کچھ شرع اسلامی کے رمز شناس ہو سکتے ہیں اس کی حقیقت ظاہر ہے۔

اس حقیقت کا خود ایک ممتاز انگریز مصنف نے اعتراف کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:—

"ہم نے اس امر کی ضمانت لی تھی کہ نکاح، وراثت، ولایت اور دیگر مذہبی رسوم و معاملات [illegible]

[illegible]

کر رہی ہے اور پھر بھی اس کا یہ دعوی نا قابل انکار ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات پر قرآن کی حکومت ہے"

(باقی)

مولانا حسرت اور لالہ لاجپت رائے

مولانا حسرت موہانی کی سیاسی زندگی میں جو جدید انقلاب ہوا ہے، وہ ان کے ہر قدیم عقیدتمند کے لئے موجب حیرت و افسوس ہے۔ تھوڑی ہی مدت میں ان کا کٹّے انتہا پسند سے اعتدال پسند اور انقلابی سے موالاتی ہو جانا ایک ایسا عجیب تغیر ہے جس کی امید کسی شخص کو بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہم نے اول اول جب سنا تھا کہ وہ سوراج پارٹی کے مخالف ہیں تو ہمیں چنداں حیرت نہ ہوئی تھی کیونکہ ایک انقلابی آدمی کبھی سوراجی پالیسی سے [illegible]

ترک موالات کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

عام طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ کونسلوں کے لئے کھڑے ہونے والے امیدوار جمعیۃ علمائے ہند کے فیصلہ کو نہایت غلط طریقہ پر پیش کر کے انتخابی جدوجہد میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اسلئے ہم ایک مرتبہ پھر اس فیصلہ کے اصل الفاظ شائع کئے دیتے ہیں تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو سکے:—

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوائے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوے میں تصریح کر دی گئی تھی) لفظ موالات محاورۂ عرب و اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و مناصرہ (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے اور اعدائے دین سے [illegible]

[illegible]

دور نہ ہو یا کوئی اور زیادہ اہم بالشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے۔

حکومت دہلی کا فرض

"ورتمان" میں رسول اللہ کی ذات اقدس پر نہایت حملے کر کے مسلمانوں کی جیسی شدید دل آزاری کی گئی ہے اس کے لئے یہ امر کافی ثبوت بہت کافی ہے کہ حکومت صوبہ متحدہ نے اسکو قابل ضبطی قرار دیا ہے مگر ہمیں افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دہلی کی حکومت ابتک اس معاملہ میں غفلت سے کام لے رہی ہے [illegible]

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

یورپ کے سرمایہ داروں کی تقریبا تمام جماعتیں کتوں سے زیادہ محبت رکھتی ہیں۔ اور چونکہ یہ جانور چوکیداری میں ضرب المثل ہے اس لئے مالدار لوگ اس قدرتی چوکیدار کی خوب دل سے آؤ بھگت کرتے ہیں۔ یورپین سرمایہ داروں کی دیکھا دیکھی ہندوستان کے نیتاؤں نے بھی کتوں کی پرورش شروع کر دی ہے۔ بعض نیتاؤں کو تو کتے سے ایسی محبت ویسی ہے جیسے گائے سے۔ اگر کوئی مسلمان کتے کو مارے تو بیرا ایسا ہی برا مانتے ہیں جیسے گائے کی قربانی سے۔

[illegible]

آیا ہے تاکہ مسلمانوں کی سیاسی زندگی کو کچلنے کے لئے حکومت کی اعانت حاصل کر سکے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مولانا حسرت سے اس انقلاب ذہنیت کی کیا توجیہ کی جا سکتی ہے۔

الوداع!

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کی جدائی کی اطلاع آج ہم دلی رنج کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ دفتر جمعیۃ العلماء کے ساتھ مولانا کے تعلقات اسقدر دیرینہ ہیں کہ آپ کو اس کا جزو لاینفک کہنا بیجا نہ ہوگا۔ آپ نے اس دور ابتلا میں جبکہ صدائے حق بلند کرنے والوں کے لئے جیل کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب اپنی حق گوئی کی سزا پا چکے تھے، جمعیۃ علمائے ہند کی نظامت کے حوصلہ آزما منصب کو سنبھالا اور اسی کی خدمات انجام [illegible]

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

بیان مساۃ گلاب بانو دختر عبداسد ذات بلوچ عمر [illegible] سکنہ حال [illegible] ضلع فیروزپور باقرار صالح مورخہ ۲۰ اگست [illegible]
بیان کیا کہ میرا نکاح ہمراہ خان بیگ ولد شیر خان ذات بلوچ سکنہ جا[illegible] ضلع میانوالی حال آباد کالا باغ ضلع میانوالی عرصہ ۹-۱۰ سال کا ہو لیے ہوا تھا۔ اور حق مہر معجل موجل یکصد روپیہ مقرر ہوا۔ اس کے گھر تقریباً [illegible] سال آباد رہی۔ اس کے نطفہ اور میرے بطن سے ایک لڑکی [illegible] ۴ سالہ موجود ہے تین سال کا عرصہ ہوا کہ اس نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور آج تک میرے نان و نفقہ کا کوئی انتظام نہیں کیا اور میرے حقوق کا کوئی انتظام نہیں کیا [illegible] کرکے اپنا گذارہ کرتی ہوں۔ نہ معلوم وہ مر گیا یا زندہ ہے مجھے آنکھوں سے کم نظر آتا ہے میں چاہتی ہوں کہ اگر شرع اجازت دے تو کسی دیگر شخص سے کر لوں [illegible] اسوقت کو ہسپتال میں بغرض علاج آئی ہوں۔ [illegible] درست نہیں ہوا ہے۔ اور آنکھوں کی بیماری بدستور ہے اس لئے محنت کرنے سے بھی معذور ہوگئی ہوں۔ فقط
نشان انگوٹھا مساۃ گلاب بانو دختر عبداسد [illegible]
گواہ شد۔ قمر الدین احمد بقلم خود۔ گواہ شد حکیم امام الدین [illegible]

الجواب

اگر شوہر کی زندگی معلوم یا مظنون ہو۔ تو اس سے طلاق لینے اور فیصلہ کرانے کے بغیر دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر اس کا مر جانا یقینی ہو۔ تو عدت وفات گذار کر دوسرا نکاح کیا جا سکتا ہے اور موت اور حیات دونوں میں [illegible]

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ۔ دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ۔ دہلی

دار الاسلام

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

بنک میں روپیہ جمع کرنے اور اس کے سود سے بچنے کا مسئلہ

حضرت مولانا مفتی نثار احمد صاحب سے سوال کیا گیا تھا [illegible]

[illegible]

برقیات

جمعیۃ اقوام اور عراق

برطانوی ہائی کمشنر کی سالانہ رپورٹ

لندن ۱۰ نومبر۔ جمعیۃ اقوام کے مستقل انتدابی کمیشن کے اجلاس میں [illegible]

[illegible]

عالم اسلامی

ٹرکی پر مغربی تہذیب کے مضر اثرات

قمار بازی کے تباہ کن نتائج

قسطنطنیہ ۸ نومبر۔ [illegible]

[illegible]

ملک فیصل کی واپسی پر بغداد میں استقبال

بغداد ۸ نومبر۔ [illegible]

[illegible]

عراق کا جدید وزیر اعظم

[illegible]

ہندوستان

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ

کانپور۔ ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ [illegible]

[illegible]

تجاویز

[illegible]

تیج کی دروغ بیانی

[illegible]

انجمن اہلسنت والجماعت لائلپور کا سالانہ جلسہ

[illegible]

مسیح الملک کی خدمت میں سپاسنامہ

ندوہ کو مالی امداد

[illegible]

بمبئی میں انتخابات کی ہنگامہ آرائی

چھ نشستوں کے لئے بائیس امیدوار

[illegible]

چند گوروں کی شرمناک حرکات

ایک ضعیف عورت پر حملہ

[illegible]

پنجاب میں مسٹر سوامی آئنگر کا دورہ

[illegible]

دینانگر کے ایک وکیل کا لالہ لاجپت رائے کو جواب

[illegible]

مجلس وضع قوانین صوبہ متحدہ

یوروپین امیدواروں کا مقابلہ

[illegible]

دار الحکومت

دفتر جمعیۃ علماء ہند سے حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب کی جدائی

[illegible] دیتا ہوں کہ میں پورے پانچ سال کی مدت گزار کر بعض ناگزیر حالات کے ماتحت جمعیۃ علماء ہند کی دفتری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو رہا ہوں۔

میری حقیر خدمات ادا خر ستمبر ۱۹۲۶ء میں جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء دار العلوم کے لئے حاصل فرما چکے تھے۔

بعض اہم امور کی انجام دہی کی غرض سے میں نے اپنی روانگی کو ڈیڑھ مہینے کے لئے مؤخر کیا تھا۔ وہ میعاد بھی منقضی ہو رہی ہے۔ اس سے متوکلاً علی ربی میں تہیہ کر چکا ہوں کہ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ ۱۴ نومبر ۱۹۲۶ء کو اتوار کی شام کو ۵½ والی پاسنجر ٹرین سے دہلی سے رخصت ہو کر دوشنبہ کو صبح ۷½ بجے لکھنؤ پہونچ جاؤں۔

آئندہ مجھ سے خط و کتابت کے لئے دار العلوم ندوہ لکھنؤ کا عنوان کافی ہوگا۔ والسلام مع الاکرام

عاجز ابو عامر محمد عبد الحلیم الصدیقی

صوبہ دہلی کیلئے قانون سمیات

حکومت نے اس قانون کا مسودہ شائع کر دیا ہے جو ..... سمیات دواؤں کے متعلق مرتب کیا جا رہا ہے۔ اس پر پبلک کی رائے طلب کی گئی ہے جو یکم دسمبر تک چیف کمشنر کے پاس پہونچ جانی چاہئے۔ ان اعتراضات پر غور کرنے کے بعد یہ مسودہ ایک قانون کی صورت میں منظور کیا جائیگا۔

ایک شریف خاندان کے افلاس کا نتیجہ

۶ مسلمان آریوں کے پنجہ میں پھنس گئے

دہلی میں ایک شریف خاندان افلاس کی وجہ سے مرتد ہو گیا۔ چنانچہ منظور بیگ جو ایک چالاک شخص ہے اس نے اپنی شدھی کرائی۔ اور اپنی بی بی کنیز بیگم کو بھی اس کی مرضی کے خلاف مرتد کیا۔ نیز چار لڑکیوں۔ فردوس بیگم، بعقل بیگم، سردار بیگم۔ اقبال بیگم کو بھی ہمراہ لے آیا ہے۔ یہ بچیاں ابھی نابالغ ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص مفلس و بیکار تھا آریوں نے اسے ملازمت کا لالچ دیکر اس کی بی بی اور بچیوں کی وجہ سے اپنے ہمراہ ملا لیا ہے۔ چنانچہ اب لکھی چند آ ... ٹھیکیدار کے پاس ملازم ہے

تحریک شدھی اور ہندو سنگٹھن

مضمون عنوان بالا پر مسلم ریڈنگ روم لال کنواں بازار میں بروز ہفتہ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء بعد نماز عشا تقریریں ہوں گی۔ جن میں ثابت کیا جائے گا کہ تحریک شدھی اور ہندو سنگٹھن ویدک تعلیم کی رو سے سراسر ناجائز ہے۔ آریہ سماج کے ذمہ دار بہ جاگروں کو رفع شکوک کا موقع دیا جائے گا۔

سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت الاسلام دہلی۔

بنک میں روپیہ جمع کرنے اور اسکے سود سے بچنے کا مسئلہ

(بسلسلہ مضمون صفحہ ۴)

ممالک ہند و ہر دلعزیز ہند کے مشہور و معروف عالم سے مناظرہ کر لیا ان کا رد لکھدیا مگر خدا کے یہاں کذب پر کذب بہتان پر بہتان افتراء پر افتراء اٹھانے کی سزا بڑی ہے۔ صاف صاف سنو! حضرت مولانا نثار احمد صاحب ہر تحریر و تقریر میں سود خواروں کو ملامت کرتے رہتے ہیں اور جس جگہ بریانی و چاء کے تار اور دیار پر بڑے بڑے دانت ناک والے غٹ غٹ لپ لپ کرتے نظر آتے ہیں وہاں مولانا ان کے مال سے بیزار اور نفور اور ان کو نصیحت فرمانے والے ہوتے ہیں۔ بمبئی صوبہ کی جمعیۃ علماء کی صدارت کرتے ہوئے مولانا نے صاف صاف اعلان کیا کہ سود حرام قطعی ہے اس کو حلال کہنے والا کافر اس کے لینے کے لئے حیلہ بھی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ ہاں سود سے بچنے کا حیلہ یا شرعی طریقہ اور صورت ہو سکتی ہے۔ مجیب اول کی بتائی ہوئی یہ صورت ہے کہ وہ رقم زائد اپنی ملک و تصرف سے نکالدی جائے امداد فقراء کار ہائے خیر میں دیدی جائے یہی وہ دکھتی رگ ہے جس پر بڑی بڑی تنخواہیں پینے والے "آہ" "ہائے کراہ" کی صدائیں بلند کرنے لگتے ہیں۔ اسی سلسلہ بحث میں حضرت مولانا نے کچھ افادات علمیہ کئے تھے۔ مثلاً جنس و قدر کے اختلاف کی صورت کا مسئلہ۔ نوٹ کے ثمن اصطلاحی ہونے کا مسئلہ اور ایسی صورت میں کمی و بیشی کے جواز کا مسئلہ جو تنہا مولانا مفتی نثار احمد صاحب کا اجتہاد نہ تھا بلکہ تصریحات فقہیہ ان کے ساتھ ہیں اور اکابر علماء ہند۔ مثلاً تاج الفحول حضرت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب و حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمہم اللہ کا نوٹ کے متعلق یہی مسلک ہے اس پر بعض دماغوں نے ایسے جلیل القدر حضرات کو بھی مجوز سود کہدیا اور لکھدیا کہ

بعض علماء نے خدا سے خوف کھا کر کھلم کھلا تو سود کو جائز نہ کہا کہ سود لیا کرو مگر دو صورتیں اس کے جواز کی بتا گئیں۔ ملاحظہ ہو تحفۃ الباری قہ صفحہ۔ افسوس افسوس صد ہزار افسوس کہ مولانا نثار احمد صاحب پر سوائے عتراف کے مجھ ... اکابر ملت کو مجوز سود اور بالفاظ دیگر کافر قطعی خدا کے حرام کا حلال کرنے والا تحریف شریعت کا مرتکب نصوص قطعیہ کا بدلنے والا کہا جاتا ہے۔ العیاذ باللہ مسلمان غور کریں اور خصوصیت سے متوسلین بریلی و بدایوں رامپور تدبر فرمائیں اب ہم کو مولانا نثار احمد صاحب کے متعلق افترائیات و بہتانوں کا کیا صدمہ ہو جبکہ ایسے ایسے حضرات کو ارباب عناد یہ کچھ لکھتے اور کہواتے ہیں۔ ہم مسلمانان بمبئی سے خصوصیت کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ وہ اہل عناد کی روش پر غور کریں اور مولانا نثار احمد صاحب کے بارہ میں اکابر ملت کو کافر حرام کا حلال کرنے والا نہ سنیں اور نہ بتائیں اور خوب یقین کر لیں کہ ایسے ایسے بہتانوں اور صریح افتراؤں سے مطلب کچھ اور ہے اور رد جواب فرضی ہے۔ جب ہی تو گندہ سے گندہ جھوٹ بولنے میں بھی عار نہیں اور بڑے سے بڑے افتراء پر بھی شرم نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ہمارے خیال میں اگر مولانا نثار احمد صاحب کے مخالفین اس سلسلہ بحث کو اپنے عناد و مصالح کیلئے بڑھانا پھیلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مولانا کی تصریحات فتاویٰ علماء مرحومین متقدمین کا بھی لحاظ نہیں کرتے اور اپنے استدلال و رد کو مضبوط اور قوی گمان کرتے ہیں تو پھر ایک بار مجمع عام میں جس میں علماء کی تعداد بھی کافی ہو تقریری مناظرہ کریں۔ ورنہ تحریری تحریفات اور بہتانوں کا دروازہ تو کسی طرح بند نہیں ہو سکتا۔ خاتمہ کلام اس کی غرض بھی یہ ہو کہ بمبئی کے کسی عام جلسہ پر قبضہ کر کے اپنا مسودہ حق ثابت کیا جائے۔ ہم کمال ادب تمام علماء منصف مزاج اور سمجھدار لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حسبۃً للہ غور کر کے فیصلہ فرمائیں کہ ایک عالم تحریر و تقریر میں پکار پکار کے بالاعلان کہہ رہا ہے کہ سود حرام قطعی ہے اور اس کے لئے حیلہ بھی ناجائز ہے اس مال کا جو حصہ بنک میں آجائے اس کا تصرف میں لانا بھی ناجائز ہے بلکہ فوراً اس کو بنک سے نکال کر فقراء و غرباء پر صدقہ کر دینا چاہئے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ جو شخص یہاں تک سود کا دروازہ بند کر رہا ہو اس کو سود کا جائز کرنے والا بتانا کیسا غلیظ جھوٹ اور گندہ افتراء ہے۔ باقی رہے وہ فقہی مسائل و ابحاث جو اس مسئلہ و بیان کے سلسلہ میں آگئے ہیں ان کے متعلق مخالف علماء سے ہم چند سوالات کرنا چاہتے ہیں اگر ان سوالات کے جوابات صحیح دے سکیں گے تو تمام بحث کا خاتمہ ہو جائے گا۔

مخالفین حضرت مولانا نثار احمد صاحب سے چند سوالات

۱۔ قدر و جنس کے بدل جانے کی صورت میں کمی بیشی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ کیا بیع میں لفظ بعت اشتریت زبانی کہنا لازمی ہے؟

۳۔ بیع بالتعاطی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

۴۔ ثمن اصطلاحی شرعاً کوئی چیز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

۵۔ ثمن خلقی و ثمن پیدائشی اور اصطلاحی میں کیا فرق ہے اور ان کے مراتب و سلاسل کیا کیا ہیں؟

۶۔ بیع صرف کی تعریف کیا ہے؟

۷۔ مبادلہ یداً بید کی تعریف کیا ہے اور کیا ہر بیع میں حقیقۃً اس کی ضرورت یا حکماً بھی شرعاً جائز ہے؟

۸۔ مال مخلوط و مغصوب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں؟

۹۔ تبدیل ملک سے مال مغصوب یا مال حرام کا حکم مختلف ہو سکتا ہے اور خلط کرنے سے بجنس کے ساتھ اور کن کن حالتوں میں ہو جاتا ہے اور کن کن حالتوں میں نہیں؟

۱۰۔ شراب وغیرہ محرمات قطعیہ کے ثمن سے مسلمان غیر مسلمان سے اپنا قرضہ کا روپیہ لے سکتا ہے یا نہیں؟

۱۱۔ کیا کوئی حاجتمند بھی نہ ہو قرض مانگے بھی نہیں آپ خود حفاظت کی غرض سے کسی کے پاس جمع کرا آئیں اور جمع کرنیوالا امانت خائن ہو کر رقم جمع شدہ کو مخلوط کر دے تو وہ رقم قرض کہلائے گی یا امانت ہے؟

۱۲۔ امانت میں خیانت نہ کرنا اور غیر رقم سے مخلوط نہ کرنا یہ امین پر واجب ہے یا کسی اور پر اگر امین خیانت کرے تو امانت نہ رہی بلکہ قرض ہو جائے یہ جزئیہ فقہ اور حدیث سے ثابت کیا جائے۔

۱۳۔ بیع میں تعین نوعی بھی کافی ہے یا تعین شخصی ضروری ہے؟

۱۴۔ نوٹ اگر تمسک ہے اور وثیقہ تو کیا وجہ ہے کہ گورنمنٹ نے قرضہ لیتے وقت تمسکات جدیدہ علاوہ نوٹ کے تقسیم کئے سابقہ وثیقہ کو کیوں نہیں دیا؟

۱۵۔ جب نوٹ وثیقہ اور تمسک ہے تو زکوٰۃ کیوں واجب ہوتی کیا تمسکات پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

آخری التجا

جو عالم صاحب ان سوالات کا جواب دیں وہ عبارات کتب فقہیہ نفی و اثبات جواب میں بالفاظ مع حوالہ کتاب تحریر فرمائیں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانکر ان کو تحریفات و افترائیات سے معذور کریں اور اپنی غلطیوں کی اصلاح سے خوف نہ کریں کہ علماء اور سچے علماء کا یہ طریقہ ہے کہ فقط صلاح و حق کو قبول کرنے سے شرم نہیں کرتے اور دنیا کی رسوائی سے آخرت کی رسوائی کو بڑا اور پرخطر جانتے ہیں۔

خادم الطلبہ محمد عبد الصمد مقتدری بدایونی
مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ

نکاح مرتدہ

محترم جناب مدیر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

تحریر! حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا ایک مضمون "نکاح مرتدہ" ۱۰ ربیع الثانی کے الجمعیۃ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں مولانا نے مسلمہ عورتوں کے ارتداد پر بحث کرتے ہوئے دو تجویزیں بھی پیش کی ہیں۔ پہلی تجویز یہ ہے کہ ارتداد فسخ نکاح کا موجب نہ قرار پائے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ مجسٹریٹ کو اختیار دیا جائے کہ وہ نااہل خاوند کو طلاق پر مجبور کر سکے۔ اگر خاوند نہ مانے تو مجسٹریٹ خود نکاح فسخ کر کے عورت کو نکاح ثانی کی اجازت دیدے۔ مولانا کی تجویز ہے کہ جمعیۃ علماء جبریہ طلاق کے وجوہات مقرر کرے۔ اسی کے مطابق قانون بنایا جائے۔

مجھے مولانا کی تجویز اول سے کوئی اختلاف نہیں ہے مگر تجویز دوئم کو نقصان دہ سمجھتا ہوں۔ مجھے سخت حیرت ہے کہ مولانا قاضی شرعی کے اختیارات کس طرح مجسٹریٹ کو تفویض کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔ جہاں تک میں نے غور کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو اس پر اطمینان ہے کہ فسخ کی صورت میں جمعیۃ علماء سے رائے لی جائیگی۔ مولانا کو غور کرنا چاہئے معلوم نہیں قانون مذکور وائسرائے کی منظوری تک کتنی ترمیمات سے مقابل ہوگا۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ قانون جمعیۃ ہی کی طے کردہ صورتوں پر پاس ہو جائے گا تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ ہمیشہ یا موقع ہی استعمال ہوگا۔ کیا مولانا کو انگریزی عدالت سے واقفیت نہیں ہے؟ کیا مولانا کو معلوم نہیں کہ عدالتوں میں انصاف نہیں ہوتا بلکہ تجارت ہوتی ہے۔ اور کیا محکمہ شرعیہ کا مطالبہ مہمل نہ رہ جائے گا؟ مجھے اس سے انکار نہیں کہ کچھ فائدہ بھی ہوگا۔ مگر میرے خیال ناقص میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہوگا۔ نقصان ہی نہیں بلکہ قیام محکمہ شرعیہ کے مطالبہ کرنے کا مسلمانوں کو حق نہ رہے گا۔ کل چیزیں گورنمنٹ کے حوالہ کر دیجائیں گی تو محکمہ شرعیہ کا قیام آخر کس کام کے لئے ہوگا۔ اس کے بجائے قیام محکمہ شرعیہ کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔ اور صرف ریزولیوشن ہی پاس نہ کیا جائے۔ بلکہ جمعیۃ علماء اور جمعیۃ خلافت پوری کوشش کرے تو ممکن نہیں

۸ آنے

سالانہ بچتے ہیں ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہتے ہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے

لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ ہے تو بھی رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کرکے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار و دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہوگا۔ آج ہی ایک روپیہ کا آرڈر بھیجئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے

منیجر رسالہ مولوی دہلی

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۵	[illegible]
ششماہی	۲/۸	صہ
فی پرچہ	۱	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

ضرورت نکاح

میرے ایک شریف دوست سنی حنفی حافظ مولوی حکیم جو برسر روزگار ہیں طالب نکاح ہیں۔ اہل حاجت دفتر الجمعیۃ دہلی کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ بہتر ہے کہ مراسلات ملفوف ہوں۔

(مولانا) احمد سعید

محافظ الصبیان

کتاب کے شروع میں بچوں کی خارجی حفاظت کی صد ہا ترکیبیں بتائی ہیں کہ اگر ان پر کاربند ہوں تو خدا کے فضل سے ان کا بال بیکا نہ ہو اس کے بعد بچے کی غذا کی تمام و کمال تصریح کی گئی ہے کہ کس عمر سے کس عمر تک کیسا دودھ دیا جائے اور ماں کا دودھ کیونکر بڑھایا جائے۔ پھر مصنوعی غذا کا بیان ہے۔ پھر دانت نکلنا اسکی احتیاط۔ دانتوں کا تکلیف سے نکلنا۔ مریض بچہ کی احتیاط۔ مریض خانہ۔ امراض جو بچوں میں اکثر پائے جاتے ہیں۔ پیدائشی تشنج پنی۔ امراض دہان اقسام سوزش دہن۔ گلٹوں کا بڑھنا۔ بچے کا قبض نفخ شکم ہچکی ہیضہ بچوں کے دست۔ سوزشی اسہال۔ تشنج۔ کزاز۔ بچے کی صحت قائم رکھنے کے قواعد۔ نزلی بخار۔ ذات الجنب چیچک۔ کالی کھانسی۔ کان کا درد۔ کوریا۔ پھنسیاں۔ میعادی بخار۔ کان کے امراض۔ کان کی سوزش۔ آشوب چشم۔ آنکھ کے پردے کا زخم۔ معدہ اور امعاء کا نزلہ۔ بچوں کیلئے قبض کشا دوائیں۔ کانچ کا نکلنا۔ بچوں کی قدرتی کمزوری۔ جوئیں۔ سرخ بخار۔ خسرہ۔ بول فی الفراش۔ گنج۔ داد۔ خارش۔ ختنہ۔ رمنانہ۔ صدمات اتفاقیہ۔ سمیات۔ افیون کا زہر۔ بلاؤ دنا۔ مرض خنازیر۔ مرض سل۔ نکسیر۔ بادگولہ۔ درد سر۔ ہاسے سوزش کا پک جانا۔ گوکھرو۔ ان سب امراض کا مکمل علاج ہے اور ہر مرض کی تشریح ہے کہ کیونکر ہوتا ہے اور کس طرح بڑھتا ہے اور اس کو ابتدا میں کیونکر روکا جاتا ہے۔ سب کا مفصل بیان ہے۔ قیمت رعایتی ۱۲؍

صحت النساء

اول کتاب میں ان باتوں کا ذکر ہے جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورتوں کو بتلانا ضروری تھا۔ مثلاً تفریح۔ غسل چھوٹے مکان کی خرابیاں دور کرنا۔ روشنی اور دھوپ وغیرہ اور اس کے متعلق تمام ضروری علاج بھی ہیں۔ اس کے بعد امراض کی کیفیت ان کے ظاہری اثرات اور ان کے انگریزی اور دیسی علاج دونوں درج ہیں۔ حیض اور ان کی تمام تشریح۔ رحم کی خرابی۔ حبس حیض۔ علامات حیض۔ علامات حمل۔ اور ان کی ہدایات اور حمل کے نو مہینہ کی تمام کیفیات اور ہر بات کا الگ الگ خارجی اور باطنی علاج۔ اور ایسی تدابیر جن سے بغیر دوا کے حمل میں بچہ آرام سے نشو و نما پائے۔ اسقاط حمل۔ دوڑہ کا ذب۔ حمل کی مدت۔ حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ دائی۔ وضع حمل کی تیاری اور اس کی تمام احتیاط۔ نال باندھنے کی ترکیب۔ بچے کے پیٹ پر پٹی باندھنا۔ دو بچوں کا ساتھ پیدا ہونا۔ زچہ کے قبض شکم کا علاج غذا بعد وضع حمل۔ دودھ پلانا۔ دودھ پلانے کی غذا۔ مزاج کا اثر دودھ پر۔ چھاتی کا زخم اور خراش دودھ پلائی کے امراض۔ پستانوں کا ایک خانہ۔ پستانوں کا پھوڑا۔ دودھ پلائی کے لئے قبض کشا ادویہ۔ دودھ چھڑانا۔ پستانوں سے دودھ خشک کرنے کی تدبیر قبل یا بعد ولادت خون جاری ہونا دودھ کا بخار۔ زچہ کا خطرناک بخار۔ زچہ کی ٹانگوں کا درد۔ زچہ کی دیوانگی۔ امراض رحم۔ حیض کی کمی حیض کی زیادتی۔ سوزش رحم۔ رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا۔ رحم کا زخم۔ سرطان پستان وغیرہ وغیرہ۔ رعایتی قیمت صرف ۱۲؍

ردِ مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا آنجہانی تعلیمات کا جو فتنہ ہندستان میں پھیلا ہوا ہے اسکو روکنے اور اسکا قلع قمع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جنمیں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور ہر بات کا مسکت جواب دیا گیا ہے:-

- فیصلۂ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کذاب ہونے کے ثبوت ۱۲؍
- دوسری شہادت آسمانی۔ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کا اعلان ۸؍
- ہدیۂ عثمانیہ۔ مرزا صاحب کے اور خواجہ کمال الدین کا صریح فریب ۸؍
- حقیقۃ المسیح۔ مسیح موعود کی علامتیں مرزا صاحب میں نہیں ہیں ۸؍
- چشمۂ ہدایت۔ مرزا صاحب کے فریبی ہونے کا ثبوت انہی کے اقراروں سے ۸؍
- حقیقت رسائل اعجازیہ ۸؍
- انوار ایمانی ۸؍
- دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل وکیل کی نصیحت ۳؍
- جواب حقانی۔ مرزائی مبلغ کی غیر مہذب تحریر کا مہذب تحریر کا لاجواب جواب ۸؍
- محکمات ربانی۔ مولوی عبدالماجد صاحب مرزائی کی بدزبانیاں ۸؍
- تائید ربانی۔ رسالہ نصرت یزدانی کا دندان شکن جواب ۸؍
- مسیح کاذب۔ مرزا صاحب کی کئی درجن پیشین گوئیوں کا جھوٹ ۸؍
- اطلاع رحمانی۔ یہ اُن نو سوالوں کے جواب کا مجموعہ ہے جو شمالی امریکہ (جزیرہ ٹرینیڈاڈ) کے ایک احمدی مبلغ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر سوالات درج کئے تھے ۸؍
- صحائف رحمانی ۱۰ کتابوں کا پورا سٹ ۱۲؍

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں:-

اسلام کی حقانیت		دیانند یوگ کا پونی کرم اور اس کا پھیر	۲؍
پیغام محمدی	۸؍	تحفۂ آریہ	۲؍
آئینۂ اسلام	۸؍	مسلم کریا کانڈ	۲؍
عیسائیوں کے جوابات		معین الواعظین	۲؍
مرآۃ الیقین	۲؍	دید کا بھید	۲؍
ترانۂ حجازی	۲؍	قدامت اسلام	۲؍
آریوں کے جوابات		حدوث مادہ	۱؍
اسلام اور آریہ سماج	۱۰؍	حدوث روح	۱؍
ردّ کفر	۸؍	ابطال تناسخ	۳؍
کفر توڑ	۸؍	آریہ دھرم کا انصاف	۲؍
سر توڑ	۸؍	آریہ دھرم کا فوٹو	۱؍
علم الکلام	۸؍	**اسلام کی تعلیم**	
ابدی نجات	۸؍	قاعدہ تعلیم الاسلام	۱؍
روح و مادہ	۱؍	تعلیم الاسلام نمبر ۱	۱؍
مسئلۂ قربانی	۲؍	نمبر ۲	۲؍
آریوں کا یونی کرم	۱؍	نمبر ۳	۲؍
دیانندی مت کا خاتمہ	۲؍	نمبر ۴	۲؍
قصیدۂ دیانند	۱؍	نمبر ۵	۲؍
ملکانوں کی للکار	۲؍	تعلیم الاسلام کا مکمل سٹ	۱۲؍

اوراد و وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

اس میں حسب ذیل کاموں کے لئے امداد۔ وظیفے اور نقش ہیں اب ہر شخص کو ان کے عمل کی اجازت ہے۔ محبت الٰہی رغبت رسول۔ ایمان کی حفاظت۔ گناہوں کی معافی۔ عذاب قبر سے رستگاری۔ شیطان کو مغلوب کرنا۔ صلوٰۃ التسبیح۔ دعوت انعام۔ ہر حاجت پوری۔ دشمن کو مغلوب کرنا۔ نصیبہ کی یاوری۔ قرض ادا ہونے کے لئے۔ رزق کی کشائش۔ اولاد پیدا ہونے کے لئے۔ بچوں کی حفاظت و تندرستی۔ بچوں کی بیماری دور کرنے کیلئے عورتوں کے مخصوص امراض کے فائدہ کیلئے۔ مسان۔ درد سر۔ بخار۔ لرزہ۔ ہر قسم کا درد۔ چیچک۔ آشوب چشم۔ طاعون۔ مرگی۔ زہر کا اثر۔ جن بھوت۔ گھر کی حفاظت کے نقش اور وظیفے اس کے علاوہ سورۂ مزمل کے وظیفے۔ بچے پیدا ہونے کے۔ دشمن مقہور کرنے کے۔ لڑکا پیدا ہونے۔ تنگی رزق دور ہونے۔ دشمن کی ترقی منقطع دور ہونے۔ قیدسے آزاد ہونے۔ بدنصیبی دور ہونے۔ کھیتی کی حفاظت۔ جن بھوت سے حفاظت۔ مصیبتوں سے آزادی۔ دشمن کو برباد کرنا۔ گمشدہ کو حاضر کرنا۔ محبت و تسخیر۔ پانچوں وقت نماز کے وظیفے۔ نماز قضاء عمری کے وظیفے۔ ہر ختم خواجگان نقشبند۔ دعائے حیدری۔ اسم اعظم کا وظیفہ۔ الغرض دنیا کے ہر اس کام کا وظیفہ جو انسانی کوششوں سے بالاتر ہو اس کتاب میں موجود ہے۔ یہی مولانا عرشی کیلئے دعائے گنج عرش ... ہیں کہ انہوں نے ان اوراد مقدسہ کو عام کردیا۔ ۱۰۰ صفحے کی کتاب ہے۔ بہت عمدہ اور صحیح کتابت ہے اور قیمت صرف دس آنے ہے (۱۰؍)

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہو رہے ہیں:-

اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر	۸؍	المامون	۱۲؍
سوانح مولانا روم	۱۲؍	مقالات شبلی	۱۲؍
سیرۃ النعمان۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے		مجموعہ رسائل شبلی	۱۲؍
تاریخی واقعات وغیرہ	۱۲؍	مجموعہ نظم شبلی	۸؍
سفرنامہ روم و مصر	۱۲؍	بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء	۱۲؍
الفاروق	۱۲؍	قصۂ معراج اور تنبیہ الغافلین	۱۲؍
الغزالی	۱۲؍	تاریخ القرآن	۱۲؍

ہندوستان کے مبلغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

ہیں اور ہیں صوفیائے کرام کے سرتاج ہیں۔ حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے اسلئے نہیں گذرے کہ اردو زبان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانح عمری نہیں ہے جو ان کے ان کمالات روحانی کا صحیح مظہر ہو۔ اور جس سے معلوم ہو کہ ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑہا تک کی تعداد کیونکر ہوگئی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ جن کا مزار مطہر پرانی دہلی میں مرجع خلائق ہے اور جو خود بھی اعلیٰ درجہ کے مبلغ اسلام تھے انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز کی سوانح عمری بنفس نفیس مرتب فرمائی اور اس میں سینہ بسینہ ملفوظات بھی درج کئے۔ خوش قسمتی سے اس کا بڑا حصہ جو دلیل العارفین میں بھی نہیں ہے قلمی کتابوں میں مل گیا ہے۔ اور اب ان کو اردو زبان میں یک جا ملا دیا گیا ہے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل انوکھی اور نئی سوانح عمری ہے آج تک اس نوع کی سوانح عمری شائع نہیں ہوئی۔ عمدہ کاغذ۔ عمدہ چھپائی ۸۰ صفحات کی ضخامت۔ بہت جلد منگا لیجئے ورنہ ختم ہوجائے گی قیمت صرف آٹھ آنے (۸؍)

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہوچکی ہیں۔ موصوف کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتابیں بھی حسب ذیل ہیں:-

صبح زندگی	۱۲؍	تیغ کمال	۱۲؍
شام زندگی	۱۲؍	محرم کا چاند	۱۲؍
شب زندگی ہر دو حصہ	۱۲؍	ماہ عجم	۱۲؍
نوحۂ زندگی	۱۲؍	عروس کربلا	۱۲؍
طوفان حیات	۱۲؍	منازل السائرہ ہر دو حصہ	۱۲؍
جذبات آزادی	۲؍	قطرات اشک	۱۲؍
یاسمین شام	۱۲؍	جوہر قدامت	۱۲؍
آفتاب دمشق	۱۲؍	ستاروں کے اعمالنامے	۸؍

ملنے کا پتہ:- منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپکے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تین برس کے مرعمر کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانیاں یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی۔ کاہلی۔ چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:- جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہٰذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:- ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی جدید شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۔ کولوٹولہ اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس ۱۱۲۴۲ کلکتہ

بہار نکاح لیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

المشتہر:- حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

شوگرنی (بمبئی) بمبئی جیکٹ

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چائے جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ و زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور مقوی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگرنی کا ایک پیالی پانی میں ڈالیے نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چائے تیار ہے بس پی لیجئے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بند ہے۔ قیمت ۵ پیالی کا بکس ... ۲۰ پیالی ۱۲؍ نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن مقرر ہے۔

المشتہر:- سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

اگر بموجب اعلان کیا ہوسکتا ہے

مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً کل قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور ...

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو کیمد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دوچند واپس۔ ایک شیشی ... چھ روپیہ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا ... وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے ... قیمت ایک شیشی ۱۲؍ ... محصول ...

اکسیر دوا

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزار ہا اطباء و ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ۔ دھند جالا ناخونہ سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن ... قیمت ...

عروس زندگی

... ایک ضخیم کتاب ... مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر رہا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر یوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیرنا آفس نمبر ۶ پوسٹ گنٹی سمری ضلع دربھنگہ

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

مفت!!! سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲؍) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳؍) برس سفید ہیں سفید سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸؍) ڈاک محصول تین آنہ (۳؍) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴؍) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؍۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچوں عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جذام اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر:- راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت یہ معجون اسم با مسمیٰ قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے۔ اگرچہ اسکے فوائد بہت ہیں لیکن قوت باہ و امساک کیلئے نہایت مفید و بے نظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے امساک اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ حسب دلخواہ لطف صحبت حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ معجون بھوک کو بڑھاتی اور کثرت سے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ دودھ و غذا جسقدر کھایا جائے وہ سب ہضم ہو کر جزو بدن بنجاتا ہے جن اشخاص کو بوجہ سستی اعصاب یا ضعف باہ کے جماع پر قدرت نہیں ہے وہ بخوبی جماع پر قادر ہو سکتے ہیں۔ بس رسیدہ اشخاص اور ان لوگوں کیلئے جو متعدد بیویاں رکھتے ہوں یا مرعت انزال کی وجہ سے نادم و پشیمان رہتے ہوں یہ معجون ایک بے نظیر نعمت ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک

تحفۂ مستورات ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں کہ ان کے رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہیں جس کی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ ہر وقت ضعف و سستی اور طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ اس رطوبت کی وجہ سے حمل بھی قرار نہیں پاتا یا ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو بہتر طریقہ پر رفع کر کے حمل پیدا کر دیتا ہے۔ بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔ قیمت ڈیڑھ چھٹانک ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱؍۸) علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ:- حکیم حبیب الرحمٰن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یوپی)

محافظ الصبیان

کتاب کے شروع میں بچوں کی خارجی حفاظت کی عمدہ تر کیبیں بتائی ہیں کہ اگر ان پر کاربند ہوں تو خدا کے فضل سے ان کا بال بیکا نہ ہو اس کے بعد بچے کی غذا کی تمام و کمال تصریح کی گئی ہے کہ کس عمر سے کس عمر تک کیسا دودھ دیا جائے اور ماں کا دودھ کیونکر بڑھایا جائے۔ پھر مصنوعی غذا کا بیان ہے۔ پھر دانت نکلنا اسکی احتیاط۔ دانتوں کا تکلیف سے نکلنا۔ مریض بچہ کی احتیاط۔ مریض خانہ۔ امراض جو بچوں میں اکثر پائے جاتے ہیں۔ پیدائشی تشنج پتی۔ امراض دہان اقسام سوزش دہن مسوڑھوں کا بڑھنا۔ بچے کا قبض نفخ شکم ہچکی۔ ہیضہ کے دست۔ سوزشی اسہال۔ تشنج۔ کزاز۔ بچے کی صحت قائم رکھنے کے قواعد نزلہ۔ نزلی بخار۔ ذات الجنب۔ چیچک۔ کالی کھانسی۔ جوڑوں کا درد۔ کوریا۔ پھنسیاں۔ میعادی بخار۔ کان کے امراض۔ کان کی سوزش۔ آشوب چشم۔ آنکھ کے پردے کا زخم۔ معدہ اور امعاء کا نزلہ۔ بچوں کیلئے قبض کشا دوائیں۔ کانچ کا نکلنا۔ بچوں کی قدرتی کمزوری جو نیم۔ سرخ بخار۔ خسرہ۔ بول فی الفراش۔ گنج۔ داد۔ خارش۔ ختنہ۔ مثانہ۔ صدمات اتفاقیہ۔ سہات۔ افیون کا زہر۔ بلاؤ دنا۔ مرض خنازیر۔ مرض سل۔ نکسیر۔ بادگولہ۔ دردسر۔ ہاسے مسوڑوں کا پک جانا۔ گوکھرو۔ ان سب امراض کا مکمل علاج ہے اور ہر مرض کی تشریح ہے کہ کیونکر ہوتا ہے اور کس طرح بڑھتا ہے اور اس کو ابتدا میں کیونکر روکا جاتا ہے۔ سب کا مفصل بیان ہے۔ قیمت رعایتی ۱۲ر

صحت النساء

اول کتاب میں ان باتوں کا ذکر ہے جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورتوں کو بتلانا ضروری تھا۔ مثلاً تفریح غسل چھوٹے مکان کی خرابیاں دور کرنا۔ روشنی اور دھوپ وغیرہ اور اس کے متعلق تمام ضروری علاج بھی ہیں۔ اس کے بعد امراض کی کیفیت ان کے ظاہری اثرات اور ان کے انگریزی اور دیسی علاج دونوں درج ہیں۔ مثلاً حیض اور ان کی تمام تشریح۔ رحم کی خرابی۔ حبس حیض۔ علامات حیض۔ علامات حمل اور ان کی ہدایات اور حمل کے نو مہینے کی تمام کیفیات اور ہر بات کا الگ الگ خارجی اور باطنی علاج۔ اور ایسی تدابیر جن سے بغیر دوا کے حمل میں بچہ آرام سے نشو و نما پائے۔ اسقاط حمل۔ سوزہ کاذب۔ حمل کی مدت۔ حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ دائی۔ وضع حمل کی تیاری اور اس کی تمام احتیاط۔ نال باندھنے کی ترکیب۔ بچے کے پیٹ پر پٹی باندھنا۔ دو بچوں کا ساتھ پیدا ہونا۔ زچہ کے قبض شکم کا علاج غذا بعد وضع حمل۔ دودھ پلانا۔ دودھ پلانے کی غذا۔ مزاج کا اثر دودھ پر۔ چھاتی کا زخم اور خراش دودھ پلائی کے امراض۔ پستانوں کا ایک خانہ۔ پستانوں کا پھوڑا۔ دودھ پلائی کے لئے قبض کشا ادویہ۔ دودھ چھڑانا۔ پستانوں سے دودھ خشک کرنے کی تدبیر قبل یا بعد ولادت خون جاری ہونا دودھ کا بخار۔ زچہ کا خطرناک بخار۔ زچہ کی ٹانگوں کا درد۔ زچہ کی دیوانگی۔ امراض رحم۔ حیض کی کمی۔ حیض کی زیادتی۔ سوزش رحم۔ رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا۔ رحم کا زخم۔ سرطان پستان وغیرہ وغیرہ۔ رعایتی قیمت صرف ۸ر

ردمرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا آنجہانی کی تعلیم ایک جو فتنہ ہندوستان میں پھیلا رہا ہے اسکو روکنے اور اسکا قلع قمع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جنمیں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور ہر بات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

- فیصلہ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کاذب ہونیکے ثبوت ۱۲ر
- دوسری شہادت آسمانی۔ مرزا صاحب کے دعوئے نبوت کا ابطال ۸ر
- ہدیہ عثمانیہ۔ مرزا صاحب کے دعوی مثیل الدین کا صریح فریب ۴ر
- حقیقۃ المسیح۔ مسیح موعود کی علامتیں مرزا صاحب میں نہیں ہیں ۴ر
- چشمہ ہدایت۔ مرزا صاحب کے فریبی ہونے کا ثبوت انہی کے اقراروں سے ۴ر
- حقیقت رسائل اعجازیہ ۴ر
- انوار ایمانی ۴ر
- دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل وکیل کی نصیحت ۳ر
- جواب حقانی۔ مرزائی مبلغ کی غیر مہذب تحریر کا مہذب تحریر کا مہذب جواب ۴ر
- محکمات ربانی۔ مولوی عبد الماجد صاحب مرزائی کی بدزبانیاں ۶ر
- تائید ربانی۔ رسالہ نصرت یزدانی کا دندان شکن جواب ۴ر
- مسیح کاذب۔ مرزا صاحب کی کئی درجن پیشین گوئیوں کا جھوٹ ۴ر
- اطلاع رحمانی۔ یہ ان نو سوالوں کے جواب کا مجموعہ ہے جو شمالی امریکہ (جزیرہ ٹرینیڈاڈ) کے ایک احمدی مبلغ کی تبلیغ سے متاثر ہوکر سوالات دریافت کئے تھے ۸ر
- صحائف رحمانی ۲۰ اکتابوں کا پورا سٹ ۱۲ر

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔

اسلام کی حقانیت

- پیغام محمدی ۴ر
- آئینۂ اسلام ۸ر

عیسائیوں کے جوابات

- مراۃ الیقین ۶ر
- ترانۂ حجازی ۶ر

آریوں کے جوابات

- اسلام اور آریہ سماج ۱۰ر
- ردکفر ۸ر
- کفرتوڑ ۸ر
- سرتوڑ ۸ر
- علم الکلام ۴ر
- ابدی نجات ۴ر
- روح و مادہ ۱ر
- مسئلہ قربانی ۲ر
- آریوں کا یو فی کرم ۱ر
- دیانندی مت کا خاتمہ ۲ر
- قصیدۂ دیانند ۱ر
- ملکانوں کی للکار ۲ر
- دیانندی کا یو فی کرم اور اس کا پھیر ۲ر
- تحفۂ آریہ ۲ر
- مسلم کریا کانڈ ۶ر
- معین الواعظین ۲ر
- دید کا بھید ۲ر
- قدامت اسلام ۲ر
- حدوث مادہ ۱ر
- حدوث روح ۱ر
- ابطال تناسخ ۳ر
- آریہ دھرم کا انصاف ۲ر
- آریہ دھرم کا فوٹو ۱ر

اسلام کی تعلیم

- قاعدہ تعلیم الاسلام ۱ر
- تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۱ر
- نمبر ۲ ۲ر
- نمبر ۳ ۴ر
- نمبر ۴ ۵ر
- تعلیم الاسلام کا مکمل سٹ ۱۳ر

اوراد و وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

اس میں حسب ذیل کاموں کے لئے اوراد۔ وظیفے اور نقش ہیں اب ہر شخص کو ان کے عمل کی اجازت ہے۔ محبت الٰہی محبت رسول۔ ایمان کی حفاظت، گناہوں کی معافی۔ عذاب قبر سے رستگاری۔ شیطان کو مغلوب کرنا۔ صلوٰۃ التسبیح۔ تہجد و صحبت الحجاز۔ ہر حاجت پوری۔ دشمن کو مغلوب کرنا۔ نصیبہ کی یاوری۔ قرض ادا ہونے کے لئے۔ رزق کی کشائش۔ اولاد پیدا ہونے کے لئے۔ بچوں کی حفاظت و تندرستی۔ بچوں کی بیماری دور کرنے کیلئے عورتوں کے مخصوص امراض کے فائدہ کیلئے۔ درد سر۔ بخار۔ لرزہ ہر قسم کا درد۔ چیچک۔ آشوب چشم۔ طاعون۔ مرگی۔ زہر کا اثر۔ چوہے گیدڑ کی حفاظت کے نقش اور وظیفے اسکے علاوہ سورۂ مزمل کے وظیفے۔ بچے پیدا ہونے کے۔ دشمن مقہور کرنے کے۔ لڑکا پیدا ہونے۔ تنگی رزق دور ہونے۔ ذہن کی ترقی مفلسی دور ہونے۔ قید سے آزاد ہونے۔ بدنصیبی دور ہونے۔ کھیتی کی حفاظت۔ جن بھوت سے حفاظت مصیبتوں سے آزادی۔ دشمن کو برباد کرنا۔ گمشدہ کو حاضر کرنا۔ محبت و تسخیر۔ پانچوں وقت نماز کے وظیفے۔ نماز قضاء عمری کے وظیفے۔ ہر ختم خواجگان نقشبند۔ دعائے حیدری۔ اسم اعظم کا وظیفہ۔ الغرض دنیا کے ہر اس کام کا وظیفہ جو انسانی کوششوں سے بالاتر ہو اس کتاب میں موجود ہے۔ ہمیں مولانا عرشی کیلئے دعائے خیر مانگنی چاہئے کہ انہوں نے ان اوراد مندرجہ کو عام کر دیا۔ ۱۰۰ صفحے کی کتاب ہے۔ بہت عمدہ اور صحیح کتابت ہے اور قیمت صرف دس آنے ہے (۱۰ر)

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ان کے تراجم ہو رہے ہیں۔

- اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر ۸ر
- سوانح مولانا روم ۱۲ر
- سیرۃ النعمان۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تاریخی واقعات کا ذخیرہ ۱۲ر
- سفر نامہ روم و مصر و شام ۱۲ر
- الفاروق ۲ر
- الغزالی ۱۲ر
- المامون ۱۲ر
- مقالات شبلی ۱۲ر
- مجموعہ رسائل شبلی ۱۲ر
- مجموعہ نظم شبلی ۸ر
- بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء ۲ر
- قصہ معراج و معجزات مع قوانین ۱۲ر
- تاریخ القرآن ۱۲ر

ہندوستان کے مبلّغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

آپ اعلیٰ صوفیائے کرام کے سرتاج ہیں۔ حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے اسلئے نہیں گذرے کہ ارعقدہ بان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانح عمری نہیں ہے جو ان کے ان کمالات روحانی کا صحیح مظہر ہو۔ اور جس سے معلوم ہو کہ ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑہا تک کی تعداد کیونکر ہوگئی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ جن کا مزار مطہر پرانی دہلی میں مرجع خلائق ہے اور جو خود بھی اعلیٰ درجہ کے مبلغ اسلام تھے انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز کی سوانح عمری بہ نفس نفیس مرتب فرمائی اور اس میں سینہ بسینہ ملفوظات بھی درج کئے۔ خوش قسمتی سے اس کا بڑا حصہ جو دلیل العارفین میں بھی نہیں ہے قلمی کتابوں میں مل گیا ہے۔ اور اب ان کو اردو زبان میں یکجا ملا دیا گیا ہے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل انوکھی اور نئی سوانح عمری ہے آج تک اس نوع کی سوانح عمری شائع نہیں ہوئی۔ عمدہ کاغذ، عمدہ چھپائی ۸۰ صفحات کی ضخامت۔ بہت جلد منگا لیجئے ورنہ ختم ہو جائے گی قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکی ہیں۔ موصوف کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتابیں بھی جنہیں بہت پسند کیا جاتا ہے۔

- صبح زندگی ۱۲ر
- شام زندگی ۱۲ر
- شب زندگی ہر حصہ ۱۰ر
- نوحہ زندگی ۱۲ر
- طوفان حیات ۱۰ر
- جذبات آزادی ۲ر
- یاسمین شام ۱۲ر
- آفتاب دمشق ۱۲ر
- تیغ کمال ۱۲ر
- سمرنا کا چاند ۱۲ر
- ماہ عجم ۱۲ر
- عروس کربلا ۱۲ر
- منازل السائرہ ہر حصہ ۶ر
- قطرات اشک ۱۲ر
- جوہر قدامت ۱۲ر
- ستاروں کے اعلانات ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

اگر صحت نہیں تو زندگی بیکار ہے

(رجسٹرڈ) شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ بیس برس کے عرصے کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی۔ کاہلی۔ چہرے پر بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا۔ لہٰذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی مالکان شربت اکسیر نمبر ۱۱۴ کوٹھی نمبر ۔ کولوٹولہ اسٹریٹ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

بہار نکاح لیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھ کر ... لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

... المشتہر:۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل دہلی

شوگرنی چائے

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چائے جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ، زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے جو خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگرنی کا ایک پیالی پانی میں ڈال دیجئے نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چائے تیار ہے بس پی لیجئے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بنتی ہے۔ قیمت ۵ پیالی کا بکس ۱۰ر۔ ۲۰ پیالی ۱۲ر۔ نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن مقرر ہے۔

المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخراجات ڈاک و قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو ... روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو ... استعمال کرتا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت واپس ایک شیشی ... تین شیشی ... چھ شیشی ... بارہ شیشی دس روپیہ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہوکر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ر چار شیشی ... بارہ شیشی معہ محصول ...

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ ... قیمت ... معہ محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ... دھند جالا ... سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ...

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب ... مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ... تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس ... قیمت ... بکس سات روپیہ ...

منیجر ... آفس نمبر ۶ ڈاکخانہ ... سمری ضلع دربھنگہ

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

مفت!!! سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیج کر نمونہ کی دوا منگا لیجئے۔ شیشی کی قیمت دو روپیہ (عہ) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (سہ)

برص سفید یعنی سفید داغ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجئے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (عہ) چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچوں عورتوں اور ... کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ "راج وید کلکتہ")

سریع التاثیر اور مجرب دوائیں

معجون قدرت یہ معجون بھی قدرت الٰہی کا ایک نمونہ ہے۔ اگرچہ اسکے فوائد بہت ہیں لیکن قوت باہ کے لئے نہایت مفید و بےنظیر ثابت ہوئی ہے اسکے استعمال سے انسان اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ حسب دلخواہ لطف صحبت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ معجون بھوک کو بڑھاتی اور کثرت سے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ دودھ وغیرہ جسقدر کھایا جائے وہ سب ہضم ہو کر جزو بدن بنجاتا ہے جن اشخاص کو بوجہ سستی اعصاب یا ضعف باہ کے جماع پر قدرت نہیں ہے وہ بخوبی جماع پر قادر ہو سکتے ہیں۔ سن رسیدہ اشخاص اور ان لوگوں کیلئے جو اولاد سے محروم رہتے ہوں یا سرعت انزال کی وجہ سے نادم و پشیمان رہتے ہوں یہ معجون ایک غیر مترقبہ نعمت ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ر علاوہ محصول ڈاک خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک

تحفہ مستورات ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں کہ ان کے رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہیں جس کی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ ہر وقت چہرہ پژمردہ رہتی ہے۔ اس رطوبت کیوجہ سے حمل بھی قرار نہیں پاتا یا ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو شرطیہ رفع کرکے حمل پیدا کر دیتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ قیمت ... علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ:۔

حکیم حبیب الرحمٰن مہتمم دواخانہ عثمانی بجنور (یو پی)

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

ابوالاعلیٰ مودودی — مدیر مسئول محمد خصوصی

جلد ۴	دہلی یوم پنجشنبہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ ہجری۔ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء	نمبر ۳۵

نکاح مرتدہ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

جب ان کے اختیارات سلب ہوگئے تو انہوں نے قول بالتفریق کی تاویل کردی اور کہہ دیا کہ ارتداد سے نکاح اول فسخ نہیں ہوتا۔ عورت کو اختیار نہیں کہ کسی دوسرے سے نکاح کرے چنانچہ عبارت ذیل اسپر شاہد ہے۔

قال علیہ المصنف منہ ومن تصفح احوال نساء ما ناوما یقع منہن من موجبات الردۃ مکررا فی کل یوم لم یتوقف فی الافتاء بہذہ الروایۃ ام وفی النہر ولا یخفیٰ ان الافتاء بما اختارہ بعض ائمۃ بلخ اولیٰ من الافتاء بما فی النوادر ولقد شاہدنا من المشاق فی تجدیدہا فضلا عن جبرہا بالضرب ونحوہ ما لا یعد ولا یحد وقد کان بعض مشائخنا من علماء العجم ابتلی بامرأۃ تقع فیما یوجب الکفر کثیرا ثم تنکر وعن التجدید تأبی ومن القواعد ان المشقۃ تجلب التیسیر۔ منحۃ الخالق حاشیۃ بحر ج ۳ صفحہ

مذکورہ بالا سطور کے ملاحظے سے واضح ہو سکتا ہے کہ جن فقہائے مرتدہ کے نکاح کے فسخ اور حبس اور جبر علی الاسلام اور تجدید نکاح بالزوج الاول کا فیصلہ کیا ہے ان کا عدم قائلین بالفرقت کے ساتھ کوئی خلاف اور تنازع نہیں پہلی جماعت کے ساتھ زور بازو تھی جس کی بنا پر انہوں نے فرقت مانتے ہوئے اور حرمت کا حکم نافذ کرتے ہوئے زوج اول ہی کے ساتھ اس کا دوبارہ نکاح کر دیا۔ اور دوسری جماعت نے جب دیکھا کہ حکومت کے ہاتھ سے نکل جانے کی بدولت ارتداد اب حکم موت میں نہیں رہا۔ مرتدہ چلتی پھرتی آزادی سے حیات بسر کر رہی ہے کسی سے اسے کھٹکا نہیں۔ کسی کی پرواہ نہیں تو انہوں نے عدم وقوع فرقت کو اپنا مسلک قرار دیا۔ مگر مآل دونوں کا ایک ہی ہے

(جواب حصہ اول) ترجیح عدم ترجیح کا سوال وہاں پیدا ہو سکتا ہے جہاں دو قول باہم مختلف اور متضاد ہوں۔ یہاں در اصل اقوال میں کوئی اختلاف ہی نہیں۔ تاکہ کسی قول کے وجوہ ترجیح تلاش کئے جائیں۔

(وجہ ثالث کا جواب) فتاوی عالمگیری میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ مرتدہ کو آزادی دیجائے۔ اسکا جی چاہے کرے اگر جج صاحبان کو فتاوی عالمگیری میں سے فتویٰ دینا ہے تو اس کے مطابق ہم بھی عمل کرنے کو تیار ہیں۔ مرتدہ کو قید کیا جائے۔ ہر روز اسے کوڑے لگائے جائیں۔ اور اسے کسی دوسرے مرد سے نکاح کی اجازت نہ دی جائے۔ جیسے کہ فتاوی عالمگیری کی مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔

فتاوی عالمگیری کو محض مقصد برآری کے لئے اور لفظ تحریم سے فائدہ اٹھانے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کی اصلی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ عورت مذکورہ کی رضا عدم رضا کا کوئی اعتبار نہیں۔ بلکہ اسے جبرا اسلام میں واپس لاکر پہلے ہی شوہر سے اسکا نکاح کیا جائے۔

ریڈ صاحب کا یہ جملہ کہ "فتاوی عالمگیری ہندوستان کی عام سنی آبادی کے مذاق کے مطابق تصنیف ہوئی ہے"۔ اصلاح طلب ہے۔ اس لئے کہ اسلامی حکومت کے ہوتے ہوئے اگر فسخ اور حرمۃ کا حکم نہیں دیا گیا بھی ہو تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ بر تقدیر انہ بایں عام سنی محکوم آبادی بھی اسے اپنے مذاق کے مطابق جانتی ہے۔ حاشا و کلا کوئی غیرت مند اپنے حلقہ اثر میں اسے جائز نہیں رکھ سکتا۔ چہ جائیکہ اسلام۔

(وجہ ثانی کا جواب) یہاں سے وجہ ثانی کا جواب بھی واضح ہوگیا۔ ہندوستان یا غیر ہندوستان کے سنی مسلمانوں کا سوال یہاں نہیں کہ آیا ان کے ہاں فسخ رائج ہے یا عدم فسخ بلکہ ہر سلیم الفطرت خواہ ہندو ہو یا مسلم۔ عیسائی ہو یا یہودی سنی ہو یا غیر سنی۔ اس کی غیرت کسی طرح بھی گوارا نہیں کر سکتی کہ اس کی عورت بغیر اس کی مرضی کے اور وہ بھی مذہب کو ذریعہ بنا کر اس سے جدا ہو۔ البتہ فسخ کا حکم عیسائی مشنوں کے مذاق کے مطابق اور ان کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہو تو ہو۔

(وجہ رابع کا جواب) ہدایہ کی عبارت کو اپنے مفاد کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ ہدایہ میں ہے۔

ھکذا المرتدۃ لا یتزوجہا مسلم ولا کافر لانہا محبوسۃ للتامل وخدمۃ الزوج تشغلہا ولانہ لا ینتظم بینہما المصالح والنکاح ما شرع لعینہ بل لمصالحہ اھ ص ج ۲

دوسری جگہ ہے۔ واما المرتدۃ فلا تقتل لکن تحبس حتی تسلم لانہا امتنعت عن ایفاء حق اللہ تعالیٰ بعد الاقرار وتجبر علی ایفائہ بالحبس کما فی حقوق العباد اھ ص ج ۲

ولا ینکح مرتد ولا مرتدۃ احدا لان النکاح یعتمد الملۃ ولا ملۃ لہ وما ینتقل الیہ لا یقر علیہ ولان النکاح شرع للبقاء والمرتد یقتل فلا یحصل بہ ما شرع لاجلہ فلا یشرع والتاخیر ضرورۃ التامل وفیما وراء ما کان الاحیاۃ منہ واشتغالہ بالنکاح یشغلہ عن فوق حیاتہ لاجلہ وکذا المرتدۃ لانہا تحبس للتامل وخدمۃ الزوج تشغلہا عنہ ولان النکاح شرع لمصالحہ وہی السکنی والازدواج والتوالد والتناسل لا لعینہ فاذا فات ما شرع لہ لم یشرع اصلا الا تری ان البہیم لما کانت شرعہا الا لافادۃ

الملک لم یشرع فی محل لا یقبلہ حکمہ وکذا النکاح۔ (زیلعی شرح کنز الدقائق صفحہ ج ۲)

معلوم نہیں کہ جج صاحبان نے ہدایہ کی کونسی عبارت سے یہ استنباط کیا ہے کہ عورت شوہر اول کو نہ دیجائے۔ ہدایہ کی مذکورہ عبارات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو جبرا مسلمان کیا جائے۔ اور اسے کسی دوسرے کے حوالہ نہ کیا جائے بلکہ اسکو قید رکھا جائے۔ تا وقتیکہ اسلام لائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جج صاحبان کو اس سمجھنے میں ہملٹن صاحب نے پھنسایا ہے۔ انہوں نے ترجمہ ہدایہ میں اپنی سمجھ کے مطابق دانستہ یا نادانستہ کسی قسم کا تصرف کر دیا ہوگا۔ جب سے غلط فہمی پھیلی

(وجہ خامس کا جواب) عدم فسخ کا قول صرف دبوسی اور صفار کا نہیں۔ بلکہ علماء سمرقند اور بلخ وغیرہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ عموماً اسلامی آبادی میں اسوقت اسی قانون کو دستور العمل بنایا جاتا ہے کہ مرتدہ کے ارتداد کے بعد اسکا نکاح اپنے شوہر سے فسخ نہیں ہوتا۔

(نوٹ) مذکورہ بالا صورت میں حکام وقت جو فیصلہ صادر کیا کرتے ہیں وہ کسی روایت کے بھی مطابق نہیں نہ فسخ والوں کی رائے کے مطابق ہے اور نہ ہی عدم فسخ والوں کی منشا کے مطابق ہے۔ اور کہا یہ جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات نکاح طلاق وغیرہ میں حکومت کسی قسم کی دست اندازی نہیں کرتی۔ بلکہ شریعت اسلامی کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل شریعت اسلامیہ کے خلاف فیصلہ ہے۔ جس کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۵ے ر	۶ے ر
ششماہی	۳ے ر	صہ ر
فی پرچہ	۱ر	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹
تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چسپاں۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مذکورہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

محبوب حیرت

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

برص یعنی بدن کے سفید داغ

دفتر معالج برص نمبرا در بھنگہ (بہار)

قرآن شریف تقطیع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

انا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۰ بمبئی نمبر ۹

پینٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پینٹ خضاب آتا ہے — جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی تجھے نجات — مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ۔ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجیے یہ بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
۱۱ رجمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۲)

اس بحث سے معلوم ہوا کہ انگریزی حکومت کے ماتحت مسلمانوں کے لئے دو قسم کی مشکلات ہیں ایک یہ کہ شرع اسلامی کا جو قانون "محمڈن لا" کے نام سے جاری ہے وہ نہایت ناقص ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی صورت تنفیذ غلط اور شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ ان دونوں قسم کے نقائص سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں انہیں ایک حد تک تفصیل سے بیان کرنا اس صورت حال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے جس کا مسلمان عورتوں کے ارتداد کے مسئلہ میں ہمکو مقابلہ کرنا ہے۔ اس سے ہمیں ان دقتوں کو دور کرنے کی تدابیر دریافت کرنے میں بھی آسانی ہوگی جو اسوقت ہمیں درپیش ہیں۔

موجودہ "محمڈن لا" جو ہندوستان کی عدالتوں میں رائج ہے اسکے اصلی ماخذ صرف پانچ ہیں :۔

۱۔ ہیملٹن کا ترجمہ ہدایہ جو ۱۷۹۱ء میں شائع ہوا۔ یہ اصل عربی کا نہیں بلکہ خود ہیملٹن کے بقول ایک نہایت بھس پھسے فارسی ترجمہ کا ترجمہ ہے۔

۲۔ سر ولیم جونز کا ترجمہ سراجیہ جو ۱۷۹۲ء میں شائع ہوا۔ اس پر مترجم نے شریفیہ کی مدد سے شرح لکھی۔

۳۔ میتھیوز کا ترجمہ مشکوٰۃ جو ۱۸۰۹ء میں شائع ہوا۔

۴۔ میکناٹن کی اصول و نظائر شرع محمدی (Principles and Precedents of Mohammadan Law) جو ۱۸۲۵ء میں شائع ہوئی۔ یہ ان فتاوی کا مجموعہ ہے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کی عدالتوں میں پیش آمدہ مسائل پر مسلمان علماء نے دئے تھے۔

۵۔ بیلی کی تلخیص فتاوائے عالمگیری جو ۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی۔

ان کے علاوہ قرآن مجید سے بھی مسائل اخذ کئے گئے ہیں مگر ان میں عموماً سیل اور پامر کے تحرف ترجمے اور ریورینڈ وہیری کی مخالفانہ تفسیر قرآن (Commentary on the Koran) ہمارے مصنفین "شرع محمدی" کے پیش نظر رہی ہے۔ کیونکہ اصل وحی کی زبان سے عموماً وہ نابلد ہوتے ہیں اور اسلئے عربی کی تمام تفاسیر سے بھی وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

انگریز مصنفین نے جو کچھ لکھا ہے وہ کلیۃً انہی کتابوں سے ماخوذ ہے اور فقہ اسلامی کے متعلق یہی مختصر و محدود معلومات محمڈن لا کی کل کائنات ہے۔ بعض لوگوں نے وسیع پیمانہ پر فقہ اور حدیث کی مستند کتابوں سے بھی مدد لیکر کتابیں لکھی ہیں، مثلاً امیر علی، جسٹس ملا اور مسٹر طیب جی۔ مگر علاوہ ان نقائص کے جو ان کی مجتہدانہ آزاد خیالی سے پیدا ہوئے ہیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی کتابوں سے ان یورپین ججوں اور یورپین تعلیم یافتہ منصفوں کی دماغی حالت کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا جو شرع اسلامی کی حقیقت اور اسکے علوم سے قطعی نابلد ہوتے ہیں اور جو اپنی عقلی موشگافیوں سے اس کے خط و خال کو بالکل مسخ کر دیتے ہیں۔ ان یورپین ججوں کے ہاتھوں میں اسلامی قانون کی بالکل ایسی ہی کیفیت ہو گئی ہے جیسے ایک اناڑی آدمی کو مشین چلانے کا کام سپرد کر دیا جائے اور وہ اس کے کل پرزوں سے ناواقف ہونے کے باوجود اسے چلا کر اپنی جودت و ذکاوت کا ثبوت دینا چاہتا ہو۔ دوسری آمدہ

جزئیات سے جب وہ اصولی احکام کو تطبیق دیتے ہیں اور خصوصاً مختلف فیہ مسائل میں جب وہ اپنی عقل و اجتہاد سے ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں تو وہ اسلامی شرع سے بالکل الگ ایک اور ہی چیز بن جاتی ہے۔ اس پر مزید مصیبت یہ ہے کہ انگریزی قانون کی رو سے جب ایک مسئلہ عدالت میں کسی خاص صورت سے طے ہو جاتا ہے تو پھر وہ قانون کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور انگریزی اصول کے مطابق ہر عدالت کو اس نظیر کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ سر نیوٹ ولسن نے اپنی اینگلو محمڈن لا میں صاف لکھا ہے کہ :۔

"اس طرح ایک فیصلہ یا چند مسلسل فیصلوں سے جو قانون بن جاتے وہ بہت ممکن ہے کہ اکثر حالات میں قدیم مستند کتابوں کی اسپرٹ یا موجودہ مسلمانوں کے تعامل اور مسلمہ توقعات یا دونوں کے خلاف ہو، مگر ایسی حالت میں عدالتیں اس خرابی کے علاج سے بالکل قاصر ہیں۔ ہمارے روایتی انگریزی اصول پابندی نظیر کے مطابق ایک زیادہ قابل جج ایک کم قابل پیش رو کے فیصلہ کی پابندی پر مجبور ہے"

ظاہر ہے کہ یہ پابندی نظیر کا اصول شرع اسلامی کی اسپرٹ کے بالکل خلاف ہے۔

ان بنیادی نقائص پر مستزاد وہ نقائص ہیں جو انگریزی حکومت نے قصداً اپنے مصالح کی بنا پر پیدا کئے ہیں۔ اس نے اسلامی قانون شہادت کو موقوف کر کے انگریزی قانون شہادت رائج کیا جس سے اسلامی شریعت کے مطابق فصل قضایا کی بنیاد ہی کھوکھلی ہو گئی۔ اس نے ارتداد کے متعلق تمام قیود کو جو شریعت نے عائد کی تھیں بالکل اڑا دیا حتی کہ وراثت کے متعلق بھی کوئی قید نہیں رکھی جس سے ایک شخص مرتد ہو کر بھی اپنے مسلمان باپ کی وراثت کا حقدار ہو سکتا ہے۔ اس نے بلوغ کے متعلق اسلامی قانون میں ترمیم کر دی ہے اور شرعی بلوغ کو صرف نکاح و طلاق ہی تک محدود رکھا ہے۔ اس نے اسلامی قانون تعزیرات کو بالکل موقوف کر دیا ہے جس سے مسلمانوں کی مذہبی زندگی بالکل تباہ ہو گئی ہے اور ہو رہی ہے۔ مسلمان انگریزی حکومت کی بخشی ہوئی قانونی آزادی کے ماتحت کھلے بندوں شراب پیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، شدید ترین کبائر کے مرتکب ہوتے ہیں، اور کوئی قوت نہیں ہے جو انہیں اس سے روکے اور مذہب کی پابندی پر مجبور کرے۔ اس نے شرع اسلامی کے بالکل خلاف زنا کی دو قسمیں زنا بالجبر اور زنا بالرضا کر کے آخری قسم کو قانون کے ماتحت جائز قرار دیا ہے اور یہ قانون مسلمانوں پر بھی غیر مسلموں کی طرح حاوی ہے۔ وہ اپنے آپ کو خود غلطی و صحت کا معیار سمجھتی ہے اور جن چیزوں کو وہ اپنے خیال میں غلط سمجھتی ہے انہیں موقوف کر دینا بھی اپنا حق سمجھتی ہے۔ اس کے نزدیک ساری اسلامی شریعت غلط ہے مگر اس نے اس کا ایک حصہ حذف کر کے دوسرا حصہ جو باقی رکھا ہے اس کی وجہ بھی یہ نہیں ہے کہ وہ اس دوسرے حصہ کو پہلے سے نسبتہً بہتر سمجھتی ہے بلکہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ لاطینی مثل (Volenti non fit injuria) یعنی "رضامندی کی صورت میں کوئی غلطی غلطی نہیں ہے" کے مطابق محض اس خیال سے اسے جائز رکھتی ہے کہ مسلمان اس کو جاری رکھنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ کچھ یہ بات نہیں ہے کہ ہم نے خود ہی یہ خیال انگریزی حکومت کی طرف منسوب کر دیا ہو، بلکہ ٹھیک یہی الفاظ ہیں جو محمڈن لا کے ایک ممتاز انگریز مصنف نے استعمال کئے ہیں۔

یہ تو وہ نقائص ہیں جو ولسن کے بقول (Judge made) ججوں کے بنائے ہوئے انگریزی اسلامی قانون (Anglo Mohammadan Law) میں فنوف نوساسی حیثیت سے موجود ہیں۔ اب ذرا انکی صورت تنفیذ پر ایک نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ اس کے ماتحت مسلمانوں کی مذہبی زندگی میں کس قدر مشکلات ہیں۔

اسلامی شریعت میں قاضی کا تقرر فرض ہے۔ فقہ کی تمام کتابوں میں نہایت تاکید کے ساتھ نصب قاضی پر زور دیا گیا ہے بلکہ اس کی فرضیت کو فرضیت محکمہ قرار دیا گیا ہے جس میں نسخ و انتساخ کا کوئی احتمال ہی نہیں ہے۔ کان نصب القاضی لاقامۃ الفرض فکان فرضا ضرورۃ وقد سماہ محمد فریضۃ محکمۃ لانہ لا یحتمل النسخ لکونہ من الاحکام التی عرف وجوبھا بالعقل والحکم العقلی لا یحتمل الانتساخ (کذا فی بدائع الصنائع) مسلمانوں کے سینکڑوں معاملات جو روز مرہ پیش آتے ہیں قضائے قاضی کی شرط سے مشروط ہیں اور بغیر اسکے شرعاً جائز طریقہ پر طے نہیں ہو سکتے۔ بہت سے اہم اور نازک مذہبی معاملات ایسے ہیں جنمیں قضائے قاضی کے بغیر

مسلمانوں کو ناقابل برداشت مشکلات پیش آتی ہیں اور اگر وہ شرعی قاضی کے سوا کسی اور طریقہ پر انکو طے کریں تو وہ معاملات فاسد ہو جاتے ہیں۔ مثلاً شوہر عنین ہو اور عورت اس سے الگ ہونا چاہے تو قاضی کے سوا کوئی اور تفریق نہیں کرا سکتا۔ عورت کا خاوند مفقود الخبر ہو تو یہ صرف قاضی ہی کا منصب ہے کہ اسے میت قرار دیکر عورت کو نکاح ثانی کی اجازت دے۔ اگر کوئی شخص محرمات میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر لے اور عورت کو نہ چھوڑنا چاہے تو قاضی کے بغیر عورت اس سے الگ نہیں کی جا سکتی۔ کسی نابالغہ لڑکی کا نکاح ولی غیر جابر نے کیا ہو اور وہ سن بلوغ کو پہنچ کر اسے قبول نہ کرے تو قاضی شرعی کے سوا اس نکاح کو کوئی فسخ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر ظلم و ستم کرتا ہو اور وہ اسکے پاس نہ رہنا چاہتی ہو تو قضائے قاضی کے بغیر وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی شخص پر حرمت مصاہرت یا اور کسی صورت سے اس کی بیوی حرام ہو گئی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دیتا ہو تو صرف قاضی ہی اس کے نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔ یہ اور ایسی ہی بہت سی صورتیں ہیں جن میں قاضی کے بغیر یا تو ہزاروں خاندانوں میں زنا ہو رہی ہے اور ناجائز بچے پیدا ہو رہے ہیں، یا مسلمانوں کے گھر آتش کدے بنے ہوئے ہیں اور ہزارہا بے گناہ زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں۔ مسائل نکاح و طلاق کے علاوہ وقف، میراث، نسب وغیرہ کے بیشمار مسائل ایسے ہیں جنمیں قضائے قاضی ضروری ہے اور اگر قاضی کے سوا ان میں کوئی اور حاکم فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ ناجائز اور ناقابل اعتبار ہے۔

قاضی کے لئے کتب فقہ میں چند شرائط مقرر ہیں جنکے بغیر اس کی ولایت صحیح نہیں ہوتی۔ فتاوائے عالمگیریہ میں ہے کہ الصلاحیۃ للقضاء حتی یجتمع فی المولّی شرائط الشہادۃ کذا فی الہدایۃ من الاسلام والتکلیف والحریۃ وکونہ غیر اعمی ولا محدود فی القذف ولا اصم ولا اخرس۔ یعنی قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو، مکلف یعنی عاقل و بالغ ہو، آزاد ہو، اندھا نہ ہو، قذف میں سزا نہ پا چکا ہو اور بہرا گونگا نہ ہو۔ اور جامع الرموز میں ہے کہ اھلہ اھل الشہادۃ ای المستحق للشہادۃ بالاسلام والحریۃ والعقل والبلوغ مستحق للقضاء یعنی اس کا اہل وہ ہے جو مسلمان آزاد عاقل اور بالغ ہو۔ جو شہادت کا اہل ہے وہی قضا کا بھی اہل ہے۔ اس میں سب سے پہلی شرط مسلمان ہونے کو قرار دیا گیا ہے اور یہ ایسی شرط ہے جس کے بغیر قاضی ہو ہی نہیں سکتا۔ علماء کو تو یہاں تک اصرار ہے کہ قاضی کو مسلمان ہونے کے ساتھ عادل و مجتہد بھی ہونا چاہئے لیکن عامہ فقہا عدل و اجتہاد کو شرط اولویت قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمان قاضی اگر فاسق بھی ہو تو قابل برداشت ہے، مگر غیر مسلم کسی قابلیت و اہلیت کا بھی ہو منصب قضا کا اہل نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کہ واھلہ اھل الشہادۃ والفاسق اھلہا فیکون اھلہ لکنہ لا یقلد وجوبا و یاثم مقلدہ کقابل شہادتہ۔ اس اولین اور سب سے زیادہ ضروری شرط کے لحاظ سے کوئی یورپین، کوئی عیسائی، کوئی ہندو جج قاضی نہیں ہو سکتا اور نکاح، طلاق، میراث، وقف وغیرہ اسلامی مسائل میں اس کو فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مگر انگریزی حکومت کے ماتحت نہ تو کوئی محکمہ قضا ہے جس میں مسلمانوں کے شرعی معاملات طے کئے جاتے ہوں اور نہ اس قسم کی کوئی قید ہے کہ مسلمانوں کے شرعی معاملات صرف مسلمان ججوں یا منصفوں کی عدالتوں میں طے ہوں۔ عموماً نکاح، طلاق، وقف، میراث وغیرہ کے مقدمات انگریز، ہندو، عیسائی ججوں کی عدالتوں میں جاتے ہیں وہی فسخ کراتے ہیں، وہی وارث مقرر کرتے ہیں، وہی نابالغوں کے ولی بنتے ہیں، وہی تعیین نسب کرتے ہیں اور وہی وہ سب کچھ کرتے ہیں جو اسلامی قاضی کا کام ہے۔ حالانکہ ان معاملات میں ان کے فیصلے اسلامی شرع کی رو سے بالکل بے اثر اور کالعدم ہیں اور ان کی تعمیل غیر صحیح ہے۔ پس آج تک انگریزی عدالتوں میں غیر مسلم ججوں نے جتنے نکاح فسخ کئے ہیں اور جتنی تفریقیں کرائی ہیں وہ سب ناجائز تھیں، انکے فیصلہ پر جو عمل کیا گیا وہ شریعت کے مطابق نہ تھا، ان کے فیصلہ سے فائدہ اٹھا کر جتنے جدید نکاح ہوئے سب غیر معتبر ہوئے۔ اور ان نکاحوں سے جتنی اولاد ہوئی اس کے صحیح النسب ہونے پر بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ غور کیجئے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت ہے جس میں محض منصب قضا نہ ہونے کے باعث ہندوستان کے مسلمان مبتلا ہیں۔

اگر مسلمان خود اپنے انتخاب سے کسی کو قاضی بنا لیتے ہیں تو وہ قاضی نہ ہوگا صرف حکم ہوگا، اور حکم بغیر تراضی طرفین کے فیصلہ

صادر نہیں کر سکتا۔ عالمگیریہ میں ہے کہ اذا اجتمع اھل بلد علی رجل وجعلوہ قاضیا یقضی فیما بینہم لا یصیر قاضیا یعنی اگر کسی جگہ کے باشندے ایک شخص پر اتفاق کر کے اسے فصل قضایا کے لئے مقرر کریں تو وہ قاضی نہ ہوگا۔ قاضی کے لئے ولایت عامہ شرط ہے اگرچہ وہ زمان و مکان و حوادث سے مقید ہی کیوں نہ ہو چنانچہ عالمگیریہ میں آتا ہے کہ القضاء فی الشرع قول ملزم یصدر عن ولایۃ عامۃ۔ مگر حال یہ ہے کہ حکومت کی طاقت اور قوت تنفیذ کے بغیر ولایت عامہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ صحیح ہے کہ تراضی مسلمین سے بھی ولایت عامہ ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس دور حریت و آزادی اور اس دور بے قیدی و بے دینی میں جبکہ مسلمان اغراض پرستی اور ہوائے نفسانی کے مرض میں مبتلا ہیں یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اپنے ہی بنائے ہوئے قاضی کے مخالف فیصلوں کو بھی اسی طرح قبول کر لیں جس طرح وہ موافق فیصلوں کو قبول کر لیتے ہیں۔ پھر جہاں قاضی کی عدالت سے کسی نے بے اطمینانی وبے اعتمادی کا اظہار کیا تو تراضی مسلمین ختم ہوئی اور ولایت عامہ رخصت۔ لیکن اگر مسلمانوں نے رد المختار کے اس فتوے پر کہ اما بلاد علیہا ولاۃ کفار فیجوز للمسلمین اقامۃ الجمع والاعیاد ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین، عمل بھی کیا اور اس کو صحیح معنوں میں تراضی مسلمین حاصل ہو بھی گئی تو حکومت قضائے مبرم کی طرح سر پر بیٹھی ہے، اس کی عدالتیں نہ صرف یہ کہ اپنی بالا تر حکومت کے بل پر اسکے فیصلوں کو توڑ دینگی بلکہ قاضی اور اس کے ساتھ وہ مسلمان بھی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے جو اس کے فیصلوں پر عمل کریں۔ (باقی)

غلط بیانیوں کی ناکافی تردید

ریاست حیدر آباد کے معاملات کے متعلق حکومت ہند نے جو پریس کمیونک شائع کیا ہے اس سے یہ تو ضرور ظاہر ہو جاتا ہے کہ ڈیلی میل جن افواہوں کو معتبر خبروں کی صورت میں شائع کر کے دنیا کو دھوکے میں ڈال رہا ہے وہ بالکل غلط ہیں مگر اس سے مسلمانان ہند کو کامل اطمینان حاصل نہیں ہوتا اور حضور نظام کے خلاف حکومت کی کارروائیوں کے متعلق جو مکدر فضا پیدا ہو گئی ہے وہ بدستور قائم رہتی ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ بمبئی کے ایک اخبار کی خبریں غلط ہیں تو بھی اس کا فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ صحیح خبریں کیا ہیں۔ اگر حکومت نے اپنا سرکاری اعلان شائع کرنا ہی مناسب سمجھا تھا تو بہتر ہوتا کہ وہ شروع سے اب تک کے تمام تفصیلی واقعات کو روشنی میں لا کر ایک ایسا صحیح اور مکمل بیان دیتی جس سے تمام معاملات صاف طور پر ظاہر ہو جاتے اور یہ کشمکش جو مسلمانان ہند کے دلوں کو مضطرب کر رہی ہے باقی نہ رہتی۔ غلط افواہوں کی پوری طرح تردید نہ کرنا اور ان کی مدد سے مخالفین ریاست کو اپنا پروپیگنڈا کرنے کا موقع دینا حکومت کی مجرمانہ غفلت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جس کی تلافی اسے جلد سے جلد کرنی چاہئے۔

بالڈون کی مسرت

لالہ لاجپت رائے اور پنڈت مالویہ .... جوابی تعاون کی حمایت کے نام سے انگریزی حکومت کے قیام و بقا کیلئے جو شاندار کوششیں کر رہے ہیں اسکے لئے وہ یقیناً تمام برطانی مدبرین کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں اور بڑی احسان فراموشی ہوگا اگر وائٹ ہال میں انکی خدمات کا اعتراف نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ لارڈ برکن ہیڈ ہمیشہ وضع احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان حضرات کی ہمت افزائی کرتے رہتے ہیں اور اب مسٹر بالڈون نے گلڈ ہال میں تقریر کرتے ہوئے علانیہ اس صورت حال پر اظہار مسرت کیا ہے جو بعض انہی بزرگوں کی مساعی جمیلہ سے پیدا ہوئی ہے۔ سر لارڈ میور کی شاندار ضیافت میں جہاں انگریزی پبلک لائف کا سارا عطر کھنچ کر آ گیا تھا اور مستعمرات کے بڑے بڑے مدبرین مجتمع تھے، برطانی وزیر اعظم نے جسطرح دل بڑھانے والے الفاظ کیساتھ ان گھر پھونک کر تماشا دکھانے والے لیڈروں کی خدمات پر تحسین و آفرین کے پھول برسائے ہیں وہ انگریزوں کی روایات قدرشناسی اور ہمارے ہندو لیڈروں کی غدارانہ مساعی دونوں کے شایان شان ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:۔

"آج میں ہندوستان کے متعلق اس سے بدرجہا زیادہ پرامید باتیں کر سکتا ہوں جو گذشتہ کئی سال سے میرے اور میرے پیشرو ارکان کیلئے ممکن تھیں۔ ہمیں ہندوستان کے

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

اس سال بادشاہ افغانستان کے صاحبزادے بلند اقبال یورپ کی سیر کو تشریف لے گئے۔ یورپین اخبارات کو تو تل کا بیل بنانے کی عادت ہے ہی، انہوں نے اس بدوی شہزادے کا مذاق ہی اڑانا شروع کر دیا۔ الف لیلہ اور گل بکاولی کی خوب پھبتیاں کسی گئیں۔ جب یہ جھوٹی سچی خبریں ہندوستان پہنچیں تو یہاں کے اخبارات نے بھی غیبت کے طوفان اور بہتان کے پل باندھے۔ حالانکہ ان واقعات پر اظہار رائے سے پیشتر مناسب یہ تھا کہ ہندوستان کے بہترین ثقہ لیکن خوش عقیدہ افراد کا ایک وفد کسی رئیس یا نواب و تعلقہ دار کی سرپرستی میں سیدھا لندن جاتا اس معاملہ کی تحقیق کرتا .... تھیٹر بائسکوپ کے مہروں سے بیانات لئے جاتے، تصویر اور فلموں کی بابت عقدہ حل ہوتا، جو اصل واقعہ کے گواہ ہیں ان کی شہادت قلمبند ہوتی۔ اخبارات کے ایڈیٹروں کا حلفیہ اقرار لیا جاتا، فٹ بال اور ہاکی کھیلنے والوں کے ہاتھ پر انجیل رکھ کر شہادت لیجاتی۔ الغرض جب تک اس کمیشن کی رپورٹ ملک میں شائع نہ ہوتی ہر قسم کے اظہار خیال سے اجتناب کیا جاتا۔

ایک ادنی مسلمان کی جانب بھی سوء ظن کرنا گناہ ہے چہ جائیکہ ایک پختہ مسلمان، کتاب و سنت کا پیرو، سلف صالح کا مقلد، ملک الحجاز کا بیٹا، محمد بن عبد الوہاب نجدی کا متبع، مطلع قرن الشیطان کا باشندہ، جوان صالح پر اس قسم کے الزامات۔ یہ مذہبی تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔ ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو خدا جانے کیا ہو گیا ہے، ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم ہے امیر فیصل نے یہ تبلیغ اسلام ہی کی نیت سے کیا ہو۔ اور یہ جو کچھ کیا ہے اس سے محض تالیف قلوب مقصود ہو۔ تاکہ لندن کے لوگ اسلامی اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح بھی تو یورپ گئے تھے پھر ان پر بھی اعتراض کرو۔ خواجہ کمال الدین روز جاتے رہتے ہیں۔ کوئی لندن جانا گناہ تو نہیں ہے۔ لالہ لاجپت رائے کئی دفعہ جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر انصاری ابھی ابھی برس ہو کر آئے ہیں اسی طرح یہ حجازی پرنس بھی کسی اہم اسلامی مصلحت کے لئے لندن گیا ہوگا۔

خیر صاحب تھیٹر دیکھنا، بائسکوپ میں جانا، فٹ بال یا ہاکی دیکھنا، تصویروں کے گلے لگنا یا تختہ لٹکانا۔ یہ کام سب ہی بچے ہیں کیا کرتے ہیں۔ آخر وہ کونسی کشش ہے جس میں بچہ کانپ نہیں ہوتا۔ عنفوان شباب میں سب سب کچھ کیا کرتے ہیں خدانخواستہ شاہزادہ کے متعلق اور کوئی ایسی ویسی خبر تو نہیں آئی۔ جو موجب اعتراض ہوتی۔ یا کتاب و سنت کے معیار سے گری ہوئی ہوتی۔

سچ تو یہ ہے کہ اس نوجوان شاہزادے کو لندن میں بھی حجاج کے آرام و آسائش بلکہ سیر و تفریح کی فکر ہی دامنگیر رہی جوں ہی اس نے فٹ بال کا کھیل دیکھا فوراً حجاز کے لئے دعوت دیدی تاکہ مختلف مقامات سے آنے والے حجاج جو سفر کی تکالیف

نتائج انتخابات کے متعلق کوئی مبالغہ آمیز پیشینگوئی تو نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ ہم بڑی گہری دلچسپی کے ساتھ نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں اور ہمیں اس امر کا قوی امکان پیدا ہو جانے سے خوشی ہے کہ اب ہندوستان میں نان کوآپریشن کی پالیسی کو غلط اور ناکارہ تسلیم کر لیا جائیگا۔"

یہ الفاظ کافی سے زیادہ واضح ہیں اور اگر ہندوستان کے ووٹران کا صحیح مفہوم نہ سمجھیں تو انکی عقل و دانش پر ہزار افسوس ہے۔ کیا اب بھی کسی کو شک باقی ہے کہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کو ووٹ دینا بالڈون اور برکن ہیڈ کو ووٹ دینا ہے؟

برداشت کر کے مجاز میں۔ ان کو فٹ بال کا میچ دکھا کر خوش کیا جائے۔

بعض عیاش مزاج کہا کرتے ہیں کہ تھیٹر کے ذریعہ بھی ہزاروں کو ہدایت ہوتی ہے۔ جو لوگ کبھی وعظ یا قرآن نہیں سنتے وہ تھیٹر ہی کے ذریعہ کچھ نیک باتیں سن لیتے ہیں اور تماشہ ہی کے بہانہ ان کے کان پند و نصائح سے مستفید ہو جاتے ہیں۔ عین اسی طرح امیر فیصل نے بھی ترویج حج کے لئے فٹ بال کی ٹیم کو دعوت دی ہے ہمارا خیال ہے اگر حجاز میں یہ میچ جم گیا تو علیگڈھ کالج کے اولڈ بوائز میں سے کوئی بھی بدوں حج کے نہ رہے گا۔

اور ایک بوڑھے بابا کا لگایا ہوا میلہ جب واقعی میلہ ہو جائیگا تو سرسید کی روح اپنی تفسیر القرآن پر فرشتوں کے جھرمٹ میں فخر کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ اور علیگڈھ کی برکتوں سے حجاز بھی مالا مال ہو جائیگا۔

اب سوال یہ ہے کہ فٹ بال کی ٹیم کے لئے میدان کونسا مقرر ہوگا اس چیز کو اب کے خاص طور پر موتمر میں طے کرنا چاہئے۔ بلکہ اس کے لئے ایک وفد توفیق شریف کی وساطت سے بھیجا جائے تاکہ ہندوستان کی ٹیموں کے متعلق عالم اسلامی کے نمائندوں سے مشورہ کر کے کوئی امر طے کرے۔

گذشتہ موتمر میں مسعی کی (صفا اور مروہ کا درمیانی راستہ) توسیع کے متعلق مفصل بحث ہو چکی ہے۔ لیکن اگر لندن کی ٹیم کو یہ جگہ دی گئی تو حجاج کو بہت تکلیف ہوگی۔ اگرچہ ہندوستان سے اس دفعہ حجاز کانفرنس کی تجویز کے موافق کوئی نہ جائے گا۔ اور جب یہ خبر عالم اسلام میں پہنچے گی تو وہاں سے بھی کوئی نہ آئے گا لیکن نجدی تو ضرور آئیں گے۔ اس لئے صفا اور مروہ کے درمیان فٹ بال سے حاجیوں کو ضرور تکلیف ہوگی۔

ہاں اگر رابغ سے لیکر مستورہ تک کا میدان لندن کے مہمانوں کو دیدیا جائے تو پھر فٹ بال کا مزہ آئے۔ ہندوستان میں تو آدمیوں کی طرح زمین کا بھی کال ہے۔ لیکن حجاز میں سینکڑوں میل کے میدان پڑے ہیں۔ رابغ کے میدان میں تو ریت ہے اور نہ پہاڑ ہیں۔ ہم سے پوچھو تو یہ زمین ہاکی اور فٹ بال کی جان ہے۔ بشرطیکہ موتمر اس کو تسلیم کر لے اور ملک الحجاز نفاذ کی اجازت دیدیں۔

کیا فرماتے ہیں ہندوستان کے علماء حنابلہ اس مسئلہ میں کونسی بہتر ہے۔ یا رابغ و مستورہ۔ بینوا توجروا۔

بالذی اکاء اللہ علی اماما یہ ممن للطائف معہ انہ کما احتقم علیہ من حیل ولا بھاکاب ولکن اللہ یسلط ملوکہ علی من یشاء واللہ علی خبیر الظالمین قدیر۔

کم استطاعت طلبا کے لئے رعایتی اعلان ختم ہو گیا

اہل خیر حضرات توجہ فرمائیں

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمیں کم استطاعت طلبا کو نصف قیمت پر اخبار دینے کا جو اعلان کیا گیا تھا اس کے جواب میں اس قدر درخواستیں موصول ہوئی ہیں کہ ہم ہر درخواست کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہیں۔ ان درخواستوں میں سے تین کا انتخاب ہو چکا ہے اور ان کے نام اخبار جاری کر دئے گئے ہیں۔ اب کوئی صاحب تکلیف نہ فرمائیں۔ البتہ ہم ان اہل خیر حضرات کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو اپنا روپیہ بہترین مصرف میں صرف کرنا چاہتے ہیں کہ نادار اور کم استطاعت طلبا کو جو مذہبی و سیاسی معلومات حاصل کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ مگر کسی موقر اخبار کی خریداری سے معذور ہیں۔ امداد دینا اور ان کے لئے زندگی و ہدایت کے صحیح طریقوں کا علم بہم پہنچانا ایک بہت بڑی دینی و ملی خدمت ہے۔ اگر جمعیۃ علماء خود اخبار کی مالی مشکلات کے باعث کثیر نقصان برداشت نہ کر رہی ہوتی تو وہ خود ہی اس قسم کی رعایت کا اعلان کر دیتی۔ مگر اس وقت سوائے اس کے کہ اہل ثروت حضرات اپنا دست اعانت دراز فرمائیں اور کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

خواتین و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ:۔
زید نے زینب بنت حمیدہ سے عقد کیا جس کو کئی برس گذر گئے۔ اور اس درمیان میں ایک لڑکا بھی ہوا۔ مگر زید اور حمیدہ نے ایک ہی عورت آمنہ کا دودھ پیا ہے جس کا کہ ان لوگوں کو علم شادی کے قبل ایک دوسرے کے پینے کا نہ تھا۔ حمیدہ نے آمنہ کا دودھ اسوقت پیا جب اس کے ایک لڑکی بتول پیدا ہوئی اور زید نے دودھ اسوقت پیا جب آمنہ کے ابوالقاسم پیدا ہوا بعد دو لڑکا پیدا ہونے آمنہ کے بعد بتول کے۔ اس کی گواہی اس صورت سے ہے کہ ابوالقاسم یعنی آمنہ کا لڑکا جو مذہب اسلام کا صحیح معنوں میں پیرو ہے اور تعلیم یافتہ شخص ہے۔ اور جس کا جو تھا دودھ زید نے پیا ہے کہتا ہے کہ میری والدہ مجھ سے اکثر تذکرہ کرتی تھی کہ زید اور حمیدہ نے میرا دودھ پیا ہے اور وہ لوگ ہمارے رضاعی بھائی بہن ہیں۔ زید کی دادی جو ابھی زندہ ہے اور حمیدہ کی بھی نانی ہوتی ہے اور برابر رمضان شریف وغیرہ کا روزہ رکھتی ہے کہتی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے آمنہ کو زید اور حمیدہ کو دودھ پلاتے دیکھا ہے جب حمیدہ چار مہینہ کی تھی اور زید دو یا پونے دو برس کا۔ ایک اور عورت ہے جو برابر پنجگانہ نماز ادا کرتی ہے اور زید اور حمیدہ کی عزیز بھی ہوتی ہے کہتی ہے کہ میرے سامنے آمنہ نے مرتے وقت زید اور حمیدہ کا دودھ بخشا ہے۔ زید کی پھوپھو کہتی ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے زید کو آمنہ کا دودھ پیتے ہوئے دیکھا تھا دو برس کی عمر کے اندر میں۔ حمیدہ کی چھوٹی خالہ کہتی ہے کہ ایک مرتبہ آمنہ میں باتوں بات پر یہ تذکرہ کیا کہ جب حمیدہ کو دودھ پلایا ہے۔ زید جو خود ایک عالم وقت ہے اسکو بھی طرح علم ہے کہ میں نے دو برس کی عمر میں دودھ پیا ہے۔ حمیدہ جو ایک پڑھی لکھی عورت ہے اور تہجد گذار اور مذہب اسلام کے ضروری مسئلوں سے واقف ہے کہتی ہے کہ برابر میری پھوپھیاں مجھے رنگریزن رنگریزن چڑھایا کرتی تھیں۔ آخرکار میں ایک دن عاجز آکر اپنی ماں سے شکایت کی۔ یہ لوگ کیوں مجھے رنگریزن کہا کرتے ہیں میری ماں نے جواب دیا کہ چونکہ مسماۃ آمنہ فات کی رنگریزن ہے۔ اور اس کے ایک لڑکی بتول پیدا ہوئی تھی اسکا جو تھا دودھ تم نے پیا ہے جب چار مہینے کی تھی۔ اس صورت میں زید کا زینب سے عقد جائز ہوا یا نہیں؟ اگر عقد نہ جائز ہوا تو دونوں میں بریت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

رضاعت ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتی ہے۔ اور بصورت ثبوت رضاعت زید اور زینب کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ ان دونوں میں علم رضاعت ہوتے ہی تفریق لازم ہے۔ بچے ثابت النسب ہوں گے۔ اور زید سے ان کا نسب ثابت ہوگا۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ۔ مدرسہ امینیہ۔ دہلی۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل کے متعلق یعنی زید نے بالغہ ہندہ کا نکاح اس کی رضامندی کے خلاف ایک مجلس میں کر دیا۔ بعد خبر ہونے کے ہندہ نے اسیوقت اپنا نکاح دوسری مجلس میں کر لیا۔

الجواب

بالغہ کا نکاح بغیر اس کی رضامندی اور اجازت کے نہیں ہو سکتا۔ ہندہ نے اگر پہلے نکاح کی خبر سنکر فوراً اپنی ناراضگی کا اظہار کر دیا ہو۔ اور بعد کو دوسرا کر لیا۔ تو دوسرا نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ
مدرسہ امینیہ۔ دہلی
کتبہ فقیر محمد عبدالتواب

خلط مبحث!

ملتزم حج کی تحریک جس بے محل عجلت کے ساتھ پیش کر دی گئی۔ اس غلطی کا اظہار اور اس پر افسوس ان صفحات میں اس سے پیشتر کیا جا چکا ہے۔ لیکن بعض معاصرین نے اس تحریک سے اختلاف کا جو شیوہ اختیار کیا ہے وہ اس سے بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ [illegible]

ابتدائی تعلیم کی مشکلات کا حل

(نوشتہ مولوی محمد طفیل احمد صاحب جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ)

ابتدائی تعلیم کا مسئلہ دیگر اقوام کے لوگوں کے لئے زیادہ پیچیدہ نہیں ہے [illegible]

ماہران تعلیم سے مشورہ کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایسی تدابیر معلوم کرنی چاہتے ہیں کہ تھوڑے وقت میں بہت سی چیزیں حاصل ہو جائیں۔ انہیں معذوروں میں بچوں کی تعلیم کا بہترین زمانہ گذر جاتا ہے۔ اور جو کچھ وہ پڑھتے ہیں ان میں یکسانیت نہ ہونے کی وجہ سے انہیں اسکولوں کے داخلہ میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ مسلمانوں کی اس اہم پریشانی کو دیکھکر پڑھنا شروع کرنے کے چند طریقے ذیل میں عرض کئے جاتے ہیں۔

(۱) جو مسلمان غریب ہیں اور فیس نہیں دے سکتے اور ان میونسپلیٹیوں میں رہتے ہیں جہاں جبریہ تعلیم کا قانون جاری ہے وہاں وہ اپنے بچوں کو میونسپل مکاتب و مدارس میں بھیجدیں۔ ان مکاتب میں بالعموم قرآن شریف کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور اگر نہ بھی ہو تو چند روز میں اردو پڑھ لینے سے بچے آسانی سے قرآن شریف پڑھنے لگتے ہیں۔

(۲) دیہات میں جہاں اسلامی مکاتب جاری ہیں وہاں غریب مسلمان اپنے بچوں کو داخل کرا دیں۔ جہاں اسلامی مکاتب نہیں وہ انہیں تحصیلی مدارس میں داخل کرا دیں۔ جب اپنی زبان کو پڑھنے لگیں گے تو آسانی سے دینیات کے رسالے اور قرآن شریف پڑھنے کی ان میں قابلیت پیدا ہو جائے گی۔

(۳) جن مقامات میں عربی مدارس قائم ہیں اور والدین کو عربی پڑھانے کا شوق ہے وہ اپنے بچوں کو ان عربی مدارس میں داخل کرائیں۔ مگر اس کے ساتھ حساب کتاب ضرور سکھائیں تاکہ بعد عربی سند حاصل کرنے کے اگر وہ چاہیں تو دوسرے امتحانات آسانی سے پاس کر سکیں۔ عربی مدارس کے تعلیم یافتوں میں انگریزی تعلیم جلد حاصل کرنے کی قابلیت ہو جانی چاہیئے۔

(۴) جن مقامات میں مسلمانوں کا کسی قسم کا مدرسہ نہیں ہے اور دیگر اقوام کے ہندو وغیرہ کے مدارس ہیں وہاں مسلمان اپنے بچوں کو ضرور پڑھوائیں۔ اس سے ان کے بچے ہرگز مذہب نہ بدلیں گے۔ بلکہ حساب کتاب سیکھکر زیادہ کارآمد بنجائیں گے اور جب موقعہ ہوگا آسانی سے اردو اور اپنی دینیات کی کتابیں پڑھ سکیں گے۔

(۵) جو لوگ اپنے بچوں کو انگریزی پڑھانا چاہتے ہیں۔ اور ان میں اسقدر استطاعت نہیں ہے کہ وہ باہر بھیجکر انہیں تعلیم دلائیں۔ وہ خوب اطمینان کے ساتھ سرکاری دیسی زبان کے مدرسہ میں اپنے بچوں کو مڈل تک پڑھائیں۔ اس سے وہ حساب اور دوسرے مضامین میں خوب ہوشیار ہو جائیں گے اور انگریزی مدارس کے پڑھے ہوئے لڑکوں سے بڑے رہیں گے۔ ساتویں جماعت کے بعد والدین کا شوق انگریزی تعلیم کا باقی ہو تو اپنے بچوں کو کسی سرکاری انگریزی اسکول یا قومی اسکول میں بھیجنے کی کوشش کریں۔ اس طریقے سے ان کا چھ سات سال کا ابتدائی تعلیم کا زیادہ خرچ جو شہر کے اسکولوں میں پڑتا بچ جائیگا۔ اور تعلیم بھی زیادہ خراب نہ ہوگی۔ بلکہ بعض صورتوں میں دیسی مدارس کی تعلیم انگریزی اسکولوں کے مقابلہ میں بہتر ہوتی ہے۔

(۶) جو اصحاب شروع سے بچوں کو انگریزی مدارس میں پڑھانا چاہتے ہیں۔ اور کچھ خرچ بھی کر سکتے ہیں وہ انہیں کم خرچ قومی اسکولوں میں بھیجیں۔ اس کے لئے صوبہ متحدہ میں اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ اور پنجاب میں انجمن حمایت الاسلام لاہور۔ اسلامیہ اسکول انبالہ اور دوسرے مدارس ہیں جہاں پندرہ بیس روپے ماہوار میں عمدہ تعلیم و تربیت ہو سکتی ہے۔

(۷) ان اصحاب کے لئے جو ۳۵-۴۰ روپیہ ماہوار صرف کر سکتے ہیں بہترین اسکول علی گڈھ مسلم یونیورسٹی ہے جہاں سال گذشتہ مانٹسوری کلاسیں قائم ہو گئی ہیں اور جنمیں نہایت چھوٹے بچوں کو کھیلوں کے ذریعہ سے تعلیم دیجاتی ہے۔ اور ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جن سے بہت تھوڑے وقت میں زبان اردو اور حساب تیار آجائے۔ ان جدید طریقوں سے بچوں کے دماغ پر تعلیم کا بوجھ نہیں پڑتا۔ بلکہ ہر مضمون کو کھیل کود میں سیکھ لینے سے انکا دماغی اور جسمانی نشوونما نہایت عمدگی سے ہوتا ہے۔

(۸) اب رہے وہ اصحاب جو بہت دولتمند ہیں اور انگریزوں کے مدرسوں میں اپنے بچوں کو پڑھانا چاہتے ہیں انہیں اختیار ہے کہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے خواہ ہندوستان میں جو انگریزی بچوں کے مدارس ہیں ان میں داخل کرا دیں۔ مگر چونکہ وہاں کا نصاب تعلیم اور طرز تعلیم ہندوستانیوں کے اسکولوں سے مختلف ہوتا ہے اس لئے یہ سمجھ کر وہاں داخل کرائیں کہ تاوقتیکہ انگریزوں کے مدارس میں تعلیم دلائی جائے گی ورنہ تعلیم میں حرج واقع ہوگا۔

مشرقیات

عالم اسلامی

حجاز میں کشت وخون

نجدیوں اور اخوان کی لڑائی

بغداد میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حال ہی میں مکہ معظمہ میں مکہ و مدینہ کی سڑک پر نجدیوں کی ایک جماعت اور وہابی اصول کے متعصب پیرو اخوان کے مابین ایک جھڑپ ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ پیغمبر صلعم کے مزار مبارک کو فاتحہ خوانی کی غرض سے جا رہے تھے۔ اخوان نے انہیں مدینہ منورہ جانے سے روکنے کی کوشش کی۔ اور انہیں پیر پرست اور بت پرست بنایا۔ تو تو میں میں سے لڑائی ہو گئی۔ جس کے باعث طرفین کے کئی ایک اشخاص نے عدم کی راہ لی۔ سلطان نے اعلان کیا ہے کہ حجاز کے لئے قومیت قائم کرنے کا قانون عنقریب شائع کیا جائیگا۔ اس اثناء میں ایسے سارے اشخاص سے جن کی یہ خواہش ہے کہ وہ حجازی تسلیم کئے جائیں یہ استدعا کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں مکہ کے متعلقہ حلقوں کو بھیجدیں۔ (رہبر دکن)

انگلستان اور مصر کے درمیان مفاہمت کی توقع

قاہرہ۔ ۱۱ نومبر۔ اٹھارہ نومبر کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہونے والا ہے۔ آئینی لبرل جماعت کا اخبار السیاسۃ اسی موضوع پر قلم اٹھاتا ہوا۔ یہ پیشگوئی کرتا ہے کہ ملک کے اندر جو سکون پایا جاتا ہے وہ پارلیمنٹ کے کام میں مدد دیگا اور انگلستان اور مصر کے درمیان مفاہمت ہو جانے کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ اخبار مذکور لارڈ لائڈ کی تعریف کرتا ہے کہ انھوں نے مصر کے انتظام میں مداخلت نہیں کی اور ان رجعت پسندانہ مساعی کا مقابلہ کیا۔ جو مطلق العنانی کو برسر اقتدار لانے کے خواہاں تھیں۔

امیر عبداللہ کا شرق اردن سے فرار

باپ کے پاس قبرص پہنچ گئے

القدس ۱۱ نومبر شرق الاردن کے فرزند امیر عبداللہ جزیرہ قبرص کو فرار ہو گئے ہیں۔ وجہ فرار یہ ہے کہ ایک طاقتور قبیلہ بنی سقار گذشتہ تین سال سے بددل ہو گیا تھا۔ اور اب اس کی شورش روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ (پانیر)

ٹرکی کے جمعیۃ اقوام میں داخلہ کا مسئلہ

اٹلی سے جنگ کا خطرہ

لندن ۱۱ نومبر مستند حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اب اس امر کا غالب امکان ہو گیا ہے کہ دولت ٹرکیہ مستقبل قریب میں داخلہ مجلس اقوام کے لئے درخواست کرے۔ اس کا لوگوں کو پوری طور پر یقین ہے۔ باوجودیکہ دولت شوراویہ روس آج کل اس امر کی سخت کوشش کر رہی ہے کہ وہ چین۔ روس۔ ترکی ایران اور افغانستان کو شامل کر کے جنیوا والی مجلس اقوام کے مقابلہ میں ایک مشرقی مجلس اقوام کی طرح ڈالے۔ اس کی بھی کوئی پرواہ نہیں کہ ان سلطنتوں نے حال ہی میں بمقام انگورہ بعض عارضی معاہدہ جات پر دستخط کر دئے ہیں۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ داخلہ مجلس اقوام سے اب تک ٹرکی کو جس بات نے روک رکھا تھا وہ جرمنی تھا۔ اگر ماہ ستمبر میں جرمنی کو مجلس اقوام میں داخل نہ کر لیا جاتا تو ممکن تھا کہ ٹرکی مجلس مذکور میں داخل نہ ہوتی۔ لیکن اب جرمنی کے داخلہ کے بعد وہ ضرور غالباً اس کے نقش قدم پر چلیگی۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آج کل ترک اس خیال سے بہت پریشان ہو رہے ہیں کہ دولت اطالیہ ترکی علاقوں پر دندان حرص و آز تیز کر رہی ہے۔ اور سائینور مسولینی کسی خفیف سے بہانہ پر بھی ٹرکی سے اعلان جنگ کر دیگا۔ تاکہ اپنے مقبوضات کو ترکی عملداری میں وسعت دے۔ ان خیالات سے یقین ہوتا ہے کہ دولت ترکیہ بجائے مجلس اقوام جنیوا کے کسی دوسرے ایشیائی مجلس اقوام میں داخل نہ ہوگی۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ فوجی و جنگی لحاظ سے دول ایران و افغانستان چنداں قوی نہیں ہیں اور چونکہ ملک چین میں بھی آجکل بدنظمی کا دور دورہ ہے اسلئے امید نہیں کہ دولت چین بھی کسی قسم کی موثر مدد دے سکے۔ دولت روس کی بھی حالت مذبذب ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ جس روس نے جرمنی کو داخلہ مجلس اقوام سے روکنے کی بیحد کوشش کی تھی اسی طرح وہ ٹرکی کو بھی روکیگا۔

جاوا میں جہاد حریت

پولیس کی سرگرمیاں

بٹاویہ ۱۳ نومبر۔ مغربی جاوا میں ایک وسیع پیمانہ پر بغاوت رونما ہوئی جس میں دور افتادہ مقامات کے متعدد سرکاری عہدیدار قتل کر ڈالے گئے۔ لیکن بہت جلد امن وامان قائم کر دیا گیا۔ ریلوے لائنوں کو بھی متعدد مقامات پر نقصان پہنچایا گیا۔ بعض جگہ پٹڑی اکھاڑ کر پھینکدی گئی۔ اور تار توڑ ڈالے گئے۔ جب مجمع نے بٹاویہ کے قیدخانہ پر ہجوم کیا تو چار آدمی زخمی ہوئے۔ قیدخانہ توڑنے میں وہ لوگ ناکامیاب ہوئے۔ اس کے بعد وہ لوگ منتشر ہو گئے بعض کو پولیس نے گرفتار بھی کر لیا۔

پولیس کی بارکوں پر بھی باغیوں نے ہجوم کیا جس میں ایک پولیس مین مارا گیا۔ دو زخمی ہوئے۔ سینکڑوں آدمی رات کے وقت ہاتھوں میں مشعلیں لئے ہوئے ضلع کے سردار کے محل میں بمقام مغربی بنتام گھس گئے۔ اور سردار اور دیگر دیسیوں کو قتل کر ڈالا۔ سردار کی بیوی اور بچہ کو بھی ضرر شدید پہنچا۔

جزیرہ کے مختلف مقامات پر پولیس کی طاقتور جماعتیں تیزی کے ساتھ پہنچا دی گئی ہیں۔ مقام بنتام میں ایک دیسی نے ٹیلیفون کے ذریعہ سے جان بچائی۔ جس وقت اس نے دیکھا کہ مجمع نے سردار کے محل کو آگھیرا ہے تو اس نے فوراً بذریعہ ٹیلیفون پولیس کو طلب کر لیا۔

یمن اور اٹلی کا تجارتی معاہدہ

برطانوی مفاد کیخلاف نہیں ہے

لندن ۱۴ نومبر۔ دارالعوام میں بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے سر آسٹن چیمبرلین نے فرمایا کہ اٹلی اور یمن کے مابین ایک دوستانہ و تجارتی معاہدہ ۲ ستمبر کو صنعا میں دستخط کئے گئے ہیں اور اس کے متن سے برطانیہ کو اطلاع دیدی گئی ہے معاہدہ لازمی طور پر مصالحانہ اور تجارتی ہے۔ جس میں کوئی چیز برطانوی مفاد کے خلاف موجود نہیں ہے۔ مجھے یہ خبر نہیں ہے کہ جمعیۃ اقوام کو بھی اس معاہدہ کی اطلاع دی گئی ہے یا نہیں۔

عراق میں شدید بارش

بغداد بصرہ لائن ٹوٹ گئی

بصرہ ۱۳ نومبر۔ شدید بارش کی وجہ سے بغداد و بصرہ ریلوے لائن نو (۹) مقامات پر ٹوٹ گئی تھی جن میں سے آٹھ کی مرمت ہو گئی ہے۔ لیکن ایک جگہ جس کی وسعت دو سو فٹ ہے اب تک ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ یہاں پر مسافر ریل سے اتر کر دوسری طرف جاتے ہیں۔

معاہدہ افغانستان و روس

دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین کا بیان

لندن ۱۴ نومبر۔ دارالعوام میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے سر آسٹن چیمبرلین نے فرمایا کہ انہیں افغانی روسی معاہدہ کا ایک ترجمہ موصول ہوا ہے۔ اور ان کے پاس اس کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ وہ اس معاہدہ کو برطانوی اور ہندوستانی مفاد پر خراب اثر ڈالنے والا خیال کریں۔ معاہدہ پر ابھی تک جمعیۃ اقوام میں رجسٹری نہیں کرائی گئی۔ اور نہ اس کی کوئی وجہ ہے کہ اس پر رجسٹری کرائی جائے۔ کیونکہ فریقین میں سے کوئی بھی جمعیۃ الاقوام کا رکن نہیں ہے۔

ہندوستان

ریاست حیدرآباد کے معاملات

حکومت ہند کی تردید

اخبار انگلشمین کے خاص نامہ نگار مقیم دہلی کا پیام مظہر ہے کہ اخبارات میں ریاست حیدرآباد اور خصوصاً حضور نظام کے معاملات کے سلسلہ میں حکومت ہند کی تدابیر کے متعلق بہت سی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ان تمام خبروں کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ حکومت ہند نے کسی خاص فرد کو کوئی بڑی جگہ دئے جانے کے متعلق کوئی شرط پیش نہیں کی ہے۔ مثلاً اخبارات میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے مسٹر رامن کیٹر کا نام کونسل کی نائب صدارت کے لئے پیش کیا تھا۔ جو بالکل غلط ہے۔ مسٹر ا[illegible] کو بھی جو محکمہ پولیس میں مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ان کی ریاست کی طویل اور قدیم خدمات کی وجہ سے ہوا ہے کسی قسم کا بیرونی اثر نہیں ڈالا گیا ہے۔ بلکہ انہیں تو ملازمت کئے ہوئے اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ وہ ایک ہی سال کے عرصہ میں ریاست کی خدمت سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

قدرت کے کرشمے

بھیڑیئے کے غار سے انسان کے دو بچے برآمد ہوئے

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ ایک جنگل سے ایک نہایت حیرت انگیز قصہ کی اطلاع ملی ہے یہ قصہ بشپ کالج کلکتہ کے ڈاکٹر والش نے بیان کیا ہے جو لندن کے اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر والش لکھتے ہیں کہ جب وہ مفصلات میں گئے تو دیہاتیوں نے ریورنڈ سنگھ سے کہا کہ فلاں راستہ سے نہ چلنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں بھوت رہتے ہیں۔ اور اس راستہ کو کوئی استعمال نہیں کرتا ہم نے ان بھوتوں کو دیکھا ہے اور بہت بڑے سوراخ میں داخل ہوتے دیکھے ہیں ریورنڈ جان سنگھ نے کہا کہ ہمیں وہ مقام دکھاؤ۔ ان لوگوں نے اس سوراخ کو دکھایا مگر ان لوگوں نے کچھ نہ دیکھا۔ اس کے بعد کھدائی شروع

کردی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد سوراخ سے دو بھیڑیے برآمد ہوئے اس کے بعد ایک مادہ گرگ برآمد ہوئی۔ اور غرانے لگی جس پر انھوں نے اسے گولی سے مار ڈالا۔ اس کے بعد پھر کھدائی شروع کردی گئی تو ایک مان برآمد ہوئی جس میں سے گرگ کے دو بچے۔ دو انسانی لڑکیاں عمر ۲ و ۸ سال برآمد ہوئیں۔

مدراس میں سوراجیوں کی کامیابی

مدراس ۱۲ر نومبر۔ مسٹر کے۔ وی رنگا سوامی آئنگر کانگریسی امیدوار لیجسلیٹو اسمبلی میں کامیاب ہوگئے انکو ۲۶۵ ووٹ ملے اور سرسنکرن نائر کے صاحبزادہ مسٹر آر۔ ایم کونسل میں دو کانگریسی امیدوار کامیاب ہوئے ہیں ایک حامی جوابی تعاون اور ایک سابق ڈپٹی پریسیڈنٹ کونسل کو ان کے مقابلہ میں شکست ہوئی۔

سوراجیوں پر افغانستان سے سازش کا الزام

لالہ لاجپت رائے کا گمراہ کن پروپیگنڈا

لالہ لاجپت رائے نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے سوراجیوں پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ انھوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر کرنے کی غرض سے افغانستان سے سازش کی تھی۔ اور جب تک مجھے چیلنج نہ دیا جائے گا اس سازش کا افشا نہ کروں گا پنڈت موتی لال نہرو نے بنارس میں تقریر کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے کو چیلنج دیا ہے کہ سوراجیوں کے خلاف انہوں نے جو الزام لگایا ہے اسکو ثابت کریں۔

زراعتی کمیشن کا جنوبی ہند میں دورہ

کوئمبٹور۔ ۱۲ر نومبر۔ زراعتی کمیشن آج اسپیشل ٹرین کے ذریعے یہاں پہنچا۔ کمیشن نے آج کچھ کام نہیں کیا۔ البتہ سہ پہر میں زراعتی کالج کا معائنہ کیا۔

گواہوں کی شہادت کل دس بجے شروع ہوگا جن لوگوں کا بیان لیا جائیگا۔ ان میں ڈائرکٹر انسٹیٹیوٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت مسٹر ٹرین کنسرویٹر جنگلات راجہ سرواسایو ودراجہ کولنگوڈ ہیں کمیشن ۱۷ر نومبر تک یہاں کا کام ختم کرے گا۔ اور اسی دن شام کو مدراس روانہ ہو جائیگا۔

پنڈت مالوی کا کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا

رانچی میں بابو راجندر پرشاد کی تردیدی تقریر

رانچی ۱۴ر نومبر۔ بابو راجندر پرشاد نے کانگریس کے پروگرام کی تائید میں تقریر کی اور ان تمام الزامات کی پرزور تردید کی۔ جو کانگریسیوں اور سوراجیوں کے خلاف لگائے جارہے ہیں آپ نے فرمایا کہ:۔

کانگریس کے قواعد و ضوابط ہی ایسے ہیں کہ کانگریس نہ مسلمانوں کی مخالفت کرسکتی ہے اور نہ ہندوؤں کی مخالفت کرسکتی ہے۔ صرف کانگریس ایسی مجلس ہے جس کے پروگرام کی تکمیل ہندوستانیوں کو ان کی آخری منزل مقصود یعنی سوراج تک پہنچا سکتی ہے۔ دشمن کانگریس اور کانگریسیوں پر عجیب عجیب اور نئے نئے الزامات لگاتے ہیں۔ اگر کہیں ہندو مسلمان دست و گریباں ہو جائیں تو کانگریس ملزم بنائی جاتی ہے اگر کہیں مسجد یا مندر کی توہین ہو یا عورتوں کا اغوا ہو تو فوراً کانگریسی گردن زدنی سمجھے جاتے ہیں۔ ان احمقانہ الزامات کا جواب دینا خود حماقت ہے کانگریسیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حامی اور ہندوؤں کے مخالف ہیں۔ کانگریس اب تک میثاق لکھنؤ کی پابندی کرتی رہی ہے اور اس میثاق کی ترتیب و تکمیل میں خود پنڈت مدن موہن مالویہ بھی شریک تھے۔ اس میثاق کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اگر کسی قوم کے تین چوتھائی منتخب ممبر کسی مسودہ قانون یا تجویز پر اعتراض کریں تو پیش نہ ہوگی۔ اب کہا جاتا ہے کہ اس طرح فرقہ وارانہ سوالات پیدا ہو جائیں گے۔ ہر قوم کے ممبر کو آزادی ہونی چاہیے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس صاف اور صریح اعلان کے بعد کانگریس کسی قوم کے مفاد کو کس طرح نقصان پہنچا سکتی ہے کانگریس ابتک اس دفعہ کی پابند رہی ہے۔ پنڈت مالویہ سوراجی پارٹی پر الزام لگاتے ہیں کہ ان کی عدم شرکت کی وجہ سے ترمیم قانون مطابع منظور ہوگئی۔ لیکن پنڈت جی نے تو خود اس قانون کی حمایت اور تائید کی تھی۔ آج کس منہ سے وہ سوراجیوں پر الزام لگانے چلے ہیں۔

ریاست خیرپور میں انتظامی کونسل کا قیام

معلوم ہوا ہے کہ میر صاحب خیرپور نے انتظامی کونسل قائم کردی ہے جس کے ممبران مسٹر ابلیکس مسٹر ... اور مسٹر ... ہیں چوتھا ممبر عنقریب مقرر کیا جائے گا۔

دار الحکومت

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کی روانگی لکھنؤ

دفتر الجمعیۃ میں وداعی دعوت

کل شام کو ۵ بجے عملہ "الجمعیۃ" و جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی وداعی دعوت دی گئی شہر کے معززین و عمائدین مدعو کئے گئے تھے جن میں مولانا محمد علی صاحب مولانا لقاء اللہ صاحب۔ مولانا مظہر الدین صاحب مولانا صدر الدین اقبال صاحب پانی پتی حکیم محمد اسحاق صاحب حکیم ظہیر الدین صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ چائے نوشی کی صحبت کے بعد مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے اپنی تقریر میں مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا نے ممدوح میرے جیل جانے کے بعد اسوقت تشریف لائے جبکہ جمعیۃ علمائے ہند کی نظامت کا مسئلہ ایک نہایت اہم مسئلہ بنا ہوا تھا۔ مولانا کو اسوقت خود بھی جیل جانا پڑا۔ اور وہاں سے واپسی پر مختلف حیثیتوں میں جمعیۃ علماء کی خدمات انجام دیتے رہے۔ مولانا احمد سعید صاحب نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر آج جمعیۃ علماء ان کی خدمات سے محروم ہو رہی ہے۔ مگر اس پر اظہار اطمینان فرمایا کہ مولانا اب ندوۃ العلماء میں بھی ایک ایسی خدمت کو انجام دینے جارہے ہیں جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے سابقہ خدمات سے کسی طرح کم نہیں کہی جاسکتی۔

مولانا احمد سعید صاحب کے بعد مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان نے تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ یوں تو تمام اہل دہلی کو مولانا عبدالحلیم صاحب کے ساتھ ایک خاص انس اور محبت ہے مگر مجھے خصوصیت کے ساتھ مولانا سے ایک نسبت ہے۔ میرے دہلی میں آنے کا باعث صرف مولانا ممدوح کی ذات گرامی تھی جب آپ جیل خانہ تشریف لے گئے ہیں تو میں آیا تھا۔ اس طرح اگر دہلی والے میرے یہاں آنے کے لئے واسطہ فی العروض ہونے تو مولانا کی ذات واسطہ فی الثبوت ہے اس اعتبار سے مجھے مولانا کی جدائی نہایت شاق گذر رہی ہے۔

اس کے بعد مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی نے حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند اور باشندگان دہلی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے دہلی کے ساتھ وطن کی سی خصوصیت ہوگئی ہے۔ اور غالباً یہی باعث یہاں سے میری روانگی کا ہے۔ مولانا نے نہایت پر درد الفاظ میں باشندگان دہلی کی مہمان نوازیوں اور ہمدردیوں کا ذکر کرتے ہوئے۔ ان کی مفارقت پر اظہار افسوس فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں جب جمعیۃ علماء ہند کی نظامت کے لئے آیا ہوں تو ایک رضاکارانہ حیثیت سے آیا تھا۔ اس لئے میری خدمات کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ جو ہو سکتا ہے کہ میں ایک افسر و عہدہ دار کی حیثیت سے کما حقہ ادا نہ ہو سکتی ہوں مگر دیکھنا یہ ہے کہ میں نے ایک رضاکار کے فرائض بھی کما حقہ ادا کئے یا نہیں۔ بعض لوگ مخصوص فضا میں کام کرسکتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی دور ابتلا و آزمائش ہی میں زیادہ کامیابی کے ساتھ سرگرم کار رہ سکتا ہوں۔ آپ نے جمعیۃ علماء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت ممکن ہے کہ آپ حضرات سے میری یہ آخری ملاقات ہو۔ اس لئے میں وصیت کرتا ہوں کہ جمعیت علماء کو انہیں اساسی اصولوں پر قائم رکھیئے جن کے ماتحت حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بنیاد ڈالی تھی۔ دنیا حکام سے ملے یا نہ ملے آپ کبھی حکومت کے آستانہ پر نہ جائے۔ اور جمعیۃ کی امتیازی شان کو برقرار رکھیئے۔ جس طرح ایک شریف باپ اپنی بیٹی کی عصمت کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح آپ جمعیۃ کو ان اثرات سے محفوظ رکھنے کی سعی کیجیئے۔ مولانا نے اپنے اس عقیدہ پر بہت زور دیا کہ انگریزوں کے مقابلہ میں جو ایک محارب قوم ہے اور ہندوستان کو غلام بنائے ہوئے ہے وہ اور سب اتحاد کرسکتے ہیں۔ مولانا کی تقریر عملہ الجمعیۃ کے شکریہ اور دعا پر ختم ہوئی۔

مولانا عبدالحلیم صاحب کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے ایک مختصر تقریر میں فرمایا کہ اسوقت جبکہ مولانا ندوۃ العلماء میں تشریف لیجارہے ہیں ان کے واسطے سے اہل ندوہ کو پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں جس طرح علی گڈھ والوں، بریلویوں، وہابیوں۔ یا دیوبندیوں کی الگ الگ فرقہ بندیاں ہوگئی ہیں۔ اسی طرح ایک نیا فرقہ ندویوں کا پیدا نہ ہونے دیا جائے۔ مسلمان علماء کو اپنے بزرگوں اور استادوں کی اندھی پیروی کے بجائے۔ اتفاق حق کی تعلیم دیجائے۔ تاکہ وہ تمام فرقہ بندیوں سے بالاتر ہوکر حق کی جستجو اور تلاش کرسکیں۔

مولانا محمد علی صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوگیا اور تمام حضرات تشریف لے گئے۔ شب کو حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے ہاں مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی۔ مولانا محمد علی صاحب۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب کی دعوت طعام تھی۔

جمعیۃ خلافت صوبہ دہلی کا سالانہ انتخاب

دہلی ۱۱ر نومبر۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی جمعیۃ خلافت صوبہ دہلی کا سالانہ انتخابی جلسہ منعقد ہوا۔ گذشتہ سال سے پانچ گنے زیادہ ممبران موجود تھے۔ کارروائی جناب مولانا محمد علی صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر۔ جناب مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب

نائب صدر۔ مولانا محمد علی۔ مولانا کفایت اللہ۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری

سکرٹریان۔ مولانا مظہر الدین صاحب۔ مولانا عرفان صاحب۔

جائنٹ سکرٹری۔ مولوی لقاء اللہ صاحب پانی پتی

خازن۔ حاجی عبدالغفار صاحب

پچیس ارکان جماعت منتظمہ کے لیے منتخب ہوئے۔ صوبہ دہلی سے مرکزی جمعیۃ خلافت کمیٹی کے لیے حسب ذیل اصحاب کا انتخاب ہوا۔

مسیح الملک۔ مولانا محمد علی۔ مولانا کفایت اللہ۔ ڈاکٹر انصاری مولانا مظہر الدین۔ مولانا محمد عرفان۔ مولوی لقاء اللہ پانی پتی۔ بیگم صاحبہ مولانا محمد علی۔

حاجی بخش الٰہی صاحب کی وفات

تعزیت کرنے والوں کا شکریہ

حاجی محمد رفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

میرے والد ماجد جناب حاجی بخش الٰہی صاحب سی۔ آئی۔ ای مرحوم و مغفور کے انتقال پر ملال کی تعزیت میں میرے مکرم اور مخلص احباب کے خطوط اور تار بکثرت آئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب لکھنے میں تاخیر واقع ہوتی تھی۔ بنا بریں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ جملہ حضرات کی ہمدردی کا شکریہ بذریعہ اخبار پیش کروں۔ اور استدعا کرتا ہوں کہ جملہ حضرات و نیز ناظرین اخبار الجمعیۃ میرے والد مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرما کر مجھے ممنون فرمائیں۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

کھلا خط بنام اصغری بیگم

(شانتی دیوی) صاحبہ

قابل عزت بہن۔ آپ کے نام سے مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کے اخبار "تیج" میں اسلام اور مسلمانوں پر بہت سے الزامات لگائے گئے ہیں۔ جن میں سے مندرجہ ذیل کسی قدر قابل لحاظ خیال کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً آپ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے کہ:۔

۱۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی میں عورت کو لونڈی اور کنیز سے بڑھکر کوئی حیثیت نہیں دی گئی۔

۲۔ مسلمان بھائی آپ کو تکلیفیں، مصیبتیں اور دکھ دے رہے ہیں۔

۳۔ مسلمان آپ کی جان کے بھی دشمن ہیں۔

کیا میں اپنی معزز بہن سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کا یہ فرمانا کہ قرآن کریم اور احادیث نبوی میں عورت کو لونڈی سے بڑھکر کوئی وقعت نہیں دی گئی اس کا ثبوت آپ کے پاس کیا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتیں کہ عورت کے متعلق اسلام کی تعلیم تو یہ ہے:۔

حدیث نبوی:
- ا۔ ماں کے قدموں کے نیچے بہشت ہے۔
- ب۔ مردوں میں سے بہتر اور افضل مسلمان وہ ہے جو اپنی بیوی سے نیک سلوک کرے۔

قرآن کریم:
- ج۔ قانون وراثت میں بھی عورت کو حصہ سے محروم نہیں کیا گیا۔
- د۔ اللہ اور رسول کے احکام پر چلکر اگر مرد اعلے سے اعلے مقامات کو حاصل کرسکتا ہے تو عورت بھی اُن راہوں پر چلکر مقامات عالیہ کو حاصل کرسکتی ہے۔
- ہ۔ تعلقات معاشرت میں مرد و عورت کے حقوق یکساں رکھے ہیں۔

اسی قسم کے بیسیوں واقعات قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ہم پیش کرسکتے ہیں۔ جن سے روز روشن سے بھی بڑھکر صفائی کے ساتھ ثابت ہوسکتا ہے کہ مرد اور عورت کی پیدائش۔ خصلت۔ اور جبلت میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں مردوں کے عورتوں پر زیادہ حقوق ہیں۔ اور اسی طرح پر بعض حالات میں عورتوں کے مردوں پر زیادہ حقوق کے ذکر سے اسلامی تعلیم بھری پڑی ہے۔ برعکس اس کے آریہ دہرم میں عورت کی جو حیثیت ہے اُس کا یہاں پر کسی قدر تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

(۱) عورت کا ذاتی خاصہ عیب لگانا اور جھوٹ بولنا قرار دیا ہے۔

(۲) عورت خود مختاری کے لائق ہی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے لڑکپن میں باپ بالغ ہونے پر شوہر۔ اور بڑھاپے پر بیٹے کے قبضہ میں رہنی چاہیے۔

(۳) سینکڑوں اور ہزاروں پاکدامن نیک عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

(۴) عورتوں کے اندر عقل نہیں اور نہ ہی ہوسکتی ہے۔

(۵) عورت (خواہ اُس کا مرد اُس کو کتنی ہی تکلیف دے) اُسکے قید نکاح سے آزاد نہیں ہوسکتی۔

(۶) مرد عورت کے ساتھ کھانا نہیں کھاسکتا۔

(۷) عورت حالت طہر میں نہ ہو۔ تو اس کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھانی ہی ممنوع نہیں، بلکہ اس کے ہاتھ سے کوئی چیز بھی لیکر استعمال نہیں کی جاسکتی۔

اگر ستیارتھ پرکاش کا چاچا اب آپ نے ملاحظہ کرلیا ہو تو آپ کو مذکورہ بالا واقعات کے ساتھ ساتھ عورت کی برہنہ الفاظ میں جو ہتک کی گئی ہے اُس سے بھی آپ کو بخوبی علم ہو گیا ہوگا۔

آپ کا دوسرا الزام کہ مسلمان آپ کو تکلیفیں دے رہے ہیں واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ مسلمان آپ کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ بلکہ آپ کی تکلیف کو وہ اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مسلمان آپ کو واقعات پیش آمدہ پر بھی اپنی بہن سمجھ رہے ہیں۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ نیکی برباد اور گناہ لازم۔ میں اپنے علم کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ وقت آئیگا۔ جب تمہیں غلطی کا پتہ چل جائیگا تو اُسوقت مسلمانوں کی خیرخواہی اور ہمدردی کو معلوم کرکے نہایت عاجزانہ طریقہ سے اُن سے معافی کی طلبگار ہوگی۔

آپ کا تیسرا الزام کہ مسلمان آپ کی جان کے دشمن ہیں، واللہ العظیم محض آریہ سماجی افترا ہے۔ مسلمانوں میں تعلیم کی کمی ہے۔ سنگھٹن تحریک کی وہ آپ کو مارنے کے لئے جمع نہ ہوتے بلکہ وہ تو فرط محبت میں جوش کے ساتھ اپنی ظاہری مرتد بہن کو دیکھنے کے لئے اُمنڈ آئے ہونگے۔ تاکہ تم اُن کے خالص جوش کو دیکھکر یقین کرسکو کہ مسلمان تمہاری عزت کرتے ہیں۔

بالفرض اگر آپ آریہ دہرم کو سچا سمجھ رہی ہیں۔ تو کیوں تم اسکار کو یا دہلی کے کسی دوسرے صاحب ثقہ کو اپنے قید خانے پر حاضر ہونے کے لئے حکم نہیں کرتیں۔ آریہ سماجی بڑے سے بڑے پنڈتوں کو بطور مدد اپنے ساتھ شریک کرلو۔ اسلام اور آریہ دہرم کا مقابلہ کرکے فیصلہ پر نظر ثانی کرو۔ مگر میری پیشنگوئی ہے کہ آریہ سماجی اس طریق فیصلہ پر کبھی بھی کاربند نہ ہونگے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ ایک زہر کا پیالہ ہے۔ جس کے پینے کے لئے وہ ہرگز تیار نہ ہونگے۔

بالآخر خوب یاد رکھو۔ اسلام ایک زندہ اور کامل مذہب ہے آریہ دہرم اور عیسائیت کو اس کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ گو مسلمانوں کی حکومت ہندوستان سے جاتی رہی۔ مگر عرصہ سو سال کے اندر باوجود اس کے مسلمانوں کی طرف سے اشاعت الاسلام کا بندوبست نہیں ہوا۔ پھر بھی اڑہائی کروڑ کے قریب قریب ہندو اور عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ہونگے۔ کیا یہی بات دین فطرت کی سچائی کی دلیل نہیں ہے؟

حقیقی خیرخواہ اور آپکا بھائی

شیخ عبدالحق مناظر اسلام۔ واعظ احمدیہ انجمن اشاعت الاسلام۔ دہلی

جلال آباد سے ایک خط

جمہوریت اور ملوکیت

مکرم بندہ زید مجدہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

آپ کا افتتاحی مضمون "ملوکیت اور جمہوریت" ایک نہایت مبارک اور ضروری اور بیحد مہتم بالشان اقدام ہے۔ خدا تعالے اس میں کامیابی اور کامل برکت بخشے۔

اسوقت سے صدیوں پہلے مسلمانان دنیا اپنی حکومت کی صحیح تصویر گم کرچکے ہیں۔ اس قسم کی بہم مساعی سے انشاء اللہ تعالے وہ اپنی گمشدہ جنیاد کو بازیافت حاصل کرسکیں گے۔

میں چند قدم عالم اسلام میں چلا ہوں۔ اور ایک محدود مطالعہ اسلامی (مدعیان اسلام کی) حکومتوں کا کیا ہے میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ امت وسط کی موجودہ فلاکت کے منابع اصلی صرف ان کی حکومتیں ہیں۔ جو قرنہائے قرن سے غیر صحیح اصول پر قائم اور خلاف فطرت اصول و ضوابط پر جاری چلی آرہی ہیں۔ اس زمانہ میں آپ کا یہ اقدام اور یہ تعلیم بالکل برمحل ہے جزاکم اللہ تعالے احسن الجزاء۔

مگر اس مقصد بزرگ اور طلب حقیقت کے لیے آپ نے جن الفاظ کا اعلان فرمایا ہے۔ میری ناقص رائے میں وہ تسامح سے خالی نہیں۔ اگر علماء امت کی مساعی جمہوریت کو شخصیت۔ اور ملوکیت سے جدا کرنے میں صرف ہونے تو میرے خیال میں وہ بجائے اسلام کی خدمت ہونے کے۔ دہریت اور بابی کی خدمت ہوگی۔ جمہوریت کی مدح سرائی۔ یا اس کے خط و خال کی تعیین و تدقیق ایک ایسے ادارہ حکومت کی خدمت ہے جس کے ایجاد اجراء کا سہرا باطل پرستان فرانس کے سر ہے۔ اور اسکی توصیف میں خدا نے برحق اور اس کے رسول صادق نے کوئی کلمہ نہیں فرمایا۔ اور نہ خیر القرون میں اس کے قیام و اجراء کے لئے کوئی قطرہ پسینہ ہی کا بہایا گیا۔ تو اس کی طلب ہم مسلمانوں کے ذمہ بھی کسی طرح لازم نہ ہوگی۔

اسوقت یورپ وغیرہ میں دو قسم کے اداری مدارج ہیں مشہور ہیں۔ جمہوریت۔ اور تیسرا اشتراکیت ابھی ابھی میدان عمل میں آیا ہے۔ اور اگرچہ یہ تینوں شخصیت کو مٹانے کے بعد دنیا میں آئے ہیں (لیکن اس اشتراک کیوجہ سے کہ سلمان بھی شخصیت کو پامال کرنا چاہتے ہیں) ان میں سے ایک بھی اپنی حقیقت موجودہ کے اعتبار سے۔ اسلامی حکومت کہلانے جانیکا مستحق نہیں۔ کیونکہ یہ سب مصنوعی ہیں۔ بندوں پر بندوں کی حکومت کی ہیں۔ ان سب میں خدا کو کسی جگہ بھی حاکم کا عہدہ اور حکومت کی صلاحیت نہیں دیجاتی۔

اس لیے ان میں سے اگرچہ جمہوریت۔ بلکہ اس کا ناسخ اشتراکیت ہی کیوں نہ ہو جمعیۃ العلماء اور مسلمانان ہند کی مطلوبہ مجبوبہ نہیں بن سکتی۔

پس اگر عنوان مذکور سے تسامح مذکور کے دور کرنیکی درخواست پیش کردوں۔ تو امید ہے کہ آپ کے وسیع اسلامی اخلاق اسکو برداشت فرماکر میری ہمت افزائی فرمادیں گے۔

اس کے علاوہ اس عبارت میں بھی بندہ خفا سمجھا جاویگا کہ جمعیۃ کا وظیفہ صرف اس بات پر ختم نہیں ہوجاتا کہ وہ امت امت کو ملوکیت سے انتباہ بخشدے۔ بلکہ اس پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ امت کو یورپ کے تینوں اداروں سے بھی متنفذ فرماکر فلاکت سے بچائے۔

بے شک مجاز میں بدعت ملوکیت ناقابل برداشت ہے

[illegible]

مگر اس سے وہ قدم پرے ترکیہ میں جمہوریت کے قائل ہیں یہ بدعت کو کونسا شریف مسلمان برداشت کر سکتا ہے۔ بلکہ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو ملوکیت حجاز سے اگر فرعی اختلاف ہے تو مسلمانان دنیا کو جمہوریت ترکیہ سے اصولی اختلاف (اسلام و کفر کا) اختلاف ہے۔ اگرچہ وہ اسکو مجاہے ہوں یا جان بوجھ کر خود کو انجان بناتے ہوں۔

آپ اسلام کے برگزیدہ و مدبر عالم ہیں آپ کو ضرور علم ہے کہ یورپ اسلام پر عام ہجوم ہے اور یورپ اسلامی حکومتوں کے مٹانے کو کسی جگہ تو توپ و تفنگ۔ اور کسی جگہ مشروطہ و جمہوریت (بلکہ اشتراکیت) کا اسلحہ استعمال کرتا ہے۔ مشروطہ جمہوریت اشتراکیت کی یورپ سے شائع ہونیوالی تعلیم کا مقصد وجہ یہ ہے کہ کہیں مسلمان پھر سے بنا ہیں خدائی حکومت قائم نکرلیں اور موجودہ دور طلب میں اس کا امکان ضرور ہے۔ اس لیے ان عالمگیر دربا تبلیغات کے ذریعے مسلمانوں کی آنکھوں پر موٹی پٹی باندھ

جانی ہے کہ وہ اسلامی ادارہ کی حس پیدا نکر سکیں۔ اس لیے یہی کام وہ کرنا الجمعیۃ کا وظیفہ ہے۔ خدا تعالے اس کی مدد فرمائے۔

آپ بالکل امین رہیں کہ ملوکیت کی حمایت یورپ نکرے گا اور اس لیے یہ انشاء اللہ تعالے اسے زیادہ سرسبز نہ ہوگی۔ مگر یورپ کی تبلیغ جمہوریت سے مشروطہ جمہوریت اشتراکیت کے پھیلنے کا احتمال قوی ہے۔ اس لیے علمائے اسلام کی حق طلبانہ مساعی بھی زیادہ تر اسی کی طرف ہوں تاکہ اس فتنہ سے عالم اسلام کی حفاظت ہو سکے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ فقط والسلام والاکرام

آوارہ ہند بمقصود عفا عنہ۔ از جلال آباد۔ افغانستان

(الجمعیۃ) جمہوریت سے ہماری مراد جس قسم کا نظام حکومت ہے اس کا اظہار اس سے پہلے ایک طویل سلسلہ مضمون میں کیا جا چکا ہے ہم نے جمہوریت کا لفظ صرف اس لیے اختیار کیا ہے کہ وہ اس شوروی و انتخابی حکومت شرعیہ کے مفہوم سے زیادہ اقرب ہے۔ ورنہ یورپین جمہوریت کی کیفیت تو الحمد للہ ہم کو بھی خوب معلوم ہے۔ اور اس کے فتنہ سے مسلمانوں کو بچانا یقیناً ہمارا فرض ہے۔

گمشدہ کی تلاش

محمد اسحاق ولد محمد الیاس قوم شیخ ساکن پھاٹک حبش خاں دہلی ۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ روز پنجشنبہ صبح کو آٹھ بجے مکان سے باہر گیا پھر واپس نہیں آیا۔ اس کی عمر تقریباً پندرہ سال ہے رنگ گندمی۔ لاغر اندام۔ ٹوپی ترکی۔ اچکن دہاریدار ریشمی قمیض دو رنگ سفید لٹھہ کا پاجامہ اور سیاہ بوٹ پہنے ہوئے ہے۔

اگر کوئی صاحب ازراہ ہمدردی مجھے اس کے پتہ سے مطلع فرمائیں گے تو نہایت مرہون منت ہوں گا۔ اور ان کی امکانی خدمت سے بھی دریغ نہ کروں گا۔

شیخ محمد الیاس پھاٹک حبش خاں۔ گلی رنگ والی دہلی

محافظ الصبیان

کتاب کے شروع میں بچوں کی خارجی حفاظت کی صدہا ترکیبیں بتائی ہیں کہ اگر ان پر کاربند ہوں تو خدا کے فضل سے ان کا بال بیکا نہ ہو اس کے بعد بچے کی غذا کی تمام و کمال تفصیل کی گئی ہے کہ کس عمر سے کس عمر تک کیسا دودھ دیا جائے اور ماں کا دودھ کیونکر بڑھایا جائے پھر مصنوعی غذا کا بیان ہے پھر دانت نکلنا اس کی احتیاط۔ دانتوں کا تکلیف سے نکلنا مریض بچہ کی احتیاط۔ مریض خانہ۔ امراض جو بچوں میں اکثر پائے جاتے ہیں۔ پیدائشی تشنج۔ پتی۔ امراض دہن۔ اقسام سوزش آنکھ۔ گلٹیوں کا بڑھنا۔ بچے کا قبض۔ نفخ شکم۔ ہچکی۔ بچپن کے دست۔ سوزشی اسہال۔ تشنج۔ کزاز بچے کی صحت قائم رکھنے کے قواعد۔ نمونیا۔ نزلی بخار۔ ذات الجنب۔ چیچک۔ کالی کھانسی۔ جوڑوں کا درد۔ کورہ۔ پھنسیاں۔ میعادی بخار۔ کان کے امراض۔ کان کی سوزش۔ آشوب چشم۔ آنکھ کے پپوٹے کا زخم۔ معدہ اور امعاء کا نزلہ۔ بچوں کے لیے قبض کشا دوائیں۔ کانچ کا نکلنا۔ بچوں کی قدرتی کمزوری۔ جوئیں۔ سرخ بخار۔ خسرہ۔ بول فی الفراش۔ کیچ۔ داد۔ خارش۔ غفتہ۔ مثانہ۔ صدمات۔ اتفاقیہ سمیات۔ افیون کا زہر۔ پلا دینا۔ مریض نماز پر۔ مرض سل۔ نکسیر۔ بادگولہ۔ دردسر۔ نہانے سوڑوں کا پک جانا۔ گوکھرو۔ ان سب امراض کا مکمل علاج ہے اور ہر مرض کی تشریح ہے کہ کیونکر ہوتا ہے اور کس طرح پر شناسا ہے اور اس کی ابتدا میں کیونکر روکا جاتا ہے سب کا مفصل بیان ہے قیمت رعایتی صرف ایک روپیہ (عہ)

ہندوستان کے مبلغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

ہیں اور یہی صوفیائے کرام کے سرتاج ہیں۔ حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے اسلیے نہیں گزرے کہ اردو زبان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانحعمری نہیں ہے جو ان کے ان کمالات روحانی کا صحیح مظہر ہو اور جس سے معلوم ہو کر ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑ ہا تک کی تعداد کیونکر ہوگئی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ جن کا مزار مطہر پرانی دہلی میں مرجع خلائق ہے اور جو خود بھی اعلےٰ درجہ کے مبلغ اسلام تھے انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز کی سوانحعمری بنفس نفیس مرتب فرمائی اور اس میں سینہ بسینہ ملفوظات بھی درج کیے۔ خوش قسمتی سے اس کا بڑا حصہ جو دلیل العارفین میں بھی نہیں ہے قلمی کتابوں میں مل گیا اور اب ان کو اردو زبان میں یکجا ملا دیا گیا ہے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل انوکھی اور نئی سوانحعمری ہے۔ آج تک اس نوع کی سوانحعمری شائع نہیں ہوئی۔ عمدہ کاغذ۔ عمدہ چھپائی۔ ۸۰ صفحات کی ضخامت اور قیمت صرف ۸/۔ بہت جلد منگائیے ورنہ ختم ہو جائے گی۔

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آیندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلیے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمایئے جس کی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور ان کے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے قاعدہ تعلیم الاسلام ا/ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۲/ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۲/ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۴/ تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۸/ تعلیم الاسلام نمبر ۵ قیمت مکمل سٹ

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں سے مایوس ہو گئے ہیں اور اشتہاری کتابوں نے آپکو بدظن کر دیا ہے تو صرف ایکبار احسن الوظائف طلب کر کے ملاحظہ کریں جس میں پیر و مرشد کی عرصہ دراز تک خدمتگذاری کے بعد اوراد و وظائف حاصل کر کے درج کیے گئے ہیں قیمت ۱۰/

صحت النساء

اول کتاب میں ان باتوں کا ذکر ہے جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورتوں کو بتلانا ضروری تھا مثلاً تفریح غسل چھوٹے مکان کی خرابیاں دور کرنا۔ روشنی اور دھوپ وغیرہ اور اس کے متعلق تمام ضروری علاج بھی ہیں۔ اس کے بعد امراض کی کیفیت ان کے ظاہری اثرات اور ان کے انگریزی اور دیسی علاج دونوں درج ہیں۔ مثلاً حیض اور ان کی تمام تشریح۔ رحم کی خرابی۔ حبس حیض۔ علامات حیض۔ علامات حمل اور ان کی ہدایات اور حمل کے نو مہینہ کی تمام کیفیات اور ہر بات کا الگ الگ خارجی اور باطنی علاج۔ اور ایسی تدابیر جن سے بغیر دوا کے حمل میں بچہ آرام سے نشو و نما پائے استقاط حمل۔ دروزہ کاذب حمل کی مدت حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ سدائی۔ وضع حمل کی تیاری اور اسکی تمام احتیاط۔ نال باندھنے کی ترکیب۔ بچہ کے پیٹ پر پٹی باندھنا۔ دو بچوں کا ساتھ پیدا ہونا۔ زچہ کے قبض شکم کا علاج۔ غذا بعد وضع حمل۔ دودھ پلانا۔ دودھ پلانے کی غذا۔ مزاج کا اثر دودھ پر۔ چھاتی کا زخم اور خراش۔ دودھ پلانے کے امراض۔ پستانوں کا ایک خانہ پستانوں کا پھوڑا۔ دودھ پلائی کے لیے قبض کشا ادویہ دودھ چھڑانا پستانوں سے دودھ خشک کرنے کی تدبیر قبل یا بعد ولادت خون جاری ہونا۔ دودھ کا بخار۔ زچہ کا خطرناک بخار۔ زچہ کی ٹانگوں کا درد۔ زچہ کی دیوانگی امراض رحم حیض کی کمی حیض کی زیادتی۔ سوزش رحم۔ رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا۔ رحم کا زخم۔ سرطان پستان وغیرہ وغیرہ۔ رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اوراد و ظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات صحیح کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحدہ و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو الجمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لیے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جب آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

سالانہ ششماہی

چندہ ۵/ ۳/

دفتر منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

شوگری

بمبئی بیگم

خالص دودھ کی بنی ہوئی میٹھی چاہ جو ٹین کے ڈبوں میں سرخ، زرد لیبل لگے ہوئے ہیں نہایت صفائی و محنت سے تیار کی گئی ہے۔ خوشبودار خوش ذائقہ اور میٹھی ہونے کے علاوہ مقوی بھی ہے اسی لئے اس کے متعلق سینکڑوں تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک چمچہ شوگری کا ایک پیالی پانی میں ڈال دیجئے نہایت عمدہ گاڑھے رنگ کی خوشرنگ و خوش ذائقہ چاء تیار ہے جب پی لیجئے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دیتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں ضرور استعمال کیجئے۔ دو قسم کے ڈبوں میں بنتی ہے۔ قیمت ۵ پیالی کا بکس ۱۲/ ۲۰ پیالی ۷/ نمونہ کیلئے ٹکٹ بھیجئے۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن مقرر ہے۔ المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

چار نکاح کیجئے

نطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر بموجب اعلان فائدہ نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً ہر قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ ڈپٹی ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳/ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲/ چار شیشی ۳/ بارہ شیشی مع محصول

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور علاج کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا درد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱/ مع محصول

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزاروں امراض ڈاکٹر حکیم کا پاس شدہ دھند جالا خارش سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت

عروس زندگی

ایک لاجواب کتاب مع رسالہ کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیوٹی ہیر نا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے اعتبار نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ملنے کا پتہ

منیجر بیوٹی ہیر نا آفس نمبر ۶ پوسٹ کشی سمری ضلع دربھنگہ

مفت!! سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴/) بھیجئے منگا کر دیکھیں۔ چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲/) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳/)

بڑے سفید داغ سفید جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ، چھوٹی شیشی کی قیمت ... بچوں، عورتوں اور پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری نسخہ سو روپیہ اور بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر

راج وید سری یامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ: "راج وید کلکتہ")

۸ آنے

سالانہ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین و دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہتے ہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے

لیکن ہر سال جو رسول نمبر شایع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸/ رہتی ہے کو رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے لہذا محرم میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شایع ہوگا ہے۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجیے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ مولوی دہلی

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

چشتی پاکٹ جنتری

مطبع قومی پریس دہلی میں طبع ہو کر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللّٰہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

ابو الاعلیٰ مودودی — مدیر مسئول محرر خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۱۵ ر جمادی الاول ۱۳۴۵ ہجری ۔ مطابق ۲۲ ر نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۶

اسلامی جمہوریت

(از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی)

اسلامی حکومت کی بنیاد بترتیب یہ چار چیزیں ہیں۔ (۱) قرآن مجید (۲) احادیث نبوی۔ (۳) ملک اور قوم کے اہل الرائے اور ارباب حل و عقد (۴) بصورت اختلاف آرا اس جانب کی ترجیح جو احکام قرآن و احادیث سے زیادہ مناسب اور مشابہ ہو۔ کیونکہ کثرت علماء میں صواب کا ہونا کچھ ضروری نہیں ہے۔

اب ہم کو یہ بتانا چاہیئے کہ جمہوری سلطنتوں کی خصوصیات کیا ہیں اور وہ اسلام کی خلافت میں کہاں تک پائے جاتے ہیں جمہوریت کی حسب ذیل خصوصیات ...

لا خلافۃ الا عن المشورۃ خلافت صرف باہمی مشورہ سے طے ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر کو جب ایک شخص نے مشورہ دیا کہ اپنے بعد وہ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر کو خلیفہ بنائیں تو آپ نے اسکو خاموش کر دیا حضرت عمر نے مرتے وقت خلافت کے لیے جب اشخاص ستہ کا نام لیا تو اس کے ساتھ اس کی بھی تصریح کر دی کہ میرے بیٹے کا خلافت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسلمانوں کی پسند یدگی سے ہوا۔ حضرت عثمان کا انتخاب اہل مدینہ کی رائے سے ہوا۔ واقعہ تحکیم میں حضرت علی اور امیر معاویہ کی معزولی بھی قوم ہی کی رائے سے ہوئی تھی۔

گو خلفاء راشدین کے بعد یہ زریں اصول مسلمانوں سے بالکل چھوٹ گیا لیکن اس کا ایک حصہ ہمیشہ باقی رہا یعنی بیعت جس کے معنی یہ ہیں کہ تمام ملک کے لوگ سب یا بر ضا و رغبت ایک شخص کو اپنے سامنے خلیفہ کو خلیفہ تسلیم کرنے کا اقرار کریں ...

ولایت کا ذکر چھوڑ دو۔ خلافت کے لیے آقا اور غلام کی بھی قید نہ تھی۔ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابو حذیفہ کا غلام سالم زندہ ہوتا تو میں خلافت کے لیے اس کا انتخاب کرتا۔

لوگوں کے انتخاب سے دوسرے یہ کہ خلیفہ کسی کو بنا جائے۔

علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں۔

انتخاب

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ "الجمعیۃ دہلی" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہوتا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرم جوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لیے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لیے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

سفوفِ مُراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامراد و ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک تندرست و صاحب صحت پچیس سالہ جوان میں ہوتی ہے ... دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ۔ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز۔ غرضیکہ بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں ... اسکے استعمال سے آتے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو چکی ہیں ... قیمت ۱۰ خوراک ... محصول ... چالیس خوراک ... محصول ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں ... ہمارا عرق بخار ملحال ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی شرطیہ دوائی ہے ...

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھ منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے ... کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے فوراً خط و کتابت کیجئے۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو رگ و پٹھے بیکار ہوں ... اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ... قیمت فی شیشی ... محصول ...

حبوب حیرت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے	چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے
مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے	رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی تجھ کو جواب

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل ... علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان: سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین چسپت۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کا ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر ... اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب ... قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین ... جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ ... درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم بھی جڑ سے آرام

اگر جاری نہ ہو ... بدن کے سفید داغ بالکل نہ مٹیں تو حلفیہ بیان ... پوری قیمت واپس ... قیمت فی بکس تین روپیہ

دفتر معالج برص نمبر ۱ در بھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

...

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

...

ردالمختار شرح در المختار ... سات جلد ... قیمت ...

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ...

تفسیر ابن جریر الطبری ... ۳۰ جلد ...

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ...

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵ بمبئی ۹

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد

اور اس کے روکنے کی تدابیر

(۳)

ہندوستان میں منصب قاضی نہ ہونے کے باعث مسلمانوں کو جو نقصانات پہنچ رہے ہیں انہی کا ایک جزو عورتوں کی وہ مشکلات ہیں جو انہیں اپنے دین و ایمان تک کو خیرباد کہدینے پر مجبور کر رہی ہیں۔ عورتوں اور مردوں کے ازدواجی تعلقات میں کشیدگی و رنجش کے ایسے بہت سے مدارج آتے ہیں جنمیں انکا زن و شو کی حیثیت سے یکجا زندگی بسر کرنا محال ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں مرد کو تو شریعت نے یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی عقل و بصیرت کے مطابق جب دیکھے کہ عورت کے ساتھ نباہ نہیں ہو سکتا تو اسے طلاق دیکر آزاد کر دے۔ لیکن عورت کی زود رنجی، ناعاقبت اندیشی اور جذبات سے جلد مغلوب ہو جانے کی جبلی خصلت کو پیش نظر رکھ کر شریعت نے اسے طلاق کا حق نہیں دیا بلکہ اس کے بجائے قاضی کو یہ اختیار عطا کیا کہ اگر وہ اس کی شکایات کو جائز دیکھے تو اسے مرد سے جدا کر دے۔ شریعت کی یہ مصلحت طلاق کی ان بیشمار نالشوں کو دیکھکر آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے جو مغربی عدالتوں میں عورتوں کی طرف سے آئے دن پیش ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ اسلامی حکومت مٹ جانے کے باعث عورتوں کی اختیار طلاق سے محرومی تو بدستور قائم رہی اور اس کے عوض شریعت نے جو علاج تجویز کیا تھا وہ مفقود ہو گیا۔ اب کیفیت یہ ہے کہ مرد اپنے اختیارات سے عموماً نہایت ناجائز فائدے اٹھاتے ہیں۔ بیویوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں، ان کے ساتھ لونڈیوں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔ انہیں قصداً اذیت پہنچانے کے لئے معلق رکھ چھوڑتے ہیں اور بعض اوقات خاندانی یا ذاتی عداوتوں کے بدلے نکالنے کے لئے انہیں تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔ اگر عورتوں کے پاس کوئی قوت نہیں ہے جس سے وہ اپنے تئیں آزاد کرا سکیں ...

[illegible]

وفد خلافت کی رپورٹ

[illegible]

باجہ

[illegible]

پردہ

[illegible]

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

کچھ دنوں سے ہمارے برادران وطن کی ذہنیت کچھ ایسی تبدیل ہوئی ہے کہ ان کو انگریزوں کی غلامی مسلمانوں کی دوستی سے زیادہ عزیز اور محبوب ہوگئی ہے۔ پہلے سنتے تھے کہ بعض دقیانوسی ہندو پہروں تک مسلمانوں کی صورت نہیں دیکھتے تھے.........

.....لیکن آج تعلیمیافتہ ہندوؤں کی بھی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو کسی محکمہ اور کسی دفتر میں دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

یہ بلا آہستہ آہستہ ہندو دیویوں کو بھی چمٹ رہی ہے چنانچہ ۱۵-۱۶ نومبر کے ہمدرد سے معلوم ہوا کہ ہندو عورتیں بعض مسلمان خواتین سے ریل کے ڈبوں میں ہاتھا پائی کرنے کو تیار ہوگئیں۔ اگر مسلمان عورتیں اپنی شرافت کا ثبوت نہ دیتیں تو مہابیر دل کی چھیاں ریل ہی میں طوفان خراب کر دیتیں۔

اگر یہی لیل و نہار ہے اور مالوی جی کی کوششیں اسی طرح بار آور ہوتی رہیں۔ تو ریل کے ڈبوں میں بھی ایک نئی تقسیم ہوتی نظر آتی ہے یعنی ڈبوں پر اس طرح لکھا جائیگا۔ صرف مسلمان مردوں کے لیے۔ فقط ہندو مردوں کے واسطے۔ ہندو عورتوں کے واسطے مسلمان عورتوں کے لیے۔ جب یہ تقسیم عمل میں آجائے گی تو کونسل میں حامیان نغادت یوں لب کشائی فرمائیں گے۔

کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ کلکتہ میل جو پشاور سے مغل سرائے تک جاتا ہے اس میں صرف ہندو...

[illegible]

بسلسلہ صفحہ اول

اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ اسلام میں خلیفہ کا انتخاب بالکل قوم کی رائے پر موقوف ہے۔

مشاورت فی الامر

جمہوریت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ امور سلطنت ملک کے اہل الرائے اصحاب کے مشورہ سے انجام پائیں۔ اس نقطہ بحث میں ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ قرآن مجید نے خود اس کا فیصلہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اسلام کے اعتقاد میں بالکل معصوم ہیں ان کو بھی خدا نے باہمی مشورہ کا حکم دیا ہے۔

وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ (آل عمران)

اور کام میں ان لوگوں سے مشورہ لے اور جب عزم کرلے پھر خدا پر بھروسہ کر۔

خدائے پاک نے مسلمانوں کی تعریف ان اوصاف کیساتھ کی ہے۔

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ وامرھم شوری بینھم ومما رزقناھم ینفقون

اور جو لوگ خدا کا حکم قبول کرتے ہیں۔ نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور جنکا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے اور جو ہم نے دیا ہے اسے خرچ کرتے ہیں۔

[illegible]

عدم ترجیح

[illegible]

دستبرد قیامت

عالم اسلامی

ترکی اور روس کے تعلقات

سرمایہ داروں کیخلاف بالشویکی پروپیگنڈا

[illegible]

ترکی کی سیاست خارجیہ بدستور رہے گی

[illegible]

آئرلینڈ میں بدامنی

جمہوریت پسندوں کی تحریک

[illegible]

کیا ایشیائی قوم کی لیگ نہیں بنائی جائیگی

[illegible]

جاوا میں جہاد آزادی

بغاوت کا باعث جدید گورنر کی بدانتظامی

[illegible]

پانچسو مجاہدین کا حملہ

[illegible]

مصر اور برطانیہ کا اتحاد عمل

[illegible]

ہندوستان

دار العوام میں ہندوستان کا ذکر خیر

[illegible]

خصوصی نظام کے متعلق سوال و جواب

[illegible]

اخبار بمبئی کرانیکل کا خاتمہ

کاروبار بند کرنے کی تجویز منظور ہوگئی

[illegible]

اسمبلی کیلئے ۲۳ ارکان منتخب ہو چکے ہیں

۲۳ میں ۱۲ سوراجی ہیں

[illegible]

کامیاب امیدواروں کے نام حسب ذیل ہیں

[illegible]

ناگپور ... ایوان ... سیسون یہ مسٹر ... دیا سا گیا ... بانڈ ... مسٹر ... رائے ۔ لالہ ترلوکی ناتھ ۔ مسٹر ... صاحب ۔ ڈاکٹر ... مولانا اے ، این ، ناطق کا تعلق کسی جماعت سے نہیں ہے ۔

خیال ہے کہ اسمبلی کا اجلاس جناب وائسرائے ۱۸ جنوری کو افتتاح کریں گے ۔

مدراس میں سوراجیوں کی فتح

۶۰ میں ۳۸ سوراجی

مدراس ۱۹ نومبر ۔ بلدیاتی انتخابات کے نتائج برابر آرہے ہیں ۔ ملابار ، مدورا ، کوئمبٹور ، ویزاگاپٹم وغیرہ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ ... نشستوں کے ۵ سوراجی منتخب ہوئے ۔ ۵ انڈیپنڈنٹ اور جسٹس پارٹی کے ... جنوبی کنارا حلقہ سے جو خاتون امیدوار کھڑی ہوئی تھیں وہ انڈیپنڈنٹ پارٹی میں شامل ہوگئی تھی ۔ اسکے مقابلہ میں ... ابتک کا مجموعی نتیجہ یہ ہے ۔ ۶۰ نشستوں میں ... کا انتخاب ہو چکا ۔ جن میں ۳۸ سوراجی ہیں ... جسٹس پارٹی کے ... امیدوار منتخب ہوئے ۔

ہندوؤں سے سوامی ستیہ دیو کا پرجوش خطاب

لاجپت رائے اور مالوی جی کی پالیسی

صریح غداری ہے

گورکھپور ، ۱۸ نومبر ۔ سوامی ستیہ دیو نے ایک بیان میں فرمایا کہ ... انتخابات کے متعلق مختلف جماعتیں پوری طاقت سے کوشش کر رہی ہیں ۔ ... یہ ہے کہ وہ ملک کے موجودہ مسائل ... اور ٹھنڈے دل سے غور کرے ... محض خود غرضوں نے ... ایجاد کر لیا ہے ۔ ... ہماری کونسل ... دنیا میں ہماری آواز ... کانگریس پارٹی کا ... کوئی مطلب نہیں ہو سکتا کہ ... کی کوشش کی جائے ... بالائے طاق رکھکر ہمیں ... کسی سیاسی جماعت یا ... اجنبی حکومت سے ... کوئی طالب علم ... پالیسی صریح اور انتہائی ... جماعت اور مجلس نے ... کیا ہے ؟ ... مذہب کا واسطہ ... کو ایک غیر جانبدار ... طرز عمل برداشت نہیں ... عزت کی حفاظت کا سوال ... کی غداریوں سے بھری ...

... گذشتہ تاریخ کے تمام ... وہ خود اطمینان و سکون ... ان کارروائیوں کو ... دھار تقریروں اور پرجوش ... جذبات پر قابو رکھنا چاہئے ... ہونا چاہئے ۔ آج لالہ ... اس کی تلافی کرنی پڑیگی ۔ ... چکے ہیں ۔ ایسے لیڈر کی ... حق و باطل میں امتیاز ... کہ وہ ملک کی قومی ... کروائے دے ۔ اس ... چاہئے اور وہ اس ... نسلوں کو قومی حکومت ...

ہندو سبھا کی کارروائیوں پر اظہار نفرت

سناتن دھرمیوں سے مسٹر آچاریہ کی اپیل

دہلی ۱۷ نومبر ۔ مسٹر ایم کے آچاریہ نے شب گذشتہ کو لاہور جاتے ہوئے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو حسب ذیل بیان دیا :-

"میں شمالی ہند بالخصوص اپنے ہندو بھائیوں سے اپیل کرنے آیا ہوں اور ان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ہفتہ آئندہ کے انتخابات میں پورے جوش کے ساتھ کانگریس کے امیدواروں کی تائید کریں ۔ میرا دعوی ہے کہ میں اُن لوگوں کی نسل سے ہوں جن کی روحانیت درجۂ کمال پر پہونچی ہوئی تھی اور میں نے کسی دنیاوی غرض کے لئے کسی آدمی کے سامنے اپنا سر نہیں جھکایا ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں ویسا ہی پکا ہندو ہوں جیسا کہ زمانہ موجودہ میں کوئی دوسرا ہندو ہو سکتا ہے تاہم سناتن دھرم کی محبت مجھکو کانگریس کے ساتھ وفاداری کرنے سے منع نہیں کرتی بلکہ میں اس کو ہر سچے ہندو کا فرض سمجھتا ہوں کہ وہ اس وقت "ایک بے دردی استبداد" کے مقابلہ میں مجلس کی نظر میں ہمارے قومی دھرم کی کوئی وقعت نہیں ہے ۔ کانگریس کی جدوجہد کو تقویت پہونچائے ۔ اس لئے میں پنجاب اور یوپی میں ہندو سبھا کی مخالفانہ کارروائیوں پر نہایت سختی سے اظہار نفرت کرتا ہوں ۔ ہماری موجودہ سیاسی جدوجہد میں کانگریس سے باہر کسی قومی جماعت کی گنجائش نہیں ہے ۔ جو کوئی بھی کانگریس کا مؤید نہیں ہے اور جو کوئی بھی دوسری پارٹیاں بناتا ہے وہ صرف ہندوستان کی دفتری حکومت کو اس کی پرانی اور محبوب چال "تفریق اور حکومت" میں مدد دے رہا ہے ، ہر سچے سناتن دھرمی کا فرض ہے ، عام اس سے کہ وہ شمال میں رہتا ہو یا جنوب میں ، کہ وہ اس غیر ملکی دفتری حکومت کا آلہ کار بننے سے بچے ، مدراس نے کانگریس کی آواز پر نہایت زور سے صدائے لبیک بلند کی ہے ۔ مدراس کی مقامی مجلس مقننہ میں بھی سوراجیوں کی تعداد ہر جماعت سے زیادہ ہوگی باوجود اس کے بہت کچھ کوششیں برہمنوں ، کانگریس ، اور قوم کے خلاف ہوتی رہیں اور جسٹس پارٹی جو گذشتہ سال تک برسر اقتدار بھی تھی بہت کچھ شور و غل مچاتی رہی ۔ میری دلی تمنا ہے کہ دوسرے صوبے کانگریس کی حمایت میں مدراس سے پیچھے نہ رہیں صرف یہی وہ پیغام ہے جس کو اپنے شمالی بھائیوں تک پہونچانے کے لئے میں یہاں آیا ہوں ۔ حامیان جوابی تعاون کے پاس کوئی باقاعدہ قومی پروگرام نہیں ہے ۔ تقریباً دس سال ہوئے سوراجیوں نے خود مکمل مزاحمت کے اصول کو یہ کہکر ترک کر دیا کہ یہ ملک کی موجودہ سیاسی فضا کے لئے مناسب نہیں ہے ۔ دلیش بندھو داس نے اپنے مرنے سے پہلے خود گورنمنٹ کے سامنے ایک نہایت صحیح اور مناسب تعاون کے لئے شرائط پیش کئے تھے ، کانپور کانگریس نے بھی اسی پالیسی کو اختیار کیا جس کو میں مزاحمت بشرط ضرورت کہتا ہوں اور جو مکمل مزاحمت سے بالکل مختلف ہے ۔ اس تجویز کا منشا یہ ہے کہ حکومت یا کسی دوسری جماعت کی صرف اُن کارروائیوں کی مخالفت کی جائے جو حصول سوراج کی کوشش میں مزاحم ہوں اور یہ مخالفت بھی صرف اسی وقت تک قائم رہیگی جب تک کہ گورنمنٹ اُن قومی مطالبات کا کوئی قابل اطمینان جواب نہ دے جن کو اسمبلی نے مرتب اور مجلس مقننہ نے منظور کیا ہے ۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ مجھے معلوم نہیں کہ حامیان جوابی تعاون کس بات کے درپے ہیں ۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہمارے اکثر اختلافات بنیادی اصولوں کی بنا پر نہیں ہوتے بلکہ ان کا باعث عموماً ذاتی خواہشات کا تصادم ہوتا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ پنڈت مالوی ، لاجپت رائے ، کیلکار ، جیکار ، مونجے ، سرینواس آئینگر ۔ ان میں سے ہر شخص مدت العمر کے لئے ہندوستان کا لیڈر رہنا چاہتا ہے مجھے تسلیم ہے کہ ان میں سے اکثر نے اپنے اپنے طور پر بہت سے مفید کام کئے ہیں ۔ لیکن ایک مالوی یا ایک لاجپت رائے اس کی تمنا کیونکر کر سکتا ہے کہ سارا ہندوستان ہمیشہ کے لئے اس کی دُم میں بندھا رہے ۔ تجاویز کانپور کے بعد مجھے کسی منطقی یا اصولی بنا پر جوابی تعاون کی جماعت ضروری نہیں معلوم ہوتی ۔"

لکھنؤ ہندو سبھا کے صدر و نائب صدر کا استعفا

لکھنؤ ، ۱۸ نومبر ۔ مسٹر ... بابا ... تی لال تواری کی امیدواری کے خلاف ہونے کی وجہ سے نیز اس بنا پر کہ ہندو سبھا کی مجلس انتظامیہ کوئی کام نہیں کر رہی ہے ، بابو ہری کشن و ہون صدر اور بابو بکٹ بہاری لال بہار کو نائب صدر لکھنؤ ہندو سبھا نے اپنے عہدوں سے استعفا دیدیا ہے ۔

ریاست حیدرآباد اور مخالفین کا جھوٹا پروپیگنڈا

"انڈین ڈیلی میل" کے بائیکاٹ کی تجویز

انجمن اسلامیہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور کا غیر معمولی جلسہ مورخہ ۱۶ نومبر ۲۶ء کو منعقد ہوا حکیم عبداللطیف شادانی آنریری جنرل سکریٹری انجمن مسلم ہائی سکول نے بمبئی کے اخبار "انڈین ڈیلی میل" کے اس جھوٹے پروپیگنڈے کا بیان کرتے ہوئے جو محض حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو بدنام کرنے کے لئے کیا جارہا ہے ۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا ۔ جو باتفاق آراء منظور ہوا ۔

"انجمن اسلامیہ دسوہہ جو کہ علاقہ ہذا کے مسلمانوں کی نمائندہ انجمن ہے بمبئی کے اخبار "انڈین ڈیلی میل" کے اس بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈا پر جو کہ وہ سلطنت نظام کے خلاف محض شرارتاً کر رہا ہے سخت رنج اور غیظ و غضب کا اظہار کرتی ہے اور تمام باشندگان ہند بالخصوص مسلمانوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایسے شر انگیز اخبار کا فوراً بائیکاٹ کر دیں ۔ اور بڑے بڑے جلسے منعقد کرکے اس کی اس شرارت سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے اس کے تمام پرچے جلا دئے جائیں ۔"

دار الحکومت

گرونانک کی سالگرہ کے موقع پر سکھوں کا جلوس

مسجد فتحپوری کے سامنے سے جلوس نکالنے پر اصرار

دہلی ۲۰ نومبر ۔ ایک عرصہ سے سنا جارہا تھا کہ گرونانک کی سالگرہ کے سلسلہ میں سکھوں کا ایک جلوس نکلنے والا ہے جو مسجد فتحپوری کے سامنے باجا بجائے گا ۔ کل یہ جلوس نکالا گیا ۔ پولیس نے ان افواہوں کے اندیشہ سے یہ خیال کرکے کہ نقض امن کا خطرہ لاحق نہ ہو جائے جلوس کا راستہ متعین کر دیا تھا یعنی فوارہ کے قریب گوردوارہ سے نکلکر چاندنی چوک نئی سڑک چاوڑی بازار ۔ لال کنواں ۔ نیا بانس برن بیسٹن روڈ ہوتا ہوا اسٹیشن والی سڑک سے قوار میں پہنچ جائے لیکن سکھوں نے گھنٹہ گھر کے قریب اس بات پر زور دیا کہ بجائے نئی سڑک پر جانے کے سیدھے چاندنی چوک میں مسجد فتحپوری کی طرف جائیں ۔ مگر پولیس ، انہیں اس حرکت سے باز رکھنے میں کامیاب ہوگئی ۔ اور وہ نئی سڑک کی طرف ہوتے ہوئے چاوڑی سے نکل کرتے بانس پہنچ گئے ۔ یہاں پہنچکر سکھوں کے ایک گروہ نے (جس میں ابتداءً بعض آریہ بھی شریک تھے ۔ مگر بعد میں گرفتاری کے خوف سے بالکل علیحدہ ہوگئے تھے) بجائے برن بیسٹن روڈ کی طرف جانے کے مسجد فتحپوری کی طرف جانے پر اصرار کیا اور نئے بانس کے قریب بیٹھ گئے ۔ کہ یا تو مسجد فتحپوری کے قریب سے گذریں گے یا پھر وہیں بیٹھے رہیں گے ۔ اگرچہ بعض سمجھدار اور شریف سکھوں نے ان کی اس شورش کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہوئے انہیں منع بھی کیا ۔ مگر پہلے ہی سے ایک ایسا طبقہ بنا کر لائے تھے جو گرفتاریوں کے لئے تیار تھا ۔ آخرکار جب رات بہت زیادہ گذر گئی اور پولیس کو بھی اپنے مقرر کردہ راستہ کی پابندی پر اصرار رہا تو مجبور ہو کر یہ لوگ بجائے آگے جانے کے نئے بانس کے راستہ ہی سے واپس چلے آئے ۔ (نامہ نگار الجمعیۃ)

(تفصیلات بعد میں شائع کی جائیں گی ۔ الجمعیۃ ۔)

دہلی میونسپلٹی کی غربا پروری

ہر سال کی طرح امسال بھی غرباء کے لئے میونسپل کمیٹی دہلی کی طرف سے کمبلوں کی تقسیم کا انتظام کیا جارہا ہے ۔ اس کے لئے کمیٹی نے ۵۰ ہزار روپے منظور کیا ہے ۔

استفتاء

(مسئلہ فسخ نکاح کے سلسلہ میں مولانا مولوی ابوالضیاء ریاض الانوار صاحب صدیقی نے بمبئی سے بغرض اشاعت الجمعیۃ ایک استفتاء بھیجا ہے جو درج ذیل ہے ۔ امید کہ علمائے کرام اسپر توجہ فرمائیں گے اور جو افتاء اس بارے میں دفتر ہذا کو وصول ہوں گے وہ انشاء اللہ شائع ہوتے رہیں گے)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر ایک مسلمان اپنی منکوحہ عورت پر بلاوجہ محض شرارت نفس کے باعث شب و روز ظلم و تعدی کرے ۔ جسے وہ نیک خاتون صبر سکون سے برداشت کرتی رہے اور اُف تک نہ کرے ۔ پھر بھی یہ ظالم اسپر بس نہ کرتے ہوئے اس کو اپنے گھر سے نکال باہر کرے ۔ اور اس کو تمام حقوق زوجیت سے محروم کر دے ۔ نہ اس کے نان و نفقہ کی خبرگیری کرے نہ کبھی آمد و رفت رکھے ۔ خویش و اقارب اس کو سمجھا کر صلح و آشتی پر مائل کرنا چاہیں ۔ وہ نہ مانے اور نہ طلاق دینے پر رضامند ہو ۔ ایسی حالت میں اس مظلومہ عورت کی اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی کی آیا شرعاً کوئی جائز صورت ہے یا نہیں ۔ اگر نہیں ہے جیسا کہ بعض علماء نے فتوے دیا کہ احناف کے نزدیک تفریق کا حق کسی کو نہیں تو پھر اُن تمام تصریحات کا کیا مطلب ہے جو کتب تفاسیر و احادیث و فقہ میں موجود ہیں ۔ قول باری تعالیٰ فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا کے تحت میں ائمہ اربعہ میں سے امام مالک اور شافعی غالباً احمد حنبل رح بھی اس کے قائل ہیں کہ حکم بمنزلہ قاضی اور حاکم کے ہے ۔ اسکو صلح اور تفریق دونوں حق حاصل ہیں جیسا موقعہ دیکھے عمل کرے ۔ امام اعظم رح کا یہ قول ہے کہ حکم بمنزلہ شاہد کے ہے نہ قاضی کے پس اسلئے اُسے صلح کا اختیار ہے جس کے لئے آیت میں وہ مامور ہے ۔ اُس کو بذاتہ تفریق کا حق حاصل نہیں ۔ ہاں اگر قاضی یا حاکم اُس کو اس کا (تفریق) بھی اختیار دیدے ، تو وہ تفریق کرا سکتا ہے ۔ علاوہ ازیں احادیث میں موجود ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے بعض زوجین میں تفریق کرائی ۔ پس کیا یہ نظائر و اقوال اب قابل عمل نہ رہے ۔ توقع کہ علماء کرام و مفتیان عظام کامل غور و خوض کے بعد اس اہم مسئلہ کا شافی و تسلی بخش جواب کتاب و سنت و فقہ حنفی کے مطابق مدلل بدلائل بینہ ارقام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے ۔ نیز یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اس فتنہ و فساد اور فسق و فجور کے وقت جبکہ ایک غیر مسلم طاقت ملک پر مسلط ہے مسلمانوں کے مذہبی حقوق کے تحفظ کا بھی اطمینان نہیں چہ جائیکہ احکام شرع کا اجراء و نفاذ کماحقہ ہو سکے ۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مذکورہ بالا حوادث کے ضمن میں بعض عورتیں مظالم سے تنگ آکر مرتد ہونے پر مجبور ہوئیں ۔ اگر درحقیقت مسئلہ مسئولہ میں کوئی صورت جواز کی نہیں نکل سکتی تو یہ شریعت غراء پر ایک بہت بدنما داغ ہوگا جو شریعت کہ قیامت تک کی رہبری اور ہدایت کیلئے مکمل قانون کی شکل میں بھیجی گئی ۔ العیاذ باللہ یہ کہا جائیگا کہ اُس میں ایک ایسی مظلومہ اور ستم رسیدہ کی نجات کی کوئی شکل ہی نہیں اُس کے ظالم خاوند کو سب حقوق حاصل ہیں ۔ اور یہ اپنے واجبی حقوق سے بھی محروم ۔ بنابریں یہ چند صورتیں درج ذیل کی جاتی ہیں جن کا تفصیلی جواب مرحمت فرمایا جائے ۔

۱ ۔ مذکورہ بالا زوجین اگر ایسی قوم سے ہوں کہ ان کا جماعتی نظام مرتب ہو اور ان کے پٹیل یا پنچ جماعتی امور کے فیصلے کے مجاز ہوں تو کیا ان کی جماعت کے پٹیلوں یا پنچوں کو حکم بنا کر انکو صلح و تفریق کا اختیار تفویض کیا جا سکتا ہے ۔ تنہا ۔ یا قاضی شہر (جو نکاح و طلاق کے معاملات پر حکومت کی طرف سے مقرر ہوتا ہے) کے ساتھ یا صرف قاضی شہر کو حق تفریق حاصل ہو سکتا ہے اگر تفریق کے جواز کا فتوی ہو جائے تو اس پر عمل کرتے ہوئے مجسٹریٹ یا کلکٹر (مسلم یا غیر مسلم) عملاً تفریق کرا سکتے ہیں

۲ ۔ اگر تفریق جائز ہو سکتی ہے تو اس کے شرعی موجبات کیا ہیں ۔ جن کی موجودگی پر تفریق کرائی جا سکے ۔ فقط

احقر العباد ابوالضیاء ریاض الانوار احمد صدیقی غفرلہ
مدرسۃ الاسلام منارہ مسجد پوسٹ نمبر ۳ ۔ بمبئی ۔

جراءت کلام

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

نکاح مرتدہ

ایک خاتون کا خط

ناظم الجمعیۃ کے نام

مکرم و محترم مولانا صاحب السلام علیکم ۔

آپ کو معلوم ہے کہ آج کل مسلمان عورتوں پر ان کے خاوند کس قدر ظلم کر رہے ہیں ۔ عورتیں ذلیل سے ذلیل خدمت مردوں کی انجام دیتی ہیں ۔ بچوں کا جننا ۔ ان کا پالنا ۔ گھر کا کھانا پکانا کپڑے سینا ۔ جھاڑو دینا ۔ غرض وہ کونسی خدمت ہے جو ہم غریبوں سے نہیں لیجاتی ۔ لیکن باوجود اس قدر خدمت کے جس کو ہم بدنصیبو کے جی جانتے ہیں ہر وقت دوسری شادی کی دھمکی دینا تو مردوں کے نزدیک ایک معمولی بات ہے ۔ یہ تو ان لوگوں کی حالت ہے جو پڑھے لکھے ہیں اور تہذیب سے واقف ہیں لیکن غیر تعلیمیافتہ حضرات کی نہ پوچھیے کہ کیا سلوک کرتے ہیں ۔ بات بات پر عورتوں کو مارنا ان کو گھر سے نکال دینا ۔ عورت کے سامنے اس کے ماں باپوں کو گالیاں دینا ۔ غرض وہ کونسا ظلم ہے جس کو ان ظالموں نے عورتوں کے خلاف جائز نہیں رکھا ۔ ہندوستان میں کوئی محکمہ قضا موجود نہیں ہے ۔ انگریزی عدالتوں میں ہم بدنصیبوں کے لئے انصاف نہیں ہے ۔ ہندو اور انگریز مجسٹریٹ تو ہماری شریعت کو سمجھ بھی نہیں سکتا ۔ اگر کوئی مسلمان حاکم ہوا تو اس نے اول تو باہمی تصفیہ کی کوشش کی اگر تصفیہ نہ ہوا تو عورت کے خلاف ڈگری دیدی ۔ عورت روتی پیٹتی یا تو اسی ظالم کے ہاں چلی گئی اور یا باپ کے گھر بیٹھی رہی ۔ ماں باپ اگر مالدار ہیں تو بھی لڑکی کا بٹھانا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ اور اگر غریب ہیں تو پھر ان کی مصیبت کو نہ پوچھو ۔ کنواری کھائے روٹیاں اور بیاہی کھائے جوتیاں ماں باپ ہمیشہ کس کے زندہ رہتے ہیں ۔ پھر اگر کوئی کمبخت باپ کے ہاں بیٹھے تو وہاں بھی بہن بھائی ... پٹ کرائی ۔ اور جھٹ ڈاکٹری معائنہ کی درخواست دیدی ... گذرے کر لیتے ہیں ڈاکٹر موجود ہے ۔ ... عورت پر ناجائز ... کا شبہ کیا جارہا ہے ۔

ہم اگرچہ بیوقوف ہیں اور بقول آپ کے ہماری عقل ناقص ہے ۔ لیکن ہم اتنا جانتی ہیں کہ اسلام جیسے مقدس مذہب نے ہمارے حقوق کا ضرور خیال کیا ہے ۔ زمانہ جاہلیت میں عورت کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا وہ نہایت خطرناک تھا ۔ اسلام کا ہم پر بڑا احسان ہے ۔ اگر آج اسلامی حکومت ہوتی تو ہم قاضی سے اپنے تمام حقوق طلب کر سکتی تھیں ۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ عورت کے جو حقوق اسلام نے مردوں پر قائم کئے ہیں ۔ وہ کسی دوسرے مذہب میں بالکل نہیں ہیں یہ دوسری بات ہے کہ ہندو قوم یا عیسائی قوم آج کل عورتوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرتی ہے ۔ اپنے ساتھ ان کے مرد بازاروں میں لئے پھرتے ہیں اور ان کی عورتیں خرید و فروخت کرتی پھرتی ہیں اور اب تو ان کی عورتیں ناچ گھروں میں بھی جاتی ہیں ۔ لیکن یہ آزادی جو اسوقت دیکھی جارہی ہے یہ محض یورپ کی ایک رسم ہے ۔ ممکن ہے کہ بعض میری بہنیں یہی باتیں دیکھکر کفر کو اسلام پر ترجیح دیتی ہوں ۔ لیکن میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ حق عورتوں کو ہندو یا عیسائی مذہب نے نہیں دیا ہے بلکہ محض فیشن کی وجہ سے عورتوں نے یہ آزادی حاصل کر لی ہے ۔ اور اب تو یورپ کے بعض غیرت مند مرد اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں کہ عورت کی یہ حد سے بڑھی ہوئی آزادی عورت کی عصمت و عفت کو نقصان پہنچانے والی ہے ۔ جب تک دنیا میں بُرے اخلاق کے انسان موجود ہیں عورت کی یہ آزادی شرفا اور غیرت مندوں کے لئے مضر ہے ۔

مجھے بیوقوف بہنوں پر افسوس ہے کہ وہ سوسائٹی کے حقوق کو مذہبی حقوق پر ترجیح دیتی ہیں ۔ اسلام نے جو حقوق ان کو دئیے ہیں ان کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں ۔ سوسائٹی کے حقوق انسانوں کی رائے کے ماتحت ہوتے ہیں فرض کرو یورپ میں آج ایک سوسائٹی پیدا ہو جائے جو عورتوں کے ان حقوق کے خلاف آواز بلند کرے تو آہستہ آہستہ یہ حق سلب ہونے شروع ہو جائیں گے ۔ لیکن خدائی حق کو کوئی سلب نہیں کرسکتا ۔ یہ دوسری بات ہے کہ مذہبی ناواقفیت یا محکمہ شرعیہ کے فقدان کی وجہ سے آج مسلمان عورتوں کو شکایت ہے ۔ لیکن خدانخواستہ یہ شکایت مذہب یا خدا سے نہیں ہے ۔ بلکہ ان ظالم مسلمانوں سے ہے جو خدائی حقوق کو ضبط کئے بیٹھے ہیں ۔ یاں ان حکام سے شکایت ہے جو محض اس وجہ سے مسلمان عورتوں کو ان کے حق سے محروم کرتے ہیں کہ عورت جو طبعاً کمزور واقع ہوئی ہے وہ اسلام سے بدول ہو کر عیسائیت کی طرف مائل ہو جائے ۔

عورتوں نے اس ظلم و ستم کو دیکھتے ہوئے اپنے لئے ایک قانونی راستہ اختیار کر لیا تھا ۔ اگرچہ میں اس غلط راستہ کی تعریف نہیں کرتی ۔ راحت و مصیبت ہر شخص کے لئے مقدر ہے ۔ عورتوں کو خاوند کا غصہ خدا پر نہیں اتارنا چاہئیے تھا ۔ بلکہ صبر سے کام لینا تھا ۔ لیکن جناب من آخر سب عورتیں یکساں نہیں ہوتیں ۔ بہت سی نوجوان اور عفت مآب قبروں میں پہنچ گئیں گھل گھل کر مرگئیں ۔ کسی کو دق ، کسی کو سل ۔ غرض خدا جانے کتنی لڑکیاں اب تک خاوندوں کے ظلم سے مرچکی ہیں ۔ اور کتنی اسوقت بستر مرگ پر موت کا انتظار کر رہی ہیں ۔ کتنی لڑکیوں کے ساتھ ان کے ماں باپ بھی دق کی بیماری میں مبتلا ہو کر موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں ۔ اگر کوئی خدا کا بندہ عورتوں کی حمایت میں آواز بھی بلند کرتا ہے تو کوئی اس کی امداد نہیں کرتا ۔ ایک عرصہ تک مولانا احمد سعید ... حمایت کی لیکن تھک کر بیٹھ گئے کسی نے خلع کے مسئلہ پر غور نہیں کیا ۔ اگر مردوں کا اپنا معاملہ ہوتا تو لندن تک پہنچتے ۔

اہل حدیث آمین کا مسئلہ پریوی کونسل تک لے گئے ۔ اور رسول کی سنت کو انگریزوں سے زندہ کرکے لائے لیکن ہم دکھیاؤں کی فکر نہ وہابیوں کو ہے نہ سنیوں کو ۔ اب یہ دیکھکر مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے اس غریب طبقہ پر توجہ فرمائی ہے ۔ اگر جمعیۃ علماء اس معاملہ میں پوری سعی کرے تو بڑی حد تک کامیابی کی امید ہے ۔ لیکن مولانا صاحب معاف کیجئے آپ نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ عورتوں کے لئے سخت خطرناک ہے آپ تو اس راستہ کو بھی بند کرانے کی فکر میں ہیں جو عورتوں نے اپنی آزادی کے لئے کھول رکھا تھا ۔

میں پہلے عرض کرچکی ہوں کہ یہ راستہ سخت غلط ہے لیکن مرتا کیا نہ کرتا ۔ آپ اسکو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ پھر تو عورتوں کو زہر کھا کر خودکشی کی اجازت دیجئے ۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آپ ارتداد کا دروازہ بند نہ کرائے ۔ بلکہ فسخ نکاح کا حق تسلیم کرا دیجئے ۔ ارتداد خود بخود بند ہو جائیگا ۔ اگر آپ نے بدون حق فسخ کے ارتداد کا دروازہ بند کرایا تو یہ عورتوں کے ساتھ انصاف نہیں بلکہ سخت ظلم ہوگا ۔

میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتی ہوں کہ میرے اس خط کو شائع کر دیجئے ۔ تاکہ دوسری بہنیں بھی آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

راقمہ حقیرہ ۔ ف ۔ ہ ۔ بنت سید بشیر حسین ۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	

مدرسہ عالیہ اسلامیہ محلہ چلہ امروہہ یوپی کے مبلغ کی قیمتی کوشش اور نتیجہ خیز کامیابی

مولانا سید کاظم علی صاحب سیف اسد مبلغ مدرسہ ایک خاص ضرورت سے اپنے وطن میرٹھ تشریف لے گئے تھے دوران قیام وطن آخر اکتوبر میں حضرت لال کرتی میرٹھ کی تحریک پر چھ سات بیانات ہوئے۔ خداوند عالم جل مجدہ کے تفضل سے مولانا کے بیانات نہایت موثر اور کامیاب و نتیجہ خیز ہوتے ہی ہیں۔ اس اختصار کی تفصیل یہ ہے کہ اہل جلسہ پر اور بالخصوص مخالفان اسلام پر ایسا اثر ہوا کہ ایک شخص تو اسی وقت جلسہ وعظ میں مشرف باسلام ہوا اور دو شخص دوسرے روز مولانا کے مکان پر حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ اول الذکر کا پہلا نام کلن ولد بلیبی قوم راؤ پیشہ خانساماں ساکن لال کرتی میرٹھ جس کا اسلامی نام مقبول الرحمٰن رکھا گیا۔ موخر الذکر مسیمان بنواری ولد شبا مالی ساکن سہارب دروازہ میرٹھ و بندرام ولد نرائن داس۔ قوم کھتری ساکن ریاست نابھہ پہلے کا اسلامی نام تفضل حسین اور دوسرے کا عبد السلام رکھا گیا۔ خدائے پاک ان ہر سہ مسلمانوں کا اسلام قبول فرما کر دین اسلام پر قائم و ثابت قدم رکھے۔ اور مبلغ صاحب اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

زاہد حسین غفرلہ

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت اور رعایت کا مسئلہ

الجمعیۃ کی سالانہ قیمت میں رعایت کے لیے روزانہ کی ڈاک سے کم استطاعت طلبا اور قومی انجمنوں کی جو درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں ان کی کثرت کو دیکھ کر میں ایک عرصہ سے اس مسئلہ پر غور کر رہا تھا کہ اگر الجمعیۃ کی اشاعت کافی ہو جائے۔ اور وہ کم از کم اپنا بار خود برداشت کرنے لگے تو میں ایسے مستحق طلبا اور عام مسلمانوں کے لیے ایک خاص رعایت کا اعلان کر دوں۔ لیکن خریداروں کی لاپرواہی اور اہل ثروت مسلمانوں کی عدم توجہی سے یہ شرط اب تک پوری نہیں ہونے پائی۔ اسی اشاعت میں حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی ایک اپیل شائع ہو رہی ہے۔ اگر اس اپیل کے مطابق الجمعیۃ کی توسیع اشاعت میں ہر خریدار نے اپنی امداد کا حصہ پورا کر دیا اور کم سے کم پانچ ہزار خریدار بہم پہنچ گئے تو میں ایک نہایت اہم رعایتی اعلان کا وعدہ کرتا ہوں جس سے بہت سے ایسے مضطرب دل مطمئن ہو جائیں گے جو باوجود الجمعیۃ کے مطالعہ کی انتہائی آرزو رکھنے کے عدم استطاعت کے باعث تڑپ رہے ہیں۔

احمد سعید
ناظم جمعیۃ علماء ہند دہلی

دعاء صحت

ناظرین الجمعیۃ کی خدمت میں عاجزانہ التماس

میرے چھوٹے بھائی مولوی حافظ محمد حسین صاحب ایک عرصہ

سے علیل ہیں اور آج کل تو صاحب فراش ہو گئے ہیں۔ مولوی حافظ محمد حسین صاحب علوم دینیہ کے ایک زبردست فاضل ہیں آپ کی مخلصانہ مساعی کی بدولت گجراتی مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے لیے مدرسہ محمدیہ رانڈیر یہ جس کو آپ نے تقریباً دس سال پیشتر قائم فرمایا تھا ایک رحمت ثابت ہوا۔ اور اس وقت تک صدہا گجراتی مسلمان اس مدرسہ سے مستفید ہو چکے ہیں۔ فتنۂ ارتداد کے زمانہ میں مولانا نے شعبۂ تبلیغ قائم کیا اور گجرات کے تمام علاقہ میں مبلغین روانہ کر کے اس مستعدی سے تبلیغی فرائض انجام دئے کہ بانیان ارتداد کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ اس کے علاوہ گجراتی زبان میں چھوٹے چھوٹے مذہبی رسالے بھی کثیر تعداد میں طبع کرا کے تقسیم کر چکے ہیں۔ غرض موصوف کو مذہبی خدمت کا شوق ہی نہیں بلکہ جنون ہے۔ بیماری میں بھی ہر وقت ان کو یہی فکر دامنگیر ہے۔ ان کی طویل علالت سے ہم سب لوگ سخت پریشان ہیں۔ میں ناظرین الجمعیۃ کی خدمت میں مودبانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی کی صحت کے لیے خاص طور پر دعا کریں کہ حق تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ان کی مذہبی مخلصانہ مساعی کو تا دیر قائم رکھے۔ اور ان کے فیوض سے مسلمانان گجرات بیش از بیش مستفید ہوتے رہیں۔

(مولوی حکیم محمد ابراہیم رانڈیری)

مسلمانان ضلع مونگیر سے شاہ محمد زبیر کی اپیل

مولوی حاجی سید عبد الحلیم صاحب کو ووٹ دیجئے

اس ضلع کے مسلم حلقہ سے تین امیدوار کھڑے ہوئے ہیں

جن میں حاجی مولوی سید عبد الحلیم صاحب ایک مخلص مسلمان اور بہترین کام کرنے والے ہیں۔ مذہب اور ملک کے لیے انھوں نے جس ایثار اور قربانی کا ثبوت دیا ہے اس لحاظ سے وہ یقینی مسلمانان مونگیر کی قدر دانی کے مستحق ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان ضلع مونگیر کسی دھوکہ میں نہ آئیں گے اور صرف قومی و ملکی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں کو ووٹ دیکر اپنا نمائندہ چنیں گے۔

شاہ محمد زبیر عفی عنہ۔ قلعہ مونگیر

ردِ مرزائیت

قادیانیوں کے مزعومہ پیغمبر مرزا آنجہانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں جن میں مختلف پہلوؤں سے مرزا کی تعلیم کے نقائص ثابت کئے گئے ہیں اور مرزائیت کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

- فیصلہ آسمانی۔ مرزا صاحب کے کذاب ہونے کے ثبوت
- دوسری شہادت آسمانی۔ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کا ثبوت
- ہدیہ عثمانیہ
- حقیقت المسیح
- چشمہ ہدایت۔ مرزا صاحب کے کافر ہونے کا ثبوت ان ہی کے اقراروں سے
- حقیقت رسائل اعجازیہ
- انوار ایمانی
- دوستانہ نصیحت۔ مرزا صاحب کے دوست کو ایک قابل وکیل کی نصیحت
- جواب حقانی۔ مرزائی مبلغ کی غیر مہذب تحریر کا مہذب جواب
- محکمات ربانی
- تائید ربانی۔ رسالہ نصرت یزدانی کا دندان شکن جواب
- مسیح کاذب۔ مرزا صاحب کی کئی درجن پیشین گوئیوں کا جھوٹ
- اطلاع رحمانی
- صحائف سماوی۔ ۱۲ کتابوں کا پورا سٹ

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ چنانچہ بعض دیگر اسلامی زبانوں میں بھی انکے تراجم ہو رہے ہیں:۔

- اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر
- المامون
- سوانح مولانا روم
- مقالات شبلی
- سیرۃ النعمان۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح
- مجموعۂ رسائل شبلی
- مجموعۂ نظم شبلی
- واقعات کانپور
- بیان الامراء ترجمہ
- سفرنامہ شام و مصر
- تاریخ الخلفاء
- الفاروق
- الغزالی
- تاریخ القرآن

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے انکی مندرجہ ذیل کتابیں تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکی ہیں موصوف کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتابیں بھی بیحد دلچسپ ہیں:۔

- صبح زندگی
- تیغ کمال
- شام زندگی
- سمرنا کا چاند
- شب زندگی
- ماہ عجم
- نوحۂ زندگی
- عروس کربلا
- طوفان حیات
- منازل السائرہ
- جذبات آزادی
- قطرات اشک
- یاسمین شام
- جوہر قدامت
- آفتاب دمشق

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علما و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں:۔

- اسلام کی حقانیت
- دیانند یوں کا یونی کرم
- پیغام محمدی
- اور اس کا پھیر
- آئینۂ اسلام
- تحفۂ آریہ
- عیسائیوں کے جوابات
- مسلم کرپا کانڈ
- مراۃ الیقین
- معین الواعظین
- ترانۂ حجازی
- وید کا بھید
- آریوں کے جوابات
- حصہ اول و دوم
- اسلام اور آریہ سماج
- قدامت اسلام
- حدوث مادہ
- رد کفر
- حدوث روح
- کفر توڑ
- ابطال تناسخ
- سر توڑ
- آریہ دھرم کا انصاف
- علم الکلام
- ابدی نجات
- آریہ دھرم کا فوٹو
- روح و مادہ
- اسلام کی تعلیم
- مسئلۂ قربانی
- قاعدہ تعلیم الاسلام
- آریوں کا یونی کرم
- تعلیم الاسلام نمبر ۱، نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۴
- دیانندی مت کا خاتمہ
- قصیدۂ دیانند
- مکمل سٹ تعلیم الاسلام
- ملکانوں کی للکار

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اور بچے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آیندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کی تصنیف سلسلہ تعلیم الاسلام کا ضرور مطالعہ فرمائیے جسکی ترتیب بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قاعدہ تعلیم الاسلام، تعلیم الاسلام نمبر ۱، تعلیم الاسلام نمبر ۲، تعلیم الاسلام نمبر ۳، تعلیم الاسلام نمبر ۴، تعلیم الاسلام نمبر ۵۔ قیمت مکمل سٹ

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں سے مایوس ہو گئے ہیں۔ اور اشتہاری کتابوں نے آپکو بدظن کر دیا ہے تو صرف ایک مرتبہ احسن الوظائف طلب کر کے ملاحظہ کریں جس میں پیرو مرشد کی عرصہ دراز تک خدمتگذاری کے بعد اوراد و وظائف حاصل کر کے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۰

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپکے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے عرصہ کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید قطرات کا گرنا اس سے ہمیشہ کیلئے بند ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو بیماری ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی چہرے سے بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی مجددی شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۸ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت آدھ آنہ محصول آدھ آنہ۔ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نرخ تاجرانہ دریافت فرمائیے۔ المشتہر

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴ کلکتہ

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف "الجمعیۃ" میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ: سالانہ ۵، ششماہی ۳

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

۸ آنے

سالانہ آٹھ آنے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ رہتی ہے کوئی رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہوگا ہے۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر رسالہ مولوی دہلی

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

حیرت انگیز ایجاد شوگر ٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ۔ دودھ۔ چاء و چینی ڈالنے و چھاننے کی دقتوں سے مبرا۔ تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوش ذائقہ و شیریں اور خوشرنگ چاء۔ ایک پونڈ کا ٹین ۱۲، نصف پونڈ کا ٹین ۶۔

کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۱۹۲۷ء مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ:۔

بشیر اسٹور پشاور

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً کل قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو کیصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ وہی خضاب ہے جسکو ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳۔ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے بد مزہ اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲، چار شیشی ۲، بارہ شیشی معہ محصول۔

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور علاج کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے مجرب ہے۔ قیمت فی شیشی

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزاروں سالہا سال امرائے ڈاکٹر و حکما وغیرہ کو پاس شدہ و مفید جالا دھند خارش سرخی پھول ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ ملی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ سالہ لیکچر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن خبر ایک بات لکھ کر آپکی تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

طلاء سے کجی لاغری دور ہو کر مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

المشتہر:۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل بخش دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ اعتبار نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر نا آفس نمبر ۷ پوسٹ گنیسی سمری ضلع دربھنگہ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

یدُ اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

ابو الاعلیٰ مودودی

مدیر مسئول محرر خصوصی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۷

حکومت شوریٰ

(از مولانا عبد الماجد صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر سچ)

قرآن مجید کسی کلام پریشان و پراگندہ کا نام نہیں، ہر سورۃ دوسری سے مربوط۔ اور ایک مستقل نظم کے ماتحت ہے۔ اس قانون نظم کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ ہر سورۃ اپنا ایک مستقل و مرکزی موضوع رکھتی ہے۔ اور اس سورۃ میں باقی جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی مرکزی نقطہ کے محیط کا کام دیتا ہے۔ اس مرکزی نقطہ کو ظاہر کرنے والا عموماً وہ نام ہوتا ہے جس سے یہ سورۃ موسوم ہوتی ہے۔ کہیں کہیں تام اور موضوع کا یہ تعلق بالکل واضح ہوتا ہے۔ مثلاً سورہ کافرون۔ سورہ فتح۔ سورہ جمعہ۔ سورہ طلاق۔ سورہ منافقون۔ وغیرہ۔ اور کہیں یہ تعلق زیادہ غور کے بعد سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن ہوتا بہرحال یہی ہے کہ ہر سورۃ کے موضوع کی کنجی خود اس کا نام ہوتا ہے۔ اس لیے نام کی اہمیت کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پچیسویں پارہ میں ایک سورۃ آتی ہے جس کا نام شوریٰ ہے۔ یہ بالاتفاق مکی ہے۔ یعنی مکہ میں اس زمانہ میں نازل ہوئی جب مسلمان ضعف و مغلوبیت کی حالت میں تھے۔ اور بچشم ظاہر میں ان کا مستقبل بالکل تاریک تھا۔ اسوقت غیب سے یہ بشارت پہنچی کہ ایک زمانہ میں اسی پست و مغلوب قوم کو بادشاہت ملے گی۔ اور اسوقت اس کا نظام حکومت باہمی مشورہ سے ہوگا۔ اسی مشورت باہمی کی تعلیم کو اہمیت دینے اور نمایاں کرنے کے لیے خود سورۃ کا نام ہی سورہ شوریٰ رکھا گیا۔ تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ حکومت شوریٰ کا تذکرہ محض ضمناً آگیا ہے۔ بلکہ اس پر خاص توجہ دلانی منظور ہے۔

سورۃ کے پہلے رکوع کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی تحریک (اوحینا الیک قرآناً عربیاً لتنذر ام القریٰ ومن حولہا) ام القریٰ (مکہ معظمہ) اور اس کے گرد و پیش (ملک حجاز) سے شروع ہوگی اور یہی تحریک اک مردہ قوم میں جان ڈالدیگی اس لیے کہ اس پروردگار کی (واللہ ہو الولی وہو یحی الموتیٰ وہو علیٰ کل شئ قدیر) جانب سے ہے، جو کارساز ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ دوسرے رکوع میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اسلام کا پیام وہی ہے جو دنیا کے سارے انبیاء لاتے رہے ہیں۔ اور اسدی ہے جو تمام اختلافات کا فیصلہ کرسکتا ہے۔ اس پیام کے پھیلانے کا حکم مل رہا ہے۔ تیسرے رکوع میں اسلام کے کامیاب و غالب ہونے کی بشارت ملی ہے اس لیے کہ وہ اسی خدا کی جانب سے ہے جو یاس و ناامیدی کے بعد بارش کو اتارتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو (وہو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ وہو الولی الحمید) پھیلاتا ہے۔ اور وہی کارساز اور مستحق ستایش ہے۔

فتح و نصرت و کامیابی و غلبہ کی اسی صاف و قطعی بشارت کے بعد چوتھے رکوع میں اصل موضوع سورہ کو بیان کیا جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے فما اوتیتم من شئ فمتاع الحیوٰۃ الدنیا وما عند اللہ خیر وابقیٰ کہ اس دنیوی کامیابی پر نازاں و مغرور نہ ہو جانا اور اسکو مقصد حیات نہ سمجھ بیٹھنا، یہ مادی کامیابی تو ایک عارضی و فانی شے ہے پائیدار و بلند تر کامیابی تو وہ ہے جو اللہ کے پاس ہے۔

اس تمام ہدایت اور ضروری نصیحت کے بعد اس خوش قسمت و کامیاب قوم کے تفصیلی نظام عمل کا بیان شروع ہوتا ہے۔ اور جو قوم ہدایت عالم کے شرف سے مشرف کی گئی ہے جس پر سب سے بڑی رحمت نازل ہوئی ہے۔ اس کے انفرادی و اجتماعی، شخصی و ملی دستور العمل کی ایک ایک دفعہ کی تشریح ہو جاتی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دولت ایمان (للذین امنوا وعلیٰ ربہم یتوکلون) سے مالا مال ہیں۔ اور جنکا بھروسہ اور اعتماد اپنے قوائے ظاہری پر نہیں اپنے آلات مادی پر نہیں اپنے خزانہ پر نہیں اپنے اسلحہ اور اپنے قلعہ پر نہیں۔ بلکہ سارے اسباب کے مسبب اول، قوت مطلق، اور اپنے رب کے اوپر ہے یہ انکے عقیدہ کی تشریح ہوئی۔ عمل کی توضیح یہ ہے۔ والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش کہ دولت و امارت۔ وجاہت و حکومت مل جانے کے بعد یہ ایمان والی قوم عیش و عشرت پر حریص ہوکر نہ رہے گی۔ شراب خواری۔ سود خواری میں نہ مبتلا ہوگی زناکاری و بدمستی میں نہ پڑجائے گی۔ بلکہ بڑے بڑے گناہوں سخت بد اخلاقیوں، بیحیائیوں اور بے حجابیوں سے احتراز کرتی رہے گی۔ اپنے قوائے شہویہ پر باوجود دولت و امارت قابو رکھے گی۔ اور پھر دوسری طرف حکومت کے نشہ اور قوت کے زعم میں آکر بیکسوں کی حق تلفی نہ کرے گی۔ واذا ما غضبوا ہم یغفرون۔ ضعیفوں کو پامال کرنا شروع نہ کرے گی۔ بلکہ جب کبھی یہ لوگ کوئی ناگواری کی بات دیکھیں گے اور غضبناک ہوں گے تو بھی عفو و درگزر کے قانون کو بھول نہ جائیں گے۔ بلکہ صبر و تحمل سے کام لیکر قصور وار دن کی خطائیں معاف کرتے رہیں گے!

آج دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی مہذب، شائستہ، متمدن و آئین پرست قوم عمل و کردار میں نہ سہی محض زبان و الفاظ ہی میں اپنے ہاں کا کوئی دستور العمل عرب کے ایک امی (روحی فداہ) کے لائے ہوئے اور سنائے ہوئے اس دستور العمل کے مقابلہ میں پیش کر سکتی ہے؟

لیکن ابھی اس مقبول و برگزیدہ قوم کے اوصاف حسنہ ختم نہیں ہوگئے۔ ابھی اس کے دستور العمل کی کچھ دفعات باقی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں۔ جو پروردگار کے حضور میں اپنی قبولیت چاہتے ہیں والذین استجابوا لربہم جو اس سب سے بڑی قوت کے احکام کے آگے سر جھکائے رہتے ہیں۔ جو اس کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں واقاموا الصلوٰۃ پھر یہ نہیں ہوتا کہ فتح و غلبہ کے بعد مشاغل انتظامی یا عیش و عشرت میں پڑکر نماز کی طرف سے غافل ہو جائیں۔ اور اسے ترک کرنے لگیں۔ بلکہ نماز کو برابر اسے پوری پابندی کے ساتھ با جماعت ادا کرتے رہتے ہیں کہ ان کی انفرادی و اجتماعی ساری فلاح اسی نماز ہی سے وابستہ ہے۔ اور حکومت پا جانے کے بعد ان میں شخصیت و استبداد و ملکیت کا زہر سرایت نہیں کر جاتا۔ ملک کو قومی امانت سمجھتے (وامرہم شوریٰ بینہم) رہتے ہیں۔ اور اس کے انتظامات باہمی صلاح و مشورے کرتے رہتے ہیں۔ نیز روپیہ کو امانت الٰہی سمجھکر اسے اس کی راہ میں۔ قومی و ملی مصالح کے لیے خرچ کرتے ہیں اس سے (ومما رزقنٰہم ینفقون) بیکسوں اور بیچاروں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بینکوں میں اپنے اپنے جوڑے ہی کھاتے کھولدیں۔ اور روپیہ جمع کرنے کی دھن میں لگے رہیں۔

اس تصریح کے بعد اسلامی حکومت کا کوئی اور طریقہ بجز حکومت شوریٰ کے ممکن رہ جاتا ہے؟ شوریٰ کا ذکر محض ضمناً نہیں آتا۔ اس کی اہمیت اور مرکزیت بتانے کو اسی کو سورہ کا عنوان قرار دیا جاتا ہے۔ اس کا نام بڑے گناہوں سے بچنے اور بڑی عبادتوں کے ادا کرنے کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اور پھر اس سے بھی بڑھکر یہ کہ شوریٰ کا ذکر ان دو عبادتوں کے بیچ وسط میں کیا جاتا ہے۔ جو اہم ترین ارکان اسلام میں سے ہیں۔ یعنی نماز اور زکوٰۃ۔ کیا شوریٰ کی اہمیت کا اظہار اس کے علاوہ بھی کسی طریقہ سے ممکن تھا؟ کیا جو مسائل مسلمہ طور پر داخل فرائض ہیں۔ ان کے بیان میں اس سے کچھ زائد اہتمام ہے؟

(باقی آئندہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۵	۸
ششماہی	۳	۵
فی پرچہ	۱	

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض صرف عمدہ دوائی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث مر جاتے ہیں ہمارا عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی تیر بہدف دوائی ہے۔

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور اصلی طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک ۲ روپیہ محصول ۶ آنہ۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ترقی ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجیے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

حبوب حیات

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین جچت، روایات صحیح، حوالجات درست، مستند کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات، جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کا ہے۔ تورات و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول عہ

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت عام ہے۔ علمائے محدثین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول، جلد دوم، حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

ملنے کا پتہ: خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ اکمسیر جڑی سے آرام

اگر ہماری جڑی بوٹی ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل مٹ جاتے ہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر قرآن شریف لکھائیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (عہ)

دفتر معالج برص نمبر ۱۰ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بتقطیع حمائل مذہب اصولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کا غذ خاکی چکنا ۴ جلد قیمت ۸ مصارف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ ۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع مصر کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ڈاک نمبر ۵ بمبئی نمبر ۹

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور ملنے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور

دوکان: سندریا پٹی ۶۵ کلکتہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجیے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی
۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد

اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۴)

یہ تو وہ تدابیر تھیں جو ہمارے نزدیک ان قانونی اور عدالتی نقائص کو دور کرنے کے لیے ضروری ہیں جن کے باعث مسلمان عورتیں ناقابل برداشت مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور ان سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ پاکر بعض اوقات اپنے دین و ایمان تک کو خیرباد کہہ دیتی ہیں۔ لیکن ایک اور تدبیر بھی ہے جس کے لیے ہم قانون کے محتاج نہیں ہیں اور [illegible] عورتوں کے لیے [illegible] مصائب میں گھر چکی ہیں۔ لیکن کم از کم آئندہ کے لیے یہ پیش بندی کے لیے بہت کچھ مفید و موثر ہو سکتی ہے۔ ہم اسے علمائے اعلام اور قوم کے ارباب فکر کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر غور کریں۔ اور اگر اس سے مقاصد کے حصول میں [illegible] امید ہو تو اسے اختیار کرنے کا عام مسلمانوں کو مشورہ دیں۔

کتب فقہ میں طلاق کی جہاں اور صورتیں لکھی ہیں، وہاں ایک صورت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مرد اپنا اختیار طلاق عورت کے سپرد کردے۔ اور وہ اس کے عطا کئے ہوئے اختیار کو استعمال کرکے اپنے تئیں خود طلاق دیدے۔ اس طریقہ کو اصطلاح فقہ میں تفویض الطلاق کہتے ہیں۔ اس کے احکام یہ ہیں کہ جب مرد عورت کو تفویض طلاق کرکے خود یہ اختیار دیدے [illegible] اس کو اختیار [illegible] ہو جاتا ہے کہ [illegible] بغیر اس کے کہ نکاح کو منقطع کرے۔ [illegible] مرد دے اسے ایسے الفاظ میں یہ اختیار دیا ہو کہ وہ ایک ہی مجلس میں تعلق نکاح باقی رکھنے یا طلاق دے لینے کا فیصلہ کرے۔ تو اس کو طلاق کا اختیار اسی مجلس خاص تک حاصل رہیگا۔ خواہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو۔ لیکن اگر وہ ایسے وسیع الفاظ میں اسکو یہ اختیار دے کہ وہ جب چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے تو پھر عورت اس مجلس خاص کی پابند نہیں ہوتی۔ اسلئے ساری عمر یہ حق حاصل رہتا ہے کہ خواہ طلاق دے خواہ نہ دے۔

بحرالرائق میں ہے۔ التفویض الیہا یکون بلفظ التخییر والامر بالید والمشیۃ (جلد ثالث کتاب الطلاق) یعنی تخییر امر بالید اور مشیت تینوں طریقوں سے تفویض ہو جاتی ہے

ردالمحتار میں ہے۔ قال لہا اختاری او امرک بیدک بنوی تفویض الطلاق ... فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہۃ ای فی المحاضرۃ او اخبارا فی الغائبۃ (جلد ثانی کتاب الطلاق) یعنی مرد نے کہا تجھ کو اختیار ہے کہ اپنے تئیں طلاق دے۔ یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ تفویض طلاق کا ہم معنی ہوگا۔ اور عورت کے لیے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اسی مجلس میں جب کہ اسکو تفویض کا علم ہوا۔ یا تو بالمشافہ طلاق دے یا اگر غائب ہو تو اس کی خبر دے دے۔

طحطاوی میں ہے۔ وان قال ... لم یوقتہ ... مالم تقم ... او ... تعمل ما یقطعہ مما یدل علی الاعراض ... لا تطلق بعد ای المجلس الا اذا زاد ... متی شئت او متی ما شئت او اذا شئت او اذا ما شئت (جلد ثانی کتاب الطلاق)

یعنی خواہ مجلس کتنی ہی طویل ہو جائے۔ اگر اس نے کوئی وقت متعین نہیں کیا ہے تو عورت کو اسی مجلس میں طلاق دینا چاہیے۔ ہاں اگر اس نے ان الفاظ کے ساتھ تفویض کیا ہو کہ جب چاہے اپنے تئیں طلاق دے سکتی ہے تو پھر مجلس کی قید باقی نہیں رہیگی۔

اسی کتاب میں لکھا ہے:۔ ولو قال جعلت لہا ان تطلق نفسہا الیوم اعتبر مجلس علمہا فی ہذا الیوم فلو مضی الیوم ثم علمت خرج الامر عن یدہا وکذا کل وقت قید التفویض بہ وہی غائبۃ ولم تعلم حتی انقضی بطل خیارہا (طحطاوی جلد ثانی کتاب الطلاق) یعنی اگر مرد نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اجازت دی کہ وہ آج اپنے تئیں طلاق دے لے تو عورت صرف اسی دن اس اختیار کو استعمال کر سکتی ہے۔ وہ دن گذر نے کے بعد معاملہ اس کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو۔ پس جب تفویض وقت کی قید کے ساتھ ہو تو مدت مقررہ کے اندر ہی اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مدت گذرنے کے بعد اگر عورت کو معلوم ہو اور وہ طلاق دینا چاہے تو نہیں دے سکتی۔

عالمگیریہ میں ہے:۔ وکل لفظ یصلح للایقاع منہ یصلح للجواب منہا فلو قالت طلقت نفسی وقع (جلد ثانی کتاب الطلاق) یعنی جو الفاظ مرد کی جانب سے ایقاع کے لیے صحیح ہیں وہی عورت کے جواب کے لیے بھی صحیح ہیں۔ مثلاً اگر اس نے کہا کہ میں نے اپنے تئیں طلاق دی تو وہ واقع ہو جایگی۔

ان تمام عبارتوں میں جو احکام بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق تفویض کے شرعی طریقہ سے اس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ آئندہ جتنے نکاح ہوں ان میں ایجاب و قبول کے بعد ہی مرد سے اس قسم کی ایک تحریر لکھوالی جائے کہ وہ اپنی بیوی کو یہ اختیار دیتا ہے کہ جب وہ اس سے ناراض ہوکر اسکے حبالہ عقد میں نہ رہنا چاہے تو اپنے آپ کو خود طلاق دے لے یہ تحریریں فضول و بے اثر اقرارناموں سے زیادہ کارآمد ہوں گی جو نکاحوں کے وقت عموماً روٹی کپڑے کے لیے لکھوائی جاتی کیونکہ اس سے عورتوں کو ایک شرعی قوت حاصل ہو جایگی جو مردوں کو ان کے جذبات و احساسات اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے پر مجبور کردیگی۔ اور وہ اپنی بیویوں کو بے بس خیال کرکے اپنی ناگفتنی مظالم کرنے کی جرأت نہ کر سکیں گے۔ نیز اسکے لیے عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی ضرورت بھی باقی نہ رہے گی۔ اور جہاں سے قاضی سے تفریق حاصل کرسکنے کے عورتیں خود اپنے اختیار سے آزادی حاصل کر سکیں گی۔

یہ طریقہ انگریزی شرع محمدی میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ ولسن کی ڈائی جسٹ آف اینگلو محمڈن لا دفعہ ۷۶ میں لکھا ہے۔

عورت کی طرف سے یہ شرط کہ خاص صورتوں کے پیش آنے کی حالت میں اسے اپنے تئیں خود طلاق دے لینے کی اجازت ہوگی۔ درست ہے۔ بشرطیکہ جو صورتیں اقرارنامہ میں بیان کی جائیں وہ اس کارروائی کے لیے مناسب و معقول ہوں یہ سوال بالکل ناقابل لحاظ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقرارنامہ نکاح کے بعد ہو یا پہلے۔

اگرچہ یہ عبارت اور خصوصاً اس کا آخری حصہ جہالت و ناواقفیت کی ایک روشن مثال ہے جو یورپین واضعین شرع محمدی کو فقہ اسلامی سے حاصل ہے۔ مگر اس سے کم از کم ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تفویض طلاق کا مسئلہ محمڈن لا میں بھی موجود ہے۔ اس کے متعلق چند فیصلے بھی ہماری نظر سے گذرے ہیں۔ جنمیں تفویض کے اختیار سے فائدہ اٹھانے والی عورتوں کو مطلقہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک فیصلہ کی مختصر کیفیت ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ جو ۱۸۸۶ء میں بمقدمہ حمید اللہ بنام فیض النساء کلکتہ ہائی کورٹ نے صادر کیا تھا۔ اس میں شوہر نے نکاح کے وقت یہ اقرارنامہ لکھ دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو زد و کوب نہ کرے گا اس سے بدسلوکی نہ کریگا۔ اگر اس کے گھر والے اسے تنگ کریں تو الگ مکان بنواکر اس کے ساتھ رہے گا۔ مہر میں سے چار سو جب وہ مانگے اسے دیگا۔ اور اگر اس نے ان میں سے کسی شرط کو پورا نہ کیا تو بیوی کو اختیار ہوگا کہ اپنے آپ کو طلاق دے لے اس اقرارنامہ کے مطابق عورت نے بدسلوکی اور موعودہ رقم ادا نہ کرنے کی شکایت پر اس مفوضہ اختیار کو استعمال کیا۔ اور طلاق دیکر شوہر کے گھر سے چلی آئی۔ مگر بعد میں شوہر نے اس کے خلاف حق زوجیت کا دعویٰ کردیا۔ مختلف مدارج طے کرنے کے بعد جب یہ کلکتہ ہائی کورٹ میں پہنچا تو جسٹس پرنسپ نے اپیل نامنظور کردیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ:۔

محمڈن لا اس مسئلہ میں جو ہمارے سامنے درپیش ہے اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ مرد خاص صورتوں کے ماتحت عورت کو خود اپنے تئیں طلاق دینے کا اختیار تفویض کردے۔ مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ اس اختیار کے استعمال کو انہیں صورتوں تک محدود نہیں رکھتا۔ بلکہ اسکے برخلاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ (یعنی محمڈن لا) عورت کو یہ بتاکر کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اس کے اپنے تئیں خود طلاق دینے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ بشرطیکہ شوہر نے یہ تفویض کردے۔ اس کے لیے خاص صورتوں کی قیود جو لگائی جاتی ہیں انکی حیثیت ایسی ہے کہ میں انکو وقتی و عارضی قیود سے تعبیر کرسکتا ہوں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ایسا اقرارنامہ جو نکاح سے پہلے ہوا ہو اور معاہدہ کرنے کے قابل اشخاص میں ہوا ہو اور جس کے ماتحت عورت نے اس شرط کے ساتھ نکاح کرنا منظور کیا ہو کہ چند خاص بیان کردہ صورتوں میں یہ سب کی سب معقول ہیں اس کا آئندہ خاوند اسے شرع محمدی کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اپنے آپ کو خود طلاق دینے کی اجازت دے گا۔ کیوں قابل پابندی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جن شرائط کے ماتحت خاوند نے بیوی کو اس اختیار کے استعمال کی اجازت دی ہے وہ کسی طرح شرع محمدی کے خلاف نہیں ہیں۔

یہ اقتباس ہم نے اس لیے دیا ہے کہ ناظرین کرام کو ان یورپین اور غیرمسلم ججوں کی قابلیت کا بھی کچھ حال معلوم ہو جائے۔ جو مسلمانوں کے مذہبی معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں پرنسپ صاحب نے اس میں نہایت نمایاں غلطی یہ کی ہے کہ نکاح سے پہلے کے اقرارنامہ کو بھی نکاح کے بعد کے ہوئے اقرارنامہ کی طرح پابندی کے قابل قرار دیا ہے۔ حالانکہ ان دونوں میں عظیم الشان فرق ہے۔ جو واقفان علم شریعت سے پوشیدہ نہیں بہرحال اس سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ انگریزی عدالتوں میں عملاً بھی تفویض کے طریقہ کو تسلیم کیا گیا ہے اور اس کے متعلق متعدد نظائر موجود ہیں۔

لیکن اس طریقہ پر ایک بڑا اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے عورتوں کی مشکلات بڑی حد تک دور ہو جائیں گی۔ ان کے لئے نہ صرف آزادی کی ایک راہ نکل آئے گی بلکہ ان بہت سی مصیبتوں کا دروازہ بھی بند ہو جائے گا جو عموماً مردوں کے اس احساس سے پیدا ہوتی ہیں کہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل بے بس ہیں۔ مگر اس سے ایک دوسرے فتنہ کا دروازہ کھل جاتا ہے جو ہماری سوسائٹی کے لئے کچھ کم خطرناک نہیں ہے۔ شریعت نے عورتوں کو جس مصلحت سے طلاق کا اختیار نہیں دیا ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں فطرتاً زود رنج، جلدباز، ناعاقبت اندیش اور جذبات سے جلد مغلوب ہونے والی ہوتی ہیں۔ ان کے افعال عقل و تدبر کے بجائے زیادہ تر جذبات کے ماتحت ہوتے ہیں اگر تحمل و بردباری کا اظہار کرتی ہیں تو اتنا کہ معمولی انسانی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہے، لیکن ایک ذرا سی بات پر بگڑتی ہیں تو ایسا کہ عزت کا خیال، خاندان کا خیال، اپنی اولاد کا خیال، خود اپنے مستقبل کا خیال غرض کوئی چیز ان کو اپنے برباد کن فیصلے سے نہیں روک سکتی اور وہ سب کچھ کر گذرتی ہیں جس سے اکثر اوقات خود ان کو بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔ ایسی فطرت کے انسان کو طلاق کے اختیارات دینے کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ بات بات پر وہ نکاح کے رشتہ کو منقطع کردے اور مصالح شرعیہ کے بالکل خلاف ان اختیارات کو استعمال کرے۔ تفویض کے طریقہ کو رائج کرنے سے یہ خرابی پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اور اس سے یقیناً وہ شرعی مصلحت فوت ہو جاتی ہے جو صرف مرد کو طلاق کے اختیارات دینے میں ملحوظ رکھی گئی تھی۔

ہماری رائے میں اس کے دفعیہ کی بہترین جائز و مشروع صورت یہ ہو سکتی ہے کہ تفویض کے اقرارنامہ میں تنہا عورت ہی کو طلاق کا اختیار نہ دیا جائے بلکہ اس کے ساتھ یہ قید لگا دی جائے کہ وہ شہر کے مفتی، یا شہر کے فلاں فلاں علماء، یا دوسرے ایسے اہل علم و رائے اصحاب کے مشورہ سے (جنپر اقرارنامہ کے وقت فریقین کا اتفاق ہو جائے) اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ عورت چند غیرجانبدار اور عاقل و عالم لوگوں سے مشورہ لئے بغیر اس اختیار کو استعمال نہ کر سکیگی اور وہ لوگ اسے مشورہ صرف اسی صورت میں دینگے جب انہیں پوری تحقیقات سے ثابت ہو جائیگا کہ واقعی وہ مظلومہ ہے اور اس کی شکایات بجا ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اگر طلاق دینے کی صورت میں پورا مہر یا اس کا ایک حصہ معاف کردینے کی شرط بھی لگا دی جائے تو یہ بعض عورتوں کو حصول مہر کی طمع سے اپنے مفوضہ اختیارات استعمال کرنے سے بھی روک سکتا ہے۔

ہم نے یہ چند تدابیر پیش کی ہیں جو ہماری عقل و بصیرت کے مطابق فتنہ ارتداد مسلمات کے اصلی سرچشمہ کو بند کرنے میں بہت کچھ مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اب یہ قوم کے علماء اور ارباب حل و عقد کا کام ہے کہ ان معروضات پر غور فرمائیں، ان میں جن تدبیروں کو مناسب خیال فرمائیں انہیں عملی جامہ پہنانے کی مناسب صورتیں تجویز کریں، اور جن کو بہتر نہ سمجھیں ان کے بجائے دوسری صحیح تدابیر دریافت کریں۔ بہرحال یہ مسئلہ اب اس حد سے گذر چکا ہے کہ اس کے ساتھ مزید بے اعتنائی برتی جائے۔ ارتداد کا سیلاب ہماری پردہ کی دیواروں کو توڑ کر ہمارے گھروں میں گھس آیا ہے اور اس بیش بہا متاع کو بہالیجانا چاہتا ہے جس کی حفاظت ہماری قومی شرافت کا اولین فرض ہے پس ضرورت ہے کہ علمائے اسلام جلد سے جلد ایک مجلس مشاورت منعقد کریں، اور اپنے فقہی و کلامی اختلافات کو نظرانداز کرکے، اس طوفان کے مقابلہ کی متحدہ کوشش کریں ✦

لالہ لاجپت رائے کا بھوت

لالہ لاجپت رائے نے اپنی لیڈری کے طلسم کی حفاظت کے لیے چند خیالی بھوت بنا رکھے ہیں جن سے ڈرا ڈرا کر وہ مورکھ ہندو قوم کو اپنی آغوش میں پناہ لینے کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ ان خیالی بھوتوں میں سب سے بڑا بھوت ہندوستان پر افغانی حملہ ہے۔ جب کبھی ان کی لیڈری کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہوتا ہے اور کوئی جماعت متحدہ وطنی سیاست کا علم لیکر کھڑی ہوتی ہے تو وہ فوراً اس بھوت کو سامنے لا کھڑا کرتے ہیں۔ اور اپنی ڈرپوک قوم سے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ تمہیں کھانے کو آرہا ہے۔ یہ لوگ جو انگریزی سلطنت کا حصار توڑنا چاہتے ہیں تمہیں اس کا لقمہ بنانا چاہتے ہیں۔ بیچارے ہندو جنہیں ڈنڈ پیلنے، کشتیاں لڑنے، چھری گدکے چلاتے ہوئے ابھی تین چار ہی سال ہوئے ہیں، یہ سنتے ہی کچھ ایسے بدحواس ہو جاتے ہیں کہ ان کی بہادری کا سارا نشہ ہرن ہو جاتا ہے اور غریبوں کو اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں سوجھتی کہ اپنے گرگ باراں دیدہ لیڈر سے جا چمٹیں۔

حال کی انتخابی لڑائی میں بھی سوراجیوں کے مقابلہ میں لالہ جی نے یہی مجرب نسخہ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا لاہور میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے نہایت جوش کیساتھ فرمایا کہ سوراجیوں میں ایسے خطرناک لوگ بھی ہیں جو انگریزی حکومت کو مٹا کر کابل کا راج ہندوستان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور میرے پاس اسکے پورے پورے ثبوت موجود ہیں۔ لالہ جی کو معلوم تھا کہ کابل کا نام سننے کے بعد ایک ہندو میں اتنا ہوش ہی باقی نہیں رہتا کہ غریب کسی بات پر سنجیدگی کیساتھ غور کر سکے، یہی سمجھ کر انہوں نے سوراج پارٹی پر یہ الزام لگایا تھا، اور یہی اسکا نتیجہ ہوا۔ سارے پنجاب میں اسپرٹ مچ گئی۔ سوراجی شکستی (یا مہاسبھائی) جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ ہندو ووٹروں کا ایک بڑا حصہ سوراجیوں کے ہاتھ سے نکل گیا اور پنڈت موتی لال نے انڈیپنڈنٹ پارٹی کے فرزیں (لالہ لاجپت رائے) کے مقابلہ میں جو مہرہ (رائے زادہ ہنسراج) بڑھایا تھا اسے مجبوراً واپس لینا پڑا۔ یہ رنگ دیکھکر بیچارے پنڈت نہرو لالہ جی کو چیلنج پر چیلنج دیتے رہے تھے کہ یہ خطرناک الزام جو آپنے لگایا ہے اسکا ثبوت دیجئے، مگر وہ تو لالہ صاحب کی فقط ایک لیڈرانہ چال تھی۔ ثبوت نہ پہلے موجود تھا، نہ اب موجود ہے اور نہ شاید آئندہ کبھی دستیاب ہوگا۔ بار بار کے استفسار سے جو کچھ حقیقت ظاہر ہوئی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ کابل میں کبھی جماعت نے ایک کانگریس کمیٹی قائم کی تھی اور وہ انڈین نیشنل کانگریس سے الحاق کی خواہشمند تھی۔ اتنی سی بات پر ایک جماعت پر لالہ جی نے ایک ایسا الزام لگا دیا جسکی سزا انگریزی قانون کے مطابق حبس دوام اور قتل تک ہو سکتی ہے، مگر باوجود اسکے وہ ذرہ برابر شرم محسوس کرنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں ✦

نکات ولطائف

(مدیر نکات ولطائف کے قلم سے)

ایک مولوی صاحب ریاضی کے بڑے ماہر تھے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو خاتمہ بالخیر کی دعا ان الفاظ سے مانگی۔ اللہم یامن یعلم قطر الدائرۃ وغایۃ العدد والجذر س لاصم افیضق الیک علی زاویۃ قائمۃ واحشرنی علی خط مستقیم۔

ایک بادشاہ جو جنگ میں مشغول تھا۔ جب دشمن پر کامیاب ہوا تو فتح کی اطلاع اپنے وزیر کو دینی چاہی۔ کوئی کاتب پاس نہ تھا اپنے طبیب خاص کو اشارہ کیا کہ وزیر کو فتح کی خبر کا ایک خط لکھدیجو حکیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اما بعد فانا لما تام العدو ق حلقۃ کل اثرۃ البلیاستان حق لوسمیت بعاقۃ لما وقعت الاعلی فلا تکن الاکنفۃ او نفثتین حق لحق العدو بحران عظیم فہلک الجمیع بسعادات یا معتدل المزاج۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے حقیقی بھائی بن یامین کو چوری کے الزام میں گرفتار کرلیا تو حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ یہ خط یعقوب اسرائیل اللہ کی جانب سے ہے جو بیٹا ہے اسحاق ذبیح اللہ کا اور وہ بیٹا تھا ابراہیم خلیل اللہ کا یہ خط عزیز مصر کے نام ہے۔

اے عزیز مصر! ہم لوگ ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں اور بلاؤں کے لیے منتخب کرلیا ہے میرے دادا کو دشمنوں نے گرفتار کیا اور ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ان کو آگ میں ڈالا لیکن اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا کردیا اور وہ سالم رہے۔

میرے باپ کی گردن پر چھری رکھی گئی لیکن اللہ نے انکا فدیہ دیا اور میرے باپ کو بچالیا۔

میری یہ حالت ہے کہ میرا ایک بچہ مجھے بہت زیادہ عزیز تھا۔ اس کے بھائی اسے ایکدن جنگل میں لے گئے۔ اور شام کو اسکا خون لگا کرتہ مجھے لاکر دیدیا۔ اور مجھ سے بیان کیا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا۔ میں اس کے فراق میں روتے روتے اندھا ہو گیا ہوں اس بچہ کا ایک بھائی جو اسی کی ماں کے پیٹ سے ہے اور یہی ہے میں اس سے دل بہلایا کرتا تھا لیکن اب کی دفعہ اس کے بھائی اسے لے گئے۔ اور انھوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی۔ اور چوری کے الزام میں تونے اسے قید کرلیا۔

اے عزیز مصر! ہمارا خاندان چوروں کا خاندان نہیں ہے۔ ہم نے نہ کبھی چوری کی اور نہ ہمارے ہاں کوئی چوری کرنے والا بچہ پیدا ہوا۔ اگر تونے میرے بچہ کو واپس کردیا تو میں تیرے خلاف خدا سے ایسی دعا کروں گا جس کا اثر تیری ساتویں پشت تک جاری رہے گا۔

حضرت یوسف نے جب اس خط کو پڑھا تو اپنی آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکے۔ بہت روئے اور اپنے باپ کو نہایت مختصر جواب لکھا۔ یہ خط عزیز مصر کی جانب سے اسرائیل اللہ کے نام ہے۔

اصبر کما صبروا۔ تظفر کما ظفروا اے اسرائیل جس طرح تمہارے بزرگوں نے ہر بلا اور مصیبت پر صبر کیا تم بھی صبر کرو جس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے تم بھی اسی طرح ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے۔

حضرت یعقوب نے اسقدر جامع اور مختصر خط کو پڑھکر فرمایا یہ عبارت سوائے پیغمبر کے دوسرا نہیں لکھ سکتا۔ (کشاف)

تو اس کے دعوے کا کوئی اثر لڑکی پر نہیں پڑسکتا۔ لڑکی جبکہ اس کے دعوے کا جھوٹا ہونا جانتی ہے تو اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ مدرسہ امینیہ۔ دہلی

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں۔

(۱) تجارتی سود کا لین دین کن صورتوں میں جائز یا ناجائز ہے مثلاً ایک شخص نے پانچسو روپیہ کا مال ہندو تاجر سے خریدا لیکن خریدار کے پاس روپیہ کم ہے اسواسطے ہندو تاجر کے ساتھ ادھار کرنا پڑا۔ اور ہندو تاجر سود حاصل کئے بغیر ادھار رکھنا منظور نہیں کرتا۔ تو کیا یہ سود ادا کرنا شرعاً جائز ہے کہ نہیں۔ اس کے برعکس مسلمان تاجر سے کوئی ہندو یا مسلمان سودا خریدتا ہے اور خریدار کے پاس روپیہ کم ہے تو اس صورت میں خریدار سے باقی روپیہ کے متعلق سود لینا جائز ہے کہ نہیں۔

(۲) آج کل بعض علماء فتوے دیتے ہیں کہ غیرمسلم اشخاص سے قرضہ کا سود لینا جائز ہے۔ آپ مطلع فرماویں کہ ان علماء کا یہ خیال کہاں تک صحیح ہے۔

(۳) زراعتی یا تجارتی یا دیگر اقسام کے بنکوں میں جو روپیہ داخل کیا جاتا ہے۔ اور وہ بنک سود ادا کرتی ہے آپ براہ عنایت تسلی دیویں کہ بنک کا سود لینا یا دینا دونوں صورتوں میں کہاں تک جائز ہے۔

شیخ نظیر علی بزاز۔ بھنگالہ۔ ضلع ہوشیارپور

الجواب

(۱) نقد خریدنے کی صورت میں قیمت کی کمی اور ادھار خریدنے کی صورت میں قیمت کی زیادتی شرعاً جائز ہے۔ مثلاً ایک چاقو نقد خریدنے والے کو ایک روپیہ میں اور ادھار خریدنے والے کو سوا میں دینا جائز ہے۔

پس بیچنے والا اگر مسلمان ہے تو وہ اپنے ہندو خریدار سے اس طرح معاملہ کرے۔ کہ جس قدر روپیہ اس کے پاس نقد موجود ہے اتنے روپے کا مال علیحدہ کرکے معمولی قیمت پر اس کا معاملہ کرے اور جتنا مال وہ ادھار لینا چاہتا ہے۔ اتنا مال علیحدہ کرکے اس کا معاملہ علیحدہ کرے۔ خریدار سے ادائیگی قیمت کی مدت مقرر کرکے اشیاء کی قیمت میں ادھار دینے کی وجہ سے مناسب اضافہ کرلے۔ تو یہ معاملہ جائز ہو جائیگا۔ اور شرعاً سود قرار نہیں پائیگا۔

اسی طرح اگر مسلمان کسی ہندو سے خریدے اور پورا روپیہ موجود نہ ہو تو نقد کا معاملہ علیحدہ کرے اور ادھار کا علیحدہ ادائیگی مدت معین کرکے ادھار کے معاملہ میں مناسب اضافہ پر راضی ہو جائے۔

(۲) سود کا لین دین مسلم اور غیرمسلم غیرمحارب سے کرنا مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ جو علماء ہندوستان کو دارالحرب اور انگریزوں کو حربی قرار دیتے ہیں۔ وہ صرف انگریزوں سے سود کے لینے کو جائز کہتے ہیں۔ اور ان کے اس خیال پر عمل کرلینے کی گنجائش بھی ہے۔ لیکن سود دینا کسی حال میں جائز نہیں۔

(۳) گورنمنٹ کے بنکوں سے سود لینا اس لیے مباح ہے کہ نہ لینے کی صورت میں وہ سود عیسائی مشنریوں کو دیدیا جاتا ہے اور تبلیغ مسیحیت کا کام اس سے چلایا جاتا ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ ایک لڑکی کو اس کی والدہ اپنے رشتہ دار کے پاس بطور امانت چھوڑ گئی تھی جو خود عیالدار تھا جب ہندوستان سے لڑکی کی والدہ واپس آئی تو لڑکی کو اس شخص نے چھپا رکھا تھا۔ لڑکی والدہ کا نکاح اس کے پاس بھاگ کر چلی آئی وہ شخص جس کے پاس یہ لڑکی امانتاً چھوڑی گئی تھی اس نے عدالت میں دعوی دائر کردیا کہ یہ میری عورت ہے عدالت نے نکاح خواں اور گواہ طلب کئے لیکن وہ نکاح خواں پیش نہ کرسکا۔ لڑکی کا بیان ہے کہ مجھ سے جبراً رکھی گئی تھی اور میرا نکاح بالکل نہیں ہوا ہمبستری بھی زبردستی کی گئی تھی جس سے وہ حاملہ ہوگئی۔ عدالت نے مدعی کا دعوی خارج کردیا اور لڑکی والدہ کو مل گئی۔ اس میں سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو اب تین سال کا ہے۔ عرصہ تین سال کا گذر چکا ہے نہ تو فرضی خاوند نے لڑکی کی طرف رجوع کیا اور نہ لڑکی نے خاوند کی طرف۔ اب لڑکی کہیں باہر نکاح کرنا چاہتی ہے اسکے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔ فقط

المستفتی ولایت علی۔ معرفت نذر محمد دکاندار پشاور

الجواب

جبکہ مدعی اپنے دعوے نکاح کا ثبوت ہی پیش نہ کرسکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ

مسلمان عورتوں کا ارتداد اور اسکے روکنے کی تدابیر

(۴)

یہ تو وہ تدابیر تھیں جو ہمارے نزدیک ان قانونی و عدالتی نقائص کو دور کرنے کے لئے ضروری ہیں جن کے باعث مسلمان عورتیں ناقابل برداشت مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور ان سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ پاکر بعض اوقات اپنے دین و ایمان تک کو خیرباد کہہ دیتی ہیں۔ لیکن ایک شرعی تدبیر اور بھی ہے جس کے لئے ہم قانون کے محتاج نہیں ہیں اور گو وہ ان عورتوں کے لئے تو کارگر نہیں ہو سکتی جو ورطۂ مصائب میں گھر چکی ہیں۔ لیکن کم از کم آئندہ کی پیش بندی کے لئے بہت کچھ مفید و موثر ہو سکتی ہے۔ ہم اسے علمائے اعلام اور قوم کے ارباب نظر کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر غور کریں۔ اور اگر اس سے مقاصد کے پورا ہونے کی کوئی امید ہو تو اسے اختیار کرنے کا عام مسلمانوں کو مشورہ دیں۔

کتب فقہ میں طلاق کی جہاں اور متعدد قسمیں لکھی ہیں، وہاں ایک صورت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مرد اپنے اختیار طلاق کو عورت کے سپرد کر دے۔ اور وہ اس کے عطا کئے ہوئے اختیار کو استعمال کرکے اپنے تئیں خود طلاق دے لے۔ اس طریقہ کو اصطلاح فقہ میں تفویض الطلاق للمرأۃ کہتے ہیں۔ اس کے احکام یہ ہیں کہ جب مرد عورت کو طلاق تفویض کرے تو اس کو خود یہ اختیار ہو جاتا ہے کہ رشتۂ نکاح کو منقطع کرے۔ بغیر اس کے کہ بعد میں مرد راضی ہو یا نہ ہو۔ اگر مرد نے اسے ایسے الفاظ میں یہ اختیار دیا ہو کہ وہ اسی مجلس میں تعلق نکاح باقی رکھنے یا طلاق دے لینے کا فیصلہ کرے۔ تو اس کو طلاق کا اختیار اسی مجلس خاص تک حاصل رہیگا۔ خواہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو۔ لیکن اگر وہ ایسے وسیع الفاظ میں اسکو یہ اختیار دے کہ وہ جب چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے تو پھر عورت اس مجلس خاص کی پابند نہیں ہوتی۔ اور اسے ساری عمر یہ حق حاصل رہتا ہے کہ خواہ طلاق لے خواہ نہ لے۔

بحر الرائق میں ہے۔ التفویض الیہا یکون بلفظ التخییر والامر بالید والمشیئۃ (جلد ثالث کتاب الطلاق) یعنی تخییر امر بالید اور مشیت تینوں طریقوں سے تفویض ہو جاتی ہے

رد المحتار میں ہے۔ قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی تفویض الطلاق ۔۔۔۔ فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہۃ ای فی الحاضرۃ او اخبارا ای فی الغائبۃ (جلد ثانی کتاب الطلاق) یعنی مرد نے کہا اختیار کر (اپنے تئیں طلاق لے) یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ تفویض طلاق کا ہم معنی ہوگا۔ اور عورت کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اسی مجلس میں جب کہ اسکو تفویض کا علم ہوا۔ یا تو بالمشافہ طلاق لے یا اگر غائب ہو تو اس کی خبر دے۔

ہدایہ میں ہے۔ وان قال ۔۔۔۔ لھا طلقی ۔۔۔۔ مالم تقم ۔۔۔ او ۔۔۔ فعل ما یقطعہ مما یدل علی الاعراض ۔۔۔ لا تطلق بعد ذلک المجلس الا اذا زاد ۔۔۔ متی شئت او متی ما شئت او اذا شئت او اذا ما شئت (جلد ثانی کتاب الطلاق)

یعنی خواہ مجلس کتنی ہی طویل ہو جائے۔ اگر اس نے کوئی وقت متعین نہیں کیا ہے تو عورت کو اسی مجلس میں طلاق دینا چاہئے۔ ہاں اگر اس نے ان الفاظ کے ساتھ تفویض کیا ہو کہ تو جب چاہے اپنے تئیں طلاق دے سکتی ہے تو پھر مجلس کی قید باقی نہیں رہیگی۔ [illegible]

عالمگیری میں ہے۔ [illegible]

ان تمام عبارتوں سے جو احکام بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے مطابق تفویض کے شرعی طریقہ سے اس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ آئندہ جتنے نکاح ہوں ان میں ایجاب و قبول کے بعد ہی مرد سے اس قسم کی تحریر لکھوالی جائے [illegible]

جب یہ کلکتہ ہائی کورٹ میں پہنچا تو جسٹس پرنسپ نے اپیل نامنظور کر دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ:-

محمڈن لا اس مسئلہ میں جو ہمارے سامنے درپیش ہے اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ مرد خاص صورتوں کے ماتحت عورت کو خود اپنے تئیں طلاق دینے کا اختیار تفویض کر دے۔ مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ اس اختیار کے استعمال کو انہیں صورتوں تک محدود نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے برخلاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ (یعنی محمڈن لا) عورت کو یہ بتا کر کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اس کے اپنے تئیں خود طلاق دینے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ بشرطیکہ شوہر نے یہ تفویض کی ہو۔ اس کے لئے خاص صورتوں کی قیود جو لگائی جاتی ہیں ان کی حیثیت ایسی ہے کہ میں انکو وقتی و عارضی قیود سے تعبیر کر سکتا ہوں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ایسا اقرار نامہ جو نکاح سے پہلے وہ معاہدہ کرنے کے قابل اشخاص میں ہوا ہو اور جس کے ماتحت عورت نے اس شرط کے ساتھ نکاح کرنا منظور کیا ہو کہ چند خاص بیان کردہ صورتوں میں یہ سب کی سب معقول ہیں اس کا آئندہ خاوند اسے شرع محمدی کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اپنے آپ کو خود طلاق دینے کی اجازت دے گا۔ کیوں قابل پابندی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جن شرائط کے ماتحت خاوند نے بیوی کو اس اختیار کے استعمال کی اجازت دی ہے وہ کسی طرح شرع محمدی کے خلاف نہیں ہیں۔

یہ اقتباس ہم نے اس لئے دیا ہے کہ ناظرین کرام کو ان یورپین اور غیر مسلم ججوں کی قابلیت کا بھی کچھ حال معلوم ہو جائے۔ جو مسلمانوں کے مذہبی معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں پرنسپ صاحب نے اس میں نہایت نمایاں غلطی یہی کی ہے کہ نکاح سے پہلے کے اقرار نامہ کو بھی نکاح کے بعد کے ہوئے اقرار نامہ کی طرح پابندی کے قابل قرار دیا ہے۔ حالانکہ ان دونوں میں عظیم الشان فرق ہے۔ جو واقفان علم شریعت سے پوشیدہ نہیں بہرحال اس سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ انگریزی عدالتوں میں عملاً بھی تفویض کے طریقہ کو تسلیم کیا گیا ہے اور اس کے متعلق متعدد نظائر موجود ہیں۔

لیکن اس طریقہ پر ایک بڑا اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے عورتوں کی مشکلات بڑی حد تک دور ہو جائیں گی۔ ان کے لئے نہ صرف آزادی کی ایک راہ نکل آئے گی بلکہ ان بہت سی مصیبتوں کا دروازہ بھی بند ہو جائے گا جو عموماً مردوں کے اس احساس سے پیدا ہوتی ہیں کہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل بے بس ہیں۔ مگر اس سے ایک دوسرے فتنہ کا دروازہ کھل جاتا ہے جو ہماری سوسائٹی کے لئے کچھ کم خطرناک نہیں ہے۔ شریعت نے عورتوں کو جس مصلحت سے طلاق کا اختیار نہیں دیا ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں فطرتاً زود رنج، جلد باز، ناعاقبت اندیش اور جذبات سے جلد مغلوب ہونے والی ہوتی ہیں۔ ان کے افعال عقل و تدبر کے بجائے زیادہ تر جذبات کے ماتحت ہوتے ہیں اگر وہ بردباری کا اظہار کرتی ہیں تو اسقدر کہ گویا انسانی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہے لیکن ایک ذرا سی بات پر بگڑتی ہیں تو ایسا کہ عزت کا خیال، خاندان کا خیال، اپنی اولاد کا خیال، خود اپنے مستقبل کا خیال غرض کوئی چیز ان کو اپنے بربادکن فیصلے سے نہیں روک سکتی اور وہ سب کچھ کر گذرتی ہیں جس سے اکثر اوقات خود ان کو بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔ ایسی فطرت کے انسان کو طلاق کے اختیارات دینے کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ بات بات پر وہ نکاح کے رشتہ کو منقطع کر دے اور مصالح شرعیہ کے بالکل خلاف ان اختیارات کو استعمال کرے۔ تفویض کے طریقہ کو رائج کرنے سے یہ خرابی پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اور اس سے یقیناً وہ شرعی مصلحت فوت ہو جاتی ہے جو صرف مرد کو طلاق کے اختیارات دینے میں ملحوظ رکھی گئی تھی۔

ہماری رائے میں اس کے دفعیہ کی بہترین جائز و مشروع صورت یہ ہو سکتی ہے کہ تفویض کے اقرار نامہ میں تنہا عورت ہی کو طلاق کا اختیار نہ دیا جائے بلکہ اس کے ساتھ یہ قید لگا دی جائے

کہ وہ شہر کے مفتی، یا شہر کے فلاں فلاں علماء یا دوسرے ایسے اہل علم و رائے اصحاب کے مشورہ سے (جنہیں اقرار نامہ کے وقت فریقین کا اتفاق ہو جائے) اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ عورت چند غیر جانبدار اور عاقل و عالم لوگوں کے مشورہ لئے بغیر اس اختیار کو استعمال نہ کر سکیگی اور وہ لوگ اسے مشورہ صرف اسی صورت میں دینگے جب انہیں پوری تحقیقات سے ثابت ہو جائیگا کہ واقعی وہ مظلومہ ہے اور اس کی شکایات بجا ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اگر طلاق دینے کی صورت میں پورا مہر یا اس کا ایک حصہ معاف کر دینے کی شرط بھی لگا دی جائے تو یہ بعض عورتوں کو حصول مہر کی طمع سے اپنے مفوضہ اختیارات استعمال کرنے سے بھی روک سکتا ہے

ہم نے یہ چند تدابیر پیش کی ہیں جو ہماری عقل و بصیرت کے مطابق فتنہ ارتداد مسلمات کے اصلی سرچشمہ کو بند کرنے میں بہت کچھ مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اب یہ قوم کے علماء اور ارباب حل و عقد کا کام ہے کہ ان معروضات پر غور فرمائیں، ان میں جن تدبیروں کو مناسب خیال فرمائیں انہیں عملی جامہ پہنانے کی مناسب صورتیں تجویز کریں، اور جن کو بہتر نہ سمجھیں ان کے بجائے دوسری صحیح تدبیریں دریافت کریں۔ بہرحال یہ مسئلہ اب اس حد سے گذر چکا ہے کہ اس کے ساتھ مزید بے اعتنائی برتی جائے۔ ارتداد کا سیلاب ہماری پردہ کی دیواروں کو توڑ کر ہمارے گھروں میں گھس آیا ہے اور اس بیش بہا متاع کو بہا لیجانا چاہتا ہے جس کی حفاظت ہماری قومی شرافت کا اولین فرض ہے پس ضرورت ہے کہ علمائے اسلام جلد سے جلد ایک مجلس مشاورت منعقد کریں، اور اپنے فقہی و کلامی اختلافات کو نظر انداز کرکے، اس طوفان کے مقابلہ کی متحدہ کوشش کریں ✤

لالہ لاجپت رائے کا بھوت

لالہ لاجپت رائے نے اپنی لیڈری کے طلسم کی حفاظت کے لئے چند خیالی بھوت بنا رکھے ہیں جن سے ڈرا ڈرا کر وہ مورکھ ہندو قوم کو اپنی آغوش میں پناہ لینے کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ ان خیالی بھوتوں میں سب سے بڑا بھوت ہندوستان پر افغانی حملہ ہے۔ جب کبھی ان کی لیڈری کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہوتا ہے اور کوئی جماعت متحدہ وطنی سیاست کا علم لیکر کھڑی ہوتی ہے تو وہ فوراً اس بھوت کو سامنے لا کھڑا کرتے ہیں اور اپنی ڈرپوک قوم سے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ تمہیں کھانے کو آرہا ہے۔ یہ لوگ جو انگریزی سلطنت کا حصار توڑنا چاہتے ہیں تمہیں اس کا لقمہ بنانا چاہتے ہیں۔ بچارے ہندو جنہیں [illegible] ہی سال ہوتے ہیں، یہ سنتے ہی کچھ ایسے حواس باختہ ہو جاتے ہیں کہ ان کی بہادری کا سارا نشہ ہرن ہو جاتا ہے اور غریبوں کو اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں سوجھتی کہ اپنے گرگ باراں دیدہ لیڈر سے جا چمٹیں۔

حال کی انتخابی لڑائی میں بھی سوراجیوں کے مقابلہ میں لالہ جی نے یہی حربہ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا لاہور میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے نہایت جوش کیساتھ فرمایا کہ سوراجیوں میں ایسے خطرناک لوگ بھی ہیں جو انگریزی حکومت کو مٹا کر کابل کا راج ہندوستان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور میرے پاس اسکے پورے پورے ثبوت موجود ہیں۔ لالہ جی کو معلوم تھا کہ کابل کا نام سننے کے بعد ایک ہندو میں اتنا ہوش ہی باقی نہیں رہتا کہ غریب کسی بات پر سنجیدگی کیساتھ غور کر سکے، یہی سمجھ کر انہوں نے سوراج پارٹی پر یہ الزام لگایا تھا، اور یہی اسکا نتیجہ ہوا۔ سارے پنجاب میں اسپر ہلچل مچ گئی، سوراجی شکست (یا مہا سبھائی) جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ ہندو ووٹروں کا ایک بڑا حصہ سوراجیوں کے ہاتھ سے نکل گیا اور پنڈت موتی لال نے انڈیپنڈنٹ پارٹی کے فرزیں (لالہ لاجپت رائے) کے مقابلہ میں جو مہرہ (رائے زادہ ہنسراج) بڑھایا تھا اسے مجبوراً واپس لینا پڑا۔ یہ رنگ دیکھکر بچارے پنڈت نہرو لالہ جی کو چیلنج پر چیلنج دے رہے ہیں کہ یہ خطرناک الزام جو آپنے لگایا ہے اسکا ثبوت دیجئے، مگر وہ تو لالہ صاحب کی محض ایک لیڈرانہ چال تھی۔ ثبوت نہ پہلے موجود تھا، نہ اب موجود ہے اور نہ شاید آئندہ کبھی دستیاب ہوگا۔ بار بار کے استفسار سے جو کچھ حقیقت ظاہر ہوئی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ کابل میں کسی جماعت نے ایک کانگریس کمیٹی قائم کی تھی اور وہ انڈین نیشنل کانگریس سے الحاق کی خواہشمند تھی۔ اتنی سی بات پر ایک جماعت پر ایسا الزام لگا دیا جس کی سزا انگریزی قانون کے مطابق حبس دوام اور پھانسی تک ہو سکتی ہے، مگر باوجود اسکے وہ ذرہ برابر شرم محسوس کرنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں ✤

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

ایک مولوی صاحب ریاضی کے بڑے ماہر تھے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو خاتمہ بالخیر کی دعا ان الفاظ سے مانگی۔ اللھم یا من یعلم قطر الدائرۃ ونھایۃ العدد والجذر الاصم اقبضنی الیک علی زاویۃ قائمۃ واحشرنی علی خط مستقیم۔

ایک بادشاہ جو جنگ میں مشغول تھا۔ جب دشمن پر کامیاب ہوا تو فتح کی اطلاع اپنے وزیر کو دینی چاہی۔ کوئی کاتب پاس نہ تھا اپنے طبیب خاص کو اشارہ کیا کہ وزیر کو فتح کی خبر کا ایک خط لکھدیجئو حکیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اما بعد فانا لما [illegible] المناہج۔

حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے جب اپنے حقیقی بھائی بن یامین کو چوری کے الزام میں گرفتار کر لیا تو حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔

یہ خط یعقوب اسرائیل اللہ کی جانب سے ہے جو بیٹا ہے اسحاق ذبیح اللہ کا اور وہ بیٹا تھا ابراہیم خلیل اللہ کا یہ خط عزیز مصر کے نام ہے۔

اے عزیز مصر! ہم لوگ ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جسکو اللہ تعالی نے مصیبتوں اور بلاؤں کے لئے منتخب کر لیا ہے میرے دادا کو دشمنوں نے گرفتار کیا اور ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ان کو آگ میں ڈالا لیکن اللہ تعالی نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور وہ سالم رہے۔

میرے باپ کی گردن پر چھری رکھی گئی لیکن اللہ نے انکا فدیہ دیا اور میرے باپ کو بچالیا۔

میری یہ حالت ہے کہ میرا ایک بچہ جو مجھے بہت زیادہ عزیز تھا۔ اس کے بھائی اسے ایک دن جنگل میں لے گئے۔ اور شام کو اسکا خون آلود کرتہ مجھے لاکر دیدیا۔ اور مجھ سے بیان کیا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا۔ میں اس کے فراق میں روتے روتے اندھا ہو گیا ہوں اس بچہ کا ایک بھائی جو اسی کی ماں کے بطن سے ہے اور یہی ہے میں اس سے دل بہلا لیا کرتا تھا۔ لیکن اب کی دفعہ اس کے بھائی لے گئے۔ اور انھوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی۔ اور چوری کے الزام میں تو نے اسے قید کر لیا۔

اے عزیز مصر! ہمارا خاندان چوروں کا خاندان نہیں ہے۔ ہم نے نہ کبھی چوری کی اور نہ ہمارے ہاں کوئی چوری کرنے والا بچہ پیدا ہوا۔ اگر تونے میرے بچہ کو واپس نہ کیا تو میں تیرے خلاف خدا سے ایسی دعا کروں گا جس کا اثر تیری ساتویں پشت تک جاری رہے گا۔

حضرت یوسف نے جب اس خط کو پڑھا تو اپنی آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکے۔ بہت دیر تک روتے رہے اور اپنے باپ کو نہایت مختصر جواب لکھا۔ یہ خط عزیز مصر کی جانب سے اسرائیل اللہ کے نام ہے۔

اصبر کما صبروا۔ تظفر کما ظفروا اے اسرائیل جس طرح تمہارے بزرگوں نے ہر بلا اور مصیبت پر صبر کیا تم بھی صبر کرو۔ جس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے تم بھی اسی طرح ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے۔

حضرت یعقوب نے اس خط اور مختصر خط کو پڑھکر فرمایا یہ عبارت سوائے پیغمبر کے دوسرا نہیں لکھ سکتا۔ (کشاف)

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسائل ذیل میں۔

(۱) تجارتی سود کا لین دین کن صورتوں میں جائز یا ناجائز ہے مثلاً ایک شخص نے پانچسو روپیہ کا مال ہندو تاجر سے خریدا لیکن خریدار کے پاس روپیہ کم ہے اسواسطے ہندو تاجر کے ساتھ ادھار کرنا پڑا۔ اور ہندو تاجر سود حاصل کئے بغیر ادھار رکھنا منظور نہیں کرتا۔ تو کیا یہ معاملہ کلیتاً شرعاً جائز ہے کہ نہیں یا اس کے برعکس مسلمان تاجر سے کوئی ہندو یا مسلمان سودا خریدتا ہے اور خریدار کے پاس روپیہ کم ہے تو اس صورت میں خریدار سے باقی روپیہ کے متعلق سود لینا جائز ہے کہ نہیں۔

(۲) آجکل بعض علماء فتوے دیتے ہیں کہ غیر مسلم اشخاص سے قرضہ کا سود لینا جائز ہے۔ آپ مطلع فرمادیں کہ ان علماء کا یہ خیال کہاں تک صحیح ہے۔

(۳) زراعتی یا تجارتی یا دیگر اقسام کے بنکوں میں جو روپیہ داخل کیا جاتا ہے اور وہ بنک سود ادا کرتی ہے آپ براہ عنایت تسلی دلویں کہ بنک کا سود لینا یا دینا دونوں صورتوں میں کہاں تک جائز ہے۔

شیخ فقیر علی برناڑہ۔ بھنگالہ۔ ضلع ہوشیارپور

الجواب

(۱) نقد خریدنے کی صورت میں قیمت کی کمی اور ادھار خریدنے کی صورت میں قیمت کی زیادتی شرعاً جائز ہے۔ مثلاً ایک چاقو نقد خریدنے والے کو ایک روپیہ میں اور ادھار خریدنے والے کو [illegible] میں دینا جائز ہے۔

پس بیچنے والا اگر مسلمان ہے تو وہ اپنے ہندو خریدار سے اس طرح معاملہ کرے۔ کہ جس قدر روپیہ اس کے پاس نقد موجود ہے اتنے روپے کا مال علیحدہ کرکے معمولی قیمت پر اس کا معاملہ کرے اور جتنا مال وہ ادھار لینا چاہتا ہے۔ اتنا مال علیحدہ کرکے اس کا معاملہ علیحدہ کرے۔ خریدار سے ادائیگی قیمت کی مدت مقرر کرکے اشیاء کی قیمت میں ادھار دینے کی وجہ سے مناسب اضافہ کر لے۔ تو یہ معاملہ جائز ہو جائیگا۔ اور شرعاً سود قرار نہیں پائیگا۔

اسی طرح اگر مسلمان کسی ہندو سے خریدے اور پورا روپیہ موجود نہ ہو تو نقد کا معاملہ علیحدہ کرے اور ادھار کا علیحدہ اور ادائیگی کی مدت معین کرکے ادھار کے معاملہ میں مناسب اضافہ پر راضی ہو جائے۔

(۲) سود کا لین دین مسلم اور غیر مسلم غیر محارب سے بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ جو علماء ہندوستان کو دار الحرب اور انگریزوں کو حربی قرار دیتے ہیں۔ وہ صرف انگریزوں سے سود کے لینے کو جائز کہتے ہیں۔ اور ان کے اس خیال پر عمل کرنے کی گنجائش بھی ہے۔ لیکن سود دینا کسی حال میں جائز نہیں۔

(۳) گورنمنٹ کے بنکوں سے سود لینا اس لئے مباح ہے کہ نہ لینے کی صورت میں وہ سود عیسائی مشنریوں کو دیدیا جاتا ہے اور تبلیغ مسیحیت کا کام اس سے چلایا جاتا ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ ایک لڑکی کو اس کی والدہ اپنے رشتہ دار کے پاس بطور امانت چھوڑ گئی تھی جو خود عیالدار تھا جب ہندوستان سے لڑکی کی والدہ واپس آئی تو لڑکی کو اس شخص نے چھپا رکھا تھا۔ لڑکی والدہ کا نکاح اس کے پاس بھاگ کر چلی آئی وہ شخص جس کے پاس یہ لڑکی امانتاً چھوڑی گئی تھی اس نے عدالت میں دعوی دائر کر دیا کہ یہ میری عورت ہے عدالت نے نکاح خواں اور گواہ طلب کئے لیکن وہ نکاح خواں پیش نہ کر سکا۔ لڑکی کا بیان ہے کہ میں جبراً رکھی گئی تھی اور میرا نکاح بالکل نہیں ہوا۔ ہمبستری بھی زور سے کی گئی تھی جس سے وہ حاملہ ہو گئی۔ عدالت نے مدعی کا دعوی خارج کر دیا اور لڑکی والدہ کو مل گئی۔ اس لڑکی سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو اب تین سال کا ہے عرصہ تین سال کا گذر چکا ہے اب تو فرضی خاوند نے لڑکی کی طرف رجوع کیا اور لڑکی نے خاوند کی طرف۔ اب لڑکی کہیں باہر نکاح کرنا چاہتی ہے اسکے لئے شرعاً کیا حکم ہے فقط

احقر ولایت علی۔ معرفت نذر محمد کاندار پشاور

الجواب

جبکہ مدعی اپنے دعوائے نکاح کا ثبوت ہی پیش نہ کر سکا تو اس کے دعوے کا کوئی اثر لڑکی پر نہیں پڑ سکتا۔ لڑکی جبکہ اس کے دعوے کا جھوٹا ہونا جانتی ہے تو اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ مدرسہ امینیہ۔ دہلی

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ الجمعیۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف وکرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لیے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو آپ خیال فرماسکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لیے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۳۶ء تک کم ازکم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوادیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی ومذہبی خادم کو موت وحیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

ویدک چیستاں

(ایک نومسلم کے قلم سے)

وید دنیا کی ان عجیب وغریب کتابوں میں سے ہے جس کے مصنف کا آج تک باوجود تلاش بسیار پتہ ہی نہیں چلا۔ وید خود تو اس بارے میں بالکل خاموش اور ساکت محض ہیں البتہ وید کے حامی اس کتاب کے متعلق مختلف طریقہ سے طبع آزمائی کیا کرتے ہیں ایک عرصہ تک تو اس کتاب کے متعلق یہی مشہور تھا کہ مختلف لوگوں نے وقتاً فوقتاً مظاہر قدرت سے متاثر ہوکر نظم یا نثر میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہ بعد کے لوگوں نے یادگار کے طور پر قلمبند کر لیا۔ جمع کرنیوالوں نے یہ احتیاط کی کہ ہر منتر کے شروع میں اس کے مصنف کا نام بھی لکھدیا تاکہ کلام مخلوط نہ ہو جائے۔ تھوڑے دن بعد یہ بتایا گیا کہ نہیں یہ چاروں کتابیں برہما کے منہ سے نکلی ہیں یا انکی تصنیف ہیں۔

انگریزوں کی حکومت میں ایک اور انکشاف ہوا کہ یہ چاروں کتابیں خدا کا الہام ہیں جو شروع دنیا میں چار بزرگوں پر الہام کی گئی تھیں۔ اس کتاب کے متعلق ہندوؤں کے مختلف طبقوں میں مختلف خیال ہیں۔ اگرچہ باوجود اس شدید اختلاف کے بھی یہ سب فرقے ہندو ہی کہلاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج تک ہندو کی صحیح تعریف کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ جب کتاب خود ساکت وصامت ہو تو اس کے ماننے والے کہاں تک اسکی حمایت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ایک ہی مصیبت نہیں کہ اس مقدس کتاب کے مصنف کے متعلق آج تک کوئی صحیح فیصلہ نہیں ہو سکا۔ بلکہ اس کے تمام نسخے بھی آپس میں متفق نہیں۔ باہمی الفاظ میں تو فرق ہے ہی۔ لیکن بعض نسخوں میں تو منتر کے منتر غائب ہیں پھر لطف یہ ہے کہ چاروں وید میں بھی اختلاف ہے۔

چونکہ مختلف بزرگوں نے مختلف مواقع اور مختلف مناظر سے متاثر ہوکر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس لیے یہ کتاب ایسی چیستاں بن گئی ہے کہ صحیح مطالب کا حاصل کرنا دشوار ہے چونکہ وید اپنے صحیح مطالب کے اظہار میں بالکل ناکافی ہیں اسلئے بڑے بڑے پنڈتوں نے اپنی توجہ زیادہ تر بھاگوت پران یا بھگوت گیتا وغیرہ کتابوں کی ترویج میں خرچ کی۔ اور وید کو اپنی رہنمائی کے لیے ناکافی سمجھا۔ آج اس روشنی کے زمانہ میں بھی وید اسی کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں جس میں اب سے ہزاروں برس پہلے پڑے ہوئے تھے۔

سوامی دیانند نے بہت کوشش کی کہ اس کتاب کو زمانہ حال کے سانچے میں ڈھال کر اس بیکار چیستاں کو کارآمد بنایا جائے لیکن افسوس وہ بھی ناکام رہے جو کچھ کیا وہ بھی نہ کرنے کے برابر ہے پہلے بزرگوں نے جو کچھ کیا تھا افسوس سوامی جی نے ساری عمر اس کے غلط ثابت کرنے ہی میں خرچ کر دی اور خود نہ بتا پائے آخر اس پہیلی کی بوجھ اور اس معمہ کا حل کیا ہے۔ سوامی جی نے جو کچھ تھوڑا بہت کھینچ کھانچ کر حل کیا ہی وہ خود ایک مستقل مضحکہ خیز چیز بنکر رہ گئی ہے۔

یہ بھی تسلیم ہے کہ بعض بعض منتروں کو اتنے اچھے معنے پہنائے ہیں کہ جس سے سوامی جی کی سوجھ بوجھ پر آفرین کہنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن وید کے معنی بیان کرنا اول تو مردہ میں جان ڈالنا۔ یا گونگے کے اشاروں کا مطلب سمجھانے کے مرادف ہے۔ پھر اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس مردہ زبان کو ایسے قالب میں ڈھالے جو نئی روشنی کے زمانہ میں قابل توجہ ہو سکے اور پہلے بزرگوں کی تمام تفسیروں سے اچھوتی ہو تو یہ کام یقیناً سخت مشکل ہے۔

سوامی جی نے جس محنت سے کام کیا وہ یقیناً داد کے قابل ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں اس کا افسوس ہے کہ یہ جنس یورپ کے بازاروں میں فروخت ہونے کے قابل نہو سکی۔ اگرچہ بعض جگہ سوامی جی کو بکری کا شیر اور شیر کی بکری بھی بنانی پڑی۔ نمک کا گھوڑا اور گھوڑے کا راجہ انکی کا پرمیشور اور مصنف کا مفسر غرض سارے جتن کرنے اور دور از عقل تاویلات کے باوجود وید بھگوان جہاں تھے وہیں ہیں اور یہ مال مہذب دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل نہ ہو سکا۔

اس مذاقیہ قلم اور مضحکہ خیز ارتھ کا نتیجہ یہ ضرور ہوا کہ ہندوؤں میں اور چند فرقوں کا اضافہ ہوگیا۔ اور ہندو دھرم میں چند جدید اصول وفروع کی زیادتی ہوگئی۔ سناتن دھرم پر ایک کاری ضرب لگی۔ اور وہ کھیل کھیل ہو کر رہ گیا۔ انگریزی حکومت میں اس پرانے دھرم کا پنپنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن اور محال ہوگیا ہے۔ اس مضمون میں ہم صرف ایک منتر پیش کرکے اس کی چند تفسیریں نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ وید بھگوان کی اس گونگی چپ نے ہندو دھرم کو کیسا زبردست نقصان پہنچایا ہے اور وید مقدس کے متعلق ایک صحیح الخیال انسان کو رائے قائم کرنا کس قدر دشوار تر کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر یجر وید کے سترہویں ادھیائے کا نواں منتر ملاحظہ ہو۔ اس منتر کے مصنف رام دیو رشی ہیں واقعہ یہ ہے کہ انھوں نے زمانہ سابق میں کوئی عجیب الخلقت جانور دیکھا۔ جو غالباً اس سے پہلے انھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اول تو انھوں نے اس پر بہت غور کیا اور جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو انھوں نے اپنے شاگردوں کے سامنے۔ اسی عجیب الخلقت جانور کا ذکر کر دیا جس سے رام دیو جی نے یا تو اپنے چیلوں کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہا ہے یا زیادہ سے زیادہ پرماتما کی شکتی اور اس کے قادر مطلق ہونے کے سلسلہ میں اس امر کا اظہار کیا ہوگا کہ وہ ایسے ایسے عجیب الخلقت جانور پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اس سے زائد اس منتر کا اور کوئی مطلب نہیں معلوم ہوتا۔ ہم ناظرین کے سامنے اول اس منتر کا لفظی ترجمہ ذکر کردیں۔ تاکہ آئندہ جو کچھ ہم عرض کرتا ہے وہ آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکے۔

رام دیو جی ارشاد فرماتے ہیں۔

اس کے چار سینگ ہیں تین پاؤں ہیں۔ دو سر ہیں۔ سات ہاتھ ہیں۔ اور تین طرح پر بندھا ہوا وہ بیل چلاتا ہے۔ (وہ) بڑا دیوتا مرنیوالوں میں آداخل ہوا۔

چونکہ ان الفاظ میں کوئی خاص چیز نہیں ہے بلکہ محض ایک عجیب الخلقت جانور جو بیل کے مشابہ ہے۔ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن یجر وید کے ارتھ کرنے والوں نے اس منتر کے ترجمہ میں جو زمین آسمان کے قلابے ملائے ہیں وہ عجیب حیرت انگیز ہیں۔ بعد کے آنے والوں نے اس پہیلی کی بوجھ میں جو دماغ سوزی کی ہے وہ قابل رحم ہے۔

نرکت کے مصنف اسکے ذیل میں فرماتے ہیں

یہ شرتی یگیہ کا اظہار کرتی ہے۔ چار وید اس کے چار سینگ ہیں یعنی۔ اونچی وسہانی آوازوں کا مجموعہ اس کے پیر ہیں پراتہ اور اودرتیہ اس کے دو سر ہیں اور سات گائتری وغیرہ چھند اس کے ہاتھ ہیں۔ اور کلپ براہمن منتر تین طرح بندھا ہوا ہے۔ وہ یگیہ بیل کی مثال آگ کا دیوتا انسانوں کی بھلائی کے لیے ان میں داخل ہو رہا ہے۔

مہابھاشیہ کے مصنف رقمطراز ہیں

یہ شرتی کلام اور کلمہ کی بحث میں ہے۔ اسم۔ فعل۔ لفظوں کا بڑھانا اور حذف کرنا یہ چار سینگ ہیں۔ زمانہ ماضی۔ حال۔ استقبال۔ یہ پیر ہیں۔ دل۔ گلا۔ سر۔ جہاں سے آوازیں نکلتی ہیں اس میں بندھا ہوا ہے۔ تنبیہ۔ کاریہ۔ یہ دو سر ہیں۔ مصدر کی گردانیں سات ہاتھ ہیں۔ پس یہ آواز کرنے والا دیوتا (مشابہ بیل) مرنے والے انسانوں میں داخل ہو گیا ہے۔

راماج اچاریہ مہاراج کا ارشاد ہے

یہ شرتی پرمیشور کے بیان میں ہے۔ چار ورن وید چار سینگ ہیں تین پیر سے مراد تین قسم کے جیو ہیں۔ (ہمیشہ رہنے والا جسم کی قید میں مبتلا۔ مکتی پانے والے) شدھ ستو گن تمک ستو۔ یہ دو سر ہیں۔ پرکرتی کی مختلف سات حالتیں اس کے ہاتھ ہیں کرشن جی کے لڑکے اور پوتوں کی صورتوں میں بندھکر انسانوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ سب کو شکل والا اور نام والا بناتا ہوا آخری روح اور غیر ذی روح میں داخل ہوتا ہے۔

ید یار نتیہ مہاراج ترجمہ کرتے ہیں

یہ شرتی اوم پر ہے۔ الف۔ واو۔ میم۔ نون غنہ یہ چاروں سینگ ہیں۔ روحانی۔ دنیاوی۔ جاہ وجلال۔ یہ تین پیر ہیں جیت۔ اجیت۔ دو سر ہیں۔ سات قسم کے کرے اس کے ہاتھ ہیں۔ کرہ شمسی وقمری چمکیلی اشیاء سے بندھا ہوا بیل کی بیل کی مثال اوم برہما کے جاہ وجلال کو ظاہر کرتا ہے۔

شری بلدراچاریہ جی نے بھی اس ہی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے لیکن ایک اور مزہ دار ترجمہ ملاحظہ ہو۔

یہ شرتی بین باجہ کا اظہار کرتی ہے۔ گانے میں جو چار قسم کی آواز ہے وہ چار سینگ ہیں۔ کومل وغیرہ تین سر اس کے تین پیر ہیں۔ لے اور سر دو سر ہیں۔ سات رند ہر اس کے سات ہاتھ ہیں۔ ہونٹھ اور دو ہاتھ اس کا بندھن ہے۔ اس طرح وہ بیل انسانوں میں راگ بنکر داخل ہوا۔

اس پہیلی کی ایک اور بوجھ ملاحظہ کیجیے۔

یہ شرتی علم موسیقی کا اظہار کرتی ہے۔ تت۔ ہت۔ گھن۔ وہن یہ چار سینگ اس کے تین گرام تین پاؤں ہیں۔ لے اور شر دو سر ہیں۔ بانسری مور چپنا وغیرہ سات ہاتھ ہیں۔ گلا۔ ناک۔ منہ ان تینوں

باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ ہو

خبریات

عالم اسلامی

حکومت عراق

جعفر پاشا وزارت بنا رہے ہیں

بغداد ۱۸ر نومبر۔ جعفر پاشا سابق عراقی نمائندہ مقیم لندن آج بغداد واپس آگئے۔ ان کو ہوائی جہاز پر براہ قاہرہ ریگستان پر سے گذرنے میں مشکلات کا سامنا ہوا تھا۔ عمان پہونچنے پہونچتے طیارہ کو مجبوراً زمین پر اترنا پڑا کیونکہ انجن خراب ہو چلا تھا۔ لیکن شاہی طیارہ مستقر عمارہ سے دو ہوائی جہاز دیدئے گئے جس سے ان کو سفر ملتوی نہیں کرنا پڑا البتہ یہ سفر دس گھنٹوں میں طے ہوتا وہ ۱۸ گھنٹوں میں طے ہوا اگرچہ جعفر پاشا اس سفر کی تکان زیادہ محسوس کر رہے تھے لیکن پہونچنے کے ساتھ ہی وزارت مرتب کرنے کے کام میں مصروف ہو گئے بہت ممکن ہے کہ دونوں پارٹیوں کی مخلوط وزارت مرتب ہو جائے +

ٹرکی اور اٹلی کی جنگ کا خطرہ

ٹرکی میں اجتماع افواج کا حکم

لندن ۱۸ر نومبر۔ جریدہ ڈیلی نیوز کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ حکومت ترکیہ نے فوج کے ۲۰ طبقات کو حکم دیا ہے کہ وہ فوراً جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ جریدہ مذکور کا بیان ہے کہ آج کل دولت ترکیہ پر اطالوی عزائم سے بہت کچھ خوف وہراس طاری ہو رہا ہے۔ اجتماع افواج کے متعلق جو حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ غالباً سنیور مسولینی کی تازہ تقریریں ہیں۔ خصوصاً یوم التوائے جنگ کی تقریر کے اس حصہ کی نسبت زیادہ خیال گذرتا ہے جس میں مسولینی نے ایک قدیم رومی سفاک سلا کا ذکر کیا تھا جو اپنی عزت وآبرو قائم رکھنے کے لیے ممالک مشرق کی طرف ایک جنگی مہم لے گیا تھا۔ ٹرکی کو کھٹکا پیدا ہو گیا ہے اور وہ خیال کرتی ہے کہ آج کل طبقہ فسطائی کو کسی طرف جنگی مشغلہ کی خواہش ہو رہی ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے سنیور مسولینی کی تقریر کو سیاسی معنی پہنائے ہیں۔

ترکی قنصل کی حجاز میں آمد

بولاق جہاز میں جس میں امیر سعود مصر سے حجاز واپس آئے ہیں ترکی قنصل سلیمان شوکت بک تشریف لائے ساحل پر آپکا زبردست استقبال کیا گیا۔ آپ ساحل سے روانہ ہوکر سلطان ابن سعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سرکاری طور پر ملاقات کی۔

برطانی ہائی کمشنر انگورہ میں

رنگیہ ۲۲ر نومبر۔ برطانی ہائی کمشنر عراق سر ہمفری ڈابس ترکی حکومت کی دعوت پر جب نے سنا تھا کہ وہ جنیوا سے براہ قسطنطنیہ واپس جا رہے ہیں انگورہ گئے ہیں۔ چند ماہ ہوئے عراق اور ترکی کے درمیان ایک معاہدہ کی تکمیل ہوئی ہے اس دورہ میں ڈابس ان مختلف مسائل پر گفتگو کرسکیں گے جو ان دونوں ممالک کے درمیان تصفیہ طلب ہیں اور ترکی حکومت کو عراقی ارباب بست وکشاد کے حقیقی دوستانہ رویہ کا یقین دلاسکیں گے، عین اسی وقت انگورہ میں سر جارج کلارک ترکی کے جدید برطانوی سفیر کی موجودگی بھی محض ایک حسن اتفاق ہے جو رسمی ملاقات کا فرض ادا کر رہے ہیں +

ہندوستان

ہندو مسلمانوں سے مولانا شوکت علی کی اپیل

انتخابات میں کانگریس کی حمایت کرو

مولانا شوکت علی پریزیڈنٹ پراونشل کانگریس کمیٹی ۲۲ر نومبر کو گونڈہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ میں اضلاع گونڈہ۔ رائے بریلی۔ بہرائچ۔ ہردوئی۔ اناؤ کا دورہ کر چکا ہوں۔ مجھکو کامل امید ہے کہ ان اضلاع سے کانگریس کے امیدوار بغلبہ کثرت آراء منتخب ہوں گے۔ میں گونڈہ اور بہرائچ جیسے دورافتادہ اضلاع میں عمدہ تنظیم اور بڑھا ہوا جوش دیکھکر بہت خوش ہوا۔ ہر طرح امید ہے کہ مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ موہن لال سکسینہ اور ٹھاکر حکم سنگھ صاحبان اسمبلی کے لیے ضرور منتخب ہوں گے۔ چودھری خلیق الزماں کی بھی راجہ صاحب سلیم پور کے مقابلہ میں خوب تائید ہو رہی ہے مسٹر محمد حبیب خلیل شاہ اور مہاشر جی لال کی بھی کامیابی کی توقع ہے۔

میں تمام ہندو مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ثابت قدمی کے ساتھ کانگریس کی حمایت کریں اور جسقدر ووٹ دیں کانگریسی امیدواروں کو دیں۔ ہندوستان کا ہر جسم کہلانے کے لیے طاقتور۔ شجاع اور سچے آدمیوں کی ضرورت ہے اب میں بہار جا رہا ہوں اور وہاں بھی آٹھ دن تک کام کروں گا اور مجھے امید ہے کہ وہاں بھی کانگریسی امیدواروں کی پوری تائید وحمایت ہوگی۔

انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس کی تیاریاں

کلکتہ ۱۹ر نومبر۔ اسسٹنٹ سکرٹری مجلس استقبالیہ انڈین نیشنل کانگریس بیان کرتے ہیں کہ مختلف سب کمیٹیوں کے کام بڑی تیزی سے انجام پا رہے ہیں اور قریب تکمیل پہونچ گئے ہیں۔ صدر کی قیام گاہ کے لیے ۲۵ بڑے جھونپڑے تعمیر کیے گئے ہیں کانگریس پنڈال کے قریب ہی چند خیلی کاٹیج بھی بنائے جائیں گے۔ پورے موسم کا کرایہ ۵ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ وزیٹروں سے استدعا ہے کہ وہ اپنے نام پہلے ہی سے درج رجسٹر کرالیں۔ کیونکہ محدود نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ سب کمیٹی نمائش نے کھدر کے لیے مفت اسٹال ایک کثیر تعداد میں محفوظ کرالیا ہے جو لوگ تشریف لائیں وہ گرم کپڑے اپنے ساتھ ضرور ضرور لائیں۔ کیونکہ سردی بہت شدت سے پڑتی ہے۔

راولپنڈی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۱۹ر نومبر۔ راولپنڈی شہر میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت احکام نافذ کئے گئے ہیں جس میں چار سے زیادہ آدمیوں کے اجتماع اور لاٹھیاں وغیرہ لیکر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے اس علاقہ میں جامع مسجد بھی شامل ہے۔ شہر میں کامل امن ہے۔

راولپنڈی میں فساد ہوگیا

۳۵ گرفتاریاں

راولپنڈی ۱۹ر نومبر۔ شہر میں عرصہ سے یہ افواہیں گشت کر رہی تھیں کہ اگر سکھوں کا جلوس گرو نانک کی یوم پیدائش کے اعزاز میں باجہ کے ساتھ نکلا تو فساد ہو جائیگا۔ ان افواہوں کے خیال سے پولیس نے جلوس کے سلسلہ میں کافی انتظامات کئے تھے۔ ذمہ دار لیڈروں نے اس طرح جلوس کا انتظام کیا تھا کہ سخت اشتعال کے باوجود بھی اہل جلوس عنان صبر وتحمل کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ سکھ خواتین کو جو اس قسم کے جلوس میں شریک ہوتی ہیں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ۳ ہزار آدمی جلوس کے ساتھ تھے۔ اکالی سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب جلوس جامع مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے گذر رہا تھا تو اہل جلوس پر آس پاس کے محلوں سے خشت باری ہوئی جس سے چند پولیس افسران کو چوٹ آئی۔ اور تین چار تماشائی زخمی ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً ایک مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور وہاں ۳۵ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ عین ارتکاب جرم کی حالت میں گرفتار کئے گئے۔

مظفر پور میں مولانا شفیع داؤدی کی تقریر

صرف کانگریسی امیدواروں کی حمایت کیجیے

مظفر پور ۲۰ر نومبر۔ مسلم کلب میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب نے اپنی تقریر میں ملک کے موجودہ حالات اور مسلمانوں کے فرائض سمجھائے۔ آپ نے فرمایا۔

صرف کانگریس ہی ایک ایسی مجلس ہے کہ اس کے جھنڈے کے نیچے رہکر ہندو اور مسلمان دونوں مادر وطن کی آزادی کے لیے جد وجہد کر سکتے ہیں۔ آج کل بعض رجعت پسند ہندو اور مسلمان کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور کانگریس کے حقیقی وقار و اقتدار کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ کانگریس ایک خالص قومی مجلس ہے اور ہندوستان کی نجات کانگریس کی طاقت اور مضبوطی میں مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مجلس وضع قوانین کے لیے کانگریس کے ٹکٹ پر مسلمانوں کو امیدوار بنایا جائے میں تمام مسلم رائے دہندگان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ صرف کانگریسی مسلمان امیدواروں کو رائیں دیں۔ جو آزادی کی جنگ کے لیے سر بکف ہیں۔ اور جو اپنے تئیں اس آزادی کے لیے عظیم قربانیاں کر چکے ہیں۔

رائے زادہ ہنس راج کی دستبرداری

لالہ لاجپت رائے بلا مقابلہ منتخب ہو جائینگے

لاہور ۲۰ر نومبر۔ جالندھر سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ رائے زادہ ہنس راج اسمبلی کی امیدواری سے لالہ لاجپت رائے کے حق میں دست بردار ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ پنڈت موتی لال نہرو کی حسب ہدایت ہوا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ لالہ لاجپت رائے بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں۔ غالباً لالہ لاجپت رائے مغربی پنجاب سے۔ دیوان چمن لال کے حق میں دست بردار ہو جائیں گے۔

مدراس کے انتخابات

کانگریسیوں کی بے نظیر کامیابیاں

مدراس ۲۰ر نومبر مسٹر بی۔ سیروا مل۔ بینڈ وا اور مسٹر وی۔ وی توگیسہ کانگریسی امیدوار نیلور وزیگاپٹم کے حلقوں سے اسمبلی کے لیے منتخب ہوگئے ہیں۔ ان امیدواروں کو اپنے حریفوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ رائیں ملیں اسمبلی میں صوبہ مدراس کے لیے ۱۶ منتخب نشستیں مقرر ہیں

پندرہ کے نئے امیدوار منتخب ہوچکے ہیں ان میں سے گیارہ کانگریسی ارکان ہیں (انڈیپنڈنٹ اور ایک یورپین ہے) مجلس مقننہ صوبہ مدراس کونسل میں اب تک کانگریسی امیدوار منتخب ہوچکے ہیں۔

مدراس ۱۷ نومبر۔ کانگریس کمیٹی اور سوراج پارٹی کی نگرانی میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا جلسہ کا مقصد تھا کہ [illegible] رائے دہندگان نے کانگریسی امیدواروں کو [illegible] رائے کی وجہ سے کانگریسی امیدوار [illegible] حاصل ہوئی ہے اس پر ان کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اور ان کو تہنیت و مبارکباد دیجائے۔ مسٹر سری نواس آئنگر نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ کانگریسی امیدواروں کی فتح حقیقتاً ان لوگوں کی شکست ہے جو کہ اجنبی حکومت کا آلہ کار ہے [illegible] حکومت کے وسائل و ذرائع وسیع ہیں لیکن کانگریس کی کامیابی نے حکومت پر ملک کی اصلی حالت ظاہر کردی۔ اس صوبہ میں ایک عرصہ سے فرقہ بندی کا طوفان آیا ہوا تھا۔ لیکن رائے دہندگان نے کانگریسی امیدواروں کو [illegible] اس طوفان کا بھی [illegible] مقابلہ کیا [illegible] مصالحت کے لئے کانگریس کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے۔ اگر حکومت معززانہ اور [illegible] پیش کرے تو مصالحت میں کوئی دقت نہیں ہے۔

صوبہ بنگال کے انتخابات

کانگریسیوں کی فتح

کلکتہ ۱۷ نومبر۔ مجلس مقننہ بنگال کے لئے کلکتہ کے دو باقی حلقوں کی رائے شماری کی گئی۔ دونوں حلقوں سے کانگریسی امیدوار زبردست اکثریت سے منتخب ہوئے۔ شمالی کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ سے سبھاش چندر بوس کانگریسی امیدوار کو [illegible] رائیں ملیں اور آپ کے حریف امیدوار مسٹر [illegible] انڈیپنڈنٹ امیدوار کو صرف ۵۸۸ رائیں ملیں۔

جنوبی کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ سے [illegible] بوس کانگریسی امیدوار کو [illegible] رائیں ملیں اور آپ کے حریف انڈیپنڈنٹ امیدوار مسٹر [illegible] رائیں ملیں۔ [illegible] بوس کے باقاعدہ منتخب ہونے کا اعلان کردیا گیا۔ [illegible] کی ضمانت بھی ضبط ہوگئی۔

سبھاش بابو کی کامیابی پر پرجوش مظاہرے

کلکتہ ۱۷ نومبر۔ شمالی کلکتہ کے غیر مسلم حلقے سے مجلس مقننہ کے لئے [illegible] مقابلہ تھا مسٹر سبھاش چندر بوس سابق چیف ایگزیکٹیو افیسر کارپوریشن کلکتہ [illegible] اور مسٹر [illegible] بوس (اعتدال پسند جماعت کے لیڈر) [illegible] امیدوار تھے۔ رائے شماری کے بعد معلوم ہوا کہ سبھاش بابو کو اپنے حریف پر [illegible] حاصل ہوئی ہے۔ [illegible] رائیں [illegible] رائے دہندگان [illegible] اس میں سبھاش بوس کی تصویریں اور ان کی زندگی کے مختصر حالات [illegible] کی اطلاعات موصول ہوئیں۔

صوبہ بمبئی کے انتخابات

کامیاب امیدواروں کے نام

بمبئی ۱۷ نومبر۔ مجلس مقننہ کے انتخابات کے مزید نتائج کا اعلان ہوا ہے۔ تھانہ کے ضلع سے [illegible] کامیاب ہوئے۔ پونہ کے ضلع سے مسٹر [illegible] منتخب ہوئے۔ [illegible] کے ضلع سے [illegible] کانگریسی امیدوار کامیاب ہوئے۔ [illegible] کے ضلع سے مسٹر [illegible] بھائی

پٹیل کانگریسی اور دادا بھائی انڈیپنڈنٹ منتخب ہوئے۔ بلگام کے ضلع سے مسٹر جکوڈی اور راؤ بہادر انگلی منتخب ہوئے۔

مسلمان امیدواروں کا انتخاب

بمبئی ۱۷ نومبر۔ بمبئی کونسل کے چھ مسلم حلقوں کے نتائج کا اعلان ہوگیا ہے۔ جنوبی حلقہ سے حاجی ابراہیم زنجانگری سردار محبوب علی خان آف بیلی۔ اور دیوان عباس صاحب بیجاپوری کامیاب ہوئے ہیں۔ وسطی حلقہ سے شیخ عبدالعزیز عبداللطیف۔ مولوی برہان الدین احمد اور غلام احمد اگر فیا منتخب ہوئے۔ یہ سب انڈیپنڈنٹ ہیں

مہاراجہ الور کی خدمت میں مسلمانوں کا وفد

تعمیر عیدگاہ اور اعانت مسلم یونیورسٹی پر اظہار امتنان

بمبئی ۲۲ نومبر۔ جب مہاراجہ الور جہاز سے ساحل بمبئی پر اترے تو انجمن ضیاء الاسلام کے ارکان کا ایک وفد مہاراجہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مہاراجہ کی مع الخیر مراجعت پر مبارکباد دیگئی اور انہوں نے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کو جو امداد دی ہے اور اپنی مسلمان رعایا کے لئے جو عیدگاہ تعمیر کرائی ہے، اس کے متعلق شکریہ ادا کیا گیا۔

مہاراجہ الور کا جواب

بمبئی ۲۲ نومبر۔ مسلمانوں کا جو وفد مہاراجہ الور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس میں مسٹر ایم۔ اے جینا۔ آر۔ ایم جینائی صدر میونسپل کارپوریشن اور ایس۔ اے کے بڑودہ والا شریف بمبئی بھی تھے۔ مہاراجہ نے فرمایا کہ "ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی ہندو اور مسلمانوں کے حقیقی اتحاد پر منحصر ہے۔ خدا کی یہی مرضی تھی کہ اس نے ہندو اور مسلمانوں کو ایک ملک میں پیدا کیا اور اب قضا و قدر کا یہی منشا ہے کہ ہندو اور مسلمان دونوں اس ملک میں الفت و محبت سے زندگی بسر کریں"۔

مجلس وضع قوانین صوبہ متوسط

مختلف جماعتوں کے نمائندوں کا تناسب

ناگپور ۲۲ نومبر۔ صوبہ متوسط کی مجلس وضع قوانین کے لئے جبلپور اور نربدا قسمتوں کے زمیندار حلقہ سے مسٹر شاہ مسند بہارکو انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کے امیدوار منتخب ہوگئے۔ ان کے حریف مسٹر بہارگو سپینڈار کانگریسی امیدوار کو شکست ہوئی۔ مجلس وضع قوانین صوبہ متوسط میں منتخب ارکان کا جماعتی تناسب اس طرح ہے۔

کانگریسی ارکان ۱۸۔ جوابی تعاونی ارکان ۱۳۔ انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کے ارکان ۶۔ انڈیپنڈنٹ ارکان ۶۔ غیر برہمن ۲۔ مسلمان ارکان ۷۔ اعتدال پسند ۱۔ یورپین ۱۔ کل میزان ۵۵۔

اس صوبہ کے تمام حلقوں سے کل ۹۲۰۰۳ رائیں دی گئیں۔ ان میں سے مختلف جماعتوں کے امیدواروں نے اس طرح رائیں حاصل کیں۔

کانگریسی امیدواروں نے	۲۸۲۶۶	رائیں حاصل کیں
جوابی تعاونی	۲۱۶۲۸	″
انڈیپنڈنٹ کانگریس پارٹی کے امیدواروں نے	۱۰۱۹۶	″
ایک اعتدال پسند ایک یورپین انڈیپنڈنٹ	۱۹۱۳۱	″
غیر برہمن امیدواروں نے	۶۸۶۷	″
مسلمان	۵۹۱۲	″

وزارت کی ترتیب کے متعلق ابھی کوئی خیال ظاہر کرنا قبل از وقت ہوگا سوراجیوں کے سوا نامزد کردہ اور دوسری جماعتوں کے ارکان میں سے مخلوط وزارت کی توقع ہے۔

رائیں حاصل کرنے کا ایک عجیب طریقہ

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ بڑے بازار میں بڑی کھلبلی سی مچ گئی۔ ایک گاڑی میں گائیں بند کرکے نکالی گئیں اور اس پر یہ نوٹس چسپاں

تھے کہ للت بابو کو رائے دو۔ لوگوں کو معلوم ہونے پر کہ یہ پنجرا پول کی گائیں ہیں۔ بڑی بے چینی ہوئی۔ اس سے للت بابو اور ان کے حمایتیوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

پنڈت موتی لال نہرو کا "بندے ماترم" کو جواب

"اپنی دروغ بیانیوں کا سلسلہ بند کردو"

لکھنؤ ۲۲ نومبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے "بندے ماترم" کے اڈیٹر کے نام ذیل کا تار ارسال کیا ہے:۔

"میری توجہ منعطف کرائی گئی ہے کہ آپ نے "بندے ماترم" کی ۱۸ نومبر کی اشاعت میں دو بیانات مجھ سے منسوب کئے ہیں کہ (۱) میں لالہ لاجپت رائے کو کچل ڈالوں گا۔ (۲) میں لالہ لاجپت رائے کو تباہ کردوں گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے احباب کے حلقہ میں پرائیویٹ حیثیت سے لالہ جی کے متعلق یہ باتیں کہی ہیں یہ متعصبانہ دروغ بیانی ہے۔ اور یہ بھی ان دروغ بیانیوں کے سلسلہ میں ہے جو آپ پہلے سے میرے خلاف شایع کررہے ہیں۔ ان دروغ بیانیوں کا مطلب یہ ہے کہ پنجاب کے رائے دہندگان کو کانگریسی امیدواروں کے خلاف متاثر کیا جائے۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میرا یہ تار اپنے اخبار کی پہلی اشاعت میں درج کیجئے۔ آپ کے ان توہین آمیز مضامین کے لحاظ سے جو آپ ایک عرصہ سے میرے خلاف لکھ رہے ہیں۔ یہ ایک بالکل غیر منصفانہ کارروائی ہے۔ آپ کے ہتک آمیز اور غلط مضامین کی بنا پر مجھے جن کارروائیوں کا مشورہ دیا جاسکتا ہے اسکے اعتبار سے یہ کارروائی غیر مضرت رساں ہے۔ انتخابات کے اختتام تک اور کارروائی ملتوی کردی ہے اس التوا کی وجہ یہ ہے کہ میری ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ انتخابات کے زمانہ میں اپنے ذاتی معاملات کی وجہ سے لوگوں کے دماغوں کو منتشر کروں بہرحال آپ پنجاب کے رائے دہندگان سے اس اصول پر اپیلیں کررہے ہیں کہ مذکورہ غلط بیانات ان کے سامنے پیش کریں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ آپ کی غلط بیانیوں کی فوراً تردید کردینی چاہیے تاکہ پنجاب کے رائے دہندگان اور کانگریسی امیدواروں کے لئے پیچیدگی نہ رہے"۔

خدام الحرمین کی مجلس انتظامیہ کا اجلاس

جمعیۃ خدام الحرمین کی مجلس انتظامی کا ایک جلسہ گذشتہ یکشنبہ کی دوپہر کو صدر دفتر جمعیۃ واقعہ گنگی بار چہ میں زیر صدارت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب صدر جمعیۃ منعقد ہوا اور انڈین مسلم حجاز کانفرنس لکھنؤ کی استدعا کے بموجب اس کی تجاویز پر عملدرآمد کرنے کا جو کام جمعیۃ خدام الحرمین نے اپنے ذمہ لیا ہے اس کی بابت سکرٹری صاحب نے اس وقت تک کی کارروائی کے حالات بیان کئے۔ اور کانفرنس کی تجاویز کا مضمون بھیجنے پر مصر، جاوا۔ ایران اور یمن والوں کے جوابات موصول ہوئے ہیں اور جن میں ان تجاویز سے موافقت ظاہر کی گئی ہے۔ دو ارکان کے ردبرو پیش کئے۔ اس کے بعد مدراس و بنگال [illegible] کے لئے وفود منتخب کئے گئے جو اول ہفتہ دسمبر میں انشاء اللہ روانہ ہوجائیں گے۔ ممالک اسلامی کے وفود کے لئے بھی حصول بیرونجات راہداری کی کوشش ہونے کی اطلاع دیگئی۔ آخر میں بعض سربرآوردہ حضرات کی طرف سے جو اس امر کی ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ لکھنؤ کے مسلمانوں کو مسئلہ الحوار حج کے تمام پہلوؤں سے آگاہ کرنے کے لئے ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس سے ارکان جمعیۃ نے بھی اتفاق کیا اور قرار پایا کہ تمام فرقوں کے اور جماعتوں کے سربرآوردہ و باثر اصحاب کی طرف سے یہ جلسہ آئیندہ یکشنبہ واقع ۲۸ نومبر کو دو بجے سہ پہر کے رفاہ عام میں طلب کیا جائے اور جمعیۃ خدام الحرمین کے ارکان بھی اپنی انفرادی حیثیت سے اس میں اتحاد عمل کریں۔ شکریہ صدر پر ایک بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ "ہمدم"

جلسہ تقسیم اسناد پٹنہ یونیورسٹی

پٹنہ ۲۰ نومبر۔ آج نئے سینٹ ہال میں پٹنہ یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ سرہنری وہیلر گورنر بہار نے بحیثیت چانسلر طلباء کو خطاب فرمایا اپنے ایڈریس میں ہزایکسیلنسی نے ان تعلیمی ترقیوں کا ذکر کیا جو ان کے عہد حکومت میں ہوئیں۔ آپ نے بتایا کہ اس پانچ سال کے عرصہ میں ایک میڈیکل کالج ایک انجینیرنگ کالج اور ایک وٹرنری کالج قائم ہوا۔

بسلسلہ صفحہ ۴

مقاموں سے بنا ہوا وہ علم موسیقی ہیل کی مثال انسانوں کو خوش کرتا ہے۔

بعض بزرگوں نے اس کی تفسیر علم ادب سے کی ہے۔ گویا ایک اندھوں کا گروہ ہے جو ہاتھی کو ٹٹول کر طبع آزمائی میں مصروف ہے اب سوامی جی کی اچھوتی اور معنی خیز تفسیر ملاحظہ کیجئے۔

اے انسانو! تیس سے صبح۔ دوپہر شام ملنے کے اسباب چار وید سیننگ اور نکلنا چھپنا وسہر۔ سات کاٹھری وغیرہ چھند سات بابانہ۔ منتر۔ براہمن۔ کلپ۔ ان مجموں ترکیبوں سے بندھا ہوا قابل حصول آرام دہ۔ صبح دوپہر شام کے استعمال سے شور کرتا۔ انسان سے اچھی طرح ملتا ہے۔ اس کا برتاؤ کر تم لوگ آرام پاؤ۔ مطلب۔ جو کہ انسان دریا متعلقہ ہوم وغیرہ اور شہد یا (صرف ونحو) وغیرہ کو جانتے ہیں وے مہاتے (صاحب فضیلت) اور وہ دان ہو سکتے ہیں۔

ناظرین نے دیکھا کہ سوامی جی نے اس معمہ کے حل کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگادیا۔ اصل منتر میں کچھ گھٹا یا بڑھا یا بھی۔ ترجمہ سے کام نہ چلا تو مطلب بیان کرنے بیٹھے لیکن باوجود تمام جدوجہد کے ہاتھ کچھ بھی نہ لگا۔ یہ اس کتاب کی حقیقت ہے جس کے ماننے والے اوم کا جھنڈا نصب کرنے کے لئے کعبہ کی تلاش کررہے ہیں۔ جو کتاب کم وبیش ڈیڑھ کروڑ برس میں اپنا صحیح مطلب بھی دنیا کو نہ سمجھا سکی۔ وہ اس روشنی کے زمانہ میں عالمگیر رہنمائی کیا خاک کرسکتی ہے۔

ہماری رائے میں تو اس مقدس کتاب کو کسی عجائب خانہ کے آثار قدیمہ کی فہرست میں شامل کردینا چاہئے۔

مراسلات

کتب خانہ نذیریہ

نقل معائنہ

جناب مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند

کتب خانہ نذیریہ جسکی نسبت حضرت شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب (میاں صاحب) دہلوی کی طرف ہے۔ حال ہی میں مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب نے بطور یادگار مولانا مرحوم کے پھاٹک حبش خاں میں قائم کیا ہے۔ اس کتب خانہ میں اسوقت تک تقریباً ڈیڑھ ہزار کتابیں عربی و فارسی وارد و کی جمع ہوچکی ہیں۔ ساتھ ہی ایک دارالمطالعہ ہے جس میں متعدد اخبار و رسائل مسلمانوں کے لئے موجود رہتے ہیں اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس قسم کی لائبریری کے لئے مسلمان کسقدر محتاج ہیں اگر کسی مقام پر مسلمانوں کے دس گھر بھی ہوں تو وہاں ایک اسلامی لائبریری لازمی طور پر ہونی چاہئے۔ اسلام نے نہ تو کسی تصویر کی اجازت دی ہے نہ مجسمہ کی۔ بزرگوں کی یادگار کا صرف یہی طریقہ ہے کہ انکے اعمال صالحہ کی اتباع کی جائے ان کے ملفوظات اور ان کی تصانیف کو محفوظ رکھا جائے ایصال ثواب کے لئے مدارس و مساجد اور کتب خانہ قائم کئے جائیں۔ حضرت مولانا مرحوم اپنی ان یادگاروں کی بدولت آج تک زندہ ہیں۔ ہزارہا شاگرد در شاگردوں کے شاگرد اسوقت بھی مولانا کے درس حدیث میں مشغول ہیں اور آتا ئے دوجہان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال کی اشاعت کررہے ہیں۔ الحمدللہ۔ مدرسہ بھی ہے مولانا کی تصانیف بھی ہیں، کتب خانہ کا فرض مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب نے پورا کردیا ہے۔ یہ ایسی زندہ یادگار ہے کہ جس نے میاں صاحب کے ساتھ ساتھ مولانا سید عبدالرؤف صاحب کی بھی عمر دراز کردی ہے۔ اگرچہ یہ امر

قابل افسوس ہے کہ جس بزرگ نے پھاٹک حبش خاں کی ایک مسجد میں بیٹھکر ستر سال تک حدیث کی خدمت تندہی کے ساتھ انجام دی ہو اس کی یادگار (کتب خانہ نذیریہ) کے پاس ذاتی مکان بھی نہیں ہے۔ دہلی میں اگرچہ کرایہ کا مکان کچھ زیادہ قابل عیب نہیں سمجھا جاتا لیکن یہ دیکھکر تو سخت افسوس ہوتا ہے کہ جو مسلمان اپنی کتابیں وقف کرتے ہیں اُن کی جلدیں تک درست کرنے کیلئے بھی مسلمانوں نے ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا۔ بعض دفعہ کئی کئی مہینہ تک کتابیں پڑی رہتی ہیں لیکن جلد سازی کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں ہوتا۔ جماعت اہلحدیث کے لئے تو یہ امر بیحد قابل افسوس اور لائق شرم ہے کہ اُن کے مذہبی پیشوا بلکہ دہلی کے ابن تیمیہ کی ایک علمی یادگار اتنیک اس فرقہ کی توجہ کو جذب کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ ہندوستان کے قابل فخر شہر دہلی میں سب سے پہلے جس نے اہل حدیث کے مذہب کو زندہ کیا بلکہ از سرنو ایجاد کیا وہ مولانا ہی کی ذات گرامی تھی یہ امر یقینی ہے کہ اس جماعت میں بھی تشتت و تفرق کے باعث کوئی قابل تعریف تنظیم نہیں ہے۔ ایک اللہ اور ایک رسول کے ماننے والے بھی فرقہ وارانہ لعنتوں میں مبتلا ہوچکے ہیں۔ ہر ایک مولوی صاحب نے اپنی پارٹی بنالی ہے اور زور شور کے ساتھ مقلدین سے بھی زیادہ باہمی تکفیر و تفسیق میں مشغول ہیں۔ لیکن حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی تو وہ ذات گرامی ہے کہ اُس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں یہ کسقدر تعجب ہے کہ اُن کی یادگار بھی آج کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ میں نے بھی بعض کتابیں وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے لیکن اس امر کا عہد کرلیا ہے کہ جو کتابیں اس کتب خانہ میں بھیجوں گا تو اُن کی جلدیں درست کرا کے وقف کرونگا یا جلدوں کے نقد روپیہ سید محمد عبدالرؤف صاحب کو پیش کردونگا۔ میں جملہ مسلمانان سے عموماً اور اہل دہلی سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس علمی کتب خانہ کو اپنی مذہبی روایات کی بناء پر ایک علمی درجہ کی حیثیت دینے میں پوری کوشش کرینگے۔ اگرچہ بعض حضرات مالی امداد کررہے ہیں اور بیشک یہ قلیل جماعت قابل شکریہ ہے۔ لیکن اس امداد کا وجود عدم کے برابر ہے۔ جب تک خاص طور پر توجہ نہ کی جائے گی ایک ہندی نژاد ابن تیمیہ کی اس مبارک یادگار کا بقا مشکل ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

مسلمانان کمشنری بھاگلپور سے مولانا عبدالوہاب (صاحب) رحمانی کی

اپیل

مولانا سید محمد اسحٰق صاحب رحمانی کو ووٹ دو

اضلاع مونگیر۔ بھاگلپور۔ پورنیہ۔ سنتال پرگنہ کو مسلمانوں کی طرف سے بہار کی کونسل میں جناب مولانا مولوی سید محمد اسحٰق صاحب رحمانی ساکن بروی کھڑے ہوئے ہیں۔ مولانا ممدوح کا کھڑا ہونا جس حد تک موزوں و مناسب ہوا ہے اس کا صحیح اندازہ تو وہی حضرات کرسکتے ہیں جنھوں نے قومی خدمات میں حصہ لیکر قومی کارکنوں کی قلت کا مشاہدہ کیا ہے۔ عام مسلمانوں کی اطلاع کی غرض سے میں صرف اتنا ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ مولانا ممدوح ایک عالم باعمل اور عالی ہمت پرجوش مذہبی و قومی درد رکھنے والے شخص ہیں جنھوں نے اپنے جذبات عالیہ کا ثبوت قومی خدمات انجام دیکر بارہا دیا ہے۔ مسلمانان ضلع مونگیر کے سامنے ان کی قومی خدمات پوشیدہ نہیں مسلمانوں میں ان کی ہر دلعزیزی نمایاں خصوصیت رکھتی ہے۔ ان کی خدمات و عملی ثبوت کو دیکھتے ہوئے ایک حد تک یقین ہے کہ کونسل میں اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت بہترین طور پر کرسکتے ہیں۔ ان اوصاف کو دیکھتے ہوئے میں بھاگلپور کمشنری کی مسلمان پبلک سے اپیل کرونگا کہ مولانا ممدوح کی ہمت افزائی میں بیش از بیش عملی حصہ لیکر قوم پر احسان فرمائیں۔ مولانا ممدوح ایک بہترین ایثار اور سچا درد رکھنے والے خدا ترس عالم ہیں اور مذہبی جماعت میں ایک قابل قدر ہستی رکھتے ہیں۔ ایسے بے ہمدرد اسلام عالم کا کونسل کے لئے کھڑا ہونا قوم کی انتہائی خوش نصیبی کا باعث ہے۔ والسلام

راقم عبدالوہاب رحمانی۔ مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

کونسل کا کفارہ کیا ہے

مسلمان امیدواران کونسل کو ایک مفید مشورہ

انتخابات کونسل کے سلسلہ میں جو خانہ جنگیاں اور فرقہ وارانہ کشمکش پیش آتی ہیں۔ جو عہد خلاف تعلیم خدا و رسول کونسل کے داخلہ کے وقت لیا جاتا ہے امیدواران کونسل سے یہ چیزیں مخفی نہیں۔

امیدواران کونسل کی خیر خواہ سوسائٹیاں جس شغف و انہماک کے ساتھ گاؤں در گاؤں ضلع در ضلع گھومتی ہیں اور مختلف طریقوں سے جس طرح اپنے مقاصد کی تبلیغ و اشاعت کرتی ہیں میرے خیال میں خواص سے لیکر عوام تک اس سے کوئی ناواقف نہیں۔

اس سعی و جہد سے جسقدر فائدہ اور نقصان مسلمانوں کو پہونچتا ہے اس کا اندازہ بھی اہل الرائے کو پورا ہوچکا۔

مسلمانوں کا اس مجموعی حالت افلاس میں لاکھوں روپیہ کا نقصان یقیناً قابل خیال ہے اس کے ساتھ یہ خیال اور بھی دل میں ٹیس پیدا کرتا ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے واسطے تو امراء کے پاس کوئی فنڈ نہیں اور فنڈ ہے بھی تو اس میں گنجائش نہیں اور خداوندان حکومت کے گورنر اوران کی خوشنودی نظر کے لئے ان کے پاس ریاست کا روپیہ ہی نہیں بلکہ اس کی تمام آراضی وغیرہ بھی نذر ہیں۔

سچ بتاؤ اور تھوڑی دیر کیلئے کونسل کے خیال کو بالائے طاق رکھکر سوچو کہ اللہ کے دین و مذہب کے لئے کیا ہم لوگ اسی انہماک کے ساتھ گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ ضلع در ضلع پھرتے ہیں اور اسی طرح بے دریغ روپیہ بہاتے ہیں۔

ہماری تبلیغ و اشاعت کا حال امراء کی بے توجہی کی بدولت یہ کہ بہت سی بستیوں میں نسلی مسلمان اللہ اور اسکے رسول کا نام تک نہیں جانتے پھر کیا خوشی کی بات ہے کہ اللہ نام لینے والا تو بہت سی بستیوں میں نہ ملے اور ممبران کونسل کے لئے ووٹ دینے والے مل جائیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں خدا کے لئے اس پر دھیان کرو اور اپنے دل سے فتویٰ لو اسکے بعد اگر سمجھ میں آوے تو جو کفارہ اس کا بتلایا جاوے اسکو تسلیم کرو میری رائے یہ ہے کہ جملہ ہندوستان کے مسلمان امیدواران کونسل بطور کفارہ فی روپیہ کے حساب سے جسقدر مصارف بھی کونسل کے سلسلہ میں ہوں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ادا کریں امیدواران کونسل کا یہ خاص نوعیت کا چندہ علیحدہ جمع ہونا چاہئے اور یہ خصوصی چندہ تبلیغ و اشاعت کے اس خاص اور ضروری جزو میں صرف ہونا چاہئے جس کی ملک اور قوم کو بیحد ضرورت ہے۔ اس خاص چندہ سے جو خدمت دین اسلام کی انجام پائے بطور یادگار وہ اس طبقہ کی طرف منسوب ہونی چاہئے۔

سولہ آنہ اگر انہوں نے اللہ کے عطا کئے ہوئے مال سے اپنے خیال کے مطابق صرف کئے تو بہرتوکم ازکم اس کے لئے بھی صرف کرنا ضرور چاہئے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ امیدواران کونسل کو جلیل القدر خدمات قومی و ملکی کا موقع دے اور اس تجویز پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ وما علینا الا البلاغ۔

"نوٹ۔ جو امیدوار کامیاب ہوچکے ہوں اُن کے ذمہ کفارہ کے ساتھ شکرانہ بھی ضروری ہے کیونکہ منعم حقیقی نے انہیں کامیاب فرمایا اس شکرانہ [illegible] لازمی ہے"

خادم الملۃ والدین طاہر بن احمد القاسمی کان اللہ لہ

شعبہ تبلیغ سنبھل کا غیر معمولی جلسہ

مسلمانان سنبھل کی خوش قسمتی سے مولانا سید کاظم علی صاحب مبلغ مدرسہ اسلامیہ علیگڈھ جلسہ تبلیغ کی غرض سے یہاں تشریف لائے ارکان شعبہ تبلیغ کی تحریک پر مولانا کی نہایت پرزور اور موثر تقریر انجمن معاون الاسلام کے احاطہ میں زیر عنوان "اسلام اور آریہ مذہب کا مقابلہ" ہوئی۔ وید اور منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش سے روز روشن کی طرح ثابت کردیا کہ آریہ مذہب نہایت کمزور مذہب ہے اور اسلام جیسے سچے مذہب کا کسی طرح مقابلہ نہیں کرسکتا ہے کسی آریہ کو ہمت نہ ہوئی کہ اُن کا جواب دیتا۔ اس کے بعد اور مجلسوں میں بھی پر اثر بیانات مولانا کے ہوئے۔ سہ راسے ترین میں مولانا موصوف کے ہاتھ پر صداقت اسلام کی وجہ سے مسمی اندر سنگھ ولد موہن سنگھ قوم چوہان ساکن اعظم پور تحصیل و ضلع مشرف باسلام ہوا۔ محمد مسلم اسلامی نام رکھا گیا۔ خدا اسے پاک ثابت قدم رکھے۔

داؤد علی خان ناظم شعبہ تبلیغ و حفاظت اسلام سنبھل ضلع مرادآباد

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متعلق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۶ ششماہی ۴

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک دائمی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دار و مدار کس قدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کس قدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات میسر ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنسارہٹہ تھوک و خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بہت مناسب لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا

پتہ

محمد حسین احمد حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۸ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ قیمت آدھ آنہ محصول آدھ آنہ۔ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے نرخ تاجرانہ دریافت فرمائیے۔ المشتہر

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

کاروبار کی رونق کا زمانہ آگیا

الجمعیۃ کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے

الجمعیۃ کی اشاعت میں جس غیر معمولی رفتار کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے وہ اس کی عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی کی بین دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اشتہارات کی تعداد روزانہ ترقی کر رہی ہے۔ اور صفحات میں اضافہ کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

موسم سرما شروع ہو رہا ہے جو آپ کے کاروبار کی رونق کو دوچند کر دے گا۔ اس وقت کو غنیمت خیال کر کے الجمعیۃ کی اشاعت سے فائدہ اٹھائیے اور آج ہی نرخنامہ طلب کر کے اشتہار روانہ کر دیجئے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ نرخنامہ پر جو شرائط موجود ہیں ان سے بڑھ کر رعایت کی درخواست نہ فرمائیے۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

اگر بموجب اعلان فائدہ نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے

عمدہ نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آنجہانی راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دوچند واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳ روپیہ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بچوں کو کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ اور چار شیشی ۳ بارہ شیشی ۸ محصول معاف۔

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور وطن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا درد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ سو دفعہ کا آزمایا ہوا ہے۔ قیمت کمبہ ایک روپیہ ... محصول معاف۔

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہے۔ ہزاروں حکماء کا پاس شدہ دھند جالا خارش سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ عمدہ ہر تولہ ... محصول ڈاک ہر حالت میں ۸

عروس زندگی

کلوں ... اخلاقی ... کے متعلق ایک عظیم کتاب معہ سد سالہ لیکھ ... مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میرے بیروتی تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ عام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس ڈھائی روپیہ۔

منیجر بیروتی آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنج سمری ضلع دربھنگہ

[illegible]

بہار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن تمام بیماریوں کو دور کرنا چاہتا ہوں ... نعمۃ اللہ علی النکاح ... ہر ایک ... [illegible]

لطف شباب کیا ہے ؟ سفوف و طلاء

اس طلا سے کچھ ہی روز میں ... [illegible]

المشتہر: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

بالکل بھائی بھائی ہو کر اختلاف بینی خلافت پر ... ایک گروہ ابن سعود کا طرفدار بن گیا ہے اور ایک خلاف — اور تبلیغ اسلام اور تنظیم مسلمین سب کو بھلا کر مسلمانان ہند نے ابن سعود کی مدح و مذمت کو فرض قرار دے لیا ہے۔ کاش ان لوگوں کے کانوں تک کعبۃ اللہ اور مدینۃ الرسول کی یہ آواز بھی پہنچتی کہ

تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

راقم واحدی ایڈیٹر درویش و ناظم المشائخ نائب حضرت خواجہ حسن نظامی دہلی

پہلے انگریزوں سے لڑائی تھی

اور ہندو مسلمان ایک جان ہو کر انگریزوں سے مقابلہ کر رہے تھے۔ پھر ہندو مسلمانوں میں تفرقہ پڑا اور یہ ایک دوسرے سے الجھنے لگے۔ ابھی ہندو مسلمانوں کی جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا ہے کہ ہندو دس ہندو دس اور مسلمانوں میں جھگڑے ... ہندو دس اور آریوں میں اگر اختلاف ہے تو زیادہ عجیب نہیں کہ دونوں کے عقائد مختلف ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے کہ

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

حیرت انگیز ایجاد شوگرٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ۔ دودھ، چاء و چینی ڈالنے و چھاننے کی دقتوں سے مبرا۔ تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوش ذائقہ و شیریں اور خوشرنگ چاء۔ ایک پونڈ کا ٹین ۱۲، نصف پونڈ کا ٹین ۷

کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۱۹۲۸ء مفت طلب فرمائیے

المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

۸ - آنے

سالانہ یا ۸ پیسے ماہوار میں اگر آپ دین اور دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیے۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ رہتی ہے گویا رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کر کے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہو گیا ہے۔ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجیئے کیونکہ ممکن ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں اور پھر نہ مل سکے۔ ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ مولوی دہلی

بستان العارفین

یہ کتاب طبقہ علماء اور حضرات صوفیہ کیلئے ایک بیش بہا چیز ہے۔ بالخصوص واعظین اسلام جو اپنے وعظ کو تصوف کے ذکر سے دلچسپ بنانا چاہتے ہوں ان کے لئے اس کتاب کی خریداری ناگزیر ہے۔ اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ مباحث پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے ۲۰۰ صفحہ کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت چار روپیہ (للعہ) حضرات واعظین سے رعایتی قیمت ۳

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے سچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پورا سٹ طلب فرمائیے جسکی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور انکے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے قاعدہ تعلیم الاسلام ۱، تعلیم الاسلام نمبر ۱، ۱، تعلیم الاسلام نمبر ۲، ۲، تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۴، تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۵، قیمت مکمل سٹ ۱۳

رباعیات عمر خیام

عمر خیام کے مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے۔ اب تفصیلی حالات بڑی تلاش اور جستجو سے فراہم کئے گئے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیوں کی شرح کے بعد ۱۴۷ فارسی رباعیات کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے۔ گویا ۱۴۷ فارسی کی رباعیاں ہیں اور اسی قدر اردو رباعیاں ہیں۔ شروع میں عمر خیام کا عکسی فوٹو اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے۔ صفحات ۲۷۵ قیمت ۱۲

الفاروق

حضرت فاروق اعظم کے عہد حکومت کا تاریخی نقشہ۔ جسے مولانا شبلی مرحوم کے حقیقت نگار قلم نے نہایت جامعیت اور تحقیقات کیساتھ کھینچا ہے۔ صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ مسلمانوں کو یہ بتا سکتا ہے کہ خلفائے راشدین کا دور اپنے اندر کسقدر حیرت انگیز ترقیاں مضمر رکھتا تھا۔ ٹائیٹل خوشنما کاغذ کتابت طباعت ہر طرح دیدہ زیب قیمت صرف دو روپے (عہ)

ہندوؤں پر ظلم کا الزام

یہ غلط ہے کہ اورنگزیب عالمگیر نے ہندوؤں پر جور و ظلم کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسلمان بادشاہ نے ہندوستان کی تمام قوموں کیساتھ مصالحانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھے جس کیلئے ہندوؤں کو آج بھی مسلم قوم کا شرمندۂ احسان ہونا چاہیے اسکی مفصل کیفیت مولانا شبلی کی اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف ۸

مناقب و فضائل خلفائے راشدین

عالم باعمل جامع شریعت و طریقت شیخ اجل جناب شاہ عبد المجید المعروف بہ حضرت شاہ محمد معصوم صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے یہ کتاب خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب میں بہت بلند پایہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸)

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں سے مایوس ہو گئے ہیں اور اشتہاری کتابوں نے آپ کو بدظن کر دیا ہے تو صرف ایکمرتبہ "احسن الوظائف" طلب کر کے ملاحظہ کریں جسمیں پیر مرشد کی عرصہ دراز تک خدمتگذاری کے بعد اوراد و وظائف حاصل کر کے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰

خیر المصادر

فارسی و اردو کے صرف و نحو کی آسان ترین کتاب ہے جس میں سلاست بیان کے ساتھ ساتھ تمام پیچیدگیوں کو ذہن نشین کرا دیا گیا ہے۔ قیمت صرف چھ آنے (۶)

ملنے کا پتہ: منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۰۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد [illegible]

ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم دوشنبہ ۲۲ ر جمادی الاول سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۲۸

حکومت شوریٰ

(از مولوی عبداللطیف صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر [illegible])

(۲)

لیکن حکومت شوریٰ کی تاکید میں یہ ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ جنگ احد کے موقع پر جب سرور کائنات صلعم کی رائے [illegible]

[illegible]

(باقی آئندہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی [illegible] تاریخ کو اگر جمعہ کی روز [illegible] وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ بیان [illegible]۔ روایات صحیح۔ [illegible] کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا بیان۔ [illegible] احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں مکہ کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام و اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول [illegible]

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بیمثال تفسیر۔ [illegible] اور احادیث کے اسرار و [illegible] یوسفی کی تنقیح۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ [illegible] ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول [illegible]

(۳) رحمۃ اللعالمین

[illegible] سید المرسلین اس کتاب کی تعریف خداداد ہے۔ [illegible] علمی و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] معدوم ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:—

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ اللعالمین عطار دروازہ ریاست پٹیالہ

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی [illegible] بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ [illegible]

[illegible]

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

[illegible] منٹ میں بخار کی [illegible] ہو جاتا ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور [illegible] نظر آتی ہے۔ تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری اپنی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو تاجرانہ بازاری [illegible] فروخت کر سکیں۔ شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ [illegible]

[illegible]

ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک [illegible] بیس خوراک [illegible] چالیس خوراک [illegible] محصول [illegible]

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ [illegible]

حبوب حیات

[illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آیا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر:— شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری [illegible] ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جائیں تو [illegible] پوری قیمت واپس [illegible] لکھا لیں۔ قیمت فی بکس تین روپے [illegible]

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جائے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ [illegible] ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت [illegible] ہر ایک مسلمان کا دل دیکھ کر پھڑکنے کو چاہتا ہے [illegible] ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۵ انچ عرض ۳ انچ [illegible] قیمت مع محصول [illegible]

سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کا رنگ [illegible] ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔

قیمت مع محصول ۲ روپیہ

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ [illegible] ۲ جلد ہیں قیمت [illegible] محصول [illegible] استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد [illegible] قیمت ۳۹ روپیہ [illegible]

رد المحتار شرح در المختار [illegible] کامل سات جز [illegible] کاغذ قیمت [illegible]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد [illegible] ۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد [illegible] کاغذ قیمت [illegible] روپیہ

تفسیر الکبیر فخرالدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت [illegible]

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۔ بمبئی نمبر ۹

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور رومال اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور

دوکان: [illegible] کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے [illegible] ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے [illegible]

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۲ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

نکاح مرتدہ

گذشتہ چار اشاعتوں میں مسلمان عورتوں کے ارتداد کے وجوہ واسباب اور انہیں دور کرنے کی تدابیر پر مختصراً بحث کی جاچکی ہے۔ مسئلہ ارتداد مسلمات کا یہ صرف ایک پہلو تھا یعنی اس کا تعلق صرف قبل ردۃ کی حالت سے تھا۔ اب ہم اس کے دوسرے پہلو کی طرف توجہ کرتے ہیں جو بعد ردۃ کے سوال سے تعلق رکھتا ہے۔

فقہ کی مستند کتابوں میں مرتدہ کے متعلق جو احکام مذکور ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ ردۃ سے فرقت واقع ہوتی ہے یا نہیں ایک جماعت کہتی ہے کہ ردۃ موجب فسخ نکاح ہے اور دوسری جماعت کا قول ہے کہ وہ موجب فسخ نکاح نہیں ہے لیکن آگے چلکر دونوں جماعتیں ایک نقطہ پر متفق ہوجاتی ہیں یعنی دونوں کا فتوی یہی ہے کہ وہ عورت بہرحال اپنے شوہر اول ہی کے نکاح میں رہیگی۔ قائلین عدم فرقت کا منشا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اسے مسلمان شوہر کے حبالہ عقد میں بدستور رہنے دیتے ہیں۔ مگر قائلین فرقت بھی فسخ نکاح کا فتوی دینے کے باوجود اس پر زور دیتے ہیں کہ اسے کسی اور سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے اور وہ مجبور کیجائیگی۔ کہ اپنے پہلے شوہر ہی سے نکاح کرے۔

ہمارا منصب اس سے بہت فروتر ہے کہ ان دونوں جماعتوں کے درمیان کوئی محاکمہ کریں۔ اور ایک کے قول کو دوسرے پر ترجیح دیں لیکن جو فقہائے امت اس منصب کے اہل ہیں ان کے غور وخوض کے لئے ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بحالت موجودہ قائلین عدم فرقت کا طریق اختیار کرنے میں مسلمانوں کے لئے کتنی دقتیں ہیں۔

اس موخر الذکر گروہ نے مرتدہ کے متعلق فسخ نکاح کا حکم دینے کے ساتھ جو دوسرے احکام بیان کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

۱۔ وہ کوئی جدید نکاح نہیں کرسکتی۔ (لا یتزوجہا مسلم ولا کافر لانہا محبوسۃ للتامل۔ ھدایہ)

۲۔ اس کو قید کیا جائیگا اور جب تک مسلمان نہ ہو برابر مقید رہے گی۔ (لا تقتل لکن تحبس حتی تسلم۔ ھدایہ)

۳۔ وہ اپنے زوج اول کے سوا کسی سے نکاح نہ کرسکے گی (ولیس لہا ان تتزوج الا بزوجہا۔ عالمگیریہ)

۴۔ اسکو زوج اول کے ساتھ نکاح پر مجبور کیا جائے گا خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو۔ (ولکل قاض ان یجدد النکاح بینہما ولو بالجبر) بمہر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا۔ فتح القدیر)

۵۔ اس کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائیگا۔ (تحرم علی زوجہا فتجبر علی الاسلام۔ عالمگیریہ)

۶۔ اسکو پچھتر کوڑے مارے جائیں گے (حکموا بجبرہا علی تجدید النکاح مع الزوج وضرب خمسۃ وسبعین سوطا شامی)۔

پہلی نظر ہی میں معلوم ہوجاتا ہے کہ ان احکام کو جاری کرنے کے لئے قوت تنفیذیہ کی ضرورت ہے جس سے ہندوستان کے مسلمان محروم ہیں اور جس حکومت کے ہاتھ میں یہ قوت ہے اسکے قوانین ان احکام کے اجراء کی اجازت نہیں دیتے۔ انگریزی حکومت کے ماتحت ہر شخص آزاد ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے، اس کو ارتداد کی کوئی سزا نہیں دی جاسکتی اس کو قید کرنے والا الٹا بیجا کا مجرم قرار دیا جائے گا، اسے ۷۵ کوڑے مارنے والے کو ضرب شدید کے الزام میں قید سخت کی سزا دی جائے گی، اسے جبراً مسلمان کرنے والے کو تخویف مجرمانہ کا مجرم گردانا جائیگا اور اگر اس کا بجبر نکاح پڑھایا جائے تو عدالت میں نکاح باطل قرار دیا جائے گا اور قاضی صاحب مع گواہوں اور دولہا صاحب کے عدالتوں میں کھنچے کھنچے پھرینگے۔ یہ سب صورتیں چھوڑنے کے بعد لے دے کے ہمارے پاس صرف ایک صورت باقی رہ جاتی ہے جس کو ہم موجودہ محکومی کی حالت میں اختیار کرسکتے ہیں اور وہ یہ کہ مرتدہ کے نکاح کو فسخ شدہ تسلیم کرنے کے ساتھ ہی شریعت کے اس حکم کی تنفیذ کا بھی مطالبہ کریں کہ وہ اپنے زوج اول کے سوا کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی لیکن جہاں تک ہمارا خیال ہے حکومت اس کو ماننے کے لئے بھی تیار نہ ہوگی کیونکہ جب ہم یہ تسلیم کرلینگے کہ زن مرتدہ کا نکاح ارتداد کے باعث فسخ ہوچکا ہے، تو حکومت کا قانون اسے نکاح کے معاملہ میں آزاد کردیگا اور ایک ایسی عورت پر جو اسلام سے خارج ہوچکی ہے اسلامی شریعت کے احکام کو جاری کرنے کی اجازت نہ دیگا۔ جب تک تنفیذ کی قوت انگریزی حکومت کے ہاتھ میں ہے، ہم اس کو کسی منطقی دلیل سے یہ نہیں سمجھا سکتے کہ ایک عورت اسلام سے خارج ہونے کے بعد اسلامی قانون کی پابندی پر کیونکر مجبور کی جاسکتی ہے۔

پس کم ازکم مسلمانوں کی موجودہ محکومانہ حیثیت کو دیکھتے ہوئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ علمائے مشائخ بخاری کے بجائے علمائے بلخ و سمرقند کے فتوے پر عمل کرنا مقتضائے حال کے زیادہ مطابق ہے جنہوں نے ردۃ سے فرقت واقع ہونے کا پہلو اختیار کیا ہے۔ اس فتوے کی تنفیذ کے لئے ہمیں کسی اسلامی حکومت کے قیام کا انتظار کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اور انگریزی حکومت کو آسانی کے ساتھ اس اصول کے تسلیم کرلینے پر مجبور کیا جاسکیگا۔ اگر علمائے اسلام احکام شرعیہ کی کامل تنقیح وتحقیق کے بعد اس پر متفق ہوجائیں تو اس کے لئے محمڈن لا میں ترمیم کرانے کی مناسب تر صورت یہ ہوسکتی ہے کہ تمام مستند مجتہد علیہ اور ممتاز علمائے ہند کے دستخطوں سے ایک مفصل اور مدلل فتوی شائع کیا جائے اور ان باضابطہ صورتوں سے جو ہمارے ماہرین قانون تجویز کریں، حکومت کے سامنے پیش کرکے اس کی تنفیذ کا مطالبہ کیا جائے لیکن اس کے ساتھ ایک اور مشکل بھی ہے جسے حل کرنا ہمارے ارباب حل وعقد کے لئے ضروری ہے۔ ہندو عورتیں جو مسلمان ہوتی ہیں ان کے متعلق ابتک انگریزی عدالتوں کا یہ طرز عمل رہا ہے کہ وہ اپنے ہندو خاوندوں کے حبالہ عقد میں بدستور رہنے دی گئی ہیں اور اس نکاح کو بدستور قائم رکھا گیا ہے جو دونوں فریقوں کے ہندو ہونے کی حالت میں پڑھایا گیا تھا، حالانکہ اسلام قبول کرنے کے بعد انپر اپنے قدیم مذہب کی کوئی پابندی نہیں رہی اور جدید مذہب کی رو سے ان پر یہ فرض عائد ہوگیا کہ کسی مشرک یا کافر سے ازدواجی تعلق نہ رکھیں اور نہ پیدا کریں۔

ہندو مذہب میں زن وشو کے تعلقات کے متعلق یہ قانون ہے کہ:-

"یہ رشتہ ناقابل انقطاع ہے، اور عورت کے زناکاری کرنے یا باقاعدہ رنڈی کی طرح پیشہ کمانے اور برادری سے نکالدئے جانے کے باوجود وہ نہیں ٹوٹ سکتا، یہاں تک کہ کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے کا بھی کوئی اثر اس پر نہیں پڑتا" (ہندو کوڈ" مصنفہ ڈاکٹر گور دفعہ ۵۱۵)

انگریزی حکومت نے اس قانون کو بجنسہ تسلیم کرلیا ہے اور آج انگریزی عدالتوں میں اسی کے مطابق فیصلے ہورہے ہیں، لیکن اس بات پر کبھی غور نہیں کیا گیا کہ جس طرح ہندو مذہب میں زن وشو کے تعلقات باوجود تبدیل مذہب کے نہیں ٹوٹ سکتے، اسی طرح اسلامی شریعت کے مطابق کوئی مسلمان عورت کسی غیر مسلم کی بیوی بنکر نہیں رہ سکتی خواہ وہ مشرک ہو یا اہل کتاب۔ حکومت جس طرح ہندو مرد کے لئے دھرم شاستر کا احترام کرنے پر مجبور ہے اسی طرح مسلمان عورت کے لئے شرع اسلامی کا احترام کرنا بھی اس کا فرض ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ایک مسلمان عورت کو اپنے مذہبی احکام کے خلاف غیر مسلم مرد کی بیوی بنکر رہنے پر مجبور کرتی ہے اور اسے جبراً ایسے فعل کا پابند بناتی ہے جو اس کے مذہب میں حرام ہے؟ کیا اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ ہندو دھرم کا احترام کرتی ہے اور اسلامی شریعت کے احکام کو اس کے سامنے ٹھکرادیتی ہے؟ یقیناً یہ ایسی بے انصافی ہے جس پر ہم مزید صبر نہیں کرسکتے۔ ہمارے لئے نومسلمہ کے نکاح کا مسئلہ نکاح مرتدہ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ مرتدہ اگر ہمارے ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو ہمیں اتنا رنج نہیں ہوتا جتنا ایک مسلمہ کو ایک غیر مسلم کے قبضہ میں دیکھکر ہوتا ہے۔ کیونکہ مرتدہ کا نکاح اگر فسخ نہ بھی ہو، تو یہ امر یقینی نہیں ہے کہ اپنے جدید اختیار کردہ مذہب کی رو سے جو نکاح وہ کریگی وہ جائز ہوگا یا نہیں اور وہ زنا کی مرتکب سمجھی جائیگی یا نہیں، لیکن نومسلمہ کے متعلق تو یہ بالکل یقینی ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اسپر کسی ایسے ازدواجی رشتہ کی پابندی باقی نہیں رہی جو عہد جاہلیت میں اس نے قائم کیا تھا، بلکہ اس پر ایسے رشتہ کی پابندی حرام ہوگی اور اگر اس سے اسکے غیر مسلم شوہر نے تمتع کیا تو وہ ہمارے نقطۂ نظر سے حرام ہوا، اور یہ ایک مسلمان خاتون کی صریح بے حرمتی ہوئی۔ ہم نہیں سمجھتے کہ حکومت ہمارے مذہبی جذبات کو کس نظر سے دیکھتی ہے، لیکن ہمارے لئے یہ گوارا کرنا کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ ایک مسلمان عورت حکومت کے غلط قانون کے باعث زنا کرنے پر مجبور کی جائے اور اسے مسلمہ خدا پرست ہونے کے باوجود مشرک بت پرست مرد کی ہوس رانی کا آلہ بنا رہنے دیا جائے۔

ان عورتوں کی آزادی کا صرف یہی ایک ذریعہ ہوسکتا ہے کہ ہم سختی کے ساتھ ایسے ضابطہ کی ترمیم کا مطالبہ کریں جس سے ایک نومسلمہ پر اس کے غیر مسلم شوہر کا دعوی تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہمیں پورے زور کے ساتھ یہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک عورت جب مسلمان ہوتی ہے تو اس پر شرع اسلامی کے سوا کسی اور شریعت کی حکومت باقی نہیں رہتی، اور شرع اسلامی کی رو سے مسلمان عورت کے لئے کسی مشرک یا کافر (اہل کتاب) مرد کے ساتھ نکاح کرنا قطعاً حرام ہے۔ پس ایک مسلمان عورت کو اس کے مذہب کے خلاف اس مذہب کے احکام کی پابندی پر مجبور کرنا جسے وہ چھوڑ چکی ہے، صریح ظلم اور کھلی مذہبی مداخلت ہے یہ مسئلہ کسی طرح اس بے توجہی کا مستحق نہیں ہے جو اب تک اس کے ساتھ برتی گئی ہے۔ امید ہے کہ علماء واعیان ملت اسپر بھی غور کرینگے اور نومسلمہ عورتوں کی راہ سے ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے جو حکومت کی ایک ناانصافی کی بدولت انکی اخلاقی ومذہبی زندگی کو تباہ کرتی ہیں۔

خواجہ حسن نظامی

اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ وہ حیرت انگیز اور افسوسناک واقعات درج کئے گئے ہیں جو خواجہ حسن نظامی صاحب کے متعلق مولانا محمد علی صاحب نے اخبار ہمدرد میں ظاہر کئے ہیں اگرچہ ان انکشافات کی اشاعت کا سلسلہ آج ۱۰ روز سے جاری ہے اور ہم اب سے بہت پہلے قارئین کرام تک انہیں پہنچا سکتے تھے لیکن چونکہ ان کا تعلق خواجہ صاحب جیسی شخصیت سے تھا اسلئے ہم نے مناسب سمجھا کہ جب تک تمام پہلو سامنے نہ آجائیں ہم انکی تشہیر نہ کریں۔ خواجہ صاحب سے ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں، ہمارے دل میں ان کی بہت محبت وقعت موجود ہے، اور وہ ہم پر جس طرح لطف فرماتے رہے ہیں اسکے ہم شکر گذار بھی ہیں، ان سب باتوں کی بنا پر ہماری یہ دلی خواہش تھی کہ وہ کسی طرح اپنے اوپر سے ان الزامات کو رفع کرنے میں کامیاب ہوجائیں جو ان پر عائد کئے گئے ہیں، مگر افسوس ہے کہ وہ صرف یہی نہیں کہ اس میں ناکام ہوئے بلکہ ان الزامات کی تردید کے انہوں نے ایسے طریقے اختیار کئے جن سے ان پر جرم اور بھی زیادہ ثابت ہوجاتا ہے اسلئے ہم الزامات کی صداقت کا اطمینان کرنے کے بعد اپنے ذاتی تعلقات کی بنا پر ان کو چھپانا بددیانتی سمجھتے ہیں اور مجبور ہیں کہ صاف صاف حق کا اظہار کردیں۔ اگر یہ صرف خواجہ صاحب کی ذات کا معاملہ ہوتا تو ہم اس میں یقیناً عفو ودرگذر سے کام لیتے، لیکن جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے اس کا تعلق اس اسلامی سلطنت سے ہے جو ہندوستان میں اسلامی عزت کی سب سے بڑی محافظ ہے، اور دوسری طرف خود خواجہ صاحب کی بھی ذاتی حیثیت سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ انکی قومی زندگی سے متعلق ہے جس پر احتساب کرنے کا فرض سب سے زیادہ ان کے دوستوں اور قریبی رابطہ رکھنے والے لوگوں پر عائد ہوتا ہے۔

یہاں ہم ان الزامات کو دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے جو خواجہ صاحب پر لگائے گئے ہیں، کیونکہ وہ اس اطلاع میں مختصراً بیان کردئے گئے ہیں جو مقامی خبروں میں مندرج ہے۔ اس جگہ ہم صرف ان جوابات پر تبصرہ کرنا چاہتے ہیں جو خواجہ صاحب نے اپنی صفائی میں دئے ہیں تاکہ اصل معاملہ بالکل منقح ہوجائے۔

خواجہ صاحب کی ذکاوت ومعاملہ فہمی کے متعلق ہمیں جو کچھ واقفیت تھی اس کی بنا پر ہم امید کرتے تھے کہ وہ اس معاملہ میں "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" والی مثل پر عمل کرکے اس طریق صفائی و استدلال کو اختیار نہ کریں گے جو ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت کا مصداق ہے۔ بلکہ نہایت سچائی کے ساتھ صحیح صحیح واقعات کا اعتراف کرلیں گے، اگر دانستہ یہ فعل کیا تھا تو اس سے تمام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرینگے اور اگر نادانستہ کیا تھا تو اسے غلط تسلیم کرکے آئندہ ایسی غلطیوں کا ارتکاب نہ کرنے کا عہد کرینگے بخصوصیت کے ساتھ اس بنا پر ہمیں اور بھی ان سے اس صادقانہ طرز عمل کی امید تھی کہ ان کے مشیروں میں بھی احسان الحق صاحب اور ملا محمد الواحدی صاحب جیسے سمجھدار اور دور بین حضرات موجود ہیں، اور یہ حضرت بھی اس حقیقت سے غافل نہیں رہ سکتے کہ غلطی کا اعتراف کرنا انسان کی عزت کے لئے لیپ پوت کرنے سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ مگر پہلی مرتبہ جب دہلی کے بازاروں میں "غریبوں کا اخبار" نمودار ہوا اور ہم نے اس میں "چندہ ماموں" "رونے والا لیڈر" "مسلم لیگ و مسلم ایجوکیشنل کانفرنس" وغیرہ عنوانات کے ماتحت وہ نوٹ دیکھے جنمیں مولانا محمد علی کی ذات پر نہایت رکیک حملے کئے گئے تھے، تو ہماری تمام امیدوں کا خاتمہ ہوگیا اور یہ دیکھکر سخت افسوس ہوا کہ خواجہ صاحب پر شورش پسند اور نادان مشیروں کا غلبہ ہوگیا جن کے کرتوت انہیں قوم کی نظروں میں اور بھی زیادہ گرادیں گے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ خواجہ صاحب نے ان لوگوں کو کس مصلحت سے اس ذلیل پروپیگنڈا کی اجازت دی ہے مگر اس کے معنی ایک عقلمند آدمی صرف یہی سمجھ سکتا ہے کہ وہ احتساب کی آواز کو پروپیگنڈا کے زور سے دبانا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ خواہ وہ کیسے ہی قومی جرائم کا ارتکاب کریں، کوئی ان سے بازپرس کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔ اس کا نتیجہ خواہ یہ نہ ہو، کیونکہ ابھی بطلود کا بیلی، لیکن کم ازکم اس سے لوگوں کو یہ سمجھنے کا ضرور موقع ملیگا کہ خواجہ صاحب کا حساب "بیباق" نہیں ہے جبھی محاسبہ سے "باک" ہے۔

۲۷ر نومبر کے "غریبوں کے اخبار" میں خواجہ صاحب کا طویل بیان شائع ہوا ہے جو تقریباً ۲ کالم پر محیط ہے۔ ہم نے اس کا لفظ لفظ غور سے پڑھا اور بیتابی کے ساتھ منتظر رہے کہ کہیں کوئی بات ایسی آجائے جو خواجہ صاحب پر سے اس قومی غداری کے الزام کو دھوسکے، لیکن خواجہ صاحب ہمیں معاف فرمائیں، ہم کو اس میں کوئی بھی ایسی دلیل نہ مل سکی۔ بیان کا ایک بڑا حصہ مولانا محمد علی صاحب کے خلاف حضور نظام، مولانا ابو الکلام، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر انصاری، مولانا احمد سعید صاحب، مولانا ظفر علی خاں اور مولانا مظہر الدین وغیرہ حضرات کو بھڑکانے کی کوشش میں صرف کیا گیا ہے، لیکن اگر یہ سب حضرات ان کے خلاف بھڑک بھی جائیں تب بھی ان کا بھڑکنا خواجہ صاحب پر سے ان الزامات کو دھونے میں ذرہ برابر مفید نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح آپ نے دلی والوں کو یہ کہکر مولانا محمد علی سے نفرت دلانے کی کوشش کی ہے کہ مولانا رامپور کے ہیں دلی میں آکر یہاں کے بارسوخ آدمیوں کو گرانا چاہتے ہیں تاکہ اپنا اثر جمائیں اور روٹیاں کمائیں، لیکن اگر ان بے بنیاد الزامات کا خواجہ صاحب کے پاس کوئی ثبوت موجود بھی ہو تو وہ خود ان کے داغ کو نہیں مٹا سکتا، بلکہ اس کے برخلاف ایسی حالت میں جب کہ وہ خود مجرم کی حیثیت سے قوم کے سامنے پیش ہیں، ان باتوں کو پیش کرنا طفلانہ چالوں سے تعبیر کیا جائیگا اور لوگ سمجھینگے کہ وہ توڑ جوڑ کرکے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانا چاہتے ہیں۔

خواجہ صاحب نے مولانا محمد علی صاحب پر جواب میں بہت سے الزامات لگائے ہیں، مثلاً کہا ہے کہ وہ ہندو دوست ہیں، مسلمانوں سے دشمنی رکھتے ہیں، مذہب کو سیاسیات پر قربان کرتے ہیں، تبلیغ اسلام کے مخالف ہیں، لالچی ہیں، زرپرست ہیں، حاسد ہیں کسی کو بڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے وغیر ذالک مگر ہم عرض کرینگے کہ یہ سب باتیں بالکل غیر ضروری ہیں، اگر آپ نے فی الحقیقت غلطی کی ہے تو مولانا محمد علی کا آپ کے بقول لالچی، زرپرست، حاسد یا ہندو دوست ہونا اس غلطی کو صحت سے بدل نہیں سکتا، اور اگر آپ نے غلطی نہیں کی ہے، تو آپ پہلے اپنی صفائی پیش کیجئے اور جب آپ کا حساب صاف ہوجائے تو پھر قومی احتساب کے شکنجہ میں مولانا محمد علی کو بھی کھینچ لیجئے گا۔ قومی معاملات میں کسی کی محبت یا دوستی کا سوال نہیں ہے، اگر مولانا محمد علی نے بھی کوئی قومی خیانت کی ہے تو خواہ ہمارے دلوں میں ان کی کتنی ہی عزت ہو، ہم ان کے نامۂ اعمال کا بھی پوری سختی کے ساتھ جائزہ لینگے۔

(خواجہ صاحب کے جواب پر مفصل تبصرہ ہم اشاعت آئندہ میں کرینگے) +

حوادث واحکام

استفتاء

ایک وقفی قبرستان ہے۔ اس میں قبرستان ہی کی زمین پر ایک مسجد بنائی گئی ہے۔ اور اس مسجد کو بنے ہوئے بھی عرصہ مدید گذر چکا اور لوگ کثرت سے وہاں پر نماز بھی پڑھتے رہے۔ اور اب بھی پڑھ رہے ہیں۔ اور جس نے قبرستان کو وقف کیا تھا۔ وہ مسجد کے بننے سے پہلے ہی فوت ہوچکا تھا۔ اور یہ مسجد دیگر مسلمانوں کی امداد سے تیار ہوئی ہے۔ اب کہا جاتا ہے کہ وقفی قبرستان میں مسجد بنانا ناجائز اور وہاں پر نماز جائز ہے۔ مگر اعلی درجے کا ثواب نہ ہوگا۔ اور جمعہ کی نماز تو بالکل ہی نہ ہوگی۔ آیا اس قائل کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط مہربانی کرکے جواب عنایت فرمادیں کیونکہ یہ مسجد بے خبری میں بنی۔ اب ایسی پکی عمارت کو توڑنا بھی خراب معلوم ہوتا ہے۔ اگر پہلے ہی سے خبر ہوتی تو قبرستان کے متصل کہیں زمین خرید کر وہاں بنائی جاتی۔ مگر اب اس کی اصلاح کیونکر ہوگی۔ شرع اقدس کی رو سے جواب باصواب عنایت فرمادیں۔

الجواب

جو زمین کہ قبرستان کے لئے واقف نے وقف کی ہے اسکو دفن کے کام میں ہی لانا چاہئے۔ اسپر نماز پڑھ لینی (خالی زمین میں) تو جائز ہے مگر مسجد بنالی جائز نہیں۔ جو مسجد کہ بنالی گئی ہے اس میں نماز تو ہوجاتی ہے مگر مسجد کا ثواب نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ بقاعدہ شرعیہ مسجد نہیں ہوئی۔ فرائض پنجگانہ اور جمعہ کا حکم ایک ہے۔ ان میں کوئی تفریق نہیں۔ اگر مسجد کی پختہ عمارت کو توڑنے میں بہت نقصان ہوتا ہو تو اس کی صورت یہ ہے کہ جس قدر زمین لگی ہے اسقدر زمین اسی قبرستان کے متصل حاصل کرکے مسجد والی زمین کے بدلے میں وقف کردی جائے۔ جس وقت بدلہ کی زمین قبرستان کے لئے وقف ہوجائے گی اس وقت سے یہ مسجد صحیح مسجد کا حکم حاصل کریگی۔ واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ غفرلہ
مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومشارعان متین بیچ اس مسئلہ کے کہ رشیدہ زوجہ ہے عمرو کی۔ بماہ دسمبر ایک شب کو عمرو رشیدہ سے خواہشمند مواصلت کا ہوتا ہے۔ رشیدہ یہ کہکر انکاری ہوتی ہے کہ تم تو مجھکو روزمرہ کے روز ستاتے ہو۔ میں آج ہی تو نہائی ہوں، میری صبح کی نماز قضا ہوجائے گی، سردی میں مجھ سے سویرے نہیں نہایا جاتا۔ جاؤ تم آوارہ عورتوں کے ساتھ جاکر خراب ہو میں تمہارے قابل نہیں ہوں۔ چنانچہ عمرو عاجز ہوکر اپنے بستر پر سو رہتا ہے۔ کیا نزدیک شریعت شریف کے یہ رشیدہ کا انکار اور الفاظ احسن ہیں یا وہ گنہگار ہوتی ہے؟

نیز دیگر یہ کہ اگر عمرو رشیدہ کے اس فعل سے ناراض ہوکر مرتکب حرام ہو تو کیا عائد ہوتی ہے اس کی ذمہ داری رشیدہ پر یا نہیں؟

الجواب

اگرچہ خاوند کے لئے بھی مناسب ہے کہ زوجہ کی صحت اور موسم کی شدت اور غسل کی دقت کا خیال رکھے۔ تاہم زوجہ کا انکار بغیر کسی سخت مجبوری کے جائز نہیں۔ اگر فی الحقیقت نماز فجر سے پہلے غسل کرنے میں کوئی شرعی عذر ہو تو وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتی تھی۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو عورت خاوند کی ناراضی میں رات گذارے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور رشیدہ کے یہ الفاظ کہ جاؤ تم آوارہ عورتوں کے ساتھ خراب ہو۔ سخت گناہ کے الفاظ ہیں۔ رشیدہ کو توبہ کرنی چاہئے۔

لیکن اگر ان الفاظ سے متاثر ہوکر خاوند حرام کاری کا مرتکب ہو تو اس کی ذمہ داری رشیدہ پر نہ ہوگی بلکہ خاوند اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہوگا۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ
مدرسہ امینیہ دہلی

نااتفاقی کا سبب

لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم ان اللہ عزیز حکیم۔

آج کل اپنائے وطن نے اپنی فرقہ بندیوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کے مٹانے کے لئے بیڑا اٹھالیا ہے۔ اور دوسری قومیں بھی جن کی لاٹھی اسی کی بھینس کی مثال سکر ساتھ ہولیں ہیں اگرچہ یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ ہمیں تیرہ سو برس کے واقعات بتارہے ہیں کہ اس قسم کے اجتماع اسلام کے خلاف ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مسلمان اپنی بدکرداریوں کو محسوس کرکے تائب نہیں ہوتے اور دعا قبول نہیں ہوتی۔

تائب ہونے کے بعد تو ایسے اجتماع پہلی ہی ٹکر میں پاش پاش ہوگئے ہیں مگر میں اس کے لئے کلام مجید کی ایک آیت کی طرف اپنے علمائے کرام اور مشائخ عظام کو توجہ دلاتا ہوں۔ قولہ تعالے

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض انظر کیف نصرف الآیت لعلھم یفقھون۔

ترجمہ۔ تو کہہ اے محمدؐ اسی کو قدرت ہے کہ بھیجے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا بھڑادے تم کو کئی فرقے کرکے اور چکھادے مزا ایک کو ایک کی برائی کا پھر دیکھ کس طرح بیان کرتے ہیں ہم آیتیں تاکہ وہ سمجھیں۔

اس آیۃ شریفہ کے تحت میں ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں نے اللہ پاک سے یہ دعا کی کہ میری امت سے یہ سب طرح کے عذاب جنکا ذکر اس آیت شریف میں ہے وہ اٹھ جائیں۔ اللہ تعالے نے ارضی وسماوی عذاب تو اٹھالئے مگر باہمی جنگی باقی رہی جو میرے خیال میں امت محمدؐ یہ کیلئے کہ یہ نہایت انتہائی عذاب ہے۔ موجودہ زمانے میں اس سے شاید ہی کسی کو انکار ہوسکے کیونکہ آج کل تمام روئے زمین پر عموماً اور سرزمین ہند میں خصوصاً صرف فرقہ وارانہ فساد ہورہے ہیں بلکہ ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں ہر گھر ہر کنبے وقبیلے میں بلکہ دو جائیوں، دو بہنوں، ماں بیٹی، باپ بیٹا، چچا بھتیجا، ماموں بھانجا، نانا نواسہ، دادا پوتہ، یار دوست میں امام مقتدی، استاد شاگرد، مفتی مستفتی، طبیب مریض میں غرض جسکو دیکھو اختلاف ومخالفت اور ایک دوسرے پر لے دے اور لڑائی کی نہ صرف تیاریاں ہوتی ہیں بلکہ ہر روز جب تک ایک دو جھڑپ نہولے کھانا ہی ہضم نہیں ہوتا۔ اسلئے میں اپنے علمائے کرام ومشائخ عظام کی خدمت بابرکت میں عارض ہوں کہ اگر اس آیۃ کریمہ کو دیکھتے ہوئے آپ بھی اس موجودہ کشمکش کو عذاب الہی تصور کرتے ہوں تو بہت جلد سب کاموں کو چھوڑ کر خدا کے لئے سب سے پہلے اس طرف متوجہ ہوں اور تمام رہنمایان قوم کو بھی اسطرف توجہ دلاکر جو علاج اس کی مدافعت کا آپ کی سمجھ میں آئے قوم کو اس پر دعوت عمل دیں تاکہ ہمارے نفاق دور ہوکر تمام اعمال بد کی اصلاح ہوجائیں۔ آمین ثم آمین۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم والضالین۔ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اگر مرا یہ خیال قابل عمل سمجھا گیا تو انشاء اللہ تعالے اس کا جو راہ عمل

خبر یقات

عالم اسلامی

جمعیۃ اقوام میں ترکی کا داخلہ

بالشویکوں کی پریشانی

لندن ۲۰ نومبر۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا (فطلانہ؟) ہے کہ ترکی کا جمعیت الاقوام کی طرف میلان دیکھکر ماسکو میں سخت انتشار پیدا ہوگیا ہے اور سوویٹ اخبارات لکھ رہے ہیں کہ انگورہ ایک دوراہے پر کھڑا ہوا ہے اور آئندہ چند مہینوں میں اسے قطعی طور پر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ایک راستہ اختیار کرے۔ سوویٹ ماہرین سیاست بیان کرتے ہیں کہ اگر انگورہ نے برطانیہ عظمیٰ کی دوستی اور لیگ اقوام کی امداد منظور کرلی تو اپنی سیاسی خود مختاری سے بالکل دستبردار ہونا پڑے گا۔ اور اس کے لیے مشرقی اور عربی اقوام کی قیادت کا کوئی سوال باقی نہ رہیگا۔

انگلستان اور ٹرکی کے دوستانہ تعلقات

مصطفےٰ کمال پاشا کا وعدہ

قسطنطنیہ ۲۴ نومبر۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے مسٹر چارج کلارک کو شرف باریابی بخشنے کے بعد اپنی شخصی حیثیت سے ... وعدہ کیا کہ وہ انگریزی ترکی دوستانہ تعلقات کو وسیع تر بنانے میں حکومت کی امداد کریں گے۔

مصر کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی

برطانی وزیر خارجہ کا اظہار مسرت

لندن ۲۴ نومبر۔ مصر میں برطانوی حکومت کی پالیسی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ... [illegible] ... فراخدلانہ طور پر ... اعلان کیا گیا ہے کہ بہر صورت ملک کی بہتری و بہبودی کی غرض سے اتحاد و ہمدردی باہمی کی پالیسی میں برطانوی حکومت کی امداد کا پورا یقین ہے۔

انہدام مآثر و مقابر کی مزید خبریں

گنبد خضرا کے چاروں طرف احاطہ بنانیکی تجویز

۲۰ نومبر۔ بیت المقدس خلافت کو نامہ نگار خصوصی۔ اور بعض آنیوالے حاجیوں سے معلوم ہوا ہے کہ موتمر کے خاتمہ اور حجاج کے چلے جانے کے بعد سے مکہ معظمہ میں یہ ہو رہا ہے کہ قبریں اب بالکل زمین کے برابر کی جا رہی ہیں۔ مولد حضرت علی بھی گرا دیا گیا۔ اور دوسرے مولد و مآثر و مقابر کی جو دیواریں یا آثار کچھ باقی رہ گئے تھے انھیں بھی زمین کے برابر کر دیا گیا ....

... یہ تجویز بھی کی جا رہی ہے کہ روضۂ اقدس کے چاروں طرف ایک احاطہ ایسا بنا دیا جائے جس سے باہر سے اس کا کوئی حصہ نظر نہ آسکے۔

ایران اور مسئلہ حجاز

نجدی مظالم کی تحقیقات کیلئے ایک مجلس کا تقرر

فتی العرب اطلاع دیتا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۲ منتخب نمایندگان کی ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ نجدیوں کے مظالم کی تحقیق کرے۔ اور ایک دوسری کمیٹی علما اور مجتہدین کی بھی بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ ایران کے تمام اطراف و اکناف میں نجدیوں کے خلاف احتجاجی جلسے کئے جائیں۔ اور زعمائے اسلام اور مجتہدین کو تار بھیجا جائے کہ وہ بلاد مقدسہ کی ناگفتہ بہ حالت پر غور کرکے اس کی اصلاح پر توجہ کریں۔

فرانس اور حجاز کے دوستانہ تعلقات

معاہدہ ہوگیا

تازہ اطلاع مظہر ہے کہ امیر فیصل فرزند سلطان ابن سعود نے فرانس میں اپنا اچھا اثر قائم کرلیا ہے دونوں کے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار ہوتے ہی اور اب اور زیادہ مستحکم ہوگئے ہیں۔ پیرس کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ امیر فیصل نے حکومت فرانس سے حجاج کے متعلق ایک معاہدہ کرلیا ہے (خلافت)

ترکی و افغانستان میں جنگی معاہدہ

القدس ۲۶ نومبر۔ افغانستان کے رئیس ارکان الحرب ... [illegible] ... ترکی اور افغانستان ... جنگی معاہدہ کی تکمیل فرمائیں گے۔

کوائف سرحد

شاہ افغانستان کا قندھار میں ورود

لاہور ۲۸ نومبر۔ اعلیٰ حضرت شاہ امان اللہ خاں ۱۸ نومبر کو کابل سے ... [illegible] ... جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے دوران قیام میں صوبہ کی عام انتظامی حالت کا معائنہ کریں گے۔ گذشتہ چند ہفتوں میں ہندوستان سے افغانستان کو جانے والی سڑکیں قلزنیوں اور ان کے کارواں سے بھری ہوئی تھیں مختلف قبیلوں اور جرگوں کی سالانہ لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

ہندوستان

رزیڈنٹ حیدرآباد کو مزید اختیارات

جس شخص کو چاہیں ریزیڈنسی سے نکلوادے

حیدرآباد دکن ۲۲ نومبر۔ گورنر جنرل مع کونسل نے خاص اعلان کے ذریعہ سے رزیڈنٹ ریاست حیدرآباد دکن کو یہ اختیارات عطا کئے ہیں کہ وہ جسے چاہیں حدود رزیڈنسی سے ... [illegible]

ریاست حیدرآباد کی وزارت عظمیٰ

ہز اکسلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر کی سرکاری تصدیق

سکندرآباد ۲۸ نومبر۔ ... [illegible] ... ہز اکسلنسی کو تمام ہندوستان اور یورپ سے مختلف اعلیٰ طبقات سے مبارکباد کے پیغام موصول ہوئے ہیں۔

پشاور کے قریب ایک فوجی دستہ اور ڈاکوؤں کی جنگ

دہلی ۲۸ نومبر۔ پشاور کی اطلاع مظہر ہے ... [illegible] ... مقابلہ کرنے کے لیے آگئی۔ اس لڑائی میں جو گولیاں چلائی گئیں ان سے سرجنٹ میجر دہیلے کے زخم آیا جس کے باعث وہ مر گئے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس

سیٹھ یعقوب حسن کا صدارت سے انکار

مدراس ۲۴ نومبر۔ مسٹر یعقوب حسن صاحب نے آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ وہ اپنی علالت طبع کے باعث مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کی صدارت کا بار برداشت نہیں کر سکتے۔

افریقہ کے ہندوستانیوں کے لیے یوم الدعا

۱۹ دسمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے

احمدآباد ۲۵ نومبر۔ آج کے ینگ انڈیا میں گاندھی جی نے مسٹر اینڈریوز کا مندرجہ ذیل تار شائع کیا ہے۔

مجلس عاملہ نے آئندہ موتمر کی کامیابی کے لیے ۱۹ دسمبر کو یوم الدعا منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

گاندھی جی تمام ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ پارسیوں یہودیوں اور دوسری اقوام سے درخواست کرتے ہیں کہ ۱۹ دسمبر کو دعا مانگیں۔

حاجی وجیہ الدین کی دستبرداری

مسٹر تصدق احمد خاں شروانی کا بلا مقابلہ انتخاب

واجد حسین صاحب کانپور سے ۲۵ نومبر کے خاص تار میں اطلاع دیتے ہیں کہ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر کانپور و ممبر کونسل صوبہ نے دخل دیتے پر حاجی وجیہ الدین صاحب سات شہروں کے حلقہ اسمبلی سے دستبردار ہوگئے ہیں اور مسٹر تصدق احمد خاں شروانی بیرسٹر بلا مقابلہ اس حلقہ سے ممبر بن گئے ہیں۔

مدراس کے انتخابات

کونسل میں کانگریسیوں کی اکثریت

مدراس ۲۴ نومبر۔ سرکاری شمار و اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ چند یورپین اور دوسرے غیر جماعتی ارکان کو علٰحدہ کرنے کے بعد کونسل میں جماعتوں کا تناسب یہ ہے۔

کانگریسی ارکان	۴۱
انڈیپنڈنٹ ارکان	۲۴
جسٹس ارکان	۲۱

کانگریسیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی جماعت کے ارکان ۴۴ ہیں۔ کیونکہ جن امیدواروں نے انڈیپنڈنٹ بن کر انتخاب میں حصہ لیا ہے وہ بڑی حد تک کانگریسی ہیں۔ بہرحال یہ امر عیاں ہے کہ جدید کونسل میں سب سے زیادہ زبردست اور طاقتور جماعت کانگریسیوں کی ہے۔

مدراس کونسل کی وزارت بنانے کا مسئلہ

کانگریسیوں نے حکومت کی درخواست مسترد کردی

مدراس ۲۴ نومبر۔ کانگریس پارٹی کے لیڈر کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ وزارت بنائیں لیکن یہ درخواست قطعی طور پر نامنظور کردی گئی۔ اب گورنر پریشان ہیں کہ آیا انڈیپنڈنٹ پارٹی سے وزارت بنانے کے لیے کہا جائے۔ یا جسٹس پارٹی کو مدعو کیا جائے پہلے توقع تھی کہ کانگریسیوں کے انکار پر مخلوط وزارت بنالی جائے گی۔ لیکن اب یہ خیال بھی ترک کردیا گیا ہے۔ اب یہ سوال ہے کہ انڈیپنڈنٹ اور سوراجیوں میں کونسی جماعت وزارت بنا سکتی ہے توقع ہے کہ ۳۰ نومبر تک موجودہ وزرا استعفے داخل کردیں گے۔ اور اس کے بعد فوراً وزارت بنے گی۔

سرنیواس آئنگر کا بیان

مدراس ۲۴ نومبر۔ سرینواس آئنگر سوراج پارٹی کے لیڈر فرماتے ہیں کہ مدراس کانگریس پارٹی اور وزارت کی منظوری کے سوال کے متعلق بعض حلقوں میں بلاوجہ اور فضول اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کانگریس پارٹی یا اس کا کوئی ممبر عہدہ قبول نہیں کرسکتا۔ یہ فیصلہ تو پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ انتخابات کے نتائج کے اعلان پر بھی اس عہدہ کی تجدید کردی گئی تھی۔ اور اب پھر تجدید کرتا ہوں کہ تمام کانگریسی کانگریس کے حکم کے فرمانبردار ہیں اور اپنے عہد پر پابند ہیں کانگریسیوں میں کوئی وزارت قبول نہیں کرسکتا۔ اس فیصلہ کی اطلاع ہز اکسلنسی گورنر مدراس کو بھی دیدی گئی ہے۔

بنگال کے انتخابات

کانگریسیوں کی اکثریت

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ جمعیت ... کلکتہ کے حلقہ سے مسٹر ... چندر کانگریسی امیدوار منتخب ہوگئے ہیں۔

مجلس وضع قوانین بنگال کے انتخابات کے مزید نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر غیر مسلم حلقوں سے غیر کانگریسی امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ نوآکھالی کے صرف ایک غیر مسلم حلقہ سے سوراجی امیدوار کو شکست ہوئی ہے۔ بنگال کونسل میں ۱۴۰ ممبر مقرر ہیں ان میں سے ۲۶ نامزد کردہ ہوتے ہیں ۱۸ عیسائی اور دیسی عیسائی ہوتے ہیں اور باقی منتخب ممبر ہوتے ہیں۔ اب تک ۴۴ حلقوں کے انتخابات کے نتائج کا علم ہوچکا ہے۔ اور اب تک جماعتوں کا تناسب اس طرح سے ہے۔

کانگریسی امیدوار	۱۸
جوابی تعاون	۳
انڈیپنڈنٹ	۶
مسلمان	۱۸

سوراج پارٹی کے بنگالی لیڈر کی شاندار کامیابی

مسٹر سین گپتا کا انتخاب

کلکتہ ۲۵ نومبر۔ مسٹر جے ایم سین گپتا صدر صوبہ کانگریس کمیٹی بنگال و لیڈر سوراج پارٹی۔ اسمبلی وطن چٹاگانگ کے حلقہ سے بہت بڑی کثرت آرا کے ساتھ منتخب ہوگئے۔ ان کے جوابی تعاونی حریف کی ضمانت ضبط کرلی گئی۔ تعداد آرا کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مسٹر سین گپتا (کانگریسی)	۴۶۴۵
سکھندو بکس رائے (جوابی تعاونی)	۱۵۰

ایک اور سوراجی کی کامیابی

کلکتہ ۲۵ نومبر۔ مسٹر کے۔ رائے معتمد جماعت سوراجیہ بنگال ڈھاکہ کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ انتخاب سے ۱۷۳۴ ووٹ لے کر کامیاب ہوئے۔ ان کے ایک انڈی پنڈنٹ حریف کو ۱۴۷۱۔ اور دوسرے سوراجی حریف کو ۲۳۹ ووٹ ملے آخر الذکر کی ضمانت ضبط ہوجائے گی۔

مسٹر ڈی سی گوسوامی کی شاندار کامیابی

کلکتہ ۲۵ نومبر۔ مسٹر ٹی سی گوسوامی (کانگریسی) سابق رکن اسمبلی مضافات کلکتہ کے غیر مسلم حلقہ انتخابات سے کامیاب ہوگئے ہیں۔ ان کے جوابی تعاونی حریف کی رقم ضمانت ضبط ہوگئی ہے۔ ان کو ۹۰۔ ۸۴۹ اور ان کے حریف کو ۴۔۔۔۱ ووٹ ملے ۳۹۳۰ ووٹ مسترد ہوئے۔

بمبئی کے مسلمان مزدوروں کا مطالبہ

کونسل میں ایک جگہ مسلم مزدوروں کے نمائندہ کو دیجائے

بمبئی ۵ نومبر۔ بمبئی کے مسلمان مزدوروں کا ایک جلسہ اسٹیبل اسٹریٹ کامٹی پورہ میں منعقد ہوا جس کا مقصد یہ تھا کہ حکومت سے کونسل اور اسمبلی میں مسلمان مزدوروں کی جداگانہ نیابت کا مطالبہ کیا جائے۔ مسٹر حاجی ابراہیم رکن کونسل صدر جلسہ تھے ساری کاروائی اردو میں کی گئی۔

جناب صدر نے فرمایا کہ چونکہ وزیر متعلقہ نے بمبئی کونسل میں مزدوروں کی نمایندگی کے واسطے تین جگہیں دی ہیں۔ اس لیے کم سے کم ایک نمایندہ مسلمان مزدوروں کی جانب سے بھی منتخب ہونا چاہیے مسلمانوں کی آبادی کل ۔۔ ہے اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ انہیں تین جگہوں میں سے ایک علیحدہ نہ دی جائے۔

اس کے بعد تجاویز منظور کی گئیں جن میں ہز ایکسلنسی گورنر بمبئی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ بمبئی کے مسلمان مزدوروں کا جائز مطالبہ پر مناسب غور کریں۔ اور تین جگہوں میں سے ایک جگہ ان کے نمایندہ کو دیں۔ کیونکہ بمبئی کے مزدوروں میں ان کا نہایت اہم اور ضروری حصہ شامل ہے تیز یہ کہ مسٹر پی ۱۰ کو نامزد فرمائیں۔ جن پر مسلمان مزدوروں کو کامل اعتماد ہے۔

دوسری تجاویز میں ترمیم ... بمبئی کانگریس کی جو ولیشن کمیٹی کی سفارشات سے اختلاف کا اظہار کیا گیا تھا اور پراونشل کمیٹی سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی سفارشات پر دوبارہ غور کرے۔

مولوی عبدالرؤف صاحب نے جناب صدر کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ ختم ہوگیا۔

دار الحکومت

خواجہ حسن نظامی اور حضور نظام

حیرت انگیز واقعات کا انکشاف

گذشتہ ہفتہ مولانا محمد علی صاحب کے اخبار ہمدرد میں خواجہ حسن نظامی صاحب کے متعلق بعض ایسے حیرت انگیز واقعات کا انکشاف ہوا ہے جنہوں نے دہلی کی پبلک کی تمام تر توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے اور ہر جگہ یہ چرمیگوئیاں ہو رہی ہیں کہ کیا واقعی خواجہ صاحب ہیں کہ گورنمنٹ کے جاسوس تو نہیں ہیں۔

اس سلسلہ کا آغاز اس طرح ہوا کہ خواجہ صاحب نے اپنے اخبار منادی کی اشاعت مورخہ ۔۔ نومبر میں ایک مضمون "مہذب ڈاکو" کے عنوان سے شائع کیا جس کا مفہوم اگرچہ صاف طور پر واضح نہ تھا لیکن اس سے کم سے کم یہ ضرور معلوم ہوتا تھا کہ ایک صاحب (جنہیں خواجہ صاحب نے "مہذب ڈاکو" کے نام سے یاد فرمایا تھا) جعلسازی، پمفلٹ بازی ہے خواجہ صاحب کو کسی راز کے افشا کی دھمکیاں دیکر روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں نیز اس مضمون سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ راز جس کے افشا کی دھمکیاں دیجا رہی ہیں کسی ایسی رپورٹ کے متعلق ہے جو خواجہ صاحب نے چیف کمشنر دہلی کو دی ہے۔ اور جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں صاحب حضور نظام کو پان اسلامزم کے سبق پڑھا رہے ہیں۔ خواجہ صاحب نے اپنی برأت کے طور پر یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ انھوں نے یہ اطلاع چیف کمشنر صاحب کو اس غرض سے دی تھی کہ مولانا ظفر علی خاں صاحب ریاست حیدرآباد سے نکال دئے جائیں۔ آخر میں خواجہ صاحب نے اس کا بھی اعتراف کیا تھا کہ یہ خبر "مہذب ڈاکو" صاحب ہی کے ذریعہ سے ان تک پہنچی تھی جس میں غلط فہمی بے بنیاد ثابت ہوئی بہرحال اس مضمون کے پڑھنے والوں کو کسی بات کا کوئی صحیح علم حاصل نہ ہوسکا۔ اس کے بعد ہی مولانا محمد علی صاحب نے اپنے اخبار ہمدرد میں ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جو کچھ نمبروں تک مسلسل شائع ہوتے رہا اور جس سے یہ معلوم ہوا کہ منادی والے "مہذب ڈاکو" صاحب نے مولانا محمد علی کو خواجہ صاحب کا ایک ایسا خط دیا ہے جس میں خواجہ صاحب نے خود اس کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے چیف کمشنر صاحب دہلی سے جاکر "نظام" کو پان اسلامزم کے سبق پڑھائے جانے کی باضابطہ اطلاع دی ہے۔ وہ خط حسب ذیل ہے۔

> (از درگاہ شریف حضرت محبوب الٰہی۔ دہلی
> مکرمی سلام علیکم۔
> وہ خط پہونچے۔ ابھی دو چار دن کی اور مصروفیت ہے۔ اس کے بعد لکھنے کی کوشش کرونگا۔ کٹھائی کا حساب رجسٹرمیں درج کرکے مطلع کروں گا۔
> کیا عجب ہے کہ گورنمنٹ نے لکھا ہو۔ میں نے چیف کمشنر صاحب دہلی سے مفصل حالات بیان کرتے تھے اور نظام کو پان اسلامزم کے جو سبق دئے جاتے تھے ان کی باضابطہ اطلاع دیدی تھی۔ اور مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے پنجاب گورنمنٹ کو اس خطرہ سے آگاہ بھی کیا تھا۔ (یہ خط بالکل خانگی ہے اس کو چاک کر دیجئے۔ اور اس کی اطلاع کسی کو نہ دیجئے۔ یعنی میرے اس کام کی خبر سوائے آپ کے کسی کو نہ ہو)
> حسن نظامی

اس خط کی اشاعت کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے بعض اور خطوط بھی شائع کئے جن سے خواجہ صاحب اور "مہذب ڈاکو" کے دوستانہ تعلقات اور بعض امور میں شرکت ثابت ہوتی تھی نیز یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ جب "مہذب ڈاکو" صاحب نے افشائے راز کی پہلی دھمکی دی ہے تو خواجہ صاحب نے ان کو "آپ جیسے مکرم" کے الفاظ سے یاد کیا تھا۔

چونکہ یہ خطوط محض ضمنی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے میں انہیں نظر انداز کرتا ہوں۔ اور دوسرے واقعات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔

جس عرصہ میں "ہمدرد" یہ مضامین شائع کر رہا تھا خواجہ صاحب بمبئی گئے ہوئے تھے۔ ۱۸ نومبر کو خواجہ صاحب واپس آگئے۔ اور آپ نے مولانا محمد علی صاحب کو مطلع کیا کہ وہ مولانا موصوف کا سلسلہ مضامین ختم ہونے کے بعد اپنا بیان شائع کریں گے۔ چنانچہ "ہمدرد" نے وہ سلسلہ بند کردیا۔ مگر مفصل بیان کے بجائے پبلک نے یہ دیکھا کہ ۲۴ نومبر کو ایک اخبار تعریفوں کا اخبار ایک ایک پیسہ میں بک رہا ہے اور اس میں مولانا محمد علی پر تعریضات او رحملے ہیں۔ غالباً اس قسم کی تعریض کو دیکھکر مولانا محمد علی صاحب نے آج پھر عبدالستار صاحب تیموری اور شیخ فضل حسین صاحب مالک ہلالی پریس کے دو تحریری بیانات شائع کئے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب نے خط کا اصل مسودہ حاصل کرنے کی بھی انتہائی کوشش کی تھی سنا جاتا ہے کہ آج خواجہ صاحب کا بیان بھی شائع ہوگا جس کے متعلق میں آئندہ اشاعت کے لیے لکھوں گا۔

(نامہ نگار خصوصی)

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب کی تشریف آوری

برہمن بریہ و سرائیل میں دو زبردست جلسوں کا انعقاد

۱۳ نومبر ۲۶ء کی صبح کو ۴ بجے حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب سید پور ضلع رنگپور کے جلسے سے فارغ ہو کر برہمن بریہ تشریف لائے اور مدرسہ یونسیہ اسلامیہ میں تین گھنٹہ قیام فرما کر پھر سرائیل کے جلسہ میں تقریر فرمانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ سرائیل سے ایک میل کے فاصلہ پر آکر مشتاقان زیارت کی کثیر تعداد نے حضرت مولانا مدظلہم کا پرتپاک استقبال کیا۔ مرحبا مرحبا اور اللہ اکبر کی آوازوں سے تمام فضا گونج رہی تھی۔ حضرت مولانا مدظلہم ۹ بجے جلسہ گاہ پر…

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ الجمعیۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ اندوز ہو رہا ہے آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لیے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب۔ اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لیے کسقدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

…ٹھوس کام کرنیوالا ہونا چاہیے۔ میں نے قطعی ارادہ کر لیا ہے کہ اپنے ووٹ صرف کانگریس کے نامزد کردہ امیدواروں کو دونگا۔ اور میں اُن لوگوں سے جو مجھ پر اعتماد کرتے ہیں یہی درخواست کرونگا کہ وہ کانگریس (سوراج) پارٹی کو ووٹ دینے کا فیصلہ کر لیں۔ والسلام۔

(شاہ) احمد حبیب ندوی۔ پھلواروی

مسئلہ التوائے حج

مولانا قطب الدین عبد الوالی کی تصریحات

چونکہ مسئلہ التوائے حج میں ہمارے بعض مسلمان بھائی ہمارے خیالات سے ناواقف ہونے کے باعث نیز صاحبان ابن سعود کی فریب دہی سے غلط فہمی میں مبتلا ہو رہے ہیں اس لئے میں بحیثیت خادم الخدام جمعیۃ خدام الحرمین یہ اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ مسئلہ حج اہم ترین اسلامی فریضہ ہے شرائط اور عدم موانع کی موجودگی میں ساقط نہیں ہو سکتا۔ کم از کم مجھکو بلکہ کسی اور مسلمان کو یہ جسارت نہیں ہو سکتی کہ بلا اہم شرعی وجوہ کے دوسرے مسلمانوں کو…

فقیر محمد قطب الدین عبد الوالی عفا اللہ عنہ

خادم الخدام جمعیۃ خدام الحرمین

کتب خانہ نذیریہ

نقل معائنہ جناب مولانا ابو المعارف محمد عرفان صاحب

ناظم تبلیغ جمعیۃ العلماء ہند دہلی

آج مجھے کتب خانہ نذیریہ اسلامیہ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے مخلص دوست مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب نے اس کتب خانہ کو قائم کیا ہے۔ یہ کتب خانہ شمس العلماء حضرت میاں نذیر حسین صاحب محدث مرحوم کے نام نامی کے ساتھ منسوب ہے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم کی علمی شخصیت انکا زہد تقوی اور انکی دینی علوم کی نشر و اشاعت کی خدمت سے ہندوستان کا کون پڑھا لکھا مسلمان ہے جو ناواقف ہے۔ میاں صاحب مرحوم نے اپنی ساری عمر قرآن و حدیث کی اشاعت میں صرف کی اور اس عظیم الشان اسلامی خدمت سے ہزارہا علماء پیدا کئے جنہوں نے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیائے اسلام کے…

سکرٹری جمعیۃ الطلبہ مدرسہ یونسیہ۔ برہمن بریہ ٹپرہ

برادران اہلحدیث سے التجا

کانگریس (سوراج) پارٹی کو ووٹ دیجئے

ملک کی موجودہ سیاسی فضا اس کی مقتضی ہے کہ آپ کونسل و اسمبلی میں بہت سوچ سمجھکر اپنا نمائندہ بھیجیں بعض میٹھی میٹھی باتوں سے دھوکہ میں نہ آجائیں اسوقت مسلمانوں کی تمام پارٹیوں میں مجھے صرف کانگریس (سوراج) پارٹی پر اعتماد ہے اور یہی ایک واحد جماعت ہے جس سے قوی امید ہے کہ وہ ملک اور مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کونسلوں میں کرسکیگی۔ اسکے پچھلے کارنامے اور ایثار اس پارٹی کی دیانتداری اور خلوص پر شاہد ہیں۔ آپ ووٹ دینے کے وقت صرف یہ دیکھیں کہ آپ کا نمائندہ کونسلوں میں جاکر ہندوؤں سے خوب مقابلہ کرسکے گا بلکہ ہمیشہ اس کو مدنظر رکھیں کہ آپ کا نمائندہ…

جمعیۃ علماء ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات، حج کے معتبر واقعات حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحدہ متعلق ہونے کی علمی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار الجمعیۃ میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

ہمارا نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

المشتہر۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل دہلی

۸ آنے

منیجر رسالہ مولوی دہلی

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات … کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے … اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ … ایک بار تجربہ کر کے دیکھیے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجیے۔

خط و کتابت کا پتہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

حیرت انگیز ایجاد شوگر ٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ … کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۱۹۲۷ء مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ

کشمیر اسٹور پشاور

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ شربت اکسیر

ملنے کا پتہ: ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ ۱۱۴ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۔ کلکتہ

اگر بموجب اعلان … کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل — بال اکسیر — سرمہ اکسیر چشم — عروس زندگی

فدائے طلب حکیم راج نرائن

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

منیجر سربینا آفس … ضلع دربھنگہ

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۳

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲ دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۹

حکومت شوریٰ

(از مولوی عبد الماجد صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر سچ)

(۳)

لفظ شوریٰ مفہوم کے لحاظ سے بالکل مطلق ہے ایک مشترک ... کی صورت میں کسی طرح کی قید یا شرط نہیں۔ پھر کلام پاک میں جہاں لفظ شوریٰ آیا ہے۔ وہاں بھی سیاق عبارت کسی قسم کی قید یا شرط کا متقاضی نہیں۔ ... وہ کوئی ایک محدود جماعت نہیں بلکہ اس کا حق ساری امت اسلامیہ سارے گروہ مسلمین کو ہے۔ اس وسعت حقوق کی نظیر تیرہ سو برس اُدھر نہیں تیرہ سو برس اِدھر بھی تیرہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی آج دنیا کے کسی گوشہ میں مل سکتی ہے؟

آج مہذب و شائستہ ... دنیا کا کیا حال ہے۔ انگلستان، فرانس، امریکہ ان سب ملکوں ...

(باقی مضمون پہلا صفحہ پر)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
فی پرچہ	[illegible]	[illegible]

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۳ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

قاضی مقبول احمد اینڈ سنز کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

(۱) سبیل الرشاد ...

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

دفتر معارف عرس نیر اور سنگھ (ممبار)

قرآن شریف بتقطیع حمائل مع ترجمہ ... ہیئۃ کنبولی

دلائل الخیرات سنہری کنبولی

اشتہار محمد ... تاجران کتب ... بمبئی

پینٹ نمبر ۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب ہے | جس نے دنیا کے خضابوں کو مات کیا ہے

رخصت اے غم ہوئی کہ ملی خوشبو جاں | اشتہارات شوقی ... ہے

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔

کشمیری ریشمی کپڑے

نمک سلیمانی

حکیم محمد ابراہیم ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲ | جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان | تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ ہجری مطابق ۲ دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۳۹

حکومت شوریٰ

(از مولوی عبد الماجد صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر سچ)

(۳)

لفظ اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل مطلق ہے ایک دوسرے کی طرف میں کسی طرح کی قید یا شرط نہیں۔ پھر کلام پاک میں جہاں لفظ شوریٰ آیا ہے۔ وہاں بھی سیاق عبارت کسی قسم کی قید یا شرط کا متقاضی نہیں۔ گویا رائے جن کے درمیان گشت کرتی رہے۔ جن لوگوں کی رائے حاصل کی جاتی ہے۔ وہ کوئی ایک محدود جماعت نہیں بلکہ اس کا حق ساری امت اسلامیہ سارے گروہ مسلمین کو ہے۔ اس وسعت حقوق کی نظیر تیرہ سو برس ادھر نہیں تیرہ سو برس ادھر بھی تیرہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی۔ آج دنیا کے کسی گوشہ میں مل سکتی ہے؟

آج مہذب و شائستہ۔ حریت دوست و جمہوریت نواز دنیا کا کیا حال ہے؟ انگلستان، فرانس، امریکہ ان سب ملکوں میں ووٹ (رائے) کا حق کس کو حاصل ہے؟ انکو جو یا تو فلاں درجہ تک تعلیم رکھتے ہیں یا فلاں مقدار میں ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ یا فلاں مدت تک اس مقام میں قیام کر چکے ہیں۔ یا شہریت کے اور فلاں فلاں حقوق رکھتے ہیں۔ اور پھر سب سے بڑھکر یہ کہ عام خلقت کسی ایک معاملہ میں بھی براہ راست رائے نہیں دے سکتی، بلکہ محض اپنے نمائندے منتخب کر سکتی ہے۔ اور ان نمائندوں کی مختصر و محدود جماعت ہی۔ امور سلطنت کے معاملات ملک کے بحث و مباحثہ میں براہ راست حصہ لے سکتے ہیں۔ باقی ملک کی وسیع و کثیر آبادی کو محض انہی کی اصابت رائے۔ و دیانت پر قانع ہونے پر مجبور ہونا پڑتا ہے پھر انسانی آبادی کا ایک بڑا طبقہ محض جرم جنسیت میں یعنی بجائے مرد کے عورت ہونے کے جرم میں بعض آزاد و جمہوری حکومتوں میں آج تک ووٹ کے حق سے محروم ہے اور بعض میں ابھی کل کی بات ہے کہ اسے اس کی اجازت ملی ہے۔

پھر الیکشن (انتخابات) کے موقع پر ان شائستہ ملکوں میں ناشائستگی کا جو طوفان برپا ہوتا رہتا ہے اس کی ایک ادنیٰ جھلک اب ہندوستان میں نظر آنے لگی ہے اور اس کا پورا نمونہ مغرب ہی کی مہذب دنیا میں نظر آتا رہتا ہے امیدواروں کے درمیان رشک و حسد۔ ایک دوسرے کے خلاف بد زبانی اور بہتان طرازی۔ خود نمائی و خود ستائی رائے دہندوں پر ناجائز دباؤ ڈالنا طرح طرح کی رشوتیں دے دے کر انکے ضمیر کو خریدنا انہیں طرح طرح کے فریب دینا۔ ان کے سامنے ایسے وعدے کرنا جن کے پورا کرنے کی ذرا بھی نیت انہیں کا غذات میں جعل ہونا۔ انتخابی جلسوں میں بد زبانی سے بڑھکر فوجداری کی نوبت آجانا قوم کا مختلف پارٹیوں اور جتھوں میں تقسیم ہو جانا۔ یہ ساری برکتیں اسی موجودہ جمہوریت کی ہیں۔

خدائے اسلام کی فرمائی ہوئی شوریت، رسول اسلام کی قائم کی ہوئی شوریت۔ جمہوریت کی ان ساری نحوستوں سے یکسر پاک اور منزہ ہے۔ اسلامی نظام حکومت میں ووٹ دینے کے لیے کسی تعلیم کی کسی تعداد آمدنی کی کسی خاص اہلیت کی حاجت نہ مرد و عورت کی کوئی تفریق۔ نہ نمائندوں کے انتخاب کا کوئی جھگڑا۔ نہ انتخابات کی مہم پر لاکھوں کا خرچ نہ کونسل ہال کی تعمیر کے لیے اینٹ اور چونا لگانے کی۔ دولت تارون کی احتیاج نہ عمر کی قید نہ رنگ کی۔ نہ وطن کا امتیاز نہ نسل و قوم کا۔ ہر قسم کے تکلف و تصنع سے قطعاً بے نیازی۔ شرط اور صرف ایک ہی شرط کلمہ گو ہونے کی! جس انسانی ہستی نے جہاں اور جس وقت بھی کلمہ شہادت کی تصدیق کی معاً وہ مجلس شوریٰ کا ممبر بغیر کسی ضابطہ پرچی کے۔ بغیر کسی فیس کے۔ بغیر کسی دوڑ دھوپ کے ہو گیا اور اسی وقت سے اسے امیر و خلیفہ کی رائے کے مقابلہ میں اپنی آزادانہ رائے پیش کرنے کا حق حاصل ہو گیا۔ نہ اسے اس کی حاجت کہ کوئی اس کا انتخاب کرے۔ نہ اسے اسکا انتظار کہ پارلیمنٹ۔ یا کونسل کے اجلاس کا وقت آئے۔ نہ اس کے لیے یہ مرحلہ کہ وہ حکومت کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھائے۔ اس کا مسلم ہونا مترادف ہے اس کے رکن مجلس شوریٰ ہو سکنے کے!

فرانس کی حریت نوازی کا غلغلہ آج ساری دنیا میں بلند ہے۔ دنیائے تہذیب میں فرانس اور آزادی کے ایک ہی معنی سمجھے جاتے ہیں لیکن خود دختران فرانس آج تک ووٹ کے لیے چلا رہی ہیں اور ایوان حکومت سے یہ کہکر اپنا سر ٹکرا رہی ہیں کہ آخر ہم بیچاریوں کو محض عورت ہونے کے جرم میں کیوں ممبری سے محروم کر دیا گیا ہے؟ (بای ذنب قتلت) یہ نمونہ ہے مغرب کی جمہوریت کا۔ اس کے مقابلہ میں خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو ان کے اجلال فاروقی سے مرعوب و متاثر نہ ہوکر جو آواز سرمنبر ٹوکتی ہے اور بغیر امیر المومنین۔ خلیفہ رسول اللہ یا ہز میجسٹی یور اکسلینسی۔ یور لارڈشپ وغیرہ کے مصنوعی القاب (تعظیم) استعمال کئے ہوئے۔ بغیر پورا نام مبارک بھی لئے ہوئے۔ بلکہ محض ابن خطاب (اے خطاب کے لڑکے) کہکر پکارتی ہے۔ وہ ایک معمولی بوڑھی عورت کے گلے سے نکلی ہوئی آواز ہوتی ہے! اور وہ آواز ایسی موثر ثابت ہوتی ہے کہ رسول خدا کا یہ جلیل القدر رفیق صحبت۔ عراق و شام کا فاتح۔ قیصر و کسریٰ کے سر غرور کو نیچا کرنے والا معاً اعتراض کو تسلیم کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا ہے! یہ نمونہ تھا اسلام کی شوریت کا۔

اسلامی مجلس شوریٰ کے لیے کسی عالیشان عمارت کی ضرورت نہیں ہر مسجد کا صحن اور دالان دار الشوریٰ ہے نمائندوں۔ اور انتخاب کی ضرورت نہیں۔ ہر کلمہ گو ووٹر ہے۔ اجلاس شوریٰ کے لیے ہفتوں اور مہینوں کے انتظار کی حاجت نہیں۔ بلا ناغہ ہر روز پانچ مرتبہ اس کے اجلاس ہو سکتے ہیں۔ اور ضرورت ہو تو ہر مجلس کے وقت بلا ہر لحظہ اس کے لیے وقت ہو سکتا ہے یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص اپنا ووٹ دے ہی۔ بڑی آبادیوں میں ایسا ہونا شاید ممکن بھی نہیں۔ لیکن یہاں سوال عملاً ووٹ دینے کا نہیں۔ بلکہ ووٹ کے حق کا ہے۔ اور یہ حق، ہر کلمہ گو کو اسی لمحہ سے حاصل ہو جاتا ہے جب سے وہ اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے۔

حضرت صدیق اور حضرت فاروق کی تقریریں اور خطبات جن میں بار بار اس قسم کے اعلانات ملتے ہیں کہ۔

اطیعونی ما اطعت اللہ و رسولہ فاذا عصیت اللہ و رسولہ فلا طاعۃ لی علیکم	جب تک میں خدا و رسول خدا کی اطاعت کروں تم بھی میری اطاعت کرو۔ اور جب میں ان کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت نہ کرو۔

یا یہ کہ۔

انا و ھم لکم کولی الیتیم	مجھے تمہارے مال میں (یعنی سرکاری خزانہ میں) بس اسی قدر حق حاصل ہے، جتنا یتیم کے ولی کو یتیم کے مال میں ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ ہو)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۸	۱۰
ششماہی	۴	۵
فی پرچہ	۱/	

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

عرق بخار

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا، عبارت شستہ

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال و الکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مہتمم دفتر رحمۃ للعالمین عطر فروش دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ اکمدار جڑ سے آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱۷ اور بھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵ بمبئی ۹

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آیا ہے	جس نے دنیا کے خضابوں کو بجھایا ہے
رخصت اے غمزدہ پیری کہ ملی تجھ سے نجات	مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آیا ہے

المشتہر شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۷ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجئے۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ، سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور | دوکان سندریہ پٹی کلکتہ

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابو الاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کا جواب

(۱)

خواجہ صاحب کے جواب پر تبصرہ کرنے سے پہلے ان الزامات کو مختصراً بیان کردینا ضروری ہے جو ان پر عائد کیے گئے ہیں۔ ان کے جس خط پر اس تمام قضیہ کی ابتدا ہوئی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"کیا عجب ہے کہ گورنمنٹ نے لکھا ہو۔ میں نے چیف کمشنر صاحب دہلی سے مفصل حالات بیان کردے تھے۔ اور نظام کو پان اسلامزم کے جو سبق دیے جاتے تھے ان کی باضابطہ اطلاع دیدی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ انھوں نے پنجاب گورنمنٹ کو اس خطرہ سے آگاہ بھی کیا تھا"

اس خط کی تشریح و توضیح خواجہ صاحب نے اپنے اخبار منادی میں جن الفاظ سے کی ہے وہ یہ ہیں۔

اسی زمانہ میں مولانا ظفر علی خاں صاحب حیدر آباد میں بلائے گئے تھے۔ اور اعلیٰ حضرت نظام کی ان پر بہت مہربانیاں ہو رہی تھیں۔ ان عہدہ داروں صاحب نے مجھے لکھا کہ مولانا ظفر علی خاں صاحب اعلیٰ حضرت کو پان اسلامزم کے سبق پڑھا رہے ہیں اور اندیشہ ہے کہ اعلیٰ حضرت اس کی وجہ سے کسی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں جب مجھے یہ خط ملا تو سلطنت اسلامیہ آصفیہ کی حمایت اور مولانا ظفر علی خاں صاحب کے اثر کے نقصانات سے اعلیٰ حضرت کو بچانے کے لیے میں نے دہلی کے چیف کمشنر صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں پنجاب گورنمنٹ کو اس کی اطلاع دونگا۔

اس خط اور اس تشریح اور ان واقعات سے جو بعد میں پیش آئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ:۔

۱۔ خواجہ صاحب نے حضور نظام کے متعلق حکومت کو ایک ایسے معاملہ کی اطلاع دی جو خود ان کے اعتراف کے مطابق سخت خطرناک تھا۔

۲۔ ان کی یہ اطلاع تھوڑے ہی عرصہ بعد حیدر آباد سے مولانا ظفر علی خاں کے اخراج کا باعث ہوئی۔

۳۔ ان کی یہ اطلاع اس زنجیر کی ایک کڑی ثابت ہوئی جس سے آج ہندوستان کے سب سے بڑے مسلمان فرمانروا کی آزادی کو مقید کیا جارہا ہے۔

یہی وہ الزامات ہیں جو خواجہ صاحب پر لگائے گئے ۔۔۔ ہیں چونکہ حکومت کو اس قسم کی اطلاعات دینا مخبروں اور جاسوسوں کا کام ہے اس لیے کوئی قوم بھی یہ پسند نہیں کرسکتی کہ اس کا امین ایسے فعل کا مرتکب ہو۔ ایک عام آدمی بھی جب حکومت کے افسروں کو جا کر سیاسی معاملات کی خفیہ اطلاعات دیتا ہے یا ان خطرات سے "آگاہ" کرتا ہے جو محکوم قوم کے جائز افعال سے حکومت کے ناجائز مصالح کو لاحق ہوتے ہیں تو اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بجائے کہ ایک امین قوم، اور ایک معتمد علیہ آدمی اس فعل کا مرتکب ہو جس پر حق طلبی کی جنگ کرنے والی قوم کے بہت سے ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں یا ہوسکتے ہیں جنہیں حکومت باعث "خطرہ" سمجھتی ہے۔ مگر محکوم قوم کی نقطہ نظر سے

"ناجائز" یا "باعث خطر" نہیں کہا جاسکتا۔ پس خواجہ صاحب سے ان کے اس فعل پر محاسبہ کرنا بالکل ایک جائز اور ضروری امر ہے اور اس کا اطمینان بخش جواب دینا، یا اگر کوئی جواب نہ ہو تو اپنی غلطی کا اعتراف کرکے قوم کے سامنے اظہار ندامت کرنا خواجہ صاحب کا فرض ہے۔ [illegible] ذاتی عداوت اور دشمنی پر محمول کرنے کی ضرورت ہے۔

خواجہ صاحب نے اس محاسبہ کے جواب میں اعتراف کی راہ کو اختیار نہیں کیا ہے اور صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے اس لیے اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی صفائی کس حد تک انہیں اس خطرناک الزام سے بری کرتی ہے۔ اس سے ہمارا مقصد خواجہ صاحب کو مجرم ثابت کرنا نہیں ہے۔ بلکہ انہیں صفائی کے ساتھ یہ بتلانا ہے کہ انھوں نے کس قدر غلط پوزیشن اختیار کی ہے۔ اور ان کے لیے اب بھی تحقیقات کی کونسی راہ بہتر اور مناسب ہے۔

خواجہ صاحب نے اپنے بیان کی ابتدا اس اقدام سے کی ہے۔ یعنی اپنا بچاؤ کرنے سے پہلے مولانا محمد علی پر حملہ کردیا ہے اور ان پر بہت سے الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے مولانا محمد علی کے [illegible]

[illegible]

نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اس بات پر بہت ناراض ہیں کہ "میں نے ان کے موجودہ حریف مولانا ظفر علی خاں سے اتنے جلدی کیوں صلح کرلی؟" ظاہر ہے کہ یہ اتنی بڑی کارروائی کی معقول وجہ نہیں ہوسکتی، البتہ اسکو وجہ قرار دینے کا منشا یہ ضرور ہوسکتا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں اس "جنگ" میں (جو درحقیقت جنگ نہیں بلکہ محاسبہ ہے) "غیر جانبدار" رہیں۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ مولانا محمد علی کو مولوی مظہر الدین صاحب کی ہر دلعزیزی بھی گوارا نہیں ہے، انہوں نے سوامی شردھانند کے سامنے انہیں برا کہا اور جب ان پر مقدمہ چلا تو مولانا نے کہا کہ "میں ان کی مدد نہیں کرونگا"۔ اس کا منشا بھی ظاہر ہے، ورنہ آفتاب کے متعلق کون یقین کریگا کہ وہ دیئے کی روشنی پر رشک کرتا ہے۔ معمولی شخصیتوں سے گذر کر انہوں نے حضور نظام کو بھی مولانا محمد علی سے بدظن کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ مراد آباد کے جلسہ جمعیۃ علمائے ہند میں مولانا نے استرداد برار کے ریزولیوشن کی مخالفت اس زور شور سے کی کہ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ مولانا محمد علی بول رہے ہیں یا لالہ لاجپت رائے۔ اس کا منشا یہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کی "اطلاع" کے مطابق مولانا کو دربار آصفیہ سے جس فائدہ کی امید ہے، اس کا سد باب ہو جائے۔ ورنہ درحقیقت یہ واقعہ غلط ہے اور مولانا نے جلسہ مراد آباد میں صرف اس بنا پر تجویز استرداد برار کی مخالفت کی تھی کہ اس ریزولیوشن کا ہندوستان کی ایک ایسی جماعت کے اسٹیج سے پاس ہونا جس سے حکومت کی علانیہ مخالفت ہے مالیحضر کے لیے مفید ہونے کے بجائے مضر ہوگا۔

اشخاص و افراد سے گذر کر خواجہ صاحب نے جماعتوں کو بھی مولانا سے نفرت دلانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اہل دہلی کو یقین دلاتے ہیں کہ "مولانا محمد علی کو دہلی والوں کی تباہی سے کیا سروکار وہ تو یہاں پردیسی اور اجنبی ہیں، رامپور سے آکر بس گئے ہیں، انہیں دہلی والوں سے ہمدردی ہو ہی نہیں سکتی"۔ اور فرماتے ہیں کہ مولانا نے جب دیکھا کہ "میں دہلی میں آکر آباد ہوا ہوں، رامپور میں اب واپس جانا نہیں ہے۔ اس واسطے دہلی کے ایک بارسوخ مسلمان (یعنی امام صاحب جامع مسجد) کی پگڑی اتار کر اپنے سر پر کہہ لوں تاکہ مجھے دہلی میں پاؤں جمانے کا موقع ملجائے"۔ یہ ایسی پوچ اور سخیف باتیں ہیں جنپر خواجہ صاحب ذرا جوش انتقام ٹھنڈا ہونے کے بعد غور فرمائیں تو انہیں خود ندامت ہوگی۔ دہلی والوں سے یہ امید کرنا کہ وہ محمد علی جیسے شخص سے صرف اس بنا پر نفرت کرینگے کہ وہ باہر سے آکر بس گئے ہیں، ان کی شرافت و آدمیت پر حملہ کرنا ہے۔ دہلی والوں نے کبھی دہلوی اور غیر دہلوی کا امتیاز نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اہل کمال کی قدر کی ہے خواہ وہ کہیں سے آئے ہوں۔ غالب آگرہ سے آئے اور دلی والوں نے انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا، نذیر احمد بجنور سے آئے اور دہلی والوں کی آنکھ کا تارا بنگئے۔ خود حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے تشریف لائے اور دہلی نے ان کو اپنا پیشوا و مقتدیٰ مانا۔ پھر آج محمد علی کو پردیسی ہونے کے باعث کیونکر رد کیا جاسکتا ہے۔ خواجہ صاحب جیسے وسیع الظرف بزرگ سے یہ امید نہ تھی کہ وہ جذبۂ انتقام سے اتنے مغلوب ہوجائیں گے۔

ہم نے خواجہ صاحب کے بیان میں جس چیز کو سب سے زیادہ تعجب سے پڑھا وہ "اگر میں لڑنا چاہتا" والا باب ہے۔ فرماتے ہیں کہ "اگر میں لڑنا چاہتا تو مولانا محمد علی سے اسوقت لڑسکتا تھا جب انہوں نے دہلی کی ملاپ کانفرنس میں ہندو لیڈروں کے سامنے ان الفاظ سے اسلام کے دل و جگر پر چھریاں چلائی تھیں کہ "اگر ہندو کعبہ کی بے حرمتی کریں، اور اگر ہندو قرآن شریف کے ٹھوکر ماریں اور اگر ہندو (مولانا) محمد علی کی اہلیہ کی بے حرمتی کریں تب بھی محمد علی ہندوؤں پر ہاتھ نہ اٹھائیگا"، اگر میں لڑنا چاہتا تو مولانا محمد علی سے اس وقت لڑسکتا تھا جب انہوں نے میرے رسالہ داعی اسلام کے خلاف اور میرے تبلیغی کام کے خلاف ہندو اخبارات میں بیان شایع کرایا تھا، اگر میں لڑنا چاہتا تو مولانا محمد علی سے سخت لڑائی لڑسکتا تھا جب انہوں نے سوامی شردھانند سے یہ کہکر اسلام کے ایک بڑے دشمن کے سامنے مسلمانوں کو ذلیل کرنے کی حرکت کی تھی کہ آپ آریہ قوم کے ایک بڑے پیشوا ہیں ۔۔۔ تعجب ہے کہ آپ حسن نظامی جیسے بے حقیقت اور ذلیل آدمی سے مقابلہ کرتے ہیں"۔ ممکن ہے کہ خواجہ صاحب اس سے اپنے تحمل اور مولانا محمد علی صاحب کے پے در پے قصوروں پر روشنی ڈالنی چاہتے ہوں، مگر اس سے ایک اور پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب اسلام کے دل و جگر پر چھریاں چلائی گئیں، اور جب ایک بڑے دشمن اسلام کے سامنے مسلمانوں کو ذلیل کیا گیا

اور جب تبلیغی کام کی عملاً مخالفت کی گئی اس وقت تو خواجہ صاحب نے لڑائی نہ کی، مگر جب ان کی ذاتی عزت و وجاہت پر حملہ کیا گیا تو وہ غضبناک ہوگئے۔ اور تمام تبلیغی رفیقوں کو الارم دیدیا کہ لڑنے کے لیے تیار ہوجاؤ۔ خواجہ صاحب ہمیں معاف کریں، اس تحمل اور اس بے تحملی سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انہیں اسلام کے دل و جگر، اور مسلمانوں کی عزت اور تبلیغی کام سے زیادہ خود اپنی ذات سے محبت ہے *

دولت آصفیہ پر سنگھٹنی حملہ

ہم آج سے قبل بھی اس حقیقت کا اظہار کرچکے ہیں کہ ہندوؤں کی فرقہ وارانہ تحریکیں جہاں اور سینکڑوں قسم کے نت نئے جھگڑے پیدا کرتی ہیں وہاں ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدر آباد کے خلاف شدید پروپیگنڈا کرنا بھی خاص طور پر ان کے قومی پروگرام میں داخل کرلیا گیا ہے۔ یوں تو اس پروپیگنڈا کا اثر تمام ملک میں عام ہے اور ہندوؤں کا ہر متعصب اخبار اس کو اپنے فرائض صحافت میں شمار کرتا ہے کہ ہر ہفتہ حضور نظام کے خلاف کچھ نہ کچھ ضرور لکھدیا کرے۔ مگر دکن کے ہندو مرہٹے اس تحریک کو فروغ دینے کے لیے سب سے زیادہ سرگرمی کا اظہار کرتے ہیں۔ تاکہ اس پردے میں وہ اپنی اس دیرینہ دشمنی اور کینہ پروری کا اظہار کریں جو انہیں ہمیشہ سے اسلام اور شاہان اسلام کے ساتھ رہی ہے۔ پہلے تو اس تحریک کا مرکز پونا کو (جو مرہٹوں کا خاص شہر ہے) بنایا گیا تھا۔ لیکن اب یہ شورش خاص طور پر بمبئی میں پھیلائی جارہی ہے۔ جہاں گذشتہ ہفتہ میں نام نہاد "حیدر آبادیوں اور ریاست حیدر آباد کے ہمدردوں" کا ایک جلسہ منعقد ہوا ہے جس کی تجویزوں اور تقریروں سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام کارروائی حضور نظام کے خلاف ایک شدید گمراہ کن پروپیگنڈا کرنے کی غرض سے کی گئی ہے۔ دکن کے بعض نہایت غیر ذمہ دار اور شورش پسند اشخاص اس لیے کھڑے ہوگئے ہیں کہ حضور نظام کے خلاف افترا پردازیوں اور دروغ بیانیوں کا ایک سلسلہ نامتناہی شروع کرکے جہاں تک ہوسکے ان کی مشکلات میں اضافہ کریں۔ ان لوگوں کو نہ ریاست حیدر آباد کی ہندو رعایا کے ساتھ کوئی ۔۔۔ ہمدردی ہے اور نہ ان کے سامنے ریاست کی اندرونی و بیرونی اصلاح کا کوئی سوال پیش ہے وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے عہد رفتہ کی جو ایک مٹی ہوئی یادگار ریاست حیدر آباد کی صورت میں باقی رہ گئی ہے اسے بھی وہ کسی طرح اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں حضور نظام کا "عدل"، "ظلم" کی شکل میں اور ان کی "رواداری"، "تعصب" کی صورت میں نظر آتی ہے اور وہ دنیا کو یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں کہ حضور نظام کی ہندو رعایا ان کی حکومت سے مطمئن نہیں ہے۔ حالانکہ خود ریاست حیدر آباد میں سوائے اخبار میں طبقہ کے جیسے یہ اطلاعات باہر سے پہنچتی ہیں ایک شخص بھی نہ ان کے مفسدانہ پروپیگنڈے کا مؤید ہے نہ اس سے ہمدردی رکھتا ہے۔ ہم ان معاندین اسلام کو جنہوں نے اس شورش کو اپنا شعار بنالیا ہے یقین دلاتے ہیں کہ ان کے یہ اوچھے ہتھیار ان کی مقصد براری میں کامیاب نہ ہوں گے۔ اور انہوں نے حکومت سے تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کی درخواست کرنے کے بعد جو توقعات قائم کی ہیں وہ کبھی پوری نہ ہوں گی۔ انہیں اطمینان رکھنا چاہیے کہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

نکات ولطائف

(مدیر نکات ولطائف کے قلم سے)

تحریک خلافت کے زمانہ میں مجالس کے گرمانے کے لیے لوگ نعرہ تکبیر لگایا کرتے تھے۔ مولانا شوکت علی صاحب نے شاہجہانپور کے ایک جلسہ میں ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے حاضرین کو چار قسم کے نعروں کی تلقین فرمائی تھی۔ مولانا کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

میرے بھائیو! چار طرح کے نعرے لگایا کرو تاکہ تمہارے دشمن جلکر خاک ہوجائیں۔ اول نعرہ تکبیر اللہ اکبر، دوسرا نعرہ بندے ماترم، تیسرا نعرہ۔ جو بولے سو نہال ست سری اکال چوتھا نعرہ میرے سوراج کے لیے لگایا کرو۔ مہاتما گاندھی کی جے۔ ہمیں ابھی طرح یاد ہے کہ مولانا نے اس جلسہ میں چاروں نعروں کی مشق بھی کرادی۔

جب تک تحریک زوروں پر رہی یہ چوکھڑا بھی خوب بجتا رہا۔ بلا امتیاز ہندو مسلمان یہ چاروں نعرے لگاتے رہے۔ لیکن جب جداگانہ انتخاب اور مخلوط ووٹ کی بحث شروع ہوئی اور مالوی تحریک نے زور پکڑا تو یہ چوکھڑا بھی سالم نہ رہا نعرے بھی تقسیم ہوگئے کیونکہ نعرے لگانے والے بھی تقسیم ہوگئے۔ فرقہ وارانہ مجالس میں تو اس تقسیم کا کوئی اثر نہیں ہوا لیکن مشترکہ جلسوں میں اس تقسیم کی بڑی مٹی پلید ہوتی تھی مثلاً ایک رضا کار نے کہا نعرہ تکبیر تو ایک طرف سے اللہ اکبر کی آواز آرہی ہے اور دوسری طرف سے بندے ماترم کی تیسری طرف سے گاندھی جی کی جے۔ پھر کسی نے کہا قومی نعرہ تب بھی ایسی ہی بے ڈھنگی اور بےسری آوازیں نکلیں۔

غرض مالوی اور لاجپت رائے جیسے قومی وفاداروں نے خدا سمجھے انہوں نے نعروں کا مزہ بھی کرکرا کردیا۔

نجد وحجاز کے جھگڑے نے دو آل انڈیا انجمنوں کا اور اضافہ کردیا۔ انجمن خدام الحرمین۔ اور حزب الاحناف۔ یہ دونوں انجمنیں اول اول تو ایک ہی باپ کی دو بیٹیاں معلوم ہوتی تھیں۔ لیکن جب سے یہ دونوں لاہور کے دو بزرگوں سے منسوب ہوئی ہیں کچھ آپس میں اختلاف ہوگیا ہے۔ ایک بہن (حزب الاحناف) تو ایک شخص کے گھر میں ہے جو اچھا کھاتا پیتا ہے۔ لیکن ذرا سرکار پرست ہے۔ چھوٹی بہن ایک اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ منسوب ہے جو بہت ہی مفلوک الحال ہے لیکن بظاہر سرکار کا خوشامدی نہیں ہے۔ اب سنا جاتا ہے کہ یہ دونوں ہم زلف ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ چنانچہ ان دونوں کے اختلاف نے سگی بہنوں کے تعلقات پر بھی بہت برا اثر ڈالا ہے۔ گذشتہ دنوں ایڈیٹر صاحب کی محفل میں بڑے بھائی صاحب تشریف نہیں لائے۔ اب سنا ہے کہ بڑی بیگم کے ہاں کوئی تقریب تھی وہاں ایڈیٹر صاحب کا داخلہ بند تھا۔ لاہور کے بعض تجربہ کار آدمی جو صلح صفائی کے خواہشمند ہیں ان کا بیان ہے کہ ان دونوں کا ملاپ اگر کراسکتے ہیں تو مولانا دیدار علی صاحب مدظلہ اور حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ ہی کراسکتے ہیں

ہم ان بزرگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی روحانیت اور علم ظاہری کی اعانت و امداد سے دونوں کی صفائی کرادیجئے اگر آپ بزرگوں نے ان کی صفائی نہ کرائی تو صبح شام میں پھیاں کے مولوی صاحب ان دونوں پر دعویٰ کرنے والے ہیں۔ وہ کھلی عدالت میں پوچھنا چاہتے ہیں کہ انجمن خدام الحرمین۔ اور حزب الاحناف میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟ نیز دونوں کے جہیز اور چڑھاوے کا حساب بھی طلب کرنا چاہتے ہیں۔

خیر یہ تو ان دونوں انجمنوں کے خانگی جھگڑے ہیں لیکن سنئے ان انجمنوں نے بھی اپنی مجالس کے لیے دو نعرے ایجاد کئے ہیں۔ خلافت کمیٹی کے چاروں نعرے انھوں نے منسوخ کردئے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں انجمنیں خلافت کمیٹی کی مخالف ہیں اس لیے انہوں نے چار نعروں کی بجائے نعرہ رسالت اور نعرہ پنجتن ایجاد کیا ہے۔ چونکہ یہ جماعتیں اہل علم سے معرا ہیں۔ اس لیے سرے سے نعروں ہی کا استعمال غلط کیا ہے۔ جب کوئی مقرر کہتا ہے نعرہ رسالت تو اہل مجلس کہتے ہیں یا رسول اللہ پھر کہا جاتا ہے نعرہ پنجتن سب کہتے ہیں یا علی مدد۔ ہمیں ان نعروں کے جواز و عدم جواز سے بحث نہیں۔ لیکن صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یا علی مدد کو نعرہ پنجتن کہنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ پنجتن تو پانچ حضرات کی طرف سے منسوب ہوتا ہے۔ لیکن نام صرف ایک ہی کا لیا جاتا ہے۔

اسی طرح نعرہ رسالت میں حرف ندا استعمال کرنا بھی موجد کی جہالت پر دال ہے۔ پھر سینکڑوں آدمیوں کا بیک وقت کسی کو ندا کرنا اور منادی کو متوجہ کرکے آگے کچھ نہ کہنا اس سے زیادہ منادی کی توہین اور کیا ہوسکتی ہے۔

انہی نعروں کی بحث میں ہمیں ایک اور قصہ یاد آیا گذشتہ دنوں لاہور میں حزب الاحناف کا جلسہ ہو رہا تھا نعرہ رسالت اور نعرہ پنجتن کے دھواں دھار مظاہرے ہو رہے تھے۔ کہ ایک ایک گوشہ میں سے کسی گستاخ وہابی نے چلا کر کہا۔ نعرہ خرگوشی *

حوادث واحکام

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں بموجب حکم خدا و رسول۔

شیخ نظام الدین جی مرحوم کے دو لڑکے ہوئے (۱) بڑے لڑکے وجیہ الدین مرحوم (۲) اور دوسرے چھوٹے لڑکے معین الدین جی مرحوم۔

(الف) بڑے لڑکے وجیہ الدین جی کی شادی ہونے کے بعد ایک لڑکا کریم الدین جی نامی پیدا ہوئے۔ چند روز کا چھوڑ کر کریم الدین جی کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا اسلئے پھر وجیہ الدین جی نے دوسری شادی مسماۃ جھوڑ النساء سے کی جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ایک کا نام کریم النساء اور دوسری کا نام کبیر النساء ہے۔

(ب) شیخ نظام الدین جی کے چھوٹے لڑکے معین الدین جی نے ایک شادی کی جس سے چھ لڑکے پیدا ہوئے۔ اور دو لڑکیاں ہوئیں۔

شیخ نظام الدین جی مرحوم کے بڑے لڑکے وجیہ الدین جی کا بعد شادی دوسری انتقال ہوگیا۔ انتقال ہونے کے بعد شیخ نظام الدین جی مرحوم نے اپنی حیات میں ایک مکان سہ منزلہ جو موروثی تھا، دو حصے میں تقسیم کردیا۔ ایک حصہ بڑے لڑکے وجیہ الدین جی مرحوم کے لڑکے کریم الدین جی کو جو وجیہ الدین جی کی پہلی بیوی سے تھا بطیب خاطر پرورش دیدیا۔ اور دوسرا حصہ اپنے چھوٹے لڑکے معین الدین جی کو دیدیا۔ جھوڑ النساء بیوہ وجیہ الدین جی اپنے لڑکے کریم الدین جی کے پاس رہنے لگی مگر حصہ ہونے کے کچھ دنوں بعد کریم الدین جی نے اپنی والدہ صاحبہ مسماۃ جھوڑ النساء بیوہ وجیہ الدین جی کو مکان سے نکال دیا۔ اور کھانے کو بھی نہیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارا میرے ذمہ کوئی حق نہیں ہے۔ اور نہ مکان سے حصہ پاسکتی ہو۔ اسلئے دست بستہ نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ مسماۃ جھوڑ النساء بیوہ وجیہ الدین جی مرحوم اپنے لڑکے کریم الدین جی سے شرع شریف کی رو سے مکان کا حصہ پاسکتی ہے یا نہیں فقط

الجواب

جبکہ وجیہ الدین جی کا انتقال اپنے والد کے سامنے ہو گیا تھا تو ان کا لڑکا کریم الدین محجوب الارث ہو گیا۔ دادا نے جب مکان کا نصف حصہ اسکو دیا تو یہ ہبہ ہوا اور اس کا مالک صرف کریم الدین ہوا۔ اسلئے جھوڑ النساء کو اس مکان میں سے حصہ نہیں مل سکتا *

محمد کفایت اللہ غفر لہٗ

مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

ایک لڑکی نابالغہ کا عقد حالت نابالغی میں اگر ہوا ہو اور بعد بلوغ ہونے کے اس لڑکی کو یہ ظاہر ہووے کہ مرا شوہر دوسری عورت رکھے ہوئے ہے اس وجہ سے میری گذر ہونا اور زندگی اسکے ساتھ بسر کرنا موجب احتمال خطرات ہے ایسے موقعہ پر وہ خارج خلع اور عقد ثانی کی یا بند کیا تجویز کرسکتی ہے؟

الجواب

اگر نابالغہ لڑکی کے باپ یا دادا نے اس کا نکاح کیا ہو تو نابالغہ کو بلوغ کے وقت خیار بلوغ حاصل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر لڑکی کے کسی دوسرے ولی نے (مثلاً بھائی۔ چچا۔ تایا وغیرہ) نے نکاح کیا ہو تو لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے جسے وہ بالغ ہوتے ہی فوراً استعمال کرسکتی ہے۔ اور اگر فوراً استعمال نہ کرے تو وہ اختیار بھی قطع ہوجاتا ہے فقط

محمد کفایت اللہ غفر لہٗ

مدرسہ امینیہ دہلی

... گرموں کو۔ یہ بدمعاش آوازہ جس کے دیا نعرہ ہوا کہ کہیں پتہ نہ چلا۔ باوجود تلاش کے۔ جب ناکامی ہوئی تو اس بے ادب کی غائبانہ لعنت سے تواضع کی گئی۔

خبر قیاسات

عالم اسلامی

وزیر اعظم عراق کی "طوطی صفت" تقریر
انگریزوں کے پڑھائے ہوئے سبق کا دور

بغداد ۲۸ر نومبر۔ ترقی پسند جماعت کے ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے عراق کے جدید وزیر اعظم جعفر پاشا نے ایک نہایت اہم تقریر فرمائی جس میں آپ نے برطانیہ کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کی پالیسی کو صاف صاف بیان کر دیا۔ "برطانیہ کے ساتھ ہمارے تعلقات کی بنیادی باہمی تعاون پر ہونی چاہئے۔ ہمیں اس کا حق حاصل ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کے ساتھ معاہدہ کر کے ہم نے جو کارنمایاں کیا ہے اس پر فخر کریں۔ یہ وہ طاقت ہے جس کی نظر التفات کے لئے بہت سی دوسری قومیں تمنا کرتی ہیں۔

میں ناممکن الحصول مطالبات کی خواہش نہیں کرتا ہوں۔ ہمیں ایسے مفاد اور منافع تلاش کرنے چاہئیں جو ارتقا کی اس منزل کے مطابق ہوں جس پر ہم پہنچ چکے ہیں۔

عراق میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ناممکن مطالبات کی خواہش کرتے ہیں"۔

جاوا کا جہاد حریت

بٹاویہ۔ ۲۵ر نومبر۔ مجاہدین کے سردار مسمی سورلو سوپاریو گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جمعیۃ اجتماعین منتشر ہو گئی ہے اور اس کے تمام لیڈر گرفتار ہو گئے ہیں۔

حکام نے اہل جاوا کو نمائش کی ہے کہ یا تو وہ اپنے دیہات کو واپس آ جائیں ورنہ بصورت دیگر ان کو باغی سمجھا جائیگا۔

ممالک غیر

جنوبی افریقہ میں مشترکہ کانفرنس
کانفرنس کے فیصلہ تک خاموش رہنے کی درخواست

جوہنسبرگ ۲۸ر نومبر۔ وزیر داخلہ نے مسٹر سی۔ ایف۔ اینڈریوز سے یہ درخواست کی تھی کہ تمام جماعتوں کی مشترکہ کانفرنس کے خاتمہ تک جو کیپ ٹاؤن میں ہو رہی ہے پرسکون فضا پیدا کرنے کے لئے تمام اختلافی مباحث کو چھوڑ دیا جائے۔ اس درخواست کے جواب میں ٹرانسوال برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں نہایت سختی کے ساتھ غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کیا جائے اور تمام ارکان پر زور دیا جائے کہ وہ اس فیصلہ پر وفاداری کے ساتھ لبیک کہیں۔

ایسوسی ایشن کے ایک سر برآوردہ رکن نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ ہندوستانی عام طور پر حکومت ہند کے وفد پر کامل اعتماد رکھتے ہیں اور اس امر کی تعریف فرمائی کہ وفد مذکور جنوبی افریقہ میں یونین گورنمنٹ کا مہمان ہو کر رہے گا۔

کینیا میں ایشیائیوں پر جبر و تعدی
شخصی حیثیت پر محصول لگایا گیا ہے

بمبئی۔ ۲۷ر نومبر۔ مسٹر جے۔ بی۔ پیٹی معتمد اعزازی امپیریل انڈین سٹی زنشپ ایسوسی ایشن نے حکومت ہند کے محکمہ تعلیم کے نام حسب ذیل برقی پیغام روانہ کیا ہے۔

کینیا سے یہ وحشت ناک خبر موصول ہوئی ہے کہ محصول حیثیت شخصی۔ صرف ایشیائیوں سے وصول کیا جائے گا لہذا اس انجمن کی کونسل حکومت ہند سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس معاملہ میں جلد مداخلت کرے۔

حکومت آئرلینڈ کے خلاف سازش
جمہوریت پسندوں کی پوشیدہ فوج

لندن ۲۲ر نومبر۔ حال میں جو مسلح حملے کئے گئے تھے ان کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئرلینڈ میں ایک پوشیدہ زبردست جمہوریت پسند فوج موجود ہے جو ہر طرح سامان ضرب و حرب سے مسلح ہے۔ یہ فوج کسی خاص پارٹی سے متعلق نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے ممبروں کی پہچان نہایت غالمگیر ہے۔ پھر بھی ایک ممبر کا کوئی پڑوسی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کس خفیہ فوج کا ممبر ہے۔

حال ہی میں ڈبلن کی ایک خوش پوشاک لڑکی اس الزام پر گرفتار ہوئی ہے کہ وہ فوج میں شامل ہے۔ اور اسی روز دو آدمی اس الزام پر گرفتار ہوئے ہیں کہ انہوں نے فوج کے احکام کے ماتحت چند حاجیوں پر حملہ کیا۔ اس وقت تک جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان میں اس انجمن کی کارک کونٹی کی شاخ کے چیف بھی شامل ہیں۔ پھر بھی فوج کی سرگرمیاں گورنمنٹ پر پبلک اعتماد زائل کرنے سے قاصر رہی ہیں۔ جنرل اوڈ بوفی اعلان کیا ہے کہ اس جماعت کا سراغ لگانے کے لئے پولیس کو غیر مسلح طور پر رکھا گیا ہے۔

اٹلی و فرانس میں اہم گفت و شنید

روما ۱۵ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ہفتے اطالوی سفیر مقیم پیرس اور موسیو بریاں کے مابین اہم معاملات پر بحث و تمحیص ہوئی۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ دونوں ملکوں کے مابین دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے فرانس کس قدر مراعات پیش کرے۔ یہ یقینی طور پر معلوم نہیں ہوا کہ اطالیہ ایشیائے کوچک میں توسیع مستعمرات کا متمنی ہے یا نہیں۔ کل رات کو جو سائینور کے خاص معتمد علیہ ہیں جنیوا سے پیرس روانہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے مزید اہم گفت و شنید کی توقع ہے۔

(ڈیلی ٹیلیگراف)

برطانوی وزیر خارجہ کا عزم پیرس

رگبی ۲۶ر نومبر۔ سر آسٹن چیمبرلین جنیوا کے اس اجلاس میں جو آئندہ ہفتے کے اختتام پر منعقد ہو گا شریک ہونے کے لئے جاتے ہوئے دو دن پیرس میں ٹھیرینگے۔ وہ موسیو پائیکارے اور موسیو بریاں سے ملاقات کرینگے۔ بعض اخبارات کا یہ بیان کہ برطانوی وزیر خارجہ اپنے یا دیگر ممالک کے مدبرین کے لئے دیگر جلسے منعقد کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں بے بنیاد ہے۔

ہندوستان

حضور نظام کے دشمنوں کا پروپیگنڈا
بے بنیاد الزامات کی تشہیر

بمبئی ۲۸ر نومبر۔ ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں اور انکے ہمدردوں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ مسٹر ڈی۔ ایم کیلکر سابق پریزیڈنٹ کونسل صوبہ متوسط جلسہ کے صدر تھے۔ صدر نے اپنے خطبۂ صدارت میں حکومت نظام کے مختلف پہلو ظاہر کئے اور کہا کہ ... ریاست میں مذہبی رواداری نہیں ہے۔ اور تعصب کی ترقی ہے۔ حقوق کی حفاظت کی ضمانت نہ ہونے کی وجہ سے مجلسی تحریری اور تقریری آزادی ملک میں نہیں ہے۔ یہ جلسہ آج حیدرآباد سے باہر بمبئی میں اس وجہ سے کیا جا رہا ہے کہ نظام کے علاقہ میں اس قسم کا احتجاج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس جلسہ کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ چارہ کار سوچا جائے۔ اس طرز حکومت کی قدیم خرابی کا ایک ہی علاج ہو سکتا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی تجویز پر انتخاب کے اصول کے ماتحت عملدرآمد کیا جائے۔ مختلف اقوام کی تعداد کے تناسب کے مطابق انتخابات ہوں۔ اور قلیل التعداد اقوام کے حقوق و مفاد کی حفاظت کے لئے مناسب اور کافی ضمانت ہو۔ اعلیٰ عہدوں کیلئے آزاد ہندوؤں کی کافی تعداد حاصل کرنے تک پرست یورپین عنصر ریاست کے اعلیٰ عہدوں کیلئے ضروری ہے۔

ریاست کے مقتدر اور ممتاز حضرات کا ایک وفد وائسرائے کے پاس جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو برطانوی علاقہ سے ان کے ہمدردوں کا ایک وفد وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہو اور ہزایکسلینسی وائسرائے سے درخواست کرے کہ وہ ایک تحقیقاتی وفد فوراً مقرر کریں، جو نظام کے خلاف شکایات الزامات کی تحقیقات کرے۔

افسوس ہے کہ مسلمان لیڈر حیدرآباد کے مصیبت زدہ انسانوں سے ہمدردی کرنے میں قاصر رہے ہیں۔ جلسہ میں متعدد تجاویز منظور ہوئیں۔

ایک تجویز میں وائسرائے کے خط مورخہ ۲۶ر مارچ گذشتہ بنام نظام میں دیسی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں حکومت کی مداخلت کا جو حوالہ دیا گیا تھا اسکی تائید کی گئی۔

اسی پالیسی کے اصول کے مطابق تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا۔

جب تک کمیشن کی رپورٹ تیار ہو اسوقت تک نظام کو دوستانہ لیکن حکمانہ مشورہ دیا جائے کہ وہ تحریر و تقریر کی آزادی کے متعلق قیود ہٹا دیں۔ اور نذرانہ لینا بالکل بند کر دیں۔

ایک اور تجویز منظور ہوئی کہ حکومت برطانیہ سے درخواست کی جائے کہ وہ دیسی ریاستوں کا مسئلہ ایک شاہی کمیشن کے سپرد کر دے جس میں تمام جماعتوں کی واجبی نمائندگی ہو کہ آئندہ کے خود مختار ہندوستان اور دیسی ریاستوں کی حیثیت و تعلق کا فیصلہ کیا جا سکے۔

وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے ایک وفد مقرر کیا گیا جو موجودہ حالات کو وضاحت سے سمجھائے گا۔

صوبہ متحدہ کے انتخابات
کانگریسی امیدواروں کی کامیابی

الہ آباد ۲۸ر نومبر۔ صوبہ متحدہ کی مجلس وضع قوانین کے لئے انتخابات ذیل کے نتائج کا اعلان کیا گیا ہے۔

حلقہ شہر کانپور سے بابو گنیش شنکر ودیارتھی سوراجی امیدوار ۴۸۶۷ رایوں سے منتخب ہوئے۔ آپ نے اپنے چھ حریف امیدواروں کو شکست دی۔ تقریباً ۵۰ فیصدی رائے دہندگان نے رائیں دیں۔

ضلع گورکھپور کے مغربی حلقہ سے رائے بہادر بابو اسے نندن پرشاد اعتدال پسند امیدوار ۵۵۰۴ رایوں سے منتخب ہوئے اور اپنے حریف امیدوار پنڈت رام بلی رائے ایڈ پینڈنٹ کانگریسی پارٹی کے امیدوار کو شکست دی۔ موخر الذکر امیدوار کو ۲۴۵۲ ...

رائیں ملیں۔

اناؤ کے دیہاتی حلقہ سے رائے بہادر چودھری جگنناتھ پرشاد غیر جماعتی امیدوار منتخب ہو گئے۔ اور اپنے حریف لیفٹیننٹ بال سوراجی امیدوار، اور مہر لیش چندر باجپائی انڈیپنڈنٹ امیدوار کو شکست دی۔

معلوم ہوا ہے کہ راجہ سر رامپال سنگھ شاہی زرعی کمیشن کے اضافی ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

حلقہ دہرہ دون کا نتیجہ
مولوی طفیل احمد صاحب منتخب ہو گئے

۳۰ر نومبر۔ مولوی طفیل احمد صاحب ۲۷۷۲ آرا کی کثرت سے صوبہ کی کونسل کے لئے منتخب ہو گئے۔

آسام کے انتخابات
مسلم حلقہ کے انتخاب کا نتیجہ

مولوی بازار۔ ۲۷ر نومبر۔ جنوبی سلہٹ کے مسلم حلقہ کا نتیجہ آج معلوم ہو گیا۔ اس حلقہ سے دو امیدوار تھے۔ مولوی علی حیدر خاں اور خان بہادر علاؤ الدین احمد چودھری۔ مولوی علی حیدر خاں منتخب ہو گئے۔

احمد آباد میں گاندھی جی کی تقریر
میں دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک خاموش رہونگا

احمد آباد۔ ۲۷ر نومبر۔ گذشتہ ہفتہ راج چندر جینی بزرگ کی برسی کے موقعہ پر گاندھی جی نے فرمایا کہ میں دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک اپنے مذہبی عہد خموشی پر سختی سے قائم رہوں گا۔ یہ اعلان ہو گیا ہے کہ میں اس زمانہ سے کچھ پہلے ہی آشرم سے نکلنے والا ہوں لیکن حتی الامکان کوشش کرونگا کہ یہ عہد پورا ہو۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا سالانہ اجلاس
کلکتہ خلافت کمیٹی کی دعوت

کلکتہ ۲۷ر نومبر۔ خلافت کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ جناب مولانا ابو الکلام آزاد کی صدارت میں طلب کیا گیا جس میں علاوہ جناب مولانا صاحب اور جناب حسین شہید سہروردی صاحب کے مجلس انتظامیہ کے نو ممبر شریک جلسہ ہوئے حسب معمول ایجنڈا پڑھا گیا۔ اور آل انڈیا خلافت کانفرنس کے آئندہ سالانہ اجلاس کو کلکتہ میں دعوت دئے جانے کی ضرورت پر جناب مولانا صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور طے پایا کہ:-

(۱) ۲۸ر نومبر کو کلکتہ کے عام مسلمانوں کا جلسہ طلب کیا جائے۔ اور مرکزی کمیٹی بمبئی کو دعوت دینے کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔

(۲) ریلیف خلافت کمیٹی کا حساب پیش کیا گیا۔ اور قرار پایا کہ جناب محسن علی صاحب دس روز میں اس حساب کو شائع کرنے کے واسطے ریلیف کمیٹی کی مجلس عام میں پیش کر دیں۔

(۳) کلکتہ خلافت کمیٹی کے سالانہ انتخاب کے بارہ میں قرار پایا کہ جدید ممبر بنانے کی تاریخ ۶ر دسمبر تک بڑھا دی جائے۔

جامع مسجد راولپنڈی میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ
تاروں پر سنسر

۲۶ر نومبر کو جامع مسجد راولپنڈی میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ مقامی سکھوں اور ہندوؤں کے جابرانہ اشتعال انگیز رویہ اور لالہ بوٹا رام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی جانبدارانہ رویہ و سختیوں کے خلاف اظہار بیزاری کی قراردادیں منظور ہوئیں قرار دادیں بذریعہ تار اخبارات اور گورنر پنجاب کے نام بھیجی گئیں مگر محکمہ تار نے روک لیں۔

تجاویز

جن تجویزوں کو روک لیا گیا تھا وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) مسلمانان راولپنڈی کا یہ عظیم الشان مجمع ۱۸ر نومبر ۲۶ء کو سکھوں کے جلوس کے اس رویہ کے خلاف جو کہ مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر اور خاص طور پر مسجد کی طرف منہ کر کے اشتعال انگیز طریقہ سے ننگی کرپانیں گھماتے مارنے کرتے سیٹیاں اور چھینے اور تالیاں بجاتے ہوئے نعرے لگا کر مسجد کی جو بے حرمتی کی ہے۔ پر زور احتجاج کرتے ہیں۔

(۲) مسلمانان راولپنڈی لالہ بوٹا رام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے اس رویہ کے متعلق جو انہوں نے بیگناہ مسلم گرفتار شدگان کو گالیاں دینے ہنٹر مارنے کے علاوہ یہ کہکر خاص طور پر جو مذہبی توہین کی کہ ...... اگر ہم تمہارا مکہ گرادیں تو تم ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہو نہایت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ اس معاملہ کے متعلق خاص طور پر نوٹس لیا جاوے۔ کیونکہ لالہ بوٹا رام جیسے متعصب افسر کی موجودگی میں مسلمانان راولپنڈی کے مذہبی اور دنیوی معاملات نہایت خطرہ میں ہیں۔

(۳) ان قراردادوں کی نقول جناب گورنر پنجاب کمشنر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور اخبارات کو بھیجی جاویں۔

مولانا عثمان غنی صاحب ایڈیٹر امارت کے مقدمہ کا فیصلہ
ایک سال قید محض کی سزا

پٹنہ ۲۷ر نومبر۔ خان بہادر حمید سینئر ڈپٹی مجسٹریٹ نے مولوی عثمان غنی۔ ایڈیٹر امارت کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ایڈیٹر موصوف پر بغاوت کا الزام تھا۔ جرم ثابت ہو گیا اور انہیں ایک سال قید محض اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ملزم کو ۶ ماہ مزید قید کی سزا اور بھگتنا پڑے گی۔

دار الحکومت

مسجد فتحپوری کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار
سکھوں اور بعض ہندوؤں کیخلاف مقدمہ

گرونانک صاحب کے یوم ولادت کو سکھوں کا جو جلوس نکلا تھا اس کے بعض قائدین پر زیر دفعہ ۳۰ و ۳۲ پولیس ایکٹ مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ملزمین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ سردار صورت سنگھ وائس پریسیڈنٹ خالصہ دیوان و سکرٹری گوردوارہ کمیٹی۔

۲۔ سردار گوربخش سنگھ ممبر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی و ممبر گوردوارہ کمیٹی سابق ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی۔

۳۔ سردار ہے امنت سنگھ سکرٹری اکالی جتھہ و ممبر گوردوارہ کمیٹی۔

۴۔ سردار بلونت سنگھ جی ممبر گوردوارہ کمیٹی و اکالی جتھہ۔

۵۔ ماسٹر لابھ سنگھ گورنمنٹ ہائی سکول دہلی۔

۶۔ سردار سندر سنگھ۔

۷۔ سردار مہر سنگھ۔

۸۔ سردار مان سنگھ۔

۹۔ سردار جودھ سنگھ۔

۱۰۔ سردار شیر سنگھ۔

۱۱۔ لالہ شنکر لال سکرٹری صوبہ کانگریس کمیٹی

مقدمہ تقریباً ایک ہے ۲۶ر نومبر کو مسٹر بھنوٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ کورٹ انسپکٹر نے سردار ہے امنت کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا۔ پہلے ملزمین کو بٹھانے کے متعلق کچھ ردوقدح ہوئی۔ عدالت ایک خاص ترتیب میں بٹھانا چاہتی تھی۔ سردار گوربخش سنگھ نے کہا کہ چونکہ ہم کو مقدمہ کی پیروی کرنی ہے۔ اس لئے پہلے ہمارے ساتھیوں کو بٹھایا جائے۔ لیکن عدالت نے یہ عذر منظور کر دیا۔ اس کے بعد ملزمین نے کہا کہ چونکہ عدالت بھی اس روز موجود تھی۔ اس لئے ہم عدالت کو بطور گواہ طلب کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا مقدمہ منتقل کرنے کی مہلت دیجائے۔

عدالت نے ۳۰ر نومبر تک کی مہلت دیدی۔ ۲۹ر نومبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست پیش ہو گی۔ عدالت نے پانچ پانچ سو کی ضمانتیں اور پانچ پانچ سو کے مچلکے طلب کئے جو داخل کر دئے گئے۔ مقدمہ کے دوران میں کسی وزیٹر کو عدالت میں گھسنے کی اجازت نہ ملی۔

ابھی دہلی کو وفعتاً میں ایک قدیم راستہ کو ترک کر کے ایک نیا راستہ اختیار کرنے پر اصرار کرنا واقعی خطرناک تھا۔ اور تعجب ہے کہ کانگریس کمیٹی کے افراد بھی اس میں شریک ہوئے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ مضبوطی کے ساتھ کام لے۔ "الامان"

خواجہ حسن نظامی پر جاسوسی کا الزام
خواجہ صاحب کا جواب شائع ہو گیا

میں نے اپنی گذشتہ رپورٹ میں اس کا وعدہ کیا تھا کہ خواجہ صاحب پر "ہمدم" میں بعض خطوط کی اشاعت سے جو الزامات عاید ہوتے ہیں ان کا جواب شائع ہونے کے بعد قارئین الجمعیۃ کو اس کی اطلاع بھی دوں گا۔ چنانچہ جواب شائع ہو چکا ہے اور اس پر مفصل بحث ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ فرما رہے ہیں اس لئے میں کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا۔ صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دہلی کی پبلک خواجہ صاحب کے طول طویل بیان کو پڑھنے کے بعد جس میں اصل الزام کی تردید سے زیادہ مولانا محمد علی پر نئے الزامات عائد کرنے اور ان کے خلاف مختلف قوتوں کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے، اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ وہ اس الزام کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں جو ان کے ذمہ عائد کیا گیا تھا۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ خواجہ صاحب نے جواب دینے کی جو صورت اختیار کی ہے اس کا یہی سبب ہے کہ ان کے پاس کوئی معقول عذر یا تاویل موجود نہیں ہے۔ میں نے دہلی کی پبلک میں (جس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پہلے خواجہ صاحب کی تعریف کرتے تھے) یہ تذکرہ سنا ہے کہ اس اہم راز کے افشا کے بعد خواجہ صاحب اب پبلک کے کام کے نہیں رہے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ خواجہ صاحب اس موقعہ پر خود اپنے جرائم کا اقبال کر لیتے۔

(نامہ نگار خصوصی)

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

دسمبر کے آخری ہفتہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ...

ایک دن خدا کیلئے وقف کردو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہو جائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جاسکے گا میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ر دسمبر ۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کیلئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار مہیا کر سکتے ہوں کیجئے۔

مجھے آپ کے جذبۂ دلی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ر دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھینگے۔

احمد سعید
ناظم جمعیۃ علماء ہند

بسلسلہ صفحہ اول

سوان تمام موقعوں پر خطاب اپنے ہمسر و ہم چشم چند رفیقوں کیجانب نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ عامہ مسلمین کی ساری اسلامی آبادی کیجانب ہوتا تھا۔ اور بعض خطبات میں تو اس سے بھی ترقی کرکے ایہا الناس کا لفظ موجود ہے۔ یہ اگر اسلامی شورویت کا احساس نہیں تھا تو پھر آخر کیا تھا؟

احساس شورویت جب تک زندہ رہا۔ ہر قدم مشورت کے سایہ میں اٹھتا رہا۔ اور علماء تصریح کرتے رہے کہ۔

قال ابن خویز منداد۔ علی الولاۃ مشاورۃ العلماء فی مالا یعلمون وفی ما اشکل علیہم من امور الدین ومشاورۃ وجوہ الجیش فی ما یتعلق بالحرب ووجوہ الناس فیما یتعلق بالمصالح ووجوہ الکتاب والعمال والوزراء فیما یتعلق بمصالح البلاد وعمارتہا (فتح البیان جلد ۲)

حاکموں پر عالموں سے اس چیز میں مشورہ کرنا جو ان کے علم میں نہ ہو۔ یا جو امر انہیں مشکل معلوم ہو اور سرداران فوج سے امور جنگ میں مشورہ کرنا۔ اور سرداران قوم سے مصالح ملکی میں مشورہ کرنا۔ اور افسروں عہدہ داروں اور وزیروں سے شہروں کے معاملہ میں مشورہ کرنا واجب ہے۔

اسی قدر نہیں بلکہ یہ اعلان حق بھی ہوتا رہا کہ

حکی قرطبی عن ابن عطیہ انہ لا خلاف فی وجوب عزل من لا یستشیر اہل العلم والدین (ایضاً)

جیسا قرطبی نے ابن عطیہ سے روایت کی ہے۔ جو امیر اہل علم و دین سے مشورہ نہ کرتا ہے اس کی معزولی کے واجب ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔

گویا دوسرے الفاظ میں وہ شخص بذات خود کتنا ہی صاحب علم صاحب عقل۔ صاحب تقوی۔ لیکن اگر قانون شورویت کا پابند نہیں تو اسے مرتبہ حکومت سے معزول کر دینا جائز ہی نہیں واجب ہے۔

دنیا کی وہ سب سے بڑی ہستی جس کی نظیر خالق السموات والارض نے نہ آج تک پیدا کی۔ اور نہ آئندہ پیدا ہونے کو ممکن بتایا ہے یہی نہیں کہ شورویت کی سب سے بڑی مبلغ رہی ہے!

اما ان اللہ ورسولہ لغنیا عنہا ولکن اللہ جعلہا رحمۃ لامتی فمن استشار من امتی لم یعدم رشداً ومن ترکہا لم یعدم غیا (فتح البیان جلد ۲)

اللہ اور اس کا رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں۔ لیکن اللہ نے اسے بطور رحمت میری امت کے لیے کر دیا ہے۔ میری امت والے جب تک مشورہ پر قائم رہیں گے راہ راست پر رہیں گے۔ اور جب مشورہ چھوڑیں گے بھٹکتے رہیں گے۔

ما تشاور قوم قط الا ہدوا لارشد امورہم (ابن جریر جلد ۴)

ہر قوم جب تک مشورت پر قائم رہی ہدایت کے بہترین راستہ پر قائم رہی۔

بلکہ وہ ذات اقدس۔ باوجود ہر انسانی رائے و مشورت سے بے نیاز ہونے کے خود ہی سب سے زیادہ کثیر المشاورۃ۔ سب سے زیادہ قانون شورویت پر عمل کرنے والی گذری ہے۔

عن عائشۃ انہا قالت مارأیت رجلاً اکثر استشارۃ للرجال من رسول اللہ صلعم (معالم التنزیل بغوی تفسیر آیۃ شاورہم فی الامر)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے بڑھکر کسی کو لوگوں سے مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمیعۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علماء و طلباء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان۔ معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کران کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کیواسطے

رزولیوشن

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا انتالیسواں اجلاس آخر ہفتہ دسمبر میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ چونکہ مسلمان نہ صرف اعلیٰ تعلیم میں بلکہ ابتدائی تعلیم میں بھی نہایت پست اور اس میں صرف ۴ فیصدی کے قریب خواندہ ہیں۔ نیز اقتصادی اعتبار سے اور بھی زیادہ کمزور ہیں۔ ضرورت ہے کہ کثرت کے ساتھ اس موقعہ پر جمع ہوکر قومی مشوروں میں شریک ہوں۔ قومی زندگی کے اہم مسائل پر جن اصحاب کے ذہن میں کچھ تجاویز ہوں امید کہ وہ رزولیوشنوں کی شکل میں جلد سے جلد دفتر کانفرنس میں ارسال فرمائیں گے۔ رزولیوشنوں کے لئے چند عنوانات ذیل میں بطور نمونے کے درج کئے جاتے ہیں۔

تعلیمی

یعنی ابتدا سے لیکر یونیورسٹی کی تعلیم تک جو موانع اور مشکلات مسلمانوں کی راہ میں ہوں انہیں دور کرنے اور مسلمانوں میں علوم کی اشاعت کرنے کے متعلق تجاویز

صنعتی

صنعتی اسکولوں سے فائدہ اٹھانے کے متعلق تجاویز۔ نیز مسلمان کاریگروں کو پست حالت سے نکالنے کے طریقے۔

اقتصادی اور معاشرتی

مسلمانوں کو عام بے روزگاری و افلاس سے نکالنے کے متعلق تجاویز

متعلق بہ گورنمنٹ

ایسی تجاویز جن کی رو سے گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ بورڈ، میونسپل بورڈ کو مسلمانوں کی مخصوص ضروریات کے متعلق توجہ دلانے کی ضرورت ہو۔

طفیل احمد۔ آنریری جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ

شواس کاس (دمہ و کھانسی) خشک و تر

پنڈت کھڑک سنگھ ... امرت دھارا

اکسیر بدن

جیا گنگا

گولی کھانسی

گولی کھانسی روغنی

ستو جوسف

کف کیور

چوں پرش لیہہ

امرت دھارا

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

۸ - آنے

سالانہ یا ہیسے ماہوار میں اگر آپ دین و دنیا دونوں کی فلاح خریدنی چاہیں تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔

مولوی کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ماہوار ہے

لیکن ہر سال جو رسول نمبر شائع ہوتا ہے اس کی قیمت ۸ روپیہ ہے تو گویا رسول نمبر کے علاوہ سال بھر میں صرف آٹھ آنے ماہوار خرچ کرکے ایک ضخیم ماہوار مذہبی رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مولوی کا سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ربیع الاول میں اس کا بہت ضخیم اور بہت شاندار اور بہت دیدہ زیب رسول نمبر شائع ہوگا ... ایک روپیہ منی آرڈر بھیج دیجئے کہ یقین ہو کہ تھوڑے ہی عرصہ بعد رسول نمبر کے خریدار پورے ہو جائیں گے۔

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ مولوی دہلی

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات رجح کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ: سالانہ ۵؎ ششماہی ۳؎

منیجر الجمعیۃ بلیماران۔ دہلی

حیرت انگیز ایجاد شوگرٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ۔ دودھ۔ چاء۔ چینی ڈالنے و چھاننے کی دقتوں سے مبرا۔ تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوش ذائقہ و شیریں اور خوشرنگ چاء۔ ایک پونڈ کا ٹین ۱۲ / نصف پونڈ کا ٹین ۷ /

کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۱۹۲۷ء مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو یہ گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... لطف شباب ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف طلاء

... کی اجازت ... قیمت ...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

اگر بموجب اعلان

... ہوں تو اخلاقاً و قانوناً قیمت واپس ... کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل — بال اکسیر — سرمہ اکسیر چشم — اکسیر دوا — عروس زندگی

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی ہیر آئل سے کالا نہ نکلے تو وہ دام واپس لیجئے ...

منیجر ہیر آئل آفس نمبر ۶ پوسٹ گنج سمری ضلع دربھنگہ

مفت!! سفید داغ

... بچھو کی دوا ... خضاب راج وید خضاب

راج وید سری باہمداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات دستیاب نہ ہونے کی ہمیشہ سے ایک دائمی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض صحت و زندگی کا دوا پر کسقدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ کفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور بیمار ہستہ خرک ... بھی ہماری دوکان سے ارزاں ملتا ہے۔ ایک بار تجربہ کرکے دیکھیے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

... نرخ تاجرانہ ...

المشتہر منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ... کلکتہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول محمد مخصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

نمبر ۴۰	دہلی یوم دوشنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۶ دسمبر ۱۹۲۶ء	جلد ۴

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب عبدالقدیر صاحب قادری بدایونی)

(پچھلے دنوں آل انڈیا نظام کانفرنس کا جو جلاس لاہور میں منعقد ہوا تھا اس کا خطبۂ صدارت ہمیں اسی وقت موصول ہو چکا تھا۔ مگر چونکہ ہمیں دوسرے اہم مضامین بھی شائع کرنے تھے اس لیے اس کی اشاعت اب تک معرض التوا میں پڑی رہی خطبہ کی اہمیت اور دلچسپی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اسکے ضروری اقتباسات ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں)

حضرات! علمائے کرام و رؤسائے عظام و دیگر معزز حاضرین!

مسلمانان ہند کا مجرمانہ سکوت

بیشک یہ ہے کہ مسلمانان ہند نے اس اہم مسئلہ میں جس مجرمانہ سکوت سے کام لیا ہے۔ وہ کسی طرح قابل معافی نہیں۔ وہ ریاست حیدر آباد فرخندہ بنیاد جس کے وجود سے ہندوستان کی عظیم الشان سلطنت کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ وہ ریاست جو بلا امتیاز مذہب اور بلا تفریق نسل و قوم تقریباً دو برس سے تمام اہل ہند کی سرپرستی کرتی رہی ہو اور جس کے خزانہ سے ہر ماہ ایک بہت بڑی رقم نکل کر تمام ہندوستان کے طول و عرض میں فیض کے دریا بہاتی ہو۔ اس کے تعلقات کے متعلق عام طور پر متوحش افواہیں گرم تھیں۔ اخبارات کے بڑے بڑے کالم طرح طرح کی چہ میگوئیوں سے پر نظر آتے تھے۔ نامہ نگار سخت سے سخت اطلاع روانہ کر رہے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ اب سے پیشتر کوئی ایسی منتظم کوشش نہیں کی گئی جو ان عظیم الشان خطرات کا سد باب کر سکے۔ جن کا ہر آنے والی ساعت میں امکان تھا۔

بعض لیڈران قومی یا حضرات علماء و صوفیا کے بعض افراد نے جو کچھ فرمایا یا بعض مسلم اخبارات نے جس قدر مقالات لکھے وہ اگرچہ بجائے خود ایک معقول تعداد میں سمجھے جا سکتے ہیں

کہ سلطنت آصفیہ اور حضور کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ ان کا وجود عدم کے مساوی ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان متفقہ طور پر ثابت کر دیتے کہ اعلیٰحضرت شہریار دکن خلداللہ ملکہ و سلطنتہ کے ساتھ ان کو وہ عقیدت ہے کہ اگر ان کے لیئے ہماری جان و مال کی ضرورت ہوئی تو ہم اپنے خون کے آخری قطرہ سے بھی دریغ نکریں گے۔

شہریار دکن کے احسانات

کون کہہ سکتا ہے کہ حضور ممدوح کے احسانات اس کے متقاضی نہیں ہیں۔ آج مسلم یونیورسٹی کا گلزار کس کے فیض و کرم کی آبیاری سے سرسبز ہے۔ جامعہ عثمانیہ اور دارالترجمہ نے آج یورپ کے علوم و فنون کو ہزاروں کے لیے آسان کر دیا ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ اردو زبان کو جو نہ صرف ہندوستان کے اکثر مسلمانوں کی زبان ہے۔ بلکہ اکثر ہندوستانیوں کی عام زبان ہے اس مرتبہ پر پہنچا دیا ہے کہ وہ بحیثیت علم و فن مغربی زبانوں سے مقابلہ کر سکے۔ اسکے علاوہ ان مساجد، مدارس، خانقاہوں کا شمار کرنا ہی دشوار ہے جو محض حضور پر نور کی نظر کیمیا اثر کی بدولت عالم کے لیے فیض رساں ہیں۔

بلکہ اس بحر مواج کی لہریں ہندوستان کے طول و عرض سے متجاوز ہو کر حجاز و عراق کو عبور کر کے یورپ و افریقہ میں اپنا فیض پہنچا رہی ہیں۔

سابق خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان عبدالمجید خان کو ترکوں کے آزاد طبقہ نے جب تخت و تاج چھوڑنے پر مجبور کیا اور جب وہ سوئٹزر لینڈ میں نان شبینہ کے محتاج تھے تو یہ فخر حضرۃ ظل سبحانی ہی کو حاصل ہوا کہ بروقت ان کی امداد فرمائی۔ بہر حال اس سلسلہ میں زائد سے زائد لکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ بھی واقعات کے مقابلہ میں کم از کم ثابت ہوگا۔

پس کیا ایسی صورت میں مسلمانوں کا یہ جمود و سکوت ایک بدترین جرم نہیں۔ اور کیا ایک زبردست منتظم و مرتب مدافعتی کوشش کی ضرورت نہیں ہے۔؟ ہے اور ضرور ہے۔!!

افسوس ہے کہ ہندوستان میں مشترکہ قومیت کی روح ابھی تک نہیں پیدا ہوئی ہے۔ اور گزشتہ چند سالوں میں جو وطنیت کی ایک خفیف سی شعاع افق ہند پر نمودار ہوئی تھی وہ بھی بعض خود غرض حضرات کی بدولت صبح کاذب کی روشنی ثابت ہوئی۔ اور اس کے بعد بجائے اس کے کہ آفتاب تاباں نمودار ہو۔ پھر شب تار ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اہل ملک کی سیاہ بختی کی بری طرح شریک حال ہے۔ بلکہ مستقبل قریب میں کوئی امید کی جھلک بھی نظر نہیں آتی۔ ورنہ میں کہتا کہ جس طرح مسلمانان ہند کو موجودہ صورت حال کا مقابلہ متفقہ

کوشش سے کرنا ہے۔ یوں ہی اس کے دوش بدوش برادران وطن کو بھی مصروف کار رہنا چاہیئے۔ احسان کا اخلاقی فرض تھا اس لئے سرکار عالی نے اگر ایک طرف مسلم مدارس اور اسلامی خانقاہوں کو مناصب اور ماہوارات سے اعانت فرمائی ہے اسی طرح ہندوؤں کے مناور اور پاٹ شالوں کو بھی بڑی بڑی امدادیں عطا فرمائی ہیں۔ یہ ایسا اظہر من الشمس واقعہ ہے کہ جس کا انکار سخت سے متعصب ہندو جو فرقہ وارانہ اختلاف کا کیسا ہی حامی ہو کبھی نہ کر سکے گا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض برادران وطن نے نہایت محسن کش روش اختیار کر رکھی ہے جو ہر طرح قابل افسوس ہے۔

کل کی بات ہے کہ جب مہاراجہ اندور پر کمیشن مقرر ہوا تھا تو مسلمان حضرات نے بجائے تحمل سے کام لیا تھا حالانکہ ایک ہونہار نوجوان مسٹر باؤلا کے قتل کے سبب بہت ممکن تھا کہ ہندو مسلم سوال پیدا ہو جاتا جس کی وجہ سے شاید مہاراجہ اندور کو موجودہ حالت سے اور بھی زائد تکلیف کا مقابلہ کرنا پڑتا۔

سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ برادران وطن کو شدت تعصب نے خود ان کے انجام پر نظر کرنے کا موقع نہ دیا۔

حیدر آباد کا مسئلہ تمام ریاستوں کا مسئلہ ہے

بفرض محال اگر ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کو کچھ بھی چشم زخم پہنچا تو بقیہ ریاستوں کا رفتہ رفتہ کیا حشر ہو گا۔ اس کا اندازہ ایک ذکی برہمن سے لیکر ایک غبی بقال تک کر سکتا ہے۔ غالباً بلکہ یقیناً اسوقت ہندوؤں کو مسلمانوں سے زائد پریشانی و پشیمانی کا سامنا ہوگا۔

کیا ہندو حضرات مسلمانوں کو اجازت دیں گے کہ کشمیر اور پٹیالہ کے فرقہ وارانہ معاملات کی دادخواہی گورنمنٹ آف انڈیا سے کریں اور اگر ہندوؤں کے طرز عمل سے مجبور ہو کر مسلمانوں نے ایسا کر دیا تو کیا مسلمان اس میں بجانب ہوں گے اور کیا اسوقت ہندوؤں کے پاس کوئی جواب ہوگا۔ اب رہ گئی صرف پشیمانی تو وہ بعد از وقت کارآمد ثابت نہ ہو سکے گی۔ گو ہم بحیثیت ایک محب وطن کے مسلمانوں کو یہ مشورہ نہ دے سکیں گے۔

(باقی آئندہ)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ وبا کے دنوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض مفید دوائی کے دستیاب نہ ہونیکے باعث مر جاتے ہیں۔ ہمارا یہ عرق بخار ہر قسم کے بخار کو دور کرنے کی تیر بہدف دوائی ہے۔ … تندرست ہو جاتا ہے۔ …

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر …

ایجنٹوں کی ضرورت ہے …

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، جی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک تنومند صاحب صحت … میں ہوتی ہے۔ …

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ) …

محبوب جیب …

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست، روایات صحیح، حوالجات درست، مستند و مقبول کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کیساتھ ساتھ متعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابتہ جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول عہ

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بے مثال تفسیر … اور تفسیر و احادیث کے اسرار و انکشافات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی مقبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول … جلد دوم … حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری جڑی بوٹی ایکدن کے میں بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نکلتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں۔ قیمت فی بکس تین روپیہ (عہ)

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی …

دلائل الخیرات سنہری استنبولی …

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

جب دنیا کے خضاب کو جواب آتا ہے	چاندتارے کا پیٹنٹ خضاب آتا ہے
شوق جوانی کا شباب آتا ہے	رخصت اے غمزۂ پیری کہ بلی جمیل خضاب

المشتہر: … مشتاق احمد نمبر ۱ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجیے جو کثرت کام … میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت …

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ تھان۔ اور عمامے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان سندریا پٹی … کلکتہ

ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول سورتی تاجران کتب بھنڈی بازار … بمبئی

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کا جواب

(۲)

خواجہ صاحب نے اپنے طویل خط کے ایک بڑے حصہ ... فرمایا اس کا نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور ان کے ... کو جوں کا توں تسلیم کر لینے کے بعد بھی یہ سوال باقی رہ جا... ان پر جو مخبری کا الزام ہے وہ صحیح ہے یا نہیں ... جواب میں خواجہ صاحب نے چند دلائل پیش کئے ... صحت و عدم صحت پر اس تمام معاملہ کا انحصار ہے۔

خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے چیف کمشنر ... جو اطلاع دی تھی وہ حضور نظام کے خلاف نہیں تھی ... ظفر علی خاں کے خلاف تھی اور اس کا مقصد یہ تھا ... خاں سے سلطنت آصفیہ کو جو خطرہ لاحق تھا اس کو ... لیکن یہ ایک مغالطہ ہے۔ مولوی ظفر علی خاں کے ... "خطرناک" فعل کی جسے خود خواجہ صاحب نے "خطرہ" ... کیا ہے۔ حکومت کو اطلاع دی گئی تھی اس میں حضور نظام ... کا ملوث ہونا یقینی تھا۔ ...

آریوں کی تازہ کارروائی

گنبد خضراء کی حفاظت!

(باقی)

نکات و لطائف

(مدیر نکات لطائف کے قلم سے)

مسئلہ تکفیر کے متعلق ہندوستان میں بریلی کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ اگرچہ اب بریلی بھی وہ بریلی نہیں رہی۔ خدا کی شان ہے۔ ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ جہاں سے ہر روز خدا جھوٹ نہ بلواتے سو سوا سو فتوے کفر کے نکلتے ہوں۔ آج کل وہاں سے آٹھویں دسویں روز میں ایک دو فتوے ہی نکلگیا تو سمجھو بہت نکلا۔ بریلی کی یہ دولت کچھ دنوں سے پنجاب کے پیروں نے غصب کر رکھی ہے۔ مگر پنجاب کی ہر بات نئے ڈھنگ سے ہے پنجابی تکفیر میں دلائل اور براہین نہیں ہیں۔ بلکہ صرف پیر کا قول کافی ہے۔ پنجاب کے ایک بہت بڑے پیر اپنے مریدوں کے تمام منازل اس ہی راستہ سے طے کرتے ہیں اور صرف کفر کے تصور سے تمام لطائف جاری کر دیتے ہیں۔ کوئی خاص توجہ اور مراقبہ نہیں فرماتے۔ بلکہ سر پر ایک پٹڑا ڈالکر منہ کے آگے تھوتھنی نکال لیتے ہیں۔ چاروں طرف مریدوں کا حلقہ ہوتا ہے۔ بیچ میں حضرت سر جھکا کر دو زانو بیٹھ جاتے ہیں۔ ہر دو منٹ کے بعد سر اٹھا کر ارشاد ہوتا ہے۔ ...

مسلمان عورتوں کے ارتداد کا مسئلہ

(ارتداد مسلمات کے مسئلہ پر ہم ہر قسم کی آراء وافکار کو علماء کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ کوئی فیصلہ کرتے وقت تمام پہلوان کے پیش نظر رہیں۔ ذیل میں ہمعصر ہمدم کا افتتاحیہ درج کیا جاتا ہے جو اس نے ۲۰ نومبر کی اشاعت میں سپرد قلم کیا تھا۔)

ہمدم کی ایک قریبی اشاعت ماسبق کے سب لیڈر میں ہم نے جناب مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند کی ان تجویزوں پر اظہار خیالات کیا ہے جو مولانائے ممدوح نے اپنے ایک مضمون مندرجہ اخبار الجمعیۃ میں مسلمان عورتوں کے خطرۂ ارتداد کی روک تھام کے لئے سلاطین اسلام اور خصوصاً طبقۂ علماء کے روبرو پیش کی ہیں۔ مولانا احمد سعید صاحب کے اس مضمون کی اشاعت کے بعد بعض دیگر اصحاب کی تحریریں اسی مسئلہ پر "الجمعیۃ" میں نکلی ہیں اور ہمعصر موصوف نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں بھی اس پر بحث شروع کی ہے۔ مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کے مضمون کے دو ٹکڑے جو "الجمعیۃ" کی حال کی دو اشاعتوں میں درج ہوئے ہیں اس میں بعض فقہی حوالوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے اس کا نکاح اپنے شوہر سے فسخ نہیں ہوتا ہمیں علوم دین میں اپنی ناواقفیت کا اقرار ہے اور ہم فقہ یا اصول فقہ کے پہلوؤں سے مولانا نجم الدین صاحب [illegible]

[illegible]

سیر وقائع

عالم اسلامی

اٹلی کی البانیہ کو دھمکی

انگلستان کی مداخلت سے جنگ رک گئی

برلن ۲۸ نومبر۔ برلن میں ایک عجیب غریب خبر اس مضمون کی گشت لگا رہی ہے کہ اٹلی نے البانیہ پر حملہ کرنے کا تہیہ کر لیا تھا لیکن سر آسٹن چیمبرلین (وزیر خارجیہ انگلستان) کی مخالفت نے مجبور کر دیا۔

ایک سربرآوردہ سیاسی ہستی کی طرف سے جس کا نام معلوم نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سائنر مسولینی نے ۱۹۲۱ء [illegible]

[illegible]

ممالک غیر

اٹلی اور فرانس میں جنگ کی تیاریاں

لندن ۲۹ نومبر۔ اخبار ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ لندن میں جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے فرانسیسی اور اطالوی سرحد کے تازہ حالات و واقعات کے راز ہائے سربستہ کی گہرائی کا پتہ چلتا ہے۔

سان ریمو اور وِنتمگلا کے درمیان اٹلی نے ۱۵۰ توپیں چڑھا دی ہیں۔ کوہی راستوں کو دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے اور پہاڑوں میں سڑکیں نکالی گئی ہیں تاکہ توپوں کے لانے اور لیجانے میں دقت نہ ہو۔ اسی قسم کی احتیاطی کاروائیاں فرانس بھی کر رہا ہے۔ مارسیلز میں جن پیدل [illegible]

[illegible]

ہندوستان

دولت آصفیہ پر سنگھٹنی حملہ کا جواب

مسلمانان بمبئی کا عظیم الشان جلسہ

[illegible]

آپ کو ۲۷۰۰۰ اور مسٹر ہرمن پرشاد سہاگ کو ۱۹۰۹ اور مسٹر کالو رام سوراجی کو ۱۲۶۳ ووٹ ملے۔

بریلی کے دیہاتی حلقے سے راجہ کا بچن مسرا کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۹۲ ۱۰۴ ووٹ ملے۔ اور مہندر پال سنگھ کو ۵۵۱۹ ووٹ ملے۔

غازی پور کے دیہاتی حلقے سے ٹھاکر شنکر سنگھ کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۹۲۲۴ اور بابو جگوت پرشاد (سوراجی) کو ۱۲۱۴ ووٹ ملے۔

کھیری کے دیہاتی حلقے سے پنڈت شنی پرشاد راجا جی کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۵۲۲۲ اور بابو سیتارام سوراجی کو ۱۸۶۱ ووٹ ملے۔

مرزا پور کے دیہاتی حلقے سے پنڈت سدا یا سا تڈے کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۲۹۶۲ مسٹر پی۔ این داس کو ۲۳۵۴ اور مسٹر بنیم لال (سوراجی) کو ۱۳۸۱ ووٹ ملے۔

ضلع شاہجہاں پور کے دیہاتی حلقے سے مسٹر فضل الرحمن کامیاب ہوئے۔ آپ کو ۱۳۷۷ اور مولوی عنایت اللہ سوراجی کو ۳۰۷ ووٹ ملے۔

اسمبلی کے لئے نتائج انتخابات حسب ذیل ہیں:-

آگرہ کے حلقے سے پنڈت ہردیا ناتھ کنزرو (لبرل) کامیاب ہوئے۔ ان کو ۹۸۹ اور ڈاکٹر کے این کاٹجو (سوراجی) کو ۱۳۵۰ ووٹ [illegible]

[illegible]

مجلس وضع قوانین مدراس

انڈیپنڈنٹ پارٹی وزارت بنائے گی

[illegible]

صوبہ بہار کے انتخابات

حلقہ پٹنہ کا نتیجہ

[illegible]

ہو اور مخالف قوت کو قوی سے قوی تر بنایا جائے۔

اس کے بعد باتفاق آراء طے پایا کہ صدر جلسہ کو اختیار دیا جائے کہ مذکورہ بالا منظور شدہ تجاویز کی ایک نقل وائسرائے ہند اور ایک حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی خدمت میں نیز بغرض اشاعت اخبارات میں بھیجدیں۔

صدر کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

گنبد خضراء کی حفاظت کے لئے

مسلمان فرمانرواؤں سے استمداد

یکشنبہ گذشتہ کے عظیم الشان اسلامی جلسہ منعقدہ رفاہ عام میں جناب سر مہاراجہ صاحب محمود آباد کو بحیثیت صدر جلسہ گنبد خضراء کے خطرہ پر اندرون و بیرون ہند کی اسلامی ریاستوں اور حکومتوں کو توجہ دلانے کا جو اختیار دیا گیا تھا اس کے بموجب سر مہاراجہ صاحب ممدوح نے مندرجہ ذیل مضمون کے برقی پیام ہز ایکسلنسی غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ٹرکی۔ صدر مسلم کونسل یروشلم۔ ہز ہائی نس امیر [illegible]

[illegible]

مہاراجہ محمود آباد کی بے حمیتی

کنگ حاجی سے روضۂ نبوی کی حفاظت کا مطالبہ

[illegible]

صوبہ متحدہ کے انتخابات

مختلف حلقوں کے نتائج

[illegible]

[illegible]

علقہ زمینداران قسمت ترہٹ۔
بابو چندر ریشور پرشاد نرائن سنگھ (غیر سوراجی) بابو شام نندن سہائے (غیر سوراجی) ۲۰ ۔ رائے بہادر کرشن دیو نرائن مہتہ (غیر سوراجی) ۶

کانگریس کا نصب العین مکمل آزادی قرار دیا جائے
اندھرا پراونشل کانفرنس کی تجویز

مدراس یکم دسمبر۔ کل اندھرا پراونشل کانفرنس کا آٹھواں اجلاس ایلور میں منعقد ہوا جس کے ایک ریزولیوشن میں اس امر کی سفارش کی گئی ہے کہ کانگریس کا نصب العین مکمل آزادی قرار دیا جائے۔ یہ ریزولیوشن ۵۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۰۰ ووٹوں سے پاس ہو گیا۔

بمبئی کونسل میں حکومت کی مخالفت
ایک متحدہ پارٹی کے قیام کا امکان

بمبئی یکم دسمبر۔ بمبئی کونسل میں انڈیپنڈنٹ اور سوراج پارٹیوں میں اتحاد ہمیشہ مشکل ہے۔ لیکن یہ اتحاد خطرناک نہ ہوگا۔ بقول خلیل ہیرلڈ اب سے پیشتر ہی یہ تحریک شروع ہو گئی ہے۔ کہ ایک متحدہ نراب پارٹی بنائی جائے جس میں انڈی پنڈنٹ ممبر بھی شامل ہوں اس کی غرض یہ ہو کہ حکومت کا کامیاب مقابلہ کریں۔ مسٹر بمبئی کے سوراجی ممبروں نے رضامندی ظاہر کی ہے کہ وہ ایسی متحدہ پارٹی کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ اور انہوں نے اپنی پارٹی کے اصولوں کے تابع ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دئیے ہیں۔ اور اس قسم کی مشروط امداد کو متحدہ پارٹی کے دوسرے ممبروں نے بھی قبول کر لیا ہے۔

صوبہ متحدہ کی کونسل میں سوراجیوں کی طاقت

کوائف حیدرآباد
کیا ریاست میں خواجہ حسن نظامی کا داخلہ بند ہو جائیگا

التوائے حج پر صدائے احتجاج

دہلی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا انتخاب

دہلی میں ایک جدید مقدمہ
مولانا محمد علی اور مولانا مظہر الدین کے خلاف استغاثہ

اسلامی پریس اور خواجہ حسن نظامی

اسمبلی میں جماعتی تناسب

۸ جنوری کو افتتاح ہوگا

جو لوگ یہاں موجود نہیں ہیں وہ بھی موجود ہوتے اور کاش حامیان التوائے حج بھی یہاں موجود ہوتے۔
دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

۲۱ دسمبر کو یاد رکھو
ایک دن خدا کیلئے وقف کردو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشا یہ تعداد حاصل ہو جائے، تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکے گا۔
میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کیلئے وقف کریں جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کیلئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار مہیا کر سکتے ہوں کیجئے۔
مجھے آپ کے جذبۂ دلی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۲۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

دار الحکومت
اصغری بیگم کا مقدمہ
۳۰ نومبر کی کارروائی

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا، اعتدال، متانت، صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔
علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل، اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

مراسلات
(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اصغری بیگم کے ارتداد پر
سوامی شردھانند جی سے میری گفتگو

۸ آنے

سالانہ یا ۸ پیسہ ماہوار ہیں اگر آپ رہنما دلانا یا دونوں کی ضرورت ہو تو آج ہی رسالہ مولوی دہلی کے خریدار ہو جائیں۔
مولوی کا سالانہ چندہ ۱۵ ایک روپیہ ماہوار ہے
منیجر رسالہ مولوی دہلی

ہندوستان بھر کے حکماء اور
عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات دستیاب نہ ہونے کی ہمیشہ سے شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی ...
محمد حسین احمد حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء
منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ		
ششماہی		
فی پرچہ		

ہر قسم کی سبز چائے ملنے کا پتہ
بشیر اسٹور پشاور

بستان العارفین

(مؤلفہ مولانا صوفی سید محمد عابد میاں صاحب عثمانی حنفی نقشبندی مجددی)

تصوف و معرفت کا ایک گنجینہ ہے جو ہم ہندوستان کے مسلمانوں کے واسطے نہایت رعایت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیات ظاہر کرنے کیلئے الفاظ ملنا دشوار ہیں اسلئے ہم چند اکابر ملت کی رائیں ظاہر کرنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں:۔

تقریظ بے نظیر ورائے دلپذیر چکیدۂ خامۂ علامۂ ادب نکتہ پرور جامع علوم وہنر صدر آرائے بزم خوش کلامی عزت افزائی اریکۂ بلند مقامی واقف فنون عقلی و نقلی فخر الہند والدہلی عالیجناب مولانا مولوی الحافظ الحاج احمد سعید صاحب واعظ دہلوی ناظم جمعیۃ العلماء الہند

"صوفی صاحب اس دہریت کے زمانہ میں جس علم کی اشاعت کر رہے ہیں وہ ہر طریقے قابل شکر و امتنان ہے۔ آج امت میں جبکہ نام سازی ہیں غزالی پھر یورپ کی دہریت بھی یونان سے کہیں زیادہ ہے۔ اس زمانہ میں اگر ایک طرف فلسفۂ الحاد یونان کی سرزمین عقل افزا سے جنم لے رہا تھا تو دوسری طرف علمائے راشدین اس سے مقابلہ کے لئے بالکل تیار و آمادہ تھے۔ پھر علماء کی امداد و اعانت کے لئے اسلامی حکومتیں موجود تھیں اسباب دفاع کافی تھے۔ علماء نے نہ صرف دفاع کا ہی کام کیا بلکہ جارحانہ حملہ کر کے اس فلسفۂ الحاد کا بیج بوپچھے تو بالکل قلع وقمع کر دیا تھا لیکن ایک یہ دور ہے جس میں سے ہم بد نصیب گذر رہے ہیں نہ تو آج ہماری کوئی اپنی آزاد حکومت ہے اور نہ وہ سامان مہیا ہیں۔ اور ستم تو ان کا ہے کہ وہ علماء بھی نہیں میسر اس بے سرو سامانی کی حالت میں اگر کوئی خدا کا بندہ فلسفۂ الٰہیات کی نشر و اشاعت کرے تو اس کی سعی اور جدوجہد ہزار تحسین ہ

آفرین کی مستحق ہے۔ علم تصوف جس کی مولوی محمد عابد میاں صاحب اشاعت فرما رہے ہیں وہ تو ہر قسم کی تعریف و توصیف سے مستغنی و بالاتر ہے۔ البتہ میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ وہ جس خدمت کو انجام دے رہے ہیں اس کی مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے خدائے تعالے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ صوفی صاحب موصوف کی مساعی جمیلہ کی قدر کریں اور اللہ تعالے صوفی صاحب کو بھی عمل خالص کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں اسقدر عرض کرونگا کہ صوفی صاحب نے اس ادق مضمون کو جس عام فہم اور سلیس اردو میں منتخب فرمایا ہے وہ یقیناً آئندہ نسلوں میں صوفی صاحب کی کرامت سے تعبیر کیا جائے گا۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العلمین ہ"

احمد سعید واعظ

رائے عالی قدوۃ الکملاء اسوۃ الفضلاء العلامۃ الاجل الفہامۃ اللبیب الشہم اللوذعی والبارع الالمعی حضرت مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی و صدر جمعیۃ علماء ہند

"مولوی محمد عابد میاں صاحب نے اسے تالیف و منتخب فرمایا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس سے پہلے بھی کئی مفید تالیفات شائع فرمائی ہیں۔ اس کتاب میں بھی احکام اسلام کی حکمتیں اور اتباع شریعت کی فضیلتیں خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ حق تعالے اسے مسلمانوں کے لئے موجب ہدایت اور مؤلف کے لئے باعث برکت فرمائے گا۔"

محمد کفایت اللہ غفرلہ (دہلی)

رائے سراپا تنویر سالک مسالک طریقت ہادی مراحل شریعت عمدۃ علمائے دوران وخلاصۃ فضلائے زمان مرکز دائرۂ بے مثالی ذو المفاخر والمعالی حضرت مولانا مولوی محمد قیام الدین عبد الباری صاحب لکھنوی انصاری

"فقیر مسکین محمد قیام الدین عبد الباری لکھنوی انصاری عفا اللہ عنہ التماس کرتا ہے کہ کتاب مستطاب بستان العارفین ہوا بجالیس نے مطالعہ کی مسائل شرعیہ اور اخلاق مرضیہ کا مجموعہ ہے اور فرمان والاشان النصح لکل مسلم کا امتثال ہے۔ مؤلف علام دام فیضہ کو اللہ تعالے جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے محنت شاقہ کر کے ایک عمدہ مجموعہ اردو میں جمع کیا ہے جس کی نظیر کم نظر سے گذری ہے۔ جزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ہ"

اس عظیم کتاب میں ۱۸۵ مباحث پر تفصیل کے ساتھ بحث کیگئی ہے۔ ۷۰۰ صفحات کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی نہایت عمدہ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت للعہ حضرات اعظمین سے رعایتی قیمت ہے ۲ ۔

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اور بچے مسلمان پیدا ہوتے ہیں اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا براہ راست طلب فرمایئے۔ جس کی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور ان کے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱ء۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱ ۱۰ء۔ تعلیم الاسلام نمبر ۲ ۲ء۔ تعلیم الاسلام نمبر ۳ ۴ء۔ تعلیم الاسلام نمبر ۴ ۵ء

قیمت مکمل سٹ ۱۲ ء

ہندوستان کے مبلغ اعظم

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

یں اور ہی صوفیائے کرام کے سرتاج ہیں حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے اس لئے نہیں گزرے کہ اردو زبان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانحعمری نہیں ہے جو ان کے ان کمالات روحانی کا صحیح مظہر ہو اور جس سے معلوم ہو کر ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑہا تک کی تعداد کیونکر ہوگئی۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ جن کا مزار مطہر پرانی دہلی میں مرجع خلائق ہے اور جو خود بھی اعلیٰ درجہ کے مبلغ اسلام تھے انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز کی سوانحعمری نفیس تفصیل سے مرتب فرمائی اور اس میں سینہ بسینہ ملفوظات بھی درج کئے۔ خوش قسمتی سے اس کا بڑا حصہ جو دلیل العارفین تھا ... قلمی کتابوں میں مل گیا اور اب ان کو اردو زبان میں یک جا ملا دیا گیا ہے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل الہامی اور ان کی سوانحعمری ہے۔ آج تک اس نوع کی سوانحعمری شائع نہیں ہوئی۔ عمدہ کاغذ۔ عمدہ چھپائی ۷۰ صفحات کی ضخامت اور قیمت صرف آٹھ آنے (۸) بہت جلد منگا لیجئے ورنہ ختم ہو جائے گی۔

دلائل الخیرات مترجم ومحشی!

اس نسخۂ دلائل الخیرات کے امتیازات

(۱) سواد خط بہت پاکیزہ۔ چھاپہ صاف اور روشن اور کاغذ سفید اور عمدہ۔ (۲) بین السطور اردو ترجمہ ہے تاکہ پڑھنے والے الفاظ اور معانی دونوں کا ذوق اور دونوں کی خیر و برکت حاصل کرسکیں۔ (۳) حواشی بڑی بڑی معتبر کتب احادیث و تفاسیر وفقہ و تصوف وسیر کے ہیں۔ مثلاً احیاء العلوم اور شفا قاضی عیاض وغیرہ وغیرہ۔ (۴) عشاق کی تسکین و راحت قلب کیلئے شروع میں ایک ایک نقشہ بیت اللہ اور مسجد نبوی کا دیا گیا ہے (۵) شروع میں دلائل الخیرات کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ (۶) یہ دلائل الخیرات بروایت شیخ علی حریری مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہے جو ممالک اسلامیہ کے علاوہ مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی ہے۔ قیمت سفید کاغذ عہ حنائی کاغذ عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد و متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمایئے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جایئے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ:۔ سالانہ ۶ ۔ ششماہی ۳ ۔

مینیجر الجمعیۃ "بلیماران۔ دہلی"

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت ... تمام بیگناہ ... نکاح ... شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء ...

المشتہر:۔ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ گوکلشاہ دہلی

حیرت انگیز ایجاد

شو گرٹی

موسم سرما کے لئے بہترین تحفہ۔ دودھ، چاء، روپیہ، ڈالنے چھاننے کی دقتوں سے مبرا۔ تمام جسم کو سردی کے اثر سے محفوظ رکھنے والی خوش ذائقہ و شیریں اور خوشرنگ چار ایک پونڈ کا ٹین ۱۲ء نصف پونڈ کا ٹین ۷ء

کارخانہ کی فہرست معہ جنتری ۲۶ء مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر:۔ سعید برادرس اینڈ کو کلاں محل دہلی

اگر بموجب اعلان

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس ... کیا ہو سکتا ہے ... سے زیادہ اطمینان اور

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو ... روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار ملائم ہو جاتے ہیں ... قیمت ... ایک شیشی ... محصول ...

بال الیسیر

بخار، کھانسی، دودھ ڈالنا، بد ہضمی، کم ہمہ وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے ... قیمت ... محصول ...

اکسیر دوا

...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے ... قیمت ...

عروس زندگی

...

ملنے کا پتہ:۔ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیرونی تیل سے کالا نہ ہو تو دو نے دام پس لیجئے ... دام فی بکس سات روپیہ ...

مینیجر بیرونی نا آفس نمبر ۶ پوسٹ کٹنی ہمری ضلع دربھنگہ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ کئی برس کے مرعر کے مریض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبت کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو تیلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے سستی کاہلی۔ چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے، ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ

تازہ شہادت:۔ جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیجد یجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی سول ایجنٹ شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۵ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۲۵۲ کلکتہ

مفت!! سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ ... قیمت آرام کر دیا جاتا ہے ... بڑی شیشی کی قیمت ... روپیہ ...

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸) ڈاک محصول تین آنہ (۳) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

یہ خضاب سب سے بہتر ہے ... بڑی شیشی کی قیمت ... فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔

المشتہر:۔ راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:۔ راج وید کلکتہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۰۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم جمعہ ۴ جمادی الاخر ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۴۱

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب عبدالقدیر صاحب قادری بدایونی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہندوؤں کا تعصب

آج ہندو اصحاب حضرت عالمگیر کی فرضی سختی سے اسقدر برافروختہ ہیں کہ وہ اکبر و جہانگیر کے واقعی روایات کو بالکل بھول گئے ہیں۔ مگر زمانہ عالمگیر کے فرضی فسانہ کو بھلا دیگا۔ اور ہندوؤں کو اکبر و جہانگیر کے لئے رونا پڑے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ تعصب نے ہندوؤں کے ضمیر کو بہت ہی سخت کر دیا ہے ورنہ وہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ سرکار نظام مسلمانوں کی بیجا اعانت کرتی ہیں۔ جبکہ خود ہندوؤں کو بیش از بیش امداد مل رہی ہے۔ بیشک الحق یعلو ولا یعلیٰ۔

حکومت اور دولت آصفیہ

بعض اخبارات راوی ہیں اور وہی اس خبر کے ذمہ دار ہیں کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھی سرکار عالی سے اس قسم کی شکایت ہے اگر یہ صحیح ہے تو ہم گورنمنٹ کی اس لچک دار پالیسی کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ ایک طرف جب لارڈ ریڈنگ کو فلسطین کے عربوں کی ہمدردی حاصل کرنا ہو تو وفد فلسطین کو سفارشی خط بنام اعلیٰ حضرت شہریار دکن دیا جائے جس پر حضور پرنور ایک لاکھ روپیہ کی کثیر رقم مسجد اقصےٰ کے لئے عطا فرمائیں۔ اور جب لارڈ اردن کو شہریار دکن کے خلاف کچھ کارروائی کرنا ہو۔ تو اس قسم کے امور قابل اعتراض ٹھہریں۔ بہرحال ہم اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتے۔ اور جب تک گورنمنٹ آف انڈیا یا سرکار عالی کے درمیان جو مراسلت ہوتی ہے سرکاری طور پر شائع نہ ہو جائے۔ کسی نکتہ چینی کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک شخص جس کو سیاسیات ہند پر غور کرنے کا موقع ملا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ امور تو پیش ہوتے رہتے ہیں اور حقیقی طور پر جو امور گورنمنٹ کی عام پالیسی میں اور بالخصوص ریاست ہائے ہند کی بابت تغیرات کے باعث ہوتے آئے ہیں۔ وہ اور بھی کچھ ہیں یورپ کی پالیسی کے تغیر و تبدل کا راز جس میں مضمر ہے وہ اس کا اعتقاد ہے کہ مغربین عام ایشیا پر بری طرح چھائے ہوئے ہیں اور طرح طرح سے اپنا مطلب حاصل کر رہے ہیں کبھی ضعفاء کی دستگیری کے پردہ میں اور کبھی غیر متمدن اقوام کو متمدن بنانے کے بہانہ سے اپنی حرص و آز کو پورا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ بہت ہی زیادتی ہوگی اگر اس سلسلہ میں صرف یورپین اقوام ہی کو مورد الزام بنایا جائے۔ ہماری رائے میں نالہ از دست غیر کے عوض فریاد از دست خویش زیادہ کارآمد ہوگی۔ وہی قوم شکار کا شکار ہوتی ہے جو اپنے آپ کو اس جال کے لئے مرغ بے بال و پر بنائے۔ اور اپنی غفلت سے اپنی آزادی و استقلال کی قدر نہ کرے۔

سرکار نظام اور انگریزوں کے تعلقات کی مختصر تاریخ

پہلا معاہدہ جو "انگریزوں" اور "سرکار نظام" میں ہوا وہ مئی ۱۷۵۹ء میں ہوا۔ جب فورڈ درخواست معاہدہ لیکر پہونچے تو نواب صلابت جنگ بہادر شاہ دکن تھے۔ ہمارے سامنے اس وقت وہ درخواست نہیں ہے جو مسٹر فورڈ نے پیش کی تھی۔ لیکن اس کے جواب کو دیکھتے ہوئے ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ عرضی نہایت نیازمندانہ لب و لہجہ میں ہوگی معاہدہ کی اہم شرط مسٹر بوسی کا اخراج تھا۔ اس کے بعد ایک راجہ کی (جو غالباً سرکار عالی کا دشمن اور انگریزوں کا دوست ہوگا) سفارش تھی کہ اس سے بے توجہی برتی جائے۔ اور اس کے خلاف فوجی کارروائیاں نہ کی جائیں۔ اس کے علاوہ دو رسمی شرطیں یہ تھیں کہ سرکار نظام انگریزوں کے دشمنوں کی تائید نہ کرینگے اور انگریز سرکار نظام کے مخالف کو مدد نہ دیں گے۔ مگر سب سے زیادہ جو چیز قابل تعجب ہے وہ یہ کہ اسی معاہدہ میں ملک کا ایک معتدبہ حصہ جو شمالی سرکار کے نام سے موسوم ہے انگریزوں کو دیدیا گیا۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

خیر اگرچہ ایک بہتر حصہ ملک جاتا رہا مگر شکر ہے کہ بصورت انعام عطا کیا یعنی معاہدے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک اعلیٰ حکمران جاگیرات عطا فرماتا ہے یوں ہی یہ حصہ ملک عطا ہوا۔ لیکن جب ۱۷۶۳ء میں فرانس اور انگریزوں میں بمقام پیرس صلح ہوئی تو صورت حال پر پھر مزید غور کی ضرورت پڑی۔ اس معاہدہ سے کرناٹک کی حیثیت حکومت دکن کے مساوی ہوگئی۔

اس معاہدہ میں ایک شرط ایسی بھی ہے جس سے ہندوستانی رؤسا کا دل بہل سکتا تھا اور وہ یہ کہ اب انگریز ہندوستانی ریاستوں کے معاملات میں دخل انداز نہ ہوں گے۔ یہ بات ہوتی تو بڑی بات ہوتی۔

بہرحال ۱۷۶۵ء میں آصفجاہ ثانی نواب میر نظام علی خاں بادشاہ دکن نے صوبہ کرناٹک پر حملہ کر دیا لیکن سوئے اتفاق سے اس حملے میں کامیابی نہیں ہوئی اور ۱۲ نومبر ۱۷۶۶ء کو کر معاہدہ ہوا یقیناً اس معاہدہ کی غرض کرناٹک کا تحفظ تھا۔ اس لئے کہ اس کا نواب انگریزوں کے ہاتھ میں کٹ پتلی بنا ہوا تھا۔

بہرحال دوسرا معاہدہ بھی اعلیٰ حضرت نواب میر نظام علی خاں صاحب اور مسٹر کیلیاڈ کے درمیان ہو گیا۔ اس معاہدہ میں بھی نظام سے کمال محبت کا اعتراف ہے مگر لب و لہجہ میں وہ نیازمندی نہیں جو مسٹر فورڈ کے زمانہ میں تھی بلکہ ایک حد تک لہجہ ساویانہ ہے اس معاہدہ کی خاص باتیں یہ ہیں کہ راج مہندری و مصطفیٰ نگر و غیرہ وغیرہ سے اضلاع حکومت انگریزوں کو دیدیے گئے اور اس کے معاوضہ میں نو لاکھ سالانہ انگریزوں نے دینا منظور کر لیا یہ معاوضہ کافی تھا یا ناکافی اس فیصلہ کے لئے ضرورت ہے کہ ان اضلاع کی فہرست مرتب کی جائے اور مداخل و مخارج کا نقشہ مرتب کیا جائے پھر زمین کی ایک سیاسی قیمت بھی ہوتی ہے اور محل وقوع کے تغیر سے کم و بیش ہوتی رہتی ہے پس یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس وقت سیاسی حیثیت سے اس پر قبضہ کرنے کی انگریزوں کو کیا ضرورت تھی یہ سب امور قابل غور رہیں گر ہم نے اس تحریر میں شروع ہی سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہر چھوٹے سے چھوٹے شبہ کا بھی بڑا فائدہ انگریزوں کو دیا جائے لہذا تمام مباحث سے قطع نظر کر کے دل کو سمجھا لیتے ہیں کہ چونکہ فریقین اس معاوضہ پر راضی ہو گئے تو سمجھ لیجئے کہ یہ معاوضہ صحیح ہو گا اور ہم نو لاکھ سالانہ کو ہی غنیمت سمجھتے اگر وہ زر معاوضہ برابر ملتا رہتا مگر افسوس ہے کہ وہ بھی بعد میں مسدود ہو گیا جس کا تذکرہ آئندہ آتا ہے۔ اس معاہدہ کی اور دو شرطیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے کے بوازی سمجھی جا سکتی ہیں ایک یہ کہ کمپنی کی فوج جو اضلاع میں متعین رہے گی وہ بوقت ضرورت سرکار عالی کو مدد دیگی بشرطیکہ تین ماہ قبل حکام انگریزی کو امداد کا آرڈر دیدیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت ریاستوں کو جو خطرات پیش آتے تھے وہ ایسے کہاں تھے جن کے متعلق تین ماہ پیشتر سے پیشگوئی کی جا سکتی ہو اور قبل از قبل ہی درخواست اعانت روانہ کر دی جائے اس کے بالمقابل دوسری شرط یہ ہے کہ جب انگریزوں کو فوج کی ضرورت ہوگی تو نظام کی افواج بھی انگریزوں کی اعانت کریں گی۔ بہت سی باتیں اس شرط میں مرقوم ہیں مگر افسوس ہے کہ اس اعانت پر تین ماہ قبل کی درخواست کی پابندی عائد نہیں۔ یہ تفریق جس قدر روشن ہے اس کی بابت کسی ریمارک کی ضرورت نہیں ہے۔ سب سے بڑی بات جو اس معاہدہ میں ہے وہ یہ ہے کہ نظام نے محمد علی کو نواب کرناٹک تسلیم کر لیا۔ گویا اب وہاں انگریزی راج کا کوئی خطرہ نہ رہا۔

(باقی آئندہ)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اُن فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایت صحیح حوالجات درست۔ مفید و مقبول کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز — حرمین شریفین کے حالات کا بیان تک متعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول عہ

(۲) الجمال والکمال — تفسیر سورہ یوسف کی بجمال تفسیر لغت اور تطبیق احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تحقیق۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب تقریباً ایک ہزار متعلقہ مسائل۔ قیمت بلا محصول عہ

(۳) رحمۃ للعالمین — سیرت سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول عہ جلد دوم للعہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ مینیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری نیفری جڑی بوٹی ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجات نہ ہو تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرارنامہ لکھا لیں قیمت فی کبس تین روپیہ (تین)

دفتر معالج برص نمبر ۱ در بھنگہ (بہار)

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں ابتدائی اثر دکھا کر قدرتی اور لا تعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں دلی حوصلے جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں جی بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد و ناکارہ شخص میں بھی قوت و طاقت وہ امنگیں پھر زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک تندرست صاحب عصمت جوان میں ہوتی ہے۔ ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ترقی ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ...

حبوب حیرت ...

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں ...

بخار دیکھنے کا تھرما میٹر

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا پیٹنٹ خضاب آتا ہی	جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہی
مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہی	رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۳ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے ...

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

...

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵ بمبئی ۹

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانتدار و محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر و رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور
دوکان: سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگا کر استعمال کیجئے ...

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

(محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں باہتمام ابوالاعلیٰ مودودی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الجمعیۃ دہلی سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۴ر جمادی الاخری ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کا جواب

(۳)

افسوس ہے کہ یہ بحث بہت طول کھینچ گئی، اگر ہم اس میں الجمعیۃ کے اتنے کالم صرف کرنے پر محض اس لئے مجبور ہوتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے بات کو حد سے زیادہ بڑھا دیا ہے اور اصل الزام کی صفائی کرنے کے بجائے دجل و تلبیس کا ایک طوفان برپا کر رہے ہیں جس سے ہمیں اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کی عام رائے دھوکہ نہ کھا جائے۔ اگر اس طریقے سے خواجہ صاحب کامیاب ہوگئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پروپیگنڈا کی قوت سے حق کو دبانے اور باطل کو سربلند کرنے کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھل جائے گا۔ ہر وہ شخص جو پروپیگنڈا کر کے رائے عامہ کو دھوکہ دے سکتا ہو مفاد ملک و ملت کے خلاف بڑے سے بڑے جرائم کا ارتکاب کرنے اور پھر اس کے باوجود قوم کا امین بننے پر دلیر ہوجائے گا اور مسلمانوں میں احتساب کی آواز کبھی بلند نہ ہوسکیگی۔ مسلمانوں کو ایسے خطرہ سے محفوظ رکھنا ہر اسلامی جریدہ کے مقاصد زندگی میں شامل ہے، اس لئے اگر ہم قارئین کرام کے وقت پر تھوڑا سا اور تصرف کریں تو امید ہے کہ وہ بے صبر نہ ہونگے۔

خواجہ صاحب نے اپنے ۱۲ر اگست ۱۹۱۸ء والے خط کے آخر میں یہ الفاظ بھی لکھے تھے کہ:-

"یہ خط بالکل خانگی ہے اس کو چاک کر دیجئے اور اس کی اطلاع کسی کو نہ دیجئے یعنی میرے اس کام کی خبر سوائے آپ کے کسی کو نہ ہو"

ان الفاظ کا بادی النظر میں صرف یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ چونکہ خواجہ صاحب خود بھی اس فعل کو برا سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے مکتوب الیہ سے خواہش کی کہ یہ معاملہ ڈھکا چھپا رہے۔

مگر خواجہ صاحب اس کی یہ توجیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مدعا محض مولانا ظفر علی خاں اور ان کے ہم خیال لوگوں سے اس کو مخفی رکھنا تھا کیونکہ اس زمانہ میں اخبارات نے حضور نظام اور سر علی امام کے خلاف بہت شور برپا کر رکھا تھا اور عوام سے اچھے برے کی تمیز مٹ چکی تھی اس لئے اندیشہ تھا کہ اگر یہ خط ظاہر ہوگیا تو تمام ملک میں مولانا ظفر علی خاں کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوجائے گی [illegible]

[illegible]

اب صرف یہ سوال باقی رہجاتا ہے کہ خواجہ صاحب کا یہ فعل مخبری کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں۔ خواجہ صاحب کے الفاظ میں مخبری کی تعریف یہ ہے کہ:-

"عام طور سے جاسوسی خفیہ پولیس والوں کا کام ہے کہ وہ ہر قسم کے مجرموں کی خفیہ اطلاعات حکام کو دیتے ہیں یا بعض خوشامدی لوگ حکام کے پاس جا کر ایک دوسرے کی چغلیاں کھاتے ہیں اس کو بھی جاسوسی کہہ سکتے ہیں۔ [illegible] ضروریات کے لئے حکام کے پاس جانا یا حکام سے میل جول رکھنا جاسوسی نہیں ہے ۔۔۔ جو لوگ اپنے شہر کی یا اپنی قوم کی ضروریات کے لئے حکام سے ملیں وہ جاسوس نہیں نہ مخبر ہیں"

ہمارے خیال میں خواجہ صاحب نے جاسوسی کی یہ تعریف صحیح نہیں کی ہے۔ لغت میں تو جاسوسی سے مراد [illegible] یعنی پوشیدہ خبروں کی کرید کرنا۔ لیکن اصطلاحاً اس سے مراد ایک قوم کے ایسے سیاسی و جنگی اسرار کی اس کے دشمنوں کو خبر پہنچانا ہے جن کا ظاہر ہونا اس کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہو [illegible] ہوتا ہے تو اس سے مراد ہمیشہ اسی قسم کی مخبری ہوتی ہے۔ ہندوستان میں جہاں ہندوستانی محکوم ہیں اور انگریز حاکم، اگر کوئی شخص انگریزوں کو جا کر خبر پہنچاتا ہے کہ فلاں مسلمان آپ کی حکومت کے خلاف مسلمانوں کو تحریک کر رہا ہے، یا فلاں ہندو آپ کی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کے لئے [illegible] تو یہ فعل یقیناً جاسوسی ہے [illegible] کیونکہ اگر [illegible] کرنا خواہ کتنا ہی [illegible] کیوں نہ ہو، لیکن ہندو و مسلمان قوم کے نقطہ نظر سے وہ بالکل جائز ہے اور اگرچہ ہندو یا مسلمان کو اس کے طریق کار سے اختلاف ہو اور وہ اس کے تباہ کن ہونے کا یقین بھی رکھتا ہو، تب بھی اس کے لئے یہ کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا کہ اس کی خبر انگریزی حکومت کو دے اور اس کے ذریعہ سے اس فعل کو رکوائے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اسے بطور خود روکنے کی کوشش کرے اور اگر وہ نہ مانے تو خاموشی اختیار کرے۔

خفیہ پولیس والوں اور سرکاری خوشامدیوں کو ہم محض اس لئے برا نہیں کہتے کہ وہ حکومت کو خبریں بہم پہنچاتے ہیں۔ اگر وہ چوروں جیب کتروں اور بدکاروں کے اسرار حکومت پر فاش کریں، اگر وہ رشوت خوار حاکموں کی خبریں اعلیٰ حکام تک پہنچائیں، اگر وہ زیردستوں پر زبردستوں کے مظالم کی اطلاعات حکومت کو دیں اور اگر وہ رعایا کی جائز شکایات کو حکومت تک پہنچا کر اس کے لئے انصاف حاصل کرنے کی کوشش کریں تو نہ انہیں کوئی جاسوس کے مکروہ لفظ سے تعبیر کرے گا اور نہ نفرت کی نگاہ سے دیکھیگا۔ لیکن جو چیز ان کو قوم کی نگاہ میں ملعون و مردود بناتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ حکام رسی یا خفیہ پولیس کی ملازمت سے قوم کو فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور حکام کی خوشنودی اور حکومت سے تقرب حاصل کرنے کے لئے قومی رہنماؤں کے حالات، قومی کارکنوں کی سرگرمیوں، اور قومی تحریکات کی خفیہ اطلاعیں بہم پہنچاتے ہیں جن سے قومی خدمت کرنے والے مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ خواہ وہ سرکاری ملازم ہوں یا نہوں، خواہ انہیں حکومت سے روپیہ ملتا ہو یا نہ ملتا ہو، خواہ وہ عادۃً ایسا کرتے ہوں، یا کبھی کبھار کرتے ہوں، خواہ وہ سنجیدگی کے ساتھ خبریں دیں یا تفریحاً، بہرصورت انہیں جاسوس کہا جائے گا اور ایک ایسی قوم کا جو غلامی کی بندشوں میں بری طرح جکڑی ہوئی ہو، جس کے مذہبی و قومی جذبات اغیار کی حاکمانہ طاقت سے پامال ہو رہے ہوں، اور جو حق طلبی کی جنگ میں شدید مصائب و مشکلات کا مقابلہ کر رہی ہو، اس قسم کی جاسوسی کرنے والوں سے حذر کرنا ایک فطری امر ہے۔

اب اس سوال کا جواب آسان ہے کہ خواجہ صاحب کا حکومت کو یہ اطلاع دینا کہ حضور نظام کو پان اسلامزم کے سبق پڑھائے جا رہے ہیں، مخبری و جاسوسی کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں؟ خواجہ صاحب خود تحدید فرما چکے ہیں کہ "ملکی و قومی یا جائز ذاتی ضروریات کے لئے حکام کے پاس جانا جاسوسی نہیں ہے" بالفاظ دیگر ان ضروریات کے علاوہ کسی اور غرض سے جانا اور خبریں دینا جاسوسی ہے۔ اس تحدید کے مطابق کون کہہ سکتا ہے کہ حضور نظام کے پان اسلامزم کی تعلیم پانے کی خبر حکومت تک پہنچانا کوئی ملکی یا قومی یا جائز ذاتی "ضرورت" تھی؟ اگر ظفر علی خاں حضور نظام کو پان اسلامزم یا اتحاد اسلامی کا سبق پڑھا رہے تھے تو کوئی اخلاقی جرم نہیں کر رہے تھے، کوئی بدی گناہ نہیں کر رہے تھے، زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک سیاسی غلطی کر رہے تھے جس سے اندیشہ تھا کہ اگر انگریزی حکومت کو اس فعل کی (جسے وہ آپ کے قول کے مطابق "ہوا" سے کم نہیں سمجھتی) خبر لگ گئی تو وہ حضور نظام کو "بیمینے تریدیگی" بلکہ خود آپ کے بقول ان کا اسلامی ملک بھی ان کے قبضہ میں نہ رہنے پائے گا لیکن اس فعل سے ایسے ہلاکت انگیز انجام کا اندیشہ خطر بجائے خود اس امر کا متقاضی ہے کہ انگریزی حکومت کو اس کی ہوا تک نہ لگنے دی جائے اور اگر اس ہولناک انجام کو روکنا اپنے اختیار میں نہو تو کم از کم اپنی طرف سے اس کے رونما ہونے کے اسباب تو نہ پیدا کئے جائیں۔ ایسی خطرناک چیز کی خبر انگریزی حکومت کو پہنچانا "ملکی و قومی ضرورت" تو نہیں ہوسکتا، البتہ "ذاتی ضرورت" کے ذیل میں ضرور آتا ہے، مگر وہ بھی "جائز" نہیں، ناجائز اور سخت ناجائز۔

ممکن ہے کہ اس کا جواب یہ دیا جائے کہ یہ اپنا اپنا نقطہ نظر ہے، ایک شخص ایمانداری کے ساتھ یہی سمجھتا ہے کہ اس کی خبر حکومت کو دیدینا ہی عین "ملکی و قومی" ضرورت ہے۔ لیکن ہم عرض کرینگے کہ اس معاملہ میں "نقطہ نظر" یا "نیت" یا "ایمانداری" و "بے ایمانی" کا نفس فعل کے برے ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جو شخص قوم کے ان جائز سیاسی و مذہبی اعمال کی خبریں حکومت کو پہنچائے، جنہیں حکومت خطرناک سمجھتی ہو، وہ بہرحال جاسوس ہے۔ خواہ وہ اس فعل کو "ملکی و قومی ضرورت" سمجھ کر کرے یا "ذاتی ضرورت" سمجھ کر۔ خواہ اس میں اس کی نیت "نیک" ہو یا "بد"، خواہ "ایمانداری" کے ساتھ کرے یا "بے ایمانی" کے ساتھ۔ ایسے افعال میں جن کی ناپاکی و حرمت مسلم ہے، "نیت" اور "نقطہ نظر" کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص "نیک نیتی" کے ساتھ زنا کرے، یعنی اس فعل کو اچھا سمجھ کر کرے اور اس سے اس کا نقطہ نظر یہ ہو کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھ جائے تو وہ بہرحال زانی سمجھا جائے گا اور نقطہ نظر کی بلندی اسے حد شرعی سے نہ بچا سکیگی اسی طرح اگر کوئی صاحب نیک نیتی کے ساتھ چوری کریں، یعنی اسے ناجائز سمجھ کر نہیں بلکہ اپنے ضمیر کے مطابق بالکل جائز اور درست سمجھ کر کریں اور اس سے ان کا مقصد یہ ہو کہ جو دولت ہاتھ آئے گی اسے تبلیغ اسلام یا اعلائے کلمۃ اللہ میں صرف کریں گے تو قاضی شرع ان کا ہاتھ یقیناً کاٹ دیگا اور "نیک نیتی" و "نیک مقصدی" کا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ بالکل یہی حیثیت جاسوسی کی بھی ہے۔ جاسوسی و مخبری فی نفسہ ایک برا اور ناپاک فعل ہے۔ اگر کوئی شخص "ذاتی ضرورت" کو پورا کرنے یعنی پیٹ پالنے کے لئے کرتا ہے تب بھی برا کرتا ہے اور اگر کوئی "ملکی و قومی ضرورت" سمجھ کر "نیک نیتی" کے ساتھ مفید اور صحیح سمجھتے ہوئے کرتا ہے، تب بھی برا کرتا ہے۔ بلکہ ہمارے نزدیک مقدم الذکر باعتبار نسبت موخر الذکر سے زیادہ بہتر ہے۔ اس کا پیٹ پالنے کے لئے ایک برے کام کو برا سمجھتے ہوئے کرنا تو یہ امید دلاتا ہے کہ اس کی طبیعت کبھی اصلاح پر آجائے گی۔ لیکن یہ دوسرے بزرگ جو "من اضطر غیر باغ ولا عاد" کا بہانہ بھی نہیں رکھتے اور ایک برے کام کو اچھا اور مفید سمجھ کر کر رہے ہیں، ان کی اصلاح کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی۔

خواجہ صاحب کی شرعی قسم

مقالہ افتتاحیہ لکھا جا چکا تھا کہ ۲ر دسمبر کا "غریبوں کا اخبار" ہمیں ملا جس میں خواجہ صاحب نے "مولانا محمد علی اور حسن نظامی کا دربار الٰہی میں فیصلہ" کے عنوان سے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ اس اعلان کی ابتدا میں آپ نے شکایت کی ہے کہ "مولانا محمد علی اور ان کے حمایتی اخبارات الامان، الجمعیۃ، مدینہ، خلافت وغیرہ وغیرہ حسن نظامی کے جواب کو قبول نہیں کرتے بلکہ حسن نظامی کے بیان کو جھٹلاتے ہیں" اور اس کے بعد البینۃ علی المدعی والیمین علیٰ من انکر کی حدیث پیش کرتے ہوئے بحلف اپنی صفائی پیش کی ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

"میں حسن نظامی اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی قسم کھاتا ہوں کہ ۱۲ر اگست ۱۹۱۸ء کے خط میں جو الفاظ میں نے لکھے ان کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں نے حضور نظام کے خلاف اور ان کو نقصان پہنچانے کے لئے چیف کمشنر دہلی سے مخبری و جاسوسی کی ۔۔۔ میں نے تمام عمر کبھی حضور نظام یا کسی اسلامی بادشاہ کے خلاف چیف کمشنر دہلی یا وائسرائے یا گورنر یا کسی اور سرکاری افسر سے مخبری و جاسوسی

نہیں کی ۔۔۔ میں نے شروع سے آج تک کبھی کسی قسم کے محکمہ جاسوسی کا کوئی کام نہیں کیا نہ اس محکمہ سے کبھی میرا کچھ تعلق ہوا نہ اب ہے ۔۔۔۔ میں نے تمام عمر کسی مفید اسلامی تحریک کو کبھی کسی قسم کا نقصان پہنچانے کے لئے کوئی علانیہ یا خفیہ کام نہیں کیا ۔۔۔۔ اگر میں نے اوپر کی چاروں قسموں میں کسی قسم کی چالاکی یا الفاظ کی ایچ پیچ یا حیلہ جوئی کی نیت رکھی ہو اور جھوٹ بولنے کا ارادہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی لعنت اس دنیا میں اور آخرت میں مجھ پر نازل ہو"

اس اعلان سے ہمیں خوشی ہوئی کہ خواجہ صاحب نے غیر متعلق اور فضول بحثوں کو چھوڑ کر اصل معاملہ کو صاف کرنے کی کوشش شروع کردی ہے۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ہمیں ان کے خلاف یہ بحث چھیڑنے سے کوئی مسرت نہیں ہوتی بلکہ ہماری دلی تمنا ہے کہ یہ قضیہ کسی صحیح صورت سے انجام کو پہنچ جائے۔ اگر اس کی حقیقی خواہش خواجہ صاحب کے دل میں پیدا ہوگئی ہے تو ہم انہیں صحیح مشوروں سے مخلصانہ مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔

خواجہ صاحب کے اس حلفنامہ سے یہ بات تو بالکل صاف ہوگئی کہ ان کا کسی محکمہ جاسوسی سے نہ کبھی تعلق تھا اور نہ اب ہے۔ اس کے متعلق اگر کسی کو شک ہو تو ہم کہیں گے کہ وہ خواجہ صاحب کی اس شرعی قسم کے بعد اپنے دل کو اس سے بالکل پاک کر دے۔ رہے حلف نامہ کے باقی اجزا، تو خواجہ صاحب کے گزشتہ بیان کی روشنی میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ان سے نہ خواجہ صاحب کی براءت ہوتی ہے اور نہ مسلمان مطمئن ہوسکتے ہیں۔ وہ اپنے ۱۲ر نومبر کے بیان میں صاف طور پر کہہ چکے ہیں کہ حضور نظام کے متعلق جو اطلاع انہوں نے دی وہ ہرگز مخبری و جاسوسی نہیں تھی بلکہ ایک اسلامی سلطنت کے تحفظ کی تدبیر تھی اور عین ملکی و قومی ضرورت تھی۔ پس جبکہ وہ اس فعل کو مخبری و جاسوسی سمجھتے ہی نہیں اور نہ اسے برا فعل تسلیم کرتے ہیں تو ان کا یہ قسم کھانا کہ میں نے جاسوسی نہیں کی بالکل بے اثر ہے۔ اور وہ یہ قسم کھانے کے بعد بھی اس قسم کی "ملکی و قومی ضروریات" کو بلا کفارہ دئے پورا کرتے رہ سکتے ہیں۔ ایک شخص جو کسی کے گھر سے چیز چھپا کر لیجانے کو چوری ہی نہیں مانتا اور قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نہ چور ہوں، نہ کبھی چوری کی اس کی قسم اس معاملہ میں قطعی بیکار ہے۔ وہ ہمیشہ چوری کرتا رہے گا اور ہمیشہ قسم کھاتا رہے گا۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ خواجہ صاحب پہلے اپنے اس فعل کو جو انہوں نے کیا، خواہ نیک نیتی سے کیا ہو یا بدنیتی سے، غلط اور ناجائز تسلیم کریں، "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے طریقہ کو چھوڑ کر صفائی کے ساتھ اپنے گناہ سے توبہ کریں، اگر اس قسم کی "ملکی و قومی ضرورتیں" کبھی اور بھی پوری کی ہوں تو انہیں بھی صاف طور پر قوم کے سامنے پیش کر کے ان پر اظہار ندامت کریں۔ اور آئندہ کے لئے عہد کریں کہ کبھی کسی قومی رہنما یا قومی سردار یا قومی جماعت کے سیاسی و مذہبی اعمال کے متعلق، خواہ ان سے آپ کو کتنا ہی اختلاف ہو، حکومت کو سنجیدگی کے ساتھ یا تفریحی گفتگو کے طور پر اطلاع نہ دینگے، اور اگر ایسی اطلاع دینے کو وہ "ملکی و قومی ضرورت" سمجھتے ہوں تب بھی ایسی "ضرورتوں" کو پورا کرنے کی کبھی کوشش نہ کرینگے۔ اس سے نہ صرف قوم کے سامنے ان کی پوزیشن صاف ہوجائیگی بلکہ وہ تواب و رحیم خدا بھی انہیں معاف کر دیگا جسے کسی قسم کے پروپیگنڈا سے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا، اور جس کی گرفت سے انسان کو کوئی بڑی سے بڑی قوت بھی نہیں بچا سکتی، ہاں اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو وہ توبہ اور صرف توبہ ہے۔

موتمر اسلامی کی شاخ

گذشتہ اتوار کو لکھنؤ میں موتمر اسلامی کی شاخ کھولی گئی جس کا مقصد ہندوستان میں اس تحریک کو ترقی دینا ہے جو ۱۳۴۴ھ کے موسم حج میں مکہ معظمہ میں شروع کی گئی تھی۔ اگر اظہار حقیقت تفاخر میں شمار نہ کیا جائے تو ہم کہیں گے کہ اتحاد اسلامی کی اس مبارک تحریک کو جس قوم نے سب سے زیادہ ترقی دی ہے اور جس کی سرفروشانہ مساعی اور خود فراموشانہ قربانیوں کی بدولت یہ پرانا خواب تخیل کی دنیا سے نکل کر عمل کی دنیا میں آیا ہے، وہ ہندی مسلمانوں ہی کی قوم ہے۔ دنیا کے مسلمان سب اپنی اپنی فکر میں تھے۔ ترکوں کو ترکیت کی پڑی ہوئی تھی، مصری مصریت کے فدائی تھے۔ عربوں کو عربیت کے سوا کسی چیز سے سروکار نہ تھا اور ہر طرف یا اھم الوطن کی

غازی ریف جزیرہ ری یونین میں

چشم دید حالات کا مختصر خاکہ

سینٹ پیریری
جزیرہ فارس یونین
مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

حضرت اقدس جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے عزیز اخبار مدینہ کے ناظرین یا تمکین غازی مراکش کی موجودہ مقیدزندگی کے کارناموں کے لئے ضرور مضطرب ہونگے لیکن دست قضا و قدر نے اب اس مجاہد ملت کے لئے دنیا میں کوئی کام باقی نہ رکھا۔ اپنی قوم منتظر کو آزادی و حریت کی بیداری عطا کر کے ۱۰ اکتوبر کو ریفیوں کے پیارے عبدالکریم نے "از دست خویشتن فریاد" کا مظہر المناک بنکر ایک عم نامدار ایک برادر، دو بیگموں اور تین لڑکیوں اور چار لڑکوں کے ساتھ دو جہازوں سے ری یونین کو شرف قیام بخشا۔ ان دو جہازوں میں سے ایک تو مارسیلز سے اور دوسرا اسی جزیرہ کے دوسرے بندرگاہ آدے پورٹ سے آیا تھا۔

ابھی غازی مجبور اس جزیرے سے دو یا تین میل کے فاصلہ پر رہتے کہ بذریعہ لاسلکی گورنر جزیرہ سے یہ استفسار کیا گیا کہ اس آبادی میں مسلم آبادی بھی ہے یا نہیں اور کوئی مسجد بھی ہے یا نہیں؟ گورنر جزیرہ نے اس جزیرہ کے مشہور شہر سینٹ ڈینی (St. Denis) میں جہاں خود گورنر کا بھی قیام رہتا ہے غازی صاحب کے قیام کا انتظام کیا ہے۔ استفسار مذکورہ بالا کا جواب گورنر شہر کے پٹیل سے دریافت کر کے اثبات میں دیا۔

اس پر غازی صاحب نے درخواست کی کہ تین روز تک اُن کے خورد و نوش کا انتظام مسلمانوں کے سپرد کردیا جائے۔ شہر کے پٹیل نے بحکم گورنر ایک مسلمان کو بلا کر کہا کہ تم غازی صاحب کے خورد و نوش کا انتظام کرو اخراجات حکومت کی طرف سے ادا ہوں گے۔ نوجوان مسلمان نے اپنی مسرت اور خوشی کا اظہار کیا لیکن اخراجات کی قبولیت سے بحیثیت ایک میزبان کے انکار کردیا۔ معاملہ طول پکڑ گیا۔ حجت ہی حجت میں بدنصیب پٹیل کی آنکھیں بدل گئیں۔ نوجوان مسلمان کی ذراسی غفلت اور عدم تدبر کی وجہ سے مسلمانان ری یونین اس شرف سے محروم رہ گئے اور غازی موصوف کے خورد و نوش کا انتظام حکومت کی طرف سے ہوٹل میں کردیا گیا۔

شہر کے پٹیل کو مسلمانوں کا یہ ذوق و شوق ناگوار گذرا اور اس نے ایک بدمعاشی پر کمر باندھی۔ اس نے اخبار کے ایک اڈیٹر کو یہ مشورہ دیا کہ وہ عامۃ الناس کو یہ صلاح دے کہ غازی مراکش کے آنے پر شہر کے اندر کپڑے کا ایک پتلہ ہمشکل غازی صاحب بنا کر پھرایا جائے اور بعد کو توپ دم کردیا جائے جس طرح غازی صاحب نے ایک نمک حرام وزیر کو مروا ڈالا تھا۔ لیکن گورنر نے اس غوغائی کو ابتدا ہی میں روک دیا اور اس پٹیل کو بہت تنبیہ کی اور اس اندیشہ بدامنی سے اس کے چھکے چھوٹ گئے۔

ورود شریف

غازی مراکش کے دیدار کے لئے مسلمانان جزیرہ کے قلب مضطرب تھے اسلئے ۱۰ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو صبح ہی سے مسلمان آپ کی زیارت کی تیاری میں مشغول ہوگئے۔ آپ ۱۰ بجے دن کے جہاز سے اترے اور معہ اپنے عم بزرگوار اور گورنر کے موٹر میں محل (Chateau morang) کے نام سے مشہور ہے جو اس شہر سینٹ ڈینی کا مالدار آدمی تھا کو چلے گئے۔ آپ کے اہل و عیال اور بقیہ عملے کی گاڑیاں بعد کو روانہ ہوئیں۔

ایک حادثہ

پہلے ہی اسٹیشن پر غازی صاحب کی ایک اہلیہ محترمہ کے دردزہ شروع ہوگیا۔ جب تک حکام ریل اور ارباب حکومت کو خبر ہو خاتون محترم کو سخت تکلیف رہی لیکن بعد کو تمام راحت و آرام کا سامان کردیا گیا۔ آپ کی دوسری اہلیہ محترمہ جہاز میں ہی فارغ ہوچکی تھیں۔ سرکاری حکام ریلوے قلیوں کی طرح دوڑتے پھرتے تھے اور یہی حالت شہر میں اترنے کے وقت حکام کی تھی ہر ایک قسم کی دلجوئی اور آرام کی فکر میں تھا۔ ژاندارم (gendarme) گھوڑوں پر سوار انتظام میں مصروف تھے دور دور تک لوگوں کو ہٹا کر راستہ کشادہ کردیا گیا تھا۔ شاہی سلامی دی گئی قریہ قریہ سے یہاں کی مخلوق دیکھنے کو آئی تھی سینکڑوں کی تعداد میں یہاں لوگ بیٹھکر انگشت بدنداں اور تعجب کناں تھے کیونکہ وہ سب سوائے معمولی غلام کام کرنے والوں کے علاوہ خوبصورت اور سفید رنگ کے ہیں اور یہاں کے اخبارات پہلے ہی سے حبشی اور سینگالوں کے مشابہ مشہور کرچکے تھے) اور وہ یہاں کی نصف برہنہ عورتوں کو دیکھکر خندہ زن تھے۔ غازی صاحب کا چہرہ نہ غمگین اور اداس تھا اور نہ بالکل خوشی کے آثار نمایاں تھے ہندوستان کے اخبارات میں جو شائع ہوا ہے کہ غازی صاحب نہایت غمگین و افسردہ ہیں اور چند ہی یوم کے عرصہ میں صدمہ کی وجہ سے ان کے بال سفید ہوگئے یہ سب ایجاد بندہ معلوم ہوتا ہے ژاندارم کا پہرہ رہتا ہے اُن کی خودکی خواہش سے ۱۹ر تاریخ تک کسی مسلمان سے ملاقات نہ ہوئی جو ملنے جاتا تھا اُس کو ژاندارم یا پہرے "کام میں ہیں" کہکر واپس کردیتے ہیں پہلے جمعہ کی نماز کو بھی طبیعت درست نہونے کی وجہ سے نہ آسکے باوجودیکہ گورنر نے موٹر بھی بھیجی تھی۔

غازی صاحب بحری لباس میں مع دیگر ہمراہیوں کے ملبوس رہتے ہیں مگر ان کے برادر سابقہ ترکی لباس میں یعنی کوٹ پتلون ترکی ٹوپی چشمہ وغیرہ سے سجے رہتے ہیں۔

محل موران (Chateau morang)

یہ ایک بہت بڑا قدیم زمانہ کا محل ہے جس میں تخمیناً ۔۔۔ ہیں۔ نوابی فیشن کا بنا ہوا ہے کسی زمانہ میں یہ اپنی شان کی ایک ہی عمارت تھی ایک زمانہ سے خالی اور ویران پڑی ہوئی تھی جن کا اب نصیب بیدار ہوا سرکار نے بہت تیزی کے ساتھ جو خامیاں پیدا ہوگئی تھیں ان کی درستی کی۔ پلنگ۔ گدّے۔ مچھر دانیاں۔ میز کرسی۔ غرض ہر قسم کا سامان رہائش درست کرایا گیا اسی دوڑ دھوپ میں مچھر دانیوں وغیرہ کا بھاؤ بہت تیز ہوگیا سنا گیا ہے کہ گورنر کو نہایت تاکیدی حکم تھا کہ کسی قسم کی تکلیف نہو ہر ایک قسم کا اسباب مہیا کر دیا جائے ان سب وجوہات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غازی صاحب سرکاری قیدی یا نظربند کی حیثیت سے یہاں تشریف نہیں لائے بلکہ اندرونی کوئی راز ہے اور بہت ممکن ہے کہ وہی راز ہو جس کا انکشاف الجزائری اور تیونسی رسائل کر رہے ہیں۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔ کیونکہ یہاں اور بھی نظربند تھے اور ہیں مثلاً سید علی سلطان گران کموروس باوجودیکہ ان کی عزت بھی بہت تھی۔ چین کے اطراف کے دو پرنس جو اب بھی ہیں جن کی حالت تو یہ ہے کہ ٹھوڑ دوڑ وغیرہ میں گھوڑوں پر سواری کرتے ہیں ایک معمولی حیثیت کے ہیں۔ باقی حالات آئندہ۔ انشاء اللہ بعد ذاتی ملاقات۔ (۲۵ر اکتوبر ۱۹۲۶ء) بھیجوں گا۔

ابراہیم بیگ بھوپالی
(مدینہ)

ترکیہ و مصر و اسلامی ہند کی مشترکہ صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ مگر صرف ایک اہم ہندوستان کے مذہبی "دیوانے" تھے جنہوں نے قومیت اور وطنیت کی قید و بند سے آزاد ہو کر "اسلامیت" کی آواز بلند کی، اور ہر گوشہ زمین کے مسلمانوں کو دعوت دی کہ آؤ ہم سب ملکر اس رابطہ اخوت دینی کو مضبوط کریں جسے یورپ کے استعمار نے پارہ پارہ کردیا تھا۔ الحمدللہ کہ یہ آواز پتھروں سے ٹکرا کر واپس نہیں آئی اور عالم اسلامی کے ایک بڑے حصہ نے اس پر توجہ کر کے اس سرزمین میں جو تیرہ سو برس سے مثابۃ للناس چلی آرہی تھی، اس رشتہ کو پھر سے جوڑ لیا ہے۔ پس اب جبکہ یہ مبارک تحریک زیادہ تر ہماری ہی کوششوں سے عمل کے اس درجہ پر پہنچی ہے تو سب سے زیادہ ہمیں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اسے ترقی دیکر اسلام کے بلند ترین مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ ہمیں امید ہے کہ کم از کم اس متحدہ تحریک کو فرقہ بندی و حزب جاہلیت کا تختہ مشق نہ بنایا جائے گا، اور موتمر اسلامی کے اسٹیج پر ہر طبقہ و فرقہ کے مسلمان جمع ہو کر ایک متحدہ مقصد کے حصول کی کوشش کرینگے۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

خبر قیادت

عالم اسلامی

ترکی و عراق

سر ہنری ڈابس کا بیان

بغداد ۳ دسمبر۔ شاہ فیصل کے ساتھ اپنے دورہ میسوا، انگورہ اور شام کے حالات بیان کرتے ہوئے سر ہنری ڈابس نے کہا کہ جمعیۃ اقوام کا کمیشن ملت عراق کی ترقی و استحکام سے بہت خوش ہے۔ سر ہنری نے انگورہ میں ترکی رئیس جمہوریہ اور ترکی وزیر اعظم سے طویل ملاقاتیں کیں اور وزیر خارجہ سے بھی ملے جنہوں نے یقین دلایا کہ وہ عراق کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ شام کے متعلق آپ نے کہا کہ ایم پانسوٹ جدید فرانسیسی ہائی کمشنر کی طرف سے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا اور شامی حکام نے حکومت عراق کے ساتھ متحد ہو کر کام کرنے کی زبردست خواہش ظاہر کی، بالخصوص شام اور عراق کے مابین تجارتی تعلقات کے قیام کیلئے۔

ممالک غیر

فرانس و برطانیہ کا اتحاد

برطانوی وزیر خارجہ پیرس میں

ہندوستان

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

سکرٹری کا اعلان

مدراس ۷ دسمبر۔ مسٹر رنگا سوامی آئینگر جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکرٹری ہیں انہوں نے حسب ذیل اعلان شایع کیا ہے:۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس گوہاٹی میں ۲۴ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اجلاس کے شروع ہونے کا وقت بعد میں شایع کیا جائے گا۔ ایجنڈا پر جو کارروائی درج ہوگی اس کو ختم کرنے کے بعد سبجکٹ کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ایک اور اجلاس ۲۴ دسمبر کو صبح کے وقت بھی منعقد ہوگا۔ اور یہ اجلاس صدر کانگریس کے کیمپ میں ہوگا صحیح وقت کے متعلق بعد میں اطلاع دی جائے گی۔

صوبہ بہار کے انتخابات

سوراجیوں کی کامیابیاں

پٹنہ ۵ دسمبر۔ انتخابات کے مزید نتائج معلوم ہوئے ہیں:۔ شمالی مظفر پور کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ سے ٹھاکر رام نرائن سنہا (کانگریسی) منتخب ہوئے۔

حاجی پور کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ سے بابو دیپ نرائن سنہا (کانگریسی) منتخب ہوئے۔

مغربی مظفر پور کے غیر مسلم حلقہ سے مہنت بدری نرائن داس بطور خود منتخب ہوئے۔

جنوبی شاہ آباد کے غیر مسلم دیہاتی حلقہ سے بابو راجی دا جن پرشاد سنہا سابق ممبر منتخب ہوئے۔

جماعتی تناسب

تازہ اعداد و شمار کے مطابق ۴۹ منتخب نشستوں میں سے جماعتوں کا تناسب اس طرح ہے:۔

سوراجی ۲۷۔ انڈی پنڈنٹ کانگریسی ۳۔ غیر سوراجی ۱۹

اب تک سوراجیوں کو گذشتہ انتخابات کے مقابلہ میں ۸ نشستوں کا نقصان رہا۔

صوبہ پنجاب کے انتخابات

لاہور ۴ دسمبر۔ اب پنجاب کے انتخابات کے نتائج معلوم ہونے لگے ہیں۔ مختلف مقامات سے تار اور ٹیلیفون کے ذریعہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

سلطان ابن سعود کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

گنبد خضراء کی حفاظت کا مطالبہ

حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے سلطان ابن سعود کو حسب ذیل بحری تار جناب ابراہیم الفضل بمبئی کی معرفت بھیجا ہے:۔

"اخبارات میں یہ خبر شائع ہو رہی ہے کہ حکومت حجاز حرم نبوی میں کچھ تغیر کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ میں نہایت زور کے ساتھ یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر روضہ نبوی اور گنبد خضراء کے متعلق ہدم شکنی کر کے کسی قسم کا تغیر بھی کیا گیا تو اس کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے اور حکومت حجاز کے خلاف تمام عالم اسلامی میں انتہائی نفرت و غصہ کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔"

مسلمان اور مرہٹی انسائیکلوپیڈیا

قابل اعتراض جملے حذف کئے گئے

پنجاب کونسل کے لئے میانوالی کے مسلم حلقہ سے خان صاحب محمد سعید اللہ خان کامیاب ہوگئے اور ان کے حریف لفٹننٹ ملک مظفر خان کو شکست ہوئی۔

خلافت کمیٹی کے امیدواروں کی کامیابی

لاہور ۴ دسمبر۔ پنجاب خلافت الیکشن بورڈ نے پنجاب کونسل کے لئے حسب ذیل امیدوار نامزد کئے تھے:۔ ڈاکٹر محمد عالم (شہری حلقہ قسمت راولپنڈی ملتان) چودھری افضل حق (دیہاتی حلقہ لدھیانہ و ہوشیارپور) رانا فیروز الدین (شہری حلقہ قسمت لدھیانہ و انبالہ) شیخ محمد صادق (شہری حلقہ امرتسر) مولوی مظہر علی اظہر (شہری حلقہ وسطی لاہور و جالندھر) اعظم جان مزاری (حلقہ ضلع ڈیرہ غازی خان)۔

ان امیدواروں میں سے ڈاکٹر محمد عالم، چودھری افضل حق، رانا فیروز الدین اور شیخ محمد صادق کامیاب ہوگئے۔ اور مولوی مظہر علی اظہر اور اعظم جان مزاری ناکام رہے۔

ڈاکٹر اقبال کی کامیابی

لاہور ۴ دسمبر۔ کل انتخابات کونسل کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ مسلم حلقہ شہر لاہور کی طرف سے علامہ سر محمد اقبال کے مقابلہ میں ملک محمد دین بیرسٹر لاہور کھڑے ہوئے تھے۔ حسب توقع علامہ ممدوح ووٹوں کی زبردست اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوگئے ہیں۔

مرکزی خلافت کمیٹی کے جلسہ کی کارروائی

مولانا شوکت علی صاحب کا تار

۳۱ دسمبر کو یاد رکھو

ایک دن خدا کیلئے وقف کر دو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اس سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہو جائے، تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکیگا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار پیدا کر سکتے ہوں کیجئے۔

مجھے آپ کے جذبہ دینی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھینگے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ممبروں نے اس تحریک کی اس بناء پر نہایت سخت مخالفت کی کہ وہ شام تک نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ یا تو اس جلسہ کو سالانہ اجلاس تک ملتوی کر دیا جائے یا آج ساڑھے آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک یہ جلسہ ہو۔ ان کے اس اصرار پر جلسہ ...

پہلی تجویز

تیسری تجویز

چوتھی تجویز

ہندوستان میں موتمر اسلامی کی شاخ کا قیام

دار الحکومت

مولانا مظہر الدین صاحب اور حافظ محمد ادریس صاحب کے خلاف استغاثہ

مولانا محمد علی صاحب کی تردید

نے نکالا ہے) ایک مرتد کی جانب سے معزز مسلمانوں کے خلاف اغواء کے استغاثہ کی خبر کو خوب نمک مرچ لگا کر شائع کیا ہے۔ یہ خبر اس طرز تحریر کے ساتھ اگر کسی آریہ اخبار میں شائع ہوتی تو زیادہ موزوں تھا۔

(نامہ نگار خصوصی)

خواجہ حسن نظامی اور مولانا ظفر علی خاں کا مباہلہ
تین گھنٹے تک فریقین ایک کمرے میں بند رہے

دہلی ۸ر دسمبر۔ کل مولانا ظفر علی خاں صاحب لکھنؤ سے واپسی میں دہلی بھی تشریف لائے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسجد کا بیناں کے عقب میں ایک مکان کے اندر خواجہ حسن نظامی اور مولانا موصوف سے تین گھنٹے تک نہایت متصل ملاقات ہوئی جس کے دوران میں وہ مباہلہ بھی ہوا جس کے چیلنج ان حضرات کی طرف سے ایک دوسرے کو دئے گئے تھے۔ خدا کے فضل وکرم سے مولانا ظفر علی خاں صاحب ہی کو کامیابی ہوئی۔ چونکہ تازہ واقعات کی روشنی میں اس طویل ملاقات کے دور میں نتائج پر انواع واقسام کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اس لئے مزید حالات کا انتظار کئے بغیر میں کسی اظہار رائے سے گریز کرتا ہوں۔

(نامہ نگار خصوصی)

خواجہ حسن نظامی کا جواب

خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے جاسوسی کے الزام کا جواب دینے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ اس اپیل سے ظاہر ہوتا ہے جو انہوں نے اپنے "ساتھیوں اور رفیقوں" کے نام اخبار منادی میں شائع کی ہے اور جس کا عنوان "کیا مسلمانوں کے مٹنے کا وقت آگیا؟" ہے۔ خواجہ صاحب نے شروع میں "مسلمانوں کی خانہ جنگیوں" اور "اسلام پر آریہ سماج کی یورش" کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ "یقیناً" "ہندوستان میں مسلمانوں کے مٹنے کا وقت آگیا"۔ پھر حضرت مولانا محمد علی صاحب سے ادب کے ساتھ "درخواست" کی ہے کہ "انہوں نے ان کے خلاف جو اعلان جنگ کیا ہے" اس پر غور کریں اور ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ آریوں سے مل گئے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے "رفیقوں اور ساتھیوں" کو اشتعال دلانے کے بعد ان سے مولانا محمد علی کے متعلق تحقیر آمیز الفاظ میں یہ بھی کہا ہے کہ "کیا تم ایسے شخص کو مغلوب کر کے مسرور ہو گے جس نے اپنی تمام زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں بسر کی ہے۔" "جس نے مسلمانوں کے لئے جیل خانے میں چکیاں پیسی ہیں؟" آخر میں خواجہ صاحب نے اپنے رفقاء کو اعلان جنگ کر دیا ہے:-

"پس اگر لڑائی شروع ہو جانے تو سب سے پہلے یہ کرو کہ دسمبر ۱۹۲۶ء ختم ہونے سے پہلے پہلے ہم کو اپنے حریف کی عسکری پرداز کا قطع قمع کر دینا ہے۔ جنوری ۱۹۲۷ء سے ہم دوسرا کام کریں گے۔ اور اس کام کو ماہ بھی لگیں گے۔ اس واسطے ہم ہیں سے ہر ایک اپنے مقام پر اس کا خیال رکھے چاہے وہ افریقہ میں ہو یا برہما میں، گجرات میں ہو یا کاٹھیاواڑ میں، بنگال میں ہو یا بہار میں، یوپی میں ہو یا سی پی میں، سندھ میں ہو یا پنجاب میں، سرحد میں ہو یا دیسی ریاستوں میں سب ہی کو کام کرنا پڑے گا۔ اور اگر لڑائی شروع ہوئی تو ہر شخص کا فرض ہوگا کہ جو ہدایات اس جنگ کے متعلق مرکز سے اس کے پاس پہنچیں وہ اس کی پوری طرح تعمیل کرے۔ مجھکو اور تم سب کو مولانا محمد علی حقیر اور قابل تمسخر سمجھ رہے ہیں۔ اور اپنے مضامین میں بار بار ہم سب کی کمزوری پر آوازہ کشی کرتے ہیں۔ اس واسطے اگر ان سے لڑنا پڑا تو ان کو یہ دکھانا ہوگا کہ اللہ کے بندوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا اچھا نہیں تھا اور شیخ سعدی پہلے ہی فرما گئے ہیں کہ دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔"

یہ خواجہ صاحب کی اپیل جو مسلمانوں کی تباہی اور ان کے مٹنے کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسا نظر آتا ہے کہ تاریخوں میں مولانا محمد علی اور حسن نظامی کا نام لکھا جائے گا کہ ان دونوں کی لڑائی نے یا ان جیسے دوسرے حضرات کی لڑائی نے ہندوستان سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دیا، اور خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

یا اللہ

تو ہر مسلمان کے دل میں صلاحیت اور صبر اور انصاف اور دور اندیشی عقل کے ذریعہ پیدا کر۔ آمین۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف وکرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کیلئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی ومذہبی خادم کو موت وحیات کی کشمکش سے نجات دے دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دار المصنفین کی خدمت آپ کیونکر کر سکتے ہیں

دار المصنفین گیارہ سال سے قائم ہے، اور اس زمانہ میں اس نے اپنی خاموش علمی خدمات کی بدولت عام اعتماد اور خاص امتیاز کے حاصل کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، اس عرصہ میں سیرت نبوی کی اہم وضخیم تین جلدوں کے علاوہ اس نے مختلف علوم وفنون پر ۲۷ کتابیں شائع کی ہیں، اور رسالہ معارف کے ذریعہ ماہوار علمی خدمات ادا کرتا رہا ہے، تصنیف وتالیف کے لئے جس سروسامان کی ضرورت ہے، ان میں اس کا ایک خاص پریس ہے، کتب خانہ ہے، اور رفقاء وفیلو کے رہنے کے مکانات ہیں، اور ان کے علاوہ ہر سال وہ بسلسلہ تعمیر کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہتا ہے۔ لیکن کبھی قوم نے اس پہلو پر بھی غور کیا ہے کہ آخر وہ عام قومی چندے کے بغیر جس پر اس وقت ہندوستان کی عام تعلیمی وعلمی اور مذہبی درسگاہوں کی بنیاد ہے، کیونکر اپنی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

ہم نے اب تک خود یہ کوشش کی ہے کہ قوم کے دماغ کو اس قسم کی زحمت سے محفوظ رکھیں، لیکن اب اس کو کتب خانہ کے لئے ایک عمارت کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ اب تک اس کے کتب خانہ کے لئے کوئی مستقل عمارت موجود نہ تھی، بلکہ مولانا شبلی مرحوم کا خاص سکونتی بنگلہ کتب خانہ کا کام دیتا رہا ہے۔ لیکن اب وہ اس ضرورت کے لئے ناکافی اور قابل اصلاح ہے۔ اس لئے اس میں معتدبہ اضافہ اور مرمت کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے، بایں ہمہ سردست ہم تمام قوم سے اس کے لئے عام چندے کی درخواست کرنا مناسب نہیں سمجھتے، البتہ قوم کے برگزیدہ اصحاب جو علوم وفنون سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں، اس کے رکن اول بنکر اپنی علمی دلچسپی کے اظہار کے ساتھ اس کی اعانت بھی کر سکتے ہیں۔ اس قسم کے بزرگوں کو عما رسالانہ کی رقم ادا کرنی پڑتی ہے، اور اس رقم کے ادا کرنے کے بعد دار المصنفین اپنی سال بھر کی تمام تصانیف اور رسالہ معارف ہدیۃً ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ بہت سے بزرگوں نے ہماری درخواست کے بغیر یہ علمی اعزاز حاصل کیا۔ اور اب ہم اس قسم کے پانچ سو بزرگوں کو اور اس زمرہ میں شامل کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ علم دوست اصحاب اس کو قبول فرما کر ایک خاموش کام کرنے والی علمی اکلس کی اس اہم علمی ضرورت کی تکمیل میں شوق کے ساتھ شریک ہو کر آخر دسمبر تک زر رکنیت روانہ فرمائیں گے تاکہ جنوری ۱۹۲۷ء سے ان کا نام ارکان کے رجسٹر میں درج کر لیا جائے۔

[illegible]

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات معتبر واقعات، حجاز کی دینی وسیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحد ومتفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہٰذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے۔

چندہ:- سالانہ ۶؎ ششماہی ۳؎

منیجر الجمعیۃ بلیماران دہلی

بخشی پاکٹ جنتری ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ قیمت آدھ آنہ۔ محصول آدھ آنہ۔ کتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نرخ تاجرانہ دریافت فرمائیے۔ المشتہر

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲ - ۶ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۶ - ۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ:- بشیر اسٹور پشاور

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر نا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ اشتہار ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔

منیجر بیر بیر نا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

مفت! مفت!! مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲؎) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳؎)

ہر قسم سفید بہتی سفید وسیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جا سکتے ہیں مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھ کر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱؎۲ر) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰ر بچوں عورتوں اور بیماریوں ہلاک بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ سخت بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:- "راج وید کلکتہ")

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے کچھ عجیب لگتا ہے۔ [illegible] ... المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی مرہٹہ بنگش دہلی

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

[illegible]

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات دوا بہ سہولت ملنے کی ہمیشہ سے ایک اتھی شکایت رہی ہے؛ اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت وزندگی کا دوا پر کس قدر انحصار ہے؛ اور بیمار، تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کس قدر جستجو ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خرید لیں۔ علاوہ اس کے روغنیات، مربہ جات، ورق طلائی ونقرہ، مشک، عنبر، مرداریدو غیرہ اور پنساری ہٹہ تھوک وخوردہ بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط وکتابت کا پتہ

محمد حسین احمد حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادرہ ورومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ: ناتھ نگر بھاگلپور
دوکان: سندریا پٹی [illegible] کلکتہ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار دس علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۶؎	۸؎
ششماہی	۳؎	۴؎۸ر
فی پرچہ	۱ر	

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۲

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محرر خصوصی

ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم سہ شنبہ ۸ جمادی الآخر ۱۳۴۵ ہجری - مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۲۶ء	نمبر ۴۲

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب مولانا عبد القدیر صاحب قادری بدایونی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سرکار نظام اور انگریزوں کے تعلقات کی مختصر تاریخ

اس زمانہ میں چونکہ گورنمنٹ دیگر قضیوں میں مبتلا رہی اور بالخصوص حیدر علی اور سلطان ٹیپو کی لڑائیاں رہیں لہذا کوئی مزید خاص عنایت سرکار نظام پر مبذول نہ ہوگی۔

مگر جونہی ۱۷۸۴ء میں سلطان ٹیپو سے صلح ہوگئی تو کچھ دنوں بعد ہی قضیہ ضلع گنٹور شروع ہوگیا۔ ضلع گنٹور پر آصفجاہ کے صاحبزادے نواب بسالت جنگ قابض تھے، انگریزوں نے اس کا مطالبہ شروع کیا اور اعلیحضرت نواب نظام علی خاں صاحب کو اس کی حوالگی کے لئے مجبور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں نو لاکھ سالانہ بھی ملتوی کر دیئے گئے جو اضلاع راج مہندری و مصطفےٰ نگر وغیرہ کے معاوضہ میں ملا کرتے تھے اور جن کا ہرگز ہرگز گنٹور سے کوئی تعلق نہ تھا۔

آخر کار ۱۷۸۸ء میں ضلع گنٹور بھی انگریزوں کے حوالہ کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں نہایت اہم قابل ذکر جو بات ہے وہ لارڈ کارنوالس کا وہ خط ہے جو بنام آصفجاہ ثانی نواب میر نظام علی خاں صاحب آیا تھا۔

اگرچہ اس خط میں بھی سرکار نظام کی وفاداری کو دہرایا گیا ہے مگر اس خط کا لہجہ نہایت سخت اور تحکمانہ ہے۔ اور صاف صاف اس میں بتادیا گیا ہے کہ ہم آپ ہی سے صلح کرینگے جو خود صلح کا ہاتھ ہماری طرف بڑھائے ہم ملک معظم شاہ انگلستان کی عزت کے حامل ہیں۔

اس خط میں بہت کچھ غرور و استبداد کی داد دی گئی ہے، اس خط کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۷۹۲ء میں پارلیمنٹ لندن نے خط پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اور اعلان ہوگیا کہ یہ خط بھی ایک صلح نامہ ہے۔ گنٹور کے الحاق کے بعد وہ نو لاکھ جو دیگر اضلاع کے معاوضہ میں ملتے تھے مکرر جاری ہوگئے۔

۱۷۸۹ء میں جب سلطان ٹیپو نے ٹرانکور کے خلاف حملہ شروع کر دیا تو انگریزوں نے ایک نہایت اہم معاہدہ نظام سے کیا اور اس میں مادھوراؤ نرائن کو بھی شریک کیا گیا۔

یہ معاہدہ چہار جولائی ۱۷۹۰ء میں ہوا۔ گویا انگریز اور سرکار نظام اور مادھوراؤ نرائن متفقہ طور پر سلطان کے خلاف متحد ہوگئے یہ معاہدہ نہایت ہی سخت تھا۔ اور بہت ہی عجیب و غریب باتوں سے مملو۔

معاہدہ کے شرائط میں یہ بھی ہے کہ سرکار نظام ۲۵ ہزار فوج سے اس حملہ میں شرکت کریں گے اور اس عظیم الشان جرار لشکر کا تمام صرفہ بھی سرکار نظام کو ہی برداشت کرنا ہوگا، اس کے سوا دس ہزار لشکر جہاں کا صرفہ انتظام سرکار نظام کے ہے جو انگریز بہادر کے ہمرکاب رہے گا۔ کیونکہ السرکار بنفس نفیس اس حملہ میں شرکت فرمائیں گے۔

اسی سلسلہ میں ایک معاہدہ اور ہوا، جس میں دو بٹالین انگریزی فوج کا تقرر ہوا کہ سرکار نظام کی حفاظت کریں گے اور جن کے مصارف ۲۴ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے۔ سب سے زیادہ عجیب و غریب لطیفہ یہ ہے کہ فوج رکھی تو گئی ہے سرکار عالی کی حفاظت کے لئے مگر معاہدہ میں یہ شرط بھی ہے کہ بوقت ضرورت سرکار نظام سے جو احکام جنگ صادر ہوں گے اُس کی تعمیل سے پیشتر حکام انگریزی اس پر غور کرینگے کہ وہ کہاں تک قابل عمل - کیا خوب -

گویا سرکار عالی کی حفاظت حسب منشاء حکام انگریزی ہوا کرے گی۔

آخر کار ۱۷۹۸ء میں لارڈ ولزلی اور سرکار عالی میں معاہدہ ہوا اُس کی رو سے ایک غیر معین مدت کے لئے یہ فوج نظام کی محافظ جان بن کر حکومت دکن کے گلے کا ہار رہے گی۔

اس معاہدہ میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر پیشوا اور سرکار نظام میں اختلاف ہو جائے تو انگریز اُس میں مداخلت کرکے اُس کا تصفیہ کر دیں گے۔ گو یا دبے لفظوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ اب ہم ان دونوں حکمرانوں سے زیادہ طاقتور ہو چکے ہیں۔ غالباً یہ پہلی آواز تھی جس سے استقلال دکن کو صدمہ پہونچتا ہے۔ یہ معاہدہ بہت طویل ہے مگر اختصار کی خاطر اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

گزشتہ معاہدوں کی بنا پر سلطان کے خلاف جنگ جاری کی گئی۔ اور آخر کار سلطان ٹیپو کی تقدیر نے یاوری نہ کی اور اس کا تمام ملک مفتوح ہوگیا۔ تو ۱۷۹۹ء میں یکے بعد دیگرے دو معاہدے ہوئے جن میں سلطان کے مال غنیمت کو تقسیم کیا گیا۔ یہ تقسیم کس اصول پر ہوئی اس بحث کو ترک کرکے مان لیجئے کہ خلاف توقع نظام کو وہ دینا تجویز ہوا جس کے وہ معاہدہ کی رو سے مستحق تھے لیکن سوال تو یہ ہے کہ سرکار عالی کو ملا کیا۔ اس کا جواب اس قدر دردناک ہے کہ انصاف پسند قوت سامعہ اُس کو کسی طرح نہیں سن سکتی۔

۱۸۰۰ء میں جو معاہدہ ہوا تو انگریزی فوج کے مصارف کے معاوضہ میں نظام کو ان تمام حقوق سے دست بردار ہونا پڑا جو سلطان کو فتح کرنے کے بعد بطور غنیمت سرکار عالی کو ملنا چاہئے تھے اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے بدلہ میں وہ نو لاکھ جو سالانہ بھی بند ہوگئے جو شمالی سرکار کا معاوضہ تھا۔

سب سے بڑھکر یہ کہ اس معاہدہ میں یہ بھی طے کرا لیا گیا کہ آئندہ سے گورنمنٹ نظام بلغیر اجازت آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نہ کسی سے صلح کر سکتی ہے نہ کسی سے جنگ بلکہ معاہدات تجارت میں بھی حکومت نظام آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی پابند ہے۔ افسوس۔ افسوس۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس معاہدہ نے ایک اسلامی آزاد سلطنت کی خود مختاری پر جس قدر کاری ضرب لگائی ہے وہ ایسی ہے کہ اس پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے۔ اور جس قدر خون کے آنسو بہائے جائیں تھوڑے ہیں۔

یہ سب وہ امور ہیں جن کو یورپین سیاست کا کرشمہ کہئے یا مسلمانان ہند کی غفلت شعاریوں کا نتیجہ۔

کس کس معاہدہ کو یاد کیا جائے اور کس کس بات کا مرثیہ پڑھا جائے۔ اور کہاں تک کف افسوس ملے جائیں۔ اور اس پیچدار سیاست کو کس طرح سمجھا جائے کہ نظام گورنمنٹ اور سرحدوں میں جنگ ہے اور انگریزی سیاست کی یہ حالت ہے کہ کبھی بھیج پریذیڈنسی کا معاہدہ سرحدوں سے اور عہدنامہ پریذیڈنسی کا عہدنامہ نظام سے ہے۔

مسئلہ برار

بہرحال یہ داستان غم بہت ہی طویل ہے اور اس کا ہر باب نہایت ہی دردناک ہے تمام باتوں سے قطع نظر کرکے صرف "مسئلہ برار" پر ہی نظر ڈالئے کیا کوئی منصف مزاج شخص جس کو انصاف سے کم از کم حصہ ملا ہو ایک منٹ کے لئے بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں اعلیحضرت آصفجاہ سابع شہریار دکن خلد اللہ ملکہ کا مطالبہ کسی طرح بھی ناقابل قبول ہے۔ اور منصف دنیا حضور پر نور کے اُس تحریر کے ایک حرف کا بھی رد کر سکتی ہے۔ جو سرکار عالی نے بنام ہز ایکسلنسی لارڈ ریڈنگ لکھی ہے۔

(باقی آئندہ)

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۶ روپے	[illegible]
ششماہی	۳ روپے	[illegible]

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

جسے دنیا کے خضاب نوکو حجاب آتا ہی	چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہی
مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے	رخصت اے غمزہ پیری کہ بلی تجھسی حجاب

المشتہر - شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ - کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہی۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابتہ جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بامحصول ۱۲؍

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بیمثال تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار واقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بامحصول ۱۲؍

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت مقدس سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرۃ کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۱؎ جلد دوم للعہ۔ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:- شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والہ دروازہ ریاست پٹیالہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً کل قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو کیصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ وہی خضاب ہے جسکو آنریبل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ساڑھے چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی درد سر۔ النا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا و تندرست کرتا ہے یو جہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲؍ چار شیشی ۳ بارہ شیشی ۸ محصول علاوہ۔

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ ملکا دادو کھجلی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کے واسطے مجرب۔ قیمت ایک بکس محصول، ایک درجن مع محصول عنا

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزاروں اہل الرائے ڈاکٹر حکما کا پاس شدہ۔ دھندلا۔ غبار رتی۔ سرخی۔ پکرے۔ ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲؍ بارہ تولہ للعہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸؍

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب مع صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلے

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدم جڑ سے آرام

اگر ہماری نقیری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجات نہ ہوں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار ہو تو ٹکٹ کا اقرارنامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (۳؎) ۔

دفتر معالج برص نمبر ۱۱ دربھنگہ (بہار)

عرق بخار

ہر سال لاکھوں قیمتی جانیں صرف موسمی بخار سے ضائع ہوتی ہیں۔ دیہاتوں میں جہاں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ملتے ہزاروں مریض صرف عمدہ دوائی کے دستیاب نہ ہونیکے باعث مرجاتے ہیں۔ ہمارے بخار کا عرق۔ بخار کے ہر قسم کے بخار کو دور کرنیکی تریاقی دوائی ہے۔ اکثر اوقات اسکی پہلی ہی خوراک سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ اور دو تین روز میں بخار رو ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ملیریا بخار۔ ٹائیفائیڈ۔ انفلوئنزا۔ لرزہ اور جاڑہ وغیرہ۔ ہر قسم کے بخار کو [illegible] دور کرتا ہے [illegible] استعمال سے تپ دور ہوتا ہے۔ بھوک کھل کر لگتی ہے اور معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ طحال و جگر کی خرابی دور ہو کر چندہی روز میں اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے ہزاروں مریض صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ ہو۔ ۱۲ شیشی [illegible] ۶ شیشی ۱۳ ہو

بخار دیکھنے کا تھرمامیٹر

جسکے ذریعہ صرف آدھے منٹ میں بخار کی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔ پارہ کی لکیر بہت موٹی اور واضح نظر آتی ہے تصدیق شدہ ہے۔ فی عدد ایک روپیہ۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہماری ایسی ادویات کی ایجنسی قائم کرنے کیلئے ہر ایک شہر اور قصبوں میں کمیشن ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو ہمارا مقرر کردہ نرخ پر نقد قیمت پر دوائی منگا کر فروخت کر سکیں شرح کمیشن نہایت معقول اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ فوراً خط و کتابت کیجئے۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چندہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں ابھی بھر بھر کر پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں وہ زندہ دلی وہ شہانہ زور وہ مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد صاحب صحت جوبیس سالہ نوجوان میں ہی ہے دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کی سرخی۔ بارونق تروتازہ ہشاش بشاش رگ پٹھے اور قویٰ اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز غرضیکہ ہماری بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بے اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت ضعاد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم و مایوس اور ناامید ہو چکے ہوں ان کے لئے بمنزلہ تریاق ہے۔ آب حیات ہے، جام شفا ہے، پیام عیش و عشرت ہے۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال احتلام اور رقت منی وغیرہ کو نیست و نابود کرنیمیں بیخ و بن اکھاڑ دینے والی قوتیں بھری ہیں۔ اسکے استعمال سے آپ کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے۔ جس نے ایکدفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لئے دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز ہو گیا۔ قیمت ۱۰ خوراک ۳ ر، محصول ۹ ۔ بیس خوراک ۶ ر محصول ۷ ۔ چالیس خوراک ۱۲ ر محصول ۱۰ ۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں، ترقی ہو، کوتاہی ہو۔ باریکی ہو کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریضوں کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۳ ر محصول ۹ ۔ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں لاتا۔ فی شیشی ۲ ر محصول ۹ ۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۱۵ ر محصول ۱۰ ۔ چالیس خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام ۱۴ ر محصول ۱۰ ۔

جیوب حیرت:- ایساک پیدا کرنے کی شرطیہ جادو اثر گولیاں جو گھنٹوں تک لطف اٹھائیے۔ کمال یہ ہے کہ انزال [illegible] محسوس ہو جبتک نہ نکالنے انزال نہ ہوگا۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول ہر صورت ۱۰ ۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل نمبر ۱۰ استمبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی کی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط نہایت ہی خوبصورت سطر پیشانی موتیوں کی لڑی کے ہر ایک سطر کا دل ایکبار پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استمبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۱۲ انچ وزن تقریباً ۴ تولہ جلد منقش قیمت مع مصارف ۰-۸-۹ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استمبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ ختائی چکنا ہے۔ ۲ جلدیں قیمت ۰-۸-۶ مصارف بر مشتری طبع استمبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استمبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۴۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استمبول ختائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۳۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۲

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۰۴ بمبئی ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ

کونسلوں میں مسلمانوں کا طرز عمل

کونسلوں کے انتخابات تقریباً تمام ملک میں ختم ہو چکے ہیں۔ وہ ۔۔۔ جو تین سال کے بعد اٹھا تھا اور اب تین سال بعد اٹھیگا بخیر و خوبی تمام گذر گیا۔ جن کی امیدیں ٹوٹنی تھیں ٹوٹ چکیں اور جنہیں آغوش کامرانی میں پہنچنا تھا پہنچ گئے۔ اب سکون کی حالت میں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کے نمائندے بنکر کونسلوں میں گئے ہیں ان کی پالیسی کیا ہونی چاہیئے؟ ظاہر ہے ۔۔۔

اہل علم حضرات توجہ فرمائیں

سکھوں کا جلوس

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

ایک نئی لائبریری کا افتتاح

انتقادات

مفتاح العلوم

خطبات مدراس

قیمت ۔۔۔ دار المصنفین اعظم گڈھ سے طلب کیجئے۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کیساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل۔ اور مہذب اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

برقیات

عالم اسلامی

روس اور دول اسلامی

اگر ایران میں بغاوت ہوئی تو انگریز کیا کریں گے

برلن ۹ دسمبر۔ موسیو چیچرن نے اخبار نویسوں کے سامنے ایک بیان دیتے ہوئے نہایت خوشی سے کہا کہ الحمد للہ افغانستان اور ٹرکی سے ہمارے معاہدے ہو چکے ہیں اور ایران و روس کے درمیان جو اقتصادی مشکلات حائل ہیں اب اُن کا بھی خاتمہ ہوا جاتا ہے۔

کسی انگریزی اخبار کے ایک مضمون کا حوالہ دیکر جس میں لکھا گیا تھا کہ ممکن ہے ایران میں اہل قبائل علم بغاوت بلند کر بیٹھیں۔ موسیو چیچرن نے فرمایا کہ اگر خدا نخواستہ اس قسم کی بغاوت رونما ہو گئی تو تمام انگریزی جرائد اور تمام انگریزی ایجنٹ سوویٹ روس کے خلاف الزامات کا طوفان بے تمیزی برپا کر دیں گے اور اس کی کوشش کریں گے کہ جس طرح ہو حکومت ایران کو یہ یقین ہو جائے کہ بغاوت روس نے کرائی ہے۔

ترکوں کا بہادرانہ عزم

اٹلی کے حملہ کا جواب کیا ہوگا؟

جرائد یوگوسلاویہ نے اس سے قبل ایک خبر شائع کی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ آئندہ موسم ربیع میں اٹلی ترکوں پر حملہ کر دے گا۔ اس جنگ میں صرف وہی اکیلا نہیں ہوگا۔ بلکہ یونان اور بلغاریہ بھی شریک ہوں گے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری کی جا رہی ہے۔ ترکی جرائد اور خصوصاً جریدہ "جمہوریت" نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ

"ہم اناطولیہ بہت محفوظ اور مستحکم ہے۔ اُس کو کچھ نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ چاہے دنیا کی تمام طاقتیں اس پر حملہ کر بیٹھیں۔ ہم ایسوں کا سر کچل ڈالیں گے۔ ہم ایک مضبوط اور سخت چٹان کی طرح ہیں۔ جو ہم سے ٹکرائے گا اُس کا سر پاش پاش ہو جائے گا۔

جزائر شرق الہند میں بیداری کی لہر

سماٹرا میں ہالینڈ کے خلاف بغاوت

امسٹرڈم ۹ دسمبر (برطانوی لاسلکی) ابھی ہفتہ قبل جاوا میں اشتراکیوں نے جو بغاوت کی تھی اور جس کے متعلق حکومت نے یہ اعلان کیا تھا کہ بغاوت فرو ہو چکی وہ اب سماٹرا میں رونما ہوئی ہے۔ پڈنگ کے ایک پیغام سے ظاہر ہوتا ہے کہ چند اشتراکیوں نے مل کر ایک مذہبی پیشوا کو مار ڈالا۔ فوجیں سوک کو روانہ ہو چکی ہیں پڈنگ میں بغاوت کے فرو کرنے کا پورا سامان موجود ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے جتنے دروازے ہیں سب پر فوج کا پہرہ ہے۔

ایران و روس کے درمیان تجارتی معاہدہ

طہران ۹ دسمبر (رائٹر) فارغی (وزیر جنگ) روس کی سیاحت سے واپس آ گئے۔ ان کی غرض سے روس گئے تھے کہ ایران اور روس کے درمیان تجارتی معاہدہ طے پا جائے اور ایران کی تجارت پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ دور ہو جائیں۔

ہندوستان

صوبہ متحدہ کی سیاسی کانفرنس

کاشی پور ۶ دسمبر۔ یکشنبہ کو پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا سالانہ اجلاس مسٹر شیو پرشاد گپتا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پنڈت گوند بلبھ پنتھ نے صدر مجلس استقبالیہ کی طرف سے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ بابو موہن لال سکسینہ نے صدر کا تعارف کرایا اور ان کے ایثار، فیاضی اور حب الوطنی کا ذکر کیا۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ پنڈت مدن موہن مالوی۔ ڈاکٹر انصاری۔ مسٹر جوزف۔ مسز نائیڈو اور مسٹر چنتامنی کے پیغام ہمدردی پڑھ کر سنائے گئے۔ دوشنبہ کو منجانب صدارت مہاتما گاندھی کے سیاسی میدان میں داخلہ کو خوش آمدید کہنے کی بابت ایک تحریک پاس کی گئی۔ اس کے بعد مسٹر پالیوال نے اس مطلب کی ایک تحریک پیش کی کہ گوہاٹی کانگریس سے ایک ایسا قاعدہ بنانے کی تحریک کی جائے جس کی رو سے وہ اشخاص جو کانگریس کی تجاویز سے متفق نہ ہوں ان کو کانگریس کی کسی مجلس انتظامیہ کا ممبر نہ رہنے دیا جائے اور وہ استعفا دینے پر مجبور ہو جائیں۔ مسٹر گوری شنکر نے رزولیوشن میں ترمیم پیش کی لیکن کسی نے اس کی تائید نہیں کی۔ بہر حال تحریک پاس ہو گئی۔

مولانا مظہر الحق کیونکر ہارے

پٹنہ ۸ دسمبر۔ چھپرہ سے یہ دلچسپ خبر ملی ہے کہ مولانا مبارک علی اور مولانا مظہر الحق کے برابر برابر ووٹ آئے تو فیصلہ قرعہ اندازی سے کیا گیا۔ قرعہ مسٹر مبارک علی کے حق میں نکلا اور ان کی کامیابی کا اعلان ہوا۔

نائب وزیر ہند کا ہندوستان میں دورہ

ہوائی جہاز میں سفر کریں گے

لندن ۶ دسمبر۔ ارل ونٹرٹن اپنے دورہ ہند کے دوران میں سر سیموئیل کے ساتھ ۱۰ جنوری ۱۹۲۷ء کو ہوائی جہاز میں سوار ہو کر دہلی سے لاہور جائیں گے۔ اور وہاں سے ہوائی جہاز میں راولپنڈی، پشاور اور علاقہ وزیرستان کا سفر کریں گے۔

گوہاٹی کانگریس

انتظامات کے متعلق اعلان

کلکتہ ۷ دسمبر۔ مجلس استقبالیہ انڈین نیشنل کانگریس نے ایک طویل اعلان شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس اجلاس گوہاٹی میں ۲۶ دسمبر سے اور سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس ۲۴ دسمبر سے شروع ہوگا۔ منجملہ دوسری باتوں کے اعلان مذکور میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کانگریس کی کارروائی نوٹ کرنے کے لئے ۵۰ اخباری نمائندوں کو شرکت اجلاس کی اجازت دی جائے گی۔ علاج کا انتظام مجربہ کار ڈاکٹروں کی زیر نگرانی رہے گا۔ بعض صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں نے اپنے نمائندوں کی فہرستیں روانہ نہیں کیں لہٰذا ان کے لئے مجلس استقبالیہ کو ان کے کھانے کا انتظام عام باورچی خانہ میں کرنا پڑا۔

اخبار اسٹیٹسمین کے خلاف ایک لاکھ روپیہ کا دعوے

گورنر بنگال کے پرائیویٹ سکرٹری کی شہادت

کلکتہ ۷ دسمبر۔ گورنر کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر ولکنسن نے اخبار "اسٹیٹسمین" کے مقدمہ کی شہادت دی اور تسلیم کیا کہ سوراج پارٹی ہی ایسی جماعت ہے جو قریب ترین راہ سے ہندوستان کیلئے حکومت خود اختیاری حاصل کرنی چاہتی ہے۔ "سبھاش چندر بوس" نے "اسٹیٹسمین" کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کے سلسلہ میں ایک لاکھ روپیہ کا دعویٰ ہرجانہ کا دائر کیا ہے۔ فیصلہ محفوظ رکھا گیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

شیخ عبد القادر صدر منتخب کئے گئے ہیں

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ لیگ کا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو دہلی میں منعقد کیا جائے۔ اور شیخ عبد القادر بیرسٹر لاہور کو صدارت کے لئے منتخب کیا ہے۔

آل انڈیا خواتین کانفرنس

مہارانی بڑودہ کی صدارت

بڑودہ ۸ دسمبر۔ مہارانی چمنا بائی گیکواڑ آف بڑودہ نے آل انڈیا خواتین کانفرنس کی صدارت منظور کر لی ہے جو (اگر ۵ جنوری ۱۹۲۷ء کے بعد اس کے انعقاد کی تاریخیں مقرر کی گئیں) بڑودہ میں منعقد ہوگی۔ مہارانی آج کل کلکتہ میں اپنی لڑکی کے ساتھ ہیں۔

آل انڈیا صنعتی و تجارتی کانفرنس

کلکتہ ۸ دسمبر۔ آل انڈیا صنعتی و تجارتی کانفرنس کی انجمن استقبالیہ نے سر ڈنشا پیتیت کو صدر منتخب کیا ہے۔ یہ کانفرنس آئندہ دسمبر میں بڑے دن کے موقع پر منعقد ہوگی۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی فوری کانفرنس

ہندوستانی وفد کی امداد کا فیصلہ

مدراس ۸ دسمبر۔ ڈربن سے اخبار ہندو کے نام ایک بحری پیغام موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک فوری کانفرنس یہ فیصلہ کرنے کے لئے منعقد کی گئی کہ ہندوستانی وفد کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا جائے۔ کانفرنس مذکور نے ایک کمیٹی کا تقرر کیا ہے جو ہندوستانی وفد کی امداد کے لئے ایک بیان تیار کرے گی۔

مسٹر سی۔ ایف اینڈریوز نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹ دسمبر کا دن یوم الدعا کے طور پر منانا چاہئے۔ انہوں نے کمل شہری حقوق کا مطالبہ بھی کیا۔

کانفرنس میں آرک بشپ آف کنٹربری کی ہمدردی کا ایک خط بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

اسمبلی میں مسلم پارٹی کے قیام کی تجویز

لاہور ۸ دسمبر۔ "مسلم آؤٹ لک" لاہور مشورہ دیتا ہے کہ اسمبلی میں ایک مسلم پارٹی قائم کی جائے جو غیر سرکاری یورپینوں اور ہندوستانی افسروں سے مل کر کام کریں گے۔

پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس

لاہور ۹ دسمبر۔ جدید پنجاب کونسل کا اجلاس ۳ جنوری ۱۹۲۷ء کو ایوان کونسل لاہور میں منعقد ہوگا۔ حلف وفاداری لینے کے بعد صدر کا انتخاب کیا جائے گا۔ اس کے بعد ۵ جنوری کو کونسل کا اجلاس دوبارہ منعقد ہوگا۔

دار الحکومت

پھاٹک حبش خاں میں جلسہ

انگریز معاملات حجاز میں مداخلت نہ کریں

دہلی ۹ دسمبر۔ گزشتہ شب ایک جلسہ پھاٹک حبش خاں میں منعقد ہوا جس کے صدر مولانا ظفر علی خاں صاحب تھے اور جس میں مولوی اسمٰعیل غزنوی اور بعض دوسرے حامیان ابن سعود کی تقریریں ہوئیں۔ ایک تجویز منظور کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ انگریز معاملات حجاز میں دخل اندازی نہ کریں۔

کیا جاسوسی کا الزام ذاتی جھگڑا ہے؟

ایک مقرر نے اپنی تقریر میں خواجہ حسن نظامی اور مولانا محمد علی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں میں جو لڑائی ہو رہی ہے اس پر دوسری قومیں خندہ زن ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ کونسی لڑائی ہے جو مولانا محمد علی اور خواجہ حسن نظامی میں چھڑی ہوئی ہے۔ پبلک کو جہاں تک معلوم ہے وہ تو یہی ہے کہ مولانا محمد علی اور خواجہ صاحب کے درمیان کوئی ذاتی جھگڑا نہیں ہے۔ رہا خواجہ صاحب پر جاسوسی کے الزام کا معاملہ سو وہ کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ سب لوگ کہتے ہیں کہ اگر مولانا محمد علی اپنے اخبار میں لکھنا بھی چھوڑ دیں تو کیا ہوتا ہے خواجہ صاحب کا راز تو سب پر ظاہر ہو گیا۔ اب تو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے ہاتھ ہیں اور خواجہ صاحب کا دامن!

غرضیکہ اخبار میں بھی اس تقریر کا خلاصہ درج کیا گیا ہے سب پڑھ کر ہنس رہے ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

صوبہ کانگریس کمیٹی دہلی کے عہدہ داروں کا انتخاب

دہلی ۹ دسمبر۔ صوبہ کانگریس کمیٹی دہلی کے حسب ذیل اشخاص عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔

صدر ڈاکٹر انصاری۔ نائب صدر سردار نانک سنگھ۔ لالہ [illegible] اور پنڈت اندر سکرٹری۔ لالہ شنکر لال اور چودھری رگھوبیر نرائن سنگھ ممبران مجلس عاملہ۔ مسٹر آصف علی۔ پنڈت پیارے لال شرما۔ ڈاکٹر بابو رام گرگ۔ لالہ چترہاری لال اور رام کیول سنگھ۔

پنڈت گوپی ناتھ سنگھ۔ حکیم برج لال۔ چودھری دیے پال سنگھ۔ ڈاکٹر انصاری۔ لالہ شنکر لال۔ مسٹر آصف علی۔ پنڈت پیارے لال شرما۔ ڈاکٹر بابو رام۔ لالہ نرائن داس اور پنڈت اندر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے۔

پنجاب دہلی اور صوبہ متحدہ پر آریوں کا حملہ

مسلمان ہوشیار ہو جائیں

دہلی ۱۰ دسمبر۔ چونکہ ہندو قائدین اب شدھی کو مزید قوت پہنچانے کے لئے عام ہندوؤں میں از سر نو شورش برپا کرنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں اس لئے دہلی کی "دولت ادھار سبھا" کو جو سوامی شردھانند کی انجمن ہے حرکت میں لایا گیا ہے اور صوبہ متحدہ، پنجاب اور دہلی میں متعدد کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کانفرنسوں کا مقصد صرف پنچ ذاتوں کو بیدار کرنا اور ان کے اندر اجتماعی روح پھونکنا بتایا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ آریوں کے طرز عمل کو دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اجتماعات (زیادہ تر دیہاتی علاقوں میں) جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ پہلے سے باخبر ہو جائیں۔

ان کانفرنسوں میں سب سے پہلی کانفرنس ۱۱ اور ۱۲ دسمبر کو سوامی شردھانند کی صدارت میں رہتک میں منعقد ہوگی اور بہت سے "سوامی" اور "نند" اس میں شریک ہوں گے۔

۳۱ دسمبر کو یاد رکھو

ایک دن خدا کیلئے وقف کردو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشا یہ تعداد حاصل ہو جائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار بہم پہنچا سکتے ہوں پہنچایئے۔

مجھے آپ کے جذبہ دینی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

۷، ۸ اور ۹ جنوری ۱۹۲۷ء کو دوسری کانفرنس بھی رہتک ہی میں ہوگی۔ گوڑگانواں، حصار، جیند اور رہتک کے دیہاتوں کی ہوگی۔ بھائی پرمانند کو صدارت کی دعوت دی گئی ہے۔ ۲۱ فروری ۱۹۲۷ء ضلع گوڑگانواں کی دلت ادھار کانفرنس کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ یہ کانفرنس بلبھ گڑھ میں ہوگی۔ اس کی صدارت "شیر پنجاب" لالہ لاجپت رائے فرمائیں گے۔ متھرا، بلند شہر، علی گڑھ، میرٹھ اور دہلی میں بھی ان کانفرنسوں کے انعقاد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاریخوں کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سوامی شردھانند اب پھر اپنے پورے زور کے ساتھ فتنہ ارتداد کو زندہ کرنا چاہتے ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

سکھوں کا جلوس

مسجد فتحپوری کے سامنے سے گذرنے کا سوال

دہلی ۱۰ دسمبر۔ کل شام کو اس خبر سے عام طور پر جوش پھیل گیا تھا کہ سکھوں نے من حیث القوم یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر اس جلوس کو جسے وہ گرو تیغ بہادر کی سالگرہ کے موقع پر نکال رہے ہیں بازار فتحپوری کی طرف سے نکالنے کی اجازت نہ دی گئی تو وہ پولیس کے خلاف پر امن ستیہ آگرہ کریں گے۔ شام کو گوردوارہ سیس گنج (متصل فوارہ) کے قریب سکھوں کا بہت بڑا اجتماع تھا حتیٰ کہ راستہ رک جانے کے باعث جامع مسجد سے آنے والی ٹریمیں بھی الٹی واپس ہو رہی تھیں۔ یہ مجمع مغرب کے بعد تک بڑھتا رہا۔ یہ اندیشہ کیا جاتا تھا کہ کہیں سکھوں کے اصرار سے حکومت کے علاوہ مسلمانوں سے بھی کوئی جھگڑا نہ ہو جائے۔ سردار سردول سنگھ صاحب نے جو سکھوں کے ایک بہت بڑے لیڈر ہیں مولانا محمد علی صاحب کے ہاں جا کر ان کو یقین دلایا تھا کہ سکھ مسجد فتحپوری کے سامنے باجہ نہیں بجائیں گے۔ اور اس پر انہوں نے مسلمانوں سے یہ اپیل بھی کی تھی کہ اگر ستیہ آگرہ شروع ہو جائے تو مسلمان بالکل غیر جانبدار رہیں اور حکومت کا ساتھ نہ دیں۔

گوردوارہ کے اندر جو مشورہ ہو رہا تھا اس کے متعلق کسی قطعی فیصلہ کی اطلاع ہنوز نہیں ملی۔ البتہ یہ ضرور دیکھا گیا کہ بعض معزز سکھ موٹروں اور گاڑیوں میں چلے گئے۔ جلوس بغیر کسی قسم کے اصرار کے گھنٹہ گھر سے سیدھی سڑک ہوتا ہوا چاوڑی کو چلا گیا اور سنا گیا ہے کہ وہاں سے راستے سینما کے سکھوں کی درخواست پر راستے سے بدلا گیا۔ چاندنی چوک میں تماشائیوں کا اجتماع بہت تھا۔

(نامہ نگار خصوصی)

اصغری بیگم کے مقدمہ کا فیصلہ

سوامی شردھانند وغیرہ ملزمین بری کر دئے گئے

دہلی ۱۰ دسمبر۔ اصغری بیگم (حال شانتی دیوی) کا جو مقدمہ عدالت فوجداری میں کئی ماہ سے چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ عدالت نے تمام ملزمین کو چھوڑ دیا ہے اور نابالغ بچوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے اغوا کا جرم اصغری بیگم پر نہیں عائد ہوتا ہے جو کہ اپنی محبت کے باعث ان کو ساتھ لانے پر مجبور تھی۔ البتہ مستغیث ان کے حصول کے لئے عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

مسجد خانم کے مقدمہ کا فیصلہ

مجرموں کو سزا

مسجد خانم کو مسمار کرنے والوں کا مقدمہ ایک عرصہ سے چل رہا تھا مسٹر [illegible] اسپیشل مجسٹریٹ نے لسٹن سروپ و [illegible] جو دہلی کے معزز دولت مند خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اس جرم کے مجرم ثابت ہوئے اور دونوں کو چھ چھ ماہ قید اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

دہلی میں قومی جلسے

مفصل پروگرام

مولوی طفیل احمد صاحب آنریری جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مطلع فرماتے ہیں "امسال آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس یعنی مسلمانوں کی سب سے بڑی تعلیمی مجلس کا سالانہ اجلاس دہلی میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ سالہا سال کی مسلسل کوششوں کے بعد ہندوستان میں مسلمان خواندوں کی تعداد دیگر اقوام سے اب بھی نصف سے کچھ ہی زیادہ ہے جس میں اضافہ کرنا اشد ضروری ہے۔ امید ہے کہ اس موقعہ پر برادران اسلام کثیر تعداد میں شریک ہو کر اپنی قوم کی فلاح و ترقی کی تجاویز پر غور کریں گے۔ تعلیمی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے ممبری کی فیس پانچ روپیہ اور وزیٹری کی فیس دو روپیہ ہے۔ ممبروں کو تجاویز پیش کرنے اور ان پر تقریر کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور اُن کی خدمت میں جلسہ کی مکمل رپورٹ بھیجی جاتی ہے۔ وزیٹر صرف اجلاس میں شریک ہو سکیں گے۔ ممبر اور وزیٹروں سب کے قیام کا انتظام کانفرنس کیمپ میں ہوگا جو اجمیری دروازہ کے قریب عربک ہائی اسکول میں قائم کیا جائے گا۔ تنظیم اور سود مند کانفرنس کی شرکت کے لئے جو اس زمانہ میں منعقد ہوں گی کوئی فیس نہ ہوگی۔ جملہ مہمانوں کے لئے کھانے کی فیس ۸ آنہ اور ۶ آنہ فی وقت ہوگی۔ دہلی کے بڑے ریلوے جنکشن پر مہمانوں کے استقبال کا انتظام ہوگا۔ جن اصحاب کو کانفرنس میں تجاویز پیش کرنی ہوں وہ نیاز مند کے پتہ سے علی گڈھ ارسال فرمائیں۔ اس موقعہ پر حسب تفصیل قومی جلسے دہلی میں منعقد ہوں گے۔

۲۶ دسمبر		تنظیم کانفرنس
۲۷ دسمبر	دن میں	ایجوکیشنل کانفرنس
۲۷ دسمبر	شب میں	اُردو کانفرنس
۲۸ دسمبر	دن میں	ایجوکیشنل کانفرنس
۲۸ دسمبر	شب میں	مشاعرہ اُردو کانفرنس
۲۹ دسمبر	صبح	ایجوکیشنل کانفرنس
۲۹ دسمبر	سہ پہر و شب	سود مند کانفرنس
۳۰ و ۳۱ دسمبر		مسلم لیگ

دہلی ۱۰ دسمبر۔ شیخ محمد صدیق صاحب وکیل و سکرٹری مجلس استقبالیہ مسلم لیگ اطلاع دیتے ہیں کہ پنڈال تیار ہو رہا ہے اور اپیل کرتے ہیں کہ مجلس استقبالیہ کے لوگ ممبر بنیں۔

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

میراثی قوم کی حقیقت

کرمی اڈیٹر صاحب "الجمعیۃ" السلام علیکم

میراثی قوم میں گو ابتدا سے یہ خبر چلی آرہی ہے کہ یہ قوم عربی النسل اور خاندان قریش سے ہے۔ مگر عرصہ دو سال سے میراثی قوم کے اس دعوے نے دنیا میں ایک عجیب کھلبلی مچادی ہے ہندوستانی مسلمان جو اس تفرقہ کے باعث بحر ضلالت میں مستغرق ہوگئے ہیں پیچ بہ جبیں ہو رہے ہیں۔ اور میراثی قوم کے اس دعوے کی زبردست مخالفت کرتے ہیں۔ انجمن قریشیان ہند امرتسر نے ایک نوٹس بذریعہ وکیل میراثی قوم کی انجمن جمعیت القریش پنجاب امرتسر کو اس امر کا دیا تھا۔ کہ یا تو قریشیت کا دعوے واپس لیلو۔ یا ثبوت دو۔ ورنہ تم پر دعوے دائر کیا جائیگا۔ ایسے طبقہ کے لئے۔ جو تاریخ دانی سے بے بہرہ اور محروم ہیں۔ بندہ اختصاراً کچھ عرض کرتا ہے جو امید ہے کہ معترضوں کے اطمینان کے لئے مجرب نسخہ ثابت ہوگا۔

(۱) لفظ میراثی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں میراث والا۔ یا میراث کا تقسیم کرنیوالا۔ ان ہر دو معنوں پر بندہ نہایت مختصر الفاظ میں روشنی ڈال دیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عربی زبان کا لفظ عربی اقوام کے سوائے دوسری قوموں پر کیسے عائد ہوسکتا۔ ہندوستانی اقوام کے تمام نام ہندی سنسکرت۔ یا پنجابی وغیرہ زبانوں میں ہیں۔ اگر میراثی قوم بھی ہندوستانی ہوتی۔ تو لازمی تھا کہ اس قوم کا نام بھی ہندوستانی زبان میں ہوتا۔ اس قوم کا نام عربی زبان میں ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ قوم عربی النسل ہے۔

(۲) ہندوستان کی تمام وہ اقوام جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئی ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمان دونوں میں ملتی ہیں مثلاً جاٹ۔ راجپوت۔ کہار۔ چوہڑ۔ حجام۔ ترکھان موچی وغیرہ مگر اگر آپ گہری تحقیق اور انصاف سے کام لیں گے تو آپ کو میراثی قوم تمام کی تمام مسلمان ملے گی۔ ہندو ہرگز نہیں ملیگی اگر یہ بھی ہندوؤں سے مسلمان ہوئی ہوتی تو لازمی طور پر ہندو میراثی ہندوستان میں موجود ہوتی۔

(۳) ہندوستانی اقوام کی تمام گوتیں۔ جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئی ہیں بدستور ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں میں ملتی ہیں مثلاً برہمن۔ ڈہڈیچ۔ سندہو۔ ہنجرا۔ ورک۔ چیمہ۔ گل۔ باجوے۔ اروڑے۔ بانڈے وغیرہ تمام اقوام ہندوں اور مسلمانوں میں بدستور ملتی ہے۔ مگر میراثی قوم کی کوئی گوت ہندوؤں میں نہیں ملتی۔ مثلاً بوسلہ۔ چومیٹر۔ غوریہ (گوریہ) موگھڑ۔ کتو۔ کلیلہ۔ بھیٹ۔ ونگی وغیرہ گوتیں ہندوؤں میں بالکل نہیں پائی جاتیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہ قوم ہندوستانی نہیں ہے۔

(۴) بعض مورخین کا خیال ہے کہ میراثی برہمنوں میں سے ہیں۔ اور بعض کا خیال ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کی رپورٹ ہے کہ میراثی تمام کے تمام عربی النسل نہیں جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے بلکہ ان میں سانسی بھی مخلوط ہیں۔ جو ان کے ہم پیشہ ہونے کے باعث مسلمان ہوکر ان میں مخلوط ہوگئے ہیں

خیال اپنا اپنا پسند اپنی اپنی

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مورخین برائے نام ہی مورخ ہیں اگر کوئی میراثی مورخ ہوتا تو ایسے بے بنیاد خیالات کا خاکہ ہرگز نہ کھینچتا۔ بندہ اختصاراً اس کی تردید کرتا ہے۔

بموجب ثبوت ۳ اگر میراثی برہمنوں میں سے ہوتے تو لازمی تھا کہ ان کی گوتیں برہمنوں سے ملتی جلتی ہوتیں۔ مگر برہمنوں اور میراثیوں کی گوتیں بالکل مختلف ہیں۔ برہمنوں کی گوتیں مندرجہ ذیل ہیں۔ بھانکا۔ بھاردواج۔ گوڑ۔ سارست۔ بھرگاگر۔ مدن وغیرہ۔ اور میراثیوں کی گوتیں مندرجہ بالا ہیں جو ثبوت ۳ میں عرض کی جاچکی ہیں۔ جو آپس میں بالکل لگا نہیں کھاتیں۔

(ب) اسی طرح سانسیوں کی گوتیں صرف دو ہیں سنگھا اور بھیرا۔ جو بدستور زمینداروں میں دونوں گوتیں پائی جاتی ہیں۔ جس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا تو زمیندار سانسی ہیں یا سانسی زمیندار ہیں۔ مگر یہ سانسیوں کی دونوں گوتیں میراثی قوم میں بالکل نہیں پائی جاتیں جس سے ثابت ہوا کہ میراثی قوم میں سانسی بالکل مخلوط نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ یہ عربی النسل ہیں۔

بہرحال مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ میراثی قوم عربی النسل ہے۔

آپکا خادم شہزادہ آزاد سمبڑیالی۔ حال لائلپور

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

دسمبر ۱۹۲۶ء میں

امسال دہلی کے معزز مسلمانوں نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کو اپنے سالانہ اجلاس کے لئے دہلی مدعو کیا ہے اور امید ہے کہ کانفرنس کمیٹی کے ممبر شکریہ کے ساتھ اس دعوت کو قبول کریں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کانفرنس کا سالانہ اجلاس حسب معمول کرسمس کی تعطیل یعنی دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ دہلی ہر لحاظ سے اجلاس کانفرنس کے لئے مناسب موزوں مقام ہے اسکو ایک خاص تاریخی عظمت اور مرکزی اہمیت حاصل ہے اور ایسے موقع پر دیکھا گیا ہے کہ قریباً ہر حصہ ملک کے مسلمان وہاں بآسانی پہونچ گئے ہیں۔ نیز ہندوستان کا قدیم و جدید پایہ تخت ہونے کی وجہ سے اکثر مسلمانان ہندوستان کی مختلف ضرورتیں دہلی سے متعلق ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ موسم سرما میں بہت سے دیگر وجوہ سے وہاں بیرونی جماعتوں اور مختلف طبقات کے مسلمانوں کا کافی مجمع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ زندہ دلان پنجاب کے بھی دہلی سے خاص تعلقات ہیں۔ ان وجوہ سے قوی امید ہے کہ برادران اسلام کا شاندار اجتماع کانفرنس کے اجلاس میں ہوگا جو اخوت اسلامی کا مظہر ہوگا۔

بدقسمتی سے دہلی اور اطراف دہلی میں تعلیمی حیثیت سے مسلمان اب تک پستی کی حالت میں ہیں۔ نومسلم اقوام بھی جو زیادہ تر دہلی کے قرب وجوار کے اضلاع و قصبات میں آباد ہیں عام طور پر اسلامی تعلیم اور جدید تعلیم سے بیگانہ ہیں اور ان کی اس کمزوری و جہالت سے فائدہ اٹھاکر ارتداد کی کوشش کی جارہی ہے۔ چنانچہ دہلی کے چاروں طرف فتنہ ارتداد کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ ان نومسلم اقوام کے نمائندوں کو کافی تعداد میں اجلاس میں مدعو کیا جائے۔ اور مسلمانان دہلی کے مشورہ و اعانت سے ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے مناسب تدابیر سوچی جائیں۔ اسی سلسلہ میں خاص دہلی اور اطراف دہلی کے عام مسلمانوں کی تعلیم میں آسانی بہم پہونچانے کے خیال سے اینگلو عربک اسکول دہلی کو جو حال میں انٹرمیڈیٹ کالج بنا دیا گیا ہے ترقی دینے اور مکمل کالج بنانے کی سعی کی جائے گی۔ ابھی تک اس کالج میں سائنس کی تعلیم کا مطلق انتظام نہیں ہے۔ جس کی شدید ضرورت ہے لیکن ان تمام توقعات میں اسی وقت کامیابی ہوسکتی ہے جب برادران اسلام کثرت سے آئندہ اجلاس میں ممبر و وزیٹر کی حیثیت سے شریک ہوکر اپنی قوم کی تعلیمی ضرورتوں پر غور کریں اور عملی حصہ لیں اور ہم کو امید ہے کہ وہ ایسا ہی کرینگے۔

محمد حبیب الرحمن خان شروانی

آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ

ضرورت

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و ہر قصبہ میں دیانت دار اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے کمیشن معقول دیا جائیگا

درخواستیں بنام منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی آنی چاہئیں

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام وصوفیائے عظام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گزشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصلی مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث و اقوال اولیاء و حکماء کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مبسوط دیباچہ اور ساتھ ہی فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے۔ اسکا اندازہ کتاب دیکھنے سے معلوم ہوگا لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم بڑے سائز کے ... صفحات قیمت ... جلد ... اور جلد کیلئے ... علاوہ محصولڈاک۔ وعدہ۔ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس دئے جائینگے فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:-

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار۔ لاہور

۸ آنے سالانہ

یعنی تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑہانے پر صرف کرسکتے ہوں تو اسی وقت سے دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ مولوی کے خریدار ہوجائیے یہ ... سائز پر شائع ہوتا ہے ... صفحات ... ہر مہینے ... ہی خطبہ ہوتا ہے ... صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے ... تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ہے ... صفحہ میں تاریخی قصہ ہوتا ہے اور باقی صفحات میں مذہبی علمی سیاسی اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں۔

ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شائع ہوتا ہے جسکی لاگت ... سے زیادہ ہوتی ہے اسکی قیمت ... مولوی کا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے ... سال بھر کے پرچوں کے کاغذ کی قیمت بھی ... سے زائد ہوتی ہے ... بھیجئے ... اور جب چاہے ہمارا مال واپس ... واپس لے لیجئے

ملنے کا پتہ:- منیجر رسالہ مولوی دہلی

بخشی پاکٹ جنتری سنہ ۱۹۲۷ء

لاجواب چھپائی۔ انمول لکھائی۔ بیش قیمت کاغذ۔ اور نادر الوقت مضامین کے ساتھ چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ قیمت آدھ آنہ محصول آدھ آنہ۔ مکتب فروشوں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے نرخ نامہ طلب فرمائیے۔ المشتہر

منیجر بخشی جنتری پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

جمعیۃ علمائے ہند وفد حجاز کی رپوٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات مع کے معتبر واقعات حجاز کی دینی وسیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے متحدہ متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجاز کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شایع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضایع نہ ہوجائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔

چندہ:- سالانہ ... ششماہی ...

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تین برس کے عرصہ سے بعض لاکھوں کی تعداد میں اس عجیب و غریب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھاچکے ہیں۔ دس دس بیس بیس برس کے پرانے مرض کو بحکم خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر دیتی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبت کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتا ہے۔ بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو سستی پیدا ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرکے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی چہرے پر بے رونقی دور کرکے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگاکر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول علاوہ

تازہ شہادت:- جناب سید ولایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگاچکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرماکر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے

ملنے کا پتہ:- ایس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولا اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش بمبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ... کہ آپ کی تمام بیگمات کو دور کر ... لعنۃ اللہ علی الکاذبین ... لطف شباب کا ... اشتہار ...

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

اس طلاء کی ... اصلی قوت ... خون صالح پیدا ہوکر ... طاقت ... استعمال ... ہماری ...

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی گھر ... گنج ... لکھنؤ

نمک سعدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعدی منگاکر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار آنہ محصولڈاک علاوہ

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ

بشیر اسٹور پشاور

ہندوستان بھر کے حکما اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکما اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفردات دوا ملنے کی ہمیشہ سے ایک دقت اور شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دارو مدار کسقدر دوا پر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہجات ورق طلائی ونقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور بسار ہٹہ تھوک و خوردہ بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کرکے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط وکتابت کا پتہ

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

تسری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن۔ قمیض کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافہ اور چادر ورومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیئے نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

دوکان سندر پاپٹی ۵۶ کلکتہ

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کردیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیر نا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ۔ المشتہر

منیجر بیر نا آفس نمبر ۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

مفت!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آٹھ برس سے ہم کا ایک پھایا سفید داغ بلا قیمت آرام کردیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴ر) بھیجئے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے بھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ ... برس سفید بھی سفید ... جذام کے مریض بھی بذریعہ علاج آرام کئے جاتے ہیں۔ مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ ... آدمی اسی وقت ... لگتا ہے۔ قیمت ایک پیکٹ کا آٹھ آنہ (۸ر) ڈاک محصول تین آنہ (۳ر) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴ر) بھیجئے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ... چھوٹی شیشی کی قیمت ... پھول عورتوں اور ... بیماریاں اور جنون اور مرگی وغیرہ ... ہماری تصویر دار ... فہرست مفت منگاکر ملاحظہ فرمائیں۔ المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیرسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:- راج وید کلکتہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴	دہلی یوم شنبہ ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء	نمبر ۴۳

آل انڈیا نظام کانفرنس

کا

خطبۂ صدارت

(از جناب عبد القدیر صاحب قادری بدایونی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضور نظام اور وائسرائے کی خط و کتابت

مولانا نے حضور نظام کا خط اور لارڈ ریڈنگ کا جواب نقل کرنے کے بعد فرمایا۔

بجائے اس کے کہ وائسرائے بہادر سرکار عالی کے تحریر فرمائے ہوئے معاملات پر نظر ڈالتے اور اس کے جواب کی طرف توجہ فرماتے ... معاملات میں بھی حق مداخلت ہے اور دیانت دکن کا مسئلہ بھی ملک معظم کی منظوری کا محتاج ہے۔ اگر زمانہ سے زائد غور کیجئے ...

اور کیا وہ سب جملہ کا یہ مطلب ہے کہ معاہدہ ہوا ہو حکومت کا طرز عمل جو ہے وہ سب سے بڑھ کر معاہدہ ہے۔ اچھا تو کیا لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند مسٹر لارڈ ہارڈنگ ...

نظام عمل

حضرات! سوال یہ ہے کہ وہ کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے جس سے خطرناک صورت حال کی اصلاح ہو سکے ...

یاد رکھنا چاہیے کہ عنقریب صغیر ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹنے والے ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ واقعات کی روشنی میں ایسا ثابت نہیں ہوگا۔ ہم کو قومی روایات دیکھتے ہوئے یقین کرنے ...

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے
رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی مجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان

فائدہ نہ ہو تو اعلانات و قانونی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنے والے کو ایک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ یہ وہی خضاب ہے جسکو اسپیشل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ... چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲؍ چار شیشی ... محصول ...

اکسیر دوام

بغیر کسی تکلیف اور مطب کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے ... قیمت ... محصول ...

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ... ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ... قیمت ایک تولہ ... محصول ...

عروس زندگی

علمی، ادبی، اخلاقی بھی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب مع صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب بیان سحر الہی، عبارت شستہ زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست، روایات صحیح، حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ...

(۲) الجمال و الکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بے مثال تفسیر۔ لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و حقائق۔ یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ...

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین جس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق سے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب کہا گیا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ... جلد دوم ... محصول علاوہ ... ملنے کا پتہ:

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہی مرہم سے آرام

اگر ہماری تیار کردہ دوا ایک دن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو ... قیمت فی بکس تین روپے ...

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لا تعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں، دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں، بھی پوری کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے بالکل کمزور اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں ... پیدا ہوتی ہے ... قیمت ...

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا پن ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ...

سفوف مراد جنتری ۱۹۲۷ء ... مفت ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

اگر آپ کو لائق لڑکا یا لڑکی کی ضرورت ہے تو ۸؍ کا ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل پر خط لکھیے۔ خط و کتابت پوشیدہ رہیگی۔ کامیابی یقینی اور لازمی ہے۔

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

امساک پیدا کرتی ہے۔ یہ دوائی جتنی دیر منہ میں رکھیگا انزال ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں ہزاروں فوائد رکھتی ہے۔ قیمت فی گولی ... محصول ...

طلائے نادر

جلوق اور کمزور مریضوں کی رگوں میں جسقدر نقائص پیدا ہو جاتے ہیں ایک ہی ہفتہ میں بلا تکلیف دور کر کے اصلی اور قدرتی حالت پر لے آتا ہے۔ درازی اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے۔ ہر عمر ہر موسم میں مفید ہے۔ فی ڈبیہ ۳؍ (تین روپے)۔

اکسیر جریان

جریان نیا ہو یا پرانا۔ اس دوائی کے چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵؍ (پانچ روپے)۔

منیجر دار التجربات منصل پل نخاس لکھنؤ

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کا غذ خاکی چکنا ہے۔ ۲ جلد قیمت ... مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ ... مصارف بر مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبول کاغذ خاکی قیمت ۲۲ ...

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۱۵ ...

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر ... قیمت ۸۳ روپیہ۔

تفسیر الکبیر للفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳ ...

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴ بمبئی ۹

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲ — تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ — ید اللہ علی الجماعۃ

دہلی

مدیر مسئول محمد مخصوصی — ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۴ — دہلی یوم شنبہ ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء — نمبر ۴۳

آل انڈیا نظام کانفرنس کا خطبۂ صدارت

(از جناب عبدالقدیر صاحب قادری بدایونی)
(گذشتہ سے پیوستہ)

حضور نظام اور وائسرائے کی خط وکتابت

مولانا نے حضور نظام کا خط اور لارڈ ریڈنگ کا جواب نقل کرنے کے بعد فرمایا۔

بجائے اس کے کہ وائسرائے بہادر سرکار عالی کے تحریر فرمائے ہوئے معاہدات پر نظر ڈالتے اور اس کے جواب کی طرف توجہ فرماتے یہ حقوق جتانے لگے کہ سرکار برطانیہ کو اندرونی معاملات میں بھی حق مداخلت ہے اور وراثت دکن کا مسئلہ بھی ملک معظم کی منظوری کا محتاج ہے۔ اگر زمانہ سے زیادہ غور کیجئے اور بعید سے بعید احتمال کو پیش نظر رکھئے تو اس جواب کا اس خط سے یہ تعلق ہو جاتا ہے کہ اگر سرکار نظام نے مطالبہ برار کو ترک نہ کیا تو ہمارے پاس انکو مرعوب کرنے کے اور بھی ذرائع ہیں۔ وائسرائے بہادر احسان جتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ریاستوں کے بیرونی خطرات سے حفاظت اور اندرونی فساد سے مامون برٹش پناہ ہی کا ثمرہ ہے کیا کوئی لارڈ موصوف سے سوال کر سکتا ہے کہ فرانسیسیوں کے اخراج اور سلطان ٹیپو کی شکست سے جو ثمرات برٹش حکومت کو ملے اس میں سرکار نظام کی امداد و اعانت کو کہاں تک دخل ہے۔ اور کیا لارڈ موصوف اس سوال کی اجازت دیں گے؟ سارے خط میں دو ہی چیزیں ہیں ایک ۱۸۶۲ء کی سند دوسرے یہ جملہ کہ معاہدات کے علاوہ بھی انگریزی حقوق برتری ایک وجود رکھتے ہیں۔ ۱۸۶۲ء کی سند کے متعلق ہم بہت کچھ کہہ سکتے ہیں لیکن اسوقت صرف اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں کہ کیا اس سند سے لارڈ ولزلی کے معاہدہ کی تنسیخ مقصود تھی جس میں ایک شرط صاف یہ درج ہے۔ کہ نظام اپنی رعایا اپنی اولاد اپنے خاندان کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں ان میں آزاد ہیں۔

اور کیا وہ سب جملہ کا یہ مطلب ہے کہ معاہدہ ہوا یا نہو حکومت کا طرز عمل جو ہے وہ سب سے بڑھکر معاہدہ ہے۔ اچھا۔ تو کیا لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند مسٹر لارڈ ہارڈنگ سے دریافت کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ ان کے دور حکومت میں غفران مکان اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں کی وفات حسرت آیات کے بعد جب تخت حیدرآباد دکن پر اعلیٰ حضرت ہز اگزالٹڈ ہائنس نواب میر عثمان علی خاں خلد اللہ ملکہ جلوہ افروز ہوئے تھے تو یہ تخت نشینی حسب رواج خاندان آصفیہ امرائے دولت وارکین ریاست کے ہاتھوں عمل میں آئی تھی یا کرنل پنہی رزیڈنٹ اور لارڈ ہارڈنگ کے استصواب کے بعد مسند نشینی ہوئی تھی۔

گر لارڈ ریڈنگ کو اپنے لائق اور ہر دلعزیز پیشرو سے سوال کرنے میں کچھ زحمت نہ ہو تو شاید انکو اطمینان بخش جواب ملجائے اور وہ خود ہی اپنے جواب کو نا درست تصور کرنے لگیں یہی نہیں۔ کہ لارڈ ہارڈنگ کو لارڈ ریڈنگ کے طرز عمل سے اتفاق نہ ہوگا۔ بلکہ اور متعدد وائسرائے بھی نہ تو ۱۸۶۲ء کے سند کا وہ مطلب سمجھے جو لارڈ موصوف کے دماغ میں آیا ہے اور نہ اس خیالی برتری کو معیار عمل بنا سکے۔ جو لارڈ ریڈنگ کا مطمح نظر معلوم ہوتی ہے۔ جو حضرات لارڈ منٹو کی تقریریں جو انہوں نے دعوت کے موقع پر ریاست ہائے ہند میں فرمائی تھیں سن چکے ہیں وہ ہمارے بیان کی تصدیق کریں گے۔

بہرحال ہمارے خیال میں چونکہ یہ بات آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہے کہ حضور پر نور کا خط دکن کی تاریخ میں ہمیشہ سنہرے حرفوں سے لکھا جائیگا۔ اور لارڈ ریڈنگ کا جواب ہر ہندوستانی کے قلب میں تیر نیم کش کی طرح دیر تک اپنی خلش قائم رکھیگا۔

نظام عمل

حضرات! سوال یہ ہے کہ وہ کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے جس سے خطرناک صورت حال کی اصلاح ہو سکے۔ اور ریاست ابد مدت حیدرآباد فرخندہ بنیاد کی موجودہ پوزیشن جو باعتبار سابق کم سے کم ہے۔ بحالہ باقی رہ سکے جو تمام مسلمانان ہند کی موت و حیات کا مسئلہ ہے۔

ہمیں اس امر کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ برادران وطن اس جدوجہد میں ہمارا کہاں تک ساتھ دیں گے۔ اور کس حد تک ہم سے شرکت عمل رکھیں گے۔ اس لئے کہ اگر ہم ساتھ یہ بات کرہ کہ مسلمان گورنمنٹ ہند کی اس پالیسی پر اثر نہیں ڈال سکتے جو کسی رزیڈنٹ کی عصبیت کی پالیسی وائسرائے کی تنگ مزاجی کا نتیجہ ہو تو ہمکو دیکھنا تو چاہئے لینا چاہئے اور

باور کرنا چاہئے کہ ہم عنقریب صفحہ ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹنے والے ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ واقعات کی روشنی میں ایسا ثابت نہیں ہوگا۔ ہمکو قومی روایات دیکھتے ہوئے یقین کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں کہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔

میں ہندو مسلم اتفاق کا حامی رہا ہوں۔ اور اب بھی حامی ہوں اور ہر وہ شخص جو ہندوستان کے لئے مکمل آزادی کا خواہشمند ہے وہ ہندو مسلم اتفاق کا حامی ہوگا۔ مگر اس طوفان اتحاد کے زمانہ میں بھی میں نے مسلمانوں کے ان اعمال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے جو اتحاد کے غلو میں کئے گئے اور جن سے ہمارے مذہبی توہین ہوتی تھی۔ مسجد کے ممبروں پر ہندوؤں کا چڑھایا جانا خود مسلمانوں کا قشقہ لگانا وغیرہ وغیرہ یہ بدترین اعمال تھے جو ہندوستانی مسلمانوں کے دامن پر بحیثیت مسلمان ہونے کے اب تک بدنما داغ ہیں۔

بہرحال وہ مسائل جو ہندوستانی سیاست میں ایک خصوص پہلو رکھتے ہیں اور اگرچہ غائر نظر کے بعد مشترکہ ہند پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ لیکن بظاہر اس کا تعلق مسلم جماعت ہی سے ہے۔ تو میری غیرت ملی کا یہی تقاضا ہے کہ ان امور میں صرف خدا کے فضل پر بھروسہ کرنے کے بعد اپنی مسلم جماعت پر اعتماد کرنا چاہئے۔ ہاں اگر برادران وطن خود شرکت عمل کے لئے تیار ہوں اور صلح و محبت کا ہاتھ بڑھائیں تو ہمکو بھی انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

مسلم جماعت کو کام میں جو دقت پیش آتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمان طرح طرح کی فرقہ بندیوں میں مبتلا ہیں۔ مذہبی اعتبار سے ہی ان میں کچھ کم تفریق جماعت نہیں ہے۔ اور سیاسی اختلاف کے متعلق تو میری یہ رائے ہے کہ سیاسی آرا کی تعداد اسی قدر ہے جسقدر سیاست دانوں کی شمار ہے۔ گویا ہر شخص اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائے ہوئے ہے مگر نہایت مسرت اور کمال انبساط کے ساتھ میں بلا خوف تردید عرض کرونگا کہ ایک اور صرف یہی ایک مقصد وحید ایسا ہے جس میں مسلمانوں کی تمام جماعتوں اور تمام فرقوں کی ایک ہی رائے ہے۔

آل پارٹیز حجاز کانفرنس منعقدہ لکھنؤ میں جب حضور اقدس و اعلیٰ کے شکریہ کا ریزولیوشن پیش ہوا کہ حضور ممدوح نے اپنے چیف انجینیر کو ان مقامات مقدسہ اور آثار متبرکہ کا تخمینہ بنانے کے لئے روانہ فرمایا ہے جن کو وحشی نجدیوں نے برباد کر دیا ہے تو میں نے دیکھا کہ حضور ممدوح کے شکر گذاروں کی فہرست میں جس طرح عالیجناب راجہ صاحب جہانگیرآباد اور عالیجناب سر مہاراجہ محمود آباد جیسے محترم سرکاری اعزاز یافتہ حضرات

(باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اہل کمال کی تصنیفات کا اسلوب نرالا۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین بین۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست ہر ذی علم کو ان کی قدر۔ ہر ایک کے دل میں ہو اور ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا بہترین مرقع۔ تیمت بلا محصول

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی۔ قیمت بلا محصول

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین صلعم

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر رحمۃ للعالمین عطار دروازہ پٹیالہ

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا دوپٹہ خوب آتا ہے — جس سے دنیا کے حسینوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی مخفی نجات — مژدہ شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۲۱ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان

دوا کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

بال اکسیر

سرمہ اکسیر چشم

عروس زندگی

اکسیر دوام

ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار — ہندی مفت طلب کریں

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ کی دوا

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی بھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کارنگ خانی ریشمی ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت سطریں مثل موتیوں کی لڑی کے ہیں ایک مسلمان کا دل دیکھکر لوٹ لینا چاہتا ہے۔ صحت میں محکمہ سرکاری استنبول کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک لفظ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر وحضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۷ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۲ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصارف ۹۔۰۔۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۰ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے کاغذ کارنگ خانی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ خانی چکنا ہے۔ ۲ جلد ہیں قیمت ۵۔۰۔۰ مصارف بر مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۹ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصارف بر مشتری۔

رد المختار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی خانی کاغذ قیمت ۲۳۔۸۔۰

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع بیری مصر ۱۵۔۰۔۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳۔۸۔۰

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۔ بمبئی نمبر ۹

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور ان داد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں۔ جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں۔ پوری کر دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے بالکل کمزور اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نامردی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دیتی ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک ۲ محصول ۶۔ چالیس خوراک مع محصول ۱۰۔

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آ گیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا پن ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص ۔۔۔ محصول ۔۔۔ درجہ عام ۔۔۔ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۔۔۔ محصول ۱۰۔

سفوف مراد جنتری ۱۹۲۷ء جس میں بیشمار علمی ادبی اور اخلاقی مضامین کے علاوہ ہندوستان کی ہر ایک ریلوے لائنوں کے ہر ایک اسٹیشن کا حال درج ہے مفت طلب کریں۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

اگر آپ کو لائق لڑکا یا لڑکی کی ضرورت ہے تو ۱/ کا ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل پر خط لکھئے معلومات کتابت پوشیدہ رہیگی۔ کامیابی یقینی اور رازداری۔

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

امساک پیدا کرنے کی بے نظیر دوائی جتنی دیر چاہیں رکیگی۔ انزال ممکن نہیں۔ علاوہ امساک ہونے کے ہزاروں فوائد رکھتی ہے۔ قیمت فی گولی ۔۔۔ محصول

طلائے نادر

جلوق اور کمزور مریضوں کی رگوں میں جسقدر نقائص پیدا ہو جاتے ہیں ایک ہی ہفتہ میں بلا تکلیف دور کرکے اصلی اور قدرتی حالت پر لے آتا ہے۔ درازی اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے ہر عمر ہر موسم میں مفید ہے۔ فی ڈبیہ ۳ (تین روپے)۔

اکسیر جریان

جریان نیا ہو یا پرانا۔ اس دوائی کے چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے قیمت فی ڈبیہ (پانچ روپے)۔

منیجر دار المجربات متصل پل نخاس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۲ جمادی الاخر ۱۳۴۵ھ

خواجہ حسن نظامی کے چند سوالات اور الزامات

خواجہ حسن نظامی صاحب اپنی تحریر سے مسلمانوں میں جو کچھ کہنا چاہتے تھے کہہ چکے۔ ان کے متعلق معاملات سے جو شخص اصل معاملہ کو الجھانے اور عام مسلمانوں کو غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے کے لیے چھیڑے جارہے ہیں۔ [illegible]

اس کی نسبت مسٹر محمد علی اور ان کے حمایتی اخبارات الامان اور الجمعیۃ اور اخبار مدینہ و خلافت نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔ نہ اپنے اخباروں میں میرے سوال کا ذکر کیا۔

آگے چلکر خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

اب میں علماء سے سوال کرتا ہوں اور برابر سوال کرتا رہوں گا کہ وہ مسٹر محمد علی کے ان کفریہ کلمات کے بارے میں خاموش کیوں ہے۔ کیا وہ کعبہ و قرآن کے ٹھوکر مارنے کو پسند کرتے ہیں اور کیا وہ مسٹر محمد علی سے اسقدر ڈرتے ہیں کہ ایسے الفاظ سنکر بھی ان کی زبان مسٹر محمد علی رامپوری کے خلاف حرکت نہیں کرسکتی۔ خاص کر علماء کے اخبار الجمعیۃ سے سوال کیا جاتا ہے کہ اس کے دل میں ایمان باقی ہے یا گم ہوگیا۔ اور اس کے دل میں شریعت و اسلام کی عزت برقرار ہے یا نابود ہوگئی۔ وہ خدا پرستی سکھاتا ہے یا مرحوم پرستی وہ کعبہ و قرآن کی عظمت کو مقدم رکھتا ہے۔ یا مسٹر محمد علی رامپوری کی عزت و عظمت کو۔

جواب میں عرض کیا جاتا ہے کہ الحمد للہ ہمارے دل میں ایمان موجود ہے اور نہ ہوتا تو یقیناً آج ہم ذاتی تعلقات اور ذاتی مصالح کی خاطر آپ کے "حمایتی" ہوتے۔ ہمارے دل میں شریعت و اسلام کی عزت برقرار ہے اور اس کی عزت کے مقابلہ میں نہ آپ کی عزت عزیز ہے نہ مولانا محمد علی کی۔ نہ اپنی اور نہ کسی اور کی۔ ہم خود بوتی کانفرنس میں موجود نہیں تھے اس لیے اصل الفاظ ہم نے نہیں سنے۔ لیکن معتمد و معتبر آدمیوں سے ہم نے اس کی تحقیق کی جن میں خصوصیت کے ساتھ مولانا حسرت موہانی قابل ذکر ہیں۔ کیونکہ ہم انکو معتبر ترین راوی سمجھتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ اس بیان میں کعبہ کو ٹھوکر مارنے کا فقرہ آپ کی ایجاد ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ البتہ باقی حصہ لفظاً نہیں بلکہ معنیً صحیح ہے۔ لیکن ایک پوری تقریر میں سے مجرد دو چار الفاظ نقل کرکے اپنر حکم لگانا دیانت کے خلاف ہے۔ ہر لفظ کے متعلق دیکھنا چاہیے کہ کس موقع و محل کہا گیا تھا۔ اور قائل جس کے متعلق ہمیں معلوم ہے کہ مسلمان ہے اس کا مطلب سمجھنے کیا ہو سکتا تھا۔ اس اصول کے مطابق جو فقہائے امت کا معمول رہا ہے۔ جب ہم نے اپنے راویوں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ مولانا محمد علی ان کارروائیوں کی طرف اشارہ کررہے تھے جو عمداً اشتعال دلانے اور ہندو مسلمانوں کے درمیان فساد برپا کرنے کی غرض سے کی جاتی تھیں۔ اور ان کا مدعا یہ تلقین کرنا تھا کہ خواہ کتنی ہی اشتعال انگیز کارروائیاں کی جائیں لیکن ہم مسلمانوں کو صبر کرنا اور فساد سے بچنا چاہیے۔ اس مضمون کو ادا کرتے ہوئے جوش تقریر میں جو مولانا کا طبعی خاصہ ہے اور جس کی ہر شخص کو ان سے شکایت ہے۔ انہوں نے مثلاً یہاں تک کہہ دیا کہ اگر ہندو قرآن اور میری ماں اور بیوی کی بے حرمتی بھی کریں تو میں اپنا ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ اس طرح سیاق و سباق کو پیش نظر رکھکر جب ان الفاظ پر غور کیا جاتا ہے تو یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ قائل جو مسلمان ہے اور قرآن پر ایمان رکھتا ہے محض فساد سے بچنے پر زور دینا چاہتا تھا۔ اس کا منشاء ہرگز نہیں تھا کہ قرآن کی تحقیر کرے یا ہندوؤں کی محبت کو قرآن کی عزت و محبت پر ترجیح دے۔ پس ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ قائل نے قرآن کا نام جس موقعہ پر ذکر کرنے میں بے احتیاطی کی اس کے اس طرح ذکر کرنے سے ہندوؤں کو یہ جرات ہو سکتی تھی کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے کوئی جوابی حملہ نہ ہونے کے بھروسہ پر قرآن کی بے حرمتی کریں۔ اور ایک زعیم قوم کے لیے اپنے اقوال میں ایسی بے احتیاطی کرنا خواہ اس کی نیت نیک ہی کیوں نہ ہو نامناسب ہے۔ لیکن یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ قائل کافر ہوگیا۔ یا اسلام سے خارج ہوگیا۔ یا اس نے اسلام سے غداری کی یا قرآن مجید کی توہین کی یا اسکے یہ الفاظ قلت ایمان کی دلیل ہیں۔

بہرحال اس سوال کا انحصار خود مولانا پر ہے کہ ان کی نیت کیا تھی؟ اگر یہ الفاظ کہتے وقت ان کے دل میں یہ خیال بھی گذرا ہو کہ ہندوؤں کی دوستی کے مقابلہ میں قرآن کی حرمت کوئی چیز نہیں ہے تو یقیناً ایک سچے مسلمان کی طرح توبہ کرلی جاہیے۔ کہ یہ ایک کافرانہ خیال تھا۔ لیکن اگر ان کے دل میں صرف یہ خیال تھا کہ فتنہ سے بچنے کے لیے مسلمانوں کو بے حرمتی قرآن کی صورت میں بھی صبر کرنے کی تلقین کریں تو اس کو محض موقع و محل کے لحاظ سے ایک بے احتیاطی کہہ سکتے ہیں ورنہ یہ خیال فی الاصل درست ہے۔ شریعت کا فتویٰ اس بارہ میں یہ ہے کہ جب کسی مسلمان کے سامنے قرآن مجید کی توہین کی جائے اور وہ جوش غیرت میں از خود رفتہ نہ ہوگیا ہو تو اسے دیکھنا چاہیئے کہ عزت قرآن کی حفاظت کے لیے جو کوشش وہ کریگا اس کے نتائج کیا ہونگے اگر وہ نتائج خود اس کی ذات تک محدود ہوں تو قرآن کی عزت پر اپنی جان مال۔ عزت سب کچھ قربان کردینا اس کا فرض ہے لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ ایک جماعت مسلمانوں پر عام تباہی نازل کرنے اور ایک فتنہ کھڑا کرنے کے لیے اس فعل کو بہانہ بنانا چاہتی ہے تو ایسی حالت میں اسے صبر کرنا چاہیئے۔

تقریباً اسی مضمون کو جمعیت علمائے ہند اپنی ایک تجویز میں ادا کرچکی ہے۔ جو اجمیر کے اجلاس خصوصی میں پاس کی گئی تھی اور خواجہ صاحب کے اطمینان مزید کے لیے ہم عرض کرتے ہیں کہ اجلاس مذکور بوتی کانفرنس سے ڈھائی برس پہلے یعنی ۱۹۲۴ء میں منعقد ہوا تھا۔ جبکہ مولانا محمد علی کے ان الفاظ کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔

اسی پرچہ میں خواجہ صاحب نے مولانا محمد علی اور انکے ساتھ چند اسلامی اخبارات پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے پہلے سے باہم سازش کرلی تھی۔ اور یہ سمجھوتہ ہوا تھا کہ پہلے مولانا محمد علی ہاتھ چھوڑیں۔ اور اس کے بعد یکبارگی سب کے سب حملہ کردیں۔ اس کے خواجہ صاحب نے متعدد دلائل بیان کئے ہیں جن میں سے تیسری دلیل یہ ہے کہ:۔

مسٹر محمد علی کا اعلان شائع ہوتے ہی الامان۔ الجمعیۃ مدینہ۔ خلافت وغیرہ اخبارات نے ایک دم ایک ہی وقت میں باقاعدہ اور بہت سخت مخالفت شروع کردی جس سے ثابت ہوا کہ وہ سب سازش میں شریک تھے اور پہلے سے طے ہوگیا تھا کہ آپ خط والی بات شروع کیجئے، ہم سب مختلف سمتوں سے حسن نظامی پر ٹوٹ پڑیں گے اور اسکی تبلیغ کو پاش پاش کردیں گے۔

اس الزام کا جہاں تک دوسرے اخبارات سے تعلق ہے وہ اس کا جواب خود بہتر دے سکتے ہیں۔ مگر خود اپنے متعلق ہم صفائی کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ حاشا وکلا ہمارے اور مولانا محمد علی کے درمیان اس قسم کی سازش کا ہونا تو درکنار اسکا خیال تک نہیں ہے۔ ہمیں "خط والی بات" کا علم سب سے پہلے خواجہ صاحب کے مہذب ڈاکو والے نوٹ سے ہوا جو منادی میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد ہی ہمدرد کے مضامین نے ہمیں اس کی تفصیلات سے مطلع کیا۔ اسکے علاوہ اس معاملہ کے متعلق نہ ہم سے مولانا محمد علی نے کوئی گفتگو کی نہ کسی سے اشارۃً یا کنایۃً کہلوایا اور نہ کوئی خط لکھا۔ یہ صرف خواجہ صاحب کا وہم و گمان ہے اور ان کی متخیلہ نے جو توبہ و ندامت کے سوا اپنی براءت کے لیے تمام غلط اور ناجائز ذرائع کی تلاش میں بے حد سرگرم ہے اس سازش کے تخیل کو وضع کرلیا ہے۔ وما یتبع اکثرہم الا ظنا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ان اللہ علیم بما یفعلون۔

عارف رومی نے خوب فرمایا ہے کہ

خشم و شہوت مرد را احول کند
ز استقامت روح را مبدل کند

جن باتوں کے کرنے کی خواجہ صاحب کے نیاز مندوں کو کبھی وہم و گمان میں بھی ان سے امید نہ ہوتی تھی، وہ آج عالم شہود میں ہو رہی ہیں اور ایک گناہ کو لیپٹنے کے لیے وہ روزانہ بیسیوں نئے اور افسوسناک گناہ کرتے ہیں۔ غریبوں کے اخبار میں ہر روز جھوٹ، افترا، بہتان، اور نو ایجاد اکاذیب کا ایک طومار نکل رہا ہے۔ جس کو دیکھکر تمام پڑھے لکھے اور سمجھدار آدمیوں کی رائے خراب سے خراب تر ہوتی جارہی ہے جس اختلاف یا طوفان مخالفت کو خواجہ صاحب یہ کہکر ختم کرسکتے تھے کہ فی الحقیقت مجھ سے غلطی ہوگئی میں مسلمانوں کو بحلف یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ایسی غلطی ہرگز نہیں کرونگا۔ اسے انہوں نے اتنا بڑھا دیا ہے کہ اب خود ان کے بقول انکے تبلیغی کام کی قسمت کا فیصلہ درپیش ہے اس کا نتیجہ ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جو موقع انہیں حاصل تھا اور جو اب تک حاصل ہے اسے وہ ہاتھ سے کھو دیں گے۔ ع

المشاہد

تو نگر خود مرد صوفی نیستی
نقد را از نسیہ چیزے نیستی

اب تک ہماری اور عام طور پر سمجھدار مسلمانوں کی یہ رائے ہے کہ اگر خواجہ صاحب غلطی کا اعتراف کرکے یقین دلائیں کہ اس قسم کی غلطیوں کا ارتکاب آئندہ نہ کریں گے تو ان کی پوزیشن بالکل صاف ہو جائے گی۔ مگر اس غلطی کے ساتھ جو جدید مفتریات اور اکاذیب کا طومار لگتا چلا جا رہا ہے۔ اس کے ایک حد سے گذر جانے کے بعد ہمیں اندیشہ ہے کہ عام رائے ان کے متعلق بے انتہا خراب ہو جائیگی۔ اور پھر اگر حتی اذا ادرکہ الغرق کی نوبت آجانے کے بعد انہوں نے امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کہکر توبہ بھی کرلی تو شاید نقارہ خدا پکار اٹھے کہ آلئن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین۔ اور خلق خدا کہنے لگے کہ جو شخص اپنی براءت کے لیے افترا پردازی بہتان تراشی اور حیلہ جوئی میں بھی دریغ نہیں کرتا اسکے بحالت غرق قسمیں کھانے پر ہم یقین نہیں کرسکتے۔ خواجہ صاحب کے ایک مخلص نیاز مند کی حیثیت سے ہم عرض کرتے ہیں کہ ایسا وقت آنے سے پہلے ہی وہ اس دوا کی طرف رجوع کریں جو ان کے مرض کی صحیح اور واحد دوا ہے۔ ورنہ مرض لاعلاج ہو جائیگا۔ ع

وقت سرکار نگہ دار کہ نافع نبود
نوش دارو کہ پس از مرگ بہ بیمار دہند

خواجہ حسن نظامی اور مولانا احمد سعید صاحب

خواجہ صاحب اپنے مضمون "حلیف اور حریف" مندرجہ غریبوں کے اخبار مورخہ ۱۱ دسمبر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

لیکن مجھ سے مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اور مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء نے بیان کیا کہ الجمعیۃ اخبار کی مخالفت ان کے علم اور ان کی اجازت سے نہیں ہے۔ بلکہ ابوالاعلیٰ صاحب ایڈیٹر اخبار نے اپنی ذاتی رائے سے مخالفت شروع کی ہے۔

پھر آگے چلکر لکھتے ہیں:۔

مولانا احمد سعید صاحب نے میرے سامنے ایک فقرہ لکھکر دکھایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ یہ فقرہ اخبار الجمعیۃ میں چھپ جائیگا کہ "الجمعیۃ میں جو کچھ حسن نظامی کے خلاف شائع ہوا وہ ایڈیٹر صاحب کی ذاتی رائے ہے جمعیۃ علماء کے ممبرن کو اس سے تعلق نہیں ہے" اور مولانا احمد سعید نے یہ بھی کہا تھا کہ آئندہ ایڈیٹر صاحب کو مخالفت سے روک دیا جائیگا۔ مگر مولانا نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا نہ وہ لکھا ہوا فقرہ شائع کیا اور نہ الجمعیۃ کے ایڈیٹر صاحب مخالفت سے باز رہے۔

آپ کے اس بیان کی صحت اور عدم صحت سے میں قطع نظر کرتے ہوئے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مولانا احمد سعید صاحب نے آپ کا تحکمانہ پیام جو آپ نے مولانا کے مکان پر جاکر ان کو دیا تھا مجھ تک پہنچا دیا تھا۔ مگر وہ پیام ایسے وقت پہنچا تھا کہ میں اپنے شائع شدہ مضمون میں آپکے جواب پر تنقید لکھنے کا اخبار میں تحریری وعدہ کرچکا تھا میرے لیے ناممکن تھا کہ میں مولانا کے مرسلہ پیام کے موافق اس سلسلہ کو ادھورا چھوڑ دیتا۔ رہا یہ نوٹ کہ الجمعیۃ میں جو کچھ لکھا گیا ہو وہ ایڈیٹر کی ذاتی رائے ہے۔ ممبران جمعیۃ کو اس سے تعلق نہیں ہے۔ اول تو خواجہ صاحب جیسے اخباری تجربہ رکھنے والے شخص کی طرف سے اس قسم کا مطالبہ کرنا ہی حیرت انگیز ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ جمعیۃ علماء کے ۲۶۴ ممبر ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ایڈیٹر ہر مضمون میں ارکان سے استصواب کرکے لکھا کرے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ ۲۶۴ ممبر ایڈیٹر کی رائے سے جو اخبار میں شائع ہو اتفاق کرلیں۔ خواجہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ اخبار الجمعیۃ کی تمام تر صحافتی ذمہ داری ایڈیٹر پر ہے۔ ارکان و عہدہ داران جمعیۃ صرف اسقدر پابندی عاید کرسکتے ہیں کہ ایڈیٹر اخبار میں کوئی ایسی بات نہ لکھے جو جمعیۃ علماء کے اصول اور مسلمہ پالیسی کے خلاف ہو۔ باقی تمام واقعات اور اپنی رائے ظاہر کرنے میں ایڈیٹر بالکل آزاد ہے۔

چونکہ واقعہ یہی تھا کہ میں نے خواجہ صاحب کی جاسوسی کے واقعہ پر بغیر اطلاع عہدہ داران جمعیۃ قلم اٹھایا تھا اور صحافتی آئین کی رو سے اس کی ذمہ داری کلیۃً میری ذات تک محدود رہنا بھی روز روشن کی طرح عیاں تھا تاہم اس نوٹ کے شائع کردینے میں بھی مضائقہ نہ تھا مگر میں نے دیکھا کہ خواجہ صاحب نے ازراہ جلد بازی ۱۱ دسمبر کے غریبوں کے اخبار میں خود ہی اسکو شائع کردیا۔ اس لیے اب ضرورت نہ رہی کہ میں اس فقرہ کو شائع کروں۔

آخر میں خواجہ صاحب کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر خود مولانا احمد سعید صاحب سے بھی (خدانخواستہ) یہ حرکت (جاسوسی) سرزد ہوئی ہوتی اور ان کی طرف سے ایسا پوچ اور لچر بیان شائع ہوتا جیسا آپ نے شائع کیا ہے۔ تو مولانا کے خلاف بھی اسی شان کے ساتھ اخبار الجمعیۃ میں تنقید کی جاتی۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب اڈیٹر کو اس کی خدمات سے سبکدوش تو کرسکتے ہیں لیکن حق کی آواز کو دبانا ان کی طاقت سے باہر ہے۔ اور میں تو اس قسم کے خطرہ کا بھی ان بزرگوں کے دل میں پیدا ہونے کو باور نہیں کرسکتا۔ ابوالاعلیٰ

بقیہ صفحہ اول

نے اپنے نام لکھائے۔ یوں ہی رئیس الاحرار مسٹر محمد علی صاحب اور فدائے ملت سید حبیب شاہ صاحب نے بھی اس کی پاس گزاری اپنا فرض سمجھا۔ انہیں ایام میں جب بزم صوفیہ کا ایک غیر معمولی جلسہ حضرت سید شاہ نثار احمد صاحب قبلہ متولی اجمیر شریف کی فرودگاہ پر حضرت موصوف کی صدارت میں منعقد ہوا تو حسب تحریک حضرت مولانا عبدالوالی صاحب یہی ریزولیوشن پیش ہوا جس کی تائید فقیر نے اور تائید مزید حضرت شاہ سلیمان صاحب نے فرمائی۔

بالجملہ اس امر کے یقین کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں کہ خواہ انتہا پسند طبقہ ہو یا سرکاری اعزاز یافتہ حضرات کا گروہ مذہبی حضرات ہوں یا سیاسی سب حضور پر نور شہریار دکن کا کمال احترام اپنے دل میں رکھتے ہیں اور ریاست ...... کی ہر خدمت کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ نظر برآں کم از کم اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں میں معدودے چند بھی ایسے نہ نکلیں گے جو اس تحریک میں ہمارے شریک کار نہ ہوں۔ اور ہم یقیناً اتفاق و اتحاد سے ایک اسلامی ملک کی ویسی ہی خدمت کرسکیں گے۔ جس کی وہ مستحق ہے۔

البتہ تقسیم کار کے اصول پر اس مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے متفرق طریقہ کار اختیار کرنا ہوں گے۔ اور ہر جماعت کو وہ طریقہ سپرد کیا جائیگا جس کی وہ اہل ہو۔ مثلاً انتہا پسند طبقہ جس نے ملک و قوم کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں وہ اپنے حوصلہ کے مطابق ایک زبردست احتجاجی پروگرام بنائے میں نہیں کہتا کہ اس جماعت کے پیش نظر اکالیوں کا پروگرام اور ان کی سرفروشانہ جدوجہد ہونا چاہیئے لیکن اس ناکامی سے مایوس ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے جو سکھوں کو ہوئی یہ بات یقینی ہے کہ سکھوں کی محدود جماعت کو جو چند لاکھ ہے جسقدر جزوی کامیابی ہوئی ہے اس کے مقابل مسلم گروہ کو جن کی تعداد چند کروڑ ہے جو کامیابی ہوگی وہ تخمیناً ایک سو گنا زیادہ ہوگی۔ لیکن میری ذاتی رائے ہے کہ اگر ایسا کوئی پروگرام بنایا جائے تو اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے مستعد تو رہنا چاہیئے۔ مگر اس پر کار مزن ہونے میں عجلت نہیں چاہیئے ہمکو یہ اندیشہ نہیں ہے کہ اگر خدانخواستہ ناکامی ہوئی تو ہمکو ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا۔ بلکہ ہمکو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ آسان سے آسان طریقہ پہلے عمل میں لائیں جو ریاست کے لیے انفع ہو۔

یہ تو ظاہر ہے کہ انتہا پسند طبقہ ایجی ٹیشن کے نتائج سے کبھی نہیں ڈرتا مگر ایجی ٹیشن خود ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ جو کسی انسان کا مقصد ہو سکے۔ جنگ کے سوا جب چارہ ہی نہ ہو تو زبردست سے زبردست دشمن سے لڑنا ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن جب تک صلح کا امکان ہو تو کمزور سے کمزور مخالف کو بھی دعوت جنگ دینا سخت جرم ہے۔ ماسوا اس کے انتہا پسندوں کے علاوہ ملک میں اور بھی دو گروہ ہیں۔ ایک معتدل۔ ایک سرکاری اعزاز یافتہ۔ اگر انتہا پسند طبقہ عجلت کے ساتھ سرگرم عمل ہوگیا تو شاید ان دونوں جماعتوں کو کام کرنے کے لیے موقع نہ رہیگا۔ اور ضرورت اس وقت اس کی ہے کہ ہر جماعت معروف کار ہو سکے۔ اور اپنے اصول کے ماتحت جدوجہد میں حصہ لے سکے۔ ہم کو اسوقت گذشتہ نان کوآپریشن کی طرح ملک میں کوئی خاص پارٹی پیدا کرنا نہیں ہے۔ اور نہ ہندوستان کو سابق کی طرح کوآپریٹر و نان کوآپریٹر کی تفریق میں مبتلا کرنا ہے۔ بلکہ جس مقصد میں سب ہمدردی رکھتے ہیں تو سب کو حق عمل ہے۔

معتدل جماعت کا یہ کام ضرور ہونا چاہیے کہ وہ کونسلوں میں سوال اٹھاکر پہلے اس مراسلت کو میز پر رکھوائے جو سرکار عالی اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ہو رہی ہے اور پھر ریزولیوشن کے ذریعہ اس کے ناواجبی ہونے کو ثابت کرے۔ اور کونسل کے ذریعہ وائسرائے کو مجبور کرے کہ وہ اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا کریں۔

سرکاری اعزاز یافتہ حضرات کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ ایک زبردست وفد وائسرائے بہادر کی خدمت میں بھیجیں اور اپنے طریقہ کے مطابق دادخواہی کریں۔ اور اگر گورنمنٹ آف انڈیا میں کچھ شنوائی نہ ہو تو ایک ڈیپوٹیشن انگلستان جائے اگرچہ اس میں طوالت ہے مگر کیا کیجئے کہ مسئلہ کی اہمیت ہر مشکل کام کو اختیار کرنے پر مجبور کررہی ہے۔

یہ پیشین گوئی کرنا تو بہت ہی دشوار ہے اور میرے لیے تو ناممکن ہے کہ آیا ان وفود سے اور کونسلوں کے احتجاج سے مقصد براری ہو جائے گی یا نہیں۔ لیکن کسی ایسے سوال کے اٹھانے کی اسوقت ضرورت نہیں جس میں تفریق جماعت کا اندیشہ ہو۔ بالفرض اگر کامیابی ہو جائے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر خدانخواستہ ناکامی ہو تو ہمیں امید کرنے کی کافی وجہ ہے کہ سرکاری طبقہ اور معتدل جماعت کم از کم اس مقصد میں انتہا پسندوں کے دل سے شریک رہے گی۔ اور گویا ہندوستان میں حقیقی طور سے ایک پارٹی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسا ہوگیا تو نہ صرف یہ کہ احرار کو اس مخصوص معاملہ میں کامیابی یقینی ہے۔ بلکہ آئندہ بھی ہر مقصد میں مسلمان کامیابی کے بہت ہی قریب ہو جائیں گے۔

یہ ایک بہت ہی طویل اسکیم ہے جو نہایت مختصر طور پر آپ حضرات کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔ نیز اس موضوع پر مزید بحث و مباحثہ ریزولیوشنوں کے سلسلہ میں آئے گا اور مجھے امید ہے کہ یہ کانفرنس ضرور کسی نتیجہ تک پہونچیں گی جس میں بہتر بہتر دماغ موجود ہیں۔

ایک نہایت ہی اہم بات جو اس تقریر میں شروع سے میرے خیال میں تھی۔ اب آخر میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وہ ایک مخلصانہ گذارش ہے۔ جسکا مخاطب ہر طبقہ اور ہر جماعت ہے۔ یعنی خواہ ہم وفد لیجاتے ہوں یا کونسلوں میں سرگرم مباحث ہوں۔ یا کسی اور زبردست پروگرام کی تیاریوں میں مشغول ہوں ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہمارے کسی فعل سے ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ سرکار عالی کو مزید پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑے۔ اور جبکہ جو حضرات کہ موقعہ لیجائیں۔ ہمکو سرکاری نیاز مندی میں اور سرکاری مقابلہ میں ہر وقت اس نازک پہلو کا خیال ہے اور ہے اپنے اصول سے زیادہ خدمت ریاست کے خیال کو مقدم رکھنا چاہیئے۔

آخر میں میں پھر آپ حضرات کے سامنے اپنی کم حوصلگی کی معذرت کرتے ہوئے۔ اور انعقاد کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

فقیر محمد عبدالقدیر القادری غفرلہ

خواجہ حسن نظامی صاحب کی خدمت میں

اڈیٹر الجمعیۃ کا خط

(خواجہ حسن نظامی صاحب اور ان کے بیان پر الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعتوں میں جو کچھ لکھا گیا تھا اُس پر خواجہ صاحب نے غریبوں کے اخبار میں مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے:-

"ابوالاعلیٰ صاحب

ایک نو عمر صاحبزادے ہیں۔ مودودی خاندان میں ہونے کے سبب میرے لئے واجب التعظیم ہیں۔ میں ان کو اور ان کے بڑے بھائی مولوی ابوالخیر صاحب کو سالہا سال سے جانتا ہوں اور اپنے حقیقی عزیزوں کی طرح سمجھتا ہوں اور اگر میں یہ کہوں کہ میں ان کے اور ان کے بڑے بھائی کے بہت کام آیا ہوں۔ اور انکے بھائی کی ڈھائی سو روپے ماہوار کی نوکری حیدرآباد میں میری ہی کوششوں سے ہوئی ہے تو یہ ایک بہت چھچوری بات ہوگی۔ لیکن اس جھگڑے کی تاریخ آئندہ نسلوں کی معلومات کو بیا سا رکھے گی۔ اگر میں جزئیات کی تفصیل قلمبند نہ کردوں۔ خاصکر میری اولاد ناواقف رہیگی اگر میں اپنی زندگی کے عجیب و غریب تجربے اس کے لئے نہ لکھ جاؤں کہ ابوالاعلیٰ صاحب جو آج کل اخبار الجمعیۃ کے اڈیٹر ہیں۔ اور ان کے بھائی مولوی ابوالخیر صاحب جو آج کل حیدرآباد کے محکمہ ترجمہ میں مترجم ہیں۔ میرے سگے عزیزوں کی طرح مخلص سمجھے جاتے تھے مگر آج ابوالاعلیٰ صاحب نے مسٹر محمد علی کی غلط بیانی کا ساتھ دیا ہے اور ایسے غلط طریقے سے میری مخالفت شروع کی ہے۔ جو اپنے منہ سے پکار رہا ہے کہ مجھے حسن نظامی کی ہر بات کو معیوب ثابت کرنا ہے۔

ابوالاعلیٰ صاحب کو معلوم ہو کہ میں جہاں ہوں انشاء اللہ تعالیٰ وہیں رہوں گا لیکن آپکی مخالفت جہاں آج کل ہے وہاں ہرگز نہیں رہ سکتی"۔

چونکہ اس میں "الجمعیۃ" کو خطاب کرنے کے بجائے مدیر الجمعیۃ کی ذات کو مخاطب کیا گیا تھا اسلئے مولانا ابوالاعلیٰ صاحب نے ۱۲ دسمبر کو مندرجہ ذیل خط خواجہ صاحب کی خدمت میں بھیجا اور درخواست کی کہ اسے اپنے اخبار میں شایع کردیں مگر وہ آج تک غریبوں کے اخبار میں شایع نہیں ہوا اسلئے مولانا نے اسے مجبوراً الجمعیۃ میں اشاعت کے لئے دیدیا ہے۔ مدیر معاون)

حضرت خواجہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

غریبوں کے اخبار مورخہ ۱۱ دسمبر میں آپ نے میرے متعلق ایک نوٹ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے میرے ان مضامین کو جو بحیثیت ایڈیٹر الجمعیۃ کے میں نے لکھے تھے کسی ذاتی عداوت پر محمول فرمایا اور اسی لئے میرا تذکرہ ان لوگوں میں کرنا مناسب سمجھا جنہیں آپ بناوٹی مخلص سمجھتے ہیں۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی اس غلط فہمی کو رفع کردوں۔

الجمعیۃ میں آپ کے متعلق جو مضامین لکھے گئے ہیں ان کا مطالعہ اگر آپ نے فرمایا ہے تو یقیناً اندازہ کیا ہوگا کہ بخلاف دوسرے تمام اخبارات کے میں نے آپ کا پورا ادب ملحوظ رکھا ہے، آپ پر کوئی ذاتی حملہ نہیں کیا، آپ کی پرائیویٹ زندگی پر کسی قسم کی تعریض نہیں کی، اپنی تمام بحث کو آپ کے بیانات اور آپ کے فعل تک محدود رکھا ہے، اور اس سے ہٹکر کوئی غیر متعلق بحث نہیں چھیڑی۔ یہ تنقید کا مہذب ترین طریقہ تھا جو میں نے اختیار کیا، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میرا طرز تنقید آپ کے لئے باعث شکایت نہیں بلکہ نفس تنقید باعث شکایت ہے۔ یعنی آپ کو مجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے تنقید ہی کیوں کی؟ خاموش کیوں نہ رہا؟ اس کے لئے میرے پاس معقول وجوہ ہیں۔

مولانا محمد علی نے ۱۷ نومبر کو آپ کے خط کا مسئلہ چھیڑا اور مسلسل آٹھ دس دن تک لکھتے رہے، مگر الجمعیۃ میں اس معاملہ کی اطلاع تک نہیں دی گئی۔ میرا ارادہ تھا کہ جب آپ بمبئی سے واپس تشریف لائیں تو خود حاضر ہوکر یا خط لکھکر صحیح مشورہ دوں اور عرض کروں کہ غلطی جس حد تک ہے اسے صفائی کے ساتھ تسلیم کرکے بات کو ختم کردیجئے۔ مگر جب آپ تشریف لائے تو مجھے معلوم ہوا کہ جو حضرات بربنائے تقرب آپ کے سب سے زیادہ معتمد علیہ ہیں ان کی رائے "جنگ" کرنے کی ہے۔ اس کے دوسرے تیسرے ہی دن غریبوں کا اخبار نکل آیا جس سے "جنگ" کا وہ طریقہ بھی صاف معلوم ہوگیا جو تجویز کیا گیا تھا۔ اس کے بعد کوئی مشورہ دینا بالکل فضول تھا کیونکہ آپ ایک طریقہ کے اختیار کرنے کا فیصلہ کرچکے تھے جس کے بدلنے کی کوئی امید نہیں تھی۔

۲۷ نومبر کو آپ کا بیان شایع ہوا اسے پڑھکر مجھے سخت مایوسی ہوئی اس میں چند باتیں نہایت خطرناک تھیں جنہوں نے مجھکو قطعی مجبور کردیا کہ بحیثیت اخبار نویس کے اپنا فرض ادا کروں۔

اولاً۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ایسی سیاسی و مذہبی سرگرمیوں کی اطلاع حکام تک پہنچانا جائز سمجھتے ہیں جن سے آپ کو اختلاف ہو، اور جن کو آپ اپنی رائے میں مضر سمجھتے ہوں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نہ صرف اپنی اس غلطی کو درست سمجھتے ہیں جو آج سے آٹھ سال پہلے کسی وجہ سے سرزد ہوگئی تھی بلکہ آیندہ کے لئے بھی اسے جائز رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ گذشتہ کی غلطی تو معلوم ہونے ہی کی جاسکتی ہے، مگر اس کو جائز اور درست سمجھنا سخت خطرناک ہے کیونکہ جس چیز کو آپ جائز اور ایک ملی و قومی ضرورت سمجھتے ہوں اس سے پرہیز کرنے کی آپ سے امید نہیں کی جاسکتی۔ پھر جب آپ جیسے بزرگ جنپر مسلمانوں کو بہت کافی اعتماد ہے اور جنپر مسلمانوں کے بہت سے ایسے معاملات ظاہر ہوسکتے ہیں جنہیں حکومت بری نظر سے دیکھتی ہے۔ یہ طرز عمل اختیار کریں تو غور کیجئے کہ مسلمانوں کا کہاں ٹھکانا ہو۔

ثانیاً۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ احتساب کی آواز کو برداشت نہیں کرسکتے اور اگر کسی فعل پر جو پبلک کی نظر میں قومی جرم معلوم ہوتا ہو، آپ سے محاسبہ کیا جائے تو اس کی صفائی کرنے یا اس کا اعتراف کرنے کے بجائے آپ پروپیگنڈا کی ان قوتوں کو جو آپ سے زیادہ ہندوستان بھر میں کسی کو حاصل نہیں ہیں استعمال کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ میں اس طریقہ کو قومی مفاد کے لئے سخت مضر سمجھتا ہوں، کیونکہ احتساب ہر قوم کا حق ہے اور جس قوم نے قوت کے آگے اس حق کو تسلیم کردیا وہ ہمیشہ خود اپنے ہی قوت والے آدمیوں کے ہاتھوں تباہ ہوئی ہے۔ یقین رکھئے کہ اس حق کو جو شخص بھی چھیننے کی کوشش کریگا، خواہ وہ محمد علی ہوں، خواہ ابوالکلام ہوں خواہ اجمل خاں ہوں، میرا اور ہر ایماندار اخبار نویس کا فرض ہوگا کہ وہ ان کا سختی کے ساتھ مقابلہ کرے۔ اس میں کسی عزیز یا دوست، یا بزرگ کا استثنا نہیں ہوسکتا۔

ثالثاً۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس طریقہ سے آپ دوسروں کے لئے بھی یہی دروازہ کھول رہے ہیں۔ اور آئندہ جس کسی بزرگ قوم سے ان کے اعمال قومی پر حساب مانگا جائے گا تو وہ بجائے حساب دینے یا اعتراف قصور کرنے کے "غریبوں کا اخبار"، یا "پاجی پھٹکار"، یا اور اسی قسم کے ٹوپی اتار اخبارات نکال کر عام رائے کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

رابعاً۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر قومی جرائم کی پردہ پوشی کے لئے اس اوٹ کو ایک کامیاب اوٹ بنجانے دیا گیا تو نہایت آزادی کے ساتھ اس کی پناہ میں قومی جرائم کا ارتکاب ہونے لگیگا اور جو زعیم قوم اس کو جتنی زیادہ کامیابی کے ساتھ استعمال کرسکتا ہو وہ اتنا ہی زیادہ دلیر مجرم ہوجائیگا۔

صرف یہ خطرات تھے جنہوں نے مجھے مجبور کردیا کہ میں اپنا فرض ادا کروں۔ اور میں نے ۲۹ نومبر سے اس فرض کو ادا کرنا شروع کیا۔ میں اپنے پہلے نوٹ میں اعتراف کرچکا ہوں کہ میرے آپ کے دیرینہ تعلقات ہیں دس سال سے آپ کا نیاز مند ہوں۔ جس طرح آپ مجھے اپنے حقیقی عزیزوں کی طرح سمجھتے رہے ہیں اسی طرح میں بھی آپ کو اپنے حقیقی بزرگوں کی طرح سمجھتا رہا ہوں اور الحمدللہ کہ اب بھی سمجھتا ہوں اور سمجھتا رہوں گا۔ آپ جس طرح میرے اور میرے بھائی کے حال پر عنایات فرماتے رہے ہیں ان کا میں احسانمند ہوں اور میری شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیشہ اس قرض کو ادا کرنے کی کوشش کرتا رہوں، مگر میں عرض کرونگا کہ یہ جتنے تعلقات ہیں میری ذات کے آپ کی ذات کے ساتھ ہیں۔ میری پبلک زندگی کے آپ کی پبلک زندگی کے ساتھ نہیں ہیں۔ پبلک زندگی میں کوئی دوستی، کوئی عزیز داری، کوئی قرابت، اور کوئی خوردی و بزرگی نہیں ہے، یہاں ہر شخص کا فرض ہے کہ قومی مفاد کی حفاظت کرے اور ہر چیز پر قومی مفاد کو مقدم رکھے۔ اگر میرا سگا بھائی بھی کوئی ایسا فعل کرے جس کو میں قومی مفاد کے لئے نقصان دہ سمجھتا ہوں تو سب سے پہلے یہ میرا فرض ہوگا کہ اس سے بازپرس کروں، اور اس معاملہ میں بالکل بھلادوں کہ اس کا اور میرا خون ایک ہے۔ غیروں اور ناآشناؤں کے مقابلہ میں تو ہر شخص ہتھیار تیز کرلیتا ہے، مگر حقیقی امتحان کا وقت وہ ہے جب کہ ایک طرف قومی فرض ہو اور دوسری طرف قلب و روح کے داعیات، ایک طرف قومی مفاد ہو اور دوسری طرف ذاتی مصالح، ایک طرف عدل کا تقاضا اور فرض کی پکار ہو، اور دوسری طرف دل اپنی محبت اور ورع اپنے علائق کا واسطہ دے کر روک رہی ہو۔ سچا فرض شناس وہی ہے جو اس امتحان میں پورا اترے۔ اس معاملہ میں صاف حکم ہے کہ کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین۔ اور واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ۔ اس حکم کی پابندی مجھ پر فرض ہے اور جب تک میں اخبار نویسی کی خدمت پر مامور ہوں، میں اپنے فرض کو ادا کرتا رہوں گا خواہ اس سے میرے کسی دوست کو نقصان پہنچے یا کسی عزیز کو یا خود میری ذات کو۔

میں اس قلبی اذیت کا اظہار کرنا غیر ضروری سمجھتا ہوں جو آپ کے خلاف لکھنے سے مجھ کو ہوئی ہے۔ صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری آپ کی کوئی "جنگ" نہیں ہے، نہ میں آپ کو قوم کی نظروں میں ذلیل کرنا چاہتا ہوں، اور نہ آپ کے تبلیغی کام کو نقصان پہنچانا میرا مقصد ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس فعل کو غلطی تسلیم کرلیں جو آپ نے شملہ میں کیا تھا اور صاف طور پر مسلمانوں کو یقین دلادیں کہ آئندہ کبھی ایسی غلطی نہیں کریںگے۔ اس کے بعد آپ یقین رکھئے کہ یہ قضیہ خود ختم ہوجائیگا اور میں اور تمام وہ اخبار نویس جنہوں نے خلوص نیت سے آپ کے خلاف لکھا ہے، آپ کی تائید کریں گے۔

آپ نے جو "حلف نامہ" اب شائع کیا ہے، اگر وہی آپ کا "بیان" ہوتا تو یقیناً آپ کی پوزیشن صاف کرنے کے لئے کافی تھا، مگر افسوس ہے کہ آپ کے بیان نے معاملہ کو بہت الجھا دیا ہے اور اس "حلف نامہ" سے اس کی گتھی نہیں سلجھتی۔ جیسا کہ میں اپنے ۱۰ دسمبر والے نوٹ میں لکھ چکا ہوں۔

اس امر کی بھی تصریح کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا آپ کا اختلاف صرف اسی مسئلہ تک محدود ہے۔ باقی دوسری تمام حیثیات سے میں آپکا مخلص نیازمند اور خادم ہوں اور اپنی ذات سے آپ کی ہر ذاتی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ میں اس خیر البشر کی اولاد سے ہوں جس کے مسلک میں احسان کی جزا احسان کے سوا کچھ نہ تھی، مگر اس کے ساتھ ہی میرے پیش نظر وہ ارشاد بھی ہے کہ ایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا۔ خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی میں اس کا ہاتھ کاٹتا۔

آپ کا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ میری مخالفت، ہرگز وہاں نہیں رہ سکتی جہاں آجکل ہے، اور یقیناً نہیں رہیگی، کیونکہ خلوص نیت پر مبنی ہے، عداوت پر مبنی نہیں ہے، مگر خدا سے دعا کرتا ہوں کہ آپ اس نقطہ پر قائم نہ رہیں جس پر اب جمے ہوئے ہیں کیونکہ وہ نفسانیت کی آخری حد پر واقع ہے اور صوفی کے لئے نفسانیت قاتل ہے۔

آپ نے میرے مضامین کے یہ معنی صحیح نہیں لئے ہیں کہ "مجھے حسن نظامی کی ہر بات کو معیوب ثابت کرنا ہے"۔ میں معیوب ہرگز ثابت کرنا نہیں چاہتا البتہ آپ پر آپ کی غلطیوں کو واضح کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ ان کی اصلاح پر آمادہ ہوں۔ انسان کا سچا دوست وہ ہے جو اس کی غلطیاں اس کو دکھائے۔ نہ کہ وہ جو اس کی آنکھوں پر پردے ڈال کر گمراہ کرے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے بعض نادان دوست مجھے گالیاں دینے کی تیاری کررہے ہیں اور غالباً "پاجی پھٹکار" پاجیوں کی "خبر لینے" کے لئے نکالا جانے والا ہے ان میں سے ایک ادنیٰ درجہ کا "پاجی" میں بھی ہوں۔ مگر ان حضرات کو ابھی سے مطمئن کردیجئے کہ میری طرف سے اس کا جواب خاموشی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے خیالات میں میرے اس عریضہ سے تھوڑی ترمیم فرمالیجئے اور ترمیم شدہ خیالات کو شایع کردیجئے۔ اور اگر کوئی ترمیم نہ فرمائیں تو میرے اس عریضہ کو اشاعت کا شرف بخشیئے تاکہ آپ کے تبلیغی رفیق بھی اس سے واقف ہوجائیں اور آپ کی اولاد بھی جس کے لئے آپ تفصیلات قلمبند کررہے ہیں میری پوزیشن سے ناواقف نہ رہے۔

آپ کا خادم
ابوالاعلیٰ مودودی

ہاں یہ عرض کرنا بھول گیا کہ آپ نے میرے بھائی مولوی ابوالخیر صاحب کی ملازمت کے متعلق جو واقعہ بیان فرمایا ہے اس میں تھوڑی سی غلطی ہے۔ شاید آپ کو یاد نہ رہا ہو بھائی صاحب کے لئے ۱۹۲۴ء کی ابتدا میں فرمان مبارک شرف صدور پاچکا تھا جس میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی جوہر شناسی و بندہ پروری کے سوا کسی کی سعی و سفارش کو دخل نہ تھا۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد جب مولانا عمادی کے تبادلہ سے مترجم عربی کی جگہ خالی ہوئی تو جناب ناظم دارالترجمہ نے بتعمیل فرمان مبارک بھائی صاحب کے لئے مجلس اعلیٰ سے سفارش کی مگر کاغذات کو آگے بڑھانے میں دفتر مجلس نے دیر لگائی۔ اس دفتری رکاوٹ کو دور کرنے میں آپ نے ضرور اعانت فرمائی تھی جس کا میں یقیناً احسانمند ہوں اور رہونگا۔

برقیات

عالم اسلامی

صدر جمعیۃ علماء ہند کی خدمت میں

سلطان ابن سعود کا جواب

جناب ابراہیم الفضل حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اعلیحضرت ملک الحجاز نے مولانا کے بحری تار کا حسب ذیل جواب دیا ہے:-

"آپ کے پیغام برقی مورخہ ۸ دسمبر متعلقہ حرم نبوی۔ گنبد خضرا اور روضہ مبارک کے جواب میں ہم جواب دیتے ہیں کہ خدانخواستہ اس قسم کے ارادہ کا نہ کوئی اظہار کیا گیا ہے اور نہ آئندہ کبھی کیا جائیگا۔ اور کسی قسم کی تبدیلی کا خیال بھی نہیں ہے۔ اور کوئی شخص گزند پہنچانے کے ارادہ سے اس کے پاس پھٹک نہیں سکتا۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم اپنے مال اور اپنی جان سے اس کی محافظت کریں گے لوگ بالکل مطمئن رہیں۔ اس کے خلاف تمام اطلاعات حقیقت سے بعید اور ناقابل یقین ہیں۔ ایسے کوتاہ بیں اور نامعقول اشخاص کی باتوں پر یقین نہ کیجئے جو مسلمانوں میں فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سب ناقابل اعتنا خیالات اپنے بد اخلاق مالکوں ہی پر پلٹ جائیں گے۔ مہربانی سے ان امور کو پیش نظر رکھیے"۔

"الفضل"

روضہ نبوی کے متعلق حجاز سے تردیدی پیغامات

مولانا خلیل احمد سہارنپوری کا تار

مولانا محمد کفایت اللہ۔ دہلی

مولانا خلیل احمد ناظر مظاہر العلوم سہارنپور، احمد علی خاں سکرٹری خلافت کمیٹی مبارکپور، مولانا محمد جلیل، اور دوسرے مسلمان مدینہ سے تار دیتے ہیں کہ:-

"ہندوستان سے جو استفسارات یہ دریافت کرنے کیلئے آرہے ہیں کہ آیا حکومت حجاز نے حرم نبوی یا قبہ خضراء، یا روضہ میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کا فیصلہ یا ارادہ کیا ہے، اور یہ کہ آیا اس مطلب کا کوئی اعلان شائع کیا گیا ہے، اس کے متعلق ہم لوگ جو اسوقت مدینہ میں ہیں اور حکومت حجاز کی تمام کارروائیوں کو غور سے دیکھ رہے ہیں، ایمانداری کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا متبرک مقامات بدستور محفوظ ہیں اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی کیونکہ حکومت حجاز ہرگز ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور وہ ان مقامات کی سختی کے ساتھ حفاظت کررہی ہے۔ مہربانی فرماکر آپ ہمارے تمام مسلمان بھائیوں سے کہہ دیجئے کہ انہیں ان مقامات متبرکہ کے لئے جو بالکل محفوظ ہیں کسی قسم کے اضطراب کی ضرورت نہیں ہے"۔

ابراہیم عبداللہ الفضل۔ ایجنٹ ملک حجاز

شیخ عبداللہ بن بلیہد کا تار

مولانا محمد کفایت اللہ صدر علماء الہند بلیماران۔ دہلی

شیخ عبداللہ ابن بلیہد قاضی القضاۃ حجاز و نجد مدینہ سے تار دیتے ہیں کہ:

"چند ہندوستانی مسلمانوں اور ہندوستانی انجمنوں نے حکومت حجاز کو تار دیکر دریافت کیا ہے کہ آیا مسجد نبوی یا گنبد خضراء، اور روضہ میں کوئی ترمیم کی گئی ہے یا اس کا ارادہ ہے؟ ہم کو ان استفسارات پر بہت حیرت ہوئی کیونکہ عبدالعزیز ملک الحجاز پیہم اعلان کرتے رہے ہیں کہ وہ ان محترم ترین مقامات کے ساتھ کچھ نہ کرینگے، اور یہ کہ گنبد خضراء کے ساتھ ہرگز وہ سلوک نہیں کیا جائے گا جو دوسرے قبول کے ساتھ کیا گیا۔ یقین رکھئے کہ حکومت حجاز نے کسی ایسے فعل کا نہ ارتکاب کیا، نہ کرتی ہے اور نہ آئندہ کبھی کرنے کا خیال کریگی جو رسول اللہ کی مسجد یا قبر یا روضہ کی بے حرمتی کرنے یا ضرر پہنچانے والا ہو۔ ان کی حفاظت کے لئے تو ہم ہمیشہ پابند ہیں مطمئن رہیئے اسقدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب لوگوں کو جو ایسے لغو اور بے سروپا خیالات کی دوسروں میں اشاعت کررہے ہیں، یہ اطلاع دیجئے کہ جب تک ہم خدائے قدیر سے ڈرتے ہیں ہم سے اس قسم کے کسی فعل کی توقع نہیں کی جاسکتی"۔

ابراہیم عبداللہ الفضل۔ ایجنٹ ملک حجاز

افغانستان میں جبریہ تعلیم

ہمعصر پانیر کا نامہ نگار خصوصی ۱۳ دسمبر کو اطلاع دیتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر امان اللہ خان غازی بادشاہ افغانستان غیر متوقع طور پر ۲۰ نومبر کو قندھار سے کابل واپس تشریف لائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضور بہت جلد جلال آباد تشریف لیجانے والے ہیں۔

جسقدر شاہ غازی تعلیمات میں دلچسپی لیتے ہیں وہ سب کو معلوم ہے، لیکن اس شعبہ میں جو مساعی جمیلہ ہز مجسٹی کررہے ہیں ان سے رعایائے افغانستان خوش نہیں ہیں۔

کابل کے بازاروں اور گلی کوچوں میں حال میں نوٹس چسپاں کیے گئے ہیں جنمیں عوام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۶ سال سے زائد عمر کے لڑکوں کو مدرسہ میں پڑھنے بھیجیں۔

سرکاری ملازموں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو مدرسہ نسواں میں بھیجیں۔ بصورت عدم تعمیل اُن پر جرمانہ ہوگا یا وہ ملازمت سے برطرف کردئے جائیں گے۔

ہندوستان

عام انتخابات میں قوم پروری اور فرقہ بندی کی جنگ

پنڈت موتی لال نہرو کا مفصل بیان

الہ آباد ۱۰ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے پنڈت موتی لال نہرو سے ملاقات کی اور عام انتخابات میں سوراجیوں کی کامیابی و ناکامی اور سوراج پارٹی کے آئندہ نظام عمل کے متعلق سوالات کئے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ:-

"صوبہ متحدہ میں سوراجیوں کو واقعی شکست ہوئی ہے۔ اس شکست کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ سوراجی تھے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ احرار اور قوم پرور تھے مختلف جماعتوں کے سیاسی پروگرام کو انتخاب سے کچھ تعلق نہ تھا۔ حقیقتاً یہ جنگ دو طاقتوں کے درمیان تھی ایک طرف قوم پروری کی طاقت تھی اور دوسری طرف ادنیٰ درجہ کی فرقہ بندی کی طاقت تھی جس کی اعانت کے لئے ناجائز کارروائیاں خوف و دہشت کے مظاہرے اور دروغ بافیاں موجود تھیں۔

مخالفین کانگریس کا جھوٹا پروپیگنڈا

"مذہب خطرہ میں ہے" یہ مخالفین کانگریس کا نعرہ تھا۔ مجھ کو کھلم کھلا کہا جاتا تھا کہ میں ہندوؤں کا اور ان کے مذہب کا دشمن ہوں گائے کا گوشت کھاتا ہوں۔ گئو ہتیا کراتا ہوں مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی مخالفت کا حامی ہوں اور صرف میں نے الہ آباد میں رام لیلا کا جلوس رکوادیا۔ میں ان لغو بیانیوں کی تردید عام جلسوں میں کرسکتا تھا لیکن یہ شرانگیز افواہیں دور دراز مواضع میں بھی پہنچادی گئیں تھیں جہاں میری رسائی نہ ہوسکتی تھی آرائشی بنگلوں اور کوٹھیوں میں قیام اور یورپین طرز کی اعلیٰ اور لذیذ غذائیں جھوٹے پروپیگنڈے کو ترویج کرنے کے لئے حاصل کی جاتی تھیں۔ انتخابات کے سلسلہ میں جماعتوں کے لوگ جو تقریریں کرتے تھے ان میں دروغ بافیاں کی جاتی تھیں اور غلط فہمیاں پھیلانے کی اب بھی کوئی حد اور انتہا نہیں معلوم ہوتی۔ رائیں حاصل کرنے کے لئے صرف دولت تھی۔ بنارس اور گورکھپور کے حلقہ سے تو صرف روپیہ سے رائیں خریدی گئیں۔ اور سونے کے بوجھ سے کانگریسی امیدواروں کو کچل ڈالا۔ سوراجیوں کے مخالف اخبارات شور مچاتے رہے کہ کانگریس نے اپنے خزانہ کا منہ کھول دیا ہے اور غیر سوراجی امیدوار پنڈت مالویہ اور لالہ لاجپت رائے کے پروپیگنڈا کی قابلیت کی وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اس سے بڑھکر شاید ہی کبھی جھوٹ بولا گیا ہو۔

کانگریسی اور غیر کانگریسی امیدواروں کے مصارف

اس بات سے ہر شخص واقف ہے کہ کانگریس نے تمام ملک کے انتخابات کے مصارف کے لئے پچیس ہزار روپیہ منظور کئے تھے۔ رہا سوراج پارٹی کے سرمایہ میں سے روپیہ خرچ کرنے کے متعلق سو مصارف کی ایک ایک پائی میں نے دی ہے اور میں ان مصارف کے متعلق اپنی معلومات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ سوراج پارٹی نے جو کل رقم تمام ملک کے انتخابات میں صرف کی ہے وہ اس رقم سے کم ہے جو دو انڈیپنڈنٹ کانگریسی امیدواروں نے اپنے انتخاب کی کامیابی کے لئے صرف کی ہے یعنی مسٹر برلا اور مسٹر چمن لال گرگ۔ اس میں وہ رقوم شامل نہیں ہیں جو مسٹر برلا نے پنڈت مالویہ اور لالہ لاجپت رائے کو صوبہ متحدہ کے لئے دی ہیں۔ بہار میں کم از کم دو ناکام غیر سوراجی امیدواروں نے پچاس ہزار روپیہ فی کس سے کم صرف نہیں کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ چند صوبوں میں ہمیں ناکامی ہوئی ہے۔ لیکن ہم مجموعی حیثیت سے تمام ملک میں ۱۹۲۳ء کے مقابلہ میں آج زیادہ طاقتور ہیں، ہم اسمبلی اور تین یا چار صوبوں کی کونسلوں میں دفتری حکومت کے خلاف مؤثر طریقہ سے اپنی جنگ جاری رکھ سکتے ہیں۔

پروگرام کا طے کرنا گوہاٹی کانگریس کا کام ہے۔ میں ابھی نہیں کہہ سکتا کہ کیا پروگرام طے کیا جانے والا ہے۔ ہم نے اس وقت رائے دہندگان سے یہ عہد کرکے رائیں دینے کے لئے درخواست کی تھی اس کا یہی مطلب تھا کہ اس وقت ہم کانگریس کے سالانہ اجلاس منعقدہ کانپور کی منظور کردہ تجویز کے مطابق عمل پیرا ہیں اور اس میں اگر کانگریس نے کوئی ترمیم کی تو ہم اس پر عمل کریں گے بہرحال ہم صرف کانگریس کے احکام پر عمل کرینگے"۔

دارالعوام میں حضور نظام کا ذکر

تحقیقاتی کمیشن کی کوئی ضرورت نہ تھی

لندن ۱۳ دسمبر۔ مسٹر جارج لینزبری کے ایک سوال کے جواب میں سر سموئیل ہور نے بتایا کہ حکومت حیدرآباد کے انتظامات میں بعض یورپینوں کو مقرر کرنے کی تجویز سے پہلے حکومت ہند کی طرف سے کسی تحقیقاتی کمیشن کی کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی تھی۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کی انتظامی تبدیلی سے پہلے اس قسم کے کسی کمیشن کی کیوں ضرورت ہے۔

ہندوستان کے انتخابات اور لندن

رائل کمیشن کے تقرر کی امید

کلکتہ ۱۳ دسمبر۔ انگلشمین کا سیاسی نامہ نگار ۱۱ دسمبر کو تار بھیجا ... ہے کہ ویسٹ منسٹر کے سیاسی حلقوں میں ہندوستان کے انتخابات کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگرچہ بنگال میں انتہا پسندوں کا زور نہیں ٹوٹا تاہم سوراجیہ تحریک کو زبردست ہزیمت کا سامنا ہوا۔

غالباً اس کا یہ اثر ہوگا کہ ۱۹۲۹ء سے بہت پہلے رائل کمیشن آجائے گا۔ کیونکہ لارڈ برکن ہیڈ متعدد بار کہہ چکے ہیں کہ اگر جوابی تعاون کا زبردست مظاہرہ ہوا تو حکومت کے دروازے کھلے ہیں۔ چنانچہ انتخابات کو اس قسم کا مظاہرہ خیال کیا جاتا ہے۔ تاہم رائل کمیشن کے تقرر کا انحصار زیادہ تر ارل ونٹرٹن کی خفیہ اطلاعات پر ہے جو وہ یہاں سے بھیجیں گے۔

جنوبی افریقہ میں وفد ہند کا خیر مقدم

لارنسو مارکیس ۱۴ دسمبر ہندوستانی وفد یہاں وارد ہوا جس سے حکومت کے وزیر داخلہ نے ملاقات کی۔ وفد پریٹوریہ سے سفر کر کے آئے تھے علاوہ ازیں برطانوی قنصل جنرل اور جنوبی افریقہ کے وکیل مختار نے بھی خیر مقدم کیا۔ مقامی ہندوستانیوں نے وفد کی خدمت میں خیر مقدم کا تار بھیجا اور اُسکو اطمینان دلایا کہ پرتگیزی حکومت کے ماتحت جسقدر ہندوستانی بستے ہیں اُنکو بلالحاظ قومیت ذات۔ رنگ۔ یا مذہب مساوی حقوق حاصل ہیں خدا کرے ایسے ہی حقوق اُن کے بھائیوں کو سلطنت انگلشیہ میں حاصل ہو جائیں۔ مسٹر سی۔ آر۔ نائیڈو نے ایک نقشہ اُن قوانین کا پیش کیا۔ جو جنوبی افریقہ کی حکومت نے ہندوستانیوں کے خلاف وضع کئے ہیں۔

سر محمد حبیب اللہ سے نمایندہ رائٹر نے ملاقات کی آپ نے فرمایا کہ اگرچہ کانفرنس کا اولین مقصد تو یہ ہے کہ ہندیان جنوبی افریقہ کی پوزیشن کی نسبت گفتگو کی جائے لیکن ممکن ہے کہ دیگر مسائل مثلاً تجارتی وغیرہ کا بھی بخوبی تصفیہ ہو جائے ہم لوگ کھلے دل سے آئے ہیں اور گفت وشنید کی حالت اس بنیاد پر مبنی ہے جو کانفرنس سے پیشتر قائم کی جائے گی۔ اب چونکہ جنوبی افریقہ کا غیر سرکاری وفد ہندوستان کا دورہ کر آیا ہے اس لئے امید ہے کہ انہوں نے ہندوستانی مطمح نظر کو بخوبی سمجھ لیا ہوگا اور اب دونوں قوموں کے خیالات کسی قدر متحد ہیں ہم لوگ صاف دل ہو کر گفتگو کرتے ہیں، گفت وشنید کا خاتمہ ۱۶ جنوری سے پہلے نہ ہو سکیگا اور یہ بھی ابھی نصیبہ نہیں ہوا کہ ہمارا وفد نیٹال بھی جا سکے گا یا نہیں۔

ہندو مہا سبھا کا خاص اجلاس

دہلی ۱۴ دسمبر۔ ہندو مہا سبھا کا خاص اجلاس بزمانہ تعطیل کرسمس گوہاٹی میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں صرف پروپیگنڈا اور تنظیم پر غور کیا جائے گا۔

۳۱ دسمبر کو یاد رکھو
ایک دن خدا کیلئے وقف کر دو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب وملت کی جو خدمات انجام دی ہیں اُن سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیتہ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہو جائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام ومشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کو پورا دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجئے اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار بہم پہنچا سکتے ہوں پہنچائیے۔

مجھے آپ کے جذبہ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

دار الحکومت

خواجہ حسن نظامی اور مولانا ظفر علی خاں کا معاملہ
باہمی سمجھوتے کے نتائج

خواجہ حسن نظامی صاحب اور مولانا ظفر علی خاں کے درمیان جو مباہلہ یا معاملہ دہلی میں ہوا تھا اس کے مفید نتائج ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۱۵ دسمبر کے زمیندار میں مولانا محمد علی کے موعودہ اسماء الرجال کی پہلی قسط کے عنوان سے مولانا ظفر علی خاں نے خود اپنے نام سے ایک سلسلہ مقالات شروع کیا ہے جس میں وہ خواجہ حسن نظامی اور مولانا محمد علی کے معاملہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:-

حضرت مولانا جب اپنی جبر پیشہ فطرت کی تمام ان خوبیوں کو جو آپ ہی کا حصہ ہیں [illegible] مقابلہ کے اکھاڑے میں [illegible] قدموں [illegible] آپ کی توجہ دوسری طرف منتقل کر دی اور آپ اپنے حریف حسن نظامی کے دست وگریباں ہو گئے۔ اور دونوں میں ایسی خوفناک جنگ چھڑی کہ لکھنؤ [illegible] ہندوستان اس کی جھنکار سے گونج اٹھا۔ ہمدرد کے کالموں میں جواب صرف بازاری گالیوں، سفیہانہ پھبتیوں اور لنگڑے عذروں کے لا تعداد ہی پھیلاؤ کے لئے وقف ہیں۔ حضرت مولانا نے پچھلے دنوں یہ دھمکی دی کہ آپ کے پیش نظر ایک نئے اسماء الرجال کی تصنیف ہے جس میں تمام نام تمام عالموں اور لیڈروں کے اعمال کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان سب کی قلعی کھولی جائے گی۔

اس اتحاد کے حسن خوشگوار نتائج کی جو توقع کی جا رہی تھی اس کی پیشین گوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

علاج المثل بالمثل
دہلی سے "درۂ عمر" کا اجراء

۱۴ دسمبر کو ایک جدید اخبار "درۂ عمر" کے نام سے نکلا ہے جو ہر حیثیت سے [illegible] کے اخبار کا جواب ہے۔ اگر خواجہ حسن نظامی صاحب [illegible] اخبارات [illegible] خواجہ صاحب [illegible] واقعات [illegible] ضبط کی [illegible]

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس
سکرٹری مجلس استقبالیہ کی اطلاع

شیخ محمد صدیق بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ مطلع فرماتے ہیں:-

[illegible] آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء بمقام دہلی منعقد [illegible] کا یہ اجلاس [illegible] وجوہات [illegible]

نمایندگان بہت بڑی تعداد میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ ایک شاندار پنڈال کا انتظام شہر دہلی کے مشہور تجارت پسند بزرگ مولانا عبد اللہ صاحب کے زیر اہتمام عربک کالج کے میدان میں کیا جا رہا ہے۔ پنڈال کے قریب کچھ دکانیں بھی تیار کی جائیں گی۔ جن اصحاب کو دکانوں کی اپنے مال کی نمائش اور فروخت کے لئے ضرورت ہو وہ راقم الحروف سے بہت جلد خط وکتابت کریں۔ ڈیلیگیٹ صاحبان کی رہائش کا انتظام کمیٹی استقبالیہ اپنے خرچ سے کرے گی۔

اہل دہلی سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کمیٹی استقبالیہ کے بکثرت ممبر بنیں گے۔ اور ہر ممکن طریقہ سے اپنی اس تاریخی انجمن کے اجلاس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے اس وقت تک شہر دہلی کے معزز پنجابی جماعت کے مشہور تاجران ونیز دیگر معززین وہمدردان قوم ایک معقول تعداد میں کمیٹی استقبالیہ کے ممبر بن چکے ہیں۔ باقیماندہ اکابرین قوم سے امید ہے کہ وہ بھی بہت جلد کمیٹی مذکورہ کے ممبران کی فہرست میں اپنا اسم گرامی درج فرمائیں گے۔

والنٹیر برائے اجلاس قومی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ومسلم لیگ کے اجلاس ۲۵ دسمبر ۱۹۲۶ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء تک عربک کالج کے میدان میں ہوں گے۔ جو طالب علم اصحاب دونوں اجلاسوں میں کسی ایک اجلاس کے لئے اپنی خدمت پیش کرنا چاہیں تو وہ فوراً اپنا نام معہ مفصل پتہ دفتر محمد امین الدین وکیل فتحپوری دہلی میں روانہ کر دیں۔

تین مہاجنوں کا قبول اسلام

محمد عبد الحفیظ صاحب مفتی مدرسہ نعمانیہ دہلی اطلاع دیتے ہیں کہ:-

حضرت مولوی عبد المجید صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی کے ہاتھ پر مندرجہ ذیل اصحاب نے بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۶ء کو دین اسلام قبول کیا خدائے تعالیٰ استقامت مرحمت کرے

۱۔ عبد الرحمن سابق نانک چند ولد دھری رام ساکن ریاست جیند قوم مہاجن عمر ۳۰ سال۔

۲۔ عبد العزیز سابق دریا سنگھ ولد رام سنگھ ساکن ریاست جیند قوم ٹھاکر عمر ۲۰ سال

۳۔ نور محمد سابق پیارے لال ولد پنال ساکن اجمیر قوم مہاجن عمر ۴۵ سال

قرول باغ میں سنسنی خیز ڈاکہ

دہلی ۱۵ دسمبر۔ پیر کی رات کو قرول باغ میں ایک بنئے کے یہاں ڈاکہ پڑا جس کا تمام روپیہ اور زیور وغیرہ لوٹ لیا گیا۔ واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ رات کے وقت جبکہ بنیا کہیں گیا ہوا تھا ڈاکو مکان کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو گئے اور اس کی بیوی کو جان کا خوف دلا کر خاموش کر دیا۔ جب ڈاکو تقریباً دو ہزار روپیہ کا زیور اور نقد لے گئے تو وہ عورت چلائی مگر کوئی مدد نہیں پہنچ سکی ڈاکو لاپتہ ہیں۔

ضلع کانگریس کمیٹی دہلی کی تجاویز
باغیوں کو کانگریس سے نکال دیا جائے

دہلی ۱۵ دسمبر۔ کل ضلع کانگریس کمیٹی کا جلسہ منعقد ہوا۔ تجاویز کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

(۱) ۱۹ دسمبر کو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے لئے یوم الدعا منایا جائے۔

(۲) انڈین نیشنل کانگریس گوہاٹی سے درخواست کی جائے کہ وہ ان لوگوں کو کانگریس کی مجلس عاملہ سے استعفا دینے پر مجبور کرے جنہوں نے کانگریس کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔

(۳) کانگریس کونسلوں کے اندر کام کرنے کے لئے ایک تعمیری پروگرام مرتب کرے۔

رپورٹ وفد حجاز
پر
میرا نوٹ اور دستخط

مطبوعہ رپورٹ وفد حجاز پر ۴ دسمبر ۱۹۲۶ء کو لکھنؤ کے جلسہ میں دستخط کرتے ہوئے میں نے جو دو سطریں لکھیں اس پر فریقین میں نہایت غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ رپورٹ کے اصل مسودہ پر ارکان کے دستخط نہیں ہوئے تھے اور نہ کم از کم مجھ سے اس کی اجازت لی گئی تھی لیکن یہ بھی سچ ہے کہ میں نے اپنا اختلاف بھی ظاہر نہیں کیا تھا رپورٹ اسی دن دیکھنے اور سننے کو ملی جس دن دہلی میں جلسہ تھا۔ اور بعض چیزیں تو محض الٹ پلٹ کر دیکھ لی تھیں کہ اس سے زیادہ کا موقع نہ تھا۔ دہلی کے جلسہ میں دو الفاظ بے جا اور نازیبا طریقوں پر اختلاف ہوا اور کثرت ان الفاظ کے رکھنے کی موئد ہوئی۔ اور میں ناطرفدار رہا۔ حجاز جانے سے پہلے اور واپسی کے بعد مقابر میں سے بعض شکستہ مقبروں کی موجودہ حالت اور سکرٹ نوشی پر ایک بنگالی کا مارا جانا اور حاجی کے سات دن تک بند رہنے کے اسباب کے متعلق میں نے اپنے مضامین۔ شذرات۔ تقریروں اور پرائیویٹ صحبتوں میں بعض ایسے بیانات دیے تھے جو رپورٹ سے مطابق نہ تھے۔ اسی طرح رپورٹ میں مقابر وقبوں کے ہدم کا سبب نجدیوں کی وحشت بتائی گئی ہے۔ اور میرے نزدیک اس کا سبب ان کا مذہبی غلو ہے۔ لیکن چونکہ رپورٹ پر دستخط نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے میں نے اپنی ذاتی ذمہ داری محسوس نہیں کی۔ اور نہیں چاہا کہ اپنے رفقاء کے رشتۂ اتحاد کو توڑ دوں۔ رپورٹ چھپ کر جب غالباً ۱۳ نومبر کو میرے پاس پہنچی تو میری نظر بجز انتظام حج کے صفحہ میں جو دستخط چھپے ہوئے تھے ان پر نہیں پڑی تھی۔ اسی دن مجھکو اس کا حال معلوم ہوا جس دن لکھنؤ میں جلسہ تھا یعنی ۴ دسمبر کو ۳ بجے دن کے وقت میں یہ سمجھا کہ میرے ذاتی اعتماد پر بھروسہ کر کے اور میرے عدم اختلاف کے باعث رپورٹ کی اشاعت کی جلدی میں ایسا کر دیا ہوگا۔ جلسہ میں لوگوں نے ان دستخطوں کا معاملہ پیش کر دیا اور دوسرے رفقاء نے معاملہ کو ختم کر دینے کے لئے اسی وقت دستخط کر دئیے۔ میں چونکہ رپورٹ کے دو الفاظ سے ناطرفداری ظاہر کر چکا تھا اور واقعات محولہ بالا اور بعض مساجد کے اسباب انہدام کے متعلق اپنی ایک دو مختصر تقریروں مضامین، شذرات اور حج کی ملاقاتوں میں اپنے علم کے مطابق رپورٹ کے مندرجہ واقعات سے مختلف بیان دے چکا تھا اور دیتا رہا تھا۔ اس لئے میرے لئے صرف دستخط کر دینا ممکن نہ تھا۔ ایک طرف سے رپورٹ مسترد کرنے اور دوسری طرف سے رپورٹ کے بعینہ قبول کر لینے کے لئے ہر ایک ممکن کوشش ہو رہی تھی۔ اس لئے صرف اپنی وجہ سے رپورٹ کے مسترد کر دینے کا موقعہ دینا پسند نہ کیا۔ ان دو جذبات کی کشمکش میں میں نے احتیاطاً اسی میں دیکھی کہ میں یہ الفاظ لکھکر دستخط کر دوں کہ الفاظ، طرز تحریر اور بعض واقعات کی ذمہ داری لئے بغیر میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اب خواہ اس کو اخلاقی لوٹ سمجھئے یا محض اپنے ذاتی بچاؤ کی احتیاط کے لئے، نہ اس کے لئے کوئی سازش ہوئی جس میں میں گرفتار ہوا اور نہ یہ صحیح ہے کہ میرے دستخط اس لئے نہیں کرائے گئے کہ اس سے خدانخواستہ کوئی بات مدنظر تھی اپنے رفقاء کے متعلق اس قسم کا خطرہ بھی میرے حاشیہ خیال میں نہیں آ سکتا۔ برخلاف اس کے میں اپنی اس غلطی کا معترف ہوں کہ میں نے قبل از وقت اپنی ان دقتوں کا ان پر اظہار کیوں نہ کر دیا تاکہ وہ کوئی راہ نکالتے اور رپورٹ حرف بحرف متفقہ ہو سکتی۔

سید سلیمان
۷ دسمبر ۱۹۲۶ء

علماء کا اخبار

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے اپنے اخبار "سچ" میں "الجمعیۃ" کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ "علماء کا اخبار" کے عنوان سے لکھا ہے۔ ہم اس قدر شناسی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بعد اسے بجنسہ نقل کرتے ہیں:-

"انگریزی خواں جماعت، اور گروہ علماء کے درمیان جو باہمی بدگمانیاں ہیں، اُن کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ہر گروہ، دوسرے گروہ کے خیالات وجذبات سے پوری خبر واطلاع نہیں رکھتا وہ یہ سمجھ رہے ہیں، کہ ہر انگریزی خواں مسلمان "نیچریت"، "لامذہبی" و الحاد کی لعنت میں گرفتار ہے۔ ہم اس خیال میں ہیں، کہ ہر لمبی ڈاڑھی والا مولوی، تعصب جمود وبے حسی کا مجسمہ ہے۔ یہ باہمی اجنبیت وبیگانگی دُوریوں ہی ہو سکتی ہے کہ ایک دوسرے کی تحریروں کا مطالعہ رکھا جائے۔ انگریزی خواں جماعت کے ہاتھ میں اس وقت ماشاء اللہ متعدد اخبارات ہیں جو یقیناً علماء کرام کی نظر سے گذرتے رہتے ہیں، علماء کے ہاتھ میں اب تک کوئی اخبار نہ تھا۔ دو ایک جو اخبار کہے جاتے تھے، اُن کی حیثیت اخبار کی نہیں، بلکہ مذہبی رسائل کی تھی خدا کا شکر ہے کہ ادھر ڈیڑھ دو سال سے علمائے کرام کو بھی اپنے فرض کا احساس ہوا، اور ان کی جمعیت العلماء نے اپنا سہ روزہ اخبار "الجمعیۃ" کے نام سے دہلی سے جاری کر دیا۔ میں نے اس اخبار کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا، لیکن بمسرت تمام کہتا ہوں کہ طویل تجربے نے نکتہ چینی کو مداحی میں تبدیل کر دیا۔ ظاہر ہے کہ کسی اخبار کی ہر رائے اور ہر تحریر کی پوری تائید نہیں کی جا سکتی، لیکن اس میں ذرا شبہ نہیں کہ جس متانت جس اسلوب پسندیدہ کے ساتھ "الجمعیۃ" حق وصداقت، ملک وقوم کی خدمات انجام دے رہا ہے، اُس نے گروہ علماء کی جانب سے بہت سی بدگمانیوں کو دور کر کے اُن کی جگہ بہت سی خوشگوار امیدیں پیدا کر دی ہیں۔ مضامین، خبریں، لب ولہجہ، ہر اعتبار سے "الجمعیۃ" اس کا حق رکھتا ہے کہ قدیم وجدید دونوں گروہوں کے مطالعہ میں رہے۔ مولانا کفایت اللہ صاحب صدر جمعیتہ جو اس کی توسیع واشاعت کے لئے اپیل شایع کر رہے ہیں، اُس کا جواب صرف منظوری ہی سے دیا جا سکتا ہے۔ ہفتہ میں دو بار شایع ہونے والے اخبار کے لئے چھ روپیہ سالانہ چندہ کی رقم کچھ بھی زائد نہیں۔ البتہ اتنی گذارش جناب مولانا کی خدمت میں بھی کرنی ہے کہ اشتہارات کا حصہ بھی اخبار ہی میں شامل ہوتا ہے، اور جو متانت وشرافت، اخبار کے اصل صفحات میں ہوتی ہے، اُس سے صفحہ اشتہارات کو محروم نہ رکھنا چاہئے۔"

حلقۂ ارتداد میں مدارس جمعیۃ علماء ہند
کی
نمایاں کامیابی

شعبہ تبلیغ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے علاقہ ارتداد میں جو مدارس قائم کئے گئے تھے بحمد اللہ ان کا اثر نہایت اچھا ہوا۔ اور نومسلموں نے برسوں کا بھولا ہوا سبق اسلام۔ از سر نو مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ اب تک بہت سے بچے ان مدارس کے ماتحت قرآن پاک کی تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور اب دینوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارے نصاب تعلیم کے بموجب دینی اور دنیاوی تعلیم لازمی ہے۔ قارئین کرام کو یہ خبر سنکر مسرت ہوگی کہ جس علاقہ کے مسلمان خداوندی احکام کو چھوڑ کر بالکل اسلام سے بیگانہ ہو گئے تھے اب ان میں شریعت کی پابندی کے ساتھ علم وعرفان کی روشنی بڑھ رہی ہے۔ مدرسہ بھوبت پور ضلع ایٹہ کے مدرس صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ کو ایک لڑکی نے جس کا نام بلقیس بنت امداد خاں نومسلم راجپوت ہے۔ قرآن پاک ختم کیا۔ لڑکوں کے ساتھ ہی لڑکیوں میں بھی دینی تعلیم حاصل کرنیکا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ صوم وصلوۃ کی پوری پابندی کے ساتھ تحصیل علم میں مشغول ہیں۔

ویران مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ اور اذان کی گونج اسلامی آبادی کا اعلان کرتی ہے۔ نمازیوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور مشرکانہ رسموں کی ایسے اصولوں سے بیخ کنی کی جا رہی ہے۔ جن کے برسوں کے ماننے والے ان کے ترک کرنے پر خوشی سے آمادہ ہو گئے ہیں۔ ہم معاونین جمعیتہ سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ مالی اعانت سے شعبہ تبلیغ کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور اپنے نومسلم بھائیوں کی تعلیم وتبلیغ کے راستوں کو کشادہ کر کے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

احمد سعید
ناظم جمعیۃ علماء ہند

دار السلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس
آنریری سکرٹری کا اعلان

جناب من۔ السلام علیکم

جیسا کہ اخبارات میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے طے کیا ہے کہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر کو لیگ کا اٹھارہواں سالانہ اجلاس بمقام دہلی منعقد کیا جائے۔ خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا (لاہور) صدر منتخب کئے گئے ہیں۔

ملک کی سیاسی فضا میں اچھے بُرے دونوں طرح کے نتائج پیدا کرنے کے طاقتور امکانات موجود ہیں۔ اور جو لوگ ملک کی فلاح اور بہبودی کا خیال رکھتے ہیں ان کے لئے چین سے بیٹھنے کا موقع نہیں ہے۔ اگر ہندوستانی مسلمانوں کی آئندہ فلاح عزت۔ خودداری کے ساتھ محفوظ رکھنا ہے۔ تو اسلامی ہند کو ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ آئندہ اجلاس دہلی میں ہوگا۔ اگر ہم نے اپنے نظام مسلم لیگ کا پورا فائدہ نہ اٹھایا تو ہم قومی خودکشی کے مرتکب ہوں گے۔ اسی اجلاس میں ہمکو جدید عہدہ داران لیگ کا انتخاب بھی کرنا ہے۔

آج کل کی حالت کچھ ۱۹۱۶ء کی حالت کے مشابہ ہے جس کا نتیجہ اس سال کانگریس اور لیگ کا سمجھوتہ تھا۔ ہوشیار پھر پہلے ملک میں اہم سیاسی تغیرات پیش نظر ہیں جن پر نگاہ رکھنے اور مناسب قالب میں ڈھالنے کی مسلمانان ہند کے اغراض کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ یہ صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ مسلمان اپنے نظام مسلم لیگ کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ آپس کے فروعی اختلافات آراء کو نظر انداز کر کے دہلی کے اجلاس لیگ میں بتعداد کثیر شریک ہوں تاکہ وہاں متانت کے ساتھ آپس میں صلاح ومشورہ کریں۔ اور اشتراک اور اتحاد عمل سے اس اجلاس میں ایسی تدابیر اختیار کریں جو زمانہ کے مناسب حال ہوں اور جن سے ہمارے ملک کی سیاسی حیثیت میں ایسی ترقی ہو کہ اس سے خود ہماری قوم کی حیثیت بھی بڑھے اور اس امر کا اطمینان کر لیا جائے کہ جو ترقیاں عمل پذیر ہوں گی ان کے فوائد میں مسلمان اپنے جائز اور مناسب حق سے محروم نہ رہیں گے اور ہماری قوم کے لوگ ایسی ترقی کے لئے دیگر اقوام ہند کے ساتھ اتحاد عمل کرنے پر اس وقت سے زیادہ تیار اور مستعد ہو جائیں۔ اگر اس میں ہمیں ناکامی ہوئی تو اس کا سخت اندیشہ ہے کہ ہم زمانہ حال کے پُر تشویش مسائل کا اپنے اطمینان کے موافق معقول حل کرنے سے قاصر رہیں گے اور یہ بھی اندیشہ ہے کہ ہم ان فوائد اور منافع کو بھی کم

سے ہم ایک حد تک نہ کھو بیٹھیں۔ جو ہندوستانی مسلمانوں نے گذشتہ اصلاحی اسکیم میں سخت جد و جہد کے بعد حاصل کی تھیں۔ اس لیے کہ ہمارے بعض مخالفین یہاں تک کوشش کر رہے ہیں کہ جن بنیادوں پر ان ضمانتوں کو کھڑا کیا گیا تھا ان کو بھی متزلزل کر دیں۔

میں آپ سے بحیثیت ایک رکن مسلم لیگ کے اور نیز عام مسلمانوں سے جن کے لیے مسلم لیگ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اپیل کرتا ہوں کہ آپ آئندہ اجلاس دہلی کی اہمیت کو محسوس کریں اور ملک کے ہر حصہ سے اتنی کثیر تعداد میں شریک ہوں کہ اس اجلاس میں پورا نیابتی مجمع ہو جائے اور جو اہم معاملات اس موقع پر ہمارے سامنے پیش ہوں گے ان پر پورا نیابتانہ فیصلہ ہو۔ کاش کہ اس امر کو اچھی طرح محسوس کیا جائے کہ اس میں کمی کرنا اس فرض سے غفلت کرنا ہے۔ جو ایک نہایت ہی نازک وقت میں قوم کی طرف سے ہمارے اوپر عائد ہوتا ہے۔

حسب معمول پہلے دن کا اجلاس دہلی میں ۲۹ دسمبر کو خاصکر خطبات صدارت پڑھنے اور سکریٹری کی سالانہ رپورٹ اور حسابات پیش کرنے میں اور سبجکٹس کمیٹی بنانے میں صرف ہوگا۔ باقی دو دن اہم تجاویز پر بحث ہوگی۔ اس اثنا میں مسلم لیگ کی کونسل کا ایک جلسہ ۲۸ دسمبر کو دہلی کی مجلس استقبالیہ کمیٹی کے دفتر میں بوقت ۵ ½ بجے شام یا کسی ایسے وقت مابعد یا دوسرے مقام پر جس کا بعد میں اسی دفتر میں اعلان کیا جاویگا۔ منعقد ہوگا۔ جس میں جدید ممبران داخل کئے جائیں گے۔ اور سالانہ اجلاس کے ضروری مبادیات کا انتظام اور تعین کیا جاویگا جس میں اجلاس لیگ کا تفصیلی پروگرام اور ایجنڈا تیار کرنا بھی شامل ہے۔ اور نیز مسودہ تجاویز کا بنانا جو سبجکٹس کمیٹی کے روبرو پیش ہوگا۔ سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس ۲۹ دسمبر کو بوقت دو بجے سہ پہر منعقد ہوگا۔ اور ضروری کاموں کے لیے مسلم لیگ کی کونسل کے جلسے انتظام اجلاس مسلم لیگ تک وقتاً فوقتاً روزانہ ہوتے رہیں گے۔

مجھے امید ہے کہ آپ دہلی میں اجلاس مسلم لیگ کی شرکت کا وقت ضرور نکالیں گے۔ اور میری استدعا ہے کہ آپ براہ کرم اپنی آمد کی تاریخ اور وقت سے جلد تر مجلس استقبالیہ کو مطلع فرمائیں گے۔ اگر کسی ناگزیر سبب سے آپ شریک اجلاس نہ ہو سکیں تو مجھے امید ہے کہ براہ عنایت اپنی رائے سے مجھے اطلاع دیں گے۔ تاکہ میں اسے لیگ کے سامنے یا کونسل کے روبرو غور اور خوض کے لیے پیش کر سکوں۔

مہربانی فرما کر جو تجاویز آپ آئندہ اجلاس لیگ میں پاس کرانا چاہتے ہوں ان کے متعلق مشورہ یا تجاویز مجھے بھیجدیں تاکہ سبجکٹس کمیٹی میں پیش کرنے کے لیے اس کے مسودہ تجاویز کے ترتیب دینے میں مدد ملے۔ فقط والسلام

آپ نیاز مند

سید ظہور احمد

آنریری سکریٹری

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم "جریدہ الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کیساتھ ادا کر رہا ہے نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہونچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

جو صاحب استقبالیہ کمیٹی کے رکن بننا چاہتے ہیں وہ بیس ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک داخل کر کے بن سکتے ہیں۔

تجاویز جو کانفرنس میں پیش کرنی ہوں۔ وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء تک سکریٹری کے پاس پہونچ جانی چاہیئے۔

خادم القوم علی احمد بلند اختر۔ بھاگلپوری　سکریٹری

۱۱ ٹوہزن لین کلکتہ

مومن کانفرنس کلکتہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جمعیۃ المومنین کلکتہ کے دوسرے سالانہ اجلاس کے موقع پر کلکتہ میں مومن کانفرنس ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء یوم شنبہ و یکشنبہ کو بڑے دن (کرسمس) کی تعطیل میں ہونیوالی ہے گذشتہ سال سے زیادہ اس مرتبہ بیرونجات کے افراد قوم کے شرکت کی توقع ہے یہ جلسہ ہندوستان کی قوم مومن کا مرکز اور عظیم الشان اجتماع کا موقع ہوگا۔ تمام ہندوستان کے افراد قوم کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ اپنے اس سالانہ قومی کانفرنس میں شریک ہو کر اراکین جمعیۃ کو ممنون فرمائیں۔

بیرونجات کے اصحاب تاریخ کانفرنس سے ایک ہفتہ پیشتر اپنی روانگی وغیرہ سے اطلاع دیں تاکہ ان کے استقبال اور طعام و قیام کا انتظام مجلس استقبالیہ درست رکھے۔

نوٹ:- جو صاحب جمعیۃ المومنین کلکتہ کے ممبر ہونا چاہیں وہ صرف ۸ آنہ سالانہ چندہ ادا کر کے ہو سکتے ہیں

۸ آنے سالانہ

یا تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑھانے پر صرف کر سکتے ہوں تو اسی وقت سے دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ

مولوی کے خریدار ہو جایئے جو ۲۲×۲۲ سائز پر شایع ہوتا ہے ۳۲ صفحے ضخامت ہے۔ ہر مہینے ۴ صفحہ کا ایک ہی خطبہ ہوتا ہے ۸ صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے ۴ صفحہ میں تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ۴ صفحوں میں تاریخی قصہ ہوتا ہے اور باقی صفحات میں مذہبی علمی سیاسی اعلے مضامین ہوتے ہیں اور

ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شایع ہوتا ہے جس کی لاگت ۸ سے زیادہ ہوتی ہے اسکی قیمت شامل کر کے کل ۸ مولوی کا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے جسکے سال بھر کے پرچوں کے کاغذ کی قیمت بھی ۸ سے زاید ہوتی ہے بالکل لیں و پیش نہ کیجئے انشاء اللہ کا نام لیکر آج ہی ۸ کا منی آرڈر بھیجدیجئے اور جب چاہئے ہمارا مال واپس دیکر عذر واپس لے لیجئے۔ ملنے کا پتہ:-

منیجر رسالہ مولوی دہلی

خریداران الجمعیۃ دھوکے سے بچیں

ہمیں مختلف مقامات سے یہ شکایتیں موصول ہو رہی ہیں کہ دہلی کے ایک صاحب ہمارے حوالہ سے کتابوں کا وی۔ پی کر دیتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ہم نے تحقیقات کی تو ان کا مندرجہ ذیل خط ہمیں ملا جو انھوں نے ہمارے ہوبہ کے ایک خریدار کے نام بھیجا تھا۔

"محترم مولانا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

شعبہ تبلیغ کی طرف سے چند معرکتہ الآراء لنواز کتابیں تیار کیگئی ہیں خصوصاً سیرۃ مقدسہ قابل دید تصنیف ہے۔ آپ کے جذبہ اسلامی اور ذوق علمی کو پیش نظر رکھکر حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے ارشاد سے آپ کی خدمت میں چند کتابیں ارسال کی جاتی ہیں غالباً دو روپے کا وی۔ پی پارسل ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ از راہ کرم وصول فرما کر ممنون کیجئے "الجمعیۃ" کی ترقی اشاعت میں آپ کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔ خاکسار

سید محمود (مولوی فاضل) غفرلہ

دریا گنج۔ دہلی۔ ۲ نومبر"

میں اس خط پر قانونی چارہ جوئی کرنے کے لئے وکلاء سے مشورہ کر رہا ہوں اور تمام خریداروں کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ اس شخص کے دھوکے میں نہ آئیں۔

"منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی"

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ۔

بشیر اسٹور پشاور

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

سفید بال پندرہ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی ہیر تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجیے۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھالیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیر ہیر نا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ لنگی سمری ضلع دربھنگہ

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد دوا نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دوا پر کسقدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر زعفران وغیرہ اور پنسار ہٹہ تھوک و خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ ہو بازانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:-

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

مفت!　مفت!!　مفت!!!

سفید داغ

ہمارے دواخانہ میں آنے سے جسم کا ایک چھوٹا سفید داغ بلا قیمت آرام کر دیا جاتا ہے۔ چار آنے (۴/) بھیجئے نمونہ کی دوا بھیجی جاتی ہے چھوٹی شیشی کی قیمت دو روپیہ (۲) بڑی شیشی کی قیمت تین روپیہ (۳)

برص سفید یعنی سفید و سیاہ اور جذام کے مریض بھی بذریعہ خط آرام کئے جاتے ہیں مریض کی عمر اور مرض کا پورا حال لکھکر دوا کی قیمت معلوم کر سکتے ہیں۔

بچھو کی دوا

اس دوا کے لگانے سے بچھو کا زہر فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ روتا ہوا آدمی اسی وقت ہنسنے لگتا ہے قیمت ایک پیکٹ آٹھ آنہ (۸/) ڈاک محصول تین آنہ (۳/) چار روپیہ بھیجنے سے بارہ پیکٹ بھیجے جاتے ہیں۔ ڈاک محصول نہیں لیا جاتا۔

خضاب

راج وید خضاب

سب خضابوں سے بڑھیا خضاب چار آنے (۴/) بھیجنے سے نمونہ بھیجا جاتا ہے۔ بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ دو آنہ (۱/۲) چھوٹی شیشی کی قیمت ۱۰/

بچوں عورتوں اور پلیگ ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں اور جوڑوں اور مرگی وغیرہ تمام بیماریوں کی دوا دیکھنے کیلئے ہماری تصویر دار بڑی فہرست مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔

المشتہر

راج وید سری بامنداس جی کبیراج نمبر ۱۵۲ ہیریسن روڈ بڑا بازار کلکتہ

(تار بھیجنے کا پتہ:- "راج وید کلکتہ")

ولایت کی عورتوں نے

ایک اخبار میں لکھا ہے کہ مردوں میں بہادری اور جوانمردی کم ہو رہی ہے۔ اسواسطے اب عورتیں ان پر حکومت کرنی چاہتی ہیں۔ ... ہر مرد کو چاہیئے کہ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتا ہے ... زیادہ مجرب ادویات تیار رہتی ہیں جن میں سے چند کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے مفصل حالات کیواسطے رسالہ الامراض مخصوصہ ... مفت منگا سکتے ہیں ... کا استعمال کرو اور فائدہ اٹھاؤ

اکسیر ...

طلائے انمبر ۱ ...

طلائے انمبر ۲ ...

اکسیر ...

نوٹ:- ... تمام حالات لکھ کر ... قواعد علاج مفت منگوا لیں!

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۷۲ لاہور

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ذرا ایک لمحہ کیلئے تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت ... کہ اس آیۃ قرآنی کو رسالہ میں لینے کے بعد آپ میرے بیان کو غلط اور جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح ... کرینگے ... لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا اسے حرف بحرف صحیح تصور کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلا

اس طلاء کے لگانے سے ... اور کیسانی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے ... خون صالح پیدا ہو کر رنگ نکھر آتا ہے ... تمام عوارض جو ... پیدا ہو گئے ہوں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ... اعصاب میں ... قوت پیدا ہوتی ہے ... کی اجازت ہے قیمت مع ... محصول ... جواب طلب امور کیلئے ۱ کا ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جسکے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام و صوفیائے عظام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شرحوں سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اصل مثنوی کے شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح درج کئے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی۔ علم بیان اور علم بدیع کے نکات بعض اشعار میں ... بیان کئے گئے ہیں ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے وقت آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ شرح میں ایک مبسوط دیباچہ اور ... فہرست مضامین ہے۔ شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے کیلئے جس محنت سے کام لیا ہے اسکا اندازہ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حجم ... سائز کے سوا تین سو صفحات قیمت حصہ اول ... ۴ بلا جلد ... اور مجلد کیلئے ... علاوہ محصول ڈاک۔ وعدہ ہے کہ کتاب اگر موافق اشتہار نہ ہو تو دام واپس ... فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:-

جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

ٹسری ریشمی کپڑے

کوٹ۔ سوٹ۔ شیروانی۔ اچکن قمیص کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان اور صافے اور چادر رومال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خرید کیجئے۔ نمونہ مفت منگایئے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور　دوکان سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک تولہ نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۹۲

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول محمد خصوصی

ایڈیٹر ابوالاعلیٰ مودودی

جلد ۱۴ | دہلی یوم چہار شنبہ ۱۶ ؍ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۲ ؍ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۴۴

نکاح مرتدہ

(حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے قلم سے)

نکاح مرتدہ اور فسخ نکاح کے متعلق میں نے ایک مضمون لاہور کے ایک پرچہ کو بھیجا تھا جو الجمعیۃ مورخہ [illegible] میں شائع ہو چکا ہے۔ بعض اخبارات نے اس پر [illegible] ظاہر کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آج کی صحبت میں اپنے خیالات کسی قدر تفصیل کے ساتھ ظاہر کروں [illegible] مسئلہ پر [illegible] غور کرنے کا موقع ملے۔ [illegible] اور ہندو [illegible] سے [illegible] معصیت میں شریک ہو گئیں جس کے باعث میں سخت [illegible] ہوا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح [illegible] نہ چھوڑا جائے۔ بلکہ اس کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے [illegible] اور پھر ایک اجتماعی کوشش کی جائے تو انشاء اللہ ضرور کامیابی ہو گی۔ لیکن جب تک مقصود متعین نہ ہو گا کوئی سعی بھی منزل کے بے خضر راہ نہیں ہو سکتی۔

مجھے اس مسئلہ کا احساس کب ہوا

خلافت کی تحریک کے دور میں باہمی پنچایت کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا تھا۔ چنانچہ صوبہ دہلی کی خلافت کمیٹی کی طرف سے بھی اعلان ہوا تھا کہ مقدمات انگریزی عدالت میں نہ بھیجے جائیں۔ بلکہ خلافت کمیٹی میں ان کا فیصلہ کیا جائے۔ شیخ محمد تقی صاحب وکیل کا انتخاب عمل میں آیا اور شیخ صاحب نے بحیثیت ثالث مقدمات کا فیصلہ کرنا شروع کر دیا۔

اس ہی سلسلہ میں شیخ صاحب کی عدم موجودگی میں بعض مقدمات کا فیصلہ میں نے بھی کیا۔ مقدمات کی کثرت کے باعث پنچایت کا دفتر بازار لال کنوئیں کی ایک گلی میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ جن دنوں میرے سامنے مقدمات پیش ہوتے تھے انہی دنوں ایک نومسلمہ کا مقدمہ بھی پیش کیا گیا۔ یہ لڑکی ہندو کہاری کی تھی جو اپنی ماں کے ساتھ مسلمان ہوئی تھی۔ لڑکی کی عمر تقریباً بیس سال تھی۔ اس کو قرآن شریف کی بعض سورتیں حفظ یاد تھیں۔ کلمہ وغیرہ بھی خوب پڑھتی تھی۔ کہاروں کا دعویٰ تھا کہ یہ لڑکی ہمکو واپس ملنی چاہیے۔ مدعی اس کا غیر مسلم خاوند تھا۔ میں نے مدعی سے کہا کہ جب یہ لڑکی مسلمان ہو گئی ہے تو تم اس کو کس طرح لیجا سکتے ہو۔ لڑکی بھی جانے پر رضامند نہیں ہے لیکن اس کا خاوند کہتا تھا کہ آپ اسکو ساتھ کر دیجیے ہم شدھ کر لیں گے۔ اگر یہ شدھ نہ ہوگی تو ہم اسکو اسی طرح رکھیں گے۔ میرے لیے یہ بالکل نئی بات تھی اگرچہ اس سے پیشتر میں نے بعض لڑکیوں کے عیسائی ہونے کے واقعات سن رکھے تھے لیکن صرف اتنا جانتا تھا کہ بعض کمسن اور نابالغ لڑکیوں کو بھی عیسائی ہونے کے بعد بلوغ کا سارٹیفکٹ لیجاتا ہے لیکن اگر کوئی عیسائی عورت مسلمان ہو جائے تو اس کا بلوغ ثابت کرنا بہت دشوار ہوتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں سنا تھا کہ ہندو عورت پر تبدیل مذہب کے بعد بھی پہلے خاوند کو حق زوجیت باقی رہتا ہے۔ چنانچہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اس مقدمہ میں علاوہ دیگر تنقیحات کے ایک تنقیح یہ بھی قائم کی تھی کہ کیا ہندو دھرم میں عورت کے مذہب تبدیل کرنے سے عورت کا نکاح باقی رہتا ہے (جواب بذمہ مدعی) مدعی کی جانب سے اس تنقیح کے جواب میں ایک گواہ پیش کیا گیا۔ جس کے بیان کا خلاصہ ـ اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہندو دھرم کا اصل منشا یہ ہے کہ مذہب تبدیل کرنے سے پھیرے نہیں ٹوٹتے پرانے ہندو غلطی اور جہالت سے اپنی عورت کو تبدیل مذہب کے بعد واپس نہیں کرتے تھے لیکن اصل دھرم یہی ہے۔ مدعی آریہ مذہب کا پیرو ہے اس لیے اس کی عورت اسکو واپس ملنی چاہیے۔ میں نے اس گواہ سے یہ سوال دریافت کیا کیوں صاحب اگر خاوند مسلمان ہو جائے تو آپ کا دھرم کیا ہے۔ گواہ نے جواب دیا پھیرے جب بھی نہیں ٹوٹیں گے۔ اگر اسلامی مذہب اجازت دیتا ہو تو وہ نومسلم مرد اس ہندو عورت کو پہلے نکاح کی بناء پر رکھ سکتا ہے۔ ہندو دھرم میں صرف دونوں میں سے ایک کی موت ہی نکاح توڑ سکتی ہے۔ باقی کوئی صورت نہیں ہے۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ میرا خیال اس مسئلہ کی اہمیت پر متوجہ ہوا۔

دوسرا موقع

جب سوامی شردہانند نے جیل سے نکلکر شدھی کا اعلان کیا۔ اور چار لاکھ ملکانوں کے شدھ کرنیکی تحریک شروع کی تو ۲۳ فروری سنہ ۲۳ء کو جمعیۃ علماء کی مجلس منتظمہ نے ایک شعبہ تبلیغ کے قیام کا اعلان کیا۔ میں ۱۳ فروری کو دہلی سے آگرہ پہنچا۔ مدرسہ امینیہ کا ایک طالب علم میرے ہمراہ تھا۔ شیخ الطاف الرحمٰن مرحوم نے میری اعانت کی اور میں نے نہایت خاموشی کے ساتھ متھرا۔ اور آگرہ کے بعض دیہات کا دورہ کیا۔ میں نے اور میرے ہمراہی نے تقریباً چودہ یا پندرہ مواضعات کا معائنہ کیا۔ ہمارا یہ دورہ تھا اس لیے ہمکو بعض خاص پنچایتوں میں شریک ہونے کا موقع بھی ملا۔ میں نے اس دورہ کی مختصر رپورٹ بھی مرتب کی تھی جو کلکتہ کے سفر میں غالباً شیخ فضل الٰہی کے مکان میں رہ گئی اور باوجود خط و کتابت کے دستیاب نہیں ہوئی۔ اس دورہ کے سلسلہ میں موضع اسیار کی ایک خفیہ پنچایت میں میں ملکانوں سے دوبارہ اس امر کو سنا۔ میں بہادر سنگھ نمبردار کا آج تک شکر گذار ہوں جنہوں نے مجھے اس پنچایت کی شرکت کا خفیہ موقع دیا۔ اس پنچایت میں ایک مہاشہ صاحب ملکانوں کو عجیب و غریب تعلیم دے رہے تھے اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی تو ان کے الفاظ یہ تھے۔

مسلمانوں میں ہتھکنڈے بہت ہیں۔ یہ ساری کی ساری خانمیں اور مسلمان بہت تھوڑے ہیں۔ آج راجپوتوں کی لڑکیاں سیدوں اور تیلیوں کے گھروں میں ہیں۔ راجپوت ایسے بےغیرت ہو گئے۔ ہمکو اپنی عورتیں مسلمانوں سے واپس لینی چاہئیں۔ ہم نے بڑے لاٹ صاحب سے کہہ دیا ہے انہوں نے کہا ہے جو راجپوت ہماری سرکار میں دعوے کریگا ہم اس کی بیوی اسکو دلوا دیں گے۔ ہم نے مقرر ابیں اس کام کے لیے وکیل مقرر کر دیے ہیں۔ تم سب ہمارے بھائی ہو۔ تمہاری عورتیں ہماری مائیں بہنیں ہیں۔ مذہب بدلنے سے جاتی نہیں بدلتی۔ تم کو زبردستی مسلمان بنالیا تھا۔ تم سب راجپوت ہو جب تمہاری گنگھی ہو تو تم اپنے کو ہندو بتاتا۔ کوئی مسلمان اگر تمہاری عورت کو لیجائے تو اس پر اغوا کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔ بڑے لاٹ صاحب ہندوؤں پر سے لگان معاف کرنے والے ہیں۔ جو اپنے کو ہندو بتائیگا اس کی زمین پر لگان نہیں ہوگا۔ میں صحیح طریقہ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جو الفاظ لکھے ہیں وہ بعینہ یاد رہ سکے لیکن مطلب یہی تھا۔

تیسرا موقع

گلی کونڈے والان کی ایک چماری مسلمان ہوئی۔ اور ایک مسلمان سے نکاح کر لیا۔ آریوں نے دونوں کو گرفتار کرا دیا۔ لڑکی کو ضمانت دیکر چھڑا لیا گیا۔ انجمن محافظ المسلمین پہاڑ گنج کے سکرٹری نے اس مقدمہ میں پوری امداد کی۔ شیخ ذکر الرحمٰن صاحب وکیل تھے۔ عرصہ تک مقدمہ جاری رہا اور بالآخر مسلمان خاوند پر سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور نومسلمہ ایک فرضی خاوند کے حوالہ کر دی گئی۔

(باقی آئندہ)

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہی | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہی

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | شرو شوق جوانی کہ شباب آتا ہی

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۰ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور **کیا ہو سکتا ہے** ۱۴

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو بکصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں یہ ہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ محصول ڈاک بہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی ۳ بارہ شیشی معہ محصول [illegible]

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور جلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے معجزہ ہے قیمت فی بکس ۸ محصول ۷ ایکدرجن معہ محصول [illegible]

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزار ہا اہل الرائے ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ دھندجالا نارش سرخی ککرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دافع اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ بارہ تولہ لعہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸

عروس تمدن

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ لیڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ۔ فدائے طب حکیم راج نرائن جہے

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے عبارت شستہ زبان پاکیزہ شائل قوی براہین حسیت۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں انکی بابت جو پیشگوئیاں ہیں تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات حج کے احکام اور اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں قیمت بلا محصول ۶

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورۂ یوسف کی بےمثال تفسیر لغت اور تفسیر احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل قیمت بلا محصول ۸

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خدا داد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے جلد اول ۲ جلد دوم للعہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:—

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر اللہ دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدن میں آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نجاتے رہیں تو صلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (ــــ) ۔

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

ضرورت شادی

اگر آپ کو لائق لڑکا لڑکی کی ضرورت ہے تو اسکا ٹکٹ بھیجکر پتہ پر خط لکھیے خط و کتابت پوشیدہ رہیگی۔ کامیابی یقینی اور لازمی ہے۔

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوا چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھر دیتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو عین نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں بخوبی پوری کرتی ہے۔ اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت و طاقت وہ امنگیں زندہ دلی و شہوانہ زور و مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد و صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی [illegible] دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ جسم کو سبک۔ بارونق۔ تر و تازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ پٹھے اور قوائے اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست بھوک تیز جسکے باعث بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بےاعتدالیوں کے باعث اپنی قوت خداداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کیلئے لذات دنیوی سے محروم ہو کر اور زندہ درگور ہو چکے ہوں ان کیلئے بمنزلہ تریاق ہے آب حیات ہے جام شفا ہے۔ پیام عیش و عشرت ہے نامردی جریان ضعف باہ سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے بیخ و بن اکھاڑنے والی قوتیں بھری ہیں اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں یہ مینا جوش سنیا و نولہ نئی طاقت اور نئی امنگیں۔ نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مسرور و مخمور کر دیتا ہے جس نے ایکدفعہ بھی اس دوا کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کے لیے دوسری تمام دواؤں سے بےنیاز ہو گیا قیمت ۱۰ خوراک ۳ محصول ۶ بیس خوراک ۵ محصول ۶ چالیس خوراک ۹ محصول ۱۰

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بداعتدالیوں کے باعث عضو میں نقص آگیا ہو۔ رگ پٹھے بیکار ہوں۔ ٹیڑھا پن ہو۔ کوتاہی ہو باریکی ہو کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجیے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جا سکتا ہے آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کیلئے بمنزلہ آب حیات ہے۔ قیمت فی شیشی درجہ خاص للعہ محصول ۶ درجہ عام ذرا تیز ہے لیکن آبلہ نہیں ڈالتی شیشی ۲ محصول ۶ چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت ۱۵ محصول ۱۰ چالیس خوراک سفوف مراد طلاء درجہ عام ۱۵ محصول ۱۰

سفوف مراد جنتری ۱۹۲۷ء جس میں بیشمار علمی ادبی اور اخلاقی مضامین کے علاوہ ہندوستان کی ہر ایک چھوٹی بڑی لائنوں کے ہر ایک اسٹیشن کا ریلوے کرایہ و فاصلہ تفصیل کیساتھ درج ہے۔ ہر ایک صاحب طلب پر مفت بھیجی جاتی ہے

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

گولی پارہ

امساک پیدا کرنیکی بہترین دوائی جتنی دیر چاہیں رنگینی سے انزال ممکن نہیں۔ علاوہ امساک ہونیکے ہزاروں فوائد رکھتا ہے قیمت فی گولی ۱۲ محصول ۸

طلائے نادر

مجلوق اور کمزور مردوں کی رگوں میں جسقدر نقائص پیدا ہوتے ہیں۔ ایک ہی ہفتہ میں بلا تکلیف دور کرکے اصلی اور قدرتی حالت پیدا کرتا ہے۔ داڑی اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے۔ ہر عمر و ہر موسم میں مفید ہے۔ فی ڈبیہ تین روپے (ــــ)

اکسیر جریان

جریان نیا ہو یا پرانا۔ اس دوائی کے چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے (ــــ)

منیجر دار المجربات متصل پل نخاس لکھنؤ

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوشخط سطور مثل موتیوں کی لڑی کے ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے۔ صحت میں بلکہ سرکاری استنبولی کی مہر آخر میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں۔ سفر و حضر میں تلاوت کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ عرض ۴ انچ وزن تقریباً ۹ تولہ مجلد منقش قیمت مع مصاریف ۹-۸-۰ سابق میں اس حمائل کی قیمت ۱۸ روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ کا رنگ ختائی ریشمی ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصاریف ۲ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ ختائی چکنا ہے۔ ۲ جلد قیمت ۸-۰ مصاریف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۴۳ روپیہ سابق میں ۱۰۰ روپیہ قیمت تھی۔ مصاریف بذمہ مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جز طبع عثمانیہ استنبولی ختائی کاغذ قیمت ۰-۸-۲۳

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع میری مصر ۰-۰-۱۵

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۸۳ روپیہ۔

تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۰-۸-۲۳

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۰۴ بمبئی نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۱۶ رجمادی الآخر ۱۳۴۵ھ

مسلمانوں کے قومی مسائل
اور
لارڈ اردن

لارڈ اردن نے ہندوستان آنے کے بعد پہلی مرتبہ کلکتہ میں مسلمانوں کے سیاسی مسائل پر اظہار خیال کیا ہے اور اسلئے پہلی مرتبہ ہمیں یہ معلوم کرنے کا موقع حاصل ہوا ہے کہ کشور ہند کے حاکم اعلیٰ صاحب مسلمانوں اور ان کے سیاسی معاملات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے جو تقریر فرمائی ہے، وہ متعدد حیثیات سے قابل غور ہے۔ اس میں بنگال کی وسیع اسلامی آبادی کی خستہ حالی و درماندگی کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ اس میں مسلمانان بنگال کی تعلیمی اور زراعتی حالت پر عنایت مبذول فرمائی گئی ہے، اس میں مسلمانان ہند کی نیابت کے اہم اور بنیادی مسئلہ پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس میں سرکاری ملازمتوں سے مسلمانوں کی عام محرومی پر بحث کی گئی ہے، اور ان سب باتوں کے ساتھ اس میں مسلمانوں کو کچھ نصیحتیں بھی کی گئی ہیں، جو ذرا توجہ سے سننے کے قابل ہیں۔ اس عہد آفریں موقع پر جبکہ ہندوستان کی قسمت ترازو میں ہے اور مسلمان بھی اپنا وزن معلوم کرنے کے منتظر ہیں، وائسرائے صاحب کے اس خطاب میں بہت کچھ معنی پوشیدہ ہیں اور ان معنوں کو ہمیں ضرور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگرچہ ہم کبھی اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوئے کہ ہماری یا کسی قوم کی قسمت کو وائسرائے صاحب یا وزیر ہند صاحب بناتے اور بگاڑتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ خدا نے قسمتوں کی باگ خود اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور وہی ہر قوم کو بناتا اور بگاڑتا ہے۔ لیکن بدنصیبی سے اقوام ہند کے مقدرات کی ایجنسی لارڈ اردن کی قوم کو ملی ہوئی ہے۔ اسلئے اصلی مدبر احوال و امور پر آنکھیں لگائے رہنے کے باوجود ہم کو ایک نظر ایجنٹوں کی طرف بھی رکھنی پڑتی ہے، اور یہ ہماری بشریت کا تقاضا ہے۔

سب سے پہلی چیز جس نے وائسرائے بہادر کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کیا وہ مسلمانان بنگال کی درماندگی ہے۔ انہوں نے اسکی وجہ یہ قرار دی ہے کہ مسلمانوں نے جدید ضروریات اور جدید تعلیم کی طرف توجہ نہیں کی۔ انگریزی علوم حاصل کرنے کے بجائے قدیم فارسی و عربی ہی کی طرف متوجہ رہے اور انگریزی حکومت کے ماتحت ترقی کی دوڑ میں ہندوؤں سے پیچھے رہ گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانان بنگال کی موجودہ بدحالی کی سب سے زیادہ ذمہ داری انگریزی حکومت کی اس بے انصافی پر عائد ہوتی ہے کہ اس نے قدیم ادارت کو دفعۃً برباد یا اور ان کی جگہ جدید نظام حکومت میں مسلمانوں اور ان کی زبان کو کوئی جگہ نہیں دی۔ جب وقت ایسٹ انڈیا کمپنی نے بنگالہ کی دیوانی پر قبضہ کیا ہے تو بنگالی مسلمانوں میں حکومت کی تمام قابلیتیں موجود تھیں۔ وہ ایک پورے نظام حکومت کو بہترین طریقہ پر چلا رہے تھے۔ ان کے تمام کام دیسی زبان میں ہوتے تھے اور قدیم تعلیمی نظام ان کے لئے کام کے آدمی مہیا کر رہا تھا۔ انگریزی حکومت اپنی جدید ضروریات کے مطابق اسی پرانے نظام میں کچھ ترمیم و اصلاح کر کے اسے قائم رکھ سکتی تھی، مگر وہ ہندوستان کی تہذیب کو بالکل پامال کر دینا چاہتی تھی اور ہندوستانیوں کو غلامی کا عادی بنانے کے لئے وہ ان کے علوم و آداب، ان کے تمدن، اور ان کے قدیم نظام سیاست کا قلع قمع کر دینا ضروری سمجھتی تھی، اسلئے اس نے صورت حالات پر قابو پاتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ پرانے نظام کو یک قلم موقوف کر دیا، جدید عدالتیں قائم کیں، جدید محکمے کھولے، جدید دفاتر قائم کئے، اور ان سب کی زبان انگریزی کر دی۔ ہندو غلامی کے عادی تھے، ان میں غلام بننے کی پوری صلاحیت موجود تھی، اسلئے انہیں اپنے آقاؤں کی خدمت کے قابل اپنے تئیں ڈھال لینے میں کچھ زیادہ دقت پیش نہیں آئی لیکن مسلمان اپنی قومی تہذیب، قومی خصائص اور قومی شعائر کی حفاظت میں سب سے زیادہ حریص واقع ہوئے ہیں اور ایک خوددار قوم کی طرح وہ دوسروں کی تہذیب، زبان اور شعائر کو اختیار کرنے پر اس وقت تک آمادہ نہیں ہوتے جب تک زمانہ انہیں موت کی دھمکی دیکر اس پر مجبور نہیں کرتا، اس لئے وہ یقیناً اس دوڑ میں ہندوؤں سے پیچھے رہ گئے اور اپنے تئیں بدل کر انگریزوں کی پیدا کردہ ضروریات کے مطابق ڈھالنے میں یقیناً انہوں نے بہت دیر کی۔ مگر اس پسماندگی اور تاخر کی علت ان کی غفلت و نادانی نہیں بلکہ خود اس حکومت کی بے انصافی و خود غرضی ہے جس کی صدارت کا فخر لارڈ اردن صاحب کو حاصل ہے۔

گر تو منکر شوی اے دوست بدانند ہر کس
کیں بلائے دلم از نرگس جادوئے کسے است

وائسرائے صاحب نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں، اور انہیں بتلایا ہے کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس نے ان کے لئے اسباب و وسائل مہیا کرنے میں کمی نہیں کی۔ کلکتہ میں خاص مسلمانوں کیلئے ایک اول درجہ کے آرٹس کالج کا قیام، خاص وظائف کی ایک مد کا اجرا، ڈھاکہ میں علوم اسلامیہ کے لئے ایک جداگانہ شعبہ کا قیام اور دوسری عنایتیں جو نشتر زنی کے بعد مرہم ہی کے احسان عظیم کی ہم معنی ہیں، اس سرکاری امداد کی روشن مثالیں ہیں جنہیں حکومت کی طرف سے بارہا پیش کیا جاچکا ہے اور وائسرائے بہادر نے بھی پیش فرمایا ہے۔ مگر اس حقیقت کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے کہ مسلمانان بنگال میں ان تعلیمگاہوں سے مستفید ہونے کی قوت ہی نہیں ہے۔ بنگال کے معدودے چند خاندانوں کے سوا جن کی مالی حالت بہتر ہے اور کسی بنگالی مسلمان کے پاس اتنا روپیہ ہی نہیں کہ وہ اپنی اولاد کو یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم دلوا سکے، اور جن لوگوں نے مصیبتیں برداشت کر کے کچھ تعلیم حاصل کرلی ہے، ان کے لئے ترقی کا کوئی میدان نہیں۔ تمام سرکاری ملازمتوں پر بنگالی بابوؤں کا اجارہ ہے۔ سرکاری محکمے از اول تا آخر ہندوؤں کے ہاتھ میں ہیں اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کو جو دقتیں ملازمتیں حاصل کرنے میں پیش آتی ہیں ان کا اندازہ لارڈ صاحب اپنی عالی شان ایوان میں بیٹھ کر نہیں لگا سکتے۔ اس سے صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں میں جو لوگ تعلیم پا چکے ہیں ان کی کھپت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا تمام قوم کی خوشحالی پر اثر پڑتا ہے، کیونکہ زراعت، تجارت، صنعت اور کسب معاش کے تمام شعبوں میں حکومت کے جتنے اثرات ہیں سب کے سب ہندوؤں کی تائید میں صرف ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے ہر شعبہ میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ ان بندشوں میں مسلمانوں کو خود گورنمنٹ نے جکڑا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ گانٹھ گورنمنٹ ہی ان کو نہ کاٹے، تنہا مسلمانوں کا اپنی قوت سے انہیں کاٹ دینا مشکل ہے۔ اس کے لئے کوئی آرٹس کالج قائم کر دینا یا ایک شعبۂ علوم اسلامیہ کھول دینا کسی طرح کافی نہیں ہو سکتا، ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اس عدم توازن کو دور کرنے کے لئے پوری کوشش کرے اور جس طرح اس نے پہلے ان کو پامال کرنے کی کوشش کی تھی، اس طرح اب ان کو بحال کرنے میں بھی غیر معمولی مدد دے۔

مسلمانان بنگال کی زراعتی و اقتصادی حالت پر بحث کرتے ہوئے لارڈ صاحب نے ان اسباب کا تجسس فرمایا ہے جن کی بدولت زراعت پیشہ مسلمانوں کا افلاس بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک ماہر زرعیات کی حیثیت سے ہم امید کر سکتے تھے کہ وہ کچھ زیادہ گہری نظر سے ان اسباب کی تحقیق کریں گے اور مرض کی صحیح تشخیص میں انہیں کچھ زیادہ دقت پیش نہ آئیگی مگر ہمیں یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ انہوں نے نہایت سطحی نظر سے زراعت پیشہ مسلمانوں کو دیکھا ہے اور ان کے افلاس کی ایسی توجیہ کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کو سمجھا ہی نہیں۔ فرماتے ہیں کہ:-

تاریخ بتلاتی ہے کہ اسلام کا قانون توریث جس سے حصہ دار اضعافاً مضاعفاً بڑھتے جاتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ ہی مسلمان مالکان جائداد کا اپنی جائدادوں سے غفلت و بے پروائی برتنا بڑے بڑے مسلمان خاندانوں کے زوال کا باعث ہوا ہے۔

اگر لارڈ اردن نے ان شرعی و اقتصادی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہوتی جو تقسیم وراثت کے باب میں اسلام نے ملحوظ رکھی ہیں تو شاید وہ ہی اسلام کے قانون توریث پر طعن نہ کرتے۔ انکی سطحی نگاہ نے دیکھا کہ ایک بڑی جائداد بہت سے حصہ داروں میں تقسیم ہو کر چھوٹی چھوٹی جائدادوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ اسلام جائدادوں کو تباہ کرتا ہے۔ مگر اقتصادیات کا ایک معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ایک روپے کا سولہ آدمیوں میں تقسیم ہو کر ایک ایک آنہ کی پونجیوں میں منتقل ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ ایک روپیہ ایک آدمی کے پاس رہے۔ اور باقی پندرہ آدمیوں کے پاس کچھ نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ دولت کی تقسیم سے دولت کی قوت اور منفعت بخشی ضرور کم ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا صحیح علاج یہ نہیں ہے کہ اس کی تقسیم روک دیجائے۔ بلکہ اس کا صحیح اور حکیمانہ علاج یہ ہے کہ ان افراد کے لئے جن میں دولت تقسیم ہو، افزونی دولت کے وسائل مہیا کئے جائیں اور ان میں چھوٹی پونجی کو بڑھانے کی قابلیت پیدا کی جائے۔ لارڈ اردن کی قوم کے ہندوستان میں آنے سے پہلے بھی بنگال اور تمام ہندوستان میں یہی اسلامی قانون وراثت جاری تھا۔ اسی طرح جائدادیں تقسیم ہوتی تھیں۔ اسی طرح وارثوں کی تعداد دوگنی چوگنی ہوتی چلی جاتی تھی، مگر کہیں اس طرح بڑے بڑے مسلمان خاندانوں کو زوال نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ مسلمانوں کے خاندان بڑے اور زیادہ بڑے بنتے رہے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ پہلے تقسیم دولت کے ساتھ افزائش دولت کے وسائل بھی کثرت سے موجود تھے، مگر اب نسلوں کی ترقی کے ساتھ تقسیم دولت کا سلسلہ تو برابر جاری ہے لیکن انگریزی حکومت کی برکت سے افزائش دولت کے وسائل کم اور کم تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں کو تو ان کی سودخواری و زر پرستی نے کسی حد تک بچا لیا، مگر مسلمان جو ہمیشہ سے صنعت، سپہ گری اور حکمرانی کا پیشہ کرتے چلے آتے تھے، انگریزی صناعوں، انگریزی سپاہیوں اور انگریزی حکمرانوں پر بھینٹ چڑھ گئے۔ کاش لارڈ صاحب کی نظر اس حقیقت تک پہنچتی اور وہ اسلام کے قانون وراثت پر طعن کرنے کے بجائے مسلمان زمینداروں اور مزارعوں کے لئے افزائش دولت کے وسائل مہیا کرنے کی طرف توجہ کرتے۔

ایک لارڈ اردن ہی پر کیا موقوف ہے، انگریزی حکومت کے جتنے چھوٹے بڑے ارکان ہیں سب کی یہی ذہنیت ہے کہ وہ اپنے الطاف و عنایات کے گنوانے میں تو بہت مستعد ہوتے ہیں، مگر جب ان کے سامنے رعایا کی مفلسی، بدحالی، خستگی اور درماندگی کا حال بیان کیا جاتا ہے تو وہ اپنی حکومت کی طامعانہ و خود غرضانہ پالیسی کو بالکل بھول جاتے ہیں اور ذالک بما کسبت ایدیکم کی صدا بلند کرنے لگتے ہیں۔ وہ ہندوستانیوں کی تمام مصیبتوں کو خود انکی اور انکے تمدن اور انکے مذہب کی پیداوار ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں مگر کبھی انہیں بھولے سے بھی یہ یاد نہیں آتا کہ یہ سب انکی حکومت ہی کی برکات ہیں۔

تا کے ملامت مژہ اشک بار من
یک بار ہم نصیحت چشم سیاہ خویش

مولانا حسرت موہانی کے خیالات

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے ہم نے ایک نوٹ میں ان خیالات پر اظہار افسوس کیا تھا جو مولانا حسرت موہانی کی جانب منسوب ہو کر پریس میں شایع ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ مولانا کی پالیسی کے متعلق جو دوسری باتیں اخبارات میں آئی تھیں وہ بھی بڑی حد تک باعث حیرت و افسوس تھیں ہم عرصہ سے چاہتے تھے کہ ان امور کے متعلق خود مولانا سے ان کے خیالات معلوم کریں چنانچہ خوش قسمتی سے یہ موقع مل گیا اور جناب مولانا نے اپنے قیام دہلی کے زمانہ میں خود دفتر الجمعیۃ میں تشریف لا کر اپنے خیالات کی توضیح فرمادی، جن سے ایک جزوی اختلاف کے سوا، ہمیں پورا اتفاق ہے۔

مولانا نے اپنی اس تقریر کے متعلق جو انہوں نے لالہ لاجپت رائے کی حمایت میں کی تھی، فرمایا کہ ہندوؤں نے اس کے صرف ایک ٹکڑے کو جو خاص ان کے مطلب کا تھا نکالکر شایع کر دیا ورنہ اس میں لالہ جی کی مخالف اسلام پالیسی کی صاف الفاظ میں مذمت کی گئی تھی اور اس سے زیادہ ان کی تعریف میں کچھ نہ کہا گیا تھا کہ وہ تحریک آزادی ہند کے پرانے اور سب سے زیادہ سرگرم علمبرداروں میں سے ہیں۔ اگرچہ اس توضیح کے بعد بھی ہمارے لئے مولانا سے اتفاق کرنا مشکل ہے، کیونکہ لالہ لاجپت رائے زمانہ ماضی میں آزادی ہند کے خواہ کتنے ہی بڑے حامی رہے ہوں، مگر موجودہ زمانہ میں وہ اس کے سب سے بڑے مخالف ہیں اور اسلامی حکومت کا خوف ان پر اتنا چھا گیا ہے کہ وہ اپنی تمام قوتیں انگریزی حکومت کے قیام و دوام کی حمایت میں صرف کر رہے ہیں، لیکن مولانا سے تبادلہ خیال کر کے کم از کم اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ وہ ہندو تحریک کے خطرہ سے بے پروا نہیں ہیں اور انہوں نے لالہ جی کی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکہ نہیں کھایا ہے۔

سوراج پارٹی کے خلاف انہوں نے صوبہ متحدہ میں جو کوششیں کیں ان کی وجہ مولانا نے یہ بیان کی کہ وہ اصولاً سوراج پارٹی یا کسی دوسری ایسی پارٹی کے ٹکٹ پر مسلمانوں کے کونسلوں میں جانے کو درست نہیں سمجھتے جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہو۔ ان کا خیال یہ ہے کہ سوراج پارٹی یا کسی اور ہندو اکثریت رکھنے والی پارٹی کے عہد نامہ پر دستخط کر کے کونسلوں میں جانے والے مسلمان نمائندہ کی بالکل وہی حیثیت ہے جو ایک مشترکہ حلقہ انتخاب سے منتخب ہونے والے کی ہو سکتی ہے۔ جس طرح موخر الذکر اپنے حلقہ انتخاب کی ہندو اکثریت کا پابند رہنے پر مجبور رہیگا، اسی طرح اول الذکر بھی اپنی جماعت کے عہد پر دستخط کر کے اس کی ہندو اکثریت کا پابند ہو جاتا ہے۔ پس اگر ہم اس جماعتی پابندی کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو جائیں تو ہمارا جداگانہ نیابت اور جداگانہ انتخاب کے لئے شور مچانا قطعاً بیکار ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اسی لئے میں نے مسلمانوں کو سوراج پارٹی سے الگ ہو کر کونسلوں میں جانے کا مشورہ دیا، اور اسی لئے میری رائے یہ ہے کہ کونسلوں میں جانے کے بعد بھی مسلمان کسی ایسی جماعت کے عہد نامہ پر دستخط نہ کریں جس میں ہندو اکثریت ہو اور جس کے پابند ہو کر وہ اسلامی مفاد کی حفاظت کے لئے آزاد نہ رہ سکتے ہوں۔

کونسلوں میں مسلمانوں کی پالیسی کیا ہونی چاہئے؟ اس سوال کا جواب مولانا یہ دیتے ہیں کہ اگر ہمارا نصب العین ہندوستان کی کامل آزادی ہو تب تو کونسلوں میں جانا اور اصلاحات پر عملدرآمد کرنا ہی بیکار ہے، لیکن اگر اس نصب العین سے ہم ہٹ چکے ہیں اور ہندو مسلم مناقشات نے ہمیں زیر سایہ حکومت برطانیہ رہکر صرف ہوم رول حاصل کر لینے ہی پر قانع کر دیا ہے، تو ایسی حالت میں ہم خالص نیشنلسٹ پالیسی اختیار نہیں کر سکتے، بلکہ لازمی طور پر ہمیں وہی پالیسی اختیار کرنی پڑے گی جو پنڈت مالوی اور لالہ لاجپت رائے کی جماعت نے اختیار کی ہے، یعنی "پہلے اپنا قومی مفاد پھر ملکی مفاد"۔ جہاں خالص ملکی مفاد کا سوال درپیش ہو تو تمام جماعتیں ایک ہو جائیں اور جب کوئی ایسا مسئلہ آجائے جو فرقہ وارانہ مفاد سے تعلق رکھتا ہو تو ہر جماعت اپنی قوم کے مفاد کی حفاظت کرے۔

ایک ایسی متحدہ جماعت کے وجود کو ہماری طرح مولانا بھی بہت مفید سمجھتے ہیں جو ہندو اور مسلمان دونوں سے مرکب ہو اور دونوں قوموں کے مفاد کی یکساں حفاظت کرے۔ لیکن ان کی رائے یہ ہے کہ سوراج پارٹی میں ایسی متحدہ جماعت بننے کی صلاحیت موجود نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنے آئین عمل سے اس مسلم اصول کو خارج کر دیا ہے جس کا منشاء یہ تھا کہ "کوئی تجویز جس کا تعلق کسی خاص فرقہ سے ہو اس وقت تک منظور نہیں کی جا سکتی جب تک خود اس فرقہ کے دو تہائی نمایندے اس کی تائید نہ کریں"۔ مولانا کہتے ہیں کہ اس اصول کو جو قلیل التعداد جماعتوں کے حقوق کی حفاظت کا واحد ضامن تھا، منسوخ کر کے سوراج پارٹی نے ایک مشترکہ وطنی جماعت بننے کی صلاحیت کو کھو دیا ہے۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ اس کے باوجود یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ اس اصول کو منسوخ کرنا ایک شدید غلطی تھی، اور ہم حیران ہیں کہ مولانا ابوالکلام نے اس غلطی کی کس بنا پر حمایت کی، مگر پھر بھی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بحالات موجودہ جتنی ہندو جماعتیں کونسلوں میں گئی ہیں، ان سب میں سوراج پارٹی کے ہندو زیادہ فراخ دل اور کم تر متعصب ہیں، اور مسلمانوں کو صرف انہیں سے انصاف کی تھوڑی بہت توقع ہو سکتی ہے۔ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ اگر مسلمان اپنی اقلیت کے باعث کسی ایک غیر مسلم جماعت کے ساتھ اتحاد عمل کرنے پر مجبور ہوں تو ان کے لئے سوراجیوں سے زیادہ موزوں جماعت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ سرکاری حلقوں میں بیشک ان کا خیر مقدم کیا جائے گا، مگر کوئی سچا محب وطن اس حلقہ میں شامل ہونا پسند نہ کرے گا۔

معذرت

ہم نے نکاح مرتدہ کے متعلق مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورنیٹل کالج لاہور کے جو مضامین ۱۰، ۱۴ اور ۱۸ نومبر کے "الجمعیۃ" میں شائع کئے تھے ان میں غلطی سے "اورنیٹل کالج میگزین" کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ "الجمعیۃ" میں صحافتی آئین کے خلاف یہ فروگذاشت کیوں ہوئی۔ امید ہے کہ ہمعصر موصوف اس معذرت کو قبول کرے گا۔

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

ایک حکیم نے اپنے دوست کو نہایت مختصر الفاظ میں ناصحانہ خط لکھا۔ اما بعد۔ فقط الناس بفعلك ولا تعظهم بقولك واستحی من الله بقدر قربه منك وخفه بقدر قدرته عليك والسلام۔

لوگوں کو بجائے قول کے اپنے فعل سے نصیحت کر۔ اور خدا کے قرب اور اس کی نزدیکی کا لحاظ کر کے اس سے حیا کر اور اس کی قدرت و قوت کو ملحوظ رکھکر اس سے خوف کر۔

فیثاغورس سے کسی نے دریافت کیا کہ کوئی شخص لوگوں کی دشمنی سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔ فیثاغورس نے جواب دیا وہ ہی انسان محفوظ رہ سکتا ہے جس کی نہ بھلائی ظاہر ہو نہ برائی۔ سائل نے اس جواب پر تعجب کیا تو حکیم نے لکھا ان ظهر منه خير عاداه الاشرار وان ظهر منه شر عاداه الاخيار

اگر بھلائی ظاہر ہوگی تو برے اور اشرار لوگ دشمن ہو جائیں گے۔ اور اگر برائی ظاہر ہوگی تو نیک انسان دشمنی کریں گے۔

ایک حکیم کا قول ہے ما رأيت واحدا الا ظننته خيرا مني لاني من نفسي على يقين ومنه على شك

مجھے جس شخص سے ملاقات کا موقع ہوا میں نے اس کو اپنے سے اچھا ہی خیال کیا کیونکہ مجھے اپنی برائی کا تو ہر وقت یقین حاصل ہے لیکن دوسرے کی برائی پر صرف شک ہی ہے یقین نہیں ہے۔

ایک مدیون کو اس کے قرضخواہوں نے قاضی کی عدالت میں پیش کیا۔ ایک ہزار دینار کا مطالبہ تھا۔ قاضی نے مدیون سے کہا یہ روپیہ ان لوگوں کا ادا کر دے۔ مدیون نے کہا مجھے موقع دیجئے۔ کہ میں اپنی زمین اور باغ فروخت کر کے روپیہ ادا کر دوں۔ قرضخواہوں نے یہ سنکر عدالت ہی کے کمرہ میں غل مچانا شروع کر دیا کہ یہ بالکل جھوٹا ہے نہ اسکے پاس زمین ہے نہ باغ۔ یہ تو بالکل مفلس ہے۔ مدیون نے قاضی کو کہا ان کی شہادتیں قلمبند کر لیجئے۔ کیا مفلس پر بھی دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ مدعیان کو خود میرے افلاس کا اعتراف ہے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش آیا۔ اس ظالم نے ایک بیگناہ کو قتل کے ارادہ سے گرفتار کر کے دربار میں طلب کیا۔ یہ صاحب کوئی بڑے چلتے ہوئے بزرگ تھے۔ آتے ہی کہا میں امیر المومنین سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب دیدیا جائے۔ اس کے بعد اختیار ہے جو مناسب ہو میرے ساتھ سلوک کیا جائے۔ حجاج نے سوال کی اجازت دیدی اس نے کہا امیر المومنین السلام علیکم کا جواب کیا ہے۔ حجاج کے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔ وعلیکم السلام۔ جواب دیدینے کے بعد حجاج کو اس امر کا احساس ہوا کہ سلامتی کی دعا کے بعد اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔

ظالم حجاج کے نام سے تو امت کا بچہ بچہ واقف ہے لیکن اس ظلم و جور کے عہد میں ایک نیک بندے کا صبر و استقلال ملاحظہ ہو۔

حجاج ایک دن خطبہ میں اہل بیت کی مذمت کر رہا تھا یہاں تک کہ جمعہ کی نماز کا استحبابی وقت نکلگیا۔ ایک خدا کا بندہ مسلمانوں کی جماعت میں سے بیساختہ بول اٹھا ظالم کب تک یہ مذمت جاری رہے گی کچھ نماز کا بھی خیال ہے۔ حجاج کے سامنے اتنے الفاظ کہنا گورنمنٹ برطانیہ کو الٹی میٹم دینا تھا۔ خطبہ ہی میں حکم دیا اور اس افضل الجہاد کو جیل خانہ بھیجدیا گیا۔

نماز کے بعد بعض وہ بزرگ جو باضابطہ جاسوس تو نہیں ہوتے لیکن حکام سے صرف اس لئے ملا کرتے ہیں کہ کسی کا کام کر دیا کریں۔ کچھ سزائیں تخفیف کرا دیں یا کسی امیدوار کو اچھی پوسٹ پر نامزد کرنے کی سفارش کر دیں۔ اس ٹائپ کے چند ملت فروشوں نے حجاج سے سفارش کی اور معذرتاً عرض کیا کہ حضور وہ تو دیوانہ ہے۔ جنون کا دورہ بھی اسکو ہوا کرتا ہے۔ آپ نے کس پاگل کو جیل خانہ بھیجدیا۔ حجاج نے وعدہ کر لیا کہ اگر وہ دیوانہ معافی مانگ لے اور اپنے الفاظ واپس لے لے تو ہم اسکو رہا کر دیں گے۔ یہ سرکاری طبقہ اپنی نیک نامی کے لئے جیل خانہ پر بھی حاضر ہوا تاکہ اس دیوانہ کو بھی سمجھائیں۔ دیوانہ نے ان کی نصیحت کو سنکر ایک تحقیر آمیز تبسم فرمایا اور جواب میں کہا۔ تمام عمر میں سے ایک ہی تو کام کیا ہے اسی کی معافی مانگ لوں چہ خوب۔ یہ سلیق کسی اور ہی کو ڈھونڈئے۔ خوشامدی طبقہ مایوس ہو کر چلا آیا اور چند دن بعد یہ مجاہد اعظم بھی رہا ہو گئے۔

مزید کرم کی توقع

آپ کا خادم جریدہ "الجمعیۃ" آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا۔ اعتدال۔ متانت۔ صداقت کیساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرمجوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لئے کسقدر ضروری اور لازمی ہے مگر حاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے

محمد کفایت اللہ غفرلہ

(صدر جمعیۃ علماء ہند)

دار السلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دسوہہ ضلع ہوشیارپور میں انجمن اصلاح المسلمین کی شاندار کامیابی

یہ انجمن اپریل ۱۹۲۵ء میں مسلمانان علاقہ دسوہہ کی مذہبی حالت۔ شرک و بدعت۔ گمراہی و جہالت۔ رسومات قبیحہ۔ عناد و فساد اور ہر فرقہ کی اجماعی ضد و مخالفت کی وجہ سے عالم وجود میں آئی۔ اس کی غرض و غایت اور مدعا و مطلب۔ اختلافات فروعی کو مٹا کر صحیح مسلمان بنانا۔ اور ایک پلیٹ فارم پر لانا ہے مسلمانان علاقہ دسوہہ میں مذکورہ صفات و عادات گھر کر چکی تھیں۔ اور ان کے شکنجے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کہ چند افراد ملت کے دلوں میں اس ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر قومی خدمت کا جوش پیدا ہوا۔ اور انھوں نے ڈاکٹر سید ظفر حسین صاحب کی قیادت میں انجمن اصلاح المسلمین کی بنیاد ڈالدی۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ انجمن کی ڈیڑھ سالہ ہمت و کوشش رائیگاں نہیں گئی۔ بلکہ تاریک گھٹاؤں میں سے لامع انوار برسنے لگے اور باد بہ فضا چلنے لگی۔ اتحاد و اتفاق اور اخوت و یگانگت کی نہریں جاری ہوگئیں۔ صدائے اللہ اکبر بلند ہونے لگی اور مسجدیں نمازیوں سے معمور ہونے لگیں مرد و زن اور بچے بوڑھے تک عربی و دینی تعلیم کے شائق ہوگئے عوام الناس نفرت و حقارت اور گمراہی و جہالت سے چھوٹ رہے ہیں انجمن کے کارنامے اگرچہ طوالت مضمون کا موجب ہیں۔ لیکن تاہم آگاہی پبلک کے لئے مختصراً عرض کر دینا مناسب ہے۔

اس غریب اور مختصر جماعت کا اس نہایت مختصر عرصہ میں اتنا بڑا کام کر لینا خالی از دلچسپی نہیں جس پر اراکین انجمن اصلاح المسلمین عموماً اور ڈاکٹر سید ظفر حسین صاحب جو مجلس کے رکن رکین اور روح رواں ہیں خصوصاً شکریہ کے مستحق ہیں۔

انجمن نے انجمن کا بنیادی پتھر رکھتے ہی دینی تعلیم کا شوق دلانے کے لئے مدرسہ عربیہ کا سنگ بنیاد بھی رکھدیا اور ساتھ ہی زنانہ پرائمری سکول کھولکر لڑکیوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے جد و جہد شروع کر دی۔ اور ان ہر دو مدارس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حضرت مولانا مولوی غلام مصطفےٰ صاحب فاضل دیوبند اور ان کی تعلیم یافتہ اہلیہ محترمہ کی خدمات حاصل کی گئیں جنکا نام نامی محتاج تعریف و توصیف نہیں آپ بڑے فصیح و بلیغ واعظ ہیں۔ نیز عالم باعمل اور شیریں زبان ہونے کے باعث دور دراز سے لوگ آپ کی صحبت سے مشرف ہوتے ہیں اور دیہات کے لوگ وعظ کہنے کے لئے مدعو کرتے ہیں۔ ۔۔۔ دسوہہ جس جگہ صرف چند گنتی کے نمازی ہوتے تھے۔ مولوی صاحب کے وعظ سے متاثر ہو کر نمازی بن گیا ہے مسجد اراعیان میں نماز جمعہ بڑی شان و شوکت سے ہوتی ہے۔ جہاں جمعہ میں چند آدمی ہوتے تھے۔ وہاں تین تین چار چار سو سے زیادہ آدمی فریضہ جمعہ ادا کرنے کے لئے آتے ہیں پنجوقتہ نماز باجماعت ہوتی ہے۔ مدرسہ عربیہ میں اسوقت چالیس بچے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں اور اکثر ختم کر کے صرف و نحو اور فارسی کی کتابیں پڑھنے میں مصروف ہیں مولانا کے درس و تدریس کا حال سنکر گجرات تک سے فقہ اور حدیث و تفسیر پڑھنے کے لئے دو طالب علم آئے۔ اور مولانا سے

تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

طلبہ کے علاوہ علاقہ کے بزرگ و مسن رسیدہ آدمی بھی حضرت مولانا کی صحبت سے فیض اٹھاتے ہیں سلسلہ مسائل و مواعظ جاری رہتا ہے۔ ۔۔۔

۔۔۔

آمین ثم آمین۔

غازی

پریزیڈنٹ سب کمیٹی تعلیم انجمن اصلاح المسلمین دسوہہ

جریدہ امارت کی اشاعت میں التوا

مکرمی زاد لطفکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کو معلوم ہے کہ ایڈیٹر جریدہ امارت پر گورنمنٹ صوبہ بہار و اوڑیسہ کی طرف سے "حکومت اور مسلمان" کے عنوان سے ایک مضمون کے تحریر پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) چلایا گیا تھا اور بعد چند ماہ یہ مقدمہ مختلف تاریخ پر پیش ہو کر ۲۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو فیصلہ پایا۔ جناب مولانا محمد عثمان غنی صاحب ایڈیٹر جریدہ امارت کو ایک سال قید محض اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کا حکم سنایا گیا ۲ دسمبر ۱۹۲۶ء کو اپیل دائر ہوگئی اور اسی وقت ضمانت بھی ہوگئی۔

مذکورہ بالا وجوہ سے ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ کا جریدہ شائع نہ ہو سکا۔ اور ۵ جمادی الثانی کا جریدہ بھی وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔ مگر اللہ پاک کی ذات سے امید کی جاتی ہے کہ ہفتہ عشرہ میں ضرور شائع ہو جائیگا اور جریدہ حسب دستور برابر جاری رہیگا۔ السعی منی والاتمام من اللہ

امید کہ آپ حضرات کو اس ناگہانی واقعہ سے پوری ہمدردی ہوگی۔ اور اس ناگزیر التوا کو معاف فرمائیں گے

فقط والسلام

محمد عبد السبحان غفرلہ

منیجر جریدہ امارت

دلی والے خواجہ حسن نظامی اہل دہلی کی نظر میں

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم

واضح ہو کہ حسن نظامی نے اپنے آپ کو دلی والا لکھکر اور جناب مولانا محمد علی کو رامپور والا لکھکر اس بات کی کوشش کی ہے کہ جاسوسی اور غداری کے قضیہ کو دلی اور رامپور کا سوال بنا دے لیکن حسن نظامی گیسو دراز کو معلوم ہو کہ وہ دلی والوں کو جیسا بے وقوف سمجھتے ہیں ویسے وہ نہیں ہیں۔ دلی والے بہت ہوشیار اور نقاد ہیں، کھوٹے کھرے کو پہچانتے ہیں، دلی والوں نے کبھی مکاروں کی قدر نہیں کی اور نہ آئندہ کرینگے، وہ تو آدمی کو پہچان کر اس کی قدر کرتے ہیں، جو آدمی قابل قدر ہوتا ہے خواہ وہ دلی کا ہو یا باہر کا اس کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں، اور جو مکار اور دھوکہ باز ہوتا ہے۔ خواہ دلی کا ہو یا باہر کا، اس کو منہ نہیں لگاتے دلی والوں نے اول خوب ٹھوک بجا کر مولانا محمد علی کو پرکھا جب وہ قابل قدر ثابت ہوئے تو ان کی قدر کی ان کی تعظیم کی ان کے جلوس نکالے، ان کو پیشوا بنایا اور انکو محبوب سمجھتے ہیں یہ سلوک دلی والوں کا کچھ مولانا محمد علی کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ سب قابل قدر آدمیوں کے ساتھ رہا ہے۔ شاہ ولی اللہ، مولانا عبد الحق محدث، خواجہ نظام الدین اولیاء ان بزرگوں میں سے کوئی بھی دلی کا متوطن نہیں تھا لیکن دلی والوں نے ان کی قدر کی اسی طرح آجکل بھی ڈاکٹر انصاری، مولانا محمد علی، مولانا محمد کفایت اللہ اور دیگر بزرگوں کو دلی والے اپنا محترم سمجھتے ہیں۔ دلی والوں میں جناب حکیم اجمل خاں صاحب نامور شخص ہیں وہ درحقیقت قابل قدر ہیں چنانچہ دلی والے ان کی قدر کرتے ہیں، رہے ہمارے گیسو دراز خواجہ حسن نظامی دلی والے (حالانکہ وہ غیاث پور کے رہنے والے ہیں) دلی والوں نے آج تک نہ کبھی ان پر بھروسہ کیا نہ آئندہ کریں گے۔ سب دلی والے ان کی حرکتوں اور ان کے کرتوتوں سے خوب واقف ہیں، بچہ بچہ ان کے شرمناک حالات جانتا ہے۔ پچلی قبر کے پاس نواب بدھن کے کوٹھے پر جو بے حیائی کی باتیں انہوں نے کی ہیں، اور محمد المغنی کا جو واقعہ ہوا ہے، ان سب کارناموں سے دلی والے خوب واقف ہیں، اسی لئے جب دلی والے حسن نظامی نیچا کرتا پہن کر اور گیسوؤں کو پریشان کر کے دلی کے بازاروں میں گزرتے ہیں تو سب کہتے ہیں وقار یا بہروپیا وہ آیا حسن بن صباح اور سچی بات یہ ہے کہ گیسو دراز حسن نظامی خواہ تبلیغ کی ٹٹی کھڑی کر کے تجارتی اشتہار بازی کریں یا خوب اخبار نکالیں (جس کو ہم دلی والے رذیلوں کا اخبار کہتے ہیں) دلی والے تو اس کو بہروپیا ہی کہیں گے اور سمجھیں گے، یہ تو بیچارے باہر کے ہی سادہ لوح اور بے وقوف سیدھے سادے لوگ ہیں جو اس بہروپیے کے سانگ کو دیکھکر جال میں پھنس جاتے ہیں اور اس کو اچھا آدمی سمجھتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ جب حسن نظامی کا تبلیغی کام قابل اعتبار ہے اور وہ اس کو قابل اعتبار سمجھتے ہیں، تو دلی کے لاکھوں مسلمانوں کو چھوڑ کر حسن نظامی باہر والوں سے چندہ مانگنے کیوں جاتے ہیں، اس سوال سے ساری حقیقت ظاہر ہو سکتی ہے۔

(باقی مضمون صفحہ پر لاحظہ ہو)

خبریات

عالم اسلامی

فرانس اور افغانستان کے تعلقات

جدید سفیر افغانستان کی تقریر

پیرس ۱۵ ر جدید افغانی سفیر غلام نبی خاں کو دفتر خارجہ فرانس میں سرکاری طور پر فوجی اعزاز سے خوش آمدید کہا گیا سفیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ فرانس کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ وہ آزاد اور خود مختار اقوام کا مہربان دانشمند محافظ ہے۔ آپ نے موسیو ڈومرگ کو یقین دلایا کہ میں فرانس اور افغانستان کے درمیان مخلصانہ دوستی کے قیام و استحکام کی کوشش کرونگا۔

ہندوستان

مسلمانان گیا کا عظیم الشان جلسہ

خواجہ حسن نظامی کے خلاف اظہار نفرت

نواب محمد تفضل حسین صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔ مسلمانان گیا کا ایک عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد گیا میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں ہر طبقہ کے حضرات بتعداد کثیر موجود تھے۔ جناب مولانا عبد الحکیم صاحب کی تجویز اور مولانا ضمیر الدین حیدر صاحب رئیس مخدوم پور گیا کی تائید سے جناب مولانا ابو یوسف صاحب قاضی امارت شرعیہ گیا صدر بنائے۔ بعد ازاں جناب حافظ رفیق صاحب پیش امام جامع مسجد گیا۔ و مولانا عبد الحکیم صاحب مدرس اول مدرسہ انوار العلوم گیا و ولی الحق صاحب شاہو بیگھوی نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا دردناک مرقع کھینچا اور حضور نظام کو جس مصیبت میں گرفتار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اس سے عوام کو اچھی طرح واقف کیا اور حضور نظام کے موجودہ مشکلات کا باعث خواجہ حسن نظامی کو ٹھیرایا۔ اور یہ اچھی طرح ثابت کیا کہ خواجہ حسن نظامی کے موجودہ خطوط سے اس بات کا صاف پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے اس کے علاوہ اور بہت کچھ جاسوسی و مخبری حضور نظام کے برخلاف کی ہوں گی جو ابھی پردہ میں ہیں۔ بعد ازاں حسب ذیل تجویزیں باتفاق آرا منظور کی گئیں۔

تجاویز

۱۔ مسلمانان گیا کا یہ عظیم الشان جلسہ خواجہ حسن نظامی بوریہ نشین کی غداری اور مخبری و جاسوسی جو حضور نظام کی سلطنت کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے کی ہے اس پر دلی اظہار رنج کے بعد سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

محرک۔ مولانا عبد الحکیم صاحب مدرس اول مدرسہ انوار العلوم گیا۔

موید۔ حافظ محمد رفیق صاحب پیش امام جامع مسجد گیا۔

۲۔ مولانا محمد علی صاحب نے خواجہ حسن نظامی کی جس جاسوسی و مخبری کا انکشاف کیا ہے۔ اس پر مسلمانان گیا کا یہ عظیم الشان جلسہ مولانا محمد علی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور خواجہ حسن نظامی کی ان کل کارروائیوں کو جو مولانا محمد علی کے برخلاف شائع کر رہے ہیں لغو و مہمل تصور کرتا ہے۔ اور مولانا محمد علی صاحب پر اعتماد کا ووٹ پاس کرتا ہے۔

محرک۔ سید ولی الحق صاحب شاہو بیگھوی

موید۔ مولوی ضمیر الدین حیدر عرف پیارے صاحب رئیس مخدوم پور گیا

مزید تائید۔ نعمت اللہ صاحب پنجابی۔

۳۔ خواجہ حسن نظامی کے "غریبوں کا اخبار" مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ کالم ۲ پر یہ عبارت کہ بالجھبور و پیہ ماہوار ریاست بھوپال سے مولانا محمد علی کو ملتے ہیں خواجہ صاحب کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور نظام کی طرح وہ ریاست بھوپال کو بھی مصائب و آلام میں گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کی اس روش سے مسلمانان گیا دلی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

محرک۔ جناب صدر۔

۴۔ مذکورہ بالا تجویزیں خاص کر غریبوں کا اخبار اور دوسرے مشہور جرائد کو روانہ کر دی جائیں۔ کہ خواجہ حسن نظامی کو اپنی لغو کارروائیوں پر ندامت ہو۔

محرک۔ حکیم سید شاہ عبد الحمید صاحب۔ بہار شریف۔

موید۔ حکیم قطب الدین صاحب بہاری۔

مدیر جریدہ امارت کی ضمانت پر رہائی

مولانا عثمان غنی صاحب مدیر جریدہ امارت پر دفعہ ۱۲۴۔الف کے سلسلہ میں مقدمہ چل رہا تھا ۲۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو خان بہادر عبد الحمید صاحب کے اجلاس میں ایک سال قید محض اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ پر چھ مہینہ مزید قید کا حکم سنایا گیا۔ تاریخ مذکور پر ضمانت نہ ہو سکی۔ ۲ دسمبر کو ضمانت منظور ہوئی اور مولانا ممدوح رہا ہوئے۔

کوائف پشاور

ایک قافلہ پر ڈاکہ

بجی گڑھ کے نزدیک قافلہ کے آخری حصہ پر ڈاکہ پڑا۔ فی الحال جہاں تک معلوم ہوا تین اونٹ مع سامان کے گم ہیں اور چند آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ یہ آدمی قافلے سے بہت دیر کے بعد روانہ ہوئے تھے۔ اور ان کی تعداد بھی کم تھی۔ اس لئے ڈاکوؤں کو موقعہ ملا اور انہوں نے اپنا کام کیا اکے دکے پر حملہ اور لوٹ مار کی وارداتوں کا آغاز از سر نو ہو گیا ہے۔ کل صبح سات بجے کے قریب نہر اور شاہی باغ کے درمیان لالہ کرپارام کا کمبل کسی نے اتار لیا۔ آج صبح دس بجے دن کو مرسی چند کابلی اسٹور درزی کو جا رہا تھا زیارت اخوند صاحب کے پاس دو بدمعاشوں نے سخت زخمی کیا۔

ظہور احمد کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا

پانی پت ۱۳ ر دسمبر۔ گزشتہ بلوہ محرم پانی پت کے ایام میں چودھری سلطان احمد تحصیلدار کے فرزند ظہور احمد نے بھی بلا اختیار بہت سے ہندوؤں کے مکانات کی تلاشی لی تھی۔ اور یاتریوں کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے خلاف لالہ نیاد رلی مہاجن پانی پت نے زیر دفعہ ۵۸ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کر دیا تھا جس میں ظہور احمد نے کرنال کے ایڈیشنل سیشن جج کے حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دی تھی۔ ۱۰ دسمبر کو پھر ہائی کورٹ میں پیش ہوا۔ سماعت کے بعد جج نے درخواست نامنظور کر دی۔

ایک مسیحی خاتون کا قبول اسلام

مورخہ ۱۲ دسمبر۔ دن کو ایک بجے موٹر کار پر کلکتہ سے لیڈی مس میرزا بارکپور تشریف لائیں۔ اور حضرت مولانا مولوی غلام فرید صاحب قریشی فاروقی ساکن گجرات پنجاب کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہوئیں۔ اسلامی نام عائشہ رکھا گیا۔

لیڈی صاحبہ ایک ہونہار اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں انگریزی میں قرآن شریف کا ترجمہ ان کے پاس رکھا گیا ہے اسلامی تاریخ سے واقف اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی معترف خاتون ہیں۔

ایک ہندو عورت کا قبول اسلام

مسلمانوں کو پھانسنے کی ناکام کوشش

چاٹگام ۱۶ ر دسمبر۔ پانچ مسلمانوں پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا کہ انھوں نے ایک ہندو عورت کو بجبر مسلمان بنایا۔ لیکن سشن جج نے پانچوں مسلمانوں کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ عورت ہندوؤں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔ اور اپنی خوشی سے مسلمان ہوئی ہے۔

عورت نے عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دی ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہندی وفد کا خیر مقدم

پریٹوریا ۱۴ ر دسمبر۔ ہیئت ہندیہ اسپیشل ٹرین پر پریٹوریا پہنچی۔ وزارت کے ایک رکن نے سرکاری طور پر اس کا استقبال کیا۔ وفد نے گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر جنرل کے ساتھ لنچ کھایا۔

وفد آج شام کیپ ٹاؤن کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ اور راستہ میں کمبرلے ٹھہر کر ہیرے کی کانوں کا معائنہ کریگا۔

ریوٹر کے نمائندہ نے سر محمد حبیب اللہ سے ملاقات کی۔ آپ نے خیر مقدم پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا پیدائشی حق

مسز نائیڈو کا تار صدر اعظم کیپ ٹاؤن کے نام

بمبئی ۱۸ ر دسمبر۔ مسز نائیڈو پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس نے صدر اعظم کیپ ٹاؤن کو ایک تار بدیں مضمون ارسال کیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستان اپنے بچوں کے لئے آپ کے ہاتھوں سے معمولی پیدائشی حقوق انصاف اور حق شہریت کا طلبگار ہے" مسز نائیڈو نے ایک تار سر حبیب اللہ کو بھی دیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "خدا کرے آپ کا مشن امن و صلح کے لئے کامیاب ثابت ہو"۔

پٹواکھالی کی "ستیہ گرہ"

ہٹ دھرمی اور ضد کا مظاہرہ

باریسال ۱۵ ر دسمبر۔ ڈھول و باجوں کے ساتھ جلوس نکالنے کا حق قائم کرنے کی خاطر پٹواکھالی میں ستیہ گرہ کی تحریک جاری ہے۔ ہر طرف سے رضاکار آرہے ہیں۔ چنانچہ الہ آباد سلہٹ مدناپور مداری پور۔ جیسور وغیرہ کے مقامات سے بھی رضاکار آگئے ہیں۔ اب کہ سکولوں کے سالانہ امتحان ختم ہو گئے ہیں۔ زیادہ رضاکاروں کی توقع کی جاتی ہے۔ ستیہ گرہ کے ۳۶ قیدی باریسال کے جیل میں ہیں جن میں ۳ نے مقاطعہ جوع کر رکھا ہے۔ کل مسٹر ...

گھوش نے اس مقاطعہ جوئی کے سلسلہ میں مجسٹریٹ سے ملاقات کی اور قیدیوں کی شکایات بیان کیں۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ جیل خانوں کے انسپکٹر جنرل سے مل کر ان شکایات پر غور کیا جائے گا۔

کلکتہ کے ہندوؤں کا جلسہ

پٹواکھالی کی ستیہ گرہ کے لئے اپیل

کلکتہ ۱۶ دسمبر۔ مرزاپور پارک میں شریمتی سرلا دیوی کے زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر ستیندر ناتھ سین نے تقریر کی۔ جو پٹواکھالی ضلع باریسال کی تحریک ستیہ گرہ کے رہنما تھے۔ اس مذہبی جنگ کے خاتمہ کے لئے آدمیوں اور روپے کی اپیلیں کی گئیں۔ مسٹر سین نے کہا کہ میں اس امداد و معاونت کا معترف ہوں۔ اور مجھے اور میرے رفقا کو بمبئی اور پنجاب سے دی گئی۔ آپ نے ہندوں کے تمام طبقوں میں اتحاد خیال و اتحاد الفاظ پیدا کرنے پر زور دیا۔ آپ نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو میں آزادی کی اس جنگ کو چھوڑنے کی بہ نسبت موت کو ترجیح دونگا سوامی بھنند رائے کہا کہ حکومت کو اپنے معاملات میں غیرجانبدار رہنا چاہیے۔ مسٹر شیام سندر چکرورتی نے کہا کہ لارڈ اروِن کا یہ کہنا کہ اہل ہند خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ پٹواکھالی پر بہت صادق آتا ہے۔

کلکتہ میں وائسرائے کا دربار

کلکتہ ۱۷ دسمبر۔ آج صبح وائسرائے نے دربار منعقد کیا ۹ سو سے زیادہ ہندوستانی اور یورپین معززین موجود تھے۔

آج وائسرائے۔ لیڈی اروِن۔ شاہزادہ۔ اور شاہزادی نے بوس انسٹیٹیوٹ کا بھی معائنہ کیا۔

پنجاب کونسل کے افتتاح کی تاریخیں

صدر و نائب صدر کا انتخاب

مجلس وضع قوانین پنجاب کا اجلاس ۳ جنوری ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوگا۔ اور ارکان حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

۴ جنوری کو صدر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ ۵ جنوری کو کونسل کی مجالس مستقلہ اور مجلس حسابات عامہ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اور نائب صدر منتخب کیا جائے گا۔

نائب صدر کے انتخاب کے لئے یہ ضروری ہے کہ محرک کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ محرک کو مجوزہ نام کے ساتھ اپنے ایک مؤید کا نام بھی پیش کرنا پڑیگا نائب صدر کے انتخاب کے لئے گورنر کی منظوری ضروری ہے۔

بمبئی کونسل میں حکومت کی مخالفت

تین مختلف جماعتوں کی ترتیب

بمبئی ۱۷ دسمبر۔ بمبئی کونسل کے منتخب شدہ ارکان کی تین معینہ جماعتیں بن گئی ہیں جن کے دستورہائے اساسی اور اصول اگر مختلف ہیں لیکن سب جماعتیں اس امر پر متحد ہیں کہ جہاں ضرورت پیش آئے گی یہ لوگ حکومت کی مخالفت کریں گے۔

پہلی جماعت قومیت پسند کہلاتی ہے۔ جو کل مسٹر دوابھائی ڈیسائی کے ایما پر بنائی گئی۔

دوسری سوراجیہ جماعت ہے جو کانگریسی ارکان پر مشتمل ہے۔ اس جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے اصول پر قائم رہے گی۔ اور اپنی متحدہ ہستی قائم رکھے گی۔ لیکن حکومت کی مخالفت کرنے اور اس مخالفت کو مؤثر بنانے کے لئے وہ قومیت پسند جماعت کے ساتھ اتحاد عمل کرے گی۔

تیسری جماعت مسٹر لال جی نرائن جی نے قائم کی ہے۔ جو دو رکان نے اس جماعت میں شمولیت کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن جلسہ پر صرف سات آئے یہ جماعت یونائیٹڈ نیشلسٹ پارٹی کہلائے گی۔ اور مفاد عامہ کو پیش نظر رکھنا اس کا اصول ہوگا۔ یہ جماعت اصلاحات پر کاربند ہوگی اور انہیں ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔ اور فرقہ وار۔ جماعتی۔ صوبجاتی تقسیم اور اختلاف کو اہمیت نہ دے گی۔ اور ہر اس ذریعہ کی مخالفت کرے گی۔ جو مفاد عامہ کے خلاف ہوگا۔ اس جماعت کے ارکان جماعتی فیصلہ کے مطابق رائے دیا کریں گے۔ اور جب ایسا موقع نہ ہوگا۔ تو رہنما کی ہدایت پر عمل پیرا ہوں گے۔

مسلم آؤٹ لک سے مسٹر داؤد اپسن کا استعفا

لاہور ۱۸ دسمبر۔ مسلم آؤٹ لک مورخہ ۱۷ دسمبر میں جو مضمون شائع ہوا اور جس کی اشاعت کی وجہ سے مسٹر داؤد اپسن اڈیٹر مسلم آؤٹ لک نے استعفا دیدیا ہے۔ اس سے عام طور پر دلچسپی لی جارہی ہے۔ اور ایک سنسنی سی پھیل گئی ہے۔ مسٹر اپسن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اپنا مفصل بیان ارسال کیا ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں کہ

مسلم آؤٹ لک مورخہ ۱۷ دسمبر میں جو مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا ہے اس میں جن عقائد و جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مجھے ان سے قطعاً کوئی تعلق نہیں نہ میں اس کی اشاعت کا ذمہ دار ہی ہوں۔

یہ مضمون سر فضل حسین کے ایک معتقد حامی نے اخبار کے مالک کو شائع کرنے کے لئے دیا تھا۔ اور میری عدم موجودگی میں اخبار کے مالک نے یہ مضمون دفتر میں اشاعت کے لئے دیا۔ مجھے ہدایت کی گئی کہ یہ مضمون اسی روز بطور مقالہ افتتاحیہ ضرور شائع ہونا چاہیے۔ چونکہ اخبار کے مالک صاحب اس روز تمام دن دفتر سے غائب تھے۔ اس لئے میں اس سے زیادہ اور کچھ نہ کرسکا کہ مضمون کی انگریزی صحیح کی۔ اور اس میں ترمیم و اصلاح کی تاکہ میرے نقطہ نظر اور عقیدہ سے متصادم نہ ہو۔ لیکن اس مضمون کی اس طرح اشاعت کہ گویا وہ میرے قلم سے شائع ہوا ہے۔ مالک اخبار کی عہد شکنی ہے مالک اخبار کا مجھ سے یہ معاہدہ تھا کہ میں مسلمانوں کے بہترین مفاد کی حفاظت کے لئے کام کروں گا۔ اس مضمون میں جن خیالات و توقعات کا اظہار کیا گیا تھا وہ مسلمانوں کے بہترین مفاد کے خلاف تھے۔ اس مضمون کی اشاعت کو میں نے صریح عہد شکنی اور وعدہ خلافی خیال کر کے اخبار سے اپنے تعلقات منقطع کرلئے۔ میرے خیال میں جماعتی سیاسیات میں سر فضل حسین کی مداخلت ناجائز ہے۔ کیونکہ حکومت کے متعلقہ شعبہ جات میں ان کا مرتبہ اعلیٰ ہے۔ اگر کوئی یورپین بھی جماعتی سیاسیات میں اس طرح مداخلت کرتا تو ہندو اور مسلمان اخبارات اس کی بھی شدید مخالفت کرتے۔

مسٹر اپسن نے ہفتہ وار انگریزی مسلم اخبار آبزرور کی عنان ادارت سنبھال لی ہے۔ اور چند جوشیلے اور سرگرم کام کرنے والے مسلمانوں کی امداد سے سال نو کے آغاز سے پہلے ہی وہ ایک مشترکہ پبلک کمپنی کی ملکیت ۔ ۔ ۔ میں آبزرور کو روزانہ نکال سکیں گے۔

پنجاب کونسل کی وزارت

مسٹر اپسن ڈاکٹر اقبال کی تائید کریں گے

لاہور ۱۸ دسمبر۔ مجلس مقننہ پنجاب میں جدید منتخب مسلم ارکان کی جو جدید جماعت ہے، وہ تیسری وزارت ڈاکٹر اقبال کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ چنانچہ اس جماعت کے مقتدر حضرات نے ڈاکٹر اقبال سے درخواست کی ہے کہ اگر ان کو وزارت پیش کی جائے، تو وہ قبول کرلیں۔ مسٹر اپسن ڈاکٹر اقبال کے وزیر بننے کے حامی ہیں، اور گذشتہ کونسل کی اس جماعت کے مخالف ہیں جو سر فضل حسین کی وزارت تعلیم کے زمانہ میں ان کی حمایت کرتی رہی تھی۔

دار الحکومت

کمینہ پن کی لڑائی

دہلی [illegible] شہر میں مرزا حیرت صاحب (سابق مالک و ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی) پر ایک کمینہ حملہ کی خبر سے سنسنی پیدا ہوگئی ہے۔ حملہ کی نوعیت یہ بیان کی جاتی ہے کہ اخبار درہ عمر میں شاید مرزا حیرت صاحب مضامین لکھ رہے تھے جس میں خواجہ حسن نظامی صاحب کی بچپن اور جوانی کی زندگی کے حیا سوز حالات پبلک میں روزانہ پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی خانگی و پبلک زندگی کے شرمناک واقعات دنیا پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اس اخبار کے اجرا کے بعد ہی سے ایک جماعت ان کے خلاف سخت غضبناک ہورہی تھی۔ بالآخر سنا جاتا ہے کہ اس جماعت نے مرزا صاحب پر ایک غیر شریفانہ حملہ کردیا۔ اس جماعت کا خواجہ صاحب کو کوئی تعلق ہو یا نہ ہو اس کا علم تو خدا کو ہے مگر پبلک میں یہ عام بدگمانی ہے کہ یہ حملہ انہی کی ہدایت سے ہوا ہے، اور اس لئے خواجہ صاحب کے خلاف اور بھی زیادہ ناراضی کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر اس جماعت نے خواجہ صاحب کی خیرخواہی کی بنا پر یہ حرکت کی ہے تو یقیناً اس سے زیادہ ان کی بدخواہی اور کوئی نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ اس سے تو لوگوں کو یقین ہوجائے گا کہ ان کے پاس کمینہ ذرائع کے سوا اپنی صفائی کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہا۔ (نامہ نگار خصوصی)

انجمن تحفظ اوقاف کا جلسہ

علیگڈھ کا ایک تار مظہر ہے کہ بڑے دن کے ایام میں دہلی میں ایجوکیشنل کانفرنس اور مسلم لیگ کے جلسوں کے ساتھ ساتھ انجمن تحفظ اوقاف کا بھی ایک جلسہ ہوگا۔

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کے نام

خواجہ حسن نظامی کا خط

بخدمت جناب ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند دہلی

۳۱ دسمبر کو یاد رکھو

ایکدن خدا کے لئے وقف کردو

"الجمعیۃ" نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں آپ سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار تک خدا تک پہنچادی جائے۔ اگر حسب منشاء یہ تعداد حاصل ہوجائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جاسکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن "الجمعیۃ" کی توسیع اشاعت کے لئے وقف کردیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لئے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کردیجئے۔ اور "الجمعیۃ" کے جس قدر خریدار بہم پہنچا سکتے ہوں پہنچائیے۔

مجھے آپ کے جذبہ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

سلام علیکم

مہربانی کرکے میرا نام اپنی جمعیت کے اس عہدہ سے علیحدہ کردیجئے۔ جو آپ کی جمعیت نے ازراہ حسن ظن مجھے عطا فرمایا تھا۔ کیونکہ مجھے آپ کی جمعیت کے ساتھ اب کوئی حسن ظن باقی نہیں ہے۔ میں یہ خط اخبارات کو بھی بھیج رہا ہوں۔

راقم حسن نظامی

ناظم جمعیۃ کا جواب

جناب خواجہ صاحب

السلام علیکم۔ آپ کا استعفا پہونچا۔ آپ جمعیۃ مرکزیہ کے رکن ہیں۔ رکنیت سے استعفا دینے اور جمعیت کی جانب حسن ظن باقی نہ رہنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

مہربانی فرماکر اپنے استعفے پر نظرثانی فرمائیں اور مجھے نتیجہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ میں جمعیۃ کے جلسہ میں معاملہ کو پیش کرسکوں۔

احمد سعید

بقیہ مضمون صفحہ ۴

اگر گیسو دراز حسن نظامی کو اپنی مردودیت اور مولانا محمد علی کی مقبولیت کا اندازہ کرنا ہے، تو اس کو جامع مسجد کے جلسے میں آکر مسلمانوں سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ دلی والو تم دلی والے حسن نظامی کے ساتھ ہو یا رامپور والے محمد علی کے۔ بس اُس وقت معمہ حل ہوجائیگا اور خواجہ گیسو دراز کو اپنے بہروپیہ پن کا حال معلوم ہوجائے گا۔ اگر کسی اور نے ساتھ نہ دیا، تو جمالی اور غزالی تو آغوش میں لیکر کلیجہ ٹھنڈا کرہی دینگے۔ دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر صاحبان سے بھی التماس ہے کہ وہ بھی ہمارے اس مضمون کو اپنے اخباروں میں چھاپ کر مشکور کریں۔

حاجی شہاب الدین، لطیف احمد بیڑاوالے، سراج الدین
محمد عثمان بقلم خود ساکنان صدر بازار دہلی

فسخ بیعت کی تردید

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیت زاد عنایتکم۔ السلام علیکم

اخبار زمیندار نے ہمارے قبلہ و کعبہ پیر و مرشد حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری دام افضالہ کے خلاف ایک جھوٹا مضمون لکھا جس کے جواب میں میں نے ایک مضمون لکھکر شائع کرنے کے لئے رسید نمبر ۷۷ رجسٹر کیا ہے معلوم نہیں کہ یہ مضمون شائع ہوگا یا نہ ہوگا۔ آپ ازراہ مہربانی اس مضمون کو درج اخبار گرامی فرما کے ممنون فرمائیگا

آپ کا نیازمند۔ عبدالصمد

جناب ایڈیٹر صاحب زمیندار زاد عنایتکم

السلام علیکم۔ آپ کے اخبار زمیندار جلد ۱۳ یوم شنبہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ مطابق ۲ نومبر ۱۹۲۶ء نمبر ۲۳۹ کے پہلے صفحہ کے چوتھے کالم کے شروع میں ایک مضمون مندرج ہے جس کا عنوان "پیر جماعت علی شاہ سے فسخ بیعت" ہے کسی بہروپئے نے بیسور کے چار مختلف محلوں کے چار مسلمانوں کے نام سے کہ جن میں میرا نام اور محلہ بھی داخل ہے ایک جھوٹی کھلی چٹھی میں سفید جھوٹ لکھکر اپنا منہ کالا کرلیا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

جناب میں نے اس جھوٹے مضمون کے جواب میں یہ چند سطریں لکھی ہیں میرا نام عبدالصمد ہے اور میں امیرنگرہ محلہ بیسور میں رہتا ہوں اس محلہ میں اس نام کا کوئی دوسرا شخص نہیں۔ میں شاہ صاحب قبلہ کے غلاموں کا غلام اور دلی معتقد ہوں۔ جب میں نے یہ جھوٹی چٹھی آپ کے اخبار میں دیکھی تو مجھے سخت تعجب اور رنج ہوا۔ میں خود دوسرے تین شخصوں کی تلاش میں نکلا۔ بشیر احمد پارچہ فروش نامی کوئی شخص عیدگاہ محلہ میں تو کیا بلکہ بیسور شہر میں ہی نہیں۔ بدستور غلام رسول گورنمنٹ کنٹراکٹر کنزاج محلہ بیسور اور غلام احمد منڈی محلہ ان تینوں اشخاص کا بھی پتہ نہدار و۔ کسی مفتری نے یہ جھوٹی چٹھی لکھکر ایک ہی عزت بزرگ کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ مجھے امید ہے کہ آپ ایسی غلط خبروں کو درج اخبار نفرمائیگا۔

شور بختاں بآرزو خواہند ۔ مقبلاں را زوال نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

آپ کا نیازمند۔ عبدالصمد امیرنگرہ محلہ بیسور

تجاویز برائے سود مند کانفرنس

(جو عربک اسکول دہلی میں ۲۸ دسمبر کی سہ پہر ادر شب میں منعقد ہوگی)

(۱) چونکہ مسلمان صنعت و حرفت زراعت و تجارت غرضکہ ہر شعبہ زندگی میں اس لئے پسماندہ ہیں کہ اُن کی مالی حالت کمزور ہے اس وجہ سے اس کانفرنس کی رائے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کی اقتصادی ترقی اور اُنہیں دیگر اقوام کے سود خواروں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے حسب ذیل طریقے اختیار کئے جائیں۔

(الف) مسلمانوں کو انجمنہائے امداد باہمی میں شریک ہونے کی ترغیب دینا۔

(ب) مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنے تجارتی اور صنعتی بنک قائم کریں۔ اور ملک کے موجودہ بنکوں میں شریک ہوں۔

(ج) جن مقامات میں انجمنہائے امداد باہمی اور بنکوں کے قیام کے مواقع نہوں وہاں مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنی قوم کے کاریگروں کاشتکاروں اور دوکانداروں کو کاروبار کے لئے معین منافع پر روپیہ دیں۔

(د) مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنا روپیہ بنکوں اور ڈاکخانوں میں جمع کریں۔ کیش سرٹیفکٹ خریدیں اور اپنے بچوں کے حسابات ڈاکخانوں میں کھلوائیں اور اگر روپیہ کا منافع اپنے صرف میں لانے میں پس و پیش ہو تو اُسے وصول کرکے مسلمانوں کے کسی بھلائی کے کام یا تبلیغ و اشاعت مذہب میں دیدیں۔

(ہ) مسلمانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی زندگی کا بیمہ کرائیں اور اپنے بچوں کا تعلیمی بیمہ کرائیں۔

(۲) چونکہ ملک و قوم کی عام فلاح و بہبود کے تمام کام سرمایہ کی قلت سے رُکے ہوتے ہیں۔ روپیہ کو زیور کی شکل میں منتقل کرکے اُسے کم قیمت و بیکار کرنا ملک و قوم کی ترقی کے لئے نہایت مضر ہے اس لئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ مسلمان زیور بنوانے اور آرائش و زیبائش کے جملہ سامانوں کو ترک کرکے اپنا زیادہ سے زیادہ روپیہ بالواسطہ اور بلاواسطہ تجارت صنعت و حرفت اور ملک کے دوسرے نفع آور کاموں میں لگائیں۔

(۳) مسلمانوں کے اوقاف اور مدارس و مساجد کا روپیہ یا تو لوگوں کے پاس بیکار پڑا رہتا ہے اور اُس کے تلف ہونے کا ہر وقت اندیشہ رہتا ہے یا بنکوں میں بلا سود رکھا جاتا ہے جس کی نسبت بعض علمائے کرام نے انفرادی طور پر فتویٰ دیدیا ہے کہ اُس کے منافع کو اس وجہ سے کہ وہ دیگر مذاہب کے تبلیغی کاموں میں دیدیا جاتا ہے ہرگز بنکوں میں نہ چھوڑا جائے بلکہ اُسے وصول کرکے اپنے صرف میں لایا جائے یا کسی کار خیر میں دیدیا جائے ان حالات میں یہ کانفرنس جمعیۃ العلماء ندوۃ العلماء دارالعلوم دیوبند اور علمائے کرام کی دیگر جماعتوں سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بنک کے سود کے جواز کے متعلق ایک اجتماعی فتویٰ دیں تاکہ مسلمانوں کا جسقدر روپیہ مختلف بنکوں میں جمع ہے اور آئندہ ہو اُسکا منافع مسلمانوں کی تبلیغی جماعت کے کام آسکے۔ جنہیں حفاظت دین کے لئے اسوقت سرمایہ کی اشد ضرورت ہے۔

(۴) اس کانفرنس کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر شہر قصبہ اور گانوں میں جہاں ممکن ہو انجمن سود مند قایم کی جائے جس کا مقصد مسلمانوں کی مالی اصلاح ہو۔ اور جس کے ممبر صرف وہ لوگ مقرر ہوسکیں جن کا حساب کسی بنک یا ڈاکخانہ میں کھلا ہو، یا انہوں نے اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہو یا وہ کسی کوآپریٹو سوسائیٹی کے ممبر ہوں۔

ان کے علاوہ جن اصحاب کو کوئی تجویز پیش کرنی ہو تو نیازمند کے پاس ارسال فرمائیں۔

خاکسار
طفیل احمد منگلوری عربک اسکول دہلی

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ

یہ امر قطعی طور پر طے پاچکا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۹ ، ۳۰ ، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ ہر ممکن کوشش اس امر کی جارہی ہے کہ لیگ کا سالانہ اجلاس نہایت ہی شاندار اور کامیاب ہو یہ باور کرنیکی وجوہات ہیں کہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے نمایندگان بہت بڑی تعداد میں شرکت کے لئے تشریف لارہے ہیں۔

ایک شاندار پنڈال کا انتظام شہر کے مشہور جدت پسند بزرگ مولانا عبدالاحد صاحب کے زیر اہتمام عربک کالج کے میدان میں کیا جارہا ہے پنڈال کے قریب کچھ دکانیں بھی تیار کی جائیں گی جن اصحاب کو دکانوں کی ضرورت ہو مال کی نمائش

۸ آنے سالانہ

یا تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑھانے پر صرف کرسکتے ہوں تو اسی وقت سے دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ

مولوی

کے خریدار ہوجایئے۔ یہ ۸ ماہ سے ۲۲ سال سے برابر شائع ہوتا ہے۔ ۴۸ صفحے ضخامت ہر مہینے ۲ صفحہ کا ایک ہی خطبہ ہوتا ہے ۸ صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے ۸ صفحہ میں تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ہے ۲ صفحہ میں تاریخی مضمون ہوتا ہے اور باقی صفحات میں مذہبی سیاسی اخلاقی مضامین ہوتے ہیں ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شائع ہوتا ہے جسکی لاگت ۸ سے زیادہ ہوتی ہے اسکی قیمت شامل کرکے کل عہ مولوی کا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے پچھلے سال بھر کے پرچوں کا غذی قیمت بھی عہ سے زائد ہوتی ہے [illegible] اللہ کا نام لیکر آج ہی عہ بھیج دیجئے اور جب جلسہ ہمارا رسالہ [illegible] واپس بھیجئے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ مولوی دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

جس کے متعلق ہندوستان کے مشہور علمائے کرام و صوفیائے عظام اور قومی اخبارات کی یہ رائے ہے کہ یہ شرح گذشتہ و موجودہ مثنوی مولانا روم کی تمام شروح سے اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے مثنوی کے شعر علی قلم سے بعض بعض اعراب دیکر نہایت صحیح و خوشخط لکھے گئے ہیں مشکل الفاظ کی لغات کے علاوہ ہر شعر کی ترکیب نحوی لکھکر علم معانی علم بیان اور علم بدیع کے جو نکات بعض اشعار میں مضمر ہیں وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شعر کا مفصل مطلب بیان کرتے ذلک آیات و احادیث اور اشعار اساتذہ عجم کی مدد سے [illegible] شارح نے اس شرح کو مرتب کرنے میں جس قدر [illegible] ہے اسکا اندازہ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ [illegible] سائز کے سوا تین سو صفحات قیمت حصہ اول [illegible] علاوہ محصولڈاک۔ [illegible] وعدہ کتاب اگر حسب اشتہار نہ ہو تو دام واپس دیئے جائینگے۔ فہرست کتب [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

هر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ:۔
بشیر اسٹور پشاور

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	۸ روپیے	۱۰ روپیے
ششماہی	۴ روپیے	۵ روپیے

کے لئے ضرورت ہو وہ راقم الحروف سے بہت جلد خط و کتابت کریں۔ طعام کی شرح حسب ذیل ہے۔

درجہ اول فی خوراک ایک وقت ۸/

درجہ دوم ” ” ۶/

جن ڈیلی گیٹ صاحبان کا ارادہ اجلاس میں شرکت فرمانیکا ہو وہ براہ مہربانی سکریٹری استقبالیہ کمیٹی کو ۲۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک اطلاع دیں۔ ایسی اطلاع کی عدم موجودگی میں کمیٹی استقبالیہ رہائش وغیرہ مہیا کرنیکی ذمہ دار نہیں ہے

الراقم شیخ محمد حمایت[illegible] بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈوکیٹ سکریٹری استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ۔ دہلی بازار بلیماران۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

۱۔ جس قدر محترم ڈیلیگیٹس بیرون دہلی سے کانفرنس کی شرکت کے لئے دہلی تشریف لائیں۔ انکو دہلی جنکشن کا ٹکٹ لینا چاہئے۔ دہلی میں اور دوسرے اسٹیشن بھی ہیں لیکن اس اسٹیشن پر اترنے میں آسانی اور راحت ہے۔ اسٹیشن مذکور پر موٹر اور تانگے سواری کے واسطے ہمہ وقت موجود رہتے ہیں کیمپ کانفرنس سے بھی اسٹیشن کا فاصلہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔

۲۔ ۲۵ دسمبر سے دہلی جنکشن پر والنٹیروں کا اجتماع رہیگا۔ جو ہر سمت کی ٹرین سے مہمانوں کو اتاریں گے۔ اور ان کی سواری کا بندوبست کر کے کیمپ کانفرنس کو روانہ کریں گے۔ سواری کا کرایہ مہمانوں کے ذمہ ہوگا۔

۳۔ ڈیس سے قریب پریس گیلری رکھی گئی ہے اخبارات کے نمایندگان کو نمایندگی کا فارم دکھانے پر رپورٹنگ کے لئے فری ٹکٹ دیا جائے گا۔ براہ کرم وہ اخبارات جو اپنے نمایندے بھیجنا چاہیں ان کی آمد سے اور ان کے نام سے اطلاع دیں۔

۴۔ جو اڈیٹر صاحبان بذات خود شریک ہوں وہ بھی اپنی تشریف آوری کی تاریخ سے اطلاع بخشیں۔

خاکسار۔ عظمت اللہ وکیل
آنریری چیف سکریٹری ریسپشن کمیٹی۔ دہلی

محافظ الصبیان

کتاب۔ شروع میں بچوں کی خارجی حفاظت کی صدہا لیسیں بتائی ہیں کہ اگر ان پر کاربند ہوں تو خدا کے فضل سے ان کا بال بیکا نہ ہو اسکے بعد بچے کی غذا کی تمام و کمال تشریح کی گئی ہے کہ کس عمر سے کس عمر تک کیسا دودھ دیا جائے اماں کا دودھ کیونکر بڑھایا جائے پھر مصنوعی غذا کا بیان ہے۔ پھر دانت نکلنا اس کی احتیاط دانتوں کا تکلیف سے نکلنا مریض بچہ کی احتیاط۔ مریض خانہ۔ امراض جو بچوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ پیدائشی تشنج۔ ہچکی۔ امراض دہن۔ اقسام سوزش دہن گلپھڑوں کا بڑھنا۔ بچے کا قبض۔ نفخ۔ شکم بچکی پیچش کے دست۔ سوزش امعا۔ اسہال۔ تشنج۔ کزاز بچے کی صحت قائم رکھنے کے قواعد۔ نمونیا۔ نزلہ بخار۔ دفات انسب۔ کھانسی۔ کالی کھانسی۔ جوڑ دل کا ادو۔ کنٹھ مالا۔ پھنسیاں۔ میعادی بخار۔ کان کے امراض کان کی سوزش۔ آشوب چشم۔ آنکھ کے کا زخم۔ ورم۔ اسارکا نقطہ۔ بچوں کے لئے قبض کشا دوائیں۔ کاج کا کھلنا۔ بچوں کی قدرتی کمزوری۔ چیچک۔ سرخ بخار۔ خسرہ۔ بول فی الفراش۔ تشنج۔ داد۔ خارش۔ [illegible] صدمات اتفاقیہ۔ سمیات۔ افیون کا زہر۔ بلاؤنا۔ مرض خناق۔ مرض سل۔ [illegible] دسر۔ سوڑوں کا پک جانا۔ گوکھرو۔ ان سب امراض کا مکمل علاج ہے اور ہر مرض کی تشریح ہے کہ کیونکر ہوتا ہے اور کس طرح بڑھتا ہے اور اس کو ابتدا میں کیونکر روکا جاتا ہے۔ سب کا مفصل بیان ہے قیمت کتابی صرف ایک روپیہ (عہ) ۔

ہندوستان کے مبلغ اعظم
حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح

ہیں اور بھی صوفیائے کرام کے سوانح ہیں حضرت ممدوح کے تبلیغی کارنامے ہماری نظر سے اس لئے نہیں گذرے کہ اردو زبان میں کوئی بھی خواجہ غریب نواز کی تبلیغی سوانحعمری نہیں ہے جو ان کے ان کمالات روحانی کا صحیح مظہر ہو اور جس سے معلوم ہو کہ ہندوستان کے چند ہزار مسلمانوں سے کروڑہا تک کی تعداد کیونکر ہوگئی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی جن کا مزار مطہر پرانی دہلی میں مرجع خلائق ہے اور جو خود بھی اعلیٰ درجہ کے مبلغ اسلام تھے انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز کی سوانحعمری بہ نفس نفیس مرتب فرمائی اور اس میں سینہ بسینہ ملفوظات بھی درج کیے۔ خوش قسمتی سے اس کا بڑا حصہ جو دلیل العارفین میں بھی نہیں ہے قلمی کتابوں میں مل گیا اور اب ان کو اردو زبان میں یکجا ملا دیا گیا ہے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز کی بالکل انوکھی اور نئی سوانحعمری ہے۔ آج تک اس نوع کی سوانحعمری شائع نہیں ہوئی۔ عمدہ کاغذ عمدہ چھپائی ۸۰ صفحات کی ضخامت اور قیمت صرف ۸/ بہت جلد منگائیے ورنہ ختم ہو جائے گی۔

صحت النساء

اول کتاب میں ان باتوں کا ذکر ہے جو حفظ ماتقدم کے طور پر عورتوں کو بتلانا ضروری تھا مثلاً تفریح غسل۔ چھوٹے مکان کی خرابیاں دور کرنا۔ روشنی اور دھوپ وغیرہ اور اس کے متعلق تمام ضروری علاج بھی ہیں۔ اس کے بعد امراض کی کیفیت ان کے ظاہری اثرات اور ان کے انگریزی اور دیسی علاج دونوں درج ہیں۔ مثلاً حیض اور انکی تمام تشریح۔ رحم کی خرابی۔ حبس حیض۔ علامات حیض۔ علامات حمل اور ان کی ہدایات اور حمل کے نو مہینہ کی تمام کیفیات اور ہر بات کا الگ الگ خارجی اور باطنی علاج۔ اور ایسی تدابیر جن سے بغیر دوا کے حمل میں بچہ آرام سے نشوونما پائے اسقاط حمل۔ دردزہ کاذب۔ حمل کی مدت۔ حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی سونائی۔ وضع حمل کی تیاری اور اسکی تمام احتیاط۔ نال باندھنے کی ترکیب۔ بچہ کے پیٹ پر پٹی باندھنا۔ دو بچوں کا ساتھ پیدا ہونا۔ زچہ کے قبض شکم کا علاج۔ غذا بعد وضع حمل۔ دودھ پلانا۔ دودھ پلانے کی مقدار مزاج کا اثر دودھ پر۔ پھپھائی کا زخم اور خراش۔ دودھ پلانے کے امراض پستانوں کا ایک خانہ پستانوں کا پھوڑا۔ دودھ پلائی کے لئے قبض کشا ادویہ دودھ چھڑانا پستانوں سے دودھ خشک کرنے کی تدبیر۔ قبل یا بعد ولادت خون جاری ہونا دودھ کا بخار۔ زچہ کا خطرناک بخار۔ زچہ کی ٹانگوں کا درد۔ زچہ کی دیوانگی۔ امراض رحم حیض کی کمی حیض کی زیادتی۔ سوزش رحم۔ رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا۔ رحم کا زخم۔ سرطان پستان وغیرہ وغیرہ۔ رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) ۔

تعلیم الاسلام

شریعت اسلام کا یہ مسئلہ ہے کہ دنیا میں تمام بچے اور پکے مسلمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ کے مطابق مسلمان بچوں کی آئندہ گمراہی میں والدین کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا مصنفہ سلسلہ تعلیم الاسلام کا پوراسٹ طلب فرمائیے جس کی ترتیب میں بچوں کی فطرت اور ان کے دماغی ارتقا کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے قاعدہ تعلیم الاسلام ۱۰ تعلیم الاسلام نمبر۱۔ ۲ تعلیم الاسلام نمبر۲ ۲ تعلیم الاسلام نمبر۳ ۴ تعلیم الاسلام نمبر۴ ۵ قیمت مکمل سٹ [illegible]

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد و وظائف کی کتابوں سے مایوس ہو گئے ہیں اور اشتہاری کتابوں نے آپکو بدظن کر دیا ہے تو صرف ایک مرتبہ "احسن الوظائف" طلب کر کے ملاحظہ کریں جس میں پیر و مرشد کی عرصہ دراز تک خدمتگذاری کے بعد اوراد و وظائف حاصل کر کے درج کئے گئے ہیں قیمت ۱۰/

اوراد و وظائف مخدوم جہانیاں جہاں گشت

اس میں حسب ذیل کاموں کے لئے اوراد و وظیفے اور نقش ہیں اب ہر شخص کو ان کے عمل کی اجازت ہے۔ محبت الٰہی محبت رسول۔ ایمان کی حفاظت۔ گناہوں کی معافی۔ عذاب قبر سے رستگاری۔ شیطان کو مغلوب کرنا صلوٰۃ التسبیح۔ تسخیر و محبت۔ استخارہ۔ ہر حاجت پوری۔ دشمن کو مغلوب کرنا۔ نصیبہ کی یاوری۔ قرض ادا ہونے کے لئے۔ رزق کی کشائش۔ اولاد پیدا ہونے کے لئے۔ بچوں کی حفاظت و تندرستی۔ بچوں کی بیماری دور کرنے کے لئے۔ عورتوں کے مخصوص امراض کے فائدہ کے لئے۔ نسیان۔ درد سر۔ بخار۔ لرزہ۔ ہر قسم کا درد۔ چیچک۔ آشوب چشم۔ طاعون۔ مرگی۔ زہر کا اثر۔ چوہے گیدڑ کی حفاظت کے نقش اور وظیفے اس کے علاوہ سورہ مزمل کے وظیفے۔ بچے پیدا ہونے کے۔ دشمن مقہور کرنے کے۔ لڑکا پیدا ہونے۔ تنگی رزق دور ہونے۔ ذہن کی ترقی۔ غلطی دور ہونے۔ قید سے آزاد ہونے۔ بدنصیبی دور ہونے۔ کشائش رزق۔ کھیتی کی حفاظت۔ جن بھوت سے حفاظت۔ مصیبتوں سے آزادی۔ دشمن کو برباد کرنا۔ گمشدہ کو حاضر کرنا۔ محبت و تسخیر۔ پانچوں وقت نماز کے وظیفے۔ نماز قضا عمری کے وظیفے۔ ختم خواجگان نقشبند۔ دعائے حیدری۔ اسم اعظم کا وظیفہ۔ الغرض دنیا کے ہر اس کام کا وظیفہ جو انسانی کوششوں سے بالاتر ہو۔ اس کتاب میں موجود ہے۔ مؤلف مولانا عرشی کے لئے دعا فرمائیے جنہوں نے ان اوراد صدریہ کو عام کر دیا۔ ۸۰ صفحے کی کتاب ہے۔ بہت عمدہ اور صحیح کتابت ہے اور قیمت صرف دس آنے (۱۰/) ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

جمعیۃ علماء ہند کے وفد حجاز کی رپورٹ

اگر آپ حجاز مقدس کے صحیح حالات حج کے معتبر واقعات، حجاز کی دینی و سیاسی پوزیشن اور عالم اسلامی کے مقصد متفق ہونے کی عملی تدابیر سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو جمعیۃ علمائے ہند کے وفد حجازی کی مکمل رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو جمعیۃ کے واحد ترجمان اخبار "الجمعیۃ" میں عنقریب شائع ہونے والی ہے چونکہ یہ رپورٹ صرف الجمعیۃ میں شائع ہوگی لہذا آج ہی سے اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیے تاکہ آپ کا کوئی نمبر ضائع نہ ہو جائے اور آپ اس نادر موقع کو نہ کھو بیٹھیں۔

اسلامی مسائل اور ملکی مباحث کے لئے الجمعیۃ کی امتیازی شان آپ کو اسی وقت معلوم ہوگی جبکہ آپ اس کے مستقل خریدار بن جائینگے

چندہ:۔ سالانہ ششماہی [illegible]

منیجر "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

چانر کا چ کیجئے

[illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ [illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کمرہ بنگش دہلی

لٹری ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ [illegible] کے لئے عمدہ تھان اور [illegible] ہمارے کارخانہ یا دوکان سے خریدیے۔ نمونہ مفت منگائیے

میاں جان محمد تجارت علی تاجران پارچہ

کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور — دوکان سندر پاڑی ۵۵ کلکتہ

خریداران الجمعیۃ سے ضروری گذارش

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ [illegible] خریدار صاحبان اپنا چندہ [illegible]

منیجر "الجمعیۃ" بازار بلیماران۔ دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو بکثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے قیمت فی بوتل چار آنہ [illegible] علاوہ

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ہندوستان بھر کے حکما اور عطاران کو
مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دوا پر کسقدر انحصار ہے۔ اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنساریٹہ تھوک خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھیے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی۔ دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیربوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام لیجئے۔ امتحانہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس [illegible] چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر بیرنا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ گنگنی سمری ضلع دربھنگہ

اگر صحت میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

رجسٹرڈ

شربت اکسیر

عزیز نوجوانو! شربت اکسیر جس کا اشتہار آپ کے پیش نظر ہے کوئی نئی دوا نہیں ہے بلکہ تیس برس کے مجرب مریض مانگیں [illegible] اس عجیب و مجرب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ دس بیس برس کے پرانے مرض کو بفضل خدا شربت اکسیر جڑ سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔

جریان خواہ نیا ہو یا پرانا سرعت رقت و احتلام کیواسطے شربت اکسیر واقعی اکسیر کا کام کرتا ہے۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید رطوبات کا گرنا اس سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے بچپنے کی بے عنوانی یا جوانی کی زیادتیوں سے جو منی پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کر کے بدن میں نیا خون پیدا کرتا ہے۔ سستی کاہلی چہرے پر بے رونقی دور کر کے جسم میں نئی روح پھونک دیتا ہے۔ دل اور دماغ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ ایک شیشی منگا کر آپ ہمارے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول علاوہ۔

تازہ شہادت:۔ جناب سید لایت حسین صاحب ضلع سہارنپور دو شیشی شربت اکسیر منگا چکا ہوں جو واقعی بموجب اشتہار پایا لہذا مہربانی فرما کر دو شیشی شربت اکسیر اور بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ: الیس اے بی بخشی اینڈ کمپنی موجد شربت اکسیر کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

دنیا میں خاموش انقلاب

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۲ جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

ابوالاعلیٰ مودودی مدیر مسئول مرتضیٰ صوفی

جلد ۴ دہلی یوم یکشنبہ ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء نمبر ۴۵

نکاحِ مرتدہ

(مولانا احمد سعید صاحب کے قلم سے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چوتھا موقع

کلاں محل کی ایک بیچاری مسلمان بیوی اس کا بھی فرضی خاوند تجویز کیا گیا۔ بابو حشمت اللہ صاحب وکیل تھے جنہوں نے معمولی معاوضہ پر نہایت محنت سے مقدمہ کی پیروی کی۔ عورت کا بیان نہایت صاف تھا لیکن پھر بھی ایک مسلمان کو شبہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور لالہ روپ نرائن کی عدالت سے اس بیگناہ کو چار سال کی قید کا حکم سنا دیا گیا۔ جو آخر کوشش سے بری ہوا۔ میں نے یہ چند واقعات ذکر کئے ہیں ورنہ اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں جو آج کل پیش آرہے ہیں گو یا کسی نومسلمہ سے نکاح کرنا ہی دفعہ ۴۹۸ کے جرم کا ارتکاب کرنا ہے۔ اگر عورت کا خاوند نہ بھی ہو تو فوراً ایک فرضی خاوند پیش کر دیا جاتا ہے۔ عدالتوں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔ مذہبی تعصب تنگ نظری سب کا پیٹ بھر جاتا ہی ہر قسم کے ظلم کو حلال کر دیتا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ

اگر کوئی مسلمان عورت مرتد ہو جائے تو حق زوجیت ختم ہو جاتا ہے۔ ...

...

لگام کر پکڑ کر کھڑا ہو جا تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ حضرت علی نماز میں مشغول ہو گئے۔ اور ذات شریف لگام لیکر چمپت ہوئے۔ گھوڑا کھڑا رہا۔ حضرت علی نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو دو درم جیب سے نکال لیے تاکہ اس شخص کو بطور انعام عطا فرمائیں لیکن جب آکر دیکھا تو لگام ندارد ہے۔ آپ نے ایک اور شخص کو وہ درم دیئے اور فرمایا مجھے ایک لگام بازار سے خرید کر لا دو۔ جب یہ شخص بازار میں گیا تو وہ ذات شریف لگام فروخت کر رہے تھے یہ وہ درم کی ان سے خرید لایا۔ حضرت علی نے اپنی لگام پہچان لی اور فرمایا کمبخت کی قسمت میں تو وہ ہی درم مقرر تھے لیکن حلال کے ذریعہ سے نہ ملے بلکہ حرام کے واسطہ سے ملے۔

پس مجھے بھی ایسے نامہربانوں سے کوئی شکایت نہیں ہیں اور میری عزت تمہارے لئے وقف ہے۔ مجھے گمنام خط نہ لکھو۔ خدا کی قسم میں تمہارے خلاف کوئی دعویٰ انگریزی عدالت میں نہیں کروں گا۔ نہ تمہارا نام شائع کروں گا۔ اگر تم گالیوں کے بعد اپنا نام اور پتہ لکھ دیا کرو تو میں تمہیں معاف کر دیا کروں گا۔

میرا مطلب صرف یہ ہے کہ عورتوں کو ارتداد سے بچاؤ۔

...

وہ معاملہ یوں ہی رہ گیا۔ شملہ کے سفر میں سر فضل حسین صاحب سابق وزیر تعلیم کے سامنے بھی یہ مسئلہ پیش کیا گیا جس اتفاق سے اس وقت بھی حضرت مفتی صاحب قبلہ ہمراہ تھے۔

قیمت اخبار الجمعیۃ

	ہندوستان	بیرون ہند
سالانہ	سے ہر	سے ہر
ششماہی	ہ	صہ

تاریخہائے اشاعت اخبار الجمعیۃ

ہر انگریزی مہینہ کی ۲-۶-۱۰-۱۴-۱۸-۲۲-۲۶-۲۹ تاریخ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹ ط

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی تجھسے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

آپ فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی و فرمان رسول پاک کے ہے۔ توراۃ و زبور و انجیل میں ان کی بابتہ جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ و جغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے احکام اور اسرار و فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی بینظیر تفسیر لغت اور تفسیر و احادیث کے اسرار و اقعات یوسفی کی تنقید۔ اسلامی و اسرائیلی روایات کا انتخاب۔ تقریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۵

(۳) رحمۃ للعالمین

سیرت حضور سید المرسلین اس کتاب کی تو بیت خداداد ہے۔ محدثین و مورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بنایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۲ جلد دوم للعہ محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ: خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو یک صد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ یہ وہی خضاب ہے جسکو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر و غریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دو چند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ساڑھے تین روپیہ۔ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار

بال اکسیر

بخار کھانسی درد دانت۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچے کو بڑا تندرست کرتا ہے۔ پوجیہ بیٹھا اور خوشذائقہ ہونے کے بچے خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲ چار شیشی عہ۔ کرارہ شیشی مع محصول مہ

اکسیر دوا

لیکوریا کی تکلیف اور مرض کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا دانہ بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ دوا کیا واسطے معجزہ ہے۔ قیمت فی بکس عہ محصول۔ علاوہ

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہے۔ ... ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونے کے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ بارہ تولہ للعہ محصول ڈاک ہر حالت میں ۸

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب مع صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں آرام

اگر ہماری بوٹی ایک ان کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس۔ اعتبار نہ ہو تو سٹامپ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں۔ قیمت فی بکس تین روپے

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

ضرورت شادی

... دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

طلائے نادر

اکسیر جریان

جریان ... نیجر الجمعیات ... لکھنؤ

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی۔ جریان۔ سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار ... بمبئی ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۰ ر جمادی الاخر ۱۳۴۵ھ

لارڈ اِرون کا تاریخی وعدہ

لارڈ ارون کی تقریر کلکتہ کے جس حصہ پر ہم نے اشاعت گذشتہ میں اظہار خیال کیا تھا وہ خاص طور پر مسلمانان بنگال کی تعلیمی و اقتصادی احوال سے متعلق تھا جس سے اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ضرور معلوم ہوگیا کہ ہمارے جدید وائسرائے صاحب مسلمانوں کے قومی مسائل سے دلچسپی و ہمدردی ظاہر کرنے میں اپنے قدیم پیش رووں سے کم نہیں ہیں۔ ان کا مسلمانوں کو تعلیم کی طرف توجہ دلانا، حکومت کی تعلیمی عنایات سے مستفید ہونے کی تلقین کرنا، زراعت پیشہ مسلمانوں کو تعلیم میں ترقی کرنے کا مشورہ دینا اور انجمہائے امداد باہمی کی برکات سے استفادہ کرنے کا شوق دلانا، یہ سب وہ باتیں ہیں جو ابتدا سے ہمارے حکمرانوں کی معمول بہ رہی ہیں اور لارڈ ارون نے پوری مہارت و قابلیت کے ساتھ انہی قدیم روایات کو بحال رکھنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس حصہ سے گذرنے کے بعد اب ہمارے سامنے ان کی تقریر کا دوسرا حصہ آتا ہے جس میں انہوں نے جداگانہ نیابت اور سرکاری ملازمتوں کی تناسب تقسیم کے متعلق عام مسلمانان ہند کے بڑھتے ہوئے اضطراب کے لئے سامان تسکین بہم پہنچانے کی سعی کی ہے، اور حکومت کی طرف سے ایک ایسا وعدہ پیش کیا ہے جو اگر خدانخواستہ اس کے روایتی وعدوں کے معروف بے معنی "کی زینت نبکر" غرق مے ناب "ہو بھی گیا، تب بھی وہ آئندہ ہمارے مطالبات کے لئے ایک مضبوط بنیاد ضرور بن سکتا ہے۔ اس عہد آفریں موقع پر جبکہ مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارم اسکیم کی مدت حیات ختم کے قریب آگئی ہے اور موجودہ نظام حکومت پر نظر ثانی کرنے اور مزید تغیرات پر غور کرنے کے لئے عنقریب ایک تاسیسی کمیشن آنے والا ہے، تمام مسلمانان ہند بے چینی کے ساتھ منتظر تھے کہ ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت میں ان کی پوزیشن کیا ہوگی؟ ہندوؤں کے ایک طبقہ نے جو "ہند برائے اہل ہند" کے بجائے "ہند برائے ہنود" کے عقیدہ پر ایمان رکھتی ہے، جداگانہ نیابت اور جداگانہ انتخاب کے خلاف اپنی سرگرمیوں سے ان کے لئے خطرہ پیدا کر دیا تھا کہ کہیں وہ انگریزی حکومت کو پرچانے، دھوکہ دینے اور مرعوب کرنے کی کوششوں میں کامیاب نہ ہو جائیں اور آئندہ اصلاحات میں جداگانہ نیابت کے اصول کو اڑا کر مشترکہ نیابت اور مخلوط انتخاب کا طریقہ رائج نہ کر دیا جائے۔ ایسی حالت میں وائسرائے کا یہ اعلان یقیناً برمحل اور مسلمانوں کے لئے بہت کچھ موجب اطمینان ہے کہ:

"جداگانہ نیابت کے متعلق آپ لوگوں نے جس تشویش و اضطراب کا اظہار کیا ہے اس سے میں غافل نہیں ہوں اگرچہ یہ پیش گوئی کرنا تو بہت قبل از وقت ہوگا کہ آئندہ تاسیسی کمیشن کن خطوط پر کارزند ہوگا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ ان مسائل میں سے ایک ہے جن کی طرف وہ پوری احتیاط کے ساتھ توجہ کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ موجودہ سسٹم میں کوئی تغیر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور مزید برآں میں آپ کو بلا تامل یہ اطمینان بھی دلا سکتا ہوں کہ آئندہ بھی اس قسم کا کوئی قدم، ان قوموں کی رائے طلب کرنے اور اس پر پوری توجہ کے ساتھ غور کرنے کے بغیر نہیں اٹھایا جائے گا جن پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے۔"

یہ ایک نہایت صاف اور صریح وعدہ ہے جس کو چاہے لارڈ ارون آگے چلکر بھول جائیں، مگر ہم اسے کبھی نہیں بھول سکتے۔ نیابت اور انتخاب کے سوال کو حل کرنے کی جب کبھی کوشش ...

ایک نومسلمہ کی عزت کا سوال

اکثریت کا اجارہ

پٹواکھالی ستیاگرہ اور کانگریس

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

التصوف فی التجسس

خواجہ حسن نظامی کی جاسوسی پر تبصرہ

محترم ایڈیٹر صاحب۔ مجھے آپ کے اوصاف صداقت و دیانت سے پوری توقع ہے کہ آپ ذیل کا مضمون اپنے اخبار الجمعیۃ میں شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے اگرچہ آپ کو ان سطور پر بھی تنقید کا حق باقی رہے گا لیکن میرے مضمون میں سے کم و بیش کرنے کا حق آپ کو حاصل نہیں۔

خواجہ کی جنگجو طبیعت

خواجہ اور کعبہ کی حمایت

خواجہ کا طریقہ جنگ

اعانت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خواجہ نے اس نامناسب طریقہ جنگ سے ان کی کمر بھی توڑ دی۔ ان کو آج تک اس کا افسوس ہے کہ خواجہ نے ان دوستوں کو (جو واقعی شریف اور مخلص تھے) ذلیل سمجھا اور ان سے مشورہ کرنے سے پیشتر ہی پیشقدمی شروع کر دی۔ اور ایسا غلط طریقہ اختیار کیا کہ ان کے سنجیدہ دوستوں کے لئے کوئی طریقہ اعانت باقی نہ رہا۔ میں خواجہ بدایونی کے ان دوستوں سے خوب واقف ہوں کہ جو ۲۴ گھنٹے خواجہ کی برات کے لئے اسکیمیں بنایا کرتے ہیں۔ اور آخر میں افسوس کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے غلط طریقہ کار میں بجز ان چند نوجوانوں کے جو خواجہ کے تنخواہ دار ہیں یا جنکو خواجہ کی شخصیت سے اپنی تصانیف فروخت کرانی ہیں کون خواجہ کا ہمنوا ہو سکتا ہے۔

خواجہ کی تبلیغ

اگرچہ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں بحث سے علیحدہ ہو کر غیر ضروری امور کا ذکر کروں۔ کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ جن لوگوں نے خط کو بہانہ بنا کر بے سرو پا الزامات خواجہ بدایونی پر لگانے شروع کرتے ہیں جس میں اخبار الجمعیۃ بھی شریک ہے۔ ان کے الزامات کو ایک صاف اور صحیح روشنی میں رکھدوں تاکہ واقعی الزام کی نوعیت سامنے آجائے اور لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا موقع نہ رہے یہ خواجہ کی حمایت نہیں ہے۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار اور حق و صداقت کی دعوت ہے۔ کسی شخص کی چھوٹی یا بڑی غلطی پر بدگمانی اور خواہ مخواہ فرضی الزامات کی بوچھاڑ دور از قیاس احتمالات و اغلوطات کہاں تک قرین انصاف اور داعیان صداقت و دیانت کو زیبا ہو سکتے ہیں۔ لیکن خواجہ بدایونی نے چونکہ عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی غرض سے جوابی طریقہ ایسا خطرناک اختیار کیا ہے کہ مجبوراً ان چیزوں پر تھوڑی بہت بحث کرنی ضروری ہو گئی ہے خواجہ صاحب نے عوام کو دھوکہ دینے کے لیے بار بار ہی تبلیغ کو سراہا ہے۔ گویا جناب خواجہ کیا ہیں مجسم تبلیغ ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ خواجہ صاحب نے کچھ کام ہی نہیں کیا۔ لیکن اب تک جو کچھ کیا وہ نہ کرنے کے برابر ہے۔ البتہ اپنی شخصیت کی تبلیغ خاصی بلکہ بہت اچھی کی۔ کبھی بھر تیور پر گرجے اور پٹیالہ میں جا برسے کشمیر جس سے خاص طور پر مسلمانوں کو شکایت ہے وہاں کی خواجہ نے ہمیشہ تعریف ہی کی۔ اس سلسلہ میں مہاراج الور سے بہت گہرے تعلقات ہو گئے کئی دفعہ سناتن دھرمی مندروں کے پجاریوں کی حمایت میں بھی کئی پوسٹر نکالے۔ کئی رسالے بھی تبلیغی سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں جن میں داعی اسلام سب سے زیادہ مشہور اور سب سے زیادہ شرمناک ہے۔ کئی جلسوں میں ایڈریس بھی بلکہ پڑھ چکے ہیں۔ اور سب سے بڑا کام جو آپ نے تبلیغ میں انجام دیا ہے وہ پریس پر قبضہ ہے کسی دوسرے کسی کو بھی۔ غرض بہت سے ایڈیٹروں کی تنخواہیں مقرر کر کے کافی تعداد پر قبضہ کر لیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی اخبار ایسا نہیں ہے جس میں خواجہ کی تعریف حسب حیثیت و خدمت نہ کی جاتی ہو۔ یہ ایسا تبلیغی کام ہے کہ آج تک شاید ہی کسی نبی یا ولی سے ہوا ہو۔ اگر خواجہ کی تبلیغ بند بھی ہو جائے تو صرف خواجہ کو ظفر کی طرح مالی نقصان ہوگا۔ کوئی خدانخواستہ خواجہ کو پھانسی تو نہیں ہو جائیگی۔

خواجہ بدایونی کے متعلق اسلامی پریس کی رائے

خواجہ صاحب کے معاملہ جاسوسی کی بابت تقریباً تمام اخبارات نے رائے ظاہر کی ہے۔ ہم اسوقت ان اخبارات سے بحث کرنا نہیں چاہتے جنھوں نے خواجہ صاحب کے خلاف سخت توہین اور مبالغہ آمیز خیالات کا اظہار کیا ہے یہ وہ ہی لوگ ہیں جو ایک گناہ کے عوض مجرم کی تمام حسنات کو فراموش کر دینا چاہتے ہیں۔ ہمارے دوست بدر صاحب کا جلال تو مشہور ہی ہے۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مصطفےٰ صغیر اور پٹنہ کے ایک اخبار نے مصطفےٰ کبیر اسی طرح دہلی کے اخبار الامان نے بھی عجیب بے سر و پا باتیں لکھی ہیں ان اخبارات کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی خاص جذبہ کے ماتحت اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں

خریداران الجمعیۃ
سے
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی اپیل

آپ کا خادم ”جریدہ الجمعیۃ“ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی و حسن ادا، اعتدال، متانت، صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرم جوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے متانت کو چھوڑنا پڑے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے یکسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علماء کے وقار کو برقرار رکھنے کا بھی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی و مذہبی زندگی کے لئے کس قدر ضروری اور لازمی ہے۔ مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے۔ اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

بعض بے حقیقت اخباروں نے خواجہ کی حمایت کر کے اپنی ناسمجھی کا بھی ثبوت دیا ہے۔ (باقی آئندہ)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا تعارف اسکے محترم بانی جناب مسیح الملک کی طرف سے

ہندوستانی دواخانہ دہلی کی تاریخ

(۱) ۱۹۰۳ء میں میرے مشورے مطابق یونانی اینڈ ویدک میڈیسنل کمپنی مشترکہ سرمایہ سے قائم ہوئی اور اس دواخانہ کا افتتاح ہوا۔ تاکہ یونانی اور ویدک ادویہ کے کاروبار کو مضبوط بنیاد پر قائم کیا جائے۔ اور یونانی طب اور آیورویدک کی عام نفع رسانی میں دواؤں کی خرابی کے سبب جو رکاوٹ ان طبوں کی ترقی اور نئی تعمیر کے راستہ میں حائل ہئی اسے ہٹا دیا جائے۔

اچھی دوائیں نہ ملنے کے تلخ تجربے

اچھی دوائیں نہ ملنے کا تلخ تجربہ نہ تنہا مجھے بلکہ قریب قریب ان تمام اطباء کو تھا جن کے پاس اپنے ذاتی دواخانے نہ تھے اور وہ تجارت ادویہ کو اپنے پیشہ کے وقار اور فن شریف طب کی تاریخی روایات کے مناسب حال نہ سمجھ کر مجبور رہے کہ بازار سے جیسی ادویہ بھی مل سکتی ہیں لیں۔ بیماروں کے لئے ان پر قناعت اور اعتماد کریں۔

انتہائی کوشش ادویہ کو طماعی اور اغراض شخصی سے بچانے کیلئے

(۲) اس کمپنی کا کام اچھا تھا۔ مگر میں نے بہتر سمجھا کہ اپنی طب کی ادویہ کے معاملہ کو زیادہ محفوظ کرنے کے لئے ایک دوسرا قدم اٹھایا جائے۔ اور ملک میں جو ایک نمونہ کا دواخانہ قائم ہو اسے آخری حد تک شخصی اور ذاتی مفاد سے علیحدہ رکھا جائے۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء میں انجمن طبیہ نے (اب بورڈ آف ٹرسٹیز ویدک اینڈ یونانی طبی کے نام سے ایک جماعت دہلی اور باہر کے معززین کی ہے) اس کمپنی کے دواخانہ کو اپنے شیئرز سے خرید لیا۔ اور اس طرح اس کے کاروبار کے تمام گوشے محفوظ ہو گئے۔ اس وقت سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے نام سے یہ دواخانہ بیماروں کی اور ہماری طب کی برابر خدمت انجام دے رہا ہے۔

اس دواخانہ کے مقاصد

(۳) اس دواخانہ کے قیام سے یہ مقاصد میرے پیش نظر تھے (الف) یونانی اور ویدک طب شعبہ ادویہ کی اصلاح و ترقی (ب) بیماروں کے لئے بھروسہ کے لائق ادویہ کی بہم رسانی (ج) جو تھوڑا بہت نفع حاصل ہو وہ سب کا سب طبی مدرسہ (اب طبی کالج) پر صرف ہو۔

ان مقاصد میں کامیابی

(۴) رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے۔ ہندوستانی دواخانہ دہلی اب وہ درجہ حاصل کر لیا ہے کہ اب ان مقاصد میں اسکی کامیابی کا درست طریقے سے اندازہ آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ (الف) شعبہ ادویہ کی تہذیب و اصلاح میں اس دواخانہ کی کوشش برابر جاری ہے۔ قدیم فن دواسازی کے صحیح اصول کے مطابق جو دوائیں اس میں تیار کی جاتی ہیں۔ اس عرصہ میں ان کی نفع رسانی کا اچھی طرح مظاہرہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوائیں ہیں۔ جن کی تیاری

(باقی مضمون صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

خبر قیادت

عالم اسلامی

ترکی میں ہوائی طاقت کی ترقی

ہوائی جہاز والوں کی ایسوسی ایشن کا جلسہ زیر صدارت عصمت پاشا ہوا جس میں ہوابازوں کے افسر، عمائدین اور نواب شامل تھے۔ اس جلسہ سے یہ ظاہر ہوا کہ متعدد ضروری مقامات پر ہوائی جہاز کے اسٹیشن تیار ہو چکے ہیں اور جن ہوائی طاقتوں کے مدارس کا افتتاح گذشتہ اپریل میں ہوا تھا آج ان کی حالت ترقی پر ہے۔ ہوائی جہاز رانی کے لئے ۵۲ اشخاص اور انجینرنگ سیکھنے کے لیے پانچ اشخاص یورپ روانہ ہو چکے ہیں۔ ترکی تیس ولایت پر منقسم ہے۔ ان ولایتوں سے چندہ جمع کر کے تیس عدد ہوائی جہاز خرید کئے گئے ہیں اور ہر ہوائی جہاز کو اس ولایت کے نام پر منسوب کیا گیا ہے۔ جس کے چندے سے وہ خریدا گیا تھا اور ہوائی خطوط کے لئے انتظامات داخلیہ سال آئندہ میں شروع ہو جائیں گے۔

عصمت پاشا کی تقریر سے جمعیت کی روح کا پتہ چلتا تھا جو حسب ذیل ہے۔

فی زمانہ سخت ضروری امر خطہ ہوا کی محافظت ہے۔ اس ہوائے لطیف کو جس میں اپنے ترکی سانس لیکر زندہ رہتے ہیں۔ دشمن قوم قبضہ کر کے چھین لینا چاہتی ہے۔ اس لیے سب سے پہلے ہمیں دشمن کے اس ہاتھ کو کاٹ کر پھینکدینا چاہیے۔ جو اس بے خیال سے بڑھایا جائے۔

اس کے بعد عصمت پاشا نے جمعیت کا شکریہ ادا کیا جیسا کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے ادا کیا تھا۔ آئندہ سال کے لیے اس نظارت پر کاظم کا تقرر ہوا مگر یہ قرہ کاظم بکر پاشا نہیں ہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے۔

عالم غیر

عورت کی عریانی کے خلاف جہاد
پاپائے اعظم کی اپیل

لندن ۱۹ دسمبر۔ روما کی ڈاک میں زبردست اپیل موصول ہوئی ہے جس میں کیتھولک ایسوسی ایشن کے مردوں سے التماس کی گئی ہے کہ وہ انسانیت اور آدمیت کی خاطر عورتوں کے مخرب اخلاق فیشنوں اور ان کے طور طریقوں کے خلاف جہاد کریں۔

پاپائے روم نے یہ اپیل مردوں کے ایک مجمع کے سامنے کی آپ نے کہا کہ انسان کا جسم خدا کا بنایا ہوا ہے اسلیے مقدس ہے اور ہر شخص پر اس کا احترام واجب ہے۔ موجودہ فیشن اس کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔

بورڈو (فرانس) کے لاٹ پادری نے حکم دے دیا ہے کہ بچیاں ایسا لباس نہ پہنیں جس میں ان کے گھٹنے ننگے ہیں۔

ہندوستان

موپلوں کی جلاوطنی پر مدراس کے ہندو مسلمانوں کا احتجاج

مدراس ۱۹ دسمبر۔ مدراس پریزیڈنسی مسلم لیگ۔ اور مہاجن سبھا کے زیر سرپرستی ایک بڑا جلسہ انڈمان کالونائزیشن کے برخلاف گوکھلے ہال میں ہوا۔ پریزیڈنٹ وینکٹی چیٹی نے دوران تقریر میں گورنمنٹ کی رپورٹ کا حوالہ دیا اور گورنمنٹ کے اس فعل کی مذمت کی کہ موپلا لوگوں کی عورتوں۔ اور بچوں کو وہاں بھیجا جا رہا ہے۔ اور رپورٹ کی کثرت کی طرف گورنمنٹ نے کوئی توجہ نہیں دی۔

سیاسی نظربندوں کے رہا ہونیکی افواہ

کلکتہ ۲۰ دسمبر۔ گذشتہ تین دن سے کلکتہ میں یہ افواہ بڑے زور سے گشت لگا رہی ہے کہ جو لوگ آرڈیننس کی رو سے نظر بند کئے جا چکے ہیں وہ رہا کر دئے جائیں گے۔ اس افواہ میں مسٹر سوبھاش چندر بوس کا نام بھی خاص طور کیا جاتا ہے۔ اس افواہ کے پھیلنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حال ہی میں مسٹر بوس ایکس رے کے طبی معائنہ کے لئے رنگون لائے گئے تھے۔ ان کا ایک تار مظہر ہے کہ وہ بہت جلد مانڈلے چلے جائیں گے۔ سرکاری حلقوں سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ حکومت بنگال کو ان وجوہ کا کوئی علم نہیں جن کے باعث حکومت برما مسٹر بوس کو رنگون لیجانے پر مجبور ہوگئی اس غیر سرکاری اطلاع کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ نئے قواعد کی رو سے کسی مقامی حکومت کو یہ حق حاصل نہیں کہ نظر بند کو ایک جیل سے دوسرے جیل میں منتقل کر سکے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس نقل مکان میں رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ ہاں تمام نظربندوں کے کاغذات پر از سر نو نظر ثانی کی گئی تھی۔

گوہاٹی کانگریس
ڈاک بنگلہ میں قیام کرنے کی اجازت

گوہاٹی ۲۰ دسمبر۔ مجلس استقبالیہ کانگریس کے صدر نے کمشنر آسام سے درخواست کی تھی کہ امسال کانگریس کے اجلاس میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر بھی شرکت کریں گے۔ لہذا ان معزز مہمانوں کے قیام کے لیے ڈاک بنگلہ کے دو کمرے دیدئے جائیں۔ لیکن کمشنر نے یہ درخواست منظور نہ کی۔

اب صدر کانگریس کے توجہ دلانے پر چیف سکریٹری نے مسٹر بھوکن صدر مجلس استقبالیہ کو مطلع کیا ہے کہ ڈاک بنگلہ سرکاری حکام کے قیام کے لیے مخصوص ہے لیکن یہ ایک خاص صورت ہے۔ اس لیے آپ ڈاک بنگلہ کا ایک کمرہ مسٹر پیتھک لارنس اور ان کی بیگم صاحبہ کے قیام کے لیے لے سکتے ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ کے ایک رکن کی شرکت

گوہاٹی ۲۰ دسمبر۔ مسٹر پیتھک لارنس برطانوی پارلیمنٹ کے مزدور ممبر اور ان کی بیگم صاحبہ کانگریس کے اجلاس میں شرکت کے لیے ۲۵ دسمبر کو گوہاٹی پہنچ جائیں گے۔ چھ یا سات یورپین اور امریکی وزیٹروں کی شرکت کی بھی توقع ہے۔ مسٹر سوائرا ایک مقتدر امریکی اخبار نویس بھی شریک ہوں گے۔ اور مسز اسپنیلے ہالی بھی شرکت کریں گے۔

اعتدال پسند شریک نہونگے

مدراس ۱۹ دسمبر۔ آل انڈیا نیشنل کانگریس کے منتخب صدر نے اعتدال پسندوں کے لیڈروں کو بھی گوہاٹی کانگریس میں شرکت کے لئے مدعو کیا ہے۔ لیکن اعتدال پسندوں کی انجمن کا بھی سالانہ جلسہ انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا اس لئے غالباً کوئی اعتدال پسند لیڈر کانگریس کے جلسوں میں شریک نہ ہو سکیگا۔

گوہاٹی ۲۰ دسمبر۔ آسام بنگال ریلوے کے حکام نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس کے اجلاس کے زمانہ میں گوہاٹی اور پانڈو کے درمیان روزانہ ۱۵ ٹرینوں کی آمد و رفت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ آسام کے تمام حصوں سے رضا کار جوق جوق چلے آرہے ہیں۔

سنگھٹنی پارٹی کا تذبذب

کلکتہ ۲۱ دسمبر۔ ڈاکٹر مونجے مسٹر اے۔ اور مسٹر او کلے کلکتہ روانہ ہونے والے ہیں۔ کلکتہ سے یہ لوگ اغلباً گوہاٹی جائیں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مالوی پارٹی کانگریس میں شرکت یا عدم شرکت کا فیصلہ کل برلا پارک میں ایک کانفرنس منعقد کر کے کرے گی۔

مولانا شوکت علی اور مسٹر شعیب قریشی کی روانگی

بمبئی ۲۱ دسمبر۔ مولانا شوکت علی صاحب پیشینہ کے مطابق پروگرام گوہاٹی کیلئے روانہ ہو گئے۔ مسٹر شعیب قریشی صاحب آج روانہ ہو رہے ہیں۔

مولانا محمد علی گوہاٹی گئے

دہلی ۲۲ دسمبر۔ مولانا محمد علی صاحب گذشتہ شب میں پنجاب میل سے کلکتہ روانہ ہو گئے۔ کلکتہ سے آپ بھی غالباً اسی گاڑی سے گوہاٹی روانہ ہوں گے جس سے۔ مولانا شوکت علی صاحب وغیرہ گوہاٹی جائیں گے

قومی جھنڈا بلند کرنیکی رسم

قومی جھنڈے کو بلند کرنے کی کارروائی اغلباً ۲۴ دسمبر کو انجام دی جائے گی جبکہ رضا کار جنہیں ڈاکٹر ہارڈیکر تیار کر رہے ہیں جھنڈے کو سلامی دیں گے اور لیڈر صاحبان جھنڈے کی اہمیت پر روشنی ڈالیں گے۔ جھنڈا تین رنگوں کا ہے۔

صدر کانگریس کا کلکتہ میں ورود

مسٹر سری نواس آئینگر منتخب شدہ صدر کانگریس آج صبح کو مدراس میل سے کلکتہ پہونچے۔ ٹرین ۴۰ منٹ لیٹ تھی۔ اسٹیشن پر ایک اجتماع کثیر نے ان کا استقبال کیا۔ گوہاٹی سے صدر کے استقبال کے لیے والنٹیروں کا ایک دستہ بھیجا گیا تھا۔

اجلاس کی تاریخیں

مجلس انتخاب مضامین (سبجیکٹس کمیٹی) کا جلسہ ۲۴ دسمبر کو ہوگا۔ کانگریس کا پہلا اجلاس ۲۶ دسمبر کو ہوگا اور دوسرا ۲۷ دسمبر کو ہونا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی ۲۹ دسمبر کو ہوگا۔ سودیشی نمائش کے انتظامات بھی تقریباً تمام ہو چکے ہیں۔

کلکتہ میں ہندو مسلم فساد کا خطرہ

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ رکابی بازار کی حالت نہایت خطرناک اور نازک ہے۔ فساد کا اندیشہ ہے۔ مہاتب کی سالانہ رسم سنکیرتن اور جلوس کے ساتھ کل ادا کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کے عذرات نہیں سنے گئے۔ سب ڈویژنل افسر نے ہندوؤں کو اجازت دیدی ہے کہ وہ گذشتہ برسوں کی طرح اس مرتبہ بھی اپنا جلوس باجہ بجاتے ہوئے مسجدوں کے سامنے سے لیجائیں۔ البتہ نماز کے اوقات میں مداخلت نہ کریں۔ فساد کے خطرہ کی وجہ سے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس منشی گنج۔ ایک سو کنسٹیبلوں کی جمعیت اور ایک فوجی جمعیت کے ساتھ ایک یوروپین افسر کی سرکردگی میں آج رکابی بازار گئے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ بھی کل پہنچ جائیں گے۔

سید حبیب شاہ اور سید عنایت شاہ صاحبان کا مقدمہ

لاہور ۱۲ دسمبر۔ سید حبیب مالک اخبار سیاست اور ان کے برادر عزیز سید عنایت شاہ صاحب کے خلاف مقدمہ کی آج پھر سماعت ہوئی۔ ایک پولیس افسر پر حملہ کرنے کا ان پر الزام ہے وکیل ملزمین نے درخواست کی ہے کہ استغاثہ کے تمام گواہوں کو جرح کے لئے طلب کیا جائے۔ ۸ جنوری کو مقدمہ کی سماعت ہوگی۔

حضور نظام کی حمایت میں مسلمانان بریلی کا جلسہ

نعیم الدین نوری صاحب بریلی سے ۲۲ دسمبر کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:-

مسلمانان بریلی کا ایک عام جلسہ حسب الطلب مولوی عبدالودود صاحب آنریری سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ ۲۱ دسمبر کی سہ پہر کو جامع مسجد نو محلہ میں منعقد ہوا۔ صدر جلسہ مولانا محمد یسین صاحب تھے۔ ایک ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا جس میں ان پریشان کن رپورٹوں کو دیکھتے ہوئے جو کئی ماہ سے اخباروں میں شائع ہو رہی ہیں ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام بہادر دکن سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور گورنمنٹ ہند سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے عمل کی طرف پھر غور کرے اور باہمی تصفیہ مسائل کے لئے معاہدات اور گورنمنٹ کی روایتی پالیسی کے مطابق رویہ اختیار کرے تاکہ دونوں حکومتوں کے درمیان تعلقات دوستانہ اور خوشگوار رہ جائیں۔ ریزولیوشن کے بعد مولانا عبدالودود صاحب کی ایک موثر نظم پڑھی۔ ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام حیدرآباد کے لئے عام دعا مانگنے کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

دار الحکومت

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے مہمانوں کو اطلاع

عظمت اللہ صاحب وکیل آنریری جوائنٹ سکرٹری انجمن استقبالیہ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

تمام معزز مہمان کانفرنس کو جو کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائیں اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر مجلس استقبالیہ جواب ... [illegible] ... کانفرنس بیرون اجمیری دروازہ ... [illegible] ... احباب کی خدمت میں ... [illegible]

اردو کانفرنس کی صدارت

مسٹر منیر احمد علوی صاحب علیگڈھ سے ۲۲ تاریخ کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:-

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے ساتھ ۲۶ تاریخ کی شب کو جو جلسہ اردو کانفرنس کا ... [illegible] ... علیگڈھ میں منعقد ہونیوالا ہے۔ اس کی صدارت جناب مولانا ... [illegible] ... منظور فرمالی ہے۔ ... [illegible]

سوامی شردھانند پر قاتلانہ حملہ

سوامی جی جانبر نہ ہوسکے

دہلی ۲۴ دسمبر۔ کل چار بجے تمام شہر میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی کہ سوامی شردھانند پر کسی شخص نے ریوالور سے فائر کیا جس کے باعث وہ جانبر نہ ہوسکے۔ شام کے وقت صدر بازار۔ کھاری باؤلی۔ نئی بانس اور چاندنی چوک کی دکانیں بند ہوگئیں۔ چاوڑی بازار کا بھی ایک بڑا حصہ بند ہوگیا۔ اور ایک سنسنی پھیل گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قاتل کوئی مسلمان تھا لیکن ابھی تک اس کا نام۔ اور تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔

سنا جاتا ہے کہ جس وقت اس خبر کو سن کر ہندو آبادی میں ہیجان پیدا ہوا اور وہ جمع ہونے شروع ہوئے تو بعض ہندوؤں نے مشتعل ہوکر اتفاقیہ چند مسلمانوں کو زدوکوب کردیا۔ اور ان میں سے بعض مسلمان سول ہسپتال میں بھی داخل ہوئے ہیں۔ اس کو معاصر تیج یوں لکھتا ہے

"اس وقت شہر میں زبردست سنسنی پھیل گئی ہندوؤں کے ہجوم نے بازاروں میں کھچا کھچ بھیڑ ہوگئی۔ اور سب لوگ شری سوامی جی کے لئے بیتاب نظر آنے لگے مشکل سے لوگوں کو روکا جا رہا تھا۔ اتنے میں مسلمانوں کا ایک جتھا بھیڑ میں گھسنے لگا۔ شاید اس کا مطلب ملزم کو چھڑا لینیکا ہوا ہی کوشش میں کچھ ہندوؤں کے ساتھ ان کی دھکم دھکا ہوگئی جس سے کچھ آدمیوں کے چوٹیں بھی آئیں"

اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہندو اپنے جوش میں اس واقعہ کو قومی سوال بنانا چاہتے تھے۔ اسکی بھی کوشش کی جارہی ہے کہ اس کارروائی کو کسی سازش کے ماتحت ثابت کیا جائے۔ جیسا کہ تیج کے ضمیمہ میں ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے:- "ابھی یہ کہنا قبل ازوقت ہوگا کہ اس سازش کی تہ میں کون کون سی طاقتیں کام کررہی تھیں۔ لیکن واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فعل محض ایک آدمی کے خیال کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک زبردست سازش کا نتیجہ ہے"۔

آج بھی شہر میں اس خبر سے ہیجان برپا ہے۔ آج دس بجے سوامی جی کا پوسٹ مارٹم ہوگا۔ اور کل دوپہر کے ۱۱ بجے ارتھی نکالی جائے گی۔ دوسرے مقامات پر بھی یہ خبر تاروں۔ اور ٹیلیفونوں کے ذریعہ پہنچادی گئی ہے۔ جہاں سے لوگوں کے پہنچنے کی امید کی جاتی ہے۔

اصل واقعہ کے متعلق تیج کا بیان

سوامی جی قریب ایک ماہ سے نمونیہ کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ابھی دو روز ہوئے انکا بخار دور ہوا تھا ۲۳ دسمبر کی صبح کو ہلکا سا تھوڑا سا اناج گرہن کیا تھا۔ بیماری کے دنوں میں روزانہ یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ کہیں سطری سوامی جی پر اگر گمن نہ کر جائیں۔ لیکن دھرم کے سپاہی کا انت بیماری سے کیسے ہوتا۔ بیماری دور ہوگئی اور سوامی جی اٹھنے بیٹھنے لگے۔

کل بعد دوپہر پونے چار بجے کے قریب شری سوامی جی نے اپنے وفادار سیوک دھرم سنگھ سے کہا کہ پاخانہ جانا ہے سیوک نے چارپائی کے پاس کموڈ رکھ دیا۔ سوامی جی نے رفع حاجت کے بعد ہاتھ منہ دھویا۔ اتنے میں سیڑھیوں پر ایک مسلمان دکھائی دیا جو کمبل اوڑھے ہوئے تھا۔ بیماری کی وجہ سے سوامی جی کے پاس ڈاکٹروں نے لوگوں کا آنا جانا بند کر رکھا تھا۔ اس لیئے سیوک نے اس کو روک دیا۔ وہ کہنے لگا کہ سوامی جی کے درشن کروں گا۔ نوکر تو روکتا رہا لیکن سوامی نے آواز دی اور سیوک سے کہا کہ اسے آجانے دو۔ سیوک نے مسلمان کو اندر بلالیا۔ اندر آکر اس نے سوامی جی سے کہا کہ سوامی جی میں آپ سے اسلام کے متعلق کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ سوامی جی نے کہا کہ بھائی میں بیمار ہوں۔ تمہاری دعا سے راضی ہو جاؤں گا تو بات چیت کروں گا۔ اس پر اس نے پانی مانگا۔ سوامی نے سیوک سے کہا کہ ان کو پانی پلادو۔ دھرم سنگھ اس مسلمان کے ساتھ کمرہ سے باہر آگیا اور اس کو پانی پلایا۔ پانی پیکر وہ نابکار ظالم پھر کمرہ میں گھس گیا اور اندر گھستے ہی ریوالور نکال کر سوامی جی پر گولی چلادی۔ سوامی جی تکیہ کے سہارے بستر علالت پر بیٹھے ہوئے تھے پہلی گولی سوامی کے سینے میں ہوتی ہوئی پھیپھڑے میں جا کر لگی۔ اسی وقت سوامی جی کی آنکھیں بند ہوگئیں۔ حملہ آور نے دوسری گولی پھر چھوڑی دونوں گولیاں آنکھ جھپکنے میں چلائی گئیں۔ اتنے میں دھرم سنگھ سیوک نے لپک کر پیچھے سے خونی ظالم کو پکڑ لیا بدکیش نے پھر سوامی جی پر تیسرا فائر کیا۔ یہ دیکھکر دھرم سنگھ نے اسے پیچھے سے چھوڑ آگے سے آکر قاتل کے ہاتھ سے ریوالور چھینے کی کوشش کی جس نے موقعہ پاکر ایک فائر دھرم سنگھ پر بھی کیا۔ جو اس کی ران میں لگا۔ وہ بیچارہ گولی کھا کر لڑکھڑا گیا۔ اور قاتل بھاگنے کو تھا کہ اسیوقت سوامی جی کے پرائیویٹ سکرٹری مہاشہ دھرم پال جی نے جو گروکل کے سناتک ہیں اور ساتھ کے کمرے میں تھے جھپٹ کر قاتل کے دونوں ہاتھ پکڑ لیئے۔ اور اسکو گرادیا۔ مہاشہ دھرم پال نے بڑی ہمت و حوصلہ و مردانگی کا ثبوت دیا۔ اور قاتل کو معہ ریوالور کے جس میں کئی گولیاں باقی تھیں تقریباً آدھ گھنٹے تک قابو رکھا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور تک نہیں چھوٹنے دیا۔

ملزم کا نام اور بیان

بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم کا نام عبدالرشید ہے اور وہ بلند شہر کا رہنے والا ہے۔ مگر آج کل دہلی میں جامع مسجد کے قریب رہتا ہے اور کاتب ہے اس نے پولیس کو جو بیان دیا ہے۔ اس میں اپنے جرم کا اقبال کیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جسوقت حکام پولیس پہنچے ہیں اور ملزم کی تلاشی لی گئی ہے تو ایک چھ کارتوس کا ریوالور ایک چاقو۔ چند کارتوس۔ تھوڑی سی ریزگاری۔ اور دو خط اردو میں لکھے ہوئے اس کے پاس سے برآمد ہوئے ملزم نے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے اس کا مطالبہ کیا کہ نماز ادا کرنے کے لیے کمرہ خالی کردیا جائے۔ اور کسی چیز کے نہ ملنے پر اپنا ہاتھ چھڑا کر نیت باندھلی اور باطمینان نماز ادا کرتا رہا۔ پولیس کے سپاہی اس کے چاروں طرف نگران رہے۔

مقدمہ کب شروع ہوگا

امید کی جاتی ہے کہ مقدمہ جلد ہی شروع ہوجائیگا کیونکہ ملزم کا اقبال صاف اور صریح ہے اور پولیس کے لیے زیادہ تفتیش کی ضرورت نہیں زیادہ سے زیادہ دس یا بارہ دن میں قانونی کارروائی شروع ہوگی۔

چار گولیاں ماری گئیں

پوسٹ مارٹم کے نتیجہ میں سوامی جی کے سینہ سے چار گولیاں برآمد ہوئی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴

میں نئے علم دواسازی سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور وہ آلات کے ذریعہ سے تیار کی جاتی ہیں۔

ادویات کا ریسرچ

اس سلسلے میں ایک سکیم پیش نظر ہے۔ حال میں ہمارے کالج کے اندر ایک ریسرچ ڈپارٹمنٹ (تحقیقات ادویہ کا شعبہ) قائم ہوا ہے۔ تاکہ ہماری مفرد اور مرکب ادویہ کی تحقیق نئے سائنٹفک اصول پر کیجائے۔ اس شعبہ نے اس سال کام بھی شروع کردیا ہے۔ اور علم الادویہ کی تعلیم کے لئے ایک تعلیم یافتہ شخص کو جرمنی میں کالج کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ جرمنی سے آکر وہ اس محکمہ ریسرچ کی خدمت کریں گے۔ تاکہ ہمارے علم الادویہ کی تہذیب و ترقی جدید سائنٹفک بنیاد پر شروع ہوجائے۔ قدیم مرکبات تو اپنے اصلی اور قدیمی بہتر طریقہ پر ہی رہیں گے۔ مگر اس سائنٹفک ریسرچ سے جو دوائیں نکلیں گی۔ عام نفع رسانی کے لیئے بہتران کی بہم رسانی اور نئے آلات و ساز و سامان کے ساتھ ان کی تیاری۔ ہندوستانی دواخانہ دہلی کے سپرد ہوگی۔ اور نہ صرف طبیبوں اور ویدوں کو بلکہ پبلک کو ان سے بآسانی نفع حاصل کرنے کا موقع دیا جانے لگا۔

بہترین مرکبات اور خاص مجربات

(ب) یونانی طب اور ویدک کے بہترین مرکبات جو معقول حد تک ان طبوں کا "فارماکوپیا" ہیں۔ اس دواخانہ میں تیار ہوتے ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے تمام ہندوستان میں اس کے سوا کوئی دوسرا دواخانہ نہیں ہے۔ جہاں بیماریوں کی مستند اور بہترین دوائیں اس قدر کثیر مقدار میں موجود ہوں اس دواخانہ کا ایک خاص امتیاز یہ بھی ہے کہ میں نے اپنے خاندان کے مجربات اس دواخانہ کو دیئے ہیں۔ جو ابتک کسی کو بھی نہیں دیئے گئے تھے۔ اور اپنے مجربات کے سلسلے میں جو دوا بھی مفید ہوتی ہے۔ میں صرف اس دواخانہ کے حوالے کردیتا ہوں۔ تاکہ ان سے بیمار بھی فائدہ اٹھائیں اور ان کی فروخت سے جو نفع حاصل ہو وہ کالج پر صرف ہو۔ ان تمام خاص ادویہ کے نسخے کالج کے لیئے وقف ہیں جس طرح کہ اس دواخانہ کا پورا نفع کالج کے لیئے وقف ہے۔ اور یہ خاص نسخے اس طرح ہمیشہ کے لیے محفوظ کردئے گئے ہیں کہ اب اور آئندہ صرف اسی دواخانہ سے مل سکیں۔ اور کالج کی آمدنی کا یہ ذریعہ میری زندگی میں اور میرے بعد بھی بدستور قائم و برقرار رہ سکے۔

خاص مجربات کے نسخے کسی کو بھی معلوم نہیں ہیں

مجھے بعض کتابوں کی اطلاع ملتی رہتی ہے جن میں اس دواخانہ کی خاص ادویہ کے نسخے ان کتابوں میں شوقیہ درج اور دلاویزی پیدا کرنے کے لئے لکھدیئے جاتے ہیں۔ مگر تحقیق سے ثابت ہوکہ یہ نسخے اصلی نسخوں کے مطابق نہیں ہیں دواخانہ کے ان نسخوں کی حفاظت کا بندوبست تو آخری حد تک ہے۔ یہ خاص نسخے نہ اب تک باہر گئے ہیں نہ امید ہے کہ آئندہ باہر جائیں گے۔ ہمارے کالج کے پروفیسر ہوں یا دواخانہ کے ملازمین یہاں تک کہ خود دواخانہ کے منیجر صاحب۔ یہ نسخے سب کی دسترس سے باہر ہیں اور یہ اس لیے تاکہ ہمارے کالج کی آمدنی کا یہ ذریعہ ہمیشہ مستقل و محفوظ رہے۔ (ج) جو نفع اس دواخانہ سے حاصل ہوا وہ تمام و کمال کالج پر صرف ہوتا رہا۔ اور اب تو کالج کے مصارف کا قریب قریب انحصار ہی اس دواخانہ پر ہے۔

سالانہ ایک لاکھ روپیہ کالج کیلئے

چنانچہ اس سال ایک لاکھ روپیہ ہمارے کالج کو اس دواخانہ سے ملا۔ جس سے ایک طرف اس کی نمایاں خدمات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ دوسری طرف اس بات کا کہ اب اس کا کاروبار کیسے اعلیٰ پیمانہ پر پہنچ گیا ہے۔ یقین ہے یہ دواخانہ برابر ترقی کرتا رہیگا۔ اور کیا عجب ہے کہ ہمارے طبی دار العلوم کو اپنے بھاری مصارف سے (جو برابر بڑھتے جاتے ہیں) کسی زمانہ میں بے نیاز کردے۔

۳۱ دسمبر جمعہ کا دن آگیا

مخلص اور دیندار مسلمان اپنا فرض ادا کریں

الجمعیۃ نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں ان سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علمائے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچ ہزار کی تعداد تک پہنچادی جائے۔ اگر حسب منشا یہ تعداد حاصل ہوجائے۔ تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جاسکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر ۲۶ء جمعہ کا پورا ایک دن الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لیے وقف کردیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لیے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کردیجئے۔ اور الجمعیۃ کے جس قدر خریدار مہیا کرسکتے ہوں کیجئے مجھے آپ کے جذبہ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید
(ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ہماری طبوں کا تمام ہندوستان میں سب سے بڑا کالج

ہمارا کالج تمام ہندوستان میں ایک تنہا درسگاہ ہے جہاں ہم اپنے قدیم فن طب کی تعلیم کتابوں۔ مجسموں۔ آلات۔ اور دو زنانہ و مردانہ ہاسپٹلوں کے ذریعہ سے علمی و عملی طور پر دیتے ہیں جہاں ہم نے حال ہی میں (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا) ریسرچ کا کام بھی شروع کردیا ہے۔ آئندہ اگر یونانی طب اور ویدک زندہ رہ سکتی ہیں تو اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم ان کو دنیا کی ترقی یافتہ طبوں کے دوش بدوش چلاسکیں۔ نیز یونانی طب اور ویدک میں جو خصوصی خوبیاں ہیں۔ ان کی قرار واقعی حفاظت ہم صرف اسی طریقہ سے کرسکیں گے۔ یہ ہی ہمارے کالج کا مقصد ہے جسے پورا کرنے کے لیئے وہ خاموشی کے ساتھ لیکن اعلیٰ پیمانہ پر برابر مصروف خدمت ہے۔ اور یہ ہی دواخانہ ہے۔ جو یونانی طب اور ویدک کی اعلیٰ سے اعلیٰ دوائیں تیار کرتا ہے۔ لاکھوں بیماروں کو نفع پہنچاتا ہے۔ اور اپنا پورا نفع کالج کے حوالے کردیتا ہے جس سے کالج کے گرانقدر مصارف بھی پورے کئے جاتے ہیں۔ اور دو ہسپتالوں کا خرچ بھی پورا کیا جاتا ہے۔ جہاں بیمار عورتوں اور مردوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ اور فن طب کے طلبا اور طالبات کو ان شفاخانوں کے ذریعہ سے عملی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نام یاد رکھیے

(۵) میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستانی دواخانہ کا تعارف جو میری اس تحریر کا مدعا ہے کافی حد تک واضح اور منشرح ہوگیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ نہ صرف طبیب اور وید صاحبان بلکہ تمام برادران وطن جو اپنے ملک کی مایہ فخر طب کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیشہ اس دواخانہ کو یاد رکھیں گے۔ اور اسی طرح ہماری اس خدمت کی مدد و اعانت کرتے رہیں گے۔ جس کا مقصود محض یونانی طب اور ویدک کی بقا اور ترقی اور ان کے ذریعہ سے اپنے غریب ملک کے لاکھوں بیماروں کی دائمی نفع رسانی ہے۔

(۶) کوئی انسانی کاروبار بھی خواہ وہ کیسے ہی بہتر نظام کے ساتھ ہو۔ بہرحال انسانی کاروبار ہی ہوگا۔ اور جہاں یہ دواخانہ ہزاروں فرمائشوں کی تعمیل پوری صحت و درستی کے ساتھ اپنے نظام کے بہتر ہونے کی وجہ سے کرتا رہتا ہے وہاں یہ ممکن نہیں ہے کہ اتفاقی سہو و فروگذاشت نہ ہونے پائے۔ مگر ان شاذ حالتوں کو اگر وہ کبھی پیش آئیں۔ فوراً منیجر کو فوری تدارک اور تلافی کے لیئے لکھدینا چاہیئے۔

دواخانہ کی قیمتیں معتدل اور کم از کم ہیں

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا اس دواخانہ کا نفع تمام و کمال کالج پر صرف ہوتا ہے۔ اور اس دواخانہ کا نرخ یوروپ اور ہندوستان کے کارخانہ ادویہ کے لحاظ سے کم از کم ہے پھر بھی چونکہ خدا کے فضل سے اس کی شہرت و نیکنامی۔ اس کی بہترین ادویہ کی وجہ سے ہمارے وسیع ملک میں پھیل گئی ہے لہٰذا تعجب نہیں ہے کہ کاروبار کی ترقی اور پھیلاؤ اور کثرت فروخت کی وجہ سے وہ چند سال ہی میں اس قابل ہوگیا ہے کہ اب وہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ ہمارے کالج کو دے رہا ہے۔ باوجودیکہ اس کا کاروبار بااصول اور معتدل نرخوں کے ساتھ ہے

دواخانہ کے متعلق براہ راست منیجر کے پتے پر

جو اصحاب مجھے اس دواخانہ کے متعلق روپیہ بھیجتے ہیں یا خط لکھتے ہیں وہ تاخیر کو اپنے لیے گوارا کرتے ہیں۔ تاخیر سے بچنے اور میرے ذاتی اسٹاف کو غیر متعلق کام کے بار سے بچانے کے لیے یہ بہتر اور ضروری ہے کہ براہ راست منیجر صاحب دواخانہ کے پتے پر ہر قسم کی ترسیل زر کیجائے۔ اور اسی طرح خطوط بھی۔

محمد اجمل
دسمبر ۱۹۲۶ء

خواجہ حسن نظامی صاحب سے خطاب

مسلمانوں کی دلآزاری سے باز آئیے

خواجہ صاحب ایسی روش اختیار کرنا جس سے سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو صدمہ پہنچے باعتبار اس کے کہ آپ

[illegible]

سید صدر الدین شاہ مراد پوری تعلقہ ٹھل
حال مقیم کراچی

کھلی چٹھی

خواجہ حسن نظامی کے نام

جناب خواجہ صاحب تسلیم

جناب مولانا محمد علی صاحب نے آپ کا وہ خط جس کو آپ نے درگاہ شریف حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ سے یکم اگست ۱۹۱۸ء کو اپنے ایک دوست کے نام لکھا تھا اخبار ہمدرد میں شائع کر کے حضور شہریار دکن کے خلاف آپ کی سازشی کارروائیوں کا پردہ چاک کر کے بے نقاب کر دیا ہے۔ اگر جناب فوراً اپنی راست گوئی سے کام لیتے تو اس معاملہ میں اسقدر طوالت نہ ہوتی اور آپ کا دامن زہد و تقویٰ ایسی ناپاک آلودگیوں سے پاک ہو جاتا مگر جواب کی جو روش آپ نے اختیار کی اُس کا ایک صوفی باصفا کے قلم سے نکلنا کسی طرح پسند نہیں کیا جا سکتا اگر آپ اس سازش سے اقبال کر کے توبہ کر دالتے اور اپنے گناہوں پر شرمندگی و تاسف کا اظہار فرماتے تو آپ کی وقعت صوفیوں کی نگاہوں میں بہت بڑھ جاتی ... مگر آپ نے محض اپنے حلقہ مریدین کی عقیدت مندیوں کا لحاظ کر کے اس زیبا روش کو قصداً کترایا جس سے آپ کی بدنامی یوماً فیوماً بڑھتی جاتی ہے آپ کے جوابات خانقاہوں میں بہت حقارت سے پڑھے جاتے ہیں اور آپ کے افعال سے کل خانقاہوں پر بدگمانیوں کا خطرہ محسوس ...

[illegible]

معلوم ہو جائے گا والسلام

آپ کا خیر اندیش
محمد شفیع آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف

رد مرزائیت

قادیان کے مرحوم مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کا جو فتنہ ہندوستان میں پھیل رہا ہے اس کو روکنے اور اس کا کافی انسداد کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب نہایت مفید ہیں ...

[illegible]

تاریخ

علامہ شبلی نعمانی اور بعض دیگر مصنفین کی مندرجہ ذیل کتب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی شہرت حاصل کر چکی ہیں ...

المامون — مقالات شبلی — مجموعہ رسائل شبلی — مجموعہ نظم شبلی — بیان الاعراب — تاریخ اخلاق ... — الفاروق — الغزالی — سیرۃ النعمان — تاریخ القرآن ...

[illegible]

ادبیات

علامہ راشد الخیری کو فسانہ نگاری میں جو یدطولیٰ حاصل ہے اسکے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ...

صبح زندگی — شام زندگی — شب زندگی — نوحہ زندگی — طوفان حیات — جذبات آزادی — ماہ عجم — قطرات اشک — جوہر قدامت ...

[illegible]

تبلیغ اسلام

مندرجہ ذیل کتابوں میں اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں مشہور علماء و مصنفین نے ظاہر کی ہیں۔ عام مسلمانوں اور مبلغین کے لئے خاص طور پر مفید ہیں:

اسلام کی حقانیت — پیغام محمدی — آئینہ اسلام — عیسائیوں کے جواب — مرآۃ الیقین — ترانہ حجازی — آریوں کے جواب — اسلام اور آریہ سماج — کفر توڑ — علم الکلام — ابدی نجات — مسئلہ قربانی — آریوں کا یونی کرم — دیانندی مت کا خاتمہ — تفسیر دیانند — ملکانوں کی للکار — دیانند کا یونی کرم — اور اس کا جواب — تحفہ آریہ — مسلم کربا کانڈ — معین الواعظین — وید کا بھید — قدامت اسلام — حدوث مادہ — ابطال تناسخ — آریہ دھرم کا انصاف — تعلیم الاسلام ...

[illegible]

تعلیم الاسلام

... مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ... تعلیم الاسلام ... قیمت مکمل سٹ ...

احسن الوظائف

اگر آپ اوراد وظائف کی کتابوں سے مایوس ہو گئے ہیں ... تو صرف ایک مرتبہ احسن الوظائف طلب کر کے ملاحظہ کریں ...

ملنے کا پتا :- منیجر الجمعیۃ بک ایجنسی بازار بلیماران دہلی

خریداران الجمعیۃ کو اطلاع

آج ہم اُن حضرات کو وی۔پی کر رہے ہیں جن کا چندہ آئندہ مدت کے لئے وصول نہیں ہوا ہے اور جن کی اطلاع کے لئے ہم نے ایک عریضہ پہلے بھیج دیا تھا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ چندہ پیشگی روانہ فرما دیجئے تاکہ سلسلہ منقطع نہ ہو۔ مندرجہ ذیل نمبر خریداری ان حضرات کے ہیں جنہوں نے نہ اب تک پیشگی چندہ روانہ فرمایا ہے اور نہ یہ اطلاع دی ہے کہ انہیں وی پی نہ بھیجا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین کرام الجمعیۃ کی بقا کو ایک اہم مذہبی اور قومی خدمت تصور فرما کر اس وقت میں جبکہ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی اپیل شائع ہو رہی ہے کم سے کم اتنا ضرور کریں گے کہ وی۔پی واپس فرما کر مزید نقصان نہ پہنچائیں گے۔

۲۶ر دسمبر

۱۹۷۳-۱۹۷۱-۱۹۶۸-۱۹۶۶-۱۹۶۳-۱۹۶۲-۱۹۶۰
۱۹۸۲-۱۹۸۱-۱۹۷۸-۱۹۷۷-۱۹۷۶-۱۹۷۵-۱۹۷۴
۲۳۷۴-۲۳۷۳-۲۳۷۰-۲۳۶۹-۲۳۶۷-۱۹۸۴-۲۱۳۸
۱۹۶۵-۱۹۷۰-۲۳۷۷

۲۹ر دسمبر

۱۹۹۹-۱۹۹۴-۱۹۹۳-۱۹۹۲-۱۹۹۱-۱۹۹۰-۱۹۸۹
۲۰۱۲-۲۰۱۱-۲۰۱۰-۲۰۰۹-۲۰۰۴-۲۰۰۲-۲۰۰۱
۲۰۲۲-۲۰۲۱-۲۰۲۰-۲۰۱۶-۲۰۱۵-۲۰۱۴-۲۰۱۳

۱۹۹۶-۲۰۴۴-۲۲۸۳-۲۳۸۴-۲۰۰۷-۲۲۷۱-۲۱۲۳
۲۰۱۸-۱۲۸۶

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت و کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

ہر قسم کی سبز چاء ملنے کا پتہ۔ بشیر اسٹور پشاور

لُنگی ریشمی کپڑے

کوٹ سوٹ، شیروانی، اچکن، قمیص، کرتہ وغیرہ کیلئے عمدہ عمدہ تھان۔ اور صافے اور چادر وردمال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ یا دکان سے خرید یجئے۔ نمونہ مفت منگائیے۔

میاں جان سخاوت علی تاجران پارچہ
کارخانہ ناتھ نگر بھاگلپور } دوکان سندریا پٹی ۵۶ کلکتہ

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو
مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک واقعی شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دارومدار کسقدر انحصار ہے اور بیمار تیماردار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنسار ہٹہ کا تھوک و خوردہ مال بھی ہماری دکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے خط و کتابت کا پتہ :-

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے۔ آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری ہیر بوٹی ہیرنائیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس لیجئے اعتماد نہ ہو تو شرط لکھا لیں۔ دام بڑا بکس سات روپیہ۔ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

منیجر ہیر نا آفس نمبر ۷۶ پوسٹ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

چار نکاح کیجئے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن ذرا ایک بات ٹھہر کر میری تمام بدگمانیوں کو دور کر دینا چاہتا ہوں یعنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو شخص جھوٹ بولے اس پر اللہ کی لعنت امید ہے کہ اس آیۃ قرآنی کو دیکھ کر یقین لائینگے اور آپ میرے بیان کو غلط اور مجھے جھوٹے اشتہار بازوں کی طرح نہ تصور کرینگے اور میری حیرت انگیز ایجاد لطف شباب کے متعلق جو کچھ عرض کرونگا اسے بخیر تعصب کرینگے۔

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

اس طلاء سے کچی لکڑی دم ہو کر ہموار گی اور یکسانگی پیدا ہو جاتی ہے اور اصلی قوت عود کر آتی ہے جوب کے بدنیں غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے ... وہ تمام عوارض جو خشناک حرکات سے پیدا ہو گئے ہوں اسکے استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ... اسلئے اس کو صرف ہی اشخاص منگائیں جنکے مذہب میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے۔ قیمت یعنی للعہ محصول ۸ر جواب ملنے کے لئے ایک ٹکٹ بھیجئے۔

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کٹرہ نیل دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم کے متعلق
ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ کی رائے

یہ ہے کہ مفتاح العلوم مثنوی مولانا روم کی اردو شرح ہے۔ مثنوی شریف کی متعدد شرحیں ہماری نظر سے گذری ہیں مگر ابھی تک کوئی ایسی عام فہم اور سیدھی سادی شرح ہمنے نہیں دیکھی جس کی عام مطالعہ کرنیوالوں کیلئے سفارش کی جا سکے لہذا پبلک کو جناب مرزا احمد نذیر صاحب عرشی کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ انہوں نے اس کمی کو خوبی کیساتھ پورا کر دیا۔ شرح کا انداز یہ ہے کہ ہر بیت کے نیچے سب سے پہلے لغات مشکلہ کو حل کیا گیا ہے۔ اسکے بعد ترکیب نحوی لکھدی گئی ہے جو طلباء کیلئے مفید ہے۔ پھر شعر میں کوئی صنعت ہو تو اس کی وضاحت کر دیگئی ہے۔ اسکے بعد سلیس اردو میں ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اور آخر میں شعر کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔ جگہ جگہ اُن نکات تصوف کی بھی تشریح کر دیگئی ہے۔ جو مولانا نے مثنوی میں بیان فرمائے ہیں۔ فی الجملہ یہ اردو میں مثنوی شریف کی ایک اچھی شرح ہے۔ اور اُن ارباب ذوق کیلئے جو مثنوی کے مطالب پر عبور کرنا چاہیں نہایت مفید ہے۔ فی الحال حصہ اول تیار ہے۔ جسکی قیمت فی جلد ... اور مجلد سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے ... علاوہ محصولڈاک۔ فہرست کتب مفت ملنے کا پتہ: جنرل منیجر قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

۸ آنے سالانہ

یا تین پیسے ماہوار۔ اگر آپ اپنی مذہبی معلومات بڑھانے پر صرف کر سکتے ہوں تو اسی وقت دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ

مولوی

کے خریدار ہو جائیے۔ یہ ۲۲×۱۸ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ ۸ صفحے عنوانات ہر مہینے ۴ صفحہ کا ایک ہی خطبہ ہوتا ہے۔ ۸ صفحوں میں واقعات حاضرہ پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث ہوتی ہے۔ ۴ صفحہ میں تفسیر القرآن ہوتی ہے جو بہت سلیس زبان میں ہے۔ ۴ صفحوں میں تاریخی مضمون ہوتا ہے اور باقی صفحات میں بھی علمی سیاسی اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں اور ہر سال ایک بڑا ضخیم رسول نمبر بھی شائع ہوتا ہے جسکی لاگت ۸ سے زیادہ ہوتی ہے اسکی قیمت شامل کرکے کل ۸ مولوی کا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے ... انشاءاللہ ...

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ مولوی دہلی

نمک سعیدی

اگر آپ پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بہت جلد ایک بوتل نمک سعیدی منگوا کر استعمال کیجئے جو کثرت تمام ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی بوتل چار ... علاوہ محصولڈاک۔

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۲

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول و محرر خصوصی ابو الاعلیٰ مودودی

جلد ۴ | دہلی یوم چہار شنبہ ۲۳ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۵ ہجری مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء | نمبر ۴۶

نکاح مرتدہ

(مولانا احمد سعید صاحب کے قلم سے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سنہ ۲۴ میں دہلی کے صدر بازار میں فساد ہوا اور ہندوؤں نے پولیس کی امداد کے بہانہ سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اس فساد کے سلسلہ میں بہت سے بیگناہ مسلمان گرفتار کئے گئے۔ ہندوؤں نے حکام میں غلط فہمی پھیلانے کی غرض سے دہڑا دہڑ وفود چیف کمشنر بہادر کی خدمت میں بھیجنے شروع کئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہندوؤں کا ایک وفد شملہ بھی جا رہا ہے۔ انہی دنوں میں یہ خبر بھی مشہور ہوئی کہ مجھ پر اور میرے رفقا مولانا عبد الحلیم مولانا عرفان مولانا عبد اللہ پر بھی مقدمہ چلنے والا ہے۔ چنانچہ صدر بازار کے تھانہ میں ہم چاروں کو پولیس کے ذریعہ طلب بھی کیا گیا ہمیں نے حاضری سے ایک روز پیشتر ڈپٹی اکرام الحق صاحب سے جو تفتیش کے انچارج تھے اور لالہ روپ نرائن کے ساتھ لگائے گئے تھے ٹیلیفون پر اپنی طلبی کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا۔ آپ لوگوں کی طلبی محض واقعات دریافت کرنے کے لیے ہے۔ چونکہ صدر بازار کے لوگ معاملہ کو الجھا رہے ہیں۔ اس لیے پولیس صحیح واقعات معلوم کرنا چاہتی ہے تاکہ کوئی بے گناہ نہ پھنس جائے۔ دوسرے روز مولانا عبد اللہ کا بے ضابطہ بیان ہوا۔ اور مولانا ہی کے بیان سے غالباً یہ اندازہ لگا لیا گیا کہ ہم لوگوں کے بیان پولیس کے لیے مفید نہ ہوں گے۔ اس لیے باقی لوگوں میں سے کسی کو طلب کیا گیا۔ نہ بیان لیا گیا۔

جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ ہندوؤں کا ایک وفد شملہ جا رہا ہے تو میں نے خواجہ حسن نظامی صاحب سے یہ تمام واقعات ذکر کئے اور ان کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ شملہ جا کر حکام کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے سے بچائیں۔ اور صحیح واقعات سے حکام بالا کو مطلع کر دیں۔ دہلی کے حکام کی غلطیاں اور ہندوؤں کے حملہ کا تذکرہ وغیرہ بھی صاف طور سے کر دیں۔ تاکہ بیگناہ مسلمان حکام دہلی کی پالیسی کے شکار نہ ہو جائیں۔ خواجہ صاحب نے شملہ جانے کا وعدہ کر لیا۔ لیکن فرمایا۔ آپ لوگ بھی میرے ہمراہ چلیں لیکن میں نے خواجہ صاحب کو بتایا کہ آپ کو ہمارا مسلک معلوم ہے۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں لیکن اس سلسلہ میں ہم کسی سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ ملاقات صرف آپ کریں ہم کامیابی کی دعا کرتے رہیں گے۔

چنانچہ خواجہ صاحب اور بھیا احسان۔ مولانا عرفان حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب اور میں۔ یہ سب لوگ شملہ پہنچے مسلم ہوٹل میں قیام کیا۔ دوسرے روز معلوم ہوا کہ شیخ فضل حسین صاحب آج کل شملہ میں ہیں اور شیخ صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ چنانچہ میں اور مفتی صاحب خواجہ صاحب کے ہمراہ شیخ صاحب کی کوٹھی پر پہنچے تقریباً تین گھنٹے تک ملاقات رہی۔ خواجہ صاحب اثنائے گفتگو میں غالباً وائسرا کے سکرٹری یا کسی اور صاحب سے ملنے تشریف لے گئے۔ اور ہم اسی مسئلہ کے متعلق شیخ صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ شیخ صاحب نے دوران گفتگو میں اس جانب توجہ دلائی کہ آپ لوگوں کو اس طرح کامیابی مشکل ہو گی۔ اگر آپ عورتوں کے لیے ایسی صورت نکالدیں کہ وہ یاد دن مرتد ہوئے خاوندوں سے طلاق حاصل کر سکیں۔ تو پھر ان کو مرتد ہونے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ جب ہم ہوٹل میں واپس آئے تو خواجہ صاحب تشریف لے آئے تھے تیسرے روز ہم سب لوگ دہلی چلے آئے۔ شیخ صاحب کی گفتگو سے مجھے یہ احساس ہوا کہ اس مصیبت کا حل کسی دوسری طرح کرنا چاہیے۔

مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد

سے بھی میں نے مفصل گفتگو کی۔ محکمہ قضا کا بھی ذکر آیا۔ اور وکیل صاحب ممدوح یہاں تک راضی ہو گئے کہ فی الحال ہائی کورٹ کے لیے گورنمنٹ سے ایک قاضی طلب کیا جاوے یہ صورت کوئی نئی نہیں ہے۔ بلکہ سنہ ۵۷ء سے پہلے تک ہندوستان میں یہ دستور تھا کہ ہر ہائیکورٹ میں ایک قاضی القضاۃ ہوتا تھا۔ اور مسلمانوں کے شرعی فیصلہ اس کے مشورہ سے ہوتے تھے۔ ہر ضلع میں ایک قاضی کا ہونا مشکل ہے اس قسم کے مقدمات کی تمام مسل قاضی القضاۃ کے پاس بھیجی جایا کرے۔ اور اس ہی کا فیصلہ ناطق ہوا کرے۔ وکیل صاحب کا یہ مشورہ ایک حد تک قابل اطمینان تھا۔ لیکن میں جو کچھ چاہتا تھا وہ اس صورت میں بھی ناقص رہا جاتا تھا۔ میں نے اور بھی مختلف حضرات سے مختلف اوقات میں مشورہ کیا۔ اور مولوی احمد علی صاحب لاہوری کی معرفت۔ جب مولانا نجم الدین صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تو میں نے ان سے درخواست کی کہ آپ اسکو قلمبند کر دیجیے۔ مولانا نے فرمایا کہ میرے دو مضمون اورنیٹل کالج کے میگزین میں شائع

۳۱ دسمبر جمعہ کا دن آگیا

مخلص اور دیندار مسلمان اپنا فرض ادا کریں

الجمعیۃ نے اپنی دو سالہ زندگی میں مذہب و ملت کی جو خدمات انجام دی ہیں ان سے تمام ملک اچھی طرح واقف ہے۔ خدام جمعیۃ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہونے سے قبل علماء کے اس واحد ترجمان کی اشاعت کم از کم پانچہزار کی تعداد تک پہنچا دی جائے۔ اگر حسب نشا یہ تعداد حاصل ہو جائے تو حضرات علماء اور طلبہ کو یہ اخبار بہت ہی معمولی قیمت پر دیا جا سکے گا۔ میں ہندوستان کے تمام علم دوست اصحاب اور بالخصوص حضرات علماء کرام و مشائخ عظام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ۳۱ دسمبر سنہ ۲۶ء جمعہ کا پورا دن الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لیے وقف کر دیں۔

جہاں آپ اپنے دنیوی کاموں کے لیے تمام سال کے تمام دنوں میں مشغول رہتے ہیں۔ وہاں ایک دن اللہ کے واسطے بھی وقف کر دیجیے۔ اور الجمعیۃ کے جسقدر خریدار مہیا کر سکتے ہوں کیجیے۔

مجھے آپ کے جذبہ ملی سے پوری توقع ہے کہ آپ ۳۱ دسمبر کے جمعہ کو یاد رکھیں گے۔

احمد سعید

ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزۂ پیری کہ ملی تجھ سے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر: شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

ان فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ، زبان پاکیزہ، دلائل قوی، براہین چست، روایات صحیح، حوالجات درست ...

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

(۲) الجمال والکمال

(۳) رحمۃ للعالمین

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ منیجر دفتر رحمۃ للعالمین عطر دروازہ ریاست پٹیالہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

بال اکسیر

سرمہ اکسیر چشم

اکسیر دوام

عروس زندگی

ملنے کا پتہ: فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایک ہفتہ میں آرام

دفتر معالج برص نمبر ۱ دربھنگہ (بہار)

ضرورت شادی

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

طلائے نادر

اکسیر جریان

منیجر المجربات متصل نخاس لکھنؤ

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی، جریان، سرعت، رقت وغیرہ کا مکمل علاج

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اینا مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق نمبر ۵۰۴۰ بمبئی نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

۲۳ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ

سوامی شردہانند کا دردناک قتل

اشاعت گذشتہ میں سوامی شردہانند کے قتل کی خبر دیکھا چکی ہے۔ یہ واقعہ جس صورت سے پیش آیا وہ بیحد دردناک ہے اور تمام ہی خواہان ملک و ملت ہندو ہوں یا مسلمان اس پر انتہائی درد و افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔

ہندو قوم کو اس سے جو شدید صدمہ ہوا ہے وہ فطری اور قدرتی ہے۔ گر ہم اپنے برادران وطن کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ مسلمان قوم کی ہمدردی بھی اسکے ساتھ شامل ہے مسلمانوں کو سوامی جی سے خواہ کتنا ہی اختلاف ... رہا ہو اور وہ ان کی مخالف اسلام کارروائیوں سے خواہ کتنے ہی متألم ہوں مگر ہندو بھائی اس کا یقین رکھیں کہ مسلمانان ہند کے دلوں میں بغض و کینہ کے ایسے مکروہ جذبات موجود نہیں ہیں کہ وہ محض مذہبی اختلافات کی بنا پر اپنی ہمسایہ قوم کے برگزیدہ رہنماؤں کے قتل کا وسوسہ بھی دل میں لائیں۔ یا کسی شخص کی طرف سے ایسی مجنونانہ حرکت سرزد ہونے پر اس کو اچھی نظر سے دیکھیں۔ اگر آیندہ تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو جائے کہ سوامی جی کا قاتل مسلمان ہے تب بھی یہ ایک شخص کا ذاتی فعل ہوگا جو نہ معلوم اس نے کن جذبات کے ماتحت کیا ہو۔ اسے پوری مسلمان قوم کی طرف منسوب کرنا حقیقت کے اعتبار سے بھی غلط ہے اور مسلمان قوم کیساتھ ناواجب بدگمانی بھی ہے۔ ہندوؤں کو اس واقعہ سے صدمہ ہونا ایک قدرتی امر ہے لیکن انہیں اس سے وارفتہ نہ ہونا چاہیئے۔ بعض اخبارات میں اس کو قومی اشتعال کا ذریعہ بنانے اور مسلمانوں کی ایک سازش کا نتیجہ ثابت کرنے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ ہر حیثیت سے غلط اور گمراہ کن ہیں۔ ہم ہندو قوم کے سنجیدہ رہنماؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اشتعال کے موقع پر ناعاقبت اندیشانہ اور مغلوب جذبات افراد کو غلط خیالات کی اشاعت سے باز رکھیں۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ ہولناک سانحہ ہندوستان کی ہم گردہ آبادی کے لیے ایک اتفاقی نتیجہ ہے۔ اس نے خوف و محبت کے سبق کو بھلا دیا۔ اس نے غلط تعلیمات سے متاثر ہو کر آپس میں ایک دوسرے کو پچھاڑنا چاہا۔ اس میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے آپس کی مخالفتوں کو دور کرنے اور محبت و وطن کے رشتوں کو مضبوط کرنے کے بجائے ایک دوسرے کو دشمن سمجھنا اور آپس میں پھر کینہ سکھایا۔ آخر قدرت نے اس نا گوار حالت کا یہ آخری نتیجہ دکھایا کہ زہریلے عداوتیں بعض قوموں کے دلوں میں راسخ ہو گئیں۔ اور رفتہ رفتہ نشو و نما پاتی رہیں۔ اور خونخواری و مردم کشی کے وہ جذبات ابھر آئے جنکا افسوسناک مظاہرہ سوامی جی کا قتل ہے۔ اگر خدا ہندوستانیوں کی آنکھیں کھولدے اگر وہ ابھی حوادث عالم سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی عقل عطا فرمائے تو وہ آج بھی اس طوفان کو روک سکتے ہیں [illegible] الزام تراشی [illegible] جذبات [illegible] کے لیے [illegible] اور [illegible] ان کی غلط [illegible] زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ تباہی کی طرف [illegible] اور وہ اس طرح سیلاب فنا کو روکنے کے بجائے اس [illegible] کے راستے سے ہٹا دیں گے جو اب تک [illegible] قدرت کی تنبیہات ہمیشہ

الم انگیز اور دل آزار ہوتی ہیں۔ دانشمند ان سے سبق لیکر اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور تہی دانش ان سے برانگیختہ ہو کر مزید تخریب پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارے ابنائے وطن اس موقع پر دانشمند ثابت ہوں۔ تہی دانش نہ ثابت ہوں لالہ لاجپت رائے نے بالکل صحیح کہا ہے کہ سوامی شردہانند کا قتل ہندوستان کی تاریخ میں یادگار رہنے والا ہے۔ مگر اب یہ خود لالہ جی اور ان کے ہم مشرب ہندو لیڈروں پر منحصر ہے کہ وہ اس افسوسناک واقعہ کو کس قسم کی یادگار بنانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ہندوستان کے تمام ہندو مسلمان لیڈروں کے ساتھ ملکر ان اسباب کی تحقیق اور ازالہ کی مخلصانہ کوشش کریں جن کی بدولت ملک کی حالت اسقدر خوفناک حد تک روی ہو گئی ہے تو یقیناً یہ تاریخ ہند کے ایک دور برکت و سعادت کا دیباچہ بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اس فرد واحد کے فعل کو دو عظیم الشان قوموں کے درمیان بغض و عداوت کا مستقل سرچشمہ بنانے کی کوشش کی گئی اور ایسے جنگجویانہ جذبات کی پرورش کے لیے استعمال کیا گیا (جس کی بنیاد افسوس ہے کہ انہوں نے کمپنی باغ کے جلسہ میں ڈالدی ہے) تو کچھ عجب نہیں کہ یہ دردناک حادثہ تاریخ ہند کے ایک بیحد دردناک باب کا عنوان ثابت ہو۔

محقق صاحب کے ارشادات

الجمعیۃ کی دو اشاعتوں میں ایک بے لوث محقق صاحب نے خواجہ حسن نظامی صاحب کی جاسوسی کے مسئلہ پر جو طویل بحث فرمائی ہے اس کے ایک بڑے حصہ سے ہمیں اختلاف تھا اور ہمارا ارادہ تھا کہ یا تو اس کو شائع نہ کرتے یا کرتے بھی تو ترمیم کے ساتھ۔ مگر انہوں نے شدید اصرار کر کے اور ہمیں "ادعائے صداقت و دیانت" کی قسم دیکر اس کی اشاعت پر مجبور کر دیا۔ خصوصیت کے ساتھ ہمیں انکے مضمون کے اس حصہ سے سخت اختلاف ہے جس میں انہوں نے خواجہ صاحب کے ذاتی احوال پر تنقید کی ہے اور مولانا ظفر علی خان جناب سالک، جناب مہر اور ہم عصر سیاست پر چوٹیں کی ہیں۔ عام اس سے کہ جو امور انہوں نے بیان کئے ہیں وہ صحیح ہوں یا نہوں ہمارے نزدیک اس قسم کی غیر متعلق شخصی بحثیں کسی حیثیت سے بھی مفید و مناسب نہیں ہیں۔

الجمعیۃ کے متعلق جناب محقق نے یہ عجیب بات فرمائی کہ اس میں سب کچھ ہوتا ہے مگر جمعیۃ العلماء کی خدمات کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ وہ تو "خلافت کمیٹی کا آرگن" بن گیا ہے۔ اس شان تحقیق کے قربان جائیے کہ جو ہمارا اصلی "ہنر" تھا جناب کو وہی "عیب" نظر آیا۔ الجمعیۃ کی زندگی کا اصلی مقصد جمعیۃ العلماء کی تبلیغ کرنا نہیں تھا بلکہ اس کے اعلیٰ مقاصد کی تبلیغ کرنا مقصد تھا اس مقصد کو ہم نے جس طرح انجام دیا اس کا اعتراف نہ صرف بزرگان جمعیۃ بلکہ دوسرے غیر جانبدار ہمعصروں نے بھی فرمایا ہے۔ ہم نے ہر اس جماعت کی امداد اور اس شخص کی تائید کی جس نے جمعیۃ العلماء کے مقاصد کی تائید کی خواہ اس کا جمعیۃ سے کوئی تعلق ہو یا نہو۔ اور اسی طرح ہم نے مقاصد جمعیۃ کی مخالفت کرنے والوں میں کبھی اپنے اور غیر کا امتیاز نہیں کیا۔ ہر منصف مزاج آدمی کو معلوم ہوگا کہ جمعیۃ العلماء اور اسکا اخبار تنگ نظر نہیں ہے بلکہ وسیع القلب ہے۔ علاوہ ازیں جمعیۃ کی خدمات کا تذکرہ جس حد تک مقاصد جمعیۃ کی تبلیغ کے لیے ضروری تھا اس میں ہم نے کبھی کمی نہیں کی اعداد الجمعیۃ کے کالم اس کے شاہد ہیں۔

الجمعیۃ پر انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ اس نے خواجہ صاحب کے ساتھ زیادتی کی اور نہ صرف یہ کہ الزامات ہی کے پہلو کو نمایاں کیا بلکہ زور قلم سے بعض چیزیں زبردستی بھی ان کے سر منڈھ دیں۔ نیز یہ کہ "ایڈیٹر الجمعیۃ نے باوجود اپنی اعلیٰ قابلیت کے خواجہ صاحب کے خلاف ڈگری دینے میں عجلت سے کام لیا اور ان کی صفائی کو بہت کمزور کر کے پیش کیا۔" مگر ہم ان الفاظ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جو انہوں نے از راہ قدر شناسی ہمارے متعلق ارشاد فرمائے ہیں یہ عرض کرینگے کہ ہم نے تو خواجہ صاحب پر صرف وہی الزامات عائد کئے ہیں جو خود انہوں نے اپنی تحریروں سے اپنے اوپر عائد کر لئے ہیں۔ اور ہم بدلائل ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارا ایک الزام بھی ایسا نہیں ہے جو خود خواجہ صاحب کی تحریرات پر مبنی نہو۔ لیکن جناب نے تو ان کا سہرا کر بچا لیا کھانے کی کوشش کی ہے اور ان غریب کو جنگجو، عادی مجرم سازشی اور نہ معلوم کیا کیا ثابت کیا ہے۔ جس کا ہم نے کبھی دل میں ارادہ بھی نہیں کیا تا ہم اگر ہمارے اعتراف قصور سے آپ کی یا خواجہ صاحب کی تسکین ہو سکتی ہو تو ہم اس کے لئے

بھی تیار ہیں:—

تا منفعل ز رنجش بیجا نہ بینمش
می آرم اعتراف گناہ نبودہ را

مگر خرابی تو یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے خود اپنے مذبوحی افعال و مضطربانہ تشبث بالحشیش سے بیچارے لوگوں پر ثابت کر دیا ہے کہ فی الحقیقت وہ ایک سخت جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جس کو چھپانے کی کوئی صورت ان کے پاس کذب و افترا اور گمراہ کن پروپگنڈا کی دھول اڑانے کے سوا باقی نہیں ہے۔

می تواں داشت نہاں عشق ز مردم لیکن
زردی رنگ رخ و خشکی لب را چہ علاج

ان کے سچے دوستوں اور بہی خواہوں نے تو بہتیرا چاہا کہ وہ کسی طرح اپنے دامن سے اس داغ کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں مگر افسوس کہ انہوں نے ایک داغ کو چھپانے کیلئے اسپر اور بہت سے بدنما داغ لگا لئے۔

من درپے رہائی و او ہر دم از فریب
از سر گرہ زند گرہ تا کشودہ را

انہوں نے اصل الزام کو رفع کرنے یا اپنے جرم کا اعتراف کر لینے کے بجائے اپنے نادان مشیروں کی تجویزوں پر عمل کر کے "مولانا چندہ" جیسے پمفلٹ شائع کئے اور "غریبوں کا اخبار" جاری کیا اسپر مولانا ئے روم کی یہ تمثیل حرف بحرف صادق آتی ہے:

کس نہ برد تم خر خارے بہند	خر ندا ند دفع اوبرسے جہد
خر زبہر دفع خار از سوز و درد	جفتہ می انداخت صد جا زخم کرد
آں لگد کے دفع خار او کند	حاذقے باید کہ بر مرکز تند
بر جہد واں خار محکم تر کند	عاقلے باید کہ خارے برکند

بہرحال ہمیں افسوس ہے کہ اگر ہم نے ان پر کوئی "ظلم" بھی کیا تھا تو جناب محقق ان سے بھی زیادہ ظالم ثابت ہوئے، کیونکہ انہوں نے روداد مقدمہ سے ہٹکر ملزم کے خط، اس کے مفصل بیان، اور اس کے ابتدائی مضمون کو نظر انداز کر کے اس غریب پر ایک جدید الزام یہ لگا دیا ہے کہ وہ رؤسائے حیدرآباد کی کسی سازش میں شریک تھا اور اس سازش کے ماتحت اس نے یہ مخبری کی۔ اس سے نہ صرف یہ کہ جرم بحالہ قائم رہتا ہے، بلکہ سازش کا ایک اور خطرناک الزام اسپر لگ جاتا ہے جو اگر واقعی صحیح ہے تو حضور نظام کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے کہ ان کی آستین میں بہت سے سانپ چھپے ہوئے ہیں۔

انسداد ذبیحۂ گاؤ کا اقتصادی پہلو

ہم نے اکثر سنا ہے کہ ہندوستان کی زراعتی پسماندگی اور دودھ گھی کی کمی کو گاؤکشی پر مبنی قرار دیا جاتا ہے اور انسداد ذبیحۂ گاؤ کے مطالبہ کو مضبوط کرنے کے لئے اسے مذہبی بنیادوں کے بجائے اقتصادی بنیادوں پر کھڑا کیا جاتا ہے ہم اس غلط خیال کی تردید بارہا کر چکے ہیں۔ مگر اب حکومت میسور نے اس مسئلہ کی خالص اقتصادی اصولوں پر تحقیقات شروع کی ہے جس کے سلسلہ میں ماہرین نے بہت اہم حقائق کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اور یہ بات ثابت ہوتی جارہی ہے کہ ذبح گاؤ کو بند کرنے سے نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی زراعت کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ہر حیثیت سے ملک کیلئے نقصان دہ ہے۔ میسور کی مجلس تحقیقات کے سامنے بنگلور کے ایک ممتاز تاجر جرم مودی عبدالغفور صاحب نے جو محققانہ شہادت دی ہے وہ خصوصیت کے ساتھ اس مسئلہ پر بہت کچھ روشنی ڈالتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دودھ دینے والی یا بچے دینے والی گائے کو گوشت حاصل کرنے کی خاطر کبھی ذبح نہیں کیا جاتا کیونکہ ایسی گائے کی قیمت چالیس پچاس روپیہ سے کسی طرح کم نہیں ہوتی اور اتنی قیمتی گائے کو ذبح کر کے قصاب کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس مقصد کے لئے ہمیشہ وہ گائیں ذبح کی جاتی ہیں جو دودھ سے اتر جاتی ہیں ہل جوتنا یا دوسرے محنت کے کام نہیں کر سکتیں اور بانجھ ہوتی ہیں یا بچہ دینے کے قابل نہیں رہتیں۔ ایسی گائیں چونکہ پالنے والوں پر ایک بیفائدہ بوجھ ہوتی ہیں، اسلئے وہ انہیں الٹا گھر سے کھلا کر نقصان اٹھانے کے بجائے، قصائی کے ہاتھ بیچکر دس بارہ روپے کا فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ انہوں نے اعداد و شمار سے بتلایا کہ ریاست میسور میں اس قسم کی گائیں سالانہ ایک لاکھ کے قریب ذبح ہوتی ہیں جن سے مالکان گاؤ کو تخمیناً ۱۲ روپیہ فی گائے کے حساب سے ۱۲ لاکھ روپے کا فائدہ ہو جاتا ہے۔ جو انہیں طبعی موت سے مرنے تک زندہ رکھنے کی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ مرنے کے بعد گائے کا مالک زیادہ سے زیادہ اس کی کھال بیچ سکتا ہے لیکن ذبح شدہ گائے کے مقابلہ میں مری ہوئی گائے کے چمڑے کی قیمت ایک روپے کے قریب کم ہوتی ہے۔ اس پر مزید یہ کہ ایسی ناکارہ گایوں کو پرورش کرنے

سے چارہ کا ایک بڑا حصہ فضول صرف ہوگا اور وہ دودھ دینے اور نسل بڑھانے والی گایوں کے ساتھ چارہ میں حصہ بٹا کر ان کو بھی ناکارہ کر دیں گی۔ جس سے دودھ گھی کی پیداوار میں اضافہ ہونے کے بجائے مزید نقص واقع ہوگا۔ اور گائے کی نسل بھی نہیں بڑھ سکیگی۔

دوسری طرف مودی صاحب نے اعداد و شمار سے ثابت کیا کہ ریاست میسور کی آبادی کا ایک چوتھائی حصہ جو ۱۵ لاکھ کے قریب ہے گائے کا گوشت استعمال کرتا ہے۔ ان لوگوں کو گائے کا گوشت ۲ آنہ سے ۴ آنہ فی سیر تک کے حساب سے اور بعض اوقات اس سے بھی کم قیمت پر مل جاتا ہے لیکن اگر ذبح گاؤ کو قانوناً بند کر دیا جائے تو وہ اپنی غذا کے ایک ضروری حصہ سے محروم ہو جائیں گے کیونکہ بکرے کا گوشت جو دس بارہ آنے سیر سے کم نہیں ملتا ان کی دسترس سے باہر ہے۔ ایک چوتھائی آبادی کے اس نقصان کی تلافی کسی صورت سے نہیں کی جا سکتی۔

تیسرا پہلو انہوں نے یہ دکھایا کہ ریاست میسور میں ایک لاکھ سے زائد آدمی ایسے ہیں جو گائے کا گوشت بیچنے، چمڑا رنگنے، چمڑے کے سامان بنانے، چمڑا فروخت کرنے اور مسلخوں میں کام کرنے سے اپنی روزی کماتے ہیں۔ ذبح گاؤ کے بند کر دینے سے ان سب لوگوں کے ذرائع آمدنی مسدود ہو جائیں گے، اور اتنے کثیر التعداد آدمیوں کیلئے موجودہ حالات میں ایسے ذرائع پیدا کرنا قطعاً محال ہے جو ان کے نقصانات کی پوری تہہ بھی کم از کم اس کے ایک حصہ ہی کی تلافی کر سکے۔ انہوں نے بتلایا کہ ریاست کے کارخانہائے دباغت میں تقریباً ۹۰ فیصدی چمڑوں کی دباغت ہوتی ہے اور اس کے رنگے ہوئے چمڑوں کا ایک بڑا حصہ ممالک غیر میں جاتا ہے۔ صرف اسی صنعت سے ملک میسور کو جنگ عظیم کے زمانہ میں ایک کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی تھی، اور اسوقت بھی یہ آمدنی ۵۰ لاکھ روپے سالانہ سے کسی طرح کم نہیں ہے جس میں عنقریب ۱۰ لاکھ روپے کا اضافہ ہونے کی امید ہے۔ اگر ذبح گاؤ کو بند کر دیا جائے تو ملک میسور کی صنعت و تجارت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

مودی صاحب کی اس زبردست شہادت سے یہ بات بالکل صاف ہو گئی ہے کہ گاؤکشی بند کرنے سے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی تسکین کے سوا ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ وہ ملک کی تجارت، صنعت، زراعت اور باشندگان ملک کی خوشحالی کے لئے سخت مضرت رساں ہے۔

تیج کی شرارت

جب سے سوامی شردہانند کے قتل کا افسوسناک واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے ہمارا مقامی ہمعصر تیج برابر کوششیں کر رہا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس واقعہ کو ایک سازش کا نتیجہ ثابت کر کے مسلمانوں کے قومی کارکنوں کو بھی ساتھ میں پیٹ لے۔ اس سلسلہ میں اسنے خصوصیت کیساتھ خواجہ حسن نظامی صاحب کا نام بار بار لیا ہے اور ایک خیالی تصویر اور ایک نظم کو جو اتفاقاً غریبوں کے اخبار میں شائع ہوئی تھی، یہ بھی چھاپنے کی کوشش کی ہے کہ خواجہ صاحب نے پہلے ہی سے شدھی کے سینہ میں تیر چلانے اور شدھی کی ارتھی جمنا میں بہوانے کی پیشگوئی کر دی تھی۔ اگر تیج اور اسکے ہم مشرب ہندو حضرات کو یہ جرأت اسلئے ہوئی ہے کہ ہمارے درمیان باہم کچھ اختلافات پیدا ہو گئے ہیں تو ہم انکو صاف طور پر متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ ان اختلافات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے اور ہر مسلمان خواجہ صاحب کی مدافعت و حفاظت میں انتہائی کوشش کریگا۔ انہوں نے خواجہ صاحب پر یہ الزام تھوپنے کیلئے جو حیلہ تلاش کیا ہے وہ چاہے لالہ لاجپت رائے جیسے بزرگوں کے دماغ میں آجائے، لیکن ہمارے نزدیک وہ انتہائی حماقت اور کج فہمی کی دلیل ہے۔ جو شخص کسی خطرناک سازش میں شریک ہوتا ہے، وہ کبھی اسطرح سے علی الاعلان پیشگوئیاں نہیں کیا کرتا ہے اور نہ اس کی اشاعت کر کے خود اپنے پھانسنے کی ترکیبیں کیا کرتا ہے۔ اس قسم کی نظمیں اور تصویریں خواجہ صاحب ہمیشہ شائع کرتے رہے ہیں، جنکی اشاعت کے وقت انکو یا دوسروں کو یہ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ سوامی جی اسطرح قتل کر دیے جائینگے۔ ایسے بہانے ڈھونڈ کر مسلمانوں کے قومی کارکنوں کو بدنام کرنیکی کوشش کرنا حد درجہ کی بدنیتی ہے۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سنگھٹنی حضرات خواہ کتنی ہی کوشش کریں انہیں اسمیں ہرگز کامیابی نہیں ہو سکیگی۔ حکومت سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اچھی طرح تحقیقات کر کے ان لوگوں کا اطمینان کر دے۔

اعلان تعطیل

الجمعیۃ کا دوسرا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اسلئے حسب معمول سالگرہ کی تقریب کے سلسلہ میں ۲ جنوری ۱۹۲۷ء کا الجمعیۃ شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام انتظار نہ فرمائیں۔ — منیجر

اخبار الجمعیۃ کا تیسرا سال

آئندہ جنوری سے اخبار کا تیسرا سال شروع ہو جائے گا میرا ارادہ ہے کہ نئے سال کی تقریب اور زمانہ حاضرہ کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اخبار کی ترتیب میں بعض امکانی تبدیلیاں کر دی جائیں۔ خاص خاص علمی مضامین کا اضافہ کیا جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں سال رواں میں اخبار کی نگرانی بالکل نہ کر سکا۔ حج کی واپسی سے اسوقت تک تقریباً سفر ہی میں رہا۔ یہ چند سطریں بھی ایسی حالت میں لکھ رہا ہوں کہ پشاور کے لیے اسباب بندھا رکھا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جنوری کے آخر تک سفر کا سلسلہ ختم کر دوں بشرطیکہ کوئی خاص ضرورت پیش نہ آجائے جسکے لیے سفر ناگزیر ہو۔

میری خواہش ہے کہ اخبار الجمعیۃ کو ایک علمی پرچہ بنا دیا جائے اصلاحی اور تاریخی مضامین کا اضافہ بھی کیا جائے۔ لیکن یہ تمام باتیں حضرات علماء اور اہل قلم کی معاونت پر موقوف ہیں۔ موجودہ عملہ اسکے لیے ناکافی ہے۔ موجودہ عملہ میں بھی فی الحال اضافہ ناممکن ہے۔ دو سو روپیہ ماہوار کا مستقل نقصان ہو رہا ہے۔ اسوقت تک تقریباً پانچ ہزار روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں بالمعاوضہ علمی خدمت کا حاصل کرنا مزید نقصان کا موجب ہوگا اس لیے میں اہل قلم حضرات سے مستدعی ہوں کہ وہ تطوعاً اخبار کی خدمت پر متوجہ ہوں۔ مضامین عام فہم زبان میں لکھے جائیں۔ اگر اعلیٰ متانت اور سنجیدگی میسر نہ ہو تو بہت زیادہ گرے ہوئے مذاق سے بھی احتراز کیا جائے بعض مراسلات اس ہی وجہ سے شائع نہیں کیے گئے کہ وہ بہت ہی متانت سے گرے ہوئے تھے اور فرقہ وارانہ جذبات کو برانگیختہ کرنے ہی کی غرض سے لکھے گئے تھے۔ اگرچہ بعض حضرات نے شکایت بھی کی لیکن میں سوائے معذرت کے اور کیا عرض کر سکتا ہوں۔ بہرحال میں اخبار الجمعیۃ کی حیثیت کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ میں اخبار الجمعیۃ کو تیج اور گروگھنٹال کا جواب بنانا نہیں چاہتا۔ بلکہ اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ اور زندہ مرقع بنانا مقصود ہے اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اخبار کو مالی نقصان محض اسی بنا پر ہو رہا ہے کہ اس میں ہندوؤں کو گالیاں نہیں ہوتیں۔ اور نہ جھوٹی افواہوں غلط طریقہ سے جذبات کو برانگیختہ کیا جاتا ہے۔

لیکن میں کم از کم اس امر کو صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ اخبار الجمعیۃ کا مقصد مسلمانوں کی اصلاح اور انکو صحیح طریقہ کار بتانا ہے ہندوؤں کو گالیاں دیکر بیچنا اس اخبار کا مقصد نہیں ہے۔ اگر نقصان برداشت کرنے کی طاقت نہ رہے گی تو اخبار کو بند کر دیا جائیگا لیکن کسی حالت میں بھی مسلمانوں کو غلط طریقہ کار کی تعلیم نہیں دیجا سکتی۔

پس چونکہ یہ اخبار اپنی عمر کے دو سال پورے کر کے تیسرے برس میں قدم رکھ رہا ہے تو میں قارئین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اخبار کی ترتیب کے متعلق صحیح مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ اور اپنی رائے وسط جنوری تک مجھے بھیجدیں تاکہ آئندہ اخبار کی ترتیب میں ان کی رائے کا احترام کیا جائے۔

کیا کیا چیزیں ہیں جن کا اضافہ مطلوب ہے۔ اقتباسات اور نکات و لطائف۔ حوادث و احکام۔ غرض موجودہ باتوں کے متعلق صحیح رائے کہ ان میں کیا کیا باتیں غیر ضروری ہیں اور کونسی لازمی اور ضروری ہیں۔ میں بیحد ممنون ہونگا اگر ۱۵ جنوری تک قارئین کرام مجھے اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گے۔

بندہ احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند

جمعیۃ علما کو پریس کی ضرورت

میرا ایک عرصہ سے خیال تھا کہ قرآن شریف کی صحت کا خاص اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ عرصہ سے غلط طباعت کی عام طور سے شکایت ہو رہی ہے گذشتہ اجلاس میں جمعیۃ علماء کی جانب سے ایک تجویز بھی اس مضمون کی پاس ہو چکی ہے۔ اور واقعی یہ کسقدر شرم کی بات ہے کہ باوجود صدہا مطابع کے جن کے مالک مسلمان ہیں آج تک قرآن شریف کی صحت کا کوئی خاص انتظام مسلمانوں کی جانب سے نہیں کیا گیا۔ میرے ایک دوست نے ابھی حال میں ایک نقشہ تیار کیا ہے جس میں اکثر قرآنوں کے مطالعہ سے غلطیاں جمع کی ہیں ان قرآنوں کے فروخت کرنے والوں نے بڑے بڑے صحت کے دعوے کر رکھے ہیں لیکن پھر بھی اکثر غلطیاں موجود ہیں۔ اس نقشہ کے شائع ہو جانے کے بعد معلوم ہوگا کہ کسقدر غلط اشتہار بازی سے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ بنابریں میں نے تہیہ کیا ہے کہ ایک قرآن شریف خاص طور پر طبع کرا دیا جائے جس میں علاوہ صفائی اور خوشخطی وغیرہ کے صحت کا خاص طور پر انتظام کیا جائے۔ اور مسلمانوں کو غلط قرآن شریف پڑھنے کے گناہ سے بچایا جائے لیکن تمام کام اس پر موقوف ہے کہ جمعیۃ علماء کا اپنا پریس ہو تاکہ طباعت کی پوری نگرانی ہو سکے اسی سلسلہ میں اخبار الجمعیۃ کے قارئین یہ شکایت بھی دور ہو سکے کہ اخبار وقت پر نہیں پہنچتا۔ اس کے متعلق اس قسم کی شکایتیں جب ہی دور ہو سکتی ہیں جب پریس اپنا ہو۔ ان ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے میں نے بعض احباب سے اس معاملہ میں سعی کی اور دس ہزار روپیہ کی فراہمی کے لیے توجہ دلائی۔ میں نہایت مسرت کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ ایک صاحب جو اہل خیر میں سے ہیں لیکن اپنا نام بتانا نہیں چاہتے انہوں نے اس کام کے لیے چار ہزار روپیہ قرض دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب صرف چھ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب قرآن شریف کی صحیح طباعت کے فریضہ پر غور کرتے ہوئے یہ رقم بطور قرض دیدیں تو جمعیۃ علماء کے پاس اپنا پریس ہو سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس بہترین امر خیر کے لیے کوئی نہ کوئی خدا کا بندہ ضرور تیار ہو جائیگا۔ روپیہ کے متعلق پورا اطمینان دلایا جا سکتا ہے۔ مشینوں کا معاملہ کر لیا گیا ہے صرف ایک ایسے مسلمان کی ضرورت ہے جسے قرآن شریف کی عظمت اور صحت کا پورا احساس ہو۔ وما توفیقی الا باللہ

بندہ احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند

خریداران الجمعیۃ سے
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی اپیل

آپ کا خادم جریدہ الجمعیۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور نگاہ لطف و کرم سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ جریدہ اپنے فرائض کو کس خوبی حسن ادا، اعتدال۔ متانت۔ صداقت کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ نہ اس میں انتہائی گرم جوشی سے کام لیا جاتا ہے کہ خواہ مخواہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لیے متانت کو چھوڑ دیا جائے۔ نہ مداہنت کو دخل دیا جاتا ہے کہ صداقت سے کسوئی اور دوری ہو جائے۔

علم اور علما کے وقار کو برقرار رکھنے کا یہی ذریعہ ہے کہ مذہب اور قوم کا ترجمان معتدل اور مہذب اور متین ہو آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسے اخبار کا زندہ رہنا مسلمانوں کی قومی اور مذہبی زندگی کے لیے کسقدر ضروری اور لازمی ہے مگر خاطر خواہ اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور امید بھری نگاہ سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے پوری توقع ہے کہ آپ آخر دسمبر ۲۶ء تک کم از کم دو جدید خریدار بہم پہنچا کر ان کی قیمتیں دفتر میں بھجوا دیں گے اور اپنے مخلص قومی و مذہبی خادم کو موت و حیات کی کشمکش سے نجات دیں گے۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
(صدر جمعیۃ علماء ہند)

برقیات

ہندوستان

اسمبلی کے ارکان کی مکمل فہرست

سوراج پارٹی کی اکثریت ہے

اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد ۱۴۵ ہے ان میں سے ۱۰۵ ارکان منتخب کئے جاتے ہیں اور ۴۰ نامزد کئے جاتے ہیں ۱۰۵ منتخب ارکان میں سے ۱۰۴ ارکان منتخب ہو چکے ہیں۔ لالہ لاجپت رائے چونکہ دو حلقوں سے منتخب ہوئے ہیں اسلئے ایک حلقے سے دوبارہ انتخاب ہوگا۔ ۱۰۴ منتخب ارکان میں سے ۴۰ سوراجی ارکان ہیں۔

اسمبلی کے کل منتخب ارکان کی فہرست صوبہ وار ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

صوبہ متحدہ (۱) پنڈت مدن موہن مالویہ (۲) پنڈت موتی لال نہرو۔ (۳) منشی ایشور سرن۔ (۴) پنڈت ہردے ناتھ کنزرو۔ (۵) مسٹر گھنشام داس برلا (۶) مسٹر سی۔ ایس رنگا آئر۔ (۷) چودھری مختار سنگھ (۸) کنور نرائن جے سنگھ (۹) مسٹر تصدق احمد شروانی۔ (۱۰) مسٹر یوسف امام (۱۱) نواب محمد اسمعیل خان (۱۲) مولوی محمد یعقوب (۱۳) ڈاکٹر اے ل

دار الحکومت

سوامی شردھانند کی ارتھی کا جلوس

ارتھی

اشتعال انگیز کارروائیاں

کسی قسم کا فساد نہیں ہوا

سوامی شردھانند کی وفات پر جلسہ

اشتعال انگیز تقریریں

رہنمایان ملک گوہاٹی پہونچ گئے

لالہ لاجپت رائے اور مسٹر جیکر شریک ہو گئے

مولانا عبد الحلیم صاحب شرر کی وفات

جوابی تعاونیوں کا گاندھی جی سے مشورہ

عبد الرشید ملزم کون ہیں؟

ملزم کو تکالیف پہنچانے کے متعلق افواہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سے پولیس کا استفسار

آل انڈیا اردو کانفرنس کا اجلاس

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس

دہلی ۲۶ دسمبر۔ آج شام عربک کالج کے قریب ایک نہایت آراستہ و پیراستہ پنڈال میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ مسٹر عبد الرحمن صاحب (بیرسٹر) دہلی صدر مجلس استقبالیہ اور سر عبد الرحیم صاحب صدر کانفرنس نے اپنے خطبات صدارت پڑھ کر سنائے۔

تجاویز

دہلی ۲۷ دسمبر۔ آج صبح کے اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

مولانا عبد الحلیم صاحب شرر کی وفات پر اظہار افسوس

(۱) یہ کانفرنس مولانا عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی کی وفات کی خبر سنکر اظہار افسوس کرتی ہے اور اس حادثہ کو ایک ناقابل تلافی قومی نقصان تصور کرتی ہے۔ بجانب صاحب صدر

صوبہ دہلی میں مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹر کا تقرر

(۲) آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس افسوس کے ساتھ دیکھتی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مولوی محمد یعقوب صاحب کے سوال مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۶ء کے جواب میں کہ مسلمان استادوں کا ... ہے اور صوبہ دہلی میں کوئی مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرر نہیں ہوتا۔ جو اقرار کیا تھا۔ اس کے پورا کرنے کے واسطے ابھی

عربک کالج میں ٹریننگ کلاس کا قیام

عربک کالج کی ترقی وامداد کا مسئلہ

حکومت کی تعلیمی جماعتوں میں مسلم نیابت

ایک مسلمان جاں بحق تسلیم ہو گیا

مراسلت

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

التصوف فی التجسس

خواجہ حسن نظامی کی جاسوسی پر تبصرہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

حضرت ظفر الملت والدین کی خاموشی

لطف یہ ہے کہ حضرت ظفر الملت والدین خاموش ہیں ہاں انکو خاموش ہی رہنا بھی چاہیے تھا۔ کیونکہ اخبار زمیندار جو کبھی حق و صداقت کا ترجمان تھا۔ عرصہ سے غاصب اور ظالموں کا طرفدار بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس بات کی قسم کھالی ہے کہ ہر غدار، جھوٹے اور عہد شکن کی حمایت کرے گا جب وہ حجاز پر حملہ کر نیوالوں کی حمایت کرتا ہے تو دکن پر چھاپہ مارنے والوں کی امداد کیوں نہ کرے۔ اس نے عرصہ تک مکہ کے سیدوں کو غدار ابن غدار کے لقب سے یاد کیا ہے تو اسکی تلافی بھی ہو سکتی ہے کہ دہلی کے ایک فاطمی غدار کے ساتھ چشم پوشی کی جائے۔ تاکہ ایک طرف ان گناہوں کی تلافی ہو جائے۔ جو شرفاء مکہ کو برا کہنے سے نامہ اعمال میں لکھے گئے تھے۔ اور دوسری طرف حضرت ظفر الملۃ کے اس مالی نقصان کی بھی تھوڑی بہت تلافی ہو جائے جو خواجہ صاحب کی معرفت پہنچا ہے۔ پھر جس محمد علی کو ختم کرنا چاہتے ہیں اگر وہ خواجہ کے دست جور سے ہلاک ہو جائے تو ظفر الملت کا مقصود بھی پورا ہو جائے اور گناہ بھی نہ کہا جائے۔ غالباً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب سالک جن کا کام محض جھوٹے پیروں کی اصلاح تھا آجکل رخصت پر ہیں۔ اور شاید جناب مہر جو ہمیشہ اپنی صداقت و حقانیت کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور جن کا قدم آٹھوں پہر صداقت کی چٹان پر جما رہتا ہے آجکل زمیندار اخبار سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ رہے میاں "سیاست" تو ان کی خموشی بھی دارد کہ در گفتن نمی آید۔

الغرض سچ تو یہ ہے کہ خواجہ بدایونی نے نہ معلوم اپنے ساتھ کتنے ایسا مذلوں اور حق و صداقت کے تیلوں کو بے نقاب کر دیا۔ خدا خواجہ کی عمر دراز کرے اور ان کو اپنی زندگی ہی میں ہمیشہ کیلئے رو سیہ وصول [illegible] نصیب ہو۔

الجمعیۃ کی تنقید پر تنقید

[illegible]

نکالنا مشکل ہے اسلئے مولانا محمد علی صاحب جو کام ایک برس میں کرتے وہ مولانا ابو الاعلیٰ صاحب نے دس دن میں کر دیا۔ پھر ایڈیٹر ہمدرد کی ایک سالہ محنت کے بعد بھی پڑھنے والے کی جھولی میں کچھ نہ پڑتا لیکن ایڈیٹر الجمعیۃ نے دس ہی دن میں اپنے پڑھنے والوں کو دوسرے تمام بحثوں سے مستغنی کر دیا۔ میرا اذعان ہے کہ الجمعیۃ سے بہتر آج تک کسی اور اخبار نے خواجہ پر تنقید نہیں کی۔ گالیاں دیدینا مصطفےٰ صغیر ثانی لکھدینا یا گیسو دراز کی پھبتیاں اڑانا اسے تنقید نہیں کہتے۔ کسی معاملہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا اور مسلمانوں کے سامنے صحیح نتیجہ پیش کرنا ایک اخبار نویس کے اصلی فرائض میں داخل ہے۔ لیکن رونا تو یہ ہے کہ آجکل صحافت نویسی کہاں ہے۔ لفنگوں اور شہدوں کی دھما چوکڑی ہے۔ فرق اتنا ہے کہ وہ بازار میں لوگوں کو بے عزت کیا کرتے ہیں اور یہ اخبار اور رسالوں میں دنیا کے گلے پر چھری پھیرتے ہیں۔ اخبار الجمعیۃ نے جس متانت سے بحث کی تھی اُس کا بھی کوئی جواب خواجہ بدایونی اینڈ کو کی جانب سے نہیں ہوا۔ بلکہ وہ ہی اوچھے ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں جنہوں نے خواجہ کی رہی سہی وقعت بھی دو کوڑی کی کر دی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ الجمعیۃ نے بھی باوجود اپنی اعلیٰ قابلیت کے خواجہ صاحب کے خلاف ڈگری دینے میں عجلت سے کام لیا۔ خواجہ صاحب کی صفائی کو بہت کمزور کر کے پیش کیا اور اصل الزامات کو گولی اور چوری وغیرہ کی مثالوں سے خوب مستحکم کرتا رہا۔

خواجہ کے غیر ذمہ دار رفقاء

میں صاف عرض کرتا ہوں کہ مجھے خواجہ کی حمایت مقصود نہیں ہے اسی لئے میں نے تمہید میں خواجہ صاحب کے خلاف صاف صاف کہدیا ہے۔ [illegible]

قومی و مذہبی تحریکات پر خواجہ کا حملہ

[illegible]

اصل الزام پر تبصرہ

[illegible]

اظہار کر دوں۔ اگر ایڈیٹر الجمعیۃ اس سے موافقت کر لیں تو پھر کسی بحث کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی۔ اگر ایڈیٹر صاحب نے ہماری رائے سے اتفاق نہیں کیا تو ہم مجبور ہونگے کہ ان کی تنقید پر پورا تبصرہ کریں، اور بتائیں کہ انہوں نے کس طرح اپنے زور قلم سے بعض چیزیں زبردستی خواجہ کے سر منڈھی ہیں۔ اگرچہ مجھے ملزم سے ہمدردی نہیں ہے اور میں اس جیسی ملزم کو ہمدردی کے قابل بھی نہیں سمجھتا لیکن آپ سے اتنا عرض کرتا ہوں کہ آپ فیصلہ میں حد سے تجاوز نہ کیجئے۔ آپ نے اپنی تنقید میں چھوٹے سے چھوٹے احتمال پر بھی بحث کی ہے۔ لیکن مجھ افسوس ہے کہ بعض موقع پر صریح اذعان سے چشم پوشی کر کے ملزم کو اُس فائدہ سے محروم کر دیا جس کا وہ اخلاقاً اور قانوناً مستحق تھا۔

اصل واقعہ کی حقیقت

واقعہ صرف اسقدر ہے کہ حیدرآباد میں ایک عرصہ سے دکنی اور ہندوستانی کا معاملہ پیش ہے۔ ریاست کے اصلی باشندے باہر کے آدمیوں کا حیدرآباد میں دیکھنا پسند نہیں کرتے، چنانچہ اس سلسلہ میں کئی دفعہ سازشیں ہو چکی ہیں اور ہندوستان کے بہترین دل و دماغ حیدرآباد سے نکالے جا چکے ہیں۔ اس وطنی احساس سے کبھی تو گورنمنٹ برطانیہ فائدہ اٹھاتی ہے اور کبھی ریاست کے اصلی باشندے گورنمنٹ برطانیہ سے فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ جس کے دو طریقے ہوتے ہیں یا تو خود ریاست کے باشندے جن کا رسوخ گورنمنٹ برطانیہ سے ہوتا ہے وہ خود کسی کی شکایت کر کے اپنا مطلب پورا کر لیتے ہیں اور جو لوگ اس طریقہ کو پسند نہیں کرتے وہ ہندوستان کے کسی سرکاری آدمی سے ساز باز کر کے گورنمنٹ کو متوجہ کرا دیتے ہیں اور [illegible]

ایک تیر سے دو زخمی ہو گئے

[illegible]

تحریک ظفر علی خاں کے خلاف تھی

[illegible]

خواجہ کا قصور

[illegible]

کہیں مشکل ہی سے بہہ سکتا ہے۔ [illegible] اور لوالعزمی کی وجہ سے ادھر کوئی توجہ نہیں کی اور ظفر کے شعر و سخن کی وجہ سے ان کی خوب قدر کی۔ لیکن ایک پارٹی کو ان سے ان کی چھچھوری حرکات پر دشمنی ہو گئی۔ انہوں نے بعض مواقع پر ضرورت سے زیادہ تعلی کا اظہار بھی کیا اور بعض رؤساء کو توہین آمیز کلمات بھی کہے۔ ریاست [illegible] کو یہ چیز ناگوار گذری اور ان کی مخالفت شروع کر دی گئی سرکار نے جب ظفر کے خلاف کوئی نوٹس نہیں لیا تو انہوں نے گورنمنٹ ہند سے دباؤ ڈلوانا چاہا لیکن گورنمنٹ سے چونکہ ظفر کا نیا نیا معاہدہ ہوا تھا اسلئے اُس نے بھی مداخلت کو پسند نہیں کیا۔ [illegible] کوششوں میں ناکام ہو چکی تھی۔ اسلئے بہت سوچ سمجھکر اقدام کیا گیا۔ لیکن مخالفت کا جو پروگرام مرتب کیا گیا وہ اگرچہ بہت غور و خوض کے بعد ترتیب دیا گیا تھا لیکن پھر بھی انسانی رائے تھی۔ یہی صحیح کیوں نہ ہو غلطی سے نہیں بچ سکتی۔ اگرچہ شکایت کے اس طریقہ پر بہترین دماغوں نے غور کیا تھا لیکن افسوس نباہی کی اسکیم بنانے والوں [illegible]

ساتھ ساتھ آقا بھی اس کا شکار ہو گیا۔

خواجہ اگر اس کو ہلکا کرنا چاہیں تو اس سے زیادہ نہیں کر سکتے اور اگر آپ بڑھانا چاہیں تو اس سے زیادہ نہیں بڑھا سکتے۔ خواجہ کو اور سب کچھ الزام دے سکتے ہو لیکن جاسوسی کے سلسلہ میں اس سے زیادہ کہنا خواجہ پر ظلم ہوگا جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔

(نوٹ۔ اصل مضمون میں جگہ جگہ خواجہ حسن نظامی صاحب کو خواجہ بدایونی لکھا گیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جس طرح محمد علی صاحب رامپوری ہیں، اسی طرح حسن نظامی صاحب بدایونی الاصل ہیں اور اسلئے ان کا دہلی والوں سے دہلویت کے نام پر اپیل کرنا غلط ہے۔) (راقم ایک بے لوث محقق)

چار نکاح کیجیے

دنیا کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپکو میری گذارش مبالغہ آمیز اور غلط معلوم ہوگی لیکن [illegible]

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

[illegible]

المشتہر حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی کوہ نمبر ۱ دہلی

اگر صحت میسر نہیں تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

[illegible]

ملنے کا پتہ ایس ایس لے بی بخش اینڈ کمپنی محمد شرب اکسیر کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ پوسٹ بکس ۱۱۴ کلکتہ

۸ آنے سالانہ

[illegible]

مولوی

ملنے کا پتہ۔ منیجر رسالہ مولوی دہلی

نمک سعیدی

[illegible]

حکیم محمد ابراہیم راندیر ضلع سورت

ہندوستان بھر کے حکماء اور عطاران کو مژدہ

چونکہ تمام باشندگان ملک کو عموماً حکماء اور عطاران کو خصوصاً عمدہ اور تازہ مفرد ادویہ نہ ملنے کی ہمیشہ سے ایک عام شکایت رہی ہے اور کون نہیں جانتا کہ مریض کی صحت و زندگی کا دارومدار کسقدر انحصار ہے لہذا بیمار تیمار دار دونوں کو عمدہ دوا کی کسقدر جستجو ہوتی ہے لہذا اگر عمدہ بکفایت ادویات مفردات خریدنی ہوں تو ہماری دوکان سے خریدیں۔ علاوہ اسکے روغنیات مربہ جات۔ ورق طلائی و نقرہ مشک عنبر مروارید وغیرہ اور پنساریٹہ تھوک و خوردہ مال بھی ہماری دوکان سے روانہ ہوتا ہے۔ ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے اور پھر ہماری سچائی اور ایمانداری کا اندازہ کیجئے۔ نرخ بیوپارانہ لگایا جاتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

محمد حسین اجمل حسین کیرانہ مرچنٹ بازار کھاری باؤلی دہلی

سفید بال پندرہ ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمیوں کا بال جڑ سے کالا کر دیا ہے آپ کا جو بال پکنے لگا ہے اگر وہ میری بیر بوٹی بیرنا تیل سے کالا نہ نکلے تو دونے دام واپس [illegible]

منیجر بیرنا آفس نمبر ۱۷ پوسٹ کنسی ہمری ضلع دربھنگہ

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

اس فاضل اجل کی تصنیفات کا اسلوب ہی نرالا ہے۔ عبارت شستہ زبان پاکیزہ۔ دلائل قوی۔ براہین چست۔ روایات صحیح۔ حوالجات درست مندرجہ ذیل کتابوں کا ہر ایک اسلامی گھر میں بلکہ ہر ایک مسلم کے دل میں ہونا ضروری ہے

(۱) سبیل الرشاد یعنی سفرنامہ حجاز

حرمین شریفین کے حالات کا جہاں تک تعلق احکام الٰہی اور فرمان رسول پاک سے [illegible] بشارت جو پیشگوئیاں ہیں۔ تاریخ وجغرافیہ کی سب معلومات۔ حج کے [illegible] اسرار اور فقہی مسائل سب اس میں جمع ہیں۔ قیمت بلا محصول ۶/

(۲) الجمال والکمال

تفسیر سورہ یوسف کی۔ بمثال تفسیر لغت اور تفسیر واحادیث کے اسرار و افعات یوسفی کی تکمیل اسلامی واسرائیلی۔ روایات کا انتخاب۔ قریباً ایک ہزار مختلف مسائل۔ قیمت بلا محصول ۶/

(۳) رحمۃ للعالمین

بہترین سیرۃ سید المرسلین اس کتاب کی قبولیت خداداد ہے۔ محدثین ومورخین کے اتفاق نے اس کتاب کو علم سیرت کی منتخب کتاب بتلایا ہے۔ جامعہ ملیہ دہلی جامعہ عثمانیہ دکن۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ نیز ہندوستان کے اکثر اسلامیہ ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ جلد اول ۳/ جلد دوم [illegible] محصول علاوہ حصہ سوم تیار ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ملنے کا پتہ :-

خلیفہ شیخ ہدایت اللہ نمبر دفتر رحمۃ للعالمین عطر والا دروازہ ریاست پٹیالہ

برص یعنی بدن کے سفید داغ ایکدن میں آرام (رجسٹرڈ)

اگر ہماری عجیبی جڑی بوٹی ایکدن کے تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں تو حلفیہ بیان آنے پر پوری قیمت واپس اعتبار نہ ہو تو ٹکٹ لگا کر اقرار نامہ لکھا لیں۔ قیمت فی بکس تین روپے (۳/) +

دفتر معالج برص نمبر ۱۱ دربھنگہ (بہار)

قرآن شریف بقطع حمائل مذہب استنبولی

اس حمائل کی تعریف جتنی لکھی جاوے کم ہے۔ کاغذ کا رنگ [illegible] ہے۔ اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے سنہری ہیں۔ خط بہت ہی خوبصورت [illegible] کی طرح کہ ہر ایک مسلمان کا دل دیکھکر پڑھنے کو چاہتا ہے [illegible] استنبولی کی [illegible] میں لگی ہوئی ہے۔ ایک نقطہ کی بھی غلطی نہیں [illegible] کے لائق ہے۔ طول ۶ انچ۔ عرض ۴ انچ [illegible] قیمت مع مصارف [illegible] سابق میں اس حمائل کی قیمت [illegible] روپیہ تھی۔

دلائل الخیرات سنہری استنبولی

اس دلائل الخیرات کا خط بہت ہی خوبصورت ہے اندر کی جدولیں سنہری ہیں۔ اوراق کے کنارے بھی سنہری ہیں جلد بھی منقش سنہری ہے۔ کاغذ [illegible] ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشے بھی ہیں۔ قیمت مع مصارف ۳ روپیہ۔

تفسیر البیضاوی کامل حاشیہ پر تفسیر جلالین کاغذ صاف چکنا ۳ جلد پر قیمت [illegible] مصارف بذمہ مشتری طبع استنبول۔

حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی کامل ۴ جلد طبع عثمانیہ استنبول قیمت ۲۵ روپیہ بقیہ [illegible] قیمت مع مصارف بذمہ مشتری۔

رد المحتار شرح در المختار مع التکملہ کامل سات جلد طبع عثمانیہ استنبول صاف کاغذ قیمت [illegible]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی کامل ۶ جلد طبع مصر ۱۵-۰-۰

تفسیر ابن جریر الطبری حاشیہ پر تفسیر نیشاپوری کامل ۳۰ جلد طبع میری مصر چکنا کاغذ قیمت ۴۸ روپیہ۔

تفسیر الکبیر لفخر الدین الرازی حاشیہ پر تفسیر ابو السعود طبع مصر ۸ جلد قیمت ۲۳-۸-۰ +

ابناء مولوی محمد بن غلام رسول السورتی تاجران کتب بھنڈی بازار صندوق ۵۰۴۔ بمبئی ۹

پیٹنٹ نمبر ۱۷۴۹ ط

چاند تارے کا وہ پیٹنٹ خضاب آتا ہے | جس سے دنیا کے خضابوں کو حجاب آتا ہے

رخصت اے غمزہ پیری کہ ملی تجھسے نجات | مژدہ اے شوق جوانی کہ شباب آتا ہے

المشتہر۔ شمس الحق مشتاق احمد نمبر ۱۷ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

اگر بموجب اعلان مفید نہ ہوں تو اخلاقاً و قانوناً دگنی قیمت واپس دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے

خضاب کامل

اس سے عمدہ خضاب پیش کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام۔ اس سے صرف پانچ منٹ میں بال بالکل سیاہ چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ یہ ہی خضاب ہے جس کو آجکل راجہ نواب مجسٹریٹ رئیس ہر امیر وغریب استعمال کر رہا ہے۔ اگر بموجب اعلان عمدہ نہ ہو تو قیمت دوچند واپس۔ ایک شیشی سوا روپیہ۔ تین شیشی ۳ چھ شیشی چھ روپیہ۔ بارہ شیشی دس روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار۔

بال اکسیر

بخار کھانسی دودھ ڈالنا۔ بدہضمی زکام وغیرہ کے واسطے نہایت ہی مفید ہے اور ساتھ ہی بچہ کو موٹا تندرست کرتا ہے بوجہ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونے کے بچہ خوش ہو کر پیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۱۲/ چار شیشی ۳/ مگر بارہ شیشی معہ محصول [illegible]

اکسیر دوا

بغیر کسی تکلیف اور طلن کے پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ کا داد بھی فوراً دور ہو جاتا ہے۔ داد کیواسطے معجزہ ہے قیمت فی بکس [illegible] ایکدرجن معہ محصول [illegible]

سرمہ اکسیر چشم

آنکھوں کیلئے سب سے بہتر ایجاد ہزارہا اہل الرائے ڈاکٹر حکماء کا پاس شدہ دھند جالا غبار سرخی رکرے ضعف چشم وغیرہ امراض کا دشمن اور آنکھوں کا محافظ ہونیکے علاوہ عینک چھڑا دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱/ بارہ تولہ [illegible] محصول ڈاک ہر حالت میں ۸/

عروس زندگی

علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ طبی۔ ہر مذاق کے موافق ایک ضخیم کتاب معہ صد سالہ کیلنڈر کے اردو ہندی مفت طلب کریں +

ملنے کا پتہ :- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلے

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی جریان سرعت۔ رقت وغیرہ کا مکمل علاج

یہ دوائی چند ہی روز میں اپنا فوری اثر دکھا کر قدرتی اور لاتعداد طاقتیں تمام اعضائے رئیسہ میں بھرتی ہے۔ جوانی کی تمام آرزوئیں۔ دلی مرادیں جو طلب نوجوانی اور عہد شباب میں پیدا ہوتی ہیں پھر پوری کرتی ہے اسکے استعمال سے بالکل کمزور نامرد اور ناکارہ شخص میں بھی وہ قوت طاقت وہ امنگیں زندہ دلی وہ شہ زور و مردانہ ہمت وہ خوشی اور کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ایک نیک نہاد صاحب عصمت چوبیس سالہ نوجوان میں بھی ملے دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ میں طاقت جسم میں کثرت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ بارونق۔ تروتازہ۔ ہشاش بشاش۔ رگ و پٹھے اور قوی اندرونی کو مضبوط۔ ہاضمہ درست۔ بھوک تیز [illegible] بیمار سے بیمار اور ناکارہ سے ناکارہ ضعیف سے ضعیف اور کمزور سے کمزور اصحاب جو بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث اپنی قوت فداد کو تباہ کر چکے ہیں جو ہمیشہ کے لئے لذات دنیوی سے محروم ہو چکے ہیں اور زندہ درگور ہو چلے ہوں ان کیلئے اکسیر تریاق ہے۔ آب حیات ہے۔ پیام شفا ہے۔ پیام عیش وعشرت ہے۔ نامردی جریان ضعف سرعت انزال۔ احتلام اور رقت منی وغیرہ کو فنا کر دینے اور بیخ و بن اکھاڑ دینے والی تریاق ہے۔ اسکے استعمال سے آئے دن کی ناکامیاں اور نامرادیاں۔ کامرانیوں اور شادمانیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ نیا جوش۔ نیا ولولہ۔ نئی طاقت اور نئی امنگیں نئی جوانی اور نیا شباب پیدا ہو کر استعمال کرنیوالے کو مست و مخمور کر دیتا ہے [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible] چالیس خوراک [illegible] محصول ۱۰/

طلائے مسیحا (رجسٹرڈ)

بچپن کی بد اعتدالیوں کے باعث عضو مخصوص میں نقص آگیا ہو۔ رگ و پٹھے بیکار رہوں۔ ترچھا ہو۔ کوتاہی ہو۔ باریکی ہو۔ کمزوری ہو تو اس طلاء کا استعمال کیجئے۔ اسکے استعمال سے تمام مردہ اعصاب میں نئی روح اور نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ہر موسم میں بلا تکلیف استعمال کیا جاتا ہے۔ آبلہ نہیں ڈالتا۔ اور ہر عمر و ہر مزاج کے مریض کے لئے بمنزلہ آب حیات ہے قیمت فی شیشی درجہ خاص ہے محصول [illegible] درجہ عام ذرا تیز ہے۔ لیکن آبلہ نہیں لاتا فی شیشی [illegible] محصول [illegible] چالیس خوراک سفوف مراد اور ایک شیشی طلائے مسیحا درجہ خاص کی قیمت [illegible] محصول ۱۰/ چالیس خوراک سفوف مع طلاء درجہ عام [illegible] محصول ۱۰/

سفوف مراد جنتری ۱۹۲۷ء جسمیں بیشمار علمی ادبی اور اخلاقی مضامین کے علاوہ ہندوستان کی ایک چھوٹی بڑی لائنوں کے ہر ایک اسٹیشن کا ریلوے کرایہ و فاصلہ مفصل کیا گیا ہے جو ہر ایک صاحب کو طلب پر مفت بھیجی جاتی ہے +

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

ضرورت شادی

اگر آپکو لائق لڑکا یا لڑکی کی ضرورت ہے تو ۱/ کا ٹکٹ بھیجکر بپتہ ذیل پر خط لکھئے۔ خط وکتابت پوشیدہ رہیگی۔ کامیابی یقینی اور لازمی ہے۔

دی پنجاب شادی ایجنسی لاہور

گولی پارہ

امساک پیدا کرنیکی بہترین دوائی جتنی دیر منہ میں رہیگی انزال ممکن نہیں۔ علاوہ ممسک ہونے کے ہزاروں فوائد رکھتی ہے۔ قیمت فی گولی ۱/ محصول ۴/

طلائے نادر

مجلوق اور کمزور مریضوں کی رگوں پر جسقدر نقائص پیدا ہو جاتے ہیں ایکہی ہفتہ میں بلا تکلیف دور کر کے اصلی اور قدرتی حالت پر لے آتا ہے۔ درازی اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے ہر عمر ہر موسم میں مفید ہے فی ڈبیہ تین روپے (۳/)

اکسیر جریان

جریان نیا ہو یا پرانا۔ اس دوائی کے چند ہی روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۵/ (پانچ روپے) +

منیجر دار المجربات متصل پل نخاس لکھنؤ